بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اول

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر۲۔ کراچی

فہرست کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی

جلد اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

خالق کون و مکاں کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود و سلام

منظور ہے گزارش احوال واقعی ٭ اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

اب کہ میری عمر کا قدم ۸۱ ویں سال کی منزل میں ہے اپنی زندگی کے از دست رفتہ دور پر ایک طائرانہ نظر ڈال رہا ہوں ان ۸۱ سال کے اندر کیا کیا ہے کیسی دشوار گزار منزلیں سامنے آئیں۔ ایک طویل داستان ہے جس کا مفصل حال میری سوانح عمری سے معلوم ہو سکے گا۔ اگرچہ پ گئی حصول تعلیم کے بعد شوق کے بارے میں عزم وارادہ نے جانکاہی اور جگر کاری کا ایک لمبا چوڑا پروگرام میرے شباب کے سامنے رکھا۔ ہمہ گیر طبیعت نے ہر گوشہ پر نظر ڈال کر ہمت کو رفیق کار اور قلم کو واردات قلبی کا آئینہ دار بنا کر تصنیف و تالیف کے وسیع و عریض میدان میں دوڑ لگانی شروع کردی اور مختلف مضامین کی جستجو اور ارباب علم و فضل کی تحقیقات معلوم کرنے کے شوق میں کتب بینی کے مشغلہ کو جنون کی حد تک پہنچا دیا نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔

تمتع زہر گوشہ یافتم ٭ زہر خرمنے خوشہ یافتم

شوق نے کدو کاوش میں لذت تو پیدا کی مگر بڑی تکلیف کے ساتھ، کتابوں کا ذخیرہ کرنا مجھ جیسے بے سرمایہ آدمی کے لئے آسان کام نہ تھا۔ بہت سی ضرورتوں سے دست کش ہو کر اس شوق کو سال ہا سال پورا کرتا رہا۔ مختلف گلزاروں سے برسوں کی محنت کے بعد جو پھول جمع کئے تھے ان کے گلدستے بنا کر اہل نظر کے سامنے پیش کرنے کا شوق بھی رہا میرے سامنے ایک تلاطم خیز سمندر تھا جس کے ہولناک گردابوں میں کبھی کبھی ایسا پھنستا تھا کہ نکلنا دشوار ہو جاتا تھا تخیل کی دنیا میں کتنے چراغ جلے اور بجھ گئے۔ تالیف کی سطح پر کتنے نقشے بنے اور بگڑ گئے۔ نادیدہ راہیں یوں ہی طے ہوتی ہیں۔ ہر کام کی ابتدائی منزلیں یونہی سر پھوڑ اور سینہ توڑ ہوتی ہیں۔ ع

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکل ہا

یہ خدا کا فضل تھا۔ حرارت کے سیلاب و افکار و آلام تیز آندھیوں میں میرے ارادوں کے جھنڈے سرنگوں نہ ہوئے اور جو قدم آگے بڑھ گئے تھے وہ پیچھے نہ ہٹے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ۱۹۱۸ء میں اپنے کمیت قلم کو میدان تصنیف و تالیف میں جولان کیا تھا۔

ان ۴۸ سال کی طویل مدت میں آتشِ شوق کی شعلہ فشانی روز بروز بڑھتی ہی چلی گئی جو قلم انگلیوں کی گرفت میں آیا تھا آج تک نہ چھوٹا جس طرح ایک حریص مال اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس فکر میں گزارتا ہے کہ اس کی دولت میں روز بروز اضافہ ہو مجھے بھی یہ دھن تھی کہ تصنیف و تالیف کا وزن بڑھتا ہی جائے اس مشقت آگیں دھن میں نہ معلوم کتنے قلم چلتے چلتے گھس گئے اور کتنے رِم سفید سے سیاہ بن گئے اس کتب بینی اور خامہ فرسائی کے شوق نے راتوں کی نیندیں حرام کردیں اور دنوں کا چین رخصت کردیا ؎

شب تاریک و بیم جاں و گردابے چنیں حائل ۔۔۔ چہ مے دانند حال ما سبک ساراں ساحلہا

تصنیف کے ساتھ ساتھ ۱۹۴۰ء سے رسالہ نور کے کم از کم ۴۸ صفحات ہر ماہ پُر کرنے کا بار بھی سر پر آیا جس نے اوقات فرصت تنگ سے تنگ تر بنا دیئے۔ محکمہ تعلیم میں ملازمت کی اہم ذمہ داریاں بھی اپنے آہنی پنجوں میں جکڑے چلی آرہی تھیں ۳۸ سال تک ہندوستان کے شب و روز اسی مشغلے میں گزرتے رہے۔ مئی ۱۹۵۰ء میں جب پاکستان آیا تو اپنے اس دشمن آیام و آسائش شوق کو سایہ کی طرح اپنے ساتھ لایا۔ یہاں بھی نہ دن بدلے نہ راتیں۔ وہی محنت پژوہی، وہی جگر کاوی۔ یہاں آکر ملازمت کا طوق خاردار تو گردن میں نہ تھا۔ لیکن جامعہ امامیہ کی تاسیس و تنظیم کا ایسا بھاری بوجھ سر پر آیا جس سے آج تک چھٹکارہ نہ ملا۔ کئی سال ایسے گزرے کہ اس کے سوا اور کسی کام کی طرف توجہ کرنا دشوار ہو گیا۔ الغرض ؏ جاں بازیاں وہی رہیں میداں بدل گیا

۱۹۱۸ء سے اب ۱۹۶۶ء تک کیا کیا لکھا گیا ایک طولانی داستان ہے مختصر یہ ہے کہ تصانیف کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی ہے اس میں ۸ صفحے سے لے کر ۸۰۰ صفحے تک کی کتاب ہے۔ جب تک ہندوستان میں رہا۔ ادبی اور مذہبی دونوں قسم کی کتابیں لکھی جاتی رہیں لیکن پاکستان میں آکر تمام تر توجہ مذہبی کتابیں لکھنے کی طرف مبذول ہو گئی۔ حدیث کی مشہور کتاب جامع الاخبار کا ترجمہ تحفۃ الابرار کے نام سے ہندوستان ہی میں چھپوا دیا تھا۔ پاکستان میں ترجمہ کی خدمت ۱۹۶۲ء سے شروع ہوئی۔ پہلے مناقب ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے قسطاً قسطاً رسالہ نور میں شائع کرنا شروع کیا۔ جو ستمبر ۱۹۶۴ء میں ۳ جلدوں میں مکمل ہو گیا۔

اگرچہ اب دماغی قوتیں ایک بڑی حد تک مضمحل ہو چکی تھیں اور پیرانہ سالی کے تبرکات نے اس قابل نہیں رکھا تھا کہ کوئی اہم خدمت انجام دے سکوں۔ مگر شوق کی ستم ظریفی دیکھیئے کہ اس نے ہمت کی تہہ خاکستر چنگاریاں کو ہوا دینی شروع کر دی۔ حوصلہ نے للکارا کہ خبردار قلم ہاتھ سے نہ رکھنا۔ ابھی ایک ضروری کام اور کرنا ہے اصول کافی کا ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے قوم کی اس ضرورت کو بھی پورا کرتے جاؤ۔ اگر زندگی نے مہلت دی تو لگے ہاتھوں یہ میدان بھی مار لو گے اور مرنے کے بعد لوگ یہ شعر پڑھا کریں گے ؎

لکھے جب تک لکھے گئے نامے ۔۔ چل دیئے ہاتھ میں قلم تھامے

افسردہ طبیعت نے عذر کیا اب میرا زور ختم ہو گیا وہ قدم تھک چکے جنھوں نے لمبے چوڑے میدانوں میں دوڑ لگائی تھی جنھوں نے ہولناک خارزاروں کو اپنے تلووں سے کچلا تھا اب ان ہاتھوں میں دم نہیں جنھوں نے چھ چھ گھنٹے روزانہ قلم چلایا تھا اور پہاڑ کھود کھود کر نہر نکالا تھا۔ جوش طبیعت پر اوس پڑ گئی ہے اور قوت حافظہ مفلوج ہو کر رہ گئی ہے اتنی دشوار گزار منزل ان تھکے ہارے قدموں تھکی طبیعت اور ٹوٹی ہمت سے کیسے سر ہوگی۔ کاش یہ کام جوانی میں ہوتا تو اس باغ کی بہار ہی کچھ اور ہوتی اس تصنیف کا رنگ ہی نرالا ہوتا۔ اب سوکھے دریا میں سیلاب کہاں، بجھی آگ میں شعلے کہاں، مگر وقتی ضرورت اور اہم دینی خدمت کے پیش نظر اس بار عظیم کو اٹھانا ہی پڑا حسبی اللہ ونعم الوکیل، لرزتے ہاتھوں میں قلم لے کر اوّل خدا سے پھر چہاردہ معصومین علیہم السلام کی ارواح طیبہ سے طالب امداد ہوا انہی کی تائید پر بھروسہ کر کے ان ایمان افروز در حقیقت آگیں احادیث کا ترجمہ اپنے ذمہ لے لیا۔ سہو و نسیان کا پیکر ہوں اور پیری کی لکد کوب میں پڑا ہوا ہر قدم پر ٹھوکر کھانے کا امکان ہے اہل نظر سے چشم پوشی کی امید۔

یہ ترجمہ نومبر ۱۹۶۲ء رسالہ نور میں شائع ہونا شروع ہوا تھا جنوری ۱۹۶۶ء میں بحمد اللہ جلد اوّل کا ترجمہ مکمل ہو گیا میں اپنے معبود برحق کا کہاں تک شکریہ ادا کروں کہ اس نے یہ سعادت عظمیٰ میرے نام پر لکھی اور روز حشر میرے لئے ذریعہ بخشش قرار دیا ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست ۔۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

روز قیامت جب سب لوگ اپنا اپنا نامۂ اعمال لئے ہوئے ہوں گے میں اپنا یہ ترجمہ بغل میں دبائے بارگاہ باری میں عرض کروں گا اے خالق برحق اے معبود مطلق تیرا یہ گنہگار دسیہ کار بندہ اپنی بخشش کا ایک ذریعہ لے کر آیا ہے پالنے والے میں نے تیری پیاروں کی پیاری پیاری باتوں کو ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جو عربی زبان سے نابلد تھے اور جو اپنے ہادیان دین کی حدیثوں سے فیضیاب ہونے کو ترستے تھے لہٰذا میری اس محنت کے صلہ میں میرے معاصی کو بخش دے مجھے اپنے ان مقدس بندوں کی خدمت میں پہنچا دے جنکی ہدایات کو جنکی احادیث کو میں نے اس کتاب کے ذریعہ سے اہل ایمان کو پہنچایا۔ تیری پاک ذات غفور و رحیم ہے تو ذرہ نواز ہے تیری رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے ؎

رحمت حق بہانہ نے جوید ۔۔ رحمت حق بہانہ مے جوید

ہر ماہ رسالہ نور کی کچھ کاپیاں زیادہ چھپوالی جاتی تھیں جن کی تعداد دو سو سے زائد نہ تھی ترجمہ تمام ہونے کے بعد ان سب شماروں کو کتابی صورت میں لایا گیا خدا کا شکر ہے کہ میری یہ خدمت قوم کو پسند آئی انھوں نے مجھے تحسین و آفرین کے خطوط لکھے۔ میری ہمت افزائی کی اور ہر طرف سے اس کتاب کی طلبی ہوئی جب میں نے یہ دیکھا کہ یہ دو سو نسخے بہت جلد ختم ہونے والے ہیں تو جدید ایڈیشن کی تیاری کی خدا کرے یہ خوشنما کتاب کی صورت میں جلد شائقین تک پہنچ جائے۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔

پیش لفظ

قرآن کریم کے بعد ہماری ہدایات کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ عام و خاص کا علم احادیث معصوم کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوسکتا۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں جانتے کیوں کہ اہل البیت ادریٰ بما فی البیت (گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے) جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہو ان سے بہتر قرآن کا سمجھنے والا کون ہوسکتا ہے اور سوائے معصومینؑ کے دوسرے کے بیان کو وثوق کے ساتھ کیسے مانا جاسکتا ہے۔

صرف قرآن ہماری ہدایت کے لئے کافی نہیں کیونکہ وہ صامت ہے کسی آیت کے غلط مفہوم سمجھنے والے کو وہ ٹوک نہیں سکتا اس کے عمل کی اصلاح نہیں کرسکتا۔ اس لئے پیغمبر صلعم نے قرآن کے ساتھ ایک معصوم گروہ کو کیا ہے جس کا نام اہلبیت و عترت ہے حدیث ثقلین اس پر شاہد ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم ذات جو مکتب من لدن کی سند یافتہ ہو اور جس نے دنیا کے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہ کی ہو، سہو و نسیان سے مبرا ہو قرآن کے ساتھ ساتھ رہے تاکہ گم کردہ راہوں کو صحیح راستہ پر لگائے اور اس کی تعلیم میں کسی وقت بھی غلطی کا امکان نہ ہو اور اس کے عمل میں نادرستی اور ناہمواری آن واحد کے لئے بھی نہ پائی جائے اس کا علم وہبی ہو کسبی نہ ہو۔ صرف یہی ایک صورت ایسی ہے کہ ہر تعلیم قابل قبول ہوسکے۔

جن لوگوں نے اہلبیت کا دامن چھوڑا اور علوم الٰہیہ کو دوسرے دروازے سے لیا۔ وہ فی کل واد یہیمون کا مصداق بن کر رہے اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ اسلام تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور مزہ یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو قرآن ہی سے متمسک بتاتا ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ۔ اگرچہ ابنائے روزگار کی بدتمیزی، تعصب کیشی اور اسلام دشمنی نے ہمارے ائمہ کو علوم دینیہ کے نشر کا اور آیات قرآنی کی صحیح تفسیر بیان کرنے کا موقع نہ دیا اور ان میں سے اکثر کو قید و بند کی تکالیف میں مبتلا رکھا مال و دولت کے پرستاروں اور سلطنت کے ہوا خواہوں کو انکی مخالفت پر ابھارا اور ان کے وقار کو کم کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور تاہم انکی ہدایت کی روشنی لوگوں تک نہ پہنچنے دی۔ خدا کے یہ برگزیدہ بندے کسی حالت میں بھی اپنے فرض سے غافل نہ رہے تیرہ و تار قید خانوں میں بھی تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ چونکہ ان کی مقدس زندگی کا مقصد ہی صرف یہ تھا کہ خلق اللہ کی ہدایت کریں لہذا اس راہ میں جن تکالیف کا بھی ان کو سامنا ہوا بخوشی خاطر ان کو برداشت کیا۔ زمانہ کی ظلم پسندی اور ستم ظریفی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جو لوگ ان کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کے لئے آتے تھے ان پر سلطنت کی کڑی نظر ہوتی تھی

ان کو حکومت کا باغی اور غدار قرار دیا جاتا تھا معاشی مراعات ان سے سلب کر لی جاتی تھیں طرح طرح سے ان کو ستایا جاتا تھا۔ انتہا یہ ہے کہ اس منحوس دور میں آئمہ اہلبیت میں سے کسی امام سے کر کوئی حدیث نقل کرنا قابل معافی جرم تھا اس کے قتل کے لئے تلوار تھی یا زہر کی پڑیا۔ ایسی حالت میں یہ معجزہ ہی کہا جا سکتا ہے کہ ان ہولناک واقعات کے ہوتے ہوئے بھی ان حضرات کا کلام محفوظ رہا ہمارے آئمہ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے کا موقع حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادق علیہم السلام کو ملا کیوں کہ سلاطین وقت اس زمانہ میں سلطنت کے پیچیدہ مسائل سے دوچار تھے اور سلطنت کا انقلاب رنگ لایا تھا۔

حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام مسجد رسولؐ میں درس دیتے تھے۔ دُور دور سے لوگ احادیثؐ سننے کے لئے مدینہ طیبہ میں آتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کرنے والے چار ہزار آدمی تھے ان میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری، شعبہ ابو عاصم اور یحییٰ انصاری جیسے لوگ جو سواد اعظم میں آئمہ حدیث سمجھے جاتے ہیں شامل تھے اس عہد مبارک میں چار سو کتب احادیث مدون ہوئیں جن کو اصول اربعمائۃ کہا جاتا ہے دشمنان اہلبیتؑ کے تعصب کی آگیں دُور دُور بھیانہ دست بڑھنے نہیں تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نہایت بیدردی سے بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دور میں شیعوں کے کتب خانے نذر آتش کئے گئے پھر بھی وہ احادیث کا ناپید اکنار سمندر تھا جس سے آج تک کتب اربعہ احادیث کا چمنستان تروتازہ ہے یعنی کافی، استبصار، من لایحضرہ الفقیہہ اور تہذیب الاحکام سے شبستان ایمان و عرفان ادب اور ایوان فقہ اہلبیت میں ضیا ر باری ہے۔

زمانہ کی ناسا عدت، سلطنتوں کی انقلابی ہلچل علمائے اسلام کے انتہائی تعصب اور بادشاہان وقت کی عترت رسولؐ سے دشمنی نے مسلمانوں کو ان حضرات کی احادیث سے ایسا ناکارہ بنا دیا کہ لوگوں نے ان کو کسی موضوع پر درخور اعتنا نہ سمجھا کیا یہ سن کر آپ کو تعجب نہ ہوگا کہ ابوہریرہ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے اور جن کا شمار فقرائے صفہ میں تھا اور جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف زیادہ سے زیادہ ڈھائی سال ہی تک حاصل ہوا تھا، ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں جن میں صرف صحیح بخاری میں ۴۴۷ ہیں اور حضرت علیؑ سے کل روائتیں ۵۸۶، اور جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سے کل ۱۹۔ باقی آئمہ سے صفر محض، صحاح ستہ وغیرہ میں قاتلان حسینؑ اور دیگر بدنام دشمنان اہلبیتؑ تک سے ایک دو نہیں، بہت سی حدیثوں کو نقل کیا گیا ہے لیکن ان معصوم ہستیوں کو احادیث کے ہر سلسلہ میں نظر انداز کر دینا ضروری سمجھا گیا۔

کتب اربعہ احادیث اور ہم

جب رسولؐ اللہ نے قرآن کے ساتھ اہلبیت کو کیا ہے تو ہر شیعہ کا فرض ہے کہ قرآن کے ساتھ احادیث آئمہ کو بھی اپنے گھر میں رکھے۔ کیا ہمارے اس عمل سے رسولؐ خدا اور آئمہ طاہرین خوش ہوں گے کہ ہم ان کی احادیث کو طاق نسیاں پر رکھ دیں اور کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کریں کہ ان حضرات نے ہدایات و ارشادات کے کتنے دروازے ہم پر کھولے ہیں کاش ان کو یہ پتہ ہو تاکہ قرآن کی طرح کتب احادیث کا گھر میں رکھنا بھی باعث رحمت و برکت ہے مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کم از کم چالیس حدیثیں تو اُسے یاد ہوں لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ یاد ہونا تو ایک طرف چالیس حدیثوں کو کسی کتاب میں پڑھا بھی نہیں۔ صرف واعظین و ذاکرین سے سرمنبر جو دو چار حدیثیں سن لی جاتی ہیں، حصول سعادت کے لئے انہیں کو کافی سمجھا جاتا ہے حالانکہ مجلس سے باہر آنے کے بعد شاید ہی ان میں سے ایک آدھ یاد بھی رہتی ہو۔

جو حضرات عربی زبان سے ناواقف ہیں وہ یہ عذر کر سکتے ہیں کہ احادیث رسول و آئمہ طاہرین پر ہمارا ایمان ہے لیکن یہ سب ذخیرہ عربی میں ہے لہذا ایسی صورت میں ہم ان سے کیوں کر فائدہ حاصل کریں یہ عذر بالکل درست ہے جو بات سمجھ ہی میں نہ آئے اس سے دلچسپی کیسے پیدا ہو۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کتب احادیث کے اُردو ترجمے کی طرف ہمارے علماء نے بہت کم توجہ دی ہے جس طرح قرآن کے متعدد ترجمے ہوئے ہیں احادیث کے بھی ہونے چاہئیں تھے خصوصاً اصول کافی کی دونوں جلدوں کا ترجمہ تو ضرور ہی کرنا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اب تک ایسا نہ ہوا۔ لوگوں نے راقم الحروف کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی لیکن میں کئی سال تک اس لئے ٹالتا رہا کہ اگر مجھ سے بہتر آدمی اس کام کو کر گزرے تو اچھا ہو۔ کئی صاحبان علم کو میں نے خود توجہ دلائی۔ لیکن جب کسی طرف سے صدائے برنخاست ہوئی، مجبوراً یہ اہم خدمت مجھے ادا کرنا پڑی۔ خدا میری اس خدمت کو قبول فرمائے۔

حضرات اہلسنت نے نہ صرف صحاح ستہ کا بلکہ اپنے مذہب کی تمام مشہور کتابوں کا ترجمہ کرا کے چھپوا دیا ہے جن سے عوام الناس تک فائدہ حاصل کر رہے ہیں مگر ہم اپنے علم کلام و حدیث کی مخصوص کتابوں میں سے کسی کا بھی ترجمہ نہ کر پائے حالانکہ اہل علم کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن ایسا ہوا نہیں چونکہ عربی اور فارسی کے جاننے والے روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔

لہذا شدید ضرورت ہے کہ اپنی خاص خاص کتابوں کے ترجمے جلد از جلد شائع کئے جائیں۔

کافی اور اُس کے مصنف کے متعلق

کتب احادیث میں کافی کو ایک خاص درجہ حاصل ہے اس کتاب کے مؤلف رئیس المحدثین العظام رؤس التابعین

الکرام المحلی بالمجد والاکرام جناب ثقۃ الاسلام شیخ ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی الرازی عطر اللہ مرقدہٗ ونور اللہ مضجعہ ہیں۔ جو چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں تھے (۳۲۹ھ - ۹۴۰ء) جناب کلینی علیہ الرحمہ نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے زمانہ غیبت صغریٰ میں ان احادیث کو ۲۰ سال کی مدت میں مدون کیا۔ بعض اکابر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کافی میں سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث ہیں اس کتاب میں ضعیف روایتیں بھی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول شرح اصول کافی میں فرمادی ہے یہ قول کہ حضرت حجت نے اس کتاب کے متعلق فرمایا۔ ہذا کاف لشیعتنا (یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے) صحیح نہیں۔ ہمارے کسی عالم نے ایسا نہیں کہا۔ اس میں صحیح موثق، قوی اور ضعیف ہر طرح کی احادیث ہیں چونکہ کلینی علیہ الرحمہ کو احادیث کی تلاش میں بیس سال تک برابر جا بجا جانا پڑا اور جہاں سے جو حدیث ملی اس کو لے لیا۔ لہٰذا بہت سی احادیث ایسی بھی ان کو ملی ہیں جن کو لوگوں نے بصورت تقیہ بیان کیا۔ لیکن چونکہ اس میں زیادہ تر احادیث صحیح ہیں، لہٰذا یہ ہماری معتبر کتابوں میں ہے کافی کی بہترین شرح مرآۃ العقول عربی میں اور الصافی فارسی میں ہے کافی سے پہلے حدیث کی کوئی اتنی بڑی اور جامع کتاب نہ تھی کافی کے بعد علماء نے ان کتابوں کی طرف رجوع کم کر دی۔ اصول کافی جلد اوّل میں صرف مسئلہ امامت کے متعلق ۱۲۷ باب میں احادیث درج کی گئی ہیں ان کو پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ امام منصوص من اللہ کی شان کیا ہوتی ہے۔

شیخ ابوجعفر محمد کلینی ۲۵۰ھ میں رے کے قریہ کلین میں پیدا ہوئے عظمت و شہرت و فن کے لحاظ سے جو درجہ ثقۃ الاسلام جناب کلینی کو حاصل ہوا وہ شیعہ محدثین میں کسی کو نہ مل سکا۔ ان کی کتاب کافی کتب اربعہ میں سب سے اہم خیال کی جاتی ہے ابن اثیر نے ان کو مجدد مذہب امامیہ مانا ہے ان کا کل خاندان جن میں بڑے بڑے علماء تھے۔ قریہ کلین میں آباد تھا ان کی ولادت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی کلینی علیہ الرحمہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے احادیث کو ابواب کی صورت میں مدون کیا۔ وہ نقل احادیث میں اوثق الناس سمجھے جاتے تھے ان کی وفات بغداد میں ہوئی اور باب کوفہ کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ محمد بن جعفر حسینی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ علامہ سید ہاشم بحرینی نے روضۃ العارفین میں نقل کیا ہے کہ ایک ثقہ عالم نے مجھ سے بیان کیا کہ بغداد کے ایک حاکم نے جب کلینی علیہ الرحمہ کی قبر دیکھی تو پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا کہ یہ شیعہ عالم تھے اس نے کہا کہ ان کی قبر کھود ڈالو۔ جب قبر کھودی گئی تو ان کی میت مع کفن بدستور قبر کے اندر موجود تھی اس نے حکم دیا کہ قبر بند کر دو اور اس پر قبہ بنا دو۔

کتاب الشافی ترجمہ اُصول کافی جلد اوّل پر علمائے شیعہ کے

تبصرے

از قلم حقیقت رقم سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان المتکلمین رئیس المحدثین جناب علامہ محمد حسن صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل
دار العلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ وعمت افاضاتہ

باسمہ سبحانہٗ

مقدمہ

تمہید سرکار ادیب اعظم مدظلہ کی نظر انتخاب اس گنہگار پر پڑی اور حکم دیا کہ الشافی ترجمہ اُصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم کا وعدہ کر لیا۔ باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالت قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرہ کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی عائد کر دی کہ یہ مقدمہ آٹھ صفحات سے زائد نہ ہو اس لئے بموجب المامور مجبور والمجبور معذور شدید اختصار سے کام لینا پڑا۔ تاہم بمطابق مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ اس مقدمہ کو جامع ومانع بنانے اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی عند المطالعہ کر سکیں گے۔ السعی منی والاتمام من اللہ

حدیث کی تعریف لغوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنابر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے محدثین کے نزدیک خبر بھی مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعض اوقات حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (از ہدیۃ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے زور سے زبانی حدیثیں یاد کر کے بیان کیا کرتے تھے مگر مرور ایام سے اس کی تدوین وترتیب ہوگئی اور اس سلسلے کی ابتداء پہلی صدی ہی میں ہوگئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

فن حدیث کی فضیلت یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشاتین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق ومعارف

کا سرچشمہ اور قرآن فہمی کا واحد ذریعہ ہے اور معصوم کی سیرت و کردار انسان کے اخلاق و اطوار معلوم کرنے اور اپنی سیرت و کردار کو ان کے اخلاق و محاسن آداب کے آئینہ میں تشکیل دینے کا سبب ہے انہی حقائق کی بنیاد پر حکماء ربانیین یعنی آئمہ طاہرین اپنے نام لیواؤں کو اس علم شریعت کے حاصل کرنے اس کے پڑھنے پڑھانے اور لکھنے لکھانے کی بہت ترغیب و تحریص دلاتے تھے چنانچہ حضرت صادق آل محمدؐ مفضل سے فرماتے ہیں اکتب وبث علمك فی اخوانك فان مت فاورث کتبك بنيك فانه یاتی علی الناس زمان هرج لا یانسون الا بكتبهم (اصول کافی ص۲۹ طبع لکھنؤ) لکھو اور اپنے علم کو اپنے بھائیوں میں نشر و اشاعت کرو اور مرتے وقت اپنی اولاد کو کتب کا وارث بناؤ کیونکہ لوگوں پر ایک مشکل دور آئے گا جس میں ان کی کتابوں ہی سے مانوس ہوں گے، یہی بزرگوار فرماتے ہیں اکتبوا فانکم لا تحفظون حتی تکتبوا، لکھو کیونکہ جب لکھو گے نہیں تو اس وقت تم احادیث کو یاد نہیں رکھ سکتے۔ نیز آنجناب فرماتے ہیں حدیث تاخذه من صادق خير من الدنيا وما فيها من ذهب او فضة (بحار الانوار جلد ۱ طبع ایران) یعنی صرف ایک حدیث جو کسی صادق القول شخص سے حاصل کی جائے، تمام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں از قسم طلاء و نقرہ ہے اس سے بہتر و برتر ہے، سرکار علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولعمری لقد وجدتها سفينة نجاة مشحونة بذخائر السعادت والفيتها مزينا بالنيرات المنجيه من ظلم الجهالات (الی ان قال) فلم اعثر علی حکمة الا وفيها صفوها ولم اظفر بحقيقة الا وفيها اصلها (بحار الانوار جلد ۱ ص۳) مجھے اپنی زندگی کی قسم میں نے احادیث کو ایسی کشتی نجات پایا ہے جو سعادت کے ذخیروں سے لبریز ہے اور مینار ہائے نور سے اس طرح مزین و معمور پایا ہے جو جہالت کی تاریکیوں سے نجات دینے والے ہیں میں نے کہیں کوئی ایسی بات نہیں پائی ہے جس کا نچوڑ احادیث میں نہ ہو۔

فتنہ انکار حدیث

مگر افسوس ہے کہ با ایں ہمہ مسلمانوں میں ہمیشہ سے ایسا گروہ بھی موجود رہا ہے جو نہ صرف یہ کہ حدیث کی افادیت کا منکر ہے بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔ ع

ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ

اس فتنہ کا حجر اساس تو پیغمبر اسلام کے آخری لمحات حیات میں آنجناب کے مطالبہ قلم و دوات کے جواب میں حسبنا کتاب اللہ (بخاری شریف طبع مجتبائی دہلی جلد ۲ ص۲۳۸، مشکوٰۃ ص۵۴۸ طبع اصح المطابع دہلی) کہہ کر رکھا گیا تھا اور انہی حسبنا کتاب اللہ کے قائل کے دور خلافت میں حدیث بیان کرنے والوں کے دُرّے لگتے تھے (الفاروق شبلی نعمانی طبع غلام علی اینڈ سنز لاہور ص۲۴۷)۔

یہ نظریۂ فاسدہ اسلام کے مختلف ادوار سے گزر کر مولوی چکڑالوی اور مسٹر پرویز کے وقت خوب برگ و بار لے آیا اب جبکہ اپنے اصلی رنگ و روپ اور حقیقی خد و خال کے ساتھ منظر عام پر ظاہر ہوا ہے تو حسبنا کتاب اللہ

کے قائل بھی چلا اٹھے ہیں اور اس خیال کے ابطال پر متعدد کتب و رسائل لکھ ڈالے ہیں مگر ان حضرات کو کون سمجھائے کہ "ایں بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست" اور خود کردہ را علاج نیست۔ بہرحال اب تقریباً قریباً سب مسلمان اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر احادیث سے انکار کر دیا جائے تو نہ قرآن کے حقیقی مطالب و معنی سمجھ میں آ سکتے ہیں نہ حقائق اسلام معلوم ہو سکتے ہیں اور نہ اصول و فروع مکمل ہو سکتے ہیں آیہ مبارکہ هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ڤ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ڤ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۳/۷ سے ظاہر ہے کہ متشابہات قرآنیہ کی تاویل راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں قرآن کو آسان بتلانے والے حضرات یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن ضرور آسان ہے۔ مگر جب اس کا بیان پیغمبر اسلام کی زبان فیض ترجمان سے ہو فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۴۴/۵۸ (دخان پ ۲۵ ع ۱۶) اے پیغمبر ہم نے قرآن کو تمہاری زبان پر آسان کیا ہے اس لئے ارشاد قدرت ہے

(نحل پ۱۴ ع ۱۲) اے رسول! ہم نے یہ قرآن تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں پر واضح کرو کہ خدا نے کیا نازل کیا ہے اور کیا منشائے قدرت ہے اگر تمام اہلِ زبان یا عربی دان حقائق قرآن کو سمجھ سکتے تو پھر پیغمبر اسلام کی ضرورت ہی کیا تھی ان کا تو وظیفہ ہی یہ تھا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (جمعہ ۲) کہ وہ آیات الٰہیہ کی تلاوت کریں۔ لوگوں کا تزکیہ نفوس کریں اور قرآن و حکمت کی تعلیم دیں۔ ان حقائق سے واضح و آشکار ہو گیا کہ حقائق و معارف قرآنیہ پیغمبر اسلام سمجھ اور سمجھا سکتے ہیں یا پھر وہ ذوات قدسیہ اس کی اہلیت رکھتے ہیں جو اہلبیت رسولؐ، جانشین رسولؐ اور وارث علم رسولؐ ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۳۵/۳۲ فاطر ہم نے قرآن کا وارث ان مخصوص لوگوں کو بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے تمام بندوں میں منتخب کر لیا ہے یہ منتخب شدہ آئمہ اہلبیت علیہم السلام ہی ہیں (ینابیع المودۃ طبع بمبئی، ارجح المطالب، فرائد السمطین کتب اہلسنت) بنا بریں صحیح تعلیم قرآن وہی ہے جو اس خانوادۂ علم و عصمت سے منقول ہو اور صحیح حدیث نبوی بھی وہی ہے جو اس معدن صدق و صفا کے واسطے سے مروی ہو ولقد اجاد من اناد سہ

ووال اناساقولہم وحدیثہم	روی جدنا عن جبریل، عن الباری
جعفری باش گر خدا خواہی	ورنہ در ہر طریق گمراہی

اصحاب آئمہ علیہم السلام کا حدیث میں اہتمام

احادیث کی اہمیت اور آئمہ دین کی تعلیم و تلقین کا نتیجہ تھا کہ انکے اصحاب الطیاب احادیث کے جمع کرنے اور ضبط تحریر میں لانے کے متعلق بہت گہری دلچسپی لیتے تھے اور اس سلسلے میں فوق العادت اہتمام کرتے تھے اس امر کا اندازہ اس بات

سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ صرف حضرت صادق آل محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کرنے والے اور اس چشمۂ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہد علم وفضل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں۔ جو اصول اربعمأۃ کہلاتی ہیں دوسرے اصحاب آئمہ کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

اصول کافی کی جمع و تالیف

جن اصول اربعمأۃ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باقاعدہ طور پر مرتب و مبوّب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارہ میں آئمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ تھے کیوں کہ لکھنے والے حضرات قلم دوات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ فوراً انہیں قلم بند کر لیتے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مبوّب کیا جائے اور پورے حسن سلیقہ سے ان کی لآلی آبدار و دُرہائے شہوار کو سلک ترتیب و تہذیب میں پرو دیا جائے۔ اس عظیم خدمت کے لئے جس بطل جلیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی حاصل ہوئی وہ قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و بلاد المحدثین العظام ثقۃ الاسلام حضرت مولانا الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی اسکنہ اللہ بحبوحۃ دار السلام کی ذات بابرکات تھی جنہوں نے اپنی عمر گرامی کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ صـ ۱۸۷ طبع بمبئی و فوائد مدنیہ جلد ۲ صـ ۶۵ طبع ایران و کشف المحجہ لثمرۃ المہجہ طبع نجف اشرف) صرف کر کے ان اصول اربعمأۃ کی ورق گردانی کر کے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کر کے اور کچھ راویان اخبار سے استفادہ کر کے، غرض کہ اس مدت مدید میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کر کے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم وملت کے سامنے پیش کی جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرۃ المعارف ہے۔

اصول کافی کی بعض خصوصیات

اصول کافی کتب اربعہ کافی من لایحضرہ الفقیہ تہذیب الاحکام اور استبصار میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین ملاذ علماء، عاملین اور روشنیٔ چشم شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بناء پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی غیبت صغریٰ اور نوّاب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہٰذا اگرچہ بند التحقیق اس کتاب کا امام العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کاف لشیعتنا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس کا آنجناب کے مخصوص وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلّم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور ان کی رشد و ہدایت کے لئے

لکھی جا رہی ہے جو زمانۂ غیبت میں ان کی توجہ کا مرکز بنے گی۔ مگر اس کے باوجود ان کی رد میں نہ ناحیہ مقدسہ سے کسی توقیع مبارک کا صادر ہونا اور نہ وکلاء امام کا روکنا ٹوکنا۔ اس سے کم از کم ان کی تائید و رضائے سکوتی تو ضرور ہو جاتی ہے اور یہی امر اس کتاب کی وثاقت و جلالت کی قطعی دلیل ہے (کما استدلال العلامہ المجلسی فی امراۃ ص۱ جلد۱) انہی حقائق کی بنا پر سید جلیل سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے فتصانیف ھذا الشیخ محمد بن یعقوب و روایات فی زمن الوکلاء مذکورین یجد طریقا الی منقولاتہ (شیخ جلیل محمد بن یعقوب کی تصانیف و روایات کا وکلا امام علیہ السلام کے دور میں ہونا ان کے منقولات کی تحقیق و وثاقت کی طرف ایک راستہ کھول دیتا ہے۔

۲۔ یہ کتاب پورے بیس سال کی تحقیق و تدقیق و توفیق و تتبع و تفحص اور تلاش و جستجو کے بعد لکھی گئی ہے جیسا کہ ابھی اس کا ذکر اوپر کیا جا چکا۔

۳۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے (الّا نادراً) کہ پورا سلسلۂ سند ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ محدث محسن فیض کاشانی نے ذکر کیا ہے (الوافی جلد۱ ص۱۳) وھو التزم فی الکافی ان یذکر فی حدیثہ الا نادراً جمیع سلسلۃ السند بینہ و بین المعصوم۔ الخ

۴۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ ہر ہر باب میں اسی کے موافق احادیث درج کی جاتی ہیں اور اخبار متعارضہ درج کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے (روضۃ الجنات ص۵۵۳ طبع اوّل ایران) الا نادراً)

۵۔ کافی کی احادیث جو کہ سولہ ہزار ایک سو ننانوے (۱۶۱۹۹) (قصص العلماء تنکابنی جلد۲ ص۱۸۷ و فوائد رضویہ جلد ص۶۵۷) ہیں مجموعی طور پر برادران اسلامی کی بخاری و مسلم بلکہ تمام صحاح ستہ کی احادیث سے زیادہ ہیں کیونکہ احادیث بخاری و مسلم کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر (۷۲۷۵) ہے اور اگر احادیث مکرّر کو حذف کر دیا جائے تو باقی صرف چار ہزار احادیث رہ جاتی ہیں (مقدمہ ابن الصلاح نہایۃ الدرایہ ص۲۲۵، کشف الظنون جلد اوّل ص۵۴۳-۵۴۴ (علی ما نقلہ الشیخ عبد الحسین فی مقدمہ) الی غیر ذلک من خصائص الکبیرۃ انہی خصوصیات کی بنا پر بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک فن حدیث میں اصول کافی کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی

عظمت کافی اور نظر علمائے اعلام

علمائے اعلام کی نگاہ میں کافی کی کیا قدر و منزلت ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل چند اقتباسات (ماخوذ از مقدمہ شیخ عبد الحسین المظفر النجفی ص۲۵) اطمینان قلب کی خاطر مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کریں جن سے مقدمہ کی یہ عبارت ماخوذ ہے تصحیح الاعتقاد ص۲۷، بحار الانوار جلد۸ ص۶۲/۶۸ مراۃ العقول جلد۱ ص۳ نہایۃ الدرایہ ص۲۸۔ اصول الاخبار ص۵، لولوۃ البحرین ص۲۳۵ وغیرہ

سے بآسانی ہو سکتا ہے۔

۱۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں الکافی ھو من اجل الکتب الشیعہ واکثرھا فائدۃ (کافی تمام کتب شیعہ سے اجل وارفع اور سب سے زیادہ مفید ہے (۲) حضرت شہید اول شیخ محمد بن مکی اپنے اجازہ میں فرماتے ہیں کتاب الکافی فی الحدیث الذی لم یعمل الامامیۃ مثلہ (حدیث میں اصول کافی وہ کتاب ہے کہ ایسی کتاب امامیہ نے نہیں لکھی

۳۔ محقق شیخ علی بن عبدالعالی کرکی اپنے اجازہ میں لکھتے ہیں الکتاب الکبیر فی الحدیث المسمی بہ الکافی لم یعمل مثلہ وقد جمع ھذا الکتاب من احادیث الشرعیہ والاسرار الدینیہ مالا یوجد فی غیرہ (حدیث کی بڑی کتاب کافی جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی یہ کتاب اس قدر احادیث شرعیہ اسرار دینیہ کی جامع ہے جو اس کے علاوہ اور کسی کتاب میں نہیں ملتے (۴) محدث جلیل ملا محسن فیض کاشانی وافی میں رقمطراز ہیں الکافی اشرفہا واوثقہا واتمہا واجمعہا لاشتمالہ علی الاصول من بینہا وخلوہ من الفضول وشینہا الخ۔ (تمام کتب اربعہ میں سے اشرف و اوثق اتم واجمع کافی ہے کیونکہ یہ علاوہ فروع کے اصول پر بھی مشتمل ہے اور فضول اور باعث عیب باتوں سے خالی ہے (۵) محدث امین استرآبادی فوائد مدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وقد سمعنا من مشائخنا وعلمائنا انہ لم یصنف فی الاسلام کتاب یوازیہ او یدانیہ (ہم نے اپنے اساتذہ اور علماء سے سنا ہے کہ اسلام میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جو کافی کے ہم پایہ ہو۔ (۶) سرکار علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں افادہ فرماتے ہیں کتاب الکافی اضبط الاصول واجمعہا واحسن مولفات الفرقۃ الناجیۃ واعظمہا (کتاب کافی تمام کتب سے زیادہ جامع محکم اور متقن ہے اور فرقہ ناجیہ کی تمام کتب سے احسن و اعظم ہے ان حقائق کے بعد یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ان الکافی ھو الکتاب الجامع الاحادیث فی جمیع فنون العقائد والاخلاق والاداب والفقہ وجمیع فنون الاحادیث وقاطبۃ اقسام العلوم الالہیہ والاسرار الربانیہ والمعارف الیقینیۃ الخارجۃ من بیت العصمۃ والطہارۃ الملکوتیۃ

کافی کے بعض شروح وتراجم

کافی کی عظمت ومقبولیت کا اس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہر دور میں علماء و فضلاء کی توجہ کا مرکز بنی رہی ہے اس کی بے شمار شرحیں اور حواشی موجود ہیں اور متعدد ترجمے ہوئے ہیں۔ بطور نمونہ بعض شروح وتراجم کا یہاں اجمالاً ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) جامع الاحادیث والاقوال الشیخ قاسم بن محمد الجزری (۲) کتاب الدار المنظوم من کلام المعصوم الشیخ علی بن محمد بن الحسن الشہید الثانی (۳) الرواشح السماویہ فی شرح الاحادیث الامامیہ السید محمد باقر داماد (۴) کتاب الشافی شرح اصول الکافی الشیخ خلیل بن الغازی القزوینی (۵) شرح المحدث الامین الاسترآبادی (۶) شرح العالم ملا صالح المازندرانی (۷) شرح الفیلسوف العظیم ملا صدرا الشیرازی (۸) الوافی الکافی للعالم الربانی ملا محسن الفیض کاشانی (۹) کشف الکافی الشیخ محمد بن محمد الشیرازی (۱۰) مراۃ العقول فی شرح اخبار الرسول العلامۃ المجلسی قدس

سرہ (۱۱) تحفۃ الاولیاء ترجمہ فارسی الشیخ محمد علی الاردکانی (۱۲) صافی ترجمہ شرح فارسی اصول کافی للشیخ الجلیل القزوینی (۱۳) ترجمہ شرح فارسی الشیخ محمد باقر الکوہکمری (۱۴) ترجمہ اردو بعض اجزائے اصول کافی موسوم بہ القول الشافی مولانا السید ظہور حسن الکھنوی قدس سرہ (۱۵) الشافی ترجمہ کافی اللادیب الاعظم السید ظفر حسن الامروہوی مد ظلہ (اسی ترجمہ پر ہم یہ مقدمہ لکھ رہے ہیں۔ اس پر تبصرہ بعد میں کیا جائے گا)

ایک مشہور اعتراض اور اس کا جواب

عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے مقدمہ کافی میں یہ ادعا کیا ہے کہ انھوں نے اس کتاب میں تمام اخبار و آثار صحیحہ جمع فرمائے ہیں چنانچہ ان کے عین الفاظ یہ ہیں (مقدمہ اصول کافی) انک تحب ان یکون عندک کتاب کاف یجمع من جمیع فنون علم الدین ما یکتفی بہ المتعلم ویرجع الیہ المسترشد ویاخذ منہ من یرید علم الدین والعمل بہ بالآثار الصحیحۃ عن الصادقین علیہما السلام والسنن القائمۃ التی علیہا العمل الخ حالانکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کافی کی سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث میں صرف پانچ ہزار بہتر صحیح ہیں، باقی ایک سو چوالیس حسن، اور ایک ہزار ایک سو سولہ موثق اور تین سو دو قوی اور نو ہزار چار سو پچاس ضعیف ہیں (قصص العلماء جلد ا صـ ۱۸۷) دریں حالات مؤلف علام کی فرمائش کو کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض متقدمین و متاخرین کی اصطلاح سے عدم واقفیت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ حقیقت حال سے واقف کار جانتے ہیں کہ مؤلف علام کی فرمائش بھی صحیح ہے اور مذکورہ بالا تقسیم بھی درست ہے کہ حدیث صحیح کے بارہ میں متقدمین و متاخرین کی اصطلاح علیحدہ علیحدہ ہے جسے نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ اعتراض پیدا ہوا ہے اس اجمال کو بقدر ضرورت وگنجائش تفصیل یہ ہے کہ ہر خبر دو حال سے خالی نہیں یا متواتر ہو گی یا واحد یعنی اگر کسی خبر کو ہر طبقہ میں اس قدر جماعت کثیر نقل کرے جس کا کذب و افترا پر اتفاق کرنا عادۃً محال ہو تو اس کو خبر متواتر کہا جاتا ہے اور جو خبر ایسی نہ ہو وہ خبر واحد کہلاتی ہے (ہدیۃ المحدثین صـ ۳۵ نہایۃ الدرایہ)

اب اس خبر واحد کی متقدمین کے نزدیک صرف دو ہی قسمیں تھیں صحیح اور غیر صحیح۔ خبر صحیح ہر اس حدیث کو کہتے تھے جس کے ساتھ کچھ ایسے قرائن داخلیہ و خارجیہ ہوں جن کی بناء پر اس پر اعتماد و وثوق کیا جا سکے، آئمہ اطہار کے قریب العہد ہونے کی وجہ سے متقدمین کے پاس ایسے قرائن بکثرت تھے کہ جو حدیث اس طرح محفوف القرآئن نہ ہوتی تھی وہ اسے غیر صحیح سمجھتے تھے چنانچہ محدث جلیل شیخ علی اکبر مروج الاسلام فرماتے ہیں (ہدایۃ المحدثین صـ ۲۳)

نزد قدما صحیح اطلاق میشد بر آن حدیثی کہ معتضد بود بآنچہ اقتضامی کرد اعتماد ایشان بر آن (یہاں بخوف طوالت ان قرائن کا تذکرہ نہیں کیا جا سکتا) اور متاخرین کے نزدیک اور اس اصطلاح کے بانی سید جلیل احمد بن

طاؤس متوفی ۶۷۳ھ واستاد حضرت علامہ حلّی یا بقول بعض علماء خود علامہ حلّی قدس سرہ ہیں خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات و اطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکور و محذوف ہونے سے ہے نیز ان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار اور ہے۔ ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد و اعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنا بر مشہور پانچ قسمیں ہیں

حدیث صحیح | ہدایۃ المحدثین از ص ۳۵ تا ص ۴۵ و نہایۃ الدرایہ) اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلہ سند معصوم تک منتہی ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیث حسن | حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہوں ممدوح۔ مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیث قوی | اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلہ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح و ذم کے بارہ میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیث موثق | حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلہ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ تک منتہی ہو جو اگرچہ صادق اللہجہ اور قابل وثوق ہوں مگر ہوں فاسق العقیدہ (سوائے شیعہ اثنا عشریہ کے باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہوں۔

حدیث ضعیف | اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام مخبر الکلمات خالی ہو اور جو اوپر صحیح و حسن و قوی و موثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (ولہ اقسام عدیدہ لیس ھھنا موضع ذکرہا کالخبر المقطوع والمرسل والمجہول وغیرہا)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقۃ الاسلام کلینی کی فرمائش اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی معارض و اختلاف نہیں ہے بلکہ ارباب منطق کی علمی اصطلاح میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند القدما صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنا بریں اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (ولا سیما عند المؤلف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح فتدبر و تشکر، اولا لک من الجاھدین

ایک ضروری وضاحت | یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق

کافی ہیں ہر قسم کی صحیح و حسن و قوی، موثق و ضعیف وغیرہ اقسام کی احادیث موجود ہیں مگر اس امر پر تمام علمائے اعلام کا اتفاق ہے کہ اس میں ایک حدیث بھی موضوع و مجہول نہیں ہے اور اس کے متعلق متاخرین کی یہ انتہائی چھان بین بھی محض اس لئے ہے کہ اگر کسی وقت بالفرض کتب اربعہ کی احادیث میں باہم تعارض واقع ہو جائے تو اس کے بل بوتے پر بعض روایات کو دوسری بعض پر ترجیح دی جا سکے ورنہ عدم تعارض کی صورت میں کافی کی تمام احادیث قابلِ اعتماد و عمل ہیں۔ چنانچہ غواص بحار الانوار سرکار علامہ مجلسی نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔ فرماتے ہیں والحق عندی ان وجود الخبر فی امثال تلک الاصول المعتبرۃ مما یوجب جواز العمل بہ لکن لابد من الرجوع الی الاسانید لترجیح بعضہا علی بعض عند التعارض الخ (مرآۃ العقول جلد ۱ ص۱) میرے نزدیک حق یہ ہے کہ کسی حدیث کا اصول کافی ایسی معتبرہ کتب میں پایا جانا جواز عمل کے لئے کافی ہے ہاں تعارض کے وقت بعض احادیث کو دوسری بعض پر ترجیح دینے کے لئے سند کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے بعض علماء کا ارشاد ہے:۔

قد اتفق اہل الامامۃ وجمہور الشیعۃ علی تفضیل ہذا الکتاب والاخذ بہ والثقۃ بخبرہ والاکتفاء باحکامہ وہم مجمعون علی الاقرار بارتفاع درجتہ وعلو قدرہ علی انہ القطب الذی علیہ مدار روایات الثقات المعروفین بالضبط والاتقان الی الیوم وعندہم اجل وافضل من جمیع اصول الاحادیث (ماخوذ از مقدمہ مظفری ص۲۵) یعنی تمام شیعہ خیر البریہ کا اس کتاب کی فضیلت اور اس کے قابلِ عمل و وثوق ہونے پر اتفاق ہے نیز ان کا اس امر پر بھی اجماع ہے کہ اس کتاب کا درجہ تمام کتب احادیث سے اجل و ارفع ہے اور یہ کتاب وہ قطب ہے جس پر قابلِ اعتماد راوی جو ضبط و اتقان میں مشہور ہیں کی روایات کا دار و مدار ہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

چونکہ کسی کتاب کی حقیقی قدر و قیمت معلوم کرنے کا ایک طریقہ اس کے مصنف و مؤلف کی جلالت بھی ہے اس لئے کافی کی عظمت قدر معلوم کرنے کے لئے اس کے مؤلف علام کی جلالت و نبالت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے بھی وہ اس کے حقدار ہیں کہ ان کے ذکر خیر سے آنعدوال طبقہ کے مشام کو معطر کیا جائے۔

ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمی نے ان الفاظ کے ساتھ ان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ شیخ الامام قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و مفتی طوائف الاسلام و ملاذ المحدثین العظام و مروج المذہب فی غیبۃ الامام علیہ السلام ابو جعفر ثقۃ الاسلام عطر اللہ مرقدہ واسکنہ الجنۃ ہو جو دار السلام شیخ محدثین و رئیس شیعہ و اوثق و اثبت الناس در حدیث (الفوائد الرضویہ فی احوال العلماء المذہب الجعفریہ جلد ۲ ص۲۵) آپ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو جعفر اور مشہور لقب ثقۃ الاسلام ہے اس دور میں آج کل کی طرح بے جا القاب کی بہتات نہ تھی بلکہ جو شخص فی الواقع جس لقب کا اہل ہوتا تھا اسے اس لقب سے ملقب کیا جاتا تھا کتب سیر و تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ طوائف اسلام کی نگاہ میں قابلِ وثوق و اعتماد اور لائق ہزار احترام و اکرام شخصیت کے مالک تھے

اور ان کا قول و فعل سند سمجھا جاتا تھا اس لئے وہ ثقۃ الاسلام کے جلیل القدر لقب سے یاد کئے جاتے تھے مگر آج تو سہ
وتشیب شعباً فکل جزیرۃ فیما امیر المومنین ومنبر والا معاملہ ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی نشو ونما قریہ کلین (بروزن زبیر) میں ہوئی جو کہ رے کے مضافات میں واقع ہے بعد ازاں تکمیل علوم وفنون اسلامیہ کے لئے بغداد کا رخ کیا جو کہ ان دنوں علم وعمل کا گہوارہ تھا وہاں رہ کر بہت سے علماء وفضلاء سے علمی وعملی استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ خود مرجع خلائق بن گئے۔

ثقۃ الاسلام در نظر علمائے اعلام

فریقین کے کتب سیر وتواریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگوار فریقین کے نزدیک صاحب عز ووقار اور عالی مقدار تھا اور اس امر کے ثبوت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ابن اثیر جزری نے جامع الاصول میں ان کو قرن ثالث کا مجدد مذہب لکھا ہے جبکہ قرن دوم کا مجدد حضرت امام رضا علیہ السلام کو لکھا ہے اور قرن چہارم کا سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کو شمار کیا ہے مخفی نہ رہے کہ مجددیت والا نظریہ ہمارا نہیں بلکہ برادران اسلامی کا ہے وہ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ان اللہ یبعث ھذا الامر علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد ھا فلا تغفل۔ اسی طرح ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں زبیری نے تاج العروس میں ان کا بہت وقیع الفاظ میں تذکرہ کیا ہے اپنے علمائے کرام میں سے (۱) نجاشی نے اپنی رجال میں ان کا تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ شیخ اصحابنا فی وقتہ بالری ووجھم وکان اوثق الناس فی الحدیث اثبتھم وہ اپنے وقت میں ہمارے علماء کے رے میں بزرگ رئیس تھے اور حدیث میں سب لوگوں سے زیادہ قابل وثوق واعتماد تھے (۲) علامہ حلی نے خلاصۃ الرجال میں (۳) شیخ طوسی نے اپنی فہرست میں انہی الفاظ بلکہ ان سے بھی زوردار الفاظ کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے (۴) سید جلیل ابن طاؤس نے کشف المحجہ میں الشیخ المتفق علی ثقتہ وامانتہ محمد بن یعقوب الکلینی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے (۵) مجلسی اوّل مرحوم نے شرح مشیخۃ من لایحضرہ الفقیہ میں ان کے بارے میں لکھا ہے والحق انہ لم یکن مثلہ فیما رأینا فی علمائنا وکان تبدیرہ فی اخبارہ فی ترتیب کتابہ یعرف انہ کان مؤیداً من عند اللہ تبارک وتعالیٰ جزاہ عن الاسلام والمسلمین افضل جزاء المحسنین (حق یہ ہے کہ جس قدر علماء ہم نے دیکھے ہیں ان میں ان کا کوئی مثل و نظیر نہیں ملتا اور جو شخص ان کی کتاب کی احادیث اور ان کے جمع وترتیب پر غور کرے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بزرگوار مؤید من اللہ تھے) (۶) قاضی نور اللہ شوستری (شہید ثالث علیہ الرحمہ) نے مجالس المومنین میں ان کو رئیس المحدثین الشیخ الحافظ النحریر ایسے القاب جلیلہ کے ساتھ یاد کیا ہے (۷) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں ان کے متعلق لکھا ہے۔

الشیخ الصدوق ثقۃ الاسلام مقبول طوائف الانام ممدوح الخاص والعام محمد بن یعقوب الکلینی

(۸) شیخ اسد اللہ شوستری نے اپنی کتاب مقابیس الانوار میں ان کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے

ثقۃ الاسلام وقدوۃ الانام وعلم الاعلام المقدم المعظم عند الخاص والعام الشیخ ابی جعفر محمد بن یعقوب الکلینی الخ

(۹) مولانا السید محمد باقر خوانساری نے روضات الجنات میں بایں طور پر تعارف کرایا ہے جو فی الحقیقۃ امین الاسلام وفی الطریقۃ دلیل الاعلام وفی الشریعۃ جلیل قدام لیس فی وثاقتہ لاحد کلام ولا فی مکانتہ عند الائمۃ الانام یہ بزرگوار اسلام کے امین طریقہ میں علمائے اعلام کے رہبر اور شریعت میں جلیل القدر پیشرو ہیں اور ان کی وثاقت و رفعت منزلت میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں (۱۰) حضرت شیخ عباس قمی کا کلام قبل ازیں پیش کیا جا چکا۔

ثقۃ الاسلام کے اساتذہ وتلامذہ

جناب ثقۃ اسلام کے اساتذہ وتلامذہ کی فہرست کافی طویل ہے آپ کے اساتذہ میں بعض وہ بزرگوار بھی شامل ہیں جنھیں آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہے افسوس ہے کہ ہم اختصار کے پیش نظر ان کے اسمائے گرامی پیش کرنے سے معذور ہیں ع والعذر عند کرام الناس مقبول

تالیفات ثقۃ الاسلام

کافی کے علاوہ سرکار ثقۃ الاسلام کی بعض تالیفات قیمہ کا بھی تذکرہ ملتا ہے جیسے کتاب تعبیر الرویا (۲) کتاب الرجال (۳) کتاب الرد علی القرامطہ (۴) کتاب رسائل الائمہ (۵) کتاب ما قیل فی الائمہ من الشعر۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب علاوہ درس وتدریس کے تصنیف وتالیف میں بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر خاص دلچسپی لیتے تھے۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

وفات ومدفن

۳۲۹ھ میں یعنی امام عصر کی غیبت کبریٰ سے ایک سال پیشتر آسمان فضل وکمال کا یہ بدر منیر غروب ہوا اس سال بے شمار ستارے ٹوٹے جس کی وجہ سے وہ سال "عام تناثر النجوم" کے نام سے مشہور ہوا۔ رئیس المحدثین شیخ صدوق کے والد ماجد حضرت شیخ علی بن الحسین بابویہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی نیز حضرت صاحب عصر والزمان کے آخری نائب خاص جناب علی بن محمد سمری کی وفات حسرت آیات بھی اسی سال ہوئی اعلی اللہ مقام فی فرادیس الجنان بغداد میں دریائے دجلہ کے شرقی طرف ایک مسجد کے ساتھ جناب کا مدفن ہے جو آج کل ایک بازار میں واقع ہے جو پل بغداد کی غربی طرف کو عبور کرتے ہوئے بائیں طرف واقع ہے راقم اثم قیام نجف اشرف کے دوران کئی بار بغداد میں آپ کے قبہ عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ

ثقۃ اسلام کی کرامت

بعض کتب وسیر وتواریخ میں مذکور ہے (قصص العلماء جلد ۲ صہ ۱۷۷/۱۸۸ وفوائد رضویہ جلد ۲ صہ ۶۵۸ وروضات الجنات وغیرہ) کہ بعض ناصبی حکام وقت نے جب دیکھا کہ لوگ بڑے ذوق وشوق سے حضرات آئمہ اہلبیت کی زیارت پر جاتے ہیں تو ان کی آتش عداوت مشتعل ہوگئی اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مرقد مقدس کو شگافتہ کرنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ اگر شیعہ کا اعتقاد برحق ہے تو

اربعہ کے متعدد تراجم کی ضرورت تو عرصہ دراز سے ہمدردان دین محسوس کر رہے تھے مگر اس اہم کام کی انجام دہی کی کسی کو توفیق ایزدی شامل حال نہ ہوتی تھی چنانچہ بعض علمائے کرام نے اس کام کو شروع بھی کیا مگر وہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعادت عظمیٰ کاتبان تقدیر و قدر نے ہمارے بوڑھے مجاہد سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے مقدر میں لکھ دی تھی جو تقریباً نصف صدی سے تقریر و تحریر کے ذریعہ قوم و ملت کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں دو سو سے زائد تصانیف و تالیفات و تراجم ان کے آثار خالدات ہیں اور جامعہ امامیہ کراچی کی تعمیر و ترقی ان کے باقیات الصالحات اور مجلہ نور کراچی ان نگارشات کی منہ بولتی تصویریں ہیں سچ ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۞ (۵۷/۲۱ حدید)

زیر نظر ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ اس میں جابجا مفید توضیحات و تشریحات بھی موجود ہیں اور ترجمہ کے ساتھ متن بھی ہے جس سے اس کی افادیت کو چار چاند لگ گئے ہیں اپنی عدیم الفرصتی نے اس امر کی اجازت تو نہ دی کہ اس حسین وادی کی کماحقہ سیر کی جاتی اور اس چشمۂ صافی سے کماحقہ استفادہ کیا جاتا۔ تاہم بعض مقامات باصرہ نواز ہوتے ہیں ؎

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل　کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

اس ترجمہ کی شستگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے خامہ فیض شمامہ کا اثر ہو۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

دعا ہے کہ خداوند کریم ان کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور قوم کو ان کے اس عظیم کارنامے یعنی الشافی ترجمہ اصول کافی کی صحیح قدر و قیمت کرنے اور اس سے صحیح استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بجاہ النبی والہ الطاہرین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الشافی ترجمہ اصول کافی کے متعلق علمائے دین کے گرانقدر تبصرے

از جناب فاضل جلیل عالم نبیل محقق بے عدیل سرکار علامہ مولانا و مقتدانا السید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ صدر الافاضل لکھنوی دامت برکاتہ مقیم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمداً لک یا من خلق فرزق و انعم فاسبغ حمداً لک والآن حمد وصلوٰۃ علیک یا ابا القاسم محمد علۃ الکون وسر الوجود، مہبط الوحی والملک وعلی اہل بیتک الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا۔

دین کے علمی و عملی پہلو وہی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئے رسول اللہ نے حقائق بتائے۔ آپ نے نکات

سمجھائے آپ نے عبادات ومعاملات کے حدود وفرائض ارشاد کئے تو دین کی تکمیل ہوئی ۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ خَلِیْفَتُہٗ بلا فصل

نماز پنجگانہ ، ارکان ، واجبات ، مستحبات ، مکروہات ومحرمات ۔

روزہ ماہ رمضان ، حدود وفرائض ، مفطرات ومبطلات ۔

حج ــــــ عمرہ ، طواف ، سعی وجمرات ارکان وحدود

چند موٹے موٹے عنوان ہیں جن کے بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ آنحضرتؐ کی زبانی معلوم ہوا آپؐ کے زمانے میں مسلمان جس طرح کلمہ پڑھتے تھے وہ آپ ہی کا بتایا ہوا تھا۔ آپؐ کے زمانہ میں لوگوں کی نماز رسول اللہ کی نماز کی پیروی تھی آپ نے فرمایا۔ نیت کرو، تکبیر کہو۔ سورت پڑھو، رکوع کرو، لوگوں نے اس پر عمل کیا۔ آپؐ نے روزے رکھے اور اس کے قانون وقاعدے بتائے تو لوگوں کو رمضان کی عبادت کی شرعی حیثیت معلوم ہوئی حج وجہاد کی تفصیلات اسی طرح فقہ کا جزو اور دین کا علم قرار پائے۔

عہد نبوی سے عہد امیر المومنین ۴۰ھ تک آنحضرتؐ کو دیکھنے والے، آپؐ کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے آپؐ کے ساتھ جہاد کرنے والے بکثرت موجود تھے یہ لوگ جو کچھ کرتے ہوں گے وہ براہ راست بانی اسلام کی تعلیمات ہوں گی اور اور جن کے عمل اس طریقہ کے خلاف ہوں گے ان کا دین سے تعلق نہ ہوگا یا پھر بے خبر ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہونے والوں کے بعد اصول وفروع ، عقیدہ اور عمل معلوم کرنے کے لئے عام طریقہ تو یہی رہا ہے کہ پہلے مسلمانوں کے طریقوں کو اختیار کیا گیا اور عقلی طور پر مان لیا گیا کہ فلاں صحابی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح نماز پڑھتے تھے لہٰذا ہماری موجودہ نماز کا طریقہ ان کے واسطے سے طریقۂ نماز رسالت مآبؐ ہے ہم جو کلمہ پڑھ رہے ہیں وہ اس لئے سند ہے کہ ہم نے سلمان فارسیؓ کو اسی طرح پڑھتے اور سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سیکھا تھا۔ بس جہاں سے رسول اللہ کے قول وفعل کے بارے میں کسی دوسرے کا ذکر آیا وہاں سے روایت شروع ہوئی

روایت کے معنی | روی ۔ یروی ، روایۃً ۔ ضرب ۔ یضرب کے باب سے تعلق رکھنے والا مصدر ہے۔ اس کے معنے ہیں اٹھانا، منتقل کرنا، نقل کرنا، کسی بات کا ایک سے دوسرے تک پہنچانا۔

"دینی نقطۂ نظر اور علمار کے روزمرّہ میں روایت کا مطلب ہے :۔ وہ بات جو یکے بعد دیگرے معصوم تک پہنچ جائے، جو شخص وہ بات نقل، یا نقل در نقل کرے اسے راوی کہتے ہیں" روایت کی جمع "روایات" اور "راوی کی جمع" رواۃ " ہے ۔

محدثین ، علمار حدیث اور علمار درایت نے جو بحث کی ہے اس کا بیان سردست مقصود نہیں صرف یہ سن لیجئے کہ

کہ علماء اہلِ سنت میں کچھ لوگ روایت سے سنت بھی مراد لیتے ہیں اور کچھ لوگ حدیث موقوف، کچھ کے نزدیک نقل اقوالِ صحابہ بھی روایت ہے

حدیث کے معنے روایت کے بعد دینی گفتگو اور مسائل کے ماخذ یا بحث کے دوران بھی حدیث کا لفظ بکثرت استعمال ہوتا ہے اور میرے ان معروضات سے بھی اس کا تعلق ہے تو آیئے سرسری طور پر اس لفظ کے لغوی و اصطلاحی معنے بھی کرلیں۔

حدیث۔ باب بنصر۔ ینصر سے متعلق مادہ ہے اور اس کے معنی ہیں۔

۱۔ قدیم کی ضد۔ عدم کے بعد وجود پانے والی چیز، چونکہ کلام بھی آہستہ آہستہ عدم سے وجود میں آتا ہے اس لئے اسے بھی حدیث کہتے ہیں اور عربی روزمرہ میں بیان اور کلام کے معنے میں آج تک مستعمل ہے (لغت)

۲۔ وہ بات یا وہ چیز جو پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ شریعت میں آئی ہو (فقہ)

۳۔ صاحب درایت و محدث کے نزدیک حدیث سے مراد ہے

(الف) وہ کلام جو معصوم کے قول فعل یا تقریر کی حکایت کرے (ب) معصوم کا قول و فعل یا تقریر کی حکایت، فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کو یوں سمجھئے جیسے راوی کہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ قیلولہ فرمایا کرتے تھے یا آنحضرتؐ اپنی داڑھی میں ہمیشہ کنگھی کیا کرتے تھے تو یہ فعل معصوم کی حکایت ہوئی۔

تقریر معصوم کی حکایت کی مثال یہ ہے کہ راوی کہے کہ فلاں شخص نے معصوم کے سامنے نماز پڑھی اور ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے معصوم نے اس عمل کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

اس قسم کی چیزیں روایت، حدیث، خبر، اثر، سنت کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں علمائے حدیث اور حدیث کو سمجھنے والوں نے راویوں کے اعتبار سے اس کے نام رکھے، الفاظ کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی، معانی کے اعتبار سے انھیں تقسیم کیا۔ اب کوئی روایت متواتر ہے کوئی صحیح، کوئی حسن ہے کوئی موثق، کوئی ضعیف، کوئی مرفوع، کوئی غریب ہے کوئی معنعن، شیخ الحاج علی اکبر نے ہدیۃ المصلین میں حدیث کے اوصاف مشترکہ کے لحاظ سے پچیس قسمیں ہیں

مطالعہ حدیث کی مشکلات اس کے بعد ایک راوی کی ذاتی حیثیت پرکھی اور دیکھی جاتی ہے۔ ...جس سے روایت کررہا ہے وہ ایک دوسرے کو جانتا ہے یا نہیں۔ زمانوں میں کتنا فاصلہ یا کتنی قربت ہے جس وقت وہ بات کہی یا دیکھی گئی اس وقت کوئی خاص حالت تو نہ تھی۔ سائل نے معصوم سے سوال کیا۔ تو اس کا مقصد کیا تھا خود راوی کا عقیدہ کیا تھا اس کا کردار کیسا ہے اس کے علم و بصیرت کا کیا حال ہے وہ دوست ہے یا دشمن۔ اس

کا حافظہ کیسا ہے۔ دروغ گو ہے یا نہیں۔

ان مباحث کی طرف اشاروں سے میری مراد یہ ہے کہ فقط قول و فعل معصوم کے بارے میں کسی سے سُن لینا کافی نہیں۔ بلکہ لغت و ادب، صرف و نحو، تاریخ و فقہ، اصول عقائد اور اصول درایت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پھر احادیث کا عام مطالعہ اس کی مشکلات کا علم ہو۔ جب جا کر حدیث پر بحث کرنے کا سوال ہوتا ہے جدید علوم و مسائل پر یوں بحث کرنے کا جس کا دل چاہے بحث کرے۔ مگر حقیقتاً نہ ہر آدمی کی بات سمجھ دار آدمیوں کے نزدیک سند ہوتی ہے نہ صاحبانِ فن اسے کوئی حیثیت دیتے ہیں۔ اب قانون ہی دیکھ لیجیے۔ اس علم پر بے شمار کتابیں موجود ہیں آپ بھی اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور میں بھی انھیں دیکھ سکتا ہوں سوال یہ ہے کہ روم کے قانون سے پاکستان کے دستور تک مطالعہ کر لینے کے بعد ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ جس عدالت میں چاہیں کھڑے ہو کر کسی نکتے کی تشریح کر سکیں! نہیں کیونکہ قانون کا تنہا مطالعہ صاحب رائے نہیں بناتا۔ اس کے لئے تاریخ اصول استحقاق، فن بحث علم نظائر، اسالیب استدلال، اس نکتے پر اہلِ کمال کی بحث اور عدالتوں کے فیصلے پیش نظر ہوں اور ماہر اساتذہ فن نے اس کی قابلیت کو قابل سند مان کر سند بھی دی ہو۔

تفسیر و فقہ، حدیث اور تمام علوم دین کی یہی حالت ہے ہر علم سے پہلے کچھ مقدمات ہوتے ہیں ان مقدمات و مبادی کی تحصیل کے بعد اصل علم پر بحث و نظر سود مند بھی ہے اور سند بھی ورنہ مطالعہ توسیع نظر کا فائدہ تو دیتا ہے لیکن حق استدلال جداگانہ چیز ہے۔

جمع حدیث کی مشکلات

شیعوں کو دینی مسائل میں ہمیشہ بڑی آسانیاں رہی ہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام ان کے بعد حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ موجود تھے یہ سلسلۃ الذہب اور معصوم کے بعد معصوم کا سلسلہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ۲۶۰ھ / ۸۷۴ء سب کے سامنے ہے حقیقت پسند مسلمان ان حضرات کی موجودگی میں دینی معاملات و احکام میں کسی غیر کی طرف متوجہ نہ ہو سکے۔ ان کا عقلی اور منطقی، مشاہداتی اور واقعاتی تاثر یہ تھا کہ احکام خدا و رسولؐ کے شارح یہی ہیں اس بنا پر جو کچھ پوچھنا ہوتا تھا۔ انہی سے پوچھتے، انہی کو امام الکل فی الکل مانتے رہے ان کے اقوال و افعال مبارکہ لکھتے اور جمع کرتے نقل کرتے اور شیعوں تک پہنچاتے تھے۔

ہر امام کے اصحاب میں متعدد علما ایسے ہیں جنھوں نے اپنے امام کے ارشادات جمع کئے اور با قاعدہ تالیفات یادگار چھوڑے امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایسے شیعہ علمار کی بہت بڑی تعداد یک جا ہو گئی اور فقط اس زمانے میں چار سو ایسی کتابیں لکھی گئیں جو فن حدیث میں قابلِ فخر اضافہ تھیں۔ محدثین ان کتابوں کو "اصول اربع مائۃ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو اصل کہا جاتا تھا حکومتوں کے بیاہی مدوجزر اور شیعہ دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر مشیت ایزدی نے آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پردۂ غیب میں جلوہ نشیں ہونے کا حکم دیا۔ امام علیہ السلام بحمدہ زندہ صحیح و محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھیئے میری کتاب تاریخ تدوین حدیث)

ڈھائی پونے تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزری ؟ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک ہمارے علماء جہاں جاتے وہاں انھیں قتل قید اور جلا وطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا تھا ان کے کتب خانے جلائے جاتے۔ ان کا اثاثہ لوٹا جاتا رہا۔ مگر یہ حضرات کسب علوم کے لئے ظلم سہتے رہے اور کام کرتے رہے جس طرح ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس جاتے اور احادیث محمد و آل محمد کا ذخیرہ معلوم کرتے اور انھیں پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے لکھاتے رہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

آخر تقریباً ۲۵۰ھ/۸۶۴ء میں ایک ایسے مرد مجاہد اور عالم جلیل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلندی نصیب ہوئی جس کی مثال کمیاب ہے رے (موجودہ طہران) کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر علم و علماء کا گہوارہ تھا انہی یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے بڑھ کر ابوجعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء محدثین اسلام نے ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا۔ دشمنوں کی منصوبہ بندیاں ملاحظہ فرمائیں آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت حال تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے کمر ہمت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ کلینی جس طرح ہو سکے تعلیمات محمد و آل محمد کو ضائع ہونے سے بچاؤ، جو خدمت تم کر سکتے ہو کرو۔ اٹھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بیس سال کے بعد الکافی مرتب فرمائی۔

الکافی

کتاب "الکافی" فن حدیث کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو "اصول اربع مأۃ" اور سابقین کے ذخیرہ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتابیں مل سکیں۔ ان کو شیوخ روایت حدیث کے سلسلے سے جانچ کر اصول و فروع، عقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا بیس برس کی شب و روز کی محنت کا آج کوئی

کیا اندازہ کرسکتا ہے جبکہ امن کا دور ہے وسائل کی فراوانی، کتب خانوں کی بہتات، کام کرنے کی آزادی ہے۔ علامہ کلینیؒ کا شہر شہر جانا گھر گھر سے کتابیں لانا، قریہ قریہ میں شیوخ کا پتہ معلوم کرنا، اُن سے ملنا فیض اٹھانا احادیث جمع کرنا پھر ان میں سے انتخاب اور پھر ان کی ترتیب ایسا کام ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے جناب حسین علی شیوخ نے چھتیس شیوخ کے نام معلوم کئے ہیں اور بتایا ہے کہ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات سے روایات لئے ہیں۔

تقریباً سولہ ہزار حدیثوں کا یہ مجموعہ فضائل صفات وعقل سے میراث بلکہ ضمیمہ تک اکیس بڑے اور کئی سو ذیلی ابواب پر مشتمل ہے۔ علامہ مرحوم نے بڑے موضوعات کو "کتاب" اور ذیلی عنوانات کو "باب" کے نام سے شروع کیا ہے۔

کتاب العقل سے کتاب الحجۃ کے آخر تک اور کتاب الکفر والایمان سے کتاب العشرہ تک آٹھ کتابوں عنوانات کا مجموعہ "الاصول من الکافی" کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الطہارت سے کتاب الایمان والنذر والکفارات اور کتاب الروضہ کے آخر تک الفروع من الکافی ہے۔

کافی کی خصوصیات

کافی چونکہ عہد غیبت صغریٰ اور زمانۂ سفراء اربعہ میں تالیف کی گئی ہے اس لئے سندی حیثیت سے نہایت اہم کتاب ہے اس کے ترک واسناد کی بڑی عظمت ہے تمام علماء امامیہ اس کے خوشہ چین ہیں اور پوری ملت اسلامیہ اس کا احترام کرتی ہے حضرت ثقۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے نقل میں مندرجہ اصول پیش نظر رکھے ہیں۔

۱۔ حدیث کا پورا سلسلہ رواۃ بیان کرتے ہیں یا ماخذ کا حوالہ دیتے ہیں۔

۲۔ موضوع اور مسائل میں عقلی اور منطقی ترتیب قائم کی ہے مثلاً پہلے "عقل" کی اہمیت۔ پھر "علم" کا بیان، اس کے بعد توحید کے مسائل پھر حجت کے مباحث "ایمان وکفر پر محمد وآل محمد کے ارشادات" دعا پر احادیث کا ذخیرہ" قرآن کی فضیلت سے متعلق روایات معاشرتی زندگی کے بارے میں تعلیمات دیں اسی طرح عملی زندگی کے لئے شریعت کے احکام کا ترتیبی بیان ہے۔

۳۔ ہر کتاب اور ہر باب میں احادیث کی ترتیب میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ پہلے ایسی احادیث وارد کرتے ہیں جو مفہوم کے لحاظ سے زیادہ واضح ہوں پھر اس سے مختصر اس کے بعد اس سے زیادہ مختصر۔

۴۔ الٰہیات میں بالکل نئے سوالات اور نئے گوشوں کو عنوان بنایا ہے پھر اس کے ذیل میں آئمہ کے ارشادات کو جمع

۱؎ جناب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبان ۳۲۹ھ میں رحلت فرمائی آپ کے مفصل حالات اور تالیفات کے بارے میں دیکھیے "تاریخ تدوین حدیث اور محدثین شیعہ"، طبع راولپنڈی۔

کرلیا ہے جن سے توحید صفات اور اسمار کیفیات ومشیت وقدرت واختیار جیسے اہم مباحث پر مبسوط مواد یکجا ہو گیا ہے

۵۔ متعارض احادیث بہت کم نقل کی ہیں۔ عنوان کی ذیل میں عموماً ایسی روایات جمع کی ہیں جو موضوع کو روشن اور مدعا کو ثابت کرتی ہیں۔

۶۔ کافی فنی طور پر علم حدیث کی پہلی کتاب ہے جس میں مطالعہ کی وسعت، مسائل کی فراوانی اور ماخذ کو احتیاط سے جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے پھر تنقیح وتحقیق کے لئے عموماً راویوں کے نام لکھ کر مزید تحقیق کی گنجائش بھی رکھی ہے

۷۔ مسلم طور پر ہماری کتابوں میں کافی اول درجہ کی کتاب شمار کی جاتی ہے اور سلف نے خلف تک سب اس کا احترام کرتے ہیں اس کی نقل، طباعت اور شرح نویسی تدریس اور تعلیم میں ہمیشہ اہتمام کیا گیا ہے فارسی وعربی میں متعدد شرحیں لکھی جا چکی ہیں جن میں سے کچھ چھپ گئیں اور کچھ قلمی ہیں حواشی اور خلاصے جمع بین الکتب الاربعہ کا کام بھی ہو چکا ہے۔

اُردو ترجمہ کافی برصغیر کے مدارس دینیہ میں بھی کافی کی تعلیم عام ہے اور متعدد حضرات علماء نے اس کی شرح اور حاشیہ کی طرف توجہ فرمائی ہے لیکن ہمارے روزمرہ کے مسائل اور حضرات اہلسنت کی طرف سے ہمارے اوپر شدید حملوں کی وجہ سے ہماری مہم اتنی تیز نہ رہی کہ جس طرح مناظرہ کی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کتابیں لکھی گئی ہیں اس طرح حدیث اور خصوصاً کافی کی شرح پر مدتوں پوری توجہ بندی ہوسکی زاد الصالحین جناب مولانا سید محمد تقی صاحب ہرسوی کی ایک ضخیم اُردو تالیف جس کی کم وبیش آٹھ جلدیں نولکشور پریس لکھنؤ سے چھپ چکی ہیں اس کتاب میں احادیث کا متنوع ذخیرہ شاید سب سے زیادہ جمع کیا گیا لیکن یہ کتاب مستقل تالیف ہے۔

اصول کافی کے تراجم وشروح میں خالص اور فقط کافی پر اُردو میں جو کام ہوا ہے وہ نہ تو فہرستوں کے ذریعہ محفوظ ہوسکا نہ اشاعت پذیر ہوا مختلف چیزوں کی چھان بین اور مختلف حضرات کے مضامین سے جو کچھ علم ہوا اس کی تفصیل ان شاء اللہ "تاریخ تدوین حدیث" کی دوسری اشاعت میں عرض ہوگی سر دست فہرست مختصر حاضر خدمت ہے۔

۱۔ آیۃ اللہ مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ بن السید فرزند علی صاحب قبلہ بارہوی مولود[۱] ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء متوفی یکم ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۸ء اپنے عہد کے بہت بڑے مقدس عالم تھے فقہ وحدیث و تفسیر وکلام کے علاوہ منطق وفلسفہ وہیئت میں یگانۂ روزگار تھے۔ عربی نظم ونثر میں متعدد چیزیں ان سے

---

[۱] دیکھئے میری کتاب تذکرہ علمار اسلام خلی۔

یادگار ہیں نواب حامد علی خانصاحب اعلی اللہ مقامہ نے چاہا تھا کہ پوری کافی اور کتب اربعہ کا ترجمہ کیا جائے اس لئے متعدد علماء کو رام پور بلایا۔ جناب مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ کے سپرد کافی کا ترجمہ ہوا۔ لیکن پھر ایک دوسرا منصوبہ بن گیا جس میں صرف کافی کی کتاب الایمان والکفر کا ترجمہ داخل تھا یہ ترجمہ و شرح نواب صاحب رام پور کے حکم سے ۲۷۲ صفحات پر رام پور ہی سے شائع ہوئی۔

۲۔ مولانا ذوالفقار حسنین صاحب قبلہ اپنے ایک مضمون "ثقۃ الاسلام کلینی اور کافی" میں لکھتے ہیں ایک صاحب جو حیدر آباد دکن کے رہنے والے تھے یا وہاں ان کا قیام تھا انھوں نے کافی کی کتاب الکفر والایمان کے کچھ ابواب کا اُردو میں ترجمہ کیا تھا۔ علامہ مولانا ظہور حسین صاحب نے جب کافی کا اُردو ترجمہ شروع کیا تو موصوف نے اپنا ترجمہ بھیج دیا۔ تقریباً پندرہ برس ہوئے جب میں نے اس کو مولانا کے پاس دیکھا تھا ترجمہ مطلب خیز اور اچھا تھا افسوس ہے کہ مترجم صاحب کا نام مجھے معلوم نہیں [1] ص ۱۷۔

۳۔ جناب نواب سید محمد حسین صاحب کوثر کانپوری نے اصول کافی کا بہت بڑا حصہ اُردو میں منتقل کر لیا تھا لیکن کتاب العقل والجہل، کتاب العلم، کتاب المعاشرت تین حصے بلا متن شائع ہوئے[2]۔

زیر نظر ترجمہ جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہ العالی نے ایک مدت سے علمی خدمتوں کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے آپ کا ماہنامہ رسالہ "نور" شیعوں کا بہت پرانا محبوب رسالہ ہے اس کے علاوہ مختلف مفید موضوعات پر تقریباً دو سو کتابیں اور کتابچے شائع کئے ہیں جن میں آئمہ معصومین کی سوانح مبارک، ترجمہ کتاب المناقب ابن شہر آشوب کے علاوہ ترجمہ جامع الاخبار خاص طور پر قابل ذکر ہے مولانا کا یہ ترجمہ ہمارے یہاں بہت مقبول ہوا اور اس کی اشاعت بھی ایک مرتبہ سے زیادہ ہوئی، مولانا نے اس کے بعد مناقب ابن شہر آشوب کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے دو جلدوں میں کیا۔ پھر اصول کافی کا ترجمہ کیا جو اپنی اہمیت اور وقت کی ضرورت کے لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہے یہ ترجمہ کئی حیثیتوں سے قابل قدر ہے۔

۱۔ اُردو میں پہلی مرتبہ اُصول کافی کا حامل المتن ترجمہ معرض وجود میں آیا۔

۲۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ حدیث کی اس اہم بالشان کتاب پر اکیلے ایک بزرگ نے کام کیا۔

---

[1] میرا خیال ہے کہ شاید یہ ترجمہ مولانا سید محمد تقی صاحب سرسوی ہی کا ہو۔ مرتضیٰ

[2] نواب صاحب ماشاءاللہ حیات ہیں آپ ہی کے ارسال کردہ رسائل کتاب العلم و کتاب المعاشرت کے دو جزو میرے پاس محفوظ ہیں۔ انتظامی کانپور میں یہ ترجمہ (۱۳۵۷ھ) میں چھپا۔

۳۔ ترجمے کو ترجمہ ہی کے حدود میں رکھا تاکہ مختلف صاحبان نظر اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور بحث و مباحثہ سے کتاب بھاری نہ ہو۔

۴۔ مستند شروح کو سامنے رکھا ہے تاکہ اکابر علماء نے جو افادات فرمائے ہیں وہ بھی سمو دیئے جائیں۔

۵۔ مولانا کا قلم رواں انداز تحریر سادہ و عام فہم ہے حدیث کا معنی خیز ترجمہ کیا ہے لفظی ترجمہ کی پیچیدگی نہیں ہے۔

دعا ہے کہ خداوند عالم جناب مولانا کو تادیر تندرست و باحیات رکھے اور مزید توفیقات سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحق محمد و آل محمد۔

احقر الکونین

سید مرتضیٰ حسین عفی عنہ

از جناب سرکار شریعتمدار صدر المتکلمین رئیس المحدثین افقہ الفقہاء اعلم العلماء علامۃ العصر مولانا محمد مصطفیٰ صاحب قبلہ جوہر مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: اما بعد:۔ حضرت ادیب اعظم جناب ظہیر العلماء مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدیر رسالہ "نور" کی ذات والا صفات محتاج تعارف نہیں کہ موصوف اس سرحد میں قدم رکھ چکے ہیں جو سیکڑوں منزلوں سے آگے ہے بلکہ اس دور کے نام بر آوردہ بننے والے تعارف میں موصوف کی گردش قلم کے محتاج ہیں موصوف کی زندگی افادیت دینیہ اور نشر علوم آل محمد علیہم السلام میں گزری۔ کئی سو کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے والے حضرات موصوف کی مہارت تحریر اور وثاقت علمی کی بقدر سعی تھاہ لگا چکے ہوں گے۔ موصوف کے جہاد قلم کا ایک اور مفید در مفید نتیجہ پیش نظر ہے اور وہ ہے "اصول کافی" کا ترجمہ یہ کتاب شیعی عقائد کی جامع اور مستند کتاب ہے اس کی مدد اور اس کی حدیثوں سے استنباط کر کے علمائے خلف و سلف نے عقائد ہی سپرد قلم فرمائے متکلمین نے اسی کتاب سے استفادہ کیا مورخین نے تصحیح تاریخ میں اس سے مدد لی، محدثین نے فن رجال میں اسے سامنے رکھا۔ ارباب ایمان نے اپنی دنیا اور دین کی اصلاح اسی کتاب سے کی اور ارباب عرفان نے اسی کی مدد سے سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی بلندیٔ عرفانی کو سمجھا۔ ان خوبیوں اور نہ جانے کتنے فوائد پر مشتمل یہ کتاب عربی زبان میں تھی اور عوام اس کے مطالب سے بہ وساطت ذاکرین و مقررین و مصنفین فیضیاب ہوتے تھے حضرت ادیب اعظم دام ظلہ کی سعی و کوشش نے آج اس کے مضامین عالیہ کو اردو کا لباس پہنا کر ہاتھوں ہاتھ کر دیا ہے یہ مسلم ہے کہ ایک زبان کے اقوال کا ترجمہ دوسری زبان میں

جامع طریقہ سے ناممکن کے قریب ہے کہیں محاورہ بدل جاتا ہے کہیں ادبی نکتہ نظر سے اوجھل رہ جاتا ہے کہیں اس زبان کے صرف و نحو پر قدرت کاملہ نہ ہونے سے ترجمہ کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے لیکن حضرت ادیب اعظم کے لئے عربی زبان میں مذکورہ بالا خطروں میں سے کسی ایک کی طرف سے تردد کا محل نہیں ہے سب سے عظیم منزل یہ ہے کہ ترجمہ ہے معصومین علیہم السلام کے اقوال کا خواہ کلینی کی جامع کتاب کافی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ میں نے معصوم کے اس ارشاد کو کما حقہٗ سمجھ لیا ہے لہذا ممکن ہے کہ ناظرین ترجمہ پڑھتے وقت کبھی کسی مقام پر چونک اٹھیں کہ انھوں نے اس حدیث کا ترجمہ برسر منبر فلاں ذاکر سے یوں سنا تھا اور اس کتاب میں یہ ہے اس اختلاف کو دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ اقوال معصومین علیہم السلام ہمہ گیر حیثیت رکھتے تھے ان میں نفسیاتی پہلو بھی ہوتا ہے اور عقلی بھی، انفرادی بھی ہوتا ہے اور اجتماعی بھی۔ وعلیٰ ھذا القیاس۔ اسی لئے مختلف شارحین احادیث کی شرحوں میں اختلاف نظر آتا ہے حالانکہ وہ اختلاف نہیں ہے۔ فطرت انسانیہ کے ہر پہلو کی اصلاح کا رُخ ہے یہی مسئلہ ترجمہ میں کام آسکتا ہے بہرحال مولانا نے قوم شیعہ پر یہ احسان فرمایا ہے کہ انھیں براہ راست حقائق و معارف سے روشناس کرادیا ہے اور اپنے ذخیرۂ آخرت کو صد چند و ہزار چند سے بھی آگے بڑھا دیا ہے بڑی غنیمت بات یہ ہے کہ ترجمہ معتبر اور ذمہ دار قلم کے ذریعہ پیش ہوا ہے اور اس منزل میں اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں اس سے آگے مجتہدین کرام کثر اللہ امثالہم کا فریضہ ہے خداوند عالم حضرت ادیب اعظم دام ظلہٗ کا سایۂ عاطفت قوم کے سروں پر دراز رکھے۔ آمین

احقر
محمد مصطفےٰ عفی عنہٗ
جوہر

۳ر شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ

از جناب مستطاب ملک الناطقین سلطان الواعظین فخر المحققین حضرت ثقۃ الاسلام
علامہ مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ انصاری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہٗ العالی کا تعارف مجھے اس وقت سے حاصل ہے جب محلہ دربار شاہ ولایت امروہہ میں مجالس عشرۂ اربعین کی خدمت انجام دیا کرتا تھا اور یہ خدمت پندرہ سال انجام دی۔

اسی زمانہ میں آپ کے بلند پایہ مؤلفات سے روشناس ہوتا رہتا تھا۔ ممدوح نے اسی دور میں ایک کتاب ید اللّٰہی طمانچہ تحریر فرما کر محمود احمد عباسی کی کتاب ضرب عباسی کا ایسا مسکت جواب دیا تھا کہ وہ اس طمانچہ کی تاب نہ لا سکا۔

مولانا موصوف دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف و تالیف فرما چکے ہیں پاک و ہند کے علماء متاخرین میں شاید ہی کوئی ایسا مصنف ہو جس کی تصانیف کی تعداد اس حد تک پہنچی ہو۔

۱۹۴۰ء میں رسالہ "نور" بھی موصوف ہی کی ادارت میں دینی خدمات انجام دے رہا ہے اس میں اکثر و بیشتر مضامین آپ ہی کے جواہر ریزے ہوتے ہیں۔

مجالس خوانی کے سلسلے میں جو جو کتابیں آپ نے تحریر فرمائی ہیں عصر حاضر کے ذاکرین ان سے استفادہ کر رہے ہیں اور شائقین مجلس خوانی کے لئے استاد کا درجہ رکھتی ہیں۔

اپنے زمانہ قیام مراد آباد میں موصوف نے جناب صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب جامع الاخبار کا ترجمہ "تحفۃ الابرار" کے نام سے شائع فرمایا تھا جو طالبان عقائد اور اعمال صحیحہ کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔

پاکستان میں تشریف آوری کے بعد آپ نے مناقب شہر آشوب علیہ الرحمہ جیسی بلند علمی کتاب کا ترجمہ فرمایا جو "مجمع الفضائل" کے نام سے دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد آپ کی طبع موزوں نے باوجود پیرانہ سالی ایک ایسے اہم کام کی طرف متوجہ کیا کہ جواں سال علماء بھی اس کی انجام دہی میں اپنی ہمتوں میں ارتعاش پاتے ہیں وہ ہے ترجمہ "اصول کافی" مگر آپ نے حبیب ابن مظاہر کی مانند کمر ہمت باندھی اور رسالہ "نور" میں اس کا ترجمہ شروع کر دیا جو جنوری ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو کر کتابی صورت میں آ گیا اور اب فروری ۱۹۶۶ء سے کافی جلد دوم کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔

یہ وہ دینی خدمت ہے جس کا جواب نہیں۔ آج تک ہماری کتب اربعہ کا ترجمہ اردو میں نہ ہو سکا یہ خداوند عالم کا خاص فضل اور خصوصی توفیق ہے کہ اس کا سہرا بھی آپ ہی کے سر رہا۔

آج کل یہ ترجمہ میرے پیش نظر ہے نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے اور لقب ادیب اعظم کی توفیق و تصدیق ہے یہ ترجمہ مع اصل عبارت ہے اور آپ کی علمی صلاحیتوں کا بہترین شاہکار ہے میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریکات صمیمانہ پیش کرتا ہوں اور طول عمر کے لئے دعا کرتا ہوں تاکہ کتب اربعہ کا ترجمہ آپ کے قلم افادت رقم سے مومنین کرام کی خدمت میں پہنچ جائے۔ کافی جلد اوّل کا ترجمہ از سر نو نہایت شاندار طریقہ پر شائع ہو رہا ہے کتابت و طباعت کا بہترین انتظام ہو رہا ہے خداوند کریم مومنین کو ان تبرکات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

جناب مولانا نے جو قلمی خدمات انجام دی ہیں وہ ایک طرف ہے مگر دوسری طرف وہ ایک بنیادی خدمت

دین انجام دی ہے جس کی نظیر پاکستان میں نہیں ہے اور وہ ہے" جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین کراچی" جس کا میں موسس ہوں اور مولانا کے مبارک ہاتھوں سے میری اس تاسیس کی تکمیل ہوئی ہے۔

میں نے اور برادرم سید سیب علی صاحب زیدی نے جب اس جامعہ کی بنیاد کا ارادہ مولانا کی خدمت میں پیش کیا تو آپ اس کے تصور اور اس اہم تعمیری پروگرام کی تکمیل کو نا ممکن سا سمجھنے لگے مگر میں نے اور زیدی صاحب نے اپنی مکمل خدمات کا یقین دلایا مگر پھر بھی راضی نہ ہوتے تھے بالآخر قرآن مجید نے تفاول کے لئے حامی بھری۔ میں نے باوضو ہو کر تفاول کیا تو آیت نکلی۔ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک

اب کیا تھا مولانا کو راضی ہونا پڑا۔ ورنہ حسب مفاد آیت تمام خدمات کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا چنانچہ میں نے آپ کو صدر اور زیدی صاحب کو سکریٹری تجویز کر کے کام شروع کر دیا اور مومنین کی بروقت توجہ نے اس کی تکمیل کر دی تو اب یہ تعمیری بنیادی یادگار قوم کے سامنے ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

غریق تقصیر
محمد بشیر انصاری بقلمہ

۲۴ رجب ۱۹۶۶ء از دفتری ہاؤس فیڈرل ایریا کراچی۔

از جناب سرکار شریعت مدار فخر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام علامۂ عصر مولانا و مقتدانا محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر و الزمان و پرنسپل دار العلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ و عمت افاضاتہ

شمس الواعظین ادیب اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہٗ کا وجود ذی جود ملت جعفریہ کے لئے باعث صد عز و افتخار ہے جناب ممدوح نصف صدی سے زائد عرصہ سے بذریعہ تحریر و تقریر قوم و ملت کی جو خدمات جلیلہ انجام دے رہے ہیں وہ عیاں راچہ بیاں کی مصداق ہیں، تقریباً دو سو چھوٹی بڑی کتب تصنیف و تالیف فرمائی ہیں۔ مجلہ علمیہ ماہنامہ نور کراچی کی علمی مکلوفات ان کے علاوہ ہیں جناب مولانا اب زندگی کے اس دور سے گزر رہے ہیں جن میں طبعی تقاضوں کے مطابق ان کو بڑے سکون و آرام کی ضرورت تھی مگر خدمت دین مبین کا جو صالح جذبہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے وہ ان کو راحت و آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ چنانچہ انھوں نے اس پیرانہ سالی کے عالم میں اصول کافی ایسی اہم کتاب (جو کہ جناب رسولؐ خدا اور آئمہ ہدیٰ کی مستند احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہے) کے ترجمہ کا بیڑا اٹھایا ہے جو نومبر ١٩٦٢ء سے بنام الشافی ترجمہ اصول کافی بطور ضمیمہ ماہنامہ نور کراچی قوم کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ جہاں برادران اسلامی نے اپنی صحاح ستہ کے متعدد تراجم بلکہ شروح اردو زبان میں شائع کر دیئے ہیں وہاں ہماری قوم کے جمود و خمود کا یہ عالم ہے کہ آج تک ہماری کتب اربعہ میں سے کسی ایک کتاب کا بھی مکمل ترجمہ شائع نہ ہو سکا یہ درست ہے کہ کئی اہل علم حضرات نے اصول کافی کا ترجمہ شروع کیا۔ مگر وہ اس کی تکمیل کے لئے موفق نہ ہو سکے۔ کما لا یخفیٰ علی ارباب الاطلاع و الشعور قرائن سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتبان قضا و قدر نے سعادت عظمیٰ ہمارے ادیب اعظم مدظلہٗ کے حصہ میں لکھ دی تھی سچ ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست　　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قلت وقت اور کثرت مشاغل نے اس ترجمہ شریفہ کے بالاستیعاب دیکھنے کی سعادت حاصل کرنے کی اجازت تو نہ دی ہاں البتہ اس کے چند مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا چشم بد دور اس ترجمہ کی عمدگی، شائستگی، شستگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو حضرت ادیب اعظم مدظلہٗ کے قلم فصاحت رقم کا نتیجہ ہے مزید برآں اصل متن کتاب بھی ہمراہ موجود ہے تاکہ اہل علم حضرات اصل کتاب کی عبارت سے بھی متمتع ہو سکیں پھر جابجا مفید توضیحات بھی موجود ہیں جن سے ترجمہ کی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا ہے قوم کو جناب مولانا کا شکر گزار ہونا چاہیئے اور ان کی اس تازہ پیشکش کی کما حقہٗ قدر و قیمت کرنا چاہیئے ارباب علم و ایمان کو چاہیئے کہ فرصت اول میں ماہنامہ نور کراچی کی خریداری قبول فرما کر اس علمی دستاویز کو محفوظ کرنے کا سامان کریں اور ان جواہرات علمیہ سے اپنے دامن مراد کو پُر کریں دعا ہے کہ خداوند عالم بطفیل چہاردہ معصومینؑ حضرت ادیب اعظم

مدظلہٗ کی صحت وسلامتی کے ساتھ تادیر زندہ رکھے تاکہ وہ اس ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور قوم ان کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتی رہے۔

این دعا از من از جملہ جہاں آمین باد

از حضرت سرکار محترم قائد ملت خطیب اعظم الحاج علامہ السید محمد صاحب قبلہ دہلوی دامت برکاتہٗ

مجمعۂ علم وعمل حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ دام عزہٗ سے قوم کا کون سا فرد ناواقف ہے آپ کے علمی شاہکار یں دو سو سے زیادہ تصانیف ہیں جو مختلف عنوانات سے قوم کے سامنے آچکی ہیں اور عملی شاہکار میں مدرسہ الواعظین کراچی ہے جو آپ کی سعیٔ ایمانی کا مظہر ہے ۲۵ سال سے رسالہ نور میں آپ کے مضامین ماہانہ بھر مار ہو رہا ہے

حضرت موصوف سے میں زمانۂ طالب علمی سے واقف ہوں اس زمانہ میں آپ کی ذہانت صدا لگا رہی تھی کہ مدرسہ سے فارغ ہو جاؤں تو اپنے کرشمے دکھاؤں، فراغت مدرسہ کے بعد آپ کی تصانیف کی وہ ریل پیل رہی کہ باخبر مومنین کے مکانات ان سے خالی نہ رہے والمؤمنین والمومنات دونوں فیضیاب رہے دو سو کی گنتی گننا آسان ہے، مگر دو سو کتاب لکھنی اسی شیر دل علامہ کا کام تھا جسے خدا نے تحریر وتقریر دونوں سے ایک ساتھ نوازا ہے اس پر انکسار اور پھر محنت انِ جناب کا حصہ ہے آپ کا آخری علمی جہاد ترجمہ اصولِ کافی ہے جس کے لئے عرصہ سے بڑھتے ہوئے قدم ہٹ رہے تھے لیکن ضرورت زمانہ اور شوق نشر کمالات اہلبیت علیہم السلام نے مجبور کر دیا کہ وہ اس خدمت عظمیٰ کو بجالائیں، ترجمہ کیا اور خوب کیا، آخر کتاب کافی قرآن سے زیادہ اہم تو نہ تھی جب اس کے سینکڑوں ترجمے ہو چکے ہیں تو کتاب اللہ کے بعد یہ عترت کا میدان ترجمہ سے کیوں خالی رہ جاتا حضرت مولانا شمع بن کر آگے بڑھے ہیں آئندہ اگر کسی اور صاحب نے کسی اور زمانہ کی توضیحات کے ساتھ ترجمہ کیا تو اس کی روشنی میں ان کو بے حد آسانی ہوگی قوم کا فریضہ ہے کہ وہ اس انمول جواہر کو سر پر رکھے اور جو مدد کر سکتا ہے اس جہاد میں دریغ نہ کرے تو نہ کا خریدار بن جانا ہی اس کی عملی مدد ہے۔

از جناب سرکار شریعت مدار فیضم پنجاب علامہ مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مدت دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ہماری کتب احادیث خصوصاً کتب اربعہ جن پر ہمارے عقائد و اعمال کا دار و مدار ہے زبان اردو میں منظر عام پر آجائیں تاکہ ہمارے ملک کے لوگ بھی حضرات آئمہ طاہرین علیہم السلام کی مقدس اور پاکیزہ تعلیمات سے مستفیض ہو سکیں مگر عدیم الفرصتی اور عوائق دینوی کے باعث کوئی جوان بھی یہ ہمت نہ کر سکا ان طویل اور بسیط کتب کو اردو کا لباس پہنا دے۔ مگر حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی متولی و منتظم مدرسۃ الواعظین (جامعہ امامیہ) کراچی کی ہمت لائق صد تحسین و آفرین ہے کہ اپنی پیرانہ سالی اور کثیر مشاغل کے باوجود علامہ کلینیؒ کی تالیف منیف یعنی کافی کے ترجمہ کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ جو تقریباً سب کتابوں سے زیادہ مفصل اور جامع ہے۔

آپ اسے باحتیاط قسطاً قسطاً رسالہ "نور" میں شائع فرما رہے ہیں جو ہر ماہ میری نظر سے گزرتا رہتا ہے ایک ادیب اور وہ بھی ادیب اعظم کے ترجمہ کے متعلق میں کیا عرض کر سکتا ہوں کہ وہ کس قدر سلیس بامحاورہ عام فہم اور جامع ہے اس پر طرہ یہ کہ اس کی جلد تکمیل کے لئے آپ نے رسالہ "نور" کے حجم میں بھی اضافہ فرما دیا اور مزید برآں یہ کہ اس رسالہ کی کتابت بھی اس قدر صحیح اور حسین نہیں ہوتی رہی جس قدر صحیح اور حسین کتابت اور طباعت سے یہ ترجمہ معہ اصل عبارت کے طبع ہو رہا ہے میری نظر میں ہر شیعہ گھر میں اس رسالہ کا آنا ضروری ہے تاکہ یہ مقدس کتاب ہر گھر میں باقیات الصالحات بن کر موجود رہے اور اس کے ذریعہ اپنے اور بیگانے تعلیمات اہلبیتؑ کے ان بہتے دریاؤں سے سیراب ہوتے رہیں چونکہ احادیث کے مؤلفین نے ہر قسم کی احادیث کو جمع فرما دیا ہے جس میں صحیح حسن، موثق ضعیف، احاد، متواتر، ہر قسم کی احادیث ہیں جس کا صحیح اندازہ اس کے ان راویوں کے سوانح حیات سے ہو سکتا ہے جن کے نام ہر حدیث کے ساتھ درج ہیں علماء کرام نے صرف انہی احادیث کو ماخذ قرار دیا ہے جو قابل اعتماد ثابت ہوتی ہیں اس لئے مجھے توقع ہے کہ اختتام ترجمہ کے بعد ادیب اعظم ایک ضمیمہ اور تتمہ ضرور شائع فرمادیں گے جس سے ناظرین یہ اندازہ کر سکیں گے کہ ان میں کون کون احادیث ہیں جو قابل اعتماد ہیں

میری دعا ہے کہ خداوند عالم حضرت ادیب اعظم کا سایہ قوم پر تا دیر سلامت رکھے۔

باب اوّل (۱)

کتاب العقل والجہل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱. أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ اسْتَنْطَقَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ وَلَا أَكْمَلْتُكَ إِلَّا فِيمَنْ أُحِبُّ، أَمَا إِنِّي إِيَّاكَ آمُرُ وَإِيَّاكَ أَنْهَى وَإِيَّاكَ أُعَاقِبُ وَإِيَّاكَ أُثِيبُ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے قوت گویائی دے کر فرمایا۔ آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی۔ پھر فرمایا۔ اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی ہیں تجھ کو صرف اس شخص میں کامل کروں گا جس کو میں دوست رکھتا ہوں میں تیرے پختہ ہونے پر امر و نہی کرتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔

توضیح اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مدار تکلیف بشری عقل ہے جب تک عقل پختہ نہ ہو۔ احکام الٰہیہ کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا۔ دوسرے یہاں عقل سے مراد خلق تدبیری نہیں بلکہ تقدیری ہے۔ یعنی بطور استعارہ تمثیلیہ خلق کہا گیا ہے۔ تیسرے عقل صحیح کی تعریف یہ ہے کہ جہاں آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں آگے بڑھے۔ جہاں پیچھے ہٹنے کا حکم ہے وہاں پیچھے ہٹے۔ چوتھے کامل عقل کا مظہر انبیاء و مرسلین اور آئمہ طاہرین ہیں جن کی عقل وقت پیدائش ہی سے کامل ہوتی ہے۔ پانچویں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عقل ہے کیونکہ وہ ذریعۂ معرفت باری تعالیٰ ہے۔ چھٹے یہی عقل وجہ فضیلت ہے تمام مخلوق پر۔

۲۔ حدیث۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى آدَمَ عليه السلام فَقَالَ: يَا آدَمُ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ فَاخْتَرْهَا وَدَعِ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: يَا جَبْرَئِيلُ وَمَا الثَّلَاثُ؟ فَقَالَ: الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ وَالدِّينُ، فَقَالَ آدَمُ عليه السلام: إِنِّي قَدِ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لِلْحَيَاءِ وَالدِّينِ: انْصَرِفَا وَدَعَاهُ، فَقَالَا: يَا جَبْرَئِيلُ إِنَّا أُمِرْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُ كَانَ، قَالَ: فَشَأْنَكُمَا وَعَرَجَ.

جب جبرئیل زمین پر آئے تو آدم سے کہا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کے چھوڑنے کا اختیار دوں۔ آدم نے پوچھا وہ تین کیا ہیں۔ جبرئیل نے کہا عقل، حیا، و دین ہیں۔ آدم نے کہا میں نے عقل کو لے لیا۔ جبرئیل نے حیا و دین سے کہا تم واپس جاؤ اور عقل کو چھوڑو۔ انھوں نے کہا اے جبرئیل ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ ہیں جہاں کہیں بھی وہ رہے۔ جبرئیل نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا اور دین عقل کے ساتھ ہیں اگر عقل نہیں تو پھر انسان کا واسطہ حیا سے رہتا ہے نہ دین سے خدا کے دین کو چھوڑنا اس کی دلیل ہے کہ عقل رخصت ہو چکی۔

۳۔ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْعَقْلُ؟ قَالَ: مَا عُبِدَ بِهِ الرَّحْمَنُ وَاكْتُسِبَ بِهِ الْجِنَانُ، قَالَ: قُلْتُ: فَالَّذِي كَانَ فِي مُعَاوِيَةَ؟ فَقَالَ: تِلْكَ النَّكْرَاءُ! تِلْكَ الشَّيْطَنَةُ، وَهِيَ شَبِيهَةٌ بِالْعَقْلِ، وَلَيْسَتْ بِالْعَقْلِ.

کسی نے صادق آل محمد سے پوچھا عقل کی تعریف کیا ہے۔ فرمایا جس سے رحمٰن کی عبادت کی جائے اور جنت کو حاصل کیا جائے پوچھا معاویہ میں کیا چیز تھی۔ فرمایا نکراء، نکراء سے مراد وہ چیز ہے جس سے دور بھاگنا چاہیئے۔ (چالاکی مکاری)

مطلب یہ ہے کہ اگر پیروی حق کی نہ کی جائے تو یہ نشان عقل نہیں۔ بلکہ عقل سی ملتی جلتی ایک چیز ہے جسے عربی زبان میں نکرہ کہتے ہیں جو شخص خدا کی عبادت نہیں کرتا وہ اپنے لئے زادِ آخرت مہیا نہیں کرتا۔ اس نے عقل کے تقاضہ کو پورا نہیں کیا۔ عقل اس لئے خدا نے دی ہے کہ اس کی معرفت حاصل کر کے اس کے احکام پر عمل کیا جائے جس نے اس غرض کو پورا نہ کیا۔ اس نے عقل کی بجائے اغوائے

شیطان سے کام لیا۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:۔

۴ ۔ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن فضّال ، عن الحسن بن الجهم قال : سمعت الرّضا عليه السلام يقول: صديق كلّ امرء عقله و عدوّه جهله.

۴۔ ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہے اور اس کا دشمن اس کی جہالت یعنی جو کوئی عقل رکھتا ہے پیروی حق کرتا ہے اور اس صورت میں دشمن کی دشمنی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اگر عقل نہیں ہے بلکہ جہالت ہے تو کوئی اسے نفع نہیں پہنچا سکتا

٥ ـ وعنه ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن فضّال ، عن الحسن بن الجهم قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : إنّ عندنا قوماً لهم محبّة وليست لهم تلك العزيمة يقولون بهذا القول؛ فقال : ليس اُولئك ممّن عاتب الله إنّما قال الله : فاعتبروا يا اُولي الأبصار.

۵ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے کہا، ہمارے پاس ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کو آپ کی محبت تو ہے لیکن وہ بات نہیں جو دوستی کے لائق ہے کیوں کہ انھوں نے اپنے دین کو محکمات قرآن سے علم ویقین وبصیرت کے ساتھ نہیں لیا جس طرح ہم اقرار کرتے ہیں اس طرح نہیں کرتے کیا وہ لوگ مومن ہیں فرمایا یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کی ادب آموزی خدا نے کی ہے اللہ نے ایسے لوگوں سے خطاب نہیں کیا عقلمندوں سے خطاب کرتے ہوئے سورۂ حشر میں فرمایا ہے۔ اے بصیرت والو عبرت حاصل کرو۔ یعنے یہ لوگ صحیح معنی میں مومن نہیں بلکہ اہل شک ہیں

٦ ـ أحمد بن إدريس ، عن محمّد بن حسّان ، عن أبي محمّد الرّازيّ ، عن سيف بن عميرة ، عن إسحاق بن عمّار قال : قال أبو عبدالله عليه السلام : من كان عاقلاً كان له دين و من كان له دين دخل الجنّة.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو صاحب عقل ہے اس کا ایمان حقیقی ہے وہ داخل جنت ہوگا

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن محمّد بن سنان ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّما يداقّ الله العباد في الحساب يوم القيامة على قدر ما آتاهم من العقول في الدنيا .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم روز قیامت اپنے بندوں سے محاسبہ اسی لحاظ سے کریگا جتنی عقل ان کو دنیا میں دی ہے

٨ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: فُلَانٌ مِنْ عِبَادَتِهِ وَ دِينِهِ وَ فَضْلِهِ؛ فَقَالَ: كَيْفَ عَقْلُهُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ: إِنَّ الثَّوَابَ عَلَى قَدْرِ الْعَقْلِ، إِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ خَضْرَاءَ نَضِرَةٍ كَثِيرَةِ الشَّجَرِ ظَاهِرَةِ الْمَاءِ، وَ إِنَّ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَرَّ بِهِ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَرِنِي ثَوَابَ عَبْدِكَ هٰذَا فَأَرَاهُ اللهُ [تعالى] ذٰلِكَ، فَاسْتَقَلَّهُ الْمَلَكُ فَأَوْحَى اللهُ [تعالى] إِلَيْهِ: أَنِ اصْحَبْهُ فَأَتَاهُ الْمَلَكُ فِي صُورَةِ إِنْسِيٍّ فَقَالَ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا رَجُلٌ عَابِدٌ بَلَغَنِي مَكَانُكَ وَ عِبَادَتُكَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ فَأَتَيْتُكَ لِأَعْبُدَ اللهَ مَعَكَ فَكَانَ مَعَهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: إِنَّ مَكَانَكَ لَنَزِهٌ وَ مَا يَصْلُحُ إِلَّا لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ لَهُ الْعَابِدُ: إِنَّ لِمَكَانِنَا هٰذَا عَيْباً فَقَالَ لَهُ: وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: لَيْسَ لِرَبِّنَا بَهِيمَةٌ فَلَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ رَعَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ فَإِنَّ هٰذَا الْحَشِيشَ يَضِيعُ، فَقَالَ لَهُ [ذٰلِكَ] الْمَلَكُ: وَ مَا لِرَبِّكَ حِمَارٌ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ مَا كَانَ يَضِيعُ مِثْلُ هٰذَا الْحَشِيشِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى الْمَلَكِ إِنَّمَا أُثِيبُهُ عَلَى قَدْرِ عَقْلِهِ.

٨ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ فلاں شخص اپنی عبادت اور دین و فضل میں ایسا ایسا ہے۔ فرمایا اس کی عقل کیسی ہے میں نے کہا یہ میں نہیں جانتا فرمایا ثواب بقدر عقل ملتا ہے۔ بنی اسرائیل میں ایک عابد اللہ کی عبادت ایک جزیرہ میں کرتا تھا جو نہایت سرسبز و شاداب تھا۔ بکثرت درخت تھے اور صاف و شفاف پانی۔ ایک فرشتہ ادھر سے گزرا۔ کہنے لگا۔ یارب مجھے اس بندے کا ثواب دکھانے خدا نے دکھا دیا فرشتہ کو بلحاظ عبادت کم معلوم ہوا۔ خدا نے وحی کی کہ تو اس کی صحبت میں جا کر رہ۔ فرشتہ بشری صورت میں اس کے پاس گیا اس نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ایک مرد عابد ہوں مجھ کو پتہ چلا ہے تیرے مکان عبادت کا دل چاہا کہ تیرے ساتھ اللہ کی عبادت کروں۔ پس وہ اس کے ساتھ دن بھر رہا۔ صبح کو فرشتہ نے کہا۔ یہ بڑی فرحت کی جگہ ہے عبادت کے لئے بہت موزوں ہے عابد نے کہا ہاں اچھی ہے مگر ایک بات خرابی کی ہے اس نے کہا وہ کیا ہے۔ کہا ہمارے رب کے پاس کوئی چوپایہ نہیں۔ اگر گدھا ہوتا تو ہم چراتے اور یہاں کی گھاس بے کار نہ جاتی۔ خدا نے فرشتہ کو وحی کی کہ ہم اس کو ثواب بقدر اس کی عقل کے دیں گے۔

٩ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُلٍ حُسْنُ حَالٍ فَانْظُرُوا فِي حُسْنِ عَقْلِهِ، فَإِنَّمَا يُجَازَى بِعَقْلِهِ.

۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔
جب تم کو کسی شخص کے متعلق اچھی عبادت کا حال معلوم ہو تو یہ دیکھو اس کی عقل کیسی ہے کیوں کہ بدلہ عقل کے مطابق دیا جائیگا

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام رَجُلاً مُبْتَلًى بِالْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ ، وَ قُلْتُ : هُوَ رَجُلٌ عَاقِلٌ ، فَقَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَ أَيُّ عَقْلٍ لَهُ وَ هُوَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ ، فَقُلْتُ : لَهُ : وَ كَيْفَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ: سَلْهُ هَذَا الَّذِي يَأْتِيهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَإِنَّهُ يَقُولُ لَكَ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا جو وضو اور نماز میں مبتلائے وسواس تھا میں نے کہا وہ مرد عاقل ہے فرمایا۔ وای عقل له وهو يطيع الشيطان اس کے پاس عقل کہاں جو شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا اس سے پوچھو۔ یہ وسواس جو تیرے دل میں پیدا ہوتے ہیں یہ کہاں سے آتے ہیں وہ کہے گا یہ عمل شیطان ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَا قَسَمَ اللَّهُ لِلْعِبَادِ شَيْئاً أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ ، فَنَوْمُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ وَ إِقَامَةُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ شُخُوصِ الْجَاهِلِ وَلَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيّاً وَلَا رَسُولاً حَتَّى يَسْتَكْمِلَ الْعَقْلَ وَ يَكُونَ عَقْلُهُ أَفْضَلَ مِنْ جَمِيعِ عُقُولِ أُمَّتِهِ ، وَ مَا يُضْمِرُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي نَفْسِهِ أَفْضَلُ مِنِ اجْتِهَادِ الْمُجْتَهِدِينَ ، وَ مَا أَدَّى الْعَبْدُ فَرَائِضَ اللَّهِ حَتَّى عَقَلَ عَنْهُ وَلَا بَلَغَ جَمِيعُ الْعَابِدِينَ فِي فَضْلِ عِبَادَتِهِمْ مَا بَلَغَ الْعَاقِلُ وَ الْعُقَلَاءُ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ، الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ»

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا نے اپنے بندوں پر عقل سے افضل کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔ عاقل کا سونا۔ جاہل کے جاگنے سے بہتر ہے عاقل کا مقیم ہونا بہتر ہے۔ جاہل کے سفر حج وغیرہ کرنے سے۔ خدا نے جس رسول کو بھیجا وہ از روئے عقل کامل تھا اس کی عقل افضل ہوتی ہے تمام عابدوں کی عقلوں سے اپنی عبادات کی وجہ سے اور وہ اولو الالباب ہیں جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے۔ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ

۱۲۔ أبو عبد الله الأشعري، عن بعض أصحابنا رفعه عن هشام بن الحكم قال: قال لي أبو الحسن موسى بن جعفر عليه السلام: يا هشام إنّ الله تبارك و تعالى بشّر أهل العقل و الفهم في كتابه فقال: «فبشّر عباده الذين يستمعون القول فيتّبعون أحسنه أولئك الذين هداهم الله و أولئك هم أولو الألباب».

اصل ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے مجھ سے بیان فرمایا۔ کہ اے ہشام خدا اہل عقل و فہم کے لئے اپنی کتاب میں فرماتا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب۔ (اے محمد) بشارت دے دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر میرا کلام سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور وہ عقلمند ہیں۔

يا هشام: إنّ الله تبارك و تعالى أكمل للناس الحجج بالعقول و نصر النبيين بالبيان و دلّهم على ربوبيّته بالأدلّة فقال: «و إلهكم إله واحد، لا إله إلّا هو الرحمن الرحيم• إنّ في خلق السماوات و الأرض و اختلاف الليل و النهار و الفلك التي تجري في البحر بما ينفع الناس، و ما أنزل الله من السماء من ماء فأحيى به الأرض بعد موتها و بثّ فيها من كلّ دابّة و تصريف الرياح و السحاب المسخّر بين السماء و الأرض، لآيات لقوم يعقلون».

اے ہشام خدا نے عقول کے ذریعہ سے اپنی حجت کو انسانوں پر تمام کیا اور بیان سے انبیاء کی نصرت اور دلائل سے اپنی ربوبیت کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی اور فرمایا بے شک آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو دریا میں چلتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور آسمان سے جو پانی نازل ہوتا ہے اور اس سے زمین زندہ کی جاتی ہے اور ہر قسم کے چوپائے جو اس پر چلتے پھرتے ہیں اور ہواؤں کا چلنا اور آسمان و زمین کے درمیان بادل کا مسخر ہونا یہ سب ان لوگوں کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

يا هشام قد جعل الله ذلك دليلاً على معرفته بأنّ لهم مدبّراً، فقال: «و سخّر لكم الليل و النهار و الشمس و القمر و النجوم مسخّرات بأمره، إنّ في ذلك

لآيات لقوم يعقلون ». وقال: «هو الّذي خلقكم من تراب ثمّ من نطفة ثمّ من علقة ثمّ يخرجكم طفلاً ثمّ لتبلغوا أشدّكم ثمّ لتكونوا شيوخاً ومنكم من يتوفّى من قبل ولتبلغوا أجلاً مسمّى ولعلّكم تعقلون » وقال: «إنّ في اختلاف اللّيل والنهار وما أنزل الله من السماء من رزق فأحيى به الأرض بعد موتها و تصريف الرّياح [والسحاب المسخّر بين السماء والأرض] لآيات لقوم يعقلون » وقال: «يحيي الأرض بعد موتها، قد بيّنّا لكم الآيات لعلّكم تعقلون ». وقال: «وجنّات من أعناب وزرع ونخيل، صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد و نفضّل بعضها على بعض في الأكل، إنّ في ذلك لآيات لقوم يعقلون ». وقال: «ومن آياته يريكم البرق خوفاً وطمعاً وينزّل من السماء ماء فيحيي به الأرض بعد موتها. إنّ في ذلك لآيات لقوم يعقلون ». وقال: «قل تعالوا أتل ما حرّم ربّكم عليكم ألّا تشركوا به شيئاً وبالوالدين إحساناً ولا تقتلوا أولادكم من إملاق، نحن نرزقكم و إيّاهم ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا تقتلوا النفس الّتي حرّم الله إلّا بالحقّ، ذلكم وصّيكم به لعلّكم تعقلون ». وقال: «هل لكم من ما ملكت أيمانكم من شركاء فيما رزقناكم فأنتم فيه سواء تخافونهم كخيفتكم أنفسكم، كذلك نفصّل الآيات لقوم يعقلون

اے ہشام خدا نے ان کو اپنی معرفت کی دلیل قرار دیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مدبر ہے۔ وہ فرماتا ہے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں ان میں عقلمندوں کے لئے خدا کی معرفت کی نشانیاں ہیں یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر علقہ سے، پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تمہیں شباب کی منزل تک پہنچاتا ہے پھر تم بڈھے ہو جاتے ہو اور بعض اس سے پہلے مر جاتے ہیں۔ تاکہ تم پہنچو مدت معین تک اور تاکہ تم سمجھو بوجھو خدا مرنے کے بعد زمین کو زندہ کرتا ہے۔ ہم نے اپنی آیات تم سے بیان کر دیں تاکہ تم سمجھو۔

اور فرماتا ہے انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور خرمہ کے درخت ہیں ایک تنہ کے اور دو شاخوں کے جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ہم نے ذائقہ میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے یہ نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو سمجھ والی ہیں اور فرمایا اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جو تمہارے لئے امید و بیم کا باعث ہوتی ہے اور آسمان سے

پانی برساتا ہے جس سے زمین مرنے کے بعد زندہ ہو جاتی ہے اس میں آیات ہیں اس قوم کے لئے جو صاحب عقل ہیں۔

اور فرماتا ہے آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا نے تم پر کیا حرام کیا ہے کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بناؤ۔ والدین سے احسان کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دینے والے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بدکاریوں کے قریب نہ جاؤ۔ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی اور بےخطا کسی کی جان نہ لو۔ ہاں حق پر قتل کرو تو ٹھیک ہے۔ میری تم کو یہی ہدایت ہے تاکہ تم عقلمند بنو۔ اور فرمایا۔ آیا تمہارے شریک ہیں تمہارے تمام غلام اور کنیزیں اس چیز میں جو ہم نے تم کو رزق دیا ہے تو کیا تم اس مال کے تصرف میں سب برابر ہو کر تم ڈرتے ہو کیا تمہیں ان سے ایسا ہی خوف ہے جیسا تمہیں اپنے لوگوں کا حق و حصہ دینے میں خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو) ہم عقلمندوں کے لئے اپنی آیات یونہی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

یعنی جب تم اقرار کرتے ہو اس بات کا کہ تم اس امر پر راضی نہیں ہوتے کہ تمہارے کنیز اور غلام بغیر تمہارے حکم کے تمہارے اس مال میں تصرف کریں جو ہم نے تم کو دیا ہے تو خدا کیوں کر اس بات پر راضی ہوگا کہ اس کے بندے پیروی ظن کر کے اس کے کارخانۂ قدرت میں تصرف کریں جس میں اس نے کسی کا شریک نہیں بنایا۔

یا ہِشامُ : ثُمَّ وَعَظَ أَهْلَ الْعَقْلِ وَ رَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فَقَالَ: «وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ».

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ہشام خدا نے اپنی حجت پوری کرنے کے لئے عقلوں اور پیغمبروں کی ہدایت پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کے بعد عقلوں کو نصیحت کی اور آخرت کی طرف رغبت دلائی۔ اس طرح کہ فرمایا نہیں ہے زندگانی دنیا مگر لہو و لعب، البتہ دار آخرت بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتے ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں۔

یا ہِشامُ : ثُمَّ خَوَّفَ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ عِقَابَهُ فَقَالَ تَعَالَىٰ: «ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ وَ إِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ وَ بِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ». و قال: «إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ».

پھر تنبیہ کے بعد اس نے ان لوگوں کو ڈرایا جو سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے فرمایا ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اے اہل مکہ تم

گزرتے ہو سفر میں اس طرف سے جہاں قوم لوط کو ہلاک کیا تھا۔ صبح و شام (منظر دیکھتے ہو) تو کیا تم سمجھ سے کام نہ لوگے۔ ہم نازل کرنے والے ہیں اس گاؤں کے باشندوں پر آسمان سے عذاب کیونکہ وہ فاسق ہیں اور ہم نے اس عذاب سے روشن دلیلیں چھوڑی ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل والے ہیں۔

يَا هِشَامُ . إِنَّ الْعَقْلَ مَعَ الْعِلْمِ فَقَالَ : « وَ تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ »

اے ہشام عقل علم کے ساتھ ہے جیسا کہ فرماتا ہے یہ مثالیں ہم نے ان لوگوں کے لئے بیان کی ہیں جو ذی عقل ہیں کیوں کہ ان کو نہیں سمجھتے مگر عقل والے۔

يا هشام ثمّ ذمّ الّذين لايعقلون فقال: « وإذا قيل لهم اتّبعوا ما أنزل الله قالوا بل نتّبع ما ألفينا عليه آباءنا أولو كان آباؤهم لا يعقلون شيئاً ولا يهتدون » وقال : « ومثل الّذين كفروا كمثل الّذي ينعق بما لايسمع إلّا دعاءً ونداءً صمٌّ بكمٌ عميٌ فهم لا يعقلون » . وقال : « ومنهم من يستمع إليك أفأنت تُسمع الصمّ ولو كانوا لا يعقلون » و قال : « أم تحسب أنّ أكثرهم يسمعون أو يعقلون إن هم إلّا كالأنعام بل هم أضلّ سبيلا » . وقال : « لايقاتلونكم جميعاً إلّا في قرى محصّنة أو من وراء جدر بأسهم بينهم شديد تحسبهم جميعاً وقلوبهم شتّى ذلك بأنّهم قوم لا يعقلون » . وقال : « وتنسون أنفسكم وأنتم تتلون الكتاب أفلا تعقلون

اے ہشام پھر خدا نے مذمت کی ہے۔ ان لوگوں کی جو عقل نہیں رکھتے فرماتا ہے جب ان سے کہا گیا جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم تو پیروی کریں گے اس کی جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے اگرچہ ان کے آباؤ اجداد نے کچھ بھی نہیں سمجھا اور نہ ہدایت پائی۔ اور فرمایا۔ کافروں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ندا کرتے ہیں ان (بکریوں) کو جو آواز کے سوا کچھ نہیں سنتیں۔ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور فرماتا ہے بعض ایسے ہیں کہ اے رسول تمہاری بات سنتے ہیں۔ مگر (راہ پر نہیں آتے) پس تو کیا تم بہروں کو سناتے ہو چاہے وہ عقل نہ رکھتے ہوں اور فرماتا ہے تو کیا تم اے رسول یہ گمان کرتے ہو کہ اکثر لوگ جو تمہاری بات سنتے اور سمجھتے ہیں تو ایسا نہیں وہ چوپاؤں

کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سبیل، زیادہ گمراہ۔ اے ہشام پھر فرماتا ہے یہودی تم سے جنگ نہیں کرتے مگر ایسے قریوں میں جو خندقوں سے محفوظ ہیں یا دیواروں کے پیچھے کیوں کہ وہ اپنوں سے بھی بہت ڈرتے ہیں تم ان کو باہم دوست جانتے ہو حالانکہ ان کے اندر اختلاف ہے اور وہ عقل نہیں رکھتے اور فرماتا ہے سورہ بقرہ میں تم اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

يَاهِشَامُ : ثُمَّ ذَمَّ اللهُ الْكَثْرَةَ فَقَالَ : « وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ » وَ قَالَ : « وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللهُ : قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَايَعْلَمُونَ » و قَالَ : « وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا ، لَيَقُولُنَّ اللهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُونَ » .

اے ہشام خدا نے کثرت کی مذمت کی ہے فرماتا ہے اگر تم اس اکثریت کا اتباع کرو۔ جو روئے زمین پر ہے تو وہ تم کو خدا کے راستہ سے گمراہ کردے گی پھر فرماتا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہہ دو حمد ہے اللہ کے لئے اور اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور خدا نے فرمایا۔ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے کس نے پانی برسایا جس سے مرنے کے بعد زمین کو زندہ کیا گیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہو حمد ہے اللہ کے لئے۔ لیکن ان کے اکثر نہیں سمجھتے۔

يَا هِشَامُ ثُمَّ مَدَحَ الْقِلَّةَ فَقَالَ : « وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ » . وَ قَالَ: « وَقَلِيلٌ مَاهُمْ » . قَالَ: « وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ » . و قَالَ « و مَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ » . وقَالَ: « وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَايَعْلَمُونَ » . وقَالَ: « وَأَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُونَ » وقَالَ: « وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَشْعُرُونَ » .

حضرت نے فرمایا۔ اے ہشام خدا نے کثرت کی مذمت نے بعد قلت کی مدح فرمائی ہے۔ فرماتا ہے: میرے شکر گزار بندے کم ہیں (سبا) اور ایمان و عمل صالح رکھنے والے کم ہیں (ص) ایک بندۂ مومن جو آل فرعون میں سے تھا کہا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (مومن) اور سورۂ ہود میں ہے کہ نوح پر کم لوگ ایمان لائے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے اور ان کے اکثر سمجھ نہیں رکھتے۔

يَا هِشَامُ ثُمَّ ذَكَرَ أُولِي الْأَلْبَابِ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ وَ حَلَّاهُمْ بِأَحْسَنِ الْحِلْيَةِ، فَقَالَ: « يُؤْتِي

الحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ »
و قالَ : « وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَ مَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَاب » .
و قال : « إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَاب » . وقال:
« أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ . كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الأَلْبَاب » . و قال:
« أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِداً وَ قَائِماً يَحْذَرُ الآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الأَلْبَاب » . وقال : « كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا
آيَاتِهِ وَ لِيَتَذَكَّرَ أُولُو الأَلْبَابِ » . و قال : « وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ ، وَ أَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
الْكِتَابَ هُدىً وَ ذِكْرَىٰ لِأُولِي الأَلْبَاب » . و قال : « وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ »

اے ہشام پھر خدا نے صاحبان عقل کا ذکر بہترین صورت میں کیا ہے اور بہترین زیور فضل و کمال سے ان کو آراستہ کیا ہے اور فرمایا ہے خدا جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسے حکمت دی گئی ہے اسے خیر کثیر دی گئی اور نہیں ذکر کرتے مگر اولوا الالباب اور پھر فرماتا ہے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے رات دن کے بار بار آنے جانے میں صاحبان عقل کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ اے رسول تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے وہ اس اندھے کی طرح نہیں جو کچھ نہیں سمجھتا۔ تذکرہ کرنے والے تو صاحبان عقل ہی ہیں جو رات کی تاریکی میں سجود و قیام کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے اور وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید کرتا ہے۔ کہہ دو اے رسول جو لوگ جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے کیا وہ برابر ہیں۔ بے شک صاحبان عقل ہی تذکرہ کرتے ہیں اور فرمایا۔ اے رسول جو کتاب ہم نے تم پر نازل کی ہے وہ مبارک ہے اور غرض نزول یہ ہے کہ لوگ اس کی آیات میں غور و تامل کریں اور تذکرہ کرتے ہیں اس کا صاحبان عقل، ہم نے موسیٰ کو ہدایت بھری کتاب دی اور وارث بنایا۔ بنی اسرائیل کی اس کتاب کا جو ہدایت و نصیحت ہے عقلمندوں کے لئے ذکر کرو کیوں کہ ذکر کرنا مومنین کو نفع دیتا ہے۔

يَا هِشَامُ إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : « إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ »
يَعْنِي : عَقْلٌ : وَ قَالَ : « وَ لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ » قال

اے ہشام خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے نصیحت اس کے لیے سود مند ہے جو دل یعنی عقل رکھتا ہے۔ ہم نے لقمان کو حکمت دی (امام نے فرمایا اس سے مراد عقل مندی اور ہوش مندی ہے

يَا هِشَامُ إِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ : تَوَاضَعْ لِلْحَقِّ تَكُنْ اَعْقَلَ النَّاسِ وَ إِنَّ الْكَيِّسَ لَدَى الْحَقِّ يَسِيرٌ، يَا بُنَيَّ إِنَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ عَمِيقٌ، قَدْ غَرِقَ فِيهَا عَالَمٌ كَثِيرٌ فَلْتَكُنْ سَفِينَتُكَ فِيهَا تَقْوَى اللهِ، وَحَشْوُهَا الْإِيمَانَ وَ شِرَاعُهَا التَّوَكُّلَ وَ قَيِّمُهَا الْعَقْلَ وَ دَلِيلُهَا الْعِلْمَ وَ سُكَّانُهَا الصَّبْرَ.

اے ہشام لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ احکام کتاب اللہ کے آگے فروتنی کرتا کہ تو لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہو بے شک عقلمند لوگ خدائے حکیم کے نزدیک کم ہیں (کیوں کہ اکثر لوگوں نے کتاب اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کرلی ہے) اے فرزند دنیا ایک گہرے سمندر کی مانند ہے جس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے پس چاہیئے کہ تیری کشتی اس پر شور دریا میں تقویٰ ہو اور متاع کشتی توجہ الی اللہ اور اس کا بادبان توکل علی اللہ ہو۔ اور اس کی کارفرما عقل ہو اور رہنا خدا علم اور پتوار صبر ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلاً وَ دَلِيلُ الْعَقْلِ التَّفَكُّرُ ، وَ دَلِيلُ التَّفَكُّرِ الصَّمْتُ ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ مَطِيَّةٌ وَمَطِيَّةُ الْعَقْلِ التَّوَاضُعُ وَ كَفَىٰ بِكَ جَهْلاً أَنْ تَرْكَبَ مَا نُهِيتَ عَنْهُ.

اے ہشام ہر شے کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور دلیل عقل فکر ہے عواقب امور میں اور رہنمائی فکر خموشی میں ہے ہر شے کا ایک مددگار ہے عقل کا مددگار فروتنی ہے کیونکہ تکبر کرنا اور کسی کی بات نہ ماننا عقلمندی کی راہ سے ہٹا دیتا ہے اور بے عقلی کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ جس چیز سے خدا نے منع کیا ہے تو اسے بجا لائے۔

يَا هِشَامُ مَا بَعَثَ اللهُ أَنْبِيَاءَهُ وَ رُسُلَهُ إِلَى عِبَادِهِ إِلَّا لِيَعْقِلُوا عَنِ اللهِ فَأَحْسَنُهُمْ اسْتِجَابَةً أَحْسَنُهُمْ مَعْرِفَةً ، وَ أَعْلَمُهُمْ بِأَمْرِ اللهِ أَحْسَنُهُمْ عَقْلاً ، وَ أَكْمَلُهُمْ عَقْلاً أَرْفَعُهُمْ دَرَجَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

اے ہشام خدا نے بندوں کی طرف اپنے انبیاء و مرسلین کو اس لئے بھیجا ہے کہ وہ عقلمندی کے ساتھ اللہ سے یعنی قرآن سے علم حاصل کریں اور از روئے استجابت و معرفت امر اللہ میں سب سے بہتر ہوں اور عقل میں کامل ہوں اور دنیا و آخرت

میں از روئے درجات بلند ہوں۔

یا ہِشَامُ إِنَّ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيْنِ: حُجَّةً ظَاهِرَةً وَحُجَّةً بَاطِنَةً؛ فَأَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَئِمَّةُ عليهم السلام، وَأَمَّا الْبَاطِنَةُ فَالْعُقُولُ.

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ الَّذِي لَا يَشْغَلُ الْحَلَالُ شُكْرَهُ؛ وَلَا يَغْلِبُ الْحَرَامُ صَبْرَهُ.

اے ہشام عقلمند وہ ہے کہ حلال روزی کی کمی اس کے شکر کو کم نہیں کرتی ہے اور حرام کی زیادتی اس کے صبر کو کم نہیں کرتی یعنی حرام چیزوں کی زیادتی دیکھ کر وہ ان میں تصرف کو روا نہیں رکھتا۔

يَا هِشَامُ مَنْ سَلَّطَ ثَلَاثاً عَلَى ثَلَاثٍ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ عَلَى هَدْمِ عَقْلِهِ: مَنْ أَظْلَمَ نُورَ تَفَكُّرِهِ بِطُولِ أَمَلِهِ، وَ مَحَا طَرَائِفَ حِكْمَتِهِ بِفُضُولِ كَلَامِهِ وَ أَطْفَأَ نُورَ عِبْرَتِهِ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهِ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ هَوَاهُ عَلَى هَدْمِ عَقْلِهِ، وَ مَنْ هَدَمَ عَقْلَهُ أَفْسَدَ عَلَيْهِ دِينَهُ وَ دُنْيَاهُ.

اے ہشام جس نے تین چیزوں کو تین پر مسلط کیا اس نے اپنی عقل کے خراب ہونے میں مدد کی اور جس نے طول عمل سے اپنی فکر کو تاریک کیا اس نے اپنے فضول کلام سے اپنی حکمت کے نوادر کو اپنے سے الگ کیا اور اپنے نورِ غیرت کو بجھا دیا۔ گویا اس نے عقل کی خرابی پر اپنی خواہشوں کی مدد کی اور جس نے اپنی عقل کو خراب کیا اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہ کیا۔

يَا هِشَامُ كَيْفَ يَزْكُو عِنْدَ اللّٰهِ عَمَلُكَ وَ أَنْتَ قَدْ شَغَلْتَ قَلْبَكَ عَنْ أَمْرِ رَبِّكَ وَأَطَعْتَ هَوَاكَ عَلَى غَلَبَةِ عَقْلِكَ.

اے ہشام کیوں کر پاک صاف رہے گا تیرا عمل، درآنحالیکہ تونے حکم رب سے دل کو ہٹا لیا ہے اور عقل کے تباہ کرنے میں خواہش نفس کی پیروی کی ہے۔

يَا هِشَامُ الصَّبْرُ عَلَى الْوَحْدَةِ عَلَامَةُ قُوَّةِ الْعَقْلِ، فَمَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ اعْتَزَلَ أَهْلَ الدُّنْيَا

وَالرَّاغِبِينَ فِيهَا وَرَغِبَ فِيمَا عِنْدَ اللهِ وَكَانَ اللهُ أُنْسَهُ فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَهُ فِي الْوَحْدَةِ وَغِنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ وَمُعِزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ.

اے ہشام تنہائی پر صبر کرنا قوت عقل کی علامت ہے جس نے (کتاب) خدا سے علم حاصل کیا تو وہ اہل دنیا اور اس کی طرف رغبت کرنے والوں سے الگ ہو گیا اور خدا کی طرف رجوع کی پس خدا وحشت میں اس کا انیس اور وحدت میں اس کا ساتھی اور مفلسی میں اس کی تونگری اور بغیر قبیلہ اس کے لئے عزت ہوا۔

يَا هِشَامُ نُصِبَ الْحَقُّ لِطَاعَةِ اللهِ، وَلَا نَجَاةَ إِلَّا بِالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةُ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالتَّعَلُّمُ بِالْعَقْلِ يُعْتَقَدُ وَلَا عِلْمَ إِلَّا مِنْ عَالِمٍ رَبَّانِيٍّ، وَمَعْرِفَةُ الْعِلْمِ بِالْعَقْلِ

اے ہشام خدا اپنی کتاب میں کہتا ہے اس کتاب میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس قلب یا عقل ہو لے ہشام حق طاعت خدا میں ہے اور نہیں ہے نجات مگر اطاعت خدا میں اور طاعت ہوتی ہے علم سے اور علم ہوتا ہے حاصل کرنے سے اور حاصل کیا جاتا ہے عقل سے اور نہیں علم لینا چاہیئے مگر عالم ربانی سے اور معرفت علم کا تعلق عقل سے ہے۔

يَا هِشَامُ قَلِيلُ الْعَمَلِ مِنَ الْعَالِمِ مَقْبُولٌ مُضَاعَفٌ وَكَثِيرُ الْعَمَلِ مِنْ أَهْلِ الْهَوَى وَالْجَهْلِ مَرْدُودٌ
يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ رَضِيَ بِالدُّونِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ بِالدُّونِ مِنَ الْحِكْمَةِ مَعَ الدُّنْيَا، فَلِذَلِكَ رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ.

اے ہشام عالم کا قلیل عمل مقبول اور دو چند ہے اور اہل ہوا و جہل کا کثیر عمل بھی مردود ہے۔
اے ہشام عقل مند آدمی حکمت و دانائی پا کر کم سے کم متاع دنیا پر راضی ہو جاتا ہے اور نہیں راضی ہوتا کم خردمندی پر جو زیادتی سامان دنیا کے ساتھ ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعُقَلَاءَ تَرَكُوا فُضُولَ الدُّنْيَا فَكَيْفَ الذُّنُوبَ وَتَرْكُ الدُّنْيَا مِنَ الْفَضْلِ وَتَرْكُ الذُّنُوبِ مِنَ الْفَرْضِ

اے ہشام دنیا کے سامان کی زیادتی کو عقل مند لوگوں نے ترک کیا۔ پس صدور گناہ ان سے کیوں ہو، ترک دنیا فضیلت ہے اور ترک گناہ فرض۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ نَظَرَ إِلَى الدُّنْيَا وَ إِلَى أَهْلِهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْمَشَقَّةِ وَ نَظَرَ إِلَى الْآخِرَةِ فَعَلِمَ أَنَّهَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْمَشَقَّةِ فَطَلَبَ بِالْمَشَقَّةِ أَبْقَاهُمَا.

اے ہشام عقل مند آدمی نے نظر کی دنیا اور اس کے اہل کی طرف، پس معلوم ہوا کہ دنیا نہیں ملتی مگر مشقت سے اور پھر نظر کی آخرت کی طرف پس معلوم ہوا کہ وہ بھی مشقت سے حاصل ہوتی ہے پس اس نے طلب کیا مشقت کے ساتھ ان دونوں میں زیادہ باقی رہنے والی کو یعنی آخرت کو

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعُقَلَاءَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا وَ رَغِبُوا فِي الْآخِرَةِ، لِأَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّ الدُّنْيَا طَالِبَةٌ مَطْلُوبَةٌ وَ الْآخِرَةَ طَالِبَةٌ وَ مَطْلُوبَةٌ فَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مِنْهَا رِزْقَهُ وَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَتْهُ الْآخِرَةُ فَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ فَيُفْسِدُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتَهُ.

اے ہشام عقل مندوں نے زہد فی دنیا اختیار کیا اور آخرت کی طرف رغبت کی کیونکہ انھوں نے یہ جان لیا کہ دنیا طالبہ اور مطلوبہ ہے اور آخرت بھی طالبہ اور مطلوبہ ہے پس جس نے آخرت کو طلب کیا دنیا اس کی طالب بنی یہاں تک کہ اس کا رزق دنیا سے پورا ہوا اور جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت نے اس کو طلب کیا، جب اس کو موت آئی تو اس کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوئیں

يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ وَ رَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ وَ السَّلَامَةَ فِي الدِّينِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ وَ مَنْ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَغْنَى وَ مَنْ لَمْ يَقْنَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يُدْرِكِ الْغِنَى أَبَداً.

اے ہشام جو چاہتا ہے کہ آرزوؤں سے چھٹکارا ملے اور حسد سے دل دور رہے اور امر دین میں سلامتی حاصل ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ کی طرف رجوع کر کے یہ سوال کرے کہ وہ اس کی عقل کو کامل بنا دے جس کی عقل کامل ہوئی اس نے قناعت کی بقدر کفایت چیز پر اور جس نے قناعت کی اس پر وہ مستغنی ہو گیا اور جس نے بقدر ضرورت اکتفا نہ کی۔ اس نے استغنا کو کبھی نہ پایا۔

يَا هِشَامُ إِنَّ اللهَ حَكَى عَنْ قَوْمٍ صَالِحِينَ: أَنَّهُم قالوا: «رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ»، حِينَ عَلِمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ تَزِيغُ وَتَعُودُ إِلَى عَمَاهَا وَرَدَاهَا، إِنَّهُ لَمْ يَخَفِ اللهَ مَنْ لَمْ يَعْقِلْ عَنِ اللهِ، وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ عَنِ اللهِ لَمْ يَعْقِدْ قَلْبَهُ عَلَى مَعْرِفَةٍ ثَابِتَةٍ يُبْصِرُهَا وَيَجِدُ حَقِيقَتَهَا فِي قَلْبِهِ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ كَذَلِكَ إِلَّا مَنْ كَانَ قَوْلُهُ لِفِعْلِهِ مُصَدِّقاً، وَسِرُّهُ لِعَلَانِيَتِهِ مُوَافِقاً، لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ اسْمُهُ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْبَاطِنِ الْخَفِيِّ مِنَ الْعَقْلِ إِلَّا بِظَاهِرٍ مِنْهُ وَنَاطِقٍ عَنْهُ.

اے ہشام خدا نے حکایت کی ہے نیک لوگوں کی بایں طور کہ انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہم کو ہدایت کی۔ اے معبود ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بڑا بخشنے والا ہے جب انھوں نے یہ جان لیا کہ قلوب کج ہوتے ہیں اور بے بصری اور ہلاکت کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ سمجھ لیا کہ جس نے اللہ سے عقل حاصل نہیں کی یعنی کتاب خدا سے علم حاصل نہیں کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتا جس نے خردمندی کو کتاب خدا سے حاصل نہ کیا اور اپنے دل میں معرفت پائندہ کو جگہ نہ دی جس سے مدد حاصل کرتا اور حقیقت کو پا لیتا، یہ تو وہی کریگا جس کا قول اس کے فعل کی تصدیق کرتا ہو اور ظاہر باطن کے مطابق ہو کیونکہ خدا نے لوگوں کی رہنمائی نہیں کی باطن خفی پر جس سے مراد عقل ہے مگر محکمات قرآن سے یعنی رسول سخن عقل کے ہدایت فرماتے تھے اور منع کرتے تھے اختلاف اور پیروی ظن سے۔

يَا هِشَامُ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ، وَمَا تَمَّ عَقْلُ امْرِءٍ حَتَّى يَكُونَ فِيهِ خِصَالٌ شَتَّى: الْكُفْرُ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونَانِ، وَالرُّشْدُ وَالْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولَانِ، وَفَضْلُ مَالِهِ مَبْذُولٌ، وَفَضْلُ قَوْلِهِ مَكْفُوفٌ، وَنَصِيبُهُ مِنَ الدُّنْيَا الْقُوتُ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ دَهْرَهُ، الذُّلُّ أَحَبُّ إِلَيْهِ مَعَ اللهِ مِنَ الْعِزِّ مَعَ غَيْرِهِ، وَالتَّوَاضُعُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الشَّرَفِ، يَسْتَكْثِرُ قَلِيلَ الْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَسْتَقِلُّ كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ مِنْ نَفْسِهِ، وَيَرَى النَّاسَ كُلَّهُمْ خَيْراً مِنْهُ، وَأَنَّهُ شَرُّهُمْ فِي نَفْسِهِ، وَهُوَ تَمَامُ الْأَمْرِ.

اے ہشام امیر المومنین فرمایا کرتے تھے کہ عقل سے بہتر عبادت خدا کی کسی نے نہیں کی۔ آدمی کی عقل کامل نہیں ہوتی جب تک اس میں چند خصلتیں نہ ہوں۔ ۱۔ اس کو کفر و شر سے امن ہو ۲۔ اس سے نیکی اور خیر کی امید ہو ۳۔ ضرورت سے زیادہ مال کو راہ خدا میں

خرچ کرے۔ ۴۔ دنیا سے اس کا حصہ قوت لا یموت ہو۔ علم کی تحصیل سے سیر نہ ہو۔ ۶۔ راہِ خدا میں ذلت اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو اس عزت سے جو غیر سے ملے۔ ۷۔ غیر کا تھوڑا احسان زیادہ جانے اور ۸۔ اپنا احسان دوسرے کے ساتھ کم سمجھے۔ سب کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ان سے بدتر جانے۔

یا هشام إنّ العاقل لا یکذب و إن کان فیه هواه.

عقل مند جھوٹ نہیں بولتا ہر چند خواہش طبع ہو۔

یا هشام لا دین لمن لا مروّة له ولا مروّة لمن لا عقل له و إنّ أعظم الناس قدراً الذي لا یری الدنیا لنفسه خطراً (۱) أما إنّ أبدانکم لیس لها ثمن إلّا الجنّة فلا تبیعوها بغیرها.

اے ہشام جس کے لئے مروت نہیں۔ اس کے لئے دین نہیں، اور مروت اسی کے لئے نہیں جس کے پاس عقل نہیں، از روئے قدر و منزلت سب سے بڑا آدمی وہ ہے جو اپنے لئے دنیا کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا، آگاہ ہو کہ تمہارے ابدان کی قیمت جنت کے سوا کچھ نہیں، پس ان کو جنت کے سوا کسی کے بدلہ میں نہ بیچو۔

یا هشام إنّ أمیر المؤمنین علیه السلام کان یقول: إنّ من علامة العاقل أن یکون فیه ثلاث خصال: یجیب إذا سُئل، وینطق إذا عجز القوم عن الکلام، ویشیر بالرأي الّذي یکون فیه صلاح أهله، فمن لم یکن فیه من هذه الخصال الثلاث شيء فهو أحمق. إنّ أمیر المؤمنین علیه السلام قال: لا یجلس في صدر المجلس إلّا رجل فیه هذه الخصال الثلاث أو واحدة منهنّ، فمن لم یکن فیه شيء منهنّ فجلس فهو أحمق.

اے ہشام! امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے عقل مند کی علامت یہ ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں۔ جب سوال کیا جائے تو جواب دے اور جب قوم عاجز ہو تو بولے اور مشورہ دے ایسی رائے سے جس سے اس کے اہل کی اصلاح ہو جس میں یہ تین خصلتیں نہ ہوں یا ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ وہ احمق ہے امیر المومنین نے فرمایا مجلس کے صدر میں نہ بیٹھے مگر وہ شخص جس میں یہ تین خصلتیں ہوں یا کم سے کم ان میں سے ایک ہو اور جس میں ایک بھی نہ ہو۔ وہ احمق ہے۔

و قال الحسن بن علي عليه السلام: إذا طلبتم الحوائج فاطلبوها من أهلها، قيل يابن رسول الله ومن أهلها؟ قال: الذين قص الله في كتابه وذكرهم، فقال: إنما يتذكر أولو الألباب، قال: هم أولو العقول. و قال علي بن الحسين عليه السلام: مجالسة الصالحين داعية إلى الصلاح و آداب العلماء زيادة في العقل و طاعة ولاة العدل تمام العز و استثمار المال تمام المروءة و إرشاد المستشير قضاء لحق النعمة و كف الأذى من كمال العقل و فيه راحة البدن عاجلا و آجلا.

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم حاجتوں کو طلب کرو تو اس کے اہل سے طلب کرو کسی نے کہا یابن رسول اللہ اہل کون ہیں فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے کیا ہے کہ اولوالالباب نصیحت حاصل کرتے ہیں اور حضرت نے فرمایا وہ صاحبان عقل ہیں۔

حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا صلاح و دوستی کا سبب ہوتا ہے اور آداب علماء باعث زیادتی عقل ہے اور عادل حکمرانوں کی اطاعت سبب عزت ہے اور اپنے مال کو نفقہ اہل وعیال میں خرچ کرنا مروت ہے اور طالب مشورت کو راہ نیک دکھانا حق نعمت ہے اور ایذا رسانی سے باز رہنا کمال عقل اور راحت بدن ہے جلد یا بدیر۔

یا هشام إن العاقل لا يحدث من يخاف تكذيبه ولا يسأل من يخاف منعه ولا يعد ما لا يقدر عليه ولا يرجو ما يعنف برجائه ولا يقدم على ما يخاف فوته بالعجز عنه.

اے ہشام عقلمند بات نہیں کرتا اس سے جس کے جھٹلانے سے ڈرتا ہے اور نہیں سوال کرتا اس سے جس کے منع کرنے سے ڈرتا ہے اور جس پر قابو نہ ہو اس کا وعدہ نہیں کرتا اور نہیں امید کرتا اس چیز کی جس کی امید باعث سرزنش ہو اور نہیں قدم اٹھاتا ایسی چیز کی طرف کہ عجز کی بنا پر اس کے فوت ہونے کا خوف ہو۔

- علي بن محمد، عن سهل بن زياد رفعه قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: العقل غطاء ستير والفضل جمال ظاهر فاستر خلل خلقك بفضلك و قاتل هواك بعقلك، تسلم لك المودة و تظهر لك المحبة.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا عقل ایک پردہ میں پنہاں ہے اور بخشش مال بخوبی نمایاں ہے پس اپنے خلق کی خرابی کو بخشش سے چھپالے اور اپنی بدخواہشوں کو اپنی عقل سے قتل کر تیرے لئے باطنی محبت قائم رہے گی اور لوگوں کی ظاہر دوستی

نمایاں ہوگی

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ فَجَرَىٰ ذِكْرُ الْعَقْلِ وَ الْجَهْلِ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: اعْرِفُوا الْعَقْلَ وَجُنْدَهُ وَالْجَهْلَ وَجُنْدَهُ تَهْتَدُوا قَالَ سَمَاعَةُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا نَعْرِفُ إِلَّا مَا عَرَّفْتَنَا، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْعَقْلَ وَ هُوَ أَوَّلُ خَلْقٍ مِنَ الرُّوحَانِيِّينَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ نُورِهِ فَقَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ، فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: خَلَقْتُكَ خَلْقاً عَظِيماً وَ كَرَّمْتُكَ عَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِي، قَالَ: ثُمَّ خَلَقَ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْأُجَاجِ ظُلْمَانِيّاً فَقَالَ لَهُ: أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ: ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ: اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهُ، ثُمَّ جَعَلَ لِلْعَقْلِ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ جُنْداً فَلَمَّا رَأَى الْجَهْلُ مَا أَكْرَمَ اللهُ بِهِ الْعَقْلَ وَ مَا أَعْطَاهُ أَضْمَرَ لَهُ الْعَدَاوَةَ فَقَالَ الْجَهْلُ: يَا رَبِّ، هٰذَا خَلْقٌ مِثْلِي خَلَقْتَهُ وَ كَرَّمْتَهُ وَ قَوَّيْتَهُ وَ أَنَا ضِدُّهُ وَلَا قُوَّةَ لِي بِهِ فَأَعْطِنِي مِنَ الْجُنْدِ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ: نَعَمْ فَإِنْ عَصَيْتَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَخْرَجْتُكَ وَ جُنْدَكَ مِنْ رَحْمَتِي قَالَ: قَدْ رَضِيتُ فَأَعْطَاهُ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْداً فَكَانَ مِمَّا أَعْطَى الْعَقْلَ مِنَ الْخَمْسَةِ وَالسَّبْعِينَ الْجُنْدَ:

۱۴۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کی خدمت میں آپ کے دوستوں کی ایک جماعت موجود تھی اور عقل و جہل کا ذکر ہو رہا تھا حضرت نے فرمایا عقل اور اسکے لشکر کو اور جہل اور اس کے لشکر کو پہچانو ہدایت پا جاؤگے سماعہ نے کہا میری جان آپ پر فدا ہو ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے بتایا ہے حضرت نے فرمایا خدائے عز و جل نے عقل کو پیدا کیا اور وہ روحانیین میں سب سے پہلی مخلوق ہے جس کو اپنے نور سے یمین عرش سے پیدا کیا اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر کہا۔ آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ خدا نے فرمایا میں نے تجھ کو خلقت عظیم کے ساتھ پیدا کیا اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی۔ پھر جہل کو پیدا کیا۔ کھاری دریا سے جو ظلمانی تھا اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گیا

پھر کہا آگے آ۔ وہ آگے نہ آیا۔ خدا نے کہا تو نے تکبر کیا اور اس پر لعن کی۔ پھر خدا نے عقل کے لئے پچھتر خوبیوں کا لشکر عطا کیا۔ جب جہل نے عقل کا یہ عزت و اکرام دیکھا تو عقل کی عداوت اس کے دل میں سما گئی۔ جہل نے کہا اے معبود تو نے میری طرح عقل کو بھی پیدا کیا ہے تو نے اسکو صاحب کرامت و قوت بنا دیا۔ میں اس کی ضد ہوں میرے لئے کوئی قوت نہیں۔ پس جیسا لشکر اسے دیا ہے اپنی رحمت سے مجھے بھی دے۔ خدا نے فرمایا۔ اچھا اگر تو نے اس لشکر کی نافرمانی کی تو میں تجھے اور تیرے لشکر کو اپنی رحمت سے دور کر دوں گا۔ اس نے کہا میں راضی ہوں پس خدا نے اسے بھی پچھتر فوجی دیئے۔

الخير وهو وزير العقل وجعل ضدّه الشر وهو وزير الجهل ؛ والايمان وضدّه الكفر ؛ و التصديق وضدّه الجحود ؛ و الرجاء وضدّه القنوط ؛ والعدل وضدّه الجور ؛ و الرضا وضدّه السخط ؛ والشكر وضدّه الكفران ؛ والطمع وضدّه اليأس ؛ والتوكّل وضدّه الحرص ؛ و الرأفة وضدّها القسوة ؛ والرحمة وضدّها الغضب ؛ والعلم وضدّه الجهل ؛ و الفهم وضدّه الحمق ؛ والعفّة وضدّها التهتك ؛ و الزهد وضدّه الرغبة ؛ والرفق وضدّه الخرق ؛ والرهبة وضدّه الجرأة ؛ والتواضع وضدّه الكبر ؛ والتؤدة وضدّها التسرّع ؛ والحلم وضدّها السفه ؛ والصمت وضدّه الهذر ؛ والاستسلام وضده الاستكبار ؛ والتسليم وضدّه الشك ؛ والصبر وضدّه الجزع ؛ والصفح وضدّه الانتقام ؛ والغنى وضدّه الفقر ؛ والتذكّر وضدّه السهو ؛ و الحفظ وضدّه النسيان ؛ والتعطّف وضدّه القطيعة ؛ والقنوع وضدّه الحرص ؛ و المؤاساة وضدّها المنع ؛ و المودّة وضدّها العداوة ؛ والوفاء وضدّه الغدر ؛ والطاعة وضدّها المعصية ؛ والخضوع وضدّه التطاول ؛ والسلامة وضدّها البلاء ؛ و الحبّ وضدّه البغض ؛ والصدق وضدّه الكذب ؛ والحقّ وضدّه الباطل ؛ والأمانة وضدّها الخيانة ؛ والاخلاص وضدّه الشوب ؛ والشهامة وضدّها البلادة ؛ و الفهم وضدّه الغباوة ؛ و المعرفة وضدّها الانكار ؛

والمداراة وضدّها المكاشفة ؛ وسلامة الغيب وضدها المماكرة ؛ و الكتمان وضدّه الإفشاء ؛
والصلاة وضدّها الاضاعة ، والصوم وضدّه الإفطار ؛ والجهاد وضدّه النكول ؛
والحجّ وضدّه نبذ الميثاق ؛ وصون الحديث وضده النميمة ؛ وبر الوالدين وضده العقوق ؛
والحقيقة وضدّها الرياء ؛ والمعروف وضدّه المنكر ؛ والستر وضدّه التبرّج
والتقيّة وضدّها الإذاعة ؛ والإنصاف وضدّه الحميّة ؛ والتهيئة وضدّها البغي ؛
والنظافة و ضدّها القذر ؛ والحياء وضدّها الجلع ؛ والقصد وضدّه العدوان ؛
والراحة وضدّها التعب ؛ والسهولة وضدّها الصعوبة ؛ والبركة وضدّها المحق ؛
والعافية وضدّها البلاء ؛ والقوام وضدّه المكاثرة ؛ والحكمة وضدّها الهواء ؛
والوقار وضدّه الخفّة ، والسعادة وضدّها الشقاوة ؛ والتوبة وضدّها الإصرار ؛
والاستغفار وضدّه الاغترار ؛ والمحافظة وضدّها التهاون ؛ و الدعاء وضدّه الاستنكاف ،
والنشاط وضدّه الكسل ؛ والفرح وضدّه الحزن ؛ والألفة وضدّها الفرقة ؛ والسخاء
وضدّه البخل .

پس عقل کی فوج جن کچھتر سے بنائی گئی وہ یہ ہیں:۔

خیر جو وزیر عقل ہے اس کی ضد شر ہے جو وزیر جہل ہے ایمان جس کی ضد کفر ہے تصدیق جس کی ضد انکار ہے امید جس کی ضد مایوسی ہے۔ عدل جس کی ضد ظلم ہے۔ رضا جس کی ضد غصہ ہے شکر جس کی ضد کفران ہے۔ طمع (امور خیر میں زیادتی کی خواہش) اس کی ضد یاس ہے۔ توکل جس کی ضد حرص ہے۔ مہربانی یا نرم دلی جس کی ضد سخت دلی ہے۔ رحمت جس کی ضد غضب ہے۔ علم جس کی ضد جہل ہے۔ فہم جس کی ضد حماقت ہے۔ تفقہ جس کی ضد تہتک ہے زہد جس کی ضد رغبت ہے خوش خوئی جس کی ضد بد خوئی، ڈرنا جس کی ضد جرأت ہے یعنی بدی سے ڈرنا جس کی ضد بے باکی ہے فروتنی جس کی ضد دعویٰ و بزرگی ہے اور فکر و سخن میں آہستگی۔ اس کی ضد جلد بازی ہے اور حلم کی ضد خشم ہے اور خاموشی کی ضد ہرزہ گوئی ہے۔ اور قبولیت کی ضد سرکشی ہے۔ تسلیم کی شک ہے۔ صبر کی ضد بے قراری ہے۔ درگذر کی ضد انتقام ہے۔ استغنا کی ضد فقر ہے۔ تذکر کی ضد سہو ہے حفظ کی ضد نسیان، مہربانی کی ضد قطع تعلق اور قناعت کی ضد حرص ہے۔

محتاجوں سے ہمدردی۔ اس کی ضد ہمدردی کو روک دینا ہی اور محبت کی ضد عداوت ہے اور وفا کی ضد غدر اور طاعت کی ضد معصیت ہے اور گریہ وزاری کی ضد سرکشی اور سلامتی کی ضد بلا اور محبت کی ضد بُغض اور سچ کی ضد جھوٹ اور حق کی ضد باطل اور امانت کی ضد خیانت ہے اور بے غرض کہنے کی ضد غرض آلود بات کرنا ہے اور چیزوں کا جلد تصور کرنا اس کی ضد کو دن بنتا ہے۔ فہم کی ضد غبی ہونا ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے اور کسی کی بدی سے چشم پوشی کی ضد اس کا ظاہر کر دینا ہے حاضر و غائب میں کسی ایک روش پر رہنا اس کی ضد ہے دورنگی ہونا، اور اپنے راز کو چھپانا، اس کی ضد ہے ظاہر کرنا اور نماز کو ادا کرنا، اس کی ضد غفلت سے پیروی آئمہ کو ضائع کرنا ہے اور روزہ رکھنا اس کی ضد ہے شکم پرستی، جنگ کرنا دشمن دین سے اس کی ضد ہے حق سے رُوگردانی اور حج کی ضد ہے پیمان الہٰی کو پس پشت ڈالنا اور لوگوں کی باتوں پر نگاہ رکھنا اس کی ضد ہے چغل خوری اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اس کی ضد ہے ان کی نافرمانی اور حقیقت کی ضد ہے ریا اور معروف کی ضد منکر ہے اور ستر کی ضد اظہار خوبی اور تقیہ کی ضد ہے اظہار حق بے باکی سے کرنا اور انصاف کی ضد ہے لوگوں کے درمیان تفاوت قائم کرنا۔ بے وجہ اور دشمن سے رضا جوئی جس میں دونوں کے لئے بہتری ہو اس کی ضد زیادہ روی ہے اور پاکیزگی کی ضد چرک ہے شرم کی ضد بے شرمی ہے اور میانہ روی کی ضد حد سے گزرنا ہے، راحت کی ضد تعب اور سہولت کی ضد صعوبت اور برکت کی ضد نحوست، اور عافیت کی ضد بلا اور قوام کی ضد مُکاثرہ۔ ضد حکمت خواہش ہائے بد اور وقار کی ضد سبکی اور سعادت کی ضد شقاوت، توبہ کی ضد اصرار ہے استغفار کی ضد ہے اغترار با وجود گناہ نعمت ہائے الہٰی کھانا اور نگہداری امر و نہی کی ضد ہے سہل انگاری اور دعا کی ضد ہے اس سے روگردانی اور نشاط کی ضد ہے کاہلی، خوشی کی ضد حزن ہے الفت کی ضد فرقت اور سخاوت کی ضد بخل ہے۔

وَلَا تَجْتَمِعُ هٰذِهِ الْخِصَالُ كُلُّهَا مِنْ أَجْنَادِ الْعَقْلِ إِلَّا فِي نَبِيٍّ، أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ أَوْ مُؤْمِنٍ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ أَمَّا سَائِرُ ذٰلِكَ مِنْ مَوَالِينَا فَإِنَّ أَحَدَهُمْ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْجُنُودِ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ وَ يَنْقٰى مِنْ جُنُودِ الْجَهْلِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَكُونُ فِي الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ، وَ إِنَّمَا يُدْرَكُ ذٰلِكَ بِمَعْرِفَةِ الْعَقْلِ وَ جُنُودِهِ وَ بِمُجَانَبَةِ الْجَهْلِ وَ جُنُودِهِ، وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَ إِيَّاكُمْ لِطَاعَتِهِ وَ مَرْضَاتِهِ.

اجناد عقل کی یہ تمام قسمیں نہیں جمع ہوتیں مگر نبی یا وصی نبی میں اس مومن میں جس کے ایمان قلبی کا امتحان خدا نے لیا ہو رہے باقی ہمارے موالی تو ان میں سے کوئی ایسا نہیں جس میں جنود عقل سے کوئی چیز نہ پائی جاتی ہو مگر جنود جہل سے بھی اس میں کچھ ہوگا۔ لہذا وہ بلند درجہ میں انبیاء اور اوصیا کے ساتھ ہوگا اور وہ یہ درجہ پائے گا عقل اور اس کے لشکر کی معرفت اور جہل سے دور کردینے کی بناء پر خدا ہم کو اور تم کو اپنی اطاعت اور مرضی کی توفیق دے۔

۱۵ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعِبَادَ بِكُنْهِ عَقْلِهِ قَطُّ، وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ.

۱۵ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہیں کلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے بندوں سے ان کی عقل کے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہم گروہ انبیا کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقلوں کے کلام کریں۔

۱۶ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ قُلُوبَ الْجُهَّالِ تَسْتَفِزُّهَا الْأَطْمَاعُ وَ تَرْتَهِنُهَا الْمُنَى وَ تَسْتَعْلِقُهَا الْخَدَائِعُ.

۱۶ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جہال کے دل ان شکاری جانوروں کی طرح ہیں کہ طمع ان کو اپنی جگہ سے نکالتی ہے اور وہ شیطانی فریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

۱۷ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَكْمَلُ النَّاسِ عَقْلاً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً.

۱۷ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انھوں نے جعفر بن محمد الاشعری سے اور انھوں نے

عبید اللہ الدھقان سے۔ عبید اللہ الدھقان نے دُرست۔ اور دُرست نے ابراھیم بن الحمید سے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کا خُلق اچھا ہے وہی لوگوں میں کامل العقل ہے۔

۱۸ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَتَذَاكَرْنَا الْعَقْلَ وَالْأَدَبَ فَقَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ اَلْعَقْلُ حِبَاءٌ مِنَ اللهِ، وَالْأَدَبُ كُلْفَةٌ، فَمَنْ تَكَلَّفَ الْأَدَبَ قَدَرَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَكَلَّفَ الْعَقْلَ لَمْ يَزْدَدْ بِذٰلِكَ إِلَّا جَهْلاً.

۱۸ ابوہاشم جعفری سے مروی ہے کہ ہم امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے پس عقل اور عقلمندی کا تذکرہ ہونے لگا۔ حضرت نے فرمایا اے ابوہاشم عقل بخشش الٰہی ہے جو کسی کو کم ملی ہے اور کسی کو زیادہ اور خردمندی اختیاری ہے۔ جو بڑھانا چاہے گا بڑھالے گا اور جو دعوت عقل وفہم کرے گا اور علم کو اپنے سے بلند پایہ انسان سے حاصل نہ کرے وہ جہالت کو بڑھائے گا۔

۱۹ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ لِي جَاراً كَثِيرَ الصَّلَاةِ كَثِيرَ الصَّدَقَةِ، كَثِيرَ الْحَجِّ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ: فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ، كَيْفَ عَقْلُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ لَهُ عَقْلٌ، قَالَ: فَقَالَ: لَا يَرْتَفِعُ بِذٰلِكَ مِنْهُ.

۱۹ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ دیتا ہے اور بہت حج کرتا ہے۔ فرمایا اے اسحاق اس کی عقل کیسی ہے۔ میں نے کہا اسے عقل نہیں۔ فرمایا۔ تو وہ ان عبادات سے فائدہ نہیں پائے گا۔

۲۰ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ، عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: لِمَاذَا بَعَثَ اللهُ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عليه السلام بِالْعَصَا وَيَدِهِ الْبَيْضَاءِ وَآلَةِ

السِّحْرِ؟ وَبَعَثَ عِيسَى عليه السلام بِآلَةِ الطِّبِّ؟ وَبَعَثَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ بِالْكَلَامِ وَالْخُطَبِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ لَمَّا بَعَثَ مُوسَى عليه السلام كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ السِّحْرَ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ بِمَا لَمْ يَكُنْ فِي وُسْعِهِمْ مِثْلُهُ وَ مَا أَبْطَلَ بِهِ سِحْرَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ اللهَ

بَعَثَ عِيسَى عليه السلام فِي وَقْتٍ ظَهَرَتْ فِيهِ الزَّمَانَاتُ وَ احْتَاجَ النَّاسُ إِلَى الطِّبِّ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ بِمَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ مِثْلُهُ وَ بِمَا أَحْيَا لَهُمُ الْمَوْتَى وَ أَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِ اللهِ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ.

۲۰ ابو یعقوب بغدادی سے روایت ہے کہ ابن سکیت نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیوں بھیجا خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا اور دیگر چیزیں دے کر جو جادو جیسی تھیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو آلات طب جیسی چیزوں کے ساتھ بھیجا۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا درود ہو ان پر اور تمام انبیاء پر کلام و خطابت کے ساتھ بھیجا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جس زمانہ میں خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا اس زمانہ میں لوگوں پر سحر کا بڑا غلبہ تھا۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے دکھلائی یہ ان کو خدا کی طرف سے ایسی چیز کہ اس کی مثل لانا ان کی طاقت سے باہر تھا ان معجزات سے ان کے سحر زائل ہو گئے اور خدا کی حجت ان پر ثابت ہو گئی اور عیسیٰ کے زمانہ میں طب کا بڑا زور تھا پس خدا نے ان کو وہ چیز دی جو لوگوں کے پاس نہ تھی پس انھوں نے مُردوں کو زندہ کیا اور مبروصوں اور مجذوموں کو اچھا کیا۔ باذن خدا اور اس طرح خدا کی حجت ان پر تمام ہوئی۔

۲۱ وَ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فِي وَقْتٍ كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ الْخُطَبَ وَالْكَلَامَ وَأَظُنُّهُ قَالَ: الشِّعْرَ. فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ مِنْ مَوَاعِظِهِ وَ حِكَمِهِ مَا أَبْطَلَ بِهِ قَوْلَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ: تَاللهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ قَطُّ فَمَا الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ الْيَوْمَ؟ قَالَ.

فَقَالَ عليه السلام: الْعَقْلُ يُعْرَفُ بِهِ الصَّادِقُ عَلَى اللهِ فَيُصَدِّقُهُ وَالْكَاذِبُ عَلَى اللهِ فَيُكَذِّبُهُ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ: هٰذَا وَاللهِ هُوَ الْجَوَابُ.

اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے زمانہ میں جب کہ لوگوں پر خطبوں اور کلام کا بہت زیادہ

اثر تھا۔ پس خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مواعظ دیئے اور اپنا کلام جس نے ان لوگوں کے قول کو باطل کر دیا اور خدا کی حجت ان لوگوں پر قائم کر دی۔ ابن سکیت نے یہ سن کر کہا میں نے آپ جیسا عالم کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہا یہ بھی ارشاد ہو کہ اب خدا کی حجت اس کی مخلوق پر کون ہے۔ فرمایا عقل جس سے پہچانا جاتا ہے اس صادق کو جو اللہ کی طرف سے ہدایت لاتا ہے پس عقل اس کی تصدیق کرتی ہے اور جھوٹے کو پہچان کر اس کی تکذیب کرتی ہے ابن سکیت نے کہا۔ بیشک یہی جواب ہے۔

۲۱ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مَوْلَى لِبَنِي شَيْبَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ اللهُ يَدَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْعِبَادِ فَجَمَعَ بِهَا عُقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بِهِ أَحْلَامُهُمْ.

۲۱ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو خدا اپنی رحمت کا ہاتھ لوگوں کے سر پر رکھے گا جس سے ان کی عقلیں درست اور افہام کامل ہوں گے۔

۲۲ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ النَّبِيُّ وَالْحُجَّةُ فِيمَا بَيْنَ الْعِبَادِ وَبَيْنَ اللهِ الْعَقْلُ.

۲۲ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی خدا کے بندوں پر اس کی حجت ہے اور اللہ اور بندوں کے درمیان عقل حجت ہے۔

۲۳ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلاً قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: دِعَامَةُ الْإِنْسَانِ الْعَقْلُ وَالْعَقْلُ مِنْهُ الْفِطْنَةُ وَالْفَهْمُ وَالْحِفْظُ وَالْعِلْمُ، وَبِالْعَقْلِ يَكْمُلُ وَهُوَ دَلِيلُهُ وَمُبْصِرُهُ وَمِفْتَاحُ أَمْرِهِ، فَإِذَا كَانَ تَأْيِيدُ عَقْلِهِ مِنَ النُّورِ كَانَ عَالِماً، حَافِظاً، ذَاكِراً، فَطِناً، فَهِماً فَعَلِمَ بِذَلِكَ كَيْفَ وَلِمَ وَحَيْثُ، وَعَرَفَ مَنْ نَصَحَهُ وَمَنْ غَشَّهُ، فَإِذَا عَرَفَ ذَلِكَ عَرَفَ مَجْرَاهُ وَمَوْصُولَهُ وَمَفْصُولَهُ وَأَخْلَصَ الْوَحْدَانِيَّةَ لِلّٰهِ وَالْإِقْرَارَ بِالطَّاعَةِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ مُسْتَدْرِكاً لِمَا فَاتَ، وَوَارِداً عَلَى مَا هُوَ آتٍ، يَعْرِفُ مَا هُوَ فِيهِ وَلِأَيِّ شَيْءٍ هُوَ هَاهُنَا، وَمِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِ وَإِلَى مَا هُوَ صَائِرٌ، وَذَلِكَ كُلُّهُ مِنْ

تأييد العقل

۲۳ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ستون انسانیت عقل ہے اور خردمندی سے چار چیزیں حاصل ہوتی ہیں اوّل محکمات قرآنی سے باطل اماموں کے عیب بتانا اور دوسرے امامان حق کے مرتبہ کو سمجھنا تیسرے اپنی حد کو نگاہ رکھنا متشابہات قرآن وغیرہ میں چوتھے یاد کرنا مسائل دین کا امامانِ حق سے اور عقل سے آدمی کامل ہوتا ہے عقل رہنمائے انسان ہوتی ہے چراغ چشم ہے اور کلید کار بستہ پس عقل کی مدد سے انسان دلائل ربوبیت اور محکماتِ قرآن کا عالم ہوتا ہے اور مسائلِ دین کی حفاظت کرتا ہے اور شمار امامان حق کرتا ہے اور ان کے مرتبہ کا سمجھنے والا ہوتا ہے پس وہ جان لیتا ہے کہ پیغمبر کے بعد اس کی اُمت کا حال کیا ہوا اور کیوں ہوا اور کہاں ہوا اور وہ جانتا ہے کہ کس سے ملے اور کس سے الگ رہے تو اس نے حق کے مجاری وصول کو پہچان لیا۔ پھر اس نے توحید رب کو خلوص سے لیا اور اس کی اطاعت کا اقرار کیا۔ جب ایسا تو اس نے فوت شدہ چیز کو پالیا اور آنے والی حالت کو سمجھ لیا اور یہ بھی جان لیا کہ وہ کن حالات میں ہے اور کس وجہ سے ہے کہاں سے آیا اور کہاں جا رہا ہے یہ سب بتائید عقل ہے۔

۲۴ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَقْلُ دَلِيلُ الْمُؤْمِنِ.

۲۴ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عقل مومن کی رہنما ہے۔

۲۵ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا عَلِيُّ لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ.

۲۵ - حضرت رسولِ خدا نے فرمایا۔ جہالت سے بڑھ کر محتاجی نہیں عقل سے زیادہ مفید تر کوئی چیز نہیں۔

۲۶ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَدْبِرْ

فَأَدْبَرَ. فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً أَحْسَنَ مِنْكَ، إِيَّاكَ آمُرُ وَإِيَّاكَ أَنْهَى وَإِيَّاكَ أُثِيبُ وَإِيَّاكَ أُعَاقِبُ.

۲۶ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے عقل کو پیدا کیا۔ پس اس سے کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی۔ پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ اچھی پیدا نہیں کی میں تجھ ہی کو امر و نہی کا حکم دیتا ہوں اور تجھ ہی سے ثواب دوں گا اور تجھ ہی سے عذاب دوں گا۔

۲۷ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: الرَّجُلُ آتِيهِ وَأُكَلِّمُهُ بِبَعْضِ كَلَامِي فَيَعْرِفُهُ كُلَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ آتِيهِ فَأُكَلِّمُهُ بِالْكَلَامِ فَيَسْتَوْفِي كَلَامِي كُلَّهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ عَلَيَّ كَمَا كَلَّمْتُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ آتِيهِ فَأُكَلِّمُهُ فَيَقُولُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ وَمَا تَدْرِي لِمَ هَذَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: الَّذِي تُكَلِّمُهُ بِبَعْضِ كَلَامِكَ فَيَعْرِفُهُ كُلَّهُ فَذَاكَ مَنْ عُجِنَتْ نُطْفَتُهُ بِعَقْلِهِ وَأَمَّا الَّذِي تُكَلِّمُهُ فَيَسْتَوْفِي كَلَامَكَ ثُمَّ يُجِيبُكَ عَلَى كَلَامِكَ فَذَاكَ الَّذِي رُكِّبَ عَقْلُهُ فِيهِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَأَمَّا الَّذِي تُكَلِّمُهُ بِالْكَلَامِ فَيَقُولُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَذَاكَ الَّذِي رُكِّبَ عَقْلُهُ فِيهِ بَعْدَ مَا كَبِرَ فَهُوَ يَقُولُ لَكَ: أَعِدْ عَلَيَّ.

۲۷ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ایک شخص کے پاس آتا ہوں اور اس سے کلام کرتا ہوں۔ تھوڑا سا وہ میرے کل کلام کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور بیان کر دیتا ہے جو کچھ میں نے اس سے بیان کیا۔ دوسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے پوری بات بیان کر دیتا ہوں تب سمجھتا ہے اور تیسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے بیان کرتا ہوں تو وہ اعادہ چاہتا ہے۔ فرمایا: جو بعض کلام سے پوری بات سمجھ جاتا ہے۔ وہ وہ ہے جس کے نطفہ میں عقل خمیر ہے اور دوسرا وہ ہے جس کو عقل ملی ہے بطن مادر میں اور تیسرا وہ ہے جس کو بڑا ہونے پر عقل ملی ہے۔

۲۸ ــ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن بعض من رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا رأيتم الرجل كثير الصلاة كثير الصيام فلا تباهوا به حتّى تنظروا كيف عقله؟.

۲۸۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی کو نماز روزہ کرنے والا پاؤ تو اس پر فخر نہ کرو۔ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی عقل کیسی ہے۔

۲۹۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، رَفَعَهُ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَا مُفَضَّلُ لَا يُفْلِحُ مَنْ لَا يَعْقِلُ وَلَا يَعْقِلُ مَنْ لَا يَعْلَمُ وَسَوْفَ يَنْجُبُ مَنْ يَفْهَمُ وَ يَظْفَرُ مَنْ يَحْلُمُ وَ الْعِلْمُ جُنَّةٌ وَالصِّدْقُ عِزٌّ وَالْجَهْلُ ذُلٌّ وَالْفَهْمُ مَجْدٌ وَالْجُودُ نُجْحٌ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ مَجْلَبَةٌ لِلْمَوَدَّةِ وَ الْعَالِمُ بِزَمَانِهِ لَا تَهْجُمُ عَلَيْهِ اللَّوَابِسُ وَالْحَزْمُ مَسَاءَةُ الظَّنِّ وَبَيْنَ الْمَرْءِ وَالْحِكْمَةِ نِعْمَةُ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلُ شَقِيٌّ بَيْنَهُمَا وَاللهُ وَلِيُّ مَنْ عَرَفَهُ وَ عَدُوُّ مَنْ تَكَلَّفَهُ وَالْعَاقِلُ غَفُورٌ وَالْجَاهِلُ خَتُورٌ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُكْرَمَ فَلِنْ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُهَانَ فَاخْشُنْ وَمَنْ كَرُمَ أَصْلُهُ لَانَ قَلْبُهُ وَ مَنْ خَشُنَ عُنْصُرُهُ غَلُظَ كَبِدُهُ وَمَنْ فَرَّطَ تَوَرَّطَ وَ مَنْ خَافَ الْعَاقِبَةَ تَثَبَّتَ عَنِ التَّوَغُّلِ فِيمَا لَا يَعْلَمُ وَ مَنْ هَجَمَ عَلَىٰ أَمْرٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ جَدَعَ أَنْفَ نَفْسِهِ وَ مَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَمْ يَفْهَمْ وَ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ لَمْ يَسْلَمْ، وَ مَنْ لَمْ يَسْلَمْ لَمْ يُكْرَمْ، وَمَنْ لَمْ يُكْرَمْ يُهْضَمْ وَمَنْ يُهْضَمْ كَانَ أَلْوَمَ وَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ كَانَ أَحْرَىٰ أَنْ يَنْدَمَ.

۲۹۔ مفضل ابن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ نہیں فلاح پائے گا وہ جسے عقل نہیں اور نہیں اس کو عقل جس کے پاس علم نہیں۔ جو فہم رکھتا ہے وہ شرافت حاصل کرے گا اور جو حلیم ہے وہ فتح پائے گا۔ علم سپر ہے راستی عزت ہے۔ جہل ذلت ہے اور فہم اور مال سے سخاوت کرنا باعثِ نجات ہے اور حُسن خلق جالبِ مودت ہے عالم زمانہ پر وسواس شیطانی کا غلبہ نہیں ہوتا اور پختہ کاری یہ ہے کہ لوگوں کی ظاہری حالت سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ اکثر لوگوں کا باطن خراب ہوتا ہے آدمی اور حکمت کے درمیان۔ عالم دانا نعمت ہے اور جاہل شقی ہے ان کے درمیان خدا دوست ہے جس نے اس کی معرفت حاصل کی اور پیروی ظن نہ کی۔ اور دشمن ہے اس کا جس نے اسے رب العالمین نہ سمجھا خردمند بخشنے والا بے ادبی کا ہے اور جاہل فریب دینے والا ہے اگر تو گرامی قدر ہونا چاہتا ہے تو نرمی کر اور اگر چاہتا ہے کہ لوگ تجھے ذلیل سمجھیں تو سختی کر جس کی نسل بزرگ ہوتی ہے اس کا دل نرم ہوتا ہے جس کی ذات بد ہوتی ہے اس کا دل سخت ہوتا ہے جو بولنے میں جلدی کرتا ہے وہ نجات سے دور رہتا ہے جو عافیت اندیش ہے وہ جس چیز کو نہیں جانتا اس سے دور رہنے میں خودداری کرتا ہے اور جو بغیر علم کسی چیز میں دخل دیتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے جو (نہیں جانتا کہ امام حق کون ہے)۔ وہ نہیں سمجھتا اور جو نہیں سمجھتا

وہ شبہات سے محفوظ نہیں رہتا اور جو ایسا نہیں وہ عزاز نہیں عبداللہ کریم ہے اور جو ایسا ہے وہ لوگوں کے درمیان سرزنش کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے وہ ملامت کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے اس کا نتیجہ ندامت ہے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَنِ اسْتَحْكَمَتْ لِي فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ احْتَمَلْتُهُ عَلَيْهَا وَ اغْتَفَرْتُ فَقْدَ مَا سِوَاهَا وَلَا أَغْتَفِرُ فَقْدَ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ، لِأَنَّ مُفَارَقَةَ الدِّينِ مُفَارَقَةُ الْأَمْنِ فَلَا يَتَهَنَّأُ بِحَيَاةٍ مَعَ مَخَافَةٍ، وَ فَقْدُ الْعَقْلِ فَقْدُ الْحَيَاةِ وَلَا يُقَاسُ إِلَّا بِالْأَمْوَاتِ.

۲۰ ۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جس میں نیک خصلتوں میں سے ایک خصلت بھی پاؤں گا تو میں اپنے شیعوں میں شمار کروں گا اس ایک خصلت کی وجہ سے اور معاف کر دوں گا اس کے ماسوا کو اور نہیں معاف کروں گا فقدان عقل کو اور فقدان دین کو۔ کیوں کہ دین سے مفارقت خوف ہے اور اس خوف کے ساتھ زندگی خوش گوار نہیں اور عقل کا نہ ہونا زندگی کا نہ ہونا ہے جس کا قیاس مردوں پر کرنا چاہیئے۔

٢١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُحَارِبِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ دَلِيلٌ عَلَى ضَعْفِ عَقْلِهِ.

۲۱ ۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ انسان کا اپنے نفس پر مغرور ہونا اس کی عقل کی کمزوری کی دلیل ہے۔

٢٢ ـ أَبُو عَبْدِاللهِ الْعَاصِمِيُّ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ أَصْحَابُنَا وَ ذُكِرَ الْعَقْلُ قَالَ: فَقَالَ عليه السلام: لَا يُعْبَأُ بِأَهْلِ الدِّينِ مِمَّنْ لَا عَقْلَ لَهُ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ مِمَّنْ يَصِفُ هَذَا الْأَمْرَ قَوْماً لَا بَأْسَ بِهِمْ عِنْدَنَا وَلَيْسَتْ لَهُمْ تِلْكَ الْعُقُولُ فَقَالَ: لَيْسَ هَؤُلَاءِ مِمَّنْ خَاطَبَ اللهُ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ، وَ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْكَ أَوْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ، بِكَ آخُذُ وَ بِكَ أُعْطِي.

۲۲ ۔ حسن ابن جہم سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے سامنے عقل کا ذکر آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اہل دین کے لئے وہ لوگ ساقط الاعتبار ہیں جن کو عقل نہیں۔ میں نے کہا۔ ہم شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن میں بظاہر کوئی عیب نظر نہیں آتا، لیکن وہ صاحب عقل نہیں۔ فرمایا تو یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے کہ جب اس نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا۔ آگے آ۔ پس وہ آگے آئی، پھر کہا پیچھے ہٹ، پس وہ پیچھے ہٹی، پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے تجھ سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے میں تیری ہی وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیرے ہی وجہ سے عطا کروں گا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ إِلَّا قِلَّةُ الْعَقْلِ قِيلَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ يَرْفَعُ رَغْبَتَهُ إِلَىٰ مَخْلُوقٍ فَلَوْ أَخْلَصَ نِيَّتَهُ لِلّٰهِ لَأَتَاهُ الَّذِي يُرِيدُ فِي أَسْرَعَ مِنْ ذٰلِكَ.

۲۳ ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر ایمان کے درمیان نہیں ہے فرق مگر قلت عقل کا۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیسے یا ابن رسول اللہ۔ فرمایا۔ کبھی بندہ اپنی حاجت کو دوسرے بندہ کی طرف لے جاتا ہے پس اگر اس امر میں اس کی نیت خالص ہوتی ہے اور اللہ کی طرف اس کی رجوع باقی رہتی ہے تو اللہ جلد اس کی حاجت کو بر لاتا ہے۔

۲۴ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ، عن أبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: بِالْعَقْلِ اسْتُخْرِجَ غَوْرُ الْحِكْمَةِ وَ بِالْحِكْمَةِ اسْتُخْرِجَ غَوْرُ الْعَقْلِ وَ بِحُسْنِ السِّيَاسَةِ يَكُونُ الْأَدَبُ الصَّالِحُ قَالَ: وَ كَانَ يَقُولُ: التَّفَكُّرُ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ كَمَا يَمْشِي الْمَاشِي فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَ قِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

الف [عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ إِنَّ أَوَّلَ الْأُمُورِ وَ مَبْدَأَهَا وَ قُوَّتَهَا وَ عِمَارَتَهَا الَّتِي لَا يُنْتَفَعُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِهِ الْعَقْلُ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ زِينَةً لِخَلْقِهِ وَ نُوراً لَهُمْ، فَبِالْعَقْلِ عَرَفَ الْعِبَادُ خَالِقَهُمْ

وَأَنَّهُمْ مَخْلُوقُونَ وَأَنَّهُ الْمُدَبِّرُ لَهُمْ وَأَنَّهُمُ الْمُدَبَّرُونَ وَأَنَّهُ الْبَاقِي وَهُمُ الْفَانُونَ، وَاسْتَدَلُّوا بِعُقُولِهِمْ عَلَى مَا رَأَوْا مِنْ خَلْقِهِ، مِنْ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَشَمْسِهِ وَقَمَرِهِ وَلَيْلِهِ وَنَهَارِهِ، أَنَّ لَهُ وَلَهُمْ خَالِقاً وَمُدَبِّراً لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزُولُ وَعَرَفُوا بِهِ الْحَسَنَ مِنَ الْقَبِيحِ وَأَنَّ الظُّلْمَةَ فِي الْجَهْلِ وَأَنَّ النُّورَ فِي الْعِلْمِ فَهَذَا مَا دَلَّهُمْ عَلَيْهِ الْعَقْلُ.

قِيلَ لَهُ: فَهَلْ يَكْتَفِي الْعِبَادُ بِالْعَقْلِ دُونَ غَيْرِهِ؟ قَالَ: إِنَّ الْعَاقِلَ لِدَلَالَةِ عَقْلِهِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ قِوَامَهُ وَزِينَتَهُ وَهِدَايَتَهُ عَلِمَ أَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّهُ وَعَلِمَ أَنَّ لِخَالِقِهِ مَحَبَّةً وَأَنَّ لَهُ كَرَاهَةً وَأَنَّ لَهُ طَاعَةً وَأَنَّ لَهُ مَعْصِيَةً فَلَمْ يَجِدْ عَقْلَهُ يَدُلُّهُ عَلَى ذَلِكَ وَعَلِمَ أَنَّهُ لَا يُوصَلُ إِلَيْهِ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَطَلَبِهِ وَأَنَّهُ لَا يَنْتَفِعُ بِعَقْلِهِ إِنْ لَمْ يُصِبْ ذَلِكَ بِعِلْمِهِ فَوَجَبَ عَلَى الْعَاقِلِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ الَّذِي لَا قِوَامَ لَهُ إِلَّا بِهِ.

ب ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ حُمْرَانَ وَصَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا غِنَاءَ أَخْصَبُ مِنَ الْعَقْلِ وَلَا فَقْرَ أَحَطُّ مِنَ الْحُمْقِ وَلَا اسْتِظْهَارَ فِي أَمْرٍ بِأَكْثَرَ مِنَ الْمَشُورَةِ فِيهِ]

وَهَذَا آخِرُ كِتَابِ الْعَقْلِ [وَالْجَهْلِ]

وَالْحَمْدُ لِلهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عقل سے حکمت حاصل ہوتی ہے اور حکمت سے عقل اور اچھی نگہبان سے ادب صالح حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تفکر عقل مند کے قلب کی حیات ہے جیسا کہ چلتا ہے چلنے والا تاریکیوں میں نور کے ساتھ خوبی نجات اور کمی درنگ کو لے کر

كِتَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(بَابُ)

فَرْضِ الْعِلْمِ وَ وُجُوبِ طَلَبِهِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

١. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْفَارِسِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ، أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

کتاب فضل علم

فرضِ علم و وجوب طلبِ علم و ترغیبِ علم

باب دوم (۲)

۱ـ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ والہ وسلم نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.

۲ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔

٣. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: هَلْ يَسَعُ النَّاسَ تَرْكُ الْمَسْأَلَةِ عَمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: لَا.

(۳) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیا یہ درست ہے کہ انسان کو جس چیز کے معلوم کرنے کی ضرورت ہو اس کے متعلق سوال ترک کردے۔ فرمایا نہیں۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوا أَنَّ كَمَالَ الدِّينِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ بِهِ، أَلَا وَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ أَوْجَبُ عَلَيْكُمْ مِنْ طَلَبِ الْمَالِ إِنَّ الْمَالَ مَقْسُومٌ مَضْمُونٌ لَكُمْ قَدْ قَسَمَهُ عَادِلٌ بَيْنَكُمْ وَضَمِنَهُ وَسَيَفِي لَكُمْ وَالْعِلْمُ مَخْزُونٌ عِنْدَ أَهْلِهِ وَقَدْ أُمِرْتُمْ بِطَلَبِهِ مِنْ أَهْلِهِ فَاطْلُبُوهُ.

۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگو سمجھ لو کہ کمال دین، طلب علم اور اس پر عمل کرنے میں ہے آگاہ ہو کہ علم کا طلب کرنا تمہارے لئے مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے کیونکہ مال تمہارے لئے تقسیم شدہ ہے اور خدا اس کا ضامن ہے یعنی رزق کا وہ تم تک ضرور پہنچے گا اور علم محفوظ ہے اس کے اہل کے پاس اور اس کی طلب کا تم کو حکم دیا گیا ہے پس جو اس کے اہل ہیں (آئمہ طاہرین)۔ ان سے طلب کرو۔

٥۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے آگاہ ہو کہ اللہ طالبان علم کو دوست رکھتا ہے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ

أبي حمزة قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: تفقهوا في الدين فإنه من لم يتفقه منكم في الدين فهو أعرابي إن الله يقول [في كتابه]: وليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم إذا رجعوا إليهم لعلهم يحذرون.

٦۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دینی مسائل کو یاد کرو جو تم میں ایسا نہ کرے گا تو وہ بدو عرب کی مانند ہوگا۔ خدا قرآن میں کہتا ہے علم دین لوگ حاصل کریں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب وہ ان کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ عذر کریں۔

٧ ـ الحسين بن محمد، عن جعفر بن محمد، عن القاسم بن الربيع، عن مفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: عليكم بالتفقه في دين الله ولا تكونوا أعراباً فإنه من لم يتفقه في دين الله لم ينظر الله إليه يوم القيامة ولم يزك له عملاً.

٧۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے لئے علم دین حاصل کرنا لازم ہے اور تم بدو عرب نہ بنو کیونکہ وہ علم دین حاصل نہیں کرتے تم ان میں سے نہ بنو جن پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ کرے گا اور اس کے لئے کوئی عمل پاکیزہ نہ جائے گا۔

٨ ـ محمد بن إسماعيل، عن الفضل بن شاذان، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن دراج عن أبان بن تغلب، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: لوددت أن أصحابي ضربت رؤوسهم بالسياط حتى يتفقهوا.

٨ ـ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ میرے اصحاب کے سروں پر کوڑے مارے جائیں تاکہ وہ علم دین حاصل کریں۔

٩ ـ علي بن محمد، عن سهل بن زياد، عن محمد بن عيسى، عمن رواه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال له رجل: جعلت فداك رجل عرف هذا الأمر، لزم بيته ولم يتعرف إلى أحد من إخوانه! قال: فقال: كيف يتفقه هذا في دينه!

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی نے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے آپ کی امامت کو پہچان لیا ہے اور خانہ نشین ہو گیا ہے اپنے بھائیوں میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ فرمایا اس کو علم کیسے حاصل ہوگا۔ درآنحالیکہ معلومات کا دروازہ اس نے اپنے اوپر بند کر لیا۔

باب سوئم (۳)

صفتِ علم وفضیلت علم وعلماء

صِفَةِ الْعِلْمِ وَفَضْلِهِ وَفَضْلِ الْعُلَمَاءِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ قَدْ أَطَافُوا بِرَجُلٍ فَقَالَ : مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ : عَلَّامَةٌ فَقَالَ : وَمَا الْعَلَّامَةُ ؟ فَقَالُوا لَهُ : أَعْلَمُ النَّاسِ بِأَنْسَابِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا وَ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْأَشْعَارِ وَالْعَرَبِيَّةِ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ذَاكَ عِلْمٌ لَا يَضُرُّ مَنْ جَهِلَهُ وَلَا يَنْفَعُ مَنْ عَلِمَهُ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّمَا الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ وَ مَا خَلَاهُنَّ فَهُوَ فَضْلٌ .

۱۔ امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ مسجد میں تھے تو لوگوں کو ایک شخص کے گرد جمع پایا۔ فرمایا۔ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا ہے یہ علامہ ہے فرمایا کیسا علامہ، انھوں نے کہا۔ یہ انساب عرب کا سب سے بہتر جاننے والا ہے اور ان کے وقائع کا عالم ہے اور ایام جاہلیت کے اشعار عربیہ سے واقف ہے حضرت نے فرمایا یہ ایسا علم ہے کہ جس کے نہ جاننے سے کوئی نقصان نہیں اور جاننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں آیات محکمات کے متعلق، فریضہ

عادلہ کے متعلق اور سنتِ قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضلِ الٰہی ہے۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِرْهَماً وَلَا دِينَاراً وَ إِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً ، فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هٰذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ ؟ ، فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

٢ـ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا۔ اس نے کافی نصیب پالیا۔ پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہلبیت کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر نے امت کے لئے چھوڑا ہے اس کے وارث ہم اہلبیت رسول ہیں جو عادل ہیں جو رد کرتے ہیں غالین کی تحریف اور اہلِ باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ.

٣ـ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب خدا کسی بندے سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم دین عطا کرتا ہے

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ: الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ تَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ.

٤ـ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کمال نام ہے علم دین حاصل کرنے، مصیبت پر صبر کرنے اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے کا۔

۵ ۔ محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ ، عن محمد بن سنان ، عن إسماعیل بن جابر عن أبي عبد الله علیه السلام قال: العلماء اُمناء ، والأتقیاء حصون والأوصیاء سادة .
وفي روایة اُخریٰ: العلماء منار والأتقیاء حصون والأوصیاء سادة .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے علماء اسرار الٰہیہ کے امانتدار ہیں اور اتقیاء مستحکم قلعے ہیں کہ دشمنوں کے حملوں سے بچاتے ہیں اور اوصیاء سردار اُمت ہیں۔ دوسری روایت میں ہے علماء منار ہدایت ہیں اتقیاء قلعہ ہیں اور اوصیاء سردار ہیں۔

۶۔ أحمد بن إدریس ، عن محمد بن حسان ، عن إدریس بن الحسن ، عن أبي إسحاق الکندي ، عن بشیر الدهان قال : قال أبو عبد الله علیه السلام . لا خیر فیمن لا یتفقه من أصحابنا ، یا بشیر إن الرجل منهم إذا لم یستغن بفقهه احتاج إلیهم فإذا احتاج إلیهم أدخلوه في باب ضلالتهم و هو لا یعلم .

۶۔ بشیر الدہان سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے اصحاب میں بہتری نہیں ہے اس کے لئے جو علم دین حاصل نہیں کرتا۔ اے بشیر جو شخص علم دین حاصل نہیں کرتا وہ دوسروں کی طرف محتاج ہوتا ہے اور جب محتاج ہوتا ہے تو وہ اس کو گمراہی کے دروازے میں داخل کر دیتے ہیں اور پھر وہ کچھ نہیں جانتا۔

۷۔ علي بن محمد ، عن سهل بن زیاد ، عن النوفلي ، عن السکوني ، عن أبي عبد الله علیه السلام عن آبائه علیهم السلام قال : قال رسول الله صلی الله علیه وآله : لا خیر في العیش إلا لرجلین عالم مطاع ، أو مستمع واع .

۷۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عیش میں بہتری نہیں ہے مگر دو شخصوں کے لئے ایک وہ جو سنتا ہے اور عمل کرتا ہے دوسرے وہ جو سنتا ہے اور اپنے دل میں محفوظ رکھتا ہے۔

۸۔ علي بن إبراهیم ، عن أبیه ، عن ابن أبي عمیر ؛ و محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي عمیر ، عن سیف بن عمیرة ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر علیه السلام قال : عالم ینتفع بعلمه

أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ عَابِدٍ

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

۹۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: رَجُلٌ رَاوِيَةٌ لِحَدِيثِكُمْ يَبُثُّ ذٰلِكَ فِي النَّاسِ وَ يُشَدِّدُهُ فِي قُلُوبِهِمْ وَ قُلُوبِ شِيعَتِكُمْ وَ لَعَلَّ عَابِداً مِنْ شِيعَتِكُمْ لَيْسَتْ لَهُ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الرَّاوِيَةُ لِحَدِيثِنَا يُشَدِّدُ بِهِ قُلُوبَ شِيعَتِنَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ.

۹۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص آپ کی احادیث کی روایت کرتا ہے اور اس کو لوگوں میں مشہور کرتا ہے اور لوگوں کے اور آپ کے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسرا شخص عابد ہے۔ مگر وہ روایت نہیں کرتا آپ کی احادیث کو۔ ان میں کون افضل ہے۔

فرمایا ہماری احادیث کا روایت کرنے والا۔ اور ہمارے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرنے والا ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

(بَابُ أَصْنَافِ النَّاسِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ آلُوا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِلَى ثَلَاثَةٍ: آلُوا إِلَى عَالِمٍ عَلَى هُدًى مِنَ اللّٰهِ قَدْ أَغْنَاهُ اللّٰهُ بِمَا عَلِمَ عَنْ عِلْمِ غَيْرِهِ وَ جَاهِلٍ مُدَّعٍ لِلْعِلْمِ لَا عِلْمَ لَهُ مُعْجَبٍ بِمَا عِنْدَهُ وَ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا وَ فَتَنَ غَيْرَهُ وَ مُتَعَلِّمٍ مِنْ عَالِمٍ عَلَى سَبِيلِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ وَ نَجَاةٍ ثُمَّ هَلَكَ مَنِ ادَّعَى وَ خَابَ مَنِ افْتَرَى.

باب چہارم (۴)

بیان اصناف مردم

۱- امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ لوگوں نے بعد رسول اللہ تین قسم کے لوگوں کو اپنا والی بنایا۔ ایک وہ عالم جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہے اور اللہ نے اس کو علم غیر سے بے پروا کر دیا ہے دوسرے جاہل مدعی علم جس کے پاس علم نہیں۔ مگر جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر مغرور ہے۔ دنیا نے اسے دھوکا دیا ہے اور اس نے لوگوں کو، تیسرے وہ ہے جو ایسے عالم سے علم حاصل کرتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہے وہ صاحب نجات ہے پس جس نے جھوٹا دعوئے علم کیا وہ ہلاک ہو گیا جس نے افترا پردازی کی وہ نقصان میں رہا۔

٢ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَن أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: النَّاسُ ثَلَاثَةٌ: عَالِمٌ وَ مُتَعَلِّمٌ وَ غُثَاءٌ.

۲- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ آدمی تین قسم کے ہیں۔ عالم، متعلم اور بیہودہ کار (جو حق و باطل کو نہیں جانتے)

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أُغْدُ عَالِماً أَوْ مُتَعَلِّماً أَوْ أَحِبَّ أَهْلَ الْعِلْمِ وَلَا تَكُنْ رَابِعاً فَتَهْلِكَ بِبُغْضِهِمْ.

۳- ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہر صبح کو تین میں سے ایک بنو یا عالم یا متعلم یا اہل علم کے دوست، چوتھا مت بنو ورنہ تم ان کی عداوت میں ہلاک ہو جاؤ گے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ وَ غُثَاءٍ، فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ، وَسَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

۴۔ جمیل سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں:۔ عالم، متعلم اور بیہودہ کار۔ پس ہم عالم ہیں ہمارے شیعہ متعلم اور لوگ بیہودہ کار۔

بَابُ ثَوَابِ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ؛ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِهِ وَ إِنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

باب پنجم (۵)
ثواب عالم و متعلم

۱۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا۔ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرتا ہے اللہ اس کو جنت کی طرف لے جاتا ہے اور ملائکہ اپنے پروں کو طالب علم کے لئے بچھاتے ہیں کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور آسمان اور زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ دریا

کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

اور فرمایا کہ عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور چاندنی رات ہے۔ اور علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں چھوڑتے اپنی امت کے لئے درہم و دینار، بلکہ چھوڑتے ہیں علم دین کو۔ پس جس نے اس کو حاصل کیا، اس نے بڑا نصیبہ پایا۔

توضیح: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نظام سرمایہ داری قائم کرنے دنیا میں نہیں آتے۔ بلکہ علم دین کی تعلیم کے لئے دنیا میں آتے ہیں جو مال خدا نے ان کے اور ان کی اولاد کے بسر اوقات کے لئے مخصوص کیا ہوتا ہے وہ انبیاء کے بعد ان کی اولاد کو ورثہ میں پہنچتا ہے تاکہ وہ ذلت کی زندگی بسر نہ کریں اور دوسروں کے محتاج بن کر اپنی خودداری اور اپنے روحانی اقتدار کو نہ کھو بیٹھیں ہمارے رسولؐ نے جو ترکہ چھوڑا وہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تھا اگر حدیث لانورث ولا نورث کو صحیح تسلیم کیا جائے تو رسولؐ نے اپنے باپ کے ترکہ سے ان کی کنیز ام ایمن کو کیسے ورثہ میں پایا اور رسولؐ کے ورثہ میں ازواج نے مکانات کیسے حاصل کئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرُ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ وَلَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ وَعَلِّمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَّمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ.

۲۔ ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ جو تعلیم دیتے ہیں علم کی تم میں سے ان کا اجر ویسا ہی ہے جیسا طالب علم کا ہے اور اس کے لئے فضل خداوندی ہے پس جنہوں نے علم حاصل کیا صاحبان علم سے اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دی جیسا کہ تم کو علماء نے تعلیم دی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَلَّمَ خَيْراً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْرِي ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ: إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ مَاتَ. قَالَ: وَإِنْ مَاتَ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی کو علم دین دیا۔ اس کو عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا۔ میں نے کہا اگر وہ اپنے غیر کو سکھلائے تو فرمایا اگر وہ تمام لوگوں کو سکھاتا رہے گا تو بھی یہی صورت رہے گی ہر ایک کا ثواب اس کو ملے گا۔ میں نے کہا اگر مرد اول مر جائے اور دوسرا اسکی تعلیم لوگوں کو یاد دلائے تو بھی ثواب ملے گا۔ فرمایا تو بھی ثواب ملے گا۔

۴۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً وَمَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو امر دین میں سے کسی ایک چیز کی تعلیم کرے اس کا وہی اجر ہوگا جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے اس کے اجر سے کوئی شے کم نہ ہوگی اور جو گمراہی کی کوئی بات تعلیم دے گا تو اس کا وہی گناہ ہوگا۔ جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے کوئی شے کم نہ ہوگی

۵۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ وَلَوْ بِسَفْكِ الْمُهَجِ وَ خَوْضِ اللُّجَجِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ أَوْحَىٰ إِلَىٰ دَانْيَالَ أَنَّ أَمْقَتَ عَبِيدِي إِلَيَّ الْجَاهِلُ الْمُسْتَخِفُّ بِحَقِّ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّارِكُ لِلْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ وَ أَنَّ أَحَبَّ عَبِيدِي إِلَيَّ التَّقِيُّ الطَّالِبُ لِلثَّوَابِ الْجَزِيلِ اللَّازِمُ لِلْعُلَمَاءِ التَّابِعُ لِلْحُلَمَاءِ، الْقَابِلُ عَنِ الْحُكَمَاءِ.

۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ طلب علم دین میں کیا فائدہ ہے تو البتہ طلب کرتے اس کو جان کے زوال کی صورت میں مصائب کے گرداب میں غوطہ لگانے کی صورت میں خدا نے دانیال پیغمبر کو وحی کی کہ میرا سب سے زیادہ دشمن وہ جاہل ہے جو اہل علم کے حق کو چھپاتا ہے اور ان کی پیروی کو ترک کرتا ہے اور میرا سب سے زیادہ محبوب بندہ ثواب عظیم کا طالب ہے وہ علماء کے ساتھ رہتا ہے حکماء کا تابع ہے اور حکماء کی باتوں کا قبول کرنے والا ہے۔

٦- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَمِلَ بِهِ وَ عَلَّمَ لِلَّهِ دُعِيَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ عَظِيماً فَقِيلَ: تَعَلَّمَ لِلَّهِ وَ عَمِلَ لِلَّهِ وَعَلَّمَ لِلَّهِ.

٦- فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جس نے علم دین کو سیکھا یا اس پر عمل کیا اور فی سبیل اللہ تعلیم دی تو ملکوت سموات میں وہ بڑی عزت کے ساتھ پکارا گیا اور اس کے لئے کہا گیا کہ اس نے خوشنودی خدا کے لئے عمل کیا اور خوشنودی خدا کے لئے دوسروں کو سکھایا۔

باب ششم (٦)

صفت علماء

(بَابُ صِفَةِ الْعُلَمَاءِ)

١- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ تَزَيَّنُوا مَعَهُ بِالْحِلْمِ وَ الْوَقَارِ وَ تَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُونَهُ الْعِلْمَ وَ تَوَاضَعُوا لِمَنْ طَلَبْتُمْ مِنْهُ الْعِلْمَ، وَلَا تَكُونُوا عُلَمَاءَ جَبَّارِينَ فَيَذْهَبَ بَاطِلُكُمْ بِحَقِّكُمْ.

(١) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علم دین کو حاصل کرو اور حلم و وقار سے اس کو زینت دو اور فروتنی کرو ان کے سامنے جن سے علم طلب کرتے ہو اور جبر پسند عالم نہ بنو ورنہ تمہاری باطل پرستی حق سے تم کو ہٹا دے گی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ» قال: يَعْنِي بِالْعُلَمَاءِ مَنْ صَدَّقَ فِعْلُهُ قَوْلَهُ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فِعْلُهُ قَوْلَهُ فَلَيْسَ بِعَالِمٍ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ آیہ انما یخشی اللہ۔ الخ کے متعلق کہ مراد وہ علماء ہیں کہ جن کا فعل ان کے قول کے مطابق ہو۔ اور جن کا فعل مطابق قول نہ ہو۔ وہ عالم نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقِّ الْفَقِيهِ: مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ، وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ، وَلَمْ يَتْرُكِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَهُّمٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَفَكُّرٌ.

۳۔ فرمایا امیر المومنین ؑ نے آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ سچا عالم دین کون ہے وہ ہے جو مایوس نہ کرے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے، اور نہ بے خوف بنائے ان کو عذاب خدا سے اور نہ اجازت دے ان کو خدا کی نافرمانی کی۔ اور قرآن کی تلاوت ترک نہ کرے دوسری کتابوں کی طرف رغبت سے۔ آگاہ ہو نہیں ہے نیکی اس علم میں جس میں دانشمندی نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس قرآن میں جس میں تدبر نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں تفکر نہ ہو۔

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَهُّمٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا فِقْهَ فِيهَا، أَلَا لَا خَيْرَ فِي نُسُكٍ لَا وَرَعَ فِيهِ.

ایک دوسری روایت میں ہے نہیں ہے بہتری اس علم میں جس میں فہم نہ ہو۔ نہیں ہے بہتری اس قرأت میں جس میں تدبر نہ ہو۔ نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جو علم دین کی واقفیت کے بغیر ہو اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں پرہیزگاری نہ ہو۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ جَمِيعاً، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْفِقْهِ الْحِلْمَ وَالصَّمْتَ.

۴۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ علم دین کی علامت یہ ہے کہ عالم دین صاحب حلم و خموشی ہے۔

٥۔ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا يَكُونُ السَّفَهُ وَالْغِرَّةُ فِي قَلْبِ الْعَالِمِ

۵۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا سفہ اور غرہ قلب عالم میں نہیں ہوتے یعنی شیطانی فریب میں عالم نہیں آتا۔

٦۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام: يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ لِي إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ اقْضُوهَا لِي، قَالُوا: قُضِيَتْ حَاجَتُكَ يَا رُوحَ اللهِ، فَقَامَ فَغَسَلَ أَقْدَامَهُمْ فَقَالُوا: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا يَا رُوحَ اللهِ! فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالْخِدْمَةِ الْعَالِمُ، إِنَّمَا تَوَاضَعْتُ هَكَذَا لِكَيْمَا تَتَوَاضَعُوا بَعْدِي فِي النَّاسِ كَتَوَاضُعِي لَكُمْ، ثُمَّ قَالَ عِيسَى عليه السلام: بِالتَّوَاضُعِ تُعْمَرُ الْحِكْمَةُ لَا بِالتَّكَبُّرِ، وَكَذَلِكَ فِي السَّهْلِ يَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِي الْجَبَلِ.

۶۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا میری ایک حاجت ہے اسے پورا کرو۔ انھوں نے کہا۔ اے روح اللہ ہم ضرور پورا کریں گے۔ پس حضرت اٹھے اور ان کے پیر دھونے لگے انھوں نے کہا۔ اے روح اللہ یہ کام تو ہمارے لئے زیادہ زیبا تھا ہم اس خدمت کے زیادہ حقدار تھے فرمایا۔ میں نے از راہ تواضع کیا ہے تاکہ میرے بعد تم بھی اسی طرح فروتنی اختیار کرو۔ فرمایا تواضع سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ تکبر سے اسی طرح زمین ہموار میں نباتات اُگتی ہے نہ کہ پہاڑ پر۔

٧ـ عَليُّ بْنُ إبْراهيمَ، عَنْ أبيهِ، عَنْ عَليِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: كانَ أميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام يقول: يا طالِبَ الْعِلْمِ إنَّ لِلْعالِمِ ثَلاثَ عَلاماتٍ: الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالصَّمْتَ، وَلِلْمُتَكَلِّفِ ثَلاثَ عَلاماتٍ: يُنازِعُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَيَظْلِمُ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ وَيُظاهِرُ الظَّلَمَةَ.

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالمِ دین کی تین علامتیں ہیں، علم، حلم اور خاموشی اور بہ تکلف عالم بننے والے کی تین علامتیں ہیں۔ معصیت میں اپنے مافوق کے ساتھ جھگڑا کرتا ہے اپنے سے کم پر غلبہ چاہتا ہے اور ظالموں کی مدد کرتا ہے۔

(بابُ حَقِّ الْعالِمِ)

١ـ عَليُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: كانَ أميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام يَقُولُ: إنَّ مِنْ حَقِّ الْعالِمِ أنْ لا تُكْثِرَ عَلَيْهِ السُّؤالَ وَلا تَأْخُذَ بِثَوْبِهِ وَإذا دَخَلْتَ عَلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ جَميعاً وَخُصَّهُ بِالتَّحِيَّةِ دُونَهُمْ وَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلا تَجْلِسْ خَلْفَهُ وَلا تَغْمِزْ بِعَيْنِكَ وَلا تُشِرْ بِيَدِكَ وَلا تُكْثِرْ مِنَ الْقَوْلِ: قالَ فُلانٌ وَقالَ فُلانٌ، خِلافاً لِقَوْلِهِ وَلا تَضْجَرْ بِطُولِ صُحْبَتِهِ فَإنَّما مَثَلُ الْعالِمِ مَثَلُ النَّخْلَةِ تَنْتَظِرُها حَتّى يَسْقُطَ عَلَيْكَ مِنْها شَيْءٌ وَالْعالِمُ أعْظَمُ أجْراً مِنَ الصّائِمِ الْقائِمِ الْغازي في سَبيلِ اللهِ.

باب ہفتم (۷)

عالم کا حق

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم کا حق یہ ہے کہ اس سے بہت زیادہ سوال نہ کرو اور اس کا دامن نہ پکڑو۔ اگر وہ مجلس سے اٹھنا چاہے اور جب اس کے پاس جاؤ اور کچھ لوگ اس کے پاس بیٹھے ہوں تو سب کو سلام کرو اور خصوصیت سے

اس کو سلام کرو۔ اس کے سامنے بیٹھو پیچھے نہ بیٹھو اور اپنی آنکھ سے اشارہ نہ کرو اور ہاتھ سے بھی اشارہ نہ کرو اور زیادہ نہ بولو۔ کہ فلاں فلاں نے آپ کے قول کے خلاف یہ کہا ہے اور طول صحبت سے اس کو پریشان نہ کرو۔ عالم کی مثال درخت کی سی ہے کہ تم انتظار کرتے رہو کہ اس سے کوئی شے تمہارے اوپر گرے۔ عالم کا اجر روزہ دار، نماز گذار اور فی سبیل اللہ غازی سے زیادہ ہے۔

(بابُ فَقْدِ الْعُلَمَاءِ)

١۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبَّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ فَقِيهٍ .

باب ہشتم (۸)

موت علماء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس کے لئے عالم دین کی موت ہر مومن کی موت سے زیادہ محبوب ہے

٢۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ الْفَقِيهُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ .

٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مومن عالم دین مرجاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کوئی شے بند نہیں کرسکتی۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَبِقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي

كان يعبد الله عليها وأبواب السماء التي كان يصعد فيها بأعماله، وثلم في الإسلام ثلمة لا يسدها شيء لأن المؤمنين الفقهاء حصون الإسلام كحصن سور المدينة لها.

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی مومن فقیہ مرجاتا ہے تو ملائکہ اس کے لئے روتے ہیں اور زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر اس نے خدا کی عبادت کی ہو اور وہ آسمان کے دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر کو گئے ہیں اور اس کے مرنے سے اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کوئی شئے بند نہیں کر سکتی کیونکہ علمائے دین اسلام کے اسی طرح کے قلعے ہیں جس طرح شہر پناہ والی دیواریں شہر کے گرد ہوتی ہیں۔

٤۔ وعنه، عن أحمد، عن ابن محبوب، عن أبي أيوب الخزاز، عن سليمان بن خالد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما من أحد يموت من المؤمنين أحب إلى إبليس من موت فقيه.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عالم دین کی موت ہے

٥۔ علي بن محمد، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط، عن عمه يعقوب بن سالم، عن داود بن فرقد قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إن أبي كان يقول: إن الله عز وجل لا يقبض العلم بعد ما يهبطه ولكن يموت العالم فيذهب بما يعلم فتليهم الجفاة فيضلون ويضلون ولا خير في شيء ليس له أصل.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے علم کو نازل کرنے کے بعد نہیں روکا۔ مگر جب کوئی عالم دین مرجاتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنا علم لے جاتا ہے اس کی جگہ لے لیتے ہیں وہ ظن پرست اور باطل نواز جو خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی اصل نہیں ہوتی۔

٦۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن علي، عمن ذكره، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان علي بن الحسين عليهما السلام يقول: إنه يسخي نفسي في سرعة الموت والقتل

فِینا قَوْلُ اللہِ: «أَوَلَمْ یَرَوْا أَنَّا نَأْتِی الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا» وَهُوَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ.

۶۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تکلیف ہوتی ہے میرے نفس کو سرعت موت اور قتل سے اور ہمارے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ ہم آتے ہیں اور خراب کرتے ہیں اطراف زمین کو اور اس سے مراد ہے علماء کا مرنا۔

(بَابُ مُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَصُحْبَتِهِمْ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ قَوْماً يَذْكُرُونَ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ عَالِماً نَفَعَكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلاً عَلَّمُوكَ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِرَحْمَتِهِ فَيَعُمَّكَ مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْماً لَا يَذْكُرُونَ اللهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ عَالِماً لَمْ يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ كُنْتَ جَاهِلاً يَزِيدُوكَ جَهْلاً وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِعُقُوبَةٍ فَيَعُمَّكَ مَعَهُمْ.

باب نہم (۹)

مجالستہ علماء اور ان کی صحبت

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجالس علماء کو اپنی نظر میں رکھ۔ اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھ، اگر تو عالم ہے تو تجھ کو تیرا علم نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دیں گے اور شاید اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے پاس مت بیٹھو اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھ میں اور جہالت پیدا کر دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے جو تجھے بھی گھیرلے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مُحَادَثَةُ الْعَالِمِ عَلَى الْمَزَابِلِ خَيْرٌ مِنْ مُحَادَثَةِ الْجَاهِلِ عَلَى الزَّرَابِيِّ

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ عالموں کے ساتھ مزبلوں (کوڑا گھر) پر بیٹھنا بہتر ہے۔ جاہل کے ساتھ مسندوں پر بیٹھنے سے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: قَالَتِ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى: يَا رُوحَ اللَّهِ! مَنْ نُجَالِسُ؟ قَالَ مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللَّهَ رُؤْيَتُهُ وَ يَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَ يُرَغِّبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ.

۳۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں۔ فرمایا جن کی صورت سے ذکر خدا یاد آئے، جن کی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو جن کے عمل سے آخرت کی طرف رغبت ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مُجَالَسَةُ أَهْلِ الدِّينِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۴۔ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ اہل دین کے پاس بیٹھنا شرف دنیا و آخرت ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَجْلِسٌ أَجْلِسُهُ إِلَى مَنْ أَثِقُ بِهِ أَوْثَقُ فِي نَفْسِي مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں بیٹھتا ہوں مرد دانا کی مجلس میں جس پر مجھے اعتماد ہو یہ بیٹھنا مجھے پسند آتا ہے۔ اس کی ایک سال کی عبادت سے۔

باب دہم (۱۰)

عالم سے سوال اور مذاکرہ

(بَابُ سُؤَالِ الْعَالِمِ وَ تَذَاكُرِهِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَجْدُورٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَغَسَّلُوهُ فَمَاتَ قَالَ: قَتَلُوهُ أَلَّا سَأَلُوا فَإِنَّ دَوَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ چیچک والا جنب ہوا۔ لوگوں نے اسے نہلا دیا۔ جس سے وہ مر گیا۔ فرمایا انھوں نے اسے قتل کیا کسی عالم سے کیوں نہ پوچھا۔ آگاہ ہو کہ مسائل دین سے نادانی ایک درد ہے جس کی دوا صرف سوال ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالُوا: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِحُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ فِي شَيْءٍ سَأَلَهُ: إِنَّمَا يَهْلِكُ النَّاسُ لِأَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حمران بن اعین سے فرمایا لوگ اس لیے ہلاک ہوتے ہیں کہ وہ سوال نہیں کرتے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ عَلَيْهِ قُفْلٌ وَ مِفْتَاحُهُ الْمَسْأَلَةُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم دین پر تالہ لگا ہوا ہے جس کی کنجی سوال کرنا ہے۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَسَعُ النَّاسَ حَتَّى يَسْأَلُوا وَ يَتَفَقَّهُوا وَ يَعْرِفُوا إِمَامَهُمْ وَ يَسَعُهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تَقِيَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ معلومات میں وسعت پیدا نہ ہوگی جب تک لوگ پوچھیں گے نہیں علم دین حاصل نہ کریں گے اور اپنے امام کو پہچانیں گے نہیں اور ان کو چاہیئے کہ بحالت تقیہ بھی جو امام کہیں اس کو لیں۔

٥ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أُفٍّ لِرَجُلٍ لَا يُفَرِّغُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ لِأَمْرِ دِينِهِ فَيَتَعَاهَدَهُ وَيَسْأَلَ عَنْ دِينِهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۵۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وائے ہو اس شخص پر جو فارغ نہیں بناتا اپنے نفس کو ہر کام سے روز جمعہ امر دین کے لئے تاکہ مسائل دین لوگوں سے پوچھے اور اپنی آخرت کو درست کرے۔ ایک روایت میں بجائے اُفٍّ لِرَجُلٍ کے اُخْرٰی لِكُلِّ مُسْلِمٍ ہے

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَيْنَ عِبَادِي مِمَّا تَحْيَىٰ عَلَيْهِ الْقُلُوبُ الْمَيِّتَةُ إِذَا هُمُ انْتَهَوْا فِيهِ إِلَىٰ أَمْرِي.

۶۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ رَحِمَ اللهُ عَبْدًا أَحْيَا الْعِلْمَ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا إِحْيَاؤُهُ؟ قَالَ: أَنْ يُذَاكِرَ بِهِ

أَهْلَ الدِّينِ وَ أَهْلَ الْوَرَعِ.

۷۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا۔ خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے۔ میں نے کہا اس کی زندگی کیا ہے فرمایا اسے اہلِ دین اور اہلِ ورع کا ذکر کرنا چاہیئے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: تَذَاكَرُوا وَ تَلَاقَوْا وَ تَحَدَّثُوا فَإِنَّ الْحَدِيثَ جِلَاءٌ لِلْقُلُوبِ إِنَّ الْقُلُوبَ لَتَرِينُ كَمَا يَرِينُ السَّيْفُ وَ جِلَاؤُهَا الْحَدِيثُ

۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو۔ اور آپس میں بات چیت کرو کہ یہ چیز قلوب میں جِلا پیدا کرتی ہے۔ قلوب بھی اسی طرح چمکدار رہتے ہیں جس طرح تلوار کا زنگ دور کرنے سے تلوار اور حدیث اس کو جِلا بخشتی ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَةٌ وَ الدِّرَاسَةُ صَلَاةٌ حَسَنَةٌ.

۹۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم ہوتا ہے اور درس کا ثواب مقبول نماز کے برابر ہے

باب یازدہم (۱۱)
بذل علم

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْخُذْ

عَلَى الْجُهَّالِ عَهْداً بِطَلَبِ الْعِلْمِ حَتَّى أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ عَهْداً بِبَذْلِ الْعِلْمِ لِلْجُهَّالِ ، لِأَنَّ الْعِلْمَ كَانَ قَبْلَ الْجَهْلِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا جاہلوں سے عہد طلب علم کا جب تک علماء سے عہد نہیں لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو کیونکہ علم قبل جہالت ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْآيَةِ : «وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ» قَالَ لِيَكُنِ النَّاسُ عِنْدَكَ فِي الْعِلْمِ سَوَاءً.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، مت روگردانی کرو لوگوں سے، فرمایا حضرت نے مراد یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں۔

۳۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: زَكَاةُ الْعِلْمِ أَنْ تُعَلِّمَهُ عِبَادَاللَّهِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوٰۃ وہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام خَطِيباً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تُحَدِّثُوا الْجُهَّالَ بِالْحِكْمَةِ فَتَظْلِمُوهَا ، وَلَا تَمْنَعُوهَا أَهْلَهَا فَتَظْلِمُوهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا۔ جہال سے دانائی کی باتیں کرو ورنہ یہ ان پر ظلم ہوگا اور اہل علم کو صحبت سے رد کو مت۔

باب دوازدہم (۱۲)

بغیر علم بات کہنے کی ممانعت

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ: قَالَ [لِي] أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَنْهَاكَ عَنْ خَصْلَتَيْنِ فِيهِمَا هَلَاكُ الرِّجَالِ: أَنْهَاكَ أَنْ تَدِينَ اللَّهَ بِالْبَاطِلِ وَ تُفْتِيَ النَّاسَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تم کو دو ایسی خصلتوں سے منع کرتا ہوں جن سے لوگ ہلاک ہو گئے میں نہی کرتا ہوں، احکام دین کی تردید باطل سے نہ کرو۔ اور جو نہیں جانتے اس کے متعلق لوگوں کو فتوے نہ دو۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِيَّاكَ وَ خَصْلَتَيْنِ فَفِيهِمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ: إِيَّاكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِرَأْيِكَ أَوْ تَدِينَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۲) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو دو عادتوں سے بچاؤ کہ ان کی وجہ سے لوگ ہلاک ہو گئے اپنی رائے سے فتویٰ نہ دو اور جو بات نہیں جانتے اس میں پیروی ظن نہ کرو۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ وَ لَحِقَهُ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِفُتْيَاهُ.

(۳) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے بغیر علم کے اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کرتے ہیں اور جس نے اس کے فتوے پر عمل کیا ہے اس کا گناہ بھی اسی کے سر آتا ہے۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانِ الْأَحْمَرِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا عَلِمْتُمْ فَقُولُوا وَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَقُولُوا:

اللهُ أَعْلَمُ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْتَزِعُ الْآيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَخِرُّ فِيهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو نہیں جانتے اس کے متعلق فتویٰ نہ دو اور کہو اللہ اعلم ہے ایک آدمی جو متشابہات قرآن کی وہ تفسیر بیان کرتا ہے جو حقیقت سے اتنی دور ہوتی ہے جیسے زمین آسمان سے تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُهُ أَنْ يَقُولَ: اللهُ أَعْلَمُ، وَلَيْسَ لِغَيْرِ الْعَالِمِ أَنْ يَقُولَ ذَلِكَ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم کو چاہیے کہ جب اس سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہے اللہ بہتر جانتا ہے اور غیر عالم یہ کہنے کا بھی حقدار نہیں کیونکہ اس سے لوگوں کو دھوکا اس کا عالم ہونے کا ہوتا ہے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ: لَا أَدْرِي وَلَا يَقُلْ: اللهُ أَعْلَمُ، فَيُوقِعَ فِي قَلْبِ صَاحِبِهِ شَكّاً وَإِذَا قَالَ الْمَسْؤُولُ: لَا أَدْرِي فَلَا يَتَّهِمُهُ السَّائِلُ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب معلوم نہ ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ میں نہیں جانتا۔ یہ نہ کہے کہ اللہ جانتا ہے ورنہ سائل کے دل میں شک پڑے گا کہ یہ جانتا ہے اور جب کہے گا کہ میں نہیں جانتا تو سائل اس کو متہم نہ کرے گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: أَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَيَقِفُوا عِنْدَ مَا لَا يَعْلَمُونَ

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے۔ فرمایا وقت ضرورت جو جانتے ہوں بیان کریں اور جو نہیں جانتے اس سے رک جائیں۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ يُونُسَ [بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ] عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خَصَّ عِبَادَهُ بِآيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِهِ أَنْ لَا يَقُولُوا حَتَّى يَعْلَمُوا، وَلَا يَرُدُّوا مَا لَمْ يَعْلَمُوا وَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ» وَ قَالَ: «بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَ لَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ».

٨ - امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے اپنی کتاب میں دو باتوں کی طرف، ایک بے جانے کچھ نہ کہو (اور) دوسرے جو معلوم نہیں اس کی روایت نہ کرو فرماتا ہے کیا ہم نے ان سے یہ عہد نہیں لیا کہ خدا کے بارہ میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو اور فرمایا بلکہ انھوں نے تکذیب کی اس چیز کی جو ان کے احاطۂ علم سے باہر تھی اور جس کی تاویل ان کو نہیں آئی تھی۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: مَا ذَكَرْتُ حَدِيثاً سَمِعْتُهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليهما السلام إِلَّا كَادَ أَنْ يَتَصَدَّعَ قَلْبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله - قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَ أُقْسِمُ بِاللهِ مَا كَذَبَ أَبُوهُ عَلَى جَدِّهِ وَلَا جَدُّهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ عَمِلَ بِالْمَقَايِيسِ فَقَدْ هَلَكَ وَ أَهْلَكَ وَ مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمَ مِنَ الْمُتَشَابِهِ فَقَدْ هَلَكَ وَ أَهْلَكَ.

٩ - ابن شبرمہ سے مروی ہے کہ میں جب اس حدیث کو یاد کرتا ہوں جس کو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تو میرا قلب کانپ جاتا ہے حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے میرے جد سے اور انھوں نے رسول اللہ سے نقل فرمایا ہے ابن شبرمہ نے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ ان کے باپ نے جھوٹ بولا اور نہ ان کے دادا نے۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے قیاس پر عمل کیا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسرے کو بھی ہلاک کیا اور جس نے ایسی حالت میں فتویٰ دیا کہ نہ ناسخ کو منسوخ سے تمیز کرتا ہے نہ محکم کی متشابہ سے تو وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

باب سیزدہم (۱۳)
بغیر علم عمل کرنے والا

۱. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: الْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيقِ لَا يَزِيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ إِلَّا بُعْداً

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر عقل و فہم کے عمل کرنے والا غلط راستے پر چلنے والے کی مانند ہے کہ جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور رہے گا۔

۲. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حَسَنٍ الصَّيْقَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَمَلاً إِلَّا بِمَعْرِفَةٍ وَلَا مَعْرِفَةَ إِلَّا بِعَمَلٍ فَمَنْ عَرَفَ دَلَّتْهُ الْمَعْرِفَةُ عَلَى الْعَمَلِ وَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ فَلَا مَعْرِفَةَ لَهُ؛ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ نہیں قبول کرتا کسی عمل کو بغیر معرفت کے اور معرفت مفید نہیں بغیر عمل، جس کو معرفت ہے تو وہ رہنمائی کرتی ہے عمل کی طرف اور جو عمل نہیں کرتا۔ اس کے لئے معرفت ہی نہیں آگاہ ہو کہ ایمان کا تعلق ہے ایک دوسرے سے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ عَمِلَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے عمل کیا تو اس نے نکوکاری کے زیادہ حصہ کو فاسد کر دیا۔

باب چہار دہم (۱۴)

استعمال علم

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ فِي كَلَامٍ لَهُ: الْعُلَمَاءُ رَجُلَانِ رَجُلٌ عَالِمٌ آخِذٌ بِعِلْمِهِ فَهَذَا نَاجٍ وَ عَالِمٌ تَارِكٌ لِعِلْمِهِ فَهَذَا هَالِكٌ وَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَتَأَذَّوْنَ مِنْ رِيحِ الْعَالِمِ التَّارِكِ لِعِلْمِهِ وَإِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً رَجُلٌ دَعَا عَبْداً إِلَى اللهِ فَاسْتَجَابَ لَهُ وَقَبِلَ مِنْهُ فَأَطَاعَ اللهَ فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَأَدْخَلَ الدَّاعِيَ النَّارَ بِتَرْكِهِ عِلْمَهُ وَ اتِّبَاعِهِ الْهَوَى وَ طُولِ الْأَمَلِ، أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ طُولُ الْأَمَلِ يُنْسِي الْآخِرَةَ.

۱۔ میں نے سنا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عالم دو شخص ہیں ایک وہ جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل کیا پس وہ نجات پانے والا ہے دوسرے وہ جو اپنے علم کا تارک ہے یہ جہنمی ہے ایسے عالم کی بدبو سے اہل دوزخ کو اذیت پہنچے گی اور اہل دوزخ میں شدید ترین ندامت وحسرت اس شخص کو ہوگی جس نے بندہ کو اللہ کی طرف بلایا اس نے دعوت کو قبول کیا اللہ کی اطاعت کی خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا اور داعی کو بسبب ترک علم اور ہوا وہوس کی پیروی اور امیدوں کی درازی کے داخل نار کرے گا۔ خواہشات نفس کی پیروی انسان کو امر حق سے روک دیتی ہے اور امیدوں کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْعِلْمُ مَقْرُونٌ إِلَى الْعَمَلِ، فَمَنْ عَلِمَ عَمِلَ وَمَنْ عَمِلَ عَلِمَ وَالْعِلْمُ يَهْتِفُ بِالْعَمَلِ، فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ علم ملا ہوا ہے عمل سے جس نے علم حاصل کیا تو اس نے عمل بھی کیا اور جس نے عمل کیا اس نے علم بھی حاصل کیا۔ علم آواز دیتا ہے عمل کو پس اگر عمل نے جواب دیا تو ٹھہر جاتا ہے ورنہ اس سے رخصت ہو جاتا ہے یعنی عمل کے ساتھ علم کی وقعت ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

٣. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَالِمَ إِذَا لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ زَلَّتْ مَوْعِظَتُهُ عَنِ الْقُلُوبِ كَمَا يَزِلُّ الْمَطَرُ عَنِ الصَّفَا.

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے۔ عالم جب اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اس کے وعظ کا اثر لوگوں کے دل سے زائل ہو جاتا ہے جیسے بارش کا صاف پانی چٹان سے۔

٤. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَأَجَابَ ثُمَّ عَادَ لِيَسْأَلَ عَنْ مِثْلِهَا فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: مَكْتُوبٌ فِي الْإِنْجِيلِ لَا تَطْلُبُوا عِلْمَ مَا لَا تَعْلَمُونَ وَلَمَّا تَعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ، فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا لَمْ يُعْمَلْ بِهِ لَمْ يَزْدَدْ صَاحِبُهُ إِلَّا كُفْراً وَلَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللهِ إِلَّا بُعْداً

۴۔ ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور چند مسائل دریافت کئے آپ نے ان کا جواب دے دیا وہ پھر ویسے ہی سوال کرنے کے لئے آگیا آپ نے فرمایا انجیل میں ہے کہ جو علم نہیں جانتے اس کو حاصل کرو اور جب جان لو تو اس پر عمل کرو۔ کیونکہ جب علم کے موافق عمل نہیں ہوتا تو صاحب علم کا کفر زیادہ ہوتا ہے اور خدا سے اس کی دوری بڑھ جاتی ہے۔

٥. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بِمَ يُعْرَفُ النَّاجِي؟ قَالَ: مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَأَثْبِتْ لَهُ الشَّهَادَةَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَإِنَّمَا ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ.

۵۔ مفضّل بن عمر نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا کہ روز قیامت نجات پانے والے کی پہچان کیا ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے مطابق ہو کہ یہ گواہی ہوگی پیش خدا اور جس کا فعل اس کے قول کے موافق نہیں تو اس کا ایمان عارضی ہوگا۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامٍ لَهُ خَطَبَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ، إِنَّ الْعَالِمَ الْعَامِلَ بِغَيْرِهِ كَالْجَاهِلِ الْحَائِرِ الَّذِي لَا يَسْتَفِيقُ عَنْ جَهْلِهِ بَلْ قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ أَعْظَمُ وَالْحَسْرَةَ أَدْوَمُ عَلَى هَذَا الْعَالِمِ الْمُنْسَلِخِ مِنْ عِلْمِهِ مِنْهَا عَلَى هَذَا الْجَاهِلِ الْمُتَحَيِّرِ فِي جَهْلِهِ وَكِلَاهُمَا حَائِرٌ بَائِرٌ، لَا تَرْتَابُوا فَتَشُكُّوا وَلَا تَشُكُّوا فَتَكْفُرُوا وَلَا تُرَخِّصُوا لِأَنْفُسِكُمْ فَتُدْهِنُوا وَلَا تُدْهِنُوا فِي الْحَقِّ فَتَخْسَرُوا وَإِنَّ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَفَقَّهُوا وَمِنَ الْفِقْهِ أَنْ لَا تَغْتَرُّوا، وَإِنَّ أَنْصَحَكُمْ لِنَفْسِهِ أَطْوَعُكُمْ لِرَبِّهِ وَأَغَشَّكُمْ لِنَفْسِهِ أَعْصَاكُمْ لِرَبِّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ يَأْمَنْ وَيَسْتَبْشِرْ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ يَخِبْ وَيَنْدَمْ.

٦۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا لوگو جب تم علم حاصل کرلو تو عمل بھی کرو تاکہ ہدایت پاؤ جو عالم اپنے علم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ اس جاہل حائر کی مانند ہے جس کو جہالت سے افاقہ نہیں ہوتا۔ میں نے کتاب خدا میں دیکھا ہے کہ ایسے عالم پر جس سے علم علیحدہ ہوگیا ہو۔ خدا کی بڑی حجت تمام ہوگی اور ہمیشہ حسرت کا شکار رہے گا اور اس کے اہل جو جہالت کی وجہ سے حسرت و یاس میں رہتے ہیں۔ دونوں درماندہ اور جہنمی ہیں۔ شک کو طلب نہ کرو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور خدا کی شکایت نہ کرو۔ کافر ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کو اجازت نہ دو کہ وہ پیروئی ظن کریں ورنہ سہل انکاری کرنے لگو گے اور امر حق میں سہل انکاری سے خسارہ پاؤ گے حق بات یہ ہے کہ علم دین حاصل کرو تاکہ ٹھوکر نہ کھاؤ۔ بے شک تم میں از روئے نفس اخلاص مند وہ ہے جو اللہ کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا ہے اور بدترین انسان وہ ہے جو اپنے رب کی معصیت کرنے والا ہے جو اللہ کی اطاعت کریگا اسکو بشارت دی جاتی ہے کہ وہ امن میں رہیگا جو اللہ کی نافرمانی کریگا وہ ناکام و نادم رہے گا

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْعِلْمَ فَاسْتَعْمِلُوهُ وَلْتَتَّسِعْ قُلُوبُكُمْ، فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا كَثُرَ فِي قَلْبِ رَجُلٍ لَا يَحْتَمِلُهُ، قَدَرَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ، فَإِذَا خَاصَمَكُمُ الشَّيْطَانُ فَأَقْبِلُوا عَلَيْهِ بِمَا تَعْرِفُونَ فَإِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً، فَقُلْتُ: وَ مَا الَّذِي نَعْرِفُهُ؟ قَالَ: خَاصِمُوهُ بِمَا ظَهَرَ لَكُمْ مِنْ قُدْرَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب تم احادیث کو سنو تو ان پر عمل بھی کرو اور اپنے قلوب میں کشادگی پیدا کرو۔ علم جب کسی شخص میں زیادہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر قابو نہیں پاتا۔ جب شیطان تم سے دشمنی کرے تو جو معرفت تم نے حاصل کی ہے اس کی مدد سے اس کا مقابلہ کرو۔ بیشک شیطان کا مکر کمزور ہے میں نے پوچھا ہم کس چیز کی معرفت حاصل کریں۔ فرمایا اس چیز سے شیطان کا مقابلہ کرو جو تم پر قدرت خدا سے ظاہر ہوتی ہے۔

باب پانزدہم (۱۵)

علم کو ذریعہ بنانا مال کھانے اور فخر کرنے کا

۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ دُنْيَا وَطَالِبُ عِلْمٍ، فَمَنِ اقْتَصَرَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَا أَحَلَّ اللهُ لَهُ سَلِمَ، وَمَنْ تَنَاوَلَهَا مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا هَلَكَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ أَوْ يُرَاجِعَ، وَمَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ وَعَمِلَ بِعِلْمِهِ نَجَا، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ الدُّنْيَا فَهِيَ حَظُّهُ.

رسول اللہ نے فرمایا دو حریص سیر نہیں ہوتے طالب دنیا اور طالب علم جس نے مال دنیا سے حلال روزی پر قناعت کی۔ اس نے نجات پائی اور جس نے مال حرام کھایا۔ وہ ہلاک ہوا لیکن ایسی صورت میں کہ توبہ کرے۔ یا جن کا مال لیا ہے انھیں لوٹا دے۔ اس کی نجات ہو سکتی ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے لیا اور عمل بھی کیا۔ اس نے نجات پائی جس نے دنیا پانے کا ارادہ کیا اسے وہی ملی۔

٢۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ خَيْرَ الْآخِرَةِ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

٢۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کرکے نفع دنیا کا ارادہ کیا۔ آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور جس نے آخرت کی بہتری چاہی۔ خدا نے اس کو دنیا و آخرت میں بہتری عطا کی

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ.

٣۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کرکے نفع چاہا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَالِمَ مُحِبّاً لِدُنْيَاهُ فَاتَّهِمُوهُ عَلَى دِينِكُمْ فَإِنَّ كُلَّ مُحِبٍّ لِشَيْءٍ يَحُوطُ مَا أَحَبَّ (١) وَقَالَ عليه السلام: أَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام: لَا تَجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَالِماً مَفْتُوناً بِالدُّنْيَا فَيَصُدَّكَ عَنْ طَرِيقِ مَحَبَّتِي فَإِنَّ أُولَئِكَ قُطَّاعُ طَرِيقِ عِبَادِيَ الْمُرِيدِينَ، إِنَّ أَدْنَى مَا أَنَا صَانِعٌ بِهِمْ أَنْ أَنْزِعَ حَلَاوَةَ مُنَاجَاتِي عَنْ قُلُوبِهِمْ.

٤۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تم کسی عالم کو امور دنیا میں منہمک پاؤ تو امور دین میں اس پر اعتماد نہ کرو۔ ہر محب کو

وہی ملتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کی طرف کہ میرے اور اپنے درمیان ایسے عالم کو قرار نہ دو جو دنیا کا عاشق ہو کیونکہ وہ تم کو میری محبت کے راستے سے روک دے گا یہ لوگ میرے خاص بندوں کے لیے رہزن ہیں کم سے کم جو میں ان کے ساتھ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنی مناجات کی حلاوت کو ان کے دل سے نکال لیتا ہوں۔

٥۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْفُقَهَاءُ أُمَنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يَدْخُلُوا فِي الدُّنْيَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا دُخُولُهُمْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: اتِّبَاعُ السُّلْطَانِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَاحْذَرُوهُمْ عَلَى دِينِكُمْ.

٥۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقہا رسولوں کے امین ہیں جب تک کہ دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا دنیا میں ان کے داخلے کی صورت کیا ہے فرمایا سلطان جابر کی پیروی۔ جب وہ ایسا کریں تو تم اپنے دین کو ان سے بچاؤ۔

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ الرِّئَاسَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَهْلِهَا.

٦۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم کو اس لیے حاصل کیا کہ وہ علماء کی مجالس میں فخر کریں یا جاہلوں کی مجلس میں بحث کریں یا اس غرض سے کہ لوگ اس کی طرف توجہ کریں تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہے ریاست کا سزاوار نہیں ہے مگر علم والا۔

باب شانزدہم (۱۶)

عالم پر لزوم حجت اور اس پر سخت گیری

١۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ يَا حَفْصُ يُغْفَرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْبًا قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لِلْعَالِمِ

ذَنْبٌ وَاحِدٌ.

۱۔ حفص بن غیاث نے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جاہل کے ستر گناہ عالم کے ایک گناہ سے پہلے معاف کر دیے جائیں گے (کیونکہ جاہل نہ جان کر گناہ کرتا ہے اور عالم جان بوجھ کر۔

۲. وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ؑ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَى نَبِيِّنَا وَآلِهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيْلٌ لِلْعُلَمَاءِ السُّوءِ، كَيْفَ تَلَظَّى عَلَيْهِمُ النَّارُ؟

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء سوء کے لیے آتش جہنم کے شعلے بری طرح اس کی خبر لیں گے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ؑ يَقُولُ: إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هٰهُنَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ - لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ، ثُمَّ قَرَأَ: إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ.

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب سانس یہاں تک آئے گا اور اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف تو عالم کی توبہ اس وقت قبول نہ ہوگی، پھر یہ آیت پڑھی۔ خدا سے جو لوگ توبہ کریں جو جہالت سے برے کام کرتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ» قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلاً بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق پس اوندھے منہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے وہ قریش جنھوں نے بغیر حق امامت کو پایا اور ان کے گمراہ پجاری۔ امام نے فرمایا۔ وہ وہ ہیں جنھوں نے محکمات قرآنی کو پہچانا پھر اس کے بعد پیروی ظن کر کے گمراہی کی باتیں کرنے لگے۔

باب ہفدہم (۱۷)

نوادر

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: رَوِّحُوا أَنْفُسَكُمْ بِبَدِيعِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّهَا تَكِلُّ كَمَا تَكِلُّ الْأَبْدَانُ.

امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ اپنے نفوس کو حکمت و دانائی کی باتوں سے سکون پہنچاؤ کیونکہ یہ نفوس کو (جہالت و نادانی) سے اس طرح ہلکا کردیتی ہیں جس طرح اجسام (بوجھ سے) ہلکے ہوجاتے ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ! إِنَّ الْعِلْمَ ذُو فَضَائِلَ كَثِيرَةٍ: فَرَأْسُهُ التَّوَاضُعُ وَعَيْنُهُ الْبَرَاءَةُ مِنَ الْحَسَدِ وَأُذُنُهُ الْفَهْمُ وَلِسَانُهُ الصِّدْقُ وَحِفْظُهُ الْفَحْصُ وَقَلْبُهُ حُسْنُ النِّيَّةِ وَعَقْلُهُ مَعْرِفَةُ الْأَشْيَاءِ وَالْأُمُورِ وَيَدُهُ الرَّحْمَةُ وَرِجْلُهُ زِيَارَةُ الْعُلَمَاءِ وَهِمَّتُهُ السَّلَامَةُ وَحِكْمَتُهُ الْوَرَعُ وَمُسْتَقَرُّهُ النَّجَاةُ وَقَائِدُهُ الْعَافِيَةُ وَمَرْكَبُهُ الْوَفَاءُ وَسِلَاحُهُ لِينُ الْكَلِمَةِ وَسَيْفُهُ الرِّضَا وَقَوْسُهُ الْمُدَارَاةُ وَجَيْشُهُ مُحَاوَرَةُ الْعُلَمَاءِ وَمَالُهُ الْأَدَبُ وَذَخِيرَتُهُ اجْتِنَابُ الذُّنُوبِ وَزَادُهُ الْمَعْرُوفُ وَمَاؤُهُ الْمُوَادَعَةُ وَدَلِيلُهُ الْهُدَى وَرَفِيقُهُ مَحَبَّةُ الْأَخْيَارِ.

۲۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا طالب علم کے لئے کثیر فضیلتیں ہیں۔ اس کا سر تواضع ہے۔ آنکھ حسد سے دور رہنا ہے اس کا کان مسائلِ دین کو سمجھنا ہے اس کی زبان سچ ہے حفاظتِ علم تلاشِ حق ہے اس کا دل اچھی نیت ہے اس کی عقل اشیاء و امور کی معرفت ہے اس کا ہاتھ رحم ہے اس کا پاؤں زیارت علماء، اس کی ہمت سلامتی نفس ہے اس کی حکمت پرہیزگاری ہے اس کی جائے قرار نجات ہے اس کا رہنما عافیت ہے اس کی سواری وفا ہے اس کے ہتھیار نرم گفتگو ہے اس کی تلوار رضائے خدا ہے اس کی کمان ہمدردی ہے اس کی مجلس صحبت علماء ہے اس کا مال ادب ہے اس کا

ذخیرہ گناہوں سے اجتناب ہے اس کا زادراہ نیکی ہے اور اس کی آبرو جھگڑے کا ترک کرنا ہے اس کا راہبر ہدایت ہے اس کا رفیق نیکوں کی طرف رغبت ہے۔

٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: نِعْمَ وَزِيرُ الْإِيمَانِ الْعِلْمُ، وَ نِعْمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الْحِلْمُ، وَنِعْمَ وَزِيرُ الْحِلْمِ الرِّفْقُ، وَنِعْمَ وَزِيرُ الرِّفْقِ الصَّبْرُ.

٣- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا۔ ایمان کا اچھا وزیر علم ہے اور علم کا اچھا وزیر حلم ہے اور حلم کا اچھا وزیر لوگوں سے اچھا برتاؤ ہے اور رفق کا وزیر عبرت حاصل کرنا ہے۔

٤- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعِلْمُ؟ قَالَ: الْإِنْصَاتُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ الْإِسْتِمَاعُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ الْحِفْظُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: الْعَمَلُ بِهِ، قَالَ ثُمَّ مَهْ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ نَشْرُهُ.

٣- ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا علم کیا ہے فرمایا خاموش رہنا۔ پوچھا۔ پھر کیا فرمایا کان لگا کر احادیث و آیات کا سننا۔ پوچھا پھر کیا۔ فرمایا ان کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا پوچھا پھر کیا فرمایا ان کا نشر کرنا۔

٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: طَلَبَةُ الْعِلْمِ ثَلَاثَةٌ فَاعْرِفْهُمْ بِأَعْيَانِهِمْ وَ صِفَاتِهِمْ: صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْجَهْلِ وَالْمِرَاءِ، وَ صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْإِسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ وَ صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْفِقْهِ وَالْعَقْلِ، فَصَاحِبُ الْجَهْلِ وَالْمِرَاءِ مُوذٍ مُمَارٍ مُتَعَرِّضٌ لِلْمَقَالِ فِي أَنْدِيَةِ الرِّجَالِ بِتَذَاكُرِ الْعِلْمِ وَ صِفَةِ الْحِلْمِ، قَدْ تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوعِ وَ تَخَلَّى مِنَ الْوَرَعِ فَدَقَّ اللهُ مِنْ هٰذَا خَيْشُومَهُ وَ قَطَعَ مِنْهُ حَيْزُومَهُ؛ وَصَاحِبُ الْإِسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ ذُو خِبٍّ وَمَلَقٍ يَسْتَطِيلُ عَلَى مِثْلِهِ مِنْ أَشْبَاهِهِ وَيَتَوَاضَعُ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنْ دُونِهِ فَهُوَ لِحُلْوَانِهِمْ هَاضِمٌ وَ لِدِينِهِ حَاطِمٌ، فَأَعْمَى اللهُ عَلَى هٰذَا خُبْرَهُ وَقَطَعَ مِنْ آثَارِ الْعُلَمَاءِ أَثَرَهُ؛

وَ صَاحِبُ الْفِقْهِ وَالْعَقْلِ ذُو كَآبَةٍ وَ حُزْنٍ وَ سَهَرٍ قَدْ تَحَنَّكَ فِي بُرْنُسِهِ وَ قَامَ اللَّيْلَ فِي حِنْدِسِهِ يَعْمَلُ وَ يَخْشَى وَجِلاً دَاعِياً مُشْفِقاً مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ مُسْتَوْحِشاً مِنْ أَوْثَقِ إِخْوَانِهِ فَشَدَّ اللهُ مِنْ هَذَا أَرْكَانَهُ وَ أَعْطَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَانَهُ . وَ حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقَزْوِينِيُّ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْقَلُ بِقَزْوِينَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْعَلَوِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ

۵۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ طالبان حق تین قسم کے ہیں میں ان کے ایمان وصفات کو جانتا ہوں۔ ایک گروہ وہ ہے جو علم کو طلب کرتا ہے لوگوں سے جاہلانہ بحث کے لئے، دوسرا گروہ علم حاصل کرتاہے تکبر و فریب کے لئے اور تیسرا گروہ اس کو حاصل کرتاہے فقر اور عقل کے لئے۔ پس جاہل اور جھگڑالو لوگوں کو ستانے والا اور ان سے لڑنے والا ہوتاہے لوگوں کے جلسوں میں صاحبان علم وحلم کا وصف اس لئے بیان کرتاہے کہ وہ اسکی لچر باتوں پر اعتراض نہ کریں۔ وہ خضوع وخشوع کے لباس میں نظر آتا ہے۔ درآنحالیکہ پرہیزگاری سے خالی ہوتا ہے خدا اس کو ذلیل کرتاہے اور زبان قطع کرتاہے۔ صاحبان تکبر و فریب کی دو حالتیں ہیں یا وہ صاحبان علم کے سامنے ہرزہ سرائیاں کرتے ہیں اور پرشور شرشیخیاں مارتے ہیں یا امراء کی چاپلوسی کرکے اُن کے حلوے پراٹھے پر ہاتھ مارتے ہیں اور اپنے دین کو برباد کرتے ہیں۔ پس خدا نے ان کی باتوں پر پردہ ڈال دیاہے اور اہل علم کے نزدیک ان کی باتوں کو بے اثر بنادیا۔ جو صاحبان علم دین وعقل ہیں وہ بظاہر رنج و اندوہ میں ہیں۔ راتوں کو بیدار رہنے والے ہیں خوشنودی خدا کے لئے ٹاٹ کا لباس پہنتے ہیں اور تاریکی شب میں عبادت کرتے ہیں اور اس خیال سے کہ عبادت قبول نہ ہو۔ خائف و ترساں رہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ڈرتے ہوئے کہ مبادا ان کی دعا قبول نہ ہو اور اپنے زمانہ کے اہل باطل کو پہچان کر ان سے الگ رہتے ہیں اور اپنے بھائیوں تک پر اعتماد نہیں کرتے ان کی بے وفائی دیکھ کر۔ پس خدا نے اس پرہیزگاری کو دیکھ کر ان کے اصول دین کو مستحکم بنادیا اور روز قیامت ان کو امان دی۔

الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ رُوَاةَ الْكِتَابِ كَثِيرٌ وَ إِنَّ رُعَاتَهُ قَلِيلٌ وَ كَمْ مِنْ مُسْتَنْصِحٍ لِلْحَدِيثِ مُسْتَغِشٍّ لِلْكِتَابِ، فَالْعُلَمَاءُ يَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّعَايَةِ وَالْجُهَّالُ يَحْزُنُهُمْ حِفْظُ الرِّوَايَةِ فَرَاعٍ يَرْعَى حَيَاتَهُ وَرَاعٍ يَرْعَى هَلَكَتَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ اخْتَلَفَ الرَّاعِيَانِ وَ تَغَايَرَ الْفَرِيقَانِ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کتاب خدا کے راوی تو بہت ہیں اور قرآن پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ بہت سے خالص سمجھتے ہیں حدیث کو اور غیر خالص جانتے ہیں قرآن کو۔ جب اس کو مخالف حدیث پاتے ہیں پس علماء فکر کرتے ہیں رعایت قرآن میں اور مذمت کرتے ہیں اس کے مخالفوں کی اور جہاں فکر کرتے ہیں۔ روایت کے متعلق پس تابعین دو قسم کے ہیں ایک جاودانی زندگی کا چاہنے والے دوسرے ہلاکت ابدی کے خواستگار (اس لئے یہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے (ایک وہ جو قرآن پر عامل ہیں اور جو حدیث موافق قرآن نہ ہو اس کو ترک کر دیتے ہیں۔ دوسرا گروہ حدیث کو مقدم جانتا ہے چاہے مخالف قرآن ہو۔ جیسے حدیث لا نورث ولا نورث۔

۷۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ حَفِظَ مِنْ أَحَادِيثِنَا أَرْبَعِينَ حَدِيثاً بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِماً فَقِيهاً.

۷۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے ہماری چالیس حدیثیں حفظ کر لیں تو اللہ اس کو روز قیامت عالم اور فقیہ اٹھائے گا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ » قَالَ : قُلْتُ مَا طَعَامُهُ؟ قَالَ عِلْمُهُ الَّذِي يَأْخُذُهُ ، عَمَّنْ يَأْخُذُهُ؟

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ فلینظر الانسان الی طعامہ (۲۴ سورہ عبس) کے متعلق فرمایا، راوی نے پوچھا طعام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا۔ اس کا علم جس سے بھی حاصل کرے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْوُقُوفُ عِنْدَ الشُّبْهَةِ خَيْرٌ مِنَ الْاِقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَةِ وَتَرْكُكَ حَدِيثاً لَمْ تُرْوَهُ خَيْرٌ مِنْ رِوَايَتِكَ حَدِيثاً لَمْ تُحْصِهِ.

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا شبہ کے موقع پر کردار و گفتار سے باز رہنا اس سے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو خطرہ میں

ڈالا جائے۔ اور نقل نہ کرنا ایسی حدیث کا تیرے لئے بہتر ہے اس صورت میں روایت کرنے سے کہ اس کے تمام اجزا ترتیب کر

دماغ میں محفوظ نہ ہوں۔

۱۰۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ أَنَّهُ عَرَضَ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام بَعْضَ خُطَبِ أَبِيهِ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَوْضِعاً مِنْهَا قَالَ لَهُ: كُفَّ وَاسْكُتْ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَا يَسَعُكُمْ فِيمَا يَنْزِلُ بِكُمْ مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ إِلَّا الْكَفُّ عَنْهُ وَالتَّثَبُّتُ وَالرَّدُّ إِلَىٰ أَئِمَّةِ الْهُدَىٰ حَتَّىٰ يَحْمِلُوكُمْ فِيهِ عَلَى الْقَصْدِ وَيَجْلُوا عَنْكُمْ فِيهِ الْعَمَىٰ وَيُعَرِّفُوكُمْ فِيهِ الْحَقَّ قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ».

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمہارے لئے سزاوار نہیں کچھ کہنا یا کرنا اس امر کے متعلق جس کا تم کو علم نہیں، بہتر ہے کہ اس سے رک جاؤ اور رجوع کرو اس امر کے بارے میں آئمہ ہدیٰ کی طرف کہ وہ تم کو اس میں صحیح راستہ بتائیں گے اور نادانی کو تم پر واضح کر دیں گے اور امر حق کی معرفت کرائیں گے خدا فرماتا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ كُلَّهُ فِي أَرْبَعٍ: أَوَّلُهَا أَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ وَالثَّانِي أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ وَالثَّالِثُ أَنْ تَعْرِفَ مَا أَرَادَ مِنْكَ وَالرَّابِعُ أَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ مِنْ دِينِكَ.

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ میں نے تمام آدمیوں کے علم کو چار صورتوں میں پایا۔ اوّل یہ کہ تو اپنے رب کی معرفت حاصل کرے دوسرے یہ کہ پہچانے کہ خدا نے تیرے اوپر کیا کیا احسان کئے ہیں تیسرے یہ جانے کہ خدا تجھ سے کیا چاہتا ہے چوتھے یہ جانے کہ کیا باتیں تجھے دین سے خارج کر دیں گی۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ: لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا حَقُّ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ؟ فَقَالَ: أَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَيَكُفُّوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَٰلِكَ فَقَدْ أَدَّوْا إِلَى اللهِ حَقَّهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اللہ کا کیا حق ہے اپنی مخلوق پر، فرمایا۔ وہ کہیں جو جانتے ہیں اور باز رہیں اس سے جو نہیں جانتے۔ ایسی صورت میں وہ اللہ کا حق ادا کریں گے۔

۱۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ (ع) يَقُولُ : اعْرِفُوا مَنَازِلَ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ رِوَايَتِهِمْ عَنَّا.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک لوگوں کے مراتب کا حال معلوم کرنے کے لئے یہ دیکھو کہ وہ ہم سے باتیں روایت کرنے میں کیسے ہیں کثرتِ روایت تو نہیں کرتے اور (اپنی طرف سے اس کے معنی تو بیان نہیں کرتے)

۱٤ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَائِشَةَ الْبَصْرِيِّ رَفَعَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (ع) قَالَ فِي بَعْضِ خُطَبِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ بِعَاقِلٍ مَنِ انْزَعَجَ مِنْ قَوْلِ الزُّورِ فِيهِ وَلَا بِحَكِيمٍ مَنْ رَضِيَ بِثَنَاءِ الْجَاهِلِ عَلَيْهِ ، النَّاسُ أَبْنَاءُ مَا يُحْسِنُونَ وَقَدْرُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُ فَتَكَلَّمُوا فِي الْعِلْمِ تَبِينْ أَقْدَارُكُمْ.

۱۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا ہے کہ لوگو جان لو کہ وہ شخص عقلمند نہیں جو اپنے متعلق کسی جھوٹی بات کے کہنے پر خوشی سے اچھل پڑا۔ اور کہنے والے کو سرزنش نہ کرے اور عقلمند و حکیم نہیں وہ شخص جو جاہل کی تعریف پر راضی ہو۔

۱٥ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (ع) يَقُولُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ : عُثْمَانُ الْأَعْمَى وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يَزْعَمُ أَنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْعِلْمَ يُؤْذِي رِيحُ بُطُونِهِمْ أَهْلَ النَّارِ ، فَقَالَ : أَبُو جَعْفَرٍ (ع) : فَهَلَكَ إِذَنْ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مَا زَالَ الْعِلْمُ مَكْتُوماً مُنْذُ بَعَثَ اللهُ نُوحاً (ع) فَلْيَذْهَبِ الْحَسَنُ يَمِيناً وَشِمَالاً فَوَاللهِ مَا يُوجَدُ الْعِلْمُ إِلَّا هَاهُنَا .

۱۵۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ کے پاس بصرہ کا ایک شخص عثمان نابینا بیٹھا ہوا تھا

اور اس نے کہا کہ حسن بصری کا گمان یہ ہے کہ جو لوگ علم کو چھپاتے ہیں ان کے بدن کی بدبو دوزخیوں کو تکلیف پہنچائے گی حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں مومن آل فرعون جہنمی قرار پایا، کیونکہ وہ علم و ایمان کو چھپاتا تھا۔ جب خدا نے نوح کو مبعوث کیا علم تو (ان کے اوصیا میں) چھپا ہی رہا۔ حسن بصری کے دائیں بائیں جا کر یہ سنا دو کہ یہاں کے سوا (یعنی آئمہ معصومین کے سوا) علم اور کہیں پایا ہی نہیں جاتا۔

باب ہیجدہم (۱۸)

روایت کتب و حدیث و فضیلت کتابت و تمسک بالکتب

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: «الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَيُحَدِّثُ بِهِ كَمَا سَمِعَهُ لَا يَزِيدُ فِيهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ.

۱۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا الذین یستمعون الخ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہماری حدیث کو ویسے ہی بیان کرتا ہے جیسا سنتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے اور نہ کم۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْكَ فَأَزِيدُ وَ أَنْقُصُ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مَعَانِيَهُ فَلَا بَأْسَ.

۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت بے کم و کاست کروں۔ لیکن یاد نہیں آتا، فرمایا عمداً تو ایسا نہیں کرتے کہ جو بیان کرتے ہو اس سے لوگوں کو بدگمانی میں ڈالو۔ میں نے کہا نہیں فرمایا معنی و مفہوم تو بے کم و کاست بیان کرتے ہو۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۔ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: إِنِّي أَسْمَعُ الْكَلَامَ مِنْكَ فَأُرِيدُ أَنْ أَرْوِيَهُ كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ فَلَا يَجِيءُ، قَالَ: فَتَتَعَمَّدُ

ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : لَا فَقَالَ : تُرِيدُ الْمَعَانِيَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ فَلَا بَأْسَ

۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو الفاظ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے کیا یہ جائز ہے فرمایا کہ اگر معنی میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہوتی اور ہمارے مفہوم کو نہیں بدلتا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

٤۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْحَدِيثُ أَسْمَعُهُ مِنْكَ أَرْوِيهِ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِيكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ ؟ قَالَ سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّكَ تَرْوِيهِ عَنْ أَبِي أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِجَمِيلٍ : مَا سَمِعْتَ مِنِّي فَارْوِهِ عَنْ أَبِي

۴۔ میں نے صادق آل محمد سے کہا جو حدیث میں آپ سے سنتا ہوں آپ کے والد ماجد کے نام سے روایت کرتا ہوں اور جو اُن سے سنتا ہوں وہ آپ کے نام سے بیان کر دیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، بات برابر ہے۔ آگاہ ہو جو تم میرے پدر بزرگوار کے نام سے ہمیری حدیث نقل کر دیا کرو۔ (اور یہ تقیہ) وہ شبہ کسب ہے۔

٥۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَجِيئُنِي الْقَوْمُ فَيَسْتَمِعُونَ مِنِّي حَدِيثَكُمْ فَأَضْجَرُ وَلَا أَقْوَى ، قَالَ : فَاقْرَأْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَوَّلِهِ حَدِيثاً وَمِنْ وَسَطِهِ حَدِيثاً وَمِنْ آخِرِهِ حَدِيثاً

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آپ کی کتاب حدیث سننے کے لئے آتے ہیں تو آپ لوگوں کی کثرت حدیث، دل تنگ پریشان اور کمزوری محسوس کرنے لگتا ہوں فرمایا حدیث کے تین حصے کر کے انھیں سناؤ۔ پہلے اوّل حصہ پڑھو پھر درمیان پھر آخر۔

٦- عَنْهُ بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: اَلرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا يُعْطِينِي الْكِتَابَ وَلَا يَقُولُ: ارْوِهِ عَنِّي يَجُوزُ لِي أَنْ أَرْوِيَهُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ الْكِتَابَ لَهُ فَارْوِهِ عَنْهُ.

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرنا پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں۔ فرمایا جب تم جان لو کہ یہ اسی نے ہم سے لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کرو۔

٧- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيثٍ فَأَسْنِدُوهُ إِلَى الَّذِي حَدَّثَكُمْ فَإِنْ كَانَ حَقّاً فَلَكُمْ وَإِنْ كَانَ كِذْباً فَعَلَيْهِ.

۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنیوالے کو پہنچے گا۔

٨- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدَنِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اَلْقَلْبُ يَتَّكِلُ عَلَى الْكِتَابَةِ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے دل اعتماد کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث سنو اسے لکھ لو تاکہ اس میں شک نہ رہے۔

٩- اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اُكْتُبُوا فَإِنَّكُمْ لَا تَحْفَظُونَ حَتَّى تَكْتُبُوا.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو تو اسے لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے۔

١٠ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: احْتَفِظُوا بِكُتُبِكُمْ فَإِنَّكُمْ سَوْفَ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهَا.

۱۰۔ عُبَیدِ بن زُرارہ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو حدیث سنو اسے لکھو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو

١١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَيْبَرِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اكْتُبْ وَبُثَّ عِلْمَكَ فِي إِخْوَانِكَ فَإِنْ مِتَّ فَأَوْرِثْ كُتُبَكَ بَنِيكَ فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانُ هَرْجٍ لَا يَأْنَسُونَ فِيهِ إِلَّا بِكُتُبِهِمْ.

۱۱۔ اگر تم مرنے لگو تو اس کو اپنی اولاد میں بطور میراث چھوڑو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے

١٢ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ الْمُفْتَرِعَ قِيلَ لَهُ: وَمَا الْكَذِبُ الْمُفْتَرِعُ؟ قَالَ: أَنْ يُحَدِّثَكَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ فَتَتْرُكَهُ وَتَرْوِيَهُ عَنِ الَّذِي حَدَّثَكَ عَنْهُ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو کذب و مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کہ کذب و مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی حدیث کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ۔

١٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَعْرِبُوا حَدِيثَنَا فَإِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ.

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ کہ ہم خانوادہ رسالت اور فصحائے عرب ہیں ہمارے کلام میں تغیر و تبدل نہ ہو۔ اعراب لگانے کے بعد لوگ پڑھنے میں غلطی نہ کریں گے۔

۱۴- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: حَدِيثِي حَدِيثُ أَبِي وَحَدِيثُ أَبِي حَدِيثُ جَدِّي وَحَدِيثُ جَدِّي حَدِيثُ الْحُسَيْنِ وَحَدِيثُ الْحُسَيْنِ حَدِيثُ الْحَسَنِ وَحَدِيثُ الْحَسَنِ حَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَدِيثُ رَسُولِ اللهِ وَحَدِيثُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور ان کی حدیث میرے حسینؑ کی اور ان کی حدیث حسنؑ کی اور ان کی حدیث امیرالمومنین کی اور ان کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسولؐ کی حدیث خدائے عزوجل کا قول ہے۔

۱۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ شَيْنُولَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ مَشَايِخَنَا رَوَوْا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَتِ التَّقِيَّةُ شَدِيدَةً فَكَتَمُوا كُتُبَهُمْ وَلَمْ تُرْوَ عَنْهُمْ فَلَمَّا مَاتُوا صَارَتِ الْكُتُبُ إِلَيْنَا فَقَالَ: حَدِّثُوا بِهَا فَإِنَّهَا حَقٌّ

۱۵۔ یعنی میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ جس جماعت سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں انھوں نے روایت کی ہے امام محمد باقر اور امام جعفر علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا انھوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا۔ پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ملیں۔ پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں۔ فرمایا کرو۔ وہ صحیح و کار آمد ہیں۔

باب نوزدہم (۱۹)
تقلید

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ

أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ»؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ مَا أَجَابُوهُمْ وَلٰكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ نصرانیوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور رہبانوں کو اپنا رب بنا لیا اور اس کا مطلب پوچھا فرمایا نصاریٰ کو ان کے علماء و رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن ان کے علماء نے یہ کیا کہ حلال کو حرام بتایا اور حرام کو حلال، پس انھوں نے اپنے علماء کی تقلید کی۔ اس طرح لاشعوری طور پر ان کی عبادت کی۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ أَنْتُمْ أَشَدُّ تَقْلِيداً أَمِ الْمُرْجِئَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَلَّدْنَا وَقَلَّدُوا فَقَالَ: لَمْ أَسْأَلْكَ عَنْ هٰذَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ أَكْثَرُ مِنَ الْجَوَابِ الْأَوَّلِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ الْمُرْجِئَةَ نَصَبَتْ رَجُلاً لَمْ تَفْرِضْ طَاعَتَهُ وَقَلَّدُوهُ وَأَنْتُمْ نَصَبْتُمْ رَجُلاً وَفَرَضْتُمْ طَاعَتَهُ ثُمَّ لَمْ تُقَلِّدُوهُ فَهُمْ أَشَدُّ مِنْكُمْ تَقْلِيداً.

۲۔ محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ ماننے والے ہو یا تمہارے مخالف، میں نے کہا انھوں نے بھی تقلید کی ہم نے بھی تقلید کی۔ حضرت نے فرمایا میرا یہ سوال نہیں، میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں۔ حضرت نے فرمایا میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت ان پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انھوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی۔ اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی، پس تقلید کے بارے میں وہ تم سے زیادہ رہے۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ

دُونِ اللهِ ». فَقالَ: وَاللهِ ما صامُوا لَهُمْ وَلا صَلَّوا لَهُمْ وَلكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَراماً وَ حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلالاً فَاتَّبَعُوهُمْ.

۳۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے اس آیہ کے متعلق (نصاریٰ نے اپنے علماء اور رہبان کو چھوڑ کر اپنا رب بنایا) فرمایا واللہ نصاریٰ نے ان کے لئے روزے رکھے تھے اور نہ نماز پڑھی تھی بلکہ ان کے علماء نے حلال کو ان کے لئے حرام قرار دے دیا تھا اور حرام کو حلال، پس اس امر میں انھوں نے اپنے علماء کا اتباع کیا تھا۔

باب بستم (۲۰)

بدعت ورائے وقیاس

۱۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشّاءِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ جَمِيعاً عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قالَ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ النّاسَ فَقالَ: أَيُّهَا النّاسُ! إِنَّما بَدْءُ وُقُوعِ الْفِتَنِ أَهْواءٌ تُتَّبَعُ وَ أَحْكامٌ تُبْتَدَعُ يُخالَفُ فِيها كِتابُ اللهِ يَتَوَلّى فِيها رِجالٌ رِجالاً فَلَوْ أَنَّ الْباطِلَ خَلَصَ لَمْ يَخْفَ عَلى ذِي حِجًى وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ لَمْ يَكُنِ اخْتِلافٌ وَلكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هذا ضِغْثٌ وَ مِنْ هذا ضِغْثٌ فَيُمْزَجانِ فَيَجِيئانِ مَعاً فَهُنالِكَ اسْتَحْوَذَ الشَّيْطانُ عَلى أَوْلِيائِهِ وَنَجَى الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللهِ الْحُسْنى

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ لوگو فتنوں کی ابتداء خواہشات نفسانی کی پیروی اور اپنی طرف سے ان احکام کی ایجادات سے ہوتی ہے جو کتاب اللہ کے سراسر خلاف ہوتے ہیں اور لوگ لوگوں کو اس میں صاحب تصرف بنا لیتے ہیں پس اگر باطل کی صورت سے سامنے آتا ہے تو صاحبان عقل سے پوشیدہ نہ رہتا اور حق خالص صورت میں ہوتا تو اختلاف پیدا ہی نہ ہوتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ باطل سے لیا جاتا ہے اور کچھ حق سے۔ اور یہ دونوں خلط ملط ہو کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں اس صورت میں شیطان اپنے اولیاء پر غالب آجاتا ہے اور نجات پاتے ہیں باطل سے وہ لوگ جن کے لئے خیرت

ایزدی میں بہترین منزلت ہے یعنی جنت۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِي أُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بدعت میری امت میں ظاہر ہو تو عالم پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی لعنت۔

۳۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ أَتَى ذَا بِدْعَةٍ فَعَظَّمَهُ فَإِنَّمَا يَسْعَى فِي هَدْمِ الْإِسْلَامِ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صاحب بدعت کے پاس آیا اور اس کی بزرگی کا اقرار کیا تو اس نے اسلام کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔

۴۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَى اللَّهُ لِصَاحِبِ الْبِدْعَةِ بِالتَّوْبَةِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُشْرِبَ قَلْبُهُ حُبَّهَا

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا نے صاحب بدعت کی توبہ قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیوں فرمایا اس لئے کہ اس کے دل میں بدعت کی محبت راسخ ہو گئی۔ خدا جانتا ہے کہ وہ ترک بدعت نہیں کرے گا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ عِنْدَ كُلِّ بِدْعَةٍ تَكُونُ مِنْ بَعْدِي يُكَادُ بِهَا الْإِيمَانُ وَلِيّاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مُوَكَّلًا بِهِ يَذُبُّ عَنْهُ، يَنْطِقُ بِإِلْهَامٍ مِنَ اللَّهِ وَ يُعْلِنُ الْحَقَّ وَ يُنَوِّرُهُ وَ

يَرُدُّ كَيْدَ الْكَائِدِينَ يُعَبِّرُ عَنِ الضُّعَفَاءِ، فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَتَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ.

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بدعت پر جو واقع ہوگی میرے بعد تو اس پر جنگ کی جائیگی خدا اور رسولؐ کی طرف مائل کرنے کے لئے اور اس کے لئے ولی ہوگا۔ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو نگہبان دین و متوکل ہوگا دشمنوں کے حملوں کو احکام دین کے متعلق دفاع کریگا امر حق کا اعلان کریگا اور مطابق الہام الٰہی کلام کریگا اور مکاروں کے مکر و فریب کو دفع کریگا ضعیفوں کی طرف سے گفتگو کرے گا پس اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو اور اللہ پر توکل کرو۔

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَرَجُلَيْنِ: رَجُلٌ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى نَفْسِهِ فَهُوَ جَائِرٌ عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ مَشْعُوفٌ بِكَلَامِ بِدْعَةٍ، قَدْ لَهِجَ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ فَهُوَ فِتْنَةٌ لِمَنِ افْتَتَنَ بِهِ، ضَالٌّ عَنْ هَدْيِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، مُضِلٌّ لِمَنِ اقْتَدَى بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، حَمَّالُ خَطَايَا غَيْرِهِ، رَهْنٌ بِخَطِيئَتِهِ. وَرَجُلٌ قَمَشَ جَهْلًا فِي جُهَّالِ النَّاسِ، عَانٍ بِأَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ، قَدْ سَمَّاهُ أَشْبَاهُ النَّاسِ عَالِماً وَلَمْ يَغْنَ فِيهِ يَوْماً سَالِماً، بَكَّرَ فَاسْتَكْثَرَ، مَا قَلَّ مِنْهُ خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ، حَتَّى إِذَا ارْتَوَى مِنْ آجِنٍ وَاكْتَنَزَ مِنْ غَيْرِ طَائِلٍ، جَلَسَ بَيْنَ النَّاسِ قَاضِياً ضَامِناً لِتَخْلِيصِ مَا الْتَبَسَ عَلَى غَيْرِهِ، وَإِنْ خَالَفَ قَاضِياً سَبَقَهُ لَمْ يَأْمَنْ أَنْ يَنْقُضَ حُكْمَهُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَهُ، كَفِعْلِهِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ، وَإِنْ نَزَلَتْ بِهِ إِحْدَى الْمُبْهَمَاتِ الْمُعْضِلَاتِ هَيَّأَ لَهَا حَشْواً مِنْ رَأْيِهِ، ثُمَّ قَطَعَ بِهِ، فَهُوَ مِنْ لَبْسِ الشُّبُهَاتِ فِي مِثْلِ غَزْلِ الْعَنْكَبُوتِ لَا يَدْرِي أَصَابَ أَمْ أَخْطَأَ، لَا يَحْسَبُ الْعِلْمَ فِي شَيْءٍ مِمَّا أَنْكَرَ، وَلَا يَرَى أَنَّ وَرَاءَ مَا بَلَغَ فِيهِ مَذْهَباً، إِنْ قَاسَ شَيْئاً بِشَيْءٍ لَمْ يُكَذِّبْ نَظَرَهُ، وَإِنْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ أَمْرٌ اكْتَتَمَ بِهِ، لِمَا يَعْلَمُ مِنْ جَهْلِ نَفْسِهِ، لِكَيْلَا يُقَالَ لَهُ: لَا يَعْلَمُ، ثُمَّ جَسَرَ فَقَضَى، فَهُوَ مِفْتَاحُ عَشَوَاتٍ، رَكَّابُ شُبُهَاتٍ، خَبَّاطُ جَهَالَاتٍ، لَا يَعْتَذِرُ مِمَّا لَا يَعْلَمُ فَيَسْلَمَ، وَلَا يَعَضُّ فِي الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ فَيَغْنَمَ، يَذْرِي الرِّوَايَاتِ ذَرْوَ الرِّيحِ الْهَشِيمَ، تَبْكِي مِنْهُ الْمَوَارِيثُ وَتَصْرُخُ مِنْهُ الدِّمَاءُ، يُسْتَحَلُّ بِقَضَائِهِ الْفَرْجُ

الْحَرَامُ وَيُحَرِّمُ بِقَضَائِهِ الْفَرْجَ الْحَلَالَ لَا مَلِيٌّ بِإِصْدَارِ مَا عَلَيْهِ وَرَدَ وَلَا هُوَ أَهْلٌ لِمَا مِنْهُ فَرَطَ مِنِ ادِّعَائِهِ عِلْمَ الْحَقِّ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بدتر دشمن دو ہیں ایک وہ کہ خدا نے چھوڑا اس کے کام کو اس پر کہ سلب توفیق کی اس سے کہ وہ امام حق سے بے مکابرہ و اختلاف امر حق کو حاصل کرے پس وہ راہِ راست سے ہٹ گیا اور اپنے پُر از بدعت کلام کا عاشق بن گیا اور بجائے احکام قرآن اور صحیح دلائل کو لینے کے وہ روزہ و نماز پر فریفتہ ہو کر رہ گیا وہ ایک فتنہ ہے اپنے مریدوں کے لئے اور راہِ حق سے ہٹانے والا ہے اپنی زندگی میں ان لوگوں کو جو اس کی بات قبول کریں اور اپنی موت کے بعد بھی اپنی پیروی کرنیوالوں کے لئے وہ دوسروں کے گناہوں کا اٹھانے والا ہے اور اپنے گناہوں میں گرفتار ہے دوسرے وہ قاضی اور مفتی وغیرہ ہے جو جہل مرکب کا شکار ہو کر دوسروں کو جہالت میں پھانستا ہے اور فتنوں کو پھیلانے میں مدد دیتا ہے اور عوام الناس نے جو جاہل ہیں اس کو عالم سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ اس کا ایک دن بھی احکام الٰہیہ کے متعلق شبہ سے خالی نہیں۔ اس کے جہل مرکب کا نشان یہ ہے کہ جلدی جلدی اس نے بہت کچھ حاصل کر لیا اس چیز کو جس کا کم بہتر ہے اس کے زیادہ سے۔ یہاں تک کہ جب وہ آبِ گندہ سے سیراب ہو گیا اور لاطائل باتوں سے پُر ہو گیا تو قاضی بن بیٹھا اور ضامن بن بیٹھا لوگوں کو شبہات سے نکالنے کا۔ اگر اس نے اپنے سے پہلے کے قاضی کے حکم کی مخالفت کی تو وہ بے خوف نہ ہوا اس سے کہ اس کے بعد آنے والا اس کے حکم کو اس طرح توڑ دے گا جس طرح اس نے اپنے سے پہلے کے حکم کو توڑا ہے اور اگر کوئی سخت مسئلہ سامنے آ جاتا ہے تو اپنی رائے سے انٹ سنٹ بیان کرنے لگتا ہے پھر ان نامعقول باتوں پر معاملہ کو ختم کر دیتا ہے اور شبہات کی پردہ پوشی کے لئے حکم لگاتا ہے جس کی مثال مکڑی کے جالا تننے کی ہے۔ نہ اسے یہ پتہ کہ یہ رائے اس کی صحیح ہے یا غلط۔ اور اس کے گمان میں یہ بات نہیں کہ جس سے انکار کیا ہے علم اس میں ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ پیروی ظن اور قیاس آرائی میں پڑا ہوا ہے مذہب اس سے بالکل الگ ہے اگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر بہ سبب دونوں کے مشابہ ہونے کے تو اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی امر مخفی اس پر تاریک ہو جاتا ہے یعنی اپنے قیاس کی راہ میں نہیں پاتا تو چھپاتا ہے اس کو اپنے جہالت آگیں علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا، پس جسارت کر کے حکم لگاتا ہے اور کنجی ہے اندھا پن کی بسیار شبہات کی اور شکوک اوہام سے خبط الحواسی کرتا ہے جو نہیں جانتا اس کے متعلق عذر نہیں کرتا۔ تاکہ گمراہی سے بچے، اور پوری قوت سے علم حاصل نہیں کرتا تاکہ غنیمت علم و دانش حاصل کرے اور احادیث اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے تیز ہوا گھاس کو۔ اس کے غلط حکم دینے سے میراث

روتی ہے اور مظلوموں کے خون چیخیں مارتے ہیں اس نے اپنے فتوے سے حرام شرمگاہوں کو حلال کر دیا اور اپنے فیصلے سے حلال شرمگاہوں کو حرام بنا دیا، جو احکام اس سے صادر ہوئے وہ ان کے لئے بڑا ازعلم نہیں، اور علم حق کے متعلق جو کچھ ...... کرتا ہے وہ اس کا اہل نہیں۔

نوٹ: حضرت نے اپنے خطبہ میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ ایک گروہ تو ان صوفی صاحبان کا ہے جو اہلبیت علیہم السلام کے صحیح راستہ سے ہٹ کر اپنا ایک نیا راستہ بنانے والے ہیں بظاہر روزے نماز کے بڑے پابند بن کر اپنے مریدوں کو اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرا کے ان کو گمراہ کر رہے ہیں، دوسرا گروہ ان قاضیوں اور مفتیوں کا ہے جو جہل مرکب کا شکار ہیں وہ مدعی تو اس کے ہیں کہ لوگوں کے شبہات کو زائل کرنے والے ہیں حالانکہ وہ پیروی شیطان کر کے خود جہالت میں مبتلا ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک قاضی یا مفتی دوسرے کے حکم کو توڑ دیتا ہے۔

۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَصْحَابَ الْمَقَايِيسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْمَقَايِيسِ فَلَمْ تَزِدْهُمُ الْمَقَايِيسُ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْداً وَإِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُصَابُ بِالْمَقَايِيسِ.

۷ - میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انھیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں۔ دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى النَّارِ.

۸ - فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر جہالت کا راستہ جہنم کی طرف ہے۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ فُقِّهْنَا فِي الدِّينِ وَأَغْنَانَا اللهُ بِكُمْ عَنِ النَّاسِ حَتَّى أَنَّ الْجَمَاعَةَ مِنَّا لَتَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ، مَا يَسْأَلُ رَجُلٌ صَاحِبَهُ، تَحْضُرُهُ الْمَسْأَلَةُ وَيَحْضُرُهُ جَوَابُهَا فِيمَا

مَنَّ اللهُ عَلَيْنَا بِكُمْ فَرُبَّمَا وَرَدَ عَلَيْنَا الشَّيْءُ لَمْ يَأْتِنَا فِيهِ عَنْكَ وَلَا عَنْ آبَائِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا إِلَى أَحْسَنِ مَا يَحْضُرُنَا وَ أَوْفَقِ الْأَشْيَاءِ لِمَا جَاءَنَا عَنْكُمْ فَنَأْخُذُ بِهِ؟ فَقَالَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فِي ذَلِكَ وَ اللَّهِ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ يَا ابْنَ حَكِيمٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ : عَلِيٌّ وَقُلْتُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ لِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِي الْقِيَاسِ.

(۹) محمد ابن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے علم دین حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پرواہ ہو گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جاتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دے دیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے۔ لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آبائے طاہرینؑ سے پس ایسے موقع پر جو بہتر ہے اسکے ہر پہلو پر غور کر کے جواب دے دیتے ہیں اے ابن حکیم افسوس کیا یہ صحیح فرمایا اس میں ہلاکت ہے جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا۔ پھر فرمایا۔ خدا لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں۔ یعنی میرا قول ان کے قول سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن عبد الحکم سے کہا۔ واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی۔

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام بِمَا أُوَحِّدُ اللهَ؟ فَقَالَ: يَا يُونُسُ، لَا تَكُونَنَّ مُبْتَدِعاً، مَنْ نَظَرَ بِرَأْيِهِ هَلَكَ، وَمَنْ تَرَكَ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله ضَلَّ، وَمَنْ تَرَكَ كِتَابَ اللهِ وَ قَوْلَ نَبِيِّهِ كَفَرَ

۱۰۔ یونس بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا امر ہے جس سے وحدانیت باری تعالیٰ کی شناخت کسی میں پائی جائے۔ فرمایا اے یونس بدعت پسند نہ بن جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبیؐ کے اہلبیت کو چھوڑ دیا۔ ہلاک ہوا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا وہ کافر ہوا۔

١١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: تَرِدُ عَلَيْنَا أَشْيَاءُ لَيْسَ نَعْرِفُهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا سُنَّةٍ فَنَنْظُرُ فِيهَا؟

قَالَ : لَا : أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ لَمْ تُوجَرْ، وَإِنْ أَخْطَأْتَ كَذَبْتَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

(۱۱) راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کئے جاتے ہیں جن کا جواب ہم کو نہ قرآن سے ملتا ہے نہ حدیث میں، پس ہم خود ہی غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔ فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا۔ اگر تمہارا قیاس ٹھیک ہوا تو اس کا اجر نہ ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا۔

۱۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا نتیجہ جہنم ہے۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّا نَجْتَمِعُ فَنَتَذَاكَرُ مَا عِنْدَنَا فَلَا يَرِدُ عَلَيْنَا شَيْءٌ إِلَّا وَعِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ مُسَطَّرٌ وَذَلِكَ مِمَّا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْنَا بِكُمْ، ثُمَّ يَرِدُ عَلَيْنَا الشَّيْءُ الصَّغِيرُ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ فَيَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ وَعِنْدَنَا مَا يُشْبِهُهُ فَنَقِيسُ عَلَى أَحْسَنِهِ ؟ فَقَالَ : وَمَا لَكُمْ وَلِلْقِيَاسِ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِالْقِيَاسِ ثُمَّ قَالَ: إِذَا جَاءَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ فَقُولُوا بِهِ وَإِنْ جَاءَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَهَا . وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ . ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : قَالَ عَلِيٌّ وَقُلْتُ أَنَا وَقَالَتِ الصَّحَابَةُ وَقُلْتُ ، ثُمَّ قَالَ ، أَكُنْتَ تَجْلِسُ إِلَيْهِ ؟ فَقُلْتُ : لَا وَلَكِنْ هَذَا كَلَامُهُ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ فِي عَهْدِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَقُلْتُ : فَضَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ : لَا هُوَ عِنْدَ أَهْلِهِ .

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے۔ سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم سے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ جب ہم ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو آپ کی احادیث کو یاد کرتے ہیں جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے ہم اس کا جواب

ان احادیث میں پالیتے ہیں جو ہمارے پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بعض اوقات کوئی ہلکا سا مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا جواب ان احادیث میں ہم کو نہیں ملتا۔ اور ہم ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں اور دلوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ اسی قیاس کی بنا پر تم سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔ پھر فرمایا جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہے تو اسے بیان کرو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھا کرو۔ پھر فرمایا اللہ لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہا کرتا ہے علی نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے بہتر ہے پھر فرمایا کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو۔ میں نے کہا نہیں، لیکن یہ جانتا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کا نگہبان ہو کیا رسول اللہ نے لوگوں کو اتنا بتایا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کے لئے کافی ہوتا۔ فرمایا بے شک۔ بتا دیا تھا جس کی ضرورت ان کو قیامت تک ہوگی۔ میں نے کہا۔ کیا اس سے کچھ ضائع ہو گیا فرمایا نہیں وہ علم اس کے اہل کے یعنی ہمارے پاس ہے۔

١٤- عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ ضَلَّ عِلْمُ ابْنِ شُبْرُمَةَ عِنْدَ الْجَامِعَةِ إِمْلَاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ خَطِّ عَلِيٍّ عليه السلام بِيَدِهِ إِنَّ الْجَامِعَةَ لَمْ تَدَعْ لِأَحَدٍ كَلَاماً، فِيهَا عِلْمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، إِنَّ أَصْحَابَ الْقِيَاسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْقِيَاسِ فَلَمْ يَزْدَادُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْداً، إِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُصَابُ بِالْقِيَاسِ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا کہ ابن شبرمہ کا علم (عہد عباسیہ کا قاضی) ضائع ہو گیا جامعہ سے (صحیفہ طرح جس کو لکھوایا رسول اللہ نے اور اپنے ہاتھ سے لکھا علی علیہ السلام نے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو۔ اس میں علم حلال و حرام ہے قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور ہوتے چلے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کا دخل نہیں۔

١٥- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ السُّنَّةَ لَا تُقَاسُ أَلَا تَرَى أَنَّ الْمَرْأَةَ

تَقْضِي صَوْمَهَا وَلَاتَقْضِي صَلٰوتَهَا؟ يَا أَبَانُ! إِنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيسَتْ مُحِقَ الدِّينُ.

۱۵۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں۔ حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا۔

۱٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ قَالَ، سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام عَنِ الْقِيَاسِ فَقَالَ: مَالَكُمْ وَالْقِيَاسُ، إِنَّ اللهَ لَايُسْأَلُ كَيْفَ أَحَلَّ وَكَيْفَ حَرَّمَ.

(امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا قیاس کے متعلق فرمایا، قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ خدا سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ کسی چیز کو حلال کیوں کیا اور حرام کیوں (سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کی وجہ کیا ہے)

۱۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِلْقِيَاسِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي الْتِبَاسٍ وَمَنْ دَانَ اللهَ بِالرَّأْيِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي ارْتِمَاسٍ. قَالَ: وَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِرَأْيِهِ فَقَدْ دَانَ اللهَ بِمَا لَايَعْلَمُ وَمَنْ دَانَ اللهَ بِمَالَايَعْلَمُ فَقَدْ ضَادَّ اللهَ حَيْثُ أَحَلَّ وَحَرَّمَ فِيمَا لَايَعْلَمُ.

۱۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے، کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الٰہیہ میں قیاس کو راہ دی وہ ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہا۔ اور جس نے عمل آخرت اپنی رائے اور پیروی ظن سے کیا۔ وہ ہمیشہ شبہات میں ڈوبا رہا۔ فرمایا امام جعفر صادق نے کہ امام باقر فرماتے ہیں کہ جو لوگوں کو فتوے دیتا ہے وہ اپنی رائے سے عمل آخرت کرتا ہے اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور جو باوجود جاننے کے ایسا کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے حرام و حلال قرار دینے میں ان چیزوں کے جن کا اس کو علم نہیں۔

۱۸ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ بن يقطين، عن الحسين بن ميّاح، عن أبيه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ إبليس قاس نفسه بآدم فقال: خلقتني من نار و خلقته من طين، و لو قاس الجوهر الّذي خلق الله منه آدم

بالنار، كان ذلك أكثر نوراً وضياءً من النار.

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان نے قیاس کیا اپنے نفس کا نفس آدم پر اور کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے اس نے قیاس کیا آگ کا مٹی پر۔ اگر وہ قیاس کرتا اس جوہر کا جس سے خدا نے آدم کو پیدا کیا تو وہ پاتا اس کو نور اور ضیا دینے میں نار سے بہتر۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَقَالَ: حَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يَكُونُ غَيْرُهُ وَلَا يَجِيءُ غَيْرُهُ وَقَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ؑ: مَا أَحَدٌ ابْتَدَعَ بِدْعَةً إِلَّا تَرَكَ بِهَا سُنَّةً.

۱۹۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا فرمایا جس کو آنحضرت صلعم نے حلال بتایا ہے وہ قیامت تک حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے اس کے سوا اب کوئی شریعت نہ ہوگی اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس نے شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی۔ اس نے رسول خدا کے طریقہ کو چھوڑ دیا۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَقِيلِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ! بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقِيسُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَا تَقِسْ فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ حِينَ قَالَ: خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ، فَقَاسَ مَا بَيْنَ النَّارِ وَالطِّينِ وَلَوْ قَاسَ نُورِيَّةَ آدَمَ بِنُورِيَّةِ النَّارِ عَرَفَ فَضْلَ مَا بَيْنَ النُّورَيْنِ وَصَفَاءَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ.

۲۰۔ ابو حنیفہ نے ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے فرمایا میں نے سنا ہے تم شرع میں قیاس کرتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہاں فرمایا قیاس نہ کیا کرو۔ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے اس نے کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا۔ اگر قیاس کرتا نورانیت آدم کا آگ پر تو دونوں کی نورانیت ظاہر ہو جاتی اور نور کو جو فضیلت نار پر ہے وہ اس سے پوشیدہ نہ رہتی۔

۲۱۔ عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ كَذَا وَ كَذَا مَا يَكُونُ الْقَوْلُ فِيهَا؟ فَقَالَ لَهُ : مَهْ ، مَا أَجَبْتُكَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لَسْنَا مِنْ « أَرَأَيْتَ » فِي شَيْءٍ .

۲۱۔ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے اس کا جواب دیدیا۔ اس نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ اس طرح ہوتا تو آپ کا جواب کیا ہوتا۔ فرمایا۔ خاموش۔ میں نے جو جواب دیا وہ وہی ہے جو میں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔ ہم خود اپنی طرف سے نہیں کہتے۔

۲۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلاً قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيجَةً فَلَا تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ فَإِنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ وَ قَرَابَةٍ وَ وَلِيجَةٍ وَ بِدْعَةٍ وَ شُبْهَةٍ مُنْقَطِعٌ إِلَّا مَا أَثْبَتَهُ الْقُرْآنُ .

۲۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اخذ احکام شریعت میں خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔ ورنہ مومن نہ رہو گے۔ ہر سبب و نسب و قرابت شرک و بدعت و شبہ روز قیامت کام نہ دے گی مگر وہی چیز جو قرآن سے ثابت ہے۔

باب بست و یکم (۲۱)

ہر مسئلہ میں کتاب و سنّت کی طرف رجوع کرنا، حلال و حرام اور ہر وہ چیز جس کی طرف انسان محتاج ہے کتاب و سنّت میں پائی جاتی ہے

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى وَ اللَّهِ مَا تَرَكَ اللَّهُ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ حَتَّى لَا يَسْتَطِيعَ عَبْدٌ يَقُولُ لَوْ كَانَ هَذَا أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ ، إِلَّا وَ قَدْ أَنْزَلَهُ اللَّهُ فِيهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہر شے کو بیان فرمایا ہے اور جس جس چیز کے بندے محتاج تھے ان میں سے ایک کو بھی نہیں چھوڑا۔ کوئی یہ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ یہ چیز بھی قرآن میں نازل کی جاتی ہے آگاہ ہو کہ خدا نے قرآن میں اس کو ضرور نازل کیا ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَدَعْ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَبَيَّنَهُ لِرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدّاً وَجَعَلَ عَلَيْهِ دَلِيلاً يَدُلُّ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ عَلَى مَنْ تَعَدَّى ذَلِكَ الْحَدَّ حَدّاً

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے کسی ایسی چیز کو قرآن میں نہیں چھوڑا جس کی طرف امت محتاج تھی اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا اور اپنے رسول پر ظاہر کر دیا اور ہر شے کی ایک حد قرار دی اور اس پر ایک دلیل بھی قائم کر دی اور عذاب رکھا اس کے لئے جو اس حد سے تجاوز کرے۔

٣ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَارُونَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا خَلَقَ اللهُ حَلَالاً وَلَا حَرَاماً إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الدَّارِ، فَمَا كَانَ مِنَ الطَّرِيقِ فَهُوَ مِنَ الطَّرِيقِ، وَمَا كَانَ مِنَ الدَّارِ فَهُوَ مِنَ الدَّارِ حَتَّى أَرْشِ الْخَدْشِ فَمَا سِوَاهُ وَالْجَلْدَةِ وَنِصْفِ الْجَلْدَةِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ خدا نے قرار نہیں دیا حلال و حرام کو مگر ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کی ہے گھر کی حد کی طرح پس جو چیز راہ میں ہے وہ داخل خانہ نہیں بلکہ راہ میں ہے اور جو داخل خانہ ہے ظاہر ہے وہ راہ میں نہیں اور جو حدیث کو مجروح کرے اس کی ایسی ہی سزا ہے جیسے جسم کو مجروح کرنے والے کی بقدر زخم ایک تازیانہ یا نصف تازیانہ۔

٤ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَفِيهِ كِتَابٌ أَوْ سُنَّةٌ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ چیز جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے کتاب و سنت میں موجود ہے۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاسْأَلُونِي مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله نَهَى عَنِ الْقِيلِ وَالْقَالِ ، وَ فَسَادِ الْمَالِ ، وَ كَثْرَةِ السُّؤَالِ : فَقِيلَ لَهُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَيْنَ هٰذَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ؟ قَالَ ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ » وَ قَالَ : « وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَاماً »(۲) ، وَ قَالَ : « لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ » .

۵۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تمھیں کسی مسئلہ میں خبر دار دہو، مجھ سے پوچھو کتاب اللہ میں کہاں ہے پھر ایک حدیث میں فرمایا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے قیل و قال اور فساد مال اور کثرت سوال سے۔ کسی نے پوچھا یا بن رسول اللہ یہ کتاب خدا میں کہاں ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ان کی زیادہ سرگوشی میں فائدہ نہیں۔ مگر یہ کہ صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ کے لئے ہو یا احسان کرنے کے متعلق یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کے سلسلے میں اور خدا فرماتا ہے کہ اپنا وہ مال جو تمہارے لئے سرمایۂ معاش ہے بے وقوفوں کے حوالے نہ کرو۔ ورنہ وہ تلف کردیں گے خدا فرماتا ہے چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو کہ (بعض چیزیں ایسی ہوں گی) اگر تم پر ظاہر کی گئیں تو تم کو برا معلوم ہوگا۔ (امام علیہ السلام نے تینوں باتوں کا جواب آیات قرآنی سے دے دیا۔)

٦ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : مَا مِنْ أَمْرٍ يَخْتَلِفُ فِيهِ اثْنَانِ إِلَّا وَلَهُ أَصْلٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلٰكِنْ لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُ الرِّجَالِ .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا امر جس میں دو آدمی اختلاف رکھتے ہوں مگر یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے لیکن لوگوں کی عقول ان تک نہیں پہنچتیں۔

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيْكُمُ الرَّسُولَ صلى الله عليه وآله وَأَنْزَلَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَأَنْتُمْ أُمِّيُّونَ عَنِ الْكِتَابِ وَ مَنْ أَنْزَلَهُ وَعَنِ الرَّسُولِ وَمَنْ أَرْسَلَهُ ، عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ طُولِ هَجْعَةٍ(۲) مِنَ الْأُمَمِ وَ انْبِسَاطٍ مِنَ الْجَهْلِ وَ اعْتِرَاضٍ

مِنَ الْفِتْنَةِ وَ انْتِقَاضٍ مِنَ الْمُبْرَمِ وَ عَمىً عَنِ الْحَقِّ وَ اعْتِسَافٍ مِنَ الْجَوْرِ وَ امْتِحَاقٍ مِنَ الدِّينِ وَ تَلَظٍّ مِنَ الْحُرُوبِ عَلىٰ حِينِ اصْفِرَارٍ مِنْ رِيَاضِ جَنَّاتِ الدُّنْيَا وَ يُبْسٍ مِنْ أَغْصَانِهَا وَ انْتِثَارٍ مِنْ وَرَقِهَا وَ يَأْسٍ مِنْ ثَمَرِهَا وَ اغْوِرَارٍ مِنْ مَائِهَا، قَدْ دَرَسَتْ أَعْلَامُ الْهُدىٰ فَظَهَرَتْ أَعْلَامُ الرَّدىٰ فَالدُّنْيَا مُتَهَجِّمَةٌ فِي وُجُوهِ أَهْلِهَا مُكْفَهِرَّةٌ، مُدْبِرَةٌ غَيْرُ مُقْبِلَةٍ، ثَمَرَتُهَا الْفِتْنَةُ وَ طَعَامُهَا الْجِيفَةُ وَ شِعَارُهَا الْخَوْفُ وَ دِثَارُهَا السَّيْفُ، مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَقَدْ أَعْمَتْ عُيُونَ أَهْلِهَا وَأَظْلَمَتْ عَلَيْهَا أَيَّامُهَا، قَدْ قَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ وَ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَ دَفَنُوا فِي التُّرَابِ الْمَوْؤُدَةَ بَيْنَهُمْ مِنْ أَوْلَادِهِمْ، يَجْتَازُ دُونَهُمْ طِيبُ الْعَيْشِ وَ رَفَاهِيَةُ خُفُوضِ الدُّنْيَا، لَا يَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ ثَوَاباً وَلَا يَخَافُونَ وَاللّٰهِ مِنْهُ عِقَاباً، حَيُّهُمْ أَعْمىٰ نَجِسٌ وَ مَيِّتُهُمْ فِي النَّارِ مُبْلِسٌ، فَجَاءَهُمْ بِنُسْخَةِ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولىٰ وَتَصْدِيقِ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيلِ الْحَلَالِ مِنْ رَيْبِ الْحَرَامِ، ذٰلِكَ الْقُرْآنُ فَاسْتَنْطِقُوهُ وَلَنْ يَنْطِقَ لَكُمْ، أُخْبِرُكُمْ عَنْهُ، إِنَّ فِيهِ عِلْمَ مَا مَضىٰ وَعِلْمَ مَا يَأْتِي إِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حُكْمَ مَا بَيْنَكُمْ وَ بَيَانَ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ فَلَوْ سَأَلْتُمُونِي عَنْهُ لَعَلَّمْتُكُمْ.

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف رسولؐ کو بھیجا اور ان پر کتاب حق نازل کی اور تم اُن پڑھ تھے۔ نہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ اس کے نازل کرنے والے کو، نہ رسولؐ سے واقف تھے اور نہ اس ذات سے جس نے ان کو رسولؐ بنا کر بھیجا تھا آنحضرت کو اس وقت بھیجا جبکہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ قطع ہو گیا تھا اور غفلت لوگوں پر چھائی ہوئی تھی اور جہالت اور فتنوں کا دور دورہ تھا اور پیغمبروں کے کاموں سے روگردانی اور امر حق میں انحراف اور ظلم و جور کی زیادتی اور آتش حرب کی ہر وقت شعلہ فشانی اور دنیا کے باغوں پر زردی چھائی ہوئی ہے اس کی شاخیں سوکھی ہوئی ہیں اس کے پتے بکھرے ہوئے ہیں اس کے پھل مایوسی ہیں اس کا پانی زمین کی تہہ میں گھسا ہوا ہے ہدایت کے نشانات مٹے ہوئے ہیں ہلاکت کے نشانات ابھرے ہوئے ہیں۔ دنیا اپنے اہل کے ساتھ ترش روئی سے منہ چڑھائے ہوئے ہے پیچھے کو جانے والی آگے کو نہ آنے والی اس کے پھل فتنہ ہیں اس کا کھانا مردار ہے۔ اس کا شعار (وہ کپڑا جو نیچے پہنا جاتا ہے)، خوف ہے اس کا دثار (جو کپڑا اوپر پہنا جاتا ہے) تلوار ہے اس نے اپنے اہل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور ان کے ایام کو تاریک بنا دیا۔ ان دنیا والوں نے اپنے رحم کو قطع کیا آپس میں خونریزی کی اپنی زندہ لڑکیوں کو زمین میں دبا دیا۔ حالانکہ وہ انہی کی اولاد تھیں انھوں نے دنیا میں عیش و راحت کو طلب کیا اور اللہ سے ثواب کی امید نہ رکھی اور اس کے عذاب سے نہیں ڈرتے ہیں ان کے

زندہ اندھے اور ستمگار اور ان کے مردہ دوزخی اور نجات سے ناامید، پس لائے حضرت رسول خدا انکے لیے ایک دستور جو کتب سابقہ میں تھا اور تصدیق کی اس کی جو سامنے ہے یعنی انجیل اور اس قرآن میں تفصیل ہے حرام اور حلال کی پس اسکی صفتوں کو بیان کرو۔ وہ تم سے نہیں بولے گا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اس میں ان چیزوں کا بھی علم ہے جو گزر چکیں اور ان باتوں کا بھی ہے جو آنے والی ہیں قیامت تک اور تمہارے نزاعات کا فیصلہ بھی ہے۔ اور جن باتوں سے تم اختلاف کرتے ہو وہ بھی اگر تم مجھ سے ان باتوں کو دریافت کرو تو میں بتا دوں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَا أَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَ فِيهِ بَدْءُ الْخَلْقِ وَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَ خَبَرُ الْأَرْضِ وَ خَبَرُ الْجَنَّةِ وَ خَبَرُ النَّارِ وَ خَبَرُ مَا كَانَ وَ [خَبَرُ] مَا هُوَ كَائِنٌ، أَعْلَمُ ذَلِكَ كَمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا جاننے والا ہوں۔ اس میں ابتدائے خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں، آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی، اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی، جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اس کی بھی اور میری نظر کے سامنے یہ سب چیزیں ایسی ہی بدیہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے ہے خدا فرماتا ہے اس قرآن میں ہر شے کا بیان ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَ فَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَ نَحْنُ نَعْلَمُهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب اللہ میں جو تم سے پہلے ہے اس کی بھی خبر ہے اور جو تم سے بعد میں ہوگا اس کی بھی اور تمہارے باہمی نزاعات کا فیصلہ بھی ہے اور یہ ہم سب باتیں جانتے ہیں۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَكُلُّ شَيْءٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَوْ تَقُولُونَ فِيهِ ؟ قَالَ : بَلْ كُلُّ شَيْءٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله .

۱۰۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا کیا ہر شے قرآن اور سنت نبیؐ میں ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں اس میں ہر شے، جو آپ کہتے ہیں کیا وہ بھی ہے۔ فرمایا ہر شے کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں ہے۔

باب بست دوم (۲۲)
اختلاف حدیث

((بَابُ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ))

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ سَلْمَانَ وَ الْمِقْدَادِ وَ أَبِي ذَرٍّ شَيْئاً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ أَحَادِيثَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صلى الله عليه وآله غَيْرَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ ، ثُمَّ سَمِعْتُ مِنْكَ تَصْدِيقَ مَا سَمِعْتُ مِنْهُمْ وَ رَأَيْتُ فِي أَيْدِي النَّاسِ أَشْيَاءَ كَثِيرَةً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ مِنَ الْأَحَادِيثِ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْتُمْ تُخَالِفُونَهُمْ فِيهَا وَ تَزْعُمُونَ أَنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ ، أَفَتَرَى النَّاسَ يَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مُتَعَمِّدِينَ وَ يُفَسِّرُونَ الْقُرْآنَ بِآرَائِهِمْ ؟ قَالَ : فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ إِنَّ فِي أَيْدِي النَّاسِ حَقّاً وَ بَاطِلاً وَ صِدْقاً وَ كَذِباً وَ نَاسِخاً وَ مَنْسُوخاً وَ عَامّاً وَ خَاصّاً وَ مُحْكَماً وَ مُتَشَابِهاً وَ حِفْظاً وَ وَهَماً وَ قَدْ كُذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى عَهْدِهِ حَتَّى قَامَ خَطِيباً فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ الْكَذَّابَةُ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ، ثُمَّ كُذِبَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَ إِنَّمَا أَتَاكُمُ الْحَدِيثُ مِنْ أَرْبَعَةٍ

لَيْسَ لَهُمْ خَامِسٌ: رَجُلٌ مُنَافِقٌ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ مُتَصَنِّعٌ بِالْإِسْلَامِ لَا يَتَأَثَّمُ وَلَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَعَمِّداً فَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ كَذَّابٌ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ وَلَكِنَّهُمْ قَالُوا هَذَا قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَآهُ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَأَخَذُوا عَنْهُ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ حَالَهُ وَقَدْ أَخْبَرَهُ اللَّهُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَوَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ» ثُمَّ بَقُوا بَعْدَهُ فَتَقَرَّبُوا إِلَى أَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَالدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ بِالزُّورِ وَالْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ فَوَلَّوْهُمُ الْأَعْمَالَ وَحَمَلُوهُمْ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ وَأَكَلُوا بِهِمُ الدُّنْيَا وَإِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَالدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ فَهَذَا أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ. وَرَجُلٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ شَيْئاً لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَوَهِمَ فِيهِ وَلَمْ يَتَعَمَّدْ كَذِباً فَهُوَ فِي يَدِهِ يَقُولُ بِهِ وَيَعْمَلُ بِهِ وَيَرْوِيهِ فَيَقُولُ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهِمَ لَمْ يَقْبَلُوهُ وَلَوْ عَلِمَ هُوَ أَنَّهُ وَهِمَ لَرَفَضَهُ. وَرَجُلٌ ثَالِثٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئاً أَمَرَ بِهِ ثُمَّ نَهَى عَنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَوْ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَحَفِظَ مَنْسُوخَهُ وَلَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضَهُ وَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ إِذْ سَمِعُوهُ مِنْهُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضُوهُ. وَآخَرُ رَابِعٌ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مُبْغِضٌ لِلْكَذِبِ خَوْفاً مِنَ اللَّهِ وَتَعْظِيماً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْسَهُ بَلْ حَفِظَ مَا سَمِعَ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَ بِهِ كَمَا سَمِعَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَعَلِمَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ فَعَمِلَ بِالنَّاسِخِ وَرَفَضَ الْمَنْسُوخَ فَإِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ الْقُرْآنِ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ [وَ] خَاصٌّ وَعَامٌّ [وَ] مُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْكَلَامُ لَهُ وَجْهَانِ: كَلَامٌ عَامٌّ وَكَلَامٌ خَاصٌّ مِثْلُ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَيَشْتَبِهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَدْرِ مَا عَنَى اللَّهُ بِهِ وَرَسُولُهُ ﷺ. وَلَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْءِ فَيَفْهَمُ وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْأَلُهُ وَلَا يَسْتَفْهِمُهُ حَتَّى أَنْ كَانُوا لَيُحِبُّونَ أَنْ يَجِيءَ الْأَعْرَابِيُّ وَالطَّارِئُ فَيَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَسْمَعُوا وَقَدْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً وَكُلَّ لَيْلَةٍ دَخْلَةً فَيُخْلِينِي فِيهَا أَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ، وَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَصْنَعْ ذَلِكَ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي، فَرُبَّمَا كَانَ فِي بَيْتِي يَأْتِينِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

أَكْثَرُ ذٰلِكَ فِي بَيْتِي وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ مَنَازِلِهِ أَخْلَانِي وَأَقَامَ عَنِّي نِسَاءَهُ فَلَا يَبْقَى عِنْدَهُ غَيْرِي

وَإِذَا أَتَانِي لِلْخَلْوَةِ مَعِي فِي مَنْزِلِي لَمْ تَقُمْ عَنِّي فَاطِمَةُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ بَنِيَّ، وَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَجَابَنِي وَإِذَا سَكَتُّ عَنْهُ وَفَنِيَتْ مَسَائِلِي ابْتَدَأَنِي فَمَا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَقْرَأَنِيهَا وَأَمْلَاهَا عَلَيَّ فَكَتَبْتُهَا بِخَطِّي وَعَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا وَتَفْسِيرَهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنْسُوخَهَا وَمُحْكَمَهَا وَمُتَشَابِهَهَا وَخَاصَّهَا وَعَامَّهَا وَدَعَا اللهَ أَنْ يُعْطِيَنِي فَهْمَهَا وَحِفْظَهَا فَمَا نَسِيتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ وَلَا عِلْماً أَمْلَاهُ عَلَيَّ وَكَتَبْتُهُ مُنْذُ دَعَا اللهَ لِي بِمَا دَعَا، وَمَا تَرَكَ شَيْئاً عَلَّمَهُ اللهُ مِنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ وَلَا أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ كَانَ أَوْ يَكُونُ وَلَا كِتَابٍ مُنْزَلٍ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَهُ مِنْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ إِلَّا عَلَّمَنِيهِ وَحَفِظْتُهُ فَلَمْ أَنْسَ حَرْفاً وَاحِداً، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَدَعَا اللهَ لِي أَنْ يَمْلَأَ قَلْبِي عِلْماً وَفَهْماً وَحُكْماً وَنُوراً فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مُنْذُ دَعَوْتَ اللهَ لِي بِمَا دَعَوْتَ لَمْ أَنْسَ شَيْئاً وَلَمْ يَفُتْنِي شَيْءٌ لَمْ أَكْتُبْهُ أَفَتَتَخَوَّفُ عَلَيَّ النِّسْيَانَ فِيمَا بَعْدُ؟ فَقَالَ: لَا، لَسْتُ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ النِّسْيَانَ وَالْجَهْلَ.

۱۔ سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان ومقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور حدیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر قرآن کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرات کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں عمداً اور قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں۔

امیر المومنین نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو، لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب ہے اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص محکم اور متشابہ اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ بولا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ پس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا۔ اس کی جگہ جہنم ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا۔

تمہارے پاس احادیث چار طریقے سے پہنچی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں، اوّل مرد منافق سے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں کوئی خرابی سمجھتا ہے اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ بڑا منافق اور جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق

نہ کرتے ۔ لیکن انھوں نے تو یہ کہا ۔ یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرتؐ کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سُنا ہے لہذا انھوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارے میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کئے ہیں فرماتا ہے جب اے رسولؐ تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم ان کی باتیں سنو، یہ کہ وہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا۔ اب انھوں نے آئمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلانیوالوں سے جا ملے اور حکومت ان کے سپرد کر دی اور لوگوں کی گردنوں پر انھیں سوار کر دیا اور ان سے مل کر خوب خوب مزے اُڑائے لوگ تو بادشاہان دنیا کے ساتھ ہو ہی جایا کرتے ہیں ۔ مگر وہ جسے خدا بچائے ۔ بس یہ چار میں کا ایک کا گروہ ہے ۔

اور دوسرا وہ ہے جس نے رسول اللہ سے کسی بات کو سنا لیکن اس کو پوری طرح یاد نہ رکھ سکا اور وہم کو اس میں دخل دیا اور عمداً جھوٹ نہ بولا ۔ پس یہ حدیث اس کے پاس ہے اور وہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور دوسروں سے اس کی روایت بھی کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے حضرت رسولِ خدا سے ایسا سُنا پس اگر مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ وہ از روئے وہم گمان ایسا کہہ رہا ہے اسے صحیح حدیث یاد نہیں تو وہ اس کی بات کو نہ مانتے اور اگر وہ خود جانتا کہ غلط بیانی کر رہا ہے اور مبتلائے وہم ہے تو اس کو خود ہی نہ بیان کرتا ۔

اور تیسرا وہ ہے کہ جس نے رسول سے ایک ایسی حدیث کو سُنا جس میں حضرت نے کسی چیز کا حکم دیا تھا اس کے بعد اس کی نہی بھی فرما دی تھی لیکن اسکو اس نہی کا علم نہ ہو سکا ۔ نہی سن لی اور امر کا علم نہ ہوا پس اس نے حکم منسوخ کو تو یاد کر لیا اور ناسخ کو یاد نہ رکھا ۔ اگر اس کو علم ہوتا کہ یہ حکم منسوخ شدہ ہے تو وہ اس کا بیان ترک کر دیتا اور اگر مسلمان یہ جان لیتے کہ یہ منسوخ الحکم حدیث بیان کر رہا ہے تو وہ اس پر عمل ترک کر دیتے ۔

چوتھا وہ ہے جس نے رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولا ۔ اسے جھوٹ سے عداوت ہے وہ اللہ سے خوف کرتا ہے اور رسولؐ کی عظمت ان کے دل میں ہے اور وہ نہیں بھولا اس کو جو رسولؐ سے سنا ہے اور اچھی طرح سے اسے یاد بھی ہے پس جیسا رسولؐ سے سُنا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے نہ کم ، وہ ناسخ و منسوخ کا علم رکھتا ہے پس ناسخ پر عمل کرتا ہے اور منسوخ کو ترک کرتا ہے ۔

حضرت رسولؐ خدا کے احکام بھی قرآن کی طرح ہیں جو ناسخ بھی ہیں منسوخ بھی ، خاص بھی ہیں اور عام بھی ، محکم

بھی ہیں اور متشابہ بھی، کبھی رسولؐ کے کلام کی دو صورتیں ہوتی ہیں، کلام عام اور کلام خاص قرآن کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے رسول جو تم کو دیں اسے لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ یہ امر ان لوگوں پر مشتبہ ہو گیا جنھوں نے نہ جانا اور نہ سمجھا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقصد اس سے کیا ہے۔

اور آنحضرتؐ کے تمام اصحاب ایسے نہ تھے کہ جو سوال کرتے ہوں، اس کے جواب کو سمجھ بھی لیتے ہوں بعض ایسے بھی تھے سوال تو کرتے تھے مگر سمجھنا نہیں چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتے تھے کہ کوئی بدو عرب یا اجنبی مسافر آجائے اور وہ رسولؐ سے سوال کرے تو حضرت کے جواب کو ہم سنیں (کیونکہ خود بار بار سوال نہیں کر سکتے تھے) اور میرا یہ حال تھا کہ میں دن اور رات میں جب چاہتا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مجھ سے تخلیہ فرماتے اور جو حضرت بیان فرماتے میں اس کو اپنے دل میں جگہ دیتا جاتا۔

اصحاب اس بات کو جانتے تھے کہ آنحضرت میرے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے بسا اوقات یہ عمل میرے گھر میں ہوتا تھا جب حضرت میرے گھر میں تشریف لاتے تو زیادہ وقت خلوت میں گزارتے اور ازواج ہمارے پاس سے ہٹ جاتیں۔ میرے سوا کوئی حضرت کے پاس نہ رہتا اور جب میرے گھر میں خلوت ہوتی تو نہ فاطمہ الگ ہوتیں اور نہ میرا کوئی لڑکا۔ جب میں حضرت سے سوال کرتا تو مجھے جواب دیتے اور جب میں چپ ہو جاتا اور سوالات ختم ہو جاتے تو حضرت ابتدا کرتے۔

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہؐ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور اسے لکھوایا نہ ہو میں نے اپنے ہاتھ سے اسے لکھا ہے۔

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور منسوخ اور محکم و متشابہ اور خاص و عام، اور حضرت نے دعا کی کہ وہ مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہؐ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا کی۔ آنحضرتؐ نے میرے لئے جو دعا کی، آنحضرت کو علم خدا سے جو ملا۔ اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی، حلال سے ہو یا حرام سے امر سے ہو یا نہی سے، طاعت سے ہو یا معصیت سے میں نے اسے سیکھا ہے اور حفظ کیا ہے اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا۔

پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے پُر کر دے۔ میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں

بھولا۔ اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا۔ کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں بھول جاؤں گا۔ فرمایا نہیں۔ مجھے تمہارے متعلق نسیان وجہل کا خوف ہی نہیں ہوتا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْوُونَ عَنْ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا يُتَّهَمُونَ بِالْكَذِبِ فَيَجِيءُ مِنْكُمْ خِلَافُهُ؟ قَالَ: إِنَّ الْحَدِيثَ يُنْسَخُ كَمَا يُنْسَخُ الْقُرْآنُ.

۲۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے ساتھ رسول اللہ سے جونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے۔ لہذا ہم ان راویوں کو دروغ گو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن آپ سے سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتی ہے فرمایا آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا بَالِي أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَتُجِيبُنِي فِيهَا بِالْجَوَابِ ثُمَّ يَجِيئُكَ غَيْرِي فَتُجِيبُهُ فِيهَا بِجَوَابٍ آخَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّا نُجِيبُ النَّاسَ عَلَى الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله صَدَقُوا عَلَى مُحَمَّدٍ أَمْ كَذَبُوا؟ قَالَ: بَلْ صَدَقُوا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَالُهُمُ اخْتَلَفُوا؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِي رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَيَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَيُجِيبُهُ فِيهَا بِالْجَوَابِ ثُمَّ يُجِيبُهُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يَنْسَخُ ذَلِكَ الْجَوَابَ فَنَسَخَتِ الْأَحَادِيثُ بَعْضُهَا بَعْضاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ ایک مسئلہ جب میں آپ سے پوچھتا ہوں تو آپ مجھے اس کا جواب دیتے ہیں، پھر میرا غیر جب آپ سے یہی مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں۔ فرمایا، ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کبھی زیادتی کے ساتھ اور کبھی کمی کے ساتھ، میں نے کہا اس بنا ء

پر کہ آنحضرتؐ نے کم وبیش بیان نہیں کیا اور اصحاب نے ایسا کیا تو انھوں نے رسولؐ کے متعلق سچ کہا یا جھوٹ، فرمایا سچ کہا۔ میں نے کہا جب ان کے بیان میں اختلاف ہے، ایک کہتا ہے رسولؐ نے یہ بیان فرمایا ہے دوسرا کہتا ہے یہ، تو پھر کیا صورت ہوگی، فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ ایک شخص رسولؐ کے پاس آتا ہے اور ایک مسئلہ دریافت کرتا ہے آپ اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد وحی الٰہی اس حکم کو منسوخ کر دیتی ہے اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے اور وہی بات پوچھتا ہے آپ اس کو ناسخ حکم بتلاتے ہیں چونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو جاتی ہے لہذا اصحاب کے بیان میں اختلاف ہو جاتا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا زِيَادُ! مَا تَقُولُ لَوْ أَفْتَيْنَا رَجُلاً مِمَّنْ يَتَوَلَّانَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّقِيَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ أَعْلَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: إِنْ أَخَذَ بِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعْظَمُ أَجْراً. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ: إِنْ أَخَذَ بِهِ أُوجِرَ وَإِنْ تَرَكَهُ وَاللهِ أَثِمَ.

۴۔ ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے مجھ سے کہا، اے زیاد (نام ابوعبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملے میں کہ ہم فتویٰ دیں۔ اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو ایسے امر کا جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسولؐ آپؑ بہتر جانتے ہیں فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور باعث اجر عظیم،

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔

٥ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَأَجَابَهُ بِخِلَافِ مَا أَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِخِلَافِ مَا أَجَابَنِي وَأَجَابَ صَاحِبِي فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ قُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ شِيعَتِكُمْ قَدِمَا يَسْأَلَانِ فَأَجَبْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِغَيْرِ مَا أَجَبْتَ بِهِ صَاحِبَهُ؟ فَقَالَ: يَا زُرَارَةُ! إِنَّ هٰذَا خَيْرٌ لَنَا وَأَبْقَىٰ

لَنا وَلَكُمْ وَلَوِ اجْتَمَعْتُمْ عَلى أَمْرٍ واحِدٍ لَصَدَّقَكُمُ النّاسُ عَلَيْنا وَ لَكانَ أَقَلَّ لِبَقائِنا وَ بَقائِكُمْ.
قالَ: ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: شِيعَتُكُمْ لَوْحَمَلْتُمُوهُمْ عَلَى الْأَسِنَّةِ أَوْ عَلَى النّارِ لَمَضَوْا وَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِكُمْ مُخْتَلِفِينَ. قالَ: فَأَجابَنِي بِمِثْلِ جَوابِ أَبِيهِ.

۵۔ زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا۔ آپ نے میرے جواب کے علاوہ جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اس کو میرے جواب سے علیحدہ جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ۔ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یا بن رسول اللہ یہ دونوں عراقی آپ کے پرانے شیعوں میں سے ہیں ان سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے۔ فرمایا۔ اے زرارہ یہی بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے۔ اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ۔ تو مخالف تم کو مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس۔ کہتے آؤ گے کہ خروج کیجئے۔ اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں کہ جنگ میں نیزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپ کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ آپ سے مختلف جواب سنیں، پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد ماجد نے دیا تھا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ نَصْرٍ الْخَثْعَمِيِّ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَرَفَ أَنّا لانَقُولُ إِلّا حَقّاً فَلْيَكْتَفِ بِما يَعْلَمُ مِنّا فَإِنْ سَمِعَ مِنّا خِلافَ ما يَعْلَمُ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ ذلِكَ دِفاعٌ مِنّا عَنْهُ.

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے۔ مگر حق تو اس کو چاہیئے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانا ہے۔ اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنی ہے جو حکم خدا کے خلاف ہو تو سمجھ لے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ جَمِيعاً، عَنْ سَماعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ رَجُلانِ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فِي أَمْرٍ

كِلاهُمَا يَرْوِيهِ أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِأَخْذِهِ وَالآخَرُ يَنْهَاهُ عَنْهُ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ: يُرْجِئُهُ حَتَّى يَلْقَى مَنْ يُخْبِرُهُ، فَهُوَ فِي سَعَةٍ حَتَّى يَلْقَاهُ؛ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: بِأَيِّهِمَا أَخَذْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ وَسِعَكَ.

۷۔ روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ دوسرے سے نہی۔ ایسی صورت میں وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اس کو چاہیئے کہ عمل میں تاخیر کرے یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کر دے۔ اس کے ملنے تک تاخیر عمل جائز ہوگی۔

اور ایک اور روایت میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے اس اعتقاد سے کہ امام مفترض الطاعۃ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثِ الْعَامَ ثُمَّ جِئْتَنِي مِنْ قَابِلٍ فَحَدَّثْتُكَ بِخِلافِهِ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قَالَ: قُلْتُ: كُنْتُ آخُذُ بِالأَخِيرِ؛ فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللهُ.

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شیعہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا آخر والی پر۔ امام نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (یعنے پہلی روایت بنا بر تقیہ تھی۔)

۹۔ وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا جَاءَ حَدِيثٌ عَنْ أَوَّلِكُمْ وَحَدِيثٌ عَنْ آخِرِكُمْ بِأَيِّهِمَا نَأْخُذُ؟ فَقَالَ: خُذُوا بِهِ حَتَّى يَبْلُغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَإِنْ بَلَغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَخُذُوا بِقَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّا وَاللهِ لا نُدْخِلُكُمْ إِلاَّ فِيمَا يَسَعُكُمْ؛ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: خُذُوا بِالأَحْدَثِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی حدیث ہم سے پہلے اماموں سے پہنچے۔ مثلاً امام زین العابدینؑ سے اور دوسری ان کے بعد والے امام سے (امام محمد باقرؑ) تو ہم کس پر عمل کریں۔ فرمایا عمل

کرو بعد والی پر جب تک کہ زندہ امام سے دوسری حدیث تم تک پہنچے جب یہ زندہ امام سے ملے تو اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم نے بعد والے امام اور زندہ امام کے قول پر عمل کرنے کو اس لئے کہا کہ ہم ہر ضرر کو تم سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور اگر احتمالِ ضرر نہ ہو تو جس پر چاہو عمل کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو تازہ تر حدیث ہو اس پر عمل کرو۔

١٠... مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دَيْنٍ أَوْ مِيرَاثٍ فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَ إِلَى الْقُضَاةِ أَيَحِلُّ ذَلِكَ؟ قَالَ: مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاغُوتِ وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُحْتاً وَإِنْ كَانَ حَقّاً ثَابِتاً لَهُ لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ".

قُلْتُ: فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ؟

قَالَ: يَنْظُرَانِ [إِلَى] مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَ نَظَرَ فِي حَلَالِنَا وَ حَرَامِنَا وَ عَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَماً فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ عَلَيْنَا رَدَّ وَالرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ.

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ كُلُّ رَجُلٍ اخْتَارَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا فَرَضِيَا أَنْ يَكُونَا النَّاظِرَيْنِ فِي حَقِّهِمَا وَ اخْتَلَفَا فِيمَا حَكَمَا وَ كِلَاهُمَا اخْتَلَفَا فِي حَدِيثِكُمْ؟

قَالَ: الْحُكْمُ مَا حَكَمَ بِهِ أَعْدَلُهُمَا وَ أَفْقَهُهُمَا وَ أَصْدَقُهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَ أَوْرَعُهُمَا وَلَا يَلْتَفِتْ إِلَى مَا يَحْكُمُ بِهِ الْآخَرُ.

قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّهُمَا عَدْلَانِ مَرْضِيَّانِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا لَا يُفَضَّلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ

قَالَ فَقَالَ: يُنْظَرُ إِلَى مَا كَانَ مِنْ رِوَايَتِهِمْ عَنَّا فِي ذَلِكَ الَّذِي حَكَمَا بِهِ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِكَ فَيُؤْخَذُ بِهِ مِنْ حُكْمِنَا وَ يُتْرَكُ الشَّاذُّ الَّذِي لَيْسَ بِمَشْهُورٍ عِنْدَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ لَا رَيْبَ

فِيهِ وَ إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ : أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَيُتَّبَعُ ، وَأَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَيُجْتَنَبُ وَأَمْرٌ مُشْكِلٌ يُرَدُّ عِلْمُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَرَامٌ بَيِّنٌ وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَلِكَ فَمَنْ تَرَكَ الشُّبُهَاتِ نَجَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ ، وَمَنْ أَخَذَ بِالشُّبُهَاتِ ارْتَكَبَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهَلَكَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ،

قُلْتُ : فَإِنْ كَانَ الْخَبَرَانِ عَنْكُمَا مَشْهُورَيْنِ قَدْ رَوَاهُمَا الثِّقَاتُ عَنْكُمْ؟

قَالَ : يُنْظَرُ فَمَا وَافَقَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ خَالَفَ الْعَامَّةَ فَيُؤْخَذُ بِهِ وَ يُتْرَكُ مَا خَالَفَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ وَافَقَ الْعَامَّةَ .

قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْفَقِيهَانِ عَرَفَا حُكْمَهُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ وَجَدْنَا أَحَدَ الْخَبَرَيْنِ مُوَافِقاً لِلْعَامَّةِ وَالْآخَرَ مُخَالِفاً لَهَا بِأَيِّ الْخَبَرَيْنِ يُؤْخَذُ؟

قَالَ : مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ فَفِيهِ الرَّشَادُ؛

فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنْ وَافَقَهُمَا الْخَبَرَانِ جَمِيعاً.

قَالَ : يُنْظَرُ إِلَى مَا هُمْ إِلَيْهِ أَمْيَلُ حُكَّامُهُمْ وَ قُضَاتُهُمْ فَيُتْرَكُ وَ يُؤْخَذُ بِالْآخَرِ

قُلْتُ : فَإِنْ وَافَقَ حُكَّامُهُمُ الْخَبَرَيْنِ جَمِيعاً.

قَالَ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَرْجِهِ[2] حَتَّى تَلْقَى إِمَامَكَ فَإِنَّ الْوُقُوفَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ خَيْرٌ مِنَ الْاقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَاتِ .

۱۰۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اصحاب میں سے ایسے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا جو آپس میں جھگڑا کرنے والے تھے۔ قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقدمہ لے گئے شیطان صفت بادشاہ یا غیر عادل قاضی کے پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے۔ فرمایا۔ جو حکم بنا لے گا اس کو حق یا باطل میں وہ مقدمہ لے جائے گا۔ ایک شیطان صفت کے پاس اور جو وہ حکم دے گا وہ رشوت کے تحت ہوگا۔ اگرچہ مدعی کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ شیطان سے لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے کفر کرنے (بچنے) کا حکم دیا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنا محاکمہ شیطان کی طرف لے جائیں۔ حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئیں۔

فرمایا۔ ان دونوں نزاع کرنیوالے شیعوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا معاملہ لے جائیں تم میں سے اس شخص کی طرف جو ہماری حدیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال وحرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ان کو چاہیئے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں اور اگر اس کو قبول نہ کیا تو، توہین کی حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی۔ وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

میں نے کہا۔ اگر دونوں میں سے ہر ایک، ایک ایک آدمی حَکَم انتخاب کرے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارے میں غور کریں گے۔ پھر مختلف ہو ان کا حکم اور آپ حضرات کے بارے میں بھی مختلف ہوں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا ان میں سے اس کے حُکم کو مانا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل ہو اور زیادہ توفیق دیا ہوا ہو اور بیان حدیث میں زیادہ صادق ہو اور زیادہ متقی و پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے کے حُکم کی طرف توجہ نہ کی جائے۔

میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا یہ ہمارے شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کون سی حدیث ہماری ان میں زیادہ مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور جو شاذ ہے اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں۔ اسے چھوڑ دیا جائے کیونکہ جس پر لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہ ہوگا اور امور شریعت تین قسم کے ہیں اوّل وہ کہ جن کی رشد و راستی صراحتہً قرآن و حدیث میں بیان کر دی گئی ہے ان پر عمل کیا جائے۔ دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کر دی گئی ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔ تیسرے جو مشکل ہیں ان کی صراحت نہیں ان میں اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا، کہ حلال بیان کر دیئے گئے وہ واضح ہیں، حرام بیان کر دیئے وہ واضح ہیں، رہے ان کے درمیان شبہات، پس جس نے ان کو ترک کیا نجات پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا۔

راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ علیہما السلام) سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے۔ فرمایا۔ دیکھا جائے گا کہ کونسی حدیث قرآن و سنت کے مطابق اور رائے عامہ کے خلاف ہے جو موافق کتاب و سنت ہوگی اس پر عمل کیا جائے گا۔ اس حدیث کو جو کتاب سنت کے خلاف ہوگی اور رائے عامہ کے موافق۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں اگر دو فقیہہ

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر شخص کے لیے خواہش و رغبت ہوتی ہے (بچپن و جوانی میں طلب دنیا کی) اور سستی ہوتی ہے (بڑھاپے میں) پس جس کی سست رفتاری سنت کی طرف ہے اس نے ہدایت پائی اور جس کی بدعت کی طرف ہے۔ وہ گمراہ ہوگیا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ: كُلُّ مَنْ تَعَدَّى السُّنَّةَ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ.

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے درگذر کی سنت پیغمبر سے اور (پیروی ظن و قیاس کی) وہ پلٹا گیا سنت کی طرف سے، یعنی جس کو قدرت ہو اس پر واجب ہے اس روش سے اُسے روکے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اَلسُّنَّةُ سُنَّتَانِ: سُنَّةٌ فِي فَرِيضَةٍ الْأَخْذُ بِهَا هُدًى وَتَرْكُهَا ضَلَالَةٌ وَسُنَّةٌ فِي غَيْرِ فَرِيضَةٍ الْأَخْذُ بِهَا فَضِيلَةٌ وَتَرْكُهَا إِلَى غَيْرِ خَطِيئَةٍ.

فَتَمَّ كِتَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

۱۲۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سنت (ما جاء بہ النبی) کی دو قسمیں ہیں ایک سنت فریضہ (جیسے فرائض یومیہ) کہ اس پر عمل کرنا ہدایت ہے اور اس کا ترک ضلالت، دوسرے غیر فریضہ ہے (نوافل یومیہ) اس پر عمل باعث فضیلت ہے اور ترک کرنا گناہ نہیں۔

ترجمہ کتاب اُصولِ کافی

کتاب التوحید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ کتاب اصول کافی

کتاب التوحید

باب اوّل (۱)

حدوث عالم و اثبات المحدث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ التَّوْحِيْدِ

٥(بَابُ)٥

حُدُوْثِ الْعَالَمِ وَ إِثْبَاتِ الْمُحْدِثِ

١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قَالَ لِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ كَانَ بِمِصْرَ زِنْدِيقٌ تَبْلُغُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام أَشْيَاءُ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيُنَاظِرَهُ، فَلَمْ يُصَادِفْهُ بِهَا وَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ خَارِجٌ بِمَكَّةَ فَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَصَادَفَنَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِي الطَّوَافِ وَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَالْمَلِكِ وَ كُنْيَتُهُ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ فَضَرَبَ كَتِفَهُ كَتِفَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: اسْمِي عَبْدُالْمَلِكِ، قَالَ: فَمَا كُنْيَتُكَ؟ قَالَ: كُنْيَتِي أَبُوعَبْدِاللّٰهِ: فَقَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَمَنْ هٰذَا الْمَلِكُ الَّذِي أَنْتَ عَبْدُهُ؟ أَمِنْ مُلُوكِ الْأَرْضِ أَمْ مِنْ مُلُوكِ السَّمَاءِ؟ وَأَخْبِرْنِي عَنِ ابْنِكَ

عَبْدُ إِلٰهِ السَّمَاءِ أَمْ عَبْدُ إِلٰهِ الأَرْضِ؟ قُلْ مَا شِئْتَ تُخْصَمْ. قَالَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ: فَقُلْتُ لِلزِّنْدِيقِ: أَمَا تَرُدُّ عَلَيْهِ؟
قَالَ: فَقَبَّحَ قَوْلِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا فَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ فَأْتِنَا، فَلَمَّا فَرَغَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَتَاهُ
الزِّنْدِيقُ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام لِلزِّنْدِيقِ:
أَتَعْلَمُ أَنَّ لِلأَرْضِ تَحْتاً وَفَوْقاً؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَخَلْتَ تَحْتَهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا يُدْرِيكَ مَا تَحْتَهَا؟
قَالَ: لَا أَدْرِي إِلَّا أَنِّي أَظُنُّ أَنْ لَيْسَ تَحْتَهَا شَيْءٌ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: فَالظَّنُّ عَجْزٌ لِمَا لَا تَسْتَيْقِنُ،
ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَفَصَعِدْتَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَتَدْرِي مَا فِيهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: عَجَباً لَكَ
لَمْ تَبْلُغِ الْمَشْرِقَ وَلَمْ تَبْلُغِ الْمَغْرِبَ وَلَمْ تَنْزِلِ الأَرْضَ وَلَمْ تَصْعَدِ السَّمَاءَ وَلَمْ تَجُزْ هُنَاكَ فَتَعْرِفَ
مَا خَلْفَهُنَّ وَأَنْتَ جَاحِدٌ بِمَا فِيهِنَّ، وَهَلْ يَجْحَدُ الْعَاقِلُ مَا لَا يَعْرِفُ؟ قَالَ الزِّنْدِيقُ: مَا كَلَّمَنِي بِهٰذَا
أَحَدٌ غَيْرُكَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: فَأَنْتَ مِنْ ذٰلِكَ فِي شَكٍّ فَلَعَلَّهُ هُوَ وَلَعَلَّهُ لَيْسَ هُوَ؟ فَقَالَ الزِّنْدِيقُ:
وَلَعَلَّ ذٰلِكَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّهَا الرَّجُلُ! لَيْسَ لِمَنْ لَا يَعْلَمُ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَعْلَمُ وَلَا حُجَّةَ
لِلْجَاهِلِ، يَا أَخَا أَهْلِ مِصْرَ! تَفَهَّمْ عَنِّي فَإِنَّا لَا نَشُكُّ فِي اللهِ أَبَداً، أَمَا تَرَى الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَاللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
يَلِجَانِ فَلَا يَشْتَبِهَانِ وَيَرْجِعَانِ، قَدِ اضْطُرَّا لَيْسَ لَهُمَا مَكَانٌ إِلَّا مَكَانُهُمَا، فَإِنْ كَانَا يَقْدِرَانِ عَلَى أَنْ
يَذْهَبَا فَلِمَ يَرْجِعَانِ؟ وَإِنْ كَانَا غَيْرَ مُضْطَرَّيْنِ فَلِمَ لَا يَصِيرُ اللَّيْلُ نَهَاراً وَالنَّهَارُ لَيْلاً؟ اضْطُرَّا وَاللهِ
يَا أَخَا أَهْلِ مِصْرَ إِلَى دَوَامِهِمَا وَالَّذِي اضْطَرَّهُمَا أَحْكَمُ مِنْهُمَا وَأَكْبَرُ، فَقَالَ الزِّنْدِيقُ: صَدَقْتَ، ثُمَّ
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا أَخَا أَهْلِ مِصْرَ إِنَّ الَّذِي تَذْهَبُونَ إِلَيْهِ وَتَظُنُّونَ أَنَّهُ الدَّهْرُ إِنْ كَانَ الدَّهْرُ يَذْهَبُ بِهِمْ
لِمَ لَا يَرُدُّهُمْ وَإِنْ كَانَ يَرُدُّهُمْ لِمَ لَا يَذْهَبُ بِهِمْ؟ الْقَوْمُ مُضْطَرُّونَ، يَا أَخَا أَهْلِ مِصْرَ لِمَ السَّمَاءُ مَرْفُوعَةٌ
وَالأَرْضُ مَوْضُوعَةٌ لِمَ لَا يَسْقُطُ السَّمَاءُ عَلَى الأَرْضِ، لِمَ لَا تَنْحَدِرُ الأَرْضُ فَوْقَ طِبَاقِهَا وَلَا يَتَمَاسَكَانِ
وَلَا يَتَمَاسَكُ مَنْ عَلَيْهَا؟ قَالَ الزِّنْدِيقُ: أَمْسَكَهُمَا اللهُ رَبُّهُمَا وَسَيِّدُهُمَا، قَالَ: فَآمَنَ الزِّنْدِيقُ عَلَى
يَدَيْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ آمَنَتِ الزَّنَادِقَةُ عَلَى يَدِكَ فَقَدْ آمَنَ
الْكُفَّارُ عَلَى يَدَيْ أَبِيكَ، فَقَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي آمَنَ عَلَى يَدَيْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اجْعَلْنِي مِنْ تَلَامِذَتِكَ
فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا هِشَامُ بْنَ الْحَكَمِ خُذْهُ إِلَيْكَ وَعَلِّمْهُ، فَعَلَّمَهُ هِشَامٌ فَكَانَ مُعَلِّمَ أَهْلِ الشَّامِ وَ

أَهْلِ مِصْرَ الاِيمَانَ وَحَسُنَتْ طَاعَتُهُ حَتَّى رَضِيَ بِهَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام

۱۔ علی بن منصور سے مروی ہے کہ ہشام بن الحکم نے بیان کیا کہ مصر میں ایک زندیق (دہریہ) تھا اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی کچھ احادیث سُنیں۔ وہ حضرت سے مناظرہ کرنے مدینہ آیا لیکن ملاقات نہ ہوئی لوگوں نے کہا کہ حضرت مکّہ تشریف لے گئے ہیں وہ مکّہ آیا۔ ہم طواف میں حضرت کے ساتھ تھے اس زندیق کا نام عبدالملک تھا اور کنیت ابوعبداللہ اس نے حضرت کے شانہ سے شانہ رگڑا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا میرا نام عبدالملک ہے فرمایا۔ تیری کنیت کیا ہے فرمایا۔ ابوعبداللہ۔ حضرت نے فرمایا یہ کون ملک ہے جس کا تو بندہ ہے آیا یہ زمین کے بادشاہوں میں سے ہے یا آسمان کے اور مجھے اپنے بیٹے کے متعلق بتا۔ یہ آسمان کے اللہ کا بندہ ہے یا زمین کے اللہ کا۔ ان دونوں شقوں میں سے جو بھی تو بتائے گا ملزم قرار پائے گا۔ ہشام ابن الحکم نے اس دہریہ سے کہا تو حضرت کی بات کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ اس کو میرا یہ کہنا بُرا معلوم ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب میں طواف سے فارغ ہوں تو میرے پاس آنا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو زندیق آیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا ہم سب بھی حضرت کے پاس جمع تھے آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ زمین کے لئے تحت و فوق ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے کہا کیا تم زمین کے نیچے گئے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس میں کیا ہے اس نے کہا کہ مجھے علم نہیں مگر میرا گمان یہ ہے کہ اس کے نیچے کچھ نہیں۔ فرمایا تم آسمان پر چڑھے ہو۔ کہا۔ نہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس میں کیا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیسی عجیب بات ہے کہ تم نہ مشرق میں گئے نہ مغرب میں، نہ زمین کے اندر گئے نہ آسمان کے اوپر۔ اور جب تم وہاں سے نہیں گزرے اور تم کو پتہ نہیں کہ کیا کیا وہاں پیدا کیا گیا ہے تو اس صورت میں ان چیزوں سے تمہارا انکار کیسا۔ کیا عقلمند کے لئے جائز ہے کہ جس چیز کو نہیں جانتا۔ اس سے انکار کرے۔

زندیق نے کہا۔ آپ کے سوا اور کسی نے ایسا کلام مجھ سے نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ میں تمہیں شک ہے کہ شاید آسمان و زمین میں کچھ ہو یا نہ ہو۔ زندیق نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے حضرت نے فرمایا اے شخص جو کوئی نہیں جانتا وہ جاننے والے پر حجت تمام نہیں کرتا۔ جاہل کے لئے تو حجت ہی نہیں۔

اے مصری بھائی مجھ سے سمجھ۔ ہم کبھی اللہ کے بارے میں شک نہیں کرتے کیا تم سورج اور چاند اور رات

دن کو نہیں دیکھتے کہ وہ آتے جاتے ہیں۔ ان کی مقررہ حالت میں کوئی اشتباہ نہیں ہوتا۔ وہ جاتے ہیں اور پھر پلٹ آتے ہیں یہ ان کی اضطراری حالت ہے جو ان کی معین جگہ ہے اس سے ہٹ نہیں سکتے۔ انھیں اس پر قدرت نہیں کہ جاکر واپس نہ آئیں۔ اگر غیر مضطر ہوتے تو رات دن نہ بنتی اور دن رات نہ ہوتا۔ اے مصری بھائی یہ دونوں ہمیشہ سے مضطر ہیں۔ پس جس نے انھیں مضطر بنایا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور اور بڑا ہے۔

زندیق نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر ابو عبداللہؑ نے کہا اے مصری بھائی لوگ جس طرف جارہے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ دہر ہے اگر دہر ان کو لے جاتا ہے تو دہر ان کو لوٹاتا کیوں نہیں اور اگر لوٹاتا ہے تو پھر ان کو مارتا کیوں ہے باقی کیوں نہیں رکھتا اور حرکت تو اس کی ایک جیسی ہے پھر یہ دو متضاد باتیں کیسی) اے مصری بھائی لوگ مضطر ہیں۔ کیوں آسمان کو بلند کیا۔ کیوں زمین کو بچھایا۔

آسمان زمین پر کیوں نہیں گر پڑتا (اگر اس کا کوئی مدبر و منتظم نہیں) اور زمین اپنے طبقات کو لے کر کیوں دھنس نہیں جاتی اگر کوئی مدبر حکیم نہ ہوتا تو یہ زمین و آسمان قائم نہ رہتے اور زمین پر لوگ چل نہ سکتے۔

زندیق نے کہا۔ اللہ دونوں کا رب ان کو روکے ہوئے ہے اور ان کو مضبوط بنایا ہے۔ پس زندیق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لے آیا حمران نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں زنادقہ آپؑ کے ہاتھ پر ایمان لائے اور کفار آپؑ کے پدر بزرگوار کے ہاتھ پر۔

اس مومن نے جو حضرت کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا حضرت سے کہا۔ مجھے آپؑ اپنے شاگردوں میں بنا لیجئے۔ حضرت نے ہشام بن الحکم سے فرمایا۔ ان کو اپنے ساتھ رکھو پس ہشام نے تعلیم دی اور پھر اس نے اہل شام اور اہل مصر کو ایمان کی تعلیم دی اور اس کی پاکیزگی نفس سے حضرت خوش ہوئے۔

٢ ٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحْسِنٍ الْمِيثَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مَنْصُورٍ الْمُتَطَبِّبِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُقَفَّعِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ ابْنُ الْمُقَفَّعِ، تَرَوْنَ هٰذَا الْخَلْقَ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى مَوْضِعِ الطَّوَافِ - مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ أُوجِبُ لَهُ اسْمَ الْإِنْسَانِيَّةِ إِلَّا ذٰلِكَ الشَّيْخُ الْجَالِسُ - يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَمَّا الْبَاقُونَ فَرَعَاعٌ وَبَهَائِمُ فَقَالَ لَهُ

ابن أبي العوجاء: وكيف أوجبت هذا الاسم لهذا الشيخ دون هؤلاء؟ قال: لأني رأيت عنده ما لم أره عندهم فقال له ابن أبي العوجاء: لابد من اختبار ما قلت فيه منه، قال: فقال له ابن المقفع: لاتفعل فإني أخاف أن يفسد عليك ما في يدك، فقال: ليس ذا رأيك ولكن تخاف أن يضعف رأيك عندي في إحلالك إياه المحل الذي وصفت، فقال ابن المقفع أما إذا توهمت علي هذا فقم إليه وتحفظ ما استطعت من الزلل ولا تثني عنانك إلى استرسال فيسلمك إلى عقال(۲) وسمه ما لك أو عليك، قال: فقام ابن أبي العوجاء وبقيت أنا وابن المقفع جالسين فلما رجع إلينا ابن أبي العوجاء قال: ويلك يا ابن المقفع ما هذا ببشر وإن كان في الدنيا روحاني يتجسد إذا شاء ظاهرا ويتروح إذا شاء باطنا فهو هذا، فقال له: وكيف ذلك؟ قال: جلست إليه فلما لم يبق عنده غيري ابتدأني فقال: إن يكن الأمر على ما يقول هؤلاء وهو على ما يقولون -يعني أهل الطواف- فقد سلموا وعطبتم وإن يكن الأمر على ما تقولون وليس كما تقولون فقد استويتم وهم، فقلت له: يرحمك الله وأي شيء نقول وأي شيء يقولون؟ ما قولي وقولهم إلا واحدا، فقال: وكيف يكون قولك وقولهم واحدا؟ وهم يقولون: إن لهم معادا وثوابا وعقابا ويدينون بأن في السماء إلها وأنها عمران وأنتم تزعمون أن السماء خراب ليس فيها أحد، قال: فاغتنمتها منه فقلت له: ما منعه إن كان الأمر كما يقولون أن يظهر لخلقه ويدعوهم إلى عبادته حتى لا يختلف منهم اثنان ولم احتجب عنهم وأرسل إليهم الرسل؟ ولو باشرهم بنفسه كان أقرب إلى الإيمان به؟ فقال لي: ويلك وكيف احتجب عنك من أراك قدرته في نفسك نشوءك ولم تكن وكبرك بعد صغرك وقوتك بعد ضعفك وضعفك بعد قوتك وسقمك بعد صحتك وصحتك بعد سقمك ورضاك بعد غضبك وغضبك بعد رضاك وحزنك بعد فرحك وفرحك بعد حزنك وحبك بعد بغضك وبغضك بعد حبك وعزمك بعد أناتك وأناتك بعد عزمك وشهوتك بعد كراهتك وكراهتك بعد شهوتك ورغبتك بعد رهبتك ورهبتك بعد رغبتك ورجاءك بعد يأسك ويأسك بعد رجائك، وخاطرك بما لم يكن في وهمك وعزوب ما أنت معتقده عن ذهنك وما زال يعد علي قدرته التي هي في نفسي التي لا أدفعها حتى ظننت أنه سيظهر فيما بيني وبينه.

۵- عنه عن بعض أصحابنا رفعه وزاد في حديث ابن أبي العوجاء حين سأله أبو عبد الله (ع) قال: عاد ابن أبي العوجاء في اليوم الثاني إلى مجلس أبي عبد الله (ع) فجلس وهو ساكت لا ينطق فقال أبو عبد الله (ع): كأنك جئت تعيد بعض ما كنا فيه؟ فقال: أردت ذلك يا ابن رسول الله فقال له أبو عبد الله (ع): ما أعجب هذا تنكر الله وتشهد أني ابن رسول الله! فقال: العادة تحملني على ذلك، فقال له العالم (ع): فما يمنعك من الكلام؟ قال: إجلالاً لك ومهابة ما ينطلق لساني بين يديك فإني شاهدت العلماء وناظرت المتكلمين فما تداخلني هيبة قط مثل ما تداخلني من هيبتك، قال: يكون ذلك ولكن أفتح عليك بسؤال وأقبل عليه فقال له: أمصنوع أنت أو غير مصنوع؟ فقال عبد الكريم بن أبي العوجاء: بل أنا غير مصنوع فقال له العالم (ع): فصف لي لو كنت مصنوعاً كيف كنت تكون؟ فبقي عبد الكريم ملياً لا يحير جواباً وولع بخشبة كانت بين يديه وهو يقول طويل عريض عميق قصير متحرك ساكن كل ذلك صفة خلقه، فقال له العالم: فإن كنت لم تعلم صفة الصنعة غيرها فاجعل نفسك مصنوعاً لما تجد في نفسك مما يحدث من هذه الأمور، فقال له عبد الكريم: سألتني عن مسألة لم يسألني عنها أحد قبلك ولا يسألني أحد بعدك عن مثلها فقال أبو عبد الله (ع): هبك علمت أنك لم تسأل فيما مضى فما علمك أنك لا تسأل فيما بعد على أنك يا عبد الكريم نقضت قولك لأنك تزعم أن الأشياء من الأول سواء فكيف قدمت وأخرت؟ ثم قال: يا عبد الكريم أزيدك وضوحاً أرأيت لو كان معك كيس فيه جواهر فقال لك قائل: هل في الكيس دينار فنفيت كون الدينار في الكيس، فقال لك صف لي الدينار وكنت غير عالم بصفته هل كان لك أن تنفي كون الدينار عن الكيس وأنت لا تعلم؟ قال: لا، فقال أبو عبد الله (ع): فالعالم أكبر وأطول وأعرض من الكيس فلعل في العالم صنعة من حيث لا تعلم صفة الصنعة من غير الصنعة، فانقطع عبد الكريم وأجاب إلى الإسلام بعض أصحابه وبقي معه بعض.

فعاد في اليوم الثالث فقال: أقلب السؤال؟ فقال له أبو عبد الله (ع): سل عما شئت فقال: ما الدليل على حدث الأجسام؟ فقال: إني ما وجدت شيئاً صغيراً ولا كبيراً إلا وإذا ضم إليه

مِثْلُهُ صَارَ أَكْبَرَ وَ فِي ذٰلِكَ زَوَالٌ وَ انْتِقَالٌ عَنِ الْحَالَةِ الْأُولٰى وَلَوْكَانَ قَدِيماً مَازَالَ وَلَاحَالَ لِأَنَّ الَّذِي يَزُولُ وَ يَحُولُ يَجُوزُ أَنْ يُوجَدَ وَ يَبْطُلَ فَيَكُونُ بِوُجُودِهِ بَعْدَ عَدَمِهِ دُخُولٌ فِي الْحَدَثِ وَفِي كَوْنِهِ فِي الْأَزَلِ دُخُولُهُ فِي الْعَدَمِ وَ لَنْ تَجْتَمِعَ صِفَةُ الْأَزَلِ وَالْعَدَمِ وَ الْحُدُوثِ وَ الْقِدَمِ فِي شَيْءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ عَبْدُالْكَرِيمِ: هَبْكَ عَلِمْتَ فِي جَرْيِ الْحَالَتَيْنِ وَالزَّمَانَيْنِ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ وَاسْتَدْلَلْتَ بِذٰلِكَ عَلٰى حُدُوثِهَا فَلَوْ بَقِيَتِ الْأَشْيَاءُ عَلٰى صِغَرِهَا مِنْ أَيْنَ كَانَ لَكَ أَنْ تَسْتَدِلَّ عَلٰى حُدُوثِهِنَّ؟ فَقَالَ الْعَالِمُ ﷺ: إِنَّمَا نَتَكَلَّمُ عَلٰى هٰذَا الْعَالَمِ الْمَوْضُوعِ فَلَوْ رَفَعْنَاهُ وَ وَضَعْنَا عَالَماً آخَرَ كَانَ لَاشَيْءَ أَدَلَّ عَلَى الْحَدَثِ مِنْ رَفْعِنَا إِيَّاهُ وَوَضْعِنَا غَيْرَهُ وَلٰكِنْ أُجِيبُكَ مِنْ حَيْثُ قَدَّرْتَ أَنْ تُلْزِمَنَا فَنَقُولُ: إِنَّ الْأَشْيَاءَ لَوْدَامَتْ عَلٰى صِغَرِهَا لَكَانَ فِي الْوَهْمِ أَنَّهُ مَتٰى ضُمَّ شَيْءٌ إِلٰى مِثْلِهِ كَانَ أَكْبَرَ وَفِي جَوَازِ التَّغْيِيرِ عَلَيْهِ خُرُوجُهُ مِنَ الْقِدَمِ كَمَا أَنَّ فِي تَغْيِيرِهِ دُخُولَهُ فِي الْحَدَثِ لَيْسَ لَكَ وَرَاءَهُ شَيْءٌ يَا عَبْدَالْكَرِيمِ فَانْقَطَعَ وَخُزِيَ.

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ الْتَقٰى مَعَهُ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ شِيعَتِهِ: إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَوْجَاءِ قَدْ أَسْلَمَ فَقَالَ الْعَالِمُ ﷺ: هُوَ أَعْمٰى مِنْ ذٰلِكَ لَايُسْلِمُ، فَلَمَّا بَصُرَ بِالْعَالِمِ قَالَ: سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ. فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ ﷺ: مَاجَاءَ بِكَ إِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ؟ فَقَالَ: عَادَةُ الْجَسَدِ وَ سُنَّةُ الْبَلَدِ وَ لِنَنْظُرَ مَا النَّاسُ فِيهِ مِنَ الْجُنُونِ وَالْحَلْقِ وَ رَمْيِ الْحِجَارَةِ فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ ﷺ: أَنْتَ بَعْدُ عَلٰى عُتُوِّكَ وَضَلَالِكَ يَا عَبْدَالْكَرِيمِ فَذَهَبَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ (ع): لَاجِدَالَ فِي الْحَجِّ وَنَفَضَ رِدَاءَهُ مِنْ يَدِهِ وَقَالَ: إِنْ يَكُنِ الْأَمْرُ كَمَا تَقُولُ وَلَيْسَ كَمَا تَقُولُ نَجَوْنَا وَنَجَوْتَ وَ إِنْ يَكُنِ الْأَمْرُ كَمَا نَقُولُ وَ هُوَ كَمَا نَقُولُ نَجَوْنَا وَ هَلَكْتَ، فَأَقْبَلَ عَبْدُالْكَرِيمِ عَلٰى مَنْ مَعَهُ فَقَالَ: وَجَدْتُ فِي قَلْبِي حَزَازَةً فَرُدُّونِي فَرَدُّوهُ فَمَاتَ لَا رَحِمَهُ اللّٰهُ]

۲. مَنصُور المُتَطَبِّب سے مروی ہے کہ خبر دی میرے ایک صحابی نے کہ میں اور ابن ابی العوجا اور عبداللہ بن ابی المقفع مسجد الحرام میں بیٹھے تھے۔ ابن المقفع نے کہا کہ تم اس مخلوق کو دیکھتے ہو اور اشارہ کیا جائے طواف کا اور کہا ان میں سے کوئی سزا و، بلفظ انسانیت نہیں۔ مگر یہ بزرگ جو بیٹھے ہوئے ہیں یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام اور باقی تو ناک کا پانی ہیں اور بہائم صفت ابن عوجا نے کہا۔ تم نے سب کو چھوڑ کر انہی بزرگ کے لئے ایسا

کیوں کہا۔ اس نے کہا جو بات میں ان میں پاتا ہوں دوسروں میں نہیں پاتا۔ ابن ابی العوجاء نے کہا۔ جو تم نے کہا ہے اس کی آزمائش ضروری ہے ابن المقفع نے کہا۔ ایسا نہ کر مجھے ڈر ہے کہ تیرا عقیدہ فاسد نہ ہو جائے اس نے کہا کہ نیرا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ تو اس بات سے ڈرتا ہے کہ تیری رائے میرے نزدیک کمزور ثابت ہو ان کی ان کی اس صفت کے بارے میں جو تو نے بیان کی ہے ابن مقفع نے کہا کہ اگر تیرا ایسا گمان ہے تو اٹھ اور ان کے پاس چل اور غلطی سے حتی المقدور اپنے آپ کو بچا۔

اور امید ہے کہ تو اپنی باگ کو ان کی مجلس میں راہ ہموار سے نہ پھیرے گا اور وہ سونپیں گے تجھ کو دو چیزیں اوّل وہ بندش جو حرکت و بات سے مانع ہو۔ دوسرے وہ علامت جس سے تو جانے کہ کیا بات تیرے فائدے کی ہے اور کیا نقصان کی۔

ابن ابی العوجاء اٹھ کر چلا گیا اور میں اور المقفع بیٹھے رہے۔ جب لوٹا تو اس نے کہا وائے ہو تجھ پر یہ شخص بشر نہیں فرشتہ ہے جب چاہتا ہے بجسد اس دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور جب چاہتا ہے فرشتوں کی طرح پنہاں ہو جاتا ہے (زنادقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مجردات اپنے افعال میں بدن کی احتیاج نہیں رکھتے اور ہر شے کو جانتے ہیں یہاں تک کہ غیب کو بھی۔ لہٰذا اس نے اپنا یہی عقیدہ حضرت کے متعلق ظاہر کیا)

اس نے کہا کہ یہ کیسے ابن ابی العوجاء نے کہا میں حضرت کے پاس گیا۔ جب میرے سوا کوئی اور نہ رہا تو حضرت نے خود ہی فرمایا۔ اگر وہ امر جس کو زندیق لوگ کہتے ہیں۔ خلاف اس کے ہے جو اہل طواف کہتے ہیں پس اگر ہماری بات صحیح ہو اور خدا کا وجود ہوا تو سب ہی نجات پائیں گے اور تم ہلاک ہوگے۔

اور اگر جیسا تم کہتے ہو۔ وہ صحیح ہوا یعنی خدا نہیں ہے اور کسی طرح کی باز پرس نہ ہوگی اور اہل طواف یعنی (مسلمانوں) کا عقیدہ غلط ہوا تو وہ اور تم برابر۔ خدا پرستی نے انھیں کوئی ضرر نہ پہنچایا۔)

میں نے کہا۔ اللہ آپ پر رحم کرے کونسی چیز ہے ـــــ جو ہم کہتے ہیں اور کونسی چیز ہے جو وہ کہتے ہیں میرا قول اور ان کا قول ایک ہی ہے حضرت نے فرمایا تمہارا اور ان کا قول ایک کیسے ہو جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے معاد ہے ثواب ہے عذاب ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آسمان میں بھی معبود ہے اور آسمان (فرشتوں سے آباد ہے) تم کہتے ہو کہ وہ ویران اور اُجاڑ ہے اس میں کوئی بھی نہیں۔

ابن ابی العوجاء نے کہا۔ میں نے حضرت کا یہ کہنا (ثواب و عتاب وغیرہ) غنیمت سمجھا۔ میں نے ان سے کہا اگر ایسا ہی ہے

جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی خدا کا وجود ہے تو وہ اپنی مخلوق کے سامنے کیوں نہیں آتا اور سامنے آکر اپنی عبادت کی دعوت کیوں نہیں دیتا اس صورت میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا اور وہ ان سے کیوں چھپا اور اپنے رسولوں کو ان کی طرف بھیجا۔ اگر خود ہی یہ کام کرتا تو لوگ اس پر زیادہ ایمان لاتے۔

حضرت نے مجھ سے کہا ولئے ہو تیرے اوپر۔ کہاں پوشیدہ ہے تجھ سے وہ ذات جس کی قدرت کو تو اپنے نفس میں دیکھتا ہے تو نہیں تھا اس نے تجھے پیدا کیا اور بچپن سے تجھ کو بڑا کیا اور ضعف کے بعد تجھے قوت دی اور قوت کے ساتھ ضعیف بنایا اور صحت کے ساتھ بیماری دی اور بیماری کے بعد صحت دی اور رضا کے بعد غضب اور غضب کے بعد رضا دی۔ اور خوشی کے بعد غم دیا اور غم کے بعد خوشی اور محبت کے بعد دشمنی، ارادہ کے بعد سستی اور سستی کے بعد ارادہ دیا۔ اور خواہش کے بعد کراہت اور کراہت کے بعد خواہش اور رغبت کے بعد خوف اور خوف کے بعد رغبت اور امید کے بعد مایوسی اور مایوسی کے بعد امید کو دیا اور دل میں ڈالا اس چیز کو جو تیرے وہم میں نہ تھی اور غائب کر دیا تیرے ذہن سے جس کو تو ذہن میں لئے ہوئے تھا اور ہمیشہ شمار کرتا ہے مجھ پر اپنی قدرت سے وہ چیزیں جو میرے نفس میں اس طرح ہیں کہ میں ان کو ہٹا نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ظاہر کرے گا اس چیز کو جو میرے اور اس کے درمیان ہے۔

(حاصل استدلال یہ ہے کہ جب تو نے اپنے نفس میں قدرت کے وہ آثار پائے جو تیری طاقت اور قدرت سے باہر ہیں تو ضرور تو جانے گا کہ کوئی خدائے قادر ہے اور وہ کیوں کر غائب ہو سکتا ہے اس شخص سے جو اس کے آثار سے دم بھر خالی نہیں۔)

اصل۔ بعض نسخوں میں ابن العوجاء کے سوالات کے سلسلے میں ہے کہ دوسرے روز پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا۔ جو گفتگو تیرے اور ہمارے درمیان ہوئی تھی کیا اس کے اعادہ کے لئے آیا ہے تو اس نے کہا یا بن رسول اللہ ارادہ تو یہی ہے آپ نے فرمایا کیسی عجیب بات ہے اللہ سے انکار کرتا ہے اور مجھے ابن رسول اللہ کہتا ہے اس نے کہا عادت کی بنا پر ایسا کہہ دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ پھر تجھے کلام کرنے سے کس چیز نے روکا۔ اس نے کہا آپ کی جلالت شان میری زبان کو کلام کرنے کی اجازت نہیں دیتی میں نے بہت سے علماء کو دیکھا اور ان سے مناظرہ کیا۔ مگر ایسی ہیبت مجھ پر کہیں نہیں چھائی حضرت نے فرمایا۔ ان باتوں کو چھوڑ اور میرے سوال کا جواب دے۔

حضرت نے فرمایا تو کسی کا بنایا ہے یا بنایا ہوا نہیں۔ اس نے کہا میں بنایا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت نے

فرمایا مجھے بتا اگر تو مصنوع ہوتا تو کیسے ہوتا۔ یہ سن کر وہ مبہوت ہو کر رہ گیا اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اس نے ایک لکڑی اٹھائی اور کہنے لگا اس کا طول ہے عرض ہے گہرائی ہے کوتاہی ہے متحرک ہے یہ سوال ہے اس میں یہ سب باتیں اس کی خلقت ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ اگر تو نے نہیں جانا ان صفتوں کے غیر کو تو تُو اپنے نفس کو مصنوع قرار دے کیونکہ تو نے اپنے نفس میں نہ پایا۔ اس چیز کو جو ان امور سے پیدا ہوتی ہے عبدالکریم نے کہا۔ اس مسئلہ میں ایسا سوال مجھ سے نہ آپ سے پہلے کسی نے کیا ہے اور نہ آپ کے بعد کرے گا۔

حضرتؑ نے فرمایا۔ اے عبدالکریم فرض کر کہ تو نے یہ جان لیا کہ جو کچھ گزر گیا اس کے متعلق تجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا پس تو نے یہ کیسے معلوم کر لیا کہ بعد میں بھی نہ کرے گا اے عبدالکریم تیرا قول ٹوٹ گیا کیونکہ تیرا گمان تو یہ تھا کہ وجود اشیاء اوّل سے برابر ہے پھر تقدم و تاخر کیسا۔ پھر فرمایا اے عبدالکریم میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔

غور کر اگر تیرے پاس تھیلی میں جواہرات ہوں، اور ایک کہنے والا کہے کیا اس میں دینار ہیں۔ تو کہے دینار نہیں نہیں ہیں۔ وہ کہے، دینار کی تعریف تو بتا۔ درآنحالیکہ تو اس کی صفت سے واقف نہیں تو کیا تو یہ کہہ دے گا کہ تھیلی میں دینار نہیں۔ اس نے کہا میں یہ نہیں کہہ سکتا حضرت نے فرمایا۔ پس یہ دُنیا جو بہت بڑی اور زیادہ لمبی چوڑی ہے تھیلی سے اور اس میں بہت سی صنعتیں ایسی ہیں جو تیری نہ جانی ہوئی ہیں تو کیونکر بغیر علم ان سے کیسے انکار کر رہا ہے اس سے جواب نہ بن پڑا اس کے بعض ساتھی تو مسلمان ہو گئے اور بعض اس کے ساتھ رہے۔

تیسرے روز وہ پھر آیا کہنے لگا۔ اب میں سوال بدلتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا۔ جو چاہے پوچھ۔ کیا دلیل ہے اجسام کے حادث ہونے پر، فرمایا میں ہر چھوٹی بڑی چیز کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ جب اس سے اسی جیسی چیز ادبل جاتی ہے تو وہ پہلے سے بڑی ہو جاتی ہے اس پہلی صورت کے زائل ہونے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنے سے پتہ چلا کہ وہ حادث ہے اگر قدیم ہوتی تو نہ پہلی صورت زائل ہوتی اور نہ اس کی حالت میں تبدیلی واقع ہوتی۔ جو چیز زوال اور تبدیلی رکھتی ہے تو جائز ہے اس کے لئے وہ پائی جائے اور نہ پائی جائے۔ پس جس کا وجود بعد عدم ہو۔

وہ حادث ہے جو ازل میں پیدا ہوا اس کا داخلہ عدم میں لازم، ازل اور عدم حدوث و قدم، دونوں ضد صفتیں ایک چیز میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ عبدالکریم نے کہا۔ فرض کیجئے کہ دونوں حالتوں اور دونوں زمانوں کا جو آپ نے ذکر کیا اور ان کے حدوث پر آپ دلیل لائے۔ میں نے اس کو مان لیا۔ لیکن یہ تو بتایئے کہ اگر اشیاء اپنی چھوٹی حالت پر باقی

جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی خدا کا وجود ہے تو وہ اپنی مخلوق کے سامنے کیوں نہیں آتا اور سامنے آکر اپنی عبادت کی دعوت کیوں نہیں دیتا اس صورت میں دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا اور وہ ان سے کیوں چھپا اور اپنے رسولوں کو ان کی طرف بھیجا۔ اگر خود ہی یہ کام کرتا تو لوگ اس پر زیادہ ایمان لاتے۔

حضرت نے مجھ سے کہا وائے ہو تیرے اوپر۔ کہاں پوشیدہ ہے تجھ سے وہ ذات جس کی قدرت کو تو اپنے نفس میں دیکھ رہا ہے۔ تو نہیں تھا اس نے تجھے پیدا کیا اور بچپن سے تجھ کو بڑا کیا اور ضعف کے بعد تجھے قوت دی اور قوت کے ساتھ ضعیف بنایا اور صحت کے ساتھ بیماری دی اور بیماری کے بعد صحت دی اور رضا کے بعد غضب اور غضب کے بعد رضا دی۔ اور خوشی کے بعد غم دیا اور غم کے بعد خوشی اور محبت کے بعد دشمنی، ارادہ کے بعد سستی اور سستی کے بعد ارادہ دیا۔ اور خواہش کے بعد کراہت اور کراہت کے بعد خواہش اور رغبت کے بعد خوف اور خوف کے بعد رغبت اور امید کے بعد مایوسی اور مایوسی کے بعد امید کو دیا اور دل میں ڈالا اس چیز کو جو تیرے وہم میں نہ تھی اور غائب کر دیا تیرے ذہن سے جس کو تو ذہن میں لئے ہوئے تھا اور ہمیشہ شمار کرتا ہے مجھ پر اپنی قدرت سے وہ چیزیں جو میرے نفس میں اس طرح ہیں کہ میں ان کو ہٹا نہیں سکتا۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ظاہر کرے گا اس چیز کو جو میرے اور اس کے درمیان ہے۔

(حاصل استدلال یہ ہے کہ جب تو نے اپنے نفس میں قدرت کے وہ آثار پائے جو تیری طاقت اور قدرت سے باہر ہیں تو ضرور تو جانے گا کہ کوئی خدائے قادر ہے اور وہ کیوں کر غائب ہو سکتا ہے اس شخص سے جو اس کے آثار سے

دم بھر خالی نہیں۔)

اصل۔ بعض نسخوں میں ابن العوجاء کے سوالات کے سلسلے میں ہے کہ دوسرے روز پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا جو گفتگو تیرے اور ہمارے درمیان ہوئی تھی کیا اس کے اعادہ کے لئے آیا ہے تو اس نے کہا یا ابن رسول اللہ ارادہ تو یہی ہے۔ آپ نے فرمایا کیسی عجیب بات ہے اللہ سے انکار کرتا ہے اور مجھے ابن رسول اللہ کہتا ہے۔ اس نے کہا عادت کی بنا پر ایسا کہہ دیا۔ حضرت نے فرمایا پھر تجھے کلام کرنے سے کس چیز نے روکا۔ اس نے کہا آپ کی جلالت شان میری زبان کو کلام کرنے کی اجازت نہیں دیتی میں نے بہت سے علماء کو دیکھا اور ان سے مناظرہ کیا۔ مگر ایسی ہیبت مجھ پر کہیں نہیں چھائی۔ حضرت نے فرمایا۔ ان باتوں کو چھوڑ اور میرے سوال کا جواب دے۔

حضرت نے فرمایا تو کسی کا بنایا ہے یا بنایا ہوا نہیں۔ اس نے کہا میں بنایا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت نے

رہیں تو پھر آپ ان کے حدوث پر کیا دلیل لائیں گے۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم ہم گفتگو کر رہے ہیں۔ اس عالم موضوع پر اگر ہم اس کو ہٹا کر دوسرا عالم اس جگہ رکھ دیں تو یہ دلیل حدوث ہوگی، لیکن اب میں ایک ایسا جواب دیتا ہوں کہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ یہ تمام اشیاء اگر چھوٹائی کی حالت ہی میں ہمیشہ رہیں تو ہمارے وہم و خیال میں یہ بات ضرور رہے گی کہ جب انہیں کوئی چیز ان سے ملے گی تو یہ پہلے ہی بڑی ہو جائیں گی پس ان پر تغیر کا جواز ان کے قدم سے خارج کر دے گی۔ یعنی تغیر کا ثابت ہو جانا حادث ہونے کی دلیل ہے اس کے بعد اب کوئی حجت تیرے لئے باقی نہیں رہی پس اس نے بحث کو قطع کیا اور ذلیل ہوا۔

سال آئندہ وہ حرم میں پھر ملا ایک شیعہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ابن ابی العوجا مسلمان ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا وہ اس طرف سے اندھا ہے اسلام نہیں لائے گا جب وہ حضرت کے سامنے آیا تو کہنے لگا اے میرے سردار اے میرے مولانا، حضرت نے پوچھا تم یہاں کیسے آئے۔ اس نے کہا جسمانی عادت لائی ہے تاکہ (موسم حج میں) اس شہر کے طریقے دیکھوں۔ لوگوں کی مجنونانہ حرکات، اُن کا سر منڈانا، کنکریاں پھینکنا۔ دیکھوں۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم تو ابھی اسی سرکشی اور ضلالت پر باقی ہے پس اس نے پھر کلام شروع کیا حضرت نے فرمایا۔ اس وقت بحث مسائل حج سے نہیں ہے بلکہ وجود باری ہے پس جیسا تو کہتا ہے (نہ خدا ہے نہ ثواب نہ عذاب) اور ایسا نہیں ہے ہم کہتے ہیں تو نہ ہمیں کھٹکا اور نہ تجھے؟ ہماری بھی نجات اور تیری بھی۔ اگر ایسا ہوا جیسا ہم کہتے ہیں (یعنی خدا ہے اور اعمال کی باز پرس ہونی ہے۔) اور ایسا ہی ہے تو ہم نجات پائیں گے اور تو ہلاک ہوگا یہ سن کر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا میں اپنے دل میں درد پاتا ہوں بس مجھے یہاں سے لے چلو، لوگ لے گئے اور وہ مر گیا اللہ کا رحم اس کے لئے نہیں۔

۲ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسَدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ الرَّازِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ بُرْدٍ الدِّينَوَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ(1)، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخُرَاسَانِيِّ خَادِمِ الرِّضَا (ع) قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الزَّنَادِقَةِ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ (ع) وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): أَيُّهَا الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَكُمْ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ أَلَسْنَا وَإِيَّاكُمْ شَرْعاً سَوَاءً، لَا يَضُرُّنَا مَا صَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَزَكَّيْنَا وَأَقْرَرْنَا، فَسَكَتَ الرَّجُلُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): وَإِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَنَا وَهُوَ قَوْلُنَا أَلَسْتُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ وَنَجَوْنَا؟ فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ أَوْجِدْنِي(2) كَيْفَ هُوَ وَأَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّ الَّذِي

ذَهَبْتَ إِلَيْهِ غَلَطٌ هُوَ أَيَّنَ الْأَيْنَ بِلَا أَيْنٍ وَكَيَّفَ الْكَيْفَ بِلَا كَيْفٍ فَلَا يُعْرَفُ بِالْكَيْفُوفِيَّةِ وَلَا بِأَيْنُونِيَّةٍ وَلَا يُدْرَكُ بِحَاسَّةٍ وَلَا يُقَاسُ بِشَيْءٍ.

فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِذاً إِنَّهُ لَا شَيْءَ إِذَا لَمْ يُدْرَكْ بِحَاسَّةٍ مِنَ الْحَوَاسِّ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: وَيْلَكَ لَمَّا عَجَزَتْ حَوَاسُّكَ عَنْ إِدْرَاكِهِ أَنْكَرْتَ رُبُوبِيَّتَهُ وَنَحْنُ إِذَا عَجَزَتْ حَوَاسُّنَا عَنْ إِدْرَاكِهِ أَيْقَنَّا أَنَّهُ رَبُّنَا بِخِلَافِ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ.

قَالَ الرَّجُلُ: فَأَخْبِرْنِي مَتَى كَانَ؟ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي مَتَى لَمْ يَكُنْ فَأُخْبِرَكَ مَتَى كَانَ.

قَالَ الرَّجُلُ: فَمَا الدَّلِيلُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَى جَسَدِي وَلَمْ يُمْكِنِّي فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فِي الْعَرْضِ وَالطُّولِ وَدَفْعِ الْمَكَارِهِ عَنْهُ وَجَرِّ الْمَنْفَعَةِ إِلَيْهِ عَلِمْتُ أَنَّ لِهَذَا الْبُنْيَانِ بَانِياً فَأَقْرَرْتُ بِهِ مَعَ مَا أَرَى مِنْ دَوَرَانِ الْفَلَكِ بِقُدْرَتِهِ وَإِنْشَاءِ السَّحَابِ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَمَجْرَى الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْآيَاتِ الْعَجِيبَاتِ الْمُبَيِّنَاتِ عَلِمْتُ أَنَّ لِهَذَا مُقَدِّراً وَمُنْشِئاً.

۳۔ ایک دہریہ امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا حضرت کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا اے شخص غور کر اگر تیرا قول سچا ہے (خدا نہیں) حالانکہ جو تم کہتے ہو ایسا نہیں تو تم اور ہم برابر ہیں ہمارے لئے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ نمازیں پڑھنے، روزہ رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے اور خدا کا اقرار کرنے سے، یہ سن کر وہ چپ ہو گیا۔ پھر حضرت نے فرمایا اگر ہمارا کہنا سچا ہوا اور وہ سچ ہی ہے تو کیا تم ہلاک نہ ہو گے اور ہم نجات نہ پائیں گے۔

اس نے حسب عادت کہا۔ اللہ آپ پر رحم کرے۔ اب مجھے بتایئے وہ کیونکر ہے اور کہاں ہے فرمایا وائے ہو تیرے اوپر جو خیال تو نے کیا ہے وہ غلط ہے وہ تو ہر جگہ کا پیدا کرنے والا ہے خود کسی جگہ میں نہیں، کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے خود کسی کیفیات میں نہیں وہ کیفیت اور مقام سے نہیں پہچانا جاتا۔ ہم نے جب عاجز پایا۔ اپنے حواس سے اس کے ادراک کو یقین کر لیا کہ وہ ہمارا رب ہر شے سے علیحدہ ہے۔

اس نے کہا۔ جب وہ حواس اور ادراک سے نہیں پہچانا جا سکتا تو وہ لاشے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر۔ جب تیرے حواس ادراک سے قاصر ہوئے۔ تو تُو نے اس کی ربوبیت سے انکار کر دیا۔ اور ہم نے جب حواس سے قابل

رہیں تو پھر آپ ان کے حدوث پر کیا دلیل لائیں گے۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم ہم گفتگو کر رہے ہیں۔ اس عالم موضوع پر اگر ہم اس کو ہٹا کر دوسرا عالم اس جگہ رکھ دیں تو یہ دلیل حدوث ہوگی۔ لیکن اب میں ایک ایسا جواب دیتا ہوں کہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ یہ تمام اشیاء اگر چھوٹائی کی حالت ہی میں ہمیشہ رہیں تو ہمارے وہم و خیال میں یہ بات ضرور رہے گی کہ جب ان ... کو (چیز) ان سے ملے گی تو یہ پہلے ہی بڑی ہو جائیں گی پس ان پر تغیر کا جواز ان کے قدم سے خارج کرے ... کیونکہ تغیر کا ثابت ہو جانا حادث ہونے کی دلیل ہے اس کے بعد اب کوئی حجت تیرے لئے باقی نہیں رہی پس اس نے بحث کو قطع کیا اور ذلیل ہوا۔

سال آئندہ وہ حرم میں پھر ملا ایک شیعہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ابن ابی العوجا مسلمان ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا وہ اس طرف سے اندھا ہے اسلام نہیں لائے گا جب وہ حضرت کے سامنے آیا تو کہنے لگا اے میرے سردار اے میرے مولانا، حضرت نے پوچھا تم یہاں کیسے آئے۔ اس نے کہا جسمانی عادت لائی ہے تاکہ (موسم حج میں) اس شہر کے طریقے دیکھوں۔ لوگوں کی مجنونانہ حرکات، ان کا سر منڈانا، کنکریاں پھینکنا۔ دیکھوں۔ حضرت نے فرمایا اے عبدالکریم تو ابھی اسی سرکشی اور ضلالت پر باقی ہے پس اس نے پھر کلام شروع کیا حضرت نے فرمایا۔ اس وقت بحث مسائل حج سے نہیں ہے بلکہ وجود باری ہے پس جیسا تو کہتا ہے (نہ خدا ہے نہ ثواب نہ عذاب) اور ایسا نہیں ہے جیسا ہم کہتے ہیں تو نہ ہمیں کھٹکا اور نہ تجھے؟ ہماری بھی نجات اور تیری بھی۔ اگر ایسا ہوا جیسا ہم کہتے ہیں (یعنی خدا ہے اور اعمال کی بازپرس ہوتی ہے۔) اور ایسا ہی ہے تو ہم نجات پائیں گے اور تو ہلاک ہوگا یہ سن کر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا میں اپنے دل میں درد پاتا ہوں بس مجھے یہاں سے لے چلو، لوگ لے گئے اور وہ مرگیا اللہ کا رحم اس کے لئے نہیں۔

۴ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الأَسَدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ البَرْمَكِيِّ الرَّازِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ بُرْدٍ الدِّينَوَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخُرَاسَانِيِّ خَادِمِ الرِّضَا (ع) قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الزَّنَادِقَةِ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ (ع) وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): أَيُّهَا الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَكُمْ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ أَلَسْنَا وَإِيَّاكُمْ شَرَعًا سَوَاءً، لَا يَضُرُّنَا مَا صَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَزَكَّيْنَا وَأَقْرَرْنَا؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): وَإِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَنَا وَهُوَ قَوْلُنَا أَلَسْتُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ وَنَجَوْنَا؟ فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ أَوْجِدْنِي (۲) كَيْفَ هُوَ وَأَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّ الَّذِي

واحداً والليل والنهار والشمس والقمر دلّ صحة الأمر والتدبير وائتلاف الأمر على أن المدبر واحد ثم يلزمك إن ادعيت اثنين فرجة ما بينهما حتى يكونا اثنين فصارت الفرجة ثالثاً بينهما قديماً معهما فيلزمك ثلاثة فإن ادعيت ثلاثة لزمك ما قلت في الاثنين حتى تكون بينهم فرجة فيكونوا خمسة ثم يتناهى في العدد إلى ما لا نهاية له في الكثرة قال هشام: فكان من سؤال الزنديق أن قال: فما الدليل عليه؟ فقال أبو عبد الله عليه السلام: وجود الأفاعيل دلت على أن صانعاً صنعها ألا ترى أنك إذا نظرت إلى بناء مشيد مبني علمت أن له بانياً وإن كنت لم تر الباني ولم تشاهده، قال: فما هو؟ قال: شيء بخلاف الأشياء (٢) ارجع بقولي إلى إثبات معنى وأنه شيء بحقيقة الشيئية غير أنه لا جسم ولا صورة ولا يحس ولا يجس ولا يدرك بالحواس الخمس لا تدركه الأوهام ولا تنقصه الدهور ولا تغيره الأزمان.

۵۔ ہشام بن الحکم سے حدیث زندیق میں مروی ہے کہ وہ آیا ابو عبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام کے پاس۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ تیرا قول تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ دونوں قدیم اور قوی ہیں یا دونوں ضعیف ہیں یا ایک قوی ہے اور دوسرا ضعیف پس اگر دونوں قوی ہیں تو کیوں نہیں دفع کرتا ہر ایک ان میں سے دوسرے کو اور خود مدبر نہیں بنتا۔ اور اگر تیرا خیال یہ ہے کہ ایک قوی ہے اور دوسرا ضعیف تو ثابت ہوا کہ ایک ہے جیسا کہ دوسرے کا عجز ظاہر کرتا ہے۔

اگر تو کہے کہ دو ہی ہیں تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ متفق ہیں ہر کام میں یا متفرق ہیں ہر کام میں لیکن جب ہم مخلوق کو ایک نظام کے تحت پاتے ہیں اور آسمان کو گردش میں دیکھتے ہیں اور رات دن اور چاند سورج کو صحیح طریقہ پر اور ایک تدبیر کے تحت کام کرتا دیکھتے ہیں اور ان کے کاموں میں موافقت پاتے ہیں تو ہمیں یقین ہوتا ہے کہ مدبر ایک ہے۔

اگر تو نے دو خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو لازم آئے گا کہ جہان کو ایک جدا کرنے والا ہو تاکہ دو کہلائیں۔ اس صورت میں جدا کرنے والا ان کے درمیان تیسرا قدیم اور ہو جائے گا۔ پس اگر تین کا تو نے دعویٰ کیا تو پھر وہی صورت پیش آئے گی جو میں نے دو کے درمیان کہی پس ان تین کو جدا کرنے والے دو اور ہو جائیں گے اور اس صورت میں پانچ قدیم ہو

پر بھی فاسد ہے کہ دنیا کو انڈے میں داخل کر دیتا تھا لیکن نہ دنیا کم ہو نہ انڈا ٹوٹے۔ یہ سن کر ہشام خوشی سے اچھل پڑے اور حضرت کے ہاتھ پیر کو بوسہ دیا اور کہا یا ابن رسول اللہ! یہ جواب کافی ہے۔ پس وہ اپنے گھر چلے آئے۔ دوسرے روز دیصانی آیا اور کہنے لگا۔ اے ہشام میں تم کو سلام کرنے آیا ہوں، جواب کے تقاضہ کے لئے نہیں۔ ہشام نے کہا۔ جواب بھی حاضر ہے دیصانی یہ جواب سن کر حضرت کے دروازہ پر آیا اور اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی۔ جب وہ بیٹھا تو کہنے لگا اے جعفر بن محمد مجھے میرے معبود کو بتاؤ فرمایا۔ بیٹا تیرا نام کیا ہے۔ پس وہ بغیر نام بتلائے چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا تو نے نام کیوں نہ بتایا۔ اس نے کہا اگر میں کہتا عبداللہ تو وہ کہتے یہ اللہ کون ہے جس کا تو بندہ ہے انھوں نے کہا پھر جا اور کہنا میرا نام پوچھے بغیر بتلیئے کہ میرا معبود ہے کون۔ اس نے جا کر ایسا ہی کہا۔ اتفاقاً ایک کم سن لڑکے کے ہاتھ میں انڈا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ یہ انڈا مجھ کو دے دے۔ پھر دیصانی سے فرمایا۔ دیکھ یہ ایک محفوظ قلعہ ہے اس کی موٹی جلد ہے اور موٹی جلد کے نیچے ایک باریک جلد ہے اور اس کے اندر بہتا ہوا سونا ہے اور بہتی ہوئی چاندی ہے لیکن نہ تو سونا چاندی سے ملتا ہے اور نہ چاندی ———— سونے سے ملتی ہے دونوں اپنی اپنی جگہ پر ہیں نہ کوئی اس کے اندر سے نکلا کہ اس کے درستی حال کی خبر دیتا اور نہ اس کے اندر کوئی داخل ہوا کہ اندرونی فساد کی خبر لاتا نہ کسی کو یہ پتہ ہے کہ نر پیدا ہوگا یا مادہ، ناگاہ وہ پھٹتا ہے اور اس میں سے مور کے سے نقش و نگار پیروں پر لئے ہوئے ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تیرے نزدیک کوئی مدبر نہیں۔ یہ سن کر اس نے سر جھکا لیا اور پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور آپؑ امام ہیں اور اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر حجت ہیں اور میں اپنے گزشتہ عقائد سے توبہ کرتا ہوں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الزِّنْدِيقِ الَّذِي أَتَى أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَكَانَ مِنْ قَوْلِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَا يَخْلُو قَوْلُكَ: إِنَّهُمَا اثْنَانِ مِنْ أَنْ يَكُونَا قَدِيمَيْنِ قَوِيَّيْنِ أَوْ يَكُونَا ضَعِيفَيْنِ أَوْ يَكُونَ أَحَدُهُمَا قَوِيّاً وَالْآخَرُ ضَعِيفاً، فَإِنْ كَانَا قَوِيَّيْنِ فَلِمَ لَا يَدْفَعُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَيَتَفَرَّدُ بِالتَّدْبِيرِ وَإِنْ زَعَمْتَ أَنَّ أَحَدَهُمَا قَوِيٌّ وَالْآخَرُ ضَعِيفٌ ثَبَتَ أَنَّهُ وَاحِدٌ كَمَا نَقُولُ لِلْعَجْزِ الظَّاهِرِ فِي الثَّانِي، فَإِنْ قُلْتَ: إِنَّهُمَا اثْنَانِ لَمْ يَخْلُ مِنْ أَنْ يَكُونَا مُتَّفِقَيْنِ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ أَوْ مُفْتَرِقَيْنِ[۲] مِنْ كُلِّ جِهَةٍ، فَلَمَّا رَأَيْنَا الْخَلْقَ مُنْتَظِماً وَالْفَلَكَ جَارِياً وَالتَّدْبِيرَ

جائیں گے۔

ہشام نے کہا زندیق کا سوال یہ تھا کہ وجود خدا پر دلیل کیا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دنیا کی عجیب و غریب چیزوں کا وجود اس کی دلیل ہے کہ ان کا کوئی صانع ہے جس نے ان کو بنایا ہے کیا تم کسی مضبوط عمارت کو دیکھتے ہو تو یہ نہیں سمجھتے کہ ضرور اس کا کوئی بانی ہے اگرچہ تم نے اس کو دیکھا نہ مشاہدہ کیا۔ اس نے پھر کہا وہ ہے کیا فرمایا وہ ایک ذات ہے۔ بخلاف تمام اشیاء عالم کے میں رجوع کرتا ہوں اپنے قول کی طرف اس مفہوم کو ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ایک شئے ہے۔ حقیقت الشیئیہ کے ساتھ نہ اس کے جسم ہے نہ صورت۔ وہ محسوس ہوتا ہے نہ حواس خمسہ سے اس کا ادراک ہوتا ہے نہ اوہام اس کو پاتے ہیں نہ گردش دہر اس کو ناقص بناتی ہے۔ نہ زمانے اس میں تغیر پیدا کرتے ہیں

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَفَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ بِخَلْقِ الرَّبِّ الْمُسَخِّرِ وَمُلْكِ الرَّبِّ الْقَاهِرِ وَجَلَالِ الرَّبِّ الظَّاهِرِ وَنُورِ الرَّبِّ الْبَاهِرِ وَبُرْهَانِ الرَّبِّ الصَّادِقِ وَمَا أَنْطَقَ بِهِ أَلْسُنَ الْعِبَادِ وَمَا أَرْسَلَ بِهِ الرُّسُلَ وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْعِبَادِ دَلِيلاً عَلَى الرَّبِّ

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عقلمندوں کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ دنیا کی ہر شے اس کی تسخیر میں ہے اب وہ رب قاہر ہے صاحب عظمت و جلال ہے اور اس کی قدرت ظاہر ہے اس کا نور باہر ہے اس کی قدرت کی دلیلیں روشن ہیں اور وہ صادق ہے اس کی قدرت کی دلیلیں اس کے بندوں کی زبانیں ہیں اور رسولوں کا بھیجنا ہے اور جو بندوں پر نازل کیا ہے۔

باب دوم (۲)

اس کا بیان کہ اللہ شے ہے

((بَابُ إِطْلَاقِ الْقَوْلِ بِأَنَّهُ شَيْءٌ))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام : عَنِ التَّوْحِيدِ فَقُلْتُ : أَتَوَهَّمُ شَيْئاً ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ، غَيْرَ مَعْقُولٍ وَلَا مَحْدُودٍ، فَمَا وَقَعَ وَهْمُكَ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ خِلَافُهُ ، لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ ، كَيْفَ تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ وَهُوَ خِلَافُ مَا يُعْقَلُ وَ خِلَافُ مَا يُتَصَوَّرُ فِي الْأَوْهَامِ ؟! إِنَّمَا يُتَوَهَّمُ شَيْءٌ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَلَا مَحْدُودٍ

۱۔ عبدالرحمان بن ابی نجران نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے توحید کے متعلق دریافت کیا میں کسی چیز کو اپنے وہم وخیال میں لوں، فرمایا۔ وہ ذات عقل میں آنے والی اور حدود میں محدود ہونے والی نہیں جو چیز تیرے وہم میں آئے وہ اس کے خلاف ہے۔ نہ وہ کسی چیز سے مشابہ ہے نہ اس سے مشابہ کوئی شئے۔ وہم اس کو پا نہیں سکتا اور وہم پائے گا کیسے وہ خلاف ہے اس چیز کے جو عقل میں آئے اور خلاف ہے اس شئے کے جس کا تصور وہم میں ہو جو غیر معقول اور لامحدود ذات ہو وہ وہم میں نہیں آسکتی۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام : يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ لِلّٰهِ: إِنَّهُ شَيْءٌ؟ قَالَ : نَعَمْ يُخْرِجُهُ مِنَ الْحَدَّيْنِ: حَدِّ التَّعْطِيلِ وَحَدِّ التَّشْبِيهِ.

۲۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا کہنا جائز ہے کہ خدا کوئی شئے ہے۔ فرمایا، ہاں دو باتوں سے الگ کر دیا جائے اوّل اس کے غیر یقینی اس کے بندوں سے اسے جدا کیا جائے۔ دوسرے کسی چیز سے اسے تشبیہ نہ دی جائے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ إِنَّ اللهَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِهِ وَ خَلْقَهُ خِلْوٌ مِنْهُ وَ كُلَّمَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ شَيْءٍ فَهُوَ مَخْلُوقٌ مَا خَلَا اللهَ.

۳۔ فرمایا امام باقر علیہ السلام نے اللہ الگ ہے صفات مخلوق سے اور مخلوق جدا ہے اس کے صفات سے ہر وہ چیز جس پر اطلاق شے ہو وہ مخلوق ہے اللہ کی۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلْقَهُ خِلْوٌ مِنْهُ وَكُلُّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ فَهُوَ مَخْلُوقٌ وَاللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ تَبَارَكَ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ مخلوق سے الگ ہے (یعنی وہ وجود جس کے لئے نہ کوئی صورت ہے نہ جگہ) اور مخلوق اس سے الگ ہے جس پر لفظ شے بولا جائے وہ اللہ کے سوا ہے اور اس کی مخلوق ہے اور وہ ہر شے کا خالق ہے پاک ہے وہ اللہ جس کی مثل کوئی نہیں اور وہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلْقَهُ خِلْوٌ مِنْهُ وَكُلُّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ تَعَالَى فَهُوَ مَخْلُوقٌ وَاللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ اپنی مخلوق سے الگ ہے اور مخلوق اس سے جدا ہے جس پر لفظ شے بولا جائے وہ اللہ کے سوا ہے اور اس کی مخلوق ہے وہ ہر شے کا خالق ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِلزِّنْدِيقِ حِينَ سَأَلَهُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: هُوَ شَيْءٌ بِخِلَافِ الْأَشْيَاءِ، ارْجِعْ بِقَوْلِي إِلَى إِثْبَاتِ مَعْنًى وَ أَنَّهُ شَيْءٌ بِحَقِيقَةِ الشَّيْئِيَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا يُحَسُّ وَلَا يُجَسُّ

وَلَا يُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ الْخَمْسِ لَا تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تَنْقُصُهُ الدُّهُورُ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْأَزْمَانُ ، فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ : فَتَقُولُ إِنَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ؟ قَالَ : هُوَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ : سَمِيعٌ بِغَيْرِ جَارِحَةٍ وَ بَصِيرٌ بِغَيْرِ آلَةٍ ، بَلْ يَسْمَعُ بِنَفْسِهِ وَ يُبْصِرُ بِنَفْسِهِ ، لَيْسَ قَوْلِي : إِنَّهُ سَمِيعٌ يَسْمَعُ بِنَفْسِهِ وَ بَصِيرٌ يُبْصِرُ بِنَفْسِهِ أَنَّهُ شَيْءٌ وَالنَّفْسُ شَيْءٌ آخَرُ وَلٰكِنْ أَرَدْتُ عِبَارَةً عَنْ نَفْسِي إِذْ كُنْتُ مَسْؤُولاً وَ إِفْهَاماً لَكَ إِذْ كُنْتَ سَائِلاً ، فَأَقُولُ : إِنَّهُ سَمِيعٌ بِكُلِّهِ لَا أَنَّ الْكُلَّ مِنْهُ لَهُ بَعْضٌ وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ إِفْهَامَكَ وَ التَّعْبِيرُ عَنْ نَفْسِي وَلَيْسَ مَرْجِعِي فِي ذٰلِكَ إِلَّا إِلَى أَنَّهُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْعَالِمُ الْخَبِيرُ بِلَا اخْتِلَافِ الذَّاتِ وَلَا اخْتِلَافِ الْمَعْنَى.

قَالَ لَهُ السَّائِلُ : فَمَا هُوَ؟ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : هُوَ الرَّبُّ وَهُوَ الْمَعْبُودُ وَهُوَ اللهُ وَلَيْسَ قَوْلِي: اللهُ إِثْبَاتَ هٰذِهِ الْحُرُوفِ : أَلِفٍ وَلَامٍ وَهَاءٍ وَلَا رَاءٍ وَلَا بَاءٍ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلَى مَعْنًى وَشَيْءٍ خَالِقِ الْأَشْيَاءِ وَ صَانِعِهَا وَ نَعْتِ هٰذِهِ الْحُرُوفِ وَهُوَ الْمَعْنَى سُمِّيَ بِهِ اللهُ وَالرَّحْمٰنُ وَالرَّحِيمُ وَ الْعَزِيزُ وَ أَشْبَاهُ ذٰلِكَ مِنْ أَسْمَائِهِ وَهُوَ الْمَعْبُودُ جَلَّ وَعَزَّ .

قَالَ لَهُ السَّائِلُ: فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ مَوْهُوماً إِلَّا مَخْلُوقاً ، قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ التَّوْحِيدُ عَنَّا مُرْتَفِعاً لِأَنَّا لَمْ نُكَلَّفْ غَيْرَ مَوْهُومٍ وَلٰكِنَّا نَقُولُ : كُلُّ مَوْهُومٍ بِالْحَوَاسِّ مُدْرَكٍ بِهِ تَحُدُّهُ الْحَوَاسُّ وَ تُمَثِّلُهُ فَهُوَ مَخْلُوقٌ ، إِذْ كَانَ النَّفْيُ هُوَ الْإِبْطَالَ وَالْعَدَمَ وَالْجِهَةُ الثَّانِيَةُ: التَّشْبِيهُ إِذْ كَانَ التَّشْبِيهُ هُوَ صِفَةَ الْمَخْلُوقِ الظَّاهِرِ التَّرْكِيبِ وَالتَّأْلِيفِ فَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ إِثْبَاتِ الصَّانِعِ لِوُجُودِ الْمَصْنُوعِينَ وَالِاضْطِرَارِ إِلَيْهِمْ أَنَّهُمْ مَصْنُوعُونَ وَأَنَّ صَانِعَهُمْ غَيْرُهُمْ وَلَيْسَ مِثْلَهُمْ إِذْ كَانَ مِثْلُهُمْ شَبِيهاً بِهِمْ فِي ظَاهِرِ التَّرْكِيبِ وَ التَّأْلِيفِ وَ فِيمَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ مِنْ حُدُوثِهِمْ بَعْدَ إِذْ لَمْ يَكُونُوا وَتَنَقُّلِهِمْ مِنْ صِغَرٍ إِلَى كِبَرٍ وَسَوَادٍ إِلَى بَيَاضٍ وَقُوَّةٍ إِلَى ضَعْفٍ وَأَحْوَالٍ مَوْجُودَةٍ لَا حَاجَةَ بِنَا إِلَى تَفْسِيرِهَا لِبَيَانِهَا وَوُجُودِهَا .

قَالَ لَهُ السَّائِلُ: فَقَدْ حَدَدْتَهُ إِذْ أَثْبَتَّ وُجُودَهُ، قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لم أحدّه ولكني أثبته إذا لم يكن بين النفي والإثبات منزلة .

قَالَ لَهُ السَّائِلُ: فَلَهُ إِنِّيَّةٌ وَمَائِيَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا يُثْبَتُ الشَّيْءُ إِلَّا بِإِنِّيَّةٍ وَمَائِيَّةٍ.

قَالَ لَهُ السَّائِلُ: فَلَهُ كَيْفِيَّةٌ؟ قَالَ: لَا، لِأَنَّ الْكَيْفِيَّةَ جِهَةُ الصِّفَةِ وَالْإِحَاطَةِ، وَلٰكِنْ لَا بُدَّ مِنَ الْخُرُوجِ مِنْ جِهَةِ التَّعْطِيلِ وَالتَّشْبِيهِ لِأَنَّ مَنْ نَفَاهُ فَقَدْ أَنْكَرَهُ وَدَفَعَ رُبُوبِيَّتَهُ وَأَبْطَلَهُ، وَمَنْ شَبَّهَهُ بِغَيْرِهِ فَقَدْ أَثْبَتَهُ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ الْمَصْنُوعِينَ الَّذِينَ لَا يَسْتَحِقُّونَ الرُّبُوبِيَّةَ وَلٰكِنْ لَا بُدَّ مِنْ إِثْبَاتِ أَنَّ لَهُ كَيْفِيَّةً لَا يَسْتَحِقُّهَا غَيْرُهُ وَلَا يُشَارَكُ فِيهَا وَلَا يُحَاطُ بِهَا وَلَا يَعْلَمُهَا غَيْرُهُ.

قَالَ السَّائِلُ: فَيُعَانِي الْأَشْيَاءَ بِنَفْسِهِ؟ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: هُوَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ يُعَانِيَ الْأَشْيَاءَ بِمُبَاشَرَةٍ وَمُعَالَجَةٍ لِأَنَّ ذٰلِكَ صِفَةُ الْمَخْلُوقِ الَّذِي لَا تَجِيءُ الْأَشْيَاءُ لَهُ إِلَّا بِالْمُبَاشَرَةِ وَالْمُعَالَجَةِ وَهُوَ مُتَعَالٍ نَافِذُ الْإِرَادَةِ وَالْمَشِيئَةِ، فَعَّالٌ لِمَا يَشَاءُ.

۶۔ ہشام بن الحکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک زندیق نے سوال کیا کہ خدا کیا ہے۔ فرمایا وہ شے ہے مگر اشیاء کے خلاف۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ وہ شے ہے حقیقت شیئیہ کے ساتھ لیکن نہ اس کا جسم ہے نہ صورت۔ نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ حواس خمسہ اس کا ادراک کرتے ہیں اور نہ اوہام اس کو پاتے ہیں نہ دہر کی گردش اس کو کم کرتی ہے اور نہ زمانے اس میں تغیر پیدا کرتے ہیں۔ سائل نے کہا۔ آپ تو کہتے ہیں کہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ فرمایا بے شک وہ سمیع و بصیر ہے لیکن بغیر کسی عضو کے سنتا ہے اور بغیر کسی آلہ کے دیکھتا ہے ——— اپنے نفس سے دیکھتا ہے، اپنے نفس سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ وہ اور شے ہے اور اس کا نفس اور شے ہے بلکہ ارادہ کیا ہے میں نے اظہار کا اس چیز کے جو میرے دل میں ہے جبکہ مجھ سے پوچھا گیا ہے تیرے سمجھانے کے لئے جب تو سوال کر رہا ہے تو میں کہتا ہوں کہ وہ سننے والا ہے کل کے ساتھ، مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ———

اس کل کا کوئی جز ہے میں نے تو صرف تیرے سمجھانے کیلئے تعبیر کی ہے اس شے سے جو میرے دل میں ہے اور یہ کہ وہ سمیع و بصیر و عالم و خبیر ہے لیکن کوئی صفت اس کی ذات سے الگ نہیں اور نہ کوئی مفہوم اس سے جدا (یعنی اس کی تمام صفات عین ذات ہیں زائد بر ذات نہیں اور وہ سننے یا دیکھنے میں کان یا آنکھ کا محتاج نہیں۔ وہ ایسی ذات ہے جو مخلوق سے بالکل الگ ہے)

ایک سائل نے یہ سوال کیا کہ، خدا کیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ رب ہے وہ معبود ہے

وہ اللہ ہے۔ لیکن میری مراد اللہ سے ان حروف کا ثابت کرنا نہیں۔ ا، ل، ہ، اور نہ ر، ب کا، بلکہ میری مراد وہ ذات ہے جو خالق اشیاء اور ان کا صانع ہے اور ان حروف کا ذکر کرنے سے وہ معنی مراد ہیں جن پر لفظ اللہ، رحمٰن، رحیم اور عزیز وغیرہ اس کے اسماء کا اطلاق ہوتا ہے۔ وہ معبود ہے جل عزت والا۔ سائل کا سوال یہ تھا کہ حقیقت ذات کا قائم مقام کون اسم ہے امام نے فرمایا۔ اللہ ہے رب ہے۔ لیکن ان الفاظ کے حروف اس حقیقت اور معنی ذات کو نہیں سمجھاتے، وہ سب کا معبود ہے اس کی ذات کو کوئی نہیں پا سکتا۔

زندیق سائل نے کہا ہم نہیں پاتے موہوم شئے کو مگر مخلوق، (یعنی جب صانع عالم کا تصور اس کے ناموں سے کیا جا سکتا ہے۔ جیسے مفہوم رب سے تو وہ مخلوق ہوگا) حضرت نے فرمایا۔ اگر تو ایسا کہتا ہے تو لوگوں کے لئے حقیقت توحید بیان کرنے کی تکلیف ہم سے ساقط ہو جائے گی کیونکہ غیر موہوم کی مخلوقیت اور اس کے متعلق کے توحید کے بیان کی ہمیں تکلیف ہی نہیں دی گئی۔ یعنی ہمارا کام بیان توحید کے متعلق زیادہ آسان ہو جائے گا۔ کیونکہ استدلال کے لئے ایک اچھا مقدمہ ہمیں مل جائے گا اور وہ حدوث عالم ہے اثبات محدث ہے جو بدیہی ہے کیونکہ عالم غیر موہوم نہیں ہے اور اس سے توحید ثابت ہوگی جو موہوم بالحواس ہو اور اس کا ادراک حواس کے سامنے آئے تو ضرور مخلوق ہے ورنہ اس کے ابطال و عدم ماننا ہوگا۔ دوسرے کسی سے مشابہت ہونا صفت مخلوق ہے اور اس کا مرکب ہونا ظاہر کرتا ہے۔

جب اشیائے عالم کی ترکیب و تالیف ثابت ہوگئی تو ضرور اس مصنوع کا کوئی صانع بھی ہو۔ اجزائے عالم کا اضطرار اس کا ثبوت ہے کہ ان کا صانع ان کا غیر ہے اور وہ ان کی مثال نہیں۔ کیونکہ جو مثل ہوگا وہ ان کا مشابہ ہوگا ظاہری ترکیب و تالیف میں اور ان چیزوں میں جن کا ان کے حدوث سے تعلق ہے جیسے نیست سے اس کا ہست ہونا اور صغر سے کبر کی طرف اور سفیدی سے سیاہی اور ضعف سے قوت کی طرف جانا اور یہ حالات حدوث کے ایسے واضح ثبوت ہیں کہ ان کے متعلق کسی توضیح کی ضرورت نہیں۔

زندیق نے کہا۔ جب آپ نے وجود خدا کو ثابت کیا تو آپ نے اس کو محدود کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے محدود نہیں کیا بلکہ اس کے وجود کو ثابت کیا ہے۔ کیونکہ نفی و اثبات کے درمیان اور تو کوئی درجہ ہی نہیں۔

سائل نے کہا۔ جب وجود آپ کے نزدیک ہے تو اس کے لئے اسم مشتق یا جامد بھی ہوگا فرمایا۔ ہر شے کے لئے اسم مشتق یا جامد ضروری ہے۔

سائل نے کہا۔ اگر اس کا نام شئے ہے (جیسے قادر) تو لامحالہ اس کے لئے کیفیت ماننا پڑے گی فرمایا ایسا نہیں ہے کیونکہ کیفیت تو صفت کی ایک صورت ہے اور اس کے لئے احاطہ ضروری ہے اور خدا کے لئے لازم ہے کہ مخلوق سے اس کو جدا کیا جائے۔ اور کسی سے اسے تشبیہ نہ دی جائے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں اس کا انکار لازم آئے گا اور اس کی ربوبیت سے الگ ہونا پڑے گا اور اس کے وجود کو باطل قرار دینا پڑے گا جس نے خدا کو اس کے غیر سے تشبیہ دی تو اس نے شابہ بنایا۔ ایسے لوگوں سے جو مستحق ربوبیت نہیں ہے خدا کے لئے تو ایسی صفات ہیں جس کا مستحق اس کا غیر نہیں اور نہ اس میں شریک ہے اور ان کو اس کا غیر جاننا ہی نہیں۔

سائل نے کہا جب خدا کی تدبیر اس کی مخلوق سے منقطع نہیں ہوتی تو لامحالہ اس کو تعب و تکان لاحق ہوگی، حضرت نے فرمایا وہ اجل وارفع ہے اس سے کہ اشیاء میں تصرف کرنے سے تکان ہوگی یہ تو مخلوق کی صفت ہے کہ ان کو کام کرنے اور ہاتھ پاؤں ہلانے میں تکان ہوتی ہے وہ اس سے برتر ہے اور اپنے ارادہ اور مشیت کو جاری کرنے والا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا کرنے والا ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيَجُوزُ أَنْ يُقَالَ: إِنَّ اللهَ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ يُخْرِجُهُ مِنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ التَّعْطِيلِ وَحَدِّ التَّشْبِيهِ.

۷۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے پوچھا آیا خدا کے لئے یہ کہنا جائز ہے کہ وہ کوئی شئے ہے۔ اس نے کہا ہاں فرمایا اسے تعطیل و تشبیہ کی حدود سے الگ کر۔

باب سوم (۳)

وہ نہیں پہچانا گیا مگر اپنی ذات سے

«(بَابُ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهِ)»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ

السَّكَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اعْرِفُوا اللهَ بِاللهِ وَالرَّسُولَ بِالرِّسَالَةِ وَأُولِي الْأَمْرِ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ عليه السلام "اعْرِفُوا اللهَ بِاللهِ" يَعْنِي أَنَّ اللهَ خَلَقَ الْأَشْخَاصَ وَالْأَنْوَارَ وَالْجَوَاهِرَ وَالْأَعْيَانَ، فَالْأَعْيَانُ: الْأَبْدَانُ وَالْجَوَاهِرُ: الْأَرْوَاحُ وَهُوَ جَلَّ وَعَزَّ لَا يُشْبِهُ جِسْماً وَلَا رُوحاً وَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِي خَلْقِ الرُّوحِ الْحَسَّاسِ الدَّرَّاكِ أَمْرٌ وَلَا سَبَبٌ، هُوَ الْمُتَفَرِّدُ بِخَلْقِ الْأَرْوَاحِ وَالْأَجْسَامِ فَإِذَا نَفَى عَنْهُ الشَّبَهَيْنِ: شَبَهَ الْأَبْدَانِ وَشَبَهَ الْأَرْوَاحِ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ بِاللهِ وَإِذَا شَبَّهَهُ بِالرُّوحِ أَوِ الْبَدَنِ أَوِ النُّورِ فَلَمْ يَعْرِفِ اللهَ بِاللهِ.

ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي رُبَيْحَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: بِمَ عَرَفْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: بِمَا عَرَّفَنِي نَفْسَهُ، قِيلَ: وَكَيْفَ عَرَّفَكَ نَفْسَهُ؟ قَالَ: لَا يُشْبِهُهُ صُورَةٌ وَلَا يُحَسُّ بِالْحَوَاسِّ وَلَا يُقَاسُ بِالنَّاسِ، قَرِيبٌ فِي بُعْدِهِ، بَعِيدٌ فِي قُرْبِهِ، فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُقَالُ شَيْءٌ فَوْقَهُ، أَمَامَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُقَالُ لَهُ أَمَامٌ، دَاخِلٌ فِي الْأَشْيَاءِ لَا كَشَيْءٍ دَاخِلٍ فِي شَيْءٍ وَخَارِجٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَا كَشَيْءٍ خَارِجٍ مِنْ شَيْءٍ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا غَيْرُهُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ مُبْتَدَءٌ.

ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنِّي نَاظَرْتُ قَوْماً فَقُلْتُ لَهُمْ: إِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ بَلِ الْعِبَادُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ.

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا اللہ کو پہچانو انہی اسماء صفات سے جو اس نے خود بیان کیا ہے اور رسولؐ کو پہچانو اس کے معجزات سے اور اولی الامر کو امر بالمعروف اور عدل و احسان سے۔

خدا نے پیدا کیا ہے اشخاص و انوار و جواہر و اعیان کو اور اعیان سے مراد ہیں ابدان و جواہر و ارواح اور صاحب عز و جلال ذات۔ نہ جسم سے مشابہ ہے نہ روح سے اور نہ حساس و دراک، روحوں کے پیدا کرنے میں کسی کو دخل اور نہ طاقت وہ خلق اجسام و ارواح میں اکیلا ہی خالق ہے پس جب اس سے اجسام و ارواح کی مشابہت کو دور کر دیا جائے تو یہ اللہ کی معرفت ہے اور جب اس کو روح بدن و نور سے

مشابہ کر دیا جائے تو پھر اللہ سے معرفت نہ ہوئی۔

امیر المومنین سے کسی نے پوچھا آپ نے اپنے رب کو کیسے پہچانا۔ فرمایا اس چیز سے جس سے اس نے اپنی ذات کا تعارف کرایا۔ اس نے پوچھا کیسے کرایا۔ فرمایا وہ کسی صورت سے مشابہ نہیں اور نہ حواس سے محسوس ہوتا ہے نہ کسی شے پر اس کا قیاس کیا جاتا ہے وہ باوجود بُعد کے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے دور ہے ہر شے سے فوق ہے اس سے ما فوق کوئی شے نہیں۔ ہر شے سے الگ ہے اس سے آگے کوئی شے نہیں۔ وہ اپنی قدرت سے اشیاء میں داخل ہے لیکن اس چیز کی مانند نہیں جو کسی شے میں داخل ہو وہ اشیاء سے خارج ہے لیکن اس طرح نہیں جیسے کوئی شے کسی چیز سے نکلتی ہے پاک ہے وہ ذات جو ایسی ہے اور غیر اس کا ایسا نہیں ہر شے کی ابتداء ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں نے ایک قوم سے مناظرہ کیا اور کہا کہ اللہ بزرگ تر ہے اس سے کہ اس کے اسماء و صفات کو پہچانا جائے مخلوق کے قیاس پر بلکہ اس کے مخصوص بندے اس کی معرفت رکھتے ہیں فرمایا تم پر رحمتِ خدا ہو۔

باب چہارم (۴)

ادنےٰ معرفت

٥(بَابُ أَدْنَى الْمَعْرِفَةِ)٥

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْهَمْدَانِيِّ جَمِيعاً ، عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَى الْمَعْرِفَةِ فَقَالَ : الْإِقْرَارُ بِأَنَّهُ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ وَلَا شِبْهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ وَأَنَّهُ قَدِيمٌ مُثْبَتٌ مَوْجُودٌ غَيْرُ فَقِيدٍ وَ أَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۱۔ امام علی نقی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ ادنیٰ معرفت کیا ہے۔ فرمایا اقرار کرنا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

نہ کوئی اس کی نظیر ہے نہ مثل و مانند اور وہ قدیم اور ثابت الوجود اور موجود ہے اور فنا ہونے والا نہیں ہے اور اس کی مثل کوئی شے نہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ طَاهِرِ بْنِ حَاتِمٍ فِي حَالِ اسْتِقَامَتِهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الرَّجُلِ مَا الَّذِي لَا يُجْتَزَءُ فِي مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ بِدُونِهِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: لَمْ يَزَلْ عَالِماً وَسَامِعاً وَبَصِيراً وَهُوَ الْفَعَّالُ لِمَا يُرِيدُ. وَسُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الَّذِي لَا يُجْتَزَءُ بِدُونِ ذَلِكَ مِنْ مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ فَقَالَ: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ لَمْ يَزَلْ عَالِماً سَمِيعاً بَصِيراً.

۲۔ طاہر بن حاتم سے مروی ہے اس نے آئمہ کے بارے میں غلو سے باز آنے کے بعد امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ وہ کیا ہے جس کے بغیر معرفت خالق کافی نہیں۔ حضرت نے لکھا۔ اس کا اقرار کہ وہ ہمیشہ سے عالم ہے سامع ہے بصیر ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اس کا پورا کرنے والا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچھا وہ کیا ہے جس کے بغیر معرفت کافی نہیں ہے۔ فرمایا۔ اس کا اقرار کہ اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ اور نہ اس سے ملتی جلتی کوئی شے ہے، اور یہ کہ ہمیشہ سے سمیع و بصیر ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ بْنِ بَقَّاحٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَمْرَ اللَّهِ كُلَّهُ عَجِيبٌ إِلَّا أَنَّهُ قَدِ احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمَا قَدْ عَرَّفَكُمْ مِنْ نَفْسِهِ.

۳۔ ابراہیم بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ انھوں نے فرمایا۔ خدا کا ہر ایک امر عجیب ہے لیکن اس نے تم پر حجت تمام کی ہے اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی ذات کا تعارف تم سے کرا لیا ہے۔

باب پنجم (۵)

باب المعبود

(بَابُ الْمَعْبُودِ)

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَبَدَاللهَ بِالتَّوَهُّمِ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ عَبَدَالإِسْمَ دُونَ الْمَعْنَى فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ عَبَدَالإِسْمَ وَالْمَعْنَى فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ عَبَدَالْمَعْنَى بِإِيقَاعِ الْأَسْمَاءِ عَلَيْهِ بِصِفَاتِهِ الَّتِي وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ فَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبَهُ وَنَطَقَ بِهِ لِسَانُهُ فِي سَرَائِرِهِ وَعَلَانِيَتِهِ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَقّاً. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً.

۱-۱ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے ذات باری کی عبادت توہم سے کی۔ اس نے کفر کیا۔ (یعنی جس نے یہ خیال کیا کہ اس کا کوئی نام اس کی فرد حقیقی ہے۔ جیسے کوئی اس کو صاحب جسم یا قابل رویت جاننے) اور جس نے معنی کو چھوڑ کر صرف نام کو پوجا وہ بھی کافر ہوا (یعنی جس نے یہ سمجھا کہ کوئی اسماء الٰہی سے عین مسمیٰ نہیں ہے) جس نے اسم و معنی دونوں کی عبادت کی اس نے شرک کیا (یعنی جو اسماء کو فی نفسہ خارج میں موجود سمجھتا ہے۔ جیسے اشاعرہ) پس اس نے اسم و معنی دونوں کی عبادت کی اور جس نے اس کی اس اعتقاد سے عبادت کی کہ اس کے نام ان صفتوں کے ساتھ ہیں جن کا وصف اس نے خود بیان کیا ہے اور اس عقیدے کو اپنے دل میں جگہ دی اور زبان سے ناطق ہوا۔ اس کے خفیہ اور علانیہ امر میں۔ وہ سچے اصحاب امیرالمومنین ہیں ایک روایت میں ہے سچے مومن ہیں۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام، عَنْ أَسْمَاءِ اللهِ وَاشْتِقَاقِهَا، اَللهُ مِمَّا هُوَ مُشْتَقٌّ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا هِشَامُ! اَللهُ مُشْتَقٌّ مِنْ إِلَهٍ وَالإِلَهُ يَقْتَضِي مَأْلُوهاً وَالإِسْمُ غَيْرُ الْمُسَمَّى، فَمَنْ عَبَدَالإِسْمَ دُونَ الْمَعْنَى فَقَدْ كَفَرَ وَلَمْ يَعْبُدْ شَيْئاً وَمَنْ

عَبَدَ الِاسْمَ وَ الْمَعْنىٰ فَقَدْ كَفَرَ وَعَبَدَ اثْنَيْنِ وَ مَنْ عَبَدَ الْمَعْنىٰ دُونَ الِاسْمِ فَذَاكَ التَّوْحِيدُ أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ، قَالَ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ اسْماً فَلَوْ كَانَ الِاسْمُ هُوَ الْمُسَمّٰى لَكَانَ كُلُّ اسْمٍ مِنْهَا إِلٰهاً وَلٰكِنَّ اللّٰهَ مَعْنًى يُدَلُّ عَلَيْهِ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ وَكُلُّهَا غَيْرُهُ، يَا هِشَامُ! الْخُبْزُ اسْمٌ لِلْمَأْكُولِ وَالْمَاءُ اسْمٌ لِلْمَشْرُوبِ وَ الثَّوْبُ اسْمٌ لِلْمَلْبُوسِ وَ النَّارُ اسْمٌ لِلْمُحْرِقِ أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ فَهْماً تَدْفَعُ بِهِ وَ تُنَاضِلُ بِهِ أَعْدَاءَنَا وَالْمُتَّخِذِينَ مَعَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ غَيْرَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ: نَفَعَكَ اللّٰهُ بِهِ وَثَبَّتَكَ يَا هِشَامُ، قَالَ هِشَامٌ فَوَاللّٰهِ مَا قَهَرَنِي أَحَدٌ فِي التَّوْحِيدِ حَتّٰى قُمْتُ مَقَامِي هٰذَا.

۲۔ ہشام بن الحکم نے سوال کیا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسماء الہیہ کی اشتقاق کے متعلق اور یہ کہ لفظ اللہ کس سے مشتق ہے۔ فرمایا وہ مشتق ہے لفظ الہ سے اور وہ مقتضی ما ومہ ہے اور یہ اسم غیر مسمی ہے پس جس نے معنی کو چھوڑ اسم کی عبادت کی اس نے کفر کیا اور کسی کی بھی عبادت نہ کی۔ اور جس نے اسم و معنی دونوں کی عبادت کی۔ اس نے کفر کیا اور دونوں کی عبادت کی اور جس نے معنی کی عبادت کی نہ کہ اسم کی تو یہ توحید ہے۔

حضرت نے فرمایا اے ہشام تم سمجھ گئے۔ میں نے کہا کچھ اور زیادہ واضح کیجئے فرمایا خدا کے ننانوے نام ہیں پس اگر ہر اسم مسمی بن جائے تو ان میں سے ہر نام ایک معبود بن جائے گا۔ لیکن لفظ اللہ سے مراد وہ معنی ہیں جس کی طرف یہ تمام اسمار دلالت کرتے ہیں وہ سب اس کے غیر ہیں، اے ہشام روٹی ایک خوردنی چیز کا نام ہے خود وہ چیز نہیں، پانی نوشیدنی ایک چیز ہے۔ کپڑا پہننے کی چیز ہے۔ آگ جلانے والی ایک چیز کا نام ہے۔ یہ نام خود وہ شے نہیں بلکہ اس کو بتلانے والے ہیں اے ہشام اب تو سمجھ گئے اب تم ہمارے دشمنوں کے اعتراضات کو دفع کر سکتے ہو۔ خدا کے سوا غیر کو معبود بنانے والوں کو راہ حق دکھا سکتے ہو۔ میں نے کہا بیشک۔ فرمایا۔ خدا تم کو ان دلائل سے نفع پہنچائے اور ہر معرکہ میں تمہیں ثابت قدم رکھے۔ ہشام نے کہا۔ واللہ اس کے بعد مسئلہ توحید میں کوئی مجھ پر غالب نہ آیا اور میں اپنے مقام پر ثابت قدم رہا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْ قُلْتُ لَهُ: جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ نَعْبُدُ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الصَّمَدَ؟ قَالَ فَقَالَ: إِنَّ مَنْ عَبَدَ الِاسْمَ دُونَ الْمُسَمّٰى بِالْأَسْمَاءِ فَقَدْ أَشْرَكَ وَ كَفَرَ وَجَحَدَ وَلَمْ يَعْبُدْ

شَيْئاً بَلِ اعْبُدِ اللّٰهَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الصَّمَدَ الْمُسَمّٰى بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ دُونَ الْأَسْمَاءِ ، إِنَّ الْأَسْمَاءَ صِفَاتٌ وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ.

۳۔ عبدالرحمٰن بن ابی نجران نے کہا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ہم عبادت کرتے ہیں رحمٰن و رحیم و واحد، واحد و صمد کی، فرمایا جس نے مسمیٰ کو چھوڑ کر کسی نام کی عبادت کی اس نے شرک و کفر کیا اور کسی چیز کی عبادت نہ کی۔ میں عبادت کرتا ہوں خدائے واحد، واحد و صمد کی۔ جو نام رکھا گیا ہے ان اسمار سے یہ اسمار تو صفات ہیں۔ جن سے اس نے اپنا وصف بیان کیا ہے۔

باب ششم (٦)

باب الکون والمکان

(بَابُ الْكَوْنِ وَالْمَكَانِ)

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلَ نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ اللّٰهِ مَتَى كَانَ؟ فَقَالَ: مَتَى لَمْ يَكُنْ حَتَّى أُخْبِرَكَ مَتَى كَانَ؟ سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ فَرْداً صَمَداً لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً.

۱۔ نافع نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مجھے بتلائیے۔ خدا کب سے ہے۔ فرمایا۔ وہ کب نہ تھا کہ میں بتاؤں کہ وہ کب سے ہے پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ وہ اکیلا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے بی بی ہے نہ بچے۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام مِنْ وَرَاءِ نَهَرِ بَلْخٍ فَقَالَ: إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي فِيهَا بِمَا عِنْدِي قُلْتُ بِإِمَامَتِكَ. فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَبِّكَ مَتَى كَانَ؟

وَ كَيفَ كَانَ؟ وَ عَلىٰ أَيِّ شَيءٍ كَانَ اعتِمَادُهُ؟ فَقَالَ أَبُو الحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ أَيَّنَ الأَينَ
بِلا أَينٍ وَ كَيَّفَ الكَيفَ بِلا كَيفٍ وَ كَانَ اعتِمَادُهُ عَلىٰ قُدرَتِهِ، فَقَامَ إِلَيهِ الرَّجُلُ فَقَبَّلَ رَأسَهُ وَ
قَالَ: أَشهَدُ أَن لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَنَّ عَلِيّاً وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ القَيِّمُ بَعدَهُ بِمَا
قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَّكُمُ الأَئِمَّةُ الصَّادِقُونَ وَ أَنَّكَ الخَلَفُ مِن بَعدِهِم.

۲۔ ایک شخص امام رضا علیہ السلام کے پاس آیا۔ وراء نہر بلخ سے اور کہنے لگا میں آپ سے ایک سوال کرتا
ہوں اگر آپ نے جواب دے دیا تو میں آپ کی امامت کا معتقد ہو جاؤں گا فرمایا جو چاہے پوچھ لے۔ اس نے کہا کہ
یہ بتائیے کہ آپ کا رب کب سے ہے اور کیسا ہے اور کس چیز پر سہارا کئے ہوئے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اس
نے ہر جگہ والے کو جگہ والا بنایا۔ اس کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ وہ کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے خود صاحب کیفیت
نہیں۔ اس کا اعتماد اپنی قدرت پر ہے یہ سن کر وہ شخص اٹھا اور حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا میں گواہی دیتا
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمدؐ رسول ہیں اور علیؑ وصی رسولؐ ہیں اور رسول اللہؐ کو جس راہ پر قائم کیا تھا قائم
ہیں اور آپ لوگ سچے امام ہیں اور آپ ان کے صحیح جانشین ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بنُ يَحيىٰ، عَن أَحمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عِيسىٰ، عَنِ الحُسَينِ بنِ سَعِيدٍ، عَنِ القَاسِمِ بنِ مُحَمَّدٍ،
عَن عَلِيِّ بنِ أَبِي حَمزَةَ، عَن أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلىٰ أَبِي جَعفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخبِرنِي عَن
رَبِّكَ مَتىٰ كَانَ؟ فَقَالَ: وَيلَكَ إِنَّمَا يُقَالُ لِشَيءٍ لَم يَكُن: مَتىٰ كَانَ، إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ كَانَ
وَلَم يَزَل حَيّاً بِلا كَيفٍ وَلَم يَكُن لَهُ كَانَ، وَلا كَانَ لِكَونِهِ كَونٌ كَيفَ وَلا كَانَ لَهُ أَينٌ وَلا كَانَ فِي
شَيءٍ وَلا كَانَ عَلىٰ شَيءٍ وَلا ابتَدَعَ لِمَكَانِهِ مَكَاناً وَلا قَوِيَ بَعدَ مَا كَوَّنَ الأَشيَاءَ وَلا كَانَ ضَعِيفاً قَبلَ أَن
يُكَوِّنَ شَيئاً وَ لا كَانَ مُستَوحِشاً قَبلَ أَن يَبتَدِعَ شَيئاً وَ لا يُشبِهُ شَيئاً مَذكُوراً وَ لا كَانَ خِلواً مِنَ
المُلكِ قَبلَ إِنشَائِهِ وَلا يَكُونُ مِنهُ خِلواً بَعدَ ذَهَابِهِ، لَم يَزَل حَيّاً بِلا حَيَاةٍ وَ مَلِكاً قَادِراً قَبلَ أَن
يُنشِئَ شَيئاً وَمَلِكاً جَبَّاراً بَعدَ إِنشَائِهِ لِلكَونِ، فَلَيسَ لِكَونِهِ كَيفٌ وَلا لَهُ أَينٌ وَلا لَهُ حَدٌّ وَلا يُعرَفُ
بِشَيءٍ يُشبِهُهُ وَلا يَهرَمُ لِطُولِ البَقَاءِ، وَلا يَصعَقُ لِشَيءٍ بَل لِخَوفِهِ تَصعَقُ الأَشيَاءُ كُلُّهَا، كَانَ حَيّاً بِلا حَيَاةٍ
حَادِثَةٍ وَلا كَونٍ مَوصُوفٍ وَلا كَيفٍ مَحدُودٍ وَلا أَينٍ مَوقُوفٍ عَلَيهِ وَلا مَكَانٍ جَاوَرَ شَيئاً بَل حَيٌّ يُعرَفُ
وَمَلِكٌ لَم يَزَل لَهُ القُدرَةُ وَالمُلكُ أَنشَأَ مَا شَاءَ حِينَ شَاءَ بِمَشِيئَتِهِ لا يُحَدُّ وَلا يُبَعَّضُ وَلا يَفنىٰ، كَانَ أَوَّلاً بِلا

كَيْفٍ وَيَكُونُ آخِراً بِلاَ أَيْنٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلاَّ وَجْهَهُ، لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ. وَيْلَكَ أَيُّهَا السَّائِلُ إِنَّ رَبِّي لاَ تَغْشَاهُ الْأَوْهَامُ وَلاَ تَنْزِلُ بِهِ الشُّبُهَاتُ وَلاَ يَحَارُ مِنْ شَيْءٍ وَلاَ يُجَاوِرُهُ شَيْءٌ وَلاَ تَنْزِلُ بِهِ الْأَحْدَاثُ وَلاَ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ وَلاَ يَنْدَمُ عَلَى شَيْءٍ وَلاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلاَ نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرىٰ.

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا مجھے بتایے آپ کا رب کب سے ہے۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر وہ کب نہ تھا میرا رب ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بغیر کسی کیفیت کے زندہ ہے اور اس کے لئے ہونا نہیں ہے۔ وہ ہر کیفیت کا پیدا کرنیوالا ہے اس کے لئے کوئی جگہ نہیں نہ وہ کسی شئے میں ہے نہ وہ کسی شے پر ہے نہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے نہ وہ قوی اشیاء کو پیدا کرنے کے بعد اور نہ کسی شئے کو پیدا کرنے کے بعد کمزور ہوا۔ نہ وہ کسی شے کو پیدا کرنے سے پہلے گھبرایا ہوا تھا اور نہ مذکورہ اشیاء میں سے کسی چیز کے مشابہ ہے نہ وہ پیدا کرنے سے پہلے اپنے ملک سے الگ تھا اور نہ ان کے زوال کے بعد وہ اپنی حکومت سے الگ ہوا۔ بغیر حیات کے تعلق کے وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور صاحب قدرت حاکم رہا قبل اس کے کہ وہ کسی چیز کو پیدا کرے اور پیدا کرنے سے پہلے بھی وہ ملک جبّار رہا۔ اس کے لئے نہ کوئی کیفیت ہے نہ جگہ ہے نہ حد ہے اور اپنی مشابہ چیز سے نہیں پہچانا جاتا اور نہ طول بقا سے وہ بوڑھا ہوتا ہے۔ وہ مضطرب نہیں ہوتا کسی چیز سے بلکہ تمام مخلوق اسی کے خوف سے مضطرب ہوتی ہے وہ حیّ ہے۔ لیکن حیات اس میں پیدا نہیں ہوئی اور نہ وہ ہونے سے موصوف ہے اور نہ کسی کیفیت میں محدود ہے اور نہ کسی جگہ ٹھہرا ہوا ہے اور نہ وہ کوئی جگہ ہے کہ کسی چیز کو جگہ دے۔ وہ حیّ ہے جس کی معرفت حاصل کی جاتی ہے وہ ہمیشگی کے ساتھ مالک ہے اس کی قدرت اور حکومت ہمیشہ رہنے والی ہے اس نے جو چاہا اور جیسا چاہا پیدا کیا اپنے ارادہ سے نہ اس کی کوئی حد ہے نہ اس کا کوئی جزو ہے نہ وہ فنا ہونیوالا ہے وہ بغیر کسی تغیر کے اوّل ہے اور بغیر کسی جگہ میں ہونے کے آخر ہے سوائے اس کی ذات کے ہر شئے ہلاک ہونیوالی ہے۔ خلق اور امر کا تعلق اسی سے ہے وہ ذات پاک رب العالمین ہے افسوس اے سائل تجھ پر میرا رب وہ ہے جس کو اوہام نہیں گھیرتے اور شبہات اس کے ساخت قدس میں داخل نہیں ہوتے، حوادث کا اس سے تعلق نہیں اس سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا۔ وہ کوئی کام کر کے نادم نہیں ہوتا نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمانوں میں زمین میں جو ان کے درمیان ہے اور جو زمین کے نیچے ہے۔ سب اسی کا ہے۔

٤- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ: اجْتَمَعَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَأْسِ الْجَالُوتِ[٢] فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ عَالِمٌ -يَعْنُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام- فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ نَسْأَلْهُ فَأَتَوْهُ فَقِيلَ لَهُمْ: هُوَ فِي الْقَصْرِ فَانْتَظَرُوهُ حَتَّى خَرَجَ، فَقَالَ لَهُ رَأْسُ الْجَالُوتِ: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ فَقَالَ: سَلْ يَا يَهُودِيُّ عَمَّا بَدَا لَكَ، فَقَالَ: أَسْأَلُكَ عَنْ رَبِّكَ مَتَى كَانَ؟ فَقَالَ: كَانَ بِلَا كَيْنُونِيَّةٍ كَانَ بِلَا كَيْفٍ، كَانَ لَمْ يَزَلْ بِلَا كَمٍّ وَ بِلَا كَيْفٍ، كَانَ لَيْسَ لَهُ قَبْلٌ، هُوَ قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ وَلَا غَايَةٍ وَلَا مُنْتَهَى انْقَطَعَتْ عَنْهُ الْغَايَةُ وَ هُوَ غَايَةُ كُلِّ غَايَةٍ، فَقَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ: امْضُوا بِنَا فَهُوَ أَعْلَمُ مِمَّا يُقَالُ فِيهِ.

٤- کچھ یہودی راس الجالوت کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ یہ شخص (امیر المومنین) عالم ہے ہمارے ساتھ ان کے پاس چلو تاکہ ان سے سوال کریں۔ پس وہ آئے۔ ان سے کہا گیا حضرت قصر میں ہیں جب آپ برآمد ہوئے تو راس الجالوت نے کہا ہم آپ سے سوال کرنے آئے ہیں فرمایا۔ جو چاہو پوچھو۔ اس نے کہا میں آپ کے رب کے متعلق پوچھتا ہوں کہ وہ کب سے ہے۔ فرمایا اس کے ہونے کی ابتدا نہیں، نہ اس کے لئے کوئی کیفیت ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے بغیر کسی مدت اور کیفیت کے وہ ہے اور اس کے قبل کوئی نہیں اور پہلے سے پہلے ہے اس کی کوئی حد یا انتہا نہیں، انتہا کا تعلق ہی اس سے نہیں، وہ ہر انتہا کی انتہا ہے۔ راس الجالوت نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ چلو یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کے بڑے عالم ہیں۔

٥- وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتَى كَانَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ لَهُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَمَتَى لَمْ يَكُنْ؟ حَتَّى يُقَالَ: مَتَى كَانَ؟ كَانَ رَبِّي قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ، وَبَعْدَ الْبَعْدِ بِلَا بَعْدٍ وَلَا غَايَةَ وَلَا مُنْتَهَى لِغَايَتِهِ، انْقَطَعَتِ الْغَايَاتُ عِنْدَهُ فَهُوَ مُنْتَهَى كُلِّ غَايَةٍ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَنَبِيٌّ أَنْتَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله. وَ رُوِيَ أَنَّهُ سُئِلَ عليه السلام: أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ سَمَاءً وَ أَرْضاً؟ فَقَالَ عليه السلام: أَيْنَ سُؤَالٌ عَنْ مَكَانٍ، وَ كَانَ اللهُ وَلَا مَكَانَ.

٥- امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہودیوں کا ایک عالم امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور

کہنے لگا یہ بتلایئے کہ آپ کا رب کب سے ہے فرمایا تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے۔ وہ کب نہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ وہ کب سے ہے وہ ہر شئے سے پہلے ہے اس سے پہلے کچھ نہیں وہ ہر شئے کے بعد ہے اس کے بعد کوئی نہیں، اس کے لئے انتہا نہیں۔ اس نے کہا کیا آپ نبی ہیں فرمایا وائے ہو تجھ پر۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا۔ ہمارا رب کہاں تھا۔ زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے۔ فرمایا یہ سوال مکان سے ہے اور خدا کے لئے مکان نہیں

٦ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ لِلْيَهُودِ: إِنَّ الْمُسْلِمِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيّاً مِنْ أَجْدَلِ النَّاسِ وَ أَعْلَمِهِمْ اذْهَبُوا بِنَا إِلَيْهِ لَعَلِّي أَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَ أُخَطِّئُهُ فِيهَا فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ، قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَتَى كَانَ رَبُّنَا؟ قَالَ لَهُ: يَا يَهُودِيُّ إِنَّمَا يُقَالُ: مَتَى كَانَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ، فَكَانَ مَتَى كَانَ هُوَ كَائِنٌ بِلَا كَيْنُونِيَّةِ كَائِنٍ، كَانَ بِلَا كَيْفٍ يَكُونُ، بَلَى يَا يَهُودِيُّ ثُمَّ بَلَى يَا يَهُودِيُّ كَيْفَ يَكُونُ لَهُ قَبْلٌ؟! هُوَ قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا غَايَةٍ وَلَا مُنْتَهَى غَايَةٍ وَلَا غَايَةَ إِلَيْهَا انْقَطَعَتِ الْغَايَاتُ عِنْدَهُ، هُوَ غَايَةُ كُلِّ غَايَةٍ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ دِينَكَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا خَالَفَهُ بَاطِلٌ.

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ راس الجالوت نے کہا کہ مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضرت علی معارف یقینیہ کے سب سے بڑے جاننے والے ہیں۔ میرے ساتھ ان کے پاس چلو تاکہ میں ایک سوال ایسا کروں کہ ان کی خطا ظاہر ہو جائے۔ اس نے امیرالمومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا میں آپ سے ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں فرمایا۔ جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا یہ بتلایئے کہ ہمارا رب کب سے ہے فرمایا کب سے ہونا تو اس کے لئے کہا جائے گا جو پہلے نہ ہو۔ وہ تو ہمیشہ سے ہے اس لئے کوئی وقت اور زمانہ نہیں وہ بغیر کسی کیفیت کے ہے۔ ہاں۔ ہاں اے یہودی۔ اس سے پہل کا کیا تعلق۔ جو قبل سے قبل ہو بغیر کسی انتہا کے اس کے لئے تو حد وانتہا ہے ہی نہیں۔ تمام حدیں اس کے ساحت جلال تک پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں وہ ہر انتہا کی انتہا ہے یہ سن کر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا دین حق ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ باطل ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَكَانَ اللهُ وَلَا شَيْءَ؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ وَلَا شَيْءَ، قُلْتُ: فَأَيْنَ كَانَ يَكُونُ؟ قَالَ: وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَاسْتَوَى جَالِساً وَقَالَ: أَحَلْتَ[1] يَا زُرَارَةُ وَ سَأَلْتَ عَنِ الْمَكَانِ إِذْ لَا مَكَانَ.

۷۔ زرارہ نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ اللہ تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا فرمایا ہاں کوئی چیز نہ تھی میں نے کہا پھر وہ کہاں تھا حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے پس سیدھے ہوئے اور فرمایا تو نے غلط خیال کر کے محال بات پوچھی۔ اے زرارہ تو نے مکان کا سوال اس کے لئے کیا جس کے لیے مکان نہیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَتَى كَانَ رَبُّكَ؟ قَالَ: وَيْلَكَ إِنَّمَا يُقَالُ: مَتَى كَانَ لِمَا لَمْ يَكُنْ فَأَمَّا مَا كَانَ فَلَا يُقَالُ: مَتَى كَانَ، كَانَ قَبْلَ الْقَبْلِ بِلَا قَبْلٍ، وَ بَعْدَ الْبَعْدِ بِلَا بَعْدٍ وَلَا مُنْتَهَى غَايَةٍ لِتَنْتَهِيَ غَايَتُهُ، فَقَالَ لَهُ: أَنَبِيٌّ أَنْتَ؟ فَقَالَ: لِأُمِّكَ الْهَبَلُ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یہ بتایئے کہ آپ کا رب کب سے ہے فرمایا والے ہو تجھ پر کب کا سوال تو اس کے لئے ہوگا جو پہلے نہ ہوا اور جو پہلے سے ہو۔ اس کے لئے کب کیسا۔ وہ ہر پہلے سے پہلے ہے اور ہر بعد کے بعد ہے اس کی حد و انتہا نہیں وہ ہر انتہا کی انتہا ہے اس نے کہا کیا آپ نبی ہیں۔ فرمایا نہیں فرمایا تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے میں تو غلامان محمدؐ میں سے ایک غلام ہوں۔

باب ہفتم (۷)

باب النسبت

(بَابُ النِّسْبَةِ)

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ

مُحَمَّدُ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالُوا: انْسِبْ لَنَا رَبَّكَ فَلَبِثَ ثَلَاثاً لَا يُجِيبُهُمْ ثُمَّ نَزَلَتْ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ إِلَى آخِرِهَا.

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ یہودی حضرت رسول خدا کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے رب کا نسب نامہ بتلایئے حضرت نے تین دن تک کچھ جواب ان کو نہ دیا۔ پھر سورۂ قل ہو اللہ آخر تک نازل ہوا۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّصِيبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» فَقَالَ عليه السلام: نِسْبَةُ اللهِ إِلَى خَلْقِهِ، أَحَداً صَمَداً أَزَلِيّاً صَمَدِيّاً لَا ظِلَّ لَهُ يُمْسِكُهُ وَ هُوَ يُمْسِكُ الْأَشْيَاءَ بِأَظِلَّتِهَا، عَارِفٌ بِالْمَجْهُولِ، مَعْرُوفٌ عِنْدَ كُلِّ جَاهِلٍ، فَرْدَانِيّاً؛ لَا خَلْقُهُ فِيهِ وَلَا هُوَ فِي خَلْقِهِ، غَيْرُ مَحْسُوسٍ وَلَا مَجْسُوسٍ، لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ، عَلَا فَقَرُبَ وَ دَنَا فَبَعُدَ وَ عُصِيَ فَغَفَرَ وَ أُطِيعَ فَشَكَرَ، لَا تَحْوِيهِ أَرْضُهُ وَلَا تُقِلُّهُ سَمَاوَاتُهُ، حَامِلُ الْأَشْيَاءِ بِقُدْرَتِهِ، دَيْمُومِيٌّ أَزَلِيٌّ لَا يَنْسَى وَلَا يَلْهُو وَلَا يَغْلَطُ وَلَا يَلْعَبُ وَلَا لِإِرَادَتِهِ فَصْلٌ وَفَصْلُهُ جَزَاءٌ وَأَمْرُهُ وَاقِعٌ، لَمْ يَلِدْ فَيُورَثَ وَلَمْ يُولَدْ فَيُشَارَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قل ہو اللہ احد کے متعلق سوال کیا فرمایا۔ اللہ کی نسبت اس کی مخلوق سے یہ ہے کہ وہ احد و صمد ہے سایہ اس کو پکڑتا نہیں، تمام اشیاء کا سایہ اس کے قبضے میں ہے وہ ہر مجہول شئے کا جاننے والا ہے اور ہر جاہل کا پہچانا ہوا ہے اکیلا ہے مخلوق اس کے اندر نہیں وہ حواس سے محسوس نہیں ہوتا نہ کسی چیز کے اندر محبوس ہے نگاہیں اس کو ادراک نہیں کر سکتیں با وجود بلندی کے قریب ہے اور باوجود نزدیکی کے دور ہے نافرمانوں کو بخش دیتا ہے۔ اطاعت گزاروں کا شکر گزار ہے اس کی زمین اس پر غالب نہیں، آسمان کی گردش اس کو کم نہیں کرتی۔ وہ اپنی قدرت سے ہر شئے کا اٹھانے والا ہے ہمیشگی والا ہے ازلی ہے نہ تو بھولتا ہے نہ لہو لعب میں مبتلا ہے اس کے ارادہ میں فصل نہیں۔ اور اس کا فیصلہ اعمال کا بدلہ ہے اس کا ہر امر واقع ہونے والا ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں کہ اس کا وارث ہو۔ وہ کسی کا بیٹا نہیں کہ اس کی دولت میں شریک ہو۔ کوئی اس کا کفو اور ہمسر نہیں۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قَالَ : سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِمَ أَنَّهُ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ مُتَعَمِّقُونَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» وَالآيَاتِ مِنْ سُورَةِ الْحَدِيدِ إِلَى قَوْلِهِ: «وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ» فَمَنْ رَامَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَ.

۳۔ حضرت علی بن الحسین سے توحید کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا۔ خدا کے علم میں یہ بات تھی کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو خدا کے بارے میں یہودیوں، زندیقوں اور فلاسفر کی طرح سوچیں گے لہذا اس نے سورۂ قل ہو اللہ احد اور سورۂ حدید کی آیتیں تا وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ سورہ حدید نمبر ۲ نازل کردیں پس جس نے اس کے سوا دوسرا اعتقاد رکھا ہلاک ہوا۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ: كُلُّ مَنْ قَرَأَ «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» وَآمَنَ بِهَا فَقَدْ عَرَفَ التَّوْحِيدَ، قُلْتُ كَيْفَ يَقْرَؤُهَا؟ قَالَ: كَمَا يَقْرَؤُهَا النَّاسُ وَزَادَ فِيهِ كَذَلِكَ اللهُ رَبِّي، كَذَلِكَ اللهُ رَبِّي.

۴۔ امام رضا علیہ السلام سے میں نے دریافت کیا۔ توحید کے متعلق، فرمایا جس نے سورۂ قل ہو اللہ احد کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا۔ اس نے معرفت توحید حاصل کی۔ میں نے پوچھا اسے کیسے پڑھا جائے۔ فرمایا۔ جیسے لوگ پڑھتے ہیں اور پھر کہے۔ کذالک اللہ ربی۔ کذلک اللہ ربی

باب ہشتم (۸)

کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت

(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْكَلَامِ فِي الْكَيْفِيَّةِ)

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: تَكَلَّمُوا فِي خَلْقِ اللهِ وَلَا تَتَكَلَّمُوا فِي اللهِ فَإِنَّ الْكَلَامَ فِي اللهِ

لَا يَزْدَادُ صَاحِبُهُ إِلَّا تَحَيُّراً.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خالق کے متعلق کلام کرو، لیکن خدا کے بارے میں نہیں، خدا کے بارے میں کلام کرنے سے آدمی کی حیرت بڑھتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شے کے متعلق کلام کرو سوائے ذات باری کے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ» فَإِذَا انْتَهَى الْكَلَامُ إِلَى اللهِ فَأَمْسِكُوا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا فرماتا ہے تمہارے رب کی طرف انتہا ہے پس جب کلام کی انتہا رب کی طرف ہو تو خاموش ہو جاؤ۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ النَّاسَ لَا يَزَالُ بِهِمُ الْمَنْطِقُ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا فِي اللهِ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ ذٰلِكَ فَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ طرح طرح کی چہ میگوئیاں کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خدا کے بارے میں بھی کلام کرتے ہیں جب تم ایسا کلام سنو تو کہو۔ لا الٰہ الا اللہ۔ وہ ایسا واحد ہے کہ کوئی شے اس کی مثل نہیں

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا زِيَادُ إِيَّاكَ وَالْخُصُومَاتِ فَإِنَّهَا تُورِثُ الشَّكَّ وَتُحْبِطُ الْعَمَلَ وَتُرْدِي صَاحِبَهَا وَعَسَى أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالشَّيْءِ فَلَا يُغْفَرُ لَهُ، إِنَّهُ كَانَ فِيمَا مَضَى قَوْمٌ تَرَكُوا عِلْمَ مَا وُكِّلُوا بِهِ وَطَلَبُوا عِلْمَ مَا كُفُوهُ حَتَّى انْتَهَى كَلَامُهُمْ إِلَى اللهِ فَتَحَيَّرُوا حَتَّى أَنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُدْعَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَيُجِيبُ مِنْ خَلْفِهِ وَيُدْعَى مِنْ خَلْفِهِ فَيُجِيبُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: حَتَّى تَاهُوا فِي الْأَرْضِ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، اے زیاد پرہیز کرو، مذہبی نزاعات سے کہ یہ شکوک کو پیدا کرنے والی چیز ہے اور صاحب نزاع کو مستحق جہنم بنا دیتی ہے اور کبھی وہ ایسا کلام کرتا ہے کہ جس کو خدا نہیں بخشے گا۔ گزشتہ زمانوں میں ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ انھوں نے علم کو چھوڑ دیا جس کا جاننا انھیں لازم تھا اور غیر ضروری کو حاصل کیا۔ یہاں تک کہ ان کا مباحثہ ذات باری تک پہنچا جس نے انھیں حیرت میں ڈال دیا یہاں تک کہ اگر کوئی پیچھے سے اس کو پکارے تو جواب آگے سے دیتے ہیں اور جب آگے سے پکارے تو پیچھے سے۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمَيَّاحِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ نَظَرَ فِي اللهِ كَيْفَ هُوَ هَلَكَ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اللہ کی کیفیت پر غور کیا وہ ہلاک ہوا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مَلَكاً عَظِيمَ الشَّأْنِ كَانَ فِي مَجْلِسٍ لَهُ فَتَنَاوَلَ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ فَفُقِدَ فَمَا يُدْرَىٰ أَيْنَ هُوَ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک عظیم المرتبت فرشتہ خدا کے بارے میں غور کرنے لگا پس وہ ایسا گم ہوا کہ پتہ نہ چلا سکا کہ خدا کہاں ہے یعنی آدمی کا کیا ذکر فرشتہ کو بھی حقیقت باری تعالیٰ کا علم نہیں۔

٧ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالتَّفَكُّرَ فِي اللهِ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَىٰ عَظَمَتِهِ فَانْظُرُوا إِلَىٰ عَظِيمِ خَلْقِهِ.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے بارے میں تفکر سے بچو۔ لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ اس کی عظمت پر غور کرو تو اس کی عظیم مخلوق کو دیکھو۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ أَكَلَ قَلْبَكَ طَائِرٌ لَمْ يُشْبِعْهُ، وَ بَصَرُكَ لَوْ وُضِعَ عَلَيْهِ خَرْقُ إِبْرَةٍ لَغَطَّاهُ، تُرِيدُ أَنْ تَعْرِفَ بِهِمَا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ؟ إِنْ كُنْتَ صَادِقاً فَهٰذِهِ الشَّمْسُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَمْلَأَ عَيْنَيْكَ مِنْهَا فَهُوَ كَمَا تَقُولُ.

٨۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابن آدمؑ اگر ایک طائر تیرے قلب کو کھالے تو اس کا پیٹ نہ بھرے گا اور اگر ایک سوئی کا ناکہ تیری آنکھ پر رکھ دیا جائے تو وہ اس کو ڈھانپ لے گا تو کیا ان دونوں چیزوں سے نظام سمٰوات والارض کو جاننا چاہتا ہے اگر تو اس ارادہ میں سچا ہے تو یہ سورج اسکی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے اگر تیری آنکھوں میں طاقت ہے تو ذرا نظر جما کر دیکھ لے تو معلوم ہو کہ جیسا تو کہتا ہے ویسا ہی ہے۔

٩ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْيَعْقُوبِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِالْأَعْلَىٰ مَوْلَىٰ آلِ سَامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ يَهُودِيّاً يُقَالُ لَهُ: سِبَخْتُ جَاءَ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ رَبِّكَ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ وَإِلَّا رَجَعْتُ قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ، قَالَ: أَيْنَ رَبُّكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَكَانِ الْمَحْدُودِ، قَالَ: وَكَيْفَ هُوَ؟ قَالَ: وَكَيْفَ أَصِفُ رَبِّي بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَخْلُوقٌ وَاللهُ لَا يُوصَفُ بِخَلْقِهِ، قَالَ فَمِنْ أَيْنَ يُعْلَمُ أَنَّكَ نَبِيُّ اللهِ؟ قَالَ: فَمَا بَقِيَ حَوْلَهُ حَجَرٌ وَلَا غَيْرُ ذٰلِكَ إِلَّا تَكَلَّمَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ: يَا سِبَخْتُ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ سِبَخْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ أَمْراً أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ.

٩۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک یہودی سبخت نامی حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے جواب دیا تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلا جاؤں گا فرمایا جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا کہ یہ بتایئے آپ کا رب کہاں ہے۔ فرمایا ہر جگہ ہے کسی مکان میں محدود نہیں۔ پوچھا پھر وہ کس حال میں ہے۔ فرمایا۔ میں اپنے رب کی کیفیت کیونکر بتاؤں۔ کیفیت تو اس کی مخلوق ہے اور مخلوق کے وصف سے

اس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ اس نے کہا پھر کیسے پتہ چلے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ پس کوئی حجر یا مدر ایسا باقی نہ رہا جس نے صاف عربی میں یہ نہ کہا ہو۔ اے سبحت یہ رسول اللہ ہیں یہ سن کر سبخت نے کہا میں نے آج سے زیادہ اس معاملہ میں واضح تر اور کوئی دن نہیں دیکھا۔ پھر اس نے توحید باری تعالیٰ اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی گواہی دی۔

١٠ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَتِيكٍ الْقَصِيرِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَيْءٍ مِنَ الصِّفَةِ فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: تَعَالَى الْجَبَّارُ، تَعَالَى الْجَبَّارُ، مَنْ تَعَاطَى مَا ثَمَّ هَلَكَ.

١٠۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے صفت باری تعالیٰ کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ بلند مرتبت ہے خدا۔ بلند مرتبت ہے خدا جس نے اس کی کنہ ذات کو معلوم کرنا چاہا تو وہ ہلاک ہوا۔

باب نہم (۹)

ابطال رویت

(بَابٌ فِي إِبْطَالِ الرُّؤْيَةِ)

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَسْأَلُهُ كَيْفَ يَعْبُدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ وَهُوَ لَا يَرَاهُ؟ فَوَقَّعَ عليه السلام: يَا أَبَا يُوسُفَ جَلَّ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَالْمُنْعِمُ عَلَيَّ وَعَلَى آبَائِي أَنْ يُرَى، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ: هَلْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رَبَّهُ؟ فَوَقَّعَ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرَى رَسُولَهُ بِقَلْبِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ مَا أَحَبَّ.

١۔ ابو یوسف سے مروی ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ جب بندہ نے اپنے رب کو دیکھا ہی نہیں تو وہ اس کی عبادت کیسے کرے۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ اے ابو یوسف میرا سردار، میرا مولا، میرا آقا، میرا منعم بالاتر ہے اس سے کہ دیکھا جائے۔ میں نے پوچھا کیا معراج میں حضرت رسول خدا نے اپنے رب کو دیکھا تھا

آپ نے جواب میں لکھا کہ خدا نے دکھایا قلب رسول کو اپنے نور عظمت سے جتنا چاہا۔

۲۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى قال: سألني أبو قرة المحدث أن أدخله على أبي الحسن الرضا عليه السلام فاستأذنته في ذلك فأذن لي فدخل عليه فسأله عن الحلال والحرام والأحكام حتى بلغ سؤاله إلى التوحيد فقال أبو قرة: إنا روينا أن الله قسم الرؤية والكلام بين نبيين فقسم الكلام لموسى ولمحمد الرؤية، فقال أبو الحسن عليه السلام: فمن المبلغ عن الله إلى الثقلين من الجن والإنس «لا تدركه الأبصار ولا يحيطون به علما وليس كمثله شيء» أليس محمد صلى الله عليه وآله؟ قال: بلى، قال: كيف يجيء رجل إلى الخلق جميعا فيخبرهم أنه جاء من عند الله وأنه يدعوهم إلى الله بأمر الله فيقول: «لا تدركه الأبصار ولا يحيطون به علما وليس كمثله شيء» ثم يقول: أنا رأيته بعيني وأحطت به علما وهو على صورة البشر؟! أما تستحون؟ ما قدرت الزنادقة أن ترميه بهذا أن يكون يأتي من عند الله بشيء ثم يأتي بخلافه من وجه آخر.

قال أبو قرة: فإنه يقول: «ولقد رآه نزلة أخرى» فقال أبو الحسن عليه السلام: إن بعد هذه الآية ما يدل على ما رأى حيث قال: «ما كذب الفؤاد ما رأى» يقول: ما كذب فؤاد محمد ما رأت عيناه، ثم أخبر بما رأى فقال: «لقد رأى من آيات ربه الكبرى» فآيات الله غير الله وقد قال الله: «ولا يحيطون به علما» فإذا رأته الأبصار فقد أحاطت به العلم ووقعت المعرفة، فقال أبو قرة: فتكذب بالروايات؟ فقال أبو الحسن عليه السلام: إذا كانت الروايات مخالفة للقرآن كذبتها وما أجمع المسلمون عليه أنه لا يحاط به علما ولا تدركه الأبصار وليس كمثله شيء.

۲۔ صفوان بن یحییٰ سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو قرہ نے امام رضا علیہ السلام سے ملنے کی خواہش کی۔ میں نے حضرت سے اجازت چاہی۔ وہ آیا اور اس نے حضرت سے حلال و حرام کے متعلق سوال کیا۔ اس کے بعد توحید کا نمبر آیا۔ اس نے کہا۔ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے تقسیم کیا۔ رویت اور کلام کو دو نبیوں پر، موسیٰ کو کلام سے مخصوص کیا اور محمدؐ کو رویت سے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی طرف سے جن و انس کی طرف وہ کون بھیجا گیا ہے، جس نے یہ خبر دی۔

بینائیاں اس کا ادراک نہیں کرتیں اور از روئے علم اس کا ادراک اور اس کا احاطہ ممکن نہیں اور اس کا مثل کوئی نہیں۔ کیا یہ خبر دینے والے محمدؐ نہیں۔ اس نے کہا وہی ہیں۔ فرمایا کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص تمام مخلوق کی طرف آئے اور کہے کہ میں اللہ کی طرف سے آیا ہوں اور پھر وہ حکم خدا سے لوگوں کو امرِ خدا کی طرف دعوت دے اور کہے۔ وہ ایسا ہے کہ بینائیاں اسے نہیں پاتیں۔ اور علم اس کا احاطہ نہیں کرتے اور وہی یہ بھی کہے کہ بشری صورت پر ہے کیا تم کو حیا نہیں آتی کہ زندیقوں کی طرح حضرت کو نشانۂ ملامت بناؤ اس بات پر کہ وہ کبھی خدا کی طرف سے ایک بات بیان کرتے ہیں اور کبھی اس کے خلاف، ابو قرہ نے کہا کہ خدا ہی تو فرماتا ہے کہ انھوں نے دیکھا اس کو نزلۂ اخریٰ میں حضرتؑ نے فرمایا اس کے بعد کی آیت یہ بھی تو ہے کہ جو کچھ محمدؐ نے دیکھا۔ اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں۔ پھر یہ بھی بتایا کہ کیا دیکھا۔ خدا آیتوں میں سے ایک بڑی آیت دیکھی اور آیات الہیہ، اللہ کے غیر ہیں۔ خدا نے فرمایا ہے کوئی از روئے علم اس کا احاطہ نہیں کرسکتا اور جب آنکھیں اسے دیکھ لیں۔ تو علم نے احاطہ کرلیا اور معرفت واقع ہوگئی۔ ابو قرہ نے کہا۔ آپ نے روایت کی تکذیب کی۔

حضرتؑ نے فرمایا۔ جو روایتیں مخالف قرآن ہوں ان کی تکذیب کرتا ہوں اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کوئی علم خدا کا احاطہ نہیں کرسکتا اور یہ کہ بینائیاں اس کو نہیں پاسکتیں اور اس کی مثل کوئی شئے نہیں۔

٣ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الرُّؤْيَةِ وَمَا تَرْوِيهِ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَشْرَحَ لِي ذَلِكَ، فَكَتَبَ بِخَطِّهِ: اتَّفَقَ الْجَمِيعُ لَا تَمَانُعَ بَيْنَهُمْ أَنَّ الْمَعْرِفَةَ مِنْ جِهَةِ الرُّؤْيَةِ ضَرُورَةٌ فَإِذَا جَازَ أَنْ يُرَى اللهُ بِالْعَيْنِ وَقَعَتِ الْمَعْرِفَةُ ضَرُورَةً ثُمَّ لَمْ تَخْلُ تِلْكَ الْمَعْرِفَةُ مِنْ أَنْ تَكُونَ إِيمَاناً أَوْ لَيْسَتْ بِإِيمَانٍ فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمَعْرِفَةُ مِنْ جِهَةِ الرُّؤْيَةِ إِيمَاناً فَالْمَعْرِفَةُ الَّتِي فِي دَارِ الدُّنْيَا مِنْ جِهَةِ الِاكْتِسَابِ لَيْسَتْ بِإِيمَانٍ لِأَنَّهَا ضِدُّهُ، فَلَا يَكُونُ فِي الدُّنْيَا مُؤْمِنٌ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوُا اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الْمَعْرِفَةُ الَّتِي مِنْ جِهَةِ الرُّؤْيَةِ إِيمَاناً لَمْ تَخْلُ هَذِهِ الْمَعْرِفَةُ الَّتِي مِنْ جِهَةِ الِاكْتِسَابِ أَنْ تَزُولَ وَلَا تَزُولُ فِي الْمَعَادِ فَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرَى بِالْعَيْنِ إِذِ الْعِيَانُ يُؤَدِّي إِلَى مَا وَصَفْنَاهُ.

۳۔ محمد بن عبید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو مسئلہ رویت اور عامہ اور خاصہ کی روایات کے متعلق لکھا اور اس کی شرح چاہی۔ حضرت نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا کہ مخالفوں کا اس پر اجماع ہے کہ خدا کی معرفت از روئے رویت ضروری ہے اور جب اللہ کو آنکھ سے دیکھنا جائز ہوگا تو اس کی معرفت بھی ضروری ہوگی پس اس قسم کی معرفت یا تو از روئے ایمان ہوگی یا از روئے ایمان نہ ہوگی۔ اگر از روئے رویت یہ معرفت ایمان قرار پائے گی تو جو معرفت اس دنیا میں آثار قدرت کے معائنہ سے حاصل ہوگی وہ ایمان قرار نہ پائے گی کیوں کہ ضد رویت ہے۔ اس صورت میں کوئی مومن دنیا میں پایا ہی نہ جائے گا کیونکہ کسی نے خدا کو نہیں دیکھا اور اگر یہ معرفت از روئے رویت نہ ہوگی تو اس معرفت میں کوئی خرابی پیدا نہ ہوگی جو از روئے اکتساب ہوگی قیامت میں بھی یہ معرفت قائم رہے گی یہ دلیل ہے اس کی کہ خدا آنکھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ کیونکہ آنکھ سے دیکھنا وہی خرابی پیدا کرتا ہے جس کو ہم نے بیان کیا۔

٤ـ وَ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الرُّؤْيَةِ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيهِ النَّاسُ فَكَتَبَ: لَا تَجُوزُ الرُّؤْيَةُ مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الرَّائِي وَ الْمَرْئِيِّ هَوَاءٌ [لَمْ] يَنْفُذْهُ الْبَصَرُ فَإِذَا انْقَطَعَ الْهَوَاءُ عَنِ الرَّائِي وَالْمَرْئِيِّ لَمْ تَصِحَّ الرُّؤْيَةُ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الِاشْتِبَاهُ لِأَنَّ الرَّائِيَ مَتَىٰ سَاوَى الْمَرْئِيَّ فِي السَّبَبِ الْمُوجِبِ بَيْنَهُمَا فِي الرُّؤْيَةِ وَجَبَ الِاشْتِبَاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ التَّشْبِيهُ لِأَنَّ الْأَسْبَابَ لَا بُدَّ مِنِ اتِّصَالِهَا بِالْمُسَبَّبَاتِ.

۴۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو مسئلہ رویت اور اس کے اختلاف کے متعلق بتایا۔ فرمایا۔ نہیں جائز ہے رویت جب تک رائی و مرئی کے درمیان ہوا نہ ہو (روشنی) جو بینائی کو اس چیز تک پہنچائے اگر دیکھنے والے اور دیکھی جانے والی کے درمیان ہوا نہ ہو تو دیکھنا ممکن نہ ہوگا اور شبہات بھی پیدا ہوں گے (کیوں کہ یا تو رائی کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہوگی یا مرئی کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے) اس لئے کہ رائی جب برابر ہوگا مرئی کے اس سبب میں جو ان کے درمیان رویت میں ہے تو اشتباہ لازم ہوگا اور یہ اس لئے ہوگا کہ اسباب اتصال مسبات سے ضروری ہے یعنے جب تک اسباب رویت جہت مکان، رنگ، وجود ہوا وغیرہ) موجود نہ ہوں گے رویت ممکن نہ ہوگی اور اس صورت میں بھی اشتباہات واقع ہوں گے۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَضَرْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَاجَعْفَرٍ، أَيَّ شَيْءٍ تَعْبُدُ؟ قَالَ: اللهَ تَعَالَىٰ، قَالَ: رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: بَلْ لَمْ تَرَهُ الْعُيُونُ بِمُشَاهَدَةِ الْأَبْصَارِ وَلٰكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ، لَا يُعْرَفُ بِالْقِيَاسِ وَلَا يُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ وَلَا يُشْبِهُ بِالنَّاسِ، مَوْصُوفٌ بِالْآيَاتِ، مَعْرُوفٌ بِالْعَلَامَاتِ، لَا يَجُورُ فِي حُكْمِهِ، ذٰلِكَ اللهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: اَللهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ.

۵- راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک خارجی آیا اور کہنے لگا۔ اے ابوجعفر آپ کس کی عبادت کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اللہ کی۔ اس نے کہا کیا آپ نے اسے دیکھا ہے۔ فرمایا۔ ہاں، لیکن ان آنکھوں سے نہیں۔ بلکہ دلوں نے اس کو دیکھا ہے حقائق ایمان کے ساتھ۔ وہ قیاس سے نہیں پہچانا جاتا اور نہ ادراک سے محسوس ہوتا ہے نہ لوگوں سے مشابہ ہے وہ اپنی نشانیوں سے موصوف ہے اور اپنی علامات سے پہچانا ہوا ہے وہ اپنے حکم میں ظلم نہیں کرتا۔ یہ ہے اللہ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ سن کر یہ کہتا نکلا اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ حِينَ عَبَدْتَهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: وَيْلَكَ مَا كُنْتُ أَعْبُدُ رَبّاً لَمْ أَرَهُ، قَالَ: وَكَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: وَيْلَكَ لَا تُدْرِكُهُ الْعُيُونُ فِي مُشَاهَدَةِ الْأَبْصَارِ وَلٰكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ.

٦- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین جب سے آپ نے عبادت کی ہے کبھی اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر۔ میں اس رب کی کیوں عبادت کرتا جس کو نہیں دیکھا۔ اس نے کہا کیسا دیکھا۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر یہ آنکھیں اپنی بینائیوں سے اسے نہیں پاتیں لیکن دل اسے دیکھتے ہیں حقائق ایمان کے ساتھ۔

۷ـ أحمد بن إدريس ، عن محمد بن عبدالجبار ، عن صفوان بن يحيى ، عن عاصم ابن حميد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : ذاكرت أبا عبدالله عليه السلام فيما يروون من الرؤية فقال : الشمس جزء من سبعين جزءاً من نور الكرسي والكرسي جزء من سبعين جزءاً من نور العرش والعرش جزء من سبعين جزءاً من نور الحجاب والحجاب جزء من سبعين جزءاً من نور الستر فإن كانوا صادقين فليملؤوا أعينهم من الشمس ليس دونها سحاب .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے رویت سے متعلق روایات کا ذکر کیا فرمایا۔ سورج نور کرسی کے ستر جزوں میں سے ایک جزو ہے اور کرسی نور عرش کے ستر جزوں میں سے ایک جزو ہے اور عرش نور حجاب کے ستر جزوں میں سے ایک جزو ہے پس اگر وہ لوگ سچے ہیں تو جبکہ بادل نہ ہو سورج سے پوری طرح آنکھ ملا کے تو دیکھ لیں ۔

۸ـ محمد بن يحيى وغيره ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن أبي نصر ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : لما أسري بي إلى السماء بلغ بي جبرئيل مكاناً لم يطأه قط جبرئيل فكشف له فأراه الله من نور عظمته ما أحب .

(في قوله تعالى «لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار») ۱۰۳/۶ الانعام

۸۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شب معراج مجھے آسمان کی طرف لے گئے تو جبرئیل نے مجھے ایسی جگہ پہنچایا۔ جہاں جبرئیل کا قدم اس سے پہلے کبھی نہ گیا تھا پس پردہ ہٹایا گیا اور دکھایا خدا نے اپنے نور عظمت کو جس کو اللہ نے چاہا ۔

۹ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن ابن أبي نجران ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله «لا تدركه الأبصار» قال : إحاطة الوهم ، ألا ترى إلى قوله : «قد جاءكم بصائر من ربكم»(۲) ليس يعني بصر العيون «فمن أبصر فلنفسه» ليس يعني من البصر بعينه «ومن عمي فعليها» ليس يعني عمى العيون إنما عنى إحاطة الوهم كما يقال : فلان بصير بالشعر وفلان بصير بالفقه وفلان بصير بالدراهم وفلان بصير بالثياب ، الله أعظم من أن يرى بالعين

۹۔ آیہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ انسان کا وہم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا کیا تم نے اس آیت پر غور نہیں کیا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ اس میں بصائر سے مراد بصر عیون نہیں جیسا کہ آگے فرماتا ہے فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ اس سے مراد آنکھ سے دیکھنا نہیں اور پھر فرمایا وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا۔ اس سے مراد آنکھوں سے اندھا ہونا نہیں۔ بلکہ احاطہ وہم مراد ہے یعنی دل سے عقل سے کام لینا۔ جیسے کہا جاتا ہے فلاں شعر میں بصیر ہے فلاں فقہ میں فلاں روپیہ پیسہ میں فلاں کپڑوں میں اللہ کی ذات اس سے عظیم تر ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھیں

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ﷺ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ اللَّهِ هَلْ يُوصَفُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَهُ تَعَالَى: «لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ»؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَتَعْرِفُونَ الْأَبْصَارَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: أَبْصَارُ الْعُيُونِ، فَقَالَ: إِنَّ أَوْهَامَ الْقُلُوبِ أَكْبَرُ مِنْ أَبْصَارِ الْعُيُونِ فَهُوَ لَا تُدْرِكُهُ الْأَوْهَامُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَوْهَامَ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ کا وصف بیان کیا جائے۔ فرمایا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ کیا تو نے یہ نہیں پڑھا۔ بینائیاں اس کا ادراک نہیں کرتیں وہ بینائیوں کا ادراک کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ آیت پڑھی ہے۔ فرمایا تم نے ابصار کو سمجھا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ بتاؤ ان سے کیا مراد ہے۔ میں نے کہا آنکھوں کا دیکھنا۔ فرمایا قلوب کے اوہام ابصار عیون سے زیادہ بڑے ہیں۔ پس اس کے معنی یہ ہیں کہ اوہام سے اس کا ادراک نہیں ہوتا۔ البتہ وہ ادراک اوہام کرتا ہے۔

۱۱ ــ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللَّهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ أَوْهَامُ الْقُلُوبِ أَدَقُّ مِنْ أَبْصَارِ الْعُيُونِ، أَنْتَ قَدْ تُدْرِكُ بِوَهْمِكَ السِّنْدَ وَالْهِنْدَ وَالْبُلْدَانَ الَّتِي لَمْ تَدْخُلْهَا وَلَا تُدْرِكُهَا بِبَصَرِكَ وَأَوْهَامُ الْقُلُوبِ لَا تُدْرِكُهُ فَكَيْفَ أَبْصَارُ الْعُيُونِ؟!

۱۱۔ ابوہاشم جعفری سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ الخ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوہاشم، اوہام قلوب ابصار عیون سے زیادہ لطیف و ادق ہیں۔ تم نے اپنے وہم و خیال سے سندھ و ہندوستان شہروں کا ادراک کر لیا جن میں تم نہیں گئے حالانکہ تم نے آنکھ سے ان کا ادراک نہیں کیا۔ پس جب اوہام قلوب ذات باری کا ادراک نہیں کر سکتے تو آنکھوں سے دیکھنے کا تو ذکر ہی کیا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: الْأَشْيَاءُ [كُلُّهَا] لَا تُدْرَكُ إِلَّا بِأَمْرَيْنِ: بِالْحَوَاسِّ وَالْقَلْبِ؛ وَالْحَوَاسُّ إِدْرَاكُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ مَعَانٍ: إِدْرَاكاً بِالْمُدَاخَلَةِ وَإِدْرَاكاً بِالْمُمَاسَّةِ وَإِدْرَاكاً بِلَا مُدَاخَلَةٍ وَلَا مُمَاسَّةٍ، فَأَمَّا الْإِدْرَاكُ الَّذِي بِالْمُدَاخَلَةِ فَالْأَصْوَاتُ وَالْمَشَامُّ وَالطُّعُومُ وَأَمَّا الْإِدْرَاكُ بِالْمُمَاسَّةِ فَمَعْرِفَةُ الْأَشْكَالِ مِنَ التَّرْبِيعِ وَالتَّثْلِيثِ وَمَعْرِفَةُ اللَّيِّنِ وَالْخَشِنِ وَالْحَرِّ وَالْبَرْدِ وَأَمَّا الْإِدْرَاكُ بِلَا مُمَاسَّةٍ وَلَا مُدَاخَلَةٍ فَالْبَصَرُ فَإِنَّهُ يُدْرِكُ الْأَشْيَاءَ بِلَا مُمَاسَّةٍ وَلَا مُدَاخَلَةٍ فِي حَيِّزِ غَيْرِهِ وَلَا فِي حَيِّزِهِ، وَإِدْرَاكُ الْبَصَرِ لَهُ سَبِيلٌ وَسَبَبٌ فَسَبِيلُهُ الْهَوَاءُ وَسَبَبُهُ الضِّيَاءُ فَإِذَا كَانَ السَّبِيلُ مُتَّصِلاً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْئِيِّ وَالسَّبَبُ قَائِمٌ أَدْرَكَ مَا يُلَاقِي مِنَ الْأَلْوَانِ وَالْأَشْخَاصِ فَإِذَا حُمِلَ الْبَصَرُ عَلَى مَا لَا سَبِيلَ لَهُ فِيهِ رَجَعَ رَاجِعاً فَحَكَى مَا وَرَاءَهُ كَالنَّاظِرِ فِي الْمِرْآةِ لَا يَنْفُذُ بَصَرُهُ فِي الْمِرْآةِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سَبِيلٌ رَجَعَ رَاجِعاً، يَحْكِي مَا وَرَاءَهُ وَكَذَلِكَ النَّاظِرُ فِي الْمَاءِ الصَّافِي يَرْجِعُ رَاجِعاً فَيَحْكِي مَا وَرَاءَهُ إِذْ لَا سَبِيلَ لَهُ فِي إِنْفَاذِ بَصَرِهِ، فَأَمَّا الْقَلْبُ فَإِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الْهَوَاءِ فَهُوَ يُدْرِكُ جَمِيعَ مَا فِي الْهَوَاءِ وَيَتَوَهَّمُهُ، فَإِذَا حُمِلَ الْقَلْبُ عَلَى مَا لَيْسَ فِي الْهَوَاءِ مَوْجُوداً رَجَعَ رَاجِعاً فَحَكَى مَا فِي الْهَوَاءِ، فَلَا يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ أَنْ يَحْمِلَ قَلْبَهُ عَلَى مَا لَيْسَ مَوْجُوداً فِي الْهَوَاءِ مِنْ أَمْرِ التَّوْحِيدِ جَلَّ اللَّهُ وَعَزَّ فَإِنَّهُ إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَتَوَهَّمْ إِلَّا مَا فِي الْهَوَاءِ مَوْجُودٌ كَمَا قُلْنَا فِي أَمْرِ الْبَصَرِ تَعَالَى اللَّهُ أَنْ يُشْبِهَهُ خَلْقُهُ.

۱۲۔ ہشام بن الحکم نے فرمایا کہ اشیاء کا ادراک دو چیزوں سے ہوتا ہے حواس سے اور قلب سے، اور حواس سے ادراک کی چند صورتیں ہیں۔ یا مداخلت سے یا مس کرنے سے یا نہ دخل سے نہ مس سے۔ جو ادراک مداخلت سے

ہوں وہ آوازیں ہیں جو کان میں آئیں یا خوشبوئیں جو ناک میں آئیں یا ذائقہ جو زبان پر کوئی چیز رکھنے سے ہوا اور جو ادراک چھونے سے ہوتا ہے وہ معرفت ہے اشیاء کی۔ بایں طور کہ مربع ہیں یا مثلث، نرم ہیں یا سخت، گرم ہیں یا سرد اور جو بلا دخل و مس ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ آنکھ بغیر دخل و مس معلوم کرتی ہے نہ وہ کسی جگہ میں داخل ہوتی ہے اور نہ کوئی چیز اس میں، اور ادراک بصر کے لئے سبیل و سبب کا ہونا ضروری ہے، سبیل سے مراد ہے فضا یا ہوا اور سبب سے مراد ہے روشنی جب ہوا متصل ہوا۔ رائی (دیکھنے والا) اور مرئی (دیکھا ہوا) کے درمیان اور روشنی بھی ہو۔ تو آنکھ رنگ شناس کو دیکھتی ہے اور جب آنکھ کو راستہ بڑھنے کا نہیں ملتا تو نگاہ لوٹ آتی ہے اور بیان کرتی ہے اور اپنے پیچھے کا حال جیسے آئینہ کا دیکھنے والا کہ بینائی آئینہ کے اندر نفوذ نہیں کرتی اور جب وہ آگے بڑھنے کی راہ نہیں پاتی۔ تو نظر کرنے والے کی نگاہ لوٹ کر حال بیان کرتی ہے اب رہا دل اس کو ہوا پر غلبہ ہے وہ جو کچھ ہوا میں ہے اس کو ادراک کرتا ہے اور سمجھتا ہے جب دل متوجہ ہوتا ہے اس چیز کی طرف جو ہوا میں نہیں ہے تو لوٹ آتا ہے اور اسی کو بیان کرتا ہے جو فضا میں ہے پس عقلمند کو نہیں چاہیئے کہ اپنے قلب کو متوجہ کرے اس چیز کو معلوم کرنے کی طرف جو فضا میں موجود ہی نہیں یعنی ذات باری تعالیٰ۔ اور اگر ایسا کرنا چاہے گا تو وہ اسی چیز کا ادراک کرے گا جو فضا میں ہو گی نہ کی ذات باری کا جو کسی میں نہیں اور نہ اپنی مخلوق سے مشابہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ذات باری تعالیٰ نہ تو حواس سے محسوس ہوتی ہے اور نہ دل اس کی ذات کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے وہ نہ کوئی آواز ہے کہ قوت سامعہ سے اس کا ادراک ہو۔ نہ کھانے پینے کی اشیاء میں سے ہے کہ زبان ادراک کرے نہ وہ چھونے کی چیزوں میں سے ہے کہ قوت لامسہ ادراک کرے اور نہ دل میں اس کی حقیقت آسکتی ہے کیونکہ دل کا تعلق بھی ان ہی چیزوں سے جو فضا میں موجود ہوں۔

باب دہم (۱۰)

اس وصف کی نہی جو خدا نے اپنے لئے نہیں بیان کیا

(بابٌ)

(النَّهْيِ عَنِ الصِّفَةِ بِغَيْرِ مَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ تَعَالَى)

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ عَتِيكٍ الْقَصِيرِ قَالَ: كَتَبْتُ عَلَى يَدَيْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام:
أَنَّ قَوْماً بِالْعِرَاقِ يَصِفُونَ اللّٰهَ بِالصُّورَةِ وَ بِالتَّخْطِيطِ فَإِنْ رَأَيْتَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ
بِالْمَذْهَبِ الصَّحِيحِ مِنَ التَّوْحِيدِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: سَأَلْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ عَنِ التَّوْحِيدِ وَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ
قِبَلَكَ فَتَعَالَى اللّٰهُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، تَعَالَى عَمَّا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ
الْمُشَبِّهُونَ اللّٰهَ بِخَلْقِهِ الْمُفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ، فَاعْلَمْ رَحِمَكَ اللّٰهُ أَنَّ الْمَذْهَبَ الصَّحِيحَ فِي التَّوْحِيدِ مَا
نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَزَّ فَانْفِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى الْبُطْلَانَ وَ التَّشْبِيهَ فَلَا نَفْيَ وَلَا
تَشْبِيهَ هُوَ اللّٰهُ الثَّابِتُ الْمَوْجُودُ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ[1] وَلَا تَعْدُوا الْقُرْآنَ فَتَضِلُّوا
بَعْدَ الْبَيَانِ.

۱۔ عبدالرحیم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ عراق کی ایک قوم اللہ کی تعریف صورت اور خط وخال سے کرتی ہے آپ مجھے توحید کے بارے میں مذہب صحیح سے مطلع فرمائیں حضرت نے مجھے لکھا۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے تم نے توحید کے متعلق اور پہلے لوگوں کے مذہب کے متعلق سوال کیا ہے ذات باری تعالیٰ اس سے بلند تر ہے کہ کوئی چیز اس کی مثل ہو۔ وہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے اس کا غلط وصف کرنے والے اور مخلوق سے اس کی تشبیہ دینے والا اللہ پر افترا کرنیوالوں میں ہے خدا کی رحمت تم پر ہو۔ یہ جان لو کہ توحید کے بارے میں مذہب صحیح وہی ہے جو قرآن نے صفات باری تعالیٰ بیان کی ہیں بطلان اور تشبیہ کو اللہ سے دور رکھو، نہ تو اس کی بیان کردہ صفات کی نفی کرنی چاہیئے اور نہ اسے اس کی مخلوق سے تشبیہ دینی چاہیئے اس کی ذات ثابت وموجود ہے اور بلند تر ہے اس غلط اوصاف سے جن کو لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں قرآن سے تجاوز نہ کرو۔ ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ،
عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُوصَفُ بِمَحْدُودِيَّةٍ،
عَظُمَ رَبُّنَا عَنِ الصِّفَةِ فَكَيْفَ يُوصَفُ بِمَحْدُودِيَّةٍ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
وَ هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ.

۲۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے توحید کے متعلق پوچھا فرمایا خدا کی تعریف محدود صورتوں سے نہیں کی جاتی۔ وہ زاید بر ذات صفتوں سے مبرّہ ہے پھر محدودیت سے اس کا کیا تعلق بینائیاں اس کا ادراک نہیں کرتیں۔ وہ ابصار کا ادراک کرتا ہے وہ لطیف و خبیر ہے۔

٣ ـ محمّد بن أبي‌عبدالله ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن الحسين بن الحسن ، عن بكر بن صالح ، عن الحسن بن سعيد ، عن إبراهيم بن محمّد الخزّاز ومحمّد بن الحسين قالا : دخلنا على أبي الحسن الرضا عليه السلام فحكينا له أنّ محمّداً صلى الله عليه وآله رأى ربّه في صورة الشابّ الموفّق في سنّ أبناء ثلاثين سنة وقلنا : إنّ هشام بن سالم و صاحب الطاق والميثمي يقولون : إنّه أجوف إلى السرّة والبقيّة صمد ؟ فخرّ ساجداً لله ثمّ قال : سبحانك ماعرفوك ولا وحّدوك فمن أجل ذلك وصفوك ، سبحانك لوعرفوك لوصفوك بما وصفت به نفسك ، سبحانك كيف طاوعتهم أنفسهم أن يشبّهوك بغيرك ، اللّهمّ لا أصفك إلاّ بما وصفت به نفسك ولا اُشبّهك بخلقك ، أنت أهلٌ لكلّ خير ، فلا تجعلني من القوم الظالمين ؛ ثمّ التفت إلينا فقال : ما توهّمتم من شيء فتوهّموا الله غيره ثمّ قال : نحن آل محمّد النمط الأوسط الّذي لا يدركنا الغالي و لا يسبقنا التالي ، يا محمّد إنّ رسول الله صلى الله عليه وآله حين نظر إلى عظمة ربّه كان في هيئة الشابّ الموفّق وسنّ أبناء ثلاثين سنة يا محمّد عظم ربّي عزّ و جلّ أن يكون في صفة المخلوقين ؛ قال قلت : جعلت فداك من كانت رجلاه في خضرة ؟ قال : ذاك محمّد كان إذا نظر إلى ربّه بقلبه جعله في نور مثل نور الحجب حتّى يستبين له ما في الحجب ، إنّ نور الله منه أخضر ومنه أحمر ومنه أبيض ومنه غير ذلك يا محمّد ماشهد له الكتاب والسنّة فنحن القائلون به.

۳۔ ابراہیم و محمد بن الحسین سے مروی ہے کہ ان دونوں نے کہا ہم امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے بیان کیا حضرت رسول خدا نے شب معراج اپنے رب کو ایک کامل نوجوان کی صورت میں دیکھا جس کا سن تیس برس کا تھا اور ہم نے یہ بھی کہا کہ ہشام ابن سالم مومن طاق اور میثمی کہتے ہیں کہ خالی ہے ناف تک اور بقیہ روحانی ہے حضرت سجدہ میں گئے اور فرمایا۔ اے معبود تو پاک ذات ہے لوگوں نے تجھ کو پہچانا نہیں اور تجھے واحد نہ

جانا۔ اسی لئے تیرا وصف غلط بیان کرتے جس طرح تو نے خود اپنا وصف بیان کیا ہے۔ کیسا ملیع بنایا۔ ان کے نفسوں نے ان کو کہ تجھے مشابہ قرار دیا تیرے غیر سے خداوندا میں تیرا وہی وصف بیان کرتا ہوں جو تو نے اپنی ذات کا وصف خود بیان کیا ہے میں تیری مخلوق سے تجھے مشابہ قرار نہیں دیتا۔ تو ہر اچھائی کا اہل ہے بس تو مجھے ظالموں میں سے قرار نہ دے۔ پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ جو ذات تم اپنے خیال میں لیتے ہو وہ اللہ کا غیر ہے۔ پھر فرمایا۔ ہم اولادِ رسولؐ ہیں۔ ہم اُمت وسط ہیں غالی ہماری معرفت حاصل نہیں کرسکتا اور پیچھے رہنے والا ہم پر سبقت نہیں کرتا۔ اے محمدؐ آگاہ ہو۔ جب رسول اللہ نے اپنے رب کی عظمت پر نظر کی تو وہ اس وقت ایک کامل نوجوان کی صورت میں تھا۔ جو تیس سال کا ہو۔ اے محمدؐ پاک ہے میرا رب اس سے کہ اس میں مخلوق کی صفت ہو۔ میں نے کہا وہ کون تھا جس کے دونوں پاؤں سبزہ میں تھے۔ فرمایا جب آنحضرت نے اپنے قلب کو دیکھا تو خدا نے ان کے لئے ایک نور کو پیدا کیا جو نور حجاب کی طرح تھا اس سے حجاب کے اندر کی ہر شے روشن ہوگئی۔ یہ نور خدا سبزہ سرخ و سفید وغیرہ تھا۔ اے محمدؐ جو کتاب و سنت میں ہے ہم اسی کی گواہی دیتے ہیں اور اسی کے قائل ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ الْبَرْقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَامِرٍ الْقَصَبَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَنْ يَصِفُوا اللهَ بِعَظَمَتِهِ لَمْ يَقْدِرُوا.

۴۔ فرمایا۔ حضرت علی بن الحسینؑ نے اگر تمام آسمانوں اور زمینوں والے جمع ہو کر خدا کی عظمت کی تعریف کرنا چاہیں تو اس پر قادر نہ ہوں گے۔

٥ ـ سَهْلٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ عليه السلام: أَنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ مَوَالِيكَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي التَّوْحِيدِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: جِسْمٌ، وَمِنْهُمْ يَقُولُ: صُورَةٌ، فَكَتَبَ عليه السلام بِخَطِّهِ: سُبْحَانَ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا يُوصَفُ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، أَوْ قَالَ: الْبَصِيرُ.

۵۔ ابراہیم بن محمد ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ ہم سے پہلے آپ کے دوستوں نے توحید کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں وہ جسم ہے بعض کہتے ہیں وہ صورت ہے۔ حضرت نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے لئے حد نہیں اور جس کا وصف اوصاف مخلوق سے نہیں کیا جاتا۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں۔

٦۔ سَهْلٌ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَتَبَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام إِلَى أَبِي: أَنَّ اللهَ أَعْلَى وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُبْلَغَ كُنْهُ صِفَتِهِ، فَصِفُوهُ بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَكُفُّوا عَمَّا سِوَى ذَلِكَ

محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرے باپ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ و اجل و اعظم ہے اس سے کہ کوئی اس کی صفت کی حقیقت کو پہنچ سکے پس اس کی وہی تعریف کرو جو اس نے اپنے نفس کی خود کی ہے اس کے سوا تعریف سے بچو۔

٧۔ سَهْلٌ، عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصٍ أَخِي مُرَازِمٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ شَيْءٍ مِنَ الصِّفَةِ فَقَالَ: لَا تَجَاوَزُوا مَا فِي الْقُرْآنِ.

۷۔ مُفَضَّلؔ سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا صفات باری تعالیٰ کے متعلق۔ فرمایا قرآن سے تجاوز نہ کرو۔

٨۔ سَهْلٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْقَاسَانِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَيْهِ عليه السلام أَنَّ مَنْ قِبَلَنَا قَدِ اخْتَلَفُوا فِي التَّوْحِيدِ قَالَ: فَكَتَبَ عليه السلام: سُبْحَانَ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا يُوصَفُ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۸۔ محمد بن علی قاسانی سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ ہم سے پہلے لوگوں نے توحید کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ حضرت نے لکھا خدا کے لئے حد نہیں اور نہ صفات مخلوق سے متصف ہے اس کی مثل کوئی شے نہیں وہ سمیع و بصیر ہے۔

۹۔ سَهْلٌ، عَنْ بِشْرِ بْنِ بَشَّارٍ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ ؑ أَنَّ مَنْ قِبَلَنَا قَدِ اخْتَلَفُوا فِي التَّوْحِيدِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: هُوَ جِسْمٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: هُوَ صُورَةٌ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: سُبْحَانَ مَنْ لَا يُحَدُّ وَلَا يُوصَفُ وَلَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۹۔ بشر سے مروی ہے میں نے امام حسن عسکری ؑ کو لکھا کہ ہم سے پہلے لوگوں نے توحید میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں وہ جسم ہے بعض کہتے ہیں وہ صورت ہے۔ فرمایا پاک ہے وہ ذات جس کی تعریف حد سے نہیں کی جاتی، نہ مخلوق کے وصف سے اس کا وصف کیا جاتا ہے اور نہ اس سے کوئی شے مشابہ ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے۔

۱۰۔ سَهْلٌ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ؑ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ: قَدِ اخْتَلَفَ يَا سَيِّدِي أَصْحَابُنَا فِي التَّوْحِيدِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: هُوَ جِسْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: هُوَ صُورَةٌ، فَإِنْ رَأَيْتَ يَا سَيِّدِي أَنْ تُعَلِّمَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا أَقِفُ عَلَيْهِ وَلَا أَجُوزُهُ فَعَلْتَ مُتَطَوِّلاً عَلَى عَبْدِكَ، فَوَقَّعَ بِخَطِّهِ ؑ: سَأَلْتَ عَنِ التَّوْحِيدِ وَهَذَا عَنْكُمْ مَعْزُولٌ، اللَّهُ وَاحِدٌ أَحَدٌ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، خَالِقٌ وَلَيْسَ بِمَخْلُوقٍ، يَخْلُقُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا يَشَاءُ مِنَ الْأَجْسَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَلَيْسَ بِجِسْمٍ، وَيُصَوِّرُ مَا يَشَاءُ وَلَيْسَ بِصُورَةٍ، جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْهٌ، هُوَ لَا غَيْرُهُ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۱۰۔ سہل سے مروی ہے میں نے ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کو ۲۵۵ھ میں لکھا کہ اے میرے سردار ہمارے اصحاب نے توحید کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں وہ جسم ہے بعض کہتے ہیں وہ صورت ہے اگر آپ مجھے تعلیم دیں تو میں اس پر قائم رہوں اور تجاوز نہ کروں اور آپ کے غلام پر آپ کا بڑا احسان ہو۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ تم نے توحید کے متعلق سوال کیا۔ جو صورتیں تم نے بیان کیں تم ان سے الگ ہو۔ اللہ ایک ہے نہ اس نے کسی کو پیدا کیا اور نہ کسی نے اس کو، نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ مانند، وہ خالق ہے مخلوق نہیں۔ اجسام وغیرہ سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ جسم نہیں وہ جیسی صورت

چاہتاہے بنا دیتاہے وہ خود صورت نہیں۔ اس کی ثنا میں بندگی ہے اس کے اسماء میں تقدیس ہے وہ بڑی ہے اس سے کہ کوئی اس سے مشابہ ہو۔ اس کی مثل کوئی نہیں وہ سمیع و بصیر ہے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَدْقَالَ فِي كِتَابِهِ: «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ» فَلَا يُوصَفُ بِقَدْرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَٰلِكَ.

۱۱۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے سُنا کہ خدا کا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیونکر بیان کیا جائے جبکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ لوگوں نے اس کی تعظیم کا حق ادا نہیں کیا۔ پس جس انداز سے اس کی تعظیم کی جائے گی وہ اس سے کہیں زیادہ ہو گا

۱۲ ــ عليُّ بن محمد، عن سهل بن زياد، وعن غيره، عن محمد بن سليمان، عن عليِّ ابن إبراهيم، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال: إنَّ الله عظيم رفيعٌ لا يقدر العباد على صفته ولايبلغون كنه عظمته، لاتدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار وهو اللّطيف الخبير ولايوصف بكيف ولاأين وحيث، وكيف أصفه بالكيف؟! وهو الّذي كيّف الكيف حتّى صار كيفاً فعرفت الكيف بما كيّف لنا من الكيف أم كيف أصفه بأين؟! وهو الّذي أيّن الأين حتّى صار أيناً فعرفت الأين بما أيّن لنا من الأين، أم كيف أصفه بحيث؟! وهو الّذي حيّث الحيث حتّى صار حيثاً فعرفت الحيث بما حيّث لنا من الحيث، فالله تبارك وتعالى داخل في كلّ مكان وخارج من كلّ شيء، لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار؟ لا إله إلّا هو العلي العظيم وهو اللّطيف الخبير.

۱۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے۔ بندے اس کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اور نہ اس کی عظمت کی حقیقت تک پہنچ سکتے ہیں بینائیاں اس کو نہیں پاتیں، وہ بینائیوں کا ادراک کرتا ہے وہ لطیف و خبیر ہے اس کا وصف کیفیت سے نہیں ہوتا۔ نہ

جگہ اور حیثیت سے اور کیفیت سے۔ اس کی تعریف کیونکر ہو جبکہ وہ کیفیت کا پیدا کرنے والا ہے وہ کیونکر کیفیت سے متعلق ہوگا۔ ہم نے کیف کی معرفت حاصل کی ہے جبکہ اسی نے ہم کو تشکیف بہ کیفیت کیا ہے۔

ہم کیونکر موصوف کریں گے اس کو جگہ سے، درآنحالیکہ وہ جگہ کا پیدا کرنے والا ہے اس کو پیدا کرنے کے بعد جگہ کا اطلاق ہوا ہے پس حادث ہے ہم نے جگہ کی معرفت اس وقت حاصل کی کہ اس نے جگہ کو بنایا اور کسی حالت و حیثیت سے ہم اس کو موصوف کیسے کر سکتے ہیں جبکہ ہر حیثیت کو حیثیت اسی نے دی ہے

بس خدا اپنی قدرت سے ہر جگہ میں داخل ہے اور ہر جگہ سے علیحدہ ہے (اس کے لئے نہ کوئی کیفیت ہے نہ مکان نہ حیثیت، وہ ان سب چیزوں کا خالق ہے اور یہ اس کی مخلوق اور حادث ہیں اور مخلوق کا وصف خالق سے نہیں ہو سکتا) خدا کا ادراک بینائیاں نہیں کرتیں۔ البتہ وہ ان کا ادراک کرتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے۔

باب یازدہم (۱۱)

نہی جسم وصورت

(بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِسْمِ وَالصُّورَةِ)

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ يَرْوِي عَنْكُمْ أَنَّ اللهَ جِسْمٌ صَمَدِيٌّ نُورِيٌّ، مَعْرِفَتُهُ ضَرُورَةٌ، يَمُنُّ بِهَا عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ خَلْقِهِ، فَقَالَ عليه السلام: سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ كَيْفَ هُوَ إِلَّا هُوَ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، لَا يُحَدُّ وَلَا يُحَسُّ وَلَا يُجَسُّ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَلَا الْحَوَاسُّ وَلَا يُحِيطُ بِهِ شَيْءٌ وَلَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تَخْطِيطٌ وَلَا تَحْدِيدٌ

۱۔ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہشام بن الحکم نے آپ حضرات سے یہ روایت کی ہے کہ خدا جسم ہے صمدی اور نورانی ہے اور اس کی معرفت ضروری ہے اپنی مخلوق میں جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے حضرت نے فرمایا پاک ہے وہ اللہ جسے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے کوئی معبود

اس کے سوا نہیں اس کی کوئی مثل نہیں وہ سمیع و بصیر ہے نہ اس کی کوئی حد ہے نہ وہ محسوس ہوتا ہے نہ تلاش کیا جاتا ہے بینائیاں اور حواس اس کو نہیں پا سکتے۔ نہ کوئی شے اس کا احاطہ کرتی ہے نہ وہ جسم ہے نہ صورت نہ اس کے لئے خط ہے نہ حد۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْجِسْمِ وَالصُّورَةِ، فَكَتَبَ: سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ.
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الرَّجُلَ.

۲۔ حمزہ ابن محمد نے بیان کیا کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا جسم و صورت کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا پاک ہے وہ اللہ جس کی مثل کوئی نہیں۔ نہ وہ جسم ہے نہ صورت۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: جِئْتُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ التَّوْحِيدِ فَأَمْلَى عَلَيَّ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ الْأَشْيَاءِ إِنْشَاءً وَمُبْتَدِعِهَا ابْتِدَاعاً بِقُدْرَتِهِ وَحِكْمَتِهِ، لَا مِنْ شَيْءٍ فَيَبْطُلَ الِاخْتِرَاعُ، وَلَا لِعِلَّةٍ فَلَا يَصِحَّ الِابْتِدَاعُ، خَلَقَ مَا شَاءَ كَيْفَ شَاءَ مُتَوَحِّداً بِذَلِكَ لِإِظْهَارِ حِكْمَتِهِ وَحَقِيقَةِ رُبُوبِيَّتِهِ، لَا تَضْبِطُهُ الْعُقُولُ وَلَا تَبْلُغُهُ الْأَوْهَامُ وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَلَا يُحِيطُ بِهِ مِقْدَارٌ، عَجَزَتْ دُونَهُ الْعِبَارَةُ وَكَلَّتْ دُونَهُ الْأَبْصَارُ وَضَلَّ فِيهِ تَصَارِيفُ الصِّفَاتِ، احْتَجَبَ بِغَيْرِ حِجَابٍ مَحْجُوبٍ، وَاسْتَتَرَ بِغَيْرِ سِتْرٍ مَسْتُورٍ، عُرِفَ بِغَيْرِ رُؤْيَةٍ وَوُصِفَ بِغَيْرِ صُورَةٍ وَنُعِتَ بِغَيْرِ جِسْمٍ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ.

۳۔ محمد بن زید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ——————
توحید کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے لکھ کر بھیجا۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جو اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اور اس نے اپنی قدرت و حکمت سے چیزوں کو ایجاد کیا، کوئی ایجاد کو باطل قرار نہیں دے سکتا اور نہ اس کے لئے کوئی علت ہے کہ اس کی ابتداء صحیح نہ ہو۔ اس نے جو چاہا پیدا کیا۔ اور وہ اکیلا ہے اور یہ پیدا کرنا اپنی حکمت کے اظہار اور

اپنی ربوبیت کے اعلان اور اس کی حقیقت کے بیان کے لیے تھا۔ عقول اس کو ضبط میں نہیں لا سکتیں، اوہام اس تک پہنچ نہیں سکتے، ابصار اس کا ادراک نہیں کرتے اور کسی مقدار سے اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور عبارتیں اس کے اوصاف کے بیان سے عاجز ہیں اور بینائیاں اس کے ساحت جلال تک پہنچنے سے تھک گئی ہیں اور صفات کے تغیر وہاں تک جا کر گم ہو گئے ہیں وہ پوشیدہ ہے مگر بغیر کسی پردہ کے اور مستور ہے بغیر کسی روک کے وہ پہچانا ہوا ہے بغیر دیکھے ہوئے وہ وصف کیا جاتا ہے اور بغیر صورت کے اور تعریف کیا جاتا ہے بغیر جسم کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ اور عالی مرتبت ہے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: وَصَفْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَوْلَ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ الْجَوَالِيقِيِّ وَحَكَيْتُ لَهُ: قَوْلَ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ جِسْمٌ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ، أَيُّ فُحْشٍ أَوْ خَنًا أَعْظَمُ مِنْ قَوْلِ مَنْ يَصِفُ خَالِقَ الْأَشْيَاءِ بِجِسْمٍ أَوْ صُورَةٍ أَوْ بِخِلْقَةٍ أَوْ بِتَحْدِيدٍ وَأَعْضَاءٍ، تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوًّا كَبِيراً.

۴۔ محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بیان کیا قول ہشام بن سالم الجوالیقی کا اور ہشام بن الحکم کا کہ خدا جسم ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مشابہ نہیں کسی چیز سے جو نا معقول ہے اور جس میں مادۂ فساد ہے یعنی حادث و فانی ہے اور عظیم تر ہے ہر اس شخص کے قول سے جو وصف بیان کرتا ہے خالق اشیاء کا جسم اور صورت سے اور اعضاء مخلوق سے یا اس کے لیے حد بندی کرتا ہے یا اعضاء تجویز کرتا ہے پاک ہے اللہ ان تمام باتوں سے اور اس کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

توضیح ۔ اس حدیث میں اور اس سے پہلے بھی ایک حدیث میں ہشام بن سالم اور ہشام بن الحکم کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ جسم تعالیٰ کے قائل تھے۔ لہذا یہ محل نظر ہے کیونکہ یہ دونوں بزرگ امام جعفر صادقؑ کے اصحاب خاص میں سے تھے یا تو ان دونوں نے کسی جگہ بصورت تنزلاً کہا ہوگا یا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے یہ لوگ اس عقیدہ کے ہوں گے یا یہ صورت ہوگی کہ کسی جلسہ میں دونوں نے ایک فرضی نزاع قائم کر کے مخالفوں کے دلائل کو سننا چاہا ہوگا اور پھر اس کا جواب دیا ہوگا یا یہ کہ سننے والے نے ان

کے کلام کو سمجھا نہیں۔ انھوں نے جسم فرض کر کے اس کی تردید میں اقوال بیان کی ہوں گی یا ان کا کلام مخالفین کے کلام سے مخلوط کر دیا گیا ہے یا مخالفوں نے اس عقیدہ کو ان کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے اور اس حدیث کے راوی نے ان مخالفوں سے سن کر امام کے سامنے بیان کیا ہے چنانچہ ان مخالفوں نے ایسے غلط عقیدے زرارہ، مومن طاق اور میثمی کے متعلق بھی لوگوں کے سامنے بیان کئے تھے امام نے مصلحتاً یہ نہ کہا کہ ان لوگوں کے متعلق مخالفوں کا غلط پروپیگنڈا ہے بلکہ اس کے بجائے جو عقیدہ کی صحیح صورت تھی وہ بیان کر دی۔ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے ہشامین کی اس عقیدہ سے برات کے متعلق بہت سی دلیلیں اپنی کتاب شافی میں بیان فرمائی ہیں۔

٥- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ الرُّخَّجِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَمَّا قَالَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فِي الْجِسْمِ وَهِشَامُ بْنُ سَالِمٍ فِي الصُّورَةِ فَكَتَبَ: دَعْ عَنْكَ حَيْرَةَ الْحَيْرَانِ وَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، لَيْسَ الْقَوْلُ مَا قَالَ الْهِشَامَانِ.

۵۔ محمد بن الفرج سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ہشام بن الحکم اور ہشام ابن سالم کے متعلق لکھا کہ وہ جسم و صورت کے قائل ہیں حضرت نے جواب میں لکھا کہ حیران لوگوں کی حیرت کو چھوڑ دو اور شیطان کے متعلق خدا سے پناہ مانگو۔ دونوں ہشام نے جیسا کہا یہ بات نہیں ہے یعنی خدا نہ صاحب جسم ہے نہ صورت۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ ظَبْيَانَ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ يَقُولُ قَوْلاً عَظِيماً إِلَّا أَنِّي أَخْتَصِرُ لَكَ مِنْهُ أَحْرُفاً فَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ جِسْمٌ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ شَيْئَانِ: جِسْمٌ وَفِعْلُ الْجِسْمِ، فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الصَّانِعُ بِمَعْنَى الْفِعْلِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بِمَعْنَى الْفَاعِلِ: فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وَيْحَهُ أَمَا عَلِمَ أَنَّ الْجِسْمَ مَحْدُودٌ مُتَنَاهٍ وَالصُّورَةَ مَحْدُودَةٌ مُتَنَاهِيَةٌ فَإِذَا احْتَمَلَ الْحَدَّ احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ وَإِذَا احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ كَانَ مَخْلُوقاً قَالَ: قُلْتُ: فَمَا أَقُولُ؟ قَالَ: لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَهُوَ مُجَسِّمُ الْأَجْسَامِ وَمُصَوِّرُ الصُّوَرِ، لَمْ يَتَجَزَّأْ، وَلَمْ يَتَنَاهَ، وَلَمْ يَتَزَايَدْ، وَلَمْ يَتَنَاقَصْ؛ لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ

لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْخَالِقِ وَالْمَخْلُوقِ فَرْقٌ وَلَا بَيْنَ الْمُنْشِئِ وَالْمُنْشَأِ لَكِنْ هُوَ الْمُنْشِئُ فَرْقٌ بَيْنَ مَنْ جَسَّمَهُ وَصَوَّرَهُ وَأَنْشَأَهُ، إِذْ كَانَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَلَا يُشْبِهُ هُوَ شَيْئاً

۶۔ محمد بن زیاد سے مروی ہے کہ میں نے یونس ابن ظبیان کو کہتے سنا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ ہشام بن الحکم نے ایک بہت بڑی بات بیان کی ہیں اس کو اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ اس کا گمان یہ ہے کہ اللہ جسم رکھتا ہے اور دلیل یہ بیان کی ہے کہ تمام اشیاء کی حقیقت دو چیزیں ہیں ایک جسم دوسرے فعل جسم۔ پس صانع عالم بمعنی فعل تو ہے نہیں پس لامحالہ بمعنی فاعل ہوگا۔

حضرت نے فرمایا وائے ہو اس پر کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جسم محدود متناہی ہے اسیطرح صورت پس جس کو محدود مان لیا گیا اس کے لئے زیادتی و نقصان بھی ماننا پڑے گا اور جس کے لئے نقصان و زیادتی ہے وہ مخلوق ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا پھر میں کیا کہوں، فرمایا وہ نہ جسم ہے نہ صورت، وہ جسموں کا پیدا کرنے والا اور صورتوں کا بنانے والا ہے نہ وہ صاحب اجزا ہے اور اس کی انتہا ہے نہ کم ہوتا ہے نہ زائد۔ اگر وہ ایسا ہوتا جیسا لوگ کہتے ہیں تو خالق و مخلوق کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا اور نہ پیدا کرنے والے اور پیدا ہونیوالے کے درمیان، وہ پیدا کرنیوالا ہے، فرق ہے مخلوق کے اور اس کے درمیان جو جسموں کا بنانے والا، صورت گری کرنے والا اور ایجاد کرنے والا ہے کیونکہ وہ نہ کسی چیز سے مشابہ ہے نہ اس سے کوئی شے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام: إِنَّ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ زَعَمَ أَنَّ اللهَ جِسْمٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، عَالِمٌ، سَمِيعٌ، بَصِيرٌ، قَادِرٌ، مُتَكَلِّمٌ، نَاطِقٌ. وَالْكَلَامُ وَالْقُدْرَةُ وَالْعِلْمُ يَجْرِي مَجْرىً وَاحِدٍ، لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مَخْلُوقاً فَقَالَ قَاتَلَهُ اللهُ أَمَا عَلِمَ أَنَّ الْجِسْمَ مَحْدُودٌ وَالْكَلَامَ غَيْرُ الْمُتَكَلِّمِ مَعَاذَ اللهِ وَأَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، لَا جِسْمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تَحْدِيدٌ وَكُلُّ شَيْءٍ سِوَاهُ مَخْلُوقٌ، إِنَّمَا تَكَوَّنَ الْأَشْيَاءُ بِإِرَادَتِهِ وَمَشِيئَتِهِ، مِنْ غَيْرِ كَلَامٍ وَلَا تَرَدُّدٍ فِي نَفَسٍ وَلَا نُطْقٍ بِلِسَانٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ ہشام ابن الحکم کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ

صاحب جسم ہے اس کی شل کوئی شے نہیں۔ وہ عالم ہے سمیع و بصیر ہے۔ قادر ہے ناطق ہے متکلم ہے اور کلام و قدرت و علم و قائم مقام ذات واحد کے لئے ہیں ان میں سے کوئی چیز مخلوق نہیں۔ فرمایا اللہ اس کو قتل کرے کیا اسے نہیں معلوم کہ جسم محدود ہوتا ہے اور کلام متکلم کا غیر ہوتا ہے خدا کی پناہ کہ میں اللہ کو اس قول سے بری جانتا ہوں۔ اس کے نہ جسم ہے نہ اس کے لئے حد ہے اس کے سوا ہر شے مخلوق ہے تمام چیزیں اس کے ارادہ اختیار سے پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کے لئے نہ کلام کرنے کی ضرورت ہے نہ اس کے نفس میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور نہ اس کا تعلق زبان سے ہے

توضیح۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں ہشام بن الحکم کا یہ عقیدہ صحبت امام جعفر صادق علیہ السلام میں آنے سے پہلے ہوگا۔ راوی نے بعد عقیدہ سے بے خبر ہو کر اس کو بیان کر دیا اور امام علیہ السلام نے جو قاتلہ اللہ فرمایا یہ خبر ماضی سے متعلق ہے نہ حال سے اور ممکن ہے یہ کلام ہشام ابن سالم کے ساتھ کسی بحث میں ہوا اور قاتلہ اللہ کی ضمیر اس قول کے قائل کی طرف ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: وَصَفْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَوْلَ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ وَمَا يَقُولُ فِي الشَّابِّ الْمُوَفَّقِ وَوَصَفْتُ لَهُ قَوْلَ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ.

٨۔ محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ہشام جوالیقی کا یہ قول بیان کیا کہ خدا ایک خوبرو جوان ہے اور ہشام ابن الحکم کا قول بھی بیان کیا فرمایا وہ کسی چیز سے مشابہ نہیں

باب دوازدہم (۱۲)

صفات الذّات

(بَابُ صِفَاتِ الذَّاتِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ،

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَبَّنَا وَ الْعِلْمُ ذَاتُهُ وَلَا مَعْلُومَ وَالسَّمْعُ ذَاتُهُ وَلَا مَسْمُوعَ وَالْبَصَرُ ذَاتُهُ وَلَا مُبْصَرَ وَالْقُدْرَةُ ذَاتُهُ وَلَا مَقْدُورَ، فَلَمَّا أَحْدَثَ الْأَشْيَاءَ وَكَانَ الْمَعْلُومُ، وَقَعَ الْعِلْمُ مِنْهُ عَلَى الْمَعْلُومِ وَالسَّمْعُ عَلَى الْمَسْمُوعِ وَالْبَصَرُ عَلَى الْمُبْصَرِ وَالْقُدْرَةُ عَلَى الْمَقْدُورِ، قَالَ: قُلْتُ: فَلَمْ يَزَلِ اللهُ مُتَحَرِّكاً؟ قَالَ فَقَالَ: تَعَالَى اللهُ [عَنْ ذٰلِكَ] إِنَّ الْحَرَكَةَ صِفَةٌ مُحْدَثَةٌ بِالْفِعْلِ، قَالَ: قُلْتُ: فَلَمْ يَزَلِ اللهُ مُتَكَلِّماً؟ قَالَ فَقَالَ: إِنَّ الْكَلَامَ صِفَةٌ مُحْدَثَةٌ لَيْسَتْ بِأَزَلِيَّةٍ، كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا مُتَكَلِّمَ

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ خدائے عزوجل ہمارا رب ہمیشہ سے ہے علم اس کی ذات ہے وہ ہمارا جانا ہوا نہیں۔ سمع اس کی ذات ہے وہ سنا ہوا نہیں، بصر اس کی ذات ہے وہ دیکھا ہوا نہیں، قدرت اس کی ذات ہے وہ قدرت دیا ہوا نہیں (یعنی اس کی تمام صفات عین ذات ہیں حدوث کا ان سے تعلق نہیں اس کی صفات ہماری سی نہیں کہ وہ ہماری ذات کو عارض ہوتی ہے) اس نے چیزوں کو پیدا کیا اور وہ معلوم نہیں ہے اور ہمارا علم واقع ہوا پیدا ہونے کے بعد۔ اسی طرح سمع سے مسموع پر اور بصر سے مبصر پر اور قدرت سے مقدور پر واقع العلم علی المعلوم سے مراد یہ ہے کہ وہ متعلق ہوا اس چیز سے جو اس کو معلوم تھی ازل میں اس کا علم اس پر منطبق ہوا۔ وقوع علم علی المعلوم سے مقصود یہ ہے کہ وہ چیز اس کے علم میں حاضر و موجود تھی اور اس کا علم متعلق تھا اس شے سے۔

علی وجہ الغیبت اس کا وجود بعد میں ہوا پس تغیر کا تعلق معلوم سے ہے نہ کہ علم سے) راوی کہتا ہے میں نے کہا تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ متحرک رہا۔ بحرکت فکریہ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا بزرگ و برتر ہے اس سے۔ کیونکہ حرکت ایک صفت حادث ہے فعل کے ساتھ۔ یعنی مخلوق ایک فعل ہے دوسرے فعل کی طرف۔ محتاج حرکت ہے نہ کہ خالق، ورنہ اس میں اور مخلوق میں فرق نہ رہے گا۔

راوی نے کہا تو کیا خدا ہمیشہ کلام کرنے والا رہا ہے فرمایا۔ کلام تو ایک صفت حادث ہے قدیم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرح کلام کرنے والا نہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَاشَيْءَ غَيْرُهُ وَ لَمْ يَزَلْ عَالِماً بِمَا يَكُونُ، فَعِلْمُهُ بِهِ قَبْلَ كَوْنِهِ كَعِلْمِهِ بِهِ بَعْدَ كَوْنِهِ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدائے عزوجل ہے اور اس کے سوا کوئی شے نہیں وہ ہمیشہ سے عالم ہے پس خلق عالم سے پہلے بھی اس کا علم اسی طرح سے تھا جیسا کہ اس کے بعد۔

٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي دُعَاءٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْتَهَى عِلْمِهِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: لَاتَقُولَنَّ مُنْتَهَى عِلْمِهِ فَلَيْسَ لِعِلْمِهِ مُنْتَهًى وَلٰكِنْ قُلْ: مُنْتَهَى رِضَاهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ اس طرح دعا کرنے کے متعلق حمد ہے اس خدا کی جس کا علم انتہا درجہ کا ہے حضرت نے لکھا ایسا نہ کہو۔ اس کے علم کے لئے انتہا کا لفظ کہنا درست نہیں، بلکہ یوں کہو حمد ہے اس خدا کی جس کی رضا انتہا درجہ کی ہے۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَكَانَ يَعْلَمُ الْأَشْيَاءَ قَبْلَ أَنْ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ وَ كَوَّنَهَا أَوْ لَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ حَتَّى خَلَقَهَا وَ أَرَادَ خَلْقَهَا وَ تَكْوِينَهَا فَعَلِمَ مَا خَلَقَ عِنْدَ مَا خَلَقَ وَ مَا كَوَّنَ عِنْدَ مَا كَوَّنَ؟ فَوَقَّعَ بِخَطِّهِ: لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ عَالِماً بِالْأَشْيَاءِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَشْيَاءَ، كَعِلْمِهِ بِالْأَشْيَاءِ بَعْدَ مَا خَلَقَ الْأَشْيَاءَ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا اور خدائے عزوجل کے متعلق یہ سوال کیا۔ کیا وہ خلق و تکوین اشیا سے پہلے ان چیزوں کو جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا اور جب جانا تو ارادہ ان کی خلق و تکوین کا کیا یا اس وقت علم ہوا جب ان کو پیدا کیا۔ حضرت نے اپنے قلم سے یہ جواب لکھا۔ وہ اشیاء کے متعلق ہمیشہ سے علم رکھنے والا ہے ان کی خلقت سے پہلے بھی اس کا علم اشیاء کے متعلق ویسا ہی تھا جیسا ان کی خلقت کے بعد

٥- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنَّ مَوَالِيكَ اخْتَلَفُوا فِي الْعِلْمِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً قَبْلَ فِعْلِ الْأَشْيَاءِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَقُولُ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً، لِأَنَّ مَعْنَى يَعْلَمُ يَفْعَلُ فَإِنْ أَثْبَتْنَا الْعِلْمَ فَقَدْ أَثْبَتْنَا فِي الْأَزَلِ مَعَهُ شَيْئاً فَإِنْ رَأَيْتَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا أَقِفُ عَلَيْهِ وَلَا أَجُوزُهُ؟ فَكَتَبَ عليه السلام بِخَطِّهِ: لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرُهُ.

۵- راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے دوستوں نے اختلاف کیا ہے علم باری تعالیٰ کے متعلق۔ بعض کہتے ہیں وہ ہمیشہ سے عالم قبل فعل اشیاء، بعض کہتے ہیں کہ یہ نہ کہو۔ کہ خدا ہمیشہ سے عالم ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کے معنی ہیں وہ کرتا ہے۔ پس اگر ہم علم کا ازلی ہونا بھی ثابت کریں گے تو اس کے ساتھ کوئی چیز ثابت کرنا ہوگی جس کا اسے علم ہو۔ میں آپ پر فدا ہوں اس کے بارے میں مجھے بتلایئے تاکہ میں اس پر قائم رہوں اور تجاوز نہ کروں حضرت نے اپنے قلم سے مجھے تحریر فرمایا کہ خدائے تبارک و تعالیٰ ہمیشہ سے عالم ہے۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُعَلِّمَنِي هَلْ كَانَ اللهُ جَلَّ وَجْهُهُ يَعْلَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ أَنَّهُ وَحْدَهُ؟ فَقَدِ اخْتَلَفَ مَوَالِيكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ كَانَ يَعْلَمُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئاً مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا مَعْنَى يَعْلَمُ يَفْعَلُ فَهُوَ الْيَوْمَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا غَيْرُهُ قَبْلَ فِعْلِ الْأَشْيَاءِ، فَقَالُوا: إِنْ أَثْبَتْنَا أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ عَالِماً بِأَنَّهُ لَا غَيْرُهُ فَقَدْ أَثْبَتْنَا مَعَهُ غَيْرَهُ فِي أَزَلِيَّتِهِ؟ فَإِنْ رَأَيْتَ يَا سَيِّدِي أَنْ تُعَلِّمَنِي مَا لَا أَعْدُوهُ إِلَى غَيْرِهِ؟ فَكَتَبَ عليه السلام: مَا زَالَ اللهُ عَالِماً تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرُهُ.

۶- راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آیا۔ خدا مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا علم رکھتا تھا۔ آپ کے شیعہ اس امر میں مختلف عقیدے رکھتے ہیں کہ وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا علم رکھتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یعلم (جانتا ہے) کے معنی یَفعَلُ (کرتا ہے) ہیں پس وہ آج

(بو قوت خلقت جانتا ہے) کہ قبل خلق اشیاء اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پس وہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ اگر ہم یہ ثابت کریں کہ وہ ہمیشہ سے عالم تھا اس بات کا کہ اس کا غیر نہیں تو پھر ہم نے یہ ثابت کیا کہ اس کا غیر ہمیشہ سے اس کے ساتھ ہے پس اے میرے سردار آپ مجھے تعلیم دیں تاکہ میں اس کے سوا دوسرا عقیدہ نہ رکھوں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ خداوند عالم ہمیشہ سے عالم ہے۔

توضیح ۔ اس حدیث میں امام علیہ السلام نے جواب شبہہ بیان نہیں فرمایا صرف حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ سائل کو اس قابلیت کا نہ پایا ہو کہ وہ اس شبہہ کے جواب کو ٹھیک ٹھیک سمجھ سکے یا یہ کہ دوسروں کے سامنے پوری طرح بیان کر سکے یا مخالفین سے کسی ضرر کا اندیشہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب سیزدہم (۱۳)

تتمہ باب سابق

٥(بَابٌ آخَرُ وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ)٥

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِي صِفَةِ الْقَدِيمِ: إِنَّهُ وَاحِدٌ صَمَدٌ أَحَدِيُّ الْمَعْنَى لَيْسَ بِمَعَانِي كَثِيرَةٍ مُخْتَلِفَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَزْعُمُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَنَّهُ يَسْمَعُ بِغَيْرِ الَّذِي يُبْصِرُ وَيُبْصِرُ بِغَيْرِ الَّذِي يَسْمَعُ، قَالَ: فَقَالَ: كَذَبُوا وَأَلْحَدُوا وَشَبَّهُوا تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ، إِنَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَسْمَعُ بِمَا يُبْصِرُ وَيُبْصِرُ بِمَا يَسْمَعُ، قَالَ: قُلْتُ: يَزْعُمُونَ أَنَّهُ بَصِيرٌ عَلَى مَا يَعْقِلُونَهُ، قَالَ: فَقَالَ: تَعَالَى اللهُ إِنَّمَا يُعْقَلُ مَا كَانَ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِ وَلَيْسَ اللهُ كَذَلِكَ

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے صفت قدیم کے بارے میں فرمایا کہ وہ واحد

وصمد ہے ایک ہی معنی میں بہت سے معانی نہیں تاکہ علیحدہ علیحدہ ذاتیں سمجھی جائیں) میں نے کہا عراق کے کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سنتا ہے بغیر اس چیز کے جس سے دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے بغیر اس چیز کے جس سے سنتا ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں ملحد ہیں۔ اور خدا کو مشابہ بنانے والے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے (وہ بغیر کسی آلہ کے سمیع و بصیر ہے جس (قدرت) سے وہ سنتا ہے اسی سے دیکھتا ہے۔ میں نے کہا وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس صورت سے بصیر ہے جیسا کہ وہ اس کو سمجھتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا اس سے بلند و برتر ہے جو ان کی عقل میں آتا ہے وہ مخلوق کی صفت ہے اللہ ایسا نہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ فِي حَدِيثِ الزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: أَتَقُولُ: إِنَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : هُوَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ، سَمِيعٌ بِغَيْرِ جَارِحَةٍ وَ بَصِيرٌ بِغَيْرِ آلَةٍ بَلْ يَسْمَعُ بِنَفْسِهِ وَيُبْصِرُ بِنَفْسِهِ وَلَيْسَ قَوْلِي: إِنَّهُ سَمِيعٌ بِنَفْسِهِ أَنَّهُ شَيْءٌ وَالنَّفْسُ شَيْءٌ آخَرُ وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ عِبَارَةً عَنْ نَفْسِي إِذْ كُنْتُ مَسْؤُولاً وَ إِفْهَاماً لَكَ إِذْ كُنْتَ سَائِلاً فَأَقُولُ يَسْمَعُ بِكُلِّهِ لَا أَنَّ كُلَّهُ لَهُ بَعْضٌ لِأَنَّ الْكُلَّ لَنَا لَهُ بَعْضٌ وَلٰكِنْ أَرَدْتُ إِفْهَامَكَ وَالتَّعْبِيرَ عَنْ نَفْسِي وَلَيْسَ مَرْجِعِي فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَّا أَنَّهُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْعَالِمُ الْخَبِيرُ بِلَا اخْتِلَافِ الذَّاتِ وَلَا اخْتِلَافِ مَعْنًى.

۲۔ ہشام بن الحکم نے ایک ملحد کی بات بیان کی کہ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا آپ کہتے ہیں کہ خدا سمیع و بصیر ہے فرمایا بے شک وہ سمیع و بصیر ہے لیکن سننے والا ہے بغیر کسی عضو کے اور دیکھنے والا ہے بغیر کسی آلہ کے وہ اپنے نفس سے سنتا ہے اور اپنے نفس سے دیکھتا ہے اور یہ میں نے نفس کہا اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ اور ہے اور نفس اور ہے بلکہ میں نے ارادہ کیا اس لفظ اپنے نفس سے کیونکہ مجھ سے سوال کیا گیا ہے اور تیرے سمجھانے کے لئے کیونکہ تو سائل ہے میں کہتا ہوں وہ اپنے کل سے سنتا ہے لیکن وہ یہ کل نہیں جس کے آگے بعض ہو۔ یہ بعض ہمارے لئے ہے میں نے تو یہ تیرے سمجھانے اور اپنے نفس سے اس کو الگ کرنے کے لئے کہا۔ میرا مقصد اس کل سے یہ ہے کہ وہ سمیع و بصیر ہے عالم ہے خبیر ہے بلا اختلاف ذات و اختلاف معنی۔

باب چہاردہم (۱۴)
ارادہ صفات فعل سے ہے اور تمام صفات فعل

(بَابُ)

الْإِرَادَةِ أَنَّهَا مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ وَسَائِرِ صِفَاتِ الْفِعْلِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَهْوَازِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: لَمْ يَزَلِ اللَّهُ مُرِيداً؟ قَالَ: إِنَّ الْمُرِيدَ لَا يَكُونُ إِلَّا لِمُرَادٍ مَعَهُ، لَمْ يَزَلِ اللَّهُ عَالِماً قَادِراً ثُمَّ أَرَادَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کیا اللہ ہمیشہ سے صاحب ارادہ ہے۔ فرمایا مرید کے لئے یہ دیکھنا ہوگا۔ مصداق مراد کیا ہے اللہ ہمیشہ سے عالم و قادر ہے پھر اس نے ارادہ کیا یعنی علم و قدرت بلحاظ مفہوم و مصداق ارادہ سے الگ ہے کیونکہ مصداق علم و قدرت ایک چیز ہے یعنی ذات باری تعالیٰ۔ پس علم و قدرت صفات ذات ہیں اور ارادہ صفات فعل لہذا وہ صفت ذات نہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: عِلْمُ اللَّهِ وَمَشِيئَتُهُ هُمَا مُخْتَلِفَانِ أَوْ مُتَّفِقَانِ؟ فَقَالَ: الْعِلْمُ لَيْسَ هُوَ الْمَشِيئَةَ، أَلَا تَرَى أَنَّكَ تَقُولُ: سَأَفْعَلُ كَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَلَا تَقُولُ: سَأَفْعَلُ كَذَا إِنْ عَلِمَ اللَّهُ، فَقَوْلُكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَشَأْ، فَإِذَا شَاءَ كَانَ الَّذِي شَاءَ، كَمَا شَاءَ، وَعِلْمُ اللَّهِ السَّابِقُ لِلْمَشِيئَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ علم و مشیئت الٰہی الگ الگ یا متفق ہیں فرمایا علم مشیت نہیں ہے کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تم کہتے ہو میں یہ کام انشاءاللہ کروں گا اور یوں نہیں کہتے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کروں گا اور یوں بھی نہیں کہتے کہ اگر اللہ نے جانا تو کرونگا یہ دلیل ہے کہ اللہ نے نہیں چاہا جب چاہے گا تو وہی ہوگا جو اس نے چاہا ہے خدا سابق ہے مشیت پر۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِرَادَةِ مِنَ اللهِ وَ مِنَ الْخَلْقِ قَالَ: فَقَالَ: الْإِرَادَةُ مِنَ الْخَلْقِ: الضَّمِيرُ وَ مَا يَبْدُو لَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفِعْلِ وَ أَمَّا مِنَ اللهِ تَعَالَى فَإِرَادَتُهُ إِحْدَاثُهُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُرَوِّي وَلَا يَهُمُّ وَلَا يَتَفَكَّرُ وَ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مَنْفِيَّةٌ عَنْهُ وَهِيَ صِفَاتُ الْخَلْقِ؛ فَإِرَادَةُ اللهِ الْفِعْلُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ بِلَا لَفْظٍ وَلَا نُطْقٍ بِلِسَانٍ، وَلَا هِمَّةٍ وَلَا تَفَكُّرٍ، وَلَا كَيْفَ لِذٰلِكَ، كَمَا أَنَّهُ لَا كَيْفَ لَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ارادۂ خدا اور ارادۂ خلق سے مطلع فرمایئے فرمایا ارادۂ خلق ضمیر کی آواز ہے جس کے بعد ان سے کوئی فعل ظاہر ہوتا ہے لیکن ارادہ باری احداث یعنی خلق کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے کیوں کہ اس کا تعلق فکر و رویت سے نہیں، نہ غور و تامل سے، یہ صفات اس سے دور ہیں یہ تو مخلوق کی صفات ہیں اللہ کا ارادہ اس کا فعل ہے وہ کسی چیز سے کہتا ہے کن (ہوجا) پس وہ ہوجاتی ہے کن کہنا نہ لفظ سے تعلق رکھتا ہے نہ زبان کی گویائی سے، نہ ہمت و تفکر سے اور نہ کسی کیفیت سے کیونکہ کیفیت اس کے لئے ہے ہی نہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: خَلَقَ اللهُ الْمَشِيئَةَ بِنَفْسِهَا ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ بِالْمَشِيئَةِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پہلے نفس مشیئت کو پیدا کیا۔ پھر مشیئت سے اشیاء کو پیدا کیا۔
(توضیح: مشیت کے معنی ہیں اللہ کی خواہش اوّل جس کا تعلق وجود نظام عالم سے ہے اور مشیئت سے مراد یہاں مصداق مشیت ہے کہ جس کے بغیر مشیئت کا تحقق نہیں ہوتا اور وہ پانی ہے جو مادہ میں سب سے پہلی مخلوق ہے۔)

٥ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد البرقي ، عن محمّد بن عيسى ، عن المشرقي حمزة بن المرتفع عن بعض أصحابنا قال : كنت في مجلس أبي جعفر عليه السلام إذ دخل عليه عمرو بن عبيد فقال له : جعلت فداك قول الله تبارك وتعالى : «ومن يحلل عليه غضبي فقد هوى » ماذلك الغضب ؟ فقال أبو جعفر عليه السلام : هو العقاب يا عمرو إنّه من زعم أنّ الله قد زال من شيء إلى شيء فقد وصفه صفة مخلوق وإنّ الله تعالى لا يستفزّه شيء فيغيره .

٥ ـ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی مجلس میں حاضر تھا کہ عمرو بن عبید (معتزل) آیا اور کہنے لگا۔ آیہ وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ـ میں غضب سے کیا مراد ہے۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد ہے عذاب۔ اے عمر جس نے یہ گمان کیا کہ خدا ایک حالت سے دوسرے حال کی طرف بدلتا ہے اس نے مخلوق کی صفت سے خدا کو متصف کیا خداوند عالم کو کوئی شے برانگیختہ نہیں کرتی کہ اس کی حالت میں تغیر ہو۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَانَ مِنْ سُؤَالِهِ أَنْ قَالَ لَهُ : فَلَهُ رِضاً وَسَخَطٌ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَعَمْ وَلَكِنْ لَيْسَ ذَلِكَ عَلَى مَا يُوجَدُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ وَذَلِكَ أَنَّ الرِّضَا حَالٌ تَدْخُلُ عَلَيْهِ فَتَنْقُلُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ لِأَنَّ الْمَخْلُوقَ أَجْوَفُ مُعْتَمِلٌ مُرَكَّبٌ ، لِلْأَشْيَاءِ فِيهِ مَدْخَلٌ ، وَخَالِقُنَا لَا مَدْخَلَ لِلْأَشْيَاءِ فِيهِ لِأَنَّهُ وَاحِدٌ وَاحِدِيُّ الذَّاتِ وَاحِدِيُّ الْمَعْنَى فَرِضَاهُ ثَوَابُهُ وَسَخَطُهُ عِقَابُهُ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ يَتَدَاخَلُهُ فَيُهَيِّجُهُ وَيَنْقُلُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ لِأَنَّ ذَلِكَ مِنْ صِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ الْعَاجِزِينَ الْمُحْتَاجِينَ .

٦ ـ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ایک زندیق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ خدا کے لئے خوشنودی ہے اور غصہ ہے حضرت نے فرمایا ہاں ہے۔ لیکن اس کی مثال یہ نہیں جو مخلوق میں ہے رضا یا خوشنودی ایک حالت ہے جو کسی شخص پر طاری ہوتی ہے اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدل دیتی ہے، مخلوق کی شان یہ ہے کہ وہ چیزوں کا اثر قبول کرتی ہے اور ان کے عمل کو اپنے اوپر لیتی ہے اور اجزاء سے مرکب ہے اشیاء اس میں داخل ہوتی ہیں اور ہمارا

خالق وہ ہے جس میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی کیونکہ وہ واحد ہے اور ذات کے لحاظ سے یکتا ہے اور معنی کے لحاظ سے یگانہ ہے پس اس کی خوشنودی اس کا ثواب عطا کرنا اور غصہ عذاب نازل کرنا ہے بغیر اس کے کہ کوئی شئے اس میں داخل ہو کر اسے ہیجان میں لائے اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرے کیونکہ یہ تو مخلوق اور عاجزوں اور محتاجوں کی صفت ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْمَشِيئَةُ مُحْدَثَةٌ.

۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مشیت باری تعالیٰ یعنی مصداق مشیت عالم حادث اور مخلوق ہوتا ہے۔

ضابطہ صفات ذات وصفات الفعل

٥ (جُمْلَةُ الْقَوْلِ فِي صِفَاتِ الذَّاتِ وَصِفَاتِ الْفِعْلِ) ٥

إِنَّ كُلَّ شَيْئَيْنِ وَصَفْتَ اللَّهَ بِهِمَا وَكَانَا جَمِيعاً فِي الْوُجُودِ فَذَلِكَ صِفَةُ فِعْلٍ، وَتَفْسِيرُ هَذِهِ الْجُمْلَةِ أَنَّكَ تُثْبِتُ فِي الْوُجُودِ مَا يُرِيدُ وَمَا لَا يُرِيدُ وَمَا يَرْضَاهُ وَمَا يَسْخَطُهُ وَمَا يُحِبُّ وَمَا يُبْغِضُ، فَلَوْ كَانَتِ الْإِرَادَةُ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ مِثْلَ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ كَانَ مَا لَا يُرِيدُ نَاقِضاً لِتِلْكَ الصِّفَةِ، وَلَوْ كَانَ مَا يُحِبُّ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ كَانَ مَا يُبْغِضُ نَاقِضاً لِتِلْكَ الصِّفَةِ، أَلَا تَرَى أَنَّا لَا نَجِدُ فِي الْوُجُودِ مَا لَا يَعْلَمُ وَمَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ صِفَاتُ ذَاتِهِ الْأَزَلِيِّ لَسْنَا نَصِفُهُ بِقُدْرَةٍ وَعَجْزٍ [أَوْ عِلْمٍ وَجَهْلٍ وَسَفَهٍ وَحِكْمَةٍ وَخَطَاءٍ وَعِزٍّ] وَذِلَّةٍ، وَيَجُوزُ أَنْ يُقَالَ: يُحِبُّ مَنْ أَطَاعَهُ وَيُبْغِضُ مَنْ عَصَاهُ وَيُوَالِي مَنْ أَطَاعَهُ وَيُعَادِي مَنْ عَصَاهُ، وَإِنَّهُ يَرْضَى وَيَسْخَطُ، وَيُقَالُ فِي الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ ارْضَ عَنِّي وَلَا تَسْخَطْ عَلَيَّ وَتَوَلَّنِي وَلَا تُعَادِنِي، وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ: يَقْدِرُ أَنْ يَعْلَمَ وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَعْلَمَ، وَيَقْدِرُ أَنْ يَمْلِكَ وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَمْلِكَ، وَيَقْدِرُ أَنْ يَكُونَ عَزِيزاً حَكِيماً وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَكُونَ عَزِيزاً حَكِيماً، وَيَقْدِرُ أَنْ

يَكُونَ جَوَاداً وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَكُونَ جَوَاداً ، وَيَقْدِرُ أَنْ يَكُونَ غَفُوراً وَلَا يَقْدِرُ أَنْ لَا يَكُونَ غَفُوراً وَلَا يَجُوزُ أَيْضاً أَنْ يُقَالَ : أَرَادَ أَنْ يَكُونَ رَبّاً وَقَدِيماً وَعَزِيزاً وَحَكِيماً وَمَالِكاً وَعَالِماً وَقَادِراً لِأَنَّ هٰذِهِ مِنْ صِفَاتِ الذَّاتِ وَالْإِرَادَةُ مِنْ صِفَاتِ الْفِعْلِ، أَلَا تَرَى أَنَّهُ يُقَالُ : أَرَادَ هٰذَا وَلَمْ يُرِدْ هٰذَا وَصِفَاتُ الذَّاتِ تَنْفِي عَنْهُ بِكُلِّ صِفَةٍ مِنْهَا ضِدَّهَا ، يُقَالُ : حَيٌّ وَعَالِمٌ وَسَمِيعٌ وَبَصِيرٌ وَعَزِيزٌ وَحَكِيمٌ ، غَنِيٌّ ، مَلِكٌ ، حَلِيمٌ ، عَدْلٌ ، كَرِيمٌ ؛ فَالْعِلْمُ ضِدُّهُ الْجَهْلُ ، وَالْقُدْرَةُ ضِدُّهَا الْعَجْزُ ، وَالْحَيَاةُ ضِدُّهَا الْمَوْتُ ، وَالْعِزَّةُ ضِدُّهَا الذِّلَّةُ ، وَالْحِكْمَةُ ضِدُّهَا الْخَطَأُ ، وَضِدُّ الْحِلْمِ الْعَجَلَةُ وَالْجَهْلُ ، وَضِدُّ الْعَدْلِ الْجَوْرُ وَالظُّلْمُ .

ہر دو چیزیں جسے تعریف باری تعالیٰ کی جائے اگر وہ دونوں وجود باری میں جمع ہو سکیں تو صفات فعل ہیں ۔

توضیح :- اللہ عز و جل کی صفات دو قسم کی ہیں: ذاتی اور صفاتی ، ذاتی وہ ہیں کہ ایک صفت اور اس کی ضد دونوں اس کی ذات میں جمع نہیں ہوتیں مثلاً حیات و موت کہ یہ دونوں اس کی ذات میں جمع نہیں ہو سکتیں پس حیات اس کی صفت ذاتی ہے اور جو دو صفتیں اس کی ذات میں جمع ہو جائیں ۔ وہ صفات فعلی ہیں جیسے رضا و سخط (خوشنودی و غضب)

تفسیر اس جملہ کی یہ ہے کہ تم ثابت کرتے ہو وجود باری کے لئے کہ وہ ارادہ کرتا ہے اور نہیں ارادہ کرتا اور خوش ہوتا ہے اور غضبناک ہوتا ہے اور محبت کرتا ہے اور بغض رکھتا ہے پس اگر ارادہ صفات ذات سے ہوتا ، علم و قدرت کی طرح تو یہ کہنا کہ وہ ارادہ نہیں کرتا اس کا توڑنے والا ہوگا ۔ یہ کہنا کہ وہ ارادہ کرتا ہے اور اگر یہ کہنا کہ وہ محبت کرتا ہے تو اس کے خلاف یہ نہ کہا جاتا کہ وہ بغض رکھتا ہے کیا تم نہیں غور کرتے کہ ہم اس کے وجود کو عدم علم اور قدرت سے موصوف نہیں کر سکتے کیونکہ علم و قدرت صفات ذات ہیں ہم اس کو موصوف نہیں کرتے قدرت اور علم و جہل اور بے قوتی و حکمت اور عزت و دولت سے ۔ ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ خدا محبت کرتا ہے اس سے جو اس کی اطاعت کرے اور بغض رکھتا ہے اس سے جو اس کی نافرمانی کرے ۔ دوست رکھتا ہے اپنے اطاعت کرنے والے کو دشمن رکھتا ہے اپنے نافرمان کو ۔ وہ راضی ہوتا ہے اور غضبناک ہوتا ہے ۔ دعا میں کہا جاتا ہے خداوند تو مجھ سے راضی ہو اور مجھ سے ناراض نہ ہو ۔ مجھے دوست رکھ اور میرا دشمن نہ بن ۔

اور یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ قدرت رکھتا ہے جاننے پر اور نہیں قدرت رکھتا اس پر کہ نہ جانے اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ مالک ہو اور نہیں قدرت رکھتا کہ مالک نہ ہو ۔ اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ حکیم و عزیز ہو اور

نہیں قدرت رکھتا اس پر کہ حکیم و عزیز نہ ہو اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ جواد ہو اور نہیں قدرت رکھتا ہے کہ جواد نہ ہو اور قدرت رکھتا ہے اس پر کہ غفور ہو اور نہیں قدرت رکھتا ہے اس پر کہ غفور نہ ہو۔

یہ کہنا جائز نہیں کہ خدا نے ارادہ کیا اس بات کا کہ وہ رب ہو اور قدیم ہو اور عزیز ہو اور حکیم ہو اور مالک و عالم و قادر ہو کیونکہ یہ سب صفات ذات ہیں اور ارادہ صفات افعال سے ہے۔ صفات فعل سے ہے کیا تم غور نہیں کرتے کہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے یہ ارادہ کیا اور یہ ارادہ نہ کیا۔ صفات ذات نفی کرتی ہیں ہر اس صفت کی جس کی ضد ہو کہا جاتا ہے خدا حی و عالم و سمیع و بصیر و عزیز و حکیم مالک، حلیم و عادل و کریم ہے پس ضد علم جہل ہے ضد قدرت عاجزی ضد حیات و موت، ضد عزت و ذلت، ضد حکمت بے خطا اور ضد حلم جلدی اور جہالت اور ضد عدل ظلم و جور ہے ان کا اس سے تعلق نہیں۔

باب پانزدہم (۱۵)

حدوث الاسماء

(بَابُ حُدُوثِ الْأَسْمَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ اسْماً بِالْحُرُوفِ غَيْرَ مُتَصَوَّتٍ وَبِاللَّفْظِ غَيْرَ مُنْطَقٍ وَبِالشَّخْصِ غَيْرَ مُجَسَّدٍ وَبِالتَّشْبِيهِ غَيْرَ مَوْصُوفٍ وَبِاللَّوْنِ غَيْرَ مَصْبُوغٍ، مَنْفِيٌّ عَنْهُ الْأَقْطَارُ، مُبَعَّدٌ عَنْهُ الْحُدُودُ، مَحْجُوبٌ عَنْهُ حِسُّ كُلِّ مُتَوَهِّمٍ، مُسْتَتِرٌ غَيْرُ مَسْتُورٍ، فَجَعَلَهُ كَلِمَةً تَامَّةً عَلَى أَرْبَعَةِ أَجْزَاءٍ مَعاً لَيْسَ مِنْهَا وَاحِدٌ قَبْلَ الْآخَرِ، فَأَظْهَرَ مِنْهَا ثَلَاثَةَ أَسْمَاءٍ لِفَاقَةِ الْخَلْقِ إِلَيْهَا وَحَجَبَ مِنْهَا وَاحِداً وَهُوَ الِاسْمُ الْمَكْنُونُ الْمَخْزُونُ، فَهَذِهِ الْأَسْمَاءُ الَّتِي ظَهَرَتْ، فَالظَّاهِرُ هُوَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَسَخَّرَ سُبْحَانَهُ لِكُلِّ اسْمٍ مِنْ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ أَرْبَعَةَ أَرْكَانٍ،

فَذٰلِكَ اثْنَا عَشَرَ رُكْناً، ثُمَّ خَلَقَ لِكُلِّ رُكْنٍ مِنْهَا ثَلَاثِينَ اسْماً فِعْلاً مَنْسُوباً إِلَيْهَا فَهُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ، الْعَلِيمُ، الْخَبِيرُ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَكِيمُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، الْمُقْتَدِرُ، الْقَادِرُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ، [الْبَارِئُ] الْمُنْشِئُ، الْبَدِيعُ، الرَّفِيعُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيمُ، الرَّازِقُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْبَاعِثُ، الْوَارِثُ، فَهٰذِهِ الْأَسْمَاءُ وَمَا كَانَ مِنَ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنٰى حَتّٰى تَتِمَّ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ اسْماً فَهِيَ نِسْبَةٌ لِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ الثَّلَاثَةِ وَهٰذِهِ الْأَسْمَاءُ الثَّلَاثَةُ أَرْكَانٌ، وَحُجِبَ الْإِسْمُ الْوَاحِدُ الْمَكْنُونُ الْمَخْزُونُ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ الثَّلَاثَةِ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: «قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى»

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے ایک اسم کو حروف سے پیدا کیا لیکن ان حروف کی آواز نہ تھی اور لفظ بولا نہ جاتا تھا اور وجود بغیر جسم تھا اور کسی تشبیہ سے موصوف نہ تھا نہ کسی رنگ میں رنگا ہوا۔ اطراف کی اس سے نفی تھی حدود اس سے دور تھے ہر حس سے پوشیدہ تھا اللہ نے اس کو کلمہ تامہ قرار دیا۔ مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا چیزیں اس اسم سے چونکہ بعد میں پیدا ہوئیں لہذا اس کا تعلق ان چیزوں سے نہ تھا۔ اس کلمہ تامہ کے اس نے ایک ساتھ چار جز و قرار دیئے (ذات دمفہوم ہو دمفہوم، الف ولام دمفہوم، اللہ تعالیٰ ان چیزوں میں تقدم و تاخر نہیں اس سے تین نام ظاہر کئے۔ کیونکہ خلق کو ان کی طرف احتیاج تھی اور ایک کو پوشیدہ رکھا پس یہ اسماء جو ظاہر ہوئے وہ لفظ اللہ سے ظاہر ہوئے اور ان تینوں ناموں کے تابع بنایا چار ارکان کو، پس یہ بارہ رکن ہوگئے۔ پھر ہر رکن سے تیس اسم فعلی پیدا کئے جو منسوب ہیں اسماء کی طرف اور وہ رحمٰن و رحیم و ملک و قدوس و خالق و مصور حی و قیوم نہ اس کو اونگھ ہے نہ نیند، و علیم و خبیر، سمیع و بصیر، حکیم و عزیز و جبار و متکبر، علی و عظیم و مقتدر و قادر و سلام و مومن و مہیمن، بادی و ماشی و بدیع و رفیع، جلیل و کریم و رازق و محی و ممیت و باعث و وارث ہیں یہ اور تمام اسماء حسنیٰ مل کر تین سو ساٹھ ہوئے ہیں جو تین ناموں سے منسوب ہیں اور یہ تین ارکان و حجب ہیں اسم واحد کے جو پوشیدہ ہے ان تین اسماء میں مراد ہے قول باری سے قل ادعوا اللہ ہے حقیقت یہ ہے کہ حدوث اسماء کے متعلق جو اوپر بیان ہوا وہ اسرار الٰہیہ سے ہے جن کو نبی و امام کے سوا دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ ہم اس کے سوا کچھ نہیں کہہ

سکتے کہ اللہ اسم ذات ہے اس کی حقیقت کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ اس کی حقیقت عقل و وہم و حواس ہر شے سے مستور ہے اس کے علاوہ جو اور اس کے اسمائے حسنیٰ ہیں ہم اس کی معرفت ان کے ذریعے سے حاصل کرتے ہیں۔

٢ ـ أحمدبن إدريس ، عن الحسين بن عبدالله ، عن محمّدبن عبدالله و موسى بن عمر ؛ والحسن بن عليّ بن عثمان ، عن ابن سنان قال : سألت أبا الحسن الرّضا عليه السلام : هل كان الله عزّ وجلّ عارفاً بنفسه قبل أن يخلق الخلق ؟ قال: نعم ، قلت: يراها ويسمعها؟ قال : ما كان محتاجاً إلى ذلك لأنّه لم يكن يسألها ولا يطلب منها ، هو نفسه ونفسه هو ، قدرته نافذة فليس يحتاج أن يسمّي نفسه ، ولكنّه اختار لنفسه أسماء لغيره يدعوه بها لأنّه إذا لم يدع باسمه لم يعرف ، فأوّل ما اختار لنفسه : العليّ العظيم لأنّه أعلى الأشياء كلّها ، فمعناه الله واسمه العليّ العظيم ، هو أوّل أسمائه ، علا على كلّ شيء .

سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا مخلوق کو خلق کرنے سے پہلے خدا اپنے نفس کا عالم تھا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا وہ اس کو دیکھتا اور سنتا تھا فرمایا۔ وہ اس کا محتاج نہ تھا کہ وہ اپنا نام لے۔ کیوں کہ وہ کسی مشکل میں سوال کرنے والا اور کسی کا طلب گار نہیں۔ اس کا نفس اس کی ذات ہے اور اس کی ذات اس کا نفس ہے اسکی قدرت جاری ہونے والی ہے وہ اس کا محتاج نہیں کہ اس کی ذات کا نام رکھا جائے۔ لیکن اس نے کچھ نام اپنے لئے منتخب کئے ہیں جو اس کی ذات کے غیر ہیں وہ انہی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ کیوں کہ اگر کسی نام سے پکارا نہ جاتا تو اس کی معرفت نہ ہوتی پس سب سے پہلے اس نے اپنا نام علی العظیم رکھا کیوں کہ وہ تمام چیزوں سے اعلیٰ ہے اس کی ذات اللہ ہے علی عظیم اس کا نام ہے وہ اس کا سب سے پہلے نام ہے وہ ہر شے سے بلند تر ہے۔

٣ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِسْمِ مَا هُوَ ؟ قَالَ : صِفَةٌ لِمَوْصُوفٍ .

۳۔ اور اسی سند کے ساتھ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے سوال کیا کہ اسم کیا ہے۔ فرمایا موصوف کی صفت۔

٤ ـ محمّد بن أبي عبدالله ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن بعض أصحابه ، عن بكر بن

من زعم أنّه يعرف الله بحجاب أو بصورة أو بمثال فهو مشركٌ لأنّ حجابه و مثاله و صورته غيره وإنّما هو واحد متوحّد فكيف يوحّده من زعم أنّه عرفه بغيره ، وإنّما عرف الله من عرفه بالله ، فمن لم يعرفه به فليس يعرفه ، إنّما يعرف غيره ، ليس بين الخالق والمخلوق شيء ، والله خالق الأشياء لامن شيء كان ، والله يسمّى بأسمائه وهو غير أسمائه والأسماء غيره .

صالح ، عن علي بن صالح ، عن الحسن بن محمد بن خالد بن يزيد ، عن عبد الأعلى عن أبي عبدالله عليه السلام قال : اسم الله غيره ، و كلّ شيء وقع عليه اسم شيء فهو مخلوق ما خلا الله فأمّا ما عبّرته الألسن ، أو عملت الأيدي ، فهو مخلوق ، والله غاية من غاياه والمغيّى غير الغاية ، والغاية موصوفة و كلّ موصوف مصنوع وصانع الأشياء غير موصوف بحدّ مسمّى . لم يتكوّن فيعرف كينونيّته بصنع غيره ، ولم يتناه إلى غاية إلّا كانت غيره ، لا يزلّ من فهم هذا الحكم أبداً ، وهو التوحيد الخالص ، فارعوه وصدّقوه وتفهّموه بإذن الله

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اسم اللہ کا غیر ہے ہر وہ شے جس کے لئے کوئی نام ہو مخلوق ہے سوائے اللہ کے جس کو زبانیں تعبیر کرتی ہیں اور ہاتھ اس میں کام کرتے ہیں وہ مخلوق ہے اس خالق برحق کا نام اس کے نشانات میں سے ایک نشان ہے اور جس کا نشان ہو وہ نشان سے علیحدہ ذات ہوتی ہے اور غایت یا نشان موصوف ہوتا ہے اور جو موصوف ہوتا ہے وہ مصنوع ہے اور خالق اشیاء غیر موصوف ہے۔ مسمّیٰ کی حد میں وہ پیدا نہیں ہوا کہ اس کے ہونے کو غیر کی صفت سے پہچانا جائے اور اس کے لئے حد و انتہا بھی نہیں کوئی نشان بھی نہیں اور جو ہے وہ اس کا غیر ہے کبھی لغزش نہیں کھائے گا وہ جس نے اس بات کو سمجھ لیا اور یہی توحید ہے خالص توحید، اس کی رعایت کرو، اس کی تصدیق کرو اور باذن خدا اُسے سمجھو جس نے گمان کیا کہ اس نے اللہ کو حجاب یا صورت یا مثال سے پہچانا وہ مشرک ہے کیونکہ حجاب اور صورت اور مثال اس کے غیر ہیں وہ ذات وحدہٗ لاشریک ہے جس نے اللہ کو اس طرح سے پہچانا اس نے خدا کی معرفت حاصل کی۔ اور جس نے اس طرح نہ پہچانا اس نے خدا کو نہ پہچانا اور اس کے غیر کو پہچانا۔ خالق و مخلوق کے درمیان کوئی شے مشترک نہیں۔ خدا خالق اشیاء ہے وہ کسی چیز سے خود نہیں پیدا ہوا۔ اس کے ناموں سے اسے موسوم کیا جاتا ہے لیکن اس کی ذات ناموں سے الگ ہے اور وہ ناموں سے الگ ہے

باب شانزدہم (۱۶)

اسماء کے معانی اور ان کا اشتقاق

٥(بَابُ مَعَانِي الْأَسْمَاءِ وَاشْتِقَاقِهَا)

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ تَفْسِيرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ : الْبَاءُ بَهَاءُ اللهِ ، وَالسِّينُ سَنَاءُ اللهِ ، وَالْمِيمُ مَجْدُ اللهِ ؛ وَرَوَى بَعْضُهُمْ : الْمِيمُ مُلْكُ اللهِ ، وَاللهُ إِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ ، الرَّحْمٰنُ بِجَمِيعِ خَلْقِهِ ، وَالرَّحِيمُ بِالْمُؤْمِنِينَ خَاصَّةً

۱۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا۔ ب سے بہا یعنی اس کا غالب ہونا مراد ہے اور س سے سنا یعنی اس کی رفعت و عظمت مراد ہے میم سے مجد اللہ یعنی بزرگی خدا اور بعض کے نزدیک بادشاہت خدا مراد ہے اور اللہ ہر شے کا معبود ہے۔ رحمٰن ہے اپنی مخلوق پر اور رحیم ہے خاص کر مومنین پر۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَسْمَاءِ اللهِ وَاشْتِقَاقِهَا ، اَللهُ مِمَّا هُوَ مُشْتَقٌّ ؟ فَقَالَ يَا هِشَامُ ! اللهُ مُشْتَقٌّ مِنْ إِلٰهٍ وَإِلٰهٌ يَقْتَضِي مَأْلُوهاً وَالِاسْمُ غَيْرُ الْمُسَمَّى ، فَمَنْ عَبَدَ الِاسْمَ دُونَ الْمَعْنَى فَقَدْ كَفَرَ وَلَمْ يَعْبُدْ شَيْئاً وَمَنْ عَبَدَ الِاسْمَ وَالْمَعْنَى فَقَدْ أَشْرَكَ وَعَبَدَ اثْنَيْنِ وَمَنْ عَبَدَ الْمَعْنَى دُونَ الِاسْمِ فَذَاكَ التَّوْحِيدُ ، أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : زِدْنِي قَالَ : لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْماً فَلَوْ كَانَ الِاسْمُ هُوَ الْمُسَمَّى لَكَانَ كُلُّ اسْمٍ مِنْهَا إِلٰهاً وَلٰكِنَّ اللهَ مَعْنًى يُدَلُّ عَلَيْهِ بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ وَكُلُّهَا غَيْرُهُ ، يَا هِشَامُ الْخُبْزُ اسْمٌ لِلْمَأْكُولِ وَالْمَاءُ اسْمٌ

لِلْمَشْرُوبِ وَالثَّوْبُ اسْمٌ لِلْمَلْبُوسِ وَالنَّارُ اسْمٌ لِلْمُحْرِقِ، أَفَهِمْتَ يَا هِشَامُ فَهْماً تَدْفَعُ بِهِ وَ تُنَاضِلُ بِهِ أَعْدَاءَنَا الْمُتَّخِذِينَ مَعَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ غَيْرَهُ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ نَفَعَكَ اللهُ [بِهِ] وَ ثَبَّتَكَ يَا هِشَامُ ؛ قَالَ: فَوَاللهِ مَا قَهَرَنِي أَحَدٌ فِي التَّوْحِيدِ حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي هٰذَا

۲۔ ہشام بن الحکم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسمائے الٰہیہ اور ان کے اشتقاق کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ہشام اللہ مشتق ہے الٰہ سے (معبود) اور الٰہ کے لئے ضروری ہے کہ عبادت کرنے والا بھی ہو اور اسم مسمّٰی کے غیر ہوتا ہے پس جس نے معنی کو چھوڑ کر نام کی عبادت کی اس نے کفر کیا اور کسی چیز کی بھی عبادت نہ کی اور جس نے نام اور معنی دونوں کی عبادت کی اس نے شرک کیا۔ اور دو کی عبادت کی اور جس نے صرف معنی کی عبادت کی تو یہ توحید ہے اے ہشام تم سمجھ گئے۔ میں نے کہا کچھ اور فرمائیے۔ فرمایا اللہ کے ۹۹ نام ہیں۔ اگر ہر نام ایک ذات ہوتا تو ہر نام ایک معبود بن جاتا۔ لیکن اللہ کا ایک مفہوم ہے جو ان سب ناموں پر ایک دلالت کرتا ہے اور وہ مفہوم ان تمام اسماء کا غیر ہے اے ہشام سمجھو، روٹی ایک ماکول چیز کا نام ہے (نام اور روٹی الگ الگ چیزیں ہیں) پانی ایک مشروب چیز کا نام ہے، لباس ایک ملبوس چیز کا نام ہے، آگ ایک جلانے والی چیز کا نام ہے۔ اے ہشام تم سمجھ گئے اب اس دلیل سے ہمارے دشمنوں کو رد کرنا۔ جو اللہ کے ساتھ اس کے غیر کو بھی معبود بنائے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا ہاں خوب سمجھ گیا۔ ہشام کہتے ہیں، واللہ اس مسئلہ توحید میں کوئی مجھ پر غالب نہ آیا اور میں ہر جگہ اپنے مقام پر قائم رہا۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنْ مَعْنَى اللهِ فَقَالَ: اسْتَوْلَى عَلَى مَا دَقَّ وَ جَلَّ

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے اللہ کے معنی کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اللہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ غالب ہے ہر دقیق و جلیل چیز پر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ: «اَللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ» فَقَالَ: هَادٍ لِأَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ هَادٍ لِأَهْلِ الْأَرْضِ

وَفِي رِوَايَةِ البَرْقِيِّ هُدىً مَنْ فِي السَّمَاءِ وَهُدىً مَنْ فِي الأَرْضِ.

۴۔ عباس بن ہلال سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے یہ آیہ، اللہ نور السمٰوات والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ آسمان و زمین کا ہدایت کرنے والا ہے اور ایک روایت میں ہے، وہ ہدایت ہے آسمانوں اور زمین کے لئے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ» وَقُلْتُ: أَمَّا الْأَوَّلُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ وَأَمَّا الْآخِرُ فَبَيِّنْ لَنَا تَفْسِيرَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا يَبِيدُ أَوْ يَتَغَيَّرُ أَوْ يَدْخُلُهُ التَّغَيُّرُ وَالزَّوَالُ أَوْ يَنْتَقِلُ مِنْ لَوْنٍ إِلَى لَوْنٍ وَمِنْ هَيْئَةٍ إِلَى هَيْئَةٍ وَمِنْ صِفَةٍ إِلَى صِفَةٍ وَمِنْ زِيَادَةٍ إِلَى نُقْصَانٍ وَمِنْ نُقْصَانٍ إِلَى زِيَادَةٍ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ بِحَالَةٍ وَاحِدَةٍ، هُوَ الْأَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْآخِرُ عَلَى مَا لَمْ يَزَلْ [وَ] لَا تَخْتَلِفُ عَلَيْهِ الصِّفَاتُ وَالْأَسْمَاءُ كَمَا تَخْتَلِفُ عَلَى غَيْرِهِ، مِثْلُ الْإِنْسَانِ الَّذِي يَكُونُ تُرَاباً مَرَّةً وَمَرَّةً لَحْماً وَدَماً وَمَرَّةً رُفَاتاً وَرَمِيماً (۱) وَكَالْبُسْرِ الَّذِي يَكُونُ مَرَّةً بَلَحاً وَمَرَّةً بُسْراً وَمَرَّةً رُطَباً وَمَرَّةً تَمْراً، فَتَتَبَدَّلُ عَلَيْهِ الْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ وَاللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ بِخِلَافِ ذَلِكَ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس قول خدا کے کیا معنی ہیں۔ کہ "وہ اوّل ہے وہ آخر ہے"، اوّل کو تو ہم نے سمجھ لیا۔ لیکن آخر کے معنی بیان فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا" دنیا کی ہر شے ہلاک ہوتی اور متغیر ہوتی ہے، ایک رنگ سے دوسرے رنگ کی طرف، ایک صورت سے دوسری صورت کی طرف، ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف، زیادتی سے نقصان اور نقصان سے زیادتی کی طرف لے جاتی ہے اور رب العالمین کی ذات کو نہ زوال ہے نہ ہوگا اور نہ اس کی صفات و اسماء میں کوئی اختلاف ہے جیسے کہ اس کے غیر میں ہوتا ہے مثل انسان کے جو ایک بار مٹی ہوتا ہے پھر گوشت اور پھر خون، پھر بوسیدہ ہڈی یا جیسے خرما کہ پہلے پھول ہوتا ہے پھر کچا خرما، پھر رطب تمر، اس اختلاف کے ساتھ اس کے نام بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے یہ نہیں"

٦ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْبَانِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ فَقَالَ : الْأَوَّلُ لَا عَنْ أَوَّلٍ قَبْلَهُ وَلَا عَنْ بَدْءٍ سَبَقَهُ ، وَالْآخِرُ لَا عَنْ نِهَايَةٍ كَمَا يُعْقَلُ مِنْ صِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ وَلٰكِنْ قَدِيمٌ أَوَّلٌ آخِرٌ ، لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزُولُ بِلَا بَدْءٍ وَلَا نِهَايَةٍ ، لَا يَقَعُ عَلَيْهِ الْحُدُوثُ وَلَا يَحُولُ مِنْ حَالٍ إِلَىٰ حَالٍ ، خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اوّل و آخر کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا اوّل ہے لیکن اس سے پہلے کوئی نہیں، کسی نے ابتدا میں اس پر سبقت نہیں کی۔ وہ آخر ہے مگر اس کی نہایت نہیں، یہ تو مخلوق کی صفت ہے جو ذاتِ قدیم اوّل و آخر ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا نہ اس کا تعلق حدوث سے ہے اور نہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتا ہے وہ ہر شئے کا خالق ہے۔

٧ ـ محمّد بن أبي عبدالله رفعه إلى أبي هاشم الجعفريّ قال : كنت عند أبي جعفر الثاني عليه السلام فسأله رجلٌ فقال : أخبرني عن الربّ تبارك وتعالى له أسماء وصفات في كتابه؟ وأسماؤه وصفاته هي هو؟ فقال أبو جعفر عليه السلام : إنّ لهذا الكلام وجهين إن كنت تقول : هي هو أي أنّه ذو عدد وكثرة فتعالى الله عن ذلك وإن كنت تقول : هذه الصفات والأسماء لم تزل فإنّ «لم تزل» محتمل معنيين فان قلت : لم تزل عنده في علمه وهو مستحقّها ، فنعم ، وإن كنت تقول : لم يزل تصويرها وهجاؤها وتقطيع حروفها فمعاذ الله أن يكون معه شيء غيره ، بل كان الله ولا خلق ، ثمّ خلقها وسيلة بينه وبين خلقه ، يتضرّعون بها إليه ويعبدونه وهي ذكره و كان الله ولا ذكر ، والمذكور بالذكر هو الله القديم الّذي لم يزل . والأسماء والصفات مخلوقات ، والمعاني والمعنيّ بها هو الله الّذي لا يليق به الاختلاف ولا الائتلاف ، وإنّما يختلف ويأتلف المتجزّىء ، فلا يقال : الله مؤتلف ولا الله قليل ولا كثير ولكنّه القديم في ذاته ، لأنّ ما سوى الواحد متجزّىء ، والله واحد لا متجزّىء ولا متوهّم بالقلّة والكثرة وكلّ متجزّىء أو متوهّم بالقلّة والكثرة فهو مخلوق دالّ على خالق له . فقولك : إنّ الله قدير

خبّرت أنّه لا يعجزه شيء ، فنفيت بالكلمة العجز وجعلت العجز سواه ؛ و كذلك قولك : عالمٌ إنّما نفيت بالكلمة الجهل وجعلت الجهل سواه و إذا أفنى الله الأشياء أفنى الصورة والهجاء والتقطيع ولايزال من لم يزل عالماً.

فقال الرّجل : فكيف سمّينا ربّنا سميعاً ؟ فقال: لأنّه لايخفى عليه ما يدرك بالأسماع، ولم نصفه بالسمع المعقول في الرأس، و كذلك سمّيناه بصيراً لأنّه لا يخفى عليه ما يدرك بالأبصار، من لون أو شخص أو غير ذلك ، ولم نصفه ببصر لحظة العين، و كذلك سمّيناه لطيفاً لعلمه بالشيء اللّطيف مثل البعوضة وأخفى من ذلك ، وموضع النشوء منها ، والعقل والشهوة للسفاد والحدب على نسلها ، وإقام بعضها على بعض ونقلها الطعام والشراب إلى أولادها في الجبال والمفاوز والأودية والقفار ، فعلمنا أنّ خالقها لطيف بلا كيف ، وإنّما الكيفيّة للمخلوق المكيّف ؛ و كذلك سمّينا ربّنا قويّاً لا بقوّة البطش المعروف من المخلوق ولو كانت قوّته قوّة البطش المعروف من المخلوق لوقع التشبيه ولاحتمل الزيادة، وما احتمل الزيادة احتمل النقصان، وما كان ناقصاً كان غير قديم وما كان غير قديم كان عاجزاً ؛ فربّنا تبارك وتعالى لا شبه له ولا ضدّ ولا ندّ ولا كيف ولا نهاية ولا تبصار بصر ؛ ومحرّمٌ على القلوب أن تمثّله ، وعلى الأوهام أن تحدّه وعلى الضمائر أن تكوّنه، جلّ وعزّ عن أدات خلقه وسمات بريّته وتعالى عن ذلك علوّاً كبيراً.

۲۰۰۔ ابوہاشم جعفری سے مروی ہے کہ ایکبار امام محمد تقی علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا۔ کیا کتاب خدا میں اللہ کے اسمار و صفات ہیں اور آیا وہ اس کی ذات ہیں فرمایا اس کے کلام کی دو صورتیں ہیں اگر تمہارا یہ مطلب ہے کہ اسمار و صفات کے ساتھ وہ صاحب عدد و کثرت ہے تو خدا اس سے بلند و برتر ہے اگر مراد یہ ہے کہ یہ اسمار وصفات ازلی نہیں ہیں تو اس کے دو معنی کا احتمال ہے اگر تیری مراد یہ ہے کہ اسمار و صفات اس کے علم سے تھے کہ حادث ہوں گے اور مخلوق ان کے ذریعہ سے خدا کو یاد کرے گی تو ٹھیک ہے اور اگر تیری مراد یہ ہے کہ اسمار کی تصویریں، ان کے ہجے اور ان کے ٹکڑے بھی ہمیشہ سے اللہ کے ساتھ ہیں، تو خدا کی پناہ کوئی چیز جو اس کا غیر ہے اس کے ساتھ نہیں ہوسکتی، خدا تھا اور مخلوق نہ تھی۔ اس نے اسمار کو پیدا کر دیا تاکہ وہ اس کے اور اس کے اسمار کے درمیان وسیلہ بن جائیں لوگ ان کے ذریعہ سے خدا کے سامنے فریاد کریں اور اس کی عبادت کریں اور عبادت کیا

اس کا ذکر، خدا تھا جب کہ اس کا ذکر نہ تھا اور نہ وہ اپنے ذکر سے ذکر کیا ہوا تھا کیونکہ وہ قدیم ہے اور ہمیشہ سے ہے اور اسماء و صفات اس کی مخلوق ہیں اور ان سے مراد ہے وہ اللہ جس کے لئے نہ مختلف ہونا لائق ہے نہ مؤتلف ہونا، کیونکہ الگ ہونا یا ملنا۔ اس چیز کے لئے ہوتا ہے جو صاحب تجزیہ ہو۔ پس یہ نہیں کہا جائے گا کہ خدا مرکب ہے اور نہ یہ کہا جائے گا کہ وہ قلیل یا کثیر ہے بلکہ وہ اپنی ذات میں قدیم ہے واحد کے سوا جو ہے وہ صاحب اجزاء ہے اور اللہ واحد ہے، صاحب اجزاء نہیں اور نہ قلت و کثرت کا اس سے تعلق ہے وہ مخلوق ہے اور اس کی دلیل ہے کہ اس کا کوئی خالق ہے پس تمہارا یہ کہنا کہ خدا قدیر ہے، یہ اس امر کی خبر دیتا ہے کہ اس کو کوئی شے عاجز نہیں بناتی، پس تم نے قدیر کہہ کر عاجزی کی، اس سے نفی کی اور عجز کو اس سے الگ قرار دیا۔ ایسے ہی جب تم نے عالم کہا تو اس سے جہل کی نفی کی یعنی جہل کو اس سے الگ قرار دیا۔ پس جب فنا کرے گا اشیاء کو تو فنا کریگا اپنے اسماء کی صورتیں ہجا و تقطیع کو بھی اور وہ ہمیشہ سے عالم ہے (مطلب یہ ہے کہ سوائے اس کی ذاتِ قدیم کے تمام چیزیں حادث و فانی ہیں۔ خواہ اس کے اسماء ہوں یا ان کی صورتیں)۔

ایک شخص نے کہا۔ ہم اپنے رب کا نام سننے والا کیسے رکھیں فرمایا وہ ایسا سننے والا ہے کہ جو باتیں کانوں سے سنی جاتی ہیں وہ اس پر مخفی نہیں لیکن ہم اس کا وصف ان کانوں سے نہیں کریں گے جو سر میں ہوتے ہیں ایسے ہی ہم اس کا نام بصیر رکھیں گے اس لئے جو بینائیاں جن چیزوں کا ادراک کرتی ہیں رنگ یا وجود وغیرہ اس کی ذات پر مخفی نہیں لیکن ہم اس کا وصف نہ بیان کریں گے ان آنکھوں کے ساتھ جو سر میں ہوتی ہیں ایسے ہی ہم اس کو لطیف کہتے ہیں کیونکہ وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کے متعلق علم رکھتا ہے جیسے مچھر یا اس سے بھی خفی تر کوئی چیز اور اس کی نشو و نما کو اور عقل کو اور اس کی جفتی کھانے کی خواہش کو اپنی نسل پر مہربان ہونے کو اور بعض کا بعض کے ساتھ رہنا سہنا اور کھانے پینے کی چیزوں کو لے جانا اپنی اولاد کے لئے پہاڑوں، جنگلوں، وادیوں اور چٹیل میدانوں میں پس ہم نے جان لیا کہ ہمارا خالق لطیف ہے اس کے لئے کوئی کیفیت نہیں، کیونکہ کیفیت تو مخلوق کے لئے ہوتی ہے پس اسی طرح ہم نے نام رکھا اپنے رب کا قوی لیکن نہ ایسا زور و قوت والا، جیسا مخلوق میں مشہور ہے اگر اس کی قوت مخلوق کی سی قوت ہوتی تو مخلوق سے اس کی تشبیہ ہو جاتی، زیادتی کے احتمال کی بناء پر اور جہاں زیادتی کا احتمال ہوتا ہے وہاں کمی کا بھی ہوتا ہے اور جو ناقص ہوتا ہے وہ غیر قدیم ہوتا ہے اور غیر قدیم عاجز ہوتا ہے ہمارا رب اس سے بلند و برتر ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں، اس کی ضد نہیں، اس کی نظیر نہیں، نہ اس کے لئے کوئی کیفیت ہے اور نہ نہایت، نہ وہ آنکھ سے دیکھتا ہے۔ حرام ہے قلوب

پر اس کی تمثیل بنانا، عقلوں پر اس کی حد قائم کرنا اور انسانی ضمیروں یا دلوں پر کہ اس کی صورت گری کریں۔ خدا کی ذات بزرگ و برتر ہے کہ اس میں مخلوق کے سے آلات و اسباب ہوں اور مخلوق کے سے آثار ہوں، خدا کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ؟ فَقَالَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: حَدَّدْتَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ: اللهُ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُوصَفَ.

٨۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا۔ اللہ اکبر، فرمایا۔ بتاؤ وہ کس سے بڑا ہے اس نے کہا ہر شے سے۔ فرمایا تو نے اس کے لئے حد قائم کر دی، اس نے کہا پھر کیسے کہوں۔ فرمایا۔ یوں کہو کہ اللہ بزرگ ہے اس سے کہ اس کی تعریف کی جائے۔

٩ـ ورواه محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن مروك بن عبيد، عن جميع ابن عمير قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: أيّ شيء الله أكبر؟ فقلت: الله أكبر من كلّ شيء، فقال وكان ثمّ شيء فيكون أكبر منه؟ فقلت: وماهو؟ قال: الله أكبر من أن يوصف.

٩۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ کس چیز سے بڑا ہے میں نے کہا ہر شے سے، فرمایا جب اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی تو اس وقت ہر شے سے بڑا کیسے ہوا۔ میں نے کہا پھر وہ کیا ہے فرمایا وہ بزرگ و برتر ہے اس سے کہ اس کا وصف بیان کیا جائے۔

١٠ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ أَنَفَةٌ [أ] لِلّٰهِ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سبحان اللہ کے معنی پوچھے، فرمایا اس کو منزہ اور مبرا جاننا ہے ہر اس شے سے جو اس کے لائق نہ ہو۔

۱۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى طِرْبَالٍ عَنْ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «سُبْحَانَ اللهِ» مَا يُعْنَى بِهِ؟ قَالَ تَنْزِيهُهُ.

۱۱۔ ہشام سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سبحان کے معنی پوچھے فرمایا اس کی ذات پاک کو (صفات مخلوق سے) منزہ جاننا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: مَا مَعْنَى الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ إِجْمَاعُ الْأَلْسُنِ عَلَيْهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللهُ».

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا الواحد کے کیا معنی ہیں فرمایا۔ اس کی وحدانیت پر لوگوں کا اجماع ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے اگر لوگوں سے تم پوچھو گے کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے۔

باب ہفدہم (۱۷)

تتمہ باب سابق

اسمائے اللہ اور اسمائے مخلوق کے معنی میں فرق

«(بَابٌ آخَرُ)»

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ

إِلَّا أَنَّ فِيهِ زِيَادَةً وَهُوَ الْفَرْقُ مَا بَيْنَ الْمَعَانِي

الَّتِي تَحْتَ أَسْمَاءِ اللهِ وَأَسْمَاءِ الْمَخْلُوقِينَ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْهَمْدَانِيِّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بن الحسن العلوي جميعاً عن الفتح بن يزيد الجرجاني، عن أبي الحسن عليه السلام قال: سمعته يقول:
وهو اللطيف الخبير السميع البصير الواحد الأحد الصمد، لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد
لو كان كما يقول المشبهة لم يعرف الخالق من المخلوق ولا المنشئ من المنشأ لكنه المنشئ،
فرق بين من جسمه وصوره وأنشأه إذ كان لا يشبهه شيء ولا يشبه هو شيئاً، قلت: أجل جعلني
الله فداك لكنك قلت الأحد الصمد وقلت: لا يشبهه شيء والله واحد والإنسان واحد أليس قد
تشابهت الوحدانية؟ قال: يا فتح أحلت ثبتك الله إنما التشبيه في المعاني، فأما في الأسماء
فهي واحدة وهي دالة على المسمى وذلك أن الإنسان وإن قيل: واحد فإنه يخبر أنه
جثة واحدة وليس باثنين والإنسان نفسه ليس بواحد لأن أعضاءه مختلفة وألوانه مختلفة ومن ألوانه
مختلفة غير واحد وهو أجزاء مجزاة، ليست بسواء، دمه غير لحمه ولحمه غير دمه وعصبه
غير عروقه وشعره غير بشره وسواده غير بياضه وكذلك سائر جميع الخلق، فالإنسان واحد
في الاسم ولا واحد في المعنى والله جل جلاله هو واحد لا واحد غيره لا اختلاف فيه ولا تفاوت
ولا زيادة ولا نقصان، فأما الإنسان المخلوق المصنوع المؤلف من أجزاء مختلفة وجواهر شتى غير أنه
بالاجتماع شيء واحد قلت: جعلت فداك فرجت عني فرج الله عنك، فقولك: اللطيف الخبير
فسره لي كما فسرت الواحد فإني أعلم أن لطفه على خلاف لطف خلقه للفصل غير أني أحب أن
تشرح ذلك لي فقال: يا فتح! إنما قلنا: اللطيف للخلق اللطيف ولعلمه بالشيء اللطيف أولا
ترى وفقك الله وثبتك إلى أثر صنعه في النبات اللطيف وغير اللطيف ومن الخلق اللطيف و
من الحيوان الصغار ومن البعوض والجرجس وما هو أصغر منها ما لا يكاد تستبينه العيون،
بل لا يكاد يستبان لصغره الذكر من الأنثى والحدث المولود من القديم، فلما رأينا صغر
ذلك في لطفه واهتدائه للسفاد والهرب من الموت والجمع لما يصلحه وما في لجج البحار
وما في لحاء الأشجار والمفاوز والقفار وإفهام بعضها عن بعض منطقها وما يفهم به أولادها
عنها ونقلها الغذاء إليها ثم تأليف ألوانها حمرة مع صفرة وبياض مع حمرة وأنه ما لا تكاد

عُيُونُنَا تَسْتَبِينُهُ لِدَمَامَةِ خَلْقِهَا لَا تَرَاهُ عُيُونُنَا وَلَا تَلْمِسُهُ أَيْدِينَا عَلِمْنَا أَنَّ خَالِقَ هٰذَا الْخَلْقِ لَطِيفٌ لَطُفَ بِخَلْقِ مَا سَمَّيْنَاهُ بِلَا عِلَاجٍ وَلَا أَدَاةٍ وَلَا آلَةٍ وَ أَنَّ كُلَّ صَانِعِ شَيْءٍ فَمِنْ شَيْءٍ صَنَعَ وَاللّٰهُ الْخَالِقُ اللَّطِيفُ الْجَلِيلُ خَلَقَ وَصَنَعَ لَا مِنْ شَيْءٍ.

ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مُرْسَلاً عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ: اعْلَمْ عَلَّمَكَ اللّٰهُ الْخَيْرَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ قَدِيمٌ وَالْقِدَمُ صِفَتُهُ الَّتِي دَلَّتِ الْعَاقِلَ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا شَيْءَ قَبْلَهُ وَلَا شَيْءَ مَعَهُ فِي دَيْمُومِيَّتِهِ فَقَدْ بَانَ لَنَا بِإِقْرَارِ الْعَامَّةِ مُعْجِزَةُ الصِّفَةِ أَنَّهُ لَا شَيْءَ قَبْلَ اللّٰهِ وَلَا شَيْءَ مَعَ اللّٰهِ فِي بَقَائِهِ وَ بَطَلَ قَوْلُ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ قَبْلَهُ أَوْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ فِي بَقَائِهِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ خَالِقاً لَهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَزَلْ مَعَهُ، فَكَيْفَ يَكُونُ خَالِقاً لِمَنْ لَمْ يَزَلْ مَعَهُ وَلَوْ كَانَ قَبْلَهُ شَيْءٌ كَانَ الْأَوَّلَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ لَا هٰذَا وَ كَانَ الْأَوَّلُ أَوْلَىٰ بِأَنْ يَكُونَ خَالِقاً لِلْأَوَّلِ ثُمَّ وَصَفَ نَفْسَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بِأَسْمَاءٍ دَعَا الْخَلْقَ إِذْ خَلَقَهُمْ وَ تَعَبَّدَهُمْ وَابْتَلَاهُمْ إِلَىٰ أَنْ يَدْعُوهُ بِهَا فَسَمَّىٰ نَفْسَهُ سَمِيعاً، بَصِيراً، قَادِراً، قَائِماً، نَاطِقاً، ظَاهِراً، بَاطِناً، لَطِيفاً، خَبِيراً، قَوِيّاً، عَزِيزاً، حَكِيماً، عَلِيماً وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ فَلَمَّا رَأَىٰ ذٰلِكَ مِنْ أَسْمَائِهِ الْغَالُونَ الْمُكَذِّبُونَ وَقَدْ سَمِعُونَا نُحَدِّثُ عَنِ اللّٰهِ أَنَّهُ لَا شَيْءَ مِثْلُهُ وَلَا شَيْءَ مِنَ الْخَلْقِ فِي حَالِهِ قَالُوا: أَخْبِرُونَا إِذَا زَعَمْتُمْ أَنَّهُ لَا مِثْلَ لِلّٰهِ وَلَا شِبْهَ لَهُ، كَيْفَ شَارَكْتُمُوهُ فِي أَسْمَائِهِ الْحُسْنَىٰ فَتَسَمَّيْتُمْ بِجَمِيعِهَا؛ فَإِنَّ فِي ذٰلِكَ دَلِيلاً عَلَىٰ أَنَّكُمْ مِثْلُهُ فِي حَالَاتِهِ كُلِّهَا أَوْ فِي بَعْضِهَا دُونَ بَعْضٍ إِذْ جَمَعْتُمُ الْأَسْمَاءَ الطَّيِّبَةَ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَلْزَمَ الْعِبَادَ أَسْمَاءً مِنْ أَسْمَائِهِ عَلَىٰ اخْتِلَافِ الْمَعَانِي وَذٰلِكَ كَمَا يَجْمَعُ الِاسْمُ الْوَاحِدُ مَعْنَيَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ وَالدَّلِيلُ عَلَىٰ ذٰلِكَ قَوْلُ النَّاسِ الْجَائِزُ عِنْدَهُمُ الشَّائِعُ وَهُوَ الَّذِي خَاطَبَ اللّٰهُ بِهِ الْخَلْقَ فَكَلَّمَهُمْ بِمَا يَعْقِلُونَ لِيَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةً فِي تَضْيِيعِ مَا ضَيَّعُوا فَقَدْ يُقَالُ لِلرَّجُلِ: كَلْبٌ، وَحِمَارٌ، وَثَوْرٌ، وَسُكَّرَةٌ، وَعَلْقَمَةٌ، وَأَسَدٌ، كُلُّ ذٰلِكَ عَلَىٰ خِلَافِهِ وَ حَالَاتِهِ لَمْ تَقَعِ الْأَسَامِي عَلَىٰ مَعَانِيهَا الَّتِي كَانَتْ بُنِيَتْ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ لَيْسَ بِأَسَدٍ وَلَا كَلْبٍ فَافْهَمْ ذٰلِكَ رَحِمَكَ اللّٰهُ، وَ إِنَّمَا سُمِّيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ بِالْعِلْمِ[2] بِغَيْرِ عِلْمٍ حَادِثٍ عَلِمَ بِهِ الْأَشْيَاءَ اسْتَعَانَ بِهِ عَلَىٰ حِفْظِ مَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ أَمْرِهِ وَالرَّوِيَّةِ فِيمَا يَخْلُقُ مِنْ خَلْقِهِ وَيُفْسِدُ مَا مَضَىٰ مِمَّا أَفْنَىٰ

من خلقه مما لو لم تحضره ذلك العلم و يغيبه كان جاهلاً ضعيفاً، كما أنا لو رأينا علماء الخلق إنما سموا بالعلم لعلم حادث إذ كانوا فيه جهلة و ربما فارقهم العلم بالأشياء فعادوا إلى الجهل و إنما سمي الله عالماً لأنه لا يجهل شيئاً، فقد جمع الخالق و المخلوق اسم العالم و اختلف المعنى على ما رأيت، و سمي ربنا سميعاً لا بخرت فيه يسمع به الصوت و لا يبصر به كما أن خرتنا الذي به نسمع لا نقوى به على البصر و لكنه أخبر أنه لا يخفى عليه شيء من الأصوات، ليس على حد ما سمينا نحن، فقد جمعنا الاسم بالسمع و اختلف المعنى و هكذا البصر لا بخرت منه أبصر كما أنا نبصر بخرت منا لا ننتفع به في غيره و لكن الله بصير لا يحتمل شخصاً منظوراً إليه، فقد جمعنا الاسم و اختلف المعنى، و هو قائم ليس على معنى انتصاب و قيام على ساق في كبد كما قامت الأشياء و لكن قائم يخبر أنه حافظ كقول الرجل: القائم بأمرنا فلان و الله هو القائم على كل نفس بما كسبت و القائم أيضاً في كلام الناس: الباقي، و القائم أيضاً يخبر عن الكفاية كقولك للرجل: قم بأمر بني فلان أي اكفهم و القائم منا قائم على ساق، فقد جمعنا الاسم و لم نجمع المعنى، و أما اللطيف فليس على قلة و قضافة و صغر و لكن ذلك على النفاذ في الأشياء و الامتناع من أن يدرك، كقولك للرجل: لطف عني هذا الأمر و لطف فلان في مذهبه و قوله يخبرك أنه غمض فيه العقل و فات الطلب و عاد متعمقاً متلطفاً لا يدركه الوهم فكذلك لطف الله تبارك و تعالى عن أن يدرك بحد أو يحد بوصف و اللطافة منا: الصغر و القلة، فقد جمعنا الاسم و اختلف المعنى، و أما الخبير فالذي لا يعزب عنه شيء و لا يفوته ليس للتجربة و لا للاعتبار بالأشياء فعند التجربة و الاعتبار علمان و لولاهما ما علم لأن من كان كذلك كان جاهلاً و الله لم يزل خبيراً بما يخلق و الخبير من الناس المستخبر عن جهل المتعلم، فقد جمعنا الاسم و اختلف المعنى، و أما الظاهر فليس من أجل أنه علا الأشياء بركوب فوقها و قعود عليها و تسنم لذراها و لكن ذلك لقهره و لغلبته الأشياء و قدرته عليها كقول الرجل: ظهرت على أعدائي و أظهرني الله على خصمي

يُخْبِرُ عَنِ الْفَالِجِ وَالْغَلَبَةِ، وَهٰكَذَا ظُهُورُ اللهِ عَلَى الْأَشْيَاءِ، وَوَجْهٌ آخَرُ أَنَّهُ الظَّاهِرُ لِمَنْ أَرَادَهُ وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ وَأَنَّهُ مُدَبِّرٌ لِكُلِّ مَا بَرَأَ، فَأَيُّ ظَاهِرٍ أَظْهَرُ وَأَوْضَحُ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، لِأَنَّكَ لَا تَعْدِمُ صَنْعَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ وَفِيكَ مِنْ آثَارِهِ مَا يُغْنِيكَ وَالظَّاهِرُ مِنَّا الْبَارِزُ بِنَفْسِهِ وَالْمَعْلُومُ بِحَدِّهِ، فَقَدْ جَمَعَنَا الْاِسْمُ وَلَمْ يَجْمَعْنَا الْمَعْنَى، وَأَمَّا الْبَاطِنُ فَلَيْسَ عَلَى مَعْنَى الْاِسْتِبْطَانِ لِلْأَشْيَاءِ بِأَنْ يَغُورَ فِيهَا وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنْهُ عَلَى اسْتِبْطَانِهِ لِلْأَشْيَاءِ عِلْماً وَحِفْظاً وَتَدْبِيراً، كَقَوْلِ الْقَائِلِ: أَبْطَنْتُهُ يَعْنِي خَبَّرْتُهُ وَعَلِمْتُ مَكْتُومَ سِرِّهِ وَالْبَاطِنُ مِنَّا الْغَائِبُ فِي الشَّيْءِ الْمُسْتَتِرُ وَقَدْ جَمَعَنَا الْاِسْمُ وَاخْتَلَفَ الْمَعْنَى، وَأَمَّا الْقَاهِرُ فَلَيْسَ عَلَى مَعْنَى عِلَاجٍ وَنَصَبٍ وَاحْتِيَالٍ وَمُدَارَاةٍ وَمَكْرٍ، كَمَا يَقْهَرُ الْعِبَادُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَالْمَقْهُورُ مِنْهُمْ يَعُودُ قَاهِراً وَالْقَاهِرُ يَعُودُ مَقْهُوراً وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا خَلَقَ مُلَبَّسٌ بِهِ الذُّلُّ لِفَاعِلِهِ وَقِلَّةُ الْاِمْتِنَاعِ لِمَا أَرَادَ بِهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَنْ يَقُولَ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ وَالْقَاهِرُ مِنَّا عَلَى مَا ذَكَرْتُ وَوَصَفْتُ فَقَدْ جَمَعَنَا الْاِسْمُ وَاخْتَلَفَ الْمَعْنَى، وَهٰكَذَا جَمِيعُ الْأَسْمَاءِ وَإِنْ كُنَّا لَمْ نَسْتَجْمِعْهَا كُلَّهَا فَقَدْ يَكْتَفِي الْاِعْتِبَارُ بِمَا أَلْقَيْنَا إِلَيْكَ وَاللهُ عَوْنُكَ وَعَوْنُنَا فِي إِرْشَادِنَا وَتَوْفِيقِنَا

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ کہتے سنا وہ لطیف و خبیر ہے سمیع و بصیر ہے واحد واحد و صمد ہے لم یلد و لم یولد ہے کوئی اس کا ہمسر نہیں اگر وہ ایسا ہوتا جیسا مشبہ فرقہ کہتا ہے تو انھوں نے خالق کو مخلوق سے الگ کرکے پہچانا ہی نہیں اور نہ پیدا کرنے والے کو پیدا ہونے والے سے جدا کیا، پیدا ہونے والا الگ ہے اس سے جس نے جسم و صورت دی اور پیدا کیا، نہ کوئی شے اس سے مشابہ ہے نہ وہ کسی شے سے، میں نے کہا، آپ نے فرمایا وہ احد و صمد ہے اور نہیں مشابہ اس سے کوئی شے کہ اللہ واحد ہے انسان واحد ہے کیا وحدانیت میں دونوں مشابہ نہیں۔ فرمایا اے فتح تو نے ایک محال بات بیان کی۔ خدا تجھے ثابت قدم رکھے، تشبیہ کا لفظ بلحاظ معنی کے ہے ورنہ بلحاظ اسماء جو وحدت ہے وہ معرض بحث میں نہیں اور اسم دلیل مسمی ہے اور وہ انسان ہے اگر کہا جائے کہ وہ واحد ہے یعنی جثۂ واحدہ ہے وہ نہیں ہے لیکن نفس تو ایک نہیں کیونکہ اس کے مختلف اعضاء ہیں مختلف رنگ ہیں اور مختلف الالوان ہے وہ واحد نہیں ہو سکتا۔ درآنحالیکہ وہ بہت سے اجزاء سے مرکب ہے جو مساوی

نہیں۔ اس کا خون اس کے گوشت سے الگ ایک چیز ہے اور پٹھے اس کی رگوں سے، ایک ایک چیز ہیں اس کے بال اور ہیں اس کی جلد اور اس کی سیاہی اور ہے اس کی سفیدی اور، یہی حال تمام مخلوق کا ہے۔ بس انسان نام کے لحاظ سے واحد ہے نہ کہ معنی کے لحاظ سے اور خدا لئے بزرگ و برتر واحد ہے نہ کہ اس کا غیر، اس میں نہ کوئی اختلاف ہے نہ فرق، نہ زیادتی نہ کمی، برخلاف اسکے انسان مخلوق و مصنوع اور اجزائے مختلفہ سے مرکب ہے اور مختلف جوہر اس کے اندر ہیں ان کا مجموعہ شے واحد نہیں کہا جا سکتا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے میری مشکل آسان کی۔ اللہ آپ کی مشکل آسان کرے اب آپ لطیف و خبیر کی تفسیر بھی اسی طرح بیان کیجیے جس طرح لفظ واحد کی بیان کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ خدا کا لطف خلاف لطف مخلوق ہے۔ تاہم میں آپ سے تشریح چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ اے فستح ہم نے لطیف کہا ہے۔ خلق لطیف کے لحاظ سے اور شئے لطیف کا علم رکھنے کی بنا پر، کیا تم نہیں دیکھتے اس کی صنعت کے آثار کو، نازک نباتات میں اور چھوٹے چھوٹے حیوانوں میں جیسے مچھر اور پسّو یا جو ان سے بھی ایسے چھوٹے چھوٹے حیوان ہیں جو آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ نر ہیں یا مادہ اور مولود و حادث قدیم سے الگ ہیں یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے اس کے لطف کی دلیل ہیں پھر ان کیڑوں کا جفتی پر راغب ہونا اور موت سے بھاگنا اور اپنی ضروریات کو جمع کرنا دریاؤں کے کنڈلوں سے، درختوں کے کھوکھلوں سے، جنگلوں اور میدانوں سے، اور پھر ایک کا دوسرے کی بولی سمجھنا اور ضروریات کا اپنی اولاد کو سمجھانا اور غذاؤں کا ان کی طرف پہنچانا پھر ان کے رنگوں کی ترکیب سرخی و زردی کے ساتھ اور سفیدی سرخی سے ملانا اور ایسی چھوٹی مخلوق کا پیدا کرنا جن کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ ہاتھ چھو سکتے ہیں تو ہم نے جانا کہ اس مخلوق کا خالق لطیف ہے اس نے اپنے لطف سے پیدا کیا بغیر اعضا و آلات کے، ہر صانع کسی مادہ سے بناتا ہے۔ خدا کو اس کی ضرورت نہیں (وہ کُن کہہ کر پیدا کر دیتا ہے) اور وہ اللہ خالق لطیف و جلیل ہے اس نے بغیر کسی کی مدد کے پیدا کیا ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا (راوی) جان تو، خدا تجھے نیکی کی تعلیم دے کہ خدا تبارک و تعالیٰ قدیم ہے اور قدیم ہی وہ صفت ہے جو ایک عقلمند کے لئے رہنمائی کرتی ہے اس بات کی طرف کہ نہ تو قدامت میں کوئی شے اس سے پہلے ہو سکتی ہے اور نہ اس کے بعد، اور ہم پر ظاہر ہوا ان عام لوگوں کے اقرار سے جنھوں نے صفت قدامت کو وسیع معنوں میں استعمال کیا ہے کہ کوئی شے نہ اس کے قبل ہے نہ اس کے ساتھ، اگر بقا میں کوئی شے اس کے ساتھ ہوتی تو پھر اس کے لئے خالق ہونا جائز نہ ہوتا۔ کیونکہ دوسری چیز ہمیشہ اس کے ساتھ ہے۔ اس کا خالق ہونا کیا معنی اور اگر اس سے پہلے ہے تو اول اس کے لئے خالق ہونا اول ہوگا نہ کہ بعد والے کے لئے خدا نے اپنے نفس کا وصف بیان فرمایا کچھ اسماء سے اور جب مخلوق کو پیدا کیا

تو اُن کو بلایا اور ان سے اپنی عبادت چاہی اور ان کو آزمائش میں ڈالا تاکہ وہ انھیں ان ناموں سے پکاریں پس اس لئے اپنی ذات کا نام رکھا سمیع و بصیر و قادر و قائم و ناطق، ظاہر و باطن، لطیف و خبیر و قوی و عزیز و حکیم و علیم یا جو ان ناموں سے مشابہ ہیں پس جب ہمارے دشمنوں اور جھوٹوں نے یہ نام دیکھے اور ہم کو اس طرح بات کرتے سُنا کہ کوئی شے اس کی مثل نہیں اور نہ مخلوق میں کوئی شے اس کی حالت سے مشابہ ہے تو وہ لوگ کہنے لگے ہمیں یہ بتلایئے۔ جب آپ لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کی مثل کوئی نہیں اور کسی کو اس سے مشابہت نہیں تو پھر اس کے اسمائے حسنیٰ میں دوسرے شریک کیوں ہیں، تم نے خدا کے سب ناموں پر اپنے نام رکھ لئے ہیں یہ دلیل ہے اس بات کی کہ تم تمام حالات میں یا بعض حالات میں خدا کی مثل ہو۔ ان سے کہا گیا کہ جو خدا کے نام بندوں پر بولے جاتے ہیں ان کے معنی مختلف ہیں ہر ایک نام کے دو معنی ہوتے ہیں (حقیقی اور مجازی) اور اس کی دلیل لوگوں کی وہ بات چیت ہے جو ان کے درمیان رائج ہے اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا اپنی مخلوق سے اس طرح کہ وہ اس کو سمجھیں تاکہ ان پر حجت ہو اس مفہوم کے متعلق جو انھوں نے اپنی غلط تاویل سے ضائع کیا انسان کے لئے عام طور پر بولا جاتا ہے شیر ہے کتا ہے گدھا ہے یہ بیل ہے یہ میٹھا پھل ہے وہ کڑوا پھل ہے یہ سب لفظ انسان کے خلاف اور اس کے حالات کے غیر ہیں جن معانی کے لئے یہ الفاظ بنائے گئے ہیں ان معانی میں استعمال نہیں ہوتے بلکہ اس کے مجازی معنی ہیں کیونکہ انسان نہ شیر ہے نہ کتا ہے خدا تم پر رحم کرے۔ اس بات کو سمجھو۔ خدا کا نام عالم ہے لیکن اس کا علم حادث نہیں کہ پہلے نہ ہو اور بعد میں آیا ہو اور اس نے اشیاء کو جانا ہو اور اس علم حادث سے اس نے مدد چاہی ہو اپنے پیش آنے والے معاملات کی حفاظت میں اور غور کرنے میں مخلوق کے خلق کرنے یا جو بنا چکا ہے اس کے مٹانے میں اس علم حادث سے مدد چاہی۔ اگر علم باری تعالیٰ عین ذات نہ ہوتا تو وہ جاہل اور ضعیف قرار پاتا۔ جیسا کہ ہم دنیا کے علماء کو پاتے ہیں کہ وہ عالم کہلاتے ہیں از روئے علم حادث کیوں کہ ان میں جہالت تھی پھر علم ان میں آیا اور بعض اوقات وہ علم ان سے زائل ہو جاتا ہے اور وہ جہل کی طرف لوٹ آتے ہیں اور خدا کے عالم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کسی وقت بھی جہل کا اس سے تعلق نہیں رہتا پس لفظ عالم کا اطلاق اگرچہ خالق و مخلوق دونوں پر ہوتا ہے مگر ان کے درمیان بلحاظ معنی فرق ہے اسی طرح ہمارے رب کا نام سمیع ہے لیکن اس کے لئے سوراخ گوش نہیں جس سے آواز سنی جاتی ہے اور اس سے دیکھا نہیں جاتا جیسے کہ ہمارے کان کا سوراخ جس سے ہم سنتے تو ہیں مگر اس سے دیکھتے نہیں۔ لیکن خدا کے لئے اصوات سے کوئی چیز مخفی نہیں اور جیسے ہمارے سننے کے لئے ایک حد ہے اس کے لئے نہیں، پس سامع کا لفظ اگرچہ خالق و مخلوق دونوں پر بولا جاتا ہے مگر معنی مختلف ہیں اسی طرح سے بصیر ہے کہ اس کے

لئے دیکھنے کو کوئی آنکھ کی پتلی نہیں، جیسے کہ ہم آنکھ کی پتلی سے دیکھتے ہیں اور سوائے دیکھنے کے کسی حاسہ کا کام اس سے نہیں لے سکتے اور اللہ ایسا بصیر ہے کہ اُسے اس کی ضرورت نہیں کہ دیکھنے کے لئے کسی کا وجود اس کے سامنے ہو پس بصر کی صفت تو دونوں جگہ ہے مگر معنی مختلف ہیں اور وہ قائم ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ اپنی پنڈلی پر سختی کے ساتھ کھڑا ہے جیسے تمام چیزیں کھڑی ہوتی ہیں بلکہ قائم کے معنی حافظ کے ہیں جیسے کوئی کہے کہ ہمارا حافظ ہمارے معاملے میں فلاں ہے اللہ کا ہر نفس کے لئے اس کے کسب کا قائم اور قائم کے معنی محاورہ عرب میں باقی کے ہیں اور قائم کے معنی کفایت کرنے والے کے بھی ہیں جیسے تم کہو کہ کھڑے ہو فلاں شخص کے لئے یعنی اس کے کام کو پورا کرو جس کے معنی میں ہم قائم بولتے ہیں وہ ساق پر کھڑے ہونے والے کے ہیں پس لفظ مشترک ہے اور معنی مختلف ہیں۔

اور لطیف سے یہ مراد نہیں کہ وہ کم ہے یا دُبلا ہے یا چھوٹا ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ منافذ نہیں ہے اس کو اشیاء سے اور اس کی ذات کا ادراک ممنوع ہے اسی معنی میں ایک شخص کسی سے کہتا ہے باریک ہو ا یہ امر میرے لئے یعنی پنہاں ہو گئی اس کی حقیقت اور اس طرح بھی بولا جاتا ہے کہ فلاں شخص اپنی راہ روشی میں باریک ہو گیا یعنی عقل اس میں ڈوب کر رہ گئی اور جستجو ختم ہو گئی وہ بڑا گہرا اور باریک ہو گیا، عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی پس یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے لطیف ہونے کے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کسی حد سے ادراک نہیں کیا جاتا اور نہ کسی وصف میں محدود ہے ہمارے لحاظ سے لطافت کے معنی چھوٹائی اور کمی کے ہیں خدا کے لئے یہ معنی نہیں۔ پس اسم ایک ہے اور معنی مختلف ہیں۔

اور خبیر وہ ہے کہ کوئی شے اس سے پوشیدہ نہ ہو اور نہ اس کے قبضہ سے جدا ہے اس کا تعلق نہ تجربہ سے ہے اور نہ مخلوق کی حالت کے اعتبار سے، تجربہ اور اعتبار دو قسم کے علم ہیں اگر وہ نہ ہوں تو علم نہ دار رہا کیونکہ بے تجربہ اور اعتبار والا جاہل ہوگا۔ اللہ ایسا نہیں وہ ہمیشہ سے خبیر ہے یعنی علم رکھنے والا۔ ہر اس چیز کا جس کو اس نے پیدا کیا ہے اور آدمی کو جو خبیر کہا جاتا ہے وہ اس معنی میں کہ خبر حاصل کرتا ہے دوسروں سے، پس لفظ ایک ہے اور معنی مختلف

اور خدا ظاہر ہے نہ بایں معنی کہ اشیاء عالم پر بلند ہوا سوار ہو کر ان کے اوپر کے حصہ پر اور چڑھ کر ان کی چوٹیوں پر، بلکہ وہ تمام اشیاء پر اپنی قدرت سے غالب آیا ہے محاورہ میں کہا جاتا ہے، میں اپنے دشمنوں پر غالب آیا یا خدا نے میرے دشمنوں پر مجھے غالب کیا پس اسی معنی میں ہے ظاہر یعنی غالب ہونا اللہ کا مخلوق پر، ایک وجہ اور بھی ہے کہ وہ غالب ہے ہر اس چیز پر جس کا وہ ارادہ کرے۔ اس پر کوئی شے مخفی نہیں وہ مدبر ہے ہر اس شے کا جس کو اس

نے پیدا کیا ہے پس کون غالب و اغلب و واضح ہے اللہ تعالیٰ سے کیونکہ تم اس کی صنعت کو پاؤ گے جہاں کہیں بھی تم ہو اور تمہارے اندر اس کی قدرت کے بے شمار نشان ہیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو اور ظاہر کا لفظ ہمارے لئے جس معنی میں بولا جاتا ہے اپنے نفس سے ظاہر ہونا اور ایک حد تک جانا ہوا ہونا ہے پس لفظ تو ایک ہے مگر معنی مختلف۔

اور خدا کی صفت باطن ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ کسی چیز کے اندر ڈھکا ہوا چھپا ہوا ہے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اشیاء کے اندرونی حالات کو اپنے علم و حفظ و تدبیر سے جانتا ہے محاورہ میں کہا جاتا ہے یعنی میں اس کے پوشیدہ بھید سے واقف ہو گیا اور ہمارے لحاظ سے باطن کا لفظ کسی شے میں غائب و مستور چیز کے لئے بولا جاتا ہے پس لفظ ایک ہے اور معنی مختلف۔

اور خدا کا قاہر ہونا۔ تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ اعضاء سے کام لیتا ہے یا اسے تکان محسوس ہوتی ہے یا وہ حیلہ اور مکر سے کام لیتا ہے بندوں میں مقہور قاہر بن جاتے ہیں اور قاہر مقہور بن جاتے ہیں۔ خدا کے لئے ایسا نہیں اس کی تمام مخلوق اپنے خالق کے سامنے ذلیل و مغلوب ہے کسی کی طاقت نہیں کہ اس کے ارادہ کو روک دے اور ایک آن واحد کے لئے اس کی حکومت سے باہر ہو جائے جب وہ کہتا ہے ہو جا پس وہ چیز ہو جاتی ہے اور ہم میں جو قاہر کہلاتے ہیں یہ اوصاف ہم میں نہیں، پس لفظ ایک ہے اور معنی مختلف ہیں یہی صورت تمام اسمائے الٰہیہ کے لئے ہے ہم سب کا ذکر نہیں کرتے صرف چند نام کے متعلق تم کو بتا دیا ہے خدا اپنی ہدایت و توفیق میں تمہاری اور ہماری مدد کرے۔

باب ہیجدہم (۱۸)

تاویل لفظ صمد

٥(بَابُ تَأْوِيلِ الصَّمَدِ)٥

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَ لَقَبُهُ شَبَابُ الصَّيْرَفِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الصَّمَدُ؟ قَالَ: السَّيِّدُ الْمَصْمُودُ إِلَيْهِ فِي الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں صمد کے کیا معنی ہیں فرمایا وہ ذات جس کی طرف کم و زیادہ میں لوگوں کی رجوع اور حاجت ہو۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَيْءٍ مِنَ التَّوْحِيدِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَتْ أَسْمَاؤُهُ الَّتِي يُدْعَا بِهَا وَتَعَالَىٰ فِي عُلُوِّ كُنْهِهِ وَاحِدٌ تَوَحَّدَ بِالتَّوْحِيدِ فِي تَوَحُّدِهِ، ثُمَّ أَجْرَاهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ، فَهُوَ وَاحِدٌ، صَمَدٌ، قُدُّوسٌ، يَعْبُدُهُ كُلُّ شَيْءٍ وَ يَصْمُدُ إِلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ وَوَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً

فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الصَّحِيحُ فِي تَأْوِيلِ الصَّمَدِ، لَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُشَبِّهَةُ: أَنَّ تَأْوِيلَ الصَّمَدِ: الْمُصْمَتُ الَّذِي لَا جَوْفَ لَهُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ صِفَةِ الْجِسْمِ وَاللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مُتَعَالٍ عَنْ ذٰلِكَ، هُوَ أَعْظَمُ وَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ تَقَعَ الْأَوْهَامُ عَلَىٰ صِفَتِهِ أَوْ تُدْرِكَ كُنْهَ عَظَمَتِهِ وَ لَوْ كَانَ تَأْوِيلُ الصَّمَدِ فِي صِفَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُصْمَتَ، لَكَانَ مُخَالِفاً لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ» لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ صِفَةِ الْأَجْسَامِ الْمُصْمَتَةِ الَّتِي لَا أَجْوَافَ لَهَا، مِثْلِ الْحَجَرِ وَ الْحَدِيدِ وَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الْمُصْمَتَةِ الَّتِي لَا أَجْوَافَ لَهَا، تَعَالَى اللهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوّاً كَبِيراً، فَأَمَّا مَا جَاءَ فِي الْأَخْبَارِ مِنْ ذٰلِكَ فَالْعَالِمُ عليه السلام أَعْلَمُ بِمَا قَالَ وَ هٰذَا الَّذِي قَالَ عليه السلام: أَنَّ الصَّمَدَ هُوَ السَّيِّدُ الْمَصْمُودُ إِلَيْهِ هُوَ مَعْنًى صَحِيحٌ مُوَافِقٌ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ» وَالْمَصْمُودُ إِلَيْهِ الْمَقْصُودُ فِي اللُّغَةِ قَالَ أَبُو طَالِبٍ فِي بَعْضِ مَا كَانَ يَمْدَحُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله مِنْ شِعْرِهِ:

وَبِالْجَمْرَةِ الْقُصْوَىٰ إِذَا صَمَدُوا لَهَا ٭ يَؤُمُّونَ قَذْفاً رَأْسَهَا بِالْجَنَادِلِ

يَعْنِي قَصَدُوا نَحْوَهَا يَرْمُونَهَا بِالْجَنَادِلِ يَعْنِي الْحَصَا الصِّغَارَ الَّتِي تُسَمَّىٰ بِالْجِمَارِ

وَقَالَ بَعْضُ شُعَرَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ:

مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ بَيْتاً ظَاهِراً ٭ لِلّٰهِ فِي أَكْنَافِ مَكَّةَ يُصْمَدُ

يَعْنِي يَقْصِدُ وَقَالَ ابْنُ الزِّبْرِقَانِ وَ لَا رَهِيْبَةَ اِلَّاسَيِّدُ صَمَدُ

وَ قَالَ شَدَّادُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فِي حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ

عَلَوْتُهُ بِحُسَامٍ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ ٥ خُذْهَا حُذَيْفُ فَأَنْتَ السَّيِّدُ الصَّمَدُ

وَ مِثْلُ هٰذَا كَثِيْرٌ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّيِّدُ الصَّمَدُ الَّذِي جَمِيعُ الْخَلْقِ مِنَ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ اِلَيْهِ يَصْمُدُوْنَ فِي الْحَوَائِجِ وَ اِلَيْهِ يَلْجَأُوْنَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَ مِنْهُ يَرْجُوْنَ الرَّخَاءَ وَ دَوَامَ النَّعْمَاءِ لِيَدْفَعَ عَنْهُمُ الشَّدَائِدَ.

۲- جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے توحید کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اللہ کے تمام نام مبارک ہیں جن سے اسے پکارا جاتا ہے وہ اپنی کہنہ ذات میں بلند و برتر ہے وہ اکیلا ہے اور اپنی توحید میں بے مثل ہے پھر اس نے وحدت (مجازی) کو مخلوق کے لئے جاری کیا۔ پس وہ واحد ہے، ہر ایک کی اس کی طرف حاجت ہے وہ پاک ذات ہے ہر چیز اس کی عبادت کرتی ہے اور اسی کی محتاج ہے اور اس کا علم ہر شے پر حاوی ہے۔

تاویل صمد کے صحیح معنی یہی ہیں نہ جو مشبہ فرقہ والے بیان کرتے ہیں کہ صمد کے معنی ایسے ٹھوس کے ہیں جو پیچ سے خالی نہ ہو اگر یہ معنی لئے جائیں تو یہ جسم کی صفت ہے اور اللہ اس سے بزرگ و برتر ہے وہ اعظم و اجل ہے اس سے کہ عقول و اوہام اس کی صفات تک پہنچ سکیں اور اس کی عظمت کی حقیقت معلوم کر سکیں۔ اگر صفت باری میں صمد کی تاویل ایسی ٹھوس ہوتی جس میں جوف نہ ہو۔ جیسے پتھر اور لوہا اور تمام ٹھوس چیزیں جن میں جوف نہیں ہوتا تو خدا کی ذات اس سے پاک ہے اور اس کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے تو حقیقی عالم (امام) اس کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے یہ ہے وہ جو امام علیہ السلام نے فرمایا اور لفظ صمد سے مراد ہے وہ سردار جس کی طرف رجوع ہو اور یہ موافق ہے خدا کے اس قول کے کہ اس کی مثل کوئی نہیں مصمود کے معنی لغت میں بھی اس ذات کے ہیں جس کی طرف قصد کیا جائے ابو طالب نے اسی معنی میں ایک شعر کے اندر مدح رسولؐ کی ہے۔

اور جمرہ کا جب لوگ قصد کرتے ہیں ۔۔۔ تو اس کے اوپر سنگریزے مارتے ہیں

یعنی اس کی طرف قصد کرتے ہیں اور اس کو مارتے ہیں جنادل یعنی چھوٹی کنکریوں سے جس کو جمار (جمرہ) کہتے ہیں۔

شعرائے جاہلیت سے ایک کا شعر ہے:۔

میں نہیں گمان کرتا تھا کہ اللہ کا ظاہر گھر ؎ جو اطراف مکہ میں ہے اس کا قصد کیا جائیگا

یعنے یصمدوا کے معنی ہیں لوگ اس کی طرف قصد کریں گے۔

اور ابن الزبرقان نے کہا ہے کہ وہ سردار جس کی طرف رجوع ہو اور شداد بن معاویہ نے حذیفہ بن بدر کے متعلق کہا ہے۔

میں نے تلوار کے زور سے اس کو بلند کر کے کہا ؎ لے اس کو اے حذیفہ تو بے نیاز سردار ہے

ایسی بہت سی مثالیں ہیں جو اس کی دلیل ہے کہ صمد کے معنی یہ ہیں اللہ کی وہ ذات ہے کہ جن اور انسان اپنی اپنی حاجتوں میں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور سختیوں میں اس سے پناہ مانگتے ہیں اس کی رحمت اور اس کی نعمتوں کی برقراری کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس سے التجا کرتے ہیں کہ ان سے مصیبتوں کو دور رکھے۔

باب نوزدہم (۱۹)

حرکت و انتقال

٥(بَابُ الْحَرَكَةِ وَالْاِنْتِقَالِ)٥

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ الْخَرَاذِينِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ؛ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِلُ وَلَا يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يَنْزِلَ، إِنَّمَا مَنْظَرُهُ فِي الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ سَوَاءٌ، لَمْ يَبْعُدْ مِنْهُ قَرِيبٌ وَلَمْ يَقْرُبْ مِنْهُ بَعِيدٌ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى شَيْءٍ بَلْ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ ذُو الطَّوْلِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، أَمَّا قَوْلُ الْوَاصِفِينَ: إِنَّهُ يَنْزِلُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّمَا يَقُولُ ذٰلِكَ مَنْ يَنْسِبُهُ إِلَى نَقْصٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَكُلُّ مُتَحَرِّكٍ مُحْتَاجٌ إِلَى مَنْ يُحَرِّكُهُ أَوْ يَتَحَرَّكُ بِهِ، فَمَنْ ظَنَّ بِاللهِ الظُّنُونَ هَلَكَ، فَاحْذَرُوا فِي صِفَاتِهِ مِنْ أَنْ تَقِفُوا لَهُ عَلَى حَدٍّ تَحُدُّونَهُ بِنَقْصٍ أَوْ زِيَادَةٍ أَوْ تَحْرِيكٍ أَوْ تَحَرُّكٍ أَوْ زَوَالٍ أَوِ اسْتِنْزَالٍ أَوْ نُهُوضٍ أَوْ قُعُودٍ

فَإِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ عَنْ صِفَةِ الْوَاصِفِينَ وَنَعْتِ النَّاعِتِينَ وَتَوَهُّمِ الْمُتَوَهِّمِينَ، وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ

۱۔ راوی کہتا ہے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سامنے ان لوگوں کا ذکر آیا جو کہتے ہیں کہ خدا آسمان دنیا کی طرف اُترتا ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہ اُترتا ہے اور نہ اُسے اُترنے کی ضرورت ہے بلحاظ منظر اس کے لئے نزدیک و دور برابر ہے نہ قریب اس سے دور ہے اور نہ بعید اس سے قریب ہے وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ ہر شے اس کی محتاج ہے وہ صاحب قوت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عزیز و حکیم ہے جن لوگوں نے کہا ہے کہ وہ اترتا ہے انھوں نے نسبت دی ہے خدا کو کمی اور زیادتی کی طرف ہر متحرک حرکت دینے والے کا محتاج ہے اور جس کے ساتھ اس کی حرکت ہو، جس نے ایسے بُرے گمان خدا کے متعلق کئے وہ ہلاک ہوا۔ پس خدائی صفات کے بارے میں توقف سے کام لو اس کو محدود نہ کرو کمی اور زیادتی یا ہلانے زوال اور اُترنے، اُٹھنے اور بیٹھنے کی اس سے نسبت نہ دو، اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے کی تعریف سے بلند و برتر ہے، تم خدائے عزیز و رحیم پر بھروسہ کرو وہ، وہ ہے۔ اے رسولؐ جس نے تم کو کھڑے دیکھا اور تم کو سجدہ کرنے والوں کی پشتوں میں گردش دی۔

۲ـ وَعَنْهُ رَفَعَهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا أَقُولُ: إِنَّهُ قَائِمٌ فَأُزِيلَهُ عَنْ مَكَانِهِ وَلَا أَحُدُّهُ بِمَكَانٍ يَكُونُ فِيهِ وَلَا أَحُدُّهُ أَنْ يَتَحَرَّكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَرْكَانِ وَالْجَوَارِحِ وَلَا أَحُدُّهُ بِلَفْظِ شَقِّ فَمٍ وَلٰكِنْ كَمَا قَالَ [اللهُ] تَبَارَكَ وَتَعَالَى: كُنْ فَيَكُونُ بِمَشِيئَتِهِ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ فِي نَفْسٍ، صَمَداً فَرْداً، لَمْ يَحْتَجْ إِلَى شَرِيكٍ يَذْكُرُ لَهُ مُلْكَهُ وَلَا يَفْتَحُ لَهُ أَبْوَابَ عِلْمِهِ.

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ قائم ہے اس حیثیت سے کہ میں ہٹاؤں اس کو اس کی جگہ سے۔ اور نہ میں اس کو محدود کرتا ہوں کسی جگہ میں، اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ حرکت کرتا ہے اپنے اعضاء و جوارح سے یا بولتا ہے منہ سے جب وہ کسی شے کے لئے کہتا ہے۔ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اس کے ارادے سے بغیر کسی تردد کے اور صمد و فرد ہے کوئی اس کا شریک اس کے ملک میں نہیں، اور نہ ابواب علم اس پر کھولے جاتے ہیں۔

۳ـ وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ،

عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام فِي بَعْضِ مَا كَانَ يُحَاوِرُهُ: ذَكَرْتَ اللَّهَ فَأَحَلْتَ عَلَى غَائِبٍ. فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللَّهِ: وَيْلَكَ كَيْفَ يَكُونُ غَائِباً مَنْ هُوَ مَعَ خَلْقِهِ شَاهِدٌ، وَ إِلَيْهِمْ أَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ وَيَرَى أَشْخَاصَهُمْ وَ يَعْلَمُ أَسْرَارَهُمْ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ: أَهُوَ فِي كُلِّ مَكَانٍ أَلَيْسَ إِذَا كَانَ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ وَ إِذَا كَانَ فِي الْأَرْضِ كَيْفَ يَكُونُ فِي السَّمَاءِ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللَّهِ عليه السلام: إِنَّمَا وَصَفْتَ الْمَخْلُوقَ الَّذِي إِذَا انْتَقَلَ عَنْ مَكَانٍ اشْتَغَلَ بِهِ مَكَانٌ وَ خَلَا مِنْهُ مَكَانٌ فَلَا يَدْرِي فِي الْمَكَانِ الَّذِي صَارَ إِلَيْهِ مَا يَحْدُثُ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ فِيهِ فَأَمَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الشَّأْنِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ فَلَا يَخْلُو مِنْهُ مَكَانٌ وَلَا يَشْتَغِلُ بِهِ مَكَانٌ وَلَا يَكُونُ إِلَى مَكَانٍ أَقْرَبَ مِنْهُ إِلَى مَكَانٍ

۳۔ ابن ابی العوجاء نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپ خدا کو غائب کہتے ہیں۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر کیونکر غائب کہا جائے گا وہ جو اپنی مخلوق کے ساتھ موجود ہے اور رگ گردن سے زیادہ قریب ہے ان کا کلام سنتا ہے اور ان کے وجود کو دیکھتا ہے اور ان کے بھیدوں کو جانتا ہے ابن ابی العوجاء نے کہا کیا ایسا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے پس اگر آسمان میں ہے تو زمین میں کیسے ہوگا اور اگر زمین میں ہے تو آسمان میں کیسے ہوگا۔ حضرت نے فرمایا یہ تو مخلوق کی صفت ہے کہ جب وہ ایک مکان سے منتقل ہو تو دوسرے میں جا رہے اور پہلا مکان اس سے خالی ہو جائے اور اسے یہ خبر نہ رہے کہ پہلے مکان کا کیا حال ہے۔ اور اس میں کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں۔ اس سے کوئی جگہ خالی نہیں اور نہ کسی مکان میں وہ سمایا ہوا ہے اور نہ کوئی جگہ بہ نسبت دوسری جگہ کے اس سے زیادہ قریب ہے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام: جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ يَا سَيِّدِي، قَدْ رُوِيَ لَنَا: أَنَّ اللَّهَ فِي مَوْضِعٍ دُونَ مَوْضِعٍ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى وَأَنَّهُ يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي النِّصْفِ الْأَخِيرِ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَرُوِيَ: أَنَّهُ يَنْزِلُ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَوْضِعِهِ، فَقَالَ بَعْضُ مَوَالِيكَ فِي ذَلِكَ: إِذَا كَانَ فِي مَوْضِعٍ دُونَ مَوْضِعٍ، فَقَدْ يُلَاقِيهِ الْهَوَاءُ وَ يَتَكَنَّفُ عَلَيْهِ وَالْهَوَاءُ جِسْمٌ رَقِيقٌ يَتَكَنَّفُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِقَدْرِهِ، فَكَيْفَ يَتَكَنَّفُ عَلَيْهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ عَلَى هَذَا الْمِثَالِ؟ فَوَقَّعَ عليه السلام: عِلْمُ ذَلِكَ عِنْدَهُ وَ هُوَ الْمُقَدِّرُ لَهُ

بِما هُوَ أَحسَنُ تَقدِيراً وَ اعلَمْ أَنَّهُ إِذا كانَ فِي السَّماءِ الدُّنيا فَهُوَ كَما هُوَ عَلَى العَرشِ وَالأَشياءُ كُلُّها لَهُ سَواءٌ عِلماً وَ قُدرَةً وَ مُلكاً وَ إِحاطَةً.

وَ عَنهُ، عَن مُحَمَّدِ بنِ جَعفَرٍ الكُوفِيِّ، عَن مُحَمَّدِ بنِ عِيسىٰ مِثلَهُ.

○(فِي قَولِهِ تَعالىٰ: مَا يَكُونُ مِن نَجوىٰ ثَلاثَةٍ إِلّا هُوَ رابِعُهُم)○

۴۔ محمد بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا۔ اے میرے سید و سردار میں آپ پر فدا ہوں مجھ سے کہا گیا ہے کہ خدا ایک جگہ ہے دوسری جگہ نہیں وہ عرش پر بیٹھتا ہے اور ہر رات آخر شب میں آسمان دنیا پر اترتا ہے اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ وہ آخر روز عرفہ اترتا ہے اور اپنی جگہ چلا جاتا ہے اس صورت میں ہوا اس سے ضرور ملے گی اور اس کے چار طرف ہو جائے گی کیونکہ ہوا ایک جسم لطیف ہے وہ ہر شے کے گرد ہے پس خدا کے گرد کیسے ہوگی۔ آپ نے جواب میں لکھا ہر شے کا علم اس کے پاس ہے اور اسے ہر شے کا بہترین اندازہ ہے لہٰذا اسے کسی جگہ جانے کی کیا ضرورت، جب وہ سماء دنیا میں ہو تو ایسا ہی ہے جیسے عرش پر کیونکہ چیزیں سب برابر ہیں بلحاظ علم و قدرت و ملک و احاطہ۔

اور ایسی ہی روایت محمد بن جعفر کوفی نے محمد بن عیسیٰ سے بیان کی ہے۔

۵۔ عَنهُ، عَن عِدَّةٍ مِن أَصحابِنا، عَن أَحمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ خالِدٍ، عَن يَعقُوبَ بنِ يَزِيدَ، عَنِ ابنِ أَبِي عُمَيرٍ، عَنِ ابنِ أُذَينَةَ، عَن أَبِي عَبدِاللهِ عليه السلام فِي قَولِهِ تَعالىٰ: «مَا يَكُونُ مِن نَجوىٰ ثَلاثَةٍ إِلّا هُوَ رابِعُهُم وَلا خَمسَةٍ إِلّا هُوَ سادِسُهُم» فَقالَ: هُوَ واحِدٌ واحِدِيُّ الذّاتِ، بائِنٌ مِن خَلقِهِ وَبِذاكَ وَصَفَ نَفسَهُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيءٍ مُحِيطٌ بِالإِشرافِ وَ الإِحاطَةِ وَ القُدرَةِ لا يَعزُبُ عَنهُ مِثقالُ ذَرَّةٍ فِي السَّماواتِ وَلا فِي الأَرضِ وَلا أَصغَرُ مِن ذٰلِكَ وَلا أَكبَرُ بِالإِحاطَةِ وَالعِلمِ لا بِالذّاتِ، لِأَنَّ الأَماكِنَ مَحدُودَةٌ تَحوِيها حُدُودٌ أَربَعَةٌ فَإِذا كانَ بِالذّاتِ لَزِمَها الحِوايَةُ.

○(فِي قَولِهِ: الرَّحمٰنُ عَلَى العَرشِ استَوىٰ)○ ۶/۵

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو آیت ہے کہ جہاں تین سرگوشی کرتے ہیں وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور

جہاں پانچ ہوتے ہیں وہ اس کا چھٹا ہوتا ہے تو وہ واحد ہے اور یگانہ بالذات ہے اور اپنی مخلوق سے الگ ہے اسی لئے اس نے اپنا وصف یہ بیان کیا وہ ہر شے پر محیط ہے از روئے علم و احاطہ و قدرت کوئی ذرہ آسمان میں ہو یا زمین میں اس سے پوشیدہ نہیں چاہے اس سے بھی چھوٹا ہو یا بڑا۔ وہ اپنے ذاتی علم سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ تمام مقامات محدود ہیں محدود اربعہ اگر خدا بھی اپنی ذات سے احاطہ کرنے والا ہوتا تو وہ بھی حدود اربعہ میں محدود ہو جاتا۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ [مُوسَى] الْخَشَّابِ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى» فَقَالَ: اسْتَوٰى عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ.

٦۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا معنی ہیں الرحمٰن علی العرش استوی کے، فرمایا وہ ہر شے پر غالب ہے کوئی شے بہ نسبت دوسری شے کے اس سے زیادہ قریب نہیں۔

٧۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَارِدٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى» فَقَالَ: اسْتَوٰى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ.

٧۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ الرحمٰن علی العرش استوی کے متعلق پوچھا فرمایا وہ ہر شے پر غالب ہے کوئی بہ نسبت کسی شے کے اس سے زیادہ قریب ہے نہ دور اور وہ سب سے زیادہ قریب ہے ہر شے کے۔

٨۔ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: «الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى» فَقَالَ: اسْتَوٰى فِي كُلِّ شَيْءٍ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ، لَمْ يَبْعُدْ مِنْهُ بَعِيدٌ وَلَمْ يَقْرُبْ مِنْهُ قَرِيبٌ، اسْتَوٰى فِي كُلِّ شَيْءٍ.

ابن حجاج نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت الرحمان علی العرش استویٰ کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ استویٰ ہر شے میں کے معنی یہ ہیں کہ کوئی چیز اس سے قریب تر نہ ہو اور نہ اس سے دور ہو ایسی دوری کہ اس سے قریب تر نہ ہو بلکہ یہ کہ نہ اس سے زیادہ دوری ممکن ہو نہ اس سے زیادہ قرب۔ یہ معنی استوی علی العرش کے معنی۔ **توضیح**: دوری اور نزدیکی اللہ کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی جس طرح ہم کسی دور مقام پر رہنے والے کو آواز نہیں دے سکتے۔ یہ خدا کے لئے نہیں ہے

٩ - وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ مِنْ شَيْءٍ أَوْ فِي شَيْءٍ أَوْ عَلَى شَيْءٍ فَقَدْ كَفَرَ. قُلْتُ: فَسِّرْ لِي، قَالَ: أَعْنِي بِالْحَوَايَةِ مِنَ الشَّيْءِ لَهُ أَوْ بِإِمْسَاكٍ لَهُ أَوْ مِنْ شَيْءٍ سَبَقَهُ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ مِنْ شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَهُ مُحْدَثاً وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ فِي شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَهُ مَحْصُوراً وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَهُ مَحْمُولاً.

٥(فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ)٥

٩۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ کسی چیز سے ہے یا کسی چیز میں ہے یا کسی چیز پر ہے تو اس نے کفر کیا۔ راوی نے کہا ذرا اور وضاحت کیجئے۔ فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی چیز سے گھرا ہوا ہے نہ رکا ہوا ہے اور نہ کسی چیز نے اس پر سبقت کی ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس نے گمان کیا کہ خدا کسی شئے سے ہے اس نے خدا کو حادث سمجھا اور جس نے کہا کسی شئے میں ہے اس نے اسے محدود بنا دیا اور جس نے کہا کسی شئے پر ہے اس نے ایسی چیز بنا دیا جو اٹھائی جائے

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ أَبُو شَاكِرٍ الدَّيَصَانِيُّ: إِنَّ فِي الْقُرْآنِ آيَةً هِيَ قُوَّةٌ لَنَا، قُلْتُ: مَا هِيَ؟ فَقَالَ: «وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ» فَلَمْ أَدْرِ بِمَا أُجِيبُهُ فَحَجَجْتُ فَخَبَّرْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ: هٰذَا كَلَامُ زِنْدِيقٍ خَبِيثٍ إِذَا رَجَعْتَ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ: مَا اسْمُكَ بِالْكُوفَةِ؟ فَإِنَّهُ يَقُولُ: فُلَانٌ، فَقُلْ لَهُ: مَا اسْمُكَ بِالْبَصْرَةِ؟ فَإِنَّهُ يَقُولُ: فُلَانٌ، فَقُلْ: كَذٰلِكَ اللهُ رَبُّنَا فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ وَفِي الْبِحَارِ إِلٰهٌ وَفِي الْقِفَارِ إِلٰهٌ وَفِي كُلِّ مَكَانٍ إِلٰهٌ، قَالَ: فَقَدِمْتُ فَأَتَيْتُ أَبَا شَاكِرٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: هٰذِهِ

تِلْكَ مِنَ الْحِجَازِ

۱۰۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ابوشاکر الدیصانی نے کہا۔ قرآن میں ایک آیت ہمارے عقیدہ کے موافق ہے میں نے کہا وہ کیا ہے۔ اس نے کہا آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے (یعنی کئی خدا ہیں) مجھے اس کا جواب نہ بن آیا۔ میں نے اس کا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا۔ فرمایا یہ کلام کسی زندیق خبیث کا ہے جب تم اس کے پاس جاؤ تو کہنا کہ تیرا نام کوفہ میں کیا ہے وہ کہے گا فلاں، پس اس سے پوچھنا بصرہ میں تیرا نام کیا ہے وہ کہے گا فلاں، پس اس سے کہنا۔ ایسا ہی ہمارا رب ہے وہ آسمان میں بھی اللہ ہے اور زمین میں بھی، دریاؤں میں بھی اور جنگلوں میں بھی، اسی طرح ہر جگہ پس، میں اس کے پاس پہنچا اور یہ جواب بیان کیا۔ اس نے کہا یہ حجاز سے نقل ہو کر آیا ہے۔

باب بستم (۲۰)

بیان عرش و کرسی

(بَابُ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ)

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ، قَالَ: سَأَلَ الْجَاثَلِيقُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُ الْعَرْشَ أَمِ الْعَرْشُ يَحْمِلُهُ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَامِلُ الْعَرْشِ وَالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً»، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ: «وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ» فَكَيْفَ قَالَ ذَلِكَ؟ وَقُلْتَ: «إِنَّهُ يَحْمِلُ الْعَرْشَ وَالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ»، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ الْعَرْشَ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى مِنْ أَنْوَارٍ أَرْبَعَةٍ: نُورٍ أَحْمَرَ مِنْهُ احْمَرَّتِ الْحُمْرَةُ، وَنُورٍ أَخْضَرَ مِنْهُ اخْضَرَّتِ الْخُضْرَةُ، وَنُورٍ أَصْفَرَ مِنْهُ اصْفَرَّتِ الصُّفْرَةُ، وَنُورٍ أَبْيَضَ مِنْهُ [ابْيَضَّ] الْبَيَاضُ وَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِي

حَمَّلَهُ اللهُ الحَمَلَةَ وَذٰلِكَ نُورٌ مِنْ عَظَمَتِهِ، فَبِعَظَمَتِهِ وَ نُورِهِ أَبْصَرَ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَ بِعَظَمَتِهِ وَنُورِهِ عَادَاهُ الْجَاهِلُونَ وَ بِعَظَمَتِهِ وَ نُورِهِ ابْتَغَىٰ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ مِنْ جَمِيعِ خَلَائِقِهِ إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ بِالأَعْمَالِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالأَدْيَانِ الْمُشْتَبِهَةِ، فَكُلُّ مَحْمُولٍ يَحْمِلُهُ اللهُ بِنُورِهِ وَعَظَمَتِهِ وَ قُدْرَتِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لِنَفْسِهِ ضَرّاً وَلَا نَفْعاً وَلَا مَوْتاً وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُوراً، فَكُلُّ شَيْءٍ مَحْمُولٌ وَاللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمُمْسِكُ لَهُمَا أَنْ تَزُولَا وَالْمُحِيطُ بِهِمَا مِنْ شَيْءٍ وَ هُوَ حَيَاةُ كُلِّ شَيْءٍ، وَ نُورُ كُلِّ شَيْءٍ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوّاً كَبِيراً.

قَالَ لَهُ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَيْنَ هُوَ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: هُوَ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَ فَوْقَ وَ تَحْتَ وَ مُحِيطٌ بِنَا وَ مَعَنَا وَ هُوَ قَوْلُهُ: «مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَمَا كَانُوا»، فَالْكُرْسِيُّ مُحِيطٌ بِالسَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ وَإِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَىٰ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ»، فَالَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ هُمُ الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ حَمَّلَهُمُ اللهُ عِلْمَهُ وَلَيْسَ يَخْرُجُ عَنْ هٰذِهِ الأَرْبَعَةِ شَيْءٌ خَلَقَ اللهُ فِي مَلَكُوتِهِ الَّذِي أَرَاهُ اللهُ أَصْفِيَاءَهُ وَأَرَاهُ خَلِيلَهُ عليه السلام فَقَالَ: «وَ كَذٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ»، وَ كَيْفَ يَحْمِلُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ اللهَ وَ بِحَيَاتِهِ حَيِيَتْ قُلُوبُهُمْ وَبِنُورِهِ اهْتَدَوْا إِلَىٰ مَعْرِفَتِهِ.

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام سے ایک یہودی عالم نے کہا مجھے یہ بتائیے کہ اللہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہے یا عرش اللہ کو، آپؑ نے فرمایا۔ خدائے عزوجل آسمانوں، زمین جو کچھ ان دونوں کے اندر ہے ان سب کی روک تھام کرنے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ آسمانوں اور زمین کو زائل ہونے سے روکنے والا ہے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا روک تھام کرنے والا ہوتا تو یہ کارخانہ کب کا ملیامیٹ ہو چکا ہوتا۔ بے شک خدا حلیم و غفور ہے اس نے کہا مجھے خدا کے اس قول کا مطلب بتلائیے تیرے رب کا عرش اس روز لوگوں کے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے پس کیوں کر موافقت ہوگی آپؑ کے اس قول سے۔ وہ اٹھاتا ہے عرش کو آسمانوں اور زمینوں کو، حضرت نے فرمایا۔ عرش سے مراد مخلوق ہے جس کو خدا نے چار نوروں سے،

کیا ہے، سُرخ نور جس سے سرخی پیدا کی اور سبز نور جس سے سبزی پیدا کی اور زرد نور جس سے زردی پیدا ہوئی اور سفید نور جس سے سفیدی پیدا ہوئی یہ وہ علم ہے جس کو بار کیا گیا حاملان عرش پر یعنی تفصیل سے یہ علم ان کو دیا گیا کہ یہ نور اس کا نور عظمت ہے پس اس نے اپنی عظمت و نور سے قلوب مومنین خاص کو بینا کیا اور اسی کے عظمت و نور سے جاہلوں نے اس سے دشمنی کی (اپنی غلط فہمی کی بنا پر) اور اسی کے عظمت و نور سے مخلوقات سماوی و ارضی نے اپنے مختلف اعمال سے اور متضاد ادیان سے اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈا۔ پس ہر اٹھایا ہوا جس کو اللہ نے اپنے نور عظمت سے اور اپنی قدرت سے اٹھایا ہے نہ اپنے نفس کے لیے نقصان کی طاقت رکھتا ہے نہ نفع کی نہ زندگی کی نہ حشر و نشر کی۔ پس ہر شے محمول ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے آسمان و زمین کو زائل ہونے سے روکے ہوئے ہے اور ان دونوں کا ایک شے سے احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہ ہر شے کی زندگی ہے اور ہر شے کا نور ہے لوگ جو کچھ غلط بیانی کرتے ہیں اس کے بارے میں وہ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔

اس نے کہا مجھے بتائیے اللہ کہاں ہے۔ حضرت نے فرمایا وہ یہاں بھی ہے اور وہاں بھی، اوپر بھی، نیچے بھی، ہمارا احاطہ (علم و قدرت سے) کئے ہوئے ہے اور ہر جگہ ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ جہاں تین کی سرگوشی ہے وہ چوتھا ہے۔ جہاں پانچ ہے وہ چھٹا ہے اس سے کم ہوں یا زیادہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہے اور کرسی (مراد علم باری تعالیٰ) احاطہ کئے ہوئے ہے آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو زمین کے نیچے ہے اور زیادہ واضح ہو تو وہ ہر ایک چھپے ہوئے بھید کو جانتا ہے اور یہی مراد ہے خدا کے اس قول سے، گھیر لیا ہے اس کی کرسی (علم) نے آسمانوں اور زمین کو اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں وہ بلند مرتبہ اور بزرگی والا ہے۔ حاملان عرش سے مراد وہ علمائے دین ہیں جو علوم الٰہیہ کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ (انبیاء اور آئمہ) اور کوئی شے جو ملکوت خدا میں خلق ہوئی ہے چار مذکورہ بالا نوروں سے خالی نہیں (نور احمر، نور اصفر، نور اخضر اور نور ابیض) یہی ملکوت ہیں جنھیں خدا نے اپنے اصفیا کو دکھایا ہے یہی اپنے خلیل کو دکھائے تھے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت دکھائے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے بنے رہیں اور کیوں کر حاملان عرش، عرش کو اٹھا سکتے ہیں درآنحالیکہ اس کی حیات سے ان کے قلوب میں زندگی آئی ہے اور اسی کے نور سے اس کی معرفت کی طرف ہدایت ہوئی ہے (خلاصہ کلام یہ ہے کہ کرسی سے مراد وہ کرسی نہیں جو ہمارے ذہن میں ہے بلکہ وہ تمام علوم مراد ہیں جن کا تعلق آسمانوں اور زمین کے تمام نظاموں سے ہے بلکہ سوائے انبیاء و اصفیاء دوسرا کوئی ان کا حامل ہو ہی نہیں سکتا۔ اب رہے حاملان کرسی، وہ حاملان علوم عرش قرار نہیں پا سکتے کیونکہ یہ علوم مختص بذات

باری تعالیٰ ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ مصطلاحات مخصوصہ ہیں جن کا مفہوم انبیاء و اولیاء و آئمہ کے سوا دوسرے کے ذہن میں نہیں آسکتا۔ شہر علم اور باب علم بھی اسی قسم کی اصطلاحیں ہیں۔

۲۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن عبد الجبار، عن صفوان بن يحيى قال: سألني أبو قرة المحدث أن أدخله على أبي الحسن الرضا ؏ فاستأذنته فأذن لي، فدخل فسأله عن الحلال والحرام ثم قال له: أفتقر أن الله محمول؟ فقال أبو الحسن ؏: كل محمول مفعول به مضاف إلى غيره محتاج والمحمول اسم نقص في اللفظ والحامل فاعل وهو في اللفظ مدحة وكذلك قول القائل: فوق وتحت وأعلا وأسفل وقد قال الله: «وله الأسماء الحسنى فادعوه بها» ولم يقل في كتبه: إنه المحمول بل قال: إنه الحامل في البر والبحر والممسك السماوات والأرض أن تزولا والمحمول ما سوى الله ولم يسمع أحد آمن بالله وعظمته قط قال في دعائه: يا محمول، قال أبو قرة: فإنه قال: «ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية» وقال: «الذين يحملون العرش» فقال أبو الحسن ؏: العرش ليس هو الله والعرش اسم علم وقدرة وعرش فيه كل شيء، ثم أضاف الحمل إلى غيره، خلق من خلقه، لأنه استعبد خلقه بحمل عرشه وهم حملة علمه وخلقا يسبحون حول عرشه وهم يعملون بعلمه وملائكة يكتبون أعمال عباده واستعبد أهل الأرض بالطواف حول بيته والله على العرش استوى كما قال والعرش ومن يحمله ومن حول العرش والله الحامل لهم الحافظ لهم الممسك القائم على كل نفس وفوق كل شيء وعلى كل شيء ولا يقال: محمول ولا أسفل قولا مفردا لا يوصل بشيء فيفسد اللفظ والمعنى، قال أبو قرة: فتكذب بالرواية التي جاءت أن الله إذا غضب إنما يعرف غضبه أن الملائكة الذين يحملون العرش يجدون ثقله على كواهلهم فيخرون سجدا؛ فإذا ذهب الغضب خف ورجعوا إلى مواقفهم؟ فقال أبو الحسن ؏: أخبرني عن الله تبارك وتعالى منذ لعن إبليس إلى يومك هذا هو غضبان عليه، فمتى رضي؟ وهو في صفتك لم يزل غضبان عليه وعلى أوليائه وعلى أتباعه كيف تجترئ،

أَنْ تَصِفَ رَبَّكَ بِالتَّغْيِيرِ مِنْ حَالٍ إِلَىٰ حَالٍ وَأَنَّهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا يَجْرِي عَلَى الْمَخْلُوقِينَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ، لَمْ يَزُلْ مَعَ الزَّائِلِينَ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ مَعَ الْمُتَغَيِّرِينَ وَلَمْ يَتَبَدَّلْ مَعَ الْمُتَبَدِّلِينَ وَمَنْ دُونَهُ فِي يَدِهِ وَتَدْبِيرِهِ وَكُلُّهُمْ إِلَيْهِ مُحْتَاجٌ وَهُوَ غَنِيٌّ عَمَّنْ سِوَاهُ

صفوان بن یحییٰ سے مروی ہے کہ ابو قرہ محدث نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لئے امام رضا علیہ السلام سے حاضر ہونے کی اجازت لوں چنانچہ اس نے حاضر ہو کر حلال و حرام کے بارے میں پوچھا پھر اس نے کہا کہ کیا آپ اس کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ نے اٹھایا ہوا ہے یعنی آپ کا اللہ عرش پر ہے اور عرش کو ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں تو اللہ محمول ہوا۔ حضرت نے فرمایا ہر محمول وہ ہے جس پر فعل کا اثر واقع ہو اور وہ اپنے غیر کی طرف منعطف ہو وہ محتاج ہوتا ہے اور محمول ہونا بلحاظ لفظ باعث نقص ہے اور حامل فاعل ہوتا ہے اور بلحاظ لفظ وہ باعث مدح ہوتا ہے جیسے کہ لفظ فوق و تحت و اعلیٰ و اسفل سے نقصان و مدح ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کے لئے اسمائے حسنیٰ ہیں تم انہی سے اسے پکارو، اپنی کتابوں میں اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ محمول ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ حامل ہے خشکی و تری میں اور آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روکنے والا ہے محمول تو ماسوائے اللہ کو کہا جاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کی عظمت پر ایمان رکھنے والا ہے کبھی یہ کہتے نہیں سنا گیا کہ اس نے اپنی دعا میں اللہ کو محمول کہہ کر پکارا ہو۔ ابو قرہ نے کہا کہ خدا کہتا ہے تیرے رب کے عرش کو اس دن ان کے اوپر آٹھ اٹھانے والے اٹھائے ہوں گے۔ حضرت نے فرمایا عرش اللہ نہیں ہے عرش نام ہے علم و قدرتِ الٰہیہ کا جس کے اندر ہر شے ہے خدا نے حمل کی نسبت دی ہے اپنے غیر کی طرف اور وہ اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے کیوں کہ حاملِ عرش کے ساتھ خدا نے اپنی ایک مخلوق سے عبادت چاہی اور اپنی ایک مخلوق کو تسبیح سے مخصوص کیا جو اس کے عرش کے گرد تسبیح کرتے ہیں اور کچھ ملائکہ اعمالِ عباد کو لکھتے ہیں اور اہل ارض سے عبادت چاہی اپنے گھر کے گرد طواف کرنے کی آیہ واللہ علی العرش استوا، ایسا ہی ہے جیسے دوسرے مقامات پر فرمایا والعرش ومن بحولہ ومن حول العرش اللہ جو ان کا حامل ہے وہی ان کا روکنے والا اور ہر نفس کا قائم کرنے والا، ہر شے سے مافوق، ہر شے سے بالاتر ہے اسے بجائے حامل کے محمول کیسے کہا جا سکتا ہے نہ اسفل سے اسے نسبت دی جا سکتی ہے ورنہ لفظ اور معنی دونوں فاسد ہو جائیں گے ابو قرہ نے کہا کہ یہ تو اس روایت کی سراسر تکذیب ہے کہ جب خدا کو غصہ آتا ہے تو اس کا وزن حاملان عرش کے کندھوں کو محسوس ہونے لگتا ہے اور وہ سجدے میں گر جاتے ہیں جب غصہ ختم ہو جاتا ہے تو عرش کا

وزن ہلکا پڑجاتا ہے اور وہ اپنے موقف کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ مجھے بتاؤ اللہ تعالیٰ نے جب سے ابلیس پر لعنت کی، اُس وقت سے اب تک وہ اس سے کب راضی ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس وقت سے لے کر اب تک غصہ ہی میں ہے ابلیس پر بھی اور اس کے اولیاء و اتباع پر بھی اور ملائکہ اس کا وزن محسوس کر کے سجدہ ہی میں پڑے ہوئے ہیں اے ابوقرار تو نے کیسے جرأت کی کہ اپنے رب کو موصوف کیا تغیر کے ساتھ یا یں طور کہ وہ ایک حال سے دوسرے کی طرف بدلتا ہے اور مخلوق کی سی باتیں اس میں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے ان تمام باتوں سے وہ بدلنے والوں کے ساتھ بدلتا نہیں، ہر شئے اس کے یدِ قدرت و تدبیر کے اندر ہے اور سب اس کے محتاج ہیں اور وہ وہ اپنے ماسوا سے بے پروا ہے۔

توضیح اوّل:۔ ابوقرار نے جو حدیث پیش کر کے اعتراض کیا۔ وہ درحقیقت اس کا مطلب سمجھا ہی نہیں حدیث میں غضب سے مراد عذاب کا نازل کرنا ہے اور ملائکہ کا ثقل عرش محسوس کرنا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو نزولِ عذاب کے مقدمات سے آگاہ کیا جاتا ہے اور سجدہ میں جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ خضوع و خشوع کرتے ہیں اللہ کے سامنے بنا بر اس کے عذاب سے خوف کر کے اور جب نزول عذاب ختم ہو جاتا ہے تو ملائکہ جو حاملان عرش ہیں مطمئن ہو جاتے ہیں کیونکہ مقدمات رحمت ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وہ طلبِ رحمت کی طرف رغبت کرتے ہیں امام علیہ السلام نے اس کے اعتراض کو یوں دفع کیا کہ اگر غضب الہٰی کا بوجھ فرشتے محسوس کرتے اور سجدہ میں جاتے تو آدم اور شیطان کے واقعہ سے اب تک حاملان عرش کو سجدہ ہی میں ہونا چاہیئے۔ کیوں کہ خدا کی اس وقت سے آج تک شیطان پر لعنت چلی آرہی ہے اور لعنت سے مراد اس کا غضب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں نے اپنے حالات اور تغیرات کا قیاس خدا پر کر کے آیات و احادیث کے الفاظ کا ظاہری مفہوم مراد لے لیا ہے ہمارے آئمہ نے اپنا فرض سمجھا کہ لوگوں سے الفاظ کی صحیح تاویل بیان کریں تاکہ وہ گمراہی سے محفوظ رہیں۔

توضیح دوئم:۔ اس حدیث میں امام علیہ السلام نے عرش کے جو معنیٰ بیان کئے ہیں وہ اس مفہوم سے جداگانہ ہیں۔ جو اذہان عوام میں مرتکز ہیں عام لوگوں کی نظر کے سامنے مادی اشیاء ہیں اگر کسی چیز کی حقیقت کو مادی مثالوں سے نہ سمجھایا جائے تو دنیا والے اس کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں مثلاً نعمات جنّت میں رطب، عنب، رمّان وغیرہ کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پھل ایسے ہی یا ان سے کچھ بہتر ہوں گے جیسے ہماری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ سیب و انار وغیرہ کچھ اور ہی ہوں گے جنّتی میووں کے متعلق تو یہ ہے کہ :۔

لا عین رات ولا اذن سمع ولا خطر قلب بشر ... نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ ان کا تصور کسی کے دل میں آیا ہوگا لیکن کیا ایسی نعمتوں کا کوئی ہلکا سا تصور بھی عرب کے بدوؤں بلکہ مادہ پرست دنیا کے کسی فرد کے دماغ میں آسکتا تھا اور جب لوگوں کی سمجھ میں جنت کے میوے آتے ہی نہیں تو وہ ان کی طرف رغبت کیا کرتے ۔اس لئے لامحالہ حقیقت کو مجاز کے سانچے میں ڈھالا گیا۔

اسی طرح لفظ "صراط" ہے عوام کے ذہن میں وہ ایک پل ہے جس پر سے روز قیامت لوگوں کو گزرنا ہوگا لیکن دوسرا مفہوم اس کا کچھ اور ہے یعنے فضائل چہارگانہ اخلاق کا وسطی خط۔ چونکہ یہ مفہوم اتنا باریک تھا کہ عوام کا کیا ذکر، خواص کے ذہن میں نہیں آسکتا تھا۔ لہذا صراط کے مجازی معنی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اسی طرح قیامت میں میزان کا نصب ہونا اور اس میں اعمال کا تولا جانا وغیرہ بہت سے الفاظ ہیں ہیں جن کا مفہوم عوام کے نزدیک کچھ اور ہے خواص کے نزدیک کچھ اور، انہی میں لفظ عرش بھی ہے عام لوگ اس کو ایک عظیم الشان نورانی تخت یا آراستہ مسند سمجھتے ہیں خواص کی نظر میں اس لفظ کے مفاہیم کچھ اور ہیں اور ان میں صحیح ترین مفہوم وہ ہے جو امام رضا علیہ السلام نے اس حدیث میں بیان فرمایا۔ عرش بمعنی تخت اگر لیا جائے تو دراصل اس کا مفہوم ایک "علامت" ہوگا۔ یعنی تخت نشان ہے کسی کے رفیع المرتبہ ہونے کا۔ امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق عرش بھی ایک علامت ہے قادر مطلق کے علوشان کی کیوں کہ اس سے مراد وہ علم الٰہی ہے کہ جس کو حسب ذیل آٹھ قسم کی مخلوق اٹھائے ہوئے ہے اوّل حاملان عرش یعنے وہ فرشتے جو حاملان کتاب الٰہی ہیں اور آدمؑ اور ان کے اوصیاء، دوسرے نوحؑ اور ان کے اوصیاؑ تیسرے ابراہیمؑ اور ان کے اوصیا چوتھے موسیٰؑ اور ان کے اوصیاء پانچویں عیسیٰؑ اور ان کے اوصیاء، چھٹے محمدؐ اور ان کے اوصیاء، ساتویں رضوان اور جنت کے تمام خازن، آٹھویں مالک اور دوزخ کے تمام خازن۔

یہ ہے وہ علم کا خزانہ جس کا نام عرش ہے اور جس کی خازن مذکورہ بالا ہستیاں ہیں یہ مفہوم اس قدر لطیف و دقیق ہے کہ وہبی علم رکھنے والوں کے دوسرے اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ لہذا عموماً مجازی معنی کی طرف ہی لوگوں کو متوجہ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ عرش کے مفہوم میں بہت کچھ اختلاف پیدا ہوگیا۔ بعض کے نزدیک وہ عظیم الشان نہایت مستحکم و ٹھوس تخت ہے جس پر بیٹھا ہے اور وہ اس کے بوجھ سے چرچراتا ہے بعض کے نزدیک وہ خدا کی سب سے بڑی مخلوق ہے۔

بعض کے نزدیک وہ نواں آسمان ہے۔

بعض کے نزدیک سب سے اونچا سیارہ ہے۔

بعض کے نزدیک مرکز انوار کائنات ہے۔

بعض کے نزدیک وہ ایک چھت ہے آسمان جیسی کہ جس کے سایہ میں فرشتے رہتے ہیں۔

بعض کے نزدیک عالم امکان کی حد نظر ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ»، فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ، السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَكُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ وسع کرسیہ السموات والارض کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اے فضیل کرسی میں ہر شے ہے آسمان وزمین ہر شے کرسی میں ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ [بْنِ مَيْمُونٍ] عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ»، اَلسَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَسِعْنَ الْكُرْسِيَّ أَمِ الْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَقَالَ: بَلِ الْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالْعَرْشَ وَكُلَّ شَيْءٍ وَسِعَ الْكُرْسِيُّ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ وسع کرسیہ الخ کے متعلق کیا۔ آسمانوں اور زمین میں کرسی کی گنجائش ہے یا کرسی میں آسمان وزمین کے سمانے کی فرمایا۔ کرسی میں گنجائش ہے آسمان وزمین وعرش کے سمانے کی اس میں گنجائش ہے

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ

بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ» ، السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَسِعْنَ الْكُرْسِيَّ أَوِ الْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ؟ فَقَالَ: إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ.

۵۔ زرارہ بن اعین نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے آیت وَسِعَ کُرسِیُّہُ السَّمٰوٰات کے بارے میں معلوم کیا کہ کیا زمین و آسمان میں کرسی سما سکتی ہے یا کرسی میں زمین و آسمان سما سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بلکہ کرسی میں سماوات زمین اور عرش اور ہر شے سما سکتی ہے۔ کرسی میں ہر شے کے سمانے کی گنجائش ہے۔ (اس سے مراد قدرتِ خدا ہے)

٦ـ مُحَمَّدٌ [بْنُ يَحْيَى] ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: حَمَلَةُ الْعَرْشِ ـ وَالْعَرْشُ: الْعِلْمُ ـ ثَمَانِيَةٌ: أَرْبَعَةٌ مِنَّا وَأَرْبَعَةٌ مِمَّنْ شَاءَ اللهُ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حاملان عرش (عرش سے مراد علم ہے) آٹھ ہیں چار ہم میں سے ہیں اور چار وہ جن کو اللہ نے چاہا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ پہلے چار سے مراد محمدؐ علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہیں اور آخر چار سے مراد نوحؑ و ابراہیمؑ، موسیٰؑ و عیسیٰؑ ہیں یعنی روز قیامت علم الٰہی کے حامل آٹھ شخص ہوں گے انہی کے علم کے مطابق لوگوں کے اعمال کی جانچ پڑتال ہوگی

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ» ، فَقَالَ: مَا يَقُولُونَ ؟ قُلْتُ: يَقُولُونَ: إِنَّ الْعَرْشَ كَانَ عَلَى الْمَاءِ وَالرَّبُّ فَوْقَهُ ، فَقَالَ: كَذَبُوا، مَنْ زَعَمَ هٰذَا فَقَدْ صَيَّرَ اللهَ مَحْمُولاً وَوَصَفَهُ بِصِفَةِ الْمَخْلُوقِ وَلَزِمَهُ أَنَّ الشَّيْءَ الَّذِي يَحْمِلُهُ أَقْوَىٰ مِنْهُ ، قُلْتُ: بَيِّنْ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ حَمَّلَ دِينَهُ وَعِلْمَهُ الْمَاءَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَرْضٌ أَوْ سَمَاءٌ أَوْ جِنٌّ أَوْ إِنْسٌ أَوْ شَمْسٌ أَوْ قَمَرٌ ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ نَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ رَبُّكُمْ؟ فَأَوَّلُ مَنْ نَطَقَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا:

أَنْتَ رَبُّنَا ، فَحَمَّلَهُمُ الْعِلْمَ وَالدِّينَ ؛ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ : هٰؤُلَاءِ حَمَلَةُ دِينِي وَعِلْمِي وَ أُمَنَائِي فِي خَلْقِي وَهُمُ الْمَسْؤُولُونَ ، ثُمَّ قَالَ لِبَنِي آدَمَ : أَقِرُّوا لِلّٰهِ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِهٰؤُلَاءِ النَّفَرِ بِالْوِلَايَةِ وَ الطَّاعَةِ ، فَقَالُوا ، نَعَمْ رَبَّنَا أَقْرَرْنَا ، فَقَالَ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ : اشْهَدُوا ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْ لَا يَقُولُوا غَداً : إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ أَوْ يَقُولُوا : إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ يَا دَاوُدُ ؛ وِلَايَتُنَا مُؤَكَّدَةٌ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے کان عرشہ علی الماء، فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان کا کہنا یہ ہے کہ عرش خدا پانی پر تھا اور خدا اس پر بیٹھتا تھا۔ فرمایا جھوٹے ہیں جس نے ایسا گمان کیا اس نے خدا کو محمول (اٹھایا ہوا) قرار دیا اور مخلوق کی صفت سے خدا کو موصوف کیا اور یہ لازم قرار دیا کہ جو چیز اٹھائی جاتی ہے اٹھانے والا اس سے ؟ ہوتا ہے میں نے پھر کہا اس کا مطلب آپؑ بیان فرمائیں۔ فرمایا خدا نے اپنے دین اور علم کو پانی پہ بار کیا (اس سے معلوم ہوا کہ مادیت میں اوّل مخلوق پانی ہے سب سے پہلے علم اور قدرتِ الٰہی کا اسی سے تعلق ہوا) قبل اس کے کہ زمین و آسمان یا جن والنس یا چاند سورج کو پیدا کرے۔ پس جب خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو اپنے سامنے حاضر کر کے پوچھا کہ بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟ پس سب سے پہلے رسولؐ اللہ گویا ہوئے پھر امیر المومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام نے کہا۔ تو ہمارا رب ہے خدا نے ان کو حامل قرار دیا۔ اپنے علم و دین کا پھر ملائکہ سے فرمایا۔ یہ لوگ میرے علم اور میرے دین کے حامل ہیں اور میری مخلوق ہیں۔ میری طرف سے امین ہیں اور ان سے سوال کیا جائے گا۔ پھر بنی آدم سے فرمایا۔ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرو اور ان لوگوں کی ولایت اور اطاعت کا انھوں نے کہا، سچا ہے اللہ ہمارا رب ہم نے اقرار کیا۔ خدا نے ملائکہ سے فرمایا۔ تم ان پر گواہ ہو۔ ملائکہ نے کہا ہم گواہ ہیں تاکہ یہ لوگ کل کو یہ نہ کہیں کہ ہم ان سے غافل تھے یا یہ کہہ دیں کہ اس سے پہلے ہمارے آبا و اجداد نے شرک کیا تھا اور ان کے بعد ہم ان کی اولاد قرار پائے تو کیا باطل پرستوں کے جرم میں تو ہم کو ہلاک کریگا۔ اے داؤد (راوی) ہماری ولایت بہت زیادہ تاکید کے ساتھ تھی۔

باب بست ویکم (۲۱)

بیان روح

(بَابُ الرُّوحِ)

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرُّوحِ الَّتِي فِي آدَمَ عليه السلام، قَوْلُهُ: «فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي» قَالَ: هٰذِهِ رُوحٌ مَخْلُوقَةٌ وَالرُّوحُ الَّتِي فِي عِيسَى مَخْلُوقَةٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روح آدم کے متعلق پوچھا جس کے لیے خدا نے فرمایا ہے نفخت فیہ من روحی، یہ روح بھی مخلوق ہے اور وہ روح بھی جو عیسیٰ علیہ السلام میں تھی

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَرُوحٌ مِنْهُ» قَالَ: هِيَ رُوحُ اللهِ مَخْلُوقَةٌ خَلَقَهَا اللهُ فِي آدَمَ وَعِيسَى.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا روح منہ (حضرت عیسیٰ) کے متعلق فرمایا وہ روح مخلوق ہے جس کو اللہ نے آدم و عیسیٰ میں پیدا کیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي» كَيْفَ هٰذَا النَّفْخُ؟ فَقَالَ: إِنَّ الرُّوحَ مُتَحَرِّكٌ كَالرِّيحِ وَإِنَّمَا سُمِّيَ رُوحاً لِأَنَّهُ اشْتَقَّ اسْمَهُ مِنَ الرِّيحِ وَإِنَّمَا أَخْرَجَهُ عَنْ لَفْظَةِ الرِّيحِ لِأَنَّ الْأَرْوَاحَ مُجَانِسَةٌ لِلرِّيحِ وَإِنَّمَا

أَضَافَهُ إِلَى نَفْسِهِ لِأَنَّهُ اصْطَفَاهُ عَلَى سَائِرِ الْأَرْوَاحِ؛ كَمَا قَالَ لِبَيْتٍ مِنَ الْبُيُوتِ: «بَيْتِي» وَلِرَسُولٍ مِنَ الرُّسُلِ: «خَلِيلِي» وَ أَشْبَاهُ ذٰلِكَ وَ كُلُّ ذٰلِكَ مَخْلُوقٌ مَصْنُوعٌ مُحْدَثٌ مَرْبُوبٌ مُدَبَّرٌ.

۳۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے کہ نفخت فیہ من روحی۔ میں نے جو نفخ کا ذکر ہے وہ نفخ کیوں کر ہوا۔ فرمایا۔ روح ہوا کی طرح متحرک ہے اسی لئے اس کا نام روح رکھا گیا ہے کیونکہ وہ ریح سے مشتق ہے اور یہ اس لئے کہ ارواح ریح کی ہم جنس ہیں اور روح کو اپنے نفس کی طرف نسبت دی ہے۔ کیونکہ اس کا اصطفا (انتخاب) کیا ہے تمام ارواح میں جیسے کہ گھروں میں سے ایک گھر کو رسولوں میں سے ایک رسول کو اپنا گھر اور اپنا خلیل اور اس کی مثل اور بھی ہیں لیکن یہ سب مخلوق ہیں حادث ہیں پرورش کئے ہوئے ہیں اور ان میں کسی مدبر کی تدبیر کا اثر ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَمَّا يَرْوُونَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَىٰ صُورَتِهِ، فَقَالَ: هِيَ صُورَةٌ مُحْدَثَةٌ مَخْلُوقَةٌ وَ اصْطَفَاهَا اللّٰهُ وَ اخْتَارَهَا عَلَىٰ سَائِرِ الصُّوَرِ الْمُخْتَلِفَةِ، فَأَضَافَهَا إِلَىٰ نَفْسِهِ، كَمَا أَضَافَ الْكَعْبَةَ إِلَىٰ نَفْسِهِ وَالرُّوحَ إِلَىٰ نَفْسِهِ، فَقَالَ: «بَيْتِي»، «وَ نَفَخْتُ مِنْ رُوحِي».

۴۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں۔ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے فرمایا خدا نے آدم کو حادث مخلوق بنایا ہے اور ان کی صورت کو انتخاب کیا ہے تمام مختلف صورتوں میں سے اور پھر اس کی نسبت اپنی طرف دی جیسے کہ کعبہ کو اپنی طرف نسبت دی اور فرمایا میرا گھر۔ اسی طرح فرمایا۔ میں نے اس میں اپنی روح کو پھونکا۔

باب بست ودوم (۲۲)

جوامع التوحید

(باب جوامع التوحید)

١ـ محمد بن أبي عبدالله و محمد بن يحيى جميعاً رفعاه إلى أبي عبدالله عليه السلام أنّ أمير المؤمنين عليه السلام استنهض الناس في حرب معاوية في المرّة الثانية، فلمّا حشد الناس قام خطيباً، فقال:

الحمد لله الواحد الأحد الصمد المتفرّد الذي لا من شيء كان ولا من شيء خلق ما كان، قدرة بان بها من الأشياء و بانت الأشياء منه، فليست له صفة تنال ولا حدّ تضرب له فيه الأمثال، كلّ دون صفاته تحبير اللغات و ضلّ هناك تصاريف الصفات و حار في ملكوته عميقات مذاهب التفكير و انقطع دون الرسوخ في علمه جوامع التفسير و حال دون غيبه المكنون حجب من الغيوب، تاهت في أدنى أدانيها طامحات العقول في لطيفات الأمور.

فتبارك الله الذي لا يبلغه بعد الهمم ولا يناله غوص الفطن و تعالى الذي ليس له وقت معدود ولا أجل ممدود ولا نعت محدود، سبحان الذي ليس له أوّل مبتدأ ولا غاية منتهى ولا آخر يفنى، سبحانه هو كما وصف نفسه والواصفون لا يبلغون نعته، وحدّ الأشياء كلّها عند خلقه، إبانة لها من شبهه و إبانة له من شبهها، لم يحلل فيها فيقال: هو فيها كائن، ولم ينأ عنها فيقال: هو منها بائن، ولم يخل منها فيقال له: أين، لكنّه سبحانه أحاط بها علمه و أتقنها صنعه و أحصاها حفظه، لم يعزب عنه خفيّات غيوب الهواء ولا غوامض مكنون ظلم الدجى ولا ما في السماوات العلى إلى الأرضين السفلى، لكلّ شيء منها حافظ و رقيب و كلّ شيء منها بشيء محيط والمحيط بما أحاط منها.

الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَا يُغَيِّرُهُ صُرُوفُ الْأَزْمَانِ وَلَا يَتَكَأَّدُهُ صُنْعُ شَيْءٍ كَانَ ، إِنَّمَا قَالَ لِمَا شَاءَ : كُنْ فَكَانَ ، ابْتَدَعَ مَا خَلَقَ بِلَا مِثَالٍ سَبَقَ وَلَا تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَ كُلُّ صَانِعِ شَيْءٍ فَمِنْ شَيْءٍ صَنَعَ وَ اللَّهُ لَا مِنْ شَيْءٍ صَنَعَ مَا خَلَقَ وَ كُلُّ عَالِمٍ فَمِنْ بَعْدِ جَهْلٍ تَعَلَّمَ وَاللَّهُ لَمْ يَجْهَلْ وَ لَمْ يَتَعَلَّمْ ، أَحَاطَ بِالْأَشْيَاءِ عِلْماً قَبْلَ كَوْنِهَا ، فَلَمْ يَزْدَدْ بِكَوْنِهَا عِلْماً ؛ عِلْمُهُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُكَوِّنَهَا كَعِلْمِهِ بَعْدَ تَكْوِينِهَا ، لَمْ يُكَوِّنْهَا لِتَشْدِيدِ سُلْطَانٍ وَلَا خَوْفٍ مِنْ زَوَالٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَلَا اسْتِعَانَةٍ عَلَى ضِدٍّ مُنَاوٍ، وَلَا نِدٍّ مُكَاثِرٍ، وَلَا شَرِيكٍ مُكَابِرٍ ، لٰكِنْ خَلَائِقُ مَرْبُوبُونَ وَ عِبَادٌ دَاخِرُونَ.

فَسُبْحَانَ الَّذِي لَا يَؤُودُهُ خَلْقُ مَا ابْتَدَأَ وَلَا تَدْبِيرُ مَا بَرَأَ وَلَا مِنْ عَجْزٍ وَلَا مِنْ فَتْرَةٍ بِمَا خَلَقَ اكْتَفَى، عَلِمَ مَا خَلَقَ وَخَلَقَ مَا عَلِمَ ، لَا بِالتَّفْكِيرِ فِي عِلْمٍ حَادِثٍ أَصَابَ مَا خَلَقَ، وَلَا شُبْهَةٍ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيمَا لَمْ يَخْلُقْ ، لٰكِنْ قَضَاءٌ مُبْرَمٌ وَ عِلْمٌ مُحْكَمٌ وَأَمْرٌ مُتْقَنٌ ، تَوَحَّدَ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ خَصَّ نَفْسَهُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَ اسْتَخْلَصَ بِالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ ، وَ تَفَرَّدَ بِالتَّوْحِيدِ وَالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ ، وَ تَوَحَّدَ بِالتَّحْمِيدِ وَ تَمَجَّدَ بِالتَّمْجِيدِ ، وَ عَلَا عَنِ اتِّخَاذِ الْأَبْنَاءِ ، وَ تَطَهَّرَ وَ تَقَدَّسَ عَنْ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ ، وَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مُجَاوَرَةِ الشُّرَكَاءِ ، فَلَيْسَ لَهُ فِيمَا خَلَقَ ضِدٌّ وَلَا لَهُ فِيمَا مَلَكَ نِدٌّ وَلَمْ يَشْرَكْهُ فِي مُلْكِهِ أَحَدٌ ، الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْمُبِيدُ لِلْأَبَدِ وَالْوَارِثُ لِلْأَمَدِ ، الَّذِي لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَحْدَانِيّاً أَزَلِيّاً ، قَبْلَ بَدْءِ الدُّهُورِ وَ بَعْدَ صُرُوفِ الْأُمُورِ ، الَّذِي لَا يَبِيدُ وَلَا يَنْفَدُ ؛ بِذٰلِكَ أَصِفُ رَبِّي فَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ، مِنْ عَظِيمٍ مَا أَعْظَمَهُ ، وَ مِنْ جَلِيلٍ مَا أَجَلَّهُ ، وَ مِنْ عَزِيزٍ مَا أَعَزَّهُ ، وَ تَعَالَى عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوّاً كَبِيراً .

وَ هٰذِهِ الْخُطْبَةُ مِنْ مَشْهُورَاتِ خُطَبِهِ ؑ حَتّٰى لَقَدِ ابْتَذَلَهَا الْعَامَّةُ وَ هِيَ كَافِيَةٌ لِمَنْ طَلَبَ عِلْمَ التَّوْحِيدِ إِذَا تَدَبَّرَهَا وَفَهِمَ مَا فِيهَا ، فَلَوِ اجْتَمَعَ أَلْسِنَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَيْسَ فِيهَا لِسَانُ نَبِيٍّ عَلَى أَنْ يُبَيِّنُوا التَّوْحِيدَ بِمِثْلِ مَا أَتَى بِهِ - بِأَبِي وَ أُمِّي - مَا قَدَرُوا عَلَيْهِ وَلَوْلَا إِبَانَتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ يَسْلُكُونَ سَبِيلَ التَّوْحِيدِ ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ: «لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ» فَنَفَى بِقَوْلِهِ: «لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ» مَعْنَى الْحُدُوثِ وَ كَيْفَ أَوْقَعَ عَلَى مَا أَحْدَثَهُ صِفَةَ الْخَلْقِ

وَالإِخْتِرَاعَ بِلاَ أَصْلٍ وَلاَ مِثَالٍ، نَفْياً لِقَوْلِ مَنْ قَالَ: إِنَّ الأَشْيَاءَ كُلَّهَا مُحْدَثَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ إِبْطَالاً لِقَوْلِ الثَّنَوِيَّةِ الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّهُ لاَيُحْدِثُ شَيْئاً إِلاَّ مِنْ أَصْلٍ[1] وَلاَيُدَبِّرُ إِلاَّ بِاحْتِذَاءِ مِثَالٍ، فَدَفَعَ عليه السلام بِقَوْلِهِ: «لاَمِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ» جَمِيعَ حُجَجِ الثَّنَوِيَّةِ وَ شُبَهِهِمْ، لِأَنَّ أَكْثَرَ مَا يَعْتَمِدُ الثَّنَوِيَّةُ فِي حُدُوثِ الْعَالَمِ أَنْ يَقُولُوا لاَيَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ الْخَالِقُ خَلَقَ الأَشْيَاءَ مِنْ شَيْءٍ أَوْمِنْ لاَشَيْءٍ فَقَوْلُهُمْ مِنْ شَيْءٍ خَطَأٌ وَ قَوْلُهُمْ مِنْ لاَشَيْءٍ مُنَاقَضَةٌ وَإِحَالَةٌ، لِأَنَّ «مِنْ» تُوجِبُ شَيْئاً وَ «لاَشَيْءَ» تَنْفِيهِ، فَأَخْرَجَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام هٰذِهِ اللَّفْظَةَ عَلَى أَبْلَغِ الأَلْفَاظِ وَأَصَحِّهَا فَقَالَ عليه السلام: لاَمِنْ شَيْءٍ خَلَقَ مَا كَانَ، فَنَفَى «مِنْ» إِذْ كَانَتْ تُوجِبُ شَيْئاً وَنَفَى الشَّيْءَ إِذْكَانَ كُلُّ شَيْءٍ مَخْلُوقاً مُحْدَثاً، لاَمِنْ أَصْلٍ أَحْدَثَهُ الْخَالِقُ، كَمَا قَالَتِ الثَّنَوِيَّةُ: إِنَّهُ خَلَقَ مِنْ أَصْلٍ قَدِيمٍ فَلاَ يَكُونُ تَدْبِيرٌ إِلاَّ بِاحْتِذَاءِ مِثَالٍ.

ثُمَّ قَوْلُهُ عليه السلام: «لَيْسَتْ لَهُ صِفَةٌ تُنَالُ وَلاَحَدٌّ تُضْرَبُ لَهُ فِيهِ الأَمْثَالُ، كَلَّ دُونَ صِفَاتِهِ تَحْبِيرُ اللُّغَاتِ» فَنَفَى عليه السلام أَقَاوِيلَ الْمُشَبِّهَةِ حِينَ شَبَّهُوهُ بِالسَّبِيكَةِ وَالْبَلُّورَةِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَقَاوِيلِهِمْ مِنَ الطُّولِ وَالإِسْتِوَاءِ وَ قَوْلِهِمْ مَتَى مَالَمْ تَعْقِدِ الْقُلُوبُ مِنْهُ عَلَى كَيْفِيَّةٍ وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَى إِثْبَاتِ هَيْئَةٍ لَمْ تَعْقِلْ شَيْئاً فَلَمْ تُثْبِتْ صَانِعاً؛ فَفَسَّرَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ وَاحِدٌ بِلاَ كَيْفِيَّةٍ وَ أَنَّ الْقُلُوبَ تَعْرِفُهُ بِلاَتَصْوِيرٍ وَلاَ إِحَاطَةٍ.

ثُمَّ قَوْلُهُ عليه السلام: «الَّذِي لاَيَبْلُغُهُ بُعْدُ الْهِمَمِ وَلاَيَنَالُهُ غَوْصُ الْفِطَنِ وَ تَعَالَى الَّذِي لَيْسَ لَهُ وَقْتٌ مَعْدُودٌ وَلاَأَجَلٌ مَمْدُودٌ وَلاَنَعْتٌ مَحْدُودٌ»، ثُمَّ قَوْلُهُ عليه السلام: «لَمْ يَحْلُلْ فِي الأَشْيَاءِ فَيُقَالَ: هُوَ فِيهَا كَائِنٌ وَلَمْ يَنْأَ عَنْهَا فَيُقَالَ: هُوَمِنْهَا بَائِنٌ» فَنَفَى عليه السلام بِهَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ صِفَةَ الأَعْرَاضِ وَالأَجْسَامِ لِأَنَّ مِنْ صِفَةِ الأَجْسَامِ التَّبَاعُدَ وَالْمُبَايَنَةَ وَ مِنْ صِفَةِ الأَعْرَاضِ الْكَوْنَ فِي الأَجْسَامِ بِالْحُلُولِ عَلَى غَيْرِمُمَاسَّةٍ، وَمُبَايَنَةَ الأَجْسَامِ عَلَى تَرَاخِي الْمَسَافَةِ.

ثُمَّ قَالَ عليه السلام: «لٰكِنْ أَحَاطَ بِهَا عِلْمُهُ وَ أَتْقَنَهَا صُنْعُهُ» أَيْ هُوَ فِي الأَشْيَاءِ بِالإِحَاطَةِ وَالتَّدْبِيرِ وَ عَلَى غَيْرِ مُلاَمَسَةٍ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے دوسری بار (بعد جنگ صفین) لوگوں کو معاویہ سے لڑنے کے لئے ابھارنا چاہا تو لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ حمد ہے اس خدا کی جو واحد و یگانہ اور بے نیاز و تنہا ہے وہ نہ کسی چیز سے بنا ہے اور نہ کسی مادہ سے خلق ہوا ہے وہ قدرتِ محض ہے وہ اشیاء سے الگ ذات ہے اور اشیاء اس سے الگ ہیں اس کی صفت کا ادراک نہیں ہوتا نہ کوئی ایسی تعریف ہے کہ اس کی مثال بیان کی جائے۔ تھک کر رہ گئی ہے اس کی صفات کے بیان میں اہلِ زبان کی طاقتِ لسانی اور گم ہو گئے اللہ کے بارے میں ان صفات کے خصوصیات و اقسام جو لوگوں کے اذہان میں ہے اور حیران ہو کر رہ گئیں اس کی قدرت کے بارے میں غور و فکر کی گہرائیاں (یعنی قدرت باری کے اقسام پر غور کرنے سے ایسے حیران و سرگرداں ہوئے کہ آخر گمراہ ہو کر منکر قدرت ہو گئے) اور اس کے علم کے بارے میں وہ تمام صفات عاجز و درماندہ ہو گئے جو بڑے وسیع المعنی تھے اور اس کے چھپے ہوئے اسرار تک غیب کے بہت سے پردے حائل ہیں یعنی اس کے رازہائے قدرت کو انسانی عقول پا نہیں سکتیں اور اس کے لطیف و نازک امور کے دریافت کرنے میں دور رس عقول حیران ہو کر رہ گئیں۔

پاک ہے وہ اللہ کہ ہمتوں کی دوریاں اس تک نہیں پہنچ سکتیں اور عقل و شعور کی گہرائیاں اس کو پا نہیں سکتیں صاحب عظمت و بزرگی ہے وہ ذات جس کیلئے نہ شمار میں آنے والا وقت ہے اور نہ کوئی لمبی مدت، اس کی صفات بغیر انبیاء کے بتائے کوئی بتا نہیں سکتا وہ ایسا اوّل ہے کہ اس سے پہلے کچھ نہیں وہ ایسا آخر ہے کہ اس سے آخر کوئی نہیں وہ پاک ذات ویسی ہی ہے جیسی اس نے اپنے نفس کی تعریف خود کی ہے ورنہ تعریف کرنے والے اس کی تعریف کو پا نہیں سکتے۔ تمام اشیاء کی حد اس تک ختم ہو جاتی ہے وہ ان سب سے جدا ہے اور ان میں حلول کئے ہوئے نہیں کہ کہا جائے کہ وہ فلاں شئے کے اندر ہے اور نہ دور ہے کہ کہا جائے وہ ان سے جدا ہے کوئی جگہ اس سے خالی نہیں کہ کہا جائے کہ وہ وہاں ہے بلکہ اس پاک ذات کا علم ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کی صنعت کو مضبوط بنائے ہوئے ہے اور اس کا حفظ ان کا احصا کئے ہوئے ہے کہ ہوا کی باریک سے باریک پوشیدگیاں اس پر پوشیدہ نہیں اور تاریک راتوں کی ہر شئے اس پر ظاہر ہے آسمانوں کی بلندیوں سے لے کر زمین کی نیچائی تک وہ ہر شئے کا محافظ و نگہبان ہے اس کا علم ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ واحد و احد و صمد ہے۔ زمانوں کی گردشیں اس میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرتیں اور نہ کسی شئے کی صنعت اسے تھکاتی ہے وہ کسی شئے کو خلق کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس ہو جاتی ہے اور اس نے بغیر کسی سابق مثال کے ہر شئے کو ایجاد کیا اور نہ اسے کوئی تکان محسوس ہوئی اور نہ رنج پہنچا۔ اس کے سوا

ہر صانع جو کچھ بناتا ہے وہ کسی صنعت کو پیش نظر رکھ کر بناتا ہے اور ہر عالم جہالت کے بعد عالم ہوتا ہے اور اللہ کبھی جاہل نہ تھا اور نہ کبھی حصول علم کا محتاج ہوا اس کا علم ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اشیاء کے پیدا ہونے سے پہلے وہ ان کا عالم ہے ان کے پیدا ہونے سے اس کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا اس کا علم قبل تکوین بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ ان کی اشیاء کی تکوین کے بعد اس نے چیزوں کو پیدا نہیں کیا۔ اپنی سلطنت کو مضبوط بنانے کے لئے نہ خوف زوال و نقصان سے اسے کسی حملہ آور دشمن کے مقابل مدد کی ضرورت نہیں اور نہ کسی ساتھی اور شریک کی۔ تمام مخلوق کا رب وہی ہے اور سب اس کے سامنے ذلیل و حقیر ہیں۔

پاک و منزہ ہے وہ ذات جسے نہیں تھکاتا۔ ابتداً کسی چیز کا پیدا کرنا اور نہ تدبیر کرنا اس مخلوق کی جس کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اس نے خلق کیا۔ نہ اس میں عجز کو دخل ہے نہ سستی کو جو اس نے پیدا کیا اس کا علم رکھتا ہے اور جو علم رکھتا ہے اس کو پیدا کیا علم حادث میں اسے فکر کی ضرورت نہیں۔ جو پیدا کیا اس میں نہ غلطی کا امکان ہے نہ شبہ کی گنجائش جو کچھ اس کا حکم ہے امر لازم ہے علم محکم اور امر متقن ہے وہ اکیلا رب ہے اس نے اپنے نفس کو وحدانیت سے خالص کیا ہے اور مجد و ثنا کو اپنے لئے رکھا ہے وہ یکتا و یگانہ ہے توحید و بزرگی و شان میں وہ واحد ہے حمد کرنے کے ساتھ بزرگ ہے اپنی عظمت کے ساتھ وہ بزرگ و برتر ہے کہ اس کے اولاد ہو اور پاک و پاکیزہ ہے اس سے کہ اس سے عورتوں کی مجامعت ہو یا شرکار کی مصاجت ہو۔ نہ کوئی اس کی ضد ہے نہ کوئی اس کی مثل ہے اس کے ملک میں کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ وہ واحد و یگانہ ہے بے نیاز ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یکتائی والا ہے ازلی ہے زمانوں کی ابتداء سے قبل ہے اور امور دنیا کی گردش کے بعد ہے وہ نہ ہلاک ہونے والا ہے نہ ختم ہونے والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی شان سب سے عظیم ہے وہ بڑا جلیل الشان ہے اور سب سے زیادہ عزیز ہے ظالم لوگ جو کچھ اس کے متعلق کہتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔

یہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبوں میں سے ایک خطبہ ہے یہاں تک کہ دشمنوں نے اسے حقارت کی نظر سے دیکھا ہے حالانکہ وہ کافی ہے اس شخص کے لئے جو علم توحید کا طالب ہو بشرطیکہ اس میں غور و فکر کرے اور اس کے معانی مطالب کو سمجھے۔ اگر نبیؐ کو چھوڑ کر دنیا کے تمام جن و انس جمع ہو کر مسائل توحید بیان کریں تو ایسا واضح اور مکمل بیان کرنے پر ہرگز قادر نہ ہوں گے اگر امیر المومنین علیہ السلام ان مسائل کو بیان نہ فرماتے تو لوگ جانتے ہی نہیں کہ توحید کا راستہ کدھر ہے تم نے حضرت کے اس قول پر غور نہیں کیا کہ وہ کسی چیز سے پیدا نہیں ہوا اور نہ اس کو پیدا کرنے کے لئے کسی نے

پہلے سے ہونے کی ضرورت تھی اس قول سے ثابت ہوا کہ ذات باری تعالی حادث نہیں بلکہ قدیم ہے اور اس کے سوا جتنی مخلوق ہے وہ سب حادث ہے خدا کی تمام ایجادات بغیر کسی نمونہ کو سامنے رکھے ہوئے ہے امیرالمومنین کے اس قول سے نفی ہوئی اس عقیدہ کی کہ شیائے عالم میں ایک چیز نے دوسری کو پیدا کیا ہے اور ابطال ہے دو خدا ہونے کے عقیدہ کا جنھوں نے یہ گمان کیا ہے کہ کوئی چیز نہیں پیدا ہوتی مگر کسی اصل سے اور نہیں تدبیر کی جاتی اس میں مگر جب کہ اس کے مقابل کوئی مثال ہو۔ پس حضرت کے اس ارشاد نے لامن شیٔ خلق ماکان ثنویہ (دو خدا ماننے والوں) کی تمام دلیلوں کو باطل کر دیا کیوں کہ حدوث عالم میں اکثر ثنویہ فرقہ والے اس عقیدہ کے ہیں کہ خالق کے لئے ضروری ہے خلق اشیاء کسی شے سے کرے (یعنی مادہ اس کی ذات کے ساتھ ہونا چاہیئے) یا کسی ایسی چیز سے جو لاشے ہے۔ پس ان کا من شئے (کسی چیز سے پیدا کرنا) کہنا غلطی ہے اور من لاشے کہنا۔ دوسرے عقیدے کی ضد اور محال ہے کیونکہ من شئے تو وجود خلق کسی شے سے واجب ہوگا اور من لاشے سے نفی لازم آئے گی امیرالمومنین علیہ السلام نے نہایت بلیغ الفاظ میں اس عقیدہ کا ابطال کیا بایں طور کر فرمایا۔ لامن شیٔ خلق ماکان، پس اس سے نفی ہوئی ثنویہ کے اس عقیدہ کی کہ خدا نے ہر شے کو ایک مادہ سے پیدا کیا ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قدیم و قائم ہے۔ پھر حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا اس کے لئے کوئی صفت ایسی نہیں کہ عقول پالیں اور نہ کوئی ایسی حد ہے کہ اس کی مثال دی جائے۔ اس کی صفات کے معاملے میں لوگوں کی زبانیں قاصر ہیں حضرت نے نفی کی ہے مشبہ کے اقوال کی۔ جبکہ انھوں نے تشبیہ دی ہے خدا کو پگھلی ہوئی چاندی اور بلور وغیرہ سے اور رد کیا ان کی باتوں کو خدا کے طول و عرض کے متعلق اور تردید کی ان کے اس قول کی کہ جب تک قلوب انسانی کی وابستگی خدا کی کسی کیفیت اور اثبات ہیئت سے نہ ہوگی وجود صانع ثابت نہ ہوگا۔ امیرالمومنین نے بیان فرمایا کہ وہ واحد ہے بغیر کسی کیفیت کے اور قلوب اس کو بغیر کسی صورت اور حد کے پہچانتے ہیں۔

پھر امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ وہ ہے کہ بلند سے بلند ہمتیں اس تک نہیں پہنچ سکتیں اور نہ عقل و فہم کی گہرائیاں اس کو پاسکتی ہیں اس کے لئے شمار کیا ہوا کوئی وقت ہے اور نہ کوئی صفت معین ہے یعنی اس کی ذات کے ساتھ کوئی صفت محدود صورت میں نہیں ہے پھر فرمایا۔ وہ اشیاء میں حلول کئے ہوئے نہیں۔ اس لئے اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ فلاں شئے کے اندر ہے اور نہ وہ اشیاء سے دور ہے پس اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ فلاں شے سے جدا ہے امیرالمومنین نے ان دو کلموں سے اس سے اعراض و اجسام کی نفی کر دی۔ کیونکہ اجسام کی صفت ایک دوسرے سے دور

ہونا اور الگ رہنا ہے اور اعراض کی صفت ہے کہ اجسام کے اندر حلول کئے ہوئے ہوں اور اجسام سے الگ نہ ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ اس کا علم تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کی صنعت نے ہر شے کو مضبوط کیا ہے اشیاء میں احاطہ و تدبیر سے پایا جاتا ہے نہ کہ ان سے متصل ہو کر۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّ ثَنَاؤُهُ، سُبْحَانَهُ وَ تَقَدَّسَ وَ تَفَرَّدَ وَ تَوَحَّدَ وَلَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَ هُوَ الْأَوَّلُ وَ الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ فَلَا أَوَّلَ لِأَوَّلِيَّتِهِ، رَفِيعاً فِي أَعْلَى عُلُوِّهِ، شَامِخُ الْأَرْكَانِ، رَفِيعُ الْبُنْيَانِ، عَظِيمُ السُّلْطَانِ، مُنِيفُ الْآلَاءِ، سَنِيُّ الْعَلْيَاءِ[1] الَّذِي عَجَزَ الْوَاصِفُونَ عَنْ كُنْهِ صِفَتِهِ وَلَا يُطِيقُونَ حَمْلَ مَعْرِفَةِ إِلٰهِيَّتِهِ وَلَا يَحُدُّونَ حُدُودَهُ، لِأَنَّهُ بِالْكَيْفِيَّةِ لَا يُتَنَاهَى إِلَيْهِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ہے اس کا ذکر بلند ہے اور اس کی ثنا بزرگ ہے وہ لائق تسبیح و تقدیس ہے واحد و یکتا ہے۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ ظاہر ہے وہ باطن ہے وہ اوّل ہے مگر اس کی اولیت کی ابتدا نہیں وہ اپنے مرتبہ میں سب سے بلند ہے بلند ارکان اور بلند بنیاد اور عظیم قوت والا نعمتوں کا عام کرنے والا۔ تعریف کرنے والے اس کی صفت کی حقیقت بیان کرنے میں عاجز ہیں اور اس کی الٰہیت کی معرفت کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے اختیار کو محدود نہیں کر سکتے کیونکہ کیفیت (تغیر و تبدل) کا اس سے تعلق نہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ جَمِيعاً، عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ قَالَ: ضَمَّنِي وَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام الطَّرِيقُ فِي مُنْصَرَفِي مِنْ مَكَّةَ إِلَى خُرَاسَانَ وَ هُوَ سَائِرٌ إِلَى الْعِرَاقِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنِ اتَّقَى اللهَ يُتَّقَى، وَ مَنْ أَطَاعَ اللهَ يُطَاعُ، فَتَلَطَّفْتُ فِي الْوُصُولِ إِلَيْهِ، فَوَصَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: يَا فَتْحُ! مَنْ أَرْضَى الْخَالِقَ لَمْ يُبَالِ بِسَخَطِ الْمَخْلُوقِ وَ مَنْ أَسْخَطَ الْخَالِقَ فَقَمِنٌ أَنْ يُسَلِّطَ اللهُ عَلَيْهِ سَخَطَ

الْمَخْلُوقِ وَ إِنَّ الْخَالِقَ لَا يُوصَفُ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ وَأَنَّى يُوصَفُ الَّذِي تَعْجِزُ الْحَوَاسُّ أَنْ تُدْرِكَهُ وَ الْأَوْهَامُ أَنْ تَنَالَهُ وَالْخَطَرَاتُ أَنْ تَحُدَّهُ، وَالْأَبْصَارُ عَنِ الْإِحَاطَةِ بِهِ، جَلَّ عَمَّا وَصَفَهُ الْوَاصِفُونَ وَ تَعَالَىٰ عَمَّا يَنْعَتُهُ النَّاعِتُونَ، نَأَىٰ فِي قُرْبِهِ وَ قَرُبَ فِي نَأْيِهِ فَهُوَ فِي نَأْيِهِ قَرِيبٌ وَفِي قُرْبِهِ بَعِيدٌ، كَيَّفَ الْكَيْفَ فَلَا يُقَالُ: كَيْفَ؟ وَ أَيَّنَ الْأَيْنَ فَلَا يُقَالُ: أَيْنَ؟ إِذْ هُوَ مُنْقَطِعُ الْكَيْفُوفِيَّةِ وَالْأَيْنُونِيَّةِ.

۳۔ فتح بن یزید جرجانی سے منقول ہے کہ جب میں مکہ سے خراسان واپس ہو رہا تھا تو امام رضا علیہ السلام سے راہ میں ملاقات ہوئی میں نے حضرت سے سنا جو اللہ سے ڈرتا ہے لوگ اس سے ڈرتے ہیں اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں میں نے چونکہ پورا مطلب نہیں سمجھا تھا لہذا دوسرے وقت حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا۔ اے فتح! جو خدا کو راضی رکھتا ہے وہ مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا اور جس نے خالق کو ناراض کیا تو خدا ناراض مخلوق کو اس پر مسلط کرتا ہے خالق کی تعریف ویسی ہی کرنی چاہیئے جیسی خود اس نے اپنی تعریف کی ہے کہاں تعریف ہو سکتی ہے اس ذات کی جس کے ادراک سے حواس عاجز ہیں اور اوہام اس کو پا نہیں سکتے خطرات قلبی اس کی حد بندی کر نہیں سکتے بینائیاں اسکو دیکھنے سے قاصر ہیں تعریف کرنے والے جتنی اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی شان اس سے کہیں بلند و برتر ہے وہ باوجود قریب ہونے کے دور ہے اور باوجود دور ہونے کے قریب ہے دوری میں قربت اور قربت میں دوری ہے وہ کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے پس کسی کیفیت سے اس کا کیا تعلق؟ وہ جگہ کا پیدا کرنے والا ہے پس وہ کسی جگہ میں کیوں ہو اس کے لئے نہ کیفیت ہے نہ مکانیت۔

۴۔ محمد بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَخْطُبُ عَلَىٰ مِنْبَرِ الْكُوفَةِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ذِعْلِبٌ ذُو لِسَانٍ بَلِيغٍ فِي الْخُطَبِ، شُجَاعُ الْقَلْبِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ! هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: وَيْلَكَ يَا ذِعْلِبُ! مَا كُنْتُ أَعْبُدُ رَبّاً لَمْ أَرَهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ! كَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: وَيْلَكَ يَا ذِعْلِبُ! لَمْ تَرَهُ الْعُيُونُ بِمُشَاهَدَةِ الْأَبْصَارِ وَلٰكِنْ رَأَتْهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ، وَيْلَكَ يَا ذِعْلِبُ! إِنَّ رَبِّي لَطِيفُ اللَّطَافَةِ لَا يُوصَفُ بِاللُّطْفِ، عَظِيمُ الْعَظَمَةِ لَا يُوصَفُ بِالْعِظَمِ

كبير الكبرياء لا يوصف بالكبر، جليل الجلالة لا يوصف بالغلظ، قبل كل شيء لا يقال شيء قبله، وبعد كل شيء لا يقال له بعد، شاء الأشياء لا بهمة، درّاك لا بخديعة، في الأشياء كلها غير متمازج بها ولا بائن منها، ظاهر لا بتأويل المباشرة، متجلّ لا باستهلال رؤية، ناءٍ لا بمسافة، قريب لا بمداناة، لطيف لا بتجسم، موجود لا بعد عدم، فاعل لا باضطرار، مقدّر لا بحركة، مريد لا بهمامة، سميع لا بآلة، بصير لا بأداة، لا تحويه الأماكن ولا تضمّنه الأوقات ولا تحدّه الصفات ولا تأخذه السنات، سبق الأوقات كونه والعدم وجوده والابتداء أزله، بتشعيره المشاعر عُرف أن لا مشعر له، وبتجهيره الجواهر عُرف أن لا جوهر له، وبمضادّته بين الأشياء عُرف أن لا ضدّ له، وبمقارنته بين الأشياء عُرف أن لا قرين له، ضادّ النور بالظلمة واليبس بالبلل والخشن باللين والصرد بالحرور، مؤلّف بين متعادياتها ومفرّق بين متدانياتها، دالّة بتفريقها على مفرّقها وبتأليفها على مؤلّفها، وذلك قوله تعالى: «ومن كل شيء خلقنا زوجين لعلكم تذكّرون» ففرّق بين قبل وبعد ليُعلم أن لا قبل له ولا بعد له، شاهدة بغرائزها أن لا غريزة لمغرزها، مخبرة بتوقيتها أن لا وقت لموقّتها، حجب بعضها عن بعض ليُعلم أن لا حجاب بينه وبين خلقه، كان ربّاً إذ لا مربوب وإلهاً إذ لا مألوه وعالماً إذ لا معلوم وسميعاً إذ لا مسموع.

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام منبر کوفہ پر خطبہ بیان فرما رہے تھے کہ ذعلب نامی ایک مرد بلیغ اور دلیر تھا۔ کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیر المومنین کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر میں بن دیکھے کی عبادت کیسے کرتا۔ اس نے پوچھا پھر آپ نے اس کو کیسا دیکھا فرمایا۔ اے ذعلب اس کو ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ اس کو قلب نے حقائق ایمان کے ساتھ دیکھا ہے وائے ہو تجھ پر اے ذعلب میرا رب بڑا لطیف ہے لیکن ایسی لطافت نہیں کہ بیان میں آسکے اور بڑی عظمت والا ہے لیکن ایسی عظمت نہیں جس کا وصف بیان ہو سکے وہ صاحب کبر و کبریا ہے لیکن نہ ایسا کہ اس کا تکبر بیان میں آسکے وہ ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد ہے لیکن یہ نہیں کہا جاتا کہ کوئی شے اس کے بعد ہے اس نے اشیاء کو خلق کیا لیکن پانے والی ہمت سے نہیں نہ مکر و فریب کو اس کی مشیت میں راہ ہے وہ ہر شے میں ہے لیکن کسی چیز سے ملا ہوا نہیں اور نہ جدا

ہے ظاہر ہے لیکن اس طرح نہیں جیسے اجسام ظاہر ہوتے ہیں وہ روشن ہے لیکن یہ روشنی اس طرح نہیں دیکھی جاتی جسطرح چاند (ہلال) کو ابر دیر ہا تھ در کو کرد یکھتے ہیں وہ دور ہے مگر بلحاظ مسافت قریب ہے لیکن نہ بلحاظ جگہ لطیف ہے نہ بلحاظ جسم موجود ہے لیکن عدم کے بعد نہیں۔ فاعل ہے لیکن اضطراری صورت سے نہیں اور نہ ارادہ کی حرکت سے سننے والا ہے لیکن آلہ سے نہیں دیکھنے والا ہے لیکن کسی عضو سے نہیں، جگہیں اس کو گھیرتی نہیں، اوقات کے تعین کا اس سے تعلق نہیں، اس کی صفات کی حد نہیں نیند اور پلک کا اس سے تعلق نہیں، اس کا وجود اوقات سے قبل ہے اور عدم سے اس کے وجود کا تعلق نہیں، وہ ازلی ہے مشاعر یعنے حواس (چشم و گوش) اس کے خلق کرنے سے پہچانے گئے اور یہ جانا گیا کہ ان حواس کا اس سے تعلق نہیں اور جواہر (عناصر وغیرہ) اس کے پیدا کرنے سے ظاہر ہوئے وہ خود کوئی جوہر نہیں اور اشیاء کے درمیان تضاد نے بتایا کہ وہ کسی چیز کے قرین نہیں، جیسے نور کی ضد ظلمت، خشک کی تر، اور سخت کی نرم سرد کی گرم۔ وہ ضد قوتوں کو ایک دوسرے سے ملانے والا ہے اور ملی ہوئی کو جدا کرنے والا ہے اور ان کا الگ ہونا اس کی دلیل ہے کہ کوئی ان کا جدا کرنے والا ہے اور ان کا ملانا اس کی دلیل ہے کہ کوئی انکا ملانے والا ہے فرماتا ہے اور ہر شے سے ہم نے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم یاد کرو، اس سے قبل اور بعد میں تفریق کی تاکہ لوگ جان لیں کہ نہ اس کے لئے قبل ہے نہ بعد اور متضاد چیزوں کو ملا کر ایک مزاج شخصی بنانا اس کی دلیل ہے کہ کوئی بنانے والا ہے اور اوقات معینہ کا ہونا دلیل ہے اس کی کہ وقت اور زمانہ کا پیدا کرنے والا کوئی ہے اور بعض چیز کا حجاب بننا بعض کے لئے اس کی دلیل ہے کہ خدا اور مخلوق کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور وہ رب تھا اس وقت بھی جب کوئی مربوب نہ تھا اور معبود تھا اس وقت بھی جب کوئی عبادت کرنے والا نہ تھا اور عالم تھا اس وقت بھی جب کوئی معلوم نہ تھا اور سننے والا تھا اس وقت بھی جبکہ کوئی مسموع نہ تھا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعِيسَى شَلَقَانُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ: عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَدَّعُونَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَالَمْ يَتَكَلَّمْ بِهِ قَطُّ، خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام النَّاسَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُلْهِمِ عِبَادَهُ حَمْدَهُ وَفَاطِرِهِمْ عَلَى مَعْرِفَةِ رُبُوبِيَّتِهِ الدَّالِّ عَلَى وُجُودِهِ بِخَلْقِهِ وَبِحُدُوثِ خَلْقِهِ عَلَى أَزَلِهِ وَبِاشْتِبَاهِهِمْ عَلَى أَنْ لَاشِبْهَ لَهُ، الْمُسْتَشْهِدِ

بآياته على قدرته، الممتنعة من الصفات ذاته، ومن الأبصار رؤيته، ومن الأوهام الإحاطة به؛ لا أمد لكونه ولا غاية لبقائه، لا تشمله المشاعر ولا تحجبه الحجب، والحجاب بينه وبين خلقه خلقه إياهم لامتناعه مما يمكن في ذواتهم ولإمكان مما يمتنع منه ولافتراق الصانع من المصنوع والحاد من المحدود والرب من المربوب، الواحد بلا تأويل عدد والخالق لا بمعنى حركة والبصير لا بأداة والسميع لا بتفريق آلة والشاهد لا بمماسة والباطن لا باجتنان والظاهر البائن لا بتراخي مسافة، أزله نهية لمجاول الأفكار ودوامه ردع لطامحات العقول، قد حسر كنهه نوافذ الأبصار وقمع وجوده جوائل الأوهام، فمن وصف الله فقد حده ومن حده فقد عده ومن عده فقد أبطل أزله ومن قال أين؟ فقد غياه ومن قال علام؟ فقد أخلا منه ومن قال فيم؟ فقد ضمنه.

۵۔ اسماعیل بن قتیبہ سے مروی ہے کہ میں اور عیسٰی بن شلقان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے کلام کی ابتدا یوں فرمائی کہ تعجب ہے ان لوگوں پر جو امیر المومنین کے متعلق ایسے کلام کو منسوب کرتے ہیں جو حضرت نے کبھی بیان ہی نہیں فرمایا۔ آپؑ نے کوفہ میں لوگوں کے سامنے بیان فرمایا کہ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے اپنے بندوں کے دلوں میں اپنی حمد کا الہام کیا اور اپنی ربوبیت کی معرفت پر ان کو پیدا کیا۔ اس کی مخلوق اس کے وجود کی دلیل ہے اور اس کی مخلوق کا حادث ہونا اس کے ازلی ہونے کا ثبوت اور مخلوق کا باہم مشابہ ہونا اس کی دلیل ہے کہ اس کی ذات کے لئے مشابہت نہیں۔ اس کی آیات اس کی قدرت کی گواہ ہیں، صفات سے اس کی ذات کا پتہ چلانا ممنوع ہے آنکھوں سے اس کی رویت ممکن نہیں اور اوہام اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس کے ہونے کی مدت نہیں، اس کی بقا کی کوئی حد نہیں، حواس اس کو پا نہیں سکتے، حجاب اس کو روک نہیں سکتے اور حجاب اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان مخلوق کا حادث ہونا بتلاتے ہیں کیونکہ جن چیزوں کا امکان مخلوق میں ہے خالق کی طرف ان کی نسبت منع ہے اور صانع و مصنوع اور محدود کرنے والے اور رب اور مربوب میں فرق ہے وہ واحد ہے لیکن عدد جیسا واحد نہیں، وہ خالق ہے لیکن کسی حرکت کے ساتھ نہیں۔ وہ دیکھنے والا ہے لیکن کسی آلہ و عضو سے نہیں۔ وہ سننے والا ہے مگر کسی آلہ کے ذریعہ سے نہیں وہ حاضر ہے لیکن چیز سے مس ہونے والا نہیں۔

وہ باطن ہے لیکن کسی چیز کے اندر چھپا نہیں الظاہر کے معنی یہ ہیں کہ وہ جدا ہے لیکن بلحاظ مسافت نہیں اس کا ازلی ہونا افکار کی جولانگاہ سے دور ہے اور اس کا دوام عقول انسانی کی دسترس سے باہر ہے دوررس بینائیاں اس کی کہنہ ذات تک پہنچنے سے عاجز ہیں اور تیز پرواز اوہام کو اس کے وجود نے بیکار بنا دیا ہے پس جس نے اوصاف مخلوق سے خالق کو موصوف کیا اس نے خدا کے لئے حد مقرر کر دی (کیونکہ مخلوق خدا کی ہر صفت کے لئے ایک حد ہے) اور جس نے اس کے لئے حد بندی کی۔ اس نے اسے شمار میں لے لیا (یعنی ایک خدا دوسرے مقام تیسرے جہات چوتھے وقت وغیرہ) اور جس نے اسے شمار کیا اس کی اوّلیت کو باطل قرار دیا جس نے کہا کہ وہ کہاں ہے تو اس نے گمراہی اختیار کی اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی زحمت کو اس سے متعلق کیا اور جس نے کہا کس طرح پر ہے اس نے ایک جگہ کو اس سے خالی اور جس نے کہا کس چیز میں ہے اس نے اس کو کسی چیز کے بیچ میں لے لیا۔

٦ ـ و رواه محمّد بن الحسين ، عن صالح بن حمزة ، عن فتح بن عبدالله مولى بني‌هاشم قال : كتبت إلى أبي إبراهيم عليه السلام أسأله عن شيء من التوحيد ، فكتب إليّ بخطّه : الحمد لله الملهم عباده حمده ـ وذكر مثل ما رواه سهل بن زياد إلى قوله ـ : و قمع وجوده جوائل الأوهام ـ ثمّ زاد فيه ـ : أوّل الديانة به معرفته و كمال معرفته توحيده و كمال توحيده نفي الصفات عنه ، بشهادة كلّ صفة أنّها غير الموصوف وشهادة الموصوف أنّه غير الصفة وشهادتهما جميعاً بالتثنية الممتنع منه الأزل ؛ فمن وصف الله فقدحدّه ومن حدّه فقدعدّه ، ومن عدّه فقدأبطل أزله ومن قال : كيف ؟ فقد استوصفه و من قال : فيم ؟ فقد ضمّنه و من قال على م ؟فقد جهله و من قال : أين؟ فقدأخلامنه ، ومن قال‌ماهو ؟فقدنعته‌ومن‌قال: إلى‌م ؟فقد غاياه ، عالم إذ لامعلوم وخالق إذ لامخلوق ورب إذلامربوب و كذلك يوصف ربّنا وفوق‌ما يصفه الواصفون .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے توحید کے بارے میں سوال کیا حضرت نے اپنے قلم سے جواب لکھا۔ سزاوار حمد ہے وہ ذات جس نے اپنے بندوں کو اپنی حمد کا الہام فرمایا۔ پھر فرمایا اس کے وجود نے عقول اور اوہام کی جولانیوں کو بیکار بنا دیا ہے پھر فرمایا دین میں سب سے پہلی چیز خدا کی معرفت ہے اور اس کی معرفت کا کمال اس کی توحید ہے اور کمال توحید صفات مخلوق کی اس سے نفی ہے ہر صفت اس پر گواہ ہے کہ وہ موصوف سے علیحدہ ہے اور یہ

دونوں اس پر گواہ ہیں کہ ازلی نہیں جس نے کیفیات سے خدا کی تعریف کی۔ اس نے خدا کے لئے حد بندی کر دی اور جس نے اسے محدود کیا اس نے گویا اسے گن لیا اور جس نے شمار کیا اس نے ازلی ہونے کو باطل قرار دیا جس نے اس کے متعلق کیونکر ہے سے سوال کیا اس نے مخلوق کے اوصاف سے موصوف کیا جس نے کہا کس چیز میں ہے اس نے اس کو بیچ میں لے لیا اور جس نے کہا کس چیز پر ہے وہ اس سے جاہل رہا اور جس نے کہا وہ کہاں ہے اس نے ایک جگہ کو اس سے خالی قرار دیا جس نے کہا وہ کیا ہے اس نے اس کی تعریف کرنی چاہی اور جس نے کہا کہاں تک ہے اس نے حد قائم کی وہ عالم تھا جبکہ کوئی معلوم نہ تھا وہ خالق تھا جبکہ کوئی مخلوق نہ تھی اور وہ اس وقت بھی رب تھا جب کوئی مربوب نہ تھا اس طرح ہمارے رب کا وصف بیان ہوتا ہے اس کی ذات وصف بیان کرنے والوں کے وصف سے بالاتر ہے۔

۷- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ وَغَيْرِهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) خُطْبَةً بَعْدَ الْعَصْرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِ صِفَتِهِ وَمَا ذَكَرَهُ مِنْ تَعْظِيمِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَقُلْتُ لِلْحَارِثِ: أَوَ مَا حَفِظْتَهَا؟ قَالَ: قَدْ كَتَبْتُهَا، فَأَمْلَاهَا عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، لِأَنَّهُ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ مِنْ إِحْدَاثِ بَدِيعٍ لَمْ يَكُنْ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ فَيَكُونَ فِي الْعِزِّ مُشَارِكاً، وَلَمْ يُولَدْ فَيَكُونَ مَوْرُوثاً هَالِكاً، وَلَمْ تَقَعْ عَلَيْهِ الْأَوْهَامُ فَتُقَدِّرَهُ شَبَحاً مَاثِلاً، وَلَمْ تُدْرِكْهُ الْأَبْصَارُ فَيَكُونَ بَعْدَ انْتِقَالِهَا حَائِلاً، الَّذِي لَيْسَتْ فِي أَوَّلِيَّتِهِ نِهَايَةٌ، وَلَا لِآخِرِيَّتِهِ حَدٌّ وَلَا غَايَةٌ، الَّذِي لَمْ يَسْبِقْهُ وَقْتٌ، وَلَمْ يَتَقَدَّمْهُ زَمَانٌ، وَلَا يَتَعَاوَرُهُ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ، وَلَا يُوصَفُ بِأَيْنٍ وَلَا بِمَ؟ وَلَا مَكَانٍ، الَّذِي بَطَنَ مِنْ خَفِيَّاتِ الْأُمُورِ، وَظَهَرَ فِي الْعُقُولِ بِمَا يُرَى فِي خَلْقِهِ مِنْ عَلَامَاتِ التَّدْبِيرِ، الَّذِي سُئِلَتِ الْأَنْبِيَاءُ عَنْهُ فَلَمْ تَصِفْهُ بِحَدٍّ وَلَا بِبَعْضٍ، بَلْ وَصَفَتْهُ بِفِعَالِهِ وَدَلَّتْ عَلَيْهِ بِآيَاتِهِ، لَا تَسْتَطِيعُ عُقُولُ الْمُتَفَكِّرِينَ جَحْدَهُ، لِأَنَّ مَنْ كَانَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فِطْرَتَهُ وَمَا فِيهِنَّ فَمَا بَيْنَهُنَّ وَهُوَ الصَّانِعُ لَهُنَّ، فَلَا مَدْفَعَ لِقُدْرَتِهِ، الَّذِي نَأَى مِنَ الْخَلْقِ فَلَا شَيْءَ كَمِثْلِهِ، الَّذِي خَلَقَ خَلْقَهُ لِعِبَادَتِهِ، وَأَقْدَرَهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ بِمَا جَعَلَ فِيهِمْ، وَقَطَعَ عُذْرَهُمْ بِالْحُجَجِ، فَعَنْ بَيِّنَةٍ هَلَكَ

مَنْ هَلَكَ وَ بِمَنِّهِ نَجَا مَنْ نَجَا وَلِلّٰهِ الْفَضْلُ مُبْدِءاً وَ مُعِيداً، ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ ـ وَلَهُ الْحَمْدُ ـ افْتَتَحَ الْحَمْدَ لِنَفْسِهِ وَخَتَمَ أَمْرَ الدُّنْيَا وَ مَحَلَّ الْآخِرَةِ بِالْحَمْدِ لِنَفْسِهِ، فَقَالَ: «وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ».

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللَّابِسِ الْكِبْرِيَاءَ بِلَا تَجْسِيدٍ وَالْمُرْتَدِي بِالْجَلَالِ بِلَا تَمْثِيلٍ وَالْمُسْتَوِي عَلَى الْعَرْشِ بِغَيْرِ زَوَالٍ وَالْمُتَعَالِي عَلَى الْخَلْقِ بِلَا تَبَاعُدٍ مِنْهُمْ وَلَا مُلَامَسَةٍ مِنْهُ لَهُمْ، لَيْسَ لَهُ حَدٌّ يُنْتَهَى إِلَى حَدِّهِ، وَلَا لَهُ مِثْلٌ فَيُعْرَفَ بِمِثْلِهِ، ذَلَّ مَنْ تَجَبَّرَ غَيْرَهُ وَصَغُرَ مَنْ تَكَبَّرَ دُونَهُ وَتَوَاضَعَتِ الْأَشْيَاءُ لِعَظَمَتِهِ وَانْقَادَتْ لِسُلْطَانِهِ وَعِزَّتِهِ وَكَلَّتْ عَنْ إِدْرَاكِهِ طُرُوفُ الْعُيُونِ وَ قَصُرَتْ دُونَ بُلُوغِ صِفَتِهِ أَوْهَامُ الْخَلَائِقِ، الْأَوَّلِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا قَبْلَ لَهُ وَالْآخِرِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا بَعْدَ لَهُ، الظَّاهِرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بِالْقَهْرِ لَهُ وَالْمُشَاهِدِ لِجَمِيعِ الْأَمَاكِنِ بِلَا انْتِقَالٍ إِلَيْهَا، لَا تَلْمِسُهُ لَامِسَةٌ وَلَا تُحِسُّهُ حَاسَّةٌ، هُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَ فِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ، أَتْقَنَ مَا أَرَادَ مِنْ خَلْقِهِ مِنَ الْأَشْبَاحِ كُلِّهَا، لَا بِمِثَالٍ سَبَقَ إِلَيْهِ وَلَا لُغُوبٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي خَلْقِ مَا خَلَقَ لَدَيْهِ، ابْتَدَأَ مَا أَرَادَ ابْتِدَاءَهُ وَ أَنْشَأَ مَا أَرَادَ إِنْشَاءَهُ، عَلَى مَا أَرَادَ مِنَ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، لِيَعْرِفُوا بِذٰلِكَ رُبُوبِيَّتَهُ وَ تَمَكَّنَ فِيهِمْ طَاعَتُهُ.

نَحْمَدُهُ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ كُلِّهَا، عَلَى جَمِيعِ نَعْمَائِهِ كُلِّهَا، وَنَسْتَهْدِيهِ لِمَرَاشِدِ أُمُورِنَا، وَ نَعُوذُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا وَنَسْتَغْفِرُهُ لِلذُّنُوبِ الَّتِي سَبَقَتْ مِنَّا وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، بَعَثَهُ بِالْحَقِّ نَبِيّاً دَالّاً عَلَيْهِ وَهَادِياً إِلَيْهِ، فَهَدَى بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ اسْتَنْقَذَنَا بِهِ مِنَ الْجَهَالَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً وَ نَالَ ثَوَاباً جَزِيلاً وَ مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُبِيناً وَ اسْتَحَقَّ عَذَاباً أَلِيماً؛ فَانْجَعُوا بِمَا يَحِقُّ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَ إِخْلَاصِ النَّصِيحَةِ وَ حُسْنِ الْمُؤَازَرَةِ وَ أَعِينُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ بِلُزُومِ الطَّرِيقَةِ الْمُسْتَقِيمَةِ وَ هَجْرِ الْأُمُورِ الْمَكْرُوهَةِ وَ تَعَاطَوُا الْحَقَّ بَيْنَكُمْ وَتَعَاوَنُوا بِهِ دُونِي وَ خُذُوا عَلَى يَدِ الظَّالِمِ السَّفِيهِ وَ مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اعْرِفُوا لِذَوِي الْفَضْلِ فَضْلَهُمْ، عَصَمَنَا اللّٰهُ وَ إِيَّاكُمْ بِالْهُدَى وَ ثَبَّتَنَا وَ إِيَّاكُمْ عَلَى التَّقْوَى

وَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ:

،۔ حارث اعور سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے بعد عصر خطبہ پڑھا لوگوں نے اس کی حسن صفت پر تعجب کیا اور خداوند عالم کی عظمت و جبروت کے متعلق جو بیان فرمایا لوگ اس سے حیرت میں آگئے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں۔ میں نے حارث سے کہا کیا تم نے حضرت کے خطبہ کو یاد کر لیا ہے اس نے کہا میں نے لکھ لیا ہے پس اس نے ہمیں بھی لکھوا دیا۔ وہ خطبہ یہ ہے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے لئے موت نہیں اور جس کی قدرت کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں اس لئے کہ ہر روز وہ ایک نئی ایجاد کرتا ہے وہ کسی کو پیدا کرنے والا نہیں۔ یعنی اس کا کوئی بیٹا نہیں کہ عزت میں اس کا شریک ہو کہ نہ اس کا کوئی باپ ہے کہ اس کی میراث کا مالک ہو اور ہام کا اس کی سنت جلال تک ذکر ہی نہیں کہ اس کے متعلق کوئی ہلکا سا اندازہ بھی ہو سکے نہ اس کی اوّلیت کی کوئی حد ہے اور نہ اس کی آخرت کی، وقت نے اس پر سبقت نہیں کی اور نہ زمانہ اس سے مقدم ہوا اور زیادتی اور نقصان کا اس سے تعلق نہیں، اس کا وصف یوں نہیں کیا جاتا کہ وہ کہاں ہے اور کیسے ہے اور اس کی کنہ ذات باریک سے باریک چیز سے زیادہ مخفی ہے اور اس کی تدبیر کی علامتیں جو مخلوق میں ہیں عقول انسانی انہی کی معرفت حاصل کرتی ہیں یہی اس کی قدرت کے اسرار ہیں جن کے متعلق انبیاء سے بھی سوال کیا جائے گا پس اس کی تعریف نہ حد کے ساتھ ہوتی ہے نہ بعضیت کے ساتھ بلکہ اس کے فعل کی تعریف کی جاتی ہے اور اس کی آیات اس کے کمال قدرت کی دلیل ہیں جن کا انکار کرنے والوں کی عقلیں انکار کر نہیں سکتیں کیونکہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان یا ان کے اوپر ہے سب اسی کی صنعت ہے کس کی طاقت ہے کہ اس کی قدرت کے عمل کو دفع کر سکے۔ خدا اپنی مخلوق سے الگ ہے کوئی شے اس کی مثل نہیں۔ اس نے اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اپنی اطاعت پر ان کو قدرت دی ہے اور اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر اپنی حجت بندوں پر تمام کر دی پس جس کو ہلاک ہونا تھا وہ نافرمانی کر کے ہلاک ہوا اور خدا کے احسان کے ساتھ جس کو نجات پانی تھی نجات پا گیا خدا کے لئے فضل و بزرگی ہے اوّل میں اور آخر میں، بیشک اللہ وہ ہے جس نے اپنے نفس کے لئے حمد کی ابتداء کی اور اپنی حمد پر دنیا کا خاتمہ کیا اور حق کے ساتھ لوگوں کا فیصلہ کیا اور حمد ہے۔ رب العالمین کے لئے۔

اور حمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے کبر کا لباس بے جسم کے پہنا جس نے جلال کی ردا بغیر کسی پیکر کے اوڑھی جو عرش پر غالب آیا۔ بغیر کسی تغیر اور کسی زوال کے وہ اپنی مخلوق سے بلند و برتر ہے بغیر ان سے دوری کے اور اس کا مخلوق سے کوئی اتصال نہیں، اس کے لئے کوئی حد نہیں جو کسی جا پہنچ کر ختم ہو نہ اس کی مثل و مانند کوئی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سے پہچانا جائے

ذلیل ہوا جس نے اس کے غیر کی قوت کو تسلیم کیا اور حقیر ہوا جس نے اس کے غیر کو بڑا جانا اس کی عظمت کے سامنے ہر شے کا سر جھکا ہوا ہے اور اس کی عزت اور قوت کے سامنے ہر شے نے اپنی اطاعت کا اظہار کیا ہے آنکھیں اس کے ادراک سے تھک گئی ہیں اور خلائق کی عقول اس کی صفت کی انتہا تک پہنچنے سے قاصر ہیں وہ اوّل ہے یعنی شے سے پہلے ہے کوئی اس سے پہلے نہیں ہے ہر شے سے بعد ہے کوئی اس کے بعد نہیں۔ وہ اپنی قوت سے ہر شے پر غالب ہے، تمام مقامات پر موجود ہے بغیر اس کے کہ کسی جگہ کی طرف منتقل ہو چھونے والی کوئی چیز اسے چھو نہیں سکتی اور کوئی حاسہ اس کا ادراک نہیں کر سکتا وہ آسمان میں بھی موجود ہے اور زمین میں بھی۔ وہ بڑی حکمت والا ہے اور بڑا جاننے والا ہے اس نے جس چیز کے بنانے کا ارادہ کیا تو اسے بنا دیا۔ بغیر کسی نمونہ کو سامنے رکھے اور کسی قسم کی تھکاوٹ کا تعلق اس سے نہیں ہوتا اس نے جس چیز کی ابتدا کا ارادہ کیا تو کر دکھایا اور جن و انس میں سے جس چیز کا ایجاد کرنا چاہا اسے بے روک ٹوک پیدا کر دیا تاکہ لوگ اس کی ربوبیت کو پہچانیں اور اس کی اطاعت پر قدرت رکھیں۔

اور ہم خدا کی حمد کرتے ہیں اس کے تمام محامد کے ساتھ اور اس کی تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور نیک امور میں اس سے ہدایت چاہتے ہیں اور بداعمالیوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں اور جو گناہ ہم سے پہلے ہو چکے ہیں ان کی معافی چاہتے ہیں اور اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد اس کے رسولؐ ہیں اس نے ان کو حق کے ساتھ رسولؐ بنا کر بھیجا ہے جو حق کی طرف دلالت کرتا ہے اور حق کی طرف ہدایت کرنے والا ہے پس آنحضرتؐ کی وجہ سے ضلالت سے بچے اور جہالت سے محفوظ رہے جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے پوری کامیابی حاصل کی اور بڑا ثواب حاصل کیا اور جس نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی وہ کھلے خسارہ میں مبتلا ہوا اور دردناک عذاب کا مستحق ہوا پس فلاح حاصل کرو اس طرح کہ جو حق تم پر قائم کیا گیا ہے اسے خوشی سے قبول کرو اور سچے دل سے نصیحت کو مانو اور ایک دوسرے کی اچھی طرح مدد کرو اور صراط مستقیم پر قائم رہ کر اپنے نفسوں کی مدد کرو اور امور مکروہ کو چھوڑ دو اور اپنے درمیان حق کا لحاظ رکھو اور ایک دوسرے کی مدد کرو اور جاہل ظالم کے ہاتھوں سے بچاؤ اور نیک باتوں کا حکم دو اور بری باتوں سے روکو اور صاحبان فضیلت کی فضیلت کو پہچانو، خدا ہم کو اور تم کو ہدایت کی پناہ میں رکھے اور تقویٰ پر ہم کو اور تم کو ثابت قدم رکھے اور میں خدا سے استغفار کرتا ہوں تمہارے اور اپنے لئے۔

باب بست وسوم (۲۳)

باب النوادر

٥(بابُ النّوادِرُ)٥

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمانِ ؛ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنِ الْحارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ قالَ : سُئِلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالى : «كُلُّ شَيْءٍ هالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ» ، فَقالَ : ما يَقُولُونَ فِيهِ؟ قُلْتُ : يَقُولُونَ يَهْلِكُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا وَجْهَ اللهِ ؛ فَقالَ : سُبْحانَ اللهِ ؛ لَقَدْ قالُوا قَوْلاً عَظِيماً ؛ إِنَّما عَنى بِذلِكَ وَجْهَ اللهِ الَّذِي يُؤْتى مِنْهُ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ اس قول خدا کے متعلق ہر شے ھلاک ہونے والی ہے مگر وہ اور اس کی وجہ، حضرت نے پوچھا۔ لوگ کیا کہتے ہیں راوی نے کہا وہ کہتے ہیں ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے سوائے وجہ اللہ کے۔ فرمایا۔ پاک ہے اللہ۔ اس سے انھوں نے بہت بری بات کہی ہے اگر چہرہ مانا جائے تو جسم بھی ماننا ہوگا اس سے مراد وہ راستہ ہے جو خدا کی طرف لے جانے والا ہے

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ؛ عَنْ صَفْوانَ الْجَمّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «كُلُّ شَيْءٍ هالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ» قالَ : مَنْ أَتَى اللهَ بِما أُمِرَ بِهِ مِنْ طاعَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَهُوَ الْوَجْهُ الَّذِي لا يَهْلِكُ وَكَذلِكَ قالَ : «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللهَ» ۸۰/نساء

۲۔ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ ۔ ۸۸/۲۸ کے متعلق فرمایا کہ مراد وہ راستہ ہے۔ جس سے خدا کی طرف آئیں اور وہ اطاعت محمد ہے وہی وجہ اللہ ہے جس کو ہلاکت نہیں اور وہی مراد ہے جس

نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ النَّخَّاسِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الْمَثَانِي الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ نَبِيَّنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ وَجْهُ اللهِ نَتَقَلَّبُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَنَحْنُ عَيْنُ اللهِ فِي خَلْقِهِ وَيَدُهُ الْمَبْسُوطَةُ بِالرَّحْمَةِ عَلَى عِبَادِهِ؛ عَرَفَنَا مَنْ عَرَفَنَا وَجَهِلَنَا مَنْ جَهِلَنَا وَإِمَامَةَ الْمُتَّقِينَ.

٣۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے ہم ہیں وہ مثانی (دوبارہ نازل ہونے والی سورت (حمد) جو اللہ نے اپنے نبی کو دی۔ ہم وجہ اللہ ہیں یعنی جن سے اللہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے ہم تمہارے روبرو روئے زمین پر آمدورفت رکھتے ہیں اور عین اللہ ہیں خدا کی مخلوق پر ہم، بندوں پر رحمت کے لئے خدا کا کھلا ہوا ہاتھ ہیں جس نے پہچانا اس نے ہمیں پہچانا۔ جو ہم سے جاہل رہا وہ جاہل رہا۔ ہم متقیوں کے امام ہیں۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ؛ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا»، قَالَ: نَحْنُ وَاللهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى الَّتِي لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلاً إِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا.

٤۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وللہ الاسماء الحسنیٰ کے متعلق فرمایا۔ ہم ہیں اللہ کے اسماء الحسنیٰ بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ صَبَّاحٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا وَجَعَلَنَا عَيْنَهُ فِي عِبَادِهِ وَلِسَانَهُ النَّاطِقَ فِي خَلْقِهِ وَيَدَهُ الْمَبْسُوطَةَ عَلَى عِبَادِهِ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَوَجْهَهُ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ وَبَابَهُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ وَخُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ؛ بِنَا أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ وَأَيْنَعَتِ الثِّمَارُ، وَجَرَتِ الْأَنْهَارُ وَبِنَا يَنْزِلُ غَيْثُ السَّمَاءِ، وَيَنْبُتُ عُشْبُ الْأَرْضِ

وَ بِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ وَلَوْلَا نَحْنُ مَا عُبِدَ اللهُ.

۵۔ فرمایا ابوعبد اللہؑ نے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا اور بہترین صورت دی اور ہم کو اپنے بندوں میں اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوق پر لسانِ ناطق بنایا اور بندوں پر ہم کو دست کشادہ قرار دیا، مہربانی اور رحمت کے لئے اپنا وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی جاتی ہے اور ہمیں اپنا دروازہ قرار دیا جس سے اس کی طرف پہنچنا ہوتا ہے ہم زمین و آسمان میں اس کے خزانہ ہیں ہماری وجہ سے درخت پھل لاتے ہیں۔ ہماری وجہ سے پھل پکتے ہیں اور انہار جاری ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے بادل برستے ہیں اور زمین پر گھاس اُگتی ہے ہماری عبادت کی وجہ سے خدا کی عبادت ہوئی۔ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ» فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَأْسَفُ كَأَسَفِنَا وَلَكِنَّهُ خَلَقَ أَوْلِيَاءَ لِنَفْسِهِ يَأْسَفُونَ وَيَرْضَوْنَ وَهُمْ مَخْلُوقُونَ مَرْبُوبُونَ فَجَعَلَ رِضَاهُمْ رِضَا نَفْسِهِ وَسَخَطَهُمْ سَخَطَ نَفْسِهِ، لِأَنَّهُ جَعَلَهُمُ الدُّعَاةَ إِلَيْهِ وَالْأَدِلَّاءَ عَلَيْهِ، فَلِذَلِكَ صَارُوا كَذَلِكَ وَلَيْسَ أَنَّ ذَلِكَ يَصِلُ إِلَى اللهِ كَمَا يَصِلُ إِلَى خَلْقِهِ، لَكِنْ هَذَا مَعْنَى مَا قَالَ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ قَالَ: «مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَدَعَانِي إِلَيْهَا» وَقَالَ: «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ» وَقَالَ: «إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ» فَكُلُّ هَذَا وَشِبْهُهُ عَلَى مَا ذَكَرْتُ لَكَ وَهَكَذَا الرِّضَا وَالْغَضَبُ وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْأَشْيَاءِ، مِمَّا يُشَاكِلُ ذَلِكَ وَلَوْ كَانَ يَصِلُ إِلَى اللهِ الْأَسَفُ وَالضَّجَرُ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَهُمَا وَأَنْشَأَهُمَا لَجَازَ لِقَائِلٍ هَذَا أَنْ يَقُولَ: إِنَّ الْخَالِقَ يَبِيدُ يَوْماً مَا؛ لِأَنَّهُ إِذَا دَخَلَهُ الْغَضَبُ وَالضَّجَرُ دَخَلَهُ التَّغْيِيرُ فَإِذَا دَخَلَهُ التَّغْيِيرُ لَمْ يُؤْمَنْ عَلَيْهِ الْإِبَادَةُ، ثُمَّ لَمْ يُعْرَفِ الْمُكَوِّنُ مِنَ الْمُكَوَّنِ وَلَا الْقَادِرُ مِنَ الْمَقْدُورِ عَلَيْهِ وَلَا الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِ، تَعَالَى اللهُ عَنْ هَذَا الْقَوْلِ عُلُوّاً كَبِيراً، بَلْ هُوَ الْخَالِقُ لِلْأَشْيَاءِ لَا لِحَاجَةٍ، فَإِذَا كَانَ لَا لِحَاجَةٍ اسْتَحَالَ الْحَدُّ وَالْكَيْفُ فِيهِ؛ فَافْهَمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا فرمایا کہ خدائے عزوجل کا افسوس ہمارا افسوس، مگر ہمارا جیسا نہیں اس نے اپنے کچھ اولیا کو خلق فرمایا ہے جو ناراض ہوتے ہیں اور راضی ہوتے ہیں وہ خدا کی مخلوق اور مربوب ہیں اس نے ان کی مرضی کو اپنی مرضی اور ان کے غصہ کو اپنا غصہ قرار دیا ہے کیونکہ وہ لوگوں کو اس کی طرف بلانے والے ہیں اور گمراہوں کو اس کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں اسی وجہ سے وہ ایسے قرار دیئے گئے۔ خدا اپنی مخلوق سے جو اتصال رکھتا ہے وہ اسی معنی سے ہے اسی لئے اس نے (حدیث قدسی میں) جس نے میرے ولی کی اہانت کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور مجھے جنگ کی طرف بلایا۔ خود فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور فرمایا جو لوگ اے رسولؐ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اور فرمایا اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے پس یہ اور اس جیسی دوسری آیات سے یہی مراد ہے کہ ان اولیا کے کام کو خدا نے اپنا کام قرار دیا ہے پس ایسے ہی رضا و غضب وغیرہ کو سمجھو اگر رنج اور دل تنگی کا تعلق خدا سے ہوتا تو اس کی ذات میں تغیر لاحق ہوتا تو پھر اس کے لئے ہلاکت بھی ہوتی اور پیدا کرنے والے اور پیدا ہونے والے میں کوئی فرق نہ رہتا اور قدرت اور مقدور علیہ اور خالق و مخلوق یکساں ہو جاتے۔ خدا ان باتوں سے بالاتر ہے وہ تمام اشیاء کا بغیر کسی حاجت کے خالق ہے اور جب اس کے لئے حاجت نہیں تو حد و کیفیت بھی نہیں۔ پس سمجھو اللہ تعالیٰ کو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَسْوَدَبْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَنْشَأَ يَقُولُ ابْتِدَاءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْأَلَهُ: نَحْنُ حُجَّةُ اللهِ وَ نَحْنُ بَابُ اللهِ وَ نَحْنُ لِسَانُ اللهِ وَ نَحْنُ وَجْهُ اللهِ وَ نَحْنُ عَيْنُ اللهِ فِي خَلْقِهِ وَ نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللهِ فِي عِبَادِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم حجت اللہ ہیں، ہم باب اللہ ہیں ہم لسان اللہ ہیں۔ ہم وجہ اللہ ہیں ہم اس کی مخلوق میں عین اللہ ہیں ہم اس کے بندوں میں اولی الامر ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَسَّانَ الْجَمَّالِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَاشِمُ بْنُ أَبِي عَمَّارَةَ الْجَنْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: أَنَا عَيْنُ اللهِ وَأَنَا يَدُ اللهِ وَأَنَا جَنْبُ اللهِ وَأَنَا بَابُ اللهِ.

۸۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا میں عین اللہ ہوں میں ید اللہ ہوں میں جنب اللہ ہوں میں باب اللہ ہوں

۹ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا حَسْرَتَى عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللهِ» قَالَ: جَنْبُ اللهِ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَذٰلِكَ مَا كَانَ بَعْدَهُ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ بِالْمَكَانِ الرَّفِيعِ إِلَى أَنْ يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى آخِرِهِمْ.

۹۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آیہ یا حسرتیٰ علیٰ ما فرّطتُ الخ کے متعلق فرمایا۔ جنب اللہ سے مراد امیرالمومنین ہیں اور اسی طرح ان کے بعد میں ہونے والے اوصیاء اور یہ امر ان کے آخر (حضرت حجت پر) ختم ہوگا۔

۱۰ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ، عَنِ الْحَكَمِ وَإِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ حَبِيبٍ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: بِنَا عُبِدَ اللهُ وَبِنَا عُرِفَ اللهُ وَبِنَا وُحِّدَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمُحَمَّدٌ حِجَابُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم سے اللہ کی عبادت (تمام مخلوق میں) کی گئی ہم سے اللہ کی معرفت ہوئی ہم سے اللہ کی وحدانیت ثابت ہوئی اور محمد اللہ کے حجاب ہیں۔

۱۱ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَادِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَعْظَمُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يُظْلَمَ وَلٰكِنَّهُ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ وَوِلَايَتَنَا وِلَايَتَهُ، حَيْثُ يَقُولُ: «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» يَعْنِي الْأَئِمَّةَ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ وما ظلمونا الخ کے متعلق کہ ذات باری تعالیٰ بہت زیادہ بزرگ و برتر اور اجل و ارفع ہے اس سے کہ اس پر ظلم کیا جائے بلکہ اس نے اپنے نفس سے مراد ہمارے نفوس لئے ہیں اس نے ہمارے اوپر ظلم کو اپنا ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنو یعنی وہ امام جو ہم میں سے ہیں دوسرے موقع پر فرمایا۔ وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون۔

باب بست وچہارم (۲۴)

باب البداء

٭(بَابُ الْبَدَاءِ)٭

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِثْلِ الْبَدَاءِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام مَا عُظِّمَ اللّٰهُ بِمِثْلِ الْبَدَاءِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی عبادت بدا کی برابر اور کسی چیز سے نہیں کی گئی اور بروایت ہشام بن سالم، حضرت نے فرمایا بدا کی برابر عظمت الٰہی کا اظہار اور کسی چیز سے نہیں ہوا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ ابْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ» قَالَ: فَقَالَ: وَهَلْ يُمْحَى إِلَّا مَا كَانَ ثَابِتاً وَهَلْ يُثْبَتُ إِلَّا مَا لَمْ يَكُنْ.

۲۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا یمحو اللہ ما یشاء و یثبت فرمایا محو ہوگی وہی چیز جو پہلے ثابت ہوا اور نہیں ثابت مگر وہی چیز جو پہلے نہ ہو۔

٣ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً حَتّٰى يَأْخُذَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: الْإِقْرَارَ لَهُ بِالْعُبُودِيَّةِ وَخَلْعَ الْأَنْدَادِ وَأَنَّ اللهَ يُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ وَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے کسی کو نبی نہیں بنایا جب تک تین باتوں کا عہد نہیں لے لیا اوّل اس کا اقرار کہ وہ خدا کا بندہ ہے دوسرے خدا کا کوئی شریک نہیں تیسرے خدا جس کو چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے موخر کرتا ہے۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قَضَىٰ أَجَلاً وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ» قَالَ هُمَا أَجَلَانِ: أَجَلٌ مَحْتُومٌ وَأَجَلٌ مَوْقُوفٌ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورۂ انعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا وقضی اجلا و اجل مسمی۔ فرمایا موت دو قسم کی ہوتی ہے ایک اجل محتوم یعنی جس کا علم خدا کے بعض بندوں کو ہو جیسے انبیاء کو بعض لوگوں کی موت کا وقت بتا دیا جاتا ہے دوم اجل موقوف جس کا علم خدا کے سوا دوسرے کو نہیں ہوتا۔

٥ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: «أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئاً» قَالَ: فَقَالَ: لَا مُقَدَّراً وَلَا مُكَوَّناً، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: «هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَذْكُوراً» فَقَالَ: كَانَ مُقَدَّراً غَيْرَ مَذْكُورٍ.

۵- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ مریم کی اس آیت کے متعلق، ہم نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا پہلے درآنحالیکہ وہ کچھ نہ تھا حضرت نے فرمایا نہ اس کی کوئی صورت تھی نہ رحم اور نہ استقرار، پھر میں نے سورۂ دہر کی اس آیت کے متعلق پوچھا کیا انسان پر ایسا وقت نہیں آیا کہ وہ کوئی ذکر کی ہوئی چیز نہ تھا فرمایا علم الٰہی میں تھا خارج میں کوئی وجود نہ تھا۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ عِنْدَ اللهِ مَخْزُونٌ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَ عِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ، فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَا يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَلَا مَلَائِكَتَهُ وَلَا رُسُلَهُ وَعِلْمٌ عِنْدَهُ مَخْزُونٌ يُقَدِّمُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَ يُثْبِتُ مَا يَشَاءُ.

۶- راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم تو وہ ہے جو خدا کے پاس ہے اور کسی دوسرے کو اس پر اطلاع نہیں اور ایک علم وہ جو اس نے ملائکہ و مرسلین کو دیا ہے اور جو اس نے فرشتوں اور رسولوں کو علم دیا ہے تو اس میں نہ وہ اپنے نفس کی تکذیب کرتا ہے اور نہ اپنے ملائکہ اور مرسلین کی اور جو علم اس کے پاس محفوظ ہے اس میں وہ جس چیز کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت کرتا ہے

٧- وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مِنَ الْأُمُورِ أُمُورٌ مَوْقُوفَةٌ عِنْدَ اللهِ يُقَدِّمُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ وَيُؤَخِّرُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ.

۷- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سُنا کچھ امور ایسے ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے وہ جسے چاہتا ہے مقدم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے مؤخر کرتا ہے۔

٨- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، وَ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ:

إِنَّ لِلّٰهِ عِلْمَيْنِ: عِلْمٌ مَكْنُونٌ مَخْزُونٌ، لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ، مِنْ ذٰلِكَ يَكُونُ الْبَدَاءُ، وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ، فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم مکنون و مخزون ہے خدا کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا اور اسی سے بدا کا تعلق ہے اور ایک وہ علم ہے جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین و انبیاء کو دیا ہے ہمارے علم کا تعلق اسی سے ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ لَهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی چیز میں اللہ کے لیے بدا واقع نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ اس کے علم میں تھا

۱۰۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْدُ لَهُ مِنْ جَهْلٍ.

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کو جہالت سے کبھی بدا واقع نہیں ہوا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام هَلْ يَكُونُ الْيَوْمَ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ فِي عِلْمِ اللهِ بِالْأَمْسِ؟ قَالَ: لَا، مَنْ قَالَ هٰذَا فَأَخْزَاهُ اللهُ. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَيْسَ فِي عِلْمِ اللهِ؟ قَالَ: بَلَىٰ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا کوئی امر آج ایسا ہے جس کا علم ایک دن پہلے خدا کو نہ ہو۔ فرمایا نہیں جو ایسا کہے خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ میں نے کہا کیا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے

وہ سب علم الٰہی میں ہے فرمایا بے شک مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر بات کا اس کو علم تھا۔

۱۲۔ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْعَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الْقَوْلِ بِالْبَدَاءِ مِنَ الْأَجْرِ مَا فَتَرُوا عَنِ الْكَلَامِ فِيهِ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر لوگ جانتے کہ اقرار بدا میں کتنا ثواب عظیم ہے تو وہ اس کے متعلق گفتگو کرنے سے روگردانی نہ کرتے (کیونکہ وہ ایمان بالغیب ہے۔)

۱۳۔ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن بعض أصحابنا، عن محمّد بن عمرو الكوفيّ أخي يحيى، عن مرازم بن حكيم قال: سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: ما تنبّأ نبيٌّ قطّ، حتّى يقرّ لله بخمس خصال: بالبداء والمشيئة والسجود والعبوديّة والطاعة.

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی، نبی نہیں بنایا گیا مگر پانچ چیزوں کا اقرار کرنے کے بعد بدا، مشیت سجدہ، بندگی اور اطاعت۔

۱٤۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِمَا كَانَ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا وَ بِمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ الدُّنْيَا وَ أَخْبَرَهُ بِالْمَحْتُومِ مِنْ ذٰلِكَ وَ اسْتَثْنَى عَلَيْهِ فِيمَا سِوَاهُ.

۱٤۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے آگاہ کیا حضرت رسول خدا کو، جب سے دنیا بنی اور جب تک ختم نہ ہوگی تمام باتوں سے اور خبر دی حضرت کو وقت معین پر ہونے والی چیزوں سے اور مستثنیٰ کیا ماسوا کو یعنی کچھ باتیں ایسی تھیں کہ ان کا علم حضرت کو نہ دیا گیا۔

۱٥۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَ أَنْ يُقِرَّ لِلّٰهِ بِالْبَدَاءِ.

۱٥۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے نہیں مبعوث کیا کسی نبی کو مگر یہ کہ

اس پر شرک کو حرام کیا اور بداء کا اس سے اقرار لیا۔

۱۶۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سُئِلَ الْعَالِمُ عليه السلام كَيْفَ عِلْمُ اللهِ؟ قَالَ عَلِمَ وَ شَاءَ وَ أَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى وَأَمْضَى ، فَأَمْضَى مَا قَضَى وَقَضَى مَا قَدَّرَ وَقَدَّرَ مَا أَرَادَ ، فَبِعِلْمِهِ كَانَتِ الْمَشِيئَةُ وَ بِمَشِيئَتِهِ كَانَتِ الْإِرَادَةُ وَ بِإِرَادَتِهِ كَانَ التَّقْدِيرُ وَبِتَقْدِيرِهِ كَانَ الْقَضَاءُ وَ بِقَضَائِهِ كَانَ الْإِمْضَاءُ وَالْعِلْمُ مُتَقَدِّمٌ عَلَى الْمَشِيئَةِ وَالْمَشِيئَةُ ثَانِيَةٌ وَالْإِرَادَةُ ثَالِثَةٌ وَالتَّقْدِيرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْإِمْضَاءِ، فَلِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْبَدَاءُ فِيمَا عَلِمَ مَتَى شَاءَ وَ فِيمَا أَرَادَ لِتَقْدِيرِ الْأَشْيَاءِ ، فَإِذَا وَقَعَ الْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ فَلَا بَدَاءَ فَالْعِلْمُ فِي الْمَعْلُومِ قَبْلَ كَوْنِهِ، وَالْمَشِيئَةُ فِي الْمُنْشَإِ قَبْلَ عَيْنِهِ وَالْإِرَادَةُ فِي الْمُرَادِ قَبْلَ قِيَامِهِ وَالتَّقْدِيرُ لِهَذِهِ الْمَعْلُومَاتِ قَبْلَ تَفْصِيلِهَا وَ تَوْصِيلِهَا عِيَاناً وَوَقْتاً وَالْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ هُوَ الْمُبْرَمُ مِنَ الْمَفْعُولَاتِ ذَوَاتِ الْأَجْسَامِ الْمُدْرَكَاتِ بِالْحَوَاسِّ مِنْ ذَوِي لَوْنٍ وَ رِيحٍ وَوَزْنٍ وَ كَيْلٍ وَ مَا دَبَّ وَ دَرَجَ مِنْ إِنْسٍ وَجِنٍّ وَطَيْرٍ وَسِبَاعٍ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ ، فَلِلَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِيهِ الْبَدَاءُ مِمَّا لَا عَيْنَ لَهُ فَإِذَا وَقَعَ الْعَيْنُ الْمَفْهُومُ الْمُدْرَكُ فَلَا بَدَاءَ وَاللهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ، فَبِالْعِلْمِ عَلِمَ الْأَشْيَاءَ قَبْلَ كَوْنِهَا ، وَ بِالْمَشِيئَةِ عَرَّفَ صِفَاتِهَا وَ حُدُودَهَا وَ أَنْشَأَهَا قَبْلَ إِظْهَارِهَا وَ بِالْإِرَادَةِ مَيَّزَ أَنْفُسَهَا فِي أَلْوَانِهَا وَ صِفَاتِهَا وَبِالتَّقْدِيرِ قَدَّرَ أَقْوَاتَهَا وَعَرَّفَ أَوَّلَهَا وَ آخِرَهَا وَبِالْقَضَاءِ أَبَانَ لِلنَّاسِ أَمَاكِنَهَا وَدَلَّهُمْ عَلَيْهَا وَ بِالْإِمْضَاءِ شَرَحَ عِلَلَهَا وَ أَبَانَ أَمْرَهَا وَذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ.

۱۶۔ راوی نے پوچھا کیونکر جانا اللہ نے نظام مخلوقات کو، آیا ایجاد سے قبل علم تھا کہ بعد میں ہوا۔ فرمایا اس نے جانا، ارادہ کیا، اندازہ کیا، حکم دیا۔ اس کو جاری کیا، پس جاری کیا جس کا حکم دیا اور جو حکم دیا، اس کا اندازہ کیا اور جو اندازہ کیا وہ ارادہ کیا پس علم کے ساتھ اس کی مشیت ہے اور مشیت کے ساتھ ارادہ ہے اور ارادہ کے ساتھ اندازہ ہے اندازہ کے ساتھ حکم ہے اور حکم کے ساتھ اجرا ہے پس علم مقدم ہے مشیت پر، مشیت کا نمبر دوسرا ہے اور ارادہ کا تیسرا اور تقدیر یعنی اندازہ واقع ہوتا ہے حکم بالاجرا پر پس خدا کے لئے بداء ہے۔ علم میں جبکہ اس کی مشیت ہوا اور اس میں ارادہ کیا چیزوں کے اندازے کے لحاظ سے۔ پس جب قضا بغیر امضا ہو تو اس میں بداء نہیں۔ پس معلوم کا علم اس کے ہونے

سے پہلے ہے مشیت منشا رہیں قبل اس کے وجود کے ہے۔ اور ارادہ مراد میں قبل اس کے قیام کے ہے اور تقدیر ان معلومات میں قبل تفصیل کے ہے اور قبل اجزاء کے ملنے کے ظاہراً اور بلحاظ وقت اور جو قضا امضا کے ساتھ ہو وہ مستحکم ہے ان کے دوسر امور سے جو ان صاحبان جسم سے متعلق ہوں جو حواس سے محسوس ہوتے ہیں اور جو صاحب رنگ وو وزن و ناپ ہیں اور ان میں داخل ہے انس و جن، پرندوں اور درندوں وغیرہ کا جو حواس سے ان کا ادراک ہوتا ہے تو اللہ کے لئے ان میں بداء ہوتا ہے جن کا وجود نہیں اور جب غیر مفہوم مدرک بحواس ہو تو بداء نہیں۔ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ پس اپنے علم سے اس نے اشیاء کو جانا ان کے پیدا ہونے سے قبل اور مشیت سے ان کی صفات کو پہچانا اور ان کے حدود و انشاء کو قبل ان کے ظاہر کرنے کے اور ارادہ سے جدا کیا ان کے نفسوں کو ان کے الوان سے اور صفات سے اور تقدیر سے اندازہ کیا۔ ان کی روزیوں کا اور پہچانا گیا ان کا اول ان کے آخر سے اور قضا سے جدا کیا ان لوگوں کو ان کے اماکن سے اور ان کی طرف ہدایت کی اور امضا سے ان کے اسباب کی شرح کی اور ان کے امر کو ظاہر کیا۔ یہ ہے عزیز و حکیم خدا کی تقدیر۔

توضیح:۔ قبل اس کے کہ ہم مسئلہ بداء پر مختصر سی روشنی ڈالیں ان اصطلاحوں کا مفہوم بیان کرنا ضروری ہے جو مذکورہ بالا احادیث میں مذکور ہیں ایجاد کائنات سے تعلق رکھنے والی چھ چیزیں ہیں۔

اول:۔ علم یعنی علم الٰہی میں ہر شے اپنی خلقت سے قبل تھی علم الٰہی بالذات ہے نقص اور زیادتی سے اس کا تعلق نہیں ملائکہ اور مخصوص بندوں کو بعض کا علم دیا ہے بعض کا نہیں تاکہ وہ علم میں اس کے محتاج رہیں۔

دوسر:۔ مشیت یعنی خواہش نظام عالم مثلاً اس نے پہلے پانی ایجاد کیا جو تمام اجسام کا مادہ ہے جیسا کہ فرماتا ہے وجعلنا من الماء کل شیء حی اور اجسام مادیہ سے اشیاء کائنات کو ایجاد کیا

تیسرے:۔ ارادہ اور مشیت کے بعد اس پانی سے کسی دوسرے امر کے عمل میں لانے کا قصد ہے، مثلاً اس پانی کو خوشگوار بنایا تاکہ اس سے اہل جنت اور اہل اطاعت کو بنائے اور بعض پانی کھاری بنایا کہ اس سے اہل جہنم اور اہل معصیت کو بنائے۔

چوتھے:۔ تقدیر یعنی ارادہ کی تاکید فعل دیگر کے لئے تاکہ نظام کائنات کی بنیاد قائم ہو مثلاً زمین و آسمان کا اس طرح ایجاد کرنا کہ ان سے رات اور دن پیدا ہوں اور ان میں چھ ماہ کے دن سال میں راتوں سے بڑے ہوں اور ۶ ماہ کی راتوں سے چھوٹے اور ان سے چار فصلیں بنیں تاکہ ان سے لوگوں کو رزق حاصل ہو یہ ہے اندازہ الٰہی جس پر عمل ہو رہا ہے

پانچویں:۔ قضا اور اس کا تعلق نظام عالم کی بقیہ تمام چیزوں سے ہے یعنی انسان کا مکلف بنانا، انبیاء کی بعثت

اور کتابوں کا نازل کرنا وغیرہ

چھٹے:۔ امضا یعنی نظام عالم کا باقی رکھنا اس وقت تک کہ اس کا فائدہ مرتب ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ اوّل علم الٰہی ہے دوسرے مشیت، تیسرے ارادہ، چوتھے تقدیر، پانچویں قضا، چھٹے امضا یعنی اس عالم کون و فساد میں جو امور واقع ہو رہے ہیں وہ مذکورہ بالا چیزوں کے تحت ہیں ان میں بعض کا علم خدا نے اپنے بندوں کو دیا ہے بعض کا نہیں۔ پس جو امر بندوں کے علم و گمان کے خلاف ظہور میں آئے اس کو بدا کہتے ہیں۔

مسئلہ بداء:۔ یہودیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا کو ایک بار ایجاد کرنے کے بعد خدا معطل ہو گیا اب وہ کچھ نہیں کرتا۔ قرآن اس کی حکایت یوں کرتا ہے یہودیوں نے کہا "یداللہ مغلولۃ" (خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں) جواب میں فرماتا ہے انہیں کے ہاتھ بندھیں، ان کی اس گفتار پر لعنت "بل یداہ مبسوطان" (بلکہ اللہ کے ہاتھ تو کھلے ہوئے ہیں) "کل یوم ھو فی شان" (ہر روز اس کی ایک نئی شان) فلاسفہ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا۔ عقل اوّل نے عقل دوم کو اسی طرح عقول عشرہ کی خلقت ہوئی اور وہی دنیا کا کاروبار چلانے والے ہیں۔ خدا کا اب کسی کام سے تعلق نہیں۔ اسلام کے نزدیک یہ دونوں عقیدے باطل ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو افعال انسان کے ارادہ اختیار سے متعلق ہیں خدا کا ان سے کوئی تعلق نہیں البتہ اچھے اور برے افعال کی جزاء اور سزا کا تعلق اس سے ہے نیز یہ کہ ایسے ہی امور میں بدا واقع ہوتا ہے یعنی جو بات بندوں کے وہم و گمان میں نہیں ہوتی، خدا کی طرف سے وہ ظاہر کی جاتی ہے۔ علم الٰہی کی دو صورتیں ہیں ایک کا نام لوح محفوظ ہے یعنی وہ امور جن کا علم خدا کے سوا کسی دوسرے کو ہے ہی نہیں۔ دوسرے لوح محو و اثبات (یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب) ہے فرشتوں اور انبیاء کا علم اسی سے متعلق ہے اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے لیکن اس کا علم خدا کے سوا کسی دوسرے کو نہیں ہوتا یہ تبدیلی کسی خاص مصلحت کی بناء پر کسی شرط کے تحت واقع ہوتی ہے اس شرط کا علم انبیاء اور ملائکہ کو نہیں ہوتا۔ مثلاً لوح محو و اثبات میں ایک شخص کی عمر پچاس سال ہے انبیاء کے علم کا تعلق چونکہ اسی لوح سے ہے لہٰذا ایک نبی اسی علم کی بناء پر کسی کو یہ خبر دیتا ہے کہ وہ فلاں وقت مر جائے گا لیکن وہ نہیں مرتا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرگ کے ساتھ علم الٰہی میں ایک شرط تھی جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہ تھا اور وہ شرط یہ تھی کہ اگر وہ شخص صدقہ دے گا تو یہ بلا ہٹ جائے گی یا صلہ رحم کرے گا تو اس کی عمر میں اتنے سال بڑھ جائیں گے چنانچہ جب یہ صورت پیش آتی ہے تو اس کو بدا کہتے ہیں اس سے ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا معطل نہیں وہ اپنے علم بالذات کا اظہار کرتا رہتا ہے دوسرے یہ پتہ چلے کہ اللہ اور بندوں کے علم میں کیا فرق ہے تیسرے جس مصلحت کی بناء پر بداء ہوا ہے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔ چوتھے انبیاء اس کی طرف اپنے علم میں محتاج رہیں اور یہ کہتے رہیں

دبـدنی علماً۔

بدا سے نہ خدا کا علم لازم آتا ہے نہ پہلے عمل پر پچھتانا یا اپنی غلطی کا احساس کر کے اس کی اصلاح کرنا جیسے کہ حضرات اہلسنت نے بدا کا غلط مفہوم سمجھ کر ہم پر اعتراض کیا ہے معاذ اللہ بدا کی یہ صورت ہو تو ذرا بتائیں کہ شریعتوں کا منسوخ کرنا کیا معاذ اللہ اس بنا پر تھا کہ خدا نے پہلے احکام میں غلطی کی تھی اور ان کی اصلاح کے لئے دوسری شریعت بھیجی بس جو مصلحت نسخ شرائع میں ہوتی ہے اسی طرح کوئی مصلحت بدا میں ہوتی ہے بدا کی بہت سی مثالیں قرآن میں موجود ہیں جیسے موسیٰ سے تیس رات کے وعدے کے بعد چالیس رات کرنا، قوم یونس پر عذاب کی خبر دے کر پھر عذاب نہ لانا، ذبح اسمٰعیل کو خواب میں دکھانا پھر بچا لینا وغیرہ۔ بدا کی مکمل بحث، ہمارے رسالہ "مسئلہ بدا و عصمت انبیاء" میں دیکھو۔

باب بست و پنجم (۲۵)

سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا

٥(بَابٌ)٥

فِي أَنَّهُ لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا بِسَبْعَةٍ

١۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ إِلَّا بِهٰذِهِ الْخِصَالِ السَّبْعِ: بِمَشِيئَةٍ وَإِرَادَةٍ وَقَدَرٍ وَقَضَاءٍ وَإِذْنٍ وَكِتَابٍ وَأَجَلٍ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَقْدِرُ عَلَىٰ نَقْضِ وَاحِدَةٍ فَقَدْ كَفَرَ

وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَابْنِ مُسْكَانَ مِثْلَهُ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، آسمان و زمین میں کوئی شے بغیر ان سات خصلتوں کے ہو

نہیں سکتی، مشیئت، ارادہ، قدرت، قضا اذن، کتاب، اجل جس کا گمان یہ ہو کہ ان میں سے کسی ایک کو توڑ دے گا تو اس نے کفر کیا۔

توضیح :۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کا کوئی فعل خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں نہیں ہوتا مگر ان سات صفتوں سے۔

اوّل :۔ مشیت یعنی ہر امر حادث کے متعلق تدبیر ان میں بندوں کا فعل یا ترک فعل بھی داخل ہے پس سب سے پہلے مشیت باری کا تعلق خلقت آب سے ہوا۔ یہ مادہ میں سب سے پہلی چیز ہے۔

دوسرے :۔ ارادہ یہ کہ ایک کے بعد دوسری تدبیر ہے جو مادہ سے کسی چیز کو پیدا کرنے میں مشیت کی مددگار ہو یعنی بندوں کے دل میں فعل یا ترک کی تحریک پیدا ہونا یعنے پہلے کسی امر کی خواہش ہونا پھر اس فعل کا ارادہ۔

تیسرے :۔ قدر یعنی صدور فعل سے پہلے اندازہ کرنا کمی و زیادتی کا۔

چوتھے :۔ قضا یعنی جس کا ارادہ کیا ہے اسے پورا کرنا۔

پانچویں :۔ اذن یعنی بندہ کو افعال پر قدرت دینا۔

چھٹے اور ساتویں :۔ کتاب و اجل یعنی قرآن و قیامت یعنی قرآنی احکام کے مطابق عمل اور عمل کی جزا و سزا قیامت۔

٢ ـ وَ رَوَاهُ أَيْضاً عَنْ أَبِيهِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِلَّا بِسَبْعٍ: بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ وَإِرَادَةٍ وَ مَشِيئَةٍ وَ كِتَابٍ وَ أَجَلٍ وَ إِذْنٍ، فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ أَوْرَدَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کوئی چیز آسمانوں اور زمین میں نہیں ہوئی مگر سات چیزوں سے قضا و قدر و ارادہ و مشیت اور کتاب و اجل و اذن، جو اس کے خلاف سمجھنے والا ہے اس نے اللہ پر جھوٹ بولا یا قول خدا کو رد کرنے والا بنا۔

حقیقت یہ ہے کہ الٰہیات کے مسائل بہت دقیق ہیں عوام کا کیا ذکر خواص کے لئے بھی سمجھنا مشکل ہے مذکورہ بالا احادیث میں جو سات باتیں بیان کی گئی ہیں ان کے درمیان بہت باریک فرق ہے جس کو سمجھانے کے لئے بہت سے اوراق درکار ہیں۔ ہم نے چونکہ ترجمہ کی ذمہ داری لی ہے نہ کہ شرح کی۔ لہٰذا جہاں جہاں زیادہ ضرورت توضیح ہوتی ہے وہاں مختصر وضاحت ضرور کر دیتے ہیں اس مقام پر اتنی بات سمجھ لینی چاہیئے کہ فلاسفہ اور زنادقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مادہ اپنے اجزا خود فراہم کر کے چیزوں کو ہیئت ترکیبی دیتا چلا جاتا ہے نہ اس کو کسی کے امر و ارادہ کی ضرورت ہے نہ قضا و قدر کی۔ لہٰذا ان احادیث میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز یہ بتاتی ہے کہ اس میں کسی صاحب قدرت فاعل کے ارادہ، حکم، اندازہ، اور خواہش وغیرہ کو دخل ہے۔

باب بست و ششم (۲۶)

باب مشیت و ارادہ

٭(بَابُ الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ)٭

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام يَقُولُ: لَا يَكُونُ شَيْءٌ إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى، قُلْتُ: مَا مَعْنَى شَاءَ؟ قَالَ: ابْتِدَاءُ الْفِعْلِ؛ قُلْتُ: مَا مَعْنَى قَدَّرَ؟ قَالَ: تَقْدِيرُ الشَّيْءِ مِنْ طُولِهِ وَعَرْضِهِ، قُلْتُ: مَا مَعْنَى قَضَى؟ قَالَ: إِذَا قَضَى أَمْضَاهُ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا مَرَدَّ لَهُ.

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، کوئی شے نہیں ہوتی۔ مگر جب اللہ نے چاہا، ارادہ کیا، اندازہ کیا اور وجود میں لایا، راوی کہتا ہے میں نے پوچھا مشیت کے کیا معنی ہیں فرمایا آغاز فعل یعنی تدبیر ہر حادثہ بے وقت احداث، میں نے کہا ارادہ کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا وہ باقی رہنا ہے کسی چیز کے احداث فعل پر، میں نے کہا تقدیر کیا ہے فرمایا اندازہ کرنا کسی چیز کے طول و عرض وغیرہ کا پھر میں نے پوچھا قضا کے کیا معنی ہیں وہ طے کرتا ہے کسی چیز کے

پیدا کرنے کو

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: شَاءَ وَ أَرَادَ وَ قَدَّرَ وَ قَضَى؟ قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ: وَأَحَبَّ قَالَ: لَا، قُلْتُ: وَكَيْفَ شَاءَ وَ أَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى وَلَمْ يُحِبَّ؟ قَالَ: هٰكَذَا خَرَجَ إِلَيْنَا.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بندوں سے جو افعال سرزد ہوتے ہیں کیا ان میں خدا کی مشیت، ارادہ اور قضاو قدر کو دخل ہے اور آیا وہ اس کو دوست بھی رکھتا ہے فرمایا نہیں۔ راوی نے کہا جب وہ دوست ہی نہیں رکھتا تو پھر مشیئت اور ارادہ کا تعلق کیوں ہے۔ فرمایا ہم پر ایسا ہی ظاہر ہوا ہے۔

قرآن میں بہت سی آیات ہیں کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ افعال انسانی حتیٰ کہ معاصی سے بھی مشیت وارادہ کا تعلق ہے جیسے آیہ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا (اگر اللہ چاہتا تو وہ قتال نہ کرتے (البقرہ) اور سورت ہود میں فرماتا ہے نصحی ان کان اللّٰہ یرید ان یغویکم (اگر اللہ گمراہ کرنا تم کو چاہے تو میری نصیحت تمہارے لئے مفید نہیں ہو سکتی اور سورۂ دہر اور تکویر میں فرماتا ہے۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللّٰہ (تم نہیں چاہتے مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے) لیکن معاصی کو وہ دوست نہیں۔ لہٰذا جیسا کہ فرماتا ہے۔ لا یحب اللّٰہ الجھر بالسوء (خدا برائی کے اظہار کو دوست نہیں رکھتا) اور فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ یحب التوابین۔ خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

٣ـ عليٌّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن عليِّ بن معبد، عن واصل بن سليمان، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: أمر الله ولم يشأ، وشاء ولم يأمر، أمر إبليس أن يسجد لآدم وشاء أن لا يسجد، ولو شاء لسجد، ونهى آدم عن أكل الشجرة وشاء أن يأكل منها ولو لم يشأ لم يأكل.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے حکم دیا، مگر چاہا نہیں اور کہیں چاہا ہے اور حکم نہیں دیا جیسے ابلیس کو سجدۂ آدمؑ کا حکم تو دیا اور چاہا یہ کہ وہ سجدہ نہ کرے اگر وہ چاہتا کہ سجدہ کرے تو ضرور کرتا اور آدمؑ کو درخت

ممنوعہ کھانے سے منع کیا اور چاہا کہ یہ آدم کھالیں اگر نہ چاہتا تو آدم ہرگز نہ کھاتے۔

توضیح:۔ مشیت کا تعلق ہر اس چیز سے ہے جو واقع ہو اور امر کا تعلق ہے طاقت سے خواہ واقع ہو یا نہ ہو۔ بالفاظ دیگر خدا نے ابلیس کو سجدہ کا حکم دیا وہ بجا نہ لایا اور گنہگار رہا لیکن مشیت ایزدی میں گزر چکا تھا کہ وہ سجدہ نہ کرے گا لیکن اگر وہ چاہتا کہ ابلیس سجدہ ضرور کرے تو ابلیس کی کیا طاقت تھی کہ وہ سجدہ نہ کرتا اسی طرح آدمؑ کو منع کیا ثمر درخت نہ کھانے سے او ... شمار مصالح کی بناء پر چاہا کہ کھالیں چنانچہ کھالیا اگر وہ چاہتا کہ نہ کھائیں تو آدم کھا نہ سکتے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ جَمِيعاً، عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ إِرَادَتَيْنِ وَ مَشِيئَتَيْنِ: إِرَادَةَ حَتْمٍ وَ إِرَادَةَ عَزْمٍ، يَنْهىٰ وَ هُوَ يَشَاءُ، وَ يَأْمُرُ وَ هُوَ لَا يَشَاءُ، أَ وَ مَا رَأَيْتَ أَنَّهُ نَهىٰ آدَمَ وَ زَوْجَتَهُ أَنْ يَأْكُلَا مِنَ الشَّجَرَةِ وَ شَاءَ ذٰلِكَ وَلَوْ لَمْ يَشَأْ أَنْ يَأْكُلَا لَمَا غَلَبَتْ مَشِيئَتُهُمَا مَشِيئَةَ اللهِ تَعَالىٰ، وَ أَمَرَ إِبْرَاهِيمَ أَنْ يَذْبَحَ إِسْحَاقَ وَ لَمْ يَشَأْ أَنْ يَذْبَحَهُ وَلَوْ شَاءَ لَمَا غَلَبَتْ مَشِيئَةُ إِبْرَاهِيمَ مَشِيئَةَ اللهِ تَعَالىٰ

۴۔ روایت ہے کہ امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے دو ارادے اور دو مشیتیں ہیں ارادہ حتم اور ارادہ عزم ... ... وہ منع کرتا ہے درآنحالیکہ اس کی مشیت ہوتی ہے اور وہ حکم دیتا ہے، درآنحالیکہ مشیت نہیں ہوتی۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اس نے آدم و حوّا کو درخت کا ثمر کھانے سے منع کیا۔ درآنحالیکہ اس کی مشیت تھی اگر نہ ہوتی تو وہ نہ کھاتے کیونکہ ان کی مشیت، مشیت خدا پر غالب نہ آسکتی ... طرح ابراہیم کو ذبح اسحاق کا حکم دیا گیا لیکن ان کے ذبح کرنے میں مشیت نہ تھی اگر مشیت ہوتی تو مشیت ابراہیم، مشیت خدا پر غالب نہیں آسکتی تھی۔

ارادہ و مشیت متلازم ہیں لہٰذا اس حدیث میں ایک بیان پر اکتفا کی گئی۔

توضیحات:۔ ارادہ حتمی سے مراد یہ ہے کہ بندوں کو اس کے مراد کی ضد پر قدرت نہ ہو اور ارادہ عزم وہ ہے کہ بندوں کو ضد مراد پر قدرت ہو ینھی و ھو یشاء مثال مشیت عزم ہے کیونکہ تعلق حتم الٰہی کا منہی عنہ سے محال ہے اور یامر و لا یشاء مثال مشیت حتم کی ہے اس لئے لا یشاء کے معنی یہ ہوں گے یشاء عدمہ وہ اس کا عدم چاہتا ہے اور اللہ کی

جانب سے مامور بہ کے عدم کی مشیئت دو قسم پر ہے اور مشیئت حتم اور دوسرے مشیت عزم۔ یہاں مراد قسم اوّل اور عدم مامور بہ سے حتم الٰہی کا تعلق ممکن ہے مثلاً ذبح کے معنی ہیں رگِ گردن کا کاٹ دینا پس ذبح اس حیثیت سے مامور بہ ہے اور غیر مامور بہ ہے دوسری حیثیت سے اور عدم ذبح کی صورت میں مشیت حتمیہ الٰہی کا تعلق ہے دوسری حیثیت سے ممکن ہے لہٰذا امر ذبح منسوخ نہیں ہوا اور ابراہیم کا جو ذبح کا مامور بہ تھا اس کو بجا لائے اور ان کی مشیئت، مشیت الٰہی پر غالب نہ ہوئی اس کی صورت یہ ہے کہ ابراہیم اپنے دل میں چاہتے تھے کہ بیٹے کا گلا نہ کٹے اور ابن بابویہ نے کتاب الخصال میں لکھا ہے کہ وہ ذبح کرنا چاہتے تھے تاکہ اس مصیبت پر صبر کا اجر لے۔ ابراہیم کو خدا نے ذبح کا حکم دیا اور مشیت عزم ذبح کرنے نہ ہوتی یعنی مشیت تھی عدم ذبح پر اگر مشیت کا عزم ذبح کرانا ہوتا تو مشیت ابراہیم، مشیت خدا پر غالب نہ آسکتی تھی۔

توضیح نمبر۲: اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے غلطی کی، کیونکہ وہ مامور ہوئے ذبح اسحاقؑ پر اور انھوں نے آغاز کیا ذبح اسمٰعیلؑ سے اس تاویل کی بنا پر کہ انھوں نے خواب میں اسمٰعیل کو ذبح کرتے دیکھا ہے حالانکہ ذبح اسحاقؑ سے روگردانی کرنا ان کی والدہ سارہ کے خوف سے تھا اس اعتراض کا دفعیہ یوں ہوگا کہ ذبح کا حکم صراحتہً اسحاقؑ کے لئے نہ ہوگا بلکہ ذبح فرزند کے لئے مامور ہوں گے خواہ وہ ہو جو موجود ہے یا وہ ہو جو موجود نہیں ہے یعنی ابھی پیدا نہیں ہوا۔ (اسحاقؑ) موافق ادب یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اس حکم کی صورت میں ابراہیمؑ مامور بہ فرزند کے تعین کا انتظار کرتے لیکن ابراہیم نے ایسا نہ کیا اور محض خواب کی بنا پر اسماعیل کا ذبح شروع کر دیا۔ لہٰذا اس کی صورت یہ ہوگی کہ مامور ہوئے ذبح اسحاقؑ پر لیکن اس کو ترک کر دیا ہو۔ پس اس صورت میں ذبح اسحاق کے حکم کا استعمال بطور مجاز ہوگا اس بنا پر سورۂ صافات میں اسماعیل کا یہ قول (یا ابت افعل ما تؤمر اے پدر جو حکم آپ کو دیا گیا ہے وہی بجا لائیے) اس امر کا اظہار ہوگا کہ حسن طلب کے ساتھ اپنے کو بچانا چاہا ہو یعنی جس کے (اسحاق) ذبح کا حکم ہو۔ وہی کیجئے لیکن یہ تاویل غلط ہے کیونکہ آیت میں صاف اذبحکؑ میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں موجود ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس بارہ میں روایات مختلف ہیں کہ ذبح کا تعلق اسحاق سے تھا یا اسمٰعیل سے۔ لہٰذا مصنف کافی نے ذبح اسحاق والی روایت کو ترجیح دی۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ خداوند عالم بنا بر کسی مصلحت کے ایک امر کا حکم دیتا ہے لیکن اس کی مشیئت اس کے وقوع سے متعلق نہیں ہوتی۔ مثلاً اس نے ابراہیمؑ کو ذبح فرزند کا حکم تو دیا مگر ذبح ہونا چاہا نہیں، لہٰذا ذبح کی صورت گو صادق آگئی یعنی گردن پر چھری تو چلی مگر حقیقتاً ذبح واقع نہ ہوا کیونکہ مشیت ایزدی اس سے متعلق نہ تھی ابراہیم جھوٹے بھی قرار نہ پائے کیونکہ

خواب کی تصدیق انھوں نے کی ہے لیکن چونکہ خدا کی مشیت پر ان کی مشیت غالب نہ آسکتی تھی لہذا وہی ہوا جو خدا نے چاہا۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: شَاءَ وَ أَرَادَ وَلَمْ يُحِبَّ وَلَمْ يَرْضَ، شَاءَ أَنْ لَا يَكُونَ شَيْءٌ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَ أَرَادَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يُحِبَّ أَنْ يُقَالَ: ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَلَمْ يَرْضَ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ.

۵ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے چاہا اور ارادہ کیا ہر چیز کے وقوع کا۔ لیکن بعض کو درست نہ رکھا اور بعض سے راضی نہ ہوا۔ مشیت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شئے نہیں ہوتی۔ مگر اس کے علم و ارادہ سے اور وہ دوست نہیں رکھتا اس بات کو کہ کہا جائے کہ وہ تین میں تیسرا ہے۔ جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے کفر پر راضی نہیں۔

۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ اللهُ: [يَا] ابْنَ آدَمَ! بِمَشِيئَتِي كُنْتَ أَنْتَ الَّذِي تَشَاءُ لِنَفْسِكَ مَا تَشَاءُ وَبِقُوَّتِي أَدَّيْتَ فَرَائِضِي وَ بِنِعْمَتِي قَوِيتَ عَلَى مَعْصِيَتِي، جَعَلْتُكَ سَمِيعاً، بَصِيراً، قَوِيّاً، مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ، وَ مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَذَاكَ أَنِّي أَوْلَى بِحَسَنَاتِكَ مِنْكَ وَأَنْتَ أَوْلَى بِسَيِّئَاتِكَ مِنِّي وَذَاكَ أَنَّنِي لَا أُسْأَلُ عَمَّا أَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ.

۶ - امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے حدیث قدسی میں کہا۔ اے ابن آدم میری مشیت سے تو اس قابل بنا کہ اپنے نفس کے لئے جو چاہتا ہے کر لیتا ہے میری قوت دینے سے تو نے اپنے فرائض کو انجام دیا اور میری نعمتوں کی وجہ سے تو میری نافرمانی پر قوی دل بنا۔ میں نے تجھے سننے والا اور دیکھنے والا اور قوت والا بنایا۔ جو اچھائیاں تجھ کو حاصل ہوتیں وہ اللہ کی طرف سے جان اور جو برائیاں تجھ سے متعلق ہوئیں ان کو اپنے نفس کی طرف سے سمجھ۔ تیری نیکیوں کا میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں تو اپنے گناہوں کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے میں جو کچھ کرتا ہوں مجھ سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی البتہ بندوں سے سوال ہوگا۔

باب بست و ہفتم (۲۷)
ابتلاء و اختیار

(بابُ الْأَبْتِلاءِ وَ الْأَخْتِبارِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ: مَا مِنْ قَبْضٍ وَلَا بَسْطٍ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهِ مَشِيئَةٌ وَقَضَاءٌ وَابْتِلَاءٌ.

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کسی کا حکم بجا نہ لانا اور کسی نہی کا بجالانا مگر یہ کہ اس میں مشیت اور قضا و ابتلائے الٰہی کو دخل ہے (لیکن نہ وہ عصیان پر کسی کو مجبور کرتا ہے اور نہ عصیان سے راضی ہوتا ہے چونکہ اس نے بندہ کو فاعل مختار بنایا ہے جیسا جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے اسے وہ روکتا نہیں ورنہ جبر ہو جائے)۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ فِيهِ قَبْضٌ أَوْ بَسْطٌ مِمَّا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَوْ نَهَى عَنْهُ إِلَّا وَفِيهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ابْتِلَاءٌ وَقَضَاءٌ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حکم خدا اور نہی خدا کے متعلق جو افعال بجا لائے جاتے ہیں ان میں ابتلاء اور قضائے الٰہی کو دخل ہے۔

باب بست و ہشتم (۲۸)
سعادت و شقاوت

((بابُ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاءِ))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ،

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ السَّعَادَةَ وَالشَّقَاءَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ فَمَنْ خَلَقَهُ اللهُ سَعِيداً لَمْ يُبْغِضْهُ أَبَداً وَإِنْ عَمِلَ شَرّاً أَبْغَضَ عَمَلَهُ وَلَمْ يُبْغِضْهُ وَإِنْ كَانَ شَقِيّاً لَمْ يُحِبَّهُ أَبَداً وَإِنْ عَمِلَ صَالِحاً أَحَبَّ عَمَلَهُ وَأَبْغَضَهُ لِمَا يَصِيرُ إِلَيْهِ، فَإِذَا أَحَبَّ اللهُ شَيْئاً لَمْ يُبْغِضْهُ أَبَداً وَإِذَا أَبْغَضَ شَيْئاً لَمْ يُحِبَّهُ أَبَداً

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے سعادت (عافیت بخیر) و شقاوت (عاقبت بخیر نہ ہونا) کو پیدا کیا جس کو سعید پیدا کیا اس سے کبھی دشمنی نہ کی اگرچہ اس نے کوئی برا کام کیا اس کے عمل سے بغض رکھا اس کی ذات سے نہیں اور جس کو شقی پیدا کیا اس کی ذات کو محبوب نہ رکھا اگر اس نے اچھا کام کیا تو اس کے کام کو تو پسند کیا لیکن اس کی ذات سے دشمنی رکھی۔ خدا جب کسی شے کو دوست رکھتا ہے تو پھر اس سے دشمنی نہیں کرتا اور جس سے دشمنی رکھتا ہے اسے کبھی دوست نہیں رکھتا ہے کبھی دوست نہیں بناتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے مثلاً کافر کو وہ دشمن رکھتا ہے پس بحالت کفر وہ کبھی اس کو دوست نہ رکھے گا چاہے وہ کیسا نیک کام کیوں نہ کرے۔ ہاں اگر اسلام قبول کرے گا تو عداوت محبت میں بدل جائے گی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَالِساً وَقَدْ سَأَلَهُ سَائِلٌ فَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مِنْ أَيْنَ لَحِقَ الشَّقَاءُ أَهْلَ الْمَعْصِيَةِ حَتَّى حَكَمَ اللهُ لَهُمْ فِي عِلْمِهِ بِالْعَذَابِ عَلَى عَمَلِهِمْ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَيُّهَا السَّائِلُ! حُكْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ بِحَقِّهِ، فَلَمَّا حَكَمَ بِذَلِكَ وَهَبَ لِأَهْلِ مَحَبَّتِهِ الْقُوَّةَ عَلَى مَعْرِفَتِهِ وَوَضَعَ عَنْهُمْ ثِقْلَ الْعَمَلِ بِحَقِيقَةِ مَا هُمْ أَهْلُهُ، وَوَهَبَ لِأَهْلِ الْمَعْصِيَةِ الْقُوَّةَ عَلَى مَعْصِيَتِهِمْ لِسَبْقِ عِلْمِهِ فِيهِمْ، وَمَنَعَهُمْ إِطَاقَةَ الْقَبُولِ مِنْهُ فَوَافَقُوا مَا سَبَقَ لَهُمْ فِي عِلْمِهِ وَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَأْتُوا حَالاً تُنْجِيهِمْ مِنْ عَذَابِهِ، لِأَنَّ عِلْمَهُ أَوْلَى بِحَقِيقَةِ التَّصْدِيقِ، وَهُوَ مَعْنَى شَاءَ مَا شَاءَ، وَهُوَ سِرُّهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا یا ابن رسول اللہ اہل معصیت کو شقاوت لاحق کہاں سے ہوئی کہ خدا نے اپنے علم میں ان کے لئے بداعمالی پر عذاب کا حکم دیا۔ حضرت نے فرمایا اے سائل حکم خدا کسی کو اس کا حق ادا کرنے پر مجبور نہیں کرتا جب حکم دیتا ہے تو اپنے محبت والوں کو اپنی معرفت کے لئے

قوت دیتا ہے اور سخت اعمال کو ان سے ہٹا لیتا ہے اور ان کی قابلیت کے لحاظ سے تکلیف دیتا ہے اور اہل معصیت کو قوت دیتا ہے تاکہ جو سابق میں اس کے علم میں گزر چکا ہے وہ صحیح ہو اور نہ دی ان کو استطاعت قبول یا۔ توفیق صبر پس ان کا عمل موافق ہو اس علم الٰہی کے جو سابق میں ان کے متعلق ہو چکا تھا اور وہ ایسے حالات پیدا کرنے پر قادر نہ ہوئے جو عذاب خدا سے ان کو نجات دے دیتے کہ علم الٰہی اولیٰ ہے حقیقت تصدیق کے لئے اور نشان اہل محبت و اہل معصیت کے لئے کیوں قرار دیئے ہیں یہ اللہ کا راز جس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام، أَنَّهُ قَالَ: يُسْلَكُ بِالسَّعِيدِ فِي طَرِيقِ الْأَشْقِيَاءِ، حَتَّى يَقُولَ النَّاسُ: مَا أَشْبَهَهُ بِهِمْ بَلْ هُوَ مِنْهُمْ، ثُمَّ يَتَدَارَكُهُ السَّعَادَةُ وَقَدْ يُسْلَكُ بِالشَّقِيِّ فِي طَرِيقِ السُّعَدَاءِ، حَتَّى يَقُولَ النَّاسُ: مَا أَشْبَهَهُ بِهِمْ، بَلْ هُوَ مِنْهُمْ، ثُمَّ يَتَدَارَكُهُ الشَّقَاءُ، إِنَّ مَنْ كَتَبَهُ اللَّهُ سَعِيداً وَإِنْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا فُوَاقُ نَاقَةٍ خَتَمَ لَهُ بِالسَّعَادَةِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی مرد سعید اشقیار کی راہ پر گامزن ہوتا ہے اور لوگ کہنے لگتے ہیں یہ ان سے کس قدر مشابہ ہے بلکہ ان ہی میں سے ہے پھر اس کو سعادت پالیتی ہے اور شقاوت اس سے برطرف ہو جاتی ہے پس جس کو اللہ نے سعید قرار دے دیا ہے اس کا خاتمہ سعادت پر ہوگا اگرچہ دنیا کی مدت اتنی کم رہ جائے جتنی ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے کی ہوتی ہے۔

توضیح:۔ اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سعید و شقی خدا بناتا ہے ورنہ اس صورت میں بندہ مجبور محض ہو جائے گا بلکہ صورت اس کی یہ ہے کہ جس طرح کسی شخص کے گزشتہ واقعات پر نظر رکھ کر کسی کو سعید اور کسی کو شقی کہتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر شخص کے ان افعال کو جان لیتا ہے جو وہ زندگی میں کرنے والا ہے لہٰذا اسی علم کے لحاظ سے اس کو شقی و سعید کہا جاتا ہے اس علم الٰہی کے خلاف نہیں ہو سکتا لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ علم الٰہی میں گزر جانے کے باعث بندہ ان افعال پر مجبور ہوتا ہے علم تو اس کے تمام افعال کا فوٹو ہے جس طرح ہمارا علم کسی کے گزشتہ افعال بجا لانے کا سبب قرار نہیں پاتا اسی طرح علم الٰہی بندہ کو اس کے نیک و بد افعال پر مجبور نہیں کرتا۔

باب بست ونہم (۲۹)

خیر و شر

(بَابُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا أَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى عليه السلام وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي التَّوْرَاةِ: إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، خَلَقْتُ الْخَلْقَ وَخَلَقْتُ الْخَيْرَ وَ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْ مَنْ أُحِبُّ فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ وَ أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، خَلَقْتُ الْخَلْقَ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ وَ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْ مَنْ أُرِيدُهُ، فَوَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُهُ عَلَى يَدَيْهِ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، خدا نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اور توریت میں نازل بھی فرمایا کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے مخلوق کو پیدا کیا اور خیر کو پیدا کیا اور اس کو جاری کیا اس شخص کے ہاتھوں پر جس کو میں دوست رکھتا ہوں پس بشارت ہو اس کے لئے جس کے ہاتھوں سے خیر جاری ہو

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنْ كُتُبِهِ إِنِّي أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ، فَطُوبَى لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَى يَدَيْهِ الشَّرَّ وَ وَيْلٌ لِمَنْ يَقُولُ: كَيْفَ ذَا وَ كَيْفَ ذَا.

۲۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے اپنی کتابوں میں نازل فرمایا کوئی معبود نہیں میرے سوا میں نے خیر کو پیدا کیا اور میں نے شر کو پیدا کیا پس خوشخبری ہو اس کے لیے جس کے ہاتھوں پر میں نے خیر کو جاری کیا اور ویل ہو اس پر جس کے ہاتھوں پر میں نے شر کو جاری کیا اور ویل ہو اس پر جو کہے ایسا کیوں ہوا اور ویسا کیوں ہوا

۳ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، خَالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَطُوبَىٰ لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَىٰ يَدَيْهِ الْخَيْرَ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَجْرَيْتُ عَلَىٰ يَدَيْهِ الشَّرَّ وَوَيْلٌ لِمَنْ يَقُولُ: كَيْفَ ذَا وَكَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ يُونُسُ: يَعْنِي مَنْ يُنْكِرُ هٰذَا الْأَمْرَ بِتَفَقُّهٍ فِيهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدائے عزوجل نے فرمایا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں خالق خیر و شر ہوں وائے ہو اس پر جس کے ہاتھوں میں شر جاری کروں اور وائے ہو اس پر جو اس معاملہ میں چوں چرا کرے۔

یونس نے کہا۔ اوپر کی حدیث سے جو انکار کرے وہ بہ تکلف عقلمند بنتا ہے اصل میں عقلمند نہیں۔

توضیح:۔ مذکورہ بالا احادیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شر کا پیدا کرنے والا اور جاری کرنے والا جب خدا ہے تو پھر بندہ مجبور قرار پایا اس قسم کے وسواس شیطانی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام برائیوں کی جڑ شیطان کو پیدا کیا۔ لیکن اپنے بندوں کو اس کی شرارتوں سے بچنے کا حکم دیا جس سے معلوم ہوا کہ وہ شر پسند کرنے والا نہیں انسان کو اغوائے شیطانی کے دفع کرنے کے لئے عقل بھی دی جو اس کا ثبوت ہے کہ شر اس کی طرف سے نہیں اس نے شیطان کو شیطان بنایا نہیں بلکہ اپنی نافرمانی اور بد اعمال سے وہ خود شیطان بنا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی چیزیں پیدا کی ہیں وہ سب خیر ہیں لیکن ان کا غلط استعمال اور کسی چیز کے خواص سے ناواقف ہونا اس کے نقصان کا باعث ہو جاتا ہے اور اس کو شر کہا جانے لگتا ہے مثلاً انگور انسان کے لئے بہترین غذا ہے لیکن اگر انسان اس کو شراب کی شکل میں لے کر تو یہ خیر کو شر بنانا انسان کا کام ہے لیکن چونکہ بالواسطہ ہر شے کا تعلق قدرت الٰہیہ سے ہے لہٰذا خدا نے تخلیق و اجرائے شر کو اپنی ذات کی طرف نسبت دے لی۔ خلقت شر بہ لحاظ بندوں کی اصلاح کے لئے ہے ورنہ خدا نے شر والی کوئی چیز پیدا ہی نہیں کی، زہر ہزار ہا بیماریوں کا علاج ہے اس لئے وہ خیر ہے لیکن اس کا غلط استعمال شر ہے لیکن چونکہ زہر کا خالق خدا ہے لہٰذا ایک حد تک نسبت شر کو اس سے ہو جاتی ہے اگر خدا شر پسند ہوتا تو شر کی مذمت کیوں کرتا۔ اور اس کے بجالانے والے کو مستحق عذاب کیوں قرار دیتا۔

باب سی ام (۳۰)

الجبر والقدر والامر بین الامرین

(باب) الجبر والقدر والأمر بين الأمرين

۱ـ عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد وإسحاق بن محمّد وغيرهما رفعوه قال: كان أمير المؤمنين ؑ جالساً بالكوفة بعد منصرفه من صفّين إذ أقبل شيخ فجثا بين يديه، ثمّ قال له: يا أمير المؤمنين، أخبرنا عن مسيرنا إلى أهل الشام أبقضاء من الله وقدر؟ فقال أمير المؤمنين ؑ: أجل يا شيخ ما علوتم تلعة[۱] ولا هبطتم بطن واد إلّا بقضاء من الله وقدر، فقال له الشيخ: عند الله أحتسب عنائي[۲] يا أمير المؤمنين فقال له: مه يا شيخ، فوالله لقد عظّم الله الأجر في مسيركم وأنتم سائرون وفي مقامكم وأنتم مقيمون وفي منصرفكم وأنتم منصرفون ولم تكونوا في شيء من حالاتكم مكرهين ولا إليه مضطرّين، فقال له الشيخ: وكيف لم نكن في شيء من حالاتنا مكرهين ولا إليه مضطرّين وكان بالقضاء والقدر مسيرنا ومنقلبنا ومنصرفنا؟ فقال له: وتظنّ أنّه كان قضاءً حتماً وقدراً لازماً، إنّه لو كان كذلك لبطل الثواب والعقاب والأمر والنهي والزجر من الله وسقط معنى الوعد والوعيد فلم تكن لائمة للمذنب ولا محمدة للمحسن ولكان المذنب أولى بالإحسان من المحسن ولكان المحسن أولى بالعقوبة من المذنب، تلك مقالة إخوان عبدة الأوثان وخصماء الرحمن وحزب الشيطان وقدريّة هذه الأمّة ومجوسها، إنّ الله تبارك وتعالى كلّف تخييراً ونهى تحذيراً وأعطى على القليل كثيراً ولم يعص مغلوباً ولم يطع مكرهاً ولم يملّك مفوّضاً ولم يخلق السماوات والأرض وما بينهما باطلاً، ولم يبعث النبيّين مبشّرين ومنذرين عبثاً. ذلك ظنّ الّذين كفروا فويل للّذين كفروا من النار، فأنشأ الشيخ يقول:

أنت الإمام الّذي نرجو بطاعته ... يوم النجاة من الرحمن غفرانا

أَوْضَحْتَ مِنْ أَمْرِنَا مَا كَانَ مُلْتَبِساً　　جَزَاكَ رَبُّكَ بِالْإِحْسَانِ إِحْسَاناً

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام جنگ صفین سے واپسی پر ایک روز کوفہ میں بیٹھے تھے کہ ایک شیخ آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر کہنے لگا۔ اے امیرالمومنینؑ! مجھے بتایئے کہ اہل شام سے مقابلہ کے لئے ہمارا جانا آیا۔ قضا و قدر الٰہی سے تھا حضرت نے فرمایا ہاں اے شیخ ہم نے طے نہیں کی کوئی بلندی اور نہ کوئی پستی مگر قضا و قدر الٰہی سے۔ شیخ نے کہا تو اے امیرالمومنین میری اس تکلیف کا خدا سے اجر ملے گا، فرمایا سن اے شیخ! بخدا اللہ تعالیٰ نے بڑا ثواب رکھا ہے۔ تمہارے چلنے میں جبکہ تم راہ خدا میں جہاد کے ارادے سے چلنے والے تھے اور تمہارے قیام میں جبکہ تم دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والے تھے اور تمہاری بازگشت میں جبکہ تم ایمان کے ساتھ لوٹنے والے تھے اور تم اپنے ان تمام حالات میں کسی وقت کراہت کرنے والے تھے اور نہ اضطراب ظاہر کرنے والے تھے تو تمہارا یہ جانا لڑنا اور لوٹنا سب قضا و قدر الٰہی سے تھا۔ شیخ نے کہا چونکہ یہ سب خدا ہی کی طرف سے تھا اور ہم اس فعل پر مجبور تھے اور فعل اختیاری نہ تھا تو ہم کیوں ہوتے ان حالات میں کسی حال میں کراہت کرنے والے اور اضطراب کرنے والے جبکہ یہ سب تحت قضا و قدر الٰہی تھا خواہ چلنا ہو یا ٹھہرنا یا واپس آنا۔ حضرت نے فرمایا تو کیا تیرا خیال یہ ہے کہ قضا کے معنے یہ ہیں کہ بندوں کو ان کے افعال پر مجبور کر دیا جائے اور تقدر لازم ذات باری ہو جس کا کرنا خدا کے لئے توثی ابد عذاب اور امر و نہی اور خدا کی طرف سے زجر سب عبث اور وعدہ وعید سب ساقط اور پھر گنہگار کے لئے ملامت کیسی اور نیکی کرنے والے کے لئے تعریف کیسی بلکہ گنہگار نیکوکار سے زیادہ احسان کا مستحق ہوگا اور نیکوکار گنہگار سے زیادہ عذاب کا حقدار ہوگا (کیونکہ جب کوئی فعل بندوں کے اختیار میں نہیں تو بد سے بد کرانے والا خدا ہوا۔ لہٰذا اس بدی میں جو تکالیف دنیا میں اسے پہنچیں آخرت میں اس کا اچھا بدلہ ملنا چاہیئے۔ اسی طرح نیکوکاروں کو سزا ملنی چاہیئے۔

یعنی جبر کا قائل ہونا برادران مفوضہ کا عقیدہ ہے اور یہ مفوضہ بت پرست ہیں اور دشمنان خدا ہیں اور شیطانی گروہ ہیں اور قدریہ اس امت کے مجوس ہیں۔

توضیح۔ جبریہ فرقہ کا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ اپنے ہر فعل میں مرضی الٰہی سے مجبور ہے خدا جو چاہتا ہے بندہ وہی کرتا ہے میر تقی میر نے اسی خیال کی ترجمانی ذیل کے شعر میں کی ہے

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی　　چاہتے ہیں سو آپ کریں ہم کو عبث بدنام کیا

مفوضہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ خدا نے کافر سے اطاعت کو چاہا اور شیطان نے معصیت کو۔ پس جو شیطان نے چاہا وہ ہوا اور وہ غالب رہا۔ مفوضہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا نے چند لوگوں کے سپرد اپنا کام کر کے معطل ہو بیٹھا۔

قدریہ فرقہ ہر قسم کی قدرت و تدبیر کو اپنی طرف نسبت دیتے ہیں خدا کو کسی کام میں دخل نہیں۔

قدریہ فرقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ القدریہ مجوس ھٰذہ الامۃ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں یہی وہ ہیں جنھوں نے عدل کے ساتھ خدا کی تعریف کا ارادہ کیا۔ مگر اس کی سلطنت سے اس کو خارج کر دیا انہی کے بارہ میں یہ آیت ہے روز قیامت ان کو جہنم کی طرف منہ کے بل کھینچا جائے گا اور کہا جائے گا۔ جہنم کا ذائقہ چکھو ہم نے ہر شے کو صحیح انداز پر پیدا کیا ہے۔

بے شک اللہ نے مکلف بنایا ہے انسان کو فاعل مختار کی صورت میں اور ڈرا کر بری باتوں سے روکا ہے اور قلیل عمل پر کثیر ثواب دیا ہے اور اس کی نافرمانی اس لئے نہیں کی گئی کہ وہ مغلوب ہے اور نہ اس کی اطاعت جبراً کرائی گئی ہے اور نہ اس نے اپنی حکومت دوسروں کے سپرد کی ہے اور نہ اس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے غلط پیدا کیا ہے اور نہ انبیاء کو جو بشارت دینے والے تھے بیکار بھیجا کافروں نے غلط خیال کیا ہے پس ویل ہے ہوا ان پر جنھوں نے کفر کیا، جہنم ان کے لئے ہے پس اس شیخ نے یہ دو شعر پڑھے۔

آپ امام ہیں ہم روز قیامت آپ کی اطاعت	کی وجہ سے مغفرت الٰہی کی امید رکھتے ہیں
آپ نے ہمارے تمام شبہات دور کر دیئے	خدا آپ کو جزا دے احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے

رفع اشتباہ: اس صفحہ کے شروع میں جو مضمون حدیث نقل کیا گیا ہے یہ کتاب "صافی" شرح اصول کافی میں ہے جو نہ معلوم کس وجہ سے اصل حدیث امیر المومنین علیہ السلام اور شیخ کے درمیان داخل کیا گیا جو بالکل غیر مربوط ہے اور جس نے حدیث سابق کا سلسلہ قطع کر دیا۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللهِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ إِلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللهِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ اللہ برائیوں کا حکم دیتا ہے تو اس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ خیر و شر خدا کی طرف سے ہے اس نے خدا پر جھوٹ بولا۔

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: اللهُ فَوَّضَ الْأَمْرَ إِلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: اللهُ أَعَزُّ مِنْ ذٰلِكَ، قُلْتُ: فَجَبَرَهُمْ

عَلَى الْمَعَاصِي ؟ قَالَ : اللهُ أَعْدَلُ وَ أَحْكَمُ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَنَا أَوْلَى بِحَسَنَاتِكَ مِنْكَ وَأَنْتَ أَوْلَى بِسَيِّئَاتِكَ مِنِّي، عَمِلْتَ الْمَعَاصِيَ بِقُوَّتِيَ الَّتِي جَعَلْتُهَا فِيكَ

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا خدا نے تمام معاملات کو بندوں کے سپرد کر دیا ہے۔ فرمایا خدا کی شان اس سے بلند ہے میں نے کہا تو پھر کیا اس نے بندوں کو گناہوں پر مجبور کیا ہے۔ فرمایا وہ اس سے بڑھ کر انصاف کرنے والا اور حکم کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا۔ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) اے ابن آدم میں تیری نیکیوں کا تجھ سے زیادہ مستحق ہوں اور تو اپنی برائیوں کے حق کا مجھ سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ تو نے اس قوت کی وجہ سے گناہ کیے جو میں نے تیرے اندر قرار دی ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : يَا يُونُسُ: لَا تَقُلْ بِقَوْلِ الْقَدَرِيَّةِ فَإِنَّ الْقَدَرِيَّةَ لَمْ يَقُولُوا بِقَوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا بِقَوْلِ أَهْلِ النَّارِ وَلَا بِقَوْلِ إِبْلِيسَ فَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالُوا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ. وَقَالَ أَهْلُ النَّارِ: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْماً ضَالِّينَ. وَقَالَ إِبْلِيسُ: رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي، فَقُلْتُ: وَاللهِ مَا أَقُولُ بِقَوْلِهِمْ وَلٰكِنِّي أَقُولُ: لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَا شَاءَ اللهُ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى؛ فَقَالَ: يَا يُونُسُ، لَيْسَ هٰكَذَا، لَا يَكُونُ إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى؛ يَا يُونُسُ؛ تَعْلَمُ مَا الْمَشِيئَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ الذِّكْرُ الْأَوَّلُ، فَتَعْلَمُ مَا الْإِرَادَةُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ الْعَزِيمَةُ عَلَى مَا يَشَاءُ، فَتَعْلَمُ مَا الْقَدَرُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ الْهَنْدَسَةُ وَوَضْعُ الْحُدُودِ مِنَ الْبَقَاءِ وَالْفَنَاءِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَالْقَضَاءُ هُوَ الْإِبْرَامُ وَإِقَامَةُ الْعَيْنِ؛ قَالَ: فَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَهُ وَقُلْتُ: فَتَحْتَ لِي شَيْئاً كُنْتُ عَنْهُ فِي غَفْلَةٍ

۴۔ یونس بن عبدالرحمن نے کہا کہ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے، اے یونس قدریہ کا قول نہ کہو کیونکہ انھوں نے نہ تو اہل جنت کی سی بات کہی اور نہ اہل دوزخ کی سی اور نہ ابلیس کی سی، اہل جنت نے کہا "حمد ہے اس ذات کے لئے ہے جس نے ہم کو اپنے دین کی طرف ہدایت کی اور اگر وہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت پاتے ہی نہیں اور

اہلِ نار نے کہا۔ اے ہمارے رب ہم پر بدبختی غالب آئی تھی اور ہم گمراہ قوم سے ہوگئے اور ابلیس نے کہا اے پالنے والے تونے تو گمراہی میں چھوڑا ہی ہے ـــــــ میں نے کہا میں ان کے قول کا قائل تو نہیں۔ یعنی معتزلہ کی طرح تفویض کا قائل نہیں لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی مشیت اور ارادہ اور قضا و قدر کے تحت ہوتا ہے فرمایا اے یونس ایسا نہیں ہے۔ نہیں ہوتی کوئی چیز مگر اس کی مشیت اور ارادہ اس کے قضا و قدر سے

توضیح - امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ مشیت و ارادہ اور قضا و قدر الہٰی کا تعلق امور خیر سے ہے نیز یہ کہ مشیت الہٰی بندوں جیسی مشیت نہیں ہے کہ اس کا تعلق معاصی سے ہو معاصی سے تعلق ہونا منافیٔ عدالت ہے۔

فرمایا اے یونس تم جانتے ہو مشیت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا مشیت الٰہیہ تدبیر اوّل ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو ارادہ کیا ہے؟ فرمایا وہ باقی رہنا ہے اس خواہش پر جسے چاہا ہے تم جانتے ہو قدر کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ تدبیر الٰہیہ ہے معین کرنے میں حرکات و اطراف کو اپنے بندہ کے اور اس کے حدود و بقا و فنا کا تعین، اس کے بعد فرمایا اور قضا کا تعلق فعل بندہ کی استواری اور اپنے کسی فعل کی ایجاد ہے۔

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَعَلِمَ مَا هُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ وَ أَمَرَهُمْ وَ نَهَاهُمْ فَمَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَقَدْ جَعَلَ لَهُمُ السَّبِيلَ إِلَى تَرْكِهِ ، وَلَا يَكُونُونَ آخِذِينَ وَلَا تَارِكِينَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ.

۵ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور وہ جانتا تھا کہ ان کی بازگشت اسی کی طرف ہوگی اس نے ان کو بعض چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض کے کرنے سے روکا ہے اور جس چیز کے بجا لانے کا ان کو حکم دیا ہے اس کے ترک کرنے کا راستہ بھی ان کے لئے قرار دیا (تاکہ فعل اختیاری رہے ورنہ ایک ہی صورت میں مجبوری لازم آتی) اور جو کچھ کرنے والے ہیں یا نہیں کرنے والے ہیں وہ تحت قدرت الٰہیہ ہیں۔ ایسا نہیں کہ ہر امر بندوں کو تفویض کرکے خود معطل ہو بیٹھا۔ اگر وہ چاہے تو ہر بُرے امر سے روک سکتا ہے لیکن چونکہ بندہ کو فاعل مختار بنا دیا ہے لہٰذا روکتا نہیں یہی اذن الٰہی ہے

٦ـ عليٌّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس بن عبدالرّحمن ، عن حفص ابن قرط، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من زعم أنَّ الله يأمر بالسوء والفحشاء فقد كذب على الله ، ومن زعم أنَّ الخير و الشرَّ بغير مشيئة الله فقد أخرج الله من سلطانه ومن زعم أنَّ المعاصي بغير قوّة الله فقد كذب على الله ، و من كذب على الله أدخله الله النار

٦۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ برائی اور بدکاری کا حکم دیتا ہے اُس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ خیر و شر بغیر مشیّت خدا ہے اس نے اللہ کو اس کی سلطنت سے علیحدہ کر دیا اور جس نے گمان کیا معاصی بغیر خدا کی دی ہوئی قوت کے بجا لاتا ہے اس نے خدا پر جھوٹ بولا اور ایسے کا ٹھکانا جہنم ہے۔

٧ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْقَدَرِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا هٰذَا! أَسْأَلُكَ ؟ قَالَ : سَلْ ، قُلْتُ : يَكُونُ فِي مُلْكِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مَا لَا يُرِيدُ ؟ قَالَ : فَأَطْرَقَ طَوِيلاً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ [لِي] : يَا هٰذَا! لَئِنْ قُلْتُ : إِنَّهُ يَكُونُ فِي مُلْكِهِ مَا لَا يُرِيدُ إِنَّهُ لَمَقْهُورٌ ، وَلَئِنْ قُلْتُ : لَا يَكُونُ فِي مُلْكِهِ إِلَّا مَا يُرِيدُ أَقْرَرْتُ لَكَ بِالْمَعَاصِي ، قَالَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : سَأَلْتُ هٰذَا الْقَدَرِيَّ فَكَانَ مِنْ جَوَابِهِ كَذَا وَ كَذَا ، فَقَالَ : لِنَفْسِهِ نَظَرَ أَمَا لَوْ قَالَ غَيْرَ مَا قَالَ لَهَلَكَ.

٧۔ راوی کہتا ہے مسجد مدینہ میں ایک شخص قضاء و قدر کے بارے میں کلام کر رہا تھا اور لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ میں نے کہا اے شخص میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھ۔ میں نے کہا ملک خدا میں کوئی امر ایسا بھی ہو سکتا ہے جس کو وہ نہ چاہتا ہو (یعنی یہ کہ اس کی قدرت سے باہر ہو) اس نے اپنا سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھایا اور کہا۔ اگر میں کہتا ہوں کہ اس کے ملک میں وہ ہوتا ہے جس کو وہ نہیں چاہتا تو وہ مغلوب و مقہور قرار پاتا ہے اور اگر یہ کہتا ہوں کہ اس کے ملک میں وہی ہوتا ہے جس کا وہ ارادہ کرے تو میں نے تیرے معاصی کا اقرار کر لیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے بیان کیا کہ میں نے اس قدریہ سے یہ سوال کیا۔ پس اس نے ایسا ایسا جواب دیا۔ فرمایا اس نے اپنے نفس پر غور کیا اگر وہ اس کے خلاف کہتا تو مستحق جہنم ہوتا۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ زَعْلَانَ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ الْقُمِّيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: أَجْبَرَ اللَّهُ الْعِبَادَ عَلَى الْمَعَاصِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَفَوَّضَ إِلَيْهِمُ الْأَمْرَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَاذَا؟ قَالَ: لُطْفٌ مِنْ رَبِّكَ بَيْنَ ذَلِكَ.

۸- امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کیا معاصی پر خدا نے اپنے بندوں کو مجبور کیا ہے فرمایا نہیں پوچھا پھر کیا اپنا معاملہ ان کے سپرد کر دیا ہے فرمایا۔ یہ بھی نہیں، پوچھا پھر کیا ہے فرمایا خدا کا لطف ہے ان دونوں کے درمیان یعنی انسان مجبور ہے نہ مختار کل بلکہ ان کے درمیان ایک منزل ہے وہ اپنے فعل کا مختار ہے لیکن اسباب فعل مہیا کرنا اس کے اختیار میں نہیں وہ اپنے کالے رنگ کو گورا نہیں بنا سکتا، اپنے لمبے قد کو چھوٹا نہیں کر سکتا۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليهما السلام قَالَا: إِنَّ اللَّهَ أَرْحَمُ بِخَلْقِهِ مِنْ أَنْ يُجْبِرَ خَلْقَهُ عَلَى الذُّنُوبِ ثُمَّ يُعَذِّبَهُمْ عَلَيْهَا وَاللَّهُ أَعَزُّ مِنْ أَنْ يُرِيدَ أَمْراً فَلَا يَكُونُ، قَالَ: فَسُئِلَا عليهما السلام هَلْ بَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ مَنْزِلَةٌ ثَالِثَةٌ؟ قَالَا: نَعَمْ أَوْسَعُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

۹- امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خدا اس سے زیادہ مہربان ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو گناہوں پر مجبور کرے اور پھر اس پر ان کو سزا بھی دے اور خدا زیادہ عزت و بزرگی والا ہے اس سے کہ وہ کسی امر کا ارادہ کرے اور وہ نہ ہو۔ پوچھا گیا کیا جبر و قدر کے درمیان کوئی تیسری منزل اور ہے۔ فرمایا ہے، وہ آسمان اور زمین کی وسعت سے زیادہ ہے۔

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ فَقَالَ: لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلَكِنْ مَنْزِلَةٌ بَيْنَهُمَا، فِيهَا الْحَقُّ الَّتِي بَيْنَهُمَا لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا الْعَالِمُ أَوْ مَنْ عَلَّمَهَا إِيَّاهُ الْعَالِمُ.

۱۰- کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبر و قدر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ نہ جبر ہے نہ قدر ہے بلکہ

ان دونوں کے درمیان ایک منزلت ہے اور وہی حق ہے نہیں جانتا اس کو مگر عالم یا وہ جسے عالم نے تعلیم دی ہو۔

١١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عِدَّةٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ رَجُلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَجْبَرَ اللهُ الْعِبَادَ عَلَى الْمَعَاصِي ؟ فَقَالَ : اللهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُجْبِرَهُمْ عَلَى الْمَعَاصِي ثُمَّ يُعَذِّبَهُمْ عَلَيْهَا . فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَفَوَّضَ اللهُ إِلَى الْعِبَادِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لَوْ فَوَّضَ إِلَيْهِمْ لَمْ يَحْصُرْهُمْ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَبَيْنَهُمَا مَنْزِلَةٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ أَوْسَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

١١۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیا خدا نے اپنے بندوں کو گناہوں پر مجبور کیا ہے فرمایا جبکہ خدا عادل ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے بندوں کو معاصی پر بھی مجبور کرے اور پھر ان پر اپنا عذاب بھی نازل کرے راوی نے کہا تو کیا خدا نے ہر معاملہ کو بندوں کے سپرد کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اگر سپرد کر دیا جاتا تو ان کے لئے امر و نہی کے بتانے کی کیا ضرورت تھی، راوی نے پھر کہا۔ ان کے لئے تیسری منزل ہے۔ فرمایا۔ وہ زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہے۔

١٢ ـ محمّد بن أبي عبدالله و غيره ، عن سهل بن زياد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر قال : قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام : إنّ بعض أصحابنا يقول بالجبر، وبعضهم يقول : بالاستطاعة قال : فقال لي : اكتب بسم الله الرحمن الرحيم ، قال عليّ بن الحسين : قال الله عزّ وجلّ : «يا ابن آدم بمشيئتي كنت أنت الّذي تشاء ، وبقوّتي أدّيت إليّ فرائضي وبنعمتي قويت على معصيتي ، جعلتك سميعاً ، بصيراً ، ما أصابك من حسنة فمن الله وما أصابك من سيّئة فمن نفسك وذلك أنّي أولى بحسناتك منك وأنت أولى بسيّئاتك منّي وذلك أنّي لا اُسأل عمّا أفعل وهم يسألون » قد نظمت لك كلّ شيء تريد

١٢۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے بعض اصحاب جبر کے قائل ہیں اور بعض استطاعت کے ـــــــ حضرت نے مجھ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمایا امام زین العابدینؑ نے کہا کہ

کہ خدا نے فرمایا۔ اے ابن آدم! میری مشیت سے تو نے کوئی چیز چاہی اور میری دی ہوئی قوت سے تو نے میرے فرائض انجام دیئے اور میری نعمت کی وجہ سے تو میری معصیت پر قوی دل ہوا۔ میں نے تجھ کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا پس جو نیکی تجھ سے ہوتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی ہوتی ہے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے غور کر تیری نیکیوں کا میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں اور برائیوں کا مجھ سے زیادہ تو، مجھ سے سوال کا کسی کو حق نہیں اور بندوں سے سوال ہوگا جس بات کا تو ارادہ کرتا ہے اس کا انتظام میں کرتا ہوں۔

١٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِيضَ وَلٰكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ؟ قَالَ: مَثَلُ ذٰلِكَ رَجُلٌ رَأَيْتَهُ عَلَىٰ مَعْصِيَةٍ فَنَهَيْتَهُ فَلَمْ يَنْتَهِ فَتَرَكْتَهُ فَفَعَلَ تِلْكَ الْمَعْصِيَةَ، فَلَيْسَ حَيْثُ لَمْ يَقْبَلْ مِنْكَ فَتَرَكْتَهُ كُنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَمَرْتَهُ بِالْمَعْصِيَةِ.

١٣۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہ جبر ہے نہ تفویض۔ بلکہ ایک امر ہے ان دونوں امروں کے درمیان، راوی نے پوچھا۔ وہ کیا امر ہے فرمایا اس کی مثل ہے کہ ایک شخص معصیت پر آمادہ تمہارے پاس آیا۔ تم نے اس کو باز رکھنا چاہا۔ وہ باز نہیں آیا۔ تم نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے ہر برائی کر ڈالی اور تمہاری بات نہ سنی تو کیا اس صورت میں یہ کہا جائیگا کہ تم نے اسے معصیت کا حکم دیا۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تو اپنے احکام کے ذریعہ سے برے کاموں سے روکنا چاہتا ہے لیکن جبر سے نہیں۔ پس جو بندہ گناہ سے باز نہیں آتا تو اس کا الزام خدا پر کیا۔

١٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: اللهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُكَلِّفَ النَّاسَ مَا لَا يُطِيقُونَ وَاللهُ أَعَزُّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِي سُلْطَانِهِ مَا لَا يُرِيدُ.

١٤۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بزرگ ہے کہ وہ لوگوں کو ایسے امر کی تکلیف دے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے اور یہ امر عزت باری تعالیٰ کے خلاف ہے کہ اس کی حکومت میں کوئی ایسا کام ہو جس کو وہ نہیں چاہتا۔

باب سی ویکم (۳۱)

الاستطاعة

(بَابُ الْاِسْتِطَاعَةِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْاِسْتِطَاعَةِ، فَقَالَ: يَسْتَطِيعُ الْعَبْدُ بَعْدَ أَرْبَعِ خِصَالٍ: أَنْ يَكُونَ مُخَلَّى السَّرْبِ، صَحِيحَ الْجِسْمِ، سَلِيمَ الْجَوَارِحِ، لَهُ سَبَبٌ وَارِدٌ مِنَ اللهِ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسِّرْ لِي هٰذَا، قَالَ: أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ مُخَلَّى السَّرْبِ، صَحِيحَ الْجِسْمِ، سَلِيمَ الْجَوَارِحِ، يُرِيدُ أَنْ يَزْنِيَ فَلَا يَجِدُ امْرَأَةً ثُمَّ يَجِدُهَا، فَإِمَّا أَنْ يَعْصِمَ نَفْسَهُ فَيَمْتَنِعَ كَمَا امْتَنَعَ يُوسُفُ عليه السلام أَوْ يُخَلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ إِرَادَتِهِ فَيَزْنِيَ فَيُسَمَّى زَانِياً، وَلَمْ يُطِعِ اللهَ بِإِكْرَاهٍ، وَلَمْ يَعْصِهِ بِغَلَبَةٍ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا استطاعت سے کیا مراد ہے فرمایا بندہ چار خصلتوں سے مستطیع ہوتا ہے اول راہ عمل مزاحمت سے خالی ہو دوسرے اس کا بدن عیب سے خالی ہو۔ جیسے بیماری کی حالت میں آدمی پورا کام نہیں کرسکتا تیسرے اسباب وآلات میں کمی نہ ہو (جیسے مال وغیرہ کا کم ہونا) چوتھے مشیت الٰہی کا اس سے تعلق ہونا۔

راوی نے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں اس کی توضیح کیجئے فرمایا اگر کوئی بندہ بغیر مزاحمت کے ہو صحیح الجسم ہو اور اعضاء درست ہوں اور وہ زنا کا ارادہ کرے مگر عورت نہ ملے پھر اگر مل جائے تو اس کا نفس اپنے کو بچانے کی طرف متوجہ ہو پس وہ رک جائے جیسے یوسفؑ رک گئے تھے یا اس کے اور اس کے ارادہ کے درمیان خلل پیدا ہو جائے یعنی توفیق الٰہی اور مشیت ایزدی اس کے ساتھ نہ ہو اور زنا کرے تو اس کو زانی کہا جائیگا۔ درصورت اپنے کو بچانے کے لئے اس نے اطاعت خدا پر مجبور ہو کر نہیں کی اور درصورت معصیت اس نے خدا پر غلبہ نہیں پالیا۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعاً، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ جَمِيعاً، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْاسْتِطَاعَةِ، فَقَالَ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَعْمَلَ مَا لَمْ يُكَوَّنْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْتَهِيَ عَمَّا قَدْ كُوِّنَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: فَمَتَى أَنْتَ مُسْتَطِيعٌ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ خَلَقَ خَلْقاً فَجَعَلَ فِيهِمْ آلَةَ الْاسْتِطَاعَةِ ثُمَّ لَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِمْ، فَهُمْ مُسْتَطِيعُونَ لِلْفِعْلِ وَقْتَ الْفِعْلِ مَعَ الْفِعْلِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ الْفِعْلَ، فَإِذَا لَمْ يَفْعَلُوهُ فِي مُلْكِهِ لَمْ يَكُونُوا مُسْتَطِيعِينَ أَنْ يَفْعَلُوا فِعْلاً لَمْ يَفْعَلُوهُ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَزُّ مِنْ أَنْ يُضَادَّهُ فِي مُلْكِهِ أَحَدٌ. قَالَ الْبَصْرِيُّ: فَالنَّاسُ مَجْبُورُونَ؟ قَالَ: لَوْ كَانُوا مَجْبُورِينَ كَانُوا مَعْذُورِينَ، قَالَ: فَفَوَّضَ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا هُمْ؟ قَالَ: عَلِمَ مِنْهُمْ فِعْلاً فَجَعَلَ فِيهِمْ آلَةَ الْفِعْلِ فَإِذَا فَعَلُوا كَانُوا مَعَ الْفِعْلِ مُسْتَطِيعِينَ. قَالَ الْبَصْرِيُّ: أَشْهَدُ أَنَّهُ الْحَقُّ وَأَنَّكُمْ أَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ.

۲۔ علی بن حکم اور عبداللہ بن یزید سے بصرہ کے ایک شخص نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ استطاعت سے کیا مراد ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تو اس پر قدرت رکھتا ہے کہ وہ عبادت بصورت ادا بجا لائے جو زمانہ ماضی میں تجھ سے قضا ہو گئی ہے اس نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تو اس پر قدرت رکھتا ہے اس بات پر کہ اپنے کو باز رکھے اس معصیت سے جو تو کر چکا ہے زمانہ ماضی میں اور دور کر دے زمانہ ماضی کی معصیت کو اس نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا۔ پھر تجھے قدرت کب حاصل ہوئی اس نے کہا نہیں جانتا۔

فرمایا حضرت نے کہ خدا نے جن لوگوں کو مکلف بنایا ہے تو آلاتِ استطاعت بھی دیئے ہیں تاکہ وہ فعل عمل میں لا سکے جس کا مکلف بنایا گیا ہے یہ استطاعت وقت فعل سے متعلق ہے نہ کہ اس کو کلی اختیار سپرد کر دیئے گئے ہوں پس لوگ قدرت رکھتے ہیں وقت فعل جبکہ وہ فعل عمل میں لایا جائے۔ نہ قبل فعل نہ بعد فعل۔ بلکہ یہ استطاعت صرف وقوع فعل کے وقت ہے۔)

پس اگر امر مکلف بہ کو بجا نہ لائے تو وہ صاحب استطاعت نہ کہا جائے گا کیونکہ فعل کا اظہار نہ ہوا یا جیسا کہ موسیٰ سے خضر نے کہا " انک لن تستطیع معی صبرا " کیونکہ صبر کا وقت وقوع فعل اظہار نہ ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ بلند و

برتر ہے اس سے کہ ملک میں کوئی ضد بن کر رہے یعنی جس کو وہ نہ چاہے وہ امر واقع ہو اس صورت میں اس کی سلطنت ضعیف ہو جائے گی۔

بصری نے کہا کہ اس صورت میں تو لوگوں کا مجبور ہونا لازم آئے گا۔ فرمایا اگر مجبور قرار دیئے گئے تو پھر وہ قابل معافی ہونے چاہئیں۔ اس نے کہا اگر مجبور نہیں تو پھر تفویض ہے۔ فرمایا۔ ایسا بھی نہیں کہ خدا اپنا اختیار رکھو بیٹھا ہو۔ اس نے کہا تو لوگوں کے لئے کیا صورت ہوگی جبکہ نہ جبر ہے نہ تفویض۔ فرمایا۔ خدا کے علم میں یہ بات تھی کہ فلاں شخص عمل کرے گا لہذا خدا نے لوگوں کے لئے عمل کرنے کا سامان فراہم کر دیا پس اگر انھوں نے کوئی کام کرنا چاہا تو اس کی استطاعت ان میں موجود تھی بصری نے کہا کہ یہ حق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اہلبیت نبوت و رسالت سے ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَالِحٍ النِّيلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام: هَلْ لِلْعِبَادِ مِنَ الْاِسْتِطَاعَةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: إِذَا فَعَلُوا الْفِعْلَ كَانُوا مُسْتَطِيعِينَ بِالْاِسْتِطَاعَةِ الَّتِي جَعَلَهَا اللهُ فِيهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْآلَةُ مِثْلُ الزَّانِي إِذَا زَنَى كَانَ مُسْتَطِيعاً لِلزِّنَاءِ حِينَ زَنَى وَلَوْ أَنَّهُ تَرَكَ الزِّنَاءَ وَلَمْ يَزْنِ كَانَ مُسْتَطِيعاً لِتَرْكِهِ إِذَا تَرَكَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: لَيْسَ لَهُ مِنَ الْاِسْتِطَاعَةِ قَبْلَ الْفِعْلِ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَلٰكِنْ مَعَ الْفِعْلِ وَالتَّرْكِ كَانَ مُسْتَطِيعاً، قُلْتُ: فَعَلَى مَا ذَا يُعَذِّبُهُ؟ قَالَ: بِالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ وَالْآلَةِ الَّتِي رَكَّبَ فِيهِمْ، إِنَّ اللهَ لَمْ يُجْبِرْ أَحَداً عَلَى مَعْصِيَتِهِ وَلَا أَرَادَ - إِرَادَةَ حَتْمٍ - الْكُفْرَ مِنْ أَحَدٍ وَلٰكِنْ حِينَ كَفَرَ كَانَ فِي إِرَادَةِ اللهِ أَنْ يَكْفُرَ، وَهُمْ فِي إِرَادَةِ اللهِ وَفِي عِلْمِهِ أَنْ لَا يَصِيرُوا إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ، قُلْتُ: أَرَادَ مِنْهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا؟ قَالَ: لَيْسَ هٰكَذَا أَقُولُ وَلٰكِنِّي أَقُولُ: عَلِمَ أَنَّهُمْ سَيَكْفُرُونَ، فَأَرَادَ الْكُفْرَ لِعِلْمِهِ فِيهِمْ وَلَيْسَتْ هِيَ إِرَادَةَ حَتْمٍ إِنَّمَا هِيَ إِرَادَةُ اخْتِيَارٍ

۲۔ صالح نیلی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا بندوں میں کوئی کام کرنے کی استطاعت ہے۔ فرمایا جب وہ کوئی کام کرتے ہیں تو وہ اس کے کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور یہ خدا کی دی ہوئی طاقت ہوتی ہے ان کے اندر۔ میں نے کہا اس کی صورت کیا ہے۔ فرمایا زنا کی طرح ہے جب کوئی زنا پر آمادہ ہو تو زنا کے وقت اس میں قدرت زنا ہوتی

ہے اور اگر وہ زنا ترک کرے تو اس کے ترک کی بھی قدرت ہوتی ہے (لیکن نہ وہ مجبور محض ہے اور نہ بالکلیہ مختار۔)

پھر فرمایا۔ قبل فعل کسی کو قدرت حاصل نہیں ہوتی۔ چاہے وہ کام کم ہو یا زیادہ لیکن فعل کے فاعل یا تارک ہونے کی صورت میں استطاعت ہوتی ہے۔ کلیہ ہر حالت میں نہیں نہ قبل نہ بعد، جو کچھ ہے وہ تحت مشیئت الٰہی ہے اس کے دائرہ قدرت سے باہر نہیں۔

میں نے کہا جب بندہ کو اختیارات اور قدرت ہی نہیں تو خدا ان کو عذاب کیوں دیتا ہے اس لئے کہ اس نے انبیاء و مرسلین کے ذریعہ ہر نیک و بد کو سمجھا دیا ان کو گناہ اور ترک گناہ پر قدرت بھی دے دی اور معصیت پر کسی کو مجبور بھی نہیں کیا۔ خدا کے علم و ارادہ میں یہ بات آچکی ہے کہ فلاں فلاں لوگ خیر کی طرف آنے والے نہیں میں نے کہا تو خدا نے ان کے کفر کا ارادہ کیا۔ فرمایا میں یہ تو یہ کہتا ہوں کہ یہ بات اس کے علم میں تھی کہ فلاں لوگ کفر کریں گے تو اس نے اپنے اس علم کی وجہ سے اپنے ارادہ کو ان کے کفر سے متعلق کیا۔ لیکن یہ ارادہ حتمی نہیں بلکہ اختیاری ہے یعنی اس کفر کو ان پر لازم نہیں قرار دیا بلکہ کفر اختیار کرنا یا نہ کرنا لوگوں کے اختیار میں تھا پس جو بات اس کے علم میں آچکی تھی اس کے مطابق اس کا ارادہ ہوا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْاسْتِطَاعَةِ فَلَمْ يُجِبْنِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ دَخْلَةً أُخْرَى، فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهَا شَيْءٌ لَايُخْرِجُهُ إِلَّا شَيْءٌ أَسْمَعُهُ مِنْكَ ، قَالَ : فَإِنَّهُ لَايَضُرُّكَ مَا كَانَ فِي قَلْبِكَ ، قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ إِنِّي أَقُولُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُكَلِّفِ الْعِبَادَ مَا لَا يَسْتَطِيعُونَ وَلَمْ يُكَلِّفْهُمْ إِلَّا مَا يُطِيقُونَ وَإِنَّهُمْ لَا يَصْنَعُونَ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا بِإِرَادَةِ اللهِ وَمَشِيَّتِهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : هٰذَا دِينُ اللهِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ وَآبَائِي ، أَوْ كَمَا قَالَ

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ استطاعت کیا ہے حضرت نے جواب نہ دیا۔ میں دوسری بار پھر حاضر خدمت ہوا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے۔ میرے دل میں ایک خیال ہے جو اس وقت دل سے دور نہ ہوگا جب تک آپ سے جواب نہ سن لوں۔ فرمایا جو وسوسہ تیرے دل میں ہے تجھے ضرر نہ پہنچائے گا میں نے کہا

بیان ہوتا کہ خدا نے اپنے بندوں کو تکلیف نہیں دی اس امر کی جس پر وہ قدرت نہیں رکھتے اور نہیں تکلیف دی مگر اسی چیز کی جس کی وہ طاقت رکھتے ہیں اور یہ کہ وہ نہیں کرتے وہی مگر وہی جو اللہ کرتا ہے ارادہ اور اس کی مشیت ہوتی ہے اور قضاء و قدر ہو فرمایا یہی اللہ کا دین ہے جس پر میں بھی ہوں اور میرے آباء بھی تھے۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے افعال میں مختار بنایا ہے پس جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے یا نہیں کرنا چاہتا خدا اس کو فعل یا ترک فعل پر قدرت دیتا ہے تاکہ وہ ارادی سے بجالا سکے ورنہ بندہ کو اپنی مجبوریوں کا عذر ہوگا لیکن یہ اختیار انسان کو صرف وقت فعل دیا جاتا ہے نہ قبل و بعد جو پہلے ہو چکا وہ اس کو آگے نہیں لا سکتا اور جو آگے ہونے والا ہے اس کو حال میں کر دکھانے کی اس میں طاقت نہیں۔ اس کے ہر عمل سے ارادہ الٰہی کا تعلق اس بنا پر ہو جاتا ہے کہ اگر وہ کسی عمل کے لئے اس کے اسباب فراہم نہ کرے تو بندہ مجبور ہو کر رہ جائے لیکن اس سے شرکت فی العمل لازم نہیں آتی۔

باب سی و دوم (۳۲)

بیان و تعریف و لزوم حجت

٥(بَابُ)٥

(اَلْبَيَانِ وَ التَّعْرِيفِ وَ لُزُومِ الْحُجَّةِ)

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ احْتَجَّ عَلَى النَّاسِ بِمَا آتَاهُمْ وَعَرَّفَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ مِثْلَهُ .

ا۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے بندوں پر حجت تمام کی ہے دو چیزوں سے اوّل اپنی نعمتیں جو اس کو دی ہیں اور دوسرے اپنے انبیاء و مرسلین کے ذریعے ہدایت کر کے۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْمَعْرِفَةُ مِنْ صُنْعِ مَنْ هِيَ؟ قَالَ: مِنْ صُنْعِ اللهِ، لَيْسَ لِلْعِبَادِ فِيهَا صُنْعٌ.

٢۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا معرفت (اللہ رسول و امام) کا تعلق کس کی تدبیر سے ہے فرمایا: تدبیر الٰہی سے ہے بندوں سے تعلق نہیں، یعنی اسباب معرفت وہ مہیا کرتا ہے یعنی آیات سے انبیاء اور مرسلین کی بعثت سے اس کے بعد بندوں کا فرض ہے کہ وہ معرفت حاصل کریں۔

٣۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ» قَالَ: حَتَّى يُعَرِّفَهُمْ مَا يُرْضِيهِ وَمَا يُسْخِطُهُ، وَقَالَ: «فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا» قَالَ: بَيَّنَ لَهَا مَا تَأْتِي وَمَا تَتْرُكُ، وَقَالَ: «إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَإِمَّا كَفُوراً» قَالَ: عَرَّفْنَاهُ، إِمَّا آخِذٌ وَإِمَّا تَارِكٌ، وَعَنْ قَوْلِهِ: «وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى» قَالَ: عَرَّفْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى وَهُمْ يَعْرِفُونَ.

وَفِي رِوَايَةٍ: بَيَّنَّا لَهُمْ.

٣۔ ثعلبہ بن میمون نے حمزہ بن محمد طیار سے اور انھوں نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول خدا کے بارے میں اللہ کسی قوم کو اس کی ہدایت کے بعد گمراہ نہیں کرتا حتی کہ وہ انھیں ان چیزوں کو بتا دے جن سے وہ پرہیز کریں۔ یہاں تک کہ خدا معرفت کرا دیتا ہے ان چیزوں کی جن سے وہ راضی ہوتا ہے اور جن سے ناراض ہوتا ہے اور فرمایا (آیہ) پس الہام کر دیا اس نے نفس پر اس فجور و تقویٰ کو، فرمایا۔ ظاہر کر دیا کہ اسے کرنا ہے اور کیا چھوڑنا ہے۔

اور فرمایا (آیہ) ہم نے ہدایت کی اُسے راہِ دین کی، اب وہ چاہے شکر گزار ہو۔ چاہے کفر کرے۔ فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اسے معرفت کرا دی اس چیز کی جسے لینے والا ہے اور جسے چھوڑنے والا ہے۔

اور اس آیت کے متعلق قوم ثمود کو ہم نے ہدایت کی۔ پس انھوں نے ہدایت پر گمراہی کو دوست رکھا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے ان کو معرفت کرا دی تھی لیکن ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کی۔ درآنحالیکہ وہ ہدایت کی معرفت حاصل کر چکے تھے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ» قَالَ: نَجْدَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے (آیہ) ہم نے دونوں راستے دکھا دیئے یعنی خیر و شر۔

٥ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَصْلَحَكَ اللهُ هَلْ جُعِلَ فِي النَّاسِ أَدَاةٌ يَنَالُونَ بِهَا الْمَعْرِفَةَ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: فَهَلْ كُلِّفُوا الْمَعْرِفَةَ؟ قَالَ: لَا، عَلَى اللهِ الْبَيَانُ، «لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا» «وَلَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْساً إِلَّا مَا آتَاهَا»، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: «وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ» قَالَ: حَتَّى يُعَرِّفَهُمْ مَا يُرْضِيهِ وَمَا يُسْخِطُهُ.

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا خدا آپؑ کی محافظت کرے کیا خدا نے آدمیوں میں سے ایسے آلات و اسباب پیدا کئے ہیں کہ وہ ان سے معرفت حاصل کریں فرمایا نہیں۔ میں نے کہا پھر تکلیف معرفت کیوں دی گئی۔ فرمایا۔ اللہ پر امور معرفت کا بیان لازم ہے وہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا بلکہ اتنی ہی دیتا ہے جس کو برداشت کر سکے۔

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ ہدایت کے بعد کسی قوم پر ظلم نہیں کرتا۔ فرمایا۔ وہ ان کو معرفت کرا دیتا ہے اس بات کی کہ کیا اس امر کی رضا کا باعث ہے۔

٦ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَعْدَانَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يُنْعِمْ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً إِلَّا وَقَدْ أَلْزَمَهُ فِيهَا الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ، فَمَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَهُ قَوِيّاً فَحُجَّتُهُ عَلَيْهِ

الْقِيَامُ بِمَا كَلَّفَهُ وَاحْتِمَالُ مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَنْ هُوَ أَضْعَفُ مِنْهُ، وَمَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَهُ مُوَسَّعاً عَلَيْهِ فَحُجَّتُهُ عَلَيْهِ مَالُهُ، ثُمَّ تَعَاهُدُهُ الْفُقَرَاءَ بَعْدُ بِنَوَافِلِهِ، وَمَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَهُ شَرِيفاً فِي بَيْتِهِ، جَمِيلاً فِي صُورَتِهِ فَحُجَّتُهُ عَلَيْهِ أَنْ يَحْمَدَ اللهَ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ، وَ أَنْ لَا يَتَطَاوَلَ عَلَى غَيْرِهِ، فَيَمْنَعَ حُقُوقَ الضُّعَفَاءِ لِحَالِ شَرَفِهِ وَجَمَالِهِ

۶۔ فرمایا امام علیہ السلام نے اگر خدا اپنے بندہ کو نعمت دیتا ہے تو اس پر اپنی حجت تمام کرتا ہے تاکہ وہ صحیح طریقہ سے استعمال کرے۔ پس جس کو اس نے اپنے احسان سے قوی بنایا تو اس پر لازم قرار دیا کہ وہ اپنے سے کم طاقت والے اور ضعیف کا بوجھ اٹھائے، اور جس کو مالدار بنایا اس پر لازم قرار دیا کہ وہ فقراء کی مدد کرے اور جس کو اپنے احسان سے اس کے خاندان کو عزت والا بنایا، اچھی صورت عطا کی تو اس کے لیے لازم ہوا کہ اس پر خدا کی حمد کرے اور کسی پر ظلم نہ کرے۔ کمزوروں کے حق کو روکے نہیں۔ اپنے شرف و جمال کے وقت۔

باب سی و سویم (۳۳)

تتمہ باب سابق

۞(بَابٌ)۞

[اخْتِلَافِ الْحُجَّةِ عَلَى عِبَادِهِ]

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ دُرُسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سِتَّةُ أَشْيَاءَ لَيْسَ لِلْعِبَادِ فِيهَا صُنْعٌ: الْمَعْرِفَةُ وَالْجَهْلُ وَالرِّضَا وَالْغَضَبُ وَالنَّوْمُ وَالْيَقَظَةُ

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے چھ چیزیں ہیں جن میں بندوں کی تدبیر کو دخل نہیں، معرفت، جہالت، رضا، غضب، سونا اور جاگنا۔

باب سی و چہارم (۳۴)

مخلوق پر خدا کی حجتیں

(بَابُ حُجَجِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ الْمَحَامِلِيِّ، عَنْ دُرُسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ أَنْ يَعْرِفُوا وَلِلْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعَرِّفَهُمْ وَلِلّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ إِذَا عَرَّفَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مخلوق خدا کے لئے نہیں ہے یہ بات کہ وہ خدا کو پہچانیں بلکہ خدا پر لازم ہے کہ وہ پہچنوائے اور مخلوق پر لازم ہے کہ جب خدا معرفت کرا دے تو اس کو قبول کرے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام مَنْ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئاً هَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی معرفت باری تعالیٰ کو پہچاننے کا ذریعہ نہ رکھتا ہو تو اس پر کوئی الزام ہوگا۔ فرمایا۔ نہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَا حَجَبَ اللّٰهُ عَنِ الْعِبَادِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُمْ

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے کمزور (ضعیف العقل) بندوں سے دلائل ربوبیت سے جو پوشیدہ رکھا ہے تو ان سے تکلیف برطرف ہے۔

٤ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن عليّ بن الحكم، عن أبان الأحمر عن حمزة بن الطيّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال لي: اكتب فأملى عليّ: إنّ من قولنا إنّ الله يحتجّ على العباد بما آتاهم وعرّفهم، ثمّ أرسل إليهم رسولاً وأنزل عليهم الكتاب فأمر فيه ونهى، أمر فيه بالصلاة والصيام فنام رسول الله صلى الله عليه وآله عن الصلاة فقال: أنا اُنيمك وأنا أُوقظك فاذا قمت فصلّ ليعلموا إذا أصابهم ذلك كيف يصنعون، ليس كما يقولون: إذا نام عنها هلك وكذلك الصيام أنا اُمرضك وأنا اُصحّك فاذا شفيتك فاقضه، ثمّ قال أبو عبدالله عليه السلام: وكذلك إذا نظرت في جميع الأشياء لم تجد أحداً في ضيق ولم تجد أحداً إلّا ولله عليه الحجّة ولله فيه المشيئة ولا أقول: إنّهم ماشاؤوا صنعوا، ثمّ قال: إنّ الله يهدي ويضلّ وقال: وما اُمروا إلّا بدون سعتهم، وكلّ شيء اُمر النّاس به فهم يسعون له، وكلّ شيء لا يسعون له فهو موضوع عنهم، ولكنّ النّاس لاخير فيهم ثمّ تلا عليه السلام: «ليس على الضعفاء ولا على المرضى ولا على الّذين لايجدون ماينفقون حرج» فوضع عنهم «ما على المحسنين من سبيل والله غفور رحيم ۞ و لا على الّذين إذا ما أتوك لتحملهم» قال: فوضع عنهم لأنّهم لا يجدون.

۴۔ حمزہ بن طیار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ہمارا یہ قول لکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں دے کر اپنے بندوں پر حجت تمام کی ہے اور ان کو اپنی معرفت کرائی ہے پھر ان کی طرف اپنے رسول کو بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی اور اس میں امر و نہی کا ذکر کیا، حکم دیا، نماز کا روزہ کا رسول وقت صبح خواب میں تھے۔ خدا نے کہا میں ہی تجھے سُلاتا ہوں میں ہی تجھے جگاتا ہوں میں ہی بیمار ڈالتا ہوں (جو روزہ بحالت بیماری ترک ہوگیا ہو) اسے بعد میں ادا کردو۔

پھر حضرت نے فرمایا اسی طرح جب تم نظر کروگے تمام اشیا میں تو تم کسی کو دل تنگی میں نہ پاؤ گے (کیونکہ احکام شرع تکلیف مالایطاق نہیں) اور کسی کو نہ پاؤ گے اس پر خدا کی حجت تمام نہ ہوئی ہو اور اللہ کی اس میں مشیئت نہ ہو اور میں یہ نہیں کہتا کہ لوگ جو چاہیں وہ کر گزریں بے شک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

اور فرمایا لوگوں کو حکم نہیں دیا گیا۔ مگر ان کی طاقت سے کم اور جس کام کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں اور جس کی طاقت نہیں رکھتے اس کی تکلیف نہیں دی گئی۔ لیکن وہ خیر والے لوگ نہیں پھر فرمایا کمزوروں اور بیماروں کو تکلیف نہیں دی گئی اور نہ ان لوگوں کو جو راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں رکھتے پھر فرمایا نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام نہیں اللہ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے اور نہ ان لوگوں پر جو تمہارے پاس اس لئے آتے ہیں کہ تم ان کو سواری دو۔ فرمایا۔ ان سے تکلیف ہٹالی گئی، کیونکہ ان کے پاس کچھ نہیں۔

باب سی و پنجم (۳۵)

ہدایت منجانب اللہ ہے

(بَابُ الْهِدَايَةِ أَنَّهَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ثَابِتُ ! مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا أَحَداً إِلَى أَمْرِكُمْ، فَوَاللهِ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرَضِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَهْدُوا عَبْداً يُرِيدُ اللهُ ضَلَالَتَهُ مَا اسْتَطَاعُوا عَلَى أَنْ يَهْدُوهُ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرَضِينَ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُضِلُّوا عَبْداً يُرِيدُ اللهُ هِدَايَتَهُ مَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يُضِلُّوهُ ، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدٌ : عَمِّي وَأَخِي وَابْنُ عَمِّي وَجَارِي فَإِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ مَعْرُوفاً إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا مُنْكَراً إِلَّا أَنْكَرَهُ ثُمَّ يَقْذِفُ اللهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ

ا۔ ثابت ابن سعید سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے ثابت تم ہمارے دشمنوں سے کیوں ملتے جلتے ہو۔ ان کے اختلاط سے باز رہو اور ان میں سے کسی کو اپنے مذہب کی طرف نہ بلاؤ۔ خدا کی قسم اگر تمام اہلِ زمین اور آسمان اس بندہ کی ہدایت کرنا چاہیں جس کو خدا نے گمراہی میں چھوڑنے کا ارادہ کیا ہے تو وہ اس کی ہدایت پر قدرت نہ رکھ سکیں گے اور اگر تمام اہلِ آسمان و زمین اس شخص کو گمراہ کرنا چاہیں

خدا جس کو ہدایت کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کی طاقت سے باہر ہے۔
لوگو ہمارے دشمنوں سے باز رہو اور کوئی یہ نہ کہے کہ یہ میرا چچا ہے میرا بھائی ہے یہ میرا چچیرا بھائی ہے یہ میرا پڑوسی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کے لیے نیکی کا ارادہ کرتا ہے اس کی روح کو پاک کرتا ہے پس وہ اچھی بات کو قبول کرتا ہے اور بری بات سے نفرت کرتا ہے خدا اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈال دیتا ہے کہ اس کے ایمان کے تمام اجزاء جمع ہو جاتے ہیں۔

٢. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً مِنْ نُورٍ وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَاناً يُضِلُّهُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ».

- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ لِلّٰهِ(1) وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ لِلّٰهِ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ وَلَا تُخَاصِمُوا النَّاسَ لِدِينِكُمْ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مُمْرِضَةٌ لِلْقَلْبِ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ»، وَقَالَ: «أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ»، ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَتَبَ عَلَى عَبْدٍ أَنْ يَدْخُلَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلَى وَكْرِهِ.

- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام نَدْعُو النَّاسَ إِلَى هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: لَا يَا فُضَيْلُ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ فَأَدْخَلَهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً

تَمَّ كِتَابُ الْعَقْلِ وَالْعِلْمِ وَالتَّوْحِيدِ مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَيَتْلُوهُ كِتَابُ الْحُجَّةِ فِي الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ

كِتَابِ الْكَافِي تَأْلِيفِ الشَّيْخِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِبْنِ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب خدا کسی سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور کا نقطہ لگا دیتا ہے اور دل کے مسامات کو کھول دیتا ہے اور ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے تاکہ وہ اس کی بُرائی کو روک دے اور جس کسی کے لئے بُرائی چاہتا ہے اس کے دل میں سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل تک آواز پہنچنے کو بند کر دیتا ہے اور شیطان کو اس پر مقرر کرتا ہے تاکہ وہ اس کو گمراہ کر دے پھر یہ آیت تلاوت کی۔ خدا جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اسلام کے لئے اس کا سینہ کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو تنگ بنا دیتا ہے اس کے لئے قبولِ اسلام گویا آسمان پر چڑھنا ہو جاتا ہے۔

توضیح اس حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے بد کر دیتا ہے لیکن اگر ایسا ہو تو جزا اور سزا سب بیکار، حقیقت یہ ہے کہ حدیث مذکور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا تعلق خدا کی توفیق اور تفضل سے ہے جب اس کے علم میں یہ بات ہوتی ہے کہ فلاں شخص خیر پسند اور نیکو کار ہوگا تو اس کی توفیق و تفضل کا تعلق عالم وجود میں آنے کے بعد اس سے ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔

فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کام کرو اللہ کے لئے کرو، بندوں کی خوشی کے لئے نہ کرو جو کام اللہ کے لئے ہوتا ہے وہ اللہ ہی کے لئے ہوتا ہے اور جو کام بندوں کے لئے ہوتا ہے وہ اللہ تک پہنچتا نہیں اور دین کے معاملہ میں اللہ سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس سے دل مبتلائے آفت ہو جاتا ہے۔

خدا نے اپنے نبی سے فرمایا، تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے مطلوب تک نہیں پہنچا سکتے (صرف ارادۃ الطریق کر سکتے ہو) لیکن اللہ جسے چاہتا ہے مطلوب تک پہنچا دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا، تمہیں یہ بات ناگوار گزرتی ہے کہ سب لوگ مومن کیوں نہیں ہو جاتے۔" (راوی ہے) تم لوگوں کو چھوڑ دو، کیونکہ انھوں نے جو حاصل کیا ہے وہ لوگوں سے حاصل کیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسولؐ اللہ سے لیا ہے۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا ہے کہ جب خدا لکھ دیتا ہے کسی بندہ کے لئے کہ وہ تصدیق امامت میں داخل ہو تو اس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے جیسے طائر اپنے آشیاں کی طرف۔

فُضَیل بن یَسَار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف

بلائیں نفرمایا نہیں۔ اسے فضیل نہیں۔ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے وہ اس کی گردن پکڑ کر اس امر کی طرف متوجہ کر دیتا ہے چاہے وہ خوش ہو یا ناخوش۔

توضیح چونکہ ہر زمانہ میں حکومتیں ہمارے آئمہ کے خلاف رہی ہیں لہذا انھوں نے کھلم کھلا مومنین کو امامت کی طرف بلانے سے روکا ہے اور اس معاملے کو توفیق الٰہی کے سپرد کیا۔

بحمد اللہ کتاب اصول کافی کا پہلا حصّہ جس میں کتاب العقل والجہل اور کتاب التوحید شامل تھیں بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اب ہم خدا سے مدد کے خواستگار ہو کر کتاب حجت شروع کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید رُشد و ہدایت، علم و معرفت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے احادیثِ نبوی اور اقوالِ آئمہ اشد ضروری ہیں جن کے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ قرآن مجید میں آیاتِ محکمات، آیاتِ متشابہات ہیں قصص ہیں، رموز ہیں، ناسخ و منسوخ ہیں، توانین ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو اُن ہی حضرات سے سمجھا جائے جو علم لدُنی کے حامل ہیں اور آنحضرت کے تعلیم کردہ ہیں۔ جن کی زبان پر عصمت کا پہرہ ہے جو آیۂ تطہیر کے مصداق ہیں یعنی چہاردہ معصومین علیہم السلام جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا جو رموزِ قرآن سے بخوبی واقف ہیں۔

میری اور میرے سب بھائیوں خاص کر عالی جناب سیّد شمیم الحسن صاحب نقوی (مرحوم) جنھوں نے بسترِ مرگ پر بھی مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ جس طرح تفسیر الفرقان دیدہ زیبی میں اپنا مقام آپ رکھتی ہے اسی طرح اُصولِ کافی کب آرہی ہے۔ لیکن افسوس کہ بھائی صاحب کا انتقال ۳۰ نومبر ۱۹۸۷ء کو کرومویل ہسپتال لندن میں ہوگیا اور وہ یہ خواہش لئے ہوئے معصومین علیہم السلام کے جوارِ رحمت میں تشریف لے گئے۔

میں نے قارئین کی آسانی کے لئے اُصولِ کافی جلدِ اوّل کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلا حصّہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر ۱۹۸۶ء میں آچکا ہے جو کتاب العقل اور کتاب التوحید پر مشتمل ہے، دوسرا حصّہ جس میں کتاب الرسالت، نبوت، خلافت اور امامت ہے آپ کے سامنے ہے تیسرا حصّہ کتاب الولادت معصومین سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے حصّے میں کتاب الایمان والکفر ہے، پانچواں حصہ کتاب الدعا اور فضل القرآن اور کتاب العشرہ پر مشتمل ہوگا اس طرح اصولِ کافی جس کا ترجمہ والد محترم مفسّرِ قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نے دو حصوں میں کیا تھا۔ میں نے آپ حضرات کی آسانی کے لئے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ کتاب کے دیکھنے سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس میں کس عنوان کے تحت احادیث ہیں دوسرے یہ کہ کتاب زیادہ ضخیم بھی نہ ہونے پائے۔ انشاء اللہ اگر مدد باری تعالیٰ اور تائیدِ امام عصرؑ شاملِ حال رہی تو جلد ہی یہ جلدیں مومنین کرام کے سامنے ہوں گی۔ اسی طرح فروعِ کافی کو بھی مختلف جلدوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

میں اپنی اور اپنے والد بزرگوار عالی جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ کی طرف سے ارباب عقل و دانش اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اگر اس ترجمہ میں کسی قسم کی کمی نظر آئے تو اسے نظر انداز فرمائیں کیونکہ دامن بشریت غلطیوں سے پاک نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

ڈاکٹر سید ندیم الحسن نقوی
بی ایس سی، ایم بی بی ایس
کراچی

نحمدہ ونصلی علی بسم اللہ الرحمن الرحیم رسولہ الکریم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

۳۰/۳۱۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔

۳۲۔ آئمہ وارثان علم ہیں۔

۳۳۔ آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیاؑ و اوصیا کے جو آنحضرتؐ سے پہلے ہوتے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔

۳۴۔ آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔

۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔

۳۶۔ آئمہ اسمائے اعظم الٰہیہ ہیں۔

۳۷۔ آیات و معجزاتِ انبیاؑ آئمہ کے پاس ہیں

۳۸۔ آئمہ رسولؐ کے سلاح و متاع کے مالک ہیں۔

۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔

۴۰۔ ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ

۴۱۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔

۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔

۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔

۴۴۔ آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہؑ انبیاؑ و مرسلین سے رہا ہے۔

۴۵۔ ذکر غیب اور آئمہ۔

۴۶۔ آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے

۴۷۔ آئمہ جانتے ہیں کب مریں گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔

۴۸۔ آئمہ علم ماکان و یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے مخفی نہیں۔

۴۹۔ خدا نے جو علم نبی کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ امیرالمومنین کو تعلیم دیں اور حضرت علیؑ شریک علم رسولؐ تھے۔

۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام

۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپایا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔

۵۲۔ امر دین کو تفویض رسولؐ اور آئمہ کو۔

۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے۔

۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں

۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔

۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔

۵۷۔ امام کے جاننے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو

۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔

۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت انہی کے بارے میں ہے ان اللہ یامرکم ان تودوا الاما نات الی اہلہا۔

۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔

۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الٰہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

اضطرار الی الحجّت

كِتابُ الحُجَّة

٥ (بابُ الأضطِرارِ إلىَ الحُجَّةِ)

[قالَ أبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الكُلَيْنِي مُصَنِّفُ هٰذَا الكِتابِ رَحِمَهُ اللهُ : حَدَّثَنا]

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ الْعَبّاسِ بْنِ عُمَرَ الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أنَّهُ قالَ لِلزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ أيْنَ أثْبَتَّ الأنْبِياءَ وَالرُّسُلَ ؟ قالَ : إنّا لَمّا أثْبَتْنا أنَّ لَنا خالِقاً صانِعاً مُتَعالِياً عَنّا وَعَنْ جَمِيعِ ما خَلَقَ وَكانَ ذٰلِكَ الصّانِعُ حَكِيماً مُتَعالِياً لَمْ يَجُزْ أنْ يُشاهِدَهُ خَلْقُهُ وَلا يُلامِسُوهُ فَيُباشِرَهُمْ وَ يُباشِرُوهُ وَ يُحاجَّهُمْ وَ يُحاجُّوهُ ، ثَبَتَ أنَّ لَهُ سُفَراءَ فِي خَلْقِهِ ؛ يُعَبِّرُونَ عَنْهُ إلىٰ خَلْقِهِ وَ عِبادِهِ وَ يَدُلُّونَهُمْ عَلىٰ مَصالِحِهِمْ وَ مَنافِعِهِمْ وَما بِهِ بَقاؤُهُمْ وَفِي تَرْكِهِ فَناؤُهُمْ ؛ فَثَبَتَ الآمِرُونَ وَ النّاهُونَ عَنِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ فِي خَلْقِهِ وَالْمُعَبِّرُونَ عَنْهُ جَلَّ وَعَزَّ وَهُمُ الأنْبِياءُ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَ صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ ، حُكَماءَ مُؤَدَّبِينَ بِالْحِكْمَةِ مَبْعُوثِينَ بِها ، غَيْرَ مُشارِكِينَ لِلنّاسِ عَلىٰ مُشارَكَتِهِمْ لَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَ التَّرْكِيبِ فِي شَيْءٍ مِنْ أحْوالِهِمْ مُؤَيَّدِينَ مِنْ عِنْدِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ بِالْحِكْمَةِ ؛ ثُمَّ ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَ زَمانٍ مِمّا أتَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَ الأنْبِياءُ مِنَ الدَّلائِلِ وَالْبَراهِينِ ، لِكَيْلا تَخْلُوَ أرْضُ اللهِ مِنْ حُجَّةٍ يَكُونُ مَعَهُ عِلْمٌ يَدُلُّ عَلىٰ صِدْقِ مَقالَتِهِ وَ جَوازِ عَدالَتِهِ .

ا۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک زندیق (دہریہ) نے کہا۔ انبیاء و مرسلین کے آنے کا ثبوت کیا ہے فرمایا جب ہم پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے جو صانع عالم ہے اور ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند و برتر ہے اور یہ صانع حکیم سب پر غالب ہے اور یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا

اور نہ اس کو چھو سکتا ہے اور نہ وہ مخلوق سے ملتا ہے اور نہ مخلوق اس سے ملتی جلتی ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کے کچھ پیغامبر اس کے بندوں کی طرف آئے تاکہ وہ اس کی باتیں بتائیں اور اس کے مصالح اور منافع کو سمجھائیں اور ان چیزوں کو بتائیں جن کے بجا لانے میں ان کی بقاء اور ترک میں ان کی موت ہو پس وہ ثابت ہوئے خدا کی مخلوق کو امر و نہی کرنے والے اور اس کے احکام کو بتانے والے وہی لوگ انبیا علیہم السلام ہیں جو اس کے برگزیدہ بندے صاحب حکمت اور ادب آموز ہیں اور راست گفتار اور درست کردار ہیں ان کی اس خصوصیت میں کوئی ان کا شریک نہیں باوجودیکہ وہ بلحاظ خلقت وہ لوگوں کے شریک ہیں اور وہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے موید بالحکمہ ہیں۔

یہ بھی ثابت ہے کہ زمانہ کے ہر حصہ میں انبیاء و مرسلین، دلائل و براہین کے ساتھ آتے رہے تاکہ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہ رہے اور ہر حجت کے ساتھ علم ہوتا ہے جو دلیل ہوتا ہے ان کے راستی گفتار اور صاحب عدل و انصاف ہونے کی۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ ؛ قَالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً ، فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَ سَخَطاً وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ وَ قُلْتُ لِلنَّاسِ : تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ ؟ قَالُوا : بَلَىٰ قُلْتُ فَحِينَ مَضَىٰ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَىٰ خَلْقِهِ ؟ فَقَالُوا : الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِيُّ وَ الْقَدَرِيُّ وَ الزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّىٰ يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ : مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ (1) فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلَّهُ ؟ قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْرِفُ ذٰلِكَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً عليه السلام وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هٰذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا : أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَ كَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ؛ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ .

۲۔ منصور ابن حازم راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ اجل و اکرم ہے اس سے کہ مخلوق کو اپنی معرفت کرائے بلکہ مخلوق کو چاہیئے کہ اللہ کی معرفت حاصل کرے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جو کوئی اتنی بات سمجھ لے کہ اس کا کوئی رب ہے تو اس کو چاہیئے کہ یہ بھی جانے کہ اس کے لئے رضا اور غصہ بھی ہے پس اس کی رضامندی اور ناراضی کو نہیں جانا جا سکتا

مگر وحی سے یا رسول اللہؐ سے۔ لہٰذا جس کے پاس وحی نہیں آتی اُسے چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب مل جائے تو یہ جان لے کہ یہ لوگ حجت خدا ہیں ان کی اطاعت فرض ہے لوگوں نے کہا کہ حجت خدا تو قرآن ہے میں نے کہا قرآن سے تو مرجیہ، قدریہ اور وہ زندیق جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اپنے مقصد و عقیدہ کے مطابق دلیل لاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر لیتے ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے ایک حافظ کے ساتھ تاکہ اس کے بارے میں جو کچھ بیان کرے وہ حق ہو میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تمہارے نزدیک محافظِ قرآن کون ہے انھوں نے کہا کہ ابن مسعود کہ وہ عالم ہے عمر کہ وہ عالم ہیں حذیفہ کہ وہ بھی عالم ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ سب قرآن کے عالم ہیں انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، میں تو ان کے سوا ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر قوم میں عالم قرآن ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ایک کہے میں یہ نہیں جانتا، دوسرا کہے میں یہ نہیں جانتا اور علیؑ کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ عالم و محافظ قرآن اور لوگوں پر حجت ہیں۔ رسولؐ کے بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے مطابق بتایا ہے وہ حق ہے یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ وَ الطَّيَّارُ وَ جَمَاعَةٌ فِيهِمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ شَابٌّ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا هِشَامُ ! أَلَا تُخْبِرُنِي كَيْفَ صَنَعْتَ بِعَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ؟ وَ كَيْفَ سَأَلْتَهُ ؟ فَقَالَ هِشَامُ : يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي أُجِلُّكَ وَ أَسْتَحْيِيكَ وَلَا يَعْمَلُ لِسَانِي بَيْنَ يَدَيْكَ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَافْعَلُوا قَالَ هِشَامُ: بَلَغَنِي مَا كَانَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ جُلُوسُهُ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَ دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَتَيْتُ مَسْجِدَ الْبَصْرَةِ فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ كَبِيرَةٍ فِيهَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ عَلَيْهِ شَمْلَةٌ سَوْدَاءُ مُتَّزِرًا بِهَا مِنْ صُوفٍ ، وَ شَمْلَةٌ مُرْتَدِيًا بِهَا وَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ ، فَاسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَأَفْرَجُوا لِي ؛ ثُمَّ قَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ عَلَىٰ رُكْبَتَيَّ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيُّهَا الْعَالِمُ ! إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ تَأْذَنُ لِي فِي مَسْأَلَةٍ ! فَقَالَ لِي : نَعَمْ ؛ فَقُلْتُ لَهُ أَلَكَ عَيْنٌ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا مِنَ السُّؤَالِ وَشَيْءٌ تَرَاهُ كَيْفَ تَسْأَلُ عَنْهُ ؟ فَقُلْتُ هٰكَذَا مَسْأَلَتِي ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ سَلْ وَ إِنْ كَانَتْ مَسْأَلَتُكَ حَمْقَاءَ (۲) قُلْتُ : أَجِبْنِي فِيهَا ؛ قَالَ لِي : سَلْ ، قُلْتُ : أَلَكَ عَيْنٌ ؛ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَرَى بِهَا الْأَلْوَانَ وَ الْأَشْخَاصَ قُلْتُ : فَلَكَ أَنْفٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أَشَمُّ بِهِ الرَّائِحَةَ ، قُلْتُ : أَلَكَ فَمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أَذُوقُ بِهِ الطَّعْمَ ، قُلْتُ: فَلَكَ

أُذُنٌ ؛ قَالَ : نَعَمْ ؛ قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَسْمَعُ بِهَا الصَّوْتَ ؛ قُلْتُ ؛ أَلَكَ قَلْبٌ ، قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ: اُمَيِّزُ بِهِ كُلَّمَا وَرَدَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْجَوَارِحِ وَ الْحَوَاسِّ ، قُلْتُ : أَوَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْجَوَارِحِ غِنًى عَنِ الْقَلْبِ ؟ فَقَالَ : لَا ؛ قُلْتُ : وَكَيْفَ ذٰلِكَ وَهِيَ صَحِيحَةٌ سَلِيمَةٌ ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ؛ إِنَّ الْجَوَارِحَ إِذَا شَكَّتْ فِي شَيْءٍ شَمَّتْهُ أَوْرَأَتْهُ أَوْ ذَاقَتْهُ أَوْ سَمِعَتْهُ رَدَّتْهُ إِلَى الْقَلْبِ فَيَسْتَيْقِنُ الْيَقِينَ وَ يُبْطِلُ الشَّكَّ ؛ قَالَ هِشَامٌ: فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّمَا أَقَامَ اللّٰهُ الْقَلْبَ لِشَكِّ الْجَوَارِحِ ؟ قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ. لَابُدَّ مِنَ الْقَلْبِ وَ إِلَّا لَمْ تَسْتَيْقِنِ الْجَوَارِحُ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مَرْوَانَ فَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ حَتّٰى جَعَلَ لَهَا إِمَاماً يُصَحِّحُ لَهَا الصَّحِيحَ وَيَتَيَقَّنُ بِهِ مَا شُكَّ فِيهِ وَ يَتْرُكُ هٰذَا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي حَيْرَتِهِمْ وَ شَكِّهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ ؛ لَا يُقِيمُ لَهُمْ إِمَاماً يَرُدُّونَ إِلَيْهِ شَكَّهُمْ وَ حَيْرَتَهُمْ وَ يُقِيمُ لَكَ إِمَاماً لِجَوَارِحِكَ تَرُدُّ إِلَيْهِ حَيْرَتَكَ وَ شَكَّكَ ؟ ؛ قَالَ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئاً ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : أَنْتَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ . أَمِنْ جُلَسَائِهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: فَأَنْتَ إِذاً هُوَ ثُمَّ ضَمَّنِي إِلَيْهِ وَأَقْعَدَنِي فِي مَجْلِسِهِ وَزَالَ عَنْ مَجْلِسِهِ وَمَا نَطَقَ حَتّٰى قُمْتُ ، قَالَ : فَضَحِكَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام وَقَالَ: يَا هِشَامُ .مَنْ عَلَّمَكَ هٰذَا ؟ قُلْتُ : شَيْءٌ أَخَذْتُهُ مِنْكَ وَ أَلَّفْتُهُ ، فَقَالَ : هٰذَا وَاللّٰهِ مَكْتُوبٌ فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے۔ ہشام بن الحکم ایک جوان آدمی تھے۔ حضرت ابوعبداللہ (امام) نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمرو بن عبید اور تم نے کیا گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا ابن رسول اللہ! آپؑ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے حیا مانع ہے اور آپؑ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے اور یہ امر مجھ پر بڑا شاق گزرا میں کوفہ سے چلا اور جمعہ کے روز بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا۔ میں نے دیکھا ایک بہت بڑا حلقہ جماعت ہے اور عمرو بن عبید معتزلی ان میں بیٹھا ہے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اونی چادر اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں کو ہٹاتا بچاتا آگے بڑھا اور آخر حصہ میں دو زانو ہو بیٹھا۔ میں نے کہا۔ اے عالم میں مرد مسافر ہوں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھو۔ میں نے کہا۔ تمہارے آنکھ ہے۔ اس نے کہا بیٹا یہ کیا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ میرا سوال ایسا ہی ہے اس نے کہا۔ خیر پوچھو اگرچہ یہ احمقانہ سوال ہے میں نے کہا جیسا بھی ہے آپ جواب دیجئے۔ اس نے کہا بہتر، پوچھو، میں نے کہا۔

میں:۔ آپ کے آنکھ ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں :۔اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں۔؟

عمرو:۔ رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں۔

میں:۔ آپ کے ناک بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیتے ہیں ؟

عمرو:۔ خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں

میں:۔ آپ کے کان بھی ہیں

عمرو:۔ ہیں۔

میں:۔ ان سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:۔ آواز سنتا ہوں

میں:۔ آپ کے زبان ہے۔

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

عمرو:۔ کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے

میں :۔ آپ کے دل بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ یہ کیا کام کرتا ہے ؟

عمرو:۔ جب مجھے حواس کی مدرکات میں شک واقع ہوتا ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔

میں:۔ تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لئے بنایا ہے۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ تو بغیر قلب کے اعضاء کا شک دور نہیں ہو سکتا۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ اے ابو مروان، جب خدا نے ان چند حواس کو بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک

دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے یہ سن کر وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا اور پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو، میں نے کہا نہیں، کہا ان کے مصاحبوں میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ اس نے پھر کہا، تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔

اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا۔ امام یہ سن کر ہنسے اور فرمایا۔ اے ہشام! یہ تمہیں کس نے سکھایا میں نے کہا کہ یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے۔ فرمایا یہی دلیل ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَوَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ صَاحِبُ كَلَامٍ وَفِقْهٍ وَفَرَائِضَ وَقَدْ جِئْتُ لِمُنَاظَرَةِ أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كَلَامُكَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْ مِنْ عِنْدِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ عِنْدِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : فَأَنْتَ إِذاً شَرِيكُ رَسُولِ اللهِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ . فَسَمِعْتَ الْوَحْيَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُخْبِرُكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَتَجِبُ طَاعَتُكَ كَمَا تَجِبُ طَاعَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : لَا ، فَالْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَيَّ فَقَالَ : يَا يُونُسَ ابْنَ يَعْقُوبَ ! هٰذَا قَدْ خَصَمَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ . يَا يُونُسُ ! لَوْ كُنْتَ تُحْسِنُ الْكَلَامَ كَلَّمْتَهُ ، قَالَ يُونُسُ : فَيَا لَهَا مِنْ حَسْرَةٍ ـ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي سَمِعْتُكَ تَنْهَىٰ عَنِ الْكَلَامِ وَ تَقُولُ: وَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْكَلَامِ يَقُولُونَ : هٰذَا يَنْقَادُ وَ هٰذَا لَا يَنْقَادُ وَهٰذَا يَنْسَاقُ وَهٰذَا لَا يَنْسَاقُ وَهٰذَا نَعْقِلُهُ وَ هٰذَا لَا نَعْقِلُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّمَا قُلْتُ ، فَوَيْلٌ لَهُمْ إِنْ تَرَكُوا مَا أَقُولُ وَذَهَبُوا إِلَىٰ مَا يُرِيدُونَ ثُمَّ قَالَ لِي : اخْرُجْ إِلَى الْبَابِ فَانْظُرْ مَنْ تَرَىٰ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَأَدْخِلْهُ ؛ قَالَ : فَأَدْخَلْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ الْأَحْوَلَ وَ كَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ قَيْسَ بْنَ الْمَاصِرِ وَ كَانَ عِنْدِي أَحْسَنَهُمْ كَلَاماً ، وَكَانَ قَدْ تَعَلَّمَ الْكَلَامَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِنَا الْمَجْلِسُ ـ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام قَبْلَ الْحَجِّ يَسْتَقِرُّ أَيَّاماً فِي جَبَلٍ فِي طَرَفِ الْحَرَمِ فِي فَازَةٍ لَهُ مَضْرُوبَةٍ ـ قَالَ فَأَخْرَجَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عليه السلام رَأْسَهُ مِنْ فَازَتِهِ فَإِذَا هُوَ بِبَعِيرٍ يَخُبُّ فَقَالَ : هِشَامٌ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّ هِشَاماً رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ عَقِيلٍ كَانَ شَدِيدَ الْمَحَبَّةِ لَهُ قَالَ : فَوَرَدَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ

قالَ يا طاقِيُّ! كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فظَهَرَ عَلَيْهِ الأحْوَلُ، ثُمَّ قالَ: يا هِشامَ بْنَ سالِمٍ كَلِّمْهُ، فَتَعارَفا[۳] ثُمَّ قالَ أبُوعَبْدِاللهِ (ع) لِقَيْسٍ الْماصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأقْبَلَ أبُوعَبْدِاللهِ (ع) يَضْحَكُ مِنْ كَلامِهِما مِمّا قَدْ أصابَ الشّامِيَّ فَقالَ لِلشّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلامَ يَعْنِي هِشامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقالَ: نَعَمْ فَقالَ لِهِشامٍ: يا غُلامُ! سَلْنِي في إمامَةِ هٰذا؛ فَغَضِبَ هِشامٌ حَتّى ارْتَعَدَ ثُمَّ قالَ لِلشّامِيِّ: يا هٰذا أرَبُّكَ أنْظَرُ لِخَلْقِهِ أمْ خَلْقُهُ لأنْفُسِهِمْ؟ فَقالَ الشّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أنْظَرُ لِخَلْقِهِ، قالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ ماذا؟ قالَ: أقامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلاً كَيْ لا يَتَشَتَّتُوا أوْ يَخْتَلِفُوا، وَيَتَألَّفَهُمْ وَيُقِيمَ أوَدَهُمْ وَيُخْبِرَهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قالَ: رَسُولُ اللهِ (ص)، قالَ هِشامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ (ص)؟ قالَ: الْكِتابُ وَالسُّنَّةُ، قالَ هِشامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتابُ وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الاخْتِلافِ عَنّا؟ قالَ الشّامِيُّ: نَعَمْ، قالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أنَا وَأنْتَ وَصِرْتَ إلَيْنا مِنَ الشّامِ فِي مُخالَفَتِنا إيّاكَ؟ قالَ: فَسَكَتَ الشّامِيُّ، فَقالَ أبُوعَبْدِاللهِ (ع) لِلشّامِيِّ: ما لَكَ لا تَتَكَلَّمُ؟ قالَ الشّامِيُّ: إنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذَبْتُ وَإنْ قُلْتُ: إنَّ الْكِتابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعانِ عَنَّا الاخْتِلافَ أبْطَلْتُ لأنَّهُما يَحْتَمِلانِ الْوُجُوهَ وَإنْ قُلْتُ: قَدِ اخْتَلَفْنا وَكُلُّ واحِدٍ مِنّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنا إذَنِ الْكِتابُ وَالسُّنَّةُ، إلاّ أنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقالَ أبُوعَبْدِاللهِ (ع): سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيّاً، فَقالَ الشّامِيُّ: يا هٰذا! مَنْ أنْظَرُ لِلْخَلْقِ أرَبُّهُمْ أوْ أنْفُسُهُمْ؟ فَقالَ هِشامٌ: رَبُّهُمْ أنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لأنْفُسِهِمْ، فَقالَ الشّامِيُّ: فَهَلْ أقامَ لَهُمْ مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ باطِلِهِمْ؟ قالَ هِشامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ (ص) أوِ السّاعَةِ؟ قالَ الشّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسّاعَةِ مَنْ؟ فَقالَ هِشامٌ: هٰذَا الْقاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ إلَيْهِ الرِّحالُ وَيُخْبِرُنا بِأخْبارِ السَّماءِ [وَالأرْضِ] وِراثَةً عَنْ أبٍ عَنْ جَدٍّ، قالَ الشّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أنْ أعْلَمَ ذٰلِكَ؟ قالَ هِشامٌ: سَلْهُ عَمّا بَدا لَكَ، قالَ الشّامِيُّ: قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤالُ، فَقالَ أبُوعَبْدِاللهِ (ع): يا شامِيُّ أُخْبِرُكَ كَيْفَ كانَ سَفَرُكَ وَكَيْفَ كانَ طَرِيقُكَ؟ كانَ كَذا وَكَذا، فَأقْبَلَ الشّامِيُّ يَقُولُ: صَدَقْتَ، أسْلَمْتُ لِلّٰهِ السّاعَةَ، فَقالَ أبُوعَبْدِاللهِ (ع): بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السّاعَةَ، إنَّ الإسْلامَ قَبْلَ الإيمانِ وَعَلَيْهِ يَتَوارَثُونَ وَيَتَناكَحُونَ وَالإيمانُ عَلَيْهِ يُثابُونَ، فَقالَ الشّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأنَا السّاعَةَ أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاّ اللهُ وَأنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ (ص) وَأنَّكَ وَصِيُّ الأوْصِياءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أبُوعَبْدِاللهِ (ع) إلى حُمْرانَ، فَقالَ: تُجْرِي الْكَلامَ عَلَى الأثَرِ فَتُصِيبُ، وَالْتَفَتَ إلى هِشامِ بْنِ سالِمٍ فَقالَ: تُرِيدُ الأثَرَ وَلا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إلَى الأحْوَلِ، فَقالَ: قَيّاسٌ رَوّاغٌ[۲] تَكْسِرُ باطِلاً بِباطِلٍ إلاّ أنَّ باطِلَكَ أظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إلى قَيْسٍ الْماصِرِ، فَقالَ: تَتَكَلَّمُ وَأقْرَبُ ما تَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ (ص) أبْعَدُ ما تَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ

وَ هُوَ أَوَّلُ مَا اخْتَطَّتْ لِحْيَتُهُ وَلَيْسَ فِينَا إِلَّا مَنْ هُوَ أَكْبَرُ سِنّاً مِنْهُ، قَالَ: فَوَسَّعَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَ قَالَ: نَاصِرُنَا بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ، يَاحُمْرَانُ: كَلِّمِ الرَّجُلَ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ، ثُمَّ قَالَ يَاطَاقِيُّ: كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الأَحْوَلُ، ثُمَّ قَالَ: يَاهِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِّمْهُ، فَتَعَارَفَا ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِقَيْسٍ الْمَاصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأَقْبَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلامَ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَاغُلامُ سَلْنِي فِي إِمَامَةِ هٰذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَاهٰذَا أَرَبُّكَ أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْقُهُ لِأَنْفُسِهِمْ فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ؛ قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلاً كَيْ لَا يَتَشَتَّتُوا أَوْيَخْتَلِفُوا، وَيَتَأَلَّفَهُمْ وَيُقِيمَ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرَهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الاخْتِلافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَالَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذَبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الاخْتِلافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّهُمَا يَحْتَمِلانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدِاخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذَنِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيّاً، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَاهٰذَا! مَنْ أَنْظَرُ لِلْخَلْقِ أَرَبُّهُمْ أَوْأَنْفُسُهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ، فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوِ السَّاعَةَ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسَّاعَةَ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هٰذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَيُخْبِرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ [وَالأَرْضِ] وِرَاثَةً عَنْ أَبٍ عَنْ جَدٍّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَالَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤَالُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَاشَامِيُّ، أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ: صَدَقْتَ، أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الإِسْلامَ قَبْلَ الإِيمَانِ وَعَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاكَحُونَ وَالإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّكَ وَصِيُّ الأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ، فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلامَ عَلَى الأَثَرِ فَتُصِيبُ، وَالْتَفَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: فَقَالَ تُرِيدُ الأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ

الْتَفَتَ إِلَى الأَحْوَلِ، فَقَالَ: قَيَّاسٌ رَوَّاغٌ تَكْسِرُ بَاطِلاً بِبَاطِلٍ إِلاَّ أَنَّ بَاطِلَكَ أَظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى قَيْسٍ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبْعَدُ مَا تَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ الْحَقَّ مَعَ الْبَاطِلِ وَقَلِيلُ الْحَقِّ يَكْفِي عَنْ كَثِيرِ الْبَاطِلِ أَنْتَ وَالأَحْوَلُ قَفَّازَانِ حَاذِقَانِ، قَالَ يُونُسُ: فَظَنَنْتُ وَاللهِ أَنَّهُ يَقُولُ لِهِشَامٍ قَرِيباً مِمَّا قَالَ لَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامُ! لاَ تَكَادُ تَقَعُ تَلْوِي رِجْلَيْكَ إِذَا هَمَمْتَ بِالأَرْضِ طِرْتَ، مِثْلُكَ فَلْيُكَلِّمِ النَّاسَ: فَاتَّقِ الزَّلَّةَ وَالشَّفَاعَةُ مِنْ وَرَائِهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

۴۔ یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں۔

حضرت نے فرمایا، تیرا کلام رسولؐ کے کلام سے ہوگا یا تیری طرف سے۔ اس نے کہا کچھ رسولؐ کا کلام ہوگا اور کچھ میری طرف سے ہوگا۔

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہ کا شریک بن گیا۔ اس نے کہا نہیں، فرمایا کیا تو نے اللہ کی وحی سنی ہے جس نے تجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسولؐ کی اطاعت کی طرح واجب ہے۔ کہا نہیں۔

حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھو۔ اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنالیا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے کلام کو تو نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس سے کلام کر، پھر فرمایا۔ اے یونس! افسوس ہے اس پر کہ تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ آپ نے چونکہ کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وائے ہو اہلِ کلام پر کہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں اخفائے دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہاں ظہور دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں آتا یعنی مجادلہ اور مکابرہ کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں پس ایسے کلام سے منع کیا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو ان لوگوں پر جنھوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین شیعہ میں سے جو نظر آئے اس کو بلالو، پس میں نے بلایا حمران بن اعین کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو بلایا، علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے، پھر ہشام ابن سالم کو بلایا، یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے۔ پھر ماصر آئے۔ میرے نزدیک بیان سب سے زیادہ قابل تھے کیوں کہ انھوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا۔

اس کے بعد ہم سب بیٹھ گئے اس ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک اونٹ بلبلاتا نظر آیا۔ فرمایا خدا کی قسم یہ ہشام آرہا ہے۔

ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ہشام اولاد عقیل ابن ابوطالب سے ہیں اور بڑے شدید المحنت انسان ہیں۔ پس ہشام ابن الحکم آگئے وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام علیہ السلام نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرو اپنے قلب اور زبان اور ہاتھ سے۔

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو۔ وہ اس پر غالب آگئے پھر فرمایا۔ اے طاقی اب تم بحث کرو، وہ بھی اس پر غالب آگئے۔ پھر ہشام بن سالم سے فرمایا۔ اب تم اس کی خبر لو۔ انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی۔ پھر امام علیہ السلام نے قیس یاصر کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمہ سے ہنسے۔ شامی کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اس کو اضطراب لاحق ہوا۔

شامی نے کہا۔ اے لڑکے مجھ سے ان کی امامت میں گفتگو کرو، ہشام کو یہ سن کر غصہ میں آیا اور انتہائے غیظ میں تھر تھر کانپنے لگے اور فرمایا۔ اے شخص یہ بتا۔ تیرا رب مخلوق کی کارسازی زیادہ کر سکتا ہے یا مخلوق خود، شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کارساز ہے بہ نسبت مخلوق کے۔

ہشام نے کہا۔ خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا۔ اس نے کہا۔ ان کے لئے دلیل اور حجت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ متفرق نہ ہوں اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور ان کی کج روی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا۔ وہ کون ہے؟ شامی نے کہا۔ رسول اللہؐ، پوچھا رسولؐ کے بعد، کہا کتاب وسنت، کیا کتاب وسنت نے ہمارے اختلاف کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ضرور، ہشام نے کہا پھر ہمارے تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری مخالفت میں شام سے کیوں آئے ہو۔ یہ سن کر وہ شامی چپ ہو گیا۔ امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں، اس نے کہا۔ کیا بولوں، اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب وسنت اختلاف کو دور کرنے والے ہیں تو بھی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں ہر شخص اپنے حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب وسنت نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم ہوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی۔ اب یہی سوال تو ہشام سے کر تو اس کو پورا پائے گا۔ یہ سن کر شامی نے کہا۔ اے ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ سازگار ہے یا بندے خود اپنے لئے۔ ہشام نے کہا۔ ان کا رب ان کے لئے ان سے زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی چیز بندوں کے لئے کی ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں، ان کی کجی دور ہو جائے اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو۔ ہشام نے کہا۔ رسولؐ کے وقت میں بتاؤں یا اب؟ اس نے کہا۔ اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا۔ اب حجت خدا یہ ہیں جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آ کر انہی سے زمین آسمان کی خبریں معلوم کرتے ہیں یہ اپنے باپ دادا کے علوم کے وارث ہیں اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں، ہشام نے کہا۔ جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر لے۔ شامی نے کہا تم نے مجھے قائل کر دیا۔ اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی! کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتا دوں۔ سن یہ یہ واقعات تجھے راہ میں پیش آئے۔ اس نے کہا آپؑ نے سچ فرمایا۔ میں اب اللہ پر اسلام لے آیا۔ کیونکہ اسلام قبل ایمان ہے اسلام

لانے کے بعد میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے، ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؑ وصی الاوصیاء ہیں پھر حضرت نے حمران سے فرمایا۔ تم نے اپنے کلام کو بنا بر اثر جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب ہوئے کہ آپ کی سند محکمات سے تھی۔ پھر احوال سے فرمایا۔ تم نے قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا۔ لیکن تمہارا باطل زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا۔ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ احادیث رسولؐ سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالفان سے کم یعنی تم نے ان احادیث شیعہ کو پیش کیا۔ جن کو مخالف نہیں مانتا۔ تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا۔ حالانکہ کم حق باطل کثیر پر غالب آتا ہے تم اور احول کود پھاند کر کنارے پر آنے والے ہو۔ یونس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ ہشام کے بارہ میں بھی کچھ ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ اے ہشام! تم مخالفوں کے فریب میں کبھی نہ آؤ گے اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہوگا۔ جب تم قصد بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر کر لیتے ہو۔ پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش سے محفوظ رہو گے۔

٥۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبانٍ قالَ: أَخْبَرَنِي الْأَحْوَلُ: أَنَّ زَيْدَبْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام بَعَثَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ، قالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقالَ لِي: يا أَباجَعْفَرٍ ماتَقُولُ إِنْ طَرَقَكَ طارِقٌ مِنّا أَتَخْرُجُ مَعَهُ؟ قالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنْ كانَ أَباكَ أَوْ أَخاكَ، خَرَجْتُ مَعَهُ، قالَ: فَقالَ لِي: فَأَنا أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ أُجاهِدُ هٰؤُلاءِ الْقَوْمَ فَاخْرُجْ مَعِي، قالَ: قُلْتُ: لا ما أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِداكَ، قالَ: فَقالَ لِي: أَتَرْغَبُ بِنَفْسِكَ عَنِّي؟ قالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّما هِيَ نَفْسٌ واحِدَةٌ فَإِنْ كانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حُجَّةٌ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ ناجٍ وَالْخارِجُ مَعَكَ هالِكٌ وَإِنْ لاتَكُنْ لِلّٰهِ حُجَّةٌ فِي الْأَرْضِ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ وَالْخارِجُ مَعَكَ سَواءٌ، قالَ فَقالَ لِي: يا أَباجَعْفَرٍ كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَبِي عَلَى الْخِوانِ فَيُلْقِمُنِي الْبَضْعَةَ السَّمِينَةَ وَيُبَرِّدُ لِيَ اللُّقْمَةَ الْحارَّةَ حَتّىٰ تَبْرُدَ شَفَقَةً عَلَيَّ وَلَمْ يُشْفِقْ عَلَيَّ مِنْ حَرِّ النّارِ، إِذا أَخْبَرَكَ بِالدِّينِ وَلَمْ يُخْبِرْنِي بِهِ؟ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِداكَ مِنْ شَفَقَتِهِ عَلَيْكَ مِنْ حَرِّ النّارِ لَمْ يُخْبِرْكَ، خافَ عَلَيْكَ أَنْ لاتَقْبَلَهُ فَتَدْخُلَ النّارَ وَأَخْبَرَنِي أَنَا فَإِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَمْ يُبالِ أَنْ أَدْخُلَ النّارَ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِداكَ أَنْتُمْ أَفْضَلُ أَمِ الْأَنْبِياءُ؟ قالَ: بَلِ الْأَنْبِياءُ قُلْتُ: يَقُولُ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ عليه السلام: «يا بُنَيَّ لاتَقْصُصْ رُؤْياكَ عَلىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً» لِمَ لَمْ يُخْبِرْهُمْ حَتّىٰ كانُوا لايَكِيدُونَهُ وَلٰكِنْ كَتَمَهُمْ ذٰلِكَ فَكَذا أَبُوكَ كَتَمَكَ لِأَنَّهُ خافَ عَلَيْكَ، قالَ: فَقالَ: أَما وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ حَدَّثَنِي صاحِبُكَ بِالْمَدِينَةِ أَنِّي أُقْتَلُ وَأُصْلَبُ بِالْكُناسَةِ وَأَنَّ عِنْدَهُ لَصَحِيفَةً فِيها قَتْلِي وَ

صُلْبِي. فَحَجَجْتُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِمَقَالَةِ زَيْدٍ وَمَا قُلْتُ لَه ، فَقَالَ لِي : أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَلَمْ تَتْرُكْ لَهُ مَسْلَكاً يَسْلُكُهُ.

۵ - ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ اس زمانے میں زید چھپے ہوئے تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابوجعفر اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے ساتھ خروج کرو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا انھوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس قوم سے جہاد کرنے نکلوں لہٰذا تم میرے ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا انھوں نے کہا کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے (آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے اور اگر روئے زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو تو آپ سے روگردانی کرنے والا اور آپ کے ساتھ خروج کرنے والا دونوں برابر ہیں انھوں نے کہا کہ اے ابوجعفر تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب میں دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا تو میرے پدر بزرگوار میرے منہ میں لقمے دیتے تھے اور عمدہ گوشت کی بوٹیاں مجھے کھلاتے تھے۔

اور گرم لقموں کو پھونک کر ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ گرم نہ کھاؤں، یہ شفقت تھی میرے حال پر۔ تو جب کھانے کی گرمی میرے لئے برداشت نہ کرتے تھے تو کیا دوزخ میں جانا برداشت کرلیتے بایں طور کہ جس امر سے تم کو آگاہ کیا۔ مجھے اس کی خبر نہ دی میں نے کہا کہ یہ بھی اسی شفقت کے لحاظ سے تھا جو ان کو آپ پر تھی اس لئے آپ کو خبر نہ دی کہ اگر آپ نے اس کی امامت کو قبول نہ کیا تو نار جہنم کا سامنا ہوگا اور مجھے اس لئے آگاہ کیا کہ اگر میں نے اس کی امامت کو قبول کرلیا تو نجات ہو جائے گی اور اگر قبول نہ کروں گا تو انھیں میرے دوزخ میں جانے کی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر میں نے کہا یہ تو بتلایئے آپ افضل ہیں یا انبیاء انھوں نے کہا انبیاء، میں نے کہا۔

یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسف سے کہا تھا کہ اپنے خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ کوئی چال تمہارے ساتھ چل جائیں گے غرض ان کو خبر نہ دی تاکہ مکر نہ کریں اور یہ خبر ان سے چھپائے ہی رکھی ایسے ہی آپ کے پدر بزرگوار نے چھپایا کیونکہ ان کو آپ سے خوف تھا۔ انھوں نے کہا۔ جو کچھ تم نے کہا میں اس سے رکنے والا نہیں۔ کیوں کہ تمہارے صاحب (امام جعفر صادقؑ) نے مدینہ میں لوگوں کو بتایا ہے کہ میں کناسہ میں قتل کیا جاؤں گا اور سولی دیا جاؤں گا ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں میرے قتل ہونے اور سولی دیئے جانے کا ذکر ہے اس کے بعد میں نے حج کیا اور امام علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا آپؑ نے فرمایا تم نے تو سامنے سے پیچھے سے داہنیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف سے ان کو گھیرا۔ مگر وہ اپنی راہ نہ چھوڑیں گے۔

دوسرا باب

طبقات انبیاء ورسل وآئمہ

(باب ۲)

(طَبَقَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْأَئِمَّةِ (ع))

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ،عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ عَلَىٰ أَرْبَعِ طَبَقَاتٍ: فَنَبِيٌّ مُنَبَّأٌ فِي نَفْسِهِ، لَا يَعْدُو غَيْرَهَا وَنَبِيٌّ يَرَىٰ فِي النَّوْمِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُهُ فِي الْيَقْظَةِ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَىٰ أَحَدٍ وَعَلَيْهِ إِمَامٌ مِثْلُ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ عَلَىٰ لُوطٍ عليهما السلام وَنَبِيٌّ يَرَىٰ فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ الْمَلَكَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَىٰ طَائِفَةٍ قَلُّوا أَوْ كَثُرُوا، كَيُونُسَ قَالَ اللهُ لِيُونُسَ: «وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ» قَالَ: يَزِيدُونَ ثَلَاثِينَ أَلْفاً وَعَلَيْهِ إِمَامٌ وَالَّذِي يَرَىٰ فِي نَوْمِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ فِي الْيَقْظَةِ وَهُوَ إِمَامٌ مِثْلُ أُولِي الْعَزْمِ ، وَقَدْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام نَبِيّاً وَلَيْسَ بِإِمَامٍ حَتَّىٰ قَالَ اللهُ: إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، قَالَ : وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ، فَقَالَ اللهُ : لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ، مَنْ عَبَدَ صَنَماً أَوْ وَثَناً لَا يَكُونُ إِمَاماً .

٣٧/١٤٧ سورہ الصافات

١- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء ومرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دوسرے سے اس کی آگاہی کا تعلق نہیں، یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا۔ تیسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتے کو دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوطؑ پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اس کو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف، کم ہو یا زیادہ کی طرف اور وہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتے کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنایئگا۔ فرمایا اس عہدۂ امامت کو ظالم نہ پائیں گے۔ یعنی جس نے بت پرستی کی ہوگی وہ امام نہیں ہوگا۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدٍالشَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً» قَالَ: فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ» قَالَ: لَا يَكُونُ السَّفِيهُ إِمَامَ التَّقِيِّ.

۲۔ زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل اور خلیل بنانے کے بعد امام بنایا پس جب یہ فضائل جمع ہوگئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں چونکہ نظر ابراہیم میں عظمت امامت تھی لہٰذا عرض کی اور میری اولاد سے بھی امام بنائے گا فرمایا میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پاسکیں گے بیوقوف انسان امام پرہیزگار پر نہیں ہوسکتا۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَهُمْ أُولُوالْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَعَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحَى[1] نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں وہی اولوالعزم رسول ہیں، وہی مرکز ہیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی پر تمام انبیاء کی تعلیماتؑ ہیں۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبِي السَّفَاتِجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَاتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَاتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَاتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ ـ وَقَبَضَ يَدَهُ[2] ـ قَالَ لَهُ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً، فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَا رَبِّ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ: لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔
(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے)

تیسرا باب

نبیؑ و رسولؑ و محدث کا فرق

۳ *(باب۳)*

((اَلْفَرْقِ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ))

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَبْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ كَانَ رَسُولاً نَبِيّاً» مَا الرَّسُولُ وَ مَاالنَّبِيُّ؟ قَالَ: النَّبِيُّ الَّذِي يَرىٰ فِي مَنَامِهِ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَ الرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرىٰ فِي الْمَنَامِ وَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ. قُلْتُ: اَلْاِمَامُ مَا مَنْزِلَتُهُ؟ قَالَ: يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرىٰ وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: وَمَاأَرْسَلْنَامِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَانَبِيٍّ وَلَامُحَدَّثٍ.

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ کان رسولا نبیا ر کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی و رسولؑ میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر بظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی۔ میں نے پوچھا امام کی منزلت کیا ہے فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ قَالَ: كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَاالْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ أَوْ قَالَ: اَلْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَيَرَاهُ وَيَسْمَعُ كَلَامَهُ وَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَ رُبَّمَا رَأَىٰ فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ النَّبِيُّ رُبَّمَا سَمِعَ الْكَلَامَ وَ رُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَ لَمْ يَسْمَعْ وَالْإِمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَلَا

يَرَى الشَّخْصَ.

۲۔حسن عباس معروفی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں، کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں، آپ نے جواب میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ، عَنِ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جَبْرَئِيلُ قُبُلاً فَيَرَاهُ وَيُكَلِّمُهُ فَهٰذَا الرَّسُولُ وَأَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَنَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَسْبَابِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ اللهِ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله حِينَ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَجَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يَجِيئُهُ بِهَا جَبْرَئِيلُ وَيُكَلِّمُهُ بِهَا قُبُلاً[1] وَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَيَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَأْتِيهِ الرُّوحُ وَيُكَلِّمُهُ وَيُحَدِّثُهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقْظَةِ وَأَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدَّثُ فَيَسْمَعُ وَلَا يُعَايِنُ وَلَا يَرَى فِي مَنَامِهِ.

۳۔احول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہؐ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب محمد مصطفٰےؐ پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہمکلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ[2]، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هٰذِهِ قِرَاءَتَنَا فَمَا الرَّسُولُ وَالنَّبِيُّ وَالْمُحَدَّثُ؟ قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ فَيُكَلِّمُهُ وَالنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ وَالْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى

الصُّورَةَ قالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذي رَأىٰ في النَّوْمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ ؟ قالَ: يُوَفَّقُ لِذٰلِكَ حَتّىٰ يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِياءَ .

۴۔ راوی کہتاہے حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتاہے اور اس سے ہمکلام ہوتاہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتاہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتاہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتاہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہاہے، فرمایا۔ بتوفیق الٰہی وہ جان لیتاہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہوگئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہوگئے

چوتھا باب

خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب ۴)

(أَنَّ الْحُجَّةَ لاٰتَقُومُ لِلّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ إِلّا بِإِمامٍ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ؛ عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ . عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ داوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصّالِحِ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لاٰتَقُومُ لِلّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ إِلّا بِإِمامٍ حَتّىٰ يُعْرَفَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشّاءِ قالَ : سَمِعْتُ الرِّضا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لاٰتَقُومُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلىٰ خَلْقِهِ إِلّا بِإِمامٍ حَتّىٰ يُعْرَفَ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

۳ ۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبّادِ بْنِ سُلَيْمانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمارَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام قالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمامٍ حَتّىٰ يُعْرَفَ.

۳۔ امام رضاؑ نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر معرفت امام۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمّادٍ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ قالَ: قالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: اَلْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بابُ ۵

(أَنَّ الْأَرْضَ لا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ)

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيها إِمامٌ؟ قالَ: لا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمامانِ؟ قالَ: لا إِلَّا وَأَحَدُهُما صامِتٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا، دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ وَسَعْدانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لا تَخْلُو إِلَّا وَفِيها إِمامٌ كَيْما إِنْ زادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّهُمْ، وَإِنْ نَقَصُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں کوئی زیادتی کر دیں تو وہ رد کر دے اور اگر کمی کر دیں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا زَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا الْحُجَّةُ، يُعَرِّفُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال وحرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہِ خدا کی طرف بلاتا ہے۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَدَعِ الْأَرْضَ بِغَيْرِ عَالِمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يُعْرَفِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

۵۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَهِشَامُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَمَّنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ.

۷۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

عليه السلام قَالَ قَالَ : وَاللهِ مَا تَرَكَ اللهُ أَرْضاً مُنْذُ قَبَضَ آدَمَ عليه السلام إِلَّا وَفِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللهِ وَهُوَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَلَاتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ حُجَّةٍ لِلّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ نے زمین پر جب سے آدم کا انتقال کیا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔

۹ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام : إِنَّ الْأَرْضَ لَاتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ وَأَنَا وَاللهِ ذٰلِكَ الْحُجَّةُ .

۹۔ خدا نے کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور ہم اس کی حجت ہیں۔

۱۰ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَوْبَقِيَتِ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام زمین باقی نہیں رہتی۔ مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہو ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی۔

۱۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ : لَا؛ قُلْتُ: فَإِنَّا نَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهَا لَاتَبْقَى بِغَيْرِ إِمَامٍ إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ أَوْ عَلَى الْعِبَادِ؛ فَقَالَ: لَا، لَاتَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

۱۱۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادق سے۔

۱۲ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ؛ عَنْ أَبِي هَرَاسَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْإِنَّ الْإِمَامَ رُفِعَ مِنَ الْأَرْضِ سَاعَةً لَمَاجَتْ بِأَهْلِهَا كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین مع اپنے

اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

۱۳ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَلْ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِنَّا نَرْوِي أَنَّهَا لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: لَا تَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بغیر امام کے زمین باقی نہیں رہ سکتی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ رہے گی۔ مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو۔ فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی۔

چھٹا باب

اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہونگے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

(بَابٌ) ٦

أَنَّهُ لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رَجُلَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

٢ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ بَقِيَ اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ عَلَى صَاحِبِهِ.

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى مِثْلَهُ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں ایک دوسرے پر حجت ہوگا

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لِئَلَّا يَحْتَجَّ أَحَدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلّٰهِ عَلَيْهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا ہے

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةَ. الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا۔

٥۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہینگے تو ایک ان میں حجت ہوگا۔

ساتواں باب

معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّدِّ إِلَيْهِ))

١۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا يَعْبُدُ اللهَ مَنْ يَعْرِفُ اللهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هٰكَذَا ضَلَالًا (١) قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصْدِيقُ

رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَ مُوالاةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَالإئْتِمامُ بِهِ وَ بِأَئِمَّةِ الْهُدىٰ عليهم السلام وَالْبَراءَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هٰكَذا يُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادتِ خدا وہ کرتاہے جو اللہ کی معرفت رکھتاہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتاہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیاہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الٰہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲۔ الْحُسَيْنُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عائِذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قالَ: حَدَّثَنا غَيْرُ واحِدٍ؛ عَنْ أَحَدِهِما عليهما السلام أَنَّهُ قالَ: لا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِناً حَتّىٰ يَعْرِفَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَالْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمامَ زَمانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ.

۲۔ ابن اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیاہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اوّل سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ، عَنْ زُرارَةَ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمامِ مِنْكُمْ واجِبَةٌ عَلىٰ جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى النّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولاً وَحُجَّةً لِلّٰهِ عَلىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ اتَّبَعَهُ وَ صَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمامِ مِنّا واجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُما فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمامِ وَهُوَ لا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَ يَعْرِفُ حَقَّهُما(۱)؟! قالَ: قُلْتُ: فَما تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ يُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ ما أَنْزَلَ اللهُ، يَجِبُ عَلىٰ أُولٰئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هٰؤُلاءِ يَعْرِفُونَ فُلاناً وَ فُلاناً؟ قُلْتُ: بَلىٰ، قالَ: أَتَرىٰ أَنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هٰؤُلاءِ؟ وَاللهِ ما أَوْقَعَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطانُ، لا وَاللهِ ما أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنا إِلَّا

اللہ عزوجل ۔

۳۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ کو بھیجا، تمام لوگوں کی طرف رسولؐ اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونوں کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کیسے واجب ہوگی۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولؐ پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا الہام کیا ہے۔

۴ ـــ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللهَ وَ عَرَفَ إِمَامَهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ[لَا] يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ هٰكَذَا وَاللهِ ضَلَالاً.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہلبیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہلبیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵ ـــ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ذَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِمَاماً ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَاماً، مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ مَعْرِفَةَ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لِتَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا حضرت کے بعد امیر المومنین امام تھے پھر امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ امام ہوئے۔ جس نے انکار کیا۔ ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار۔ اس نے رسولؐ کی معرفت سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد آپؑ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ (اب میرے سوا اور کون ہوگا) یہ اس لئے بیان کیا ہے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّىٰ تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُونَ حَتَّىٰ تُصَدِّقُوا وَلَا تُصَدِّقُونَ حَتَّىٰ تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَا يَصْلَحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا، ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَيْهاً بَعِيداً إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الْوَفَاءَ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ، فَمَنْ وَفَىٰ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَرْطِهِ وَاسْتَعْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [مَا] وَعَدَهُ. إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَىٰ وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ: «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَىٰ» سورۂ طٰہٰ ۲۰/۸۵
وَقَالَ: «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللهَ مُؤْمِناً بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله ۵/۳۱
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ، إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَىٰ وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَىٰ، وَصَلَ اللهُ طَاعَةَ وَلِيِّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وُلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِعِ اللهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا أُنْزِلَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْتَمِسُوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَكُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ؛ إِنَّ اللهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ بِذٰلِكَ فِي نُذُرِهِ؛ فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ» ۳۵/۲۴
تَاهَ مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدَىٰ مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ. إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ؛ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يَتَدَبَّرْ؛ اتَّبِعُوا ۲۲/۴۶
رَسُولَ اللهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَقِرُّوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَىٰ، فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ

وَالتُّقٰی وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْأَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَ أَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ ، اِقْتَصُّوا الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللهِ رَبِّكُمْ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہوگیا اور بہت حیران (سرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔ اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر وفا کو جو شرط و عہود کے ساتھ ہو پس جس نے شرط عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بجالایا جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کر لیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور قائم کئے ان کے لئے ہدایت کے منارے اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا افسوس افسوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل کرنے سے پہلے مر گئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انھوں نے شرک کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ طے کیا۔ خدا نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے والیان امر کی اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ماجاء بہ النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس لئے کہ تم کو خبر دی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور نہ تجارت اور وہ نماز کو قائم کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں۔ خدا نے مخصوص کیا اپنے رسولوں کو اپنے امر کے لئے اور خالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو حیران و پریشان ہوا جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہوا جس نے غور کیا اور عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دلوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکر ہدایت پائے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کر سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے اہلبیتؑ کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریمؑ کا انکار کرے اور

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثارِ قدرت تلاش کرو تاکہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ إِلَّا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَباً وَ جَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحاً وَ جَعَلَ لِكُلِّ شَرْحٍ عِلْماً وَ جَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ بَاباً نَاطِقاً، عَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ وَ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَحْنُ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شئے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر تشریح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب ناطق ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم والے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ، فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَ هُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَ اللهُ شَانِئٌ (۶) لِأَعْمَالِهِ وَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَ قَطِيعِهَا فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَ جَائِيَةً يَوْمَهَا: فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعِ غَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا. فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي مَرْبَضِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِي بِرَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَأَنْتِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَهَجَمَتْ ذُعْرَةً: مُتَحَيِّرَةً، تَائِهَةً، لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا؛ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا، فَأَكَلَهَا، وَ كَذَلِكَ وَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ظَاهِرٌ عَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالّاً تَائِهاً، وَ إِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ اعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَ أَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ قَدْ ضَلُّوا وَ أَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے قربت چاہے اور عبادت میں مشقت اٹھائے اور

اس کا منصوص من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور امر دین میں متحیر ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھان پر رہی صبح کو جب گلہ بان اپنے گلّے کو لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلّہ سے اسے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلّہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہو لی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلّے کے پاس جا۔ یہاں کیسے آگئی تو اپنے چرواہے اور گلّے سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیے نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر پھاڑ ڈالا۔ پس اے محمدؐ! (راوی) یہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوص من اللہ نہیں جو ظاہر و عادل ہو ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھرتا ہے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی موت مرا اور نفاق کی حالت میں مرا۔ اے محمدؐ جان لو کہ آئمہ کفر اور ان کے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس کو آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے جو کچھ انھوں نے کیا ہے وہ اس کی کسی چیز پہ قدرت نہیں رکھتے بس اسی کا نام کھلی گمراہی ہے۔

٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكَوَّاءِ إِلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ عَلَى ۱۴۶/۷
الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا بِسِيمَاهُمْ وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ الَّذِي لَا يُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ يُعَرِّفُنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاهُ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَنَا وَأَنْكَرْنَاهُ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ شَاءَ لَعَرَّفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلٰكِنْ جَعَلَنَا أَبْوَابَهُ وَصِرَاطَهُ وَسَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتَى مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَايَتِنَا أَوْ فَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَإِنَّهُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ فَلَا سَوَاءٌ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَا سَوَاءٌ حَيْثُ ذَهَبَ النَّاسُ إِلَى عُيُونٍ كَدِرَةٍ يَفْرَغُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْنَا إِلَى عُيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لَا نَفَادَ لَهَا وَلَا انْقِطَاعَ.

٩- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکوا امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المومنینؑ

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روز قیامت صراط پر کرائیگا۔ پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیل دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جاری ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے اور نہ قطع ہونا۔

١٠ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ، عَنْ يُونُسَ؛ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ فَرَاسِخَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلاً وَأَنْتَ بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَجْهَلُ مِنْكَ بِطُرُقِ الْأَرْضِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلاً.

١٠۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابوحمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

١١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» فَقَالَ: ٢/٢٧٣
طَاعَةُ اللهِ وَمَعْرِفَةُ الْإِمَامِ.

١١۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امامؑ ہے۔

١٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللهِ، قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْكُوفَةِ،

فَقَالَ : حَسْبُكَ إِذاً.

۱۲۔ ابوبصیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کوفہ سے نکلنے سے پہلے یہ کیا ہے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

۱۳ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ،عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ يُونُسَ، عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: «أَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ وَ جَعَلْنَا لَهُ نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ» فَقَالَ:مَيْتٌ لَايَعْرِفُ شَيْئاً وَ«نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ»: إِمَاماً يُؤْتَمُّ بِهِ،« كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا» قَالَ: الَّذِي لَايَعْرِفُ الْإِمَامَ. ۶/۱۲۳

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آیہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے، کے متعلق فرمایا۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو نہیں پہچانتا اور نور سے مراد امام ہے جس کی اقتدا کی جائے مشکلات میں، اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح لپٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا۔

۱٤ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اُورَمَةَ وَمُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : دَخَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ الْجَدَلِيُّ عَلٰى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَاأَبَاعَبْدِاللهِ: أَلَا اُخْبِرُكَ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ» ؟ قَالَ : بَلٰى يَاأَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ، جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَقَالَ : اَلْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوِلَايَةِ وَ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ إِنْكَارُ الْوِلَايَةِ وَ بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ . ۹۱-۹۲/

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو عبداللہ جدلی امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبر دوں تجھے اس آیت کے متعلق جس نے نیکی کی خدا کی طرف سے بہتر نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پائے گا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیرالمومنین ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حسنہ سے مراد معرفت ولایت اور ہم اہلبیت کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔

آٹھواں باب

فرض اطاعت آئمہ علیہم السلام

(بابُ فرضِ طاعۃِ الأئمّۃِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ، عَنْ أبيهِ، عَنْ حَمّادِبْنِ عيسى، عَنْ حَريزٍ، عَنْ زُرارَةَ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ علیہ السلام قالَ: ذِرْوَةُ الأمْرِ وَسَنامُهُ وَمِفْتاحُهُ وَبابُ الأشْياءِ وَرِضَا الرَّحْمٰنِ تَبارَكَ وَتَعالى الطّاعَةُ لِلْإمامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، ثُمَّ قالَ: إنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالى يَقولُ: «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أطاعَ اللهَ وَمَنْ تَوَلّى فَما أرْسَلْناكَ عَلَيْهِمْ حَفيظاً».

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بلندی امر دین اور اس کی شان و شوکت اور اس کی مفتاح اور تمام چیزوں کا دروازہ خدا کی رضا مندی اور معرفت کے بعد امام کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اے رسول صلعم ہم نے تم کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشّاءِ، عَنْ أبانِ بْنِ عُثْمانَ، عَنْ أبِي الصَّبّاحِ قالَ: أشْهَدُ أنّي سَمِعْتُ أبا عَبْدِاللهِ علیہ السلام يَقولُ: أشْهَدُ أنَّ عَلِيّاً إمامٌ فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ وَأنَّ الْحَسَنَ إمامٌ فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ وَأنَّ الْحُسَيْنَ إمامٌ فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ وَأنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ إمامٌ فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ وَأنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إمامٌ فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علیؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسنؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علیؑ بن الحسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت فرض کیا اور محمد بن علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

۳۔ وَبِهٰذَا الْإسْنادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قالَ: حَدَّثَنا حَمّادُ بْنُ عُثْمانَ عَنْ بَشيرٍ الْعَطّارِ قالَ: سَمِعْتُ أبا عَبْدِاللهِ علیہ السلام يَقولُ: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طاعَتَنا وَأنْتُمْ تَأتَمّونَ بِمَنْ لا يُعْذَرُ النّاسُ بِجَهالَتِهِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ . ۴/۵۴ ن

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أُشْرِكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» ۴/۵۸ ن

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى : «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» (۲) وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا

وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا۝

۷۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

۸ ۔ وَ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ: مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

۹ ۔وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ،عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرًى وَاحِدٍ؟قَالَ :نَعَمْ.

۹۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام آئمہؑ امر و اطاعت میں ایک ہی جیسے ہیں ؟ فرمایا۔ ہاں۔

۱۰۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِماً عَلىٰ رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ وَ عِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ فِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ ؛ بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّا نَزْعَمُ أَنَّ النَّاسَ عَبِيدٌ لَنَا ، لَا وَ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ وَ لَا بَلَغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِي قَالَهُ ؛ وَلٰكِنِّي أَقُولُ : النَّاسُ عَبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ ، مُوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ،

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔ فرمایا۔ اے اسحاق! مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قرابت رسولؐ کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انھوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے موالی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طاعَتَنا ، لا يَسَعُ النّاسُ إِلّا مَعْرِفَتَنا وَلا يُعْذَرُ النّاسُ بِجَهالَتِنا ، مَنْ عَرَفَنا كانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنا كانَ كافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنا وَلَمْ يُنْكِرْنا كانَ ضالّاً حَتّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طاعَتِنا الْواجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلى ضَلالَتِهِ يَفْعَلُ اللهُ بِهِ ما يَشاءُ .

۱۱- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدوں ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

١٢ - عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ ما يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قالَ : أَفْضَلُ ما يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طاعَةُ اللهِ وَطاعَةُ رَسُولِهِ وَطاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ ، قالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : حُبُّنا إِيمانٌ وَبُغْضُنا كُفْرٌ .

۱۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندوں کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ فَضالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ جابِرٍ ، قالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ ؟ قالَ : فَقالَ : هاتِ قالَ : فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرارُ بِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كانَ إِماماً فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ ، ثُمَّ كانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِماماً فَرَضَ اللهُ طاعَتَهُ ، ثُمَّ كانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِماماً فَرَضَ اللهُ

طَاعَتَهُ ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ـ حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَيْهِ ـ ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ ، قَالَ : فَقَالَ : هٰذَا دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلائِكَتِهِ .

۱۳- میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپؑ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا۔ یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَاتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللهُ بِهِ وَطَاعَتَهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ مَمْحَاةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ (٢) فِيهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ .

۱۴- امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرۂ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمتِ خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ ، قَالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ : إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَسَخَطاً ، وَأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ : أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قُلْتُ : فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ ؟ قَالُوا : الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِيُّ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ : مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ ؟ قَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ

قَدْكَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلَّهُ قَالُوا : لا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ إِذَاكَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هٰذَا : لا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا: لاأَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا لا أَدْرِي، وَ قَالَ هٰذَا: أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُأَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ، وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ ، فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : وَأَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ حَتّٰى أُقَبِّلَهُ ، فَضَحِكَ، قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتّٰى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّكَ أَنْتَ الْحُجَّةُ وَأَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ ، فَقَالَ: كُفَّ رَحِمَكَ اللهُ، قُلْتُ: أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقَبِّلُهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ: سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ، فَلا أُنْكِرُكَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَداً .

۱۵۔ منصور بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ اپنی مخلوق سے پہچانی جائے بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے کہا جو یہ جان لے کہ اس کا رب ہے اس کو یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اس کے لئے رضا و غضب ہے اور اس کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر وحی سے یا رسول اللہ سے۔ پس جس کے پاس وحی نہ آئے اس کو چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب ان سے ملے تو ان کے حجت ہونے کی معرفت حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ حجت تھے اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر۔ انھوں نے کہا بے شک، میں نے کہا۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تب کون حجت تھا انھوں نے کہا قرآن، میں نے کہا۔ میں نے قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا کہ اسی سے مناظرہ میں دلیل لاتے ہیں، مرجیہ، قدریہ اور لامذہب تک جو قرآن پر ایمان بھی نہیں رکھتا اور اپنی دلیلوں سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے عالم کے ساتھ تاکہ جو کچھ وہ اس کے بارے میں کہے سچ ہو۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ قرآن کا عالم کون ہے انھوں نے کہا ابن مسعود عالم تھے عمر عالم تھے حذیفہ عالم تھے میں نے کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں نے تو کسی کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے سوائے علی علیہ السلام کے۔ جب قوم

میں کوئی مسئلہ الجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ مگر علیؑ کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دُنیا سے نہیں گئے جب تک کہ اپنے بعد رسول اللہ کی حجت کو قائم نہیں کردیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسنؑ بن علیؑ ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسینؑ بن علیؑ کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے بعد علی بن الحسینؑ کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے بعد محمدؐ بن علیؑ ابوجعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سرِ مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؑ ہنسے، میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپؑ کے پدر بزرگوار دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ حجت خدا ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ اپنا سر مبارک بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اب پوچھ، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

١٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ طَاعَتُهُمْ مُفْتَرَضَةٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: « أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ
٥/٥٩ نـ مِنْكُمْ[1] » وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ
٥/٥٤ مائ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ».

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، اوصیاء کی اطاعت فرض ہے۔ فرمایا ہاں، یہ وہ ہیں جن کے لیے خدا نے فرمایا ہے تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ أَبْوَابُ الْخَيْرِ ، السَّامِعُ الْمُطِيعُ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَالسَّامِعُ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ وَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ تَمَّتْ حُجَّتُهُ وَاحْتِجَاجُهُ يَوْمَ يَلْقَى اللهَ
١٧/٧١ بنی اسرائ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: « يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ».

۱۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ہدایات کا سننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر روز قیامت حجت نہ ہوگی اور جو سننے والا نافرمان ہے اس کے لئے عذر نہ ہوگا امام مسلمین تمام کریگا اپنی حجت کو جب وہ روز قیامت خدا سے ملاقات کرے گا اور خدا فرماتا ہے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

نواں باب

آئمہ گواہ ہیں خدا کے اس کی مخلوق پر

(بَابُ) ۹

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى خَلْقِهِ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيداً» (۵) قَالَ: نَزَلَتْ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله خَاصَّةً ، فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْهُمْ إِمَامٌ مِنَّا شَاهِدٌ ۴/۴۱
عَلَيْهِمْ وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله شَاهِدٌ عَلَيْنَا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسولؐ! تم کو بنائیں گے ان سب پر گواہ فرمایا یہ آیت۔ امت محمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا ہم ان پر گواہ ہوں گے اور محمد صلعم ہم پر گواہ ہوں گے۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» (۵) قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوُسْطٰى وَ نَحْنُ ۲/۱۴۳
شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَ حُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ ، قُلْتُ : قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالَ : إِيَّانَا عَنٰى خَاصَّةً ، «هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ ، «لِيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ الشُّهَدَاءُ
عَلَى النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَ صَدَّقْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس آیت کے متعلق ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ فرمایا وہ اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اس کی زمین میں اس کی برحق حجتیں ہیں میں نے آیت ملّت ابیکم الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں خاص طور پر ہم وہی ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تصدیق کی روز قیامت ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

٣۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلاَّلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ»(۲) فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الشَّاهِدُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیۂ افمن کان الخ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ امیرالمومنینؑ رسول اللہ کی رسالت کے گواہ ہیں اور رسول اللہ کی طرف سے بینہ ہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ
قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: «وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً»، قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسَطُ وَ نَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ
تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَ حُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا
وَ اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞ وَ جَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ
اجْتَبَاكُمْ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَىٰ وَ نَحْنُ الْمُجْتَبَوْنَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ فِي الدِّينِ مِنْ ضِيقٍ ۷۸-۷۹ ج
فَالْحَرَجُ أَشَدُّ مِنَ الضِّيقِ «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً وَ«سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ» اللهُ سَمَّانَا
الْمُسْلِمِينَ «مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً وَتَكُونُوا
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ

عَلَى النَّاسِ ، فَمَنْ صَدَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَاهُ وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ

۴۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطاً الخ فرمایا۔ امتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اور اس کی مخلوق پر اور ہم اللہ کی حجت ہیں اس کی زمین میں۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے یا ایہا الذین (اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور راہِ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اس نے تم کو چن لیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں کہ اس نے چنا ہے اور فرمایا اس خدا نے دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھا۔ پس مسائل میں حرج ہونا۔ دل تنگی سے زیادہ بڑا ہے۔ ملۃ ابیکم ابراہیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سماکم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تاکہ رسولؐ ہم پر گواہ ہو اور ہم تم لوگوں پر۔ پس جس نے دنیا میں ہماری تصدیق کی ہم روزِ قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا ہم اسے جھٹلائیں گے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ طَهَّرَنَا وَ عَصَمَنَا وَ جَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَ حُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَ جَعَلَنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَ جَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نُفَارِقُهُ وَلَا يُفَارِقُنَا .

۵۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیا ہے اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم کو قرآن کے ساتھ، نہ ہم اس سے جدا ہوں گے نہ وہ ہم سے۔

دسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہادی ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام هُمُ الْهُدَاةُ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ وَ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ

عَزَّ وَجَلَّ « وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: كُلُّ إِمَامٍ هَادٍ لِلْقَرْنِ الَّذِي هُوَ فِيهِمْ

۱۔ آیہ لکل قوم ہاد کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر امام اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے ھادی ہوتا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ »(۱) فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ زَمَانٍ مِنَّا هَادٍ يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيٌّ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۲۔ آیت انت منذر و لکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر ہیں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جو لوگوں کو ما جاء بہ النبی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادی خلق حضرت علی ہیں اور ان کے بعد اوصیاء میں ایک کے بعد دوسرا۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! هَلْ مِنْ هَادٍ الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا زَالَ مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَوْ كَانَتْ إِذَا نَزَلَتْ آيَةٌ عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَاتَتِ الْآيَةُ مَاتَ الْكِتَابُ وَلَكِنَّهُ حَيٌّ يَجْرِي فِيمَنْ بَقِيَ كَمَا جَرَى فِيمَنْ مَضَى.

۳۔ ابوبصیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے آیت انت منذر و لکل قوم ہاد کے متعلق پوچھا۔ فرمایا رسول اللہ منذر ہیں اور علیؑ ہادی ہیں اے ابو محمد بتاؤ اس زمانہ میں بھی کوئی ہادی ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے۔ فرمایا۔ اے ابومحمد! اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مرجائے اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو تو یہ آیت (متشابہ) بھی مرجائے گی اور وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنیوالا کوئی نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ

وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ، فَقَالَ : رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ اَلْهَادِيُّ ، أَمَا وَاللهِ مَاذَهَبَتْ مِنَّا وَمَا زَالَتْ فِينَا إِلَى السَّاعَةِ .

۴۔ آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا منذر (ڈرانے والے) رسول ہیں اور ہادی علیؑ ہیں۔ واللہ ہم سے امر ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائے گا۔

گیارہواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور خازن الٰہی ہیں

بَابُ ۱۱
أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وُلَاةُ أَمْرِ اللهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِهِ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِ اللهِ وَ عَيْبَةُ وَحْيِ اللهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر علیہ السلام سے سُنا ہم والیانِ امرِ الٰہی ہیں ہم علومِ الٰہی کا خزانہ ہیں اور مرکز اسرار الٰہیہ ہیں۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : وَاللهِ إِنَّا لَخُزَّانُ اللهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، لَا عَلَىٰ ذَهَبٍ وَلَا عَلَىٰ فِضَّةٍ إِلَّا عَلَىٰ عِلْمِهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ واللہ ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں مگر سونے چاندی کے خزانہ دار نہیں بلکہ علم الٰہی کے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْقِيُّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ وَ نَحْنُ تَرَاجِمَةُ وَحْيِ اللهِ وَنَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَىٰ مَنْ دُونَ السَّمَاءِ

وَمَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے خزانہ دار ہیں ہم وحی الٰہی کے ترجمان ہیں ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اوپر ہیں اور ان پر جو زمین کے اوپر ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ مِنْ تَرْكِ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَ هُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَقَدْ أَنْبَأَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ.

۴- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا (بحدیث قدسی) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری امت میں میری حجت تمام ہو گی ان اشقیاء پر جنھوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہ نے فرمایا، جبرئیل نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام بتلائے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! إِنَّ اللهَ وَاحِدٌ مُتَوَحِّدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُتَفَرِّدٌ بِأَمْرِهِ ، فَخَلَقَ خَلْقاً فَقَدَّرَهُمْ لِذٰلِكَ الْأَمْرِ ، فَنَحْنُ هُمْ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! فَنَحْنُ حُجَجُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَخُزَّانُهُ عَلَى عِلْمِهِ وَ الْقَائِمُونَ بِذٰلِكَ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے اللہ واحد ہے اور اپنی وحدانیت میں اکیلا ہے اور اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین کو ان کے لئے مقدر کیا۔ اے ابن ابی یعفور ہم اللہ کے بندوں پر اس کی حجتیں ہیں اور اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس علم پر قائم رہنے والے ہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَ صَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا[٣] وَجَعَلَنَا خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَ أَرْضِهِ وَلَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَانَا مَاعُبِدَاللهُ[٤].

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین خلقت کے ساتھ پیدا کیا اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنا دیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا۔ ہماری عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

بارہواں باب

آئمہ خلفا اللہ ہیں زمین پر اور وہ ابواب ہیں جن سے آیا جاتا ہے

(بابٌ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ)
وَأَبْوَابُهُ الَّتِي مِنْهَا يُؤْتَى

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ خُلَفَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ.

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی زمین پر۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَلَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِمُ احْتَجَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوصیاء اللہ کے ابواب ہیں جن سے (ثواب کی طرف یا خانۂ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر حجت قائم کی ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ: « وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ. ٥٥/١

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں کہ وہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا

جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ فرمایا۔ ان سے مراد آئمہ ہیں۔

تیرہواں باب

آئمہ علیہم السلام نور خدا ھیں

۱۳ ((بَابُ ۱۳ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نُورُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)) ۸/۲۶۴

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاس قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَاللهِ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ وَاللهِ نُورُ اللهِ الَّذِي أَنْزَلَ وَهُمْ وَاللهِ نُورُ اللهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ وَاللهِ يَا أَبَا خَالِدٍ؛ لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ، وَهُمْ وَاللهِ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ، وَاللهِ يَا أَبَا خَالِدٍ؛ لَا يُحِبُّنَا عَبْدٌ وَيَتَوَلَّانَا حَتَّى يُطَهِّرَ اللهُ قَلْبَهُ وَلَا يُطَهِّرُ اللهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَيَكُونَ سِلْماً لَنَا؛ فَإِذَا كَانَ سِلْماً لَنَا سَلَّمَهُ اللهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسَابِ وَآمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَكْبَرِ.

۱۔ ابو خالد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیۂ فآمنوا باللہ رسولہ والنور الذی انزلنا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اے ابو خالد نور سے مراد نور آئمہ ہیں۔ آل محمدؐ سے قیامت تک ہونے والے اور وہی وہ نور ہیں جو نازل کیا گیا اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان و زمین میں۔ واللہ اے ابو خالد نور امام قلوب مومنین میں ہے وہ نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور وہ (آئمہ) قلوب مومنین کو منور کر دیتے ھیں اور اللہ ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے چھپا لیتا ہے ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں واللہ۔ اے ابو خالد ہم سے نہیں محبت کرتا کوئی بندہ اور نہیں دوست رکھتا ہم کو، مگر یہ کہ اللہ اس کے قلب کو پاک کرتا ہے اور پاک نہیں کرتا کسی کے دل کو جب تک وہ ہمیں نہ مانے اور ہم سے صلح نہ کرے۔ پس جب ہم سے صلح کرتا ہے تو خدا اس کو سخت عذاب سے اور روز قیامت کے خوف عظیم سے محفوظ رکھتا ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ، يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ : وَ اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ » قَالَ: النُّورُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ [عَلِيٌّ] أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. الاعراف ۷/۱۵۷

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ وہ لوگ جنھوں نے اتباع کیا رسول و نبی امی کا جس کا ذکر انھوں نے لکھا ہوا توریت و انجیل میں پایا ہے جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام، الیٰ قولہ اور انھوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں علی امیر المومنین اور آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۳ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَقَدْ آتَى اللهُ أَهْلَ الْكِتَابِ خَيْراً كَثِيراً، قَالَ: وَ مَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَىٰ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ: أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» قَالَ: فَقَالَ: قَدْ آتَاكُمُ اللهُ كَمَا آتَاهُمْ، ثُمَّ تَلَا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ آمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ» يَعْنِي إِمَاماً تَأْتَمُّونَ بِهِ. قصص ۵۲-۵۴، حدید ۵۷/۲۸

۳۔ ابو جارود سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ نے اہل کتاب کو خیر کثیر دیا ہے یہ کیا بات ہے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے تم کو اللہ نے اسی طرح دیا ہے جیسے ان کو دیا تھا پھر یہ آیت پڑھی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اس نے رحمت کے دو ٹکڑے تم کو دیئے ہیں اور تمہارے لئے ایک نور قرار دیا ہے کہ تم ان کے سہارے چلو یعنی امام جس کی تم اقتدا کرو۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ، النُّورُ وَ اللهِ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، يَا أَبَا خَالِدٍ، لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ، وَ هُمُ الَّذِينَ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ، وَ يَحْجُبُ اللهُ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ وَ يَغْشَاهُمْ بِهَا. تغابن ۶۴/۸

۴۔ ابو خالد کابلی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ایمان

لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر، اتباع کرو اس نور کا جو ہم نے نازل کیا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو خالد واللہ نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اے ابو خالد نور امام ہے قلوب مومنین نور ہیں اور دن میں چمکنے والے سورج سے زیادہ روشن ہیں وہ آئمہ وہ ہیں جو قلوب مومنین کو روشن کرتے ہیں اور اس کو روک دیتا ہے اللہ جس سے چاہتا ہے پس ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور ان پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

٥ – عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «اَللهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ» فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فِيهَا مِصْبَاحٌ» ۲۴/۳۵ ن
الْحَسَنُ «الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ» الْحُسَيْنُ «الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ» فَاطِمَةُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا. «يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ» إِبْرَاهِيمُ عليه السلام «زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ» لَا يَهُودِيَّةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ «يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ» يَكَادُ الْعِلْمُ يَتَفَجَّرُ بِهَا «وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ» إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ. «يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ» يَهْدِي اللهُ لِلْأَئِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ «وَيَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ» قُلْتُ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ» قَالَ: الْأَوَّلُ وَصَاحِبُهُ «يَغْشَاهُ مَوْجٌ» الثَّالِثُ «مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ ظُلُمَاتٌ» الثَّانِي «بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ»: مُعَاوِيَةُ لَعَنَهُ اللهُ وَفِتَنُ بَنِي أُمَيَّةَ «إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ» الْمُؤْمِنُ فِي ظُلْمَةِ فِتْنَتِهِمْ «لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوراً» إِمَاماً مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» إِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ «يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ»: أَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَسْعَى بَيْنَ يَدَيِ الْمُؤْمِنِينَ وَ ۵۷/۱۲ ھ
بِأَيْمَانِهِمْ حَتَّى يُنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ میں مشکوٰۃ (چراغدان) سے مراد فاطمہ ہیں اور فیہا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسنؑ ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہے اور شیشہ سے مراد حسینؑ ہیں اور فاطمہ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارکہ ابراہیم سے۔ تیل اس چراغ کا زیتون ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی، اس کا روغن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلے اور اگرچہ آگ مس نہ کرے تب بھی نور علیٰ نور ہے یعنی امام کے بعد

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ لہٗ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وِلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

الصف ۹/۶۱ — تغابن ۸/۶۴

٦۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آیہ "وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں" اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قولِ باری تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

چودہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سِنانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : ماجاءَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام آخُذُ بِهِ وَما نَهى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرىٰ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ ما جَرىٰ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم الْفَضْلُ عَلىٰ جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللهِ وَ عَلىٰ رَسُولِهِ وَالرّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلىٰ حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بابَ اللهِ الَّذِي لايُؤْتىٰ إِلّا مِنْهُ وَسَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذٰلِكَ يَجْرِي الْأَئِمَّةُ الْهُدىٰ واحِداً بَعْدَ واحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِها وَ حُجَّتَهُ الْبالِغَةَ عَلىٰ مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرىٰ وَ كانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ كَثِيراً ما يَقُولُ: أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنّارِ وَ أَنَا الْفارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صاحِبُ الْعَصا وَالْمِيسَمِ لَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحُ وَالرُّسُلُ بِمِثْلِ ما أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلىٰ مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُدْعىٰ فَيُكْسىٰ وَأُدْعىٰ فَأُكْسىٰ وَ يُسْتَنْطَقُ وَأُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلىٰ حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصالاً ماسَبَقَنِي إِلَيْها أَحَدٌ قَبْلِي، عُلِّمْتُ الْمَنايا وَالْبَلايا وَالْأَنْسابَ وَفَصْلَ الْخِطابِ فَلَمْ يَفُتْنِي ما سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي ماغابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنْهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ مَكَّنَنِي فِيهِ بِعِلْمِهِ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ قالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ۔ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ.

ا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسولِ خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جُوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا و رسول کی عیب جُوئی کرنے والا اور کسی چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی رد کرنا شرک باللہ ہے امیرالمومنین علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا۔ تمام آئمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکانِ ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیرالمومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنّت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروقِ اکبر ہوں میں صاحبِ عصا یعنی اجتماعِ مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلعم کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں

منصب امامت پر جیسے آنحضرتؐ (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں فائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دور ہے مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الٰہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الٰہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس میں قدرت دی ہے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْأَعْرَجُ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ : مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَىٰ عَنْهُ يُنْتَهَىٰ عَنْهُ ، جَرَىٰ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَىٰ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَىٰ جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ ، الْمُعَيِّبُ عَلَىٰ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعَيِّبِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَىٰ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَىٰ حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَىٰ إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذٰلِكَ جَرَتِ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَىٰ مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَىٰ وَقَالَ قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ وَلَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقَرَّتْ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَىٰ مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ هِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله يُدْعَىٰ فَيُكْسَىٰ وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُدْعَىٰ فَأُكْسَىٰ وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَىٰ حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي ، عُلِّمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ، فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كُلُّ ذٰلِكَ مَكَّنَنِي اللهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

۲۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیرالمومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیئے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ علی کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیرالمومنین

کے احکام میں سے کسی حکم پر بھی عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا۔ اس کے رسولؐ کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رَد کرنا شرک باللہ ہے اور امیرالمومنین باب اللہ ہیں نہیں آیا جاتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ جو اس کے خلاف چلا ہلاک ہوگیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا۔ یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیرالمومنین نے فرمایا میں جنّت و نار کا خدا کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا و میسم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمدؐ کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفےٰؐ پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہے اور روز قیامت حضرت محمد مصطفےٰؐ کو بلایا جائے گا۔ پس آپ لباس نبوت پہنے ہوں گے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہونگا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے موتوں کا بلایا کا انساب کا اور فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں منتھی ہوگی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے غائب ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہنچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرِّيَاحِيُّ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْحُلْوَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: فَضْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا جَاءَ بِهِ آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَابُ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَذَلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عُمُدَ الْإِسْلَامِ وَ رَابِطَةً عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُ، لَا يَهْتَدِي هَادٍ إِلَّا بِهُدَاهُمْ وَلَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهُدَى إِلَّا بِتَقْصِيرٍ عَنْ حَقِّهِمْ، أُمَنَاءُ اللهِ عَلَى مَا أَهْبَطَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ نُذْرٍ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَجْرِي لِآخِرِهِمْ مِنَ اللهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ وَلَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى ذَلِكَ إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، لَا يَدْخُلُهَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى حَدِّ قَسْمِي وَأَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَالْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي،

لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ إِنِّي وَ إِيَّاهُ لَعَلَى سَبِيلٍ وَاحِدٍ، إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ السِّتَّ: عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْوَصَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةِ الدُّوَلِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ وَ الدَّابَّةِ الَّتِي تُكَلِّمُ النَّاسَ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہ اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد مثل ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنیوالا ایسا ہے جیسے خدا اور رسولؐ پر سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسولؐ پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑے حکم کو ان کے نہ ماننا شرک باللہ ہے رسول اللہ وہ باب اللہ تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک ایسا راستہ تھے کہ جو اس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المومنین تھے ان کے بعد اور یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستون اسلام ہیں اور رابطہ الٰہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جبکہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول عذر سے اور عذاب الٰہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اوّل کے لئے ہے اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی مگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہنچانے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لائے تھے حضرت محمدؐ کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جاتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیائے انبیاء کا علم، قضایا فیصل کرنے کا علم اور مسلمانوں کے فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور میں صاحب عصائے امامت ہوں اور نشان امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روز قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

پندرہواں باب

فضیلت امام اور اس کی صفات

(باب) ۱۵

نادرٌ جامعٌ فی فضلِ الإمامِ و صِفاتِه

۱۔ أبو محمّد القاسم بن العلاء رحمه الله رفعه، عن عبد العزيز بن مسلم قال: كنّا مع الرّضا عليه السلام بمرو فاجتمعنا في الجامع يوم الجمعة في بدء مقدمنا فأداروا أمر الإمامة وذكروا كثرة اختلاف النّاس فيها فدخلت على سيّدي عليه السّلام فأعلمته خوض النّاس فيه، فتبسّم عليه السلام ثمّ قال: يا عبد العزيز [بن مسلم] ! جهل القوم و خدعوا عن آرائهم، إنّ الله عزّ وجلّ لم يقبض نبيّه صلّى الله عليه وآله وسلّم حتّى أكمل له الدّين و أنزل عليه القرآن فيه تبيان كلّ شيءٍ بيّن فيه الحلال والحرام و الحدود و الأحكام و جميع ما يحتاج إليه النّاس كملاً، فقال عزّ وجلّ: «ما فرّطنا في الكتاب من شيءٍ» و أنزل في حجّة الوداع و هي آخر عمره صلّى الله عليه وآله وسلّم: «اليوم أكملت لكم دينكم و أتممت ۶/۳۸
عليكم نعمتي و رضيت لكم الإسلام ديناً» و أمر الإمامة من تمام الدّين ولم يمض صلّى الله عليه وآله وسلّم ۵/۳
حتّى بيّن لأمّته معالم دينهم و أوضح لهم سبيلهم و تركهم على قصد سبيل الحقّ و أقام لهم عليّاً عليه السلام علماً و إماماً و ما ترك [لهم] شيئاً يحتاج إليه الأمّة إلاّ بيّنه، فمن زعم أنّ الله عزّ وجلّ لم يكمل دينه فقد ردّ كتاب الله و من ردّ كتاب الله فهو كافرٌ به،

هل يعرفون قدر الإمامة و محلّها من الأمّة فيجوز فيها اختيارهم؟!، إنّ الإمامة أجلّ قدراً و أعظم شأناً و أعلا مكاناً و أمنع جانباً و أبعد غوراً من أن يبلغها النّاس بعقولهم أو ينالوها بآرائهم أو يقيموا إماماً باختيارهم، إنّ الإمامة خصّ الله عزّ وجلّ بها إبراهيم الخليل بعد النّبوّة والخلّة مرتبةً ثالثةً و فضيلةً شرّفه بها و أشاد بها ذكره فقال: «إنّي جاعلك للنّاس ۲/۱۲۴
إماماً» فقال الخليل عليه السلام سروراً بها: «و من ذرّيّتي» قال الله تبارك وتعالى: «لا [illegible] عهدي الظّالمين»

فَأَبْطَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِمَامَةَ كُلِّ ظَالِمٍ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ صَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ، ثُمَّ [أَكْرَ]مَهُ اللهُ تَعَالىٰ بِأَنْ جَعَلَهَا فِي ذُرِّيَّتِهِ أَهْلَ الصَّفْوَةِ وَالطَّهَارَةِ فَقَالَ: «وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَ كُلاً جَعَلْنَا صَالِحِينَ ۞ وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَ أَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ إِقَامَ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءَ
الزَّكَاةِ وَ كَانُوا لَنَا عَابِدِينَ» ۝ فَلَمْ تَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُهَا بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْناً فَقَرْناً حَتَّى وَرَّثَهَا اللهُ ٢١/٧٣
تَعَالَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ جَلَّ وَ تَعَالَىٰ : « إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ» ۝ فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةً فَقَلَّدَهَا ﷺ عَلِيّاً عليه السلام بِأَمْرِ اللهِ تَعَالىٰ عَلىٰ رَسْمِ ٣/٦٨
مَا فَرَضَ اللهُ، فَصَارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِيَاءِ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللهُ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ، بِقَوْلِهِ تَعَالىٰ: « وَ قَالَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ» ۝ فَهِيَ فِي وُلْدِ عَلِيٍّ عليه السلام ٣/٥٦
خَاصَّةً إِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِذْ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمِنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هٰؤُلَاءِ الْجُهَّالُ؟! إِنَّ الْإِمَامَةَ هِيَ مَنْزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِرْثُ الْأَوْصِيَاءِ ، إِنَّ الْإِمَامَةَ خِلَافَةُ اللهِ وَخِلَافَةُ الرَّسُولِ ﷺ وَمَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ مِيرَاثُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام .

إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ ، وَ نِظَامُ الْمُسْلِمِينَ ، وَ صَلَاحُ الدُّنْيَا وَ عِزُّ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أُسُّ الْإِسْلَامِ النَّامِي وَ فَرْعُهُ السَّامِي ، بِالْإِمَامِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَ الْجِهَادِ وَتَوْفِيرُ الْفَيْءِ وَ الصَّدَقَاتِ وَ إِمْضَاءُ الْحُدُودِ وَالْأَحْكَامِ وَ مَنْعُ الثُّغُورِ وَالْأَطْرَافِ؛ الْإِمَامُ يُحِلُّ حَلَالَ اللهِ وَ يُحَرِّمُ حَرَامَ اللهِ وَ يُقِيمُ حُدُودَ اللهِ وَيَذُبُّ عَنْ دِينِ اللهِ وَ يَدْعُو إِلىٰ سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ .

الْإِمَامُ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ وَهِيَ فِي الْأُفُقِ بِحَيْثُ لَا تَنَالُهَا الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارُ، الْإِمَامُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَالسِّرَاجُ الزَّاهِرُ وَالنُّورُ السَّاطِعُ، وَالنَّجْمُ الْهَادِي فِي غَيَاهِبِ الدُّجىٰ وَأَجْوَازِ الْبُلْدَانِ وَالْقِفَارِ وَ لُجَجِ الْبِحَارِ ، الْإِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَاءِ وَالدَّالُّ عَلَى الْهُدىٰ وَ الْمُنْجِي مِنَ الرَّدىٰ ، الْإِمَامُ النَّارُ عَلَى الْيَفَاعِ (٥) الْحَارُّ لِمَنِ اصْطَلَىٰ بِهِ وَالدَّلِيلُ فِي الْمَهَالِكِ ، مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ .

الْإِمَامُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَالْغَيْثُ الْهَاطِلُ وَ الشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَ السَّمَاءُ الظَّلِيلَةُ وَ الْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَالْعَيْنُ الْغَزِيرَةُ وَ الْغَدِيرُ وَالرَّوْضَةُ ، الْإِمَامُ الْأَنِيسُ الرَّفِيقُ وَالْوَالِدُ الشَّفِيقُ وَالْأَخُ الشَّقِيقُ وَ الْأُمُّ الْبَرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَ مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِي الدَّاهِيَةِ النَّآدِ (٧) .

الإمامُ أمينُ اللهِ في خَلقِهِ وَ حُجَّتُهُ عَلى عِبادِهِ وَخَليفَتُهُ فِي بِلادِهِ وَ الدّاعي إلَى اللهِ وَالذّابُّ
عَنْ حُرَمِ اللهِ، الإمامُ المُطَهَّرُ مِنَ الذُّنوبِ وَ المُبَرّأ عَنِ العُيوبِ ، المَخْصوصُ بِالعِلْمِ ،
المَوْسومُ بِالحِلْمِ ، نِظامُ الدّينِ وَ عِزُّ المُسْلِمينَ و غَيْظُ المُنافِقينَ وَ بَوارُ الكافِرينَ، الإمامُ واحِدُ
دَهْرِهِ، لايُدانيهِ أَحَدٌ وَلايُعادِلُهُ عالِمٌ وَلايوجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَلالَهُ مِثْلٌ وَلانَظيرٌ ،مَخْصوصٌ بِالفَضْلِ
كُلِّهِ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَلا اكْتِسابٍ ؛ بَلْ اخْتِصاصٌ مِنَ المُفَضِّلِ الوَهّابِ فَمَنْ ذَا الَّذي يَبْلُغُ
مَعْرِفَةَ الإمامِ أوْ يُمْكِنُهُ اخْتِيارُهُ ، هَيْهاتَ هَيْهاتَ ، ضَلَّتِ العُقولُ وَ تاهَتِ الحُلومُ وَحارَتِ الأَلْبابُ
وَ خَسِئَتِ العُيونُ[1] وَ تَصاغَرَتِ العُظَماءُ وَ تَحَيَّرَتِ الحُكَماءُ وَ تَقاصَرَتِ الحُلَماءُ وَ
حَصِرَتِ الخُطَباءُ وَجَهِلَتِ الأَلِبّاءُ وَ كَلَّتِ الشُّعَراءُ وَعَجَزَتِ الأُدَباءُ وَعَيِيَتِ البُلَغاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنٍ مِنْ
شَأْنِهِ أَوْفَضيلَةٍ مِنْ فَضائِلِهِ وَأَقَرَّتْ بِالعَجْزِ وَالتَّقْصيرِ وَ كَيْفَ يوصَفُ بِكُلِّهِ أَوْيُنْعَتُ بِكُنْهِهِ أَوْيُفْهَمُ شَيْءٌ
مِنْ أَمْرِهِ أَوْ يوجَدُ مَنْ يَقومُ مَقامَهُ وَ يُغْني غَناهُ، لا ، كَيْفَ وَ أَنّى ؟ وَ هُوَ بِحَيْثُ النَّجْمِ مِنْ يَدِ
المُتَناوِلينَ وَوَصْفِ الواصِفينَ فَأَيْنَ الاخْتِيارُ مِنْ هٰذا وَ أَيْنَ العُقولُ عَنْ هٰذا وَ أَيْنَ يوجَدُ مِثْلُ هٰذا؟!
أَتَظُنّونَ أَنَّ ذٰلِكَ يوجَدُ في غَيْرِ آلِ الرَّسولِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَذَبَتْهُمْ وَاللهِ أَنْفُسُهُمْ وَ مَنَّتْهُمُ الأَباطيلَ[2]
فَارْتَقَوْا مُرْتَقًى صَعْبًا دَحْضًا تَزِلُّ عَنْهُ إلَى الحَضيضِ أَقْدامُهُمْ ،رامُوا إقامَةَ الإمامِ بِعُقولٍ حائِرَةٍ بائِرَةٍ
ناقِصَةٍ وَ آراءٍ مُضِلَّةٍ، فَلَمْ يَزْدادوا مِنْهُ إلّا بُعْدًا ، [قاتَلَهُمُ اللهُ أَنّى يُؤْفَكونَ[3]] وَلَقَدْ رامُوا صَعْبًا وَقالوا
إفْكًا وَ ضَلّوا ضَلالًا بَعيدًا وَوَقَعوا فِي الحَيْرَةِ إذْ تَرَكُوا الإمامَ عَنْ بَصيرَةٍ «وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطانُ
أَعْمالَهُمْ ، فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبيلِ وَ كانوا مُسْتَبْصِرينَ » رَغِبوا عَنِ اخْتِيارِ اللهِ وَ اخْتِيارِ رَسولِ اللهِ ﷺ
وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إلَى اخْتِيارِهِمْ وَالقُرْآنُ يُناديهِمْ : «وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ ما يَشاءُ وَ يَخْتارُ ما كانَ لَهُمُ الخِيَرَةُ
سُبْحانَ اللهِ وَ تَعالى عَمّا يُشْرِكونَ » وَ قالَ عَزَّ وَ جَلَّ : « وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ وَلا مُؤْمِنَةٍ إذا قَضَى ٢٨/٦٨
اللهُ وَ رَسولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ - الآيَةَ » وَ قالَ : « ما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمونَ۝ ٣٣/٣٦
أَمْ لَكُمْ كِتابٌ فيهِ تَدْرُسونَ إنَّ لَكُمْ فيهِ لَما تَخَيَّرونَ أَمْ لَكُمْ أَيْمانٌ عَلَيْنا بالِغَةٌ إلى يَوْمِ
القِيامَةِ إنَّ لَكُمْ لَما تَحْكُمونَ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعيمٌ أَمْ لَهُمْ شُرَكاءُ فَلْيَأْتوا بِشُرَكائِهِمْ إنْ
كانوا صادِقينَ» وَ قالَ عَزَّ وَجَلَّ : «أَفَلا يَتَدَبَّرونَ القُرْآنَ أَمْ عَلى قُلوبٍ أَقْفالُها»؟ أَمْ «طَبَعَ اللهُ عَلى ٦٨/٣٧-٤٢ الى
قُلوبِهِمْ فَهُمْ لا يَفْقَهونَ»؟ أَمْ « قالوا سَمِعْنا وَهُمْ لا يَسْمَعونَ إنَّ شَرَّ الدَّوابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ البُكْمُ ٤٧/٢٤
الَّذينَ لا يَعْقِلونَ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضونَ » أَمْ «قالوا سَمِعْنا ٩/٨٧
٨/٢٣

وَ عَصَيْنا» بَلْ هُوَ «فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظيمِ»، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيارِ الْإِمامِ ؟! ٢/٩٣
وَالْإِمامُ عالِمٌ لايَجْهَلُ وَراعٍ لايَنْكُلُ(٢) مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهارَةِ وَالنُّسُكِ وَ الزَّهادَةِ وَالْعِلْمِ
وَالْعِبادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَ نَسْلُ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لامَغْمَزَ فيهِ في نَسَبٍ وَلايُدانيهِ
ذُوحَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالذِّرْوَةِ مِنْ هاشِمٍ وَالْعِتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ وَالرِّضا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ،
شَرَفُ الْأَشْرافِ وَالْفَرْعُ مِنْ عَبْدِمَنافٍ، نامِي الْعِلْمِ كامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلِعٌ بِالْإِمامَةِ عالِمٌ بِالسِّياسَةِ، مَفْرُوضُ
الطّاعَةِ، قائِمٌ بِأَمْرِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ناصِحٌ لِعِبادِاللهِ، حافِظٌ لِدينِ اللهِ. إِنَّ الْأَنْبِياءَ وَالْأَئِمَّةَ صَلَواتُ اللهِ
عَلَيْهِمْ يُوَفِّقُهُمُ اللهُ وَيُؤْتيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَحِكَمِهِ مالايُؤْتيهِ غَيْرَهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمانِ
في قَوْلِهِ تَعالىٰ: «أَفَمَنْ يَهْدي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لايَهِدّي إِلّاأَنْ يُهْدىٰ، فَمالَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُونَ» وَ قَوْلُهُ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوتِيَ خَيْراً كَثيراً» وَ قَوْلُهُ في /٣٥
طالُوتَ: «إِنَّ اللهَ اصْطَفاهُ عَلَيْكُمْ وَ زادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللهُ يُؤْتي مُلْكَهُ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ ٢٦٩
واسِعٌ عَليمٌ» وَ قالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكانَ ٢٤٧
فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظيماً» وَ قالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَعِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ:
«أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلىٰ ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ
آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظيماً ۞ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفىٰ بِجَهَنَّمَ سَعيراً» وَإِنَّ الْعَبْدَ ٥٤
إِذا اخْتارَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاُمُورِ عِبادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذٰلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنابيعَ الْحِكْمَةِ وَأَلْهَمَهُ الْعِلْمَ
إِلْهاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوابٍ وَلايُحَيَّرُ(١٠) فيهِ عَنِ الصَّوابِ، فَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ، قَدْ
أَمِنَ مِنَ الْخَطايا وَالزَّلَلِ وَالْعِثارِ، يَخُصُّهُ اللهُ بِذٰلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبالِغَةَ] عَلىٰ عِبادِهِ وَشاهِدَهُ
عَلىٰ خَلْقِهِ وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظيمِ، فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلىٰ مِثْلِ هٰذا
فَيَخْتارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتارُهُمْ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ؟ تَعَدَّوْا ـ وَبَيْتِ اللهِ ـ الْحَقَّ وَ نَبَذُوا كِتابَ اللهِ
وَراءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لايَعْلَمُونَ، وَ في كِتابِ اللهِ الْهُدىٰ وَالشِّفاءُ، فَنَبَذُوهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْواءَهُمْ،
فَذَمَّهُمُ اللهُ وَ مَقَّتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ فَقالَ جَلَّ وَ تَعالىٰ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدىً مِنَ اللهِ
إِنَّ اللهَ لايَهْدِي الْقَوْمَ الظّالِمينَ» وَ قالَ: «فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ» وَقالَ: «كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَاللهِ وَ /٥٠
عِنْدَ الَّذينَ آمَنُوا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبّارٍ» وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ /٨
وَ سَلَّمَ تَسْليماً كَثيراً. ٣٥

ا۔ عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم روز جمعہ اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بکثرت ہے اس کا ذکر کیا میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور و فکر کو بتایا۔ حضرت مسکرائے اور فرمایا۔ اے عبدالعزیز یہ قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رائے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبیؐ کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شے کا بیان ہے اور اس میں حلال و حرام اور حدود و احکام کو بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتاج ہیں اور اس نے فرمایا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا اور امر امامت تمام دین سے ہے اور نہیں رحلت فرمائی حضرت نے یہاں تک ظاہر کر دیا اپنی اُمت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا اور علی علیہ السلام کو ان کے لئے نشانِ ہدایت اور امام بنایا اور نہیں کسی ایسے امر کو چھوڑا جس کی طرف اُمت محتاج تھی مگر یہ کہ اس کو بیان کر دیا۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ خدا نے اپنے دین کو بے تمام کئے چھوڑ دیا۔ تو اس نے کتاب خدا کو رَد کیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔ کیا لوگ قدر امامت اور محل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر و منزلت بہت اجل و ارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل و مقام بہت بلند ہے۔ اور اپنی طرف غیر کے آنے سے مانع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی راہیں اسکو پا نہیں سکتیں وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔ نبوت اور خلّت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا۔ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنائے گا فرمایا ظالم میرے عہد کو نہ پا سکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوت اور طہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب عطا کئے۔ جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا اور امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی، پس عہد امامت ان کی ذریت میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف چلا، صدیوں تک یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہو گئی پھر یہ عہدہ مخصوص ہوا۔ علیؑ سے بامر خدا اس رسم کی بنا پر جو اللہ نے فرض

کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔
جیسا کہ فرماتا ہے یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفےٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث اوصیاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسولؐ کی جانشینی ہے اور مقام امیر المومنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔

امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔

امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ و صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطراف اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔

امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قائم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلاتا ہے لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری حجت ہے

امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند پر ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔

امام روشن چاند ہے اور ضیاء بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگاتا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے ضلالت کی تاریکیوں میں، شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتلانے والا۔

امام چشمۂ آب شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں)
اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جائے۔ اور مہلکوں میں صحیح راستہ بتلانے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔

امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رد ڈالنے والا ابر ہے وہ آفتاب درخشاں ہے وہ سایہ فگن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ ابلنے والا چشمہ ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔

امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے، شفیق باپ ہے اور سگا بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک ماں اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریاد رس ہے مصائب و آلام میں۔

امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور حلم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ و غضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل و کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل و نظیر ہے وہ بغیر اکتساب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت تامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہوگئی ہیں اور فہم و ادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب لوگ عاجز ہو گئے عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہو گئے اور صاحبان بلاغت عاجز آ گئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پروا کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقلوں کی رسائی کے بارہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسولؐ کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھر ان کے قدم پستی کی طرف پھسلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کرنیوالی ناقص عقلوں سے اور گمراہ کرنے والی رائیوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بُعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افترا پردازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنور میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شرک سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کو طے فرما دیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا۔ تم خود کیسا حکم لگاتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم درس لیتے ہو کیا تمہارے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روزِ قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسولؐ تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرماتاہے کیا یہ لوگ آیاتِ قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیاہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سناتا لیکن اگر وہ سنتے تو البتہ روگردانی کرکے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتاہے عطا کرتاہے۔
پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔
امام عالم ہوتاہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔
امورِ دین کی رعایت کرنے والا ہوتاہے توقف نہیں کرتا۔
معدنِ قدس و طہارت ہوتاہے۔
صاحب عبادت و زہد ہوتاہے۔
صاحب علم و عبادت ہوتاہے۔
دعائے رسولؐ سے مخصوص ہوتاہے۔
نسل سیدہ طاہرہ و معصومہؑ سے ہوتاہے۔
اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔
کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔
وہ خاندان قریش سے ہوتاہے۔
اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔
وہ عترت رسولؐ سے ہوتاہے۔
اور مرضیٔ الٰہی کا چاہنے والا ہوتاہے۔
وہ تمام اشراف کا شرف ہوتاہے۔
وہ عبد مناف کی شاخ ہوتاہے۔
وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتاہے
وہ حلم سے پُر ہوتاہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔

وہ سیاست الٰہیہ کا عالم ہوتا ہے

اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔

امرِ خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔

دین خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و آئمہ علیہم السلام موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الٰہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہلِ زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پیروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہو گیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طالوت کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طالوت کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ہے ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا جاننے والا ہے

اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عترت و ذرّیت کے متعلق فرمایا۔ کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولادِ ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملکِ عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا الہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہِ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر قادر ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خانۂ کعبہ کی۔ انھوں نے کتاب خدا کو پسِ پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، درآنحالیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انھوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو ہدایتِ خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا

اور فرماتا ہے ہلاکت ہو ان کے لئے۔ ان کے اعمال اکارت گئے اور خدا نے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے خدا نے ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگا دی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمدؐ اور ان کی اولاد پر۔

۲۔ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن إسحاق بن غالب، عن أبي عبدالله (ع) في خطبة له يذكر فيها حال الأئمة (ع) وصفاتهم: إنّ الله عزّ وجلّ أوضح بأئمة الهدى من أهل بيت نبيّنا عن دينه، وأبلج بهم عن سبيل منهاجه، وفتح بهم عن باطن ينابيع علمه، فمن عرف من أمّة محمد ﷺ واجب حقّ إمامه وجد طعم حلاوة إيمانه، وعلم فضل طلاوة إسلامه، لأنّ الله تبارك وتعالى نصب الإمام علماً لخلقه، وجعله حجّة على أهل موادّه وعالمه[5] وألبسه الله تاج الوقار، وغشّاه من نور الجبّار، يمدّ بسبب إلى السماء، لا ينقطع عنه موادّه، ولا ينال ما عند الله إلّا بجهة أسبابه، ولا يقبل الله أعمال العباد إلّا بمعرفته؛ فهو عالم بما يرد عليه من ملتبسات الدجى، ومعمّيات السنن، ومشبّهات الفتن، فلم يزل الله تبارك وتعالى يختارهم لخلقه من ولد الحسين (ع) من عقب كلّ إمام يصطفيهم لذلك ويجتبيهم، ويرضى بهم لخلقه ويرتضيهم، كلّما مضى منهم إمام نصب لخلقه من عقبه إماماً علماً بيّناً، وهادياً نيّراً، وإماماً قيّماً، وحجّة عالماً؛ أئمّة من الله، يهدون بالحقّ وبه يعدلون، حجج الله ودعاته ورعاته على خلقه، يدين بهديهم العباد، وتستهلّ بنورهم البلاد، وينمو ببركتهم التلاد، جعلهم الله حياة للأنام، ومصابيح للظلام، ومفاتيح للكلام، ودعائم للإسلام، جرت بذلك فيهم مقادير الله على محتومها، فالإمام هو المنتجب المرتضى، والهادي المنتجى، والقائم المرتجى، اصطفاه الله بذلك واصطنعه على عينه في الذرّ حين ذرأه، وفي البريّة حين برأه، ظلّاً قبل خلق نسمة عن يمين عرشه، محبوّاً بالحكمة في علم الغيب عنده، اختاره بعلمه، وانتجبه لطهره، بقيّة من آدم (ع)، وخيرة من ذرّيّة نوح (ع)، ومصطفى من آل إبراهيم (ع)، وسلالة من إسماعيل، وصفوة من عترة محمد ﷺ، لم يزل مرعيّاً بعين الله، يحفظه ويكلؤه بستره، مطروداً عنه حبائل إبليس وجنوده، مدفوعاً عنه وقوب الغواسق ونفوث كلّ فاسق، مصروفاً عنه قوارف السوء، مبرّءاً من العاهات، محجوباً عن الآفات، معصوماً من الزلّات، مصوناً عن الفواحش كلّها، معروفاً بالحلم والبرّ في يفاعه، منسوباً إلى العفاف والعلم والفضل عند انتهائه، مسنداً إليه أمر والده، صامتاً عن المنطق في حياته، فإذا انقضت مدّة والده، إلى أن انتهت به مقادير الله إلى مشيئته، وجاءت الإرادة من الله فيه إلى محبّته، وبلغ منتهى مدّة والده

فَمَضَىٰ وَ صَارَ أَمْرُ اللهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَىٰ عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَىٰ أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقَيِّمَ عَلَىٰ عِبَادِهِ، رَضِيَ اللهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ[۲] وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضِهِ وَ حُدُودِهِ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحَيُّرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَحْبِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ، عَلَىٰ طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَىٰ عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هٰذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللهِ جَلَّ وَعَلَا،

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدؐ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان وزمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تاکہ وحیٔ الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسینؑ سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب و

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا ورسولؐ ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الہٰیہ ہے اور قائم رہنے والی امیدگاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جبکہ عالم ذر میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریت نوحؑ سے ہے اور آل ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آل اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمدؐ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے عیبوں سے بری رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الٰہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الٰہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصل کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امر عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امر عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا۔ پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا، جب صاحبان جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراض قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو طریقہ ان کے آباء طاہرین و صادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خداوند عالم پر جرأت کرنے والا۔

سولھواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور وہ محسود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے

(بَابُ) ۱۶

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وُلاةُ الْاَمْرِ وَهُمُ النَّاسُ الْمَحْسُودُوْنَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عَامِرٍ الأَشْعَرِيّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْوَشَّاءُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُم» فَكَانَ جَوَابُهُ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ ۴/۶۱ ن
اُوتُوا نَصِيباً مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَ يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰؤُلاءِ أَهْدَى مِنَ
الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلاً» يَقُولُونَ لِأَئِمَّةِ الضَّلالَةِ وَالدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ: هٰؤُلاءِ أَهْدَى مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيلاً ۴/۵۱ ن
«اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيراً ۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ» يَعْنِي الْإِمَامَةَ ۴/۵۲ ن
وَالْخِلافَةَ «فَإِذاً لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيراً» نَحْنُ النَّاسُ الَّذِينَ عَنَى اللّٰهُ وَالنَّقِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسَطِ ۴/۵۳
النَّوَاةِ «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ» نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ عَلَى مَا آتَانَا ۴/۵۴
اللّٰهُ مِنَ الْإِمَامَةِ دُونَ خَلْقِ اللّٰهِ أَجْمَعِينَ «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً
عَظِيماً» يَقُولُ: جَعَلْنَا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّونَ بِهِ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ يُنْكِرُونَهُ فِي ۴/۵۴
آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله «فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۴/۵۵ ن
بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ. إِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَزِيزاً حَكِيماً» ۴/۵۶ ن

ا۔ برید عجلی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے جبت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں ان لوگوں سے زیادہ راہِ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلانے والے، آل محمد

سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے اے رسولؐ! تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے ملک یعنی امامت وخلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں امام نے فرمایا کہ النّاس سے مراد ہم ہیں اور نقیر وہ ریشہ ہے جو خرما کی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کو دی ہیں فرمایا امام نے اس آیت میں محسودین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امامت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہیں دی۔ پھر فرماتا ہے ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسولؐ اور انبیاء اور آئمہ بنائے۔ پس کیسی عجیب بات ہے کہ ان فضائل کا اولاد ابراہیم میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کی فضیلت سے انکار ہے پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے روگردانی کی اور جہنم کے شعلے ان کے لئے کافی ہیں جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں، بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلىٰ ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» قالَ: نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ.

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ ام یحسدون الناس، میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

٣ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ حُمْرانَ بْنِ أَعْيَنَ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ»؟ فَقالَ: النُّبُوَّةَ ؛ قُلْتُ: «الْحِكْمَةَ»؟ قالَ: الْفَهْمَ وَالْقَضاءَ، قُلْتُ: «وَآتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ فَقالَ :الطّاعَةَ.

۳۔ حمران بن اعین کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور فرمایا کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے فہم اور قضایا کا فیصل کرنا اور واتینا ھم ملکاً عظیما سے مراد اطاعت ہے۔

٤ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ حَمّادِبْنِ عُثْمانَ، عَنْ أَبِي الصَّبّاحِ

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَاآتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» فَقَالَ: يَا أَبَاالصَّبَّاحِ نَحْنُ وَاللهِ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ .

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ام یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا فرمایا واللہ وہ محسود ہم ہیں۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَبْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى : « فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً » قَالَ : جَعَلَ مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ ، فَكَيْفَ يُقِرُّونَ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَيُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ؟! قَالَ : قُلْتُ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ قَالَ : الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً : مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللهَ ، فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ فقد آتینا آل ابراھیم الخ کے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم میں نبی رسول اور امام بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد میں انکار کرتے ہیں اور اس آیت میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنلئے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی پس یہی ملک عظیم ہے۔

سترہواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بَابُ) ١٧

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْعَلَامَاتُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْجَصَّاصُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَ عَلَامَاتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: النَّجْمُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

١۔ رسالتمآب نے فرمایا وہ ستارے جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے وہ رسول اور

علامات ہم آئمہ ہیں ۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ . عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ الْهَيْثَمُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَنَاعِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ : «وَعَلامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّجْمُ وَالْعَلامَاتُ [هُمُ] الأَئِمَّةُ عليهم السلام. ١٦/١٦ النحل

٢ - اسباط بن سالم راوی ہیں کہ اباعبداللہ نے فرمایا کہ رسالتمآب فرماتے ہیں کہ وہ ستارے اور علامات (جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے) ہم ہیں ۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : « وَ عَلامَاتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ » قَالَ : نَحْنُ الْعَلامَاتُ وَالنَّجْمُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

٣ - امام رضا علیہ السلام نے فرمایا - رسول اللہ نجم ہیں اور ہم علامات الٰہیہ ہیں ۔

سترہواں باب الف

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بَابُ) ١٧ الف

اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِى ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِى كِتَابِهِ هُمُ الْاَئِمَّةُ (ع)

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلالٍ ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : «وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لاَيُؤْمِنُونَ» قَالَ : الْآيَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالنُّذُرُ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ عليهم السلام. ١٠١/ يونس

١ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ وما تغنی الایات کے متعلق فرمایا - آیات سے مراد ہم آئمہ ہیں اور نذر (ڈرانے والے سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں ۔

۲ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا» ۴/۴۲
يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی اس سے مراد تمام اوصیا ہیں

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ» قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ ۷۸/۲
ثُمَّ قَالَ: لٰكِنِّي أُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا، قُلْتُ: «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ»؟ قَالَ: فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَلَا لِلّٰهِ مِنْ نَبَإٍ أَعْظَمُ مِنِّي.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عم یتساءلون عن النبإ العظیم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عم یتساءلون سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں ۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے ۔

اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض قرار دیا ہے

☆ (بَابُ) ۱۸

مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْكَوْنِ مَعَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى. ۹/۱۱۹

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آیہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: الصَّادِقُونَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالصِّدِّيقُونَ بِطَاعَتِهِمْ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے پوچھا آیہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اوران کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

٣ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَىٰ حَيَاةً تُشْبِهُ حَيَاةَ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمُوتُ مِيتَةً تُشْبِهُ مِيتَةَ الشُّهَدَاءِ وَيَسْكُنُ الْجِنَانَ الَّتِي غَرَسَهَا الرَّحْمٰنُ[2] فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي، اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ فَهْمِي وَ عِلْمِي وَوَيْلٌ لِلْمُخَالِفِينَ لَهُمْ مِنْ أُمَّتِي، اللَّهُمَّ لَا تُنِلْهُمْ شَفَاعَتِي.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایا ہے اور اس کو چاہیئے کہ علی کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا سا علم دے اور وائے ہو ان پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہیں خدا وندا میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يَقُولُ: اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ وَوَالَى أَعْدَاءَهُ وَ أَنْكَرَ فَضْلَهُ وَ فَضْلَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّ فَضْلَكَ فَضْلُهُمْ وَ طَاعَتَكَ طَاعَتُهُمْ وَ حَقَّكَ حَقُّهُمْ وَ مَعْصِيَتَكَ مَعْصِيَتُهُمْ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِكَ جَرَىٰ فِيهِمْ رُوحُكَ وَ رُوحُكَ [مَا] جَرَىٰ فِيكَ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ عِتْرَتُكَ مِنْ طِينَتِكَ وَ لَحْمِكَ وَدَمِكَ وَقَدْ أَجْرَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ وَهُمْ خُزَّانِي عَلَىٰ عِلْمِي

مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدِ اصْطَفَيْتُهُمْ وَانْتَجَبْتُهُمْ وَ أَخْلَصْتُهُمْ وَارْتَضَيْتُهُمْ وَ نَجَى مَنْ أَحَبَّهُمْ وَوَالاهُمْ وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ ، وَ لَقَدْ آتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأَحِبَّائِهِمْ وَالْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِمْ.

۴- ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اے رسول! تمہاری اُمت پر میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بے شک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہاری اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہارے بعد جاری ہوئی ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئی تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عترت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت وخون تیرا گوشت وخون ہے خدا نے جاری کیا ان میں تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں۔ میرے لئے، حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصطفاء کیا ان کا اجتباء کیا۔ ان کو خالص بنایا اپنے لئے، ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی۔ ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔ جبرئیل میرے پاس ان کے، آباء کے اور ان کے احباء کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنھوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَبْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا اللهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَلْيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيُسَلِّمْ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي ، أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَعِلْمِي ، إِلَى اللهِ أَشْكُو أَمْرَ أُمَّتِي ، الْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي وَ اَيْمُ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي .

۵- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری سی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدا نے اپنے ید قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ علی کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے۔ بیشک وہ میری عترت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی اُمت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انھوں نے میری عترت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلہ رحم کو ان کے بارے

میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے۔ خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِالْقَهَّارِ ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مِيتَتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِيهَا رَبِّي وَيَتَمَسَّكَ بِقَضِيبٍ غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ أَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى ، فَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْكِتَابِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، هٰكَذَا ـ وَضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ـ وَعَرْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى أَيْلَةَ ، فِيهِ قِدْحَانُ فِضَّةٍ وَ ذَهَبٍ عَدَدَ النُّجُومِ .

٦۔ جابر جعفی نے ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اور اس شاخ سے تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے ید قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیئے کہ علیؑ اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے خارج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعا سے ایلہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم سونے چاندی کے پیالے ہوں گے۔

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام[٢] : وَإِنَّ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَلْجَ وَالْعَوْنَ وَالنَّجَاحَ وَالْبَرَكَةَ وَالْكَرَامَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمُعَافَاةَ[٥] وَالْيُسْرَ وَالْبُشْرَى وَالرِّضْوَانَ وَالْقُرْبَ وَالنَّصْرَ وَالتَّمَكُّنَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ تَوَلَّى عَلِيّاً وَائْتَمَّ بِهِ وَبَرِئَ مِنْ عَدُوِّهِ وَسَلَّمَ لِفَضْلِهِ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، حَقّاً عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَحَقٌّ عَلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ ، فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي .

٧۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روح و راحت کی کشادگی اور مدد نجات، اور برکت و کرامت و مغفرت

درگزر تونگری اور بشارت اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی و امید اور محبت الٰہی اس کے لئے ہے جو علی کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے۔ ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔ میرے اوپر فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کروں اور اللہ کیلئے سزاوار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیونکہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

انیسواں باب

وہ اہل الذکر آئمہ علیہم السلام ہیں جن سے پوچھنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔

(بَابٌ) ۱۹

أَنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَمَرَ اللهُ الْخَلْقَ بِسُؤَالِهِمْ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي
جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»(۱) [قَالَ] قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله:
«الذِّكْرُ أَنَا وَالْأَئِمَّةُ أَهْلُ الذِّكْرِ» وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»(۲) ۷۵
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ فاسئلوا اہل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسولؐ کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»
قَالَ: الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْؤُولُونَ، قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ
وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى وَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ. ۲۳

۲۔ عبد الرحمن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ فاسئلوا اہل الذکر۔ الخ

کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ محمدؐ ذکر ہیں اور ہم اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے آیہ انہ لذکر لک کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی وہ اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ، ١٦/٤٣
قُلْتُ: فَأَنْتُمُ الْمَسْؤُولُونَ وَنَحْنُ السَّائِلُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقّاً عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقّاً عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا[٣]؟ قَالَ: لَا ذَاكَ إِلَيْنَا إِنْ شِئْنَا فَعَلْنَا وَإِنْ شِئْنَا لَمْ نَفْعَلْ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ». ٣٨/٢٨

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ میں آپ پر فدا ہوں آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ کے متعلق فرمایئے۔ فرمایا ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے۔ میں نے کہا آپ مسئول ہیں اور ہم سائل، فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ سے سوال کریں۔ فرمایا ضرور کرو۔ میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں۔ فرمایا ہمیں اختیار ہے جس بات کا چاہیں جواب دیں اور جس کا چاہیں نہ دیں کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی۔ یہ ہماری بخشش ہے پس یا تو دے کر احسان کرو یا روک لو جس کا حساب نہ ہوگا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الذِّكْرُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْمَسْؤُولُونَ وَهُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ[٥].

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک الخ کے متعلق رسول اللہؐ ذکر ہیں اور اہل بیت علیہم السلام مسئولوں میں ہیں وہی اہل ذکر ہیں۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ الْقُرْآنُ وَنَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ. ٤٤

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک کے متعلق کہ ذکر سے مراد قرآن

ہے اور ہم رسولؐ کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

٦- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْوَرْدُ أَخُو الْكُمَيْتِ فَقَالَ: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ اخْتَرْتُ لَكَ سَبْعِينَ مَسْأَلَةً مَا تَحْضُرُنِي مِنْهَا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ؛ قَالَ: وَلَا وَاحِدَةٌ يَا وَرْدُ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ حَضَرَنِي مِنْهَا وَاحِدَةٌ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» مَنْ هُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ، قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَيْنَا.

٦- ابوبکر حضرمی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ورد برادر کمیت حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے آپ سے دریافت کرنے کے لئے ستر مسئلے رکھے تھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں، فرمایا ایک بھی یاد نہیں میں نے کہا ہاں ایک مسئلہ یاد آیا فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آیہ فاسئلوا اھل الذکر فرمایا وہ ہم ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے لئے دریافت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا آپ کے لئے جواب دینا لازم ہے فرمایا یہ ہماری مرضی پر ہے۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» أَنَّهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، قَالَ: إِذاً يَدْعُونَكُمْ إِلَى دِينِهِمْ قَالَ: قَالَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ(1): نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ نَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

٧- امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آیہ فاسئلوا اھل الذکر میں اہل الذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ تم کو اپنے دین کی طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں اہل ذکر اور ہم ہیں مسئول۔

٨- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنَ الْفَرْضِ مَا لَيْسَ عَلَى شِيعَتِهِمْ وَ عَلَى شِيعَتِنَا مَا لَيْسَ عَلَيْنَا، أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْأَلُونَا، قَالَ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُونَا وَ لَيْسَ عَلَيْنَا الْجَوَابُ، إِنْ شِئْنَا أَجَبْنَا وَإِنْ شِئْنَا أَمْسَكْنَا.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ پر وہ فرض ہے جو ان کے شیعوں پر نہیں اور ہمارے شیعوں پر وہ فرض ہے جو ہم پر نہیں، خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں فرمایا۔ اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو ان کو سوال کا حکم دیا۔ ہمارے لئے جواب دینا لازم نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں جواب دیں چاہیں باز رہیں۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبي نَصْرٍ قالَ : كَتَبْتُ إِلَى الرِّضا ﷺ كِتاباً فَكانَ في بَعْضِ ما كَتَبْتُ : قالَ اللهُ عَزَّ وَجلَّ : « فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاتَعْلَمُونَ » وَ قالَ اللهُ عَزَّ وَجلَّ : « وَ ما كانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كافَّةً ، فَلَوْلا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا في الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۝ » فَقَدْ فُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْأَلَةُ ، وَ لَمْ يُفْرَضْ عَلَيْكُمُ الْجَوابُ ؟ قالَ : قالَ اللهُ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ: « فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّما يَتَّبِعُونَ أَهْواءَهُمْ وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ » ۝

۹/۱۲۳ آ
۲۸/۵۰ تہ

۹۔ ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا اس میں آیہ فاسئلوا اهل الذکر الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت اپنے گھروں سے کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ آئے تو ان کو عذاب آخرت سے ڈرائے۔ لوگوں پر سوال کرنا فرض ہے اور تم پر جواب دینا فرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اگر وہ تمہارے امر کو قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

بیسواں باب

قرآن مجید میں آئمہ علیہم السلام کا وصف علم سے کیا گیا ہے

۞(بابُ)۲۰

اَنَّ مَنْ وَصَفَهُ اللّٰهُ تَعالىٰ فِي كِتابِهِ بِالْعِلْمِ هُمُ الْاَئِمَّةُ(ع)

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغيرَةِ ، عَنْ عَبْدِالْمُؤْمِنِ بْنِ الْقاسِمِ الْأَنْصارِيِّ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ ﷺ في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجلَّ : « هَلْ يَسْتَوِي الَّذينَ

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لاَيَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْأَلْبَابِ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّمَا نَحْنُ الَّذِينَ ۳۹/۹
يَعْلَمُونَ ، وَالَّذِينَ لاَيَعْلَمُونَ عَدُوُّنَا، وَشِيعَتُنَا اُولُوالْأَلْبَابِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ هل یستوی الذین الخ کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل و فہم ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لاَيَعْلَمُونَ إِنَّمَايَتَذَكَّرُ اُولُوالْأَلْبَابِ» قَالَ: نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَعَدُوُّنَا الَّذِينَ لاَيَعْلَمُونَ وَشِيعَتُنَا اُولُوالْأَلْبَابِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ هل یستوی الذین الخ کے متعلق ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔

اکیسواں باب

راسخون فی العلم آئمہ علیہم السلام ہیں

بَابُ ۲۱

((أَنَّ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم ہیں راسخون فی العلم اور ہم ہیں تاویل قرآن کے جاننے والے

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ ، قَدْ عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ ۱۱۳/۷

عَلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَالتَّأْوِيلِ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْئاً لَمْ يُعَلِّمْهُ تَأْوِيلَهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ، وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِمْ بِعِلْمٍ، فَأَجَابَهُمُ اللّٰهُ بِقَوْلِهِ: «يَقُولُونَ: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا» وَ الْقُرْآنُ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ، فَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہم السلام نے آیہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم کے متعلق فرمایا۔ رسول اللہ راسخون فی العلم میں افضل ہیں خداوند تعالیٰ نے ان کو ان تمام چیزوں کا علم دیا تھا جو ان پر از قسم تنزیل و تاویل نازل کی تھیں اور خدا نے آنحضرتؐ پر کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل نہ بتا دی ہو اور آنحضرتؐ کے بعد ان کے اوصیا ان تاویلات کے جاننے والے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے (شیعان اہلبیت) تو عالم آل محمد جب ان کو آگاہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور قرآن خاص و عام اور محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ ہے اور راسخون فی العلم اس کو جانتے ہیں

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے راسخون فی العلم امیر المومنین ہیں اور ان کے بعد آئمہ علیہم السلام

بائیسواں باب

قرآن میں دو اماموں کا ذکر ہے ایک اللہ کی طرف بلانے والے دوسرے جہنم کی طرف

(بَابٌ) ۲۲

أَنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ إِمَامَانِ: إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى اللّٰهِ وَ إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى النَّارِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» قَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلٰكِنْ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أَئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَقُومُونَ فِي

النَّاسِ فَيُكَذِّبُونَ وَ يَظْلِمُهُمْ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ وَ أَشْيَاعُهُمْ، فَمَنْ وَالاهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَصَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَ مَعِي وَ سَيَلْقَانِي ، أَلَا وَ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَ كَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَامَعِي وَ أَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اس روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو مسلمانوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا آپ سب لوگوں کے امام نہیں۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں تمام لوگوں کی طرف، اور میرے بعد امام ہوں گے میرے اہل بیت سے، وہ لوگوں کے درمیان رہیں گے پس لوگ ان کو جھٹلائیں گے اور آئمہ کفران پر ظلم کریں گے اور آئمہ ضلال اور ان کے تابعین بھی ستائیں گے پس وہ لوگ جنھوں نے ان سے محبت کی اور ان کا اتباع کیا اور ان کی تصدیق کی کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور عنقریب مجھ سے ملاقات کریں گے اور جنھوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو جھٹلایا وہ مجھ سے نہیں ہیں میں ان سے بری ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَامَانِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا» لَا بِأَمْرِ النَّاسِ يُقَدِّمُونَ أَمْرَ اللهِ قَبْلَ أَمْرِهِمْ وَ حُكْمَ اللهِ قَبْلَ حُكْمِهِمْ قَالَ: «وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ» يُقَدِّمُونَ أَمْرَهُمْ قَبْلَ أَمْرِ اللهِ وَ حُكْمَهُمْ قَبْلَ حُكْمِ اللهِ وَ يَأْخُذُونَ بِأَهْوَائِهِمْ خِلَافَ مَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کتاب خدا میں دو قسم کے اماموں کا ذکر ہے ایک کے متعلق ہے ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے ہیں نہ لوگوں کے حکم کے مطابق وہ امر خدا کو بندوں کے حکم سے مقدم رکھتے ہیں اور امر خدا کو بندوں کے امر پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسرے گروہ کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان کو امام قرار دیا وہ جہنم کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور ان کے امر کو امرِ خدا سے مقدم جانتے ہیں اور بندوں کے حکم کو حکم خدا سے زیادہ جانتے ہیں وہ اپنی ان خواہشوں پر عمل کرتے ہیں جو کتاب خدا کے خلاف ہیں۔

تیئسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو خداوند تعالیٰ نے علم دیا اور ان کے سینوں میں ثابت رکھا

(بَابُ) ۲۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ قَدْ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ أُثْبِتَ فِي صُدُورِهِمْ

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ. ۲۹/۴۹ العنکبوت

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا آیہ بل ھو آیات بینات الخ یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے۔

٢ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ بل ھو آیات بینات الخ کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں جن کے سینوں میں آیات بنیات ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔

٣ـ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ».... ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا قَالَ: بَيْنَ دَفَّتَيِ الْمُصْحَفِ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا؟.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ بل ھو آیات بنیات الخ کے متعلق فرمایا۔ اے ابو محمد (راوی) دو دفتیوں کے درمیان جو مصحف ہے خدا نے کیا کہا ہے۔ میں نے کہا اس آیت سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعْرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ خَاصَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ بل ھو آیات بینات میں اوتو العلم سے مراد خاص طور پر آئمہ ہیں۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خَاصَّةً .

۵۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ بل ھو آیات بینات کے مصداق کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں خاص کر۔

چوبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ ہیں جن کا اللہ عزوجل نے اصطفا کیا اور اپنی کتاب کا وارث بنایا

(باب) ۲۴

فِي أَنَّ مَنِ اصْطَفَاهُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَوْرَثَهُمْ كِتَابَهُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ، فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ » قَالَ : السَّابِقُ ۳۵/۳۲
بِالْخَيْرَاتِ : الْإِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ : الْعَارِفُ لِلْإِمَامِ ،وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۱۔ سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ، پھر ہم نے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے چن لیا ہے اپنے بندوں میں سے، پس ان میں بعض ظالم لنفسہ ہیں بعض میانہ رُو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے، باذن خدا امام علیہ السلام نے فرمایا، سابق بالخیرات امام ہے۔ مقتصد عارف امام اور ظالم لنفسہ امام کو نہ پہچاننے والا۔

٢ـ الْحُسَيْنُ ، عَنِ الْمُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَقَالَ: أَيَّ شَيْءٍ تَقُولُونَ أَنْتُمْ؟ قُلْتُ : نَقُولُ : إِنَّهَا فِي الْفَاطِمِيِّينَ ؟ قَالَ: لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي

هٰذا مَنْ أشارَ بِسَيْفِهِ وَدَعَا النَّاسَ إلى خِلافٍ، فَقُلْتُ: فَأَيُّ شَيْءٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ؟ قالَ: الْجالِسُ في بَيْتِهِ لايَعْرِفُ حَقَّ الْإمامِ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعارِفُ بِحَقِّ الْإمامِ، وَالسَّابِقُ بِالْخَيْراتِ: الْإمامُ.

۲۔سلیمان بن خالد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ۔ ثم اورثنا الکتاب الخ کے متعلق فرمایا تم (زیدیہ) کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آیت تمام بنی فاطمہ کے لئے ہے۔ فرمایا۔ تمہارا خیال صحیح نہیں، اس میں داخل نہیں وہ اشارہ کیا اپنی تلوار کی طرف یعنی جو تلوار سے جنگ کرے اور لوگوں کو حکم خدا کیخلاف دعوت دے میں نے کہا پھر ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھے اور حق امام کا پہچاننے والا نہ ہو اور مقتصد وہ ہے جو حق امام کو پہچانے اور سابق بالخیرات امام ہے۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عُمَرَ قالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا» الآية قالَ: فَقالَ: وُلْدُ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ وَالسَّابِقُ بِالْخَيْراتِ: الْإمامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعارِفُ بِالْإمامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذي لايَعْرِفُ الْإمامَ.

۳۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ ثم اورثنا الکتاب کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ وہ اولاد فاطمہ علیہما السلام ہیں اور سابق بالخیرات امام ہیں اور مقتصد وہ ہے جو امام کا عارف اور ظالم لنفسہ وہ جو عارف امام نہیں۔

٤ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبي وَلّادٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ
٢/١٢١ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْناهُمُ الْكِتابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلاوَتِهِ أُولٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ» قالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی اچھی طرح تلاوت کرتے ہیں وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

پچیسواں باب

قرآن امام کے واسطہ سے ہدایت کرتاہے

(باب ۲۵ اَنَّ الْقُرْآنَ يَهْدي لِلْإمامِ)

١ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضا

عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ » قَالَ: إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام بِهِمْ عَقَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيْمَانَكُمْ. /۳۳

۱۔ راوی نے امام علیہ السلام سے پوچھا آیہ " اور ہر ایک کو ہم نے وارث بنایا اس چیز کا جو ماں باپ نے اور رشتہ داروں اور جن سے عہد و پیمان ہو گئے ہیں انھوں نے چھوڑا ہے " فرمایا اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں انہی سے خدا نے تمہارے عہدوں کو باندھا ہے یعنی بغیر امام اقرار ربوبیت باری تعالیٰ تم سے ممکن نہ ہوتا جس طرح ترکہ کے لئے نسلی تعلق ماں باپ یا عزیزوں سے ہوتا ہے اسی طرح ایمانی تعلقات کی وابستگی کے لئے امام سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أُكَيْلٍ النُّمَيْرِيِّ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ » قَالَ: يَهْدِي إِلَى الْإِمَامِ. ۷/۹

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ ان ہذا القرآن الخ کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے کیوں کہ بے امام کے تعلق رکھے ہدایت ممکن نہیں۔

چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام نعمت الٰہیہ ہیں

(بَابُ) ۲۶

اَنَّ النِّعْمَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْاَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَا بَالُ أَقْوَامٍ غَيَّرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَعَدَلُوا عَنْ وَصِيِّهِ لَا يَتَخَوَّفُونَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : « أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْراً وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ » ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ وَبِنَا يَفُوزُ مَنْ فَازَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. /۲۸

۱۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کیا حال ہوگا اس قوم کا جنھوں نے سُنتِ رسول اللہ صلعم کو بدل دیا اور ان کے وصی سے روگردانی کی، وہ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں جا اتارا۔ پھر فرمایا۔ اللہ کی نعمت ہے جو اس نے لوگوں پر انعام کی ہے پھر حضرتؑ نے فرمایا روزِ قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ» أَبِالنَّبِيِّ أَمْ بِالْوَصِيِّ تُكَذِّبَانِ؟ نَزَلَتْ فِي «الرَّحْمٰنِ». سورۂ ر

۲۔ معلی بن محمدؒ نے بتوسط سفرا امام زمانہ سے یا کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آیہ فبای آلاء ربکما تکذبان میں جس نعمت کا ذکر کیا ہے وہ نبی ہے یا وصیٔ نبی، یہ آیت سورۂ رحمٰن میں ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ : تَلَا أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام هٰذِهِ الْآيَةَ : « وَ اذْكُرُوا آلَاءَ اللهِ»[۲] قَالَ : أَتَدْرِي مَا آلَاءُ اللهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : هِيَ أَعْظَمُ نِعَمِ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَهِيَ وَلَايَتُنَا. ۷/۷۴

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو" فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا وہ مخلوق پر نازل کی ہوئی تمام نعمتوں سے بڑی ہے اور وہ ہے ہماری ولایت۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً ـ الْآيَةَ» قَالَ عَنَىٰ بِهَا قُرَيْشاً قَاطِبَةً الَّذِينَ عَادَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَصَبُوا لَهُ الْحَرْبَ وَ جَحَدُوا وَصِيَّةَ وَصِيِّهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ الم ترا لی الذین بدلوا الخ کے متعلق پوچھا کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا، فرمایا اس سے مراد تمام قریش ہیں جنھوں نے رسول اللہ سے دشمنی رکھی۔ ان سے جنگ کی اور ان کے وصی کے متعلق وصیت سے انکار کیا۔

ستائیسواں باب

وہ متوسم جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ علیہم السلام ہیں اور سبیل انہی میں قائم ہے

(بَابُ) ۲۷

اَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى كِتَابِهِ هُمُ الْاَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّبِيْلُ فِيْهِمْ مُقِيْمٌ

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْبَاطُ بَيَّاعُ الزُّطِّيِّ[1] قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۞ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: فَقَالَ : نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ . ۱۵/۷۶

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل بیت سے داخل ہوا۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں، بیشک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے،، فرمایا وہ ہم ہیں ایک دائمی راہ پر ہیں جو قیامت تک منقطع نہ ہو گی۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتٍ[2] فَقَالَ لَهُ : أَصْلَحَكَ اللهُ مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ»؟ قَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا ایک شخص نے اس آیت کے متعلق سوال کیا بے شک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے،، فرمایا وہ صاحبان فراست ہم ہیں اور ہم میں ہے وہ دوامی راستہ۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ:

هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ:[۴] «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ».

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت سے متعلق رب بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں کہ اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فراست مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» فَقَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ «وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنَّا أَبَداً.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک الخ کے متعلق کہ متوسمین سے مراد آئمہ ہیں اور سبیل مقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ابدالآباد تک اس راستہ سے الگ نہ ہوگا۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمُتَوَسِّمَ وَأَنَا مِنْ بَعْدِهِ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِي: الْمُتَوَسِّمُونَ.

وَ فِي نُسْخَةٍ أُخْرَىٰ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ،[۶] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۔ جابر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک لآیات للمتوسمین کے متعلق رسول اللہ صلعم متوسم (صاحب فراست) تھے اور ان کے بعد میں ہوں اور میری ذریت اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ روایت احمد بن مہران وغیرہ سے نقل کی گئی ہے۔

اٹھائیسواں باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام پر اعمال کا پیش ہونا

((بابُ)) ۲۸

عَرْضِ الْاَعْمالِ عَلَى النَّبِيِّ (ص) وَالْائِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمالُ عَلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعْمالُ الْعِبادِ كُلَّ صَباحٍ أَبْرارُها وَ فُجّارُها فَاحْذَرُوها، وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ تَعالى: «اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ» وَ سَكَتَ. ۹/۱۰۵

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلعم پر تمام لوگوں کے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد ہر صبح کو پیش کئے جاتے ہیں پس تم اس سے ڈرتے رہو (بد اعمالی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عمل کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے، کہ اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ، یہ فرما کر خاموش ہو گئے یعنی آیت کا آخری لفظ والمومنون نہ فرمایا یعنی رسولؐ اور کچھ خاص مومن بھی اعمال کو دیکھتے ہیں (مراد آئمہ) کیونکہ اس زمانہ کے لوگ آئمہ کے اعمال کو دیکھنے کے منکر تھے۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِالْحَميدِالطّائِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قالَ: سَأَلْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» قالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیہ اعملوا الخ میں مومنوں سے کون مراد ہیں فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى، عَنْ سَماعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مالَكُمْ تَسُوؤُنَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله؟! فَقالَ رَجُلٌ: كَيْفَ نَسُوؤُهُ؟ فَقالَ: أَما تَعْلَمُونَ أَنَّ أَعْمالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فَإِذا رَأى فِيها مَعْصِيَةً ساءَهُ ذلِكَ فَلاتَسُوؤُا رَسُولَ اللهِ وَسُرُّوهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ کو آزردہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم کیسے آزردہ کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضوؐر پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جب بُرے اعمال دیکھتے ہیں تو حضرت کو رنج ہوتا ہے پس رسول اللہ کو آزردہ نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

٤ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزَّيَّاتِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبَانَ الزَّيَّاتِ وَكَانَ مَكِيناً عِنْدَالرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : ادْعُ اللهَ لِي وَلِأَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ: أَوَلَسْتُ أَفْعَلُ وَاللهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ : فَاسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي: أَمَا تَقْرَءُ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : هُوَوَاللهِ عَلِيُّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا فرمائیے۔ فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا، تمہارے اعمال ہر شب و روز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی "عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسول اور مومنین" پھر فرمایا۔ واللہ اس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

٥ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّامِتِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ هٰذِهِ الْآيَةَ : « فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » قَالَ : هُوَ وَاللهِ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ اعملوا فیسری اللہ علیکم و رسولہ والمومنون سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ : قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اعمال رسول اللہ کے سامنے نیکوں اور بدوں سب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

اُنتیسواں باب

ولایتِ علی علیہ السلام ہی وہ راستہ ہے جس پر قائم رہنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے

(بابُ) ۲۹

أَنَّ الطَّرِيقَةَ الَّتِي حُثَّ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ عَلَيْهَا وِلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً»[1] قَالَ: يَعْنِي لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى وِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهِ عليهم السلام وَقَبِلُوا طَاعَتَهُمْ فِي أَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ «لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً» يَقُولُ: لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ، وَالطَّرِيقَةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ.

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "اگر وہ طریقۂ حق پر قائم رہیں گے تو ہم ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے" کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ ولایت علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کے راستہ پر قائم رہیں گے اور ان کی اطاعت قبول کریں گے ان کے امر و نہی میں تو البتہ ہم ان کو (روز قیامت) بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے اس کا مطلب یہ کہ ہم ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیں گے اور طریقہ سے مراد ایمان لانا ہے ولایت امیرالمومنین اور ان کے اوصیاء علیہم السلام پر۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا» فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ «تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ الخ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے آئمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے ایمان لانا۔ ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تیسواں باب

آئمہ علیہم السلام معدن علم شجرۂ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

((بَابُ)) ۳۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : مَايَنْقِمُ النَّاسُ مِنَّا؟ فَنَحْنُ وَاللهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ.

۱۔ ابوالجارود نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجرِ نبوت ہیں علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا، ہم اہلبیت شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

٣ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَشَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَاخَيْثَمَةُ! نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللهِ، وَ نَحْنُ وَدِيعَةُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَنَحْنُ حَرَمُ اللهِ الْأَكْبَرُ، وَنَحْنُ ذِمَّةُ اللهِ وَنَحْنُ عَهْدُ اللهِ، فَمَنْ وَفَىٰ بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَىٰ بِعَهْدِ اللهِ وَمَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللهِ وَعَهْدَهُ.

۳۔ خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیت

رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام سِرِّ الٰہی ہیں اور ہم اللہ کی ودلیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

اکتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وارثانِ علم ہیں یکے بعد دیگرے

(بابُ) ۳۱

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَرَثَةُ الْعِلْمِ، يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً الْعِلْمَ

١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ عَالِماً وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَلَنْ يَهْلِكَ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علی عالم تھے اور یہ علم بطور میراث چلا ان کی نسل میں جب ان میں سے کوئی عالم مرا تو اس کے بعد علم کا دوسرا وارث ہوگا اور جتنا علم خدا نے اسے چاہا دیا۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ وَفُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام عَالِمَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ مِنَّا عَالِمٌ قَطُّ إِلَّا خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِهِ مَنْ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

۲۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علم جو آدم لے کر آئے تھے اٹھا نہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلتا ہے علیؑ اس امت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتا ہے تو اس کے خاندان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتا ہے جس کا علم بھی ویسا ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہے اور دے دے۔

٣- مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ وَلَايَمُوتُ عَالِمٌ

إِلاّوَ تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علم میراث میں چلتا ہے جب کوئی عالم مرتا ہے تو ویسا ہی عالم جیسا اللہ چاہے اپنے بعد چھوڑتا ہے۔

٤- أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي عَلِيٍّ عليه السلام سُنَّةَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَامَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ.

۴۔ راوی کہتا ہے ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا، علیؑ انبیا میں سے ہزار نبیوں کی عادتیں رکھتے تھے جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا اور ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کا علم چلا گیا ہو، علم میراث میں چلتا ہے۔

٥- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَ مَامَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کہ وہ علم جو حضرت آدم کے ساتھ نازل ہوا وہ علم نہ دنیا سے اٹھایا جائے گا نہ ختم ہوگا کہ وہ علم ہی چلا جائے۔

٦- مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَمُصُّونَ الثِّمَادَ وَ يَدَعُونَ النَّهَرَ الْعَظِيمَ، قِيلَ لَهُ: وَ مَا النَّهَرُ الْعَظِيمُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعِلْمُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سُنَنَ النَّبِيِّينَ مِنْ آدَمَ وَهَلُمَّ جَرّاً إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قِيلَ لَهُ: وَ مَاتِلْكَ السُّنَنُ؟ قَالَ: عِلْمُ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَيَّرَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ! فَأَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: اسْمَعُوامَايَقُولُ؟!! إِنَّ اللهَ يَفْتَحُ مَسَامِعَ مَنْ يَشَاءُ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ: أَنَّ اللهَ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عِلْمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّهُ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ هُوَ يَسْأَلُنِي أَهُوَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ تری کو چوستے ہیں اور نہر عظیم کو چھوڑتے ہیں کسی نے پوچھا نہر عظیم کیا ہے

فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انھیں عطا کیا اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لے کر آنحضرت تک جتنے انبیا گزرے ہیں کسی نے کہا یہ سنن کیا ہیں، فرمایا۔ انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یا بن رسول اللہ آیا امیر المومنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء، امام نے فرمایا سنو! خدا کیا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفیٰ میں جمع کر دیا تھا اور انھوں نے وہ سب امیر المومنین کو تعلیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی علیہ السلام زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء علیہم السلام۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ الطّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قالَ: قالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوارَثُ فَلايَمُوتُ عالِمٌ إِلّا تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْماشاءَاللّٰهُ.

٧- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا۔ جب تک اسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

٨- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمامَاتَ عالِمٌ إِلّاوَقَدْ وَرَّثَ عِلْمَهُ إِنَّ الأَرْضَ لاتَبْقىٰ بِغَيْرِعالِمٍ.

٨- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جو علم آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اٹھا یا نہیں گیا۔ نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

بتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام آنحضور صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے وارث ہیں

(بابُ) ۳۲

اَنَّ الْاَئِمَّةَ وَرِثُوا عِلْمَ النَّبِيِّ وَجَمِيعِ الْاَنْبِياءِ وَالْاَوْصِياءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِبْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ

كَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله كَانَ أَمِينَ اللهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ صلى الله عليه وآله كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَثَتَهُ ، فَنَحْنُ أُمَنَاءُ اللهِ فِي أَرْضِهِ ، عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَالْمَنَايَا وَ أَنْسَابُ الْعَرَبِ وَمَوْلِدُ الْإِسْلَامِ وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ النِّفَاقِ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا لَمَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ ، أَخَذَ اللهُ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ ، يَرِدُونَ مَوْرِدَنَا وَيَدْخُلُونَ مَدْخَلَنَا ، لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ غَيْرُنَا وَغَيْرُهُمْ ، نَحْنُ النُّجَبَاءُ النُّجَاةُ وَنَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ أَبْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَنَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللهِ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «شَرَعَ لَكُمْ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً (قَدْ وَصَّانَا بِمَا وَصَّى بِهِ نُوحاً) وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (يَا مُحَمَّدُ) وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى (فَقَدْ عَلَّمَنَا وَ بَلَّغَنَا عِلْمَ مَا عَلِمْنَا وَ اسْتَوْدَعَنَا عِلْمَهُمْ ؛ نَحْنُ وَرَثَةُ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ) أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (وَ كُونُوا عَلَى جَمَاعَةٍ) كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ (مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) (إِنَّ) اللهَ (يَا مُحَمَّدُ) يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» مَنْ يُجِيبُكَ إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۱۔ عبداللہؓ بن جندب سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تھے اس کی مخلوق پر جب ان کی رُوح قبض کی گئی تو ہم اہل بیت ان کے وارث ہوئے، پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے پاس علم بلایا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آبا و اجداد کے نام لکھے ہوتے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک میثاق رکھا ہے وہ وارد ہوں گے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہوں گے ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملت اسلام میں ہمارے اور ان کے سوا کوئی نہیں، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولاد انبیاء ہیں، ہم ابنائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں کتاب خدا میں، ہم سب سے مقدم و اولیٰ ہیں، کتاب خدا میں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک، اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ "واضح کیا تم پر اے آل محمدؐ اس امر کو جو وحی کی ہم نے نوحؑ پر (یعنی جو نوحؑ کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی) اور اے محمدؐ ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہی ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیم موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو کی تھی (پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوالعزم رسولوں کے وارث ہیں) یہ کہ تم دین کو (اے آل محمدؐ) قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو (اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاق ہے مشرکین پر (جو ولایت علیؑ میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جبکہ بلاتے ہو تم اس کی طرف (یعنی ولایت علی کی طرف) اے محمدؐ اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی

طرف اسی کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علیؑ کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُ اللهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضٰى إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُوالْعَزْمِ: نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسٰى وَ عِيسٰى وَ مُحَمَّدٌ عليهم السلام وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلٰى قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُ اللهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامَنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ھبتہ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ھبتہ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسولؐ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیرالمومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے۔ جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنھوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (مَامَنَعَنَا میں ما زائد ہے) درآنحالیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

راوی کہتا ہے میں نے کہا، علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ شُعَيْبِ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكِنَاسِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ عِنْدَه أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَإِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَىٰ عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاؑ کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفےٰؐ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله ، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَىٰ مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ
وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ» ﴿١﴾ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ ١٧/١٩
قَالَ : نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپؑ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ
الذِّكْرِ» ﴿١﴾ مَا الزَّبُورُ وَ مَا الذِّكْرُ ؟ قَالَ : الذِّكْرُ عِنْدَاللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَىٰ دَاوُدَ وَ كُلُّ ١٠٥
كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ .

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے آیہ ولقد کتبنا فی الزبور الخ کے متعلق پوچھا زبور کیا ہے اور ذکر کیا ہے فرمایا۔ ذکر تو خدا کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو داؤد پر نازل ہوئی وہ اہلِ علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔

٧ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ
ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ
أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟
قَالَ : مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله أَعْلَمُ مِنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى
بِإِذْنِ اللهِ قَالَ : صَدَقْتَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقْدِرُ عَلَى
هٰذِهِ الْمَنَازِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ :
«مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ» حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : «لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً
أَوْلَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ» وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَهٰذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ
أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَقَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ [و] الْمَرَدَةُ لَهُ
طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَلَوْ أَنَّ
قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى» وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هٰذَا الْقُرْآنَ الَّذِي ٣/٣١
فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَ تُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَ تُحْيَى بِهِ الْمَوْتَى وَ نَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ
فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ
اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ
قَالَ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا ٥/٣٢
هٰذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا، مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذنِ خدا مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے میں نے کہا سلیمانؑ بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا۔ اس کو نہ پا کر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول وجہ (غائب ہونے کے متعلق) بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں

کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جن کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے ام الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

تینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے پاس وہ تمام کتابیں ہیں جو خدا نے نازل کیں وہ ان سب کی زبانوں کو جانتے ہیں

(بَابٌ) ۳۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَهُمْ جَمِيعُ الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا عَلَى اخْتِلَافِ أَلْسِنَتِهَا

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بُرَيْهٍ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ مَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَقِيَ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْحِكَايَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: لِبُرَيْهٍ يَا بُرَيْهُ! كَيْفَ عِلْمُكَ بِكِتَابِكَ؟ قَالَ: أَنَا بِهِ عَالِمٌ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ ثِقَتُكَ بِتَأْوِيلِهِ؟ قَالَ: مَا أَوْثَقَنِي بِعِلْمِي فِيهِ، قَالَ: فَابْتَدَأَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ؟ فَقَالَ بُرَيْهٌ: إِيَّاكَ كُنْتُ أَطْلُبُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً أَوْ مِثْلَكَ، قَالَ: فَآمَنَ بُرَيْهٌ وَحَسُنَ إِيمَانُهُ وَآمَنَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ مَعَهُ، فَدَخَلَ هِشَامٌ وَبُرَيْهٌ وَالْمَرْأَةُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْكَلَامَ الَّذِي جَرَى بَيْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَبَيْنَ بُرَيْهٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، فَقَالَ بُرَيْهٌ: أَنَّى لَكُمُ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ وَكُتُبُ الْأَنْبِيَاءِ؟

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةً مِنْ عِنْدِهِمْ نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي .

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا۔ اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بریہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثۃً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَنَحْنُ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ فَسَمِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ إِلْيَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسِّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا قَسّاً وَلَا جَاثَلِيقاً أَفْصَحَ لَهْجَةً مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِيَ أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي، قَالَ : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ قُلْتَ : لَا أُعَذِّبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا ؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ] : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْداً وَفَيْتُ بِهِ .

۲۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آئے۔ اذن باریابی چاہتے تھے ناگاہ میں نے حضرت سے ایسا کلام سُنا جو عربی نہ تھا میں نے خیال کیا سریانی ہے پھر حضرت روئے آپ کے گریہ کرنے سے ہم بھی روئے پھر ہمارے پاس ایک لڑکا آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت ملی، ہم داخل ہوئے میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ہم اذن باریابی طلب کر رہے تھے کہ آپ سے ایسا کلام سُنا جو عربی نہ تھا خیال کیا شاید سریانی ہے پھر آپ روئے تو آپ کے رونے سے ہم بھی روئے۔ فرمایا، ہاں میں الیاس نبیؑ کو یاد کر رہا تھا وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبیؑ تھے میں نے پوچھا وہ اپنے سجدے میں کیا کہتے تھے۔ حضرت نے سریانی زبان میں بیان فرمایا۔ واللہ میں نے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو اس سے زیادہ اچھے لہجے میں پڑھتے نہیں سُنا تھا۔ پھر حضرت نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ فرمایا وہ اپنے سجدوں میں کہتے تھے۔ کیا تُو دیکھے گا میرا معذب کیا جانا حالانکہ میں گرم وقتوں میں تیری محبت میں پیاسا رہا ہوں کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا۔ درآنحالیکہ میرا چہرہ تیری عبادت میں خاک پر رہا ہے کیا تُو مجھے معذب دیکھے گا درآنحالیکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا، درآنحالیکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگا ہوں خدا نے وحی کی کہ اپنا سر سجدے سے اٹھا میں تجھے معذب نہ کروں گا انھوں نے کہا اگر تو نے کہا ہے کہ میں عذاب نہ دوں گا تو پھر کیا تُو مجھے عذاب دیگا درآنحالیکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے۔ خدا نے وحی کی کہ اپنا سر اٹھا میں تجھے عذاب نہ دوں گا

توضیح: جناب الیاسؑ کو پہلے نفی عذاب سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ وعدۂ الٰہی حال سے ہے نہ کہ مستقبل سے لہذا اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اس کی توثیق چاہی، یہ امر منافی عصمت انبیاء نہیں معاذ اللہ انھوں نے اس خیال سے نہیں کہا تھا کہ ان کو وعدۂ الٰہی پر اعتماد نہ تھا بلکہ اپنی بندگی کا خیال کرتے ہوئے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر آئندہ کوئی امر باعث خلل پیدا ہوا تو ایسا نہ ہو کہ میں مورد عذاب بن جاؤں لہذا میں دوبارہ پھر سوال کر بیٹھا۔

چونتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا اُن کے پاس کُل قرآن کا علم تھا

(بَابُ) ۳۴

اَنَّهُ لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ كُلَّهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا

اُنْزِلَ إلاّ كذّابٌ وَ مٰا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمٰا نَزَّلَهُ اللهُ تَعٰالىٰ إِلاّٰعَلِيُّ بْنُ أَبِي طٰالِبٍ عليه السلام وَالأَئِمَّةُمِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام.

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سوائے علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد کے آئمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنٰانٍ، عَنْ عَمّٰارِ بْنِ مَرْوٰانَ، عَنِ الْمُنَخَّلِ، عَنْ جٰابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قٰالَ: مٰايَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظٰاهِرِهِ وَبٰاطِنِهِ غَيْرُ الأَوْصِيٰاءِ[۲].

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيٰادٍ، عَنِ الْقٰاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي هٰاشِمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قٰالَ: سَمِعْتُ أَبٰاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنْ عِلْمِ مٰا اُوتِينٰا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَأَحْكٰامَهُ وَ عِلْمَ تَغْيِيرِ الزَّمٰانِ وَحَدَثٰانِهِ، إِذٰا أَرٰادَاللهُ بِقَوْمٍ خَيْراً أَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ لَوَلّٰى مُعْرِضاً كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْ، ثُمَّ أَمْسَكَ هُنَيْئَةً، ثُمَّ قٰالَ: وَلَوْ وَجَدْنٰا أَوْعِيَةً أَوْ مُسْتَرٰاحاً لَقُلْنٰا وَاللهُ الْمُسْتَعٰانُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں اور اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، پھر امام عالی مقام کچھ دیر کے لیے خاموش رہے پھر فرمایا۔ اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر نہ ہو یہ محض اتمام حجت کے لیے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ عَبْدِالأَعْلىٰ مَوْلىٰ آلِ سٰامٍ قٰالَ: سَمِعْتُ أَبٰاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَاللهِ إِنِّي لأَعْلَمُ كِتٰابَ اللهِ مِنْ أَوَّلِهِ

إِلَى آخِرِهِ كَأَنَّهُ فِي كَفِّي فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَخَبَرُ الْأَرْضِ وَخَبَرُ مَا كَانَ وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ. نساء ۶/۵۹ نحل ۱۶/۸۹

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا میں کتاب اللہ کا اوّل سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شئے کا بیان ہے۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ»[۲] قَالَ : فَفَرَّجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ، ثُمَّ قَالَ : وَعِنْدَنَا وَاللهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ. نمل ۲۷/۴۰

۵۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ قال الذی عندہ علم من الکتاب" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے۔

۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : «قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ»[۳] ؟ قَالَ : إِيَّانَا عَنَى وَعَلِيٌّ أَوَّلُنَا وَأَفْضَلُنَا وَخَيْرُنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله. رعد ۱۳/۴۳

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفی باللہ شہیداً الخ میں عندہ علم الکتاب (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بہتر۔

پینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

(بَابٌ) ۳۵

مَا أُعْطِيَ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شُرَيْسٌ الْوَابِشِيُّ[۴]، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ عَلَى ثَلَاثَةٍ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَإِنَّمَا كَانَ عِنْدَ آصَفَ مِنْهَا حَرْفٌ وَاحِدٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَخَسَفَ بِالْأَرْضِ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَرِيرِ بِلْقِيسَ حَتَّى تَنَاوَلَ السَّرِيرَ بِيَدِهِ ثُمَّ عَادَتِ الْأَرْضُ كَمَا كَانَتْ أَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَ نَحْنُ عِنْدَنَا مِنَ الْاِسْمِ الْأَعْظَمِ اثْنَانِ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ وَاحِدٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى اسْتَأْثَرَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

ا۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا اسم اعظم الہٰی کے ۷۳ حروف ہیں آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھالیا اور طرفۃ العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی ہمارے پاس اسم اعظم کے ۷۲ حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم غیب میں اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت خدا سے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ عِمْرَانَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام أُعْطِيَ حَرْفَيْنِ كَانَ يَعْمَلُ بِهِمَا وَأُعْطِيَ مُوسَى أَرْبَعَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ ثَمَانِيَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ نُوحٌ خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَ أُعْطِيَ آدَمُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ حَرْفاً وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً ، أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَحُجِبَ عَنْهُ حَرْفٌ وَاحِدٌ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰؑ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھلاتے تھے اور موسیٰ کو صرف ۴ حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ، آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دیئے، خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضور کو ۷۲ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً، كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَانْخَرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَا فَتَنَاوَلَ عَرْشَ بِلْقِيسَ حَتَّى صَيَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ، ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ عِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ عِنْدَاللهِ، مُسْتَأْثِرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ.

۳۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۷۳ حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا، زمین ان کے اور شہر صبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا۔ پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۷۲ حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

چھتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام انبیاء علیہم السلام اللہ کی آیات میں سے ہیں

(بَابُ) ۳۶

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاشِعٍ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِآدَمَ عليه السلام فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَإِنَّهَا لَعِنْدَنَا وَإِنَّ عَهْدِي بِهَا آنِفاً وَهِيَ خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتُزِعَتْ مِنْ شَجَرَتِهَا وَإِنَّهَا لَتَنْطِقُ إِذَا اسْتُنْطِقَتْ، أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عليه السلام يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَ إِنَّهَا لَتَرُوعُ وَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (١) وَ تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ، إِنَّهَا حَيْثُ

أَقْبَلَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ، يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ [۲] إِحْدٰيهُمَا فِي الْأَرْضِ وَالْأُخْرٰى فِي السَّقْفِ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا .

۱۔ ابو جعفرؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا عصائے موسیٰؑ پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کو ملا، پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصل صورت اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لے گا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بہ الہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اپنی زبان سے نگل جائے گا اسباب فریب کو۔

۲ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسىٰ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلْوَاحُ مُوسىٰ عليه السلام عِنْدَنَا وَعَصَا مُوسىٰ عِنْدَنَا وَنَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ الواح موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادىٰ مُنَادِيهِ : أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً وَيَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَهُوَ وِقْرُ بَعِيرٍ ، فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلاً إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنٌ مِنْهُ ، فَمَنْ كَانَ جَائِعاً شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئاً رَوِيَ ، فَهُوَ زَادُهُمْ حَتّٰى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ قائم آل محمدؐ جب مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا تم میں سے کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے۔ حضرت موسیٰ والا پتھر اٹھالیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کی کے بار کی برابر ہوگا پس جب آپ منزل پر اتریں گے وہاں چشمہ پھوٹ نکلے گا جو کوئی بھوکا ہوگا اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا یہی ان کے لئے زاد راہ ہوگا جب تک وہ پشت کوفہ سے نجف میں داخل ہوں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ [۱]

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَيَقُولُ هَمْهَمَةً هَمْهَمَةً وَ لَيْلَةً مُظْلِمَةً خَرَجَ عَلَيْكُمُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ وَ فِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَصَا مُوسَى عليهم السلام

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المومنین علیہ السلام کچھ رات گئے یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہ ایک خفیہ راز ہے تاریک رات میں تمہارا امام کس طرح نکلا ہے کہ وہ قمیص آدم پہنے ہوئے ہے اس کے ہاتھ میں خاتم سلیمان اور عصائے موسیٰ ہے۔

توضیح: حضرت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے دشمن پر قابو پانے کی پوری قدرت حاصل ہے بہت آسانی سے میں ان کو زیر کر سکتا ہوں مگر مصلحتِ دین مجھے اجازت نہیں دیتی۔

۵ ۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَتَدْرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ عليه السلام ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا اُوقِدَتْ لَهُ النَّارُ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ، فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ وَ عَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَ عَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ ، فَلَمَّا وُلِدَ يُوسُفُ عليه السلام عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضُدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ ، فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُوسُفُ بِمِصْرَ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبُ رِيحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ: «إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ» فَهُوَ ذٰلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِلَى مَنْ صَارَ ذٰلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ : إِلَى أَهْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ وَرِثَ عِلْماً أَوْ غَيْرَهُ فَقَدِ انْتَهَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم . يوسف ۱۲/۹۴

۵۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، کیا تم جانتے ہو کہ قمیص یوسفؑ کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبرئیل جنت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرمانے لگے تو انھوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسحاق کے گلے میں ڈالا اور اسحاق نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کے بازو پر باندھا گیا اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا وہ آیا جب یوسفؑ مصر میں اس تعویذ کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوبؑ اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسفؑ کی بو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھے سٹھیایا نہ سمجھو یہ وہی قمیص تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ قمیص پھر

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

سینتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(بَابُ) ۳۷

مَاعِنْدَ الْاَئِمَّةِ مِنْ سِلَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتَاعِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالَا لَهُ: أَفِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَا لَهُ: قَدْ أَخْبَرَنَا عَنْكَ الثِّقَاتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَتُقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَنُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَتَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لَا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَقَالَ: مَا أَمَرْتُهُمْ بِهٰذَا، فَلَمَّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا، فَقَالَ لِي: أَتَعْرِفُ هٰذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوقِنَا وَهُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَهُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذَبَا لَعَنَهُمَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ مَا رَآهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَلَا بِوَاحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلَا رَآهُ أَبُوهُ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَمَا أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرَبِهِ؟ وَإِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعَهُ وَلَامَتَهُ وَمِغْفَرَهُ، فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عَلَامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِغْلَبَةَ وَإِنَّ عِنْدِي أَلْوَاحَ مُوسَى وَعَصَاهُ وَإِنَّ عِنْدِي لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَإِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كَانَ مُوسَى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبَانَ وَإِنَّ عِنْدِي الْإِسْمَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَّابَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَمَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى أَبْوَابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أُوتِيَ الْإِمَامَةَ وَلَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطاً وَ لَبِسْتُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَكَانَتْ وَ قَائِمُنَا مَنْ إِذَا لَبِسَهَا مَلأَهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

ا۔ سعید روغن فروش سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مفترض الطاعت ہے حضرتؑ نے (مصلحتِ وقت پر نظر رکھ کر) کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان گواہوں کے نام بتادیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی تلوار عبداللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبداللہ بن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیٰؒ) نے دیکھا تھا۔ خدایا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا علی بن الحسینؑ نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رایتِ رسولؐ ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰؑ اور ان کا عصا ہے اور خاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰؑ نزدیکیٔ الٰہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الٰہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوتِ سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب زرہِ رسولؐ پہنی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں نے بھی پہنی پس وہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائم وہ ہے کہ جب اسے پہنے گا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قد مناسب ہو جائے گی۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عِنْدِي سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَا نُنَازَعُ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ السِّلَاحَ مَدْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ لَكَانَ خَيْرَهُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَى مَنْ يَلْوِي لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هٰذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللهُ لَهُ يَداً عَلَى رَأْسِ رَعِيَّتِهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے ہتھیاروں کے بارے میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں، پھر فرمایا اسلحہ رسول مدفوع عنہ ہیں یعنی اگر بدترین خلق کے سامنے رکھے جائیں تو وہ نیک بن جائیں یہ امر پہنچے گا اس شخص تک کہ کج ہو جائیں گے لوگوں کے ذہن اور تھوڑی اس کے لئے (یعنی مخالف لوگ وجود امام عصر سے انکار کرینگے) پس جب مشیت الٰہی ہوگی اور حضرت خروج کریں گے تو مخالفین کہیں گے یہ کیا ہو گیا اور اللہ امام زمانہ کا ہاتھ اس کی رعیت کے سر پر رکھے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي الْمَتَاعِ سَيْفاً وَدِرْعاً وَعَنَزَةً وَرَحْلاً وَبَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ فَوَرَّثَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زرہ ایک چھوٹا نیزہ ایک پالان شتر، ایک چت کبرا خچر اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابیطالب۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ الْفُضُولِ فَخَطَّتْ وَلَبِسْتُهَا أَنَا فَفَضَلَتْ .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے رسول اللہ کی زرہ ذات الفضول پہنی تو وہ آپ کے قد سے اتنی زیادہ تھی کہ زمین پر خط دیتی تھی اور جب میں نے اس کو پہنا تو اس سے زیادہ بڑی معلوم ہوئی۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَيْنَ هُوَ ؟ قَالَ : هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ عِنْدِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : السِّلَاحُ مَوْضُوعٌ عِنْدَنَا ، مَدْفُوعٌ عَنْهُ ، لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ كَانَ خَيْرَهُمْ ، لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ حَيْثُ بَنَىٰ بِالثَّقَفِيَّةِ وَكَانَ قَدْ شُقَّ لَهُ فِي الْجِدَارِ فَنُجِّدَ الْبَيْتُ[1] فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ

عُرْسِهِ رَمٰى بِبَصَرِهِ فَرَأىٰ حَذْوَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ مِسْمَاراً فَفَزِعَ لِذٰلِكَ وَ قَالَ لَهَا : تَحَوَّلِي فَإِنِّي اُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ مَوَالِيَّ فِي حَاجَةٍ فَكَشَطَهُ فَمَا[٣] مِنْهَا مِسْمَارٌ إِلَّا وَجَدَه مُصْرِفاً طَرَفَهُ عَنِ السَّيْفِ وَمَا وَصَلَ إِلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں دفع کیا جاتا ہے (شر) ان سے اگر وہ بدترین خلق کے پاس ہوں تو ان کو نیک بنا دیں۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب آپ نے ایک زن ثقیفہ سے شادی کی اور رات میں اس کے پاس آئے تو دیوار میں ہتھیاروں کے لئے ایک جگہ بنائی گئی تھی اور اوپر سے اس کو سجایا گیا تھا جب صبح ہوئی تو آپؑ نے دیوار پر نظر ڈالی تو آپؑ نے تلوار کی برابر پندرہ کیلیں ٹھکی ہوئی دیکھیں اندیشہ ہوا کہ انھوں نے تلوار کو نقصان پہنچایا۔ آپؑ نے عروس سے فرمایا۔ تم باہر جاؤ۔ میں اپنے غلاموں کو ایک ضرورت کے لئے بلاتا ہوں پس آپؑ نے تلوار کے اوپر سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ وہ سب کیلیں تلوار سے ہٹی ہوئی ہیں اور تلوار پر ان کے ٹھوکے جانے کا کوئی اثر نہیں (یہ ثبوت دیا گیا اس امر کا کہ سلاح رسولؐ دافع شر ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلَى اُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَمَا هُنَاكَ[٤] ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَلَمَّا خَشِينَا أَنْ نُغْشَىٰ[٥] اسْتَوْدَعَهَا اُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قَالَ : فَقُلْتُ : نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهىٰ إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُم سلمہ کو آنحضرت نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا فرمایا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے جو انبیاء سے آپؐ تک پہنچی تھیں مالک ہوئے آپؑ کے بعد امام حسنؑ وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسینؑ اور جب ان کو کربلا میں ان تبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اشیاء ام سلمہ کے سپرد کیں ان کے بعد وہ سب چیزیں علیؑ بن الحسینؑ کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

٨ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلَى اُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ مَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قَالَ: قُلْتُ : ثُمَّ صَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ صَارَ إِلَى ابْنِهِ ، ثُمَّ انْتَهىٰ إِلَيْكَ

فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا لوگ کہتے ہیں حضرت رسول خدا نے ایک مہر شدہ صحیفہ ام سلمہ کے سپرد کیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ حضرت کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے علی علیہ السلام، پھر حسنؑ پھر حسینؑ علیہما السلام، میں نے پوچھا۔ پھر۔ فرمایا علی بن الحسینؑ، اس کے بعد ان کے فرزند (امام محمد باقر علیہ السلام) پھر یہ چیز تمہاری طرف آئی یعنی میں وارث ہوا۔ راوی نے کہا۔ درست ہے۔

۹ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْوَفَاةُ دَعَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمَّ مُحَمَّدٍ ! تَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ؟ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ مَنْ يُطِيقُكَ و أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ[1] قَالَ: فَأَطْرَقَ صلى الله عليه وآله هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: يَا عَبَّاسُ أَتَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ وَتَقْضِي دَيْنَهُ ؟ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُعْطِيهَا مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ يَا أَخَا مُحَمَّدٍ أَتُنْجِزُ عِدَاتِ مُحَمَّدٍ وَتَقْضِي دَيْنَهُ وَتَقْبِضُ تُرَاثَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَاكَ عَلَيَّ وَلِيَ ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى نَزَعَ خَاتَمَهُ مِنْ إِصْبَعِهِ فَقَالَ: تَخَتَّمْ بِهٰذَا فِي حَيَاتِي ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ حِينَ وَضَعْتُهُ فِي إِصْبَعِي فَتَمَنَّيْتُ مِنْ جَمِيعِ مَا تَرَكَ الْخَاتَمَ[2] ثُمَّ صَاحَ يَا بِلَالُ : عَلَيَّ بِالْمِغْفَرِ وَ الدِّرْعِ وَالرَّايَةِ وَالْقَمِيصِ وَذِي الْفَقَارِ وَالسَّحَابِ وَ الْبُرْدِ وَالْأَبْرَقَةِ وَالْقَضِيبِ[3] قَالَ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُهَا غَيْرَ سَاعَتِي تِلْكَ يَعْنِي الْأَبْرَقَةَ فَجِيءَ بِشُقَّةٍ كَادَتْ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ فَإِذَا هِيَ مِنْ أَبْرَقِ الْجَنَّةِ[4] فَقَالَ: يَا عَلِيُّ ! إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي بِهَا وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اجْعَلْهَا فِي حَلْقَةِ الدِّرْعِ وَاسْتَذْفِرْ بِهَا مَكَانَ الْمِنْطَقَةِ ثُمَّ دَعَا بِزَوْجَيْ نِعَالٍ عَرَبِيَّيْنِ جَمِيعاً أَحَدُهُمَا مَخْصُوفٌ وَالْآخَرُ غَيْرُ مَخْصُوفٍ وَالْقَمِيصَيْنِ: الْقَمِيصِ الَّذِي أُسْرِيَ بِهِ فِيهِ وَالْقَمِيصِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَالْقَلَانِسِ الثَّلَاثِ: قَلَنْسُوَةِ السَّفَرِ وَقَلَنْسُوَةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمَعِ وَقَلَنْسُوَةٍ كَانَ يَلْبَسُهَا وَيَقْعُدُ مَعَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ عَلَيَّ بِالْبَغْلَتَيْنِ الشَّهْبَاءِ وَالدُّلْدُلِ وَالنَّاقَتَيْنِ الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَاءِ وَالْفَرَسَيْنِ: الْجَنَاحِ ـ كَانَتْ تُوقَفُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ لِحَوَائِجِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَبْعَثُ الرَّجُلَ فِي حَاجَتِهِ فَيَرْكَبُهُ فَيَرْكُضُهُ فِي حَاجَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ـ وَ حَيْزُومٍ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ : أَقْدِمْ حَيْزُومُ ، وَالْحِمَارِ عُفَيْرٍ فَقَالَ :

اقْبِضْهَا فِي حَيَاتِي فَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ تُوُفِّيَ عُفَيْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله قَطَعَ خِطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى بِئْرَ بَنِي خَطْمَةَ بِقُبَاءَ فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ الْحِمَارَ كَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ نُوحٌ فَمَسَحَ عَلَى كَفَلِهِ ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ هٰذَا الْحِمَارِ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُهُمْ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي ذٰلِكَ الْحِمَارَ.

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس بن عبدالمطلب کے ذریعہ امیرالمومنین علیہ السلام کو بلایا اور عباس سے فرمایا۔ چچا، آپ میری میراث لیں، میرا قرضہ ادا کریں اور میرے وعدے پورے کریں انھوں نے کہا میں بوڑھا کثیر العیال اور قلیل المال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا قرضہ کیسے ادا کر سکتا ہوں اور آپ کے وعدے کیسے پورے کر سکتا ہوں پھر فرمایا میں یہ چیزیں اُسے دوں گا جو اُن کا حقدار ہوگا پھر فرمایا اے علیؑ اے محمدؐ کے بھائی تم محمدؐ کے وعدے پورے کرو گے اس کا قرضہ ادا کرو گے اس کی میراث پر قابض ہو گے؟ آپؑ نے فرمایا! ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ قرضہ میرے اوپر ہے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرف دیکھنے لگا حضرتؐ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور فرمایا لو اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہ انگوٹھی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرتؐ نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زرہ، رایت، قمیض، ذوالفقار (تلوار) و عمامہ سحاب اور چادر ابرقہ اور چھڑی لاؤ، میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑہ تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیاتی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرتؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ جبرئیل میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا اس کو اپنی زرہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو۔ پھر آپؐ نے اپنے عربی جوتے کا جوڑا منگایا ایک ان میں پیوند دار تھا دوسرا بے پیوند، اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئے تھے دوسری وہ جو جنگ احد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفر والی دوسری عیدین اور جمعہ والی تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان بیٹھتے تھے پھر فرمایا۔ اے بلال دو خچر لاؤ ایک شہبا نامی اور دوسرے دلدل اور دو ناقے لاؤ، ناقہ غضبا اور ناقہ قصویٰ اور دونوں گھوڑے ایک جناح نامی جو مسجد کے دروازے پر کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے، دوسرے حیزوم نامی تھا یہ وہ تھا جس سے حضرت فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ اے حیزوم، اور عفیر نامی گدھا تھا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑی اور وہاں سے بھاگ کر قبا میں بنی خطمہ کے کنوئیں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر بنی، امیرالمومنین سے مروی ہے کہ

اس گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک گدھا تھا۔ نوحؑ اس کے پاس آئے اور اس کے پیچھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید النبیین اور خاتم المرسلین سواری کریں گے پس حمد ہے اس خدا کے لیے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

اڑتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل تھے

(بابُ) ۳۸

أَنَّ مَثَلَ سِلاحِ رَسُوْلِ اللهِ مَثَلُ التَّابُوْتِ فِي بَنِي إِسْرائِيلَ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ،عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قالَ : سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّما مَثَلُ السِّلاحِ فِينا مَثَلُ التَّابُوتِ في بَنِي إِسْرائِيلَ ، كانَتْ بَنُو إِسْرائِيلَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلى بابِهِمْ اُوتُوا النُّبُوَّةَ فَمَنْ صارَ إِلَيْهِ السِّلاحُ مِنّا اُوتِيَ الْإِمامَةَ (۱).

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ سلاح رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکاتِ رسولؐ ہیں ان کو امامت ملی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ، عَنْ نُوحِ بْنِ دَرّاجٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّما مَثَلُ السِّلاحِ فِينا مَثَلُ التَّابُوتِ في بَني إِسْرائِيلَ حَيْثُما دارَ التَّابُوتُ دارَ الْمُلْكُ فَأَيْنَما دارَ السِّلاحُ فِينا دارَ الْعِلْمُ .

۲۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تبرکاتِ رسولؐ کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں دار العلم ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَحَيْثُمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا فَثَمَّ الْأَمْرُ ، قُلْتُ : فَيَكُونُ السِّلَاحُ مُزَايِلاً لِلْعِلْمِ ؟ قَالَ: لَا.

تابوت سکینہ ۲/۲۴۸ بقرہ

۳ ـ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسولؐ کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں امامت بھی وہیں ہے میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا۔ نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَيْنَمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ وَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ.

۴ ـ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں امامت ہے وہیں علم ہے۔

توضیح: تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قہر و جبر گیا ہو جالوت جبراً لے گیا تھا لہٰذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا۔

اُنتالیسواں باب

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

(بَابُ) ۳۹

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [بْنِ] الْحَجَّالِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هٰهُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام سِتْراً بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ فَأَطَّلَعَ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يَاأَبَا مُحَمَّدُ ! سَلْ عَمَّا بَدَالَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَ عَلِيّاً عليه السلام بَاباً يُفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَاأَبَا مُحَمَّدٍ! عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيّاً عليه السلام أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ ، قَالَ : فَنَكَتَ سَاعَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ . إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : يَاأَبَا مُحَمَّدٍ ! وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْجَامِعَةُ ؟ قَالَ : صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً بِذِرَاعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ إِمْلَائِهِ مِنْ فَلْقِ فِيهِ وَخَطِّ عَلِيٍّ بِيَمِينِهِ ، فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْشِ فِي الْخَدْشِ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَقَالَ : تَأْذَنُ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَ قَالَ : حَتَّى أَرْشِ هٰذَا ، كَأَنَّهُ مُغْضَبٌ ، قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ ! قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ :وَ إِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ ؟، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الْجَفْرُ ؟ قَالَ : وِعَاءٌ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ وَ عِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ : وَ إِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ (ع) وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع) ؟ قَالَ : مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ ، قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ مَا كَانَ وَ عِلْمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا وَاللهِ هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْأَمْرُ بَعْدَ الْأَمْرِ وَالشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سن تو نہیں رہا ہے حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا۔ اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپؑ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؑ کو ایک باب علم کا تعلیم دیا۔ جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے۔ ابومحمد (کنیت ابوبصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوتے میں نے کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ اے ابو محمد ہمارے

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستّر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شئے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا۔ اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں میں آپؑ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپؑ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اسکے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شئے دوسری شئے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ وَ ذٰلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع) ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَ يُحَدِّثُهَا ، فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَحْسَسْتِ بِذٰلِكَ وَ سَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي ، فَأَعْلَمَتْهُ بِذٰلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذٰلِكَ مُصْحَفاً قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَلٰكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (لعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیرالمومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آپ کو آگاہ کیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ : زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَىٰ وَ إِنْجِيلُ عِيسَىٰ وَصُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلالُ وَ الْحَرَامُ ، وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَفِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَىٰ أَحَدٍ حَتَّىٰ فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبْعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ، وَ عِنْدِي الْجَفْرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلاحُ وَ ذٰلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَيَعْرِفُ هٰذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلٰكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شئے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمدؐ) عبداللہ ابن ابی یعفور نے کہا۔ اللہ آپؑ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسنؑ اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالاتِ وَالْعَمَّاتِ (۱)

وَلْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ وَ مَعَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ» (الاحقاف ۴۶/۴)

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسنؑ مراد فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ چیز جو انھیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے، حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قضا کو نکالو، ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خالاؤں اور پھوپھیوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسولؐ ہیں خدا نے فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب لاؤ اور علمی آثار لاؤ۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْجَفْرِ فَقَالَ : هُوَ جِلْدُ ثَوْرٍ مَمْلُوءٌ عِلْماً ، قَالَ لَهُ : فَالْجَامِعَةُ ؟ قَالَ : تِلْكَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ مِثْلُ فَخْذِ الْفَالِجِ فِيهَا كُلُّ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ مِنْ قَضِيَّةٍ إِلَّا وَهِيَ فِيهَا حَتَّى أَرْشِ الْخَدْشِ ، قَالَ : فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَبْحَثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَ عَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَأْتِيهَا فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَ مَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَ كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذٰلِكَ ، فَهٰذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ .

۵۔ بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یا نہ کرنے کے لئے حضرت فاطمہؑ بعد وفات رسولؐ ۷۵ دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کا شدید غم طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ بتلاتے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کو پیش آنے والے ہیں حضرت علی ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے۔ پس یہ ہے مصحف فاطمہؑ۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بِشْرٍ ،

عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدَنَا مَا لَا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا كِتَاباً إِمْلَاءُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَخَطُّ عَلِيٍّ عليه السلام، صَحِيفَةً فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَإِنَّكُمْ لَتَأْتُونَنَا بِالْأَمْرِ، فَنَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَنَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا حضرت نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ زُرَارَةَ أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْمُعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ؟ فَقَالَ: وَاللهِ إِنَّ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَ كُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ، لَا وَاللهِ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبداللہ (بن حسن بن حسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں، پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا۔ واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر بادشاہ کا جو روئے زمین پر کسی علاقے کا حکمران ہو، محمد بن عبداللہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک بھی نہیں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ أَتَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ أَنْظُرُ قُبَيْلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ [الْأَرْضَ] إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَا وَجَدْتُ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئاً.

۸۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اسمیں تمام بادشاہوں کے نام مع ان کے باپ کے ناموں کے لکھے ہیں میں نے ان میں اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ دیکھا۔

چالیسواں باب

شان انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس کی تفسیر

(بَابٌ)

فی شَأْنِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَتَفْسِيرِهَا

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : بَيْنَا أَبِي عليه السلام يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ إِذَا رَجُلٌ مُعْتَجِرٌ قَدْ قُيِّضَ لَهُ فَقَطَعَ عَلَيْهِ أُسْبُوعَهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ إِلَى دَارٍ جَنْبَ الصَّفَا فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَكُنَّا ثَلَاثَةً فَقَالَ : مَرْحَباً يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ : بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا أَمِينَ اللهِ بَعْدَ آبَائِهِ . يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبِرْنِي وَ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبَرْتُكَ وَإِنْ شِئْتَ سَلْنِي وَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتُكَ، وَإِنْ شِئْتَ فَاصْدُقْنِي وَإِنْ شِئْتَ صَدَقْتُكَ ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ أَشَاءُ قَالَ : فَإِيَّاكَ أَنْ يَنْطِقَ لِسَانُكَ عِنْدَ مَسْأَلَتِي بِأَمْرٍ تُضْمِرُ لِي غَيْرَهُ قَالَ: إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَنْ فِي قَلْبِهِ عِلْمَانِ يُخَالِفُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يَكُونَ لَهُ عِلْمٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ قَالَ : هٰذِهِ مَسْأَلَتِي وَقَدْ فَسَّرْتَ طَرَفاً مِنْهَا ، أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْعِلْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ مَنْ يَعْلَمُهُ ؟ قَالَ : أَمَّا جُمْلَةُ الْعِلْمِ فَعِنْدَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَمَّا مَا لَابُدَّ لِلْعِبَادِ مِنْهُ فَعِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ قَالَ : فَفَتَحَ الرَّجُلُ عَجِيرَتَهُ وَاسْتَوَى جَالِساً وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَقَالَ : هٰذِهِ أَرَدْتُ وَلَهَا أَتَيْتُ ، زَعَمْتَ أَنَّ عِلْمَ مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ مِنَ الْعِلْمِ عِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ فَكَيْفَ يَعْلَمُونَهُ ؟ قَالَ : كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرَى ، لِأَنَّهُ كَانَ نَبِيّاً وَهُمْ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ كَانَ يَفِدُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْمَعُ الْوَحْيَ وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ، فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ، سَآتِيكَ بِمَسْأَلَةٍ صَعْبَةٍ،(٣) أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْعِلْمِ مَا لَهُ لَا يَظْهَرُ كَمَا كَانَ يَظْهَرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ : فَضَحِكَ أَبِي عليه السلام وَقَالَ : أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلِعَ عَلَى عِلْمِهِ إِلَّا مُمْتَحَناً لِلْإِيمَانِ بِهِ كَمَا قَضَى عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَصْبِرَ عَلَى أَذَى قَوْمِهِ وَلَا يُجَاهِدَهُمْ إِلَّا بِأَمْرِهِ ، فَكَمْ مِنِ اكْتِتَامٍ قَدِ اكْتَتَمَ بِهِ

حَتّى قيلَ لَهُ : «اصْدَعْ بِما تُؤمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكينَ»[٢] وَأيْمُ اللهِ أَنْ لَوْصَدَعَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَكانَ آمِناً وَلٰكِنَّهُ إِنَّما نَظَرَ في الطّاعَةِ وَخافَ الْخِلافَ فَلِذٰلِكَ كَفَّ فَوَدِدْتُ أَنَّ عَيْنَكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِيِّ هٰذِهِ الأُمَّةِ وَالْمَلائِكَةُ بِسُيُوفِ آلِ داوُدَ بَيْنَ السَّماءِ وَالأَرْضِ تُعَذِّبُ أَرْواحَ الْكَفَرَةِ مِنَ الأَمْواتِ وَتُلْحِقُ بِهِمْ أَرْواحَ أَشْباهِهِمْ مِنَ الأَحْياءِ ثُمَّ أَخْرَجَ سَيْفاً ثُمَّ قالَ : ها إِنَّ هٰذا مِنْها ، قالَ : فَقالَ : أَبي إِي وَالَّذي اصْطَفىٰ مُحَمَّداً عَلَى الْبَشَرِ ، قالَ : فَرَدَّ الرَّجُلُ اعْتِجارَهُ وَقالَ : أَنا إِلْياسُ ما سَأَلْتُكَ عَنْ أَمْرِكَ وَبي مِنْهُ جَهالَةٌ غَيْرَ أَنّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَديثُ قُوَّةً لِأَصْحابِكَ وَسَأُخْبِرُكَ بِآيَةٍ أَنْتَ تَعْرِفُها إِنْ خاصَمُوا بِها فَلَجُوا

قالَ فَقالَ لَهُ أَبي ؑ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِها ، قالَ قَدْ شِئْتُ ، قالَ : إِنَّ شيعَتَنا إِنْ قالُوا لِأَهْلِ الْخِلافِ لَنا : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِرَسُولِهِ ﷺ : إِنّا أَنْزَلْناهُ في لَيْلَةِ الْقَدْرِ ـ إِلىٰ آخِرِها ـ فَهَلْ كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ شَيْئاً لا يَعْلَمُهُ في تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ يَأْتيهِ بِهِ جَبْرَئيلُ ؑ في غَيْرِها ؟ فَإِنَّهُمْ سَيَقُولُونَ: لا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَهَلْ كانَ لِما عَلِمَ بُدٌّ مِنْ أَنْ يُظْهَرَ ؟ فَيَقُولُونَ : لا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَهَلْ كانَ فيما أَظْهَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ اخْتِلافٌ ؟ فَإِنْ قالُوا: لا، فَقُلْ لَهُمْ : فَمَنْ حَكَمَ بِحُكْمِ اللهِ فيهِ اخْتِلافٌ فَهَلْ خالَفَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ ـ فَإِنْ قالُوا : لا ، فَقَدْ نَقَضُوا أَوَّلَ كَلامِهِمْ ـ فَقُلْ لَهُمْ : ما يَعْلَمُ تَأْويلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ، فَإِنْ قالُوا : مَنِ الرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ؟ فَقُلْ : مَنْ لا يَخْتَلِفُ في عِلْمِهِ ، فَإِنْ قالُوا : فَمَنْ هُوَ ذاكَ ؟ فَقُلْ : كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صاحِبَ ذٰلِكَ، فَهَلْ بَلَّغَ أَوْلا ؟ فَإِنْ قالُوا : قَدْ بَلَّغَ فَقُلْ : فَهَلْ ماتَ ﷺ وَالْخَليفَةُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُ عِلْماً لَيْسَ فيهِ اخْتِلافٌ ؟ فَإِنْ قالُوا: لا، فَقُلْ : إِنَّ خَليفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَيَّدٌ وَ لا يَسْتَخْلِفُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلّا مَنْ يَحْكُمُ بِحُكْمِهِ وَإِلّا مَنْ يَكُونُ مِثْلَهُ إِلَّا النُّبُوَّةَ وَإِنْ كانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ في عِلْمِهِ أَحَداً فَقَدْ ضَيَّعَ مَنْ في أَصْلابِ الرِّجالِ مِمَّنْ يَكُونُ بَعْدَهُ فَإِنْ قالُوا لَكَ: فَإِنَّ عِلْمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كانَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْ: حٰمٓ ۝ وَالْكِتابِ الْمُبينِ ۝ إِنّا أَنْزَلْناهُ في لَيْلَةٍ مُبارَكَةٍ [إِنّا كُنّا مُنْذِرينَ ۝ فيها] إِلىٰ قَوْلِهِ: إِنّا كُنّا مُرْسِلينَ» دخان ٤٤/٣
فَإِنْ قالُوا لَكَ : لا يُرْسِلُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلّا إِلىٰ نَبِيٍّ فَقُلْ : هٰذَا الأَمْرُ الْحَكيمُ الَّذي يُفْرَقُ فيهِ هُوَ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَ الرُّوحِ الَّتي تَنْزِلُ مِنْ سَماءٍ إِلىٰ سَماءٍ أَوْ مِنْ سَماءٍ إِلىٰ أَرْضٍ فَإِنْ قالُوا مِنْ سَماءٍ إِلىٰ سَماءٍ فَلَيْسَ فِي السَّماءِ أَحَدٌ يَرْجِعُ مِنْ طاعَةٍ إِلىٰ مَعْصِيَةٍ، فَإِنْ قالُوا مِنْ سَماءٍ إِلىٰ أَرْضٍ

وَأَهْلُ الْأَرْضِ أَحْوَجُ الْخَلْقِ إِلَى ذٰلِكَ فَقُلْ: فَهَلْ لَهُمْ بُدٌّ مِنْ سَيِّدٍ يَتَحاكَمُونَ إِلَيْهِ؟ فَإِنْ قالُوا: فَإِنَّ الْخَلِيفَةَ هُوَ حَكَمُهُمْ فَقُلْ: «اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُماتِ إِلَى النُّورِ - إِلى قَوْلِهِ - : خالِدُونَ» لَعَمْرِي ما فِي الْأَرْضِ وَ لا فِي السَّماءِ وَلِيٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُؤَيَّدٌ وَمَنْ اُيِّدَ لَمْ يُخْطِ وَما فِي الْأَرْضِ عَدُوٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مَخْذُولٌ وَمَنْ خُذِلَ لَمْ يُصِبْ، كَما أَنَّ الْأَمْرَ لا بُدَّ مِنْ تَنْزِيلِهِ مِنَ السَّماءِ يَحْكُمُ بِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ كَذٰلِكَ لا بُدَّ مِنْ والٍ، فَإِنْ قالُوا: لا نَعْرِفُ هٰذا فَقُلْ: [لَهُمْ] قُولُوا ما أَحْبَبْتُمْ؛ أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يَتْرُكَ الْعِبادَ وَ لا حُجَّةَ عَلَيْهِمْ؛ قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: ثُمَّ وَقَفَ فَقالَ: هٰهُنا يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بابٌ غامِضٌ أَرَأَيْتَ إِنْ قالُوا: حُجَّةُ اللهِ، الْقُرْآنُ؟ قالَ: إِذَنْ أَقُولُ لَهُمْ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِناطِقٍ يَأْمُرُ وَ يَنْهىٰ وَلٰكِنْ لِلْقُرْآنِ أَهْلٌ يَأْمُرُونَ وَيَنْهَوْنَ وَأَقُولُ: قَدْ عَرَضَتْ لِبَعْضِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُصِيبَةٌ ما هِيَ فِي السُّنَّةِ وَالْحُكْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلافٌ وَلَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ أَبَى اللهُ لِعِلْمِهِ بِتِلْكَ الْفِتْنَةِ أَنْ تَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ وَ لَيْسَ فِي حُكْمِهِ رادٌّ لَها وَ مُفَرِّجٌ عَنْ أَهْلِها فَقالَ: هٰهُنا تَفْلُجُونَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ قَدْ عَلِمَ بِما يُصِيبُ الْخَلْقَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي أَنْفُسِهِمْ مِنَ الدِّينِ أَوْ غَيْرِهِ فَوَضَعَ الْقُرْآنَ دَلِيلاً، قالَ: فَقالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَدْرِي يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ؛ دَلِيلُ ما هُوَ؟ قالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام، نَعَمْ فِيهِ جُمَلُ الْحُدُودِ وَ تَفْسِيرُها عِنْدَ الْحُكْمِ فَقالَ أَبَى اللهُ أَنْ يُصِيبَ عَبْداً بِمُصِيبَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ أَوْ [فِي] مالِهِ لَيْسَ فِي أَرْضِهِ مِنْ حُكْمِهِ قاضٍ بِالصَّوابِ فِي تِلْكَ الْمُصِيبَةِ قالَ: فَقالَ الرَّجُلُ: أَمّا فِي هٰذَا الْبابِ فَقَدْ فَلَجْتُمْ بِحُجَّةٍ إِلَّا أَنْ يَفْتَرِيَ خَصْمُكُمْ عَلَى اللهِ فَيَقُولُ: لَيْسَ لِلّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ حُجَّةٌ وَ لٰكِنْ أَخْبِرْنِي عَنْ تَفْسِيرِ «لِكَيْلا تَأْسَوْا عَلَى ما فاتَكُمْ»؟ مِمّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ «وَلا تَفْرَحُوا بِما آتاكُمْ» قالَ: فِي أَبِي فُلانٍ وَأَصْحابِهِ واحِدَةٌ مُقَدَّمَةٌ وَواحِدَةٌ مُؤَخَّرَةٌ «لا تَأْسَوْا عَلَى ما فاتَكُمْ» مِمّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام «وَ لا تَفْرَحُوا بِما آتاكُمْ» مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي عَرَضَتْ لَكُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقالَ الرَّجُلُ: أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْحابُ الْحُكْمِ الَّذِي لا اخْتِلافَ فِيهِ ثُمَّ قامَ الرَّجُلُ وَذَهَبَ فَلَمْ أَرَهُ.

۱۔ حضرت امام محمد تقیؑ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب میرے پدر بزرگوار خانہ کعبہ

کا طواف کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص سر اور چہرہ کو ڈھانپے ہوئے آیا اور آپ سے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے طواف قطع کئے اور اس شخص نے آپ کو ایک گھر میں جو کوہ صفا کے پہلو میں تھا داخل کیا اور کسی کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا اب ہم تین شخص وہاں ہو گئے۔ اس نے کہا۔ مرحبا یا ابن رسول اللہ، پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ اے اپنے آبا و اجداد کے بعد خدا کے امین۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، اے ابوجعفرؑ! اگر آپ چاہیں تو مجھے بتائیں یا چاہیں تو میں آپ کو خبر دوں، اگر آپ چاہیں تو مجھ سے سوال کریں ورنہ میں آپ سے سوال کروں، اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں ورنہ میں آپ کی تصدیق کروں، فرمایا مجھے سب منظور ہے اس نے کہا اپنے آپ کو اس بات سے بچائیے کہ میرے سوال کے جواب آپ مجھ سے وہ بات کہیں جس کا غیر آپ کے دل میں ہو۔ حضرت نے فرمایا ایسا تو وہ کرے گا جس کے دل میں دو علم ہوں ایک دوسرے کے مخالف، خدا نے منع کیا ہے ایسے علم سے جس میں اختلاف ہو اس نے کہا میرا یہی سوال تھا جس کا ایک پہلو میں نے نمایاں کر دیا۔ اب آپ مجھے وہ علم بتائیے جس میں اختلاف نہ ہو اس کے جاننے والے کے لئے فرمایا۔ پورا پورا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن جتنا علم بندوں کے لئے ضروری ہے وہ اوصیا رسولؐ کے پاس ہے یہ سن کر اس نے اپنے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا اور چہرہ چمک اٹھا کہنے لگا یہی میرا مقصد تھا اور اسی لئے میں آیا ہوں آپ کا دعویٰ ہے کہ وہ اوصیاء ہیں جن کے علم میں کوئی اختلاف نہیں، پس ان کو یہ علم کیونکر حاصل ہوتا ہے فرمایا جیسے رسول اللہ کو ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو رسول اللہ دیکھتے ہیں کیونکہ وہ نبی ہیں اور اوصیاء محدث ہیں، رسول بذریعہ وحی خدا سے لیتے ہیں اوصیا پر وحی نازل نہیں ہوتی، اس نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ نے سچ کہا ہے اب ایک مشکل مسئلہ میرے سامنے ہے اس کو بھی حل کیجئے وہ علم جس میں جمیع محتاج الیہ کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اوصیاء اس علم سے کیوں نہیں غلبہ حاصل کرتے اس طرح جس طرح رسول اللہ حاصل کرتے تھے یہ سن کر میرے پدر بزرگوار ہنسے اور فرمایا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ اس کے علم پر مطلع کیا جائے مگر اس کو جس کے ایمان کا امتحان لیا گیا ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوم کی اذیت پر صبر کریں اور بغیر اس کے حکم کے ان سے جہاد نہ کریں رسول اللہ نے امر حق کو پوشیدہ رکھا، پھر خدا کا حکم ہوا جو تم کو دیا گیا ہے اسے ظاہر کر دو اور مشرکوں سے روگردانی کرو، خدا کی قسم اگر اس سے پہلے بھی ظاہر کر دیتے تو امن میں رہتے لیکن انھوں نے اطاعت کو پیش نظر رکھا اور خدا کے خلاف کرنے سے ڈرے، اس لئے رکے رہے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری نظر اس امت کے مہدی کی طرف لگی رہے اور ان ملائکہ کی طرف جو آلِ داؤد (یعنی سلیمانؑ کی تلوار جس نے تمام عالم کو مسخر کر لیا تھا) کی تلواروں کی طرح مابین آسمان و زمین ہوں گے، معذب ہوں گی اس وقت مردہ کافروں کی روحیں اور ملحق ہوں گی ان سے ان زندوں کی روحیں بھی جو کفر میں ان سے مشابہ ہوں گی پھر حضرت نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا یہ بھی انہی تلواروں میں سے ہے پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے انسانوں میں سے محمد مصطفےٰؐ کو انتخاب کیا (یہ وہی ہے) اس کے بعد اس شخص نے نقاب الٹ دی اور کہا میں الیاس (نبی) ہوں میں نے جو سوالات آپ سے کئے وہ از روئے جہالت نہ تھے بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ اس گفتگو سے آپ کے اصحاب کو قوت پہنچے۔ اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں وہ آیت جسے آپ جانتے ہیں کہ اگر مخاصمہ کریں اس سے تو اپنے مخالف پر

غالب آئیں۔ حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار نے اس سے کہا اگر تم چاہو تو میں اس آیت کو خود بیان کردوں اس نے کہا ضرور، فرمایا ہمارے شیعوں کو چاہیئے کہ اپنے اہلِ خلاف سے کہیں کہ خدا اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے انا انزلناہُ فی لیلۃ القدر الخ پس رسول اللہ پہلے سے جانتے تھے اس چیز کو جسے نہیں جانتے تھے اس رات کو جبرئیل ان کے پاس کوئی نئی چیز لے کر آئے تھے اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ شب قدر میں جو چیز لائی گئی تھی وہ کیا ایسی تھی کہ اس کا ظاہر کرنا ضروری تھا اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے آیا جو رسول اللہ نے علم خدا سے ظاہر کیا اُس میں اور اس میں کوئی اختلاف تھا؟ اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے کہیں جو شخص حکم کرتا ہے حکم خدا میں اختلاف کے ساتھ تو وہ مخالفت رسولؐ کرتا ہے یا نہیں، پس وہ کہیں گے ہاں اور اگر نہیں کہیں گے تو انھوں نے اپنے پہلے کلام کے خلاف کہا۔ پس ان سے کہو (اس صورت میں تم نے اس آیت کا مطلب نہیں سمجھا۔ پس اب یہ تسلیم کرو) اس کی تاویل نہیں جانتے۔ مگر اللہ والراسخون فی العلم، اگر وہ پوچھیں راسخون فی العلم کون ہیں تو کہو جن کے علم میں اختلاف نہیں اگر وہ کہیں وہ کون ہیں تو کہو رسولؐ اللہ ایسے تھے پس آیا انھوں نے تبلیغ کی یا نہیں اگر وہ کہیں کی ہے تو کہو، جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو ان کا خلیفہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اسکے پاس بھی وہ علم ہو کہ اسمیں اختلاف نہ ہو اگر وہ کہیں کہ ایسا نہیں تو کہو کہ خلیفۂ رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول خلیفہ اسی کو بنائیں گے جو ان کے حکم کے مطابق حکم کرے اور سوائے نبوت ہر شے میں وہ رسولؐ کی مثل ہو اور اگر رسول اللہ نے اپنے علم میں کسی کو اپنا جانشین نہ بنایا ہوتا تو حضرت کے بعد آنے والی نسلیں ضائع ہو جائیں پس اگر وہ کہیں کہ علم رسول اللہ قرآن سے تھا تو یہ آیت پڑھو حٰم، قسم ہے کتاب مبین کی۔ ہم نے قرآن کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا۔ ہم اس میں ڈرانے والے ہیں الی قولہ ہم رسولوں کو بھیجنے والے ہیں پس اگر کہیں کہ خدا تو اپنے پیغام ہر نبی کے پاس بھیجتا ہے تو ان سے کہو کہ خداوند حکیم کا امر (جو شب قدر میں ہوتا ہے) اس سے الگ ہے جو قرآن میں ہے بتاؤ کہ کیا یہ امر ملائکہ آسمان سے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں یا آسمان سے زمین کی طرف اگر کہیں آسمان سے آسمان کی طرف تو پوچھو آسمان میں وہ کون ہے جو طاعت سے معصیت کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ کہیں کہ فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہیں کیونکہ زمین والے سب سے زیادہ محتاج ہدایت ہیں تو تم ان سے کہو کہ لامحالہ ان کو ایسے سردار کی ضرورت ہوگی جس سے وہ اپنے معاملات میں فیصلہ کرائیں

اگر وہ کہیں کہ خلیفہ کا حکم ہے تو ان سے کہو خدا فرماتا ہے اللہ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان والے ہیں وہ انکو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے قسم خدا کی آسمان و زمین میں کوئی خدا کا ولی نہیں، مگر یہ کہ وہ مؤید من اللہ ہے اور جو مؤید من اللہ ہے وہ خطا نہیں کریگا اور روئے زمین پر کوئی خدا کا دشمن نہیں مگر ذلیل اور جو رسوا ہے وہ راہ ثواب پر نہیں ہو سکتا جس طرح امر کی تنزیل آسمان سے ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق اہل زمین کے درمیان حکم کیا جائے اسی طرح ضروری ہے ایک ولی کا ہونا تاکہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرے، اگر وہ کہیں کہ ہم اسے نہیں پہچانتے تو کہو تم نے اسے دوست نہیں رکھا، خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ بعد محمدؐ وہ اپنے بندوں کو اس طرح چھوڑ دے کہ ان پر کوئی حجت نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میرے والد ماجد خاموش رہے۔ الیاسؑ نے کہا یا ابن رسول اللہ! اب ایک اور مشکل کا سامنا ہے۔ غور کیجیئے۔ اگر وہ کہیں حجت خدا قرآن ہے تو کیا جواب ہوگا۔ فرمایا۔ میں ان سے کہوں گا کہ قرآن امر و نہی کے

کے متعلق بولنے والا نہیں بلکہ قرآن کے لئے اس کے کچھ اہل جو ہیں جو امر کرتے ہیں اور نہی کرتے ہیں اور میں کہوں گا بعض اہلِ زمین کو ایسے مشکل سوالات کا سامنا ہوتا ہے کہ جن کا جواب احادیث میں نہیں اور کوئی حکم رسول ایسا نہیں ملتا جس میں اختلاف نہ ہو اور قرآن میں بھی کوئی صریح حکم نہیں (تو قرآن کیونکر حجت ہوگا) اور خدا کو یہ ناپسند ہے کہ روئے زمین پر ایسا فتنہ ہو کہ جس کا اسے علم ہے اور اس کا کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ہو تاکہ اہلِ ارض کی دل تنگی دور ہو اور درست فیصلہ کر کے لوگوں کو معصیت سے بچائے۔

اس شخص نے کہا (مراد ابیاس) اس باب میں آپ نے حجت پوری کر دی۔ اس سے انکار نہ کرے گا مگر تمہارا وہ دشمن جو اللہ پر افترا کرتے ہوئے کہے کہ خدا نے حجت کا ذکر قرآن میں نہیں کیا۔ اب آپ مجھے اس کی تفسیر بتلایئے "تاکہ تم مایوس نہ ہو اس چیز پر جو فوت ہوئی" یہ علی سے مخصوص ہے اور مت اِترا ؤ اس پر جو تم کو دیا گیا ہے" یہ کس سے متعلق ہے؟ حضرت نے فرمایا یہ فلاں اس کے ساتھیوں کے متعلق ہے (جو خلافت پر اترائے اور لا تاسوعلی ما فاتکم" علی کے بارہ میں ہے اور آیت کا ایک حصہ مقدم ہے اور ایک موخر ہے۔ پہلے حصہ سے مراد یہ ہے کہ تم خوش نہ ہو اس فتنہ سے جو تم کو بعد رسول پیش آنے والا ہے۔

اس پر (ابیاس نے) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان اصحابِ حکم میں سے ہیں جن کے فیصلوں میں اختلاف نہیں یہ کہہ کر وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔

اس حدیث کے آغاز میں سورۂ انا انزلناہ سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں قرآن رسول اللہ پر نازل کیا۔ ملائکہ اور روح شب قدر میں ہر امر کو بیان و تاویل کے ساتھ لے کر ہر سال نازل ہوتے ہیں جیسا کہ تنزل کے فعل مستقبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ آئندہ میں اس کی تجدید ہوتی رہتی ہے اب ہم کہتے ہیں۔ کیا رسولؐ کے پاس اس علم کے حاصل کرنے کا جس کی طرف امت محتاج ہو۔ سوائے اس کے جو من عند اللہ آسمان سے ان تک پہنچتا تھا کوئی اور بھی طریقہ تھا خواہ شب قدر میں ہو یا اس کے علاوہ یا کوئی اور طریقہ نہ تھا، پہلی بات تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ اجماع امت اس پر ہے کہ ان کا علم نہ تھا مگر من عند اللہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اِن ہو الا وحی یوحیٰ۔ پس دوسری بات ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا جائز ہے رسولؐ کے لئے یہ امر کہ وہ ایسے علم کو جس کی طرف امت محتاج ہے ظاہر نہ کرے یا کرے پہلی صورت بالکل باطل ہے کیونکہ حضرت پر وحی اسی لئے ہوتی تھی کہ وہ لوگوں تک پہنچائیں اور خدا کی طرف آنے کی لوگوں کو ہدایت کریں پس دوسری صورت ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو علم رسول اللہ کو خدا کی طرف سے دیا گیا تھا کیا اس میں اختلاف تھا کہ ایک وقت ایک معاملہ کا حکم دیں اور دوسرے وقت دوسرا، درآنحالیکہ مسئلہ بعینہٖ وہی ہے یا ایسا نہ ہو پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ جو حکم دیتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا کے حکم میں اختلاف کیسا؟ وہ فرماتا ہے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں اختلاف کثیر پاتے۔

پھر ہم یہ سوال کرتے ہیں جو شخص اپنے احکام میں اختلاف بیان کرتا ہو تو آیا اس نے اپنے اس فعل و حکم میں

رسول کی مخالفت کی یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ کے حکم میں اختلاف نہ تھا۔ پس دوسری صورت ثابت ہوئی، اب ہم پوچھتے ہیں جس کے حکم میں اختلاف تو نہیں آیا اس کے علم کے لئے من غیر جہت اللہ، کوئی اور طریقہ بھی ہے واسطہ یا بالواسطہ اور علم آیات متشابہ جن سے اختلاف ہوتا ہے خدا کے سوا اور طریقہ سے حاصل ہوتا ہے یا نہیں پہلی صورت چونکہ باطل ہے لہذا دوسری صورت ثابت، پس اب سوال یہ ہے کہ ان آیات متشابہات کا علم جو سبب اختلاف حکم ہوتی ہیں اور تاویل، ان کی تاویل کیا، اللہ اور راسخون فی العلم کے سوا وہ لوگ بھی جانتے ہیں جن کے علم میں اختلاف ہے یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم، پس اب ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ جو راسخون فی العلم سے تھے جب مر گئے تو یہ علم ان کے ساتھ چلا گیا اور ان کے بعد متشابہات کے علم کا طریقہ ان کے جانشین تک پہنچا یا نہیں، یہ تو باطل ہے کہ وہ علم رسول کے ساتھ گیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر آنحضرت صلعم کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے علم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت صلعم کے ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیئے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہو جس سے خطا کا صدور جائز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ مؤید من اللہ ہو، اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرشتہ آئے اور اس سے وحی کے علاوہ بات کرے اور بغیر رویت کے بھی اور وہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو کیونکہ جو شخص جائز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جائز نہ ہو، کلام میں اس کے اختلاف و تضاد نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے: فیہا یفرق کل امر حکیم امراً من عندنا انا کنا مرسلین (اس شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجے ہوئے ہیں) یہ آیت ہے دلیل اس کی کہ ہر امر جدا جدا نئے طریقہ سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا ہے کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ، پس ضروری ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال ثابت ہوا غیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

٢ ـ عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام [١] قَالَ: بَيْنَا أَبي جَالِسٌ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ إِذَا اسْتَضْحَكَ حَتّى اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ دُمُوعاً ثُمَّ [٢] قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَضْحَكَنِي؟ قَالَ: فَقَالُوا: لا، قَالَ: زَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا [٣] فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ الْمَلائِكَةَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! تُخْبِرُكَ بِوِلايَتِهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَعَ الأَمْنِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالى

الحجرات ۱۰/۲۹
يَقُولُ: «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ» وَقَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا جَمِيعُ الْأُمَّةِ فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ فِي حُكْمِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اخْتِلَافٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: مَا تَرىٰ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً أَصَابِعَهُ بِالسَّيْفِ حَتّٰى سَقَطَتْ ثُمَّ ذَهَبَ وَأَتىٰ رَجُلٌ آخَرُ فَأَطَارَ كَفَّهُ فَأُتِيَ بِهِ إِلَيْكَ وَ أَنْتَ قَاضٍ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ؟ قَالَ: أَقُولُ لِهٰذَا الْقَاطِعِ: أَعْطِهِ دِيَةَ كَفِّهِ وَ أَقُولُ لِهٰذَا الْمَقْطُوعِ: صَالِحْهُ عَلىٰ مَا شِئْتَ؛ وَأَبْعَثُ بِهِ إِلىٰ ذَوِي عَدْلٍ، قُلْتُ: جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي حُكْمِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَنَقَضْتَ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ، أَبَى اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي خَلْقِهِ شَيْئاً مِنَ الْحُدُودِ [وَ] لَيْسَ تَفْسِيرُهُ فِي الْأَرْضِ، اقْطَعْ قَاطِعَ الْكَفِّ أَصْلاً ثُمَّ أَعْطِهِ دِيَةَ الْأَصَابِعِ هٰكَذَا حُكْمُ اللهِ لَيْلَةَ يَنْزِلُ فِيهَا أَمْرُهُ، إِنْ جَحَدْتَهَا بَعْدَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَدْخَلَكَ اللهُ النَّارَ كَمَا أَعْمىٰ بَصَرَكَ يَوْمَ جَحَدْتَهَا عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: فَلِذٰلِكَ عَمِيَ بَصَرِي قَالَ: وَ مَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ؟ فَوَاللهِ إِنْ عَمِيَ بَصَرِي إِلَّا مِنْ صَفْقَةِ جَنَاحِ الْمَلَكِ، قَالَ: فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ لِسَخَافَةِ عَقْلِهِ ثُمَّ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا تَكَلَّمْتَ بِصِدْقٍ مِثْلِ أَمْسِ، قَالَ لَكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَ إِنَّ لِذٰلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتَ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ فَقُلْتَ: لَا أَرَاهَا كَانَتْ إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَبَدّىٰ لَكَ الْمَلَكُ الَّذِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَبْدَ اللهِ رَأَتْ عَيْنَايَ الَّذِي حَدَّثَكَ بِهِ عَلِيٌّ ــ وَلَمْ تَرَهُ عَيْنَاهُ وَلٰكِنْ وَعَا قَلْبُهُ وَوُقِرَ فِي سَمْعِهِ ــ ثُمَّ صَفَقَكَ بِجَنَاحِهِ فَعَمِيتَ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللهِ فَقُلْتُ لَهُ: فَهَلْ حَكَمَ اللهُ فِي حُكْمٍ مِنْ حُكْمِهِ بِأَمْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ هٰهُنَا هَلَكْتَ وَ أَهْلَكْتَ.(۱)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا انھوں نے کہا نہیں، فرمایا ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قائم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو بعہد طفولیت تھی) میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو، امن میں رہنے کی خوف حزن سے، اس پر انھوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے یہ سن کر میں ہنسا۔ میں نے کہا۔ اے ابن عباس! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا۔ خدا کے حکم میں اختلاف ہے انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارے جس نے حملہ کرکے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا۔ میں قطع دست کرنے والے سے کہوں گا کہ اس مقطوع کے ہاتھ کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے جس طرح چاہے صلح کرلے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل قاضیوں کے پاس، میں نے کہا حکم خدا میں تو یہ اختلاف پیدا ہوگیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا (یہ حکم تو از روئے ظن ہوا نہ موافق شرع)۔

خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ (انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا۔)

اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو داخل جہنم کرے گا۔ اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار پر اندھا کر دیا۔ انھوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے فرمایا۔ تمہیں اس کا علم ہے واللہ یہ اندھا نہیں ہوا مگر فرشتہ کے پر مارنے سے فرمایا۔ میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی کمزوری عقل پر نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا۔ دوسرے روز میں پھر ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام پہلے نہیں کہا۔ تم سے پہلے علی ابن ابی طالب نے کہا۔ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے معاملات لے کر آتے ہیں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کے کچھ والیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور اس نے کہا۔ اے عبداللہ تو نے جھوٹ بولا میری آنکھوں نے دیکھا ہے جو تجھ سے علیؑ نے بیان کی۔ تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا (لیکن اس کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا) پس فرشتہ نے اپنا بازو تجھ پر مارا اور تو اندھا ہوگیا ابن عباس نے کہا کہ اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا تو اللہ کا حکم بھی اس کا سا حکم ہے جو مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا ایسا نہیں۔ میں نے کہا۔ اپنے رویہ سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

۳ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: «فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ» يَقُولُ: يَنْزِلُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَالْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ دخان ۴۴/۴
فَمَنْ حَكَمَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَ مَنْ حَكَمَ بِأَمْرٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَرَأَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فَقَدْ حَكَمَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ، إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ تَفْسِيرُ الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً، يُؤْمَرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ بِكَذَا وَ كَذَا، وَ فِي أَمْرِ النَّاسِ بِكَذَا وَ كَذَا؛ وَإِنَّهُ لَيَحْدُثُ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ سِوَى ذٰلِكَ كُلَّ يَوْمٍ عِلْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْزُونُ

مِثْلُ مٰا يَنْزِلُ في تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ قَرَأَ: «وَلَوْ أَنَّ مٰا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ لقمان
يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مٰا نَفِدَتْ كَلِمٰاتُ اللهِ، إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ» ۳۱/۲۷

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ ہو تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطانی حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ لپنے لئے ایسا کرو ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پہ نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی، تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے۔ بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔

٤۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنٰادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قٰالَ: كٰانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوٰاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ:
«إِنّٰا أَنْزَلْنٰاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ» صَدَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ «وَ مٰا أَدْرٰاكَ مٰا لَيْلَةُ سورہ قدر
الْقَدْرِ» قٰالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لٰا أَدْرِي ، قٰالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ» لَيْسَ فِيهٰا ۲-۳
لَيْلَةُ الْقَدْرِ قٰالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : وَ هَلْ تَدْرِي لِمَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ؟ قٰالَ : لٰا، قٰالَ: لِأَنَّهٰا
«تَنَزَّلُ فِيهٰا الْمَلٰائِكَةُ وَالرُّوحُ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» وَ إِذٰا أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَقَدْ رَضِيَهُ
«سَلٰامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ» يَقُولُ : تُسَلِّمُ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدُ مَلٰائِكَتِي وَرُوحِي بِسَلٰامِي مِنْ أَوَّلِ مٰا
يَهْبِطُونَ إِلىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ قٰالَ فِي بَعْضِ كِتٰابِهِ: «وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لٰا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ
خٰاصَّةً» فِي إِنّٰا أَنْزَلْنٰاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ قٰالَ فِي بَعْضِ كِتٰابِهِ: «وَمٰا مُحَمَّدٌ إِلّٰا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ انفال
قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مٰاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلىٰ أَعْقٰابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً ۸/۲۵
وَ سَيَجْزِي اللهُ الشّٰاكِرِينَ» يَقُولُ فِي الْآيَةِ الْأُولىٰ : إِنَّ مُحَمَّداً حِينَ يَمُوتُ ، يَقُولُ أَهْلُ الْخِلٰافِ العمران
لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَضَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهٰذِهِ فِتْنَةٌ أَصٰابَتْهُمْ خٰاصَّةً وَ بِهٰا ارْتَدُّوا /۱۴۴
عَلىٰ أَعْقٰابِهِمْ لِأَنَّهُمْ إِنْ قٰالُوا: لَمْ تَذْهَبْ فَلٰا بُدَّ أَنْ يَكُونَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهٰا أَمْرٌ وَإِذٰا أَقَرُّوا بِالْأَمْرِ
لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ صٰاحِبٍ بُدٌّ.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا"۔ سچ فرمایا۔ خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم جانتے ہو شب قدر کیا ہے حضرت نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ خدا نے فرمایا وہ ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔ رسول اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شئے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک، خدا فرماتا ہے اے محمدؐ! تم پر میرے ملائکہ اور روح میرا سلام کہتے ہیں جب وہ زمین پر اترتے ہیں صبح کے طلوع ہونے تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ڈرو اس فتنہ سے جو ظالم لوگوں سے تم تک پہنچے۔ سورہ انا انزلناہ کے متعلق یعنی مشرک و منافق اس سے انکار کریں گے اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد رسولؐ ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جب محمد مریں گے تو اہل خلاف امر خدا کے متعلق کہیں گے کہ شب قدر تو رسول اللہ کے ساتھ گئی پس یہ وہ خاص فتنہ ہے جو ان کو پہنچے گا اور اسی لئے وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹیں گے کیونکہ اگر وہ کہیں کہ شب قدر رسول اللہ کے ساتھ رخصت نہیں ہوئی تو ان کو امر الٰہی کا نزول شب قدر میں ماننا پڑے گا اگر اس کا اقرار کر لیا تو پھر لامحالہ صاحب امر کو بھی ماننا پڑے گا

۵ـ وَعَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام كَثِيراً مَا يَقُولُ: [مَا] اجْتَمَعَ التَّيْمِيُّ وَالعَدَوِيُّ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ يَقْرَأُ: «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ» بِتَخَشُّعٍ وَ بُكَاءٍ فَيَقُولَانِ: مَا أَشَدَّ رِقَّتَكَ لِهٰذِهِ السُّورَةِ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لِمَا رَأَتْ عَيْنِي وَوَعَا قَلْبِي وَلِمَا يَرَى قَلْبُ هٰذَا مِنْ بَعْدِي فَيَقُولَانِ: وَ مَا الَّذِي رَأَيْتَ وَ مَا الَّذِي يَرَى؟ قَالَ: فَيَكْتُبُ لَهُمَا فِي التُّرَابِ «تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلِّ أَمْرٍ» فَيَقُولَانِ: لَا، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمَانِ مَنِ الْمُنْزَلُ إِلَيْهِ بِذٰلِكَ فَيَقُولَانِ: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ هَلْ تَكُونُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ بَعْدِي؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ يَنْزِلُ ذٰلِكَ الْأَمْرُ فِيهَا؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ؟ فَيَقُولَانِ: لَا نَدْرِي فَيَأْخُذُ بِرَأْسِي وَ يَقُولُ: إِنْ لَمْ تَدْرِيَا فَادْرِيَا، هُوَ هٰذَا مِنْ بَعْدِي قَالَ: فَإِنْ كَانَا لَيَعْرِفَانِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ شِدَّةِ مَا يُدَاخِلُهُمَا مِنَ الرُّعْبِ!.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر کہا کرتے تھے کہ بنی تیم اور بنی عدی کے نمائندے

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے حضرت سورۂ انا انزلناہ کو بڑے خضوع و خشوع اور گریہ کے ساتھ پڑھنے لگے وہ دونوں کہنے لگے اس سورہ کو پڑھنے سے آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ اس کی وجہ سے جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے قلب نے سمجھا اور جو کچھ اس نے دیکھا یہ (اشارہ کیا حضرت علی کی طرف) میرے بعد یہ ہے (صاحب امر ہے) ان دونوں نے کہا وہ کیا ہے جو آپؐ نے دیکھا اور وہ کیا ہے جو وہ (علیؑ) دیکھیں گے۔ پس بقدرت خدا زمین پر لکھا گیا تنزل الملآئکة والروح باذن ربھم من کل امر، پھر حضرت نے فرمایا۔ کیا خدا کے کل امر کہنے کے بعد بھی کوئی بات باقی رہ گئی انھوں نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہر امر کس پر نازل ہوتا ہے انھوں نے کہا وہ یا رسول اللہ آپؐ ہیں۔ فرمایا ہاں، پھر فرمایا کیا شب قدر میرے بعد بھی ہو گی انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا یہ امر بھی اس میں نازل ہوگا کہا ہاں، فرمایا کس پر نازل ہوگا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، پس ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ نہیں جانتا تو اب جان لے یہ ہوگا وہ دونوں بعد رسول شب قدر کو پہچانتے تھے اس سختی کی بنا پر جو رعب رسولؐ سے ان میں داخل ہوئی۔

٦- وَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ ! خَاصِمُوا بِسُورَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ [فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ] تَفْلِجُوا ، فَوَاللهِ إِنَّهَا لَحُجَّةُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، وَ إِنَّهَا لَسَيِّدَةُ دِينِكُمْ وَإِنَّهَا الْغَايَةُ عِلْمِنَا، يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ خَاصِمُوا بِـ «حمٓ ۞ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۞ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ» دخان ۴۴/۳ فَإِنَّهَا لِوُلَاةِ الْأَمْرِ خَاصَّةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ ! يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «وَ إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»[1] قِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ نَذِيرُهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله قَالَ: صَدَقْتَ فَهَلْ كَانَ نَذِيرٌ وَهُوَ حَيٌّ مِنَ الْبَعْثَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ السَّائِلُ : لَا، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَرَأَيْتَ بَعِيثَهُ أَلَيْسَ نَذِيرَهُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بِعْثَتِهِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ نَذِيرٌ ، فَقَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَكَذَلِكَ لَمْ يَمُتْ مُحَمَّدٌ إِلَّا وَلَهُ بَعِيثٌ نَذِيرٌ قَالَ : فَإِنْ قُلْتُ : لَا ، فَقَدْ ضَيَّعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ: وَمَا يَكْفِيهِمُ الْقُرْآنُ ؟ قَالَ: بَلَى إِنْ وَجَدُوا لَهُ مُفَسِّراً قَالَ : وَ مَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : بَلَى قَدْ فَسَّرَهُ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ وَ فَسَّرَ لِلْأُمَّةِ شَأْنَ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! كَانَ هَذَا أَمْرٌ خَاصٌّ لَا يَحْتَمِلُهُ الْعَامَّةُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُعْبَدَ إِلَّا سِرّاً حَتَّى يَأْتِيَ إِبَّانُ أَجَلِهِ الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ دِينُهُ كَمَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَعَ خَدِيجَةَ مُسْتَتِراً حَتَّى أُمِرَ بِالْإِعْلَانِ ، قَالَ السَّائِلُ: يَنْبَغِي لِصَاحِبِ هَذَا الدِّينِ أَنْ يَكْتُمَ؟ قَالَ : أَوَ مَا كَتَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَوْمَ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُهُ ؟ قَالَ : بَلَى ؛ قَالَ : فَكَذَلِكَ أَمْرُنَا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ .

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے شیعو! مخالفوں سے مناظرہ کرو سورۂ انا انزلنا سے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے خدا کی قسم یہ سورہ خدا کی حجت ہے اس کی مخلوق پر، رسول خدا کے بعد اور یہ تمہارے دین کی سردار ہے اور ہمارے علم کی انتہا ہے۔ اے گروہ شیعہ تم مخالفوں سے بحث کرو۔ آیہ حٰمٓ والکتاب المبین، ہم نے نازل کیا قرآن کو مبارک رات میں اور ہم ڈرانے والے ہیں، یہ آیت والیان امر کے متعلق ہے خاص طور پر رسول اللہؐ کے بعد اے گروہ شیعہ خدا فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں گزری کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو کسی نے امام سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ نذیر نہ تھے فرمایا۔ ضرور تھے۔ تم نے سچ کہا ہے لیکن یہ تو بتاؤ، کیا رسول اللہ اپنی زندگی میں تمام اطراف عالم ڈرانے گئے تھے اس نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا۔ تو لامحالہ احکام دین کی تعلیم کے لئے کسی کو بھیجنا ضروری ہوا) کیا تم نے حضرت کے فرستادہ کے متعلق غور کیا، کیا وہ ایسا ہی نذیر نہ ہونا چاہیئے جیسے نذیر اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے۔ میں نے کہا۔ ہاں ضرور۔ حضرت نے فرمایا۔ پس اسی طرح حضرت کے مرنے کے بعد بھی آپ کا کوئی فرستادہ نذیر ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں، حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو آپ کی امت کی آنے والی نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ میں نے کہا کیا قرآن ان کے لئے کافی نہیں؟ فرمایا ضرور ہے بشرطیکہ اس کا مفسر موجود ہو۔ اس نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر بیان نہیں فرمائی، حضرت نے فرمایا۔ ضرور بیان کی اور وہ ایک شخص واحد سے اور امت سے تفسیر بیان کرنا ذمہ ہوا اس شخص سے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں، سائل نے کہا۔ اے ابوجعفرؑ کیا امر خاص ہے عام لوگوں کے لئے نہیں (اگر ایسا ہے تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتے)، فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت شیعہ پوشیدہ طور سے کریں اس وقت تک کہ دین خدا کو غلبہ حاصل ہو۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم نہ ہوا۔ سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا۔ ہاں کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے۔ پس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے یعنی قائم آل محمدؐ کے ظہور تک۔

٧ـ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَقَدْ خَلَقَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الدُّنْيَا وَلَقَدْ خَلَقَ فِيهَا أَوَّلَ نَبِيٍّ يَكُونُ وَ أَوَّلَ وَصِيٍّ يَكُونُ وَلَقَدْ قَضَى أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ سَنَةٍ لَيْلَةٌ يَهْبِطُ فِيهَا بِتَفْسِيرِ الْأُمُورِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ ، مَنْ جَحَدَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ لِأَنَّهُ لَايَقُومُ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْمُحَدَّثُونَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ بِمَا يَأْتِيهِمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْحُجَّةِ الَّتِي يَأْتِيهِمْ بِهَا جَبْرَئِيلُ عليه السلام قُلْتُ : وَالْمُحَدَّثُونَ أَيْضاً يَأْتِيهِمْ جَبْرَئِيلُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عليهم السلام؟ قَالَ: أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ فَلَا شَكَّ وَلَابُدَّ لِمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خُلِقَتْ فِيهِ الْأَرْضُ إِلَى آخِرِ فَنَاءِ الدُّنْيَا ـ أَنْ تَكُونَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ حُجَّةٌ يَنْزِلُ ذٰلِكَ فِي

تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلىٰ مَنْ أَحَبَّ مِنْ عِبادِهِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ نَزَلَ الرُّوحُ وَالْمَلائِكَةُ بِالْأَمْرِ في لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلىٰ آدَمَ.

وَ ايْمُ اللهِ ماماتَ آدَمُ إِلاّ وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كُلُّ مَنْ بَعْدَ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِياءِ قَدْ أَتاهُ الْأَمْرُ فيها وَوَضَعَ لِوَصِيِّهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ ايْمُ اللهِ إِنْ كانَ النَّبِيُّ لَيُؤْمَرُ فيما يَأْتيهِ مِنَ الْأَمْرِ في تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ آدَمَ إِلىٰ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله أَنْ أَوْصِ إِلىٰ فُلانٍ وَلَقَدْ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ في كِتابِهِ لِوُلاةِ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله خاصَّةً: « وَعَدَ اللهُ الَّذينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ـ إِلىٰ قَوْلِهِ ـ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ » يَقُولُ: أَسْتَخْلِفُكُمْ لِعِلْمي وَديني وَ نور ۲۴/۵۵
عِبادَتي بَعْدَ نَبِيِّكُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ وُصاةَ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ حَتّىٰ يَبْعَثَ النَّبِيَّ الَّذي يَليهِ « يَعْبُدُونَني لا يُشْرِكُونَ بي شَيْئاً » يَقُولُ: يَعْبُدُونَني بِإِيمانٍ لا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله فَمَنْ قالَ غَيْرَ ذٰلِكَ « فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ » فَقَدْ مَكَّنَ وُلاةَ الْأَمْرِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ بِالْعِلْمِ وَ نَحْنُ هُمْ، فَاسْأَلُونا فَإِنْ صَدَقْناكُمْ فَأَقِرُّوا وَما أَنْتُمْ بِفاعِلينَ، أَمّا عِلْمُنا فَظاهِرٌ وَ أَمّا إِبّانُ أَجَلِنَا الَّذي يَظْهَرُ فيهِ الدّينُ مِنّا حَتّىٰ لا يَكُونَ بَيْنَ النّاسِ اخْتِلافٌ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً مِنْ مَمَرِّ اللَّيالي وَ الْأَيّامِ، إِذا أَتىٰ ظَهَرَ وَ كانَ الْأَمْرُ واحِداً.

وَ ايْمُ اللهِ لَقَدْ قُضِيَ الْأَمْرُ أَنْ لا يَكُونَ بَيْنَ الْمُؤْمِنينَ اخْتِلافٌ وَ لِذٰلِكَ جَعَلَهُمْ شُهَداءَ عَلَى النّاسِ لِيَشْهَدَ مُحَمَّدٌ صلی الله علیه وآله عَلَيْنا وَ لِنَشْهَدَ عَلىٰ شيعَتِنا وَ لِتَشْهَدَ شيعَتُنا عَلَى النّاسِ، أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونَ في حُكْمِهِ اخْتِلافٌ أَوْ بَيْنَ أَهْلِ عِلْمِهِ تَناقُضٌ، ثُمَّ قالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیه السلام: فَضْلُ إيمانِ الْمُؤْمِنِ بِجُمْلَةِ إِنّا أَنْزَلْناهُ وَ بِتَفْسيرِها عَلىٰ مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الْإيمانِ بِها كَفَضْلِ الْإِنْسانِ عَلَى الْبَهائِمِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنينَ بِها عَنِ الْجاحِدينَ لَها فِي الدُّنْيا ـ لِكَمالِ عَذابِ الْآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لا يَتُوبُ مِنْهُمْ ـ ما يَدْفَعُ بِالْمُجاهِدينَ عَنِ الْقاعِدينَ وَلا أَعْلَمُ أَنَّ في هٰذَا الزَّمانِ جِهاداً إِلاَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَ الْجِوارَ(۲)

۷۔ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اس کی مشیت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الٰہی کی تردید کی کیونکہ انبیاء و مرسلین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل

آتے ہیں اور دیگر ملائکہ، فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارہ میں تو کوئی شک ہی نہیں، ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے اس کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی اور ہر شب قدر میں امر الٰہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی کو لے کر آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور خدا کی قسم جب آدم علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو بھی انبیا آئے تو شب قدر میں امرِ الٰہی ان کے پاس آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیاء کے پاس۔

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفےٰؐ تک اس رات میں جس کے پاس بھی امرِ الٰہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرتؐ کے بعد والیان امر کے متعلق فرمایا ہے، تم میں جو لوگ ایماندار ہیں انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے الی قولہ، وہی لوگ فاسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم دین اور عبادت کے لئے جس طرح اوصیاء آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں فقط میری عبادت کریں ایمان کے ساتھ، محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، پس جو لوگ اس کے خلاف کہیں گے وہ فاسق ہیں پس خدا نے آنحضرت صلعم کے بعد والیان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں۔

پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں (کہ وقت اظہار ابھی نہیں آیا) تو ہماری صداقت کا اقرار کرو لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعوں سے خطاب ہے جو تقیہ نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت صرف ایک ہی دین ہوگا اور خدا کی قسم یہ امر طے ہو گیا ہے کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمدؐ ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں۔

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں تناقض ہو جو شخص سورۂ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں، ایسی ہے جیسی انسان کی فضیلت بہائم پر، اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورۂ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے لئے دنیا میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی توبہ نہیں کرتا، میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ اور مجاورت امام جہاد اور کیا ہے۔

۸ ـ قَالَ : وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لَا تَغْضَبْ عَلَيَّ قَالَ : لِمَاذَا؟ قَالَ: لِمَا اُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ ، قَالَ : قُلْ، قَالَ : وَلَا تَغْضَبُ ؟ قَالَ : وَلَا أَغْضَبُ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ تَنَزُّلِ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ فِيهَا إِلَى الْأَوْصِيَاءِ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمَهُ أَوْ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُهُ؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَاتَ وَ لَيْسَ مِنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ إِلَّا وَ عَلِيٌّ (ع) لَهُ وَاعٍ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (ع): مَا لِي وَ لَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ وَ مَنْ أَدْخَلَكَ عَلَيَّ؟ قَالَ: أَدْخَلَنِي عَلَيْكَ الْقَضَاءُ لِطَلَبِ الدِّينِ، قَالَ: فَافْهَمْ مَا أَقُولُ لَكَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ لَمْ يَهْبِطْ حَتَّى أَعْلَمَهُ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَمَا سَيَكُونُ وَ كَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذَلِكَ جُمَلًا يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ كَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (ع) قَدْ عَلِمَ جُمَلَ الْعِلْمِ وَ يَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ، كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ السَّائِلُ: أَوَ مَا كَانَ فِي الْجُمَلِ تَفْسِيرٌ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِي بِالْأَمْرِ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِي لَيَالِي الْقَدْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِلَى الْأَوْصِيَاءِ، افْعَلْ كَذَا وَ كَذَا، لِأَمْرٍ قَدْ كَانُوا عَلِمُوهُ، أُمِرُوا كَيْفَ يَعْمَلُونَ فِيهِ، قُلْتُ: فَسِّرْ لِي هَذَا؟ قَالَ لَمْ يَمُتْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا حَافِظاً لِجُمْلَةِ الْعِلْمِ وَ تَفْسِيرِهِ، قُلْتُ: فَالَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمُ مَا هُوَ؟ قَالَ: الْأَمْرُ وَ الْيُسْرُ فِيمَا كَانَ قَدْ عَلِمَ، قَالَ السَّائِلُ: فَمَا يَحْدُثُ لَهُمْ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمٌ سِوَى مَا عَلِمُوا؟ قَالَ: هَذَا مِمَّا أُمِرُوا بِكِتْمَانِهِ وَلَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَعْلَمُ الْأَوْصِيَاءُ مَا لَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ: لَا وَ كَيْفَ يَعْلَمُ وَصِيٌّ غَيْرَ عِلْمِ مَا أُوصِيَ إِلَيْهِ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَسَعُنَا أَنْ نَقُولَ: إِنَّ أَحَداً مِنَ الْوُصَاةِ يَعْلَمُ مَا لَا يَعْلَمُ الْآخَرُ؟ قَالَ: لَا لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ إِلَّا وَ عِلْمُهُ فِي جَوْفِ وَصِيِّهِ وَ إِنَّمَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُ بِهِ بَيْنَ الْعِبَادِ، قَالَ السَّائِلُ: وَمَا كَانُوا عَلِمُوا ذَلِكَ الْحُكْمَ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ عَلِمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ إِمْضَاءَ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمَرُوا فِي لَيَالِي الْقَدْرِ كَيْفَ يَصْنَعُونَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! لَا أَسْتَطِيعُ إِنْكَارَ هَذَا؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (ع): مَنْ أَنْكَرَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ هَلْ كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ هَذَا أَمَّا عِلْمُ مَا كَانَ وَ مَا سَيَكُونُ فَلَيْسَ يَمُوتُ نَبِيٌّ وَلَا وَصِيٌّ إِلَّا وَالْوَصِيُّ الَّذِي بَعْدَهُ يَعْلَمُهُ، أَمَّا هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يُطْلِعَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ، قَالَ السَّائِلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ! كَيْفَ أَعْرِفُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟ قَالَ: إِذَا أَتَى شَهْرُ

رَمَضَانَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَإِنَّكَ نَاظِرٌ إِلَى تَصْدِيقِ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کروں گا۔ فرمایا کرو۔ اس نے کہا آپ غصہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا۔ نہیں۔ اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا کہ شب قدر پر ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیاء پر اور وہ امر الٰہی لے کر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہؐ مر گئے اور ان کے علم سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر نگاہ رکھنے والے علی نہ ہوں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا۔ جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھ، رسول اللہ جب معراج میں تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہو چکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں۔

اور ان کا زیادہ علم مجمل ہے جس کی تفسیر و توضیح لیلۃ القدر میں آئی تھی یہی صورت علی بن ابی طالب کے لئے تھی وہ جانتے تھے مجمل علم، جس کی وضاحت ہوتی تھی شب ہائے قدر میں، اسی طرح جیسے رسول اللہ پر، سائل نے کہا کیا اجمال میں تفسیر نہ تھی فرمایا ہاں بلکہ وہ نبی اور اوصیاء کے پاس شب ہائے قدر میں امر کے ساتھ آتی تھی کہ ایسا ایسا کرو وہ ان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ مطابق امر کس کس طرح عمل کریں، راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرا اس کو واضح کیجیے۔ فرمایا نہیں میرے رسول اللہ، مگر شب معراج میں جو علم حاصل کیا تھا وہ ان کے حافظہ میں تھا اور اس کی تفسیر بھی جانتے تھے میں نے پوچھا لیلۃ القدر میں جو علم حاصل ہوا وہ کیا تھا فرمایا وہ امر الٰہی تھا اور سہولت تھی اس علم کے متعلق جو دیا گیا تھا (یہ سوال راوی کی طرف سے حضرت کی تقریر کے دوران تھے) سائل نے پوچھا کہ شب ہائے قدر میں اس علم کے سوا جو کچھ حاصل ہوا وہ کیا تھا۔ فرمایا۔ وہ وہ علم تھا اس امر کا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر معلوم تھی۔

راوی نے کہا۔ پھر جو شب ہائے قدر میں دیا جاتا تھا وہ کیا علم تھا۔ فرمایا جو علم حضرت کو دیا گیا تھا۔ اسی کی توضیح اور سہولت بیان کی تھی سائل نے کہا تو کیا جو علم ان حضرات کو دیا گیا تھا شب ہائے قدر میں اس کے سوا کچھ اور دیا گیا فرمایا وہ اس چیز کا علم تھا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر جس کے متعلق تو نے سوال کیا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سائل نے کہا تو کیا اوصیاء کو وہ علم دیا گیا تھا جو انبیاء کو نہیں ملا تھا۔ فرمایا کیسے وصی کو اس کا علم ہو سکتا ہے جس کی وصیت اس کو نہیں کی گئی، سائل نے کہا، اس صورت میں کیا ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ اوصیاء میں سے کسی ایک کو وہ علم دیا گیا ہے جس کو دوسرا نہیں جانتا، فرمایا ایسا نہیں ہے۔

کوئی نبی نہیں مرتا۔ مگر یہ کہ اس کا علم اس کے وصی کے سینے میں ہوتا ہے اور شب قدر میں ملائکہ اور روح وہ حکم

لے کر نازل ہوتے ہیں جس کو بندگان خدا میں جاری کرتے ہیں سائل نے کہا۔ تو کیا اس حکم کو وہ پہلے نہیں جانتے تھے فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن وہ کسی شئے کے جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ انھیں شب قدر میں بتایا جاتا ہے کہ وہ آنے والے سال کے لئے ایسا ایسا کریں۔

سائل نے کہا اے ابوجعفرؑ کیا ہم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں فرمایا۔ انکار کرنے والا ہم میں سے نہیں، سائل نے کہا نبی پر جو شب قدر میں نازل ہوتا تھا کیا ان کو اس کا پہلے سے علم نہ ہوتا تھا۔

فرمایا۔ یہ سوال تم کو نہیں کرنا چاہیئے سمجھو علم ماکان و مایکون ہر نبی و وصیٔ نبی کو ہوتا ہے جب کوئی نبی رحلت فرماتا ہے تو اس کے بعد آنے والا وصی اس علم کو جانتا ہے۔

لیکن جس علم کے متعلق تم سوال کر رہے ہو تو خدائے عزوجل نے انکار کیا اس سے کہ وہ مطلع کرے اوصیاء کو اس پر مگر صرف ان کی ذات کے لئے (یعنی ان اسرار کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی)

سائل نے کہا یابن رسول اللہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہر سال شب قدر ہوتی ہے فرمایا۔ جب ماہ رمضان آئے تو تم سورہ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو جب ۲۳ ویں شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائے گی جس کے متعلق تم نے سوال کیا ہے

۹ ـ وَ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَا تَرَوْنَ مَنْ بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّقَاءِ عَلَىٰ أَهْلِ الضَّلَالَةِ مِنْ أَجْنَادِ الشَّيَاطِينِ وَ أَزْوَاجِهِمْ أَكْثَرُ مِمَّا تَرَوْنَ خَلِيفَةَ اللهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِلْعَدْلِ وَ الصَّوَابِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، قِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! وَ كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ؟ قَالَ : كَمَا شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَاجَعْفَرٍ ! إِنِّي لَوْ حَدَّثْتُ بَعْضَ الشِّيعَةِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَأَنْكَرُوهُ قَالَ: كَيْفَ يُنْكِرُونَهُ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ عليهم السلام أَكْثَرُ مِنَ الشَّيَاطِينِ قَالَ : صَدَقْتَ افْهَمْ عَنِّي مَا أَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَ جَمِيعُ الْجِنِّ وَ الشَّيَاطِينِ تَزُورُ أَئِمَّةَ الضَّلَالَةِ وَيَزُورُ إِمَامَ الْهُدَىٰ عَدَدُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّىٰ إِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَيَهْبِطُ فِيهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَىٰ وَلِيِّ الْأَمْرِ ، خَلَقَ اللهُ ـ أَوْ قَالَ قَيَّضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الشَّيَاطِينِ بِعَدَدِهِمْ ثُمَّ زَارُوا وَلِيَّ الضَّلَالَةِ فَأَتَوْهُ بِالْإِفْكِ وَالْكَذِبِ حَتَّىٰ لَعَلَّهُ يُصْبِحُ فَيَقُولُ: رَأَيْتُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ سَأَلَ وَلِيَّ الْأَمْرِ عَنْ ذٰلِكَ لَقَالَ: رَأَيْتَ شَيْطَاناً أَخْبَرَكَ بِكَذَا وَ كَذَا حَتَّىٰ يُفَسِّرَ لَهُ تَفْسِيراً وَيُعْلِمَهُ الضَّلَالَةَ الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا وَايْمُ اللهِ إِنَّ مَنْ صَدَّقَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيَعْلَمُ أَنَّهَا لَنَا خَاصَّةً لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام حِينَ دَنَا مَوْتُهُ: هٰذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ رَشَدْتُمْ وَلٰكِنْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِمَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْكِرٌ وَ مَنْ

آمَنَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ مِمَّنْ عَلَى غَيْرِ رَأْيِنَا فَإِنَّهُ لَا يَسَعُهُ فِي الصِّدْقِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ: إِنَّهَا لَنَا وَمَنْ لَمْ
يَقُلْ فَإِنَّهُ كَاذِبٌ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُنَزِّلَ الْأَمْرَ مَعَ الرُّوحِ وَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى كَافِرٍ
فَاسِقٍ ، فَإِنْ قَالَ : إِنَّهُ يُنَزِّلُ إِلَى الْخَلِيفَةِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ ، وَ إِنْ قَالُوا :
إِنَّهُ لَيْسَ يُنَزِّلُ إِلَى أَحَدٍ فَلَا يَكُونُ أَنْ يُنَزَّلَ شَيْءٌ إِلَى غَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ قَالُوا [وَ] سَيَقُولُونَ : لَيْسَ
هَذَا بِشَيْءٍ ، فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً بَعِيداً ۔ ○ نساء ۴/۱۱۶

۹۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جنھیں خدا نے شقاوت کے لئے اہل ضلالت کی طرف
بھیجا۔ شیطانوں کے لشکروں کو اور ان کی ازواج کو (یہ بیان سورۂ مریم کی اس آیت کے مطابق ہے الم ترانا ارسلنا
الشیاطین علی الکافرین) یہ تعداد زیادہ ہے ان ملائکہ سے جو اس خلیفۂ خدا کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو عدل و ثواب کے لئے بھیجے
گئے ہیں کسی نے کہا اے ابوجعفر شیاطین ملائکہ سے زیادہ کیسے ہوں گے۔ فرمایا خدا نے جیسا چاہا ویسا ہوا۔ سائل نے کہا
اے ابوجعفر! اگر میں یہ بات بعض شیعوں میں بیان کروں گا تو وہ انکار کریں گے اس نے کہا وہ کہیں گے کہ ملائکہ شیاطین
سے زیادہ ہیں۔ فرمایا۔ تو نے سچ کہا لیکن جو میں کہتا ہوں اسے سمجھو، صورت یہ ہے کہ ہر دن میں اور ہر رات میں تمام جن اور شیاطین
آئمہ ضلالت کے پاس (جو بکثرت ہیں) جاتے ہیں اور انھیں کے شمار کے برابر ملائکہ امام ہدایت پر نازل ہوتے ہیں اور جو شب
قدر آتی ہے تو ملائکہ بتدبیر الٰہی ولیٔ امر پر نازل ہوتے ہیں (راوی کہتا ہے) یا یہ فرمایا کہ خدا بھیجتا ہے اتنے ہی شیاطین کو تاکہ وہ ولیٔ
ضلالت کے پاس جائیں، پس وہ ان کو افترا اور جھوٹ سکھاتے ہیں چنانچہ صبح کو وہ لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات ایسا
ایسا دیکھا پس اگر ولیٔ امر سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ تو نے خواب میں شیطان کو دیکھا اور اس نے تجھے یہ یہ بتایا
اس کو خوب واضح طور سے اس ضلالت کا حال بتا دیا جاتا ہے جس پر وہ ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس نے لیلۃ القدر کی تصدیق کی اس نے
ضرور یہ جان لیا کہ یہ خصوصیت ہمارے لئے ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا علی علیہ السلام کے متعلق، میرے
بعد یہ تمہارا ولی ہے پس اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو فلاح پاؤ گے لیکن جو لیلۃ القدر پر ایمان نہیں لایا وہ اس کا منکر ہوگا
اور جو ایمان لایا وہ ہمارے غیر کی رائے کے مطابق سچا نہیں، جب تک یہ نہ کہے کہ یہ آیت ہمارے لئے ہے اور جو یہ نہ کہے وہ
جھوٹا ہے خدا اپنے ملائکہ اور روح کو کافر و فاسق پر نازل نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ اس خلیفہ پر نازل ہوتے ہیں جو زمین پر حاکم
ہے تو اس کا یہ کہنا بے حقیقت ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شئے نازل ہو اور وہ
کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور ان کی کھلی گمراہی ہوگی۔

اکتالیسواں باب

آئمہ علیہم السّلام کا علم شب جُمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

(بَابُ) ۴۱

فِي أَنَّ الأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ يَزْدادُونَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ

۱ ـ حَدَّثَني أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قالَ لِي: يا أَبا يَحْيَى إِنَّ لَنا فِي لَيالِي الْجُمُعَةِ لَشَأْناً مِنَ الشَّأْنِ، قالَ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَما ذاكَ الشَّأْنُ؟ قالَ: يُؤْذَنُ لِأَرْواحِ الأَنْبِياءِ الْمَوْتى وَأَرْواحِ الأَوْصِياءِ الْمَوْتى عليهم السلام وَرُوحِ الْوَصِيِّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرانَيْكُمْ يُعْرَجُ بِها إِلَى السَّماءِ حَتّى تُوافِيَ عَرْشَ رَبِّها فَتَطُوفُ بِهِ أُسْبُوعاً وَتُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ قائِمَةٍ مِنْ قَوائِمِ الْعَرْشِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تُرَدُّ إِلَى الأَبْدانِ الَّتِي كانَتْ فِيها فَتُصْبِحُ الأَنْبِياءُ وَالأَوْصِياءُ قَدْ مُلِئُوا سُرُوراً وَيُصْبِحُ الْوَصِيُّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرانَيْكُمْ وَقَدْ زِيدَ فِي عِلْمِهِ مِثْلُ جَمِّ الْغَفِيرِ.

راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابویحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیسا ہے فرمایا۔ مرے ہوئے انبیاء کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زاهِرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ يُوسُفَ الأَبْزارِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قالَ: قالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام ذاتَ يَوْمٍ ـ وَكانَ لا يُكَنِّيني قَبْلَ ذلِكَ ـ: يا أَبا عَبْدِاللهِ! قالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قالَ: إِنَّ لَنا فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ سُرُوراً قُلْتُ: زادَكَ اللهُ وَما ذاكَ؟ قالَ: إِذا كانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وافى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَوافَى الأَئِمَّةُ عليهم السلام مَعَهُ وَوافَيْنا مَعَهُمْ فَلا تُرَدُّ أَرْواحُنا إِلَى أَبْدانِنا إِلّا بِعِلْمٍ مُسْتَفادٍ وَلَوْلا ذلِكَ لَأَنْفَدْنا.

۲۔ مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابوعبداللہ! میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے۔ میں نے کہا۔ اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے۔ یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطّابِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ أَوِالْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ : مَامِنْ لَيْلَةِ جُمْعَةٍ إِلّا وَلِأَوْلِيَاءِاللهِ فِيهَا سُرُورٌ قُلْتُ : كَيْفَ ذٰلِكَ ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمْعَةِ وَافَىٰ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَوَافَيْتُ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْلَا ذٰلِكَ لَنَفِدَمَاعِنْدِي.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ الٰہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

بیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

(بَابُ) ۴۲

لَوْلَا اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُوْنَ لَنَفِدَ مَاعِنْدَهُمْ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ذَرِيحُ ! لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

۲- فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا ، قَالَ : قُلْتُ : تَزْدَادُونَ شَيْئاً لَا يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ عَلَى الْأَئِمَّةِ ثُمَّ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا .

۳- راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا۔ اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔ میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر آئمہ پر اور منتہی ہوتا ہے ہماری طرف۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلَا يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمَ مِنْ أَوَّلِنَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتداء رسول اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارا آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

تینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السّلام وہ تمام علوم جانتے ہیں جو ملائکہ اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ملے ھیں

(باب ۴۳)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ جَمِيعَ الْعُلُومِ الَّتِي خَرَجَتْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقاسِمِ ، عَنْ سَماعَةَ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ للهِ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ عِلْمَيْنِ : عِلْماً أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلائِكَتَهُ وَ أَنْبِياءَهُ وَ رُسُلَهُ فَما أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ وَأَنْبِياءَهُ فَقَدْ عَلِمْناهُ وَ عِلْماً اسْتَأْثَرَ بِهِ فَإِذا بَدا للهِ في شَيْءٍ مِنْهُ أَعْلَمَنا ذٰلِكَ وَ عُرِضَ عَلَى الأَئِمَّةِ الَّذينَ كانُوا مِنْ قَبْلِنا .

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقاسِمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَميعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے دو علم ہیں ایک وہ جس کو ظاہر کیا ہے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلینؑ پر پس جو اس سب پر ظاہر ہے اس کی تعلیم ہم کو بھی دی ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنی ذات سے مخصوص کیا ہے (اور کسی دوسرے کو اس سے مطلع نہیں کیا، جیسے علم بظہور قائم آل محمدؐ، پس جب خدائے تعالیٰ اس سے متعلق کوئی بات چاہتا ہے تو ہم کو مطلع کرتا ہے وہ ہم کو) بتا دیتا ہے وہ پیش کیا جا چکا ہے ان آئمہ پر جو ہم سے پہلے تھے ان کی روایت کی ہے فلاں فلاں نے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعيدٍ ، عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ للهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْماً عِنْدَهُ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَعِلْماً نَبَذَهُ إِلىٰ مَلائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَما نَبَذَهُ إِلىٰ مَلائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَقَدِ انْتَهىٰ إِلَيْنا .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے پاس ہے اور کسی پر اسے مطلع نہیں کیا۔ دوسرا وہ علم ہے جو اس نے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے پس جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے وہ ہم کو بھی دیا ہے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشيرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ للهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْمٌ مَبْذُولٌ وَعِلْمٌ مَكْفُوفٌ فَأَمَّا الْمَبْذُولُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تَعْلَمُهُ الْمَلائِكَةُ وَالرُّسُلُ إِلاّ نَحْنُ نَعْلَمُهُ ، وَأَمَّا الْمَكْفُوفُ فَهُوَ الَّذي عِنْدَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ في أُمِّ الْكِتابِ إِذا خَرَجَ نَفَذَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک علم دیا ہوا دوسرا نہ دیا ہوا جو علم دیا ہوا ہے اس کے کسی امر کو ملائکہ اور مرسلین نہیں جانتے مگر ہم اس کو جانتے ہیں اور مکفوف وہ علم جو خدا کے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے۔ جب وہ (قائم آل محمدؐ کے ظہور پر) نافذ کیا جائیگا۔

٤ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلاَّءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْمٌ لاَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ هُوَ وَ عِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلاَئِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا عَلَّمَهُ مَلاَئِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ عليهم السلام فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے سوا کوئی (دوسرا) نہیں جانتا دوسرا علم وہ ہے جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا گیا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں۔

چوالیسواں باب

ذکر الغیب

(بَابٌ)

نَادِرٌ فِيهِ ذِكْرُ الْغَيْبِ

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ،عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلاَّدٍ قَالَ: سَأَلَ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَقَالَ لَهُ : أَتَعْلَمُونَ الْغَيْبَ ؟ فَقَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : يُبْسَطُ لَنَا الْعِلْمُ فَنَعْلَمُ وَ يُقْبَضُ عَنَّا فَلاَ نَعْلَمُ وَقَالَ : سِرُّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسَرَّهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَأَسَرَّهُ جَبْرَئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَأَسَرَّهُ مُحَمَّدٌ إِلَى مَنْ شَاءَ اللهُ .(١)

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے ایک مرد فارسی نے پوچھا کیا آپ غیب جانتے ہیں فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہمارا علم کشادہ ہوتا ہے (الہام سے یا فرشتہ کے خبر دینے سے) تو ہم جانتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ اللہ نے اپنا بھید سونپا جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا کو اور انھوں نے جس کو چاہا سپرد کیا۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ يَسْأَلُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ »(٢) قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا بِعِلْمِهِ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ كَانَ قَبْلَهُ ، فَابْتَدَعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُنَّ سَمَاوَاتٌ وَ لاَ أَرَضُونَ أَمَا تَسْمَعُ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: « وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ » فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ جَلَّ ذِكْرُهُ : « عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً » ، فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : «إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ» وَكَانَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ مِمَّنِ ارْتَضَاهُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ « عَالِمُ الْغَيْبِ » فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهِ فِيمَا يَقْدِرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَقْضِيهِ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ وَقَبْلَ أَنْ يُفْضِيَهُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَذَلِكَ يَا حُمْرَانُ ! عِلْمٌ مَوْقُوفٌ عِنْدَهُ إِلَيْهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ فَيَقْضِيهِ إِذَا أَرَادَ وَيَبْدُو لَهُ فِيهِ فَلَا يُمْضِيهِ، فَأَمَّا الْعِلْمُ الَّذِي يُقَدِّرُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقْضِيهِ وَيُمْضِيهِ فَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِي انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ إِلَيْنَا .

۲۔ حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ بدیع السموٰت والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا تمام اشیاء کو اپنے علم سے بغیر اس کے کہ کوئی مثال اس سے پہلے ہو اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اس سے پہلے آسمان و زمین نہ تھے کیا تم نے خدا تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔ حمران نے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا ہے وہ عالم الغیب ہے نہیں مطلع ہوتا اس کے غیب پر کوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس کے آگے یہ بھی تو ہے مگر اپنے رسولوں میں سے جس کو بھی چُن لے۔ اور واللہ محمد مصطفٰے ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے۔ خداوند عالم علیم ہے ہر اس چیز پر جو غائب ہے اس کی مخلوق پر اس چیز کے متعلق جو وہ مقدر کرتا ہے اور اپنے علم سے طے کرتا ہے قبل اس کے پیدا کرنے کے اور قبل اس کے کہ ملائکہ کو اس کا علم ہو۔ اے حمران علم اسی کے پاس ہے جب اس کی مشیت ہوتی ہے تو اس کو جاری کرتا ہے یعنی ملائکہ کو بتاتا ہے پس یہ علم جس کو وہ مقدر کرتا ہے تو اسے حضرت رسول خدا اور ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ يَحْيَى الْبَزَّازُ وَ دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُغْضَبٌ ، فَلَمَّا أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ: يَا عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّا نَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ، لَقَدْ هَمَمْتُ بِضَرْبِ جَارِيَتِي فُلَانَةَ ، فَهَرَبَتْ مِنِّي فَمَا عَلِمْتُ فِي أَيِّ بُيُوتِ الدَّارِ هِيَ؟ قَالَ سَدِيرٌ : فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَ صَارَ فِي مَنْزِلِهِ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ مُيَسِّرٌ وَ قُلْنَا لَهُ : جُعِلْنَا فِدَاكَ سَمِعْنَاكَ وَ أَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَ كَذَا فِي أَمْرِ جَارِيَتِكَ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ عِلْماً كَثِيراً وَلَا نَنْسُبُكَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ قَالَ : فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَلَمْ تَقْرَءِ الْقُرْآنَ ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ : فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ: أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ»(۱) قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ قَرَأْتُهُ ، قَالَ : فَهَلْ عَرَفْتَ

هود ۱۱/۷
سورہ جن ۷۲/۲۶
سورہ جن ۷۲/۲۷

الرَّجُلَ ؟ وَ هَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهِ ؟ قَالَ : قَدْرُ قَطْرَةٍ مِنَ الْمَاءِ فِي الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ فَمَا يَكُونُ ذٰلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ هٰذَا فَقَالَ : يَا سَدِيرُ ! مَا أَكْثَرَ هٰذَا أَنْ يَنْسِبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي أُخْبِرُكَ بِهِ،[۲] يَا سَدِيرُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضاً : « قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ » قَالَ : قُلْتُ : قَدْ قَرَأْتُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَفَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ أَفْهَمُ أَمْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ بَعْضِهِ؟ قُلْتُ : لَا ، بَلْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ ، قَالَ : فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ وَ قَالَ : عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللهِ كُلُّهُ عِنْدَنَا ، عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللهِ كُلُّهُ عِنْدَنَا .

رعد ۴۳

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں اور ابوبصیر وغیرہ مجلس ابوعبداللہ علیہ السلام میں تھے حضرت غضبناک حالت میں گھر میں سے برآمد ہوئے اور آپ نے بھری مجلس میں فرمایا۔ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم غیب جانتے ہیں غیب کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا (جیسا کہ سورۂ نمل میں فرمایا ہے قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ) میں نے ایکبار ایک کنیز کو مارنا چاہا۔ وہ بھاگی۔ مجھے علم نہ ہوا کہ وہ کس گھر میں چھپی، سدیر کہتے ہیں کہ جب حضرت مجلس سے اُٹھ کر جانے لگے تو میں نے اور ابوبصیر نے کہا۔ ہم آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے آپ کو ایسا ایسا کہتے سنا۔ کنیز کے متعلق حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ علم کثیر رکھتے ہیں اور ہم آپ کو علم غیب کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ فرمایا اے سدیر! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ فرمایا۔ یہ آیت بھی پڑھی ہے کہ جس کے پاس کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا (آصف وزیر سلیمانؑ) اس نے کہا میں تخت بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ ہم نے کہا پڑھا ہے حضرت نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص کے پاس کتاب خدا کا کتنا علم تھا میں نے کہا آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا۔ صرف اتنا جیسے بحر ذخار سے ایک قطرہ، میں نے کہا کس قدر کم تھا۔ فرمایا نہیں یہ کہو کس قدر زیادہ تھا کیونکہ اس کی نسبت علم الٰہی سے ہے لیکن بلحاظ علم الٰہی تو وہ کچھ نہ تھا لیکن بندوں کے علم کے مقابل تو بہت زیادہ تھا پھر فرمایا کتاب خدا میں یہ آیت بھی پڑھی ہے۔ فرمایا جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ افضل ہے یا وہ جس کے پاس جزئی کتاب کا علم ہے پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا واللہ کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے۔

۲۷ / نمل ۶۵

توضیح: مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب دانی کی اپنی طرف سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ علی الاطلاق علم الغیب خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے انبیاء و مرسلین اور آئمہ علیہم السلام تو ان کی غیب دانی بالذات نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر موقوف ہے جو آئندہ یا ماضی کے متعلق، جس چیز کا چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام ، عَنِ الْإِمَامِ ؟ يَعْلَمُ الْغَيْبَ؟

فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ الشَّيْءَ أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ.

۴۔ سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ کسی چیز کے بتلانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

پینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام جب جاننا چاہتے ہیں تو اُن کو بتا دیا جاتا ہے

((بَابُ)) ۴۵

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا شَاؤُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلِّمُوا

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عُلِّمَ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

٢ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ أُعْلِمَ.

۲۔ امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَعْلَمَ شَيْئاً أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ.

۳۔ امام جس شے کو جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شے کا اسے علم عطا کر دیتا ہے۔

چھیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

(باب) ۴۶

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ مَتَىٰ يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ لَايَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : أَيُّ إِمَامٍ لَايَعْلَمُ مَايُصِيبُهُ وَإِلَىٰ مَايَصِيرُ ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِحُجَّةٍ [۱] لِلّٰهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کرسکتا اور خدا کی حجت نہیں ہوسکتا

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيعَةِ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَّةِ بِبَغْدَادَ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي : قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ نُسُكِهِ .فَقُلْتُ لَهُ : مَنْ ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ ؟ قَالَ: جُمِعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ[۱] ثَمَانِينَ رَجُلاً مِنَ الْوُجُوهِ الْمَنْسُوبِينَ إِلَى الْخَيْرِ ، فَأُدْخِلْنَا عَلَىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ : يَا هٰؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلَىٰ هٰذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فُعِلَ بِهِ[۲] وَ يُكْثِرُونَ فِي ذٰلِكَ وَ هٰذَا مَنْزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُضَيَّقٍ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ سُوءاً وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاظِرَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ وَ هٰذَا هُوَ صَحِيحٌ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ ، فَسَلُوهُ ، قَالَ : وَ نَحْنُ لَيْسَ لَنَا هَمٌّ إِلَّا النَّظَرَ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلَىٰ فَضْلِهِ وَ سَمْتِهِ ؛ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام : أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْسِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلَىٰ مَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنِّي أُخْبِرُكُمْ أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سُقِيتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمَرَاتٍ وَ أَنَا غَداً أُخْضَرُّ[۳] وَ بَعْدَ غَدٍ أَمُوتُ قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَضْطَرِبُ

وَيَرْتَعِدُ مِثْلَ السَّعَفَةِ

۲۔حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعہ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔ حسن کہتے ہیں اس پیر مرد نے کہا۔ میں نے خانوادۂ رسالت سے ایک شخص کو دیکھا جن کی فضیلت لوگ بیان کرتے تھے اور میں نے اس سے بہتر کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا کہ وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے زمانے میں ۸۰ آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا۔ تم سب اس شخص (امام موسیٰ بن کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں دیکھ لو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں۔ نہ امیرالمومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے یہ امیرالمومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں دیکھو یہ بالکل صحیح و سالم ہیں اور آرام کے تمام سامان مہیا ہیں اب تم ان سے پوچھو راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ نہ تھی سوائے حضرت کے طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور شان عظمت پر نظر کرنے کے امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا۔ جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا۔ وہ ظاہر ہے لیکن تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کرکے زہر دیا گیا ہے میرا رنگ کل کو ہرا ہو جائے گا اور کل ہی میں مر جاؤں گا۔ میں نے سندی شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور بطخ کی طرح کانپ رہا تھا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام لَيْلَةَ قُبِضَ فِيهَا بِشَرَابٍ فَقَالَ : يَا أَبَتِ اشْرَبْ هٰذَا فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا وَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

۳۔جس رات کو حضرت علی بن الحسینؑ کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَدْ عَرَفَ قَاتِلَهُ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَ الْمَوْضِعَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَقَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاحَ الْإِوَزِّ فِي الدَّارِ : «صَوَائِحُ تَتْبَعُهَا نَوَائِحُ» وَ قَوْلُ أُمِّ كُلْثُومٍ : لَوْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَ أَمَرْتَ غَيْرَكَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَأَبَى عَلَيْهَا وَ كَثُرَ دُخُولُهُ وَ خُرُوجُهُ

تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِلا سِلاحٍ وَ قَدْ عَرَفَ عليه السلام أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ قاتِلَهُ بِالسَّيْفِ كانَ هٰذا مِمّا لَمْ يَجُزْ تَعَرُّضُهُ ؛ فَقالَ: ذٰلِكَ كانَ وَلٰكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِتَمْضِيَ مَقاديرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کیے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں ان کی چیخ و پکار بھی سُنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور اُم کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے۔ کسی کو حکم دیجیے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بجا لانا ہی بہتر تھا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسىٰ عليه السلام قالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ غَضِبَ عَلَى الشِّيعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْهُمْ ؛ فَوَقَيْتُهُمْ وَاللهِ بِنَفْسِي .

۵۔ امام موسیٰ کاظم ؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ مُسافِرٍ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام قالَ لَهُ : يا مُسافِرُ هٰذِهِ الْقَناةُ فِيها حِيتانٌ ؟ قالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِداكَ ، فَقالَ : إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْبارِحَةَ وَهُوَ يَقُولُ : يا عَلِيُّ ما عِنْدَنا خَيْرٌ لَكَ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریز میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ صلعم کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علیؑ جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عائِذٍ ،عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَأَوْصانِي بِأَشْياءَ فِي غُسْلِهِ وَفِي كَفْنِهِ وَ فِي دُخُولِهِ قَبْرَهُ، فَقُلْتُ : يا أَباهُ وَاللهِ ما رَأَيْتُكَ مُنْذُ اشْتَكَيْتَ أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ ، ما رَأَيْتُ

عليك أثر الموت ، فقال : يا بُنيّ ! أما سمعت عليّ بن الحسين عليه السلام يُنادي من وراء الجدار: يا محمّد؟ تعالَ ، عجّل؟ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل و کفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی۔ میں نے کہا بابا جان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے۔ میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پس دیوار سے فرما رہے ہیں۔ اے محمد آنے میں جلدی کرو۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَميرَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : أَنْزَلَ اللهُ تَعالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام حَتّى كانَ [ما] بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ: النَّصْرَ أَوْ لِقاءَ اللهِ فَاخْتارَ لِقاءَ اللهِ تَعالَى .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آ گئے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الٰہی کو اختیار کیا۔

سینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان و ما یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(بابٌ) ۴۷

أَنَّ الْأَئِمَّةَ يَعْلَمُونَ عِلْمَ ما كانَ وَما يَكُونُ وَأَنَّهُ لا يَخْفى عَلَيْهِمُ الشَّيْءُ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْراهيمَ بْنِ إِسْحاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمّادٍ ، عَنْ سَيْفٍ التَّمّارِ قالَ : كُنّا مَعَ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام جَماعَةً مِنَ الشّيعَةِ فِي الْحِجْرِ فَقالَ : عَلَيْنا عَيْنٌ ، فَالْتَفَتْنا يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَلَمْ نَرَ أَحَداً فَقُلْنا : لَيْسَ عَلَيْنا عَيْنٌ فَقالَ : وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ الْبَنِيَّةِ ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسى وَ الْخِضْرِ لَأَخْبَرْتُهُما أَنّي أَعْلَمُ مِنْهُما وَ لَأَنْبَأْتُهُما بِما لَيْسَ فِي أَيْديهِما ، لِأَنَّ مُوسى وَالْخِضْرَ عليهما السلام أُعْطِيا عِلْمَ ما كانَ وَلَمْ يُعْطَيا عِلْمَ ما يَكُونُ وَما هُوَ كائِنٌ حَتّى تَقُومَ السّاعَةُ وَقَدْ وَرِثْناهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وِراثَةً.

۱۔ سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے داہنے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔ اگر میں موسیٰؑ اور خضرؑ کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ؛ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَىٰ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ سَمِعُوا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ، قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَىٰ أَنَّ ذٰلِكَ كَبُرَ عَلَىٰ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ: عَلِمْتُ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ ۱/۷۹

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے۔ پھر کچھ دیر سکوت کیا اور غور کیا اس پر کہ جو اس کو سنے گا اس پر شاق گزرے گا۔ فرمایا - یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

توضیح:- حضرت نے سکوت اس بنا پر کیا کہ سننے والے یہ سمجھیں گے کہ میں یا تو عالم الغیب ہوں یا نبی ہوں علم غیب خدا کے لئے مخصوص ہے اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی دوسرے گزشتہ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کنیز کو سزا دینا چاہتا تھا وہ بھاگ گئی اور مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئی یہ دونوں بیان متضاد ہیں اس توہم کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ ہے خواہ ماکان کے متعلق ہو یا مایکون کے، وہ قرآن مجید سے استنباط کیا ہوا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ قرآن کے متعلق خدائے عزوجل نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے اور ہر رطب و یابس اس کے اندر ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے ہر شے پر حاوی ہونے کے معنے یہ ہیں کہ علم ماکان ومایکون وعلم جنت و نار، سب ہی کچھ اس کے اندر ہے لیکن اس کا پتہ کیسے چلے۔ جب تک کوئی اس کا ثبوت دینے والا نہ ہو اور اس کے لئے صرف وہی شخص مصدق ہوگا جو پوری کتاب کا علم رکھتا ہو اور اس کے استنباط صحیح ہوں اور ایسا شخص سوائے معصوم دوسرا نہیں ہو سکتا اور جو استنباط صحیح کر سکتا ہے وہ ماکان ومایکون کو بتا سکتا ہے اور اگر کوئی بھی ایسا نہ ہو تو قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہ ہوگا یہ استنباطی قوت خدا کا عطیہ خاص ہے عام لوگوں کا اس سے تعلق نہیں یہ ایک نور ہے جس کی روشنی میں اسرار مخفیہ کو اس وقت معلوم کر لیا جاتا ہے جب معلوم کرنے والے کے دل میں خواہش

پیدا ہونہ کہ ہر وقت، یہی صورت رسولؐ خدا کے لئے بھی تھی کہ جب انھیں کسی امر غیب کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو بالہام ربانی اسے معلوم کر لیتے تھے یہی صورت آئمہؑ علیہم السلام کے لئے بھی تھی کنیز کے پتہ چلانے کی خواہش دل میں نہ تھی اگر ہوتی تو وہ ضرور معلوم کر لیتے۔ ایسے عالم کا ہر زمانے میں ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی رہے اب رہا یہ امر کہ عالم کتاب اللہ کا اسرار مخفیہ کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ آیات قرآنی سے پس پردہ امور کا استنباط کیونکر کرتا ہے اور کن حالات کے تحت ایسا ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کی تکلیف ہم کو نہیں دی گئی آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کو کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا اس پر وہ پلک جھپکتے شہر سبا سے تخت بلقیس اٹھا لائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن کیسے اٹھا لائے اس کے جاننے سے ہمارا تعلق نہیں۔ یہ علم انبیاؑ اوصیائے انبیاؑ کو کبھی بالاجمال حاصل ہوتا ہے کبھی بالتفصیل کبھی ان کی خواہش پر ملتا ہے کبھی بے خواہش حسب ضرورت، اسی لئے امام علیہ السلام نے گزشتہ احادیث میں فرمایا ہے کہ ہمارا علم بڑھتا گھٹتا رہتا ہے رسولؐ کو یہ دعا کرنے کا حکم تھا رب زدنی علماً بالذات، ہر شے کا علم عالم بالغیب خدا کو ہے اور انبیا و اوصیاء کو خدا سے ملتا ہے۔ حسب ضرورت شب قدر میں آئندہ سال کے تمام واقعات ان کو بتا دیئے جاتے ہیں پس امام کے کلام میں کوئی تناقض نہیں اور ابنائے روزگار اور سلاطین وقت کی شدید مخالفت کی بنا پر اپنی اس فضیلت خاصہ کو عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے اور بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے تاکہ کوئی دشمن نہ سنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ تھا صرف ان لوگوں سے بیان کرتے تھے جن پر پورا پورا اعتماد ہوتا تھا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ جَمَاعَةِ ابْنِ سَعْدٍ الْخَثْعَمِيِّ(٢) أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَفْرِضُ اللهُ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ وَ يَحْجُبُ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: لَا، اللهُ أَكْرَمُ وَأَرْحَمُ وَ أَرْأَفُ بِعِبَادِهِ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ ثُمَّ يَحْجُبَ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ صَبَاحاً وَمَسَاءً.

۳۔ مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں کیا خدا کسی خاص بندہ کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض کرتا ہے اور اس خاص بندہ سے آسمانی خبروں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا۔ واللہ وہ زیادہ کریم و رحیم ہے اور مہربان ہے اپنے بندوں پر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت تو بندوں پر فرض کرے اور صبح و شام کی آسمانی خبریں اس سے چھپائے رکھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ـ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَتَوَلَّوْنَا(٣) وَيَجْعَلُونَا أَئِمَّةً وَيَصِفُونَ أَنَّ طَاعَتَنَا مُفْتَرَضَةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ

وَيَخْصِمُونَ أَنْفُسَهُمْ بِضَعْفِ قُلُوبِهِمْ ، فَيَنْقُصُونَا حَقَّنَا وَيَعِيبُونَ ذٰلِكَ عَلىٰ مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ بُرْهَانَ حَقِّ مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِنَا، أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ افْتَرَضَ طَاعَةَ أَوْلِيَائِهِ عَلىٰ عِبَادِهِ، ثُمَّ يُخْفِي عَنْهُمْ أَخْبَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قِوَامُ دِينِهِمْ؟! فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَخُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتّىٰ قُتِلُوا وَغُلِبُوا؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ عَلىٰ سَبِيلِ الْاِخْتِيَارِ ثُمَّ أَجْرَاهُ . فَبِتَقَدُّمِ عِلْمٍ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام ، وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا وَلَوْ أَنَّهُمْ يَا حُمْرَانُ ! حَيْثُ نَزَلَ بِهِمْ مَا نَزَلَ مِنْ أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِظْهَارِ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ سَأَلُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فِي طَلَبِ إِزَالَةِ مُلْكِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابِ مُلْكِهِمْ إِذاً لَأَجَابَهُمْ وَدَفَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ ، ثُمَّ كَانَ انْقِضَاءُ مُدَّةِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابُ مُلْكِهِمْ أَسْرَعَ مِنْ سِلْكٍ مَنْظُومٍ انْقَطَعَ فَتَبَدَّدَ ، وَمَا كَانَ ذٰلِكَ الَّذِي أَصَابَهُمْ يَا حُمْرَانُ لِذَنْبٍ اقْتَرَفُوهُ، (۲) وَلَا لِعُقُوبَةِ مَعْصِيَةٍ خَالَفُوا اللهَ فِيهَا، وَلٰكِنْ لِمَنَازِلَ وَكَرَامَةٍ مِنَ اللهِ أَرَادَ أَنْ يَبْلُغُوهَا ، فَلَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ فِيهِمْ.

۴۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا جبکہ ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں اور ہمیں امام جانتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اپنے اوپر اطاعت رسول کی طرح فرض جانتے ہیں اور پھر اپنی دلیلوں کو ہماری امامت کے متعلق توڑ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے جھگڑا کرتے ہیں ہمارے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اس پر جس کو اللہ نے ہمارے حق معرفت کی دلیل عطا کی ہے اور ہمارے امر کو اس نے تسلیم کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے فرض کیا ہے اپنے اولیاء کی اطاعت کو اپنے بندوں پر۔ اس کے بعد کیسے ممکن ہے کہ وہ اخبار سموات و ارض کو اپنے اولیاء سے مخفی رکھے اور قطع کر دے ان سے موادِ علم کو وہ علم جس پر قیام دین منحصر ہے حمران نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے یہ بتائیے ایسے لوگوں سے امر دین میں کیسے کام لیا۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے جنگ میں ان کا نکلنے اور قائم رہنے کی کیا صورت ہوئی اور شیطانی لشکر نے ان کو قتل کرنے اور فتح پانے میں کیا مصیبت نازل کی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ امر مقدر کیا تھا وہ ان پر بسبیل اختیار جاری ہوا رسول اللہ کی طرف سے ان کو اس کا علم حاصل ہو چکا تھا بسر کی ان کے ساتھ علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ نے اس علم کے ساتھ جو رسول اللہ سے ملا تھا ساکت ہوا، جو ساکت ہوا اے حمران جب یہ مصیبت ان پر نازل ہوئی اور شیاطین صفت لوگوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اس بلا کو ان سے

دور کرے، اور الحاح وزاری کی۔ ان طواغیت کے دور کرنے اور ان کی حکومت کو ہٹانے کے لئے۔ خدا نے دعا قبول کی اور ان سرکشوں کو ان سے دور کیا۔ ان طواغیت کی یہ حکومت ایسی جلدی گئی جیسے موتیوں کی لڑی ٹوٹ جائے۔ ان کا سلسلہ منقطع ہوا اور ان میں تفرقہ پیدا ہوا اے حمران! یہ مصیبت ان پر اس لئے نہیں آئی تھی کہ انھوں نے گناہ کیا تھا یا اللہ کی مخالفت کی تھی بلکہ بے استحقاق خدا کی طرف سے دی ہوئی منازل کرامت تک پہنچنے کی سزا۔ میں اے حمران تم ان کے راستہ نہ چلنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام بِمِنًى عَنْ خَمْسِمِائَةِ حَرْفٍ مِنَ الْكَلَامِ فَأَقْبَلْتُ أَقُولُ: يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَيَقُولُ: قُلْ كَذَا وَكَذَا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الْحَلَالُ وَ هٰذَا الْحَرَامُ ، أَعْلَمُ أَنَّكَ صَاحِبُهُ وَ أَنَّكَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهِ وَهٰذَا هُوَالْكَلَامُ ؟، فَقَالَ لِي : وَيْكَ يَاهِشَامُ [لا] يَحْتَجُّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ بِحُجَّةٍ لَايَكُونُ عِنْدَهُ كُلُّ مَايَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ .

٥۔ ہشام بن الحکم کہتے ہیں میں نے مقام منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کئے اس طرح کہ میں کہتا جاتا تھا کہ لوگ اس اس طرح کہتے ہیں اور حضرت فرماتے ہیں تم ایسا ایسا کہو، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس کے متعلق تو جانتا تھا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ لیکن آج علم کلام کے متعلق معلوم ہوا۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہو سکتی، جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسا نہ ہو جو بندوں کی احتیاج کو پورا کر سکے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَا وَاللهِ لَايَكُونُ عَالِمٌ[۲] جَاهِلاً أَبَداً ، عَالِماً بِشَيْءٍ جَاهِلاً بِشَيْءٍ ، ثُمَّ قَالَ : اللهُ أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ يَحْجُبُ عَنْهُ عِلْمَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَايَحْجُبُ ذٰلِكَ عَنْهُ .

٦۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی امت میں بالکل جاہل تو کوئی نہیں ہوتا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کچھ جانتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ خدا کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ ایک بندہ کی اطاعت فرض تو کر دے اور آسمان و زمین کا علم اس سے چھپا لے۔ وہ اس سے نہیں چھپاتا۔

اڑتالیسواں باب

خدا نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ جو علم تم کو دیا گیا ہے وہ علیؑ کو بھی سکھاؤ وہ شریک علم رسولؐ ہیں

(بَابُ) ۴۸

اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعَلِّمْ نَبِيَّهُ عِلْماً اِلَّا اَمَرَهُ اَنْ يُعَلِّمَهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ وَاَنَّهُ كَانَ شَرِيكَهُ فِي الْعِلْمِ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِحْدَاهُمَا وَ كَسَرَ الْاُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَكَلَ نِصْفاً وَ أَطْعَمَ عَلِيّاً عليه السلام نِصْفاً ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا أَخِي هَلْ تَدْرِي مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : أَمَّا الْأُولَى فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَأَمَّا الْاُخْرَى فَالْعِلْمُ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ كَانَ ، يَكُونُ شَرِيكَهُ فِيهِ ؟ قَالَ : لَمْ يُعَلِّمِ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عِلْماً إِلَّا وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ صلعم نے ان میں سے ایک کھایا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کیے آدھا خود کھایا اور آدھا علیؑ کو کھلایا اور فرمایا۔ اے بھائی تم جانتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے حضرت علیؑ نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پہلا نبوت کا تھا تمہارا اس میں حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ میں (راوی) نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے امام نے فرمایا۔ خدا نے جو علم محمدؐ کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو بھی تعلیم دیں۔

٢ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُمَا فَأَكَلَ وَاحِدَةً وَكَسَرَ الْاُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيّاً عليه السلام نِصْفَهَا فَأَكَلَهَا ؛ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَمَّا الرُّمَّانَةُ الْأُولَى الَّتِي أَكَلْتُهَا فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا شَيْءٌ وَأَمَّا الْاُخْرَى فَهُوَ الْعِلْمُ فَأَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس دو انار جنّت کے لائے اور وہ دونوں حضرت کو دیئے آپؐ نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا حضرت علیؑ کو دیا جو انھوں نے کھالیا۔ فرمایا۔ اے علیؑ پہلا انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی جس میں تمہارا کوئی حصّہ نہیں، دوسرا علم تھا جس میں تم میرے شریک ہو۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ : مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ اللَّتَانِ فِي يَدِكَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا هٰذِهِ فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ ، وَأَمَّا هٰذِهِ فَالْعِلْمُ ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله نِصْفَهَا ثُمَّ قَالَ : أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ وَأَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ ، قَالَ : فَلَمْ يَعْلَمْ وَاللهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ .

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خدا کے پاس جنّت سے دو انار لائے حضرت علیؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا۔ آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے ہیں۔ فرمایا یہ ایک نبوت ہے جس میں تمہارا حصہ نہیں۔ دوسرا علم ہے اس کے بعد آپ نے دو ٹکڑے کئے۔ آدھا علیؑ کو دیا۔ آدھا خود کھالیا۔ فرمایا اس میں تم میرے شریک ہو اور میں تمہارا۔ پھر امام علیہم السلام نے فرمایا کہ جو چیز بھی خدا نے رسولؐ کو تعلیم دی وہ انھوں نے علیؑ کو دی۔ پھر یہ علم ہماری طرف آیا۔

انچاسواں باب

جہات علوم آئمہ علیہم السلام

(بَابُ) ۴۹

جِهَاتِ عُلُومِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ السَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ : مَاضٍ وَغَابِرٍ وَحَادِثٍ فَأَمَّا الْمَاضِي فَمُفَسَّرٌ وَأَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُورٌ[2] وَأَمَّا الْحَادِثُ فَقَذْفٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ[3] وَهُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا .

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے اوّل زمانہ ماضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے) دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روزمرہ کی تبدیلیوں کے متعلق شب قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتہ کی آواز کانوں میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : [قَالَ] قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمِ عَالِمِكُمْ ؟ قَالَ : وِرَاثَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُقْذَفُ فِي قُلُوبِكُمْ وَيُنْكَتُ فِي آذَانِكُمْ(١) ؟ قَالَ : أَوْذَاكَ(٢).

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا مجھے عالم کے علم کی خبر دیجئے کہ وہ کیسے حاصل ہوتا ہے فرمایا وراثت رسولؐ اور علیؑ ہے میں نے کہا ہم تو آپس میں یہ بیان کرتے ہیں کہ علم آپ لوگوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے اور کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے فرمایا ہاں ایسا بھی ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : رُوِّينَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ عِلْمَنَا غَابِرٌ وَمَزْبُورٌ وَنَكْتٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ، فَقَالَ: أَمَّا الْغَابِرُ فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ عِلْمِنَا وَأَمَّا الْمَزْبُورُ فَمَا يَأْتِينَا وَأَمَّا النَّكْتُ فِي الْقُلُوبِ فَإِلْهَامٌ وَأَمَّا النَّقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ فَأَمْرُ الْمَلَكِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہمارا علم غابر ہے مزبور ہے اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے اور کانوں سے سنا ہوا ہے۔ غابر وہ ہے جس کا تعلق ہمارے پہلے علم سے ہے اور مزبور وہ ہے جو ہمارے بعد میں آتا ہے الہام ہمارے قلوب کو ہوتا ہے اور فرشتہ کی آواز کان میں آتی ہے۔

پچاسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہر شیعہ کو اس کے پوشیدہ نفع و نقصان سے آگاہ کرتے ہیں

باب ٥٠

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَوْ سُتِرَ عَلَيْهِمْ لَأَخْبَرُوا كُلَّ امْرِىءٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَوْ كَانَ لِأَلْسِنَتِكُمْ أَوْكِيَةٌ (۲) لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی تو ہر شیعہ کو ہم اس کے نفع و نقصان کی خبر دے دیتے۔

۲ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابَ عَلِيٍّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عِلْمِهِمْ بِمَنَايَاهُمْ وَبَلَايَاهُمْ ؟ قَالَ : فَأَجَابَنِي ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : مِمَّنْ ذٰلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ ؟ ! فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ : ذٰلِكَ بَابٌ أُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! إِنَّ اُولٰئِكَ كَانَتْ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ .

۲۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب علی (حجر بن عدی و رشید ہجری وغیرہ) کو باوجودیکہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے ان کو وہ مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت نے غضبناک لہجے میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و حجاج وغیرہ) میں نے کہا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں نہیں آگاہ کرتے، فرمایا علیؑ کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین بن علی علیہ السلام نے تھوڑا سا اسے کھولا۔ اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی زبانوں پر مہر تھی (یعنی وہ افشائے راز نہیں کرتے تھے) اسی لئے امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

اکیاونواں باب

امر دین کی تفویض رسول اللہ صلعم اور آئمہ علیہم السلام کو

(بَابُ) ۵۱

التَّفْوِيضِ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلَىٰ مَحَبَّتِهِ فَقَالَ : «وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ» [قَالَ :] ثُمَّ قَالَ : وَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ فَوَّضَ إِلَىٰ عَلِيٍّ وَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النَّاسُ فَوَاللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وَأَنْ تَصْمُتُوا إِذَا صَمَتْنَا وَنَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مَا جَعَلَ اللهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلَافِ أَمْرِنَا .

القلم ۶۸/۴ — سورہ حشر ۵۹/۷ — نساء ۸۰/۴

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسول کی اور فرمایا سورۂ نون میں ۔ اے رسول بے شک تم خلق عظیم پر فائز ہو ، پھر امر دین ان کے سپرد کیا ۔ اور فرمایا ۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو ، خدا فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی ، پھر فرمایا ، رسول نے امر دین اپنے بعد علیؑ کے سپرد کیا اور ان کو امین بنایا ۔ پس تم نے ان کو مان لیا ۔ لیکن اور لوگوں نے انکار کیا ، ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی چپ رہو ۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں ، خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی ۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَشْيَمَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِهَا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَ [بِهِ] الْأَوَّلَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ حَتَّىٰ كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : تَرَكْتُ أَبَا قَتَادَةَ بِالشَّامِ لَا يُخْطِئُ فِي الْوَاوِ وَ شِبْهِهِ وَ جِئْتُ إِلَىٰ هٰذَا ، يُخْطِئُ هٰذَا الْخَطَاءَ كُلَّهُ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَنِي وَ أَخْبَرَ صَاحِبِي ، فَسَكَنَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ تَقِيَّةٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : يَا ابْنَ أَشْيَمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَىٰ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَفَوَّضَ إِلَىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا فَوَّضَ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا .

ص ۳۸/۳۹

۲۔ ابن اشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت

کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا۔ اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے دوسرا جواب دیا ——————— ۔ مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گویا کسی نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے اپنے دل میں کہا میں نے شام میں ابوقتادہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہیں کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ از روئے تقیہ جواب دیئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابن اشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہے کو کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اسے بغیر حساب روکے رہو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسولؐ کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسولؐ دے (بلے چون وچرا) اسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ پس جس طرح (امر دین میں حکومت مطلقہ) رسولؐ کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرارَةَ ، قالَ : سَمِعْتُ أَباجَعْفَرٍ وَأَباعَبْدِاللهِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ يَقُولانِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلىٰ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الآيَةَ : «ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

٣۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔ رسولؐ جو کچھ تم کو دیں لے لو۔ اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحابِ قَيْسٍ الْماصِرِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمّا أَكْمَلَ لَهُ الأَدَبَ قالَ : «إِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ الدِّينِ وَالأُمَّةِ لِيَسُوسَ عِبادَهُ ، فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ : «ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كانَ مُسَدَّداً مُوَفَّقاً مُؤَيَّداً بِرُوحِ الْقُدُسِ ، لايَزِلُّ وَلايُخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمّا يَسُوسُ بِهِ الْخَلْقَ ، فَتَأَدَّبَ بِآدابِ اللهِ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، عَشْرَ رَكَعاتٍ ، فَأَضافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَإِلَى الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصارَتْ عَدِيلَ الْفَرِيضَةِ لايَجُوزُ تَرْكُهُنَّ إِلّا فِي سَفَرٍ وَأَفْرَدَ الرَّكْعَةَ فِي الْمَغْرِبِ فَتَرَكَها قائِمَةً فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَأَجازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فَصارَتِ الْفَرِيضَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ النَّوافِلَ

أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ رَكْعَةً مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَالْفَرِيضَةُ وَالنّافِلَةُ إِحْدىٰ وَخَمْسُونَ رَكْعَةً مِنْها رَكْعَتانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جالِساً تُعَدُّ بِرَكْعَةٍ مَكانَ الْوِتْرِ وَ فَرَضَ اللهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضانَ وَسَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْمَ شَعْبانَ وَ ثَلاثَةَ أَيّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنِها وَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرابٍ فَأَجازَ اللهُ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَعافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْياءَ وَكَرِهَها وَلَمْ يَنْهَ عَنْها نَهْيَ حَرامٍ إِنَّما نَهىٰ عَنْها نَهْيَ إِعافَةٍ وَ كَراهَةٍ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيها فَصارَ الْأَخْذُ بِرُخَصِهِ واجِباً عَلَى الْعِبادِ كَوُجُوبِ ما يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَعَزائِمِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيما نَهاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرامٍ وَ لا فِيما أَمَرَ بِهِ أَمْرَ فَرْضٍ لازِمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُما إِلىٰ ما فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، بَلْ أَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ إِلْزاماً واجِباً ، لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِلْمُسافِرِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَخِّصَ [شَيْئاً] ما لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَوافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَهْيُهُ نَهْيَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ وَجَبَ عَلَى الْعِبادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالتَّسْلِيمِ لِلّٰهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے ایک صحابی قیس بن عامر سے فرمایا کہ خدا نے ادب سکھایا اپنے نبی کو اور بہت اچھا ادب سکھایا۔ پس جب ادب میں کمال حاصل ہوا تو فرمایا بے شک تم خلقِ عظیم پر ہو پھر امر دین اور اُمت کو حضرت کے سپرد کیا تاکہ وہ خدا کے بندوں پر حکومت کریں۔ پس خدا نے فرمایا جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو بے شک رسولؐ اللہ راست پر تھے توفیق دیئے ہوئے تھے اور ان میں روح القدس کی تائید حاصل تھی سیاست خلق و ہدایت مخلوق کے متعلق نہ ان سے کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ کوئی خطا پس حضرت نے لوگوں کو آدابِ الٰہی کی تعلیم دی۔ پھر خدا نے فرض کیں نماز کی دو دو رکعت (پانچ وقت میں) کل دس رکعت، رسول اللہ نے دو رکعتوں کے ساتھ دو دو رکعتوں کا اور اضافہ کیا اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت جو فریضہ کی مثل قرار پائیں جن کا ترک کرنا جائز نہیں سوائے سفر کے اور مغرب کی نماز میں جو ایک رکعت کا اضافہ ہوا تھا سفر میں وہ باقی رہا۔ اس صورت میں سترہ رکعتیں فرض ہوئیں پھر رسول اللہ نے سنتیں قرار دیں ۳۴ رکعتیں یعنی فرض رکعتوں سے دوگنی، خدا نے ان کو اس کی اجازت دی، فریضہ و نافلہ مل کر ۵۱ رکعتیں ہوگئیں ان میں سے دو رکعت بعد نماز عشا بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ بجائے نماز وتر اور فرض کیا اللہ نے ماہ رمضان کے روزوں کو اور رسول اللہ نے سنت قرار دیا ماہ شعبان کے روزوں کو اور تین دن ہر ماہ میں (یعنی بقیہ دس ماہ میں) اس طرح سنت روزے فرض سے دو حصے زیادہ ہو گئے۔ پھر خدا نے اس کی اجازت دی، پھر خدا نے حرام کیا شراب کو اور رسول اللہ نے حرام کیا ہر نشہ دینے والی چیز کو خدا نے اس

کو منظور کیا بعض چیزوں کو رسول اللہ نے مکروہ قرار دیا۔ لیکن یہ نہی ایسی نہیں جیسی حرام کے لئے۔ نہی ہے مگر وہ نہی از روئے ناخوشی و کراہت ہے بعض چیزوں کی رسول اللہ نے اجازت دی ہے تو ان کا بجا لانا بندوں پر اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہو اور نہیں اجازت دی رسول اللہ نے اس کے کرنے کی جس سے روکا ہے نہی حرام کی طرح، اسی طرح جس کا حکم دیا ہے فرض لازم کی طرح اس کے خلاف کرنے کی، پس پینے کی بہت سی نشہ آور چیزیں ہیں جن سے نہی حرام کی رسولؐ اللہ نے روکا ہے اور کسی کو اس کے بجالانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح حضرت نے نہیں اجازت دی ان دو رکعتوں کے کم کرنے کی جن کو اللہ کی فرض کی ہوئی رکعتوں کے ساتھ ملا دیا ہے بلکہ ان کو واجب قرار دے دیا ہے کسی کو ان کے کم کرنے کا حق نہیں سوائے مسافر کے کوئی مجاز نہیں اس امر کا کہ جس کی اجازت رسول اللہ نے نہیں دی اس کو بجا لائے پس رسول اللہ کا حکم خدا کے حکم کی طرح، اور ان کی نہی، نہی خدا کی مثل ہے ہر حکم و نہی رسولؐ کو اسی طرح قبول کر لینا چاہیئے جیسے خدا کے امر و نہی کو۔

٥ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولَانِ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ، ثُمَّ تَلَاهٰذِهِ الْآيَةَ «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا». حشر ۵۹/۷

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے سنا کہ امر خلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی رسولؐ جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے روکیں اس سے باز رہو۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَدَّبَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى مَا أَرَادَ، قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ»[1] فَفَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا»، وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَلَمْ يَقْسِمْ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَطْعَمَهُ السُّدُسَ فَأَجَازَاللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذٰلِكَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ». ص ۳۹/

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب نشائے

الہٰی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلقِ عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کرکے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کی تقسیم قرار دی اور اس میں جد کے لیے کوئی حصہ قرار نہ پایا۔ رسول اللہ نے اس کے لئے چھٹا حصہ معیّن کیا۔ خدا نے اسے منظور کیا۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے یہ ہماری عطا ہے چاہے کسی کو دے ڈالو یا روک لو۔ تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی حضرت سلیمان کی طرح آنحضرت کو امرِ دین میں مختارِ کل بنا دیا گیا تھا۔

٧ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ النَّبِيذَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جَاءَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَعْصِيهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتلِ نفس کی دیت قرار دی اور جَو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے سوال کیا جو چیز قرآن میں نہ تھی کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي نَوَادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَا وَاللهِ مَا فَوَّضَ اللهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ، قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: «إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللهُ» نساء ۴/۱۰۵
وَ هِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے سپرد امرِ دین کو نہیں کیا سوائے رسولؐ اور آئمہ کے اور فرمایا ہے ہم نے سچی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو۔ یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ حَتَّى قَوَّمَهُ عَلَى مَا أَرَادَ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا فَوَّضَ اللهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے رسولؐ کو مکارم اخلاق سے آراستہ کیا۔ جب درجۂ کمال تک پہنچے تو امر دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسولؐ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو پس جو کچھ رسولؐ کو سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ صَنْدَلٍ الْخَيَّاطِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالَ: أَعْطَىٰ سُلَيْمَانَ مُلْكاً عَظِيماً ثُمَّ جَرَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَكَانَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ مَا شَاءَ مَنْ شَاءَ وَيَمْنَعَ مَنْ شَاءَ وَأَعْطَاهُ [اللهُ] أَفْضَلَ مِمَّا أَعْطَىٰ سُلَيْمَانَ لِقَوْلِهِ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۱۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ہٰذا عطاؤنا الخ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا خدا نے سلیمان کے متعلق فرمایا ہٰذا عطاؤنا الخ اور خدا نے ان کو ملک عظیم دیا۔ پھر اس آیت کا حکم جاری ہوا رسول اللہ کے لئے پس حضرت کو اختیار تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں ان کو سلیمان سے زیادہ دیا گیا۔

باونواں باب

آئمہ علیہم السلام سابقین میں کس سے مشابہ ہیں ان میں نبوت ماننا ممنوع ہے

(بَابُ) ۵۲

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ بِمَنْ يُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضَىٰ وَكَرَاهِيَةِ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنُّبُوَّةِ

١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا مَوْضِعُ الْعُلَمَاءِ ؟ قَالَ : مِثْلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ وَ صَاحِبِ مُوسَىٰ عليهم السلام

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ علماء یعنی اوصیاء خاتم الانبیاء کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو ذوالقرنین اور وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰؑ کا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : قَالَ

أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إنّمَا الوقوفُ عَلَيْنا فِي الحَلالِ وَالحَرامِ فَأمّا النُّبُوَّةُ فَلا.[1]

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے واجب ہے مخلوق پر کہ امر حلال وحرام ہم سے معلوم کریں آئمہ ضلالت کی طرف نہ جائیں۔ لیکن نبوت ہم میں نہیں ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الأشْعَرِيُّ ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ البَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرانَ الحَلَبِيِّ ، عَنْ أيُّوبَ بْنِ الحُرِّ قالَ: سَمِعْتُ أبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ خَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ النَّبِيِّينَ فَلا نَبِيَّ بَعْدَهُ أبَداً وَخَتَمَ بِكِتابِكُمُ الكُتُبَ فَلا كِتابَ بَعْدَهُ أبَداً وَأنْزَلَ فِيهِ تِبْيانَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلْقَكُمْ وَخَلْقَ السَّماواتِ وَالأرْضِ وَنَبَأَ ما قَبْلَكُمْ وَ فَصْلَ ما بَيْنَكُمْ وَخَبَرَ ما بَعْدَكُمْ وَأمْرَ الجَنَّةِ وَالنّارِ وَما أنْتُمْ صائِرُونَ إلَيْهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ختم کیا تمہارے نبی پر نبیوں کو، پس ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تمہاری کتاب پر اپنی کتابوں کو ختم کیا۔ پس اس کے بعد کوئی کتاب نہ آئے گی اور اس کتاب میں ہر شے کو بیان کر دیا ہے اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور آگاہ کیا پہلے واقعات پر اور فیصلے کیے تمہارے درمیان جو نزاعات تھے اور خبر دی تم کو بعد والے واقعات سے اور حکم کیا جنت و نار کا اور اس چیز کا جس کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسى ، عَنِ الحُسَيْنِ بْنِ المُخْتارِ ، عَنِ الحارِثِ بْنِ المُغِيرَةِ قالَ : قالَ أبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إنَّ عَلِيّاً عليه السلام كانَ مُحَدَّثاً فَقُلْتُ : فَتَقُولُ : نَبِيٌّ ؟ قالَ : فَحَرَّكَ بِيَدِهِ هكَذا[2] ثُمَّ قالَ : أوْ كَصاحِبِ سُلَيْمانَ أوْ كَصاحِبِ مُوسى أوْ كَذِي القَرْنَيْنِ أوَ ما بَلَغَكُمْ أنَّهُ عليه السلام قالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ ؟ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علی علیہ السلام محدث تھے (فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا) میں نے کہا تو کیا نبی تھے حضرت نے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی (یعنی اشارہ کیا کہ نہیں) پھر فرمایا وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰ کی طرح تھے یا مثل ذوالقرنین کے۔ کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میں تم میں اس کی مثل ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعاوِيَةَ ، عَنْ أبِي جَعْفَرٍ وَ أبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قالَ : قُلْتُ لَهُ : ما مَنْزِلَتُكُمْ وَ مَنْ تُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضى ؟ قالَ : صاحِبُ مُوسى وَذُو القَرْنَيْنِ كانا عالِمَيْنِ وَلَمْ يَكُونا نَبِيَّيْنِ .

۵۔ امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے مروی ہے میں نے پوچھا آپ کی منزلت کیا ہے اور سابقین میں آپ کس سے مشابہ ہیں۔ فرمایا صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے وہ دونوں عالم تھے نبی نہ تھے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلِهَةٌ ، يَتْلُونَ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا قُرْآناً : «وَ هُوَالَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ»[۳] فَقَالَ : يَاسَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ ، مَا هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِي وَلَا عَلَىٰ دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَ إِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: قُلْتُ : وَعِنْدَنَا قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يَقْرَؤُونَ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ قُرْآناً «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ»[۴] فَقَالَ : يَاسَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ مَا هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِي وَلَا عَلَىٰ دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ، قَالَ : قُلْتُ: فَمَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ ، نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللهِ ، نَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ، أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بِطَاعَتِنَا وَنَهَىٰ عَنْ مَعْصِيَتِنَا ، نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَىٰ مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ.

الزخرف ۸۳/۸۴

مومنون ۲۳/۵۱

٦۔ سدیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگ قابل عبادت ہیں اور قرآن کی یہ آیت ثبوت میں پیش کرتے ہیں، وہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی حضرت نے فرمایا اے سدیر! میرا کان، میری آنکھ، میری جلد، میرا بدن، میرا گوشت اور میرا خون اور میرے بال ان لوگوں سے بری ہیں اور اللہ بھی ان سے بری ہے خدا کی قسم یہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آباو اجداد کے، خدا روز قیامت مجھ کو اور ان لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان پر غضبناک ہوگا۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ رسولؐ ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس آیہ قرآنی سے۔ اے رسولو! کھاؤ پاک رزق اور نیک عمل کرو۔ جو تم کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ فرمایا اے سدیر! میرا کان میری آنکھ، میرے بال اور میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ بھی بری ہیں وہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آباو اجداد کے۔ واللہ مجھے اور ان کو خدا روز قیامت ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان سے ناراض ہے میں نے کہا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ہم علم الٰہی کے خزینہ دار ہیں، ہم امر الٰہی کے ترجمان ہیں، ہم معصوم ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے روکا ہے ہم اللہ کی حجت بالغہ ہیں آسمان میں اور روئے زمین پر۔

٧ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَحْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا مَا خَلَا ذٰلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ آئمہ علیہم السلام رسول اللہؐ جیسے ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں ان کے لئے اتنی عورتیں حلال نہیں جتنی نبی کے لئے ہیں اس کے علاوہ جتنی فضیلتیں اور خصوصیتیں آنحضرت صلعم کو دی گئی ہیں سب میں آئمہ علیہم السلام رسول اللہ صلعم کے ساتھ شریک ہیں۔

ترپنواں باب

آئمہ علیہم السّلام مُحدّث و مُفہّم ھیں

(بَابُ) ۵۳

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ مُفَهَّمُونَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى زُرَارَةَ أَنْ يُعْلِمَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے زرارہ کو بھیجا کہ وہ حکم بن عتیبہ کو یہ تعلیم دے کہ اوصیائے محمد علیہم السلام محدّث ہیں یعنی فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَوْماً فَقَالَ : يَا حَكَمُ هَلْ تَدْرِي الْآيَةَ الَّتِي كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَعْرِفُ قَاتِلَهُ بِهَا وَيَعْرِفُ بِهَا الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَقَعْتُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، أَعْلَمُ بِذٰلِكَ تِلْكَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ لَا أَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ قُلْتُ : الْآيَةُ تُخْبِرُنِي بِهَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: هُوَ وَاللهِ قَوْلُ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ : «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ ، كَانَ أَخَا عَلِيٍّ لِأُمِّهِ سُبْحَانَ اللهِ ! مُحَدَّثاً ؟؟ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذٰلِكَ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ إِنَّ ابْنَ أُمِّكَ

بَعْدُ قَدْ كَانَ يَعْرِفُ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ سَكَتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : هِيَ الَّتِي هَلَكَ فِيهَا أَبُو الْخَطَّابِ[۲] فَلَمْ يَدْرِ مَا تَأْوِيلُ الْمُحَدَّثِ وَالنَّبِيِّ .

۲۔ حکم بن عتیبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے حکم! کیا تو وہ آیت جانتا ہے جس سے حضرت علیؑ اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور ان بڑے بڑے امور کو بھی جو لوگوں کے لئے حادث ہوتے ہیں حکم کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج مجھے علی بن الحسینؑ کے علم سے فیض حاصل ہوگا اور میں امور عظام سے واقف ہوں گا پس میں نے کہا میں اس آیت کو نہیں جانتا۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے میں نے کہا یا بن رسول اللہؐ مجھے اس آیت کے متعلق آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ہم نے تم سے پہلے نہ کسی رسول کو بھیجا اور نہ نبی اور محدث کو اور علی بن ابی طالب محدث تھے ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ بن زید تھا اور وہ آپ کا ماں کی طرف سے سوتیلا بھائی تھا آپ سے کہا سبحان اللہ محدث تھے؟ گویا وہ اس کا منکر ہے پس امام محمد باقر علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بعد میں اس کو جانتا۔ جب حضرت نے یہ فرمایا تو وہ شخص ساکت ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا یہی وہ آیت جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ابوالخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی غالی ملعون) ہلاک ہوا۔ (وہ کہتا تھا آئمہ انبیاء ہیں جب اس نے سنا کہ وہ محدث ہیں تو نبی اور محدث میں فرق نہ کرسکا اور وہ اپنے پہلے قول سے عدول کرکے کہنے لگا۔ آئمہ معبود ہیں۔

آیۂ و ما ارسلنا من قبلک من رسول ا... ولا نبی ولا محدث" سے امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ کوئی رسول بغیر نبوت کے نہیں ہوتا اور نبی بغیر محدث ہوئے نہیں بنتا۔ یعنی فرشتہ اسے بتاتا ہے پس حضرت علیؑ اسی بناء پر اپنے قاتل کو بھی جانتے تھے اور امور عظیمہ کو بھی۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ عُلَمَاءُ صَادِقُونَ مُفَهَّمُونَ مُحَدَّثُونَ .

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ آئمہ علماء ہیں، صادق، مفہم اور محدث ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: ذُكِرَ الْمُحَدَّثُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: إِنَّهُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلا يَرَى الشَّخْصَ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَلَامُ الْمَلَكِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ كَلَامُ مَلَكٍ.

۴۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے محدث کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا وہ آواز کو سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔ راوی نے کہا۔ پھر وہ کیسے جانتا ہے کہ یہ کلام فرشتے کا ہے فرمایا اس کو ایسا سکینہ اور وقار حاصل ہے کہ وہ

جان لیتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کر رہا ہے۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسىٰ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً، فَخَرَجْتُ إِلَىٰ أَصْحَابِي فَقُلْتُ: جِئْتُكُمْ بِعَجِيبَةٍ، فَقَالُوا: وَمَاهِيَ؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام مُحَدَّثاً، فَقَالُوا: مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالُوا: مَاصَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ، فَقَالَ لِي: يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ، قُلْتُ: تَقُولُ: إِنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ ـ فَحَرَّكَ يَدَهُ هٰكَذَا: أَوْكَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسىٰ أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوَ مَابَلَغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ: وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

۵ ۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ محدث تھے۔ میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ محدث تھے انھوں نے کہا تجھے پوچھنا چاہیے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے۔ میں لوٹ کر آیا اور کہا۔ میں نے آپ کا قول اصحاب سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ نبی تھے آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتلایا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل وزیر سلیمانؑ، صاحب موسیٰؑ اور ذوالقرنین کی طرح، کیا تم نے حضرت علیؑ کا یہ قول نہیں سنا۔ میں ان کی مثل ہوں۔

چوّنواں باب

اُن ارواح کا ذکر جو آئمہ علیہم السلام میں ہوتی ھیں

(بَابُ) ۵۴

فِيهِ ذِكْرُ الْأَرْوَاحِ الَّتِي فِي الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَاجَابِرُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكُنْتُمْ أَزْوَاجاً ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَاأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» فَالسَّابِقُونَ هُمْ رُسُلُ اللهِ عليهم السلام وَخَاصَّةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ، جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ

فِيهِ عَرَفُوا الْأَشْيَاءَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَىٰ طَاعَةِ اللهِ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَرِهُوا مَعْصِيَتَهُ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ وَجَعَلَ فِي الْمُؤْمِنِينَ : أَصْحَابِ الْمَيْمَنَةِ رُوحَ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللهَ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَىٰ طَاعَةِ اللهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ.

۱۔ جابر جعفی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے جابر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو تین قسم کا جیسا کہ فرماتا ہے تم تین قسم کے جوڑے ہو۔ داہنی طرف والے کیا ہیں (داہنی طرف والے) (باعتبار منازل و مراتب) اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف (باعتبار درجات عذاب) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں اور وہی مقربان بارگاہ ایزدی ہیں اور سبقت کرنے والے وہ مرسلین ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اس کے مخصوص بندے ہیں خدا نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں اور تائید کی ہے ان کی روح القدس سے اس سے وہ اشیاء کی معرفت حاصل کرتے ہیں دوسرے ان کی تائید کی روح ایمان سے جس کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں، تیسرے ان کو روح قوت دی جس کی وجہ سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں چوتھے روح شہوت دی جس سے ان میں طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے کراہت کرتے ہیں، پانچویں ان کو روح مدرج دی جس سے وہ لوگوں سے ملتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور مومنین اور اصحاب میمنہ کو روح ایمان دی جس سے وہ خوف خدا کرتے ہیں اور روح قوت دی جس سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں اور روح شہوت دی جس سے ان کے دل میں طاعتِ خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور روح مدرج جس سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَىٰ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْمُنَخَّلِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالِمِ ، فَقَالَ لِي : يَا جَابِرُ ! إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ : رُوحَ الْقُدُسِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْحَيَاةِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ يَا جَابِرُ ! عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَىٰ مَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَابِرُ ! إِنَّ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٌ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْهُو وَلَا تَلْعَبُ.

۲۔ جابرؒ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم عالم (امام) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا،

اے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں، روح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح القوت، روح شہوت، روح القدس سے انھوں نے پہچانا۔ ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے نیچے تک ہیں آخر کی چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو ولعب سے دور رہتی ہے۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ هُوَ فِي بَيْتِهِ مُرْخًى عَلَيْهِ سِتْرُهُ، فَقَالَ: يَا مُفَضَّلُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْحَيَاةِ فَبِهِ دَبَّ وَ دَرَجَ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ نَهَضَ وَ جَاهَدَ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ أَكَلَ وَ شَرِبَ وَ أَتَى النِّسَاءَ مِنَ الْحَلَالِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ آمَنَ وَ عَدَلَ وَ رُوحَ الْقُدُسِ فَبِهِ حَمَلَ النُّبُوَّةَ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدُسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَ رُوحُ الْقُدُسِ لَا يَنَامُ وَلَا يَغْفُلُ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَزْهُو وَالْأَرْبَعَةُ الْأَرْوَاحِ تَنَامُ وَ تَغْفُلُ وَ تَزْهُو وَ تَلْهُو وَ رُوحُ الْقُدُسِ كَانَ يَرَى بِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے گھر میں ہوتے ہیں اور حجاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اے مفضل خدا نے نبی میں پانچ روحیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اٹھتا اور جہاد کرتا ہے روح شہوت جس سے کھاتا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے روح (یعنی علم و عمل امام بھی نبی جیسا ہے) روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ مائل دنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی ہیں غافل ہوتی ہیں کار دین ترک کرتی اور معاملات دنیا میں انہماک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے

پچپنواں باب

وہ روح جس سے اللہ اصلاح احوال آئمہ علیہم السلام کرتا ہے

(بَابُ) ۵۵

الرُّوحِ الَّتِي يُسَدِّدُاللهُ بِهَا الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ،

عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ الشوریٰ
اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : «وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ»[۲] /۵۲
قَالَ : خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يُخْبِرُهُ وَ يُسَدِّدُهُ وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا ۔ اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے ہے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسولؐ کے بعد وہ آئمہ کے ساتھ ہے ۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتٍ[۱] وَ أَنَا حَاضِرٌ ـ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ « وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا » فَقَالَ : مُنْذُ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ الرُّوحَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِنَّهُ لَفِينَا .

۲۔ اسباط بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے درآنحالیکہ میں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت کے متعلق سوال کیا " وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا " امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیائے نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہے گی جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی) وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے ۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : بنی اسرائیل
سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» /۸۵
قَالَ : خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَ هُوَ مِنَ الْمَلَكُوتِ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ " یسئلونک عن الروح " کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرئیل اور میکائیل سب سے عظیم ہے وہ رسول اللہ کے ساتھ تھی وہ آئمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی قوتوں میں سے ایک ہے ۔

۴۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ :خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَىٰ ، غَيْرِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ يُسَدِّدُهُمْ وَلَيْسَ كُلُّ مَا طُلِبَ وُجِدَ.

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آیہ یسئلونک عن الروح ، روح خدا کی ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے بڑی ہے سوائے حضرت رسول خداؐ کسی کے پاس نہیں رہی وہ آئمہ کے ساتھ ہے ان کی حالت کی اصلاح کرتی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ انسان جس امر کی خواہش رکھے اسے پا ہی لے۔

۵ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْعِلْمِ ، أَهُوَ عِلْمٌ يَتَعَلَّمُهُ الْعَالِمُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَمْ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ تَقْرَؤُونَهُ فَتَعْلَمُونَ مِنْهُ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ أَوْجَبُ ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ » ثُمَّ قَالَ : أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُ أَصْحَابُكُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ أَيُقِرُّونَ أَنَّهُ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي - جُعِلْتُ فِدَاكَ - مَا يَقُولُونَ ، فَقَالَ [لِي]: بَلَىٰ قَدْ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ حَتَّىٰ بَعَثَ اللهُ تَعَالَى الرُّوحَ الَّتِي ذُكِرَ فِي الْكِتَابِ ، فَلَمَّا أَوْحَاهَا إِلَيْهِ عَلَّمَ بِهَا الْعِلْمَ وَالْفَهْمَ وَهِيَ الرُّوحُ الَّتِي يُعْطِيهَا اللهُ تَعَالَىٰ مَنْ شَاءَ ، فَإِذَا أَعْطَاهَا عَبْداً عَلَّمَهُ الْفَهْمَ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا علم کے متعلق کہ کیا اس سے مراد یہی ہے کہ لوگوں کے منہ سے حاصل ہو یا اس کتاب سے جس کو پڑھتے ہیں فرمایا۔ اس کی شان اس سے بہت زیادہ بزرگ ہے اور زیادہ فرض ہے کیا یہ آیت نہیں پڑھی، وکذلک اوحینا الیک الخ پھر فرمایا تمہارے اصحاب ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایک حالت تھی کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں، وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یہاں تک کہ خدا نے اس روح کو بھیجا جس کا ذکر قرآن میں ہے پس اس کے وحی کرتے ہی آپ کو علم و فہم حاصل ہو گیا یہ عطیۂ الٰہی ہے جسے چاہے وہ عطا کرے اور جب کسی بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس کو فہم کی تعلیم دیتا ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّوحِ ، أَلَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ ـ فَكَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَى الرَّجُلِ ـ فَقَالَ لَهُ : لَقَدْ قُلْتَ عَظِيماً مِنَ الْقَوْلِ ، مَا أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّ الرُّوحَ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ : إِنَّكَ ضَالٌّ تَرْوِي عَنْ أَهْلِ الضَّلَالِ ، يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «أَتَى أَمْرُ اللهِ فَلَاتَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ» وَالرُّوحُ غَيْرُ الْمَلَائِكَةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

۶۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور روح کے متعلق سوال کیا۔ اس سے مراد جبرئیل نہیں؟ ۔فرمایا۔ جبرئیل تو ملائکہ سے ہیں اور روح جبرئیل کے علاوہ ہے یہ آپ نے مکرر فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ تو آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ روح غیر جبرئیل ہے حضرت نے فرمایا تو گمراہ ہے اہل ضلالت کا قول روایت کرتا ہے خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے خدا کا امر آگیا تم اس میں جلدی نہ کرو پاک و برتر ہے اللہ اس سے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ملائکہ نازل ہوتے ہیں روح کے ساتھ پس ملائکہ غیر روح ہیں اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

چھپنواں باب

امام اپنے سے پہلے امام کے علوم کو کب جانتا ہے

(بَابُ) ۵۶

وَقْتِ مَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ جَمِيعَ عِلْمِ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً السَّلَامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَتَى يَعْرِفُ الْأَخِيرُ مَا عِنْدَ الْأَوَّلِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام اپنے پہلے امام کے تمام علوم کو کب پاتا ہے فرمایا۔ اس کی زندگی کے آخری وقت میں۔

۲ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ وَ جَمَاعَةٍ مَعَهُ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَاعَبْدِاللهِ يَقُولُ : يَعْرِفُ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۲۔ راویوں نے بیان کیا کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام اس کی زندگی کے آخری لمحے میں اپنے سے پہلے امام کے علوم کو جانتا ہے۔

توضیح۔ یعنی جب امام رحلت فرمانے لگتا ہے تو وہ اپنے بعد پیدا ہونیوالے امام کو اسرار امامت تعلیم کرتا ہے

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي‌عَبْدِاللهِ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : اَلْإِمَامُ مَتَى يَعْرِفُ إِمَامَتَهُ وَيَنْتَهِي الْأَمْرُ إِلَيْهِ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ مِنْ حَيَاةِ الْأَوَّلِ .

۳۔ امام جعفرصادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ امام اسرار امامت کب جانتاہے اور امر امامت اس کی طرف کب منتہی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ پہلے امام کی زندگی کے آخر وقت۔

ستاونواں باب

سب امام علم و شجاعت و طاعت میں برابر ہیں

(بَابٌ) ۵۷

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ وَالطَّاعَةِ سَوَاءٌ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي‌عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ [اللهُ تَعَالَى] «الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ» قَالَ: الَّذِينَ آمَنُوا: النَّبِيُّ وَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ وَ ذُرِّيَّتُهُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَوْصِيَاءُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ ، أَلْحَقْنَا بِهِمْ وَلَمْ نَنْقُصْ ذُرِّيَّتَهُمُ الْحُجَّةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ فِي عَلِيٍّ وَ حُجَّتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَطَاعَتُهُمْ وَاحِدَةٌ . طور ۵۲/۲۱

۱۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کر دیا اور ان کے عمل سے کوئی شئے کم نہیں کی۔ (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں نبی اور امیرالمومنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اوصیا پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول لائے علیؑ کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : نَحْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ وَفِي الْعَطَايَا(۱) عَلَى قَدْرِ مَا نُؤْمَرُ.

۲۔فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم علم اور شجاعت میں سب برابر ہیں اور عطایا میں بقدر اس کے بجا لاتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہو۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَالْفَهْمِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرًى وَاحِداً ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ فَلَهُمَا فَضْلُهُمَا.

۳۔فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلعم اور علیؑ دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

اٹھاونواں باب

ہر امام اپنے بعد آنے والے امام کو پہچانتا ہے اور آیہ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا آئمہ کی شان میں ہے

(بَابُ) ٥٨

أَنَّ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » فِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَزَلَتْ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ

عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ الْعِجْلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ» قَالَ: إِيَّانَا نساء ۷/۵۸
عَنَىٰ ، أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسِّلَاحَ «وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ
تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ» الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً ، أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا، نساء ۷/۵۹
فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَىٰ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، كَذَا نَزَلَتْ
وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ ؟! إِنَّمَا قِيلَ ذٰلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ
الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ».

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنی پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم اور ہتھیار جو امانت الٰہیہ ہیں سپرد کردے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو پھر خدا نے لوگوں سے کہا۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی"، یعنی ہماری خاص کر اطاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت۔ پھر فرماتا ہے اگر تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف، اگر والیان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا مراد ہوتا (جیسا کہ اہلِ سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیانِ امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے کہ تم اطاعت کرو اللہ اور رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ
قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ
أَهْلِهَا » ، قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْ يُؤَدِّيَ الْإِمَامُ الْأَمَانَةَ إِلَىٰ مَنْ بَعْدَهُ وَلَا يَخُصَّ بِهَا
غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو۔ فرمایا اس سے مراد آئمہ ہیں آئمہ آلِ محمد اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرار الٰہیہ تعلیم دے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ يُؤَدِّي الْإِمَامُ إِلَى الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَخُصُّ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو، اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الہیہ پہنچا دے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اور نہ اس سے پوشیدہ رکھے

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : أَمَرَ اللهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا "ان اللہ یامرکم" الخ۔ فرمایا خدا نے امام اوّل کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امامت اپنے بعد والے امام کے سپرد کر دے اور وہ شے اسے دے دے جو اس کے پاس ہے

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَمُوتُ الْإِمَامُ حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي [إِلَيْهِ].

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اس کو وصیت کرتا ہے۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ [ابْنِ] أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي إِلَيْهِ.

۶۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور وصیت کرتا ہے۔

٧ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَامَاتَ عَالِمٌ حَتَّىٰ يُعْلِمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ مَنْ يُوصِي؟

۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

انسٹھواں باب

امامت عہد الٰہی ہے یکے بعد دیگرے

(باب) ۵۹

اَنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ مِنْ وَاحِدٍ إِلَىٰ وَاحِدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَذَكَرُوا الْأَوْصِيَاءَ وَذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُنَزِّلُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحبزادے جن کو داؤدی بوہرے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام مانتے ہیں) کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ نہیں اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کو ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام نازل کر دیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَوْنَ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَىٰ مَنْ يُرِيدُ؟ لَا وَاللهِ وَلٰكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَىٰ صَاحِبِهِ. اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسولؐ کا۔ ایک شخص کے بعد دوسرے کے لیے یہاں تک

کہ امر امامت صاحب امر تک منتہی ہو۔

٣. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَيْثَمِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ لِرِجَالٍ مُسَمَّيْنَ ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزْوِيَهَا عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنِ اتَّخِذْ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنْ لَا أَبْعَثَ نَبِيّاً إِلَّا وَ لَهُ وَصِيٌّ مِنْ أَهْلِهِ وَ كَانَ لِدَاوُدَ عليه السلام أَوْلَادٌ عِدَّةٌ وَ فِيهِمْ غُلَامٌ كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ دَاوُدَ وَ كَانَ لَهَا مُحِبّاً فَدَخَلَ دَاوُدُ عليه السلام عَلَيْهَا حِينَ أَتَاهُ الْوَحْيُ فَقَالَ لَهَا : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّخِذَ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِي ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : فَلْيَكُنِ ابْنِي ، قَالَ : ذَلِكَ أُرِيدُ ، وَ كَانَ السَّابِقُ فِي عِلْمِ اللهِ الْمَحْتُومِ عِنْدَهُ أَنَّهُ سُلَيْمَانُ ، فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى دَاوُدَ : أَنْ لَا تَعْجَلْ دُونَ أَنْ يَأْتِيَكَ أَمْرِي ، فَلَمْ يَلْبَثْ دَاوُدُ أَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْغَنَمِ وَ الْكَرْمِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ أَنِ اجْمَعْ وُلْدَكَ فَمَنْ قَضَى بِهَذِهِ الْقَضِيَّةِ فَأَصَابَ فَهُوَ وَصِيُّكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَجَمَعَ دَاوُدُ عليه السلام وُلْدَهُ ، فَلَمَّا أَنْ قَصَّ الْخَصْمَانِ قَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام : يَا صَاحِبَ الْكَرْمِ ! مَتَى دَخَلَتْ غَنَمُ هَذَا الرَّجُلِ كَرْمَكَ ؟ قَالَ : دَخَلَتْهُ لَيْلاً ، قَالَ : قَدْ قَضَيْتُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْغَنَمِ ! بِأَوْلَادِ غَنَمِكَ وَ أَصْوَافِهَا فِي عَامِكَ هَذَا ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ : فَكَيْفَ لَمْ تَقْضِ بِرِقَابِ الْغَنَمِ وَ قَدْ قَوَّمَ ذَلِكَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ ثَمَنُ الْكَرْمِ قِيمَةَ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ سُلَيْمَانُ : إِنَّ الْكَرْمَ لَمْ يُجْتَثَّ مِنْ أَصْلِهِ وَ إِنَّمَا أُكِلَ حِمْلُهُ (٢) وَ هُوَ عَائِدٌ فِي قَابِلٍ ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ : إِنَّ الْقَضَاءَ فِي هَذِهِ الْقَضِيَّةِ مَا قَضَى سُلَيْمَانُ بِهِ ، يَا دَاوُدُ ! أَرَدْتَ أَمْراً وَ أَرَدْنَا أَمْراً غَيْرَهُ ، فَدَخَلَ دَاوُدُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ : أَرَدْنَا أَمْراً وَ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْراً غَيْرَهُ وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَدْ رَضِينَا بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلَّمْنَا . وَ كَذَلِكَ الْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَعَدَّوْا بِهَذَا الْأَمْرِ فَيُجَاوِزُونَ صَاحِبَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ : أَنَّ الْغَنَمَ لَوْ دَخَلَتِ الْكَرْمَ نَهَاراً ، لَمْ يَكُنْ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ شَيْءٌ لِأَنَّ لِصَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يُسَرِّحَ غَنَمَهُ بِالنَّهَارِ تَرْعَى وَ عَلَى صَاحِبِ الْكَرْمِ حِفْظُهُ وَ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَرْبِطَ غَنَمَهُ لَيْلاً وَ لِصَاحِبِ الْكَرْمِ أَنْ يَنَامَ فِي بَيْتِهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں کو معین کر دیا ہے امام کے لیے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے پوشیدہ رکھے جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائیں اور فرمایا۔ میرے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بھیجوں گا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤدؑ کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس سے کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤں، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے۔ فرمایا۔ ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں اور علم الٰہی میں یہ بات گزر چکی تھی کہ داؤد کے وصی سلیمان ہیں۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے۔ کچھ دیر کے بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کرو اور اس کا فیصلہ پوچھو، جو فیصلہ کر دے وہی تمہارا وصی ہوگا۔ پس داؤد نے سب کو جمع کیا۔ جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھیں۔ اس نے کہا۔ رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے بچے اور اون تجھے دے، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والے کو دے دی جائیں علمار بنی اسرائیل اسی فیصلے کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا۔ ان بکریوں نے انگور کے درخت جڑ سے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھائے ہیں آئندہ سال وہ پھر آجائیں گے یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہٰذا اسے بکریوں کے بچوں اور اُون سے پورا کر دیا جائے گا۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمانؑ نے کیا ہے اے داؤد ایک امر کا ارادہ میں نے کیا۔ اور ایک امر کا تم نے (میرا ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم نے ایک ارادہ کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ کیا اور اصلی ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ امام نے فرمایا۔ بس یہی صورت اوصیاء کی ہے اس معاملے میں امر الٰہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وصی کے سوا دوسرے کو نہیں بناتے۔

توضیح ۔ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حدیث اوّل میں بکریوں کے دن کو انگوروں کے کھیت میں داخل ہونے کو اس لئے پوچھا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو بکریوں والے پر [illegible] تا اس لئے کہ بکری والے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بکریاں دن میں چرائے اور کھیت والے کا یہ فرض ہے کہ وہ [illegible] کی حفاظت کرے اور رات کو بکریوں والے کو چاہیئے کہ وہ ان کو باندھے کھیت والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں سوئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَتَرَوْنَ أَنَّ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ ؟! لَا وَاللهِ وَلَكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ

۴۔ راوی کہتاہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہیے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر پر ختم کر دے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کرینگے مگر وہی جو عہد خدا ہے وہ امرِ خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بابٌ) ۶۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوا شَيْئاً وَلَا يَفْعَلُونَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُونَهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً ، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ ؟ قَالَ : نَجِيبُ اللهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرِثَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ ، قَالَ: وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ ، قَالَ: فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَمَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضَى ، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ عليه السلام ، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنِ اصْمُتْ وَاَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى وَصَدِّقْ أَبَاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَ إِلَّا اللهَ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ: فَقَالَ : مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ(١) قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ يَا مُعَاذُ، قَالَ: فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا، اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہل بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علم نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی مہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا۔ جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو دے دیا۔ انھوں نے چوتھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں مہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آبا و اجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپؑ ہیں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپؑ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہوگا۔ فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سو رہے تھے۔

۲- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ(۲) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النُّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: وَمَا النُّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوُلْدُهُ عليهم السلام ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أُخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَاشْرِ نَفْسَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرِقْ وَاصْمُتْ، وَالْزَمْ مَنْزِلَكَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَأَفْتِهِمْ وَانْشُرْ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدِّقْ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزٍ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام وَ كَذٰلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبیؐ کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ تمہاری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجبار ہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر مہریں لگی ہوئی تھیں سونے کی، وہ کتاب، آنحضرت نے امیر المومنینؑ کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المومنینؑ نے ایک مہر کو توڑا اور حسب ہدایت عمل کیا۔ پھر اسے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے نکلو ان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہ خدا میں اپنا نفس بیچ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی بن الحسین کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تسلیم خم کرو خموشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادت خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقر کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہوگا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور علوم اہلبیتؑ کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظم کو وہ کتاب دی پھر اسی طرح ہوتا رہیگا قیام امام مہدیؑ تک۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَ خُرُوجِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى [قَدْ] كَانَ

قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَبِتَقَدُّمِ عِلْمِ ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا.

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپؑ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور رشیا طین انس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حمران! یہ امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجرا ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علیؑ و حسنؑ و حسینؑ قائم رہے اور جس کے لئے ہم میں سے خاموش زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الضَّرِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُمْلِي عَلَيْهِ وَجَبْرَئِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ عليهم السلام شُهُودٌ؟ قَالَ: فَأَطْرَقَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ وَلٰكِنْ حِينَ نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْأَمْرُ، نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ كِتَاباً مُسَجَّلاً، نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مَعَ أُمَنَاءِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ بِإِخْرَاجِ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّكَ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَتُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِيَّاهَا إِلَيْهِ ضَامِناً لَهَا يَعْنِي عَلِيّاً عليه السلام: فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيّاً عليه السلام؛ وَفَاطِمَةُ فِيمَا بَيْنَ السِّتْرِ وَالْبَابِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: هٰذَا كِتَابُ مَا كُنْتُ عَهِدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِهِ عَلَيْكَ وَأَشْهَدْتُ بِهِ عَلَيْكَ مَلَائِكَتِي وَكَفَى بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيداً، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَبَرَّ، هَاتِ الْكِتَابَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: اِقْرَأْهُ، فَقَرَأَهُ حَرْفاً حَرْفاً، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هٰذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيَّ وَشَرْطُهُ عَلَيَّ وَأَمَانَتُهُ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: وَأَنَا أَشْهَدُ لَكَ [بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالنَّصِيحَةِ وَالتَّصْدِيقِ عَلَى مَا قُلْتَ وَيَشْهَدُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: وَأَنَا لَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَعَرَفْتَهَا وَضَمِنْتَ لِلّٰهِ وَلِيَ الْوَفَاءَ بِمَا فِيهَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي عَلَيَّ ضَمَانُهَا وَعَلَى اللّٰهِ عَوْنِي

وَتَوْفِيقِي عَلىٰ أَدائِها ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : يا عَلِيُّ إِنّي اُرِيدُ أَنْ اُشْهِدَ عَلَيْكَ بِمُوافاتي بِها يَوْمَ الْقِيامَةِ ، فَقالَ عَلِيٌّ عليه السلام : نَعَمْ أَشْهِدْ ، فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكائِيلَ فِيما بَيْني وَبَيْنَكَ الْآنَ وَ هُما حاضِرانِ مَعَهُمَا الْمَلائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ لِاُشْهِدَهُمْ عَلَيْكَ ، فَقالَ : نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَ أَنا ـ بِأَبي أَنْتَ وَاُمّي ـ اُشْهِدُهُمْ ، فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ بِأَمْرِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام فِيما أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ قالَ لَهُ : يا عَلِيُّ ! تَفي بِما فِيها مِنْ مُوالاةِ مَنْ والَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَ الْبَراءَةِ وَالْعَداوَةِ لِمَنْ عادَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَراءَةِ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ [وَ] عَلىٰ كَظْمِ الْغَيْظِ وَ عَلىٰ ذَهابِ حَقِّكَ وَغَصْبِ خُمْسِكَ وَانْتِهاكِ حُرْمَتِكَ ؟ فَقالَ: نَعَمْ يا رَسُولَ اللهِ ! فَقالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : وَالَّذي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ عليه السلام يَقُولُ لِلنَّبِيِّ : يا مُحَمَّدُ ! عَرِّفْهُ أَنَّهُ يُنْتَهَكُ الْحُرْمَةُ وَهِيَ حُرْمَةُ اللهِ وَحُرْمَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلىٰ أَنْ تُخْضَبَ لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَبِيطٍ قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : فَصَعِقْتُ حِينَ فَهِمْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ حَتّىٰ سَقَطْتُ عَلىٰ وَجْهي وَقُلْتُ: نَعَمْ قَبِلْتُ وَرَضِيتُ وَإِنِ انْتَهَكَتِ الْحُرْمَةُ وَعُطِّلَتِ السُّنَنُ وَمُزِّقَ الْكِتابُ وَهُدِمَتِ الْكَعْبَةُ وَخُضِبَتْ لِحْيَتي مِنْ رَأْسي بِدَمٍ عَبِيطٍ صابِراً مُحْتَسِباً أَبَداً حَتّىٰ أَقْدَمَ عَلَيْكَ ، ثُمَّ دَعا رَسُولُ اللهِ ﷺ فاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَعْلَمَهُمْ مِثْلَ ما أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَخُتِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَواتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ ، لَمْ تَمَسَّهُ النّارُ وَدُفِعَتْ إِلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَقُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : بِأَبي أَنْتَ وَ اُمّي أَلا تَذْكُرُ ما كانَ فِي الْوَصِيَّةِ ؟ فَقالَ: سُنَنُ اللهِ وَسُنَنُ رَسُولِهِ، فَقُلْتُ: أَكانَ فِي الْوَصِيَّةِ تَوَثُّبُهُمْ وَ خِلافُهُمْ عَلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ؟ فَقالَ: نَعَمْ وَاللهِ شَيْئاً شَيْئاً ، وَ حَرْفاً حَرْفاً ، أَما سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ

یس ۳۶/۱۲ عَزَّ وَجَلَّ «إِنّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتىٰ وَنَكْتُبُ ما قَدَّمُوا وَآثارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْناهُ في إِمامٍ مُبِينٍ» ؟

وَاللهِ لَقَدْ قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ فاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ : أَلَيْسَ قَدْ فَهِمْتُما ما تَقَدَّمْتُ بِهِ إِلَيْكُما وَقَبِلْتُماهُ ؟ فَقالا : بَلىٰ وَصَبَرْنا عَلىٰ ما ساءَنا وَغاظَنا .

وَفي نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ زِيادَةٌ(۵) :

۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کیا امیر المومنین نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انھیں نہیں لکھوایا اور جبرئیلؑ اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابوالحسنؑ (کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امر رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اسے جبرئیل معہ ان ملائکہ کے جو امناء اللہ ہیں لے کر آئے اور جبرئیل نے

کہا۔ اے محمدؐ جو لوگ آپؐ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے سوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپؐ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہمارے علیؑ ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹایا سوائے علی و فاطمہؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیئے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرئیل نے جو شرائط نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برائت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے خمس کے غصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیرالمومنین فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہوگی امیرالمومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا۔ میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری ڈاڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیرالمومنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سربمہر کردی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیرالمومنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسولؐ کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیرالمومنین پر بہ جبر و قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حرف، کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کر چکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شئے کا احصا امام مبینؑ میں کر دیا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا؟ انھوں نے کہا جی ہاں ہم صبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

٥ – عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَزّازِ، عَنْ حَرِيزٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِداكَ ما أَقَلَّ بَقاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آجالَكُمْ بَعْضَها مِنْ بَعْضٍ مَعَ حاجَةِ النّاسِ إِلَيْكُمْ؟! فَقالَ: إِنَّ لِكُلِّ واحِدٍ مِنّا صَحِيفَةً فِيها ما يَحْتاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مُدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى ما فِيها مِمّا اُمِرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ. فَأَتاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ[٦] وَأَخْبَرَهُ بِما لَهُ عِنْدَاللهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي اُعْطِيَها، وَفُسِّرَ لَهُ ما يَأْتِي بِنَعْيٍ وَبَقِيَ فِيها أَشْياءُ لَمْ تُقْضَ، فَخَرَجَ لِلْقِتالِ وَكانَتْ تِلْكَ الْاُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلائِكَةَ سَأَلَتِ اللهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَها وَمَكَثَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتالِ وَتَتَأَهَّبُ لِذٰلِكَ حَتّىٰ قُتِلَ فَنَزَلَتْ وَقَدِ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ وَقُتِلَ عليه السلام، فَقالَتِ الْمَلائِكَةُ: يا رَبِّ أَذِنْتَ لَنا فِي الْانْحِدارِ وَأَذِنْتَ لَنا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَرْنا وَقَدْ قَبَضْتَهُ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ: أَنِ الْزَمُوا قَبْرَهُ حَتّىٰ تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلىٰ ما فاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلائِكَةُ تَعَزِّياً وَحُزْناً عَلىٰ ما فاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصارَهُ.

۵۔ حریز سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپؑ اہلبیت حضرات کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل بھی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکتے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبیؐ اکرم صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبر وفات دیتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ بپیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے رہ گئے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے۔ ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے۔ ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشارہ ہے خروج حضرت حجت کی طرف) پس تم ان کی مدد کرو اور اس پر گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومی نصرت پر رو دیے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

اکسٹھواں باب

وہ امور جو واجب کرتے ہیں حجت امام علیہ السلام کو

((بَابُ) ٦١

اَلْاُمُورِ الَّتِي تُوجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، وَ يَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَىٰ مَنْ أَوْصَىٰ فُلَانٌ؟ فَيُقَالُ : إِلَىٰ فُلَانٍ، وَالسِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

ا۔ ابو نصر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مرجائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنے اس کے متعلق شہرت بھی ہو، اور نبی کے ہتھیار ہم میں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس یہ ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ يَزِيدَ شَعِرٍ[1] عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْمُتَوَثِّبُ عَلَىٰ هٰذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ[2] قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ

الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي إِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتَ عَنْهَا الْعَامَّةَ وَ الصِّبْيَانَ : إِلَىٰ مَنْ أَوْصَىٰ فُلَانٌ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَىٰ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، امر امامت کو بجبر لینے والے اور غلط دعوے کرنے والے پر حجت کیوں کر تمام ہو۔ فرمایا اس سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا جائے، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تین قسم کی حجتیں ہیں جو سوائے امام کے کسی میں نہیں پائی جاتیں اوّل یہ کہ سب لوگوں سے اولیٰ وافضل ہو اور اس کے پاس تبرکات رسول ہوں اور اس کے لئے کھلم کھلا وصیت ہو کہ جب لوگ بڑے یا بچوں سے شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے متعلق وصیت کی تو لوگ کہہ دیں کہ فلاں ابن فلاں کے متعلق کی ہے ۔

٣۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لَهُ : بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : بِالْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ بِالْفَضْلِ ، إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَطْعَنَ عَلَيْهِ فِي فَمٍ وَلَا بَطْنٍ وَلَا فَرْجٍ ، فَيُقَالُ : كَذَّابٌ وَيَأْكُلُ أَمْوَالَ النَّاسِ ، وَمَا أَشْبَهَ هٰذَا .

۳۔ فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی نے ان سے پوچھا معرفتِ امام کس شئے سے ہوتی ہے۔ فرمایا ظاہری وصیت اور فضیلت سے۔ کوئی امام کو منہ شکن اور شرمگاہ کا طعنہ نہیں دے سکتا کہ وہ جھوٹا ہے مال حرام کھاتا ہے کہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ ؟ فَقَالَ : طَهَارَةُ الْوِلَادَةِ وَ حُسْنُ الْمَنْشَأِ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا، امام کی علامت کیا ہے فرمایا اوّل یہ کہ طاہر الولادت ہو۔ دوسرے اچھے ماحول میں نشوونما ہوا ہو۔ تیسرے لہو لعب سے اس کا تعلق نہ ہو۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ ، عَنِ الدَّلَالَةِ عَلَىٰ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : الدَّلَالَةُ عَلَيْهِ : الْكِبَرُ وَ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا : إِلَىٰ مَنْ أَوْصَىٰ فُلَانٌ ؟ قِيلَ : إِلَىٰ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَدُورُوا مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا دَارَ ، فَأَمَّا الْمَسَائِلُ فَلَيْسَ فِيهَا حُجَّةٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امرِ امامت پر دلیل کیا ہے پہلے یہ کہ اولاد اکبر ہو، دوسرے صاحب فضیلت ہو تیسرے اس کے لئے سابق امام نے اس طرح وصیت کی ہو کہ جب باہر کے لوگ شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے لئے وصیت کی ہے تو سب کہیں فلاں بن فلاں کے متعلق اور یہ جہاں کہیں جائے تبرکاتِ رسولؐ اس کے ساتھ ہوں۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْأَمْرَ[٢] فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ عَاهَةٌ

۶۔ ہشام ابن سالم سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امر امامت اولاد اکبر کے لئے اس وقت ہے جبکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو (یعنی علم و فضل و وصیت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی کمی نہ ہو۔

٧ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ بِمَ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : فَقَالَ: بِخِصَالٍ أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنَّهُ بِشَيْءٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ أَبِيهِ فِيهِ بِإِشَارَةٍ إِلَيْهِ[٣] لِتَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةً وَيُسْأَلُ فَيُجِيبُ وَإِنْ سَكَتَ عَنْهُ ابْتَدَأَ وَيُخْبِرُ بِمَا فِي غَدٍ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ بِكُلِّ لِسَانٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! أُعْطِيكَ عَلَامَةً قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، فَكَلَّمَهُ الْخُرَاسَانِيُّ بِالْعَرَبِيَّةِ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ لَهُ الْخُرَاسَانِيُّ: وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ بِالْخُرَاسَانِيَّةِ غَيْرُ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُهَا ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ إِذَا كُنْتُ لَا أُحْسِنُ أُجِيبُكَ فَمَا فَضْلِي عَلَيْكَ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ كَلَامُ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا طَيْرٍ وَلَا بَهِيمَةٍ وَلَا شَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ هٰذِهِ الْخِصَالُ فِيهِ فَلَيْسَ هُوَ بِإِمَامٍ .

۷۔ ابوبصیر سے مروی ہے۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے حضرت نے فرمایا۔ چند خصلتوں سے ، اوّل وہ چیز جو اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب و تعین کے متعلق تاکہ یہ لوگوں پر حجت ہو۔ دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر ابتدا ر سکوت ہو تو کل کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ مجھ سے فرمایا اے ابو محمد! یہاں سے تم اٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے تھوڑی دیر بعد ایک مردِ خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ حضرت نے اس کا جواب فارسی میں دیا۔ مردِ خراسانی نے کہا۔ میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی زبان میں کلام کیا کہ آپؑ فارسی سے بخوبی واقف نہ ہوں گے فرمایا۔ سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دوں تو پھر تجھ پر میری فضیلت کیسی، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) امام پر نہ کسی آدمی کا کلام

پوشیدہ ہوتا ہے نہ پرندہ کا نہ چوپائے کا اور نہ کسی اور جاندار چیز کا۔ پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔

باسٹھواں باب

امامت کا ثبات اعقاب میں

(بَابُ) ۶۲

ثَبَاتِ الْإِمَامَةِ فِي الْأَعْقَابِ وَأَنَّهَا لَا تَعُودُ فِي أَخٍ وَلَا عَمٍّ وَلَا غَيْرِهِمَا مِنَ الْقَرَابَاتِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَعُودُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَداً، إِنَّمَا جَرَتْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَلَا تَكُونُ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَّا فِي الْأَعْقَابِ وَأَعْقَابِ الْأَعْقَابِ. انفال ۸/۷۵

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حسن و حسین علیہما السلام کے بعد امامت آئندہ کبھی دو بھائیوں کو نہ ملے گی امام حسینؑ کے بعد یہ سلسلہ علی بن الحسین سے چلا۔ خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبیؐ کے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں پس علی بن الحسین کے سلسلہ کے بعد یہ سلسلہ اولاد در اولاد چلتا رہے گا۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَبَى اللهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لِأَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ وہ حسنؑ و حسینؑ کے بعد امرِ امامت کو دو بھائیوں میں قرار دے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ أَتَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي عَمٍّ أَوْ خَالٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَفِي أَخٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَفِي مَنْ؟ قَالَ: فِي وَلَدِي ـ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لَا وَلَدَ لَهُ ـ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا۔ کیا امامت چچا اور ماموں تک جائے گی۔ آپؑ نے کہا نہیں۔ میں نے

کہا کیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو ابھی لاولد ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ: لاتَجْتَمِعُ الْإِمامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّما هِيَ فِي الْأَعْقابِ وَ أَعْقابِ الْأَعْقابِ.

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسنؑ وحسینؑ کے بعد وہ اولاد در اولاد چلے گی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَبْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قُلْتُ لَهُ: إِنْ كانَ كَوْنٌ وَ لا أَرانِيَ اللهُ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسٰى عليه السلام قالَ : قُلْتُ : فَإِنْ حَدَثَ بِمُوسٰى حَدَثٌ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قالَ: بِوَلَدِهِ ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَتَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قالَ : بِوَلَدِهِ ثُمَّ واحِداً فَواحِداً . وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ : ثُمَّ هٰكَذا أَبَداً .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اگر خدانخواستہ آپ کا انتقال ہو جائے (خدا مجھے وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ فرمایا۔ ان کا بیٹا۔ میں نے کہا اگر مرنے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑیں اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا۔

تریسٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلعم کی نص آئمہ علیہم السلام کیلئے

(بابُ) ٦٣

ما نَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ واحِداً فَواحِداً

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ يُونُسَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَقالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام : فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمِّ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ قَالَ: فَقَالَ: قُولُوا لَهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يُسَمِّ اللهُ لَهُمْ ثَلَاثاً وَلَا أَرْبَعاً ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ : طُوفُوا أُسْبُوعاً حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَنَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فِي عَلِيٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ؛ وَقَالَ ﷺ أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَأَهْلِ بَيْتِي، فَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ ، وَقَالَ : لَا تُعَلِّمُوهُمْ ، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ؛ وَقَالَ : إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلَالَةٍ ، فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُبَيِّنْ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ لَادَّعَاهَا آلُ فُلَانٍ وَآلُ فُلَانٍ وَلٰكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصْدِيقاً لِنَبِيِّهِ ﷺ «إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً»(١) فَكَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلاً وَثِقْلاً وَهٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَ ثِقْلِي ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ : إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ وَلٰكِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي وَ ثِقْلِي فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَ عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ لِكَثْرَةِ مَا بَلَّغَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ إِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَ أَخْذِهِ بِيَدِهِ ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ -وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ- أَنْ يُدْخِلَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَلَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ وَلَا وَاحِداً مِنْ(٢) وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْزَلَ فِينَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَأَمَرَ بِطَاعَتِنَا كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَبَلَّغَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَأَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَهُ عَنْكَ. فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام كَانَ الْحَسَنُ عليه السلام أَوْلَى بِهَا لِكِبَرِهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخِلَ وُلْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَيَجْعَلَهَا فِي وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحُسَيْنُ أَمَرَ اللهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ أَبِيكَ وَبَلَّغَ فِيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَفِي أَبِيكَ وَأَذْهَبَ اللهُ عَنِّي الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ ، فَلَمَّا صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدَّعِي عَلَى

احزاب ٣٣/٣

أَخِيهِ وَعَلىٰ أَبِيهِ، لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرِفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُونَا لِيَفْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَفْضَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَجَرىٰ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ «وَ أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَ قَالَ: الرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ وَاللهِ لَا نَشُكُّ فِي رَبِّنَا أَبَداً.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيىٰ بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَ ذٰلِكَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ حضرت علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کتاب خدا میں علیؑ اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں فرمایا۔

تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسولؐ نے بیان کی؟

آیہ زکوٰۃ نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک، اس کی تفسیر رسول اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟

آیہ حج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی۔؟

آیہ۔ اطیعوا اللہ الخ نازل ہوئی۔ یہ آیت حضرت علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ نے علیؑ کے بارے میں فرمایا، من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اور یہ بھی فرمایا۔ اے مسلمانو، میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلبیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے اور باب ضلالت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسولؐ ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیتؑ کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی تصدیق کر دی۔ فرمایا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے رجس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی و فاطمہ حسنؑ وحسینؑ ہیں ان کو رسول اللہ نے خانۂ ام سلمہ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا۔ خداوندا ہر نبی کے کچھ اہل اور گرانقدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیتؑ اور گرانقدر عزیز یہ ہیں، ام سلمہ نے کہا کیا میں آپ کے اہل سے نہیں۔ فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور ثقل ہیں۔

جب رسول اللہؐ نے وفات پائی تو علی تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روز غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علی کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباسؑ یا حسنؑ یا حسینؑ کے سوا اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض محال حضرت علی کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسنؑ اور حسینؑ کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کی فضیلت میں آیات نازل کیں، جس طرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا، ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جس طرح رسول اللہ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح رجس سے آپؑ کو دور رکھا ہے ہم کو بھی دور رکھا ہے

اور جب حضرت علی کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسینؑ ان سے کہتے ایسا کیوں کیا۔ جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول اللہ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی رجس سے اسی طرح دور رکھا ہے جس طرح آپ کو اور آپ کے باپ کو۔

پس جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس طرح مدعیٔ امامت ہوتا جیسے امام حسینؑ اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسینؑ سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا۔ جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو اس آیت کی تاویل جمع ظاہر ہوگئی کہ کتاب خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسینؑ کے بعد علی بن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علی کی طرف۔ فرمایا امام نے رجس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔ ابو بصیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ بْنِ رَوْحٍ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:
احزاب ۶/۳۳ «النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فِيمَنْ نَزَلَتْ؟ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي الإِمْرَةِ، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ جَرَتْ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ، فَنَحْنُ أَوْلَىٰ بِالْأَمْرِ وَبِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قُلْتُ: فَوُلْدُ جَعْفَرٍ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِوُلْدِ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا، فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بُطُونَ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا، قَالَ: وَنَسِيتُ وُلْدَ الْحَسَنِ عليه السلام فَدَخَلْتُ بَعْدَ

ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا عَبْدَالرَّحِيمِ! مَالِمُحَمَّدِيٍّ فِيهَا نَصِيبٌ غَيْرَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ آیہ نبی مومنین کے نفسوں سے زیادہ ان پر اولی بالتصرف ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور نبی کے رشتہ داروں میں بعض ان سے زیادہ اولیٰ ہیں کتاب خدا میں کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا صاحبان امر کے بارے میں نازل کی ہے اور اس کا حکم جاری ہوا ہے اولاد حسینؑ کے بارے میں ان کے بعد، پس ہم اس امر کے اور قرابت رسولؐ کے بہ نسبت مومنین و مہاجرین و انصار کے زیادہ مستحق ہیں میں نے کہا کیا اولاد جعفر کا بھی اس میں کوئی حصہ ہے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے پوچھا اور اولاد عباس کا فرمایا نہیں، پھر بنی عبدالمطلب کی ہر شاخ کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اولاد امام حسنؑ کا ذکر کرنا بھول گیا۔ بعد میں میں نے ان کے متعلق بھی پوچھا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اور پھر فرمایا۔ اے عبدالرحیم (نام راوی) محمدؐ کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: إِنَّمَا يَعْنِي أَوْلَى بِكُمْ أَيْ أَحَقُّ بِكُمْ وَبِأُمُورِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا يَعْنِي عَلِيّاً وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ»(۱) وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَقَدْ صَلَّىٰ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قِيمَتُهَا أَلْفُ دِينَارٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله كَسَاهُ إِيَّاهَا وَكَانَ النَّجَاشِيُّ أَهْدَاهَا لَهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَأَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلَىٰ مِسْكِينٍ، فَطَرَحَ الْحُلَّةَ إِلَيْهِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ أَنِ احْمِلْهَا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَصَيَّرَ نِعْمَةَ أَوْلَادِهِ بِنِعْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ بَلَغَ مِنْ أَوْلَادِهِ مَبْلَغَ الْإِمَامَةِ، يَكُونُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ مِثْلَهُ فَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَالسَّائِلُ الَّذِي سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالَّذِينَ يَسْأَلُونَ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَوْلَادِهِ يَكُونُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

بائد ۵۵

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آیہ انما ولیکم اللہ، کے متعلق کہ اس میں ولی کے معنی ہیں تم سے بہتر اور تمہارے جملہ امور اور تمہاری جانوں اور مالوں میں سب سے زیادہ احق اور اولی بالتصرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحب ایمان ہیں یعنی علیؑ اور ان کی اولاد میں آئمہ علیہم السلام قیامت تک یہ لوگوں کے ولی ہیں پھر خدا نے ان کا وصف یوں بیان

کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں امیرالمومنین علیہ السلام نے نماز ظہر کی دوسری رکعت میں جب رکوع کیا درآنحالیکہ آپ ایکہزار دینار کا لباس پہنے ہوئے تھے جو رسول اللہ صلعم نے آپؑ کو پہنایا تھا اور نجاشی بادشاہ حبش نے بطور تحفہ آنحضرت صلعم کے پاس بھیجا تھا مسجد میں ایک سائل آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولی اللہ اور مومنوں کے نفسوں سے بہتر صدقہ دو ایک مسکین کو حضرت نے وہ لباس اتار کر اس سائل کو اٹھا لینے کا اشارہ کیا۔ خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، پس اس نعمت کا سلسلہ آپ کی اس اولاد میں بھی باقی رہا جن کو منصب امامت حاصل ہوا وہ اس صفت میں حضرت علیؑ کے ساتھ شریک رہے انھوں نے بھی حالتِ رکوع میں صدقہ دیا۔ امیرالمومنینؑ سے جس نے سوال کیا۔ وہ ملائکہ میں سے تھا اور باقی آئمہ سے سوال کرنے والے بھی ملائکہ تھے

توضیح:۔ مشہور ترین حدیث یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے بحالت رکوع انگوٹھی دی تھی لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ لباس دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ایک بار انگوٹھی دی، دوسری بار لباس، یہ صورت ایسی ہی ہے جیسے آنحضرت صلعم کو کئی بار معراج ہوئی، مگر مشہور ایک معراج ہے دیگر آئمہ کا بحالت رکوع زکوٰۃ دینا۔ اگرچہ حضرات اہلسنت کو تسلیم نہیں۔ اسی لئے وہ ولایت امیرالمومنین علیہ السلام سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس آیت میں یقیمون ویؤتون وراکعون، جمع کے صیغے ہیں لیکن اس کے انکار سے حقیقت پر پردہ نہیں پڑسکتا، ولایت کی سند دینے والا خدا ہے اس نے ہمارے آئمہ کے اس فعل پر اپنے ان ملائکہ کو گواہ بنایا ہے جنھیں بصورت سائل ان حضرات کے پاس بھیجا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ وَفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ أَبِي الْجَارُودِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَالَّذِينَ
مائدہ ۵/۵۵ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ» وَفَرَضَ وِلَايَةَ اُولِي الْأَمْرِ، فَلَمْ يَدْرُوا مَا هِيَ، فَأَمَرَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمُ الْوِلَايَةَ كَمَا فَسَّرَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ وَ الْحَجَّ ، فَلَمَّا أَتَاهُ ذَٰلِكَ مِنَ اللهِ ضَاقَ بِذَٰلِكَ صَدْرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ تَخَوَّفَ أَنْ يَرْتَدُّوا عَنْ دِينِهِمْ وَ أَنْ يُكَذِّبُوهُ ، فَضَاقَ صَدْرُهُ وَرَاجَعَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ
مائدہ ۵/۶۸ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ» فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ فَقَامَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَنَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ـ قَالَ عُمَرُ بْنُ اُذَيْنَةَ : قَالُوا جَمِيعاً غَيْرَ أَبِي الْجَارُودِ ـ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَ كَانَتِ الْفَرِيضَةُ تَنْزِلُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الْاُخْرَى وَكَانَتِ الْوِلَايَةُ آخِرَ الْفَرَائِضِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ
مائدہ ۵/۳ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا اُنْزِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هٰذِهِ فَرِيضَةً ، قَدْ أَكْمَلْتُ لَكُمُ الْفَرَائِضَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے اپنے رسولؐ کو ولایت علی کا حکم دیا اور آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ (اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوں) اور فرض کیا ولایت اولی امر کو، لوگوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے۔ خدا نے حضرت رسول خدا کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں جس طرح نماز و زکوٰۃ اور صوم و حج کے متعلق بتایا ہے جب حضرت کے پاس خدا کا یہ حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور حضرت کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپ نے اللہ کی طرف رجوع کی۔ خدا نے وحی کی اے رسول! تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہ پہنچایا۔ اللہ تم کو دشمنوں کے شر سے بچالے گا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روز غدیر خم آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کیا۔ ایک منادی نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی۔ آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ خبر پہنچا دیں، سب سے اقرار لیا سوائے ابوجارود کے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا۔ ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ کو نازل کیا اور حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد رسولؐ میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فرائض کو مکمل کر دیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرٰاهِيمَ ، عَنْ صٰالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ هٰارُونَ بْنِ خٰارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قٰالَ : كُنْتُ عِنْدَهُ جٰالِساً ، فَقٰالَ لَهُ رَجُلٌ : حَدِّثْنِي عَنْ وِلٰايَةِ عَلِيٍّ ، أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ ؟ فَغَضِبَ ثُمَّ قٰالَ : وَيْحَكَ كٰانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخْوَفَ لِلّٰهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ مٰا لَمْ يَأْمُرْهُ بِهِ اللهُ ، بَلِ افْتَرَضَهُ كَمٰا افْتَرَضَ اللهُ الصَّلٰاةَ وَ الزَّكٰاةَ وَ الصَّوْمَ وَالْحَجَّ

۵۔ ابوبصیر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا۔ آپ ولایت علیؑ کے متعلق بیان کریں۔ آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا یا رسول اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غصہ ہوئے فرمایا رسول اللہ بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلافِ حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امرِ ولایت کو بھی اسی طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نماز و زکوٰۃ و روزہ اور حج کو۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمٰاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْجٰارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قٰالَ : سَمِعْتُ أَبٰا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبٰادِ خَمْساً ، أَخَذُوا أَرْبَعاً وَ تَرَكُوا وٰاحِداً قُلْتُ : أَتُسَمِّيهِنَّ لِي جُعِلْتُ فِدٰاكَ ؟ فَقٰالَ الصَّلٰاةُ وَ كٰانَ النّٰاسُ لٰا يَدْرُونَ كَيْفَ يُصَلُّونَ ، فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقٰالَ :

يا محمد أخبرهم بمواقيت صلاتهم ، ثم نزلت الزكاة فقال: يا محمد أخبرهم من زكاتهم ما أخبرتهم
من صلاتهم ، ثم نزل الصوم فكان رسول الله ﷺ إذا كان يوم عاشورا بعث إلى ما حوله من
القرى فصاموا ذلك اليوم فنزل [صوم] شهر رمضان بين شعبان وشوال ، ثم نزل الحج فنزل جبرئيل
عليه السلام فقال: أخبرهم من حجهم ما أخبرتهم من صلاتهم وزكاتهم وصومهم ، ثم نزلت الولاية و
مائده ۵/۳ إنما أتاه ذلك في يوم الجمعة بعرفة ، أنزل الله عز وجل «اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت
عليكم نعمتي» وكان كمال الدين بولاية علي بن أبي طالب عليه السلام فقال عند ذلك رسول الله ﷺ:
امتي حديثو عهد بالجاهلية ومتى أخبرتهم بهذا في ابن عمي يقول قائل ويقول قائل- فقلت
في نفسي من غير أن ينطق به لساني- : فأتتني عزيمة من الله عز وجل بتلة أوعدني إن لم
مائده ۵/۶۸ ابلغ أن يعذبني ، فنزلت: «يا أيها الرسول بلغ ما انزل إليك من ربك وإن لم تفعل فما
بلغت رسالته والله يعصمك من الناس ، إن الله لا يهدي القوم الكافرين» فأخذ رسول الله ﷺ
بيد علي عليه السلام فقال: [يا] أيها الناس إنه لم يكن نبي من الأنبياء ممن كان قبلي إلا وقد
عمره الله ، ثم دعاه فأجابه ، فأوشك أن ادعى فاجيب وأنا مسؤول وأنتم مسؤولون ، فماذا
أنتم قائلون؟ فقالوا: نشهد أنك قد بلغت ونصحت وأديت ما عليك ، فجزاك الله أفضل جزاء
المرسلين . فقال: اللهم اشهد ـ ثلاث مرات ـ ثم قال: يا معشر المسلمين هذا وليكم من
بعدي فليبلغ الشاهد منكم الغائب ، قال أبو جعفر عليه السلام : كان والله [علي عليه السلام] أمين الله على
خلقه وغيبه ودينه الذي ارتضاه لنفسه ، ثم إن رسول الله ﷺ حضره الذي حضر فدعا عليا
فقال: يا علي إني اريد أن أئتمنك على ما ائتمنني الله عليه من غيبه وعلمه و[من] خلقه ومن
دينه الذي ارتضاه لنفسه ، فلم يشرك والله فيها يا زياد أحدا من الخلق ثم إن عليا عليه السلام
حضره الذي حضره فدعا ولده وكانوا اثني عشر ذكرا فقال لهم: يا بني إن الله عز وجل قد
أبى إلا أن يجعل في سنة من يعقوب وإن يعقوب دعا ولده وكانوا اثني عشر ذكرا ، فأخبرهم
بصاحبهم ، ألا وإني اخبركم بصاحبكم ، ألا إن هذين ابنا رسول الله ﷺ الحسن والحسين
عليهما السلام فاسمعوا لهما وأطيعوا ووازروهما فإني قد ائتمنتهما على ما ائتمنني عليه رسول الله ﷺ
مما ائتمنه الله عليه من خلقه ومن غيبه ومن دينه الذي ارتضاه لنفسه . فأوجب الله لهما من علي

عليه السلام ما أوجب لعلي عليه السلام من رسول الله صلى الله عليه وآله فلم يكن لأحد منهما فضل على صاحبه إلا بكبره وإن الحسين كان إذا حضر الحسن عليهما السلام لم ينطق في ذلك المجلس حتى يقوم، ثم إن الحسن عليه السلام حضره الذي حضره فسلّم ذلك إلى الحسين، ثم إن حسيناً عليه السلام حضره الذي حضره فدعا ابنته الكبرى فاطمة بنت الحسين عليه السلام فدفع إليها كتاباً ملفوفاً ووصية ظاهرة وكان علي بن الحسين عليه السلام مبطوناً لا يرون إلا أنه لما به، فدفعت فاطمة الكتاب إلى علي بن الحسين ثم صار والله ذلك الكتاب إلينا.

الحسين بن محمد، عن معلّى بن محمد، عن محمد بن جمهور، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن منصور بن يونس، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام مثله.

۶- ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیے فرمایا اوّل نماز کو واجب کیا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں۔ جبرئیل نے آکر کہا اے محمدؐ ان کو نماز کے اوقات وغیرہ بتلایئے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا اے محمد نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتلایئے جیسے نماز کے بتائے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روز عاشورہ ہوا تو آپ نے قرب وجوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ پھر حج کا حکم آیا، نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھایا۔ پھر ولایت کا حکم آیا روز عرفہ کو جمعہ کا دن تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی، الیوم اکملت لکم دینکم، اور کمال دین ہوا۔ ولایت علی کا حکم آنے کے بعد اس وقت رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لئے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سناؤں گا تو کوئی یہ کہے گا کوئی وہ، بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکیدی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا۔ اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو مجھے معذب کریگا۔ اس کے بعد یہ آیہ، یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ نازل ہوئی۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ لوگو! مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس بلالیا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا۔ خدا کے یہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا۔ ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ ونصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا۔ پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے۔ حضرت نے فرمایا خداوندا گواہ رہنا (تین بار) پھر فرمایا اے مسلمانوں یہ علیؑ تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیئے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق

پر اور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا۔ میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا۔ اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علی نے اپنے بیٹوں کو بلایا جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا۔ اے میرے فرزندو اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے، یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارے صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اسی طرح میں بھی تمہارے صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسنؑ و حسینؑ ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانتدار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیا ہے جن کو علیؑ پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے۔ پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں مگر بزرگیٔ سن کی وجہ سے، اور حسینؑ کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسنؑ میں بیٹھتے خاموش بیٹھتے، پھر جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امانت امام حسینؑ کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت تو انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی۔ حضرت علی بن الحسین واقعہ کربلا میں مرض اسہال میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علی بن الحسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُخْتَارِيَّةِ لَقِيَنِي فَزَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ إِمَامٌ ، فَغَضِبَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ ، قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُمَا لَقَالَا لَهُ: نَحْنُ وَصِيَّانِ مِثْلُكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَأَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِثْلُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ» هِيَ فِينَا وَفِي أَبْنَائِنَا. انفال ۸/۷۵

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں تو آیا نہیں کہ کیا کہوں۔ فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا

کہ رسول اللہ نے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور جب علیؑ کے انتقال کا وقت آیا تو حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ کے وصی ہیں ؟ اور حضرت علی ایسا کرتے ہی نہیں امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لئے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسینؑ کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے۔ درآنحالیکہ یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم میں اور ہماری اولاد میں ہے

توضیح:- مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علی بن الحسینؑ کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسینؑ سے کیوں نہ کہا کہ حسب فرمان رسول و امیر المومنین یہ حق میرا ہے ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے۔

چونسٹھواں باب

اشارہ نص امامت امیر المومنینؑ پر

(بَابُ) ۶۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا نَزَلَتْ وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ كَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَلِّمُوا عَلىٰ عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَ اللهُ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ يَا زَيْدُ ؛ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا : قُومَا فَسَلِّمَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنَ اللهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ» يَعْنِي بِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا وَقَوْلَهُمَا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ «وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ، تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ (أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكىٰ مِنْ أَئِمَّتِكُمْ)» قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَئِمَّةٌ ؟ قَالَ : إِي وَاللهِ أَئِمَّةٌ ، قُلْتُ : فَإِنَّا نَقْرَءُ أَرْبىٰ ، فَقَالَ : مَا أَرْبىٰ ؟ ـ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا ـ «إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللهُ بِهِ» يَعْنِي بِعَلِيٍّ عليه السلام «وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

الْقِيامَةِ ما كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ۞ لَوْ شاءَ اللهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً واحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشاءُ وَيَهْدي مَنْ
يَشاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۞ وَلا تَتَّخِذُوا أَيْمانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ النحل ۱۶/۹۳-۹۴
ثُبُوتِها» يَعْني بَعْدَ مَقالَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله في عَلِيٍّ «وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِما صَدَدْتُمْ عَنْ سَبيلِ اللهِ» يَعْني
بِهِ عَلِيّاً عليه السلام «وَلَكُمْ عَذابٌ عَظيمٌ»(۱).

ا۔ زید بن جہم ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہم السلام کو کہتے سنا کہ جب آیہ انما ولیکم اللہ نازل ہوئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے کہا تم علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو اور اے زید اس روز ان سے بہ تاکید کہا گیا یہ رسول اللہ کا فرمان انہی دونوں سے تھا کہ کھڑے ہو کر علی کو یا امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ حکم خدا کی طرف سے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے، رسول اللہ نے ان دونوں سے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول کی طرف سے بھی، پس خدا نے یہ آیت نازل کی۔ تاکید کے بعد اپنے عہدوں کو مت توڑو، تم نے اللہ کی کفالت اپنے اوپر لے لی۔ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور اس سے مراد ہے رسول اللہؐ کا ان سے کہنا اور پھر ان کا یہ پوچھنا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے یا رسولؐ کی طرف سے یعنی انھوں نے اس قول کو موکد کرانا چاہا۔ رسول اللہ نے یہ فرما کر اور زیادہ مضبوط کر دیا کہ اللہ اور رسول دونوں کی طرف سے ہے پھر خدا نے فرمایا۔ تم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے سوت کو کاتا اور دھاگے بٹ کر توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ کے امام زیادہ پاکیزہ ہوں تمہارے اماموں سے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ سورہ نحل کی اس آیت میں تو لفظ امتہ ہے اور آپ نے آئمہ فرمایا۔ امام نے فرمایا نہیں آئمہ ہی ہے میں نے کہا۔ ہم اس آیت کو یوں پڑھتے ہیں۔ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا بعد قوۃ انکاثاً تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ھی اربی من امۃ انما یبلوکم اللہ بہ (اس عورت کے ایسے نہ بنو جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنائے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے خواہ مخواہ بڑھ جائے اس سے خدا بس تم کو آزماتا ہے) اس میں امت کی جگہ حضورؐ نے آئمہ فرمایا ہے اور اربی (زیادہ) کی جگہ ازکی (پاکیزہ) فرمایا، آپ نے فرمایا اربی کیا ہے پس آپؑ نے تعجب کے ساتھ ہاتھ اٹھایا اور پھر گرا دیا اور فرمایا۔ انما یبلوکم اللہ بہ (اللہ اس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ علیؑ کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ روز قیامت ان باتوں کو ظاہر کرے جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ النحل ۱۶/۹۲

اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے روز قیامت جو کچھ تم کر چکے ہو اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اپنی قسموں کو مکاری کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارے قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائیں گے (یعنی علیؑ کے بارے میں جو رسولؐ نے کہہ دیا ہے)، اور تم راہ خدا سے ہٹانے (علیؑ کی راہ سے) کی سزا

میں جہنم کا مزہ چکھو گے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَمَّا أَنْ قَضَى مُحَمَّدٌ نُبُوَّتَهُ وَاسْتَكْمَلَ أَيَّامَهُ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُحَمَّدُ! قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ، فَاجْعَلِ الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَكَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَ مِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنِّي لَنْ أَقْطَعَ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْعَقِبِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ كَمَا لَمْ أَقْطَعْهَا مِنْ ذُرِّيَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ.

۲۔ ابوحمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب حضرت رسول خدا کی نبوت کا وقت ختم ہوا اور ان کے دن پورے ہوگئے تو اللہ نے ان پر وحی کی۔ اے محمد تم نے اپنی نبوت کا دور پورا کر دیا اور اپنا زمانہ ختم کر دیا۔ پس جو علم و ایمان و اسم اکبر و میراث علم اور آثار نبوت تمہارے پاس ہیں وہ اپنے اہلبیت میں سے علی بن ابی طالب کے سپرد کر دو میں نہیں منقطع کروں گا علم و ایمان و اسم اکبر اور میراث و آثار نبوت کو تمہاری ذریت سے اسی طرح جس طرح میں نے نہیں قطع کیا ان چیزوں کو ذریات انبیاء علیہم السلام سے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ وَعَبْدِالْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الدَّيْلَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ أَوْصَى مُوسَى عليه السلام إِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَأَوْصَى يُوشَعُ بْنُ نُونٍ إِلَى وَلَدِ هَارُونَ وَلَمْ يُوصِ إِلَى وَلَدِهِ وَ لَا إِلَى وَلَدِ مُوسَى، إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَهُ الْخِيَرَةُ، يَخْتَارُ مَنْ يَشَاءُ مِمَّنْ يَشَاءُ وَبَشَّرَ مُوسَى وَيُوشَعُ بِالْمَسِيحِ عليه السلام فَلَمَّا أَنْ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَسِيحَ قَالَ الْمَسِيحُ عليه السلام لَهُمْ: إِنَّهُ سَوْفَ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ اسْمُهُ أَحْمَدُ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام يَجِيءُ بِتَصْدِيقِي وَتَصْدِيقِكُمْ وَعُذْرِي وَعُذْرِكُمْ وَجَرَتْ مِنْ بَعْدِهِ فِي الْحَوَارِيِّينَ فِي الْمُسْتَحْفَظِينَ، وَإِنَّمَا سَمَّاهُمُ اللهُ تَعَالَى الْمُسْتَحْفَظِينَ لِأَنَّهُمُ اسْتَحْفَظُوا الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي يُعْلَمُ بِهِ عِلْمُ كُلِّ شَيْءٍ، الَّذِي كَانَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ، يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: «وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَ أَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ» الْكِتَابُ الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ وَإِنَّمَا عُرِفَ مِمَّا يُدْعَى الْكِتَابُ التَّوْرَاةُ ٢٥
وَالْإِنْجِيلُ وَالْفُرْقَانُ فِيهَا كِتَابُ نُوحٍ عليه السلام وَ فِيهَا كِتَابُ صَالِحٍ وَشُعَيْبٍ وَ إِبْرَاهِيمَ عليهم السلام فَأَخْبَرَ اللهُ عَزَّ

وَجَلَّ: «إِنَّ هٰذا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولىٰ صُحُفِ إِبْراهِيمَ وَمُوسىٰ» فَأَيْنَ صُحُفُ إِبْراهِيمَ، إِنَّما صُحُفُ
إِبْراهِيمَ الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ وَصُحُفُ مُوسىٰ الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ فَلَمْ تَزَلِ الْوَصِيَّةُ فِي عالِمٍ بَعْدَ عالِمٍ حَتّىٰ
دَفَعُوها إِلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّداً ﷺ أَسْلَمَ لَهُ الْعَقِبُ مِنَ الْمُسْتَحْفِظِينَ وَ
كَذَّبَهُ بَنُو إِسْرائِيلَ وَدَعا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عَلَيْهِ أَنْ
أَعْلِنْ فَضْلَ وَصِيِّكَ فَقالَ: رَبِّ إِنَّ الْعَرَبَ قَوْمٌ جُفاةٌ، لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كِتابٌ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ نَبِيٌّ
وَلا يَعْرِفُونَ فَضْلَ نُبُوّاتِ الْأَنْبِياءِ وَ لا شَرَفَهُمْ وَ لا يُؤْمِنُونَ بِي إِنْ أَنَا أَخْبَرْتُهُمْ بِفَضْلِ أَهْلِ بَيْتِي،
فَقالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «وَلا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ» «وَقُلْ: سَلامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ» فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِ وَصِيِّهِ ذِكْراً
فَوَقَعَ النِّفاقُ فِي قُلُوبِهِمْ، فَعَلِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ وَما يَقُولُونَ، فَقالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: يا مُحَمَّدُ:
«وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِما يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لا يُكَذِّبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظّالِمِينَ بِآياتِ اللهِ يَجْحَدُونَ»
وَلٰكِنَّهُمْ يَجْحَدُونَ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لَهُمْ وَكانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَأَلَّفُهُمْ وَيَسْتَعِينُ بِبَعْضِهِمْ عَلىٰ بَعْضٍ وَلا
يَزالُ يُخْرِجُ لَهُمْ شَيْئاً فِي فَضْلِ وَصِيِّهِ حَتّىٰ نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ حِينَ أُعْلِمَ بِمَوْتِهِ
وَنُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ، فَقالَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَإِذا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ» يَقُولُ: إِذا الشرح ٩٤/٧
فَرَغْتَ فَانْصَبْ عَلَمَكَ وَ أَعْلِنْ وَصِيَّكَ فَأَعْلِمْهُمْ فَضْلَهُ عَلانِيَةً، فَقالَ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ
مَوْلاهُ، اللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ - ثَلاثَ مَرّاتٍ - ثُمَّ قالَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ
وَرَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرّارٍ - يُعَرِّضُ بِمَنْ رَجَعَ يُجَبِّنُ أَصْحابَهُ وَيُجَبِّنُونَهُ - وَ قالَ
ﷺ: عَلِيٌّ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَ قالَ: عَلِيٌّ عَمُودُ الدِّينِ وَ قالَ: هٰذا هُوَ الَّذِي يَضْرِبُ النّاسَ
بِالسَّيْفِ عَلَى الْحَقِّ بَعْدِي وَقالَ: الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ أَيْنَما مالَ وَ قالَ: إِنِّي تارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ،
إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِما لَنْ تَضِلُّوا: كِتابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَهْلَ بَيْتِي عِتْرَتِي، أَيُّهَا النّاسُ اسْمَعُوا وَ قَدْ
بَلَّغْتُ، إِنَّكُمْ سَتَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَسْأَلُكُمْ عَمّا فَعَلْتُمْ فِي الثَّقَلَيْنِ، وَالثَّقَلانِ: كِتابُ اللهِ جَلَّ
ذِكْرُهُ وَ أَهْلُ بَيْتِي فَلا تَسْبِقُوهُمْ فَتَهْلِكُوا وَ لا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ فَوَقَعَتِ الْحُجَّةُ بِقَوْلِ
النَّبِيِّ ﷺ وَ بِالْكِتابِ الَّذِي يَقْرَأُهُ النّاسُ فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِي فَضْلَ أَهْلِ بَيْتِهِ بِالْكَلامِ وَ يُبَيِّنُ لَهُمْ
بِالْقُرْآنِ «إِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً» وَقالَ عَزَّ ذِكْرُهُ:
«وَاعْلَمُوا أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبىٰ»(٢) ثُمَّ قالَ: «وَ آتِ ذَا الانفال ٨/٤١
الْقُرْبىٰ حَقَّهُ» فَكانَ عَلِيٌّ عليه السلام وَكانَ حَقُّهُ الْوَصِيَّةَ الَّتِي جُعِلَتْ لَهُ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيراثَ الْعِلْمِ

وَآثارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ، فَقالَ: «قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ» ثُمَّ قالَ: «وَإِذا
الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ»(١) يَقُولُ أَسْأَلُكُمْ عَنِ الْمَوَدَّةِ الَّتِي أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ فَضْلَها، مَوَدَّةَ
الْقُرْبىٰ، بِأَيِّ ذَنْبٍ قَتَلْتُمُوهُمْ وَقالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ» قالَ
الْكِتابُ [هُوَ] الذِّكْرُ وَأَهْلُهُ آلُ مُحَمَّدٍ عليهم السلام أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسُؤالِهِمْ وَلَمْ يُؤْمَرُوا بِسُؤالِ الْجُهّالِ
وَسَمَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ ذِكْراً فَقالَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ: «وَأَنْزَلْنا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ
ما نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ» وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»(٣)
وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَوْ رَدُّوهُ
(إِلَى اللهِ وَ) إِلَى الرَّسُولِ وَإِلىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ» فَرَدَّ الْأَمْرَ أَمْرَ
النّاسِ إِلىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمُ الَّذِينَ أَمَرَ بِطاعَتِهِمْ وَبِالرَّدِّ إِلَيْهِمْ. فَلَمّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ
حَجَّةِ الْوَداعِ نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ: «يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ
إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّاسِ إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكافِرِينَ»(٥) فَنادىٰ
النّاسَ فَاجْتَمَعُوا وَأَمَرَ بِسَمُراتٍ فَقُمَّ شَوْكُهُنَّ، ثُمَّ قالَ ﷺ: [يا] أَيُّهَا النّاسُ مَنْ وَلِيُّكُمْ
وَأَوْلىٰ بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ فَقالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ، فَقالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ، اَللّٰهُمَّ والِ
مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ النِّفاقِ فِي قُلُوبِ الْقَوْمِ وَقالُوا: ما
أَنْزَلَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ هٰذا عَلىٰ مُحَمَّدٍ قَطُّ وَما يُرِيدُ إِلاَّ أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ، فَلَمّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ
أَتَتْهُ الْأَنْصارُ فَقالُوا: يا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْ أَحْسَنَ إِلَيْنا وَشَرَّفَنا بِكَ وَبِنُزُولِكَ بَيْنَ
ظَهْرانَيْنا، فَقَدْ فَرَّحَ اللهُ صَدِيقَنا وَكَبَتَ عَدُوَّنا وَقَدْ يَأْتِيكَ وُفُودٌ، فَلا تَجِدُ ما تُعْطِيهِمْ فَيَشْمَتُ
بِكَ الْعَدُوُّ، فَنُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ ثُلُثَ أَمْوالِنا حَتّىٰ إِذا قَدِمَ عَلَيْكَ وَفْدُ مَكَّةَ وَجَدْتَ ما تُعْطِيهِمْ،
فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئاً وَكانَ يَنْتَظِرُ ما يَأْتِيهِ مِنْ رَبِّهِ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام وَقالَ:
«قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ»(٦) وَلَمْ يَقْبَلْ أَمْوالَهُمْ، فَقالَ الْمُنافِقُونَ: ما أَنْزَلَ
اللهُ هٰذا عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَما يُرِيدُ إِلاَّ أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ وَيَحْمِلَ عَلَيْنا أَهْلَ بَيْتِهِ يَقُولُ أَمْسِ:
مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ وَالْيَوْمَ: قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ، ثُمَّ نَزَلَ
عَلَيْهِ آيَةُ الْخُمُسِ فَقالُوا: يُرِيدُ أَنْ يُعْطِيَهُمْ أَمْوالَنا وَفَيْئَنا، ثُمَّ أَتاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ: يا مُحَمَّدُ إِنَّكَ

قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ فَاجْعَلِ الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ عِنْدَ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَإِنِّي لَمْ أَتْرُكِ الْأَرْضَ إِلَّا وَلِيَ فِيهَا عَالِمٌ تُعْرَفُ بِهِ طَاعَتِي وَتُعْرَفُ بِهِ وِلَايَتِي وَيَكُونُ حُجَّةً لِمَنْ يُولَدُ بَيْنَ قَبْضِ النَّبِيِّ إِلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ الْآخَرِ ، قَالَ : فَأَوْصَى إِلَيْهِ بِالْإِسْمِ الْأَكْبَرِ وَمِيرَاثِ الْعِلْمِ وَآثَارِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَأَوْصَى إِلَيْهِ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ وَأَلْفِ بَابٍ ، يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بَابٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وصیت کی موسیٰ نے یوشع بن نون کو اور یوشع بن نون نے اولاد ہارون موسیٰ کو کہ اللہ تعالیٰ جس گروہ میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے اور بشارت دی موسیٰ و یوشع نے مسیح کے آنے کی پس جب خدا نے مسیح کو مبعوث کیا تو انھوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل سے ایک نبی آنے والا ہے جو میری تصدیق بھی کرے گا اور تمہاری بھی اور (انجیل و توریت کے منسوخ ہونے میں) میرے لئے عذر ہو گا اور تمہارے لئے بھی اور اس کے بعد اس کے مخصوصین اور مستحفیظین کہلائیں گے کیونکہ اللہ نے ان کا یہی نام رکھا ہے کیونکہ وہ حفاظت کرنے والے ہوں گے اسم اکبر کی اور یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر شئے جانی جاتی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے پاس تھی جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب و میزان نازل کی۔ کتاب اسم اکبر ہے جو مشہور ہے توریت و انجیل و فرقان سے لیکن اتنا ہے نہیں اس میں کتاب نوح وصالح و شعیب و ابراہیم بھی ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ پہلے صحیفوں ابراہیم و موسیٰ میں بھی ہے صحف ابراہیم کہاں ہیں صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ اسم اکبر ہیں وہ وصیت ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰؐ تک پہنچا۔ جب حضرت مبعوث ہوئے تو ایمان لائے ان پر دین کی حفاظت کرنے والے اعقاب اور جھٹلایا ان کو بنی اسرائیل نے۔ رسول خدا نے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور راہ خدا میں جہاد کیا۔ پھر خدا نے وحی کی کہ اپنے وصی کے فضائل کا اعلان کرو۔ عرض کی پروردگار! یہ قوم عرب جاہل ہے ان میں نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی نبی مبعوث ہوا۔ وہ انبیاء کی نبوت کے فضل و شرف کو جانتے ہی نہیں۔ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں گے اگر میں ان کو اپنے اہلبیت کی فضیلت سے آگاہ کروں گا۔ خدا نے فرمایا ان کے بارے میں تم غم نہ کرو، تم ان کے سامنے اپنے وصی کی فضیلت کا ذکر کرو، ان کے قلوب میں نفاق پیدا ہو جائے گا پس رسول اللہ نے جان لیا کہ یہ ہونے والا ہے۔ خدا نے کہا اے محمد ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تمہارے سینے میں اس سے تنگی ہوتی ہے بیشک وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور یہ ان کا انکار بغیر حجت و دلیل کے ہے رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے اور بعض کے مقابل بعض سے مدد لیتے تھے اور برابر اپنے وصی کی کوئی نہ کوئی فضیلت بیان کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم نشرح نازل ہوا۔ پس جب اپنی موت کا علم ہوا تو لوگوں کو اپنی موت کی خبر دی اور اس آیت سے لوگوں پر حجت قائم کی اے رسولؐ جب تم کار نبوت سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف چلے آؤ یعنی اپنے وصی کی جانشینی کا

اعلان علانیہ کرو اور سب کے سامنے ان کی فضیلت بیان کرو۔ تب حضرت نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے خدا دوست رکھتا ہے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو علیؑ رکھے (تمام بار فرمایا) ... البتہ میں ایسے کو وصی بنا رہا ہوں رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں سے دور رہتا ہے جو اللہ اور جو اپنے ساتھیوں کو بزدل بتلاتے تھے اور ساتھی ان کو، اور یہ بھی فرمایا۔ علی سید المومنین ہیں علی عمود الدین ہیں یہی وہ ہیں جو میرے بعد حق پہ لوگوں کی گردنیں ماریں گے علیؑ جس طرف مائل ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا اور فرمایا۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے ان کو پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ دونوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہلبیت میری عترت، لوگو! میری بات سنو، میں نے امرِ حق کی تبلیغ کر دی، تم عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے میں تم سے ان دونوں گرانقدر چیزوں کے متعلق سوال کروں گا یعنی اللہ کی کتاب اور اپنی عترت کے متعلق تم ان پر سبقت نہ لے جاؤ۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو سکھاؤ۔ پڑھاؤ مت، وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں پس آنحضرتؐ کے اس قول سے ان پر حجت تمام ہوگئی اور خدا کی اس کتاب سے جسے لوگ پڑھتے ہیں پس اہلبیت کی فضیلت، رسولؐ کے کلام، قرآن کے بیان سے لوگوں پر ظاہر ہوتی رہی۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے، خدا ارادہ رکھتا ہے کہ اے۔ اہلبیتؑ! خدا تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جو مال غنیمت تم کو ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ذوی القربےٰ کا ہے اور فرمایا ذوی القربیٰ کا حق ادا کرو۔ اس سے مراد علی ہیں اور ان کا حق وہ وصیت تھی جو ان کے لئے کی گئی اور اسم اکبر اور میراث علم آثار نبوت تھے اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میں تم سے ذوی القربیٰ کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا اور فرمایا جب مودت کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ پر قتل کیا گیا یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں تم سے سوال کروں گا اس مودت کے متعلق کہ جن کی فضیلت تم پہ نازل کی گئی تھی تم نے کس گناہ پر ان کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو اور ذکر سے مراد کتاب ہے اور اہلِ ذکر آل محمد علیہم السلام ہیں خدا نے ان سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے نہیں حکم دیا ہے ان کو جاہلوں کے سوال کا اور اللہ نے قرآن کا نام ذکر رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور ہم نے رسولؐ ذکر کو تم پہ نازل کیا تاکہ تم لوگوں سے بیان کر دو۔ جو ان کے لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا اور فرمایا اللہ نے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی اور یہ بھی فرمایا اگر تم اپنے معاملہ میں رجوع کرو گے اللہ کی طرف اور رسول اور اولی الامر کی طرف اور ان میں جو استنباط کرنے والے ہیں وہ اس کو بتا دیں گے پس جن اولی الامر کی طرف رجوع کا حکم دیا گیا ہے وہ وہی ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہے جب رسولِ خدا حج آخر سے واپس ہوئے تو جبرئیل آیہ ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک لے کر آئے۔ یعنی اے رسولؐ جو تم پہ نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے یہ کام نہ

کیا تو تم نے کارِ رسالت ہی انجام نہ دیا اور اللہ تو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے اور اللہ کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا پھر منادی نے ندا دی۔ سب لوگ جمع ہو گئے آپؐ نے ببول کے درختوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے کانٹوں کو جھاڑو سے سمیٹا جائے۔

پھر فرمایا لوگو! بتاؤ تمہارا ولی تمہارے نفسوں سے بہتر کون ہے انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ، فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے خدا دوست رکھ اس کو جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پس قوم کے دل میں نفاق کا کانٹا کھٹکا اور کہنے لگے۔ خدا نے ایسا حکم محمد پر ہرگز نازل نہیں کیا بلکہ وہ اس سے اپنے ابن عم کا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہیں جب حضرت مدینہ آئے تو انصار نے حاضر خدمت ہو کر کہا یا۔ رسول اللہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے اور آپ کی وجہ سے ہمیں شرف بخشا ہے آپؐ کے ظہور سے ہمارے دوست خوش ہوئے اور دشمن دل سوختہ آپؐ کے پاس اطراف و جوانب سے وفد آیا کرتے ہیں اور آپؐ کے پاس کوئی چیز ان کو دینے کے لئے نہیں اس بنار پر ہمارے دشمن شماتت کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا تہائی مال آپ لے لیں تاکہ مکہ کا وفد جب آئے تو آپ کے پاس ان کو دینے کے لئے مال ہو حضرت نے کوئی جواب نہ دیا اور منتظرِ وحی رہے۔ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول آپؐ ان سے کہہ دیں کہ میں سوائے اپنے ذوالقربیٰ کی محبت کے اور کچھ نہیں چاہتا۔ پھر آیۂ خمس نازل ہوئی تو منافق کہنے لگے۔ رسولؐ چاہتے ہیں کہ ہمارے اموال اور مالِ غنیمت میں سے اپنے اہلبیتؑ کو دیں۔ پس جبرئیل آئے اور کہا اے محمدؐ آپ نے نبوت کو پورا کر دیا اور اپنے ایام کو ختم کر دیا۔ لہذا اب اسم اکبر، میراثِ علم اور آثارِ علمِ نبوت، علیؑ کے سپرد کر دو، میں اس حال میں زمین کو نہیں چھوڑوں گا کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو جس سے میری اطاعت اور میری ولایت کا تعارف ہو اور حجت ہو ان لوگوں کے لئے جو نبی کی وفات کے بعد وصی یعنی بارہویں امام کے خروج تک پیدا ہوں۔ پس حضرت نے وصیت کی علی علیہ السلام کو اسمِ اکبر کی اور میراثِ علم اور آثارِ علم نبوت اور وصیت کی ہزار کلموں کی اور ہزار باب کی کہ ہر ایک کلمہ اور ہر باب سے ہر کلمے اور ہزار باب منکشف ہوئے۔

٤- عَلِيُّ بْنُ إِبْرٰاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَ صٰالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعْمَرٍ العَطّٰارِ ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهّٰانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قٰالَ: قٰالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأَرْسَلَتٰا إِلىٰ أَبَوَيْهِمٰا فَلَمّٰا نَظَرَ إِلَيْهِمٰا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعْرَضَ عَنْهُمٰا ثُمَّ قٰالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأُرْسِلَ إِلىٰ عَلِيٍّ فَلَمّٰا نَظَرَ إِلَيْهِ أَكَبَّ عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ . فَلَمّٰا خَرَجَ لَقِيٰاهُ ، فَقٰالاٰ لَهُ : مٰا حَدَّثَكَ خَلِيلُكَ ؟ فَقٰالَ: حَدَّثَنِي أَلْفَ بٰابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بٰابٍ أَلْفَ بٰابٍ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں میرے پاس میرے خلیل کو بلاؤ پس دونوں بیبیوں نے اپنے اپنے باپ کو بلا لیا۔ جب ان کو رسولؐ نے دیکھا تو اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا میرے دوست کو بلاؤ۔ پس علی کو بلایا گیا۔ حضرت ان پر جھکے اور باتیں کیں۔ جب علیؑ نکلے تو دونوں نے پوچھا آپؐ سے آپؐ کے

خلیل نے کیا کہا، فرمایا: مجھے ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر باب سے ہزار باب میرے اوپر منکشف ہو گئے۔

٥- أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلِيّاً عليه السلام أَلْفَ حَرْفٍ كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف اور ان پر منکشف ہو گئے۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ فِي ذُؤَابَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: هِيَ الْأَحْرُفُ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ حَرْفٍ أَلْفَ حَرْفٍ، قَالَ أَبُوبَصِيرٍ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: فَمَا خَرَجَ مِنْهَا حَرْفَانِ حَتَّى السَّاعَةِ.

٦- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ کے قبضۂ شمشیر میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا۔ ابوبصیر کہتے ہیں، میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا تھا فرمایا وہ حروف تھے کہ ہر حرف سے ہزار حرف اور ظاہر ہوتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے دو حرف بھی اب تک ظاہر نہیں ہوئے۔

٧- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ فُضَيْلِ [بْنِ] سُكَّرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ، هَلْ لِلْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ حَدٌّ مَحْدُودٌ؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: إِذَا أَنَا مِتُّ فَاسْتَقِ سِتَّ قِرَبٍ مِنْ مَاءِ بِئْرِ غَرْسٍ فَغَسِّلْنِي وَكَفِّنِّي وَحَنِّطْنِي فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ غُسْلِي وَكَفْنِي فَخُذْ بِجَوَامِعِ كَفَنِي وَأَجْلِسْنِي ثُمَّ سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ، فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَجَبْتُكَ فِيهِ.

٧- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میت کے غسل کے پانی کی حد کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو چاہِ غرس (مدینہ کا کنواں) سے چھ بڑے ڈول پانی کے لینا مجھے غسل وکفن دینا اور حنوط کرنا اور جب غسل وکفن سے فارغ ہونا تو مجھے کفن سمیت بٹھا دینا اور جو چاہنا دریافت کرنا۔ پس خدا کی قسم جو تم پوچھو گے جواب دوں گا۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : لَمَّا حَضَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمَوْتُ دَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ ! إِذَا أَنَامِتُّ فَغَسِّلْنِي وَكَفِّنِّي ثُمَّ أَقْعِدْنِي وَسَلْنِي وَاكْتُبْ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ کی موت کا وقت آیا تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنی ردا میں داخل کر کے فرمایا، تم مجھے غسل و کفن دینا، پھر مجھے بٹھانا اور جو چاہنا پوچھ لینا۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَكَامِلٌ التَّمَّارُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ كَامِلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ حَدِيثٌ رَوَاهُ فُلَانٌ ؟ فَقَالَ : اذْكُرْهُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله حَدَّثَ عَلِيّاً عليه السلام بِأَلْفِ بَابٍ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ ، فَذَلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَظَهَرَ ذَلِكَ لِشِيعَتِكُمْ وَمَوَالِيكُمْ ؟ فَقَالَ : يَا كَامِلُ ! بَابٌ أَوْ بَابَانِ فَقُلْتُ [لَهُ] : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا يُرْوَى مِنْ فَضْلِكُمْ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ بَابٍ إِلَّا بَابٌ أَوْ بَابَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَرْوُوا مِنْ فَضْلِنَا ، مَا تَرْوُونَ مِنْ فَضْلِنَا إِلَّا أَلْفاً غَيْرَ مَعْطُوفَةٍ

۹۔ یونس بن رباط سے مروی ہے کہ میں اور کامل تمّار امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ کامل نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک حدیث فلاں بن فلاں بیان کرتا ہے فرمایا بیان کرو وہ کیا ہے کہ نبیؐ نے علیؑ کو بوقت وفات ایک ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کا ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کے شیعوں یا دوستوں کو یہ معلوم ہیں فرمایا ایک باب یا دو باب، میں نے کہا آپ کی فضیلت سے نہیں بیان کیے جاتے مگر ایک یا دو باب کہ فرمایا عنقریب تم ہماری فضیلت سے نہ بیان کرو گے مگر ایک الف غیر مربوط یعنی بہت ہی کم۔

چونسٹھواں باب (الف)

اشارہ اور نص امامت امام حسن علیہ السلام

(بَابُ) ۶۴ (الف)

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ وَ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: شَهِدْتُ وَصِيَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حِينَ أَوْصَى إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام وَأَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَمُحَمَّداً عليهما السلام وَجَمِيعَ وُلْدِهِ وَرُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَالسِّلَاحَ وَ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام: يَا بُنَيَّ! أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْ اُوصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَسِلَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ آمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ عليه السلام، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ: وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ هَذَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: وَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَقْرِئْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمِنِّي السَّلَامَ.

ا۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں اس وقت موجود تھا جب امیرالمومنین نے اپنے فرزند حسنؑ کے متعلق وصیت کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت امام حسینؑ، محمد حنفیہ اور حضرت علیؑ کی تمام اولاد اور آپ کے شیعہ رؤسا اہلبیت موجود تھے۔ حضرت نے کتاب اور سلاح امام حسن علیہ السلام کو دے کر فرمایا۔ بیٹا رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے وصیت کروں اور اپنی کتابیں اور ہتھیار اسی طرح تمھیں دوں جس طرح رسول اللہ صلعم نے اپنی کتابیں اور ہتھیار مجھے دیئے اور مجھے حکم دیا کہ تمہیں حکم دوں کہ جب تمہاری وفات کا وقت قریب آئے تو یہ چیزیں اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کرنا۔ پھر حسین سے فرمایا، رسول اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے اس بیٹے کے سپرد کرنا اور علی بن الحسین کا ہاتھ پکڑ کر کہا تم کو رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے بیٹے محمد بن علی کے سپرد کرنا اور رسول اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ قَالَ

لِابْنِهِ الْحَسَنِ : اُدْنُ مِنِّي حَتَّى اُسِرَّ إِلَيْكَ مَا أَسَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَيَّ وَ أَئْتَمِنَكَ عَلَى مَا ائْتَمَنَنِي عَلَيْهِ، فَفَعَلَ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ تاکہ وہ اسرار تمہیں تعلیم کروں جو رسول اللہؐ نے مجھے تعلیم کئے اور امین بناؤں ان چیزوں کا جن کا رسول اللہ نے مجھے امین بنایا اس کے بعد اسرار امامت آپؑ نے تعلیم کئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ وَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَ زَيْدٌ الْيَمَامِيُّ قَالُوا : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ : أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام حِينَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ اسْتَوْدَعَ اُمَّ سَلَمَةَ كُتُبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عليه السلام دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ .

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ :

۳۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کوفہ کی طرف روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں اُم سلمہ کے سپرد کیں اور وصیت بھی کہ جب امام حسنؑ مدینہ آئے تو اُم سلمہ نے وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ ، اسْتَوْدَعَ اُمَّ سَلَمَةَ كُتُبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عليه السلام دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ .

۴۔ جب حضرت علیؑ کوفہ روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں جناب اُم سلمہ کو دیں اور وصیت بھی کی کہ جب امام حسنؑ مدینہ آئیں تو اُم سلمہ وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْصَى أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ وَأَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ وَ مُحَمَّداً عليهما السلام وَجَمِيعَ وُلْدِهِ وَ رُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَالسِّلَاحَ ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ : يَا بُنَيَّ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ اُوصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَسِلَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ آمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ وَ قَالَ :

أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ هٰذا ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِ ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ : يَا بُنَيَّ وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَقْرِئْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنِّي السَّلَامَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَنْتَ وَلِيُّ الْأَمْرِ وَ وَلِيُّ الدَّمِ ، فَإِنْ عَفَوْتَ فَلَكَ وَإِنْ قَتَلْتَ فَضَرْبَةٌ مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْثَمْ .

۵ - امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے وصیت کی امام حسن علیہ السلام کو اور گواہ کیا اپنی وصیت پر امام حسینؑ اور محمد حنفیہ کو اور اپنی تمام اولاد اور رؤسائے شیعہ اور اپنے اہلبیتؑ کو پھر اپنی کتاب اور تبرکات امام حسنؑ کو دیئے اور فرمایا۔ مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم کو اپنا وصی بناؤں اور کتاب و ہتھیار اسی طرح تمہارے حوالے کر دوں جس طرح رسول اللہ نے میرے حوالے کئے تھے اور تم کو حکم دوں کہ جب تمہاری موت آئے تو یہ چیزیں اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کرنا۔ پھر اپنے فرزند حسینؑ سے فرمایا، رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم یہ چیزیں اپنے فرزند علی بن الحسینؑ کے سپرد کر دینا اور علی بن الحسینؑ سے فرمایا کہ رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم ان کو اپنے فرزند محمد بن علی کو دینا اور رسولؐ اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔ پھر امام حسنؑ سے فرمایا تم ولی امر ہو اور قصاص لینے کے مجاز ہو اگر میں قتل ہو جاؤں تو تم ایک ضرب کے بدلے ایک ہی ضرب لگانا اور زیادتی کر کے گنہگار نہ ہونا۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَفَعَهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا ضُرِبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَفَّ بِهِ الْعُوَّادُ وَقِيلَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْصِ فَقَالَ: اثْنُوا لِي وِسَادَةً ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ قَدْرِهِ مُتَّبِعِينَ أَمْرَهُ وَأَحْمَدُهُ كَمَا أَحَبَّ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ كَمَا انْتَسَبَ(۱) ، أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ امْرِءٍ لَاقٍ فِي فِرَارِهِ مَا مِنْهُ يَفِرُّ وَالْأَجَلُ مَسَاقُ النَّفْسِ إِلَيْهِ وَالْهَرَبُ مِنْهُ مُوَافَاتُهُ كَمِ اطَّرَدَتْ الْأَيَّامُ أَبْحَثُهَا عَنْ مَكْنُونِ هٰذَا الْأَمْرِ فَأَبَى اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا إِخْفَاءَهُ ، هَيْهَاتَ عِلْمٌ مَكْنُونٌ ، أَمَّا وَصِيَّتِي فَأَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ شَيْئاً وَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَلَا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ ، أَقِيمُوا هٰذَيْنِ الْعَمُودَيْنِ وَأَوْقِدُوا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ ، وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا(۲) ، حُمِّلَ كُلُّ امْرِيءٍ مَجْهُودَهُ وَخُفِّفَ عَنِ الْجَهَلَةِ ، رَبٌّ رَحِيمٌ وَإِمَامٌ عَلِيمٌ وَ دِينٌ قَوِيمٌ ، أَنَا بِالْأَمْسِ صَاحِبُكُمْ وَ [أَنَا] الْيَوْمَ عِبْرَةٌ لَكُمْ وَ غَداً مُفَارِقُكُمْ إِنْ تَثْبُتِ الْوَطْأَةُ فِي هٰذِهِ الْمَزَلَّةِ(۱) فَذَاكَ الْمُرَادُ وَ إِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ ، فَإِنَّا كُنَّا فِي أَفْيَاءِ أَغْصَانٍ وَ ذَرَى رِيَاحٍ وَ تَحْتَ ظِلِّ غَمَامَةٍ اضْمَحَلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفِّقُهَا(۲) وَعَفَا فِي الْأَرْضِ مَخَطُّهَا ، وَإِنَّمَا كُنْتُ جَاراً جَاوَرَكُمْ بَدَنِي

أَيَّاماً وَ سَتَعْقُبُونَ مِنِّي جُثَّةً خَلاءً ، سَاكِنَةً بَعْدَ حَرَكَةٍ وَ كَاظِمَةً بَعْدَ نُطْقٍ ، لِيَعِظَكُمْ هُدُوِّي وَخُفُوتُ إِطْرَاقِي وَسُكُونُ أَطْرَافِي، فَإِنَّهُ أَوْعَظُ لَكُمْ مِنَ النَّاطِقِ الْبَلِيغِ ، وَدَّعْتُكُمْ وِدَاعَ مُرْصِدٍ لِلتَّلَاقِي، غَداً تَرَوْنَ أَيَّامِي وَيَكْشِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ سَرَائِرِي وَتَعْرِفُونِي بَعْدَ خُلُوِّ مَكَانِي وَقِيَامِ غَيْرِي مَقَامِي ، إِنْ أَبْقَ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي وَإِنْ أَفْنَ فَالْفَنَاءُ مِيعَادِي [وَإِنْ أَعْفُ] فَالْعَفْوُ لِي قُرْبَةٌ وَلَكُمْ حَسَنَةٌ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ، فَيَالَهَا حَسْرَةً عَلَىٰ كُلِّ ذِي غَفْلَةٍ أَنْ يَكُونَ عُمُرُهُ عَلَيْهِ حُجَّةً أَوْ تُؤَدِّيَهُ أَيَّامُهُ إِلَىٰ شِقْوَةٍ ، جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ لَا يُقَصِّرُ بِهِ عَنْ طَاعَةِ اللهِ رَغْبَةٌ أَوْ تَحِلُّ بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ نَقِمَةٌ ، فَإِنَّمَا نَحْنُ لَهُ وَبِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْحَسَنِ علیہ السلام فَقَالَ: يَا بُنَيَّ ضَرْبَةٌ مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْثَمْ .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ جب امیرالمومنین کے مسجد میں ضرب لگی تو عیادت کرنے والے لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے اے امیرالمومنین وصیت کیجیے۔ فرمایا میری بیٹھ کے پیچھے تکیہ لگاؤ۔ پھر فرمایا۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس کے امر کے تابع بقدر اپنی طاقت کے حمد کرتے ہیں اور میں حمد کرتا ہوں اس کی جو اسے پسند ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ واحد و احد و صمد ہے اے لوگو! ہر شخص ملاقات کرے گا اس سے جس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ موت ہر نفس کو اپنی طرف کھینچنے والی ہے اور جس سے بھاگنا ہے سو ہے بہت دن ایسے آئے کہ میں نے اس امر کو آشکارا کرنا چاہا لیکن خدا کو اس کا پوشیدہ رکھنا ہی منظور ہوا اس امر مکنوں پر اطلاع پانا بہت دور ہے میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرو اور سنت محمد مصطفےٰ کو ضائع نہ کرو اور دین کے ان دونوں ستونوں کو قائم رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن رکھو، تمہاری فروگذاشت قابلِ مذمت ہوگی ہر شخص کو تکلیف دی گئی بقدر اس کی طاقت کے اور جاہلوں کے بار کو ہلکا کیا گیا ہے یعنی جو نہیں جانتے اس میں فتویٰ نہ دو۔ تمہارا رب رحیم ہے تکلیف مالایطاق نہیں دیتا اور تمہارا امام ہر مشکل کا جاننے والا ہے اور تمہارا دین استوار ہے میں کل تمہارا حاکم تھا اور آج تمہارے لئے عبرت ہوں اور کل تم سے جدا ہونے والا ہوں۔

اگر اس منزل پر قدم جمے رہے (میں زندہ رہا) تو مراد بر آئی اور اگر قدم میں لغزش ہوئی (موت آگئی) تو ہم ہیں ہی شاخوں کے سایہ میں ہوا کی گزرگاہ میں، بادل کے سایہ میں جو افقِ آسمان پر پھیل کر ہلکا پڑ چکا ہے اور زمین و آسمان میں اس کے اجزا متفرق ہو چکے ہیں میرا بدن کچھ دن تمہارا ہمسایہ رہا۔ پھر میرا یہ جسم تمہارے سامنے ہوگا جو ایک قالب بے روح ہوگا ساکن ہوگا حرکت کے بعد خاموش ہوگا گویائی کے بعد، البتہ تمہارے لئے میری خاموشی پند آموز ہوگی اور میرے پُر از ضیاع کلام کا ختم ہو جانا اور میرے اجزا کا بے حس ہو جانا تمہارے لئے نصیحت کرنے والا ہوگا۔ اس طور کہ ایک ناطق بلیغ خاموش ہے اور وداع کرنا ایسی ذات کو جو تمہاری ملاقات کا مشتاق رہتا ہے کل روزِ قیامت تم میری حکومت کو دیکھو گے اس

روز خداوند عالم ان اسرار کو جو میرے دل میں مخفی ہیں آشکار اکرے گا تب تم پہچانو گے مجھے، میرے یہ مکان خالی کرنے کے بعد اور میری جگہ میرے غیر کے آنے کے بعد (یعنی اعراف و صراط و کوثر وغیرہ پر مجھے پہچانو گے) اگر میں باقی رہا یعنی اس ضرب کے بعد زندہ رہ گیا تو اپنے خون کا ولی میں خود ہوں گا اور اگر مر جاؤں تو فنا میری وعدہ گاہ ہے اور اگر میں معاف کر دوں تو میرے لئے یہ عفو درجۂ قرابت ایزدی ہوگا اور تمہارے لئے نیکی، پس عفو کرو اور درگزر کرو۔ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ خدا تمہارے گناہ بخش دے پس لوگو حیرت کا مقام ہے ہر غفلت پر کہ اس کی اس پر حجت قرار پائی اور اس کی زندگی کا زمانہ بدبختی میں گزرا ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے قرار دے جنہوں نے طاعت خدا میں کوتاہی نہیں کی اور برغبت عبادت کرتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے لئے عذاب نہ ہو، ہمارا نیکی کرنا اور بدی سے بچنا سب اللہ کی مدد سے ہے پھر امام حسنؑ سے فرمایا۔ ایک ضربت کے بدلے میں تم قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا اور زیادہ کرکے گناہ نہ کرنا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَقِيلِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاقْتُلِ ابْنَ مُلْجَمٍ وَاحْفِرْ لَهُ فِي الْكُنَاسَةِ ـ وَوَصَفَ الْعَقِيلِيُّ الْمَوْضِعَ عَلَى بَابِ طَاقِ الْمَحَامِلِ مَوْضِعُ الشَّوَّاءِ وَالرَّوَّاسِ ـ ثُمَّ ارْمِ بِهِ فِيهِ، فَإِنَّهُ وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علیؑ کو ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو ابن ملجم کو قتل کرکے کوفہ کے کوڑے گھر میں دبا دینا۔

پینسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت امام حسین علیہ السلام پر

((بَابُ) ٦٥

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ (قَالَ الْكُلَيْنِيُّ) وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفَاةُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام: يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، إِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً

ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلىٰ اُمِّي عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنْ عَائِشَةَ مَا يَعْلَمُ اللهُ وَالنَّاسُ صَنِيعَهَا وَعَدَاوَتَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَعَدَاوَتَهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عليه السلام [وَ] وُضِعَ عَلَى السَّرِيرِ ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِ إِلىٰ مُصَلّىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلّىٰ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَ حُمِلَ وَ اُدْخِلَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا اُوقِفَ عَلىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَهَبَ ذُو الْعُوَيْنَيْنِ(1) إِلىٰ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ لِيَدْفِنُوهُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلىٰ بَغْلٍ بِسَرْجٍ. فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً. فَقَالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ، عَنْ بَيْتِي، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِي بَيْتِي وَيُهْتَكُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حِجَابُهُ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عليه السلام: قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَدْخَلْتِ عَلَيْهِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللهَ سَائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت آیا تو امام حسین علیہ السلام سے کہا۔ اے برادر میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اس پر نظر رکھنا جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ تیار کرنا، میرا رُخ قبرِ رسولؐ کی طرف کرنا تاکہ اُن سے اپنے عہد کو تازہ کر دوں پھر میرا رُخ والدہ گرامی کی قبر کی طرف کرنا، پھر مجھے بقیع میں دفن کر دینا اور جان لو کہ مجھے عائشہ کی طرف سے وہ تکلیف پہنچے گی جسے اللہ بھی جانتا ہے اور وہ لوگ بھی اس کی کارگزاری کو سمجھتے ہیں کہ ان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہم اہلبیت سے جو عداوت ہے پس جب امام حسنؑ کا انتقال ہو گیا اور جنازہ تیار ہوا اور ان کو لے گئے مسجدِ رسول میں اس مقام پر جہاں آنحضرتؐ مُردوں پر نماز پڑھا کرتے تھے تو امام حسینؑ نے نمازِ جنازہ پڑھی اور اس کے بعد قبرِ رسول کی طرف چلے تو ایک ابلیس صفت نے جا کر عائشہ کو خبر کر دی۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفَاةُ، قَالَ: يَا قَنْبَرُ! انْظُرْ هَلْ تَرىٰ مِنْ وَرَاءِ بَابِكَ مُؤْمِناً مِنْ غَيْرِ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام؟ فَقَالَ: اللهُ تَعَالىٰ وَرَسُولُهُ وَابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، قَالَ: ادْعُ لِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: هَلْ حَدَثَ إِلَّا خَيْرٌ؟ قُلْتُ: أَجِبْ أَبَا مُحَمَّدٍ فَعَجَّلَ عَلىٰ شِسْعِ نَعْلِهِ، فَلَمْ يُسَوِّهِ وَخَرَجَ مَعِي يَعْدُو، فَلَمَّا قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام: اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلُكَ يَغِيبُ عَنْ سَمَاعِ كَلَامٍ يَحْيىٰ بِهِ الْأَمْوَاتُ وَيَمُوتُ بِهِ الْأَحْيَاءُ، كُونُوا أَوْعِيَةَ الْعِلْمِ وَمَصَابِيحَ الْهُدىٰ، فَإِنَّ ضَوْءَ النَّهَارِ بَعْضُهُ أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ جَعَلَ وُلْدَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَئِمَّةً وَ فَضَّلَ

بَعْضَهُمْ عَلىٰ بَعْضٍ وَآتىٰ دٰاوُدَ (ع) زَبُوراً وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَا اسْتَأْثَرَ بِهِ مُحَمَّداً ﷺ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! إِنِّي
أَخَافُ عَلَيْكَ الْحَسَدَ وَإِنَّمَا وَصَفَ اللهُ بِهِ الْكَافِرِينَ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «كُفّٰاراً حَسَداً مِنْ عِنْدِ
أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ» وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سُلْطَاناً يَا مُحَمَّدَ بْنَ بقره ۲/۱۰۹
عَلِيٍّ ؛ أَلَا اُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ فِيكَ ؟ قَالَ : بَلىٰ . قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاكَ (ع) يَقُولُ يَوْمَ
الْبَصْرَةِ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبَرَّنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَبَرَّ مُحَمَّداً وَلَدِي ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! لَوْ شِئْتُ
أَنْ اُخْبِرَكَ وَ أَنْتَ نُطْفَةٌ فِي ظَهْرِ أَبِيكَ لَأَخْبَرْتُكَ ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ
عَلِيٍّ عليهما السلام بَعْدَ وَفَاةِ نَفْسِي وَمُفَارَقَةِ رُوحِي جِسْمِي إِمَامٌ مِنْ بَعْدِي وَعِنْدَ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ فِي الْكِتَابِ
وِرَاثَةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَضَافَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي وِرَاثَةِ أَبِيهِ وَاُمِّهِ فَعَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ خِيَرَةُ خَلْقِهِ
فَاصْطَفىٰ مِنْكُمْ مُحَمَّداً ﷺ وَ اخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً (ع) وَ اخْتَارَنِي عَلِيٌّ (ع) بِالْإِمَامَةِ وَ اخْتَرْتُ أَنَا
الْحُسَيْنَ (ع) ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ (ع) : أَنْتَ إِمَامٌ وَأَنْتَ وَسِيلَتِي إِلىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاللهِ لَوَدِدْتُ
أَنَّ نَفْسِي ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكَ هٰذَا الْكَلَامَ ، أَلَا وَ إِنَّ فِي رَأْسِي كَلَاماً لَا تَنْزِفُهُ الدِّلَاءُ وَ لَا
تُغَيِّرُهُ نَغْمَةُ الرِّيَاحِ كَالْكِتَابِ الْمُعْجَمِ فِي الرَّقِّ الْمُنَمْنَمِ(۱) أَهُمُّ بِإِبْدَائِهِ فَأَجِدُنِي سُبِقْتُ إِلَيْهِ سَبْقَ
الْكِتَابِ الْمُنْزَلِ أَوْ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَإِنَّهُ لَكَلَامٌ يَكِلُّ بِهِ لِسَانُ النَّاطِقِ وَ يَدُ الْكَاتِبِ، حَتّىٰ
لَا يَجِدَ قَلَماً وَيُؤْتَوا بِالْقِرْطَاسِ حُمَماً(۲) فَلَا يَبْلُغُ إِلىٰ فَضْلِكَ وَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللهُ الْمُحْسِنِينَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللهِ ، الْحُسَيْنُ أَعْلَمُنَا عِلْماً وَأَثْقَلُنَا حِلْماً وَأَقْرَبُنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَحِماً كَانَ فَقِيهاً قَبْلَ أَنْ
يُخْلَقَ وَقَرَأَ الْوَحْيَ قَبْلَ أَنْ يَنْطِقَ وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فِي أَحَدٍ خَيْراً مَا اصْطَفىٰ مُحَمَّداً ﷺ ، فَلَمَّا اخْتَارَ
اللهُ مُحَمَّداً ﷺ وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً وَاخْتَارَكَ عَلِيٌّ إِمَاماً وَاخْتَرْتَ الْحُسَيْنَ، سَلَّمْنَا وَرَضِينَا مَنْ [هُوَ]
بِغَيْرِهِ يَرْضىٰ وَ [مَنْ غَيْرُهُ] كُنَّا نُسَلِّمُ بِهِ مِنْ مُشْكِلَاتِ أَمْرِنَا .

۲۔ اس نے کہا کہ لوگ حسنؑ کا جنازہ لے کر آئے ہیں تاکہ رسول اللہ کے پاس دفن کریں یہ سن کر وہ ایک زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں اور وہ اسلام میں سب سے پہلی بی بی تھیں جو زین پر سوار ہوئیں اور انھوں نے کہا تم اے بنی ہاشم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہ میرے گھر میں دفن نہ ہوں گے اور اس کے اور رسول اللہ کے درمیان پردہ چاک نہ ہوگا۔

امام حسینؑ نے ان سے کہا کہ آپ تو یہ پردہ پہلے ہی اپنے باپ کے لئے چاک کر چکی ہیں اور پہلوئے رسول میں ان کو جگہ دے چکیں جن کا قرب رسولؐ کو پسند نہ تھا آپ کو پیش خدا اس کا جواب دینا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جنابؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو قنبر سے فرمایا۔ دروازہ آل محمدؐ کے سوا کوئی اور تو نہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور فرزند بہتر جانتے ہیں کہ اور کوئی نہیں۔ فرمایا تم جاکر محمد حنفیہ کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا خیر تو ہے آپ کو امام حسین علیہ السلام نے بلایا ہے انھوں نے جلدی سے جوتے کے بند باندھے جو جلدی میں ٹھیک نہ بندھ سکے اور دوڑتے ہوئے آئے جب حضرت کے پاس پہنچے تو سلام کیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا بیٹھو تم جیسا اور کون ہے جو اس کلام کو سُنے، جس سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اور زندہ مر جاتے ہیں۔ تم ظرفِ علم بنے رہو اور چراغ ہدایت دن کی روشنی بعض حصّہ کی بعض سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم کو امام بنایا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کی اور تم کو معلوم ہے کہ حضرت رسولِ خداؐ کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔

اے محمد بن علی میں تم کو حسد سے ڈراتا ہوں خدا نے اس حسد کا وصف کافروں کے لئے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وہ کافر ہیں حسد کرتے ہیں اپنوں ہی سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اے محمد بن علی اللہ تعالیٰ تم پر شیطان کو قابو نہ دے۔ کیا میں تم کو آگاہ کروں جو میں نے تمہارے بارے میں تمہارے باپ سے سنا ہے انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا میں یوم بصرہ (جنگ جمل) تمہارے پدر بزرگوار کو کہتے سُنا کہ جو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھ سے نیکی کرے اس کو چاہیئے کہ میرے بیٹے محمد سے نیکی کرے، اے محمد بن علی اگر تم چاہو تو میں تم کو آگاہ کردوں اس وقت سے جبکہ تم بصورت نطفہ اپنے باپ کی پشت میں تھے۔ اے محمد بن علی کیا تم نہیں جانتے کہ امام حسین نے فرمایا تھا میری وفات کے بعد (یہ) امام ہے میرے بعد، اور خدا کے نزدیک یہ کتاب میں ہے اور یہ وراثت ہے نبی کی جس کو عطا کیا امام حسینؑ کو اللہ نے ان کے ماں باپ کی طرف سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ اے بنی ہاشم، تم اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہو۔ پس بنی ہاشم میں سے اس نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور محمدؐ نے علی کو منتخب کیا اور امام حسنؑ نے فرمایا علی نے منتخب کیا اور فرمایا میں حسینؑ کو منتخب کرتا ہوں۔

یہ سن کر محمد بن علی نے کہا۔ آپ امام ہیں اور وسیلہ ہیں رسولِ خدا تک پہنچنے کا۔ واللہ میں یہ پسند کرتا کہ آپ سے یہ کلام سننے سے پہلے مر جاتا۔ میرے سر میں وہ کلام ہے جو اس کثیر پانی والے کنوئیں کی مانند ہے جس کا پانی کثیر ڈول کھینچنے سے کم نہیں ہوتا اور ہوائیں گو نہیں پیدا کرتیں (یعنی کاش میں حسد کو اپنی طرف دیئے جانے سے پہلے مر جاتا، اور یہ کہ آپ کے فضائل مجھے اتنے معلوم ہیں کہ وہ ختم ہونیوالے نہیں۔)

وہ ایک لکھی ہوئی گویا کتاب ہے مزّین کاغذ پر میں نے چاہا کہ ان فضائل کو بیان کردوں، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کتابِ خدا میں پہلے سے موجود ہیں اور سابقہ کتب میں خدا کے رسولؐ ان کو پڑھ چکے ہیں، بیشک یہ کلام ایسا ہے کہ بولنے والوں کی زبانیں خاموش ہیں اور کاتبوں کے قلم شکستہ۔ بلکہ وہ قلم کو ان کے فضائل کے لئے پاتے ہی نہیں اور لکھنے والوں نے اتنا لکھا ہے کہ کاغذ کا کوئی حصّہ سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہا۔ آپؑ کی فضیلت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ خدا محسنوں کو ایسا

ہی بدلہ دیتا ہے اور نہیں ہے تونگر جو اللہ دیتا ہے۔

حسینؑ نے ہم کو علم دیا اور حلم والا بنایا اور از روئے رحم ہم کو رسول اللہ سے قریب کیا۔ امام حسین نقیہ ہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اور انھوں نے وحی کو پڑھا ہے بولنے سے پہلے اگر خدا خیر میں کسی اور میں پاتا تو حضرت محمد مصطفٰیؐ کو انتخاب نہ کرتا۔ خدا نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور انھوں نے علیؑ کا اور علیؑ نے آپ کو امامت کے لئے منتخب کیا اور آپ نے حسین کو انتخاب کیا ہم نے تسلیم کرلیا اور راضی ہوگئے اور ان کے سوا اور کون ہے جس سے ہم راضی ہوتے، ہم نے مشکلات میں اپنے امر کا مالک انہی کو تسلیم کرلیا ہے۔

٣- وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ يَقُولُ: لَمَّا احْتُضِرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ؑ قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلَى أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا وَعَدَاوَتِهَا لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَعَدَاوَتِهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ ؑ [وَ] وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّى عَلَى الْحَسَنِ ؑ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى عَلَيْهِ حُمِلَ فَأُدْخِلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَ عَائِشَةَ الْخَبَرُ وَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؑ لِيُدْفَنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَى بَغْلٍ بِسَرْجٍ - فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً - فَوَقَفَتْ وَ قَالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ عَنْ بَيْتِي، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَا يُهْتَكُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِجَابُهُ، فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا: قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَدْخَلْتِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يَا عَائِشَةُ؛ إِنَّ أَخِي أَمَرَنِي أَنْ أُقَرِّبَهُ مِنْ أَبِيهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيُحْدِثَ بِهِ عَهْداً وَاعْلَمِي أَنَّ أَخِي أَعْلَمُ النَّاسِ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَعْلَمُ بِتَأْوِيلِ كِتَابِهِ مِنْ أَنْ يَهْتِكَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتْرَهُ، احزاب
لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ» ۵۳/
وَقَدْ أَدْخَلْتِ أَنْتِ بَيْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الرِّجَالَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ حجرات
آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ» وَ لَعَمْرِي لَقَدْ ضَرَبْتِ أَنْتِ لِأَبِيكِ وَ فَارُوقِهِ عِنْدَ ۴۹/۲
أُذُنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَعَاوِلَ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ «إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ

أُولٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوٰى، وَلَعَمْرِي لَقَدْ أَدْخَلَ أَبُوكِ وَفَارُوقُهُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حجرات ۴۹/۳
بِقُرْبِهِمَا مِنْهُ الْأَذٰى وَمَا رَعَيَا مِنْ حَقِّهِ مَا أَمَرَهُمَا اللهُ بِهِ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ اللهَ حَرَّمَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْوَاتاً مَا حَرَّمَ مِنْهُمْ أَحْيَاءً وَ تَاللهِ يَا عَائِشَةُ ! لَوْ كَانَ هٰذَا الَّذِي كَرِهْتِيهِ مِنْ دَفْنِ
الْحَسَنِ عِنْدَ أَبِيهِ رَسُولِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا جَائِزاً فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اللهِ لَعَلِمْتِ أَنَّهُ سَيُدْفَنُ وَ إِنْ
رُغِمَ مَعْطِسُكِ. قَالَ : ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ! يَوْماً عَلٰى بَغْلٍ وَيَوْماً عَلٰى جَمَلٍ
فَمَا تَمْلِكِينَ نَفْسَكِ وَ لَا تَمْلِكِينَ الْأَرْضَ عَدَاوَةً لِبَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ : يَا ابْنَ
الْحَنَفِيَّةِ هٰؤُلَاءِ الْفَوَاطِمُ يَتَكَلَّمُونَ فَمَا كَلَامُكَ ؟ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عليه السلام : وَ أَنّٰى تُبْعِدِينَ مُحَمَّداً مِنَ
الْفَوَاطِمِ، فَوَاللهِ لَقَدْ وَلَدَتْهُ ثَلَاثُ فَوَاطِمَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ عِمْرَانَ بْنِ عَائِذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُومٍ وَفَاطِمَةُ
بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بْنِ الْأَصَمِّ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ حِجْرِ بْنِ عَبْدِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرٍ ،
قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام : نَحُّوا ابْنَكُمْ وَ اذْهَبُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ، قَالَ: فَمَضَى
الْحُسَيْنُ عليه السلام إِلٰى قَبْرِ أُمِّهِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَدَفَنَهُ بِالْبَقِيعِ.

۳۔ راوی کہتاہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ جب امام حسنؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے امام حسینؑ سے فرمایا۔ اے میرے بھائی میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا۔

پس جب میں مرجاؤں تو تم مجھے تجہیز و تکفین کر کے رسول اللہ کی قبر کی طرف میرا رُخ کر دینا تاکہ میں اپنا عہد ان سے تازہ کروں، پھر میرا رخ میری والدہ ماجدہ کی طرف کر دینا۔ پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور یہ جان لو کہ عائشہ سے مجھے وہ تکلیف پہنچے گی جسے تم جانتے ہو اور لوگ بھی جانتے ہیں ان کو اللہ کے رسولؐ سے اور ہم اہلبیتؑ سے عداوت ہے جب امام حسنؑ کی روح قبض ہوئی اور ان کا جنازہ تیار ہوا تو بنی ہاشم اس مقام پر لے گئے جہاں رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بعد نماز جنازہ کو قبر رسول کے پاس لائے۔ کسی نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ بنی ہاشم حضرت حسنؑ بن علیؑ کو رسول اللہ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سن کر زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں، اسلام میں سب سے پہلے عورتوں میں ایسی سواری کرنے والی وہی تھیں انھوں نے بنی ہاشم سے کہا۔ تم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ۔ یہاں وہ دفن نہیں ہوں گے ان کے اور رسول کے درمیان پردہ نہیں ہٹے گا۔ امام حسین علیہ السلام نے کہا۔ یہ تو آپ اپنے باپ کو دفن کر کے کر چکیں اور جن کو رسولؐ اللہ دوست نہ رکھتے تھے وہ ہو چکا۔ خدا اس کے متعلق آپ سے باز پرس کریگا۔ میرے بھائی کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پدر بزرگوار رسولؐ اللہ کے پاس دفن ہوں اور اپنے عہد کو ان سے پورا کریں آپ کو معلوم ہے کہ میرے بھائی اللہ اور رسولؐ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کی تاویل کے سب سے زیادہ جاننے والے ان کے اور رسولؐ کے درمیان حجاب کیسا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر ان کے اذن اور اجازت سے۔ اور آپ نے بغیر آنحضرت سے اذن لئے لوگوں کو داخل کر دیا (یعنی ابوبکر و عمر کو دفن کرا دیا) حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نبی کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو۔ تم نے اپنے باپ کو اور ان کے فاروق کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے نیچا رکھتے ہیں وہ ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ سے امتحان لیا ہے تم نے ان دونوں کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا۔ احالانکہ انھوں نے اس امر کی رعایت نہ کی جس کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا بے شک اللہ نے حرام کیا ہے مردہ مومنین پر اس چیز کو جو حرام کی ہے زندوں پر۔ خدا کی قسم اے عائشہ دفن حسنؑ جو تمہیں برا معلوم ہو رہا ہے اگر اپنے باپ رسول اللہ کے پاس دفن ہونا ضروری ہوتا تو تم دیکھتیں کہ تمہاری مرضی کے خلاف وہ ضرور دفن کئے جاتے۔

پھر محمد حنفیہ نے کہا۔ آپ ایک دن خچر پر سوار ہوئیں، ایک دن اونٹ پر۔ پس اس پر بھی اپنے نفس پر قابو حاصل نہ کیا اور عداوت بنی ہاشم میں مالک زمین بھی نہ ہوئیں یہ سن کر انھوں نے فرمایا۔ اے ابن حنفیہ یہ (امام حسینؑ) تو کئی فاطموں سے نسبت رکھتے ہیں۔ مگر تم کلام کرنے والے کون؟ امام حسینؑ نے فرمایا تم محمد کو فواطم سے کیسے ہٹاتی ہو۔ واللہ ان کو تین فاطموں نے پیدا کیا ہے۔ فاطمہ مخزومی زوجہ عبدالمطلب، فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ اور فاطمہ عامری نے۔

عائشہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو یہاں سے ہٹاؤ اور ان کو لے جاؤ، کیونکہ تم عداوت والے ہو۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ پس امام حسین جنازہ کو بقیع میں لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

چھیاسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت علی بن الحسین علیہ السلام پر

(بَابٌ) ٦٦

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَاباً مَلْفُوفاً وَوَصِيَّةً ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام مَبْطُوناً مَعَهُمْ لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ صَارَ وَاللّٰهِ ذٰلِكَ الْكِتَابُ إِلَيْنَا يَا زِيَادُ؛ قَالَ: قُلْتُ: مَا فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ جَعَلَنِي

اللهُ فِداكَ ؟ قالَ : فيهِ وَاللهِ مايَحْتاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ خَلَقَ اللهُ آدَمَ إِلىٰ أَنْ تَفْنَى الدُّنْيا ، وَاللهِ إِنَّ فيهِ الْحُدُودَ ، حَتّىٰ أَنَّ فيهِ أَرْشَ الْخَدْشِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حسینؑ بن علی کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو بلایا اور ان کو ایک ملفوف تحریر اور وصیت نامہ دیا اور حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اس زمانہ میں مرض اسہال میں مبتلا تھے پس فاطمہ نے وہ کتاب علی بن الحسین کو دی۔ پھر یہ کتاب واللہ ہمارے پاس رہی۔ اے زیاد (راوی) راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ میں آپ پر فدا ہوں اس میں کیا تھا۔ فرمایا بنی آدم کی وہ تمام ضرورتیں جب سے آدم پیدا ہوئے ختم دُنیا تک، اس میں جرائم کی سزائیں بھی تھیں یہاں تک کہ ایک چرکہ کی سزا بھی۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعيدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي الْجارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : لَمّا حَضَرَ الْحُسَيْنَ عليه السلام ماحَضَرَهُ ، دَفَعَ وَصِيَّتَهُ إِلىٰ ابْنَتِهِ فاطِمَةَ ظاهِرَةً في كِتابٍ مُدَرَّجٍ ، فَلَمّا أَنْ كانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ما كانَ . دَفَعَتْ ذٰلِكَ إِلىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قُلْتُ لَهُ : فَما فيهِ ـ يَرْحَمُكَ اللهُ ـ ؟ فَقالَ : مايَحْتاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ كانَتِ الدُّنْيا إِلىٰ أَنْ تَفْنىٰ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امام حسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی وصیت ملفوف اپنی بیٹی فاطمہ کے سپرد کی بعد شہادت امام حسینؑ فاطمہ نے وہ وصیت علی بن الحسینؑ کے سپرد کی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ خدا کی آپ پر رحمت ہو اس میں کیا تھا فرمایا وہ تمام باتیں جن کی محتاج اولاد آدم آغاز آفرینش سے ختم دنیا تک ہوگی۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَميرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْحُسَيْنَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ لَمّا صارَ إِلَى الْعِراقِ اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها الْكُتُبَ وَالْوَصِيَّةَ فَلَمّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام دَفَعَتْها إِلَيْهِ .

وَ في نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ :

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف جانے لگے تو آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو تحریریں اور وصیتیں سپرد کیں۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام قید یزید سے رہا ہو کر آئے تو امّ سلمہؓ نے وہ

ان کے سپرد کیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : وَاللهِ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعِنْدَهُ وُلْدُهُ إِذْ جَاءَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ فَخَلَا بِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَأُدْرِكُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبَا جَعْفَرٍ ، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ، قَالَ : وَمَضَى جَابِرٌ وَرَجَعَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ فَجَلَسَ مَعَ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ؑ وَإِخْوَتِهِ فَلَمَّا صَلَّى الْمَغْرِبَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِأَبِي جَعْفَرٍ ؑ : أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيُّ ؟ فَقَالَ : قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : إِنَّكَ سَتُدْرِكُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبَا جَعْفَرٍ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَنِيئاً لَكَ يَا بُنَيَّ ! مَا خَصَّكَ اللهُ بِهِ مِنْ رَسُولِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِ بَيْتِكَ(١) ، لَا تُطْلِعْ إِخْوَتَكَ عَلَى هَذَا فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً ، كَمَا كَادُوا إِخْوَةُ يُوسُفَ لِيُوسُفَ ؑ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے پاس آپ کے صاحبزادے بھی تھے کہ جابر بن عبداللہ انصاری آئے سلام کیا اور امام محمد باقرؑ کا ہاتھ پکڑ کر خلوت میں لے گئے اور فرمایا مجھے رسول اللہؐ نے خبر دی ہے کہ تم ایک شخص کو میرے اہل بیت سے پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا اور کنیت ابوجعفر، ان سے میرا سلام کہہ دینا، یہ کہہ کر وہ چلے گئے جب امام محمد باقرؑ پلٹ کر اپنے باپ اور بھائی کے پاس آئے تو حضرت نے علیؑ بن الحسینؑ سے پوچھا۔ جابرؓ نے تم سے کیا کہا فرمایا کہتے تھے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم میرے اہلبیت میں ایک شخص کو پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا تم اس کو میرا سلام پہنچا دینا حضرت نے فرمایا مبارک ہو تم کو اے فرزند کہ اللہ نے رسولؐ کی اس خصوصیت کو تمام خاندان میں تم سے مخصوص کیا اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا وہ تمہارے ساتھ وہی چال چلیں گے جو برادران یوسفؑ نے یوسف علیہ السلام سے چلی تھی۔

سڑسٹھواں باب

امامت امام محمد باقر علیہ السلام پر نص

(باب) ٦٧

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَهْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ قَبْلَ ذٰلِكَ أَخْرَجَ سَفَطاً أَوْصُنْدُوقاً عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ هٰذَا الصُّنْدُوقَ ، قَالَ : فَحَمَلَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ إِخْوَتُهُ يَدَّعُونَ فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالُوا : أَعْطِنَا نَصِيبَنَا فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مَا دَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ فِي الصُّنْدُوقِ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكُتُبُهُ .

۱۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو آپ نے ایک صندوق نکالا۔ پھر فرمایا۔ اے محمد اسے اٹھاؤ۔ پس اسے چار آدمیوں نے اٹھایا۔ حضرت کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے دعویٰ کیا کہ صندوق میں جو کچھ ہے وہ ہمیں بھی دو۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر اس میں تمہارا کچھ حصہ ہوتا تو میرے پدر بزرگوار صرف مجھ کو نہ دیتے۔ اس صندوق میں رسول اللہ کے ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : الْتَفَتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام إِلَى وُلْدِهِ ـ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ ـ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذَا الصُّنْدُوقُ اذْهَبْ بِهِ إِلَى بَيْتِكَ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلٰكِنْ كَانَ مَمْلُوّاً عِلْماً .

۲۔راوی کہتا ہے امام زین العابدین علیہ السلام متوجہ ہوئے اپنے لڑکوں کی طرف درآنحالیکہ وہ حضرت کے پاس جمع تھے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے محمد اس صندوق کو اپنے گھر لے جاؤ۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں اس میں درہم و دینار نہ تھے بلکہ وہ علم سے بھرا ہوا تھا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهِ بِصَدَقَةِ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَإِنَّ ابْنَ حَزْمٍ بَعَثَ إِلَى زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَهُمْ ، فَسَأَلَهُ الصَّدَقَةَ ، فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ الْوَالِيَ كَانَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ وَبَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَبَعْدَ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَبَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، فَابْعَثْ إِلَيْهِ فَبَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَى أَبِي ، فَأَرْسَلَنِي أَبِي بِالْكِتَابِ إِلَيْهِ حَتَّى دَفَعْتُهُ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : يَعْرِفُ هٰذَا

وُلْدُ الْحَسَنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ كَمَا يَعْرِفُونَ أَنَّ هٰذَا لَيْلٌ وَلٰكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ يَطْلُبُونَ الدُّنْيَا .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ـ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي عليه السلام .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ مِثْلَهُ .

۳ ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی امیہ کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم حاکم مدینہ کو لکھا کہ اوقاف علی و عمر و عثمان کی فہرست بناکر بھیج دے اس نے زید بن الحسن سے جو خاندان میں سب سے بڑے تھے فہرست طلب کی انھوں نے لکھا چونکہ علی کے بعد متولی حسن ہوئے ان کے بعد حسینؑ ان کے بعد علی بن الحسین اور ان کے بعد امام محمد باقر ہیں لہذا ان سے مانگ ، ابن حزم نے اپنا آدمی میرے پدر بزرگوار کے پاس بھیجا ۔ حضرت نے کاغذات میرے ہاتھ ابن حزم کے پاس بھیجے ۔ میں نے اسے جاکر دیئے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اولاد امام حسن اوقاف کے ان ولیوں کو جانتی تھی فرمایا ۔ ضرور جانتے تھے لیکن حسد ان پر غالب آیا ۔ اگر وہ حق کو حق کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا ۔ لیکن انھوں نے دنیا کو طلب کیا ۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم کو لکھا ۔ اس کے بعد وہی بیان فرمایا جو گزر چکا ہے پھر فرمایا ابن حزم نے اپنا آدمی زید بن الحسنؑ کے پاس بھیجا ، اور وہ میرے باپ سے بڑے تھے ۔

اڑسٹھواں باب

امام جعفر صادق علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابُ) ۶۸

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَمْشِي فَقَالَ : تَرَى هٰذَا ؟ هٰذَا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ»

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امام جعفر صادقؑ کو چلتا دیکھ کر کہتے ہوئے سنا۔ تم یہ چال دیکھتے ہو یہ وہی ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ضعیف بنا دیئے گئے ہیں ان کو امام بنائیں گے اور ہم ان کو وارث بنائیں گے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عليه السلام اَلْوَفَاةُ قَالَ : يَا جَعْفَرُ ! اُوصِيكَ بِأَصْحَابِي خَيْراً ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللهِ لَأَدَعَنَّهُمْ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ يَكُونُ فِي الْمِصْرِ فَلَا يَسْأَلُ أَحَداً .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے پدر بزرگوار کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمایا۔ اے جعفر میں تجھ سے اپنے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان سب کو بلاؤں گا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اس حال میں نہ رکھوں گا کہ شہر میں کسی سے بھی علم و مال کا سوال کروں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُثَنَّى[1] ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَلَدُ يُعْرَفُ فِيهِ شِبْهَ خَلْقِهِ وَخُلُقِهِ وَشَمَائِلِهِ ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ مِنِ ابْنِي هٰذَا ، شِبْهَ خَلْقِي وَ خُلُقِي وَ شَمَائِلِي يَعْنِي أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کا بیٹا اس سے صورت و سیرت اور اخلاق و عادات میں اس سے مشابہ ہو۔ میں یہ بات اپنے اس فرزند میں پاتا ہوں کہ وہ مجھ سے صورت و اخلاق و عادات میں مشابہ ہے اور فرزند سے مراد امام جعفر صادق تھے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَوْ أَخْيَرُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ...

۶۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام خلق خدا میں سب سے بہتر ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: هٰذَا وَاللهِ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، قَالَ عَنْبَسَةُ: فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: صَدَقَ جَابِرٌ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنْ لَيْسَ كُلُّ إِمَامٍ هُوَ الْقَائِمَ بَعْدَ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ؟.

۷۔ جابر بن یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کسی نے حضرت سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر ہاتھ رکھ کر فرمایا واللہ یہ قائم آل محمد ہے عنبسہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے انتقال کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا جابر نے سچ بیان کیا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ ہر امام اپنے سے پہلے امام کے بعد قائم نہیں ہوتا۔

توضیح: یہاں قائم سے مراد امام آخر نہیں ہیں بلکہ امور دین کا قائم کرنے والا اور احکام شریعت کا نگراں اور اس کا جاری کرنے والا مراد ہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَىٰ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَبِي عليه السلام اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: ادْعُ لِي شُهُوداً فَدَعَوْتُ لَهُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فِيهِمْ نَافِعٌ مَوْلَىٰ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اكْتُبْ: هٰذَا مَا أَوْصَىٰ بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ «يَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» وَ أَوْصَىٰ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمُعَةَ وَ

أَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمامَتِهِ وَأَنْ يُرَبِّعَ قَبْرَهُ وَ يَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصابِعَ وَأَنْ يَحُلَّ عَنْهُ أَطْمارَهُ عِنْدَ دَفْنِهِ، ثُمَّ قالَ لِلشُّهُودِ: انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يا أَبَتِ ـ بَعْدَ مَا انْصَرَفُوا ـ ما كانَ في هٰذا بِأَنْ تُشْهِدَ عَلَيْهِ فَقالَ: يا بُنَيَّ ! كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقالَ: إِنَّهُ لَمْ يُوصَ إِلَيْهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْحُجَّةُ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے والد نے امر امامت کے لیے جو امور تھے میرے سپرد کیے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار شخص بلائے۔ جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا پھر فرمایا۔ لکھو یہ وہ وصیت ہے جو یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔ فرمایا۔ اے بیٹو خدا نے تمہارے لئے دین کا اصطفا کیا ہے پس تم مسلمان ہو کر مرنا۔ وصیت کرتا ہے محمد بن علی بن جعفر بن محمد اور اس کو یہ حکم دیتا ہے کہ مجھے کفن دیں اس چادر کا جس میں نماز جمعہ پڑھا کرتا تھا اور میرا عمامہ باندھیں اور چوکور قبر بنائیں اور چار انگل سے زیادہ بلند کریں اور وقت بند اپنے لباس کے بند کھول دیں۔ پھر گواہوں سے فرمایا۔ اب تم جاؤ۔ خدا تم پر رحم کرے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے کہا۔ یہ گواہی آپ نے کیوں کرائی۔ فرمایا۔ مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ لوگ کہیں کسی کے لئے وصیت نہیں کی اور تم مغلوب ہو۔ میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو۔

اُنہتّرواں باب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت پر نص

(بابُ ۶۹)

الْإِشارَةِ وَالنَّصِّ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ مُوسىٰ عَلَيْهِ السَّلامُ

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْقَلّاءِ عَنِ الْفَيْضِ بْنِ الْمُخْتارِ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: خُذْ بِيَدِي مِنَ النّارِ، مَنْ لَنا بَعْدَكَ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو إِبْراهِيمَ عليه السلام ـ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ غُلامٌ ـ فَقالَ: هٰذا صاحِبُكُمْ، فَتَمَسَّكْ بِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ دوزخ سے بچانے میں میری مدد کیجیے یہ فرمائیے کہ آپ کے بعد امام کون ہے اسی وقت موسیٰ کاظم علیہ السلام آگئے وہ اس وقت کم سن تھے فرمایا یہ ہے تمہارا امام اسی کی پیروی کرو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزّازِ، عَنْ ثُبَيْتٍ، عَنْ مُعاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي رَزَقَ أَباكَ

مِنْكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ مِنْ عَقِبِكَ قَبْلَ الْمَمَاتِ مِثْلَهَا ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُوَ ؟ ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ فَأَشَارَ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَ هُوَ رَاقِدٌ فَقَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ ـ وَهُوَ غُلَامٌ ـ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کے آباء طاہرین کو آپ جیسی صفات عطا فرمائی کہ وہ رسول خدا کے بعد بھی آپ ہی جیسے کو معین کرے فرمایا۔ خدا نے ایسا کیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے آپ نے اشارہ کیا۔ عبد صالح (امام موسیٰ کاظمؑ) کی طرف وہ اس وقت سو رہے تھے اور وہ اس وقت کم سن تھے۔

۳ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْأَرَّجَانِيُّ الْفَارِسِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ فِي السَّنَةِ الَّتِي اُخِذَ فِيهَا أَبُوالْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ صَارَ فِي يَدِ هٰذَا وَمَا نَدْرِي إِلَىٰ مَا يَصِيرُ؟ ، فَهَلْ بَلَغَكَ عَنْهُ فِي أَحَدٍ مِنْ وُلْدِهِ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ لِي : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ أَحَداً يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، دَخَلْتُ عَلَىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي مَنْزِلِهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتِ كَذَا فِي دَارِهِ فِي مَسْجِدٍ لَهُ وَهُوَ يَدْعُو وَعَلَىٰ يَمِينِهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يُؤَمِّنُ عَلَىٰ دُعَائِهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلَيْكَ وَ خِدْمَتِي لَكَ ، فَمَنْ وَلِيُّ النَّاسِ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ مُوسَىٰ قَدْ لَبِسَ الدِّرْعَ وَسَاوَىٰ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : لَا أَحْتَاجُ بَعْدَ هٰذَا إِلَىٰ شَيْءٍ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے عبدالرحمٰن بن حجاج سے پوچھا جس سال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام قید کیے گئے کہ یہ بزرگ اس شخص (مراد ہارون یا سندی بن شاہک) کے ہاتھوں میں ہیں میں نہیں جانتا کہ اس قید کا انجام کیا ہوگا۔

پس آیا ان کی اولاد کے متعلق تمہیں کچھ خبر ہے کہ کون امام جعفر کے بعد امام ہوگا۔ اس نے کہا ایسا سوال مجھ سے سوائے تمہارے کسی نے نہیں کیا۔ سنو میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا وہ گھر کے اس حصے میں تھے جہاں عبادت کیا کرتے تھے حضرت دعا فرما رہے تھے اور آپ کے داہنی طرف موسیٰ بن جعفرؑ آمین کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس میرا آنا بند ہو جائے گا لہٰذا یہ بتائیے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا موسیٰ نے زرہ رسولؐ پہنی تو ان کے بدن پر ٹھیک آئی۔ میں نے کہا بس میں سمجھ گیا۔ اب زیادہ بیان کی ضرورت نہیں۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الصَّيْقَلِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَدَخَلَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ هُوَ غُلَامٌ ، فَقَالَ : اسْتَوْصِ بِهِ وَضَعْ أَمْرَهُ

عِنْدَ مَنْ تَثِقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِكَ.

۴۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام درآنحالیکہ وہ صغیر سن تھے تشریف لائے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں ان کے لئے وصیت کرتا ہوں پس تم ان کی امامت کا ذکر کرو اپنے معتمد اصحاب کے سامنے۔

٥- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي يَوْماً، فَسَأَلَهُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِلَى مَنْ نَفْزَعُ وَ يَفْزَعُ النَّاسُ بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: إِلَى صَاحِبِ الثَّوْبَيْنِ الْأَصْفَرَيْنِ وَالْغَدِيرَتَيْنِ -يَعْنِي الذُّؤَابَتَيْنِ- وَهُوَ الطَّالِعُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا الْبَابِ، يَفْتَحُ الْبَابَيْنِ بِيَدِهِ جَمِيعاً، فَمَا لَبِثْنَا أَنْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا كَفَّانِ آخِذَةٌ بِالْبَابَيْنِ فَفَتَحَهُمَا! ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام.

۵۔ اسحاق بن جعفر نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے پاس ایک دن تھا پس ان سے علی بن عمر نے پوچھا آپ کے بعد ہم اور دوسرے لوگ کس طرف رجوع کریں فرمایا دو زرد لباس والے اور دو گیسوؤں والے کی طرف اور ابھی اس دروازے سے آنے والا ہے دروازہ کے دونوں کواڑ وہ اپنے ہاتھ سے کھولے گا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ نمودار ہوئے اور دروازہ کھلا اور اس سے موسیٰ کاظم برآمد ہوئے۔

٦- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لَهُ مَنْصُورُ بْنُ حَازِمٍ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ الْأَنْفُسَ يُغْدَا عَلَيْهَا وَيُرَاحُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ، فَمَنْ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَهُوَ صَاحِبُكُمْ. وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام -الْأَيْمَنِ فِي مَا أَعْلَمُ- وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خُمَاسِيٌّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَالِسٌ مَعَنَا.

۶۔ منصور ابن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں دن اور رات گزرتے جا رہے ہیں پس جب آپ دنیا میں نہ ہوں تو ہمارا امام کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا امام ہے اور اپنا ہاتھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے داہنے کندھے پر رکھا اور وہ اس وقت پانچ سال کے تھے اور عبداللہ بن جعفر ہمارے پاس تھے۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ كَوْنٌ -وَلَا أَرَانِيَ اللهُ ذَلِكَ- فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ

بِمُوسٰى حَدَثٌ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قَالَ : بِوَلَدِهِ ، قُلْتُ : فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَ تَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَ ابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قَالَ : بِوَلَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا أَبَداً ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَعْرِفْهُ وَلَا أَعْرِفُ مَوْضِعَهُ؟ قَالَ : تَقُولُ : اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَلّٰى مَنْ بَقِيَ مِنْ حُجَجِكَ مِنْ وُلْدِ الْإِمَامِ الْمَاضِي ، فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر آپ کی موت واقع ہو، خدا مجھے یہ نہ دکھلائے۔ تو ہم کس کو امام مانیں حضرت نے اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا اگر وہ بھی مرجائیں تب، فرمایا ان کا بیٹا امام ہوگا۔ میں نے کہا جب وہ بھی مرجائیں اور ان کے بڑے بھائی ہوں تب ان میں کون امام ہوگا فرمایا بیٹا اور یہ طریقہ جاری رہے گا میں نے کہا اگر میں نہ ان کو پہچانتا ہوں نہ ان کے مقام کو تب کیا ہو۔ فرمایا۔ تم کہنا خداوندا میں اپنا دلی جانتا ہوں اس کو تیری حجتوں میں سے باقی ہو نسل امام ماضی سے اور یہ کہنا انشاء اللہ تمہارے لئے بہت ہوگا۔

۸ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْقَلَّاءِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : ذَكَرَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام ـ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ ـ فَقَالَ : هٰذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ فِينَا مَوْلُودٌ أَعْظَمُ بَرَكَةً عَلىٰ شِيعَتِنَا مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : لَا تَجْفُوا إِسْمَاعِيلَ.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذکر کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا جبکہ وہ کم سن تھے اور فرمایا کوئی مولود ہم میں نہیں ہوا ایسا جس کا مرتبہ ہمارے شیعوں کے لئے اس سے زیادہ ہو۔ پھر مجھ سے فرمایا تم میرے فرزند اسمٰعیل کو امام مان کر اس پر ظلم نہ کرنا۔

۹ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ فَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي أَمْرِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام حَتّٰى قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : هُوَ صَاحِبُكَ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ ، فَقُمْ إِلَيْهِ فَأَقِرَّ لَهُ بِحَقِّهِ ، فَقُمْتُ حَتّٰى قَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَيَدَهُ وَ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا فِي أَوَّلَ مِنْكَ[1] ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأُخْبِرُ بِهِ أَحَداً ؟ فَقَالَ : نَعَمْ أَهْلَكَ وَ وُلْدَكَ ، وَ كَانَ مَعِي أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ رُفَقَائِي وَكَانَ يُونُسُ بْنُ ظَبْيَانَ مِنْ رُفَقَائِي ، فَلَمَّا أَخْبَرْتُهُمْ حَمِدُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَالَ يُونُسُ : لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى أَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَ كَانَتْ بِهِ عَجَلَةٌ ، فَخَرَجَ فَأَتْبَعْتُهُ ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ لَهُ : وَقَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ: يَا يُونُسُ الْأَمْرُ كَمَا قَالَ

لَكَ فَيْضُ ، قَالَ : فَقَالَ : سَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ، فَقَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : خُذْهُ إِلَيْكَ يَافَيْضُ !

۹۔ فیض بن مختار سے ایک طویل حدیث میں امر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق مروی ہے کہ اس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا جس کے متعلق تو نے سوال کیا وہ تیرا امام یہ ہے پس ان کے پاس جاؤ (امام موسیٰ کاظم اس وقت گہوارے میں تھے) اور ان کے حق کا اقرار کرو۔ پس میں کھڑا ہوا اور ان کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور ان کے لئے خدا سے دعا کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے تم سے پہلے کسی اور کو ملنے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کیا میں اس کی خبر لوگوں کو دوں۔ فرمایا۔ صرف اپنے خاندان والوں کو اور اپنی اولاد کو اور میرے ساتھ میرے اہل، میری اولاد اور میرے رفقاء تھے اور یونس بن ظبیان میرے رفقاء میں سے تھے۔ جب ان لوگوں کو میں نے خبر دی تو انھوں نے خدا کی تعریف کی اور یونس نے کہا خدا کی قسم میں اکتفا نہ کروں گا جب تک خود حضرت سے نہ سن لوں اور اس کے مزاج میں جلدی تھی پس وہ چلا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ پس ہم دروازے پر پہنچے تو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا در آنحالیکہ وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ اے یونس جو کچھ فیض نے بیان کیا ہے وہ ٹھیک ہے اس نے کہا سمعاً و طاعۃً۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا اپنے ساتھ لے جا یونس کو اے فیض۔

١٠ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ طَاهِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَلُومُ عَبْدَاللهِ وَيُعَاتِبُهُ وَيَعِظُهُ وَيَقُولُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ أَخِيكَ ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ النُّورَ فِي وَجْهِهِ؟ فَقَالَ عَبْدُاللهِ: لِمَ ، أَلَيْسَ أَبِي وَأَبُوهُ وَاحِداً وَ اُمِّي وَ اُمُّهُ وَاحِدَةً؟(٢) فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّهُ مِنْ نَفْسِي وَأَنْتَ ابْنِي.

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ملامت کی اپنے فرزند عبداللہ کو اور عتاب کیا اور نصیحت کی اور فرمایا کس امر نے تم کو روکا کہ تم اپنے بھائی جیسے بنو پس خدا کی قسم میں ان کے چہرہ پر نور کو دیکھتا ہوں۔ عبداللہ نے کہا کیا آپ کے باپ اور میرے باپ ان کی ماں اور میری ماں ایک نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا وہ میرا نفس ہے اور تم میرے بیٹے ہو۔

١١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَأْسِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَ هُوَ فِي الْمَهْدِ ، فَجَعَلَ يُسَارُّهُ طَوِيلاً ، فَجَلَسْتُ حَتَّى فَرَغَ ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : اُدْنُ مِنْ مَوْلَاكَ فَسَلِّمْ ، فَدَنَوْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ بِلِسَانٍ فَصِيحٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : اذْهَبْ فَغَيِّرِ اسْمَ ابْنَتِكَ الَّتِي سَمَّيْتَهَا أَمْسِ، فَإِنَّهُ اسْمٌ يُبْغِضُهُ اللهُ وَكَانَ وُلِدَتْ لِيَ ابْنَةٌ سَمَّيْتُهَا بِالْحُمَيْرَاءِ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اِنْتَهِ إِلَى أَمْرِهِ تَرْشُدْ، فَغَيَّرْتُ اسْمَهَا .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت موسیٰ کے گہوارے کے پاس کھڑے ان سے سرگوشی کر رہے تھے میں بیٹھ گیا جب حضرت سرگوشی سے فارغ ہوئے تو میں حضرت کے پاس گیا۔ فرمایا اپنے مولا کے پاس جاؤ اور سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ امام موسیٰؑ نے نہایت فصیح زبان میں جواب دیا۔ پھر فرمایا تم جاؤ اپنی لڑکی کا نام بدل دو جو تم نے کل رکھا ہے وہ ایسا نام ہے جس سے خدا بغض رکھتا ہے اور میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام میں نے حمیرا رکھا تھا حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا ان کے حکم کو بجا لاؤ باعث فلاح ہوگا۔ میں نے اس کا نام بدل دیا۔

۱۲ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: دَعَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَوْماً وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا، فَهُوَ وَاللهِ صَاحِبُكُمْ بَعْدِي.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام کاظم کو ایک دن بلایا۔ ہم حضرت کے پاس تھے ہم سے فرمایا۔ اپنے اس ساتھی کو جان لو میرے بعد تمہارا امام یہی ہے۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَرْبِيٍّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّحْوِيِّ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ شَمْعَةٌ وَفِي يَدِهِ كِتَابٌ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَمَى بِالْكِتَابِ إِلَيَّ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ لِي: هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ يُخْبِرُنَا أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ـ ثَلَاثاً ـ وَأَيْنَ مِثْلُ جَعْفَرٍ؟ ثُمَّ قَالَ لِي: اُكْتُبْ قَالَ: فَكَتَبْتُ صَدْرَ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ: إِنْ كَانَ أَوْصَى إِلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ فَقَدِّمْهُ وَاضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْجَوَابُ أَنَّهُ قَدْ أَوْصَى إِلَى خَمْسَةٍ وَاحِدُهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُاللهِ وَمُوسَى وَحُمَيْدَةُ. (۱)

۱۳۔ ابوایوب نحوی سے روایت ہے کہ منصور بادشاہ عباسی نے نصف شب کے وقت مجھے بلایا۔ میں گیا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے شمع رکھی ہوئی ہے اور ہاتھ میں ایک خط ہے میں نے سلام کیا اس نے وہ خط مجھے دے دیا۔ درآنحالیکہ وہ رو رہا تھا مجھ سے کہا یہ خط محمد بن سلیمان حاکم مدینہ کا ہے اس نے خبر دی ہے کہ محمد بن جعفر کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر اس نے تین مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہا اور یہ بھی کہا اب جعفر کی مثل کون ہے پھر مجھ سے کہنے لگا اس خط کا جواب لکھو۔ جب میں نے خط کا آغاز لکھ لیا تو اس نے کہا لکھو اگر انھوں نے اوقاف کے متعلق

صرف اپنی طرح ایک شخص کے متعلق وصیت کی ہے تو اسے بلا کر گردن مار دے۔ حاکم مدینہ نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ انھوں نے پانچ شخصوں کے متعلق وصیت کی ہے منصور بن محمد سلیمان، عبداللہ بن جعفر اور اپنی بیوی حمیدہ بربریہ مادر موسیٰ کے لئے۔

توضیح: اس سے معلوم ہوا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بعلم امامت منصور کے ارادہ کو معلوم کرلیا تھا نیز یہ نص ہے امامت پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کیونکہ باقی چار میں امامت کی اہلیت نہ تھی

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ بِنَحْوٍ مِنْ هٰذَا إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ أَوْصَىٰ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَعَبْدِاللهِ وَمُوسَىٰ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمَوْلًى لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: لَيْسَ إِلَىٰ قَتْلِ هٰؤُلَاءِ سَبِيلٌ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا وہ لہو و لعب نہیں کرتا اسی اثناء میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک بکری کا بچہ لئے ہوئے آگئے اور اس سے کہنے لگے اپنے رب کو سجدہ کر یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا۔ بے شک امام لہو و لعب نہیں کرتا۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ، فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ لَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ، وَأَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ ـ وَهُوَ صَغِيرٌ ـ وَمَعَهُ عَنَاقٌ مَكِّيَّةٌ وَهُوَ يَقُولُ لَهَا: اُسْجُدِي لِرَبِّكِ، فَأَخَذَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام وَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ لَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ.

۱۵۔ نضر بن سعید نے بھی یہ روایت نقل کر کے اتنا لکھا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت کی منصور و عبداللہ و موسیٰ و محمد بن جعفر اور اپنے ایک غلام کے لئے منصور نے کہا اب ان لوگوں کے قتل کی کوئی صورت نہ رہی، کیوں کہ منصور کا نام بھی شامل وصیت تھا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ فَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ أَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام ـ وَهُوَ غُلَامٌ ـ فَالْتَزَمْتُهُ وَقَبَّلْتُهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَنْتُمُ السَّفِينَةُ وَهٰذَا مَلَّاحُهَا قَالَ: فَحَجَجْتُ مِنْ قَابِلٍ وَمَعِي أَلْفَا دِينَارٍ فَبَعَثْتُ بِأَلْفٍ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَلْفٍ إِلَيْهِ؛ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ قَالَ: يَا فَيْضُ! عَدَلْتَهُ بِي؟ قُلْتُ: إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِكَ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا أَنَا فَعَلْتُ

ذٰلِكَ ، بَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَهُ بِهِ.

۱۶۔ فیض بن مختار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جبکہ وہ لڑکے تھے آ گئے میں نے ان کو پکڑ لیا اور بوسہ دیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم کشتی ہو اور یہ تمہارا ملاح ہے۔ فیض کہتے ہیں کہ اگلے سال میں حج کو گیا میرے پاس دو ہزار دینار تھے میں نے ایک ہزار امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھیجے اور ایک ہزار موسیٰ کاظم علیہ السلام کو۔ اس کے بعد جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ اے فیض! تم نے مجھے موسیٰ کے برابر کر دیا۔ میں نے کہا آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ یہ تمہارے ملاح ہیں۔ فرمایا واللہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ کے حکم سے۔

ستّرواں باب

امام رضا علیہ السّلام کی امامت پر نص

(بَابُ ٧٠)

اَلْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ بِبَغْدَادَ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ جَالِساً فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيٌّ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيَّ بْنَ يَقْطِينٍ! هٰذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ وُلْدِي أَمَا إِنِّي قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي ، فَضَرَبَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ بِرَاحَتِهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : سَمِعْتُ وَاللهِ مِنْهُ كَمَا قُلْتُ، فَقَالَ هِشَامٌ : أَخْبَرَكَ أَنَّ الْأَمْرَ فِيهِ مِنْ بَعْدِهِ.

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ ـ وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ ـ قَالَ : كُنْتُ أَنَا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

۱۔ صحاف سے مروی ہے کہ ہشام ابن الحکم اور علی بن یقطین بغداد میں تھے۔ علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں ایک روز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے فرزند علی آ گئے۔ مجھ سے کہا اے علی بن یقطین یہ علی میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی۔ ہشام نے یہ سن کر اس کی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا تم یہ کیسے کہتے ہو علی بن یقطین نے کہا۔ واللہ میں نے ایسے ہی سنا ہے ہشام نے کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد وہی امام ہوں گے

اور راویوں نے بھی صحاف سے یہی روایت کی ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْقَابُوسِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ ابْنِي عَلِيّاً أَكْبَرُ وُلْدِي وَأَبَرُّهُمْ عِنْدِي وَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ وَهُوَ يَنْظُرُ مَعِي فِي الْجَفْرِ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ .

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرا فرزند علی اکبر اولاد ہے اور ان میں سب سے زیادہ نیک ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ میرے ساتھ جفر میں نظر کرتا ہے اور نہیں نظر کرتا اس میں مگر نبی یا وصیِّ نبی۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ الْقَصْرِيِّ جَمِيعاً ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ كَبُرَ سِنِّي ، فَخُذْ بِيَدِي مِنَ النَّارِ ، قَالَ فَأَشَارَ إِلَى ابْنِهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ، فَقَالَ : هٰذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں مجھے نار جہنم سے بچائیے حضرت نے امام رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ہے تمہارا امام میرے بعد۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : أَلَا تَدُلُّنِي إِلَى مَنْ آخُذُ عَنْهُ دِينِي؟ فَقَالَ : هٰذَا ابْنِي عَلِيٌّ إِنَّ أَبِي أَخَذَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله
فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً» وَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بقرہ ۲/۳۰
إِذَا قَالَ قَوْلاً وَفَىٰ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے بعد معاملات دینی کا تعلق ہم کس سے رکھیں، فرمایا۔ یہ میرا بیٹا علی ہے میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبر رسولؐ پر لے جا کر فرمایا۔ بیٹا خدا نے فرمایا ہے کہ میں رُوئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں پس خدا اپنے وعدے کو وفا کرنے والا ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : إِنِّي قَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَ دَقَّ عَظْمِي وَإِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام فَأَخْبَرَنِي بِكَ، فَأَخْبِرْنِي [مَنْ بَعْدَكَ؟] فَقَالَ: هٰذَا أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا .

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا اب بڑھاپا ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں میں نے آپ کے پدر بزرگوار سے بھی سوال کیا تھا پس اب آپ بتایئے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ ابوالحسن رضا۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ وَ كَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَعِنْدَهُ ابْنُهُ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام ، فَقَالَ لِي : يَا زِيَادُ ! هٰذَا ابْنِي فُلَانٌ ، كِتَابُهُ كِتَابِي وَ كَلَامُهُ كَلَامِي وَ رَسُولُهُ رَسُولِي وَ مَا قَالَ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا ان کے پاس ان کے فرزند امام رضا علیہ السلام تھے مجھ سے فرمایا۔ اے زید! یہ میرا فلاں بیٹا ہے اس کی تحریر میری تحریر ہے اور اس کا کلام میرا کلام ہے اس کا قاصد میرا قاصد ہے جو یہ کہے سچ ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمَخْزُومِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ: بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُوالْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام فَجَمَعَنَا ثُمَّ قَالَ لَنَا : أَتَدْرُونَ لِمَ دَعَوْتُكُمْ ؟ فَقُلْنَا : لَا ، فَقَالَ : اشْهَدُوا أَنَّ ابْنِي هٰذَا وَصِيِّي وَالْقَيِّمُ بِأَمْرِي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي ، مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي دَيْنٌ فَلْيَأْخُذْهُ مِنِ ابْنِي هٰذَا وَمَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَةٌ فَلْيَنْتَجِزْهَا مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ لِقَائِي فَلَا يَلْقَنِي إِلَّا بِكِتَابِهِ .

۷۔ مخزومی نے جس کی ماں نسل جعفر بن ابی طالب سے تھی بیان کیا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہمیں بلا کر فرمایا۔ تم جانتے ہو میں نے کیوں بلایا ہے ہم نے کہا نہیں، فرمایا اس لئے کہ گواہ بنو اس بات کے کہ میرا بیٹا میرا وصی ہے اور میرے امر امامت کا قائم کرنے والا ہے اور میرا خلیفہ ہے میرے بعد، پس جس کا میرے اوپر قرضہ ہو وہ میرے اس بیٹے سے لے اور جس سے میں نے وعدہ کیا ہو وہ اس سے پورا کرائے اور جس کو (قید خانہ میں) مجھ سے ملنا ضروری ہو وہ اس کی تحریر کے ساتھ مجھ سے ملے۔

٨ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجَتْ إِلَيْنَا أَلْوَاحٌ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ـ وَهُوَ فِي الْحَبْسِ ـ : عَهْدِي إِلَىٰ أَكْبَرِ وُلْدِي أَنْ يَفْعَلَ كَذَا وَ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا ، وَفُلَانٌ لَا تَنَلْهُ شَيْئاً حَتَّىٰ أَلْقَاكَ أَوْيَقْضِيَ اللهُ عَلَيَّ الْمَوْتَ .

۸۔ حسین مختار سے مروی ہے ہمیں کچھ تحریریں ملیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اس میں تحریر تھا کہ میرا عہد

ہے میری اولاد میں سب سے بڑے سے کہ وہ ایسا ایسا کریں اور فلاں کو کچھ نہ دیں یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو یا مجھے موت آجائے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِالْبَصْرَةِ أَلْوَاحٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا بِالْعَرْضِ، عَهْدِي إِلَىٰ أَكْبَرِ وُلْدِي، يُعْطَىٰ فُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ لَا يُعْطَىٰ حَتَّىٰ أَجِيءَ، أَوْ يَقْضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْمَوْتَ ، إِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

۹۔ حسین بن مختار سے مروی ہے کہ بصرہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کچھ تحریر کردہ الواح ملیں جن میں تحریر تھا کہ یہ میرا معاہدہ ہے ولد اکبر سے کہ وہ فلاں کو یہ دے اور فلاں کو یہ، اور فلاں کو کچھ نہ دے۔ یہاں تک کہ قید سے چھوٹ کر آجاؤں یا مجھے موت آجائے اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱۰۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مُحْرِزٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ مِنَ الْحَبْسِ أَنَّ فُلَاناً ابْنِي ، سَيِّدُ وُلْدِي وَقَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي .

۱۰۔ علی بن یقطین سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قید خانہ سے لکھا کہ فلاں میرا بیٹا میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی۔

۱۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَزَّازِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَحْدُثَ حَدَثٌ وَلَا أَلْقَاكَ ، فَأَخْبِرْنِي مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ — يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام — .

۱۱۔ داؤد بن سلیمان راوی ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکوں لہذا یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا۔ میرا بیٹا فلاں یعنی ابوالحسن (امام رضا علیہ السلام)

۱۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام مَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَنْتَ هُوَ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام ذَهَبَ النَّاسُ يَمِيناً وَ شِمَالاً وَ قُلْتُ فِيكَ أَنَا وَ أَصْحَابِي فَأَخْبِرْنِي مَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ مِنْ وُلْدِكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں نے آپ کے والد سے سوال کیا تھا کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا تو انھوں نے آپ کو بتایا چنانچہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہوا تو لوگ ہر طرف سے جمع ہوئے میں نے آپ کے متعلق بیان کیا اور میرے اصحاب نے بھی گواہی دی۔ پس اب آپ بتایئے کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے کون امام ہوگا فرمایا۔ میرا فلاں بیٹا۔

۱۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام بِمَالٍ ، فَأَخَذَ بَعْضَهُ وَتَرَكَ بَعْضَهُ؛ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ عِنْدِي؟ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ يَطْلُبُهُ مِنْكَ ، فَلَمَّا جَاءَنَا نَعْيُهُ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ابْنُهُ ، فَسَأَلَنِي ذٰلِكَ الْمَالَ ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ .

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں کچھ مال لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا۔ حضرت نے اس میں سے کچھ لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا۔ میں نے کہا آپ نے میرے پاس کیوں چھوڑا۔ فرمایا۔ میرے بعد والا امام تجھ سے مانگ لے گا جب ہمارے پاس حضرت کے مرنے کی خبر پہنچی تو امام رضا علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو میرے پاس بھیجا اور انھوں نے وہ مال مجھ سے مانگا میں نے دیدیا

۱۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْأَرْمَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ الزَّيْدِيِّ . قَالَ أَبُو الْحَكَمِ : وَ أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ ؛ لَقِيتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْعُمْرَةَ ـ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَلْ تُثْبِتُ هٰذَا الْمَوْضِعَ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَهَلْ تُثْبِتُهُ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ إِنِّي أَنَا وَ أَبِي لَقِينَاكَ هٰهُنَا وَ أَنْتَ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ مَعَهُ إِخْوَتُكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتُمْ كُلُّكُمْ أَئِمَّةٌ مُطَهَّرُونَ وَالْمَوْتُ لَا يَعْرَى مِنْهُ أَحَدٌ ، فَأَحْدِثْ إِلَيَّ شَيْئاً أُحَدِّثْ بِهِ مَنْ يَخْلُفُنِي مِنْ بَعْدِي فَلَا يَضِلُّ ، قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ ! هٰؤُلَاءِ وُلْدِي وَهٰذَا سَيِّدُهُمْ ـ وَ أَشَارَ إِلَيْكَ ـ وَقَدْ عُلِّمَ الْحُكْمَ وَالْفَهْمَ وَالسَّخَاءَ وَالْمَعْرِفَةَ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ وَمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ ، وَفِيهِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجَوَابِ وَهُوَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهِ أُخْرَى خَيْرٌ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : وَمَا هِيَ ؟ ـ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ـ قَالَ عليه السلام : يُخْرِجُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ غَوْثَ هٰذِهِ

الْأُمَّةِ وَغِيَاثُهَا وَعَلَمُهَا وَنُورُهَا وَفَضْلُهَا وَحِكْمَتُهَا ، خَيْرُ مَوْلُودٍ وَخَيْرُ نَاشِئٍ، يَحْقُنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الدِّمَاءَ وَيُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ وَيَلُمُّ بِهِ الشَّعَثَ وَيَشْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ وَيَكْسُو بِهِ الْعَارِيَ وَيُشْبِعُ بِهِ الْجَائِعَ وَيُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ وَيُنْزِلُ اللهُ بِهِ الْقَطْرَ وَيَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ، خَيْرُ كَهْلٍ وَخَيْرُ نَاشِئٍ، قَوْلُهُ حُكْمٌ وَصَمْتُهُ عِلْمٌ، يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَيَسُودُ عَشِيرَتَهُ مِنْ قَبْلِ أَوَانِ حُلُمِهِ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهَلْ وُلِدَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَمَرَّتْ بِهِ سِنُونَ، قَالَ يَزِيدُ: فَجَاءَنَا مَنْ لَمْ نَسْتَطِعْ مَعَهُ كَلَاماً، قَالَ يَزِيدُ: فَقُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ (ع): فَأَخْبِرْنِي بِمِثْلِ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ أَبُوكَ (ع)، فَقَالَ لِي: نَعَمْ إِنَّ أَبِي (ع) كَانَ فِي زَمَانٍ لَيْسَ هَذَا زَمَانُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: فَمَنْ يَرْضَى مِنْكَ بِهَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، قَالَ: فَضَحِكَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ضَحِكاً شَدِيداً، ثُمَّ قَالَ: أُخْبِرُكَ يَا أَبَا عُمَارَةَ؛ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي فَأَوْصَيْتُ إِلَى ابْنِي فُلَانٍ وَأَشْرَكْتُ مَعَهُ بَنِيَّ فِي الظَّاهِرِ وَأَوْصَيْتُهُ فِي الْبَاطِنِ، فَأَفْرَدْتُهُ وَحْدَهُ وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيَّ لَجَعَلْتُهُ فِي الْقَاسِمِ ابْنِي، لِحُبِّي إِيَّاهُ وَرَأْفَتِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ ذَلِكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَجْعَلُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَلَقَدْ جَاءَنِي بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ أَرَانِيهِ وَأَرَانِي مَنْ يَكُونُ مَعَهُ وَكَذَلِكَ لَا يُوصَى إِلَى أَحَدٍ مِنَّا حَتَّى يَأْتِيَ بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَدِّي عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَماً وَسَيْفاً وَعَصاً وَكِتَاباً وَعِمَامَةً، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ لِي: أَمَّا الْعِمَامَةُ فَسُلْطَانُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السَّيْفُ فَعِزُّ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا الْكِتَابُ فَنُورُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا الْعَصَا فَقُوَّةُ اللهِ وَأَمَّا الْخَاتَمُ فَجَامِعُ هَذِهِ الْأُمُورِ، ثُمَّ قَالَ لِي: وَالْأَمْرُ قَدْ خَرَجَ مِنْكَ إِلَى غَيْرِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ؛ أَرِنِيهِ أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا رَأَيْتُ مِنَ الْأَئِمَّةِ أَحَداً أَجْزَعَ عَلَى فِرَاقِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ وَلَوْ كَانَتِ الْإِمَامَةُ بِالْمَحَبَّةِ لَكَانَ إِسْمَاعِيلُ أَحَبَّ إِلَى أَبِيكَ مِنْكَ وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ (ع): وَرَأَيْتُ وُلْدِي جَمِيعاً الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ، فَقَالَ لِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع): هَذَا سَيِّدُهُمْ وَأَشَارَ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَاللهُ مَعَ الْمُحْسِنِينَ، قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ (ع): يَا يَزِيدُ؛ إِنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ فَلَا تُخْبِرْ بِهَا إِلَّا عَاقِلاً أَوْ عَبْداً تَعْرِفُهُ صَادِقاً وَإِنْ سُئِلْتَ عَنِ الشَّهَادَةِ فَاشْهَدْ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا» وَقَالَ لَنَا أَيْضاً: «وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللهِ» قَالَ: فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ (ع): فَأَقْبَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ جَمَعْتَهُمْ لِي- بِأَبِي وَأُمِّي - فَأَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ عَزَّ

نساء ۴/۵۸

وَجَلَّ وَيَسْمَعُ بِفَهْمِهِ وَيَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ، يُصِيبُ فَلاَيُخْطِئُ، وَيَعْلَمُ فَلاَيَجْهَلُ، مُعَلَّماً حُكْماً وَعِلْماً، هُوَ هٰذَا ـ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ابْنِي ـ ثُمَّ قَالَ: مَا أَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ فَإِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَأَوْصِ وَأَصْلِحْ أَمْرَكَ وَافْرَغْ مِمَّا أَرَدْتَ، فَإِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُمْ وَمُجَاوِرٌ غَيْرَهُمْ، فَإِذَا أَرَدْتَ فَادْعُ عَلِيّاً فَلْيُغَسِّلْكَ وَلْيُكَفِّنْكَ فَإِنَّهُ طُهْرٌ لَكَ وَلاَيَسْتَقِيمُ إِلاَّ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ سُنَّةٌ قَدْ مَضَتْ، فَاضْطَجِعْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصُفَّ إِخْوَتَهُ خَلْفَهُ وَعُمُومَتَهُ وَمُرْهُ فَلْيُكَبِّرْ عَلَيْكَ تِسْعاً، فَإِنَّهُ قَدِ اسْتَقَامَتْ وَصِيَّتُهُ وَوَلِيَّكَ وَأَنْتَ حَيٌّ، ثُمَّ اجْمَعْ لَهُ وُلْدَكَ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَأَشْهِدْ عَلَيْهِمْ وَأَشْهِدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَىٰ بِاللهِ شَهِيداً، قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ قَالَ لِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: إِنِّي أُوْخَذُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَالأَمْرُ هُوَ إِلَىٰ ابْنِي عَلِيٍّ، سَمِيِّ عَلِيٍّ وَعَلِيٍّ: فَأَمَّا عَلِيٌّ الأَوَّلُ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا الآخِرُ فَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، أُعْطِيَ فَهْمَ الأَوَّلِ وَحِلْمَهُ وَنَصْرَهُ وَوُدَّهُ وَدِينَهُ وَمِحْنَتَهُ وَمِحْنَةَ الآخِرِ وَصَبْرَهُ عَلَىٰ مَا يَكْرَهُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ إِلاَّ بَعْدَ مَوْتِ هَارُونَ بِأَرْبَعِ سِنِينَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَايَزِيدُ! وَإِذَا مَرَرْتَ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ وَلَقِيتَهُ وَسَتَلْقَاهُ فَبَشِّرْهُ أَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ غُلاَمٌ، أَمِينٌ، مَأْمُونٌ، مُبَارَكٌ وَسَيُعْلِمُكَ أَنَّكَ قَدْ لَقِيتَنِي فَأَخْبِرْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي يَكُونُ مِنْهَا هٰذَا الْغُلاَمُ جَارِيَةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ جَارِيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أُمِّ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُبَلِّغَهَا مِنِّي السَّلاَمَ فَافْعَلْ، قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيتُ بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَلِيّاً عليه السلام فَبَدَأَنِي، فَقَالَ لِي يَايَزِيدُ: مَا تَقُولُ فِي الْعُمْرَةِ؟ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذٰلِكَ إِلَيْكَ وَمَا عِنْدِي نَفَقَةٌ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا كُنَّا نُكَلِّفُكَ وَلاَ نَكْفِيكَ، فَخَرَجْنَا حَتَّىٰ انْتَهَيْنَا إِلَىٰ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فَابْتَدَأَنِي فَقَالَ: يَا يَزِيدُ! إِنَّ هٰذَا الْمَوْضِعَ كَثِيراً مَا لَقِيتَ فِيهِ جِيرَتَكَ وَعُمُومَتَكَ، قُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ قَصَصْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ لِي: أَمَّا الْجَارِيَةُ فَلَمْ تَجِئْ بَعْدُ، فَإِذَا جَاءَتْ بَلَّغْتُهَا مِنْهُ السَّلاَمَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَىٰ مَكَّةَ فَاشْتَرَاهَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ، فَلَمْ تَلْبَثْ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّىٰ حَمَلَتْ فَوَلَدَتْ ذٰلِكَ الْغُلاَمَ، قَالَ يَزِيدُ: وَكَانَ إِخْوَةُ عَلِيٍّ يَرْجُونَ أَنْ يَرِثُوهُ فَعَادُونِي إِخْوَتُهُ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَيَقْعُدُ مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بِالْمَجْلِسِ الَّذِي لاَ أَجْلِسُ فِيهِ أَنَا.

راوی کہتا ہے کہ میں عمرہ کے لئے جارہا تھا کہ راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ مقام آپ کو یاد ہے کہ یہاں ایک وقت ہم ٹھہر چکے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں تم کو بھی یاد ہے میں نے کہا ہاں میں اور میرے والد یہاں آپ سے ملے تھے اور آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ آپ کے بھائی

بھی تھے میرے باپ نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ سب آئمہ طاہرین ہیں اور موت سے کوئی بچنے والا نہیں آپ امر امامت کے متعلق مجھ سے بیان کیجیے تاکہ میں اپنے بعد والوں سے بیان کروں اور ان کو گمراہی سے بچاؤں فرمایا اے ابوعبداللہ (کنیت راوی) یہ میری اولاد ہے اور میرا بیٹا ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا آپ کی طرف۔

اور وہ صاحب علم و حکمت و سخا و معرفت ہے اور اس کے پاس ہیں وہ تمام چیزیں جن کے لوگ محتاج ہوتے ہیں یادہ دین و دنیا کے معاملات میں اختلاف کرتے ہیں ان میں حسن خلق ہے حسن جواب ہے وہ خدائی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اور ان میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں میرے والد نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کیا ہیں فرمایا اس سے پیدا ہوگا اس امت کا فریادرس، وہ دادرس خلق ہوگا وہ بلحاظ علم و نور و فضل و حکمت بہترین مولود اور بہترین پرورش یافتہ ہوگا۔ اللہ مومنوں کے خون کی اس کی وجہ سے حفاظت کرے گا اور ان کے جھگڑوں کی اصلاح کرے گا ان کی پراگندگی کو دور کرے گا ان کے برہنوں کو لباس پہنائے گا وہ بھوکے کو سیر کرے گا۔ خوفزدہ اس سے امن میں ہو جائے گا اس کی برکت سے اللہ مینہ برسائے گا اور اپنے بندوں پر رحم کریگا وہ سن رسیدوں سے بہتر ہوگا، بہترین پرورش یافتہ ہوگا اس کا قول حکم ہوگا اس کا خاموش رہنا علم ہوگا وہ لوگوں کے جھگڑوں کو فیصل کرے گا اور اپنے قبیلہ کا سردار ہوگا اپنی جوانی کو پہنچنے سے پہلے ہی میرے ماں باپ نے پوچھا کیا وہ پیدا ہوگئے ہیں فرمایا ہاں چند سال گزر گئے راوی کہتا ہے بس ہمارے پاس ایک شخص مخالفوں میں سے آ گیا جس کے سامنے ہم نے کلام کرنے کی جرأت نہ کی۔

یزید نامی راوی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ بھی اسی طرح ہمیں آگاہ کیجیے جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے آگاہ کیا ہے فرمایا میرے والد کا زمانہ اور تھا اب وہ زمانہ نہیں، میں نے کہا جو آپ کی پریشان حالی پر راضی ہو اس پر اللہ کی لعنت، حضرت یہ سن کر بہت ہنسے۔ پھر فرمایا۔ اے ابو عمارہ، میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور میں نے لوگوں کے سامنے وصیت کی اپنے فلاں بیٹے کے متعلق اور بظاہر اپنے اور بیٹوں کو بھی شریک کیا۔ لیکن درحقیقت وصیت اس کے لئے تھی۔ میں نے تنہا اسی کو وصی بنایا اگر یہ امر امامت میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنے بیٹے قاسم کو بناتا کیونکہ مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے اور میری مہربانی بھی اس پر زیادہ ہے لیکن یہ امر تو خدا کے اختیار میں ہے۔

اور وہ امر امامت کو جہاں چاہتا ہے قرار دیتا ہے اور خواب میں رسول اللہ نے مجھے خبر دی اور میرے وصی کو دکھایا اور ان بادشاہان ضلالت کو بھی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اسی طرح ہم میں سے کوئی کسی کو وصی نہیں بناتا جب تک اس کو خبر نہ ملے۔ رسول اللہ سے اور میرے جد علی مرتضیٰ سے، خدا کا درود ہو ان پر اور میں نے خواب میں رسول اللہ کے پاس انگوٹھی دیکھی اور تلوار، عصا اور کتاب اور عمامہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ عمامہ خدائے عزوجل کی سلطنت ہے۔

اور تلوار عزت خدا ہے اور کتاب نور خدا ہے اور عصا قوت خدا ہے اور انگوٹھی ان سب کی جامع ہے پھر مجھ سے

فرمایا۔ اب یہ امر امامت تم سے نکل کر دوسرے کی طرف جانے والا ہے میں نے کہا یا رسولؐ اللہ دکھائیے کہ ان میں وہ کون ہے حضرت نے فرمایا میں نے اس امر امامت کی مفارقت میں آئمہ میں سے کسی کو تم سے زیادہ مضطرب نہیں پایا اگر امامت کا معاملہ محبت سے متعلق ہوتا تو اسماعیل تمہارے باپ کے لئے تم سے زیادہ محبوب تھے لیکن یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنی زندہ اور مردہ اولاد کو دیکھا۔ امیر المومنین نے مجھ سے خواب میں فرمایا۔ یہ ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا میرے بیٹے علی کی طرف اور کہا کہ یہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں اور اللہ محسنوں کے ساتھ ہے راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا (اے یزید (نام راوی) یہ تیرے پاس امانت ہے اس سے آگاہ نہ کرنا مگر عقلمند کو یا جسے تم سچا سمجھتے ہو اور اگر گواہی طلب کی جائے تو گواہی دو اور قول خدا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا سے گواہی چھپائے کہ راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا میں رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے اپنی اولاد کو جمع کیا ہے پس ان میں سے کون میرے بعد امام ہوگا فرمایا جو نور خدا سے دیکھتا ہے اور اس کی فہم سے سنتا ہے اور اس کی حکمت سے بولتا ہے وہ راستی پر رہتا ہے خطا نہیں کرتا۔ علم رکھتا ہے۔ جاہل نہیں ہوتا وہ حکمت و علم کا معلم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے اور اس کے بعد میرے فرزند علی کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا۔ تم اس کے ساتھ بہت کم دن رہو گے جب تم اپنے سفر سے لوٹو تو وصیت کر دینا اور اپنے معاملہ کو درست کر لینا اور جو ارادہ کیا ہے اسے پورا کر لینا۔ کیونکہ تم ان سے دور ہونے والے ہو اور غیروں کے ہمسائے بننے والے ہو۔

جب تم ارادہ کرو جانے کا یعنی جب ہارون مدینہ آئے اور تمہیں قید کرنا چاہے تو اپنے فرزند علی کو بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ تم کو غسل دے اور کفن پہنائے اور یہ طہارت کافی ہے تمہارے لئے کیونکہ اس کے بعد پھر تمہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کا موقع تمہارے بعد والے امام کو نہ مل سکے گا اور یہ سنت رہ جائے گی کہ امام سابق کو امام لاحق غسل و کفن دے پس تم امام رضا کے سامنے لیٹ جانا اور ان کے بھائیوں چچوں کے سامنے امام کے حسن خلق کو بیان کرنا اور حکم دینا کہ وہ نو تکبیریں تم پر کہے یعنی نماز جنازہ میں۔

توضیح:۔ نماز میت میں چار تکبیریں ہیں لیکن اس حدیث میں نو کا ذکر ہے یا تو یہ پیشگی نماز جنازہ کی صورت میں ہے یا خصوصیات امام سے ہے یا پھر یہ کہا جائے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں واجب ہیں اور نو مستحب، بھائیوں اور چچوں کو بلانے کی ضرورت اس لئے سمجھی گئی کہ امام رضا علیہ السلام کی امامت کا اعلان ہو جائے تاکہ بعد میں نزع کی صورت نہ ہو۔

اور وصیت ظاہر ہو جائے اور تمہاری زندگی میں تمہارا وارث معین ہو جائے۔ اس کے بعد اپنی اولاد کو جمع کرو اور لوگوں کے سامنے ان کو گواہ بناؤ اور اللہ بھی ان پر گواہ ہوگا اور خدا کا گواہ ہونا کافی ہے

یزید راوی ہے کہ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں اس سال گرفتار ہو جاؤں گا اور میرے بعد امر امامت میرے بیٹے علیؑ سے متعلق ہوگا جو ہمنام علی بن ابی طالب ہے علیؑ اوّل علی بن ابی طالبؑ ہیں ان کے بعد دوسرے علیؑ بن الحسینؑ ہیں جن کو عطا کی گئی ہے علیؑ اوّل کی فہم ان کا علم مومنین کی ان سے محبت اور علی اوّل کا دین اور ان کی تکلیفات (از قسم غصب حقوق) اور دوسرے علیؑ کے مصائب و محن اور تکلیف دہ باتوں پر ان کا سا صبر اور اس کو چاہیئے کہ خاموش رہے اور ہارون کے مرنے کے چار برس بعد کچھ کہے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ اے یزید جب تم اس جگہ پہنچو اور میرے پسر سے ملاقات کرو اور تم عنقریب اس سے ملو گے تو بشارت دینا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو امین خدا ہوگا اور مامون و مبارک ہوگا وہ تمہیں بتائے گا کہ تم مجھ سے ملے ہو۔ تم عند الملاقات کہنا کہ یہ لڑکا جس کنیز سے پیدا ہوگا وہ خاندان سے ہوگی ماریہ کے جو کنیز رسولؐ تھیں اور ابراہیم پسر رسولؐ اللہ کی ماں۔ اگر ممکن ہو تو میرا سلام اسے پہنچا دینا۔

یزید کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند امام رضا علیہ السلام سے ملا حضرت نے فرمایا عمرہ کا ارادہ ہے یا نہیں، میں نے کہا آپ کے اختیار میں ہے میرے پاس زاد راہ نہیں۔

حضرت نے تعجب سے فرمایا سبحان اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم عمرہ کی تکلیف تو دیں اور زاد راہ نہ دیں، پس ہم چلے جب اس جگہ پہنچے جہاں امام موسیٰ کاظمؑ سے ملاقات ہوئی تھی تو حضرت نے کلام کی ابتدا کی اور فرمایا۔ اے یزید یہی وہ جگہ ہے یہاں تم اکثر اپنے چچا زاد بھائیوں (مراد امام جعفر صادق اور ان کی اولاد) سے ملے ہو۔ میں نے کہا بے شک، پھر میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کی ملاقات کا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا وہ کنیز ابھی نہیں آئی جب آئے گی تو میں اپنے والد کا سلام اسے پہنچا دوں گا۔

ہم مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس کنیز کو خریدا۔ اسی سال کچھ دن بعد وہ حاملہ ہوئی اور وہ لڑکا پیدا ہوا۔ یزید نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام کے بھائی ان کے لاولد ہونے کی وجہ سے یہ امید دل میں لئے ہوئے تھے کہ وہ ان کے وارث ہوں گے وہ مجھ سے بھی عداوت رکھنے لگے (کہ اگر میں یہ خبر امام رضا علیہ السلام سے بیان نہ کرتا تو وہ صاحب اولاد نہ ہوتے) اسحاق بن جعفر علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ یہ شخص مجلس امام موسیٰ علیہ السلام میں بیٹھتا تھا جہاں میں نہ بیٹھتا تھا۔

١٥ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ: لَمَّا أَوْصَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَشْهَدَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَ إِسْحَاقَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَإِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَجَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَ مُعَاوِيَةَ الْجَعْفَرِيَّ وَ يَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ سَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ

الْحارِثِ الْأَنْصارِيِّ وَ يَزِيدَ بْنَ سَلِيطٍ الْأَنْصارِيِّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ الْأَسْلَمِيِّ ـ وَ هُوَ كاتِبُ الْوَصِيَّةِ الْأُولىٰ ـ أَشْهَدَهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَأَنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ لارَيْبَ فِيها وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ وَأَنَّ الْوَعْدَ حَقٌّ وَأَنَّ الْحِسابَ حَقٌّ وَأَنَّ الْقَضاءَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ حَقٌّ وَأَنَّ ما جاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَأَنَّ ما نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ حَقٌّ، عَلىٰ ذٰلِكَ أَحْيا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شاءَ اللهُ، وَأَشْهَدَهُمْ أَنَّ هٰذِهِ وَصِيَّتِي بِخَطِّي وَقَدْ نَسَخْتُ وَصِيَّةَ جَدِّي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام وَ وَصِيَّةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَبْلَ ذٰلِكَ نَسَخْتُها حَرْفاً بِحَرْفٍ وَ وَصِيَّةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلىٰ مِثْلِ ذٰلِكَ وَإِنِّي قَدْ أَوْصَيْتُ إِلىٰ عَلِيٍّ وَبَنِيَّ بَعْدُ مَعَهُ إِنْ شاءَ وَآنَسَ مِنْهُمْ رُشْداً وَأَحَبَّ أَنْ يُقِرَّهُمْ، فَذاكَ لَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُمْ وَأَحَبَّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَذاكَ لَهُ وَلا أَمْرَ لَهُمْ مَعَهُ وَ أَوْصَيْتُ إِلَيْهِ بِصَدَقاتِي وَأَمْوالِي وَمَوالِيَّ وَصِبْيانِي الَّذِينَ خَلَّفْتُ وَوُلْدِي إِلىٰ إِبْراهِيمَ وَالْعَبّاسِ وَقاسِمٍ وَ إِسْماعِيلَ وَ أَحْمَدَ وَ أُمِّ أَحْمَدَ، وَإِلىٰ عَلِيٍّ أَمْرُ نِسائِي دُونَهُمْ وَثُلُثُ صَدَقَةِ أَبِي وَ ثُلُثِي، يَضَعُهُ حَيْثُ يَرىٰ وَ يَجْعَلُ فِيهِ ما يَجْعَلُ ذُو الْمالِ فِي مالِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَبِيعَ أَوْ يَهَبَ أَوْ يَنْحَلَ أَوْ يَتَصَدَّقَ بِها عَلىٰ مَنْ سَمَّيْتُ لَهُ وَعَلىٰ غَيْرِ مَنْ سَمَّيْتُ، فَذاكَ لَهُ وَهُوَ أَنا فِي وَصِيَّتِي فِي مالِي وَفِي أَهْلِي وَوُلْدِي وَ إِنْ يَرىٰ أَنْ يُقِرَّ إِخْوَتَهُ الَّذِينَ سَمَّيْتُهُمْ فِي كِتابِي هٰذا أَقَرَّهُمْ وَ إِنْ كَرِهَ فَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ غَيْرَ مُثَرَّبٍ (٢) عَلَيْهِ وَلامَرْدُودٍ، فَإِنْ آنَسَ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي فارَقْتُهُمْ عَلَيْهِ فَأَحَبَّ أَنْ يَرُدَّهُمْ فِي وِلايَتِهِ فَذاكَ لَهُ وَإِنْ أَرادَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَها إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ أَعْرَفُ بِمَناكِحِ قَوْمِهِ وَأَيُّ سُلْطانٍ أَوْ أَحَدٍ مِنَ النّاسِ كَفَّهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْحالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْءٍ مِمّا ذَكَرْتُ فِي كِتابِي هٰذا أَوْ أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ، فَهُوَ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ بَرِيءٌ وَاللهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بُرَآءُ وَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ غَضَبُهُ وَلَعْنَةُ اللّاعِنِينَ وَالْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَ جَماعَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ السَّلاطِينِ أَنْ يَكُفَّهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَيْسَ لِي عِنْدَهُ تَبِعَةٌ وَلاتِباعَةٌ وَلا لِأَحَدٍ مِنْ وُلْدِي لَهُ قِبَلِي مالٌ، فَهُوَ مُصَدَّقٌ فِيما ذَكَرَ، فَإِنْ أَقَلَّ فَهُوَ أَعْلَمُ وَإِنْ أَكْثَرَ فَهُوَ الصّادِقُ كَذٰلِكَ وَإِنَّما أَرَدْتُ بِإِدْخالِ الَّذِينَ أَدْخَلْتُهُمْ مَعَهُ مِنْ وُلْدِي التَّنْوِيهَ بِأَسْمائِهِمْ وَالتَّشْرِيفَ لَهُمْ وَأُمَّهاتُ أَوْلادِي مَنْ أَقامَتْ مِنْهُنَّ فِي مَنْزِلِها وَحِجابِها فَلَها ما كانَ يَجْرِي عَلَيْها فِي حَياتِي إِنْ رَأىٰ ذٰلِكَ، وَمَنْ خَرَجَتْ مِنْهُنَّ إِلىٰ

زَوج، فَلَيْس لَها أَنْ تَرْجِعَ إلى مَحْوايَ إلاّ أَنْ يَرى عَلِيٌّ غَيْرَ ذلِكَ وَبَناتي بِمِثْلِ ذلِكَ وَلا يُزَوِّجُ بَناتي أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِهِنَّ مِنْ اُمَّهاتِهِنَّ وَلا سُلْطانٌ وَلا عَمٌّ إلاّ بِرَأْيِهِ وَمَشْوَرَتِهِ، فَإِنْ فَعَلُوا غَيْرَ ذلِكَ فَقَدْ خالَفُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَجاهَدُوهُ فِي مُلْكِهِ وَهُوَ أَعْرَفُ بِمَناكِحِ قَوْمِهِ، فَإِنْ أَرادَ أَنْ يُزَوِّجَ زَوَّجَ وَإِنْ أَرادَ أَنْ يَتْرُكَ تَرَكَ وَقَدْ أَوْصَيْتُهُنَّ بِمِثْلِ ما ذَكَرْتُ فِي كِتابي هذا وَ جَعَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِنَّ شَهِيداً وَهُوَ وَاُمُّ أَحْمَد [شاهِدانِ] وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْشِفَ وَصِيَّتي وَلا يَنْشُرَها وَهُوَ مِنْها عَلى غَيْرِ ما ذَكَرْتُ وَسَمَّيْتُ، فَمَنْ أَساءَ فَعَلَيْهِ وَمَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ وَما رَبُّكَ بِظَلّامٍ لِلْعَبِيدِ وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلى آلِهِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ سُلْطانٍ وَلا غَيْرِهِ أَنْ يَفُضَّ كِتابي هذا الَّذي خَتَمْتُ عَلَيْهِ الْأَسْفَلَ، فَمَنْ فَعَلَ ذلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ وَلَعْنَةُ اللّاعِنينَ وَالْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبينَ وَجَماعَةِ الْمُرْسَلينَ وَالْمُؤْمِنينَ مِنَ الْمُسْلِمينَ وَعَلى مَنْ فَضَّ كِتابي هذا. وَكَتَبَ وَخَتَمَ أَبُو إِبْراهيمَ وَالشُّهُودُ وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلى آلِهِ. قالَ أَبُو الْحَكَمِ: فَحَدَّثَني عَبْدُ اللهِ بْنُ آدَمَ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ يَزيدَ بْنِ سَليطٍ قالَ كانَ أَبُو عِمْرانَ الطَّلْحِيُّ قاضِي الْمَدينَةِ فَلَمّا مَضى مُوسى قَدَّمَهُ إِخْوَتُهُ إِلَى الطَّلْحِيِّ الْقاضِي فَقالَ الْعَبّاسُ ابْنُ مُوسى: أَصْلَحَكَ اللهُ وَأَمْتَعَ بِكَ، إِنَّ فِي أَسْفَلِ هذَا الْكِتابِ كَنْزاً وَجَوْهَراً وَيُريدُ أَنْ يَحْتَجِبَهُ وَيَأْخُذَهُ دُونَنا وَلَمْ يَدَعْ أَبُونا رَحِمَهُ اللهُ شَيْئاً إِلّا أَلْجَأَهُ إِلَيْهِ وَتَرَكَنا عالَةً وَلَوْلا أَنّي أَكُفُّ نَفْسي لَأَخْبَرْتُكَ بِشَيْءٍ عَلى رُؤُوسِ الْمَلاءِ. فَوَثَبَ إِلَيْهِ إِبْراهيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقالَ: إِذاً وَاللهِ تُخْبِرُ بِما لا نَقْبَلُهُ مِنْكَ وَلا نُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ تَكُونُ عِنْدَنا مَلُوماً مَدْحُوراً، نَعْرِفُكَ بِالْكِذْبِ صَغيراً وَكَبيراً وَكانَ أَبُوكَ أَعْرَفَ بِكَ لَوْ كانَ فيكَ خَيْراً وَإِنْ كانَ أَبُوكَ لَعارِفاً بِكَ فِي الظّاهِرِ وَالْباطِنِ وَما كانَ لِيَأْمَنَكَ عَلى تَمْرَتَيْنِ، ثُمَّ وَثَبَ إِلَيْهِ إِسْحاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمُّهُ فَأَخَذَ بِتَلْبيبِهِ فَقالَ لَهُ: إِنَّكَ لَسَفيهٌ ضَعيفٌ أَحْمَقُ أَجْمِعْ(١) هذا مَعَ ما كانَ بِالْأَمْسِ مِنْكَ، وَأَعانَهُ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ، فَقالَ أَبُو عِمْرانَ الْقاضِي لِعَلِيٍّ: قُمْ يا أَبَا الْحَسَنِ! حَسْبي ما لَعَنَني أَبُوكَ الْيَوْمَ وَقَدْ وَسَّعَ لَكَ أَبُوكَ وَلا وَاللهِ ما أَحَدٌ أَعْرَفُ بِالْوَلَدِ مِنْ والِدِهِ وَلا وَاللهِ ما كانَ أَبُوكَ عِنْدَنا بِمُسْتَخِفٍّ في عَقْلِهِ وَلا ضَعيفٍ في رَأْيِهِ، فَقالَ الْعَبّاسُ لِلْقاضي: أَصْلَحَكَ اللهُ فُضَّ الْخاتَمَ وَاقْرَأْ ما تَحْتَهُ فَقالَ أَبُو عِمْرانَ: لا أَفُضُّهُ حَسْبي ما لَعَنَني أَبُوكَ الْيَوْمَ، فَقالَ الْعَبّاسُ: فَأَنَا أَفُضُّهُ، فَقالَ: ذاكَ إِلَيْكَ، فَفَضَّ الْعَبّاسُ الْخاتَمَ فَإِذا فيهِ إِخْراجُهُمْ وَ إِقْرارُ عَلِيٍّ لَها وَحْدَهُ وَإِدْخالُهُ إِيّاهُمْ فِي وِلايَةِ عَلِيٍّ إِنْ أَحَبُّوا أَوْ كَرِهُوا وَإِخْراجُهُمْ مِنْ حَدِّ الصَّدَقَةِ وَغَيْرِها وَكانَ فَتْحُهُ عَلَيْهِمْ بَلاءً وَفَضيحَةً وَذِلَّةً وَلِعَلِيٍّ عليه السلام خيرة.

وَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ الَّتِي فَضَّ الْعَبَّاسُ تَحْتَ الْخَاتَمِ هٰؤُلَاءِ الشُّهُودُ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ صَالِحٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عِمْرَانَ ، وَ أَبْرَزُوا وَجْهَ أُمِّ أَحْمَدَ فِي مَجْلِسِ الْقَاضِي وَ ادَّعَوْا أَنَّهَا لَيْسَتْ إِيَّاهَا حَتَّىٰ كَشَفُوا عَنْهَا وَعَرَفُوهَا ، فَقَالَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ: قَدْوَاللهِ قَالَ سَيِّدِي هٰذَا : إِنَّكِ سَتُؤْخَذِينَ جَبْراً وَتُخْرَجِينَ إِلَى الْمَجَالِسِ ، فَزَجَرَهَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ قَالَ: اسْكُتِي فَإِنَّ النِّسَاءَ إِلَى الضَّعْفِ مَا أَظُنُّهُ قَالَ مِنْ هٰذَا شَيْئاً ، ثُمَّ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام الْتَفَتَ إِلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ : يَا أَخِي إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكُمْ عَلَىٰ هٰذِهِ الْغَرَائِمُ وَ الدُّيُونُ الَّتِي عَلَيْكُمْ ، فَانْطَلِقْ يَا سَعِيدُ فَتَعَيَّنْ لِي مَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ اقْضِ عَنْهُمْ وَلَا وَاللهِ لَا أَدَعُ مُوَاسَاتَكُمْ وَبِرَّكُمْ مَا مَشَيْتُ عَلَى الْأَرْضِ فَقُولُوا مَا شِئْتُمْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِنَا، وَ مَالَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ فَقَالَ : قُولُوا مَا شِئْتُمْ فَالْعِرْضُ عِرْضُكُمْ فَإِنْ تُحْسِنُوا فَذَاكَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَ إِنْ تُسِيئُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَعْرِفُونَ أَنَّهُ مَا لِي يَوْمِي هٰذَا وَلَدٌ وَلَا وَارِثٌ غَيْرُكُمْ وَلَئِنْ حَبَسْتُ شَيْئاً مِمَّا تَظُنُّونَ أَوِ ادَّخَرْتُهُ فَإِنَّمَا هُوَ لَكُمْ وَمَرْجِعُهُ إِلَيْكُمْ وَاللهِ مَا مَلَكْتُ مُنْذُ مَضَىٰ أَبُوكُمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ سَيَّبْتُهُ حَيْثُ رَأَيْتُمْ ، فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُوَ كَذٰلِكَ وَمَا جَعَلَ اللهُ لَكَ مِنْ رَأْيٍ عَلَيْنَا وَلٰكِنْ حَسَدُ أَبِينَا لَنَا وَإِرَادَتُهُ مَا أَرَادَ مِمَّا لَا يُسَوِّغُهُ اللهُ إِيَّاهُ وَلَا إِيَّاكَ وَإِنَّكَ لَتَعْرِفُ وَإِنِّي أَعْرِفُ صَفْوَانَ بْنَ يَحْيَىٰ بَيَّاعَ السَّابِرِيِّ بِالْكُوفَةِ وَلَئِنْ سَلِمْتُ لَأُغْصِصَنَّهُ بِرِيقِهِ وَأَنْتَ مَعَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، أَمَّا إِنِّي يَا إِخْوَتِي فَحَرِيصٌ عَلَىٰ مَسَرَّتِكُمْ ، اللهُ يَعْلَمُ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ صَلَاحَهُمْ وَأَنِّي بَارٌّ بِهِمْ وَاصِلٌ لَهُمْ رَفِيقٌ عَلَيْهِمْ أُعْنَىٰ بِأُمُورِهِمْ لَيْلاً وَنَهَاراً فَاجْزِنِي بِهِ خَيْراً وَإِنْ كُنْتُ عَلَىٰ غَيْرِ ذٰلِكَ فَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَاجْزِنِي بِهِ مَا أَنَا أَهْلُهُ إِنْ كَانَ شَرّاً فَشَرّاً وَ إِنْ كَانَ خَيْراً فَخَيْراً ، اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ لَهُمْ وَ اخْسَأْ عَنَّا وَ عَنْهُمُ الشَّيْطَانَ وَأَعِنْهُمْ عَلَىٰ طَاعَتِكَ وَ وَفِّقْهُمْ لِرُشْدِكَ أَمَّا أَنَا يَا أَخِي ! فَحَرِيصٌ عَلَىٰ مَسَرَّتِكُمْ، جَاهِدٌ عَلَىٰ صَلَاحِكُمْ ؛ وَاللهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا أَعْرَفَنِي بِلِسَانِكَ وَلَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ ، فَافْتَرَقَ الْقَوْمُ عَلَىٰ هٰذَا وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

۱۵۔ یزید بن سلیط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے وصیت کی تو گواہ بنایا ابراہیم بن محمد جعفری، اسحاق بن جعفر بن محمد و جعفر بن صالح و معاویہ جعفر (اولاد جعفر طیار) و یحییٰ بن الحسین بن زید بن علی و سعد ابن عمران انصاری و محمد بن الحارث انصاری و یزید بن سلیط انصاری اور محمد بن جعفر کو اور حضرت خود اس وصیت کو لکھنے

والے نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا اور اس کا وعدہ حق ہے اور حساب حق ہے اور قضا حق ہے اور خدا کے روبرو کھڑا ہونا حق ہے اور جو محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوا حق ہے اور جو روح الامین لے کر آئے وہ حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی عقیدہ پر روز قیامت میں اٹھوں گا انشاء اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور یہ وہی خصوصیت ہے جو میرے بعد امیر المومنین نے کی اور ان کے وصی محمد بن علی نے اس سے پہلے، میں نے حرف بحرف وہی لکھا اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد نے کی تھی اور میں نے وصیت کی ہے اپنے فرزند علی کے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے جو اس کے ساتھ ہیں اور میں ان کی صلاحیت سے مانوس ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ ان سے اقرار لے کہ یہ میرے فرزند علی رضا کے لئے ہے نہ کہ اور بھائیوں کے لئے میں نے اپنے فرزند علی کو وصیت کی ہے اپنے صدقات اور اوقاف کے متعلق اور اپنے غلاموں اور ان بچوں کے متعلق جو پیدا ہو چکے ہیں اور اپنے بیٹوں کے لئے ابراہیم اور عباس و قاسم و اسمٰعیل اور احمد کے لئے اور اُم احمد (کنیز امام موسیٰ کاظمؑ) کے لئے اور میرے فرزند علی کے لئے وصیت کی ہے کہ میری ازواج کے لئے ایک تہائی صدقات میرے والد کے اوقاف سے اور ایک تہائی میرے اوقاف سے دیں باقی جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں صاحب مال کی طرح چاہے فروخت کریں چاہے ہبہ کریں، عطا کریں یا تصدق کریں ان پر جن کے نام میں نے لئے ہیں اور ان پر جن کے نام نہیں لئے۔

وہ مثل میری ذات کے ہے میرے مال و اولاد کے معاملے میں چاہیں تو ان بھائیوں کو جن کا ذکر میں نے اپنی تحریر میں کر دیا ہے اپنے پاس رکھیں اور اگر ناپسند کریں تو ان کو علیحدہ کر دیں اس بارے میں ان پر کوئی الزام نہ ہوگا اور نہ رائے بدلنے کی ضرورت پیش آئے گی کہ اگر ان میں سے کچھ ایسے ہوں کہ اپنا سلوک بدل دیں تو ان کو ساتھ لیں ان کا انحصار ان کی رائے پر ہے۔

اگر (خاندان میں) کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے کیونکہ وہ قوم کے مناکح کے اچھے جاننے والے ہیں اور اگر کوئی بادشاہ یا کوئی شخص کسی امر کی بجا آوری میں مانع ہو یا حائل ہو۔ ان امور (اوقاف وغیرہ) کے درمیان جو میں نے اپنے وصیت نامے میں ذکر کئے ہیں تو وہ اللہ اور رسولؐ سے الگ ہے اللہ اور رسول اس سے بیزار ہیں اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت اور ملائکہ و مقربین کی انبیاء و مرسلینؑ اور تمام مسلمانوں کی لعنت۔

اور کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے اوقاف و صدقات وغیرہ کے متعلق علیؑ کو باز رکھے ہماری طرف سے علیؑ کے کام باز رکھے۔

کوئی باز پرس نہیں اور نہ میری اولاد میں کسی کو یہ حق ہے میری طرف سے مال کے وہ مالک ہیں۔

اور وہ راست گو ہیں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ مال کم بتائیں تو صحیح ہے اور اگر زیادہ بتائیں تو صحیح ہے میں نے وصیت نامہ میں علیؑ کے ساتھ اپنی اولاد کے جو نام رکھے ہیں تو صرف ان کی عزت افزائی اور نیک نامی کے لئے اور انتظامی امور میں ان کا کوئی دخل نہیں۔

اور میری اولاد کی مائیں اگر اپنے گھروں میں پردہ کے اندر رہیں تو ان کو نفقہ اتنا ہی ملے گا جتنا میری زندگی میں ملتا رہا ہے اگر علی اس کو مناسب سمجھیں، اور میری لڑکیوں کے لئے بھی یہی صورت ہے کوئی بھائی اپنی بہن کی اور کوئی ماں اپنی بیٹی کی ترویج بغیر علی کے مشورہ کے کرے گی اور نہ اس کا حق بادشاہ کو ہے اور نہ چچوں کو مگر علیؑ کی رائے اور مشورہ کے بعد اگر اس کے خلاف انھوں نے عمل کیا تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور انھوں نے میرے فرزند کے اختیارات میں جھگڑا کیا درآنحالیکہ وہ مناکح قوم کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اگر وہ ترویج کرنی چاہے تو کر دے اور نہ کرنی چاہے تو نہ کرے اور میں نے یہی وصیت جو اس کتاب میں ہے لڑکیوں کو بھی کر دی ہے اور میں نے ان پر خدا کو گواہ قرار دیا ہے اور علیؑ اور اُم احمد بھی ان پر گواہ ہیں اور نہیں جائز کسی کو میری اس تحریر کو کھولے اور نہ اس کا اعلان کرے۔ درآنحالیکہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور نامزد کیا ہے پس جو اس کے خلاف کرے گا اس کا مظلمہ اس پر ہوگا اور جو نیکی کرے گا تو اس کا فائدہ اس کی ذات کو پہنچے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں اور درود ہو محمد اور ان کی آل پر۔ اور کسی بادشاہ وغیرہ کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس تحریر کی مہر کو جس کے نیچے میں نے مہر لگا دی ہے توڑے اور جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی اور غضب خدا کا نازل ہوگا اور لعنت ہوگی لعن کرنے والوں کی اور ملائکہ و مقربین کی، انبیاء اور مومنین کی، جماعت کی اور یہ تحریر حضرت نے لکھی اور مہر لگائی ابو ابراہیم علیہ السلام نے اور گواہوں نے بھی مہر لگائی اور درود ہو محمد و آل محمد پر۔

ابن الحکم نے بیان کیا کہ روایت کی مجھ سے عبداللہ بن آدم جعفری نے یزید بن سلیط سے کہ ابو ابراہیم طلحی قاضی مدینہ تھا جب امام موسیٰ کاظمؑ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بھائی طلحی قاضی کے پاس آئے اور عباس ابن موسیٰ نے ان سے کہا کہ اس تحریر کے نیچے خزانہ اور جواہرات ہیں علی نے (امام رضا علیہ السلام نے) ان کو چھپا لیا ہے اور ہم کو محروم کر کے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار نے جو کچھ مال چھوڑا ہے انھوں نے اس سب پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمیں مفلس بنا دیا ہے اور خودداری ملحوظ نہ ہوتی تو میں ایک ایک چیز کو سب کے سامنے بیان کر دیتا۔ (مطلب یہ ہے کہ شیعہ بہت سا مال خمس ہمارے باپ کو لا کر دیا کرتے تھے یہ تحریر اسی کے متعلق ہے)

ابراہیم بن محمد جو اس تحریر کے گواہوں میں سے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے تم جو کچھ بیان کر رہے ہو ہم اسے قبول نہیں کرتے اور تمہارے اس بیان کی تصدیق نہیں کرتے اور ہمارے نزدیک ملعون و ذلیل ہو۔ ہم تمہارے جھوٹ کو طفلی اور بزرگی دونوں حالتوں میں جاننے والے ہیں تمہارے والد تمہاری حالت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اگر تم میں کوئی خوبی ہوتی تو تمہارے باپ تمہاری

ظاہری و باطنی صورت میں ضرور اسکے جاننے والے ہوتے ۔ تو ضرور تم کو امین بناتے ۔ لیکن انھوں نے کبھی دو خرموں پر بھی تم کو امین نہیں بنایا۔

پھر ان کے چچا اسحاق بن جعفر اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر کہا، تو نادان کمزور عقل اور احمق ہے تجھ سے یہ گستاخانہ باتیں آج بھی اور کل بھی علی کے بارے میں سرزد ہوئیں تمام قوم نے ان کی تصدیق و اعانت کی۔

ابو عمران قاضی نے کہا امام رضا علیہ السلام سے، اے علی ابوالحسن کافی ہے میرے لئے لعنت، آپ کے باپ کی دستاویز میں امام موسیٰ کاظم، لکھا جو بادشاہ یا کوئی حاکم اس مہر کو توڑے تو اس پر خدا و مرسلین اور ملائکہ کی لعنت ہو) آپکے والد نے آپ کو اختیار دیا ہے قسم خدا کی ہر باپ اپنے بیٹے کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔

خدا کی قسم آپ کے پدر بزرگوار میرے نزدیک نہ تو خفیف العقل تھے اور نہ ضعیف الرائے ۔عباس نے قاضی سے کہا کہ اللہ تمہاری حفاظت کرے اس مہر کو توڑیئے اور جو کچھ اس کے نیچے لکھا ہے اسے پڑھیئے، اس نے کہا میں تو مہر کو نہ توڑوں گا۔ تمہارے باپ کی لعنت میرے لئے کافی ہے عباس نے کہا میں توڑ دوں گا اس نے کہا تم جانو، عباس نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا کہ ان لوگوں کو تولیت سے خارج کرو۔ اس کے مالک صرف علی (امام رضا) ہیں اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اطاعت علی میں داخل ہوں باخوشی یا باکراہت اور یہ کہ صدقات وغیرہ سے ان کو علیحدہ رکھا جائے ۔اس مہر کا توڑنا ان لوگوں کے لئے مصیبت رسوائی اور ذلت کا باعث بن گیا اور امام رضا علیہ السلام کے لئے سبب خیر ہوا۔

جب وصیت نامہ کی مہر عباس نے توڑی تو اس کے نیچے حسب ذیل گواہوں کی گواہی تھی ابراہیم بن محمد، اسحاق بن جعفر، جعفر بن صالح و سعید بن عمران، انھوں نے ام احمد کا چہرہ کھول دیا۔ قاضی کی کچہری میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ام احمد نہیں اس لئے انھوں نے ان کے چہرہ سے پردہ ہٹایا۔

پھر انھوں نے پہچان لیا تب ام احمد نے کہا۔ واللہ میرے سردار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے ایسا ہی کہا تھا کہ تو عنقریب پکڑی جائے گی جبراً اور گھر سے مجلس کی طرف نکالی جائے گی اس پر اسحاق بن جعفر نے ڈانٹا اور کہا عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے عباس سے فرمایا۔ اے بھائی میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں تم نے ان قرضوں کی وجہ سے کی ہیں جو لوگوں کے تم پر ہیں پس اے سعید! تم میرے ساتھ چلو اور بتاؤ ان پر کتنا قرضہ ہے میں اس کو ادا کر دوں گا واللہ میں جب تک زمین پر چلتا ہوں تم سے ہمدردی کرنا اور نیکی کرنا نہیں چھوڑوں گا اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو۔

عباس نے کہا آپ ہم کو ہمارے زائد مال سے دینا چاہتے ہیں حالانکہ ہمارے حق کا مال آپ کے پاس بہت زیادہ ہے حضرت نے فرمایا تم جو چاہو کہو، ہماری عرض تمہاری عرض ہے اگر اچھی بات کہو گے تو خدا سے اس کا اچھا بدلہ پاؤ گے اور اگر برا کرو گے تو اللہ غفور الرحیم ہے اور تم کو معلوم ہے کہ ابھی تک میرے لڑکا نہیں ہے اور تمہارے سوا اور کوئی میرا وارث

نہیں اگر جیسا تمہارا گمان ہے میں نے کوئی شئے روک رکھی ہے یا ذخیرہ کر لی ہے تو وہ تم ہی کو ملے گی اور خدا کی قسم جب سے والد ماجد مرے ہیں جو چیز مجھے ملی ہے میں نے اسے متفرق کر دیا ہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہے (یعنی سب پر تقسیم کر دیا ہے)

یہ سن کر عباس اُچھل پڑا اور کہنے لگا واللہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ کا کوئی حکم ہمارے خلاف نہیں ہے بلکہ تم نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے از روئے حسد کیا ہے اور ہمارے باپ نے جو ارادہ کیا تھا وہ نہیں جائز کیا اللہ نے، نہ ان کے لئے نہ تمہارے لئے اور تم اس بات کو جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں صفوان بن یحییٰ (وکیل امام رضاؑ) جو کوفہ کا پارچہ فروش ہے اس نے ہمارے حق کی چیز کو فروخت کیا) اگر میں زندہ ہوں تو اس کو اور تم کو شرمندہ ضرور کروں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے مدد اور قوت مگر خدائے عظیم سے اے میرے بھائیو! میں تمہاری مسرت کا حریص ہوں، خدا اس کو جانتا ہے خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میں ان کے درستئ حال کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوں اور صلۂ رحم کرنے والا ہوں اور ان پر مہربان ہوں اور رات دن ان کے معاملات میں انکی مدد کرتا ہوں تو مجھے اس کی بہتر جزا دے۔ اور اگر ایسا نہیں اور تو علام الغیوب ہے تو میرے ساتھ وہ کر جس کا میں اہل ہوں، شر کا بدلہ شر ہے اور خیر کا خیر، خداوندا ان کی اصلاح کر اور ان کے معاملات کو درست کر اور ہم سے اور ان سے شیطان کو دور رکھ اور ذلیل کر، اپنی اطاعت میں ان کی مدد کر اور ہدایت کی توفیق دے اور جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ اس کا وکیل ہے عباس نے کہا میں آپ کی چرب زبانی جانتا ہوں آپ کی بات کی میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں۔ یہ بدکلامی سُن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور محمدؐ و آلِ محمد پر درود بھیجا۔

١٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْدَمَ الْعِرَاقَ بِسَنَةٍ وَعَلِيٌّ ابْنُهُ جَالِسٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ! أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ حَرَكَةٌ ، فَلَاتَجْزَعْ لِذٰلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ فَقَدْ أَقْلَقَنِي مَا ذَكَرْتَ ، فَقَالَ : أَصِيرُ إِلَى الطَّاغِيَةِ ، أَمَا إِنَّهُ لَا يَبْدَأُنِي مِنْهُ سُوءٌ وَ مِنَ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : يُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ وَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَا ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : مَنْ ظَلَمَ ابْنِي هٰذَا حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَقَّهُ وَ جَحَدَهُ إِمَامَتَهُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، قَالَ : قُلْتُ : وَاللهِ لَئِنْ مَدَّ اللهُ لِي فِي الْعُمُرِ لَأُسَلِّمَنَّ لَهُ حَقَّهُ وَ لَأُقِرَّنَّ لَهُ بِإِمَامَتِهِ ، قَالَ : صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ ، يَمُدُّ اللهُ فِي عُمُرِكَ وَ تُسَلِّمُ لَهُ حَقَّهُ وَ تُقِرُّ لَهُ بِإِمَامَتِهِ وَ إِمَامَةِ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ مَنْ ذَاكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ ابْنُهُ ، قَالَ : قُلْتُ

لَهُ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمُ .

۱۶۔ابن سنان سے مروی ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا عراق آپ کے جانے سے قبل اور امام رضا علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے تھے مجھ سے فرمایا اے محمد اس سال ایک واقعہ ہونے والا ہے تم اس سے مضطرب نہ ہونا ۔میں نے کہا وہ کیا ہے آپؑ کے اس فرمانے نے مجھے پریشانی میں ڈال دیا۔فرمایا۔صبر کرنا بغاوت وسرکشی پر، لیکن اس سے مجھے اور میرے بعد والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔میں نے کہا میں فدا ہوں۔وہ ہوگا کیا؟ فرمایا۔خدا ظالموں کو گمراہی میں چھوڑے گا اور اللہ جو چاہتا ہے کرتاہے۔میں نے کہا وہ ہے کیا بات، فرمایا،میرے اس بیٹے کے حق کو غصب کیا اور اس کی امامت سے انکار کیا تو ایسا ہے جیسے علی کا حق اور بعد رسول اللہ ان کی امامت سے انکار کردیا۔میں نے کہا واللہ اگر میں زندہ رہا تو ان کا حق ضرور ان کے سپرد کردوں گا اور ہم ان کی امامت کا اقرار کریں گے آپ کے بعد کون ہوگا۔فرمایا میرا بیٹا محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے کہا۔ہم ان پر راضی ہیں اور ان کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں ۔

توضیح:۔ امام محمد تقی علیہ السلام کو بعض لوگ امام رضا علیہ السلام کا فرزند تسلیم نہیں کرتے تھے اور اس مخالفت میں بڑا زور پیدا ہوگیا سادات کے اکثر افراد نے اس بارے میں امام رضا علیہ السلام سے جھگڑا کیا تھا۔آپ نے اوقاف وصدقات کو ہم سے الگ رکھنے کے لئے امام محمد تقی کو اپنا بیٹا ظاہر کیا ہے اسی قضیہ کی طرف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مذکورہ بالا حدیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

اکہتّرواں باب

امام محمد تقی علیہ السلام کی امامت پر نص

((بَابُ)) ۷۱

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلاَمُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ كَانَ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام جَالِساً ، فَلَمَّا نَهَضُوا قَالَ لَهُمْ : الْقَوْا أَبَا جَعْفَرٍ فَسَلِّمُوا عَلَيْهِ وَأَحْدِثُوا بِهِ عَهْداً ، فَلَمَّا نَهَضَ الْقَوْمُ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ الْمُفَضَّلَ إِنَّهُ كَانَ لَيَقْنَعُ بِدُونِ هٰذَا .

۱۔راوی کہتا ہے کہ خبر دی مجھ کو اس نے جو امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا جب لوگ آپ کے پاس سے

اُٹھ گئے تو حضرت سے فرمایا ابوجعفر (امام محمد تقی) سے ملو اور عہد ملاقات کو تازہ کرو۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھ سے فرمایا خدا مفضل پر رحم کرے کہ اس نے امامت تقی کا اقرار کیا اور قناعت کی ہمارے بیان پر بدوں اشارہ کے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام وَ ذَكَرَ شَيْئاً فَقَالَ : مَا حَاجَتُكُمْ إِلَىٰ ذٰلِكَ ؟ هٰذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ مَكَانِي وَ قَالَ : إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يَتَوَارَثُ أَصَاغِرُنَا عَنْ أَكَابِرِنَا الْقُذَّةَ بِالْقُذَّةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فرمایا، اس سے تمہارا کیا مقصد ہے یہ ابوجعفر امام محمد تقی علیہ السلام ہیں میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔ ہم اہل بیت ہیں ہمارے چھوٹے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں بے کم و بیش۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَنَاظَرَنِي فِي أَشْيَاءَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا عَلِيٍّ ! ارْتَفَعَ الشَّكُّ مَا لِأَبِي عليه السلام غَيْرِي.

۳۔ راوی کہتا ہے میں محمد تقی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے چند چیزوں میں مجھ سے مناظرہ کیا، پھر فرمایا اے ابوعلی شک کو دور کرو میرے باپ کا فرزند میرے سوا کوئی نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ(٢) قَالَ : كَتَبَ ابْنُ قِيَامَا إِلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام كِتَاباً يَقُولُ فِيهِ : كَيْفَ تَكُونُ إِمَاماً وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ ؟ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : وَ مَا عَلَّمَكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَاللّٰهِ لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّىٰ يَرْزُقَنِيَ اللّٰهُ وَلَداً ذَكَراً يُفَرِّقُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.

۴۔ راوی کہتا ہے ابن قیاما نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا ہے آپ کیسے امام ہو سکتے ہیں درآنحالیکہ آپ کا کوئی لڑکا نہیں، آپ نے غضبناک ہو کر جواب دیا۔ تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرے بیٹا ہوگا ہی نہیں خدا کی قسم چند روز گزرنے والے ہیں کہ خدا مجھے لڑکا دے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہوگا

٥ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ :

قَالَ لِيَ ابْنُ النَّجَاشِيِّ : مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَ صَاحِبِكَ ؟ فَأَشْتَهِي أَنْ تَسْأَلَهُ حَتَّى أَعْلَمَ ؛ فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : الْإِمَامُ ابْنِي ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ يَتَجَرَّأُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ ابْنِي وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے ابن نجاشی نے مجھ سے پوچھا تمہارے امام کے بعد کون امام ہوگا میں چاہتا ہوں تم ان سے دریافت کرو تاکہ مجھے بھی علم ہو جائے میں نے بھی امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرا بیٹا امام ہے پھر فرمایا کسی کو جرأت ہے کہ کہہ دے میرا بیٹا۔ درآنحالیکہ اس کا بیٹا نہ ہو۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : ذَكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام شَيْئاً بَعْدَ مَا وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : مَا حَاجَتُكُمْ إِلَىٰ ذٰلِكَ ؟ هٰذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ فِي مَكَانِي .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے امام محمد تقی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد کچھ سوال کئے آپ نے فرمایا۔ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے یہ ہیں ابوجعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوسَىٰ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : أَيَكُونُ إِمَامَانِ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : هُوَ ذَا أَنْتَ ، لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ ـ وَلَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بَعْدُ ـ فَقَالَ لِي : وَاللهِ لَيَجْعَلَنَّ اللهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ وَيَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَكَانَ ابْنُ قِيَامَا وَاقِفِيّاً .

۷۔ ابن قیاما نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا۔ نہیں مگر یہ ایک ۔ کہ ایک ان میں صامت ہو۔ میں نے کہا۔ اب تو آپ اکیلے ہی ہیں صامت تو کوئی نہیں اور امام محمد تقی علیہ السلام اس وقت تک پیدا نہ ہوئے تھے، آپ نے فرمایا خدا اس کو مجھ سے پیدا کرے گا جو حق اور اہل حق کو ثابت قدم بنائے گا اور باطل اور اہل باطل کو مٹائے گا۔ ایک سال بعد امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابن قیاما واقف تھا۔

٨ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام جَالِساً ، فَدَعَا بِابْنِهِ وَهُوَ صَغِيرٌ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِي ، فَقَالَ لِي : جَرِّدْهُ وَانْزِعْ قَمِيصَهُ ، فَنَزَعْتُهُ فَقَالَ لِيَ : انْظُرْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي أَحَدِ كَتِفَيْهِ شَبِيهٌ بِالْخَاتَمِ ، دَاخِلٌ فِي اللَّحْمِ ، ثُمَّ قَالَ : أَتَرَىٰ هٰذَا ؟ كَانَ مِثْلُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ أَبِي عليه السلام .

٨۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؑ نے اپنے فرزند کو بلایا وہ بہت کم سن تھے حضرت نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھا کر مجھ سے فرمایا۔ ان کے کپڑے اتارو اور ان کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھو میں نے دیکھا تو آپ کے ایک شانے پر ایک مہر لگی تھی جس کا اثر گوشت کے اندر تک تھا۔ فرمایا۔ تم نے اسے دیکھا اسی طرح کا نشان اسی جگہ میرے پدر بزرگوار کے بھی تھا۔

٩ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعَانِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَجِيءَ بِابْنِهِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ صَغِيرٌ ، فَقَالَ : هٰذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ مَوْلُودٌ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَىٰ شِيعَتِنَا مِنْهُ .

٩۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے فرزند ابوجعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) درآنحالیکہ وہ کم سن تھے آئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بچہ ہے جس سے زیادہ برکت والا ہمارے شیعوں کے لئے اور کوئی نہیں۔

١٠ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَكُنْتَ تَقُولُ: يَهَبُ اللهُ لِي غُلَاماً ، فَقَدْ وَهَبَهُ اللهُ لَكَ ، فَأَقَرَّ عُيُونَنَا، فَلَا أَرَانَا اللهُ يَوْمَكَ فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ ؟! فَقَالَ : وَمَا يَضُرُّهُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَقَدْ قَامَ عِيسَىٰ عليه السلام بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ.(١)

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ قبل اس کے کہ ابوجعفر پیدا ہوں تو ہم نے آپ سے آپ کے بعد والے امام کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ چنانچہ اس نے عطا کیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا ہمیں آپ کی موت کا دن نہ دکھائے اگر ایسا ہو تو آپ کے بعد کون امام ہوگا آپ نے ابوجعفر کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ تو تین ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کیا مضائقہ ہے عیسیٰ تین ہی سال کے حجت خدا تھے۔

١١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ ابْنِي فِي لِسَانِهِ ثِقْلٌ ، فَأَنَا أَبْعَثُ بِهِ إِلَيْكَ غَداً تَمْسَحُ عَلَىٰ رَأْسِهِ وَتَدْعُو لَهُ فَإِنَّهُ مَوْلَاكَ ، فَقَالَ : هُوَ مَوْلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ فَابْعَثْ بِهِ غَداً إِلَيْهِ .

١١۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ابراہیم بن اسماعیل نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے بیٹے کی زبان میں لکنت

ہے کل میں اُسے آپ کے پاس بھیجوں گا آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیں اور دعا کریں وہ آپ کا غلام ہے فرمایا وہ ابوجعفر کا غلام ہے کل انہی کے پاس بھیجنا۔

۱۲ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَالِساً بِالْمَدِينَةِ وَ كُنْتُ أَقَمْتُ عِنْدَهُ سَنَتَيْنِ أَكْتُبُ عَنْهُ مَا يَسْمَعُ مِنْ أَخِيهِ ـ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام ـ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الرِّضَا عليه السلام الْمَسْجِدَ ـ مَسْجِدَ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله ـ فَوَثَبَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بِلَا حِذَاءٍ وَلَا رِدَاءٍ فَقَبَّلَ يَدَهُ وَ عَظَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَا عَمِّ! اجْلِسْ رَحِمَكَ اللهُ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي كَيْفَ أَجْلِسُ وَ أَنْتَ قَائِمٌ، فَلَمَّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى مَجْلِسِهِ جَعَلَ أَصْحَابُهُ يُوَبِّخُونَهُ وَ يَقُولُونَ: أَنْتَ عَمُّ أَبِيهِ وَ أَنْتَ تَفْعَلُ بِهِ هَذَا الْفِعْلَ؟! فَقَالَ: اسْكُتُوا إِذَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَقَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ ـ لَمْ يُؤَهِّلْ هَذِهِ الشَّيْبَةَ وَ أَهَّلَ هَذَا الْفَتَى وَ وَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ أُنْكِرُ فَضْلَهُ، نَعُوذُ بِاللهِ مِمَّا تَقُولُونَ، بَلْ أَنَا لَهُ عَبْدٌ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں علی بن جعفر بن محمدؑ کے پاس مدینہ میں بیٹھا تھا اور میں ان کے پاس دو سال سے قیام کئے ہوئے تھا جو کچھ وہ اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہوا بیان کرتے تھے میں اس کو لکھتا جاتا تھا ناگاہ امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے مسجد رسول میں، پس آئے علی بن جعفر بغیر جوتوں اور ردا کے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور تعظیم کی۔ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا اے چچا بیٹھئے اللہ آپ پر رحم کرے۔ فرمایا ملے میرے سردار میں کیسے بیٹھوں، درآنحالیکہ آپ کھڑے ہیں جب علی بن جعفر اپنے مقام پر گئے تو ان کے یاروں نے یہ کہہ کر جھڑکا کہ وہ آپ کے باپ کے چچا ہیں آپ ان کے ساتھ ایسا بزرگوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں انھوں نے کہا چپ ہو جا۔ جبکہ اللہ عزوجل اتنا کہہ کر اپنی داڑھی کو پکڑا میری یہ سفید ڈاڑھی قابل عظمت ہوا اور یہ جوان نہ ہوا۔ میں اس کو قابل عظمت جانتا ہوں خدا نے انھیں جس مقام پر رکھا ہے میں ان کی فضیلت کا کیسے انکار کروں جو کچھ تم کہتے ہو میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں تو ان کا غلام ہوں۔

۱۳ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي ـ فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ـ فَقَالَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ رَسُولاً نَبِيّاً، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام.

۱۳۔ راوی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں خراساں میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا اگر آپ کی موت کا حادثہ ہو جائے تو آپ کے بعد امام کون ہوگا، حضرت نے فرمایا۔ میرا بیٹا ابو جعفر، یہ کہنے والا شخص امام محمد تقی علیہ السلام کو کم سن ہونے کی وجہ سے ذلیل جانتا تھا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بھیجا عیسیٰ بن مریم کو رسول نبیؑ اور صاحب شریعت بنا کر ایسے سن میں جو کم تھا سن ابو جعفر علیہ السلام سے۔

١٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ جَمِيعاً ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى ابْنِ النُّعْمَانِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ : وَاللهِ لَقَدْ نَصَرَ اللهُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : إِي وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَقَدْ بَغَى عَلَيْهِ إِخْوَتُهُ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : إِي وَاللهِ وَنَحْنُ عُمُومَتُهُ بَغَيْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَنَعْتُمْ فَإِنِّي لَمْ أَحْضُرْكُمْ ؟ قَالَ : قَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ وَنَحْنُ أَيْضاً : مَا كَانَ فِينَا إِمَامٌ قَطُّ حَائِلَ اللَّوْنِ فَقَالَ لَهُمُ الرِّضَا عليه السلام : هُوَ ابْنِي ، قَالُوا : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَدْ قَضَى بِالْقَافَةِ فَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْقَافَةُ ، قَالَ : ابْعَثُوا أَنْتُمْ إِلَيْهِمْ فَأَمَّا أَنَا فَلَا وَلَا تُعْلِمُوهُمْ لِمَا دَعَوْتُمُوهُمْ وَلْتَكُونُوا فِي بُيُوتِكُمْ ، فَلَمَّا جَاؤُوا أَقْعَدُونَا فِي الْبُسْتَانِ وَاصْطَفَّ عُمُومَتُهُ وَإِخْوَتُهُ وَأَخَوَاتُهُ وَأَخَذُوا الرِّضَا عليه السلام وَأَلْبَسُوهُ جُبَّةَ صُوفٍ وَقَلَنْسُوَةً مِنْهَا وَوَضَعُوا عَلَى عُنُقِهِ مِسْحَاةً وَقَالُوا لَهُ: ادْخُلِ الْبُسْتَانَ كَأَنَّكَ تَعْمَلُ فِيهِ ، ثُمَّ جَاؤُوا بِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالُوا : أَلْحِقُوا هَذَا الْغُلَامَ بِأَبِيهِ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ وَلَكِنَّ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَهَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَهَذَا عَمُّهُ وَهَذِهِ عَمَّتُهُ وَإِنْ يَكُنْ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ فَهُوَ صَاحِبُ الْبُسْتَانِ ، فَإِنَّ قَدَمَيْهِ وَقَدَمَيْهِ وَاحِدَةٌ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَالُوا: هَذَا أَبُوهُ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَقُمْتُ فَمَصَصْتُ رِيقَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ إِمَامِي عِنْدَ اللهِ ، فَبَكَى الرِّضَا عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمِّ ! أَلَمْ تَسْمَعْ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : بِأَبِي ابْنُ خِيَرَةِ الْإِمَاءِ ابْنُ النُّوبِيَّةِ الطَّيِّبَةِ الْفَمِ ، الْمُنْتَجَبَةِ الرَّحِمِ ، وَيْلَهُمْ لَعَنَ اللهُ الْأُعَيْبِسَ (٥) وَذُرِّيَّتَهُ ، صَاحِبَ الْفِتْنَةِ وَيَقْتُلُهُمْ سِنِينَ وَشُهُوراً وَأَيَّاماً ، يَسُومُهُمْ خَسْفاً وَيَسْقِيهِمْ كَأْساً مُصَبَّرَةً وَهُوَ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ الْمَوْتُورُ بِأَبِيهِ وَجَدِّهِ ، صَاحِبُ الْغَيْبَةِ يُقَالُ: مَاتَ أَوْهَلَكَ، أَيَّ وَادٍ سَلَكَ ؟! أَفَيَكُونُ هَذَا يَا عَمِّ ! إِلَّا مِنِّي، فَقُلْتُ: صَدَقْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن جعفر سے سنا کہ اس نے روایت کی ہے حسن بن الحسین بن علی بن الحسین سے کہا کہ اس

نے بیان کیا کہ خدا نے مدد کی امام رضا علیہ السلام کی۔ انھوں کہا خدا کی قسم ہم ان کے چچا ہیں۔ ہم نے بھی ان پر زیادتی کی، حسن نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ کیسے آپ لوگوں نے کیا کیا۔ میں تو موجود نہ تھا انھوں نے کہا امام رضا علیہ السلام کے بھائیوں نے اور ہم نے بھی کہا کہ ہم میں سے کوئی امام سیاہ رنگ والا نہیں ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا وہ (امام محمد تقی علیہ السلام) میرا بیٹا ہے انھوں نے کہا زید بن حارثہ کے بارے میں) رسول اللہ نے قیافہ شناسوں کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا پس ہمارے اور تمہارے درمیان بھی قیافہ سے فیصلہ ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا تم ان کو بلا لو مجھے تو ان کے بلانے کی ضرورت نہیں اور وہ تمہارے ہی گھروں میں آئیں جب وہ آئے تو انھوں نے ہم کو باغ میں بٹھایا اور امام رضا علیہ السلام کے چچا بھائی اور بہنیں سب وہاں جمع ہوئے اور انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو ادنیٰ جبہ پہنایا اور اسی کی ٹوپی سر پر رکھی اور گردن پر بیلچہ رکھا (کاشتکاروں اور دہقانوں کے سے لباس میں آپؑ کو نمایاں کیا)

اور کہا آپ باغ میں اس طرح داخل ہوں گویا آپ اس کے مالی ہیں اور قیافہ شناسوں سے کہا۔ بتاؤ اس لڑکے کا باپ کون ہے انھوں نے کہا۔ ان میں سے اس کا کوئی باپ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے باپ کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کی پھوپھی ہے البتہ اس کا باپ یہ صاحب بستان ہے ان دونوں کے قدم ایک سے ہیں پس امام رضا علیہ السلام چلنے لگے تو انھوں نے کہا کہ یہ اس کے باپ ہیں۔ علی بن جعفر نے کہا۔ میں اُٹھا اور میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے لعاب دہن کو چوسا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی طرف سے میرے امام ہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور کہا اے چچا کیا تم نے میرے باپ کو کہتے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین کنیز کا فرزند آئیگا وہ اس نسل حبشیہ کا فرزند ہوگا جس کے منہ سے خوشبو آتی ہوگی اور طیب الرحم ہوگی اور الہام کیا جائیگا اس پر خدا کی لعن ہو ان عباسیوں پر اور ان کی ذریت پر (جنھوں نے اولاد سے دشمنی کی) وہ (امام عصر) کو قتل کریں گے ان کو برسوں مہینوں اور دنوں اور ان کو ذلت کی طرف کھینچیں گے اور وہ دور رہیں گے اپنے اب وجد سے وہ صاحب غنیمت ہوں گے اور اے چچا یہ سب میری نسل سے ہوگا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ آپ نے سچ کہا۔

بہتّرواں باب

امام علی نقی علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابٌ) ۷۲

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام

مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَىٰ بَغْدَادَ فِي الدَّفْعَةِ الْأُولَىٰ مِنْ خَرْجَتَيْهِ، قُلْتُ لَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ فِي هٰذَا الْوَجْهِ، فَإِلَىٰ مَنِ الْأَمْرُ بَعْدَكَ ؟ فَكَرَّ بِوَجْهِهِ إِلَيَّ ضَاحِكاً وَ قَالَ : لَيْسَ الْغَيْبَةُ حَيْثُ ظَنَنْتَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، فَلَمَّا اُخْرِجَ بِهِ الثَّانِيَةَ إِلَى الْمُعْتَصِمِ صِرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ خَارِجٌ فَإِلَىٰ مَنْ هٰذَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَبَكَىٰ حَتَّىٰ اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ـ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : عِنْدَ هٰذِهِ يُخَافُ عَلَيَّ ، الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِي إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ.

۱۔ راوی کہتا ہے جب پہلی بار حضرت امام علی نقی علیہ السلام بغداد جانے لگے تو میں نے چلتے وقت کہا میں آپ پر فدا ہوں میں اس پیش آنے والی صورت حال سے ڈر رہا ہوں لہذا یہ بتایئے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا پس آپؑ نے ہنستے ہوئے میری طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ اس سال میرا جانا وہاں نہیں ہے جو تم نے گمان کیا ہے (یعنی اس سفر میں میری وفات نہ ہوگی کیونکہ اس مرتبہ مامون نے میری دامادی کے لئے بلایا تھا) جب آپ دوسری بار معتصم کے بلانے پر جانے لگے تو میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں آپ فدا ہوں آپ جا رہے ہیں یہ تو فرمایئے آپؑ کے بعد کون امام ہوگا یہ سُن کر حضرت اتنا روئے کہ ریش مبارک تر ہوگئی پھر مجھ سے فرمایا اس مرتبہ خوف کی صورت ہے پس میرے بعد میرے بیٹے علیؑ امام ہیں۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ يَلْزَمُ بَابَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام لِلْخِدْمَةِ الَّتِي كَانَ وُكِّلَ بِهَا وَ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ يَجِيءُ فِي السَّحَرِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لِيَعْرِفَ خَبَرَ عِلَّةِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كَانَ الرَّسُولُ الَّذِي يَخْتَلِفُ بَيْنَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ بَيْنَ أَبِي إِذَا حَضَرَ قَامَ أَحْمَدُ وَ خَلَا بِهِ أَبِي ، فَخَرَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَ قَامَ أَحْمَدُ عَنِ الْمَجْلِسِ وَ خَلَا أَبِي بِالرَّسُولِ وَ اسْتَدَارَ أَحْمَدُ فَوَقَفَ حَيْثُ يَسْمَعُ الْكَلَامَ، فَقَالَ الرَّسُولُ لِأَبِي: إِنَّ مَوْلَاكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : إِنِّي مَاضٍ وَالْأَمْرُ صَائِرٌ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ وَلَهُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ بَعْدَ أَبِي، ثُمَّ مَضَى الرَّسُولُ وَ رَجَعَ أَحْمَدُ إِلَىٰ مَوْضِعِهِ وَ قَالَ لِأَبِي : مَا الَّذِي قَدْ قَالَ لَكَ ؟ قَالَ : خَيْراً، قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قَالَ فَلِمَ تَكْتُمُهُ ؟ وَأَعَادَ مَا سَمِعَ فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْكَ مَا فَعَلْتَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَىٰ يَقُولُ : « وَلَا تَجَسَّسُوا » فَاحْفَظِ الشَّهَادَةَ لَعَلَّنَا نَحْتَاجُ إِلَيْهَا يَوْماً مَا ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُظْهِرَهَا إِلَىٰ وَقْتِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبِي كَتَبَ نُسْخَةَ الرِّسَالَةِ فِي عَشْرِ رِقَاعٍ وَخَتَمَهَا وَدَفَعَهَا إِلَىٰ عَشَرَةٍ مِنْ وُجُوهِ الْعِصَابَةِ وَ قَالَ : إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثُ الْمَوْتِ قَبْلَ أَنْ اُطَالِبَكُمْ بِهَا فَافْتَحُوهَا وَ أَعْلِمُوا بِمَا فِيهَا ، فَلَمَّا مَضَىٰ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ذَكَرَ أَبِي أَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّىٰ قَطَعَ عَلَىٰ يَدَيْهِ نَحْوٌ مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ إِنْسَانٍ وَ اجْتَمَعَ رُؤَسَاءُ الْعِصَابَةِ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَتَفَاوَضُونَ هٰذَا الْأَمْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ

الْفَرَجِ إِلَى أَبِي يُعْلِمُهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ عِنْدَهُ وَ أَنَّهُ لَوْلَا مَخَافَةُ الشُّهْرَةِ لَصَارَ مَعَهُمْ إِلَيْهِ وَ يَسْأَلُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَرَكِبَ أَبِي وَصَارَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ الْقَوْمَ مُجْتَمِعِينَ عِنْدَهُ، فَقَالُوا لِأَبِي: مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ أَبِي لِمَنْ عِنْدَهُ الرِّقَاعُ: أَحْضِرُوا الرِّقَاعَ فَأَحْضَرُوهَا، فَقَالَ لَهُمْ: هٰذَا مَا أُمِرْتُ بِهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ كُنَّا نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ شَاهِدٌ آخَرُ؟ فَقَالَ لَهُمْ: قَدْ أَتَاكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ هٰذَا أَبُو جَعْفَرٍ الْأَشْعَرِيُّ يَشْهَدُ لِي بِسَمَاعِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَ سَأَلَهُ أَنْ يَشْهَدَ بِمَا عِنْدَهُ، فَأَنْكَرَ أَحْمَدُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ هٰذَا شَيْئاً فَدَعَاهُ أَبِي إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، فَقَالَ: لَمَّا حَقَّقَ عَلَيْهِ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ وَهٰذِهِ مَكْرُمَةٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ لَا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَجَمِ، فَلَمْ يَبْرَحِ الْقَوْمُ حَتّٰى قَالُوا بِالْحَقِّ جَمِيعاً.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ:

۲-خیرانی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ خادم تھا امام علی نقی علیہ السلام کا اور احمد بن محمد ہر رات کو آتا تھا تاکہ امام علی نقی علیہ السلام کی بیماری کا حال معلوم کرے جب وہ شخص جو امام کے اور میرے باپ کے درمیان پیغام رساں تھا آیا تو احمد اُٹھ گیا اور اس سے تنہائی میں گفتگو کی میرے باپ نے، ایک رات میں گھر سے نکلا تو احمد مجلس سے اُٹھ کھڑا ہوا اور میرے باپ نے قاصد امام سے خلوت کی احمد نے چکر لگایا اور ایسی جگہ چھپ کر کھڑا ہوا تاکہ بات چیت کو سُنے قاصد نے میرے باپ سے کہا آپ کے مولا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے میں دُنیا سے جانے والا ہوں اور امر امامت منتقل ہونے والا ہے میرے فرزند علی کی طرف اس کی اطاعت تم پر اسی طرح فرض ہے جس طرح میرے باپ کے بعد میری اطاعت تم پر فرض تھی قاصد یہ کہہ کر چلا گیا اور احمد اپنی جگہ پر آیا اور میرے باپ سے کہنے لگا تم سے اور اس سے کیا بات چیت ہوئی انھوں نے کہا اچھی بات چیت ہوئی اس نے کہا میں نے سن لیا ہے پس تم مجھ سے کیوں چھپاتے ہو اور جو سنا تھا بیان کر دیا میرے باپ نے کہا۔ تم نے فعل حرام کیا۔ خدا فرماتا ہے احوال المسلمین کا تجسس نہ کرو۔ پس اس گواہی کو محفوظ رکھو، شاید کہ ہم کسی دن اس کی طرف محتاج ہوں اور تم پر لازم ہے کہ جب وقت آئے تو اس کو ظاہر کر دینا، جب صبح ہوئی تو میرے باپ نے دس پرچوں پر ایک پیغام لکھا اور وہ پرچے قوم کے سر برآوردہ لوگوں کے حوالے کر کے کہا کہ اس سے پہلے کہ میں تم کو بلاؤں۔ اگر میری موت واقع ہو جائے تو اس کو کھولنا اور جو اس میں ہے اس پر عمل کرنا۔ جب امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو میرے باپ نے بیان کیا کہ جنازہ ابھی گھر سے نہ نکلنے پایا تھا کہ تقریباً چار سو آدمیوں نے آپ کی امامت کا اقرار کیا۔ قوم کے رؤسا محمد بن الفرج کے یہاں جمع ہوئے اور امر امامت کے متعلق گفتگو کرنے لگے، محمد بن الفرج نے میرے باپ کو اس اجتماع کی خبر دی اور لکھا ہے کہ اگر شہرت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو لے کر آتا۔ لہٰذا آپ آئیے میرے باپ سوار ہو کر ان کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں قوم جمع تھی انھوں نے میرے باپ سے کہا۔ اس معاملے میں آپ کیا کہتے ہیں

میرے باپ نے کہا ان میرے رقعوں کو لاؤ۔ وہ لے آئے۔ ان سے کہا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کا کوئی گواہ بھی ہو انھوں نے کہا یہ ابوجعفر اشعری اس پیغام کا گواہ ہے جب مجھے امام محمد تقی علیہ السلام سے پہنچا تھا۔ اور انھوں نے اس سے گواہی دینے کو کہا۔ احمد نے انکار کر دیا میرے باپ نے اس کو مباہلہ کی دعوت دی۔ انھوں نے جب معاملہ کی صورت پائی تو کہا میں نے اس پیغام کو سنا ہے میں چاہتا ہوں امام عرب ہو عجم نہ ہو پس ان سب لوگوں نے اقرار حق کرلیا۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَحْكِي أَنَّهُ أَشْهَدَهُ عَلَى هٰذِهِ الْوَصِيَّةِ الْمَنْسُوخَةِ :

شَهِدَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَاجَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام أَشْهَدَهُ أَنَّهُ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ ابْنِهِ بِنَفْسِهِ وَأَخَوَاتِهِ وَ جَعَلَ أَمْرَ مُوسَى إِذَا بَلَغَ إِلَيْهِ وَ جَعَلَ عَبْدَاللهِ بْنَ الْمُسَاوِرِ قَائِماً عَلَى تَرِكَتِهِ مِنَ الضِّيَاعِ وَالأَمْوَالِ وَالنَّفَقَاتِ وَالرَّقِيقِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، صَيَّرَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُسَاوِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَيْهِ ، يَقُومُ بِأَمْرِ نَفْسِهِ وَ أَخَوَاتِهِ وَيُصَيِّرُ أَمْرَ مُوسَى إِلَيْهِ، يَقُومُ لِنَفْسِهِ بَعْدَهُمَا عَلَى شَرْطِ أَبِيهِمَا فِي صَدَقَاتِهِ الَّتِي تَصَدَّقَ بِهَا وَ ذٰلِكَ يَوْمَ الأَحَدِ لِثَلاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ شَهَادَتَهُ بِخَطِّهِ وَشَهِدَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام وَ هُوَ الْجَوَّانِيُّ عَلَى مِثْلِ شَهَادَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ وَ كَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ وَشَهِدَ نَصْرٌ الْخَادِمُ وَ كَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ .

٣۔ احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے بیان کیا کہ اس نے وصیت مکتوبہ کی گواہی دی۔

گواہی دی احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے اس کی کہ ابوجعفر بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اس بات کی گواہی دی کہ وصیت کی امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے فرزند علی اور ان کی بہنوں کے متعلق اور امر موسیٰ کو ان کے بلوغ تک تابع بنایا اور عبداللہ بن مساور کو متولی بنایا زمینوں اور اموال اور نفقات و غلام و کنیزوں کا جب تک امام علی نقی علیہ السلام بالغ ہوں (ان کی عمر اس وقت چھ یا آٹھ سال کی تھی) عبداللہ بن مساور اس دن سے وکیل امام ہوئے امام علی نقی اور ان کی بہنوں کے معاملات کے اور امر موسیٰ متعلق ہوا امام علی نقی علیہ السلام سے بعد بلوغ جبکہ حاجت وکیل نہ رہے صدقات وغیرہ میں وہ بالغ ہوں امام علی نقی علیہ السلام کے۔ یہ واقعہ روز یک شنبہ ۳ ذی الحجہ ۲۲۰ھ کا ہے احمد بن خالد نے اپنے قلم سے گواہی لکھی اور اس کے گواہ ہیں حسن بن محمد بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام جو جوانی مشہور ہیں ان کی گواہی احمد بن ابی خالد کی گواہی کی طرح اس تحریر کے

صدر میں تھی انھوں نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی اور نصر خادم نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی۔

تہتر واں باب

امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابُ) ۷۳

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ «ع»

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَارٍ الْقَنْبَرِيِّ قَالَ: أَوْصَىٰ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَبْلَ مُضِيِّهِ بِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَأَشْهَدَنِي عَلَىٰ ذٰلِكَ وَجَمَاعَةً مِنَ الْمَوَالِي.

۱۔ یحییٰ بن یسار راوی کہتا ہے کہ وصی بنایا امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن عسکری علیہ السلام کو اپنے مرنے سے چار ماہ قبل اور گواہ بنایا مجھے اور اپنے غلاموں کو۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ النَّوْفَلِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي صَحْنِ دَارِهِ، فَمَرَّ بِنَا مُحَمَّدٌ ابْنُهُ[1] فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا صَاحِبُنَا بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: لَا، صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الْحَسَنُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام علی نقی علیہ السلام کے گھر کے صحن میں آپ کے پاس تھا کہ آپ کے فرزند محمد آئے میں نے کہا کیا آپ کے بعد یہی امام ہوں گے فرمایا نہیں میرے بعد حسنؑ ہوں گے۔

٣ـ عَنْهُ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْفَهَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الَّذِي يُصَلِّي عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ نَعْرِفْ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ میرے بعد تمہارا امام وہ ہوگا جو میری نماز جنازہ پڑھے گا اور ہم اس سے پہلے ابو محمد کو جانتے بھی نہ تھے پس امام علی نقی علیہ السلام کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام نکلے اور نماز جنازہ پڑھائی۔

٤ ـ وَ عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ حَاضِراً أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لِلْحَسَنِ عليه السلام : يَا بُنَيَّ ! أَحْدِثْ لِلّٰهِ شُكْراً فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً.

۴۔ راوی کہتا ہے میں موجود تھا امام علی نقی علیہ السلام کے پاس جس دن ان کے فرزند محمد نے وفات پائی آپ نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ خدا کا شکر کرو کہ امر امامت تم سے متعلق ہوا۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَرْوَانَ الْأَنْبَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ حَاضِراً عِنْدَ [مُضِيِّ] أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَجَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَوُضِعَ لَهُ كُرْسِيٌّ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَحَوْلَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام قَائِمٌ فِي نَاحِيَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَمْرِ أَبِي جَعْفَرٍ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا بُنَيَّ أَحْدِثْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شُكْراً فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابوجعفر محمد بن علی کا انتقال ہوا تو امام علی نقی علیہ السلام تشریف لائے آپ کے لئے کرسی لائی گئی آپ اس پر بیٹھے اور آپ کے گرد آپ کے خاندان والے جمع تھے اور امام حسن عسکری علیہ السلام ایک طرف کھڑے تھے جب ابوجعفر کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ بیٹا خدا کا شکر کرو کہ اس نے امر امامت کو عطا فرمایا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْقَلَانِسِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام إِنْ كَانَ كَوْنٌ ـ وَ أَعُوذُ بِاللهِ ـ فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ : عَهْدِي إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْ وُلْدِي.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا۔ اگر آپ کا انتقال ہو جائے اور میں اس کہنے کی خدا سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ میرے لڑکوں میں سے سب سے بڑا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَسْبَارَقِينِيِّ [٢] ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْعَطَّارِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام وَ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُهُ فِي الْأَحْيَاءِ وَ أَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ هُوَ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَنْ أَخُصُّ مِنْ وُلْدِكَ ؟ فَقَالَ : لَا تَخُصُّوا أَحَداً حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْكُمْ أَمْرِي ، قَالَ : فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ بَعْدُ : فِيمَنْ يَكُونُ هَذَا الْأَمْرُ؟ قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ وُلْدِي، قَالَ: وَكَانَ

أبو محمد أكبر من جعفر.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ کے فرزند ابوجعفر زندہ تھے میرا گمان تھا کہ وہی امام ہوں گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں امامت کے لیے آپ کی اولاد میں کون مخصوص ہے فرمایا جب تک میرا حکم نہ ہو کسی کو مخصوص نہ کرو۔ راوی کہتا ہے کچھ مدت بعد میں نے پھر حضرت کو لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ میری اولاد میں سب سے بڑا اور امام حسن عسکری ابوجعفر سے بڑے تھے۔

۸ ـ محمد بن يحيى، وغيره، عن سعد بن عبدالله، عن جماعة من بني هاشم منهم الحسن بن الحسن الأفطس أنهم حضروا ـ يوم توفي محمد بن علي بن محمد ـ باب أبي الحسن يعزونه وقد بسط له في صحن داره والناس جلوس حوله، فقالوا: قدرنا أن يكون حوله من آل أبي طالب وبني هاشم وقريش مائة وخمسون رجلاً سوى مواليه وسائر الناس إذ نظر إلى الحسن بن علي قد جاء مشقوق الجيب حتى قام عن يمينه ونحن لا نعرفه، فنظر إليه أبو الحسن عليه السلام بعد ساعة فقال: يا بني أحدث لله عز وجل شكراً، فقد أحدث فيك أمراً، فبكى الفتى وحمد الله واسترجع وقال: «الحمد لله رب العالمين وأنا أسأل الله تمام نعمه لنا فيك وإنا لله وإنا إليه راجعون» فسألنا عنه، فقيل: هذا الحسن ابنه، وقدرنا له في ذلك الوقت عشرين سنة أو أرجح، فيومئذ عرفناه وعلمنا أنه قد أشار إليه بالإمامة وأقامه مقامه.

۸۔ روایت کی ہے ایک جماعت بنی ہاشم نے ان میں حسن بن حسن الافطس بھی تھے یہ سب روز وفات محمد (پسر امام علی نقی) بن علی بن محمد امام حسن عسکری کے دروازہ پر حاضر ہوئے بغرض تعزیت آپ کے گھر کے صحن میں تھے اور آپ کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو آلِ ابوطالب، بنی ہاشم اور قریش سے تھے جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی۔ سوائے غلاموں اور دوسرے لوگوں کے، آپ نے حسن بن علی (نقی) کو دیکھا ان کا گریبان پھٹا ہوا ہے وہ داہنی طرف آکر کھڑے ہوگئے ہم ان کو نہ پہچانتے تھے ایک گھڑی بعد امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا۔ بیٹا اللہ کا شکر کرو کہ اس نے تمہارے لئے امر امامت کو قرار دیا۔ وہ جوان (امام حسن عسکری) رونے لگا اور کہا۔ رب العالمین خدا کے لیے حمد ہے اور میں سوال کرتا ہوں خدا سے کہ آپ کی برکت سے اپنی نعمتیں ہم پر تمام کرے اور پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ ہم نے اس جوان کے متعلق سوال کیا۔ لوگوں نے فرمایا۔ یہ حضرت کے فرزند حسنؑ ہیں اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال یا کچھ زائد تھی اس دن ہم نے پہچانا اور یہ سمجھا کہ حضرت کا یہ ارشاد امامت اور اپنا قائم مقام بنانے کی طرف تھا۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرْيَابَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ فَعَزَّيْتُهُ عَنْهُ وَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام جَالِسٌ فَبَكَا أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ [لَهُ]: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْجَعَلَ فِيكَ خَلَفاً مِنْهُ فَاحْمِدِ اللهَ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں ابوجعفر کے مرنے کے بعد حاضر ہوا تاکہ تعزیت کروں امام حسن عسکری بیٹھے ہوئے تھے وہ رونے لگے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ان کے بعد تم کو امام قرار دیا۔ پس شکر خدا کرو (کہ اشتباہ کی صورت باقی نہ رہی)

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مَامَضَى ابْنُهُ أَبُوجَعْفَرٍ وَ إِنِّي لَأُفَكِّرُ فِي نَفْسِي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ: كَأَنَّهُمَا أَعْنِي أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَامُحَمَّدٍ فِي هٰذَاالْوَقْتِ كَأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَ إِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام وَ إِنَّ قِصَّتَهُمَا كَقِصَّتِهِمَا، إِذْ كَانَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام الْمُرْجَى بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ أَبُوالْحَسَنِ قَبْلَ أَنْ أَنْطِقَ فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَبَاهَاشِمٍ! بَدَالِلّهِ فِي أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مَالَمْ يَكُنْ يُعْرَفُ لَهُ، كَمَا بَدَالَهُ فِي مُوسَى عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ إِسْمَاعِيلَ مَا كَشَفَ بِهِ عَنْ حَالِهِ وَ هُوَ كَمَا حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ وَ إِنْ كَرِهَ الْمُبْطِلُونَ وَ أَبُومُحَمَّدٍ ابْنِي الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي، عِنْدَهُ عِلْمُ مَايُحْتَاجُ إِلَيْهِ وَ مَعَهُ آلَةُ الْإِمَامَةِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند ابوجعفر کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ابوجعفر اور امام حسن عسکری کا واقعہ اس وقت بالکل ویسا ہی جیسا امام موسیٰ کاظم اور اسماعیل اور فرزندان امام جعفر صادق کا تھا اور جو قصہ خوردی بزرگی کا وہاں تھا وہی یہاں ہے (یعنی جس طرح اسماعیل امام موسیٰ کاظم سے عمر میں بڑے تھے اسی طرح ابوجعفر امام حسن عسکری سے بڑے ہیں) کیونکہ ابوجعفر کے بعد امام حسن عسکری امام ہوئے۔ پھر امام علی نقی علیہ السلام، قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں۔ مجھ سے فرمانے لگے اے ابوہاشم، خدا نے ابوجعفر کے بعد اپنا حکم ظاہر کیا ابومحمد (حسن عسکری) کے بارے میں جس کی معرفت لوگوں کو نہ تھی یہ ایسا ہی جیسا کہ اسماعیل کے مرنے کے بعد موسیٰ (کاظم) کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ یہ ایسا ہی جیسا کہ میں نے تم سے بیان کیا۔ اگرچہ باطل پرست اس کو پسند نہ کریں ابومحمد میرا بیٹا میرے بعد میرا جانشین ہے اس کے بعد وہ تمام علم جس کی طرف احتیاج ہوتی ہے اس کے پاس سامان امامت ہے۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرْيَابَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ

الْفَهْفَكِيِّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام: أَبُومُحَمَّدٍ اِبْنِي أَنْصَحُ آلِ مُحَمَّدٍ غَرِيزَةً وَ أَوْثَقُهُمْ حُجَّةً وَ هُوَ الْأَكْبَرُ مِنْ وُلْدِي وَهُوَ الْخَلَفُ وَإِلَيْهِ يَنْتَهِي عُرَى الْإِمَامَةِ وَأَحْكَامُهَا[4]، فَمَا كُنْتَ سَائِلِي فَسَلْهُ عَنْهُ، فَعِنْدَهُ مَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے لکھا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ ابو محمد میرا بیٹا ہے خالص تر ہے آلِ محمد میں از روئے طبیعت مستحکم تر ہے ان میں از روئے برہان وہ میری اولاد اکبر ہے میرا قائم مقام ہے اس کی طرف منتہا ہوتی ہیں رسنہائے امامت یعنی جفر ابیض وجفر احمر وغیرہ جانتا ہے اور جمیع مسائل کا علم اس کے پاس ہے پس جو تمہیں پوچھنا ہے اس سے پوچھو اس کو ہر اس چیز کا علم ہے جس کی طرف احتیاج ہوتی ہے۔

۱۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَاهَوَيْهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْجُلَّابِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ
أَبُوالْحَسَنِ فِي كِتَابٍ: أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ عَنِ الْخَلَفِ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ وَ قَلِقْتَ[1] لِذَٰلِكَ فَلَاتَغْتَمَّ فَإِنَّ اللهَ توبہ ۹/۱۱۵
عَزَّ وَجَلَّ «لَايُضِلُّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَيٰهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ» وَ صَاحِبُكَ بَعْدِي أَبُومُحَمَّدٍ ابْنِي
وَ عِنْدَهُ مَاتَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ، يُقَدِّمُ مَايَشَاءُاللهُ وَ يُؤَخِّرُ مَايَشَاءُاللهُ «مَانَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْنُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ بقرہ ۲/۱۰۷
مِنْهَا أَوْمِثْلِهَا» قَدْ كَتَبْتُ بِمَافِيهِ بَيَانٌ وَقِنَاعٌ لِذِي عَقْلٍ يَقْظَانَ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے مجھے امام علی نقی علیہ السلام نے ایک خط میں لکھا کہ تم پوچھنا چاہتے ہو کہ میرے بعد میرا جانشین کون ہے اور تم کو اس معاملہ میں اضطراب ہے پس تم غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت کے بعد گمراہی میں نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر کر دیتا ہے اس چیز کو جس سے وہ صاحب تقویٰ ہوں تمہارا امام میرے بعد ابو محمد میرا فرزند ہے اس کے پاس تمام باتوں کا علم ہے جن کی تمہیں احتیاج ہو وہ مقدم رکھتا ہے اس چیز کو جس چیز کو خدا چاہتا ہے اور موخر کرتا ہے اس چیز کو جسے اللہ موخر چاہے خدا فرماتا ہے ہم کسی آیت کو منسوخ نہیں کرتے اور نہ بھلاتے ہیں مگر یہ کہ اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس کی مثل لے آتے ہیں میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں توضیح اور قناعت ہے صاحبِ عقل بیدار کے لیے۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَحْمَدَالْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَبْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِالْخَلَفِ؟ فَقُلْتُ: وَ لِمَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَايَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرا جانشین میرے بعد حسن ہے پس کیا حال ہوگا تمہارا میرے جانشین کے بعد آنے والے جانشین کے متعلق ہیں نے کہا یہ کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور اس کا ذکر اس کے نام سے نہ کر سکو گے۔ میں نے کہا پھر ہم انھیں کیسے یاد کریں گے۔ فرمایا یہ کہنا حجت خدا آلِ محمدؐ سے۔

چوہترواں باب

اشارہ اور نص صاحب الدار علیہ السلام کی طرف

(بَابٌ) ۷۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ إِلىٰ صَاحِبِ الدَّارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ قَبْلَ مُضِيِّهِ بِسَنَتَيْنِ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ قَبْلِ مُضِيِّهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ خبر آئی میرے پاس امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس سے ان کے مرنے کے دو سال قبل ان کی جانشینی کے متعلق پھر خبر آئی مرنے سے تین دن پہلے اور بتایا گیا کہ ان کے بعد کون امام ہوگا۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام: جَلَالَتُكَ تَمْنَعُنِي مِنْ مَسْأَلَتِكَ، فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ؟ فَقَالَ: سَلْ، قُلْتُ: يَا سَيِّدِي هَلْ لَكَ وَلَدٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ: فَقُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَأَيْنَ أَسْأَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: بِالْمَدِينَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی جلالت سوال کرنے سے مانع ہے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے سوال کروں۔ فرمایا۔ پوچھو۔ میں نے کہا آیا آپ کے کوئی فرزند ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہم کہاں سوال کریں فرمایا۔ اسی شہر میں (وکلاء کے ذریعہ)

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنَهُ وَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند کو مجھے دکھلا کر کہا یہ تمہارا امام ہے میرے بعد

۴۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْمَضَىٰ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ لِي: قَدْمَضَىٰ وَلَكِنْ قَدْخَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هٰذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے وکیل امام حسن عسکری سے کہا کہ امام ابو محمد (حسن عسکری) انتقال کر گئے اس نے کہا ہاں۔ لیکن تم میں اپنا جانشین ان کو بنا گئے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ لَعَنَهُ اللهُ: هٰذَا جَزَاءُ مَنِ اجْتَرَءَ عَلَى اللهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِبٌ، فَكَيْفَ رَأَىٰ قُدْرَةَ اللهِ فِيهِ، وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ «م ح م د» فِي سَنَةِ سِتٍّ وَ خَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے خبر دی جب زبیری (معتمد عباسی) قتل کر دیا گیا کہ یہ سزا ہے اس کی جو اللہ سے گستاخی کرتا ہے اس کے اولیاء کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔ پس اس نے قدرتِ خدا کو کیسا دیکھا۔ حضرت کے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام آپ نے محمد رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔

٦۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ - مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ - عَنْ ضَوْءِبْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ قَالَ: أَتَيْتُ سَامَرَّا وَ لَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَانِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ فَقَالَ: مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَالْزَمِ الْبَابَ، قَالَ فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ، ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي الدَّارِ رِجَالٌ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَ هُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي، مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ، فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَدْخُلَ وَلَا أَخْرُجَ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًّى، ثُمَّ نَادَانِي ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَ نَادَىٰ الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: اكْشِفِي عَمَّا مَعَكِ، فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَىٰ سُرَّتِهِ أَخْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ، فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

حَتّٰى مَضٰى أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام

۶۔ راوی کہتا ہے میں سامرہ آیا اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہوا۔ حضرت نے مجھے بلایا۔ میں اندر داخل ہوا اور سلام کیا۔ فرمایا کیسے آئے۔ میں نے کہا آپ کی خدمت کرنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا رہو۔ میں حضرت کے خادموں کے ساتھ رہنے لگا اور بازار سے سودا سلف لانے لگا میں بغیر اذن گھر کے اندر آتا جاتا تھا جبکہ مردانہ ہوتا تھا ایک روز میں اندر آیا اس وقت گھر میں مرد تھے میں نے گھر کے اندر ایک آواز سنی، حضرت نے مجھے پکار کر کہا اپنی جگہ پر ٹھہرو، پس میں نے اندر داخل ہونے کی جسارت نہ کی اور باہر نہ نکلا۔ ناگاہ ایک کنیز نکلی۔ اس کے ساتھ کوئی شئے لپٹی ہوئی تھی پھر مجھے آواز دی کہ آجاؤ میں اندر آیا۔ پھر کنیز کو پکارا۔ وہ آئی تو فرمایا جو تیرے پاس ہے اس پر سے پردہ ہٹادے۔ اس نے ہٹایا تو میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا جس کے بال سینہ سے ناف تک سنہری ننھے کالے نہ تھے حضرت نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے اس کے بعد لونڈی کو اٹھالے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب تک امام حسن عسکری زندہ رہے میں نے پھر نہ دیکھا

پچھتّرواں باب

ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجت علیہ السلام کو دیکھا ہے

(بَابٌ) ۷۵

فِي تَسْمِيَةِ مَنْ رَآهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالشَّيْخُ أَبُوعَمْرٍو ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ عِنْدَ أَحْمَدَبْنِ إِسْحَاقَ فَغَمَزَنِي أَحْمَدُبْنُ إِسْحَاقَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْخَلَفِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَاعَمْرٍو ! إِنِّي اُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ، وَمَا أَنَا بِشَاكٍّ فِيمَا اُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَإِنَّ اعْتِقَادِي وَدِينِي أَنَّ الْأَرْضَ لَاتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلَّا إِذَا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ يَوْماً، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ رُفِعَتِ الْحُجَّةُ (۱) وَ اُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ (۲) «فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً» فَاُولٰئِكَ أَشْرَارٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمُ الَّذِينَ تَقُومُ عَلَيْهِمُ الْقِيَامَةُ وَلٰكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَزْدَادَ يَقِيناً وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يُحْيِي الْمَوْتٰى «قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ : بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي» بقرہ ۲/۲۶۰ وَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبُوعَلِيٍّ أَحْمَدُبْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ وَ قُلْتُ : مَنْ اُعَامِلُ أَوْ عَمَّنْ آخُذُ وَ قَوْلَ مَنْ أَقْبَلُ؟ فَقَالَ لَهُ :

الْعَمْرِيُّ ثِقَتِي فَمَا أَدَّى إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّي وَمَا قَالَ لَكَ عَنِّي فَعَنِّي يَقُولُ ، فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِعْ، فَإِنَّهُ الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ ، وَأَخْبَرَنِي أَبُوعَلِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لَهُ: الْعَمْرِيُّ وَابْنُهُ ثِقَتَانِ ، فَمَا أَدَّيَا إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّيَانِ وَمَا قَالَا لَكَ فَعَنِّي يَقُولَانِ ، فَاسْمَعْ لَهُمَا وَأَطِعْهُمَا فَإِنَّهُمَا الثِّقَتَانِ الْمَأْمُونَانِ ، فَهٰذَا قَوْلُ إِمَامَيْنِ قَدْ مَضَيَا فِيكَ . قَالَ : فَخَرَّ أَبُوعَمْرٍو سَاجِداً وَبَكَىٰ ثُمَّ قَالَ: سَلْ حَاجَتَكَ فَقُلْتُ : أَنْتَ رَأَيْتَ الْخَلَفَ مِنْ بَعْدِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ وَرَقَبَتُهُ مِثْلُ ذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ : فَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي : هَاتِ قُلْتُ : فَالِاسْمُ ؟ قَالَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ ذٰلِكَ وَلَا أَقُولُ هٰذَا مِنْ عِنْدِي ، فَلَيْسَ لِي أَنْ أُحَلِّلَ وَلَا أُحَرِّمَ وَلٰكِنْ عَنْهُ عليه السلام ، فَإِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ مَضَىٰ وَلَمْ يُخَلِّفْ وَلَداً وَقَسَّمَ مِيرَاثَهُ وَأَخَذَهُ مَنْ لَا حَقَّ لَهُ فِيهِ ، وَهُوَ ذَا عِيَالُهُ يَجُولُونَ ، لَيْسَ أَحَدٌ يَجْسُرُ أَنْ يَتَعَرَّفَ إِلَيْهِمْ أَوْ يُنِيلَهُمْ شَيْئاً وَإِذَا وَقَعَ الِاسْمُ وَقَعَ الطَّلَبُ ، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَمْسِكُوا عَنْ ذٰلِكَ .

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ : وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ـ ذَهَبَ عَنِّي اسْمُهُ ـ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مِثْلِ هٰذَا فَأَجَابَ بِمِثْلِ هٰذَا .

توضیح: زمانۂ غیبت صغریٰ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفراء چار تھے۔ اوّل ابوعمرو عثمان بن سعید عمری، دوسرے ان کے بیٹے ابوجعفر محمد بن عثمان تیسرے ابوالقاسم الحسین بن روح بن ابی بحر النوبختی، چوتھے ابوالحسن علی بن محمد السمری۔

۱۔ راوی کہتا ہے جمع ہوئے میں اور شیخ ابوعمرو رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس انھوں نے اپنی آنکھ سے اشارہ کیا کہ میں شیخ ابوعمرو سے امام حسن عسکری کے جانشین کے متعلق سوال کروں۔ میں نے کہا۔ اے ابوعمرو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اس میں مجھے شک نہیں ہے میرا اعتقاد ہے اور یہ میرا دین ہے زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی مگر قبل قیامت چالیس روز (دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخر مرنے والا امام ہوگا چونکہ مذکورۂ بالا قول راوی کا ہے نہ کہ امام کا۔ لہذا اس کو قوت نہیں دی جا سکتی) جب قیامت آجائے گی تو حجت خدا رفع ہو جائے گی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جب تک پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور اعمال صالحہ بہ تقاضائے ایمان اس نے نہ کئے ہوں ایسے لوگ اشرار خلق اللہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

لیکن میں یقین میں زیادتی چاہتا ہوں جس طرح ابراہیم نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے دکھا دے کہ مُردوں کیسے زندہ کرتا ہے خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے کہا کیوں نہیں لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں مجھے خبر دی ہے

ابوعلی احمد بن اسحاق نے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں مسائل میں کس شخص کے حکم پر عمل کروں اور احکام شریعت کو کس سے لوں اور کس کے قول کو قبول کروں حضرت نے فرمایا عمری میرا معتمد ہے جو بات وہ میری طرف سے پہنچائے وہ میری ہی بات ہوگی اور جو میری طرف سے تم سے کہے وہ میرا ہی قول ہوگا تم اسے سنو اور اطاعت کرو وہ میرا معتمد ہے اور خطا سے مامون ومصئون ہے۔

ابو اسحاق نے یہ بھی بتایا کہ ایسا ہی سوال انھوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے بھی کیا تھا انھوں نے بھی یہی فرمایا کہ عمری اور ان کا بیٹا دونوں ثقہ ہیں پس وہ میری طرف سے تم کو پہنچائیں وہ صحیح ہوگا اور جو تم سے کہیں وہ میرا ہی قول ہوگا پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو وہ دونوں ثقہ اور مامون ہیں۔

یہ قول دو اماموں کا تمہارے بارے میں ہے یہ سن کر ابوعمرو سجدہ میں گر پڑے اور روئے اور فرمایا۔ پوچھو۔ میں نے کہا کیا امام حسن عسکری کے جانشین کو دیکھا ہے فرمایا۔ خدا کی قسم ان کی گردن اس طرح کی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔ میں نے ان سے کہا۔

اب ایک سوال باقی رہا۔ انھوں نے کہا وہ بھی بیان کرو۔ میں نے کہا۔ ان کا نام بتا دیجئے۔ فرمایا اس کے متعلق سوال کرنا تم پر حرام ہے میں کسی امر کے متعلق نہیں کہتا کہ یہ میری طرف سے ہے میں خود نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہوں اور نہ حرام، بلکہ جو کچھ کہتا ہوں امام علیہ السلام کی طرف سے، اس امر میں بادشاہ جابر کا خوف ہے لوگوں نے بیان کر دیا کہ امام حسن عسکری مرگئے درآنحالیکہ ان کا کوئی بیٹا نہیں پس ان کی میراث تقسیم ہوگئی اور وہ مل گئی اس شخص کو (جعفر کذاب) جس کا اس میں کوئی حق نہیں اور حال یہ ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے عیال (ان کے غلام وغیرہ) لوگوں کے درمیان گشت کرتے پھرتے ہیں اور کسی کی یہ جرأت نہیں کہ ان کا تعارف کرا دے یا ان کو کچھ دے دے، اگر بادشاہ جابر کو ان کا پتہ چل جائے تو فوراً بلالے (اور ان کو قتل کر ڈالے) پس اس سوال سے باز رہو اور ان کا نام نہ پوچھو۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ نے ہمارے اصحاب سے جن کا نام میں بھول گیا ہوں یہی روایت احمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَسَنَّ شَيْخٍ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْعِرَاقِ فَقَالَ. رَأَيْتُهُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ عليه السلام.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا موسیٰ بن جعفر نے جو خاندان رسول میں سب سے کبیر السن تھے کہ میں نے حضرت صاحب الامر کو دو مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان دیکھا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِزْقِ اللهِ أَبُو عَبْدِ اللهِ[1] قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام ـ وَهِيَ عَمَّةُ أَبِيهِ ـ أَنَّهَا رَأَتْهُ

لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقی علیہ السلام نے جو پھوپی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کی بیان کیا کہ میں نے حضرت حجت کو ولادت کی اس رات اور اس کے بعد دیکھا ہے

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْمَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ قَدْ مَضَى وَلٰكِنْ قَدْخَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هٰذَا ـ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے عمری سے دریافت کیا کہ امام حسین علیہ السلام مر گئے۔ فرمایا۔ ہاں۔ لیکن انھوں نے اپنا فرزند چھوڑا ہے جس کی گردن ایسی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَتْحٍ مَوْلَى الزُّرَارِيِّ[2] قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلِيِّ بْنَ مُطَهَّرٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَوَصَفَ لَهُ قَدَّهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو علی بن مطہر سے کہ ذکر کیا انھوں نے کہ انھوں نے حضرت حجت کو دیکھا ہے اور حضرت نے ان سے حال بیابان نوردی بیان کیا ہے (قد کے معنی قامت کے بھی ہیں اور بیابان نوردی کے بھی، یہاں مناسب بمعنی بیابان نوردی ہے کیونکہ قامت کا بیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔)

٦ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ خَادِمٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدَةَ النَّيْسَابُورِيِّ[3] أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ وَاقِفَةً مَعَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى الصَّفَا فَجَاءَ عليه السلام حَتَّى وَقَفَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَقَبَضَ عَلَى كِتَابِ مَنَاسِكِهِ وَحَدَّثَهُ بِأَشْيَاءَ.

۶۔ کنیز نیشاپوری سے مروی ہے کہ میں ابراہیم کے ساتھ کوہ صفا پر کھڑی تھی کہ حضرت صاحب الامر آئے اور ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور ان سے حج کے مناسک کی کتاب لے لی اور ضروری مسائل ان کو بتلائے۔

٧- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ رَآهُ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالنَّاسُ يَتَجَاذَبُونَ عَلَيْهِ وَ هُوَ يَقُولُ: مَا بِهٰذَا أُمِرُوا.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو حجر اسود کے پاس دیکھا لوگ ہجوم میں ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اور حضرت فرما رہے تھے۔ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

۸- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدَبْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُهُ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ حِينَ أَيْفَعَ وَ قَبَّلْتُ يَدَيْهِ وَ رَأْسَهُ.

۸- راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر کو ۲۰ سالہ عمر کا دیکھا میں نے ان کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دیا (ایفاع۔ زمانہ شباب بست سالہ عمر)

۹- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ وَ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَنْبَرِيِّ - رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ قَنْبَرٍ الْكَبِيرِ - مَوْلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : جَرَى حَدِيثُ جَعْفَرِبْنِ عَلِيٍّ فَذَمَّهُ، فَقُلْتُ لَهُ : فَلَيْسَ غَيْرُهُ فَهَلْ رَأَيْتَهُ ؟ فَقَالَ : لَمْ أَرَهُ وَلٰكِنْ رَآهُ غَيْرِي، قُلْتُ: وَ مَنْ رَآهُ؟ قَالَ: قَدْ رَآهُ جَعْفَرٌ مَرَّتَيْنِ وَ لَهُ حَدِيثٌ.

۹- راوی سے جعفر کذاب کا ذکر آیا تو اس کی لوگوں نے مذمت کی، میں نے کہا اس کے سوا اور کوئی وارث ہی نہ تھا کیا تم نے وارث کو دیکھا ہے راوی نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا ہے میرے غیر نے دیکھا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا خود جعفر کذاب نے دو مرتبہ دیکھا ہے اور ان سے بات بھی کی۔

۱۰- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَجْنَائِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَمَّنْ رَآهُ : أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ قَبْلَ الْحَادِثِ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ وَ هُوَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ لَوْلَا الطَّرْدُ - أَوْ كَلَامٌ هٰذَا نَحْوُهُ.

۱۰- راوی کہتا ہے خبر دی مجھے محمد وجنائی نے ان لوگوں کے متعلق جنھوں نے صاحب الامر کو دیکھا قبل وفات امام حسن عسکری دس روز پہلے اور فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ گھر محبوب ترین گھروں میں سے ہوتا اگر جعفر وغیرہ کی مخالفت نہ ہوتی یا اس قسم کی باتیں نہ کی جائیں۔

۱۱- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَعْضِ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ قَالَ : شَاهَدْتُ سِيمَاءَ آنِفاً بِسُرَّ مَنْ رَأَىٰ وَ قَدْ كَسَرَ بَابَ الدَّارِ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَ بِيَدِهِ طَبَرْزِينٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا تَصْنَعُ فِي دَارِي ؟ فَقَالَ سِيمَاءُ : إِنَّ جَعْفَراً زَعَمَ أَنَّ أَبَاكَ مَضَىٰ وَلَا وَلَدَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَتْ دَارَكَ فَقَدِ انْصَرَفْتُ عَنْكَ ، فَخَرَجَ عَنِ الدَّارِ . قَالَ : عَلِيُّ بْنُ قَيْسٍ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا خَادِمٌ مِنْ خَدَمِ الدَّارِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْخَبَرِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ : حَدَّثَنِي بَعْضُ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ، فَقَالَ لِي : لَا يَكَادُ يَخْفَىٰ عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ.

۱۱۔ علی بن قیس نے ایک دیہاتی قاضی سے بیان کیا کہ میں نے بادشاہ کے ایک افسر کو دیکھا کہ امام حسن عسکری کے گھر کا دروازہ توڑ رہا ہے پس حضرت صاحب الامر نکلے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔ اس سے آپ نے فرمایا۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس حاکم نے کہا۔ جعفر کذاب کا گمان یہ ہے کہ آپ کے والد لاولد مرے ہیں پس اگر یہ آپ کا گھر ہے تو میں واپس جاتا ہوں یہ کہہ کر وہ گھر سے واپس آگیا۔ علی بن قیس کا بیان ہے کہ اس گھر کے نوکروں میں سے ایک نوکر نکلا میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ تم سے کس نے بیان کیا۔ میں نے کہا دیہات کے ایک قاضی نے۔ اس نے کہا یہ خبر لوگوں سے پوشیدہ نہ رہے گی۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوازِيِّ قالَ : أَرانِيهِ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام وَقالَ: هٰذا صاحِبُكُمْ.[1]

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے صاحب الامر کو دکھلا کر فرمایا۔ یہ ہیں تمہارے امام

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيسابُورِيِّ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ طَرِيفٍ الْخادِمِ أَنَّهُ رَآهُ.

۱۳۔ ابونصر طریف خادم امام حسن عسکری علیہ السلام کہتا ہے کہ میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْراهِيمَ أَنَّهُما حَدَّثاهُ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ ،عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فارِسَ سَمّاهُ أَنَّ أَبامُحَمَّدٍ أَراهُ إِيّاهُ،

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دکھایا۔

١٥- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ راشِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْمَدائِنِ قالَ: كُنْتُ حاجّاً مَعَ رَفِيقٍ لِي ، فَوافَيْنا إِلَى الْمَوْقِفِ فَإِذا شابٌّ قاعِدٌ عَلَيْهِ إِزارٌ وَ رِداءٌ وَ فِي رِجْلَيْهِ نَعْلٌ صَفْراءُ ، فَقَوَّمْتُ الْإِزارَ وَالرِّداءَ بِمِائَةٍ وَ خَمْسِينَ دِيناراً وَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، فَدَنا مِنّا سائِلٌ فَرَدَدْناهُ، فَدَنا مِنَ الشّابِّ فَسَأَلَهُ ، فَحَمَلَ شَيْئاً مِنَ الْأَرْضِ وَناوَلَهُ ، فَدَعا لَهُ السّائِلُ وَ اجْتَهَدَ فِي الدُّعاءِ وَ أَطالَ ، فَقامَ الشّابُّ وَ غابَ عَنّا ، فَدَنَوْنا مِنَ السّائِلِ فَقُلْنا لَهُ : وَيْحَكَ ما أَعْطاكَ ؟ فَأَرانا حَصاةَ ذَهَبٍ مُضَرَّسَةً ، قَدَّرْناها عِشْرِينَ مِثْقالاً ، فَقُلْتُ لِصاحِبِي: مَوْلانا عِنْدَنا وَ نَحْنُ لانَدْرِي ثُمَّ ذَهَبْنا

فِي طَلَبِهِ فَدُرْنَا الْمَوْقِفَ كُلَّهُ، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَسَأَلْنَا كُلَّ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالُوا: شَابٌّ عَلَوِيٌّ يَحُجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَاشِياً.

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ حج کر رہا تھا جب عرفات میں ہم پہنچے تو میں نے ایک نوجوان کو بیٹھا پایا جو ایک لنگ اور ردا پہنے ہوئے تھا اور زرد رنگ کا جوتا پیروں میں تھا میں لنگ اور ردا کی قیمت کا اندازہ لگایا ۱۵۰ دینار اور یہ کہ سفر کی تکان کا کوئی اثر ان پر نہ تھا ایک سائل ہمارے پاس آیا۔ ہم نے اس کو رد کر دیا۔ وہ اس جوان کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے زمین سے کچھ اٹھایا اور اسے دے دیا۔ سائل نے اسے دعا دی اور لمبی دعا کی۔ جوان وہاں سے اٹھا اور غائب ہو گیا۔ ہم دونوں سائل کے قریب آئے اور ہم نے اس سے کہا تجھے اس جوان نے کیا دیا۔ اس نے ہمیں دکھایا وہ سونے کی ایک دندانہ دار ڈلی تھی جو بیس مثقال وزنی تھی میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا مولا ہمارے پاس تھا اور ہم نے نہ جانا۔ پھر ہم اس کی تلاش میں چلے اور تمام عرفات میں ڈھونڈا۔ لیکن پتہ نہ چلا۔ پھر ہم نے مکہ اور مدینہ کے تمام لوگوں سے پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ ایک جوان علوی ہر سال پا پیادہ حج کرتا ہے۔

چھہتر واں باب
حضرت کے نام لینے کی نہی

(بَابٌ) ۷۶
فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِسْمِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلَفِ؟ فَقُلْتُ: وَ لِمَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرے بعد میرے جانشین حسن عسکری علیہ السلام ہیں پھر فرمایا تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ان کے فرزند کے ساتھ، میں نے کہا آپ نے یہ کیوں فرمایا، فرمایا تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور نہیں جائز ہو گا تمہارے لئے ان کا نام لے کر ذکر کرنا۔ میں نے کہا پھر ہم کیسے ذکر کریں گے فرمایا۔ یہ کہنا حجت آل محمد

صلوات اللہ وسلامہ،

٢- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّالِحِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْ أَسْأَلَ عَنِ الْاِسْمِ وَالْمَكَانِ ، فَخَرَجَ الْجَوَابُ : إِنْ دَلَلْتُهُمْ عَلَى الْاِسْمِ أَذَاعُوهُ وَ إِنْ عَرَفُوا الْمَكَانَ دَلُّوا عَلَيْهِ.

۲- راوی کہتاہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ میں حضرت صاحب الامرؑ سے ان کا نام اور جگہ معلوم کروں جواب آیا اگر کیا تم نام معلوم کروگے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لئے مضرت رساں ہوگا) اور اگر مکان کا پتہ چل گیا تو چڑھ دوڑیں گے۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ - وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ - فَقَالَ : لَا يُرَى جِسْمُهُ وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ.

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سُنا کہ حضرت سے جب قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا اور ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ .

۴- راوی کہتاہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحب الامرؑ کو ان کے نام سے نہ پکاریگا مگر کافر۔

توضیح :- اس سے معلوم ہوتاہے کہ آل رسولؐ کے لئے وہ اتنا خوفناک دور تھا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا نام لینا اور ان کو موجود کہنا جان جوکھوں کا معاملہ تھا۔

ستہتّرواں باب

امر نادر حال غیبت میں

(باب ٧٧)

نادر في حال الغيبة

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَلَمْ يَعْلَمُوا مَكَانَهُ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَّةُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا مِيثَاقُهُ، فَعِنْدَهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحاً وَمَسَاءً فَإِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّتَهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ مَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندوں کو نزدیکی خدا سے اور خدا کا راضی ہونا ان سے ایسی حالت میں ہے جب وہ حجت خدا کو غائب پائیں اور وہ ان پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی جائے قیام کو نہ جانیں اور اس کا علم رکھیں کہ حجت خدا سے زمانہ خالی نہیں ہوتا اور نہ جو اس کا عہد بندوں سے ہے وہ باطل ہوتا ہے لیکن ان کو چاہیئے کہ ہر صبح و شام ظہور حضرت حجت علیہ السلام کی توقع رکھیں جب حجت خدا کا غائب ہونا یہ علامت ہے اس کی خدا کا غضب ہے اس کے دشمنوں پر امام کو ظاہر نہیں کیا گیا ان پر اور خدا کو اس کا علم ہے کہ اس کے اولیاء وجود حضرت حجت میں شک نہیں کرتے اور اگر وہ شک کرنے والے ہوتے تو وہ حضرت کو غائب نہ کرتا ایک دن کے لئے بھی اور یہ شک تو بدترین لوگوں ہی کو ہوتا ہے۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: أَيُّمَا أَفْضَلُ: الْعِبَادَةُ فِي السِّرِّ مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ أَوِ الْعِبَادَةُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ وَدَوْلَتِهِ، مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الظَّاهِرِ؟ فَقَالَ: يَا عَمَّارُ! الصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ وَاللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْعَلَانِيَةِ وَ كَذٰلِكَ وَاللَّهِ عِبَادَتُكُمْ فِي السِّرِّ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَ تَخَوُّفُكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَحَالِ الْهُدْنَةِ أَفْضَلُ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ مَعَ إِمَامِ الْحَقِّ الظَّاهِرِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَلَيْسَتِ الْعِبَادَةُ مَعَ الْخَوْفِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ مِثْلَ الْعِبَادَةِ وَالْأَمْنِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ. وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْ صَلَّى مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ، مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ خَمْسِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ، وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَهُ مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَانِيَّةً وَ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً نَافِلَةً لِوَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ نَوَافِلَ، وَ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

حَسَنَةً، كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا عِشْرِينَ حَسَنَةً وَيُضَاعِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنَاتِ الْمُؤْمِنِ مِنْكُمْ إِذَا أَحْسَنَ أَعْمَالَهُ وَدَانَ بِالتَّقِيَّةِ عَلَىٰ دِينِهِ وَإِمَامِهِ وَنَفْسِهِ وَأَمْسَكَ مِنْ لِسَانِهِ، أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ.

قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ وَاللهِ رَغَّبْتَنِي فِي الْعَمَلِ وَحَثَثْتَنِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَعْلَمَ كَيْفَ صِرْنَا نَحْنُ الْيَوْمَ أَفْضَلَ أَعْمَالاً مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ الظَّاهِرِ مِنْكُمْ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَنَحْنُ عَلَىٰ دِينٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَإِلَىٰ كُلِّ خَيْرٍ وَفِقْهٍ وَإِلَىٰ عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ سِرّاً مِنْ عَدُوِّكُمْ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ، مُطِيعِينَ لَهُ صَابِرِينَ مَعَهُ، مُنْتَظِرِينَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ، خَائِفِينَ عَلَىٰ إِمَامِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ مِنَ الْمُلُوكِ الظَّلَمَةِ تَنْظُرُونَ إِلَىٰ حَقِّ إِمَامِكُمْ وَحُقُوقِكُمْ فِي أَيْدِي الظَّلَمَةِ، قَدْ مَنَعُوكُمْ ذَٰلِكَ وَاضْطَرُّوكُمْ إِلَىٰ حَرْثِ الدُّنْيَا وَطَلَبِ الْمَعَاشِ مَعَ الصَّبْرِ عَلَىٰ دِينِكُمْ وَعِبَادَتِكُمْ وَطَاعَةِ إِمَامِكُمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّكُمْ، فَبِذَٰلِكَ ضَاعَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمُ الْأَعْمَالَ، فَهَنِيئاً لَكُمْ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا تَرَىٰ إِذاً أَنْ نَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ وَيَظْهَرَ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْيَوْمَ فِي إِمَامَتِكَ وَطَاعَتِكَ أَفْضَلُ أَعْمَالاً مِنْ أَصْحَابِ دَوْلَةِ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَمَا تُحِبُّونَ أَنْ يُظْهِرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ الْحَقَّ وَالْعَدْلَ فِي الْبِلَادِ وَيَجْمَعَ اللهُ الْكَلِمَةَ وَيُؤَلِّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوبٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَا يَعْصُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ وَتُقَامَ حُدُودُهُ فِي خَلْقِهِ وَيَرُدَّ اللهُ الْحَقَّ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَيَظْهَرَ، حَتَّىٰ لَا يُسْتَخْفَىٰ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ، أَمَا وَاللهِ يَا عَمَّارُ! لَا يَمُوتُ مِنْكُمْ مَيِّتٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي أَنْتُمْ عَلَيْهَا إِلَّا كَانَ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ وَأُحُدٍ فَأَبْشِرُوا،

۲۔ عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کون سی عبادت افضل ہے آیا وہ جو دولت باطل میں امام مستور کے ساتھ ہو خفیہ طور پر یا وہ عبادت جو حق کی حکومت میں امام ظاہر کے ساتھ ہو، فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ علانیہ صدقہ سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح واللہ تمہاری وہ عبادت ہے جو سلطنت باطل میں امام غائب کے ساتھ ہو اور اس سلطنت باطل میں تم کو تمہارے دشمن سے ڈراتا ہوں اور اہل حق کا اپنے دعوئی حق کو سلطنت باطل میں چھوڑ دینا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو عبادت کرتا ہے ظہور حق کے وقت امام برحق کے ظاہر ہونے پر سلطنت حق میں اور نہیں ہے دولتِ باطل میں خوف کے ساتھ عبادت کرنا مثل اس عبادت کے جو بحالت امن ہو اہل حق کی سلطنت میں۔

اور یہ بھی جان لو کہ تم میں سے جو شخص کسی دن ایک فرض نماز جماعت کے ساتھ صحیح وقت پر اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور اس کو تمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس فرض نمازوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو کوئی ایک نماز واجب فرادیٰ اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور وقت پر اسے پورا کرے تو خدا اسے ۲۵ فرادیٰ واجب نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو ایک نماز نافلہ وقت پر ادا کرے تو خدا اسے دس سنت نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو چھپا کر نیکی کرتا ہے تو خدا اسے بیس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے اور اللہ اس مومن کے حسنات کو دوگنا کرتا ہے جو اچھے افعال بجالائے اور عمل کرے تقیہ پر اپنے دین اور اپنے امام اور اپنے نفس کی حفاظت کے لئے اور اپنی زبان کو روکے رہے اور اس کو دو چند ثواب ملے گا بے شک اللہ کریم ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے عمل کی طرف مجھے رغبت دلائی اور اس کے لئے اُبھارا۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیونکر ہم افضل ہوں گے از روئے اعمال ان اصحاب سے جو امام ظاہر کے ساتھ ہوں سلطنت حق در آنحالیکہ ہم دین واحد پر ہیں فرمایا تم سبقت لے گئے ان پر داخل ہونے سے دین خدا میں اور نماز روزہ حج اور ہر امر خیر میں جس کی توفیق اللہ نے دی اور اللہ کی عبادت کی طرف سبقت کرنے میں اپنے دشمن سے پوشیدہ طور پر بجالانے میں اپنے غائب امام کے ساتھ اس کی اطاعت میں رہتے ہوئے اور اس کے ساتھ صبر سے کام لیتے ہوئے اور سلطنت حق کا انتظار کرتے ہوئے اور ظالم بادشاہوں سے اپنی جان اور اپنے امام کی جان سے خوفزدہ ہو کر اور انتظار کرتے ہوئے اپنے امام اور اپنے حقوق کے واپس ملنے کا ان ظالموں سے جنہوں نے تمہارے حقوق روک رکھے ہیں اور انھوں نے مضطر بنا دیا ہے کہ تم کو کسب دنیا کے لئے محنت و مشقت کے ساتھ اور مجبور کئے گئے ہو صبر کرنے پر اپنے دین سے اپنی عبادت کے اور اپنے امام کی اطاعت کے معاملے میں اور تمہیں ہر وقت اپنے دشمن کا خوف رہتا ہے یہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجر کو دونا کر دیا ہے پس تمہیں یہ گوارا ہو۔

میں نے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اس صورت میں جبکہ ہوں گے ہم اصحاب قائم آل محمدؐ سے اور حق ظاہر ہوگا۔ درآنحالیکہ اب ہم آپ کی امامت و اطاعت میں رہ کر افضل ہیں از روئے اعمال ان لوگوں سے جو سلطنت حقہ میں ہوں گے اور وہ دولت عدل میں ہوگی فرمایا سبحان اللہ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ شہروں میں حق اور عدل کو قائم کرے اور سب کو ایک کلمہ پر جمع کرے اور اختلاف والے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور لوگوں کو ایسا بنا دے کہ وہ روئے زمین پر اس کی نافرمانی نہ کریں اور حدود شریعت لوگوں میں قائم ہو جائے اور اللہ قائم آل محمدؐ کے زمانہ میں حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے گا اور وہ اس طرح ظاہر ہوگا کہ کوئی حق کی بات کسی کے خوف سے چھپی نہ رہے گی۔ خدا کی قسم اے عمار! تم میں سے کوئی نہ مرے گا اس حال میں کہ تم ہو مگر یہ کہ عند اللہ اس کی فضیلت ہوگی بہت سے شہیدوں پر بدر اور اُحد کے پس تم کو بشارت ہو۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ: اللَّهُمَّ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَأْرِزُ كُلُّهُ وَلَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَأَنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ، كَيْلَا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ، وَلَا يَضِلَّ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ، بَلْ أَيْنَ هُمْ وَكَمْ؟ أُولَئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً وَالْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْراً، الْمُتَّبِعُونَ لِقَادَةِ الدِّينِ، الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ، الَّذِينَ يَتَأَدَّبُونَ بِآدَابِهِمْ وَيَنْهَجُونَ نَهْجَهُمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَهْجُمُ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، فَتَسْتَجِيبُ أَرْوَاحُهُمْ لِقَادَةِ الْعِلْمِ وَيَسْتَلِينُونَ مِنْ حَدِيثِهِمْ مَا اسْتَوْعَرَ عَلَى غَيْرِهِمْ وَيَأْنَسُونَ بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْمُكَذِّبُونَ وَأَبَاهُ الْمُسْرِفُونَ، أُولَئِكَ أَتْبَاعُ الْعُلَمَاءِ صَحِبُوا أَهْلَ الدُّنْيَا بِطَاعَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَوْلِيَائِهِ وَدَانُوا بِالتَّقِيَّةِ عَنْ دِينِهِمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَأَرْوَاحُهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلَى فَعُلَمَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ خُرْسٌ صُمْتٌ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ، مُنْتَظِرُونَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ وَسَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَمْحَقُ الْبَاطِلَ، هَا، هَا؛ طُوبَى لَهُمْ عَلَى صَبْرِهِمْ عَلَى دِينِهِمْ فِي حَالِ هُدْنَتِهِمْ وَيَا شَوْقَاهْ إِلَى رُؤْيَتِهِمْ فِي حَالِ ظُهُورِ دَوْلَتِهِمْ وَسَيَجْمَعُنَا اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا امیر المومنین علیہ السلام کے ثقہ اصحاب نے کہ انھوں نے سنا امیر المومنین سے ایک خطبہ میں خداوندا میں جانتا ہوں کہ کل علم کسی وقت برطرف نہیں ہوتا اور اس کا مواد منقطع نہیں ہوتا اور تیری زمین تیری مخلوق پر تیری حجت سے خالی نہیں ہوتی۔ خواہ وہ ظاہر ہوں بدوں اس کے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں یا خائف پوشیدہ رہ کر تاکہ کسی زمانہ میں بھی تیری حجت مخلوق پر باطل نہ ہو اور تیرے دوست ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوں کہاں ہیں اور کتنے ہیں تیرے اولیاء از روئے شمار بہت کم ہیں اور ان کی عظمت قدر خدا کے نزدیک زیادہ ہے وہ پیشوائے دین اور آئمہ ہادین کے تابعین ہیں اور ان کے آداب سے ادب حاصل کرتے ہیں اور انہی کے طریقہ پر چلتے ہیں ایسی صورت میں حقیقت ایمان کا علم ان پر ہجوم کرتا ہے پس ان کی روحیں قبول کرتی ہیں اپنے پیشواؤں کے علم کو اور ان کے دل نرم ہوتے ہیں ان کی حدیثوں سے اور انکی بیان کردہ حدیثوں سے اعراض کرتے ہیں اور ان کے غیر کی باتوں سے بیزار ہوتے ہیں اور مانوس ہوتے ہیں ان چیزوں سے اور جھوٹوں سے وحشت ہوتی ہے اور مسرف اس کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ علماء کے پیرو ہیں اور اطاعت خدا و اولیائے خدا کے تحت وہ اہل دنیا سے مصاحبت کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں تقیہ پر اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور اپنے دشمن کے خوف سے، پس ان کی روحیں بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور ان

کے علماء واتباع خاموش ہیں دشمنوں کے خوف سے حکومت باطلہ میں اور انتظار کر رہے ہیں حکومت حق کا اور اللہ اپنے کلمات کو حق سے ثابت کر دے گا اور باطل کو مٹائے گا آگاہ ہو کہ خوشخبری ہے ان کے لئے اس صبر کے متعلق جو انھوں نے دین کے معاملہ میں مصائب و آلام پر کیا اور کیسا شوق ہے ان کو اپنی دولت و حکومت حقہ کے وقت ظہور کو دیکھنے کا اور عنقریب اللہ ہمیں اور ان کو جمع کرے گا جنات عدن میں اور ان کے نیک صالح آباء و اجداد کو اور اُن کی ازواج و ذریت کو......

اٹھترواں باب
بیان غیبت

(بَابٌ فِي الْغَيْبَةِ) ۷۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَمَانٍ التَّمَّارِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُلُوساً فَقَالَ لَنَا: إِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، اَلْمُتَمَسِّكُ فِيهَا بِدِينِهِ كَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ[۱] ثُمَّ قَالَ: ـ هٰكَذَا بِيَدِهِ ـ فَأَيُّكُمْ يُمْسِكُ شَوْكَ الْقَتَادِ بِيَدِهِ؟ ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، فَلْيَتَّقِ اللهَ عَبْدٌ وَلْيَتَمَسَّكْ بِدِينِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ صاحب الامر کے لئے غیبت ضروری ہے اس حالت میں دین سے تمسک رکھنے والا (دشمنان دین کی مخالفت کے باعث) ایسا ہو گا جیسے خاردار درخت پر ہاتھ کھینچنے والا، پھر حضرت نے سر جھکایا اور فرمایا صاحب امر امامت کے لئے غیبت ضروری ہے بندہ کو چاہیئے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے تمسک رکھے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ فَاللهَ اللهَ فِي أَدْيَانِكُمْ لَا يُزِيلُكُمْ عَنْهَا أَحَدٌ، يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ، إِنَّمَا هِيَ مِحْنَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ امْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ، لَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَأَجْدَادُكُمْ دِيناً أَصَحَّ مِنْ هٰذَا لَاتَّبَعُوهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي مَنِ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! عُقُولُكُمْ تَصْغُرُ

عَنْ هٰذَا وَأَحْلَامُكُمْ تَضِيقُ عَنْ حَمْلِهِ وَلٰكِنْ إِنْ تَعِيشُوا فَسَوْفَ تُدْرِكُونَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانچواں امام غائب ہوگا اولاد امام ہفتم سے پس چاہیئے کہ تم اللہ سے ڈرو اپنے دین کے متعلق کوئی تمہیں اس سے ہٹا نہ دے بیٹا۔ اس امر امامت کے صاحب کا غائب ہونا ضروری ہے یہاں تک کہ پلٹ جائیں گے اس امر امامت سے اس کے قایل یہ غیبت امتحان ہے خدا کی طرف سے اس کی مخلوق کا۔ اگر تمہارے (یعنی لوگوں کے) آباد اجداد (یہ جانتے کہ صحیح ترین دین یہ ہے تو البتہ اس کا اتباع کرتے راوی نے کہا میں نے پوچھا پانچواں کون سے اس ساتویں کی اولاد سے فرمایا تمہاری عقول اس سے قاصر ہیں اور تمہاری افہام کا دامن تنگ ہے اس کے اٹھانے سے اگر تم زندہ رہو گے تو ضرور اس کو پاؤ گے۔

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالتَّنْوِيهَ (۱) أَمَا وَاللهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَلَتُمَحَّصُنَّ حَتَّىٰ يُقَالَ: مَاتَ، قُتِلَ، هَلَكَ، بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ؟ وَلَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَتُكْفَأُنَّ كَمَا تُكْفَأُ (۲) السُّفُنُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، فَلَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً، لَا يُدْرَىٰ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، قَالَ: فَبَكَيْتُ ثُمَّ قُلْتُ: فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَىٰ شَمْسٍ دَاخِلَةٍ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ تَرَىٰ هٰذِهِ الشَّمْسَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللهِ لَأَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

۳۔ مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپنے کو رفع تشہیر سے بچاؤ خدا کی قسم تمہارا امام برسوں غائب رہے گا اور لوگ گریز کریں گے اس عقیدہ سے تا اینکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے قتل ہو گئے ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے اور مومنین کی آنکھوں سے ان کے فراق میں آنسو بہیں گے اور وہ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں، پس اس مصیبت کے بھنور سے نجات نہ پائے گا مگر جو شخص جس کے عہد کو خدا نے قائم رکھا ہوگا اور جس کے ایمان کو اس کے قلب میں مضبوط بنا دیا ہوگا اور اپنی رحمت سے اس کی تائید کی ہوگی اور بارہ جھنڈے شبہات کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کہاں سے اٹھے ہیں راوی کہتا ہے یہ سن کر میں رویا اور کہنے لگا پھر ہم کیا کریں گے پھر آپ نے دھوپ کی طرف دیکھا جو چبوترے پر پھیلی ہوئی تھی اور فرمایا۔ اے ابو عبداللہ (کنیت راوی) تم اس دھوپ کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا واللہ ہمارا امر اس سے زیادہ روشن ہے (یعنی ظہور قائم آل محمدؐ ہو کر رہیگا

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ شَبَهاً مِنْ يُوسُفَ عليه السلام،

قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّكَ تَذْكُرُ حَيَاتَهُ أَوْغَيْبَتَهُ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: وَمَا يُنْكَرُ مِنْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ، إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ عليه السلام كَانُوا أَسْبَاطاً أَوْلَادَ الْأَنْبِيَاءِ تَاجَرُوا يُوسُفَ وَبَايَعُوهُ وَ خَاطَبُوهُ وَهُمْ إِخْوَتُهُ وَهُوَ أَخُوهُمْ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ: أَنَا يُوسُفُ وَهٰذَا أَخِي، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ أَنْ يَفْعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ، كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ، إِنَّ يُوسُفَ عليه السلام كَانَ إِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً، فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعْلِمَهُ لَقَدَرَ عَلَى ذٰلِكَ، لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ عليه السلام وَوُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ، أَنْ يَمْشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَ يَطَأَ بُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللهُ فِي ذٰلِكَ لَهُ، كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا: أَئِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ.

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر امامت حضرت حجت مشابہ ہے امر یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا نہیں انکار کریں گے اس امت سے گروہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں سے (مراد یہ ہے کہ جیسے یوسفؑ کے غائب ہونے کو ان کے مرنے سے تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے۔)

یوسف کے بھائی اسباط تھے اولاد انبیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انھیں جاننا چاہیئے تھا) انھوں نے تجارت کی اور یوسف کو بیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے رہتے تھے وہ ان کے بھائی تھے اور یہ اس کے لیکن جب یہ بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پہچانا۔ آخر انھوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں انکار کرتی ہے یہ امت ملعونہ اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ کر سکتا ہے یوسف ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارہ دن کا راستہ تھا اگر یوسفؑ اپنے حالات سے آگاہ کر دیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستہ سے صرف نو روز میں پہنچ جاتے (مگر خدا کو ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ اُمت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گزرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہوگا ایسا ہی ہوتا رہیگا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصلحت ظہور ہوئی تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسفؑ ہو یوسف نے کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ: قُلْتُ وَلِمَ؟ قَالَ: يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَارَةُ! وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ

فِي وِلادَتِهِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : مَاتَ أَبُوهُ بِلاخَلَفٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : حَمْلٌ[1]، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : إِنَّهُ وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ، غَيْرَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشِّيعَةَ ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَارَةُ ! [قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ أَيَّ شَيْءٍ أَعْمَلُ ؟ قَالَ يَا زُرَارَةُ] إِذَا أَدْرَكْتَ هٰذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ : «اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ ، اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي» ، ثُمَّ قَالَ : يَا زُرَارَةُ ! لَابُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ ؟ قَالَ ، لَا وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ[2] يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ ، فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ ، فَإِذَا قَتَلَهُ بَغْياً وَعُدْوَاناً وَظُلْماً لَا يُمْهَلُونَ ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَوَقَّعِ الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللهُ .

۵- زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا حضرت حجت کی غیبت لڑکپن ہی سے شروع ہوگی۔ میں نے کہا یہ کیوں۔ فرمایا۔ دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے بطن کی طرف (یعنی وہ دشمن میری ہی نسل سے ہوگا یہ اشارہ ہے جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا۔ اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا۔ اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا۔ اس کے باپ لاولد مرے، کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہوگیا۔ کوئی کہے گا کہ وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعہ سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے اے زرارہ۔ میں نے کہا اگر میں اس زمانۂ غیبت کو پالوں، تو کیا کروں۔ فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔

خداوندا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر تو نے اپنی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا اور اگر ایسا ہوا تو میں دین سے گمراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا اے زرارہ ایسا بھی ہوگا کہ مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا میں نے کہا کیا اس کو سفیان ثوری کا لشکر قتل کریگا فرمایا نہیں۔ بلکہ اس کو آل بنی فلاں قتل کرے گی وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا لوگ اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (اور یہ لڑکا اولاد امام حسنؑ سے ہوگا) جب یہ ظلم و جور سے قتل ہوگا تو خدا ان کو مہلت نہ دے گا اور ان شاء اللہ حضرت کا ظہور ہوگا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : يَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ ، يَشْهَدُ الْمَوْسِمَ ، فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگ امام کو نہ پہچان سکیں گے وہ موسم حج میں ہر سال آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

٧ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُنْذِرُبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : أَتَيْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّراً يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ! مَالِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ ، أَرَغْبَةً مِنْكَ فِيهَا ؟ فَقَالَ : لَاوَاللهِ مَا رَغِبْتُ فِيهَا وَلَافِي الدُّنْيَا يَوْماً قَطُّ وَلٰكِنِّي فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِ[ي] الْحَادِي عَشَرَ مِنْ وُلْدِي ، هُوَالْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ ، يَضِلُّ فِيهَا أَقْوَامٌ وَ يَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ! وَ كَمْ تَكُونُ الْحَيْرَةُ وَالْغَيْبَةُ ؟ قَالَ : سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ ، فَقُلْتُ : وَ إِنَّ هٰذَا لَكَائِنٌ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ وَ أَنَّى لَكَ بِهٰذَا الْأَمْرِ يَا أَصْبَغُ! أُولٰئِكَ خِيَارُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ خِيَارِ أَبْرَارِ هٰذِهِ الْعِتْرَةِ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ مَايَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ثُمَّ يَفْعَلُ اللهُ مَايَشَاءُ ، فَإِنَّ لَهُ بَدَاءَاتٍ وَ إِرَادَاتٍ وَ غَايَاتٍ وَ نِهَايَاتٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ایک روز امیر المومنین علیہ السلام کو متفکر دیکھا آپ لکڑی کی نوک سے زمین کرید رہے تھے میں نے کہا اے امیر المومنین میں آپ کو متفکر پا رہا ہوں کیا آپ کے دل میں رغبت سلطنت ہے فرمایا۔ نہیں میرے دل میں نہ کسی دن اس کی رغبت پیدا ہوئی ہے اور نہ دنیا کی، میں سوچ رہا ہوں اس مولود کے بارے میں جو میرے فرزند گیارہویں امام کی پشت سے ہوگا اس کا نام مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور ہوگی اس کے لئے رغبت اور حیرت، اور کچھ لوگ ہدایت پائیں گے اور کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

میں نے کہا۔ اے امیر المومنین یہ حیرت اور غیبت کتنے دن رہے گی (تاکہ بعد اس کے مومنین کو اطمینان ہو) فرمایا بعض کو ۶ دن بعض کو چھ ماہ اور بعض کو چھ سال، میں نے کہا کیا یہ امر ہونے ہی والا ہے۔ فرمایا، ہاں گویا وہ پیدا ہو گئی ہے اور اے اَصبغ کہاں ہے تمہارا مرتبہ ان مومنوں کا سا (یعنی یہ حیرت ان کے لئے باعث نقص نہ ہوگی) اور مومنین اس امت کے بہترین لوگ ہوں گے میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ (یعنی غیبت میں جب تک چاہے گا رکھے گا) بے شک خدا کے لئے بدا رہے ارادات ہیں، غایات و نہایات ہیں کون ان

کو جانے۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، حَتَّى إِذَا أَشَرْتُمْ بِأَصَابِعِكُمْ وَمِلْتُمْ بِأَعْنَاقِكُمْ، غَيَّبَ اللهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ، فَاسْتَوَتْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَمْ يُعْرَفْ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ: فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ.

۸- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بے شک ہم ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے جب ایک غائب ہو گا تو دوسرا اس کی جگہ پر ظاہر ہو گا یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنے امام پر انگشت نمائی کرو گے اور اپنی گردنوں کو اس کی اطاعت سے کج کرنے لگو گے تو خدا تمہارے ستارے کو غائب کر دے گا پس متولی ہو گی اولاد عبدالمطلب اور اس کی یہ شناخت نہ ہو گی کہ کون کس طرف ہے یعنی کون مخالف ہے اس وقت تمہارا امام ظاہر ہو گا پس تم اپنے رب کی حمد کرنا۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ.

۹- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، قائم آل محمد کے لئے غیبت ضروری ہے قبل اس کے کہ وہ چلیں پھریں میں نے کہا ایسا کیوں ہو گا فرمایا۔ ظالموں کے خوف سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے بطن کی طرف، یعنی وہ مخالف جو قتل پر آمادہ کرائے گا ہماری نسل سے ہو گا۔ (یعنی جعفر کذاب جو حکومت سے سازش کرے گا۔)

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا.

۱۰- محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم کو صاحب امرؑ کے غائب ہونے کی خبر ملے تو تم اس کو برا نہ سمجھنا (کیونکہ وہ مبنی بر مصلحت ہو گی)۔

۱۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبَّادٍ الْأَنْمَاطِيِّ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي

كَمَا تُكْفَأُ السَّفِينَةُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ ، لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ وَ كَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَ أَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ لَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ ، قَالَ : فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِاللهِ؟ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَقُولُ: اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ ؟ قَالَ : وَفِي مَجْلِسِهِ كُوَّةٌ تَدْخُلُ فِيهَا الشَّمْسُ، فَقَالَ : أَبَيِّنَةٌ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: أَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے میں نے خیال کیا کہ حضرت میرے سوا اوروں سے بات کرنا چاہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا۔ تمہارے صاحب الامر ہونے کا غائب ہونا ضروری ہے لوگوں کو ان کے متعلق شبہات ہوں گے کوئی کہے گا مر گئے کوئی کہے گا ہلاک ہو گئے، کوئی کہے گا کسی طرف چلے گئے اس معاملہ میں لوگ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں ہچکولے کھاتی ہیں نہیں نجات پائے گا اس مہلکہ سے، مگر وہ شخص جس نے خدا سے میثاق لیا ہو اور اس نے ایمان کو اس کے قلب میں راسخ کر دیا ہو اور اپنی روح سے اس کی تائید کی ہو۔ اس وقت میں بارہ جھنڈے شبہات والوں کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون کس کا ہے یہ سن کر میں رونے لگا فرمایا تم کیوں روتے ہو، میں نے کہا کیسے نہ روؤں حالانکہ آپ فرما رہے ہیں کہ مخالفوں کے بارہ جھنڈے ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون جھنڈا کس کا ہے حضرت کے حجرہ میں ایک سوراخ تھا جس سے دھوپ آتی تھی فرمایا ان کا ظہور اس سے زیادہ روشن ہوگا۔ پھر فرمایا ہمارا امر امامت سورج سے زیادہ روشن ہے۔

۱۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ ، يَشْهَدُ فِي إِحْدَاهُمَا الْمَوَاسِمَ ، يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد کی دو غیبتیں ہوں گی (غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ) وہ ہر غیبت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ أَنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام تَكَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَحُفِظَ عَنْهُ وَ خَطَبَ بِهِ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ : اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَابُدَّ لَكَ مِنْ حُجَجٍ فِي أَرْضِكَ ، حُجَّةٍ بَعْدَ حُجَّةٍ عَلَى خَلْقِكَ ، يَهْدُونَهُمْ إِلَى دِينِكَ، وَيُعَلِّمُونَهُمْ عِلْمَكَ، كَيْلَا يَتَفَرَّقَ أَتْبَاعُ

أَوْلِيَائِكَ ، ظَاهِرٌ غَيْرُ مُطَاعٍ أَوْ مُكْتَتِمٌ يَتَرَقَّبُ ، إِنْ غَابَ عَنِ النَّاسِ شَخْصُهُمْ فِي حَالِ هُدْنَتِهِمْ فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُمْ قَدِيمُ مَبْثُوثِ عِلْمِهِمْ ؛ وَ آدَابُهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مُثْبَتَةٌ ، فَهُمْ بِهَا عَامِلُونَ وَيَقُولُ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : فِيمَنْ هٰذَا وَ لِهٰذَا يَأْرِزُ الْعِلْمُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ حَمَلَةٌ يَحْفَظُونَهُ وَيَرْوُونَهُ ، كَمَا سَمِعُوهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ يَصْدُقُونَ عَلَيْهِمْ فِيهِ ، اللّٰهُمَّ فَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَأْرِزُ كُلُّهُ وَ لَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَ إِنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَىٰ خَلْقِكَ ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ ، أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ كَيْلَا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ وَلَا يَضِلَّ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ بَلْ أَيْنَ هُمْ؟ وَ كَمْ هُمْ أُولٰئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً ، الْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْراً .

۱۳۔ بعض اصحاب امیرالمومنین نے جو معتبر و موثق ہیں بیان کیا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے منبر کوفہ پر بیان فرمایا اور لوگوں نے اس کو حفظ بھی کرلیا۔

خداوندا روئے زمین پر تیری حجتوں میں سے ایک کے بعد دوسرے کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہدایت کریں تیرے دین کی طرف اور تعلیم دیں تیرے علم کی تاکہ تیرے اولیاء کے پیرو متفرق نہ ہوں۔ خواہ وہ امام ظاہر ہو اور اس کی اطاعت نہ کی جاتی ہو، خواہ مخفی ہو اور اس کے ظہور کی امید ہو اور تیرے ولی کا وجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہو ترک دعوئ امامت کے ساتھ تاہم اس کے قدیم منتشر علوم و آداب مومنین کے قلوب میں ثابت و برقرار ہوں گے وہ ان پر عمل کرنے والے ہوں گے اسی خطبہ میں ایک دوسری جگہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے کس میں ہے یہ علم و آداب کم ہو جاتا ہے علم جب اس کے ایسے حامل نہ پائے جاتے ہوں جو اس کی حفاظت کریں گے اور جیسا کہ علماء سے سنا ہے اس کی روایت کریں اور اس کی تصدیق کریں۔ خداوندا میں جانتا ہوں، کُل علم غائب نہیں ہوا اور نہ اس کے سرچشمے بند ہوتے ہیں تو زمین کو اپنی حجت سے اپنی مخلوق پر کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ خواہ وہ حجت اس صورت میں موجود ہو کہ کوئی اس کی اطاعت نہ کرے یا وہ بحالت خوف پوشیدہ ہو تو یہ اس لئے تو کرتا ہے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں لیکن ایسے لوگ کہاں ہیں اور کتنے ہیں وہ تعداد میں کم ہیں لیکن از روئے قدر پیش خدا ان کا بڑا مرتبہ ہے۔

١٤ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : « قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ » قَالَ: إِذَا غَابَ عَنْكُمْ إِمَامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ ؟ ملک ۶۷/۳۰

۱۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہہ دو اے رسولؐ کہ تم نے اس پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارا زمین کی تہہ میں چلا جاتا ہے تو پھر دوبارہ خالص پانی کون برآمد کرتا ہے۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارا ایک امام

غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ پر دوسرا امام کون لاتا ہے۔

١٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِكُمْ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر تمہارے صاحب الامرؑ کی غیبت ہو تو اس سے انکار نہ کرنا۔

١٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَابُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَابُدَّ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ مِنْ عُزْلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةُ(١) وَمَا بِثَلَاثِينَ مِنْ وَحْشَةٍ.

۱۶۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ صاحب الامرؑ کے لئے غائب ہونا ضروری ہے کہ اس زمانۂ غیبت میں گوشہ نشینی لازمی ہے اور ان کے لئے اچھی جگہ حوالی مدینہ ہے اور تیس وفادار خادم ہر وقت آپ کی خدمت میں رہیں گے وا گر ان میں سے ایک مر جائیگا تو دوسرا اس کی جگہ پر آجائے گا۔

١٧- وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، فَيَأْرِزُ الْعِلْمُ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا وَ اخْتَلَفَتِ الشِّيعَةُ وَسَمَّى بَعْضُهُمْ بَعْضًا كَذَّابِينَ وَ تَفَلَ بَعْضُهُمْ فِي وُجُوهِ بَعْضٍ ؛ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا عِنْدَ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ، فَقَالَ لِي : الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ ذٰلِكَ - ثَلَاثًا -

۱۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب فتنہ سفیانی مسجد مکہ و مدینہ کے درمیان (مقام روحا) میں واقع ہوگا تو تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت علم اس طرح چھپ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں اور ہمارے شیعوں میں (بابت مسائل دین اور وجود حضرتؑ) اختلاف پیدا ہو جائے گا بعض بعض کو جھوٹا کہیں گے اور بعض بعض کے منہ پر تھوکیں گے میں نے کہا ہمارے لئے اس وقت امر خیر کچھ نہ ہوگا۔ فرمایا تین مرتبہ ہوگا اور یہی ہمارے لئے کل خیر ہوگا (مومنین و کاملین کے لئے جو اپنے ایمان پر ایسے نازک وقت پر قائم رہیں گے)۔

١٨- وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ .

۱۸۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ قائم آل محمدؐ کے لئے بچپن ہی میں غیبت ہو گی خوف کی وجہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے شکم کی طرف یعنی قتل کے خوف سے۔

١٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَالْأُخْرَى طَوِيلَةٌ، اَلْغَيْبَةُ الْأُولَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ مَوَالِيهِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قائم آل محمدؐ کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک صغریٰ دوسرے کبریٰ، پہلی غیبت میں آپؑ کی جگہ کو کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے مخصوص شیعوں کے اور دوسری میں حضرت کی جگہ کوئی نہ جانے کا سوائے حضرت کے خاص الخاص دوستوں کے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ مِنْهَا إِلَى أَهْلِهِ وَالْأُخْرَى يُقَالُ: هَلَكَ، فِي أَيِّ وَادٍ سَلَكَ، قُلْتُ: كَيْفَ نَصْنَعُ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: إِذَا ادَّعَاهَا مُدَّعٍ فَاسْأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ يُجِيبُ فِيهَا مِثْلَهُ.

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ صاحب الامر کی دو غیبتیں ہوں گی ایک میں تو وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے اور دوسری میں کہا جائے گا، ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ میں نے کہا ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اگر کوئی مدعی امام آخر الزماں ہونے کا دعویٰ کرے تو تم اس سے چند مشکل سوالات کا جواب مانگو اور دیکھو کہ وہ امام کی طرح ہیں یا نہیں (کبھی نہ ہوں گے کیونکہ وہ جو کہے گا بنا بر پیروی ظن کہے گا)۔

٢١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُكَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِكَ هُوَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِ وَلَدِكَ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: الَّذِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً، عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ، كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بُعِثَ

عَلٰى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ.

۲۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ صاحب الامرؑ ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا آپ کے فرزند ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پرپوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر وہ کون ہیں۔ فرمایا۔ وہ وہ ہیں جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ سب اماموں کے بعد ہوں گے جس طرح حضرت رسولؐ خدا سب رسولوں کے بعد ہوئے۔

۲۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَتْ: فَقَالَ: إِمَامٌ يَخْنِسُ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَظْهَرُ كَالشِّهَابِ يَتَوَقَّدُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكْتِ زَمَانَهُ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۲۔ اُم ہانی خواہر امیرالمومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں۔ آخر ہمسایہ پنہاں کی۔ امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سنِ وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم ان کا زمانہ پا لوگی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۳ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَ: الْخُنَّسُ إِمَامٌ يَخْنِسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنْ عِلْمِهِ عِنْدَ النَّاسِ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ ثُمَّ يَبْدُو كَالشِّهَابِ الْوَاقِدِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَإِنْ أَدْرَكْتِ ذٰلِكَ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۳۔ اُم ہانی خواہر امیرالمومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں آخر ہمسایہ پنہاں کی، امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سنِ وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے۔ پس اگر تم اس زمانہ پا لوگی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۴ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عليه السلام قَالَ إِذَا رُفِعَ عَلَمُكُمْ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ.

۲۴۔ امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تمہارا امام تمہارے درمیان سے اٹھ جائے تو کشادگی تمہارے قدموں کے درمیان ہوگی یعنی تمہیں ظالموں کے شر سے نجات مل جائے گی۔

٢٥۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِبْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ وَ أَنْ يَسُوقَهُ اللهُ إِلَيْكَ بِغَيْرِ سَيْفٍ، فَقَدْ بُويِعَ لَكَ وَضُرِبَتِ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِكَ، فَقَالَ: مَامِنَّا أَحَدٌ اخْتَلَفَتْ إِلَيْهِ الْكُتُبُ وَاُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ سُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَ حُمِلَتْ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ إِلَّا اغْتِيلَ[۱۳] أَوْمَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ، حَتَّىٰ يَبْعَثَ اللهُ لِهٰذَا الْأَمْرِ غُلَاماً مِنَّا، خَفِيَّ الْوِلَادَةِ وَالْمَنْشَأِ، غَيْرَ خَفِيٍّ فِي نَسَبِهِ.

۲۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم صاحب الامر ہو اور یہ امر امامت تمہارے پاس بغیر شمشیر زنی آیا ہے آپ کی بیعت ولی عہدی بھی ہوگی اور آپ کے نام کا سکہ بھی بن گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ ہم میں سے کوئی امام ایسا نہیں ہوا کہ جس سے مومنین نے خط و کتابت کی ہو انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ ہوا ہو مسائل اس سے دریافت کئے گئے ہوں اور اموال اس کی طرف بھیجے گئے ہوں مگر یہ کہ اس کو یا زہر دیا گیا ہے یا وہ اپنے فرش پر مرا ہے یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کے لئے ہم میں سے ایک لڑکے کو بھیجے گا جس کی ولادت اور پرورش خفیہ طور سے ہوگی اور اس کا نسب غیر خفی ہوگا۔

٢٦۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ هِلَالٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ شِيعَتَكَ بِالْعِرَاقِ كَثِيرَةٌ وَاللهِ مَا فِي أَهْلِ بَيْتِكَ مِثْلُكَ، فَكَيْفَ لَاتَخْرُجُ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا عَبْدَاللهِ بْنَ عَطَاءٍ! قَدْ أَخَذْتَ تَفْرُشُ اُذُنَيْكَ لِلنَّوْكَىٰ إِي وَاللهِ مَا أَنَا بِصَاحِبِكُمْ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: انْظُرُوا مَنْ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ وِلَادَتُهُ، فَذَاكَ صَاحِبُكُمْ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْإِصْبَعِ وَ يُمْضَغُ بِالْأَلْسُنِ إِلَّا مَاتَ غَيْظاً أَوْرَغِمَ أَنْفُهُ.

۲۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کے شیعہ عراق میں بکثرت ہیں آپ بنی امیہ پر خروج کیوں نہیں کرتے۔ آپ کے خاندان میں آپ جیسا کوئی نہیں، فرمایا۔ اے عبداللہ بیوقوفوں کی بات پر کان لگاتے ہو خدا کی قسم میں صاحب الامر نہیں ہوں۔ میں نے کہا پھر ہمارا صاحب الامر کون ہے۔ فرمایا۔ دیکھو جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے وہ تمہارا صاحب الامر ہے ہم میں سے کوئی امام ایسا نہ ہوگا جس کی طرف انگلی سے اشارہ کیا گیا ہو یا

لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر ہو مگر یہ کہ یا تو وہ غم و غصہ کھا کر مرا یا ذلت و خواری کے ساتھ۔

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَقُومُ الْقَائِمُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ عَهْدٌ وَلَا عَقْدٌ وَلَا بَيْعَةٌ.

۲۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ظہور قائم آل محمدؑ ہو گا تو کوئی شخص ایسا نہ ہو گا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو۔

۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَطَّارِ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ مَنْصُورٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ لَا أَرَىٰ إِمَاماً أَئْتَمُّ بِهِ مَا أَصْنَعُ؟ قَالَ: فَأَحِبَّ مَنْ كُنْتَ تُحِبُّ وَ أَبْغِضْ مَنْ كُنْتَ تُبْغِضُ حَتَّىٰ يُظْهِرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں صبح و شام انتظار میں بسر کر رہا ہوں لیکن امام کو نہیں پاتا کہ ان کی اقتدا کروں۔ پس میں کیا کروں فرمایا جس سے محبت کر رہے ہو (یعنی آئمہ اہلبیتؑ) کئے جاؤ اور جس سے بغض رکھتے ہو (آئمہ ضلالت) تو رکھتے جاؤ یہاں تک کہ خدا صاحب الامر کو ظاہر کرے۔

۲۹۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عِيسَى؛ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ؛ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لَابُدَّ لِلْغُلَامِ مِنْ غَيْبَةٍ؛ قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: يَخَافُ - وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ بَطْنِهِ - وَ هُوَ الْمُنْتَظَرُ وَ هُوَ الَّذِي يَشُكُّ النَّاسُ فِي وِلَادَتِهِ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمْلٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ وَلَمْ يُخَلِّفْ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ قَالَ زُرَارَةُ: فَقُلْتُ: وَ مَا تَأْمُرُنِي لَوْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: ادْعُ اللهَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ؛ لَمْ أَعْرِفْكَ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ، لَمْ أَعْرِفْهُ قَطُّ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي» قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْهِلَالِ: سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مُنْذُ سِتٍّ وَخَمْسِينَ سَنَةً.

۲۹۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک لڑکے کا غائب ہونا ضروری ہے میں نے کہا یہ کیوں

فرمایا۔ ظالم بادشاہ کے خوف قتل سے وہ منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں لوگوں کو شک ہوگا کوئی کہے گا حمل میں ہے کوئی کہے گا اس کا باپ لاولد مرا، کوئی کہے گا باپ کے مرنے سے دو سال پہلے پیدا ہوا۔ زرارہ نے کہا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا۔ اگر تم وہ زمانہ پالو تو خدا سے اس طرح دعا کرنا، خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر نہ دی تو مجھے تیری معرفت حاصل نہ ہو گی خدایا مجھے اپنے نبی کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں ان کو کبھی نہ پہچانوں گا۔ خدایا مجھے حضرت حجت کی معرفت دے اگر نہ دی میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا احمد بن حلال کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو ۵۶ سال تک زرارہ سے سنا۔

۳۰۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ» قَالَ: إِنَّ مِنَّا إِمَاماً مُظَفَّراً مُسْتَتِراً؛ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ. مدثر ۷۴/۸

۳۰۔ آیہ واذا نقر الناقور کے متعلق فرمایا بے شک ہم میں ایک امام غائب مظفر و منصور ہوگا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہوگا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

۳۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا غَضِبَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ نَحَّانَا عَنْ جِوَارِهِمْ.

۳۱۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے لکھا۔ جب خدا اپنی مخلوق پر غضبناک ہوتا ہے تو ہم کو اس کے پڑوس سے ہٹا لیتا ہے۔

اُناسیواں باب

اس چیز کا بیان جو امر امامت میں محق و مبطل کے درمیان فیصلہ کرنیوالی ہے

(بَابُ) ۷۹

مَا يُفْصَلُ بِهِ بَيْنَ دَعْوَى الْمُحِقِّ وَالْمُبْطِلِ فِي أَمْرِ الْإِمَامَةِ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ سَلَّامِ بْنِ عَبْدِاللهِ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : وَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : بَعَثَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ رَجُلاً مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ : خِدَاشٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ قَالَا لَهُ : إِنَّا نَبْعَثُكَ إِلَى رَجُلٍ طَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالسِّحْرِ وَ الْكِهَانَةِ وَأَنْتَ أَوْثَقُ مَنْ بِحَضْرَتِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مِنْ أَنْ تَمْتَنِعَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَأَنْ تُحَاجَّهُ لَنَا حَتَّى تَقِفَهُ عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ(١) وَاعْلَمْ أَنَّهُ أَعْظَمُ النَّاسِ دَعْوَى فَلَا يَكْسِرَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ وَمِنَ الْأَبْوَابِ الَّتِي يَخْدَعُ النَّاسَ بِهَا الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ وَ الْعَسَلُ وَ الدُّهْنُ وَ أَنْ يُخَالِيَ الرَّجُلَ فَلَا تَأْكُلْ لَهُ طَعَاماً وَلَا تَشْرَبْ لَهُ شَرَاباً وَلَا تَمُسَّ لَهُ عَسَلاً وَلَا دُهْناً وَلَا تَخْلُ مَعَهُ وَ احْذَرْ هٰذَا كُلَّهُ مِنْهُ وَ انْطَلِقْ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ فَاقْرَأْ آيَةَ السُّخْرَةِ وَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ كَيْدِهِ وَ كَيْدِ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا جَلَسْتَ إِلَيْهِ فَلَا تُمَكِّنْهُ مِنْ بَصَرِكَ كُلِّهِ وَلَا تَسْتَأْنِسْ بِهِ ، ثُمَّ قُلْ لَهُ : إِنَّ أَخَوَيْكَ فِي الدِّينِ وَابْنَيْ عَمِّكَ فِي الْقَرَابَةِ يُنَاشِدَانِكَ الْقَطِيعَةَ وَ يَقُولَانِ لَكَ : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّا تَرَكْنَا النَّاسَ لَكَ وَ خَالَفْنَا عَشَائِرَنَا فِيكَ مُنْذُ قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَلَمَّا نِلْتَ أَدْنَى مَنَالٍ ، ضَيَّعْتَ حُرْمَتَنَا وَ قَطَعْتَ رَجَاءَنَا ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتَ أَفْعَالَنَا فِيكَ وَقُدْرَتَنَا عَلَى النَّأْيِ عَنْكَ وَسَعَةِ الْبِلَادِ دُونَكَ وَ أَنَّ مَنْ كَانَ يَصْرِفُكَ عَنَّا وَعَنْ صِلَتِنَا كَانَ أَقَلَّ لَكَ نَفْعاً وَأَضْعَفَ عَنْكَ دَفْعاً مِنَّا ، وَقَدْ وَضَحَ الصُّبْحُ لِذِي عَيْنَيْنِ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْكَ انْتِهَاكٌ لَنَا وَ دُعَاءٌ عَلَيْنَا ، فَمَا الَّذِي يَحْمِلُكَ عَلَى ذٰلِكَ ؟ ! فَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّكَ أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ ، أَتَتَّخِذُ اللَّعْنَ لَنَا دِيناً وَ تَرَى أَنَّ ذٰلِكَ يَكْسِرُنَا عَنْكَ ، فَلَمَّا أَتَى خِدَاشٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَنَعَ مَا أَمَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام وَ هُوَ يُنَاجِي نَفْسَهُ ـ ضَحِكَ وَ قَالَ : هٰهُنَا يَا أَخَا عَبْدِ قَيْسٍ ـ وَ أَشَارَ لَهُ إِلَى مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنْهُ ـ فَقَالَ : مَا أَوْسَعَ الْمَكَانَ ، أُرِيدُ أَنْ أُؤَدِّيَ إِلَيْكَ رِسَالَةً ، قَالَ : بَلْ تَطْعَمُ وَ تَشْرَبُ وَ تَحُلُّ ثِيَابَكَ وَ تَدَّهِنُ ثُمَّ تُؤَدِّي رِسَالَتَكَ قُمْ يَا قَنْبَرُ ! فَأَنْزِلْهُ ، قَالَ : مَا بِيَ إِلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَأَخْلُو بِكَ ؟ قَالَ : كُلُّ سِرٍّ لِي عَلَانِيَةٌ ، قَالَ : فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ، الْحَائِلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ قَلْبِكَ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَتَقَدَّمَ إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ بِمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : لَوْ كَتَمْتَ بَعْدَ مَا سَأَلْتُكَ مَا ارْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ، فَأَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ عَلَّمَكَ كَلَاماً تَقُولُهُ إِذَا أَتَيْتَنِي ؟ قَالَ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : آيَةَ السُّخْرَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَاقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا وَ جَعَلَ عَلِيٌّ عليه السلام يُكَرِّرُهَا وَ يُرَدِّدُهَا وَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ إِذَا أَخْطَأَ حَتَّى إِذَا قَرَأَهَا سَبْعِينَ مَرَّةً قَالَ

الرَّجُلُ: مَا يَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَمْرَهُ بِتَرَدُّدِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَتَجِدُ قَلْبَكَ اطْمَأَنَّ؟ قَالَ: إِي ـ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ـ قَالَ: فَمَا قَالَا لَكَ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: قُلْ لَهُمَا: كَفَى بِمَنْطِقِكُمَا حُجَّةً عَلَيْكُمَا وَلَكِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ، زَعَمْتُمَا أَنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَابْنَا عَمِّي فِي النَّسَبِ، فَأَمَّا النَّسَبُ فَلَا أُنْكِرُهُ ـ وَإِنْ كَانَ النَّسَبُ مَقْطُوعاً إِلَّا مَا وَصَلَهُ اللهُ بِالْإِسْلَامِ ـ وَأَمَّا قَوْلُكُمَا: إِنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ، فَإِنْ كُنْتُمَا صَادِقَيْنِ فَقَدْ فَارَقْتُمَا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَصَيْتُمَا أَمْرَهُ بِأَفْعَالِكُمَا فِي أَخِيكُمَا فِي الدِّينِ وَإِلَّا فَقَدْ كَذَبْتُمَا وَافْتَرَيْتُمَا بِادِّعَائِكُمَا أَنَّكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَأَمَّا مُفَارَقَتُكُمَا النَّاسَ مُنْذُ قَبَضَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم فَإِنْ كُنْتُمَا فَارَقْتُمَاهُمْ بِحَقٍّ فَقَدْ نَقَضْتُمَا ذَلِكَ الْحَقَّ بِفِرَاقِكُمَا إِيَّايَ أَخِيراً وَإِنْ فَارَقْتُمَاهُمْ بِبَاطِلٍ فَقَدْ وَقَعَ إِثْمُ ذَلِكَ الْبَاطِلِ عَلَيْكُمَا مَعَ الْحَدَثِ الَّذِي أَحْدَثْتُمَا، مَعَ أَنَّ صَفْقَتَكُمَا بِمُفَارَقَتِكُمَا النَّاسَ لَمْ تَكُنْ إِلَّا لِطَمَعِ الدُّنْيَا زَعَمْتُمَا وَذَلِكَ قَوْلُكُمَا؛ فَقَطَعْتَ رَجَاءَنَا، لَا تَعِيبَانِ بِحَمْدِ اللهِ مِنْ دِينِي شَيْئاً وَأَمَّا الَّذِي صَرَفَنِي عَنْ صِلَتِكُمَا، فَالَّذِي صَرَفَكُمَا عَنِ الْحَقِّ وَحَمَلَكُمَا عَلَى خَلْعِهِ مِنْ رِقَابِكُمَا كَمَا يَخْلَعُ الْحَرُونُ لِجَامَهُ وَهُوَ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً فَلَا تَقُولَا: أَقَلَّ نَفْعاً وَأَضْعَفَ دَفْعاً فَتَسْتَحِقَّا اسْمَ الشِّرْكِ مَعَ النِّفَاقِ وَأَمَّا قَوْلُكُمَا: إِنِّي أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ وَهَرَبُكُمَا مِنْ لَعْنِي وَدُعَائِي، فَإِنَّ لِكُلِّ مَوْقِفٍ عَمَلاً إِذَا اخْتَلَفَتِ الْأَسِنَّةُ وَمَاجَتْ لُبُودُ الْخَيْلِ وَمَلَأَ سَحَرَاكُمَا أَجْوَافَكُمَا، فَثَمَّ يَكْفِينِيَ اللهُ بِكَمَالِ الْقَلْبِ؛ وَأَمَّا إِذَا أَبَيْتُمَا بِأَنِّي أَدْعُو اللهَ فَلَا تَجْزَعَا مِنْ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيْكُمَا رَجُلٌ سَاحِرٌ مِنْ قَوْمٍ سَحَرَةٍ زَعَمْتُمَا؛ اَللَّهُمَّ أَقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ وَاسْفِكْ دَمَهُ عَلَى ضَلَالَةٍ وَعَرِّفْ طَلْحَةَ الْمَذَلَّةَ وَادَّخِرْ لَهُمَا فِي الْآخِرَةِ شَرّاً مِنْ ذَلِكَ، إِنْ كَانَا ظَلَمَانِي وَافْتَرَيَا عَلَيَّ وَكَتَمَا شَهَادَتَهُمَا وَعَصَيَاكَ وَعَصَيَا رَسُولَكَ فِيَّ، قُلْ: آمِينَ، قَالَ خِدَاشٌ: آمِينَ، ثُمَّ قَالَ خِدَاشٌ لِنَفْسِهِ: وَاللهِ مَا رَأَيْتُ لِحْيَةً قَطُّ أَبْيَنَ خَطَأً مِنْكَ، حَامِلَ حُجَّةٍ يَنْقُضُ بَعْضُهَا بَعْضاً، لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهَا مِسَاكاً أَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْهُمَا، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: اِرْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأَعْلِمْهُمَا مَا قُلْتُ، قَالَ: لَا وَاللهِ حَتَّى تَسْأَلَ اللهَ أَنْ يَرُدَّنِي إِلَيْكَ عَاجِلاً وَأَنْ يُوَفِّقَنِي لِرِضَاهُ فِيكَ، فَفَعَلَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنِ انْصَرَفَ وَقُتِلَ مَعَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ رَحِمَهُ اللهُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خداش نامے ایک شخص کو طلحہ وزبیر نے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس

بھیجا اور اس سے کہا کہ ہم تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیج رہے ہیں جس کو اور جس کے خاندان کو ہم برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ سحر و کہانت والے ہیں یعنی معاذ اللہ بڑے فریب دینے والے ہیں اور تو ہمارے لئے ہمارے نفسوں سے زیادہ معتمد ہے اظہار پیغام سے رکنا نہیں اور امر معلوم میں ہمارے دعویٰ کو قوی دلائل سے ثابت کر دینا اور آگاہ ہو کہ یہ شخص اثبات دعویٰ میں بہت بڑا آدمی ہے اس کی دلیلیں تجھے لاجواب نہ کر دیں اور جن چیزوں سے وہ لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں اور دام فریب میں پھانستے ہیں وہ کھانا پلانا شہد چٹانا اور بدن و سر پر تیل ملوانا ہے اور خلوت میں میٹھی میٹھی باتیں کرنا ہے پس ان کے یہاں کوئی کھانا نہ کھانا، ان کے یہاں کا پانی نہ پینا، ان کے شہد و تیل کو ہاتھ نہ لگانا، ان سے خلوت نہ کرنا اور پوری پوری طرح ان سے بچے رہنا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جا جب ان کو دیکھنا تو یہ آیہ سخرہ (سورہ اعراف) شمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ (٥) پڑھنا۔ اور اللہ سے پناہ مانگنا ان کے اور شیطان کے مکر سے۔

جب تو ان کے پاس بیٹھے تو اپنی آنکھ سے اس کی عزت نہ کرنا اور اس سے مانوس نہ ہو جانا ان سے یوں کہنا کہ تمہارے اور دو چچا کے بیٹے ہیں از روئے قرابت اور قسم دیتے ہیں وہ تم کو اس بارے میں کہ تم ان سے قطع تعلق کرنے والے ہو اور وہ تم سے کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے تمہاری خاطر ان لوگوں سے ترک تعلق کیا اور اپنے قبیلہ والوں سے مخالفت مول لی حضرت رسولؐ خدا کے انتقال کے بعد، لیکن تمہارا یہ حال ہے کہ جب تمہیں تھوڑی سی دولت مل گئی تو تم نے ہماری عزت و حرمت کو ضائع کر دیا اور ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور صورت یہ ہے کہ ہمارے افعال کو اپنے معاملہ میں دیکھ چکے ہیں کہ لوگوں سے سازباز کر کے تم کو کتنا نقصان پہنچا ہے) اور ہم سے علیحدگی کی صورت میں تم نے ہماری قوت و طاقت کا اندازہ کر ہی لیا ہے۔

اور ہمارے شہروں کی وسعت تم سے زیادہ ہم تمہارے محکوم نہیں (جس شخص نے تمہاری توجہ ہماری طرف سے ہٹائی ہے ہم نے دیکھ لیا کہ وہ تمہیں کس قدر کم نقصان پہنچانے والا ہے اور ہمارا مقابلہ کرنے میں اس کی قوت کس قدر کم ہے۔

اور ہر آنکھ والے پر ہماری شوکت و قوت ظاہر ہو چکی ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آپ ہماری ہتک و حرمت کرتے ہیں اور ہمارے لئے بد دعا کرتے ہیں پس کس چیز نے آپ کو اس بات پر اُبھارا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ عرب کے شہسواروں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں کیا ہم پر لعن کرنا آپ دینداری جانتے ہیں اور کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ لعن کرنا ہماری قوت کو توڑ دے گا۔

جب خداش امیر المومنین کے پاس آیا تو وہی کہا جو ان کے دونوں نے حکم دیا تھا جب امیر المومنین نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہونٹوں میں آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہا تھا (آیہ سخرہ) حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اے بھائی عبد قیس

یہاں آ، اور اپنے قریب کی جگہ کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا موجودہ جگہ خاصی گنجائش کی ہے میں تو آپ کے پاس ایک پیغام پہنچانے آیا ہوں، فرمایا۔ ٹھیک لیکن کچھ کھا پیو، کپڑے اتارو تیل کی مالش کرو۔ پھر پیغام بھی پہنچا دینا۔ اے قنبر اُٹھ اور اسے مقام ضیافت میں لے چل، اس نے کہا اس کی مجھے ضرورت نہیں، فرمایا۔ خلوت میں چل کر بات کر، اس نے کہا کوئی پوشیدہ راز نہیں، کھلم کھلا بات ہے۔ فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جو تیرے نفس سے زیادہ قریب ہے اور تیرے اور تیرے دل کے درمیان حائل ہے اور جو آنکھوں کی چوری اور دل کی چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے بتا کیا زبیر تیرے پاس نہیں آئے تھے اور جو باتیں میں نے تجھ پر پیش کیں کیا وہ انھوں نے تجھ سے بیان نہیں کی تھیں اس نے کہا ضرور کی تھیں۔

فرمایا اگر میرے سوال کے بعد تو چھپاتا تو چشم زدن میں مر کے رہ جاتا اب میں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا جب تو میرے پاس آنے والا تھا تجھے زبیر نے وہ باتیں نہیں سکھائی تھیں جو تو نے بیان کیں اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے، فرمایا۔ کیا آیت سخرہ بھی تعلیم دی تھی اس نے کہا اسے بار بار پڑھو، اور اس کی غلطی درست کی یہاں تک کہ اس نے ستر بار پڑھا اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیرالمومنین نے ستر بار پڑھوایا، حضرت نے فرمایا کیا تو اپنے قلب کو مطمئن پاتا ہے اس نے کہا ضرور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔

فرمایا۔ اب بیان کر جو انھوں نے کہا۔ سن ان دونوں سے کہہ دینا کہ تمہاری گفتگو تمہارے اوپر حجت ہونے کو کافی ہے خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تمہارا گمان ہے کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور از روئے نسب میرے چچازاد بھائی ہو۔

رہا نسب کا معاملہ تو میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ اگرچہ نسب کا سلسلہ قطع ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ اس کو بصورت اسلام باقی رکھے اور تم نے یہ جو کہا کہ تم دونوں دین میں میرے بھائی ہو تو اگر تم سچے ہو تو تم نے کتاب اللہ کو کیوں چھوڑا اور اس کے حکم کی نافرمانی کیوں کی اپنے افعال سے اپنے دینی بھائی کے متعلق، مگر یہ کہ تم دونوں جھوٹے ہو، اور تم نے افترا پردازی کی یہ کہہ کر کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور آنحضرتؐ کے انتقال کے بعد جو تم نے لوگوں کو چھوڑا اور اگر یہ چھوڑنا حق پر تھا تو تم نے اپنے اس حق پر ہونے کو مجھ سے علیحدہ ہو کر توڑ دیا کیا یہ امر خیر تھا اور اگر تم کو چھوڑنا باطل پر تھا تو اس باطل کا گناہ تمہارے اوپر ہوا اور اس کے ساتھ یہ گناہ اور کیا کہ تم نے احداث فی الدین کیا پھر یہ کہ تم نے جو لوگوں کو چھوڑا اور میری طرف آئے تو محض طمع دنیا کے لئے تھا اور یہ تمہارے اس قول سے ظاہر ہے کہ آپ نے ہماری امیدوں کو منقطع کر دیا۔ یعنی جو حکومت کی امید تم نے مجھ سے ملنے میں رکھی تھی وہ پوری نہ ہوئی کیونکہ میں تمہاری حالت کو جانتا تھا۔

اور امر دین میں بحمداللہ تم مجھ پر کوئی الزام عائد نہ کر سکے اب رہا یہ امر کہ میں نے تم سے قطع رحم کیوں کیا تو

اس کی وجہ یہ ہے کہ تم امرِ حق سے ہٹ گئے اور اس روگردانی کی بناء پر تم نے میری بیعت کو اپنی گردن سے اس طرح نکال پھینکا جیسے ایک سرکش گھوڑا اپنی لگام کو منہ سے نکال دے۔

میرا رب اللہ ہے میں نے کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک قرار نہیں دیا، پس تم مت کہو یہ بات کہ مجھے کم نفع پہنچا اور دفاعی قوت کمزور رہی تم دونوں نفاق کے ساتھ مستحق شریک ہوئے۔

(یعنی تقسیم بیت المال میں میں نے حکم خدا کی خلاف ورزی نہیں کی اور کسی دوسرے کو اس کے حکم میں شریک نہیں بنایا بخلاف تمہارے کہ تم دوسرے کے حکم پر عمل کر کے مرتکب شرک و نفاق ہوتے ہو۔)

اور تمہارا یہ کہنا کہ میں اشجع العرب ہوں اور تم میری لعن اور بد دعا سے بچنا چاہتے ہو تو جان لو کہ ہر مقام کے لئے ایک جداگانہ عمل ہوتا ہے جس وقت میدان جنگ میں سنانیں ٹکرا رہی ہوں اور گھوڑوں کی گردنوں کے بال کھڑے ہوں اور تمہارے پھیپھڑے پھولے ہوئے ہوں تو اس وقت خدا میرے قلب میں قوت بھرتا ہے اور میں ڈٹ کر جنگ کرتا ہوں۔

لیکن جب تم نے امرِ حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو پھر میں نے خدا سے دعا کی۔ پس اب اس شخص کی بد دعا سے گھبراتے کیوں ہو جو تمہارے گمان میں ایک مرد ساحر ہے اور جادوگروں کی قوم سے ہے۔

خدایا جلد ہلاک کر زبیر کو بدترین ہلاکت کے ساتھ اور گمراہی کی حالت میں اس کا خون بہا اور طلحہ کو ذلت کے ساتھ مار اور آخرت میں ان دونوں کو بدترین عذاب میں مبتلا کر، اگر ان دونوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھ پر افترا پردازی کی ہے اور میرے بارے میں ان دونوں نے اپنی گواہیوں کو چھپایا ہے اور تیری اور تیرے رسولؐ کی نافرمانی کی ہے ہیں میرے بارے خداش سے کہا۔ کہو آمین، اس نے آمین کہی اور اپنے دل میں کہنے لگا واللہ میں نے آپؑ سے زیادہ الزام ہٹانے والا نہیں دیکھا، آپؑ نے ان کی ایک ایک دلیل توڑ کر رکھ دی۔ میں ان دونوں سے برائت چاہتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا۔ واپس جا اور جو میں نے کہا ہے وہ انھیں سنا دے۔ اس نے کہا۔ جب جاؤں گا جب آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے آپ کے پاس واپس لائے جلد اور مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے بارے میں اس کی مرضی حاصل کروں۔ پس حضرت نے دعا کی وہ گیا اور واپس آ گیا اور جنگ جمل میں شہید ہوا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَرَّاحِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، فَبَيْنَا عَلِيٌّ عليه السلام جَالِسٌ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَالَكَ ـ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ـ لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيَّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : بَلَى سَأُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ كُنْتُ إِذْ كُنْتَ

عَلَى الْحَقِّ بِصِفِّينَ فَلَمَّا حَكَّمْتَ الْحَكَمَيْنِ بَرِئْتُ مِنْكَ وَسَمَّيْتُكَ مُشْرِكاً فَأَصْبَحْتُ لاأَدْرِي إِلَىٰ أَيْنَ أَصْرِفُ وِلاَيَتِي وَاللهِ لأَنْ أَعْرِفَ هُدَاكَ مِنْ ضَلاَلَتِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ قِفْ مِنِّي قَرِيباً أُرِيكَ عَلاَمَاتِ الْهُدَىٰ مِنْ عَلاَمَاتِ الضَّلاَلَةِ ، فَوَقَفَ الرَّجُلُ قَرِيباً مِنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ فَارِسٌ يَرْكُضُ حَتَّىٰ أَتَىٰ عَلِيّاً عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! أَبْشِرْ بِالْفَتْحِ أَقَرَّ اللهُ عَيْنَكَ ، قَدْ وَاللهِ قُتِلَ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ لَهُ : مِنْ دُونِ النَّهْرِ أَوْ مِنْ خَلْفِهِ ؟ قَالَ : بَلْ مِنْ دُونِهِ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لاَيَعْبُرُونَ أَبَداً حَتَّىٰ يُقْتَلُوا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : فَازْدَدْتُ فِيهِ بَصِيرَةً ، فَجَاءَ آخَرُ يَرْكُضُ عَلَىٰ فَرَسٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِثْلَ الَّذِي رَدَّ عَلَىٰ صَاحِبِهِ ، قَالَ الرَّجُلُ الشَّاكُّ : وَ هَمَمْتُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَىٰ عَلِيٍّ عليه السلام فَأَفْلَقَ هَامَتَهُ بِالسَّيْفِ ثُمَّ جَاءَ فَارِسَانِ يَرْكُضَانِ قَدْ أَعْرَقَا فَرَسَيْهِمَا فَقَالاَ : أَقَرَّ اللهُ عَيْنَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! أَبْشِرْ بِالْفَتْحِ قَدْ وَاللهِ قُتِلَ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَمِنْ خَلْفِ النَّهْرِ أَوْ مِنْ دُونِهِ ؟ قَالاَ : لاَ بَلْ مِنْ خَلْفِهِ ، إِنَّهُمْ لَمَّا اقْتَحَمُوا خَيْلَهُمُ النَّهْرَوَانَ وَضَرَبَ الْمَاءُ لَبَّاتِ خُيُولِهِمْ رَجَعُوا فَأُصِيبُوا ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَدَقْتُمَا ، فَنَزَلَ الرَّجُلُ عَنْ فَرَسِهِ فَأَخَذَ بِيَدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ بِرِجْلِهِ فَقَبَّلَهُمَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : هَذِهِ لَكَ آيَةٌ .

۲۔ رافع بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں علیؑ بن ابی طالب کی خدمت میں یوم نہروان حاضر تھا پس جبکہ حضرت علیؑ بیٹھے ہوئے تھے ایک گھوڑسوار آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا علیؑ حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو نے امیرالمومنین کہہ کر سلام کیوں نہ کیا۔ اس نے کہا میں اس کی وجہ بتاتا ہوں آپ امیرالمومنین اس وقت تھے جب تک آپ صفین میں حق پر لڑتے رہے مگر جب آپ حکمین (ابوموسیٰ اور عمرو بن عاص) کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تو میں آپ سے الگ ہو گیا اور آپ کا نام میں نے مشرک رکھا پس اس وقت سے میں نہیں جانتا کہ کس کی محبت کی طرف لوٹوں میرے نزدیک دنیا و مافیہا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب بہ نسبت آپ کی ضلالت کے، آپ کی ہدایت ہے حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے میرے قریب آ، تاکہ میں تجھے علامات ہدایات کو دکھلاؤں وہ شخص حضرت کے قریب آ گیا۔ ناگاہ ایک شخص گھوڑے کو مہمیز کرتا آیا اور کہنے لگا یا امیرالمومنین فتح کی بشارت ہو اور خدا آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے واللہ تمام قوم قتل ہو گئی فرمایا۔ نہر کے اس پار یا اُس پار، اُس نے کہا اس پار، فرمایا تو جھوٹا ہے قسم خدا کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا، وہ ہرگز نہر کو عبور نہ کریں گے کہ وہ قتل ہو جائیں اس پہلے شخص نے کہا چلو یہ اچھا موقع حضرت کی صداقت جاننے کا ملا، کچھ دیر بعد ایک شخص اور گھوڑا کدا تا آیا اور اس نے بھی ایسا بیان کیا۔ حضرت نے اس کے متعلق

کبھی وہی فرمایا۔ اس تنگ کرنے والے آدمی نے کہا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں علیؑ پر حملہ کرکے ان کا سر تلوار سے جدا کر دوں۔

پھر دو سوار گھوڑے کداتے آئے ان کے دونوں گھوڑے پسینے پسینے ہو رہے تھے انھوں نے کہا اے امیرالمومنین اللہ آپؑ کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے واللہ تمام قوم قتل ہو گئی حضرت نے فرمایا نہر کے اس پار یا اس پار، انھوں نے جواب میں کہا اس پار، جب انھوں نے نہر میں اپنے گھوڑے ڈالے اور پانی ان کے گھوڑوں کے سینوں تک آگیا تو پلٹ پڑے اور مصیبت میں مبتلا ہوئے امیرالمومنین نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ پس وہ شخص گھوڑے سے اترا اور حضرت کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا، حضرت نے فرمایا تیرے لئے ہماری صداقت کا یہی نشان ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْمَعْرُوفِ بِكُرْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُدَاهِي، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِبِيَّةِ قَالَتْ: رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شُرْطَةِ الْخَمِيسِ وَ مَعَهُ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ يَضْرِبُ بِهَا بَيَّاعِي الْجِرِّيِّ وَالْمَارْمَاهِيِّ وَالزِّمَّارِ وَ يَقُولُ لَهُمْ: يَا بَيَّاعِي مُسُوخِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ جُنْدِ بَنِي مَرْوَانَ، فَقَامَ إِلَيْهِ فُرَاتُ بْنُ أَحْنَفَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا جُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: أَقْوَامٌ حَلَقُوا اللِّحَى وَ فَتَلُوا الشَّوَارِبَ فَمُسِخُوا فَلَمْ أَرَ نَاطِقاً أَحْسَنَ نُطْقاً مِنْهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَقْفُو أَثَرَهُ حَتَّى قَعَدَ فِي رَحَبَةِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَلَالَةُ الْإِمَامَةِ يَرْحَمُكَ اللهُ؟ قَالَتْ: فَقَالَ ائْتِينِي بِتِلْكَ الْحَصَاةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَطَبَعَ لِي فِيهَا بِخَاتَمِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَبَابَةُ! إِذَا ادَّعَى مُدَّعٍ الْإِمَامَةَ فَقَدَرَ أَنْ يَطْبَعَ كَمَا رَأَيْتِ، فَاعْلَمِي أَنَّهُ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ وَالْإِمَامُ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَيْءٌ يُرِيدُهُ، قَالَتْ: ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَجِئْتُ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ فِي مَجْلِسِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ: يَا حَبَابَةُ الْوَالِبِيَّةُ! فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا مَوْلَايَ! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكِ قَالَتْ: فَأَعْطَيْتُهُ فَطَبَعَ فِيهَا كَمَا طَبَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَرَّبَ وَ رَحَّبَ، ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ فِي الدَّلَالَةِ دَلِيلاً عَلَى مَا تُرِيدِينَ أَفَتُرِيدِينَ دَلَالَةَ الْإِمَامَةِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا سَيِّدِي! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكِ، فَنَاوَلْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَدْ بَلَغَ بِيَ الْكِبَرُ إِلَى أَنْ أُرْعِشْتُ وَ أَنَا أَعُدُّ يَوْمَئِذٍ مِائَةً وَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَأَيْتُهُ رَاكِعاً وَ سَاجِداً وَ

مَشْغُولاً بِالْعِبادَةِ فَيَئِسْتُ مِنَ الدَّلالَةِ ، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالسَّبّابَةِ فَعادَ إِلَيَّ شَبابِي ، قالَتْ : فَقُلْتُ : يا سَيِّدِي ! كَمْ مَضَى مِنَ الدُّنْيا وَكَمْ بَقِيَ ؟ فَقالَ : أَمّا ما مَضَى فَنَعَمْ وَأَمّا ما بَقِيَ فَلا ، قالَتْ : ثُمَّ قالَ لِي : هاتِي ما مَعَكِ فَأَعْطَيْتُهُ الْحَصاةَ فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَباجَعْفَرٍ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها ، ثُمَّ أَتَيْتُ الرِّضا عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيها .

وَعاشَتْ حَبابَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ عَلى ما ذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشامٍ .

۳- حبابہ سے مروی ہے کہ میں نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کو دیکھا کہ لشکر کے سپاہیوں کے ساتھ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں دوسرا الاکوڑا ہے اور آپ جری مار ماہی اور زمار (بے سین والی مچھلیاں) فروخت کرنے والوں سے فرما رہے ہیں (اے بنی اسرائیل کے مسوخات بیچنے والو) اے بنی مروان کے لشکریو! فرات بن احنف نے پوچھا اے امیرالمومنین بنی مروان کا لشکر کیسا؟ فرمایا مراد وہ لوگ ہیں جو ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور مونچھوں پر بل دیتے ہیں پس وہ لوگ صورت کے لحاظ سے مسخ ہوگئے (مروان کے لشکر میں ایسے ہی لوگ تھے) میں نے دیکھا کہ حضرت علی سے بہتر از روئے نطق کوئی نہیں، پھر میں حضرت کے پیچھے لگی رہی، جب حضرت مسجد کے چبوترے پر بیٹھے تو میں نے کہا اے امیرالمومنین دلالت امامت کیا ہے؟ فرمایا یہ کنکری اٹھالا اور اپنے ہاتھ سے ایک کنکری کی طرف اشارہ کیا حضرت نے اس پر مہر لگائی وہ پتھروں میں بیٹھ گئی۔ پھر فرمایا۔ اے حبابہ کوئی مدعی امامت ہو تو اس سے کہو کہ اس پتھر پر مہر لگادے جیسے میں نے مہر لگا دی ہے اگر لگادے تو سمجھنا کہ وہ امام ہے۔

اور مفترض الطاعت ہے اور امام جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ شے اس سے پوشیدہ نہیں رہتی، حبابہ کہتی ہے میں حضرت کے انتقال کے بعد امام حسنؑ کے پاس آئی آپ امیرالمومنین کی جگہ بیٹھے تھے اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے مجھ سے فرمایا۔ اے حبابہ لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا دے دیا۔ حضرت نے اس پر اسی طرح مہر لگادی جس امیرالمومنین نے لگائی تھی پھر میں امام حسن کے بعد امام حسینؑ کی خدمت میں آئی، آپ اس وقت مسجد نبویؐ میں تھے پس حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مرحبا کہا۔ پھر فرمایا جو میں نے ارادہ کیا ہے اس کی دلالت میں ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ دلیل امامت معلوم کرنے کا نہیں؟ میں نے کہا ضرور میرے سید و مولا! فرمایا جو تیرے پاس ہے میں نے وہی پتھری نکال کر دی۔ آپ نے اس پر مہر لگادی پھر میں علی بن الحسین کے پاس آئی اور اب بڑھاپے کی وجہ سے رعشہ تھا اور میری عمر ایک سو تیرہ برس کی ہوگئی تھی میں نے امام علیہ السلام کو رکوع اور سجود اور عبادت میں مشغول پایا۔ پس میں دلالت سے مایوس ہوئی حضرت نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا پس میرا شباب لوٹ آیا۔ میں نے کہا میرے آقا میری عمر کتنی گذر گئی اور کتنی باقی ہے فرمایا۔ گذری کو بتادوں گا باقی کو نہیں بتاؤں گا۔

پھر فرمایا۔ جو تیرے پاس ہے وہ لا، میں نے وہ پتھر دیا آپ نے اس پر مہر لگادی، پھر میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپؑ نے بھی مہر لگادی، پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگادی پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگادی، پھر امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آئی انھوں نے بھی مہر لگادی اس کے بعد جیسا کہ محمد بن ہاشم نے ذکر کیا ہے حبابہ نو ماہ تک اور زندہ رہی۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ ابْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَاسْتُؤْذِنَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَبْلٌ، طَوِيلٌ، جَسِيمٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْوِلاَيَةِ فَرَدَّ عَلَيْهِ بِالْقَبُولِ وَ أَمَرَهُ بِالْجُلُوسِ، فَجَلَسَ مُلاَصِقاً لِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَ شِعْرِي مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام هٰذَا مِنْ وُلْدِ الْأَعْرَابِيَّةِ صَاحِبَةِ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ آبَائِي عليهم السلام فِيهَا بِخَوَاتِيمِهِمْ فَانْطَبَعَتْ وَقَدْ جَاءَ بِهَا مَعَهُ يُرِيدُ أَنْ أَطْبَعَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: هَاتِهَا فَأَخْرَجَ حَصَاةً وَ فِي جَانِبٍ مِنْهَا مَوْضِعٌ أَمْلَسُ، فَأَخَذَهَا أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام ثُمَّ أَخْرَجَ خَاتَمَهُ فَطَبَعَ فِيهَا فَانْطَبَعَ فَكَأَنِّي أَرَى نَقْشَ خَاتَمِهِ السَّاعَةَ «الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ» فَقُلْتُ لِلْيَمَانِيِّ: رَأَيْتَهُ قَبْلَ هٰذَا قَطُّ؟ قَالَ: لاَ وَاللهِ وَإِنِّي لَمُنْذُ دَهْرٍ حَرِيصٌ عَلَى رُؤْيَتِهِ حَتَّى كَأَنَّ السَّاعَةَ أَتَانِي شَابٌّ لَسْتُ أَرَاهُ فَقَالَ لِي: قُمْ فَادْخُلْ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ نَهَضَ الْيَمَانِيُّ وَ هُوَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ حَقَّكَ لَوَاجِبٌ كَوُجُوبِ حَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ثُمَّ مَضَى فَلَمْ أَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ: وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اسْمِهِ فَقَالَ: اسْمِي مِهْجَعُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ سِمْعَانَ بْنِ غَانِمِ بْنِ أُمِّ غَانِمٍ وَهِيَ الْأَعْرَابِيَّةُ الْيَمَانِيَّةُ، صَاحِبَةُ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ فِيهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالسِّبْطُ إِلَى وَقْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یمن کے ایک شخص نے داخلہ چاہا حضرت نے اجازت دی۔ ایک شخص لمبا تڑنگا موٹا تازہ اندر آیا اور سلام کیا۔ السلام علیک اے ولی اللہ حضرت نے جواب سلام دے کر بیٹھنے کا حکم دیا وہ مجھ سے مل کر بیٹھا مجھے فکر ہوئی کہ یہ کون ہے حضرت نے فرمایا یہ اولاد اس عربی عورت کی ہے جو صاحب حصاۃ تھی اور جس کے پتھر پر میرے آباؤ اجداد نے مہریں لگائیں اور وہ مہر پتھر میں بیٹھ گئی یہ اس پتھر کو لے کر آیا ہے تاکہ میں بھی مہر لگاؤں۔ پھر اس سے فرمایا۔ اسے لا، پس اس نے پتھر نکالا اس میں ایک جگہ خالی تھی حضرت نے اسے لیا اور اپنی انگوٹھی نکال کر اس پر مہر لگائی جو اس کے اوپر ابھر آئی، گویا میں یہ نقش اس پر دیکھ رہا تھا

الحسنؑ بن علیؑ۔

میں نے اس مرد یمنی سے کہا کیا تم نے امام علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔ اس نے کہا کبھی نہیں میں ایک مدت سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا ناگاہ ابھی ایک جوان آیا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا اندر آ پس میں آ گیا۔ پھر وہ یمنی یہ کہتا ہوا اٹھا۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر اے اہلبیت ذریۃ بعضہا من بعض، یعنی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا حق اسی طرح واجب ہے جس طرح حق امیرالمؤمنین اور حق دیگر آئمہ خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو، پھر وہ چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔ اسحاق راوی ہے کہ ابوہاشم جعفری نے فرمایا۔ میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام مہجع ابن صلت بن عقبہ بن سمعان بن غانم بن ام غانم ہے اور یہ وہی نسل عربیہ ہے جس کو صاحبۃ الحصاۃ کہتے ہیں اس کے پتھر پر مہر لگائی امیرالمومنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک آئمہ نے۔

٥ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ زُرَارَةَ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَرْسَلَ مُحَمَّدُبْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَخَلَابِهِ فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله دَفَعَ الْوَصِيَّةَوَالْإِمَامَةَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام ، ثُمَّ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَدْ قُتِلَ أَبُوكَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ صَلَّى عَلَى رُوحِهِ وَلَمْ يُوصِ وَ أَنَا عَمُّكَ وَصِنْوُ أَبِيكَ وَ وِلَادَتِي مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِي سِنِّي وَقَدِيمِي أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ فِي حَدَاثَتِكَ ، فَلَا تُنَازِعْنِي فِي الْوَصِيَّةِ وَالْإِمَامَةِوَلَاتُحَاجَّنِي ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : يَا عَمِّ اتَّقِ اللهَ وَلَاتَدَّعِ مَا لَيْسَ لَكَ بِحَقٍّ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَمِنَ الْجَاهِلِينَ ، إِنَّ أَبِي يَا عَمِّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَوْصَى إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَإِلَى الْعِرَاقِ وَعَهِدَ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ بِسَاعَةٍ وَ هَذَا سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عِنْدِي ؛ فَلَاتَتَعَرَّضْ لِهَذَا، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَقْصَ الْعُمْرِ وَ تَشَتُّتَ الْحَالِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِحَتَّى نَتَحَاكَمَ إِلَيْهِ وَ نَسْأَلَهُعَنْ ذَلِكَ، قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : وَ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا بِمَكَّةَ ، فَانْطَلَقَاحَتَّى أَتَيَا الْحَجَرَالْأَسْوَدَ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِلِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ: ابْدَأْ أَنْتَ فَابْتَهِلْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلْهُ أَنْ يُنْطِقَ لَكَالْحَجَرَ ثُمَّ سَلْ ، فَابْتَهَلَ مُحَمَّدٌ فِي الدُّعَاءِ وَ سَأَلَ اللهَ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ ، فَلَمْ يُجِبْهُفَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَا عَمِّ لَوْ كُنْتَ وَصِيّاً وَ إِمَاماً لَأَجَابَكَ . قَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: فَادْعُ اللهَ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي وَسَلْهُ، فَدَعَااللهَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام بِمَا أَرَادَ ثُمَّ قَالَ : أَسْأَلُكَ بِالَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَمِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ وَ مِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا مَنِ الْوَصِيُّ وَالْإِمَامُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: فَتَحَرَّكَ الْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ عَنْ مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : فَانْصَرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ هُوَ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز خلوت میں امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا۔ اے پسر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیرالمومنین کے سپرد کی، پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ اور تمہارے پدر بزرگوار نے خدا کا درود اور رحمت ہو ان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا وصی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں تمہارے باپ کا بھائی ہوں اور علی کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امر وصیت اور امر امامت میں مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ حضرت علی بن الحسینؑ نے فرمایا اے چچا۔ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ بنو، بے شک اے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہو ان پر عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری عمر کم نہ ہو جائے۔ اور حال تباہ نہ ہو۔ خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد حسینؑ میں قرار دیا ہے اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ حجر اسود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا فیصلہ کرائیں اور اس بارے میں سوال کریں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں چلے۔ جب حجر اسود کے پاس آئے تو علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ حجر اسود کو ناطق کردے پس محمد نے ایسا ہی کیا اور حجر سے سوال کیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر آپ وصی و امام ہوتے تو یہ ضرور جواب دیتا۔ انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطہ سے جس نے قرار دیا۔ تجھ میں میثاق انبیاء و اوصیاء اور تمام لوگوں کے میثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد وصی اور امام کون ہے راوی کہتا ہے کہ حجر کو اس زور سے حرکت ہوئی۔ گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا۔ خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام وصی اور امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی بن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہو گئے

ایسی ہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسٰی سے اس نے حریز سے اس نے زرارہ سے اس نے امام جعفر صادق سے بیان کی ہے۔

٦ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَ لَسْتُ أَعْرِفُ شَيْئاً مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَالِمِ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُاللهِ ابْنُ الْحَسَنِ.

فَأَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ رَجُلٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ غُلَامٌ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى مَوْلَاكَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِي: ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُعْتَكِفٍ شَدِيدِ الْاِجْتِهَادِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ، فَقَالَ: أَمَرَرْتَ بِابْنِي مُحَمَّدٍ؟ قُلْتُ: بَدَأْتُ بِكَ، فَقَالَ: سَلْ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ، فَقَالَ تَبِينُ بِرَأْسِ الْجَوْزَاءِ، وَالْبَاقِي وِزْرٌ عَلَيْهِ وَ عُقُوبَةٌ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاحِدَةٌ، فَقُلْتُ: مَا يَقُولُ الشَّيْخُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: قَدْ مَسَحَ قَوْمٌ صَالِحُونَ وَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَمْسَحُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثِنْتَانِ، فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي أَكْلِ الْجِرِّيِّ أَحَلَالٌ هُوَ أَمْ حَرَامٌ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَعَافُهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثَلَاثٌ، فَقُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي شُرْبِ النَّبِيذِ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَشْرَبُهُ.

فَقُمْتُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ أَنَا أَقُولُ: هٰذِهِ الْعِصَابَةُ تَكْذِبُ عَلَى أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَنَظَرْتُ إِلَى جَمَاعَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: مَنْ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ، فَقُلْتُ: قَدْ أَتَيْتُهُ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئاً فَرَفَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فَقَالَ: ائْتِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَهُوَ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ، فَلَامَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ بِالْحَضْرَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ الْقَوْمَ(٢) إِنَّمَا مَنَعَهُمْ مِنْ إِرْشَادِي إِلَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ الْحَسَدُ، فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ إِيَّاهُ أَرَدْتُ.

فَمَضَيْتُ حَتَّى صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَرَعْتُ الْبَابَ، فَخَرَجَ غُلَامٌ لَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ فَوَاللهِ لَقَدْ أَدْهَشَنِي، فَدَخَلْتُ وَ أَنَا مُضْطَرِبٌ وَ نَظَرْتُ فَإِذَا شَيْخٌ عَلَى مُصَلًّى بِلَا مِرْفَقَةٍ وَلَا بَرْدَعَةٍ، فَابْتَدَأَنِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا سُبْحَانَ اللهِ غُلَامُهُ يَقُولُ

لِي بِالْبابِ : ادْخُلْ يا أَخا كَلْبٍ ؛ وَ يَسْأَلُنِي الْمَوْلىٰ مَنْ أَنْتَ ؟! فَقُلْتُ لَهُ : أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسّابَةُ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلىٰ جَبْهَتِهِ وَ قالَ كَذَبَ الْعادِلُونَ بِاللهِ وَ ضَلُّوا ضَلالاً بَعِيداً وَ خَسِرُوا خُسْراناً مُبِيناً يا أَخا كَلْبٍ ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَعاداً وَ ثَمُودَ وَ أَصْحابَ الرَّسِّ وَ قُرُوناً بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيراً » أَفَتَنْسِبُها أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : لا جُعِلْتُ فِداكَ ، فَقالَ لِي : أَفَتَنْسِبُ نَفْسَكَ ؟ قُلْتُ . نَعَمْ أَنَا فُلانُ بْنُ فُلانِ بْنِ فُلانٍ حَتّىٰ ارْتَفَعْتُ فَقالَ لِي : قِفْ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ، وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَنْ فُلانُ بْنُ فُلانٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ فُلانُ بْنُ فُلانٍ ، قالَ : إِنَّ فُلانَ بْنَ فُلانِ [بْنِ فُلانٍ] الرّاعِيَ الْكُرْدِيَّ إِنَّما كانَ فُلانَ الرّاعِيَ الْكُرْدِيَّ عَلىٰ جَبَلِ آلِ فُلانٍ فَنَزَلَ إِلىٰ فُلانَةَ امْرَأَةِ فُلانٍ مِنْ جَبَلِهِ الَّذِي كانَ يَرْعىٰ غَنَمَهُ عَلَيْهِ فَأَطْعَمَها شَيْئاً وَ غَشِيَها فَوَلَدَتْ فُلاناً وَ فُلانُ بْنُ فُلانٍ مِنْ فُلانَةَ وَ فُلانِ بْنِ فُلانٍ ، ثُمَّ قالَ : أَتَعْرِفُ هٰذِهِ الْأَسامِي ؟ قُلْتُ : لا وَاللهِ جُعِلْتُ فِداكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكُفَّ عَنْ هٰذا فَعَلْتَ ؟ فَقالَ : إِنَّما قُلْتَ فَقُلْتُ ، فَقُلْتُ : إِنِّي لا أَعُودُ ، قالَ : لا نَعُودُ إِذاً وَ اسْأَلْ عَمّا جِئْتَ لَهُ.

فَقُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قالَ لِامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طالِقٌ عَدَدَ نُجُومِ السَّماءِ ؟ فَقالَ: وَيْحَكَ أَما تَقْرَأُ سُورَةَ الطَّلاقِ ؟ قُلْتُ : بَلىٰ ، قالَ : فَاقْرَأْ فَقَرَأْتُ « فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ » قالَ : أَتَرىٰ هٰهُنا نُجُومَ السَّماءِ ؟ قُلْتُ : لا ، قُلْتُ : فَرَجُلٌ قالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طالِقٌ ثَلاثاً ؟ قالَ: تُرَدُّ إِلىٰ كِتابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ ، ثُمَّ قالَ : لا طَلاقَ إِلّا عَلىٰ طُهْرٍ، مِنْ غَيْرِ جِماعٍ بِشاهِدَيْنِ مَقْبُولَيْنِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : واحِدَةٌ ، ثُمَّ قالَ : سَلْ ، قُلْتُ : ما تَقُولُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قالَ : إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ وَ رَدَّ اللهُ كُلَّ شَيْءٍ إِلىٰ شَيْئِهِ وَرَدَّ الْجِلْدَ إِلَى الْغَنَمِ فَتَرىٰ أَصْحابَ الْمَسْحِ أَيْنَ يَذْهَبُ وُضُوؤُهُمْ ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : ثِنْتانِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقالَ: سَلْ .

فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَكْلِ الْجِرِّيِّ فَقالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَسَخَ طائِفَةً مِنْ بَنِي إِسْرائِيلَ فَما أَخَذَ مِنْهُمْ بَحْراً فَهُوَ الْجِرِّيُّ وَالزِّمّارُ وَالْمارْماهِي وَماسِوىٰ ذٰلِكَ وَما أَخَذَ مِنْهُمْ بَرّاً فَالْقِرَدَةُ وَالْخَنازِيرُ وَالْوَبْرُ وَالْوَرَكُ وَما سِوىٰ ذٰلِكَ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي ثَلاثٌ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقالَ : سَلْ وَقُمْ ، فَقُلْتُ : ما تَقُولُ فِي النَّبِيذِ ؟ فَقالَ : حَلالٌ . فَقُلْتُ : إِنّا نَنْبِذُ فَنَطْرَحُ فِيهِ الْعَكَرَ وَماسِوىٰ ذٰلِكَ وَنَشْرَبُهُ، فَقالَ : شَهْ شَهْ تِلْكَ الْخَمْرَةُ الْمُنْتِنَةُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ فَأَيَّ نَبِيذٍ تَعْنِي ؟ فَقالَ : إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ شَكَوْا إِلىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَغْيِيرَ الْماءِ وَفَسادَ طَبائِعِهِمْ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْبِذُوا ، فَكانَ الرَّجُلُ

يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَنْبِذَلَهُ ، فَيَعْمِدُ إِلَى كَفٍّ مِنَ التَّمْرِ فَيَقْذِفُ بِهِ فِي الشَّنِّ فَمِنْهُ شُرْبُهُ وَمِنْهُ طَهُورُهُ ، فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ عَدَدُ التَّمْرِ الَّذِي [كَانَ] فِي الْكَفِّ ، فَقَالَ: مَا حَمَلَ الْكَفُّ ، فَقُلْتُ : وَاحِدَةٌ أَوْ ثِنْتَانِ؟ فَقَالَ : رُبَّمَا كَانَتْ وَاحِدَةً وَرُبَّمَا كَانَتْ ثِنْتَيْنِ فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ يَسَعُ الشَّنُّ ؟ فَقَالَ : مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ إِلَى مَا فَوْقَ ذٰلِكَ ، فَقُلْتُ بِالْأَرْطَالِ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَرْطَالٌ بِمِكْيَالِ الْعِرَاقِ ؛ قَالَ : سَمَاعَةُ : قَالَ الْكَلْبِيُّ : ثُمَّ نَهَضَ عليه السلام وَقُمْتُ ؛ فَخَرَجْتُ وَأَنَا أَضْرِبُ بِيَدِي عَلَى الْأُخْرَى وَأَنَا أَقُولُ إِنْ كَانَ شَيْءٌ فَهٰذَا ، فَلَمْ يَزَلِ الْكَلْبِيُّ يَدِينُ اللهَ بِحُبِّ آلِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتَّى مَاتَ .

۶۔ کلبی نسابہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا اور مجھے علم نہ تھا کہ امر امامت کس سے متعلق ہے میں مسجد رسولؐ میں آیا وہاں کچھ لوگ جمع تھے میں نے ان سے پوچھا کہ اہل بیت میں عالم کون ہے انھوں نے کہا عبداللہ بن الحسن، میں ان کے گھر آیا اذن دخول چاہا۔ پس ایک شخص گھر میں سے نکلا میں سمجھا کہ یہ ان کا نوکر ہے میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے آقا سے میرے لئے اجازت لو، وہ اندر گیا اور باہر آیا اور مجھ سے کہا اندر آؤ، میں نے اندر جا کہ ایک بزرگ گوشہ نشین کو دیکھا جو سخت ریاضت نفس کرنے والے تھے میں نے سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں کلبی نسابہ ہوں۔

فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے میں نے کہا کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا تم میرے فرزند محمد سے ملے ہو میں نے کہا نہیں۔ میں تو پہلے آپ ہی کے پاس آیا ہوں۔ انھوں نے کہا پوچھو جو چاہتے ہو۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ تجھ کو میں نے طلاق دی ستاروں کی تعداد کے برابر، انھوں نے کہا طلاق بائن تو تین بار میں ہوتی ہے باقی ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر عذاب نازل ہوگا۔ کیونکہ اس نے بدعت کی۔ (جوزا برج میں چونکہ تین ستارے ہیں لہذا طلاق بائن مراد لی گئی) میں نے پوچھا اے شیخ آپ موزوں پر مسح کے بارے میں کیا کہتے ہیں انھوں نے کہا نیک لوگ مسح کرتے ہیں لیکن ہم اہلبیت مسح نہیں کرتے، میں نے کہا یہ دوسری غلطی ہے پھر میں نے پوچھا۔ آپ بے چھلکے کی مچھلی کے بارے میں کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں کھاتے۔ میں نے پوچھا آپ نبیذ (جو کی شراب) کے متعلق کیا کہتے ہیں، فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں پیتے۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وہاں سے نکل آیا۔ میں دل میں کہتا تھا اس گروہ نے اہلبیت پر جھوٹ بولا۔ پھر میں مسجد میں آیا وہاں کچھ لوگ قریش وغیرہ کے بیٹھے تھے۔ میں نے سلام کر کے کہا۔ اہلبیت میں کون زیادہ عالم ہے انھوں نے کہا۔ عبداللہ بن الحسن میں نے کہا ان سے تو میں مل آیا ہوں ان کے پاس تو کچھ نہیں، ان میں سے ایک شخص نے سر اٹھایا اور کہا تم جعفر بن محمد کے پاس جاؤ وہ اہلبیت میں سب سے زیادہ عالم ہیں لوگوں نے اسے ملامت کی۔ مجھے بھی لوگوں نے از روئے حسد ان کے پاس جانے سے روکا تھا میں نے اس شخص سے کہا جس کا پتہ دیا ہے وہاں لے چلو، پس میں وہاں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا ایک غلام نکلا اس نے کہا۔ اے برادر کلب آؤ۔ واللہ تم نے مجھے اضطراب میں ڈال دیا۔ اب تک کہاں تھے) میں یہ سن کر گھبرا گیا اندر جا کر ایک بزرگ کو دیکھا وہ ایک مصلے پر بیٹھے ہیں جس کا کوئی فرش نہیں اور نہ کوئی تکیہ ہے جب میں نے سلام کیا تو انھوں

نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سبحان اللہ، نوکر نے دروازہ پر یا اخا الکلب کہا اور آقا پوچھتا ہے تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کلبی ہوں نسب عرب کا سب سے زیادہ جاننے والا۔ حضرت نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا عادلوں نے (جو بغیر وحی مسائل شکلہ از روئے ظن و قیاس بیان کرتے ہیں) جھوٹ بولا اور پوری طرح گمراہ ہوگئے اور پورے پورے خسارے میں رہے، اے بھائی کلبی خدا فرماتا ہے ہم نے ہلاک کیا عاد و ثمود کو اور کنوئیں والوں کو (جنھوں نے نبی کی نافرمانی کی) اور ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو کیا تو ان قوموں کے نسب کو جانتا ہے (کہ آدم تک ان کا سلسلہ نسب کیا تھا۔ کون کس کا بیٹا تھا) میں نے کہا میں نہیں جانتا۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ تو اپنے نسب کے متعلق جانتا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں فلاں بن فلاں ہوں اور سلسلہ کو آگے بڑھایا فرمایا ٹھہر جا۔ ایسا نہیں، جیسا تو بیان کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ فلاں (دہیان بن بیان) کس کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا میں جانتا ہوں فرمایا فلاں (دہیان) ایسا نہیں، وہ ایک کردی چرواہے (عمرو) کا بیٹا ہے یہ اپنی بکریاں فلاں قبیلہ کے پہاڑ پر چرایا کرتا تھا وہ اس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس آیا جو فلاں کی زوجہ تھی (بدنام) پس اسے کچھ طمع دے کر اس سے جماع کیا۔ اس سے فلاں (دہیان) پیدا ہوا پس وہ دہیان بن عمرو بن مرتعیا ہے تو غلطی سے بیان کا بیٹا بنا رہا ہے۔ کیسا نساب ہے۔

پھر فرمایا جو نام میں نے بتلائے کیا تجھے یہ معلوم تھے۔ میں نے کہا نہیں، اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں یہ میرے لئے بدنامی کا باعث ہے فرمایا تو نے نسابی کا دعویٰ کیا تھا اس لئے میں نے کہا۔ اب میں ایسا نہ کہوں گا۔ فرمایا ہم بھی کسی سے ذکر نہ کریں گے (آپ نے اس کے سوالات سے پہلے ہی علم امامت کا اظہار کر دیا) اچھا۔ اب جن سوالات کے جوابات کے لئے تو آیا ہے وہ دریافت کر۔ میں نے کہا مجھے اس مسئلے کا جواب بتائیے۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجھے طلاق ہے ستاروں کی تعداد کے مطابق (کیا طلاق بائن ہوگئی) فرمایا تو نے سورۂ طلاق پڑھا ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پڑھو، میں نے پڑھا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدہ کا شمار رکھو۔

فرمایا۔ اس آیت میں نجوم سما کا ذکر ہے میں نے کہا نہیں، پھر فرمایا۔ طلاق نہیں دی جاتی مگر طہر میں جبکہ جماع نہ کیا ہو اور اس کے گواہ دو عادل ہوں میں نے دل میں کہا یہ پہلا ثبوت ہے۔ علم امامت کا، پھر فرمایا اور پوچھ، میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں موزوں پر مسح کے متعلق، یہ سن کر حضرت نے تبسم فرمایا، (عبداللہ بن الحسن کے جواب پر) اور پھر فرمایا۔ روز قیامت خدا ہر شے کو اس کی صورت پر لے آئے گا پس جنھوں نے موزہ پر مسح کیا (عرب کا موزہ بکری کے پوست کا ہوتا تھا) ان کے پیروں پر بکری کی کھال ہوگی اب غور کر ایسے مسح کرنے والوں کا وضو کہاں جائے گا۔

فرمایا اب اور پوچھ، میں نے کہا کیا جری حلال ہے (ایک قسم کی مچھلی بے چھلکے کی) فرمایا۔ خدا نے مسخ کیا ایک گروہ کو بنی اسرائیل سے جو دریا کے حصہ میں آئے وہ جری۔ زمار اور مارماہی ہیں) جو خشکی میں وہ بندر، سور اور دبر (ایک قسم کی بلی) اور ورک (ایک قسم کا گوہ) بنے ہیں میں نے دل میں کہا۔ یہ تیسری علامت ہے۔ پھر فرمایا اب آخری سوال بھی پوچھ اور اٹھ

کھڑا ہو، میں نے کہا نبیذ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے (ایک خاص صورت میں آپ نے مجملاً فرمایا تاکہ عبداللہ بن الحسن کی غلطی ثابت کریں جنھوں نے تفصیل کے بغیر مطلقاً حلال کہہ دیا تھا) میں نے کہا ہم نبیذ میں دُرد نبیذ اور دوسری ادویہ ڈالتے ہیں (تاکہ وہ جوش کھا جائے، فرمایا دور رہو، دور رہو یہ تو گندی شراب ہے جو حرام ہے، میں نے کہا پھر نبیذ سے آپ کی کیا مراد ہے۔ فرمایا سُن اہل مدینہ نے حضرت رسولؐ خدا سے شکایت کی کہ مدینہ کا پانی تلخ ہو گیا ہے اور اس کے پینے سے صحت خراب ہو رہی ہے فرمایا اس میں خرمے ڈالو، اس شخص نے ایک نوکر کو حکم دیا کہ ایسا کرے اس نے ایک مٹھی خرمے ایک کنستر میں ڈال دیئے۔ اس نے اس کو پیا اور طہارت کی یعنی وضو و غسل کیا، میں نے کہا وہ خرمے کتنے تھے جو اس کی مٹھی میں تھے فرمایا جتنے اس کی مٹھی میں سمائے، میں نے کہا ایک مٹھی میں یا دونوں میں فرمایا کبھی ایک کبھی دو، میں نے کہا پیپے میں پانی کتنا تھا۔ فرمایا۔ چالیس سے لے کر اسی یا اس سے کچھ زیادہ (بلحاظ وسعت ظرف) میں نے کہا اس سے مراد آپ کی رطل ہے۔ فرمایا۔ ہاں رطل عراق۔

توضیح:- رطل ایک پیمانہ ہے لیکن فقہا نے اسے آب کُر کے لئے وزن قرار دیا ہے رطل عراق ایک سو تیس درہم وزنی شے کا ہوتا ہے اور درہم ہوتا ہے ۴۸ جَو کا وزن ہیں۔ امام نے لفظ نبیذ مجازاً استعمال کیا ہے تاکہ عبداللہ بن الحسن کی اس غلطی کو ظاہر کریں کہ انھوں نے مطلق نبیذ کو حلال قرار دیا حالانکہ وہ حرام ہے عبداللہ بن الحسن کو چاہیئے تھا کہ جو نبیذ حلال ہے اس کی توضیح اسی طرح کرتے جس طرح امام نے کی ہے چونکہ امام کے اس بیان کردہ صورت پر عرب لفظ نبیذ استعمال کرتے تھے لہذا اس لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا۔

سماعہ نے کہا کہ کلبی نے بیان کیا کہ پھر امام اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی باہر نکلا میں نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا کہ اگر کوئی چیز قابل عمل ہے تو یہ ہے کلبی مرتے دم تک محبت اہلبیت پر قائم رہا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِي يَحْيَىٰ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَفَاتِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَا وَ صَاحِبُ الطَّاقِ وَ النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَىٰ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ بَعْدَ أَبِيهِ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ أَنَا وَصَاحِبُ الطَّاقِ وَالنَّاسُ عِنْدَهُ وَذَٰلِكَ أَنَّهُمْ رَوَوْا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَالَمْ تَكُنْ بِهِ عَاهَةٌ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَسْأَلُهُ عَمَّا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهُ أَبَاهُ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الزَّكَاةِ فِي كَمْ تَجِبُ ؟ فَقَالَ فِي مِائَتَيْنِ خَمْسَةٌ فَقُلْنَا : فَفِي مِائَةٍ ؟ فَقَالَ : دِرْهَمَانِ وَنِصْفٌ ، فَقُلْنَا : وَاللهِ مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةُ هٰذَا ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةُ ؟.

قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ ضُلَّالاً ، لَانَدْرِي إِلَىٰ أَيْنَ نَتَوَجَّهُ أَنَا وَأَبُوجَعْفَرٍ الْأَحْوَلُ ، فَقَعَدْنَا فِي بَعْضِ أَزِقَّةِ الْمَدِينَةِ بَاكِينَ حَيَارَىٰ لَانَدْرِي إِلَىٰ أَيْنَ نَتَوَجَّهُ وَلَا مَنْ نَقْصِدُ ؟ وَنَقُولُ: إِلَى الْمُرْجِئَةِ، إِلَى الْقَدَرِيَّةِ ، إِلَى الزَّيْدِيَّةِ ، إِلَى الْمُعْتَزِلَةِ ، إِلَى الْخَوَارِجِ ، فَنَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ رَأَيْتُ رَجُلاً شَيْخاً

لأَعْرِفُهُ ، يُومِئُ إِلَيَّ بِيَدِهِ فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ عَيْناً مِنْ عُيُونِ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ جَوَاسِيسُ يَنْظُرُونَ إِلَىٰ مَنِ اتَّفَقَتْ شِيعَةُ جَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِ ، فَيَضْرِبُونَ عُنُقَهُ ، فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ فَقُلْتُ لِلأَحْوَلِ : تَنَحَّ فَإِنِّي خَائِفٌ عَلَىٰ نَفْسِي وَعَلَيْكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُنِي لا يُرِيدُكَ ، فَتَنَحَّ عَنِّي لا تَهْلِكْ وَتُعِينُ عَلَىٰ نَفْسِكَ فَتَنَحَّىٰ غَيْرَ بَعِيدٍ وَتَبِعْتُ الشَّيْخَ وَذٰلِكَ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي لا أَقْدِرُ عَلَى التَّخَلُّصِ مِنْهُ فَمَازِلْتُ أَتْبَعُهُ وَقَدْ عَزَمْتُ عَلَى الْمَوْتِ حَتَّىٰ وَرَدَ بِي عَلَىٰ بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ خَلاَّنِي وَمَضَىٰ ، فَإِذَا خَادِمٌ بِالْبَابِ فَقَالَ لِي : ادْخُلْ رَحِمَكَ اللهُ .

فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام فَقَالَ لِي ابْتِدَاءً مِنْهُ : لا إِلَى الْمُرْجِئَةِ وَلا إِلَى الْقَدَرِيَّةِ وَلا إِلَى الزَّيْدِيَّةِ وَلا إِلَى الْمُعْتَزِلَةِ وَلا إِلَى الْخَوَارِجِ إِلَيَّ إِلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَضَىٰ أَبُوكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : مَضَىٰ مَوْتاً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ فَقَالَ : إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَهْدِيَكَ هَدَاكَ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ عَبْدَاللهِ يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنْ بَعْدِ أَبِيهِ ، قَالَ يُرِيدُ عَبْدُاللهِ أَنْ لا يُعْبَدَ اللهُ [قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَهْدِيَكَ هَدَاكَ] قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ : لا مَا أَقُولُ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَمْ أُصِبْ طَرِيقَ الْمَسْأَلَةِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَيْكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لا فَدَاخَلَنِي شَيْءٌ لا يَعْلَمُهُ إِلاَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِعْظَاماً وَهَيْبَةً لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحِلُّ بِي مِنْ أَبِيهِ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ .

ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَسْأَلُكَ كَمَا كُنْتُ أَسْأَلُ أَبَاكَ ؟ فَقَالَ : سَلْ تُخْبَرْ وَلا تُذِعْ ، فَإِنْ أَذَعْتَ فَهُوَ الذَّبْحُ ، فَسَأَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ بَحْرٌ لا يُنْزَفُ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شِيعَتُكَ وَشِيعَةُ أَبِيكَ ضُلاَّلٌ فَأُلْقِي إِلَيْهِمْ وَأَدْعُوهُمْ إِلَيْكَ وَقَدْ أَخَذْتَ عَلَيَّ الْكِتْمَانَ ، قَالَ : مَنْ آنَسْتَ مِنْهُمْ رُشْداً فَأَلْقِ إِلَيْهِ وَخُذْ عَلَيْهِ الْكِتْمَانَ فَإِنْ أَذَاعُوا فَهُوَ الذَّبْحُ ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ حَلْقِهِ ـ قَالَ : فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ الأَحْوَلَ فَقَالَ لِي : مَا وَرَاءَكَ ؟ قُلْتُ : الْهُدَىٰ ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْقِصَّةِ ، قَالَ : ثُمَّ لَقِينَا الْفُضَيْلَ وَأَبَا بَصِيرٍ فَدَخَلا عَلَيْهِ وَسَمِعَا كَلامَهُ وَسَاءَلاهُ وَقَطَعَا عَلَيْهِ بِالإِمَامَةِ ، ثُمَّ لَقِينَا النَّاسَ أَفْوَاجاً فَكُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَطَعَ إِلاَّ طَائِفَةَ عَمَّارٍ وَأَصْحَابَهُ وَبَقِيَ عَبْدُاللهِ لا يَدْخُلُ إِلَيْهِ إِلاَّ قَلِيلٌ مِنَ النَّاسِ ، فَلَمَّا رَأَىٰ ذٰلِكَ قَالَ : مَا حَالُ النَّاسِ ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّ هِشَاماً صَدَّ عَنْكَ النَّاسَ ؛ قَالَ هِشَامٌ : فَأَقْعَدَ لِي بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ وَاحِدٍ لِيَضْرِبُونِي .

۷۔ ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں اور مومن طاق (ابو جعفر

بن النعمان احول) مدینہ گئے۔ وہاں معلوم ہوا کہ لوگوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ امام جعفر صادقؑ کے بعد امام عبداللہ بن جعفر ہیں اور اس لئے کہ انھوں نے روایت بیان کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ امامت منتقل ہوگی ولد اکبر کی طرف بشرطیکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو۔ پس ہم عبداللہ بن جعفر کے پاس آئے اور سوال کیا ان سے جیسے ان کے باپ سے کرتے تھے۔

ہم نے سوال کیا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہے انھوں نے کہا دو سو پر پانچ ہم نے کہا سو پر انھوں نے کہا ۲½ درہم، (حالانکہ دو سو سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے) ہم نے کہا ایسا تو مرجیہ فرقہ کہتا ہے پس ہم ان سے گمراہی کی حالت میں اُٹھ آئے ہم نہیں جانتے تھے کہ میں اور ابو جعفر احول کس کی طرف رجوع کریں۔ ہم مدینہ کے ایک کوچہ میں بیٹھے رو رہے تھے اور حیران تھے کہ کس کی طرف جائیں مرجیہ کی طرف، قدریہ کی طرف، زیدیہ کی طرف، معتزلہ کی طرف یا خوارج کی طرف، ہم اسی حالت میں تھے کہ میں نے ایک بوڑھے کو جسے میں نہیں جانتا تھا اپنی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے پایا۔ میں خائف ہوگیا کہ کہیں یہ ابو جعفر منصور بادشاہ عباسی کا جاسوس نہ ہو اور صورت اس کی یہ تھی کہ منصور کے جاسوس یہ دیکھتے پھرتے تھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ کس امامت پر متفق ہوتے ہیں تاکہ اس کی گردن ماردیں میں ڈرا کہ یہ شخص انہی میں سے نہ ہو۔ میں نے احول سے کہا کہ ایک طرف ہو جاؤ میں اپنے اور تمہارے متعلق اس سے ڈرتا ہوں اس کا ارادہ مجھ سے متعلق ہے اور نہ تم سے تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے کو ہلاکت میں مت ڈالو اور اپنے نفس کی حفاظت کرو، پس وہ مجھ سے تھوڑی دور ہوگیا اور میں اسکی کی طرف بڑھا۔ کیونکہ میں نے گمان کیا کہ میں اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے پر قادر نہیں، پس میں اس کی طرف بڑھتا رہا اور موت میرے سامنے تھی یہاں تک کہ وہ مجھے لے کر امام موسیٰ کاظمؑ کے دروازہ پر پہنچا۔

اس کے بعد اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ ناگاہ ایک خادم دروازہ پر آیا اور مجھ سے کہنے لگا۔ اندر آؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ میں اندر داخل ہوا وہاں ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے حضرت نے بغیر میرے کچھ کہے فرمایا نہ مرجیہ کے پاس جاؤ، نہ قدریہ کے نہ زیدیہ کے اور نہ معتزلیہ اور خوارج کے، بلکہ میرے پاس آؤ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے پدر بزرگوار کا انتقال ہوگیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا اپنی موت مرے (مراد یہ ہے کہ بارہویں امام کی طرح غائب تو نہیں ہوئے) فرمایا۔ ہاں۔

میں نے کہا۔ پھر ان کے بعد ہمارا امام کون ہے، فرمایا۔ اگر خدا تمہاری ہدایت چاہے گا تو ہدایت کر دے گا میں نے کہا عبداللہ کا خیال ہے کہ اپنے باپ کے قائم مقام وہ ہیں۔ فرمایا۔ عبداللہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت نہ کریں۔ (کافر ہو جائیں کیوں کہ امام برحق کا نہ ماننا کفر ہے۔)

میں نے کہا پھر ہمارا امام حضرت کے بعد کون ہے فرمایا اگر خدا تمہاری ہدایت کرنا چاہے گا تو کر دے گا۔ میں نے کہا کیا وہ آپ ہیں فرمایا۔ نہیں۔ میں خود نہیں کہتا۔ اللہ اللہ کیسا خطرناک دور تھا کہ اگر زبان سے کہتے کہ میں امام ہوں اور یہ خبر بادشاہ تک پہنچ جاتی تو وہ قتل کرا دیتا۔ میں نے دل میں کہا معاملہ صاف نہ ہوا۔ پھر میں نے کہا۔ کیا آپ کا کوئی

امام آپ سے بالاتر ہے فرمایا نہیں۔

میرے دل میں ایسی بات پیدا ہوئی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ حضرت کی عظمت و ہیبت کا اثر تھا میرے دل پر اس سے زیادہ تھا جتنا ان کے والد کی خدمت میں حاضر ہونے پر میرے دل پر ہوتا تھا۔

پھر میں نے کہا میں آپ سے اسی طرح سوال کرنا چاہتا ہوں جس طرح آپ کے والد ماجد سے پوچھا کرتا تھا۔

فرمایا۔ پوچھو آگاہ کئے جاؤ گے مگر کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر ظاہر کر دیا تو اس کا نتیجہ قتل ہے میں نے سوالات کئے پس میں نے دیکھا کہ حضرت علم کے ایسے دریا ہیں جس کا زور کم نہیں ہوتا۔

میں نے کہا۔ آپ کے اور آپ کے آباد و اجداد کے شیعہ گمراہی میں پڑے ہوتے ہیں ان سے اپنی امامت کو بیان کیجئے اور ان کو اپنی طرف بلائیے اور یہ کام میں خفیہ انجام دوں گا۔ فرمایا جن میں صلاحیت ہدایت پاؤ ان سے بیان کر دینا اور ان سے بھی پوشیدہ رکھنے کا عہد لے لینا اگر انھوں نے ظاہر کر دیا تو میرا ذبح ہونا یقینی ہے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف۔

میں حضرت کے پاس سے چلا آیا اور ابو جعفر احول سے ملا۔ انھوں نے کہا کیا صورت پیش آئی میں نے کہا بحمد اللہ ہدایت حاصل ہوئی پھر تمام قصہ ان سے بیان کیا۔

ہشام نے کہا پھر ہم نے ملاقات کی فضیل اور ابو بصیر سے انھوں نے خلوت کی امام علیہ السلام سے اور سنا حضرت کے کلام کو اور ان سے سوالات کئے اور ان کی امامت پر پورا پورا یقین ہو گیا پھر ہم بہت سے لوگوں سے ملے پس جو کوئی حضرت کے پاس گیا اس نے آپ کی امامت کا اقرار کر لیا۔ سوائے عمار ساباطی کے اور اس کے اصحاب کے اور عبداللہ کا یہ حال رہا کہ بہت کم لوگ ان کے پاس جاتے تھے یہ صورت دیکھ کر انھوں نے کہا۔ لوگ جاہل ہو گئے ہیں اور یہ بھی ان سے بیان کیا گیا کہ ہشام لوگوں کو تمہارے پاس آنے سے روکتے ہیں انھوں نے کہا کچھ لوگ مدینہ میں میرے مارنے کے لئے بٹھا دیئے گئے ہیں

توضیح:- **مرجیہ:-** وہ فرقہ ہے جو ایمان کو محض علم ما جاء بہ النبی تک محدود رکھتے ہیں اور عمل کو داخل ایمان نہیں جانتے خواہ عمل دل سے ہو۔ جیسے تصدیق یا عمل بالارکان ہو، وہ افراد ایمان میں قوت و ضعف کا کوئی فرق نہیں کرتے، بد سے بد آدمی ایمانی مرتبہ میں جبرئیل کے برابر جانتے ہیں اور امیرالمومنینؑ کو چوتھے نمبر پر خلیفہ مانتے ہیں۔

قدریہ:- وہ فرقہ ہے جو بندہ کو بالاستقلال اپنے افعال پر قادر مانتے ہیں یہ عقیدہ میں جبریہ فرقہ کی ضد ہیں شیعہ ان دونوں کے درمیان ہیں۔

زیدیہ:- یہ امامت زید بن علی بن الحسین کے قائل ہیں اور اجتہاد اور خروج بالسیف کو شرط امامت مانتے ہیں۔

معتزلہ:- مرتکب زنا وغیرہ کو ایمان سے خارج جانتے ہیں خواہ وہ گناہ بے اصرار ہو یا بہ اصرار

بے توبہ مرنے والے کو جہنمی جانتے ہیں۔

خوارج: حکم غیر اللہ کو اگرچہ از روئے علم ہو شرک جانتے ہیں یہ جماعت صفین میں حضرت علیؑ سے اس لئے علیحدہ ہوئی کہ آپ نے حکمین کے فیصلہ پر کیوں راضی ہوئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلانٍ الْوَاقِفِيِّ قَالَ : كَانَ لِي ابْنُ عَمٍّ يُقَالُ لَهُ: الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كَانَ زَاهِداً وَكَانَ مِنْ أَعْبَدِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَكَانَ يَتَّقِيهِ السُّلْطَانُ لِجِدِّهِ فِي الدِّينِ وَ اجْتِهَادِهِ وَرُبَّمَا اسْتَقْبَلَ السُّلْطَانَ بِكَلامٍ صَعْبٍ يَعِظُهُ وَيَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَكَانَ السُّلْطَانُ يَحْتَمِلُهُ لِصَلاحِهِ ، وَلَمْ تَزَلْ هٰذِهِ حَالَتُهُ حَتَّىٰ كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَآهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَلِيٍّ مَا أَحَبَّ إِلَيَّ مَا أَنْتَ فِيهِ وَأَسَرَّنِي إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَتْ لَكَ مَعْرِفَةٌ ، فَاطْلُبِ الْمَعْرِفَةَ ، قَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا الْمَعْرِفَةُ ؟ قَالَ : اذْهَبْ فَتَفَقَّهْ وَ اطْلُبِ الْحَدِيثَ ، قَالَ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ اعْرِضْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ .

قَالَ : فَذَهَبَ فَكَتَبَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَأَسْقَطَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : اذْهَبْ فَاعْرِفِ الْمَعْرِفَةَ وَكَانَ الرَّجُلُ مَعْنِيّاً بِدِينِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَرَصَّدُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام حَتَّىٰ خَرَجَ إِلَىٰ ضَيْعَةٍ لَهُ ، فَلَقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَدُلَّنِي عَلَى الْمَعْرِفَةِ قَالَ : فَأَخْبَرَهُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَمَا كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الرَّجُلَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : فَمَنْ كَانَ بَعْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ؟ قَالَ : الْحَسَنُ عليه السلام ثُمَّ الْحُسَيْنُ عليه السلام حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ نَفْسِهِ ثُمَّ سَكَتَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ هُوَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ : إِنْ أَخْبَرْتُكَ تَقْبَلُ ؟ قَالَ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : أَنَا هُوَ ، قَالَ : فَشَيْءٌ أَسْتَدِلُّ بِهِ ؟ قَالَ : اذْهَبْ إِلَىٰ تِلْكَ الشَّجَرَةِ - وَأَشَارَ [بِيَدِهِ] إِلَىٰ أُمِّ غَيْلانٍ - فَقُلْ لَهَا : يَقُولُ لَكِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِلِي ، قَالَ : فَأَتَيْتُهَا فَرَأَيْتُهَا وَاللهِ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدّاً حَتَّىٰ وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ ، قَالَ : فَأَقَرَّ بِهِ ، ثُمَّ لَزِمَ الصَّمْتَ وَالْعِبَادَةَ ، فَكَانَ لا يَرَاهُ أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذٰلِكَ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ مِثْلَهُ .

٨ - راوی کہتا ہے حسن بن عبداللہ میرے چچا کا بیٹا زاہد تھا اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے زیادہ عابد، اس

کی دینی جد و جہد اور سخت ریاضت کی بنا پر بادشاہ اس سے ڈرتا تھا بسا اوقات وہ بادشاہ سے بڑے سخت کلمات بطور نصیحت کہہ جاتا تھا اور اس کو نیک کام کرنے کا حکم دیتا تھا اور بُرائی سے روکتا تھا اور بادشاہ اس کی باتوں کو برداشت کرتا تھا اور اسی حالت میں چلا آرہا تھا ایک دن جبکہ وہ مسجد میں تھا امام موسیٰ کاظم وہاں تشریف لائے اس کو دیکھا اور اشارہ سے بلایا وہ آگیا۔ آپ نے اس سے فرمایا تمہاری اس حالت نے مجھے بہت مسرت بخشی، مگر یہ کہ تمہارے لئے معرفت نہیں اس کو تلاش کرو، اس نے کہا کیسی معرفت؟ فرمایا جاؤ علم فقہ حاصل کرو، اس نے کہا کس سے، فرمایا فقہائے مدینہ سے پھر ان احادیث کو میرے سامنے پیش کرو، پس وہ گیا اور احادیث کو لکھ لایا۔ حضرت نے فرمایا۔ پڑھو، اس نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سب ساقط الاعتبار اور غلط ہیں تم معرفت حاصل کرو اور اس شخص کو امر دین میں عنایت خدا حاصل تھی وہ ہمیشہ حضرت سے ملنے کا متمنی رہتا ایک روز حضرت اپنی زمین پر تشریف لے جا رہے تھے اس نے راستہ میں ملاقات کی اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں آپ کی ہدایت کا محتاج ہوں آپ معرفت الٰہی کی طرف میری رہنمائی کیجئے۔ آپ نے امیرالمومنین کے حالات اس سے بیان کئے اور جو کچھ ان دونوں (حضرت ابوبکر و عمر) نے کیا تھا۔ وہ بھی سنایا اس نے قبول کیا۔ پھر دریافت کیا۔ امیرالمومنین کے بعد کون امام ہوا۔ فرمایا امام حسنؑ، ان کے بعد امام حسینؑ یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے پھر خاموش ہو گئے اس نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اب امام کون ہے؟ فرمایا۔ اگر میں تجھے بتا دوں تو تو قبول کرے گا۔ اس نے کہا ضرور تب آپ نے فرمایا۔ وہ میں ہوں، اس پر دلیل چاہی۔ فرمایا اس درخت کے پاس جا، اور اپنے ہاتھ سے ایک ببول کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس کے پاس جا کر کہو کہ موسیٰ بن جعفر کہتے ہیں میرے پاس آ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ بس اس نے دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور وہ اکھڑ کر حضرت کے سامنے آگیا پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہ پر واپس گیا۔ اس نے حضرت کی امامت کا اقرار کیا پھر خاموش ہو کر مشغولِ عبادت ہوا اور پھر کسی نے اس کو کلام کرتے نہ پایا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّيِّبِ ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ ـ قَاضِيَ سَامَرَّاءَ بَعْدَ مَا جَهَدْتُ بِهِ وَ نَاظَرْتُهُ وَحَاوَرْتُهُ وَوَاصَلْتُهُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ عُلُومِ آلِ مُحَمَّدٍ ـ فَقَالَ : بَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ دَخَلْتُ أَطُوفُ بِقَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ[1] فَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَطُوفُ بِهِ ، فَنَاظَرْتُهُ فِي مَسَائِلَ عِنْدِي فَأَخْرَجَهَا إِلَيَّ ، فَقُلْتُ لَهُ : وَاللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ مَسْأَلَةً وَاحِدَةً وَإِنِّي وَاللهِ لَأَسْتَحْيِي مِنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لِي : أَنَا أُخْبِرُكَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَنِي ، تَسْأَلُنِي عَنِ الْإِمَامِ ، فَقُلْتُ : هُوَ وَاللهِ هٰذَا ، فَقَالَ : أَنَا هُوَ ، فَقُلْتُ : عَلَامَةً ؟ فَكَانَ فِي يَدِهِ عَصًا فَنَطَقَتْ وَقَالَتْ : إِنَّ مَوْلَايَ إِمَامُ هٰذَا الزَّمَانِ وَهُوَ الْحُجَّةُ .

٩۔ راوی کہتا ہے میں نے قاضی سامرہ یحییٰ بن اکثم سے سنا اس کے بعد میں نے اس کو آزمایا، مناظرہ کیا۔ گفتگو

کی میں نے علوم آل محمد سے متعلق اس سے سوال کیا۔ اس نے کہا میں ایک روز قبر رسولؐ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو بھی طواف کرتے پایا۔ میں نے ان سے چند سوالات کئے جن کے انھوں نے تسلی بخش جواب دیئے۔ پھر میں نے ان سے کہا ایک سوال آپ سے کرتے مجھے حیا آتی ہے۔ فرمایا میں تمہارے سوال سے پہلے بتلائے دیتا ہوں تم مجھ سے یہ پوچھنا چاہتے ہو۔ امام کون ہے؟ میں نے کہا بے شک یہی سوال میرے ذہن میں تھا لیکن اس کا ثبوت آپؑ کے ہاتھ میں عصا تھا وہ گویا ہوا۔ میرا مولا یہ امام زمانہ ہے اور وہی خدا کی حجت ہیں۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَاقِفٌ وَقَدْ كَانَ أَبِي سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ سَبْعِ مَسَائِلَ فَأَجَابَهُ فِي سِتٍّ وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ ، فَقُلْتُ : وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّهُ عَمَّا سَأَلَ أَبِي أَبَاهُ ، فَإِنْ أَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ كَانَتْ دَلَالَةً ، فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ أَبِي فِي الْمَسَائِلِ السِّتِّ ، فَلَمْ يَزِدْ فِي الْجَوَابِ وَاواً وَلَا يَاءً وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ وَقَدْ كَانَ أَبِي قَالَ لِأَبِيهِ : إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّكَ زَعَمْتَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لَمْ يَكُنْ إِمَاماً ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَىٰ عُنُقِهِ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : نَعَمِ احْتَجَّ عَلَيَّ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ إِثْمٍ فَهُوَ فِي رَقَبَتِي.

فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا يُبْتَلَىٰ بِبَلِيَّةٍ أَوْ يَشْتَكِي فَيَصْبِرُ عَلَىٰ ذٰلِكَ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرَ أَلْفِ شَهِيدٍ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : وَاللهِ مَا كَانَ لِهٰذَا ذِكْرٌ ، فَلَمَّا مَضَيْتُ وَكُنْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، خَرَجَ بِي عِرْقُ الْمَدِينِيِّ فَلَقِيتُ مِنْهُ شِدَّةً ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ بَقِيَ مِنْ وَجَعِي بَقِيَّةٌ ، فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَوِّذْ رِجْلِي وَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : لَيْسَ عَلَىٰ رِجْلِكَ هٰذِهِ بَأْسٌ وَلٰكِنْ أَرِنِي رِجْلَكَ الصَّحِيحَةَ فَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّذَهَا فَلَمَّا خَرَجْتُ لَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّىٰ خَرَجَ بِيَ الْعِرْقُ وَكَانَ وَجَعُهُ يَسِيراً

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس زمانہ میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا (یعنے اس کا عقیدہ تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام زندہ ہیں اور وہی مہدیٔ موعود ہیں) میرے باپ نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سات سوال کئے تھے چھ کے جواب تو انھوں نے دیئے ساتویں کے جواب سے رک گئے میں نے دل میں کہا میں وہی مسئلے پوچھتا ہوں جو میرے باپ نے ان کے باپ سے پوچھے تھے اگر وہی جواب دیئے جو ان کے باپ نے دیا تھا تو ان کی امامت کی دلیل ہوگی پس سوال کیا۔ انھوں نے وہی جواب دیا جو میرے باپ کو ان کے باپ نے دیا تھا انھوں نے جواب میں ایک واؤ یا ایک ی کی بھی زیادتی نہ کی اور ساتویں سوال کے جواب میں رُک گئے میرے باپ نے ان کے باپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں روزِ

قیامت پیش خدا احتجاج کروں گا کہ آپ کا گمان یہ ہے کہ عبداللہ بن جعفر امام نہیں ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر رکھا اور فرمایا تم ایسا کرنا۔ جو اس کا گناہ ہوگا وہ میری گردن پر۔ جب میں رخصت ہو کر چلا تو فرمایا۔ ہمارے شیعوں میں سے جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار شہیدوں کا اجر تحریر فرماتا ہے (یعنی امام مظلوم اور بے اختیار کے زمانہ میں جو شیعہ حکومت کے ظلم و جور پر صبر کرتے ہیں وہ اپنے عقیدہ پر ثابت قدم رہتے ہیں تو ان کے اعمال کا اجر ان لوگوں سے ہزار درجہ زیادہ ہوگا جو امام صاحب حکومت و دولت کے زمانہ میں بجا لائیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بات کا کوئی ذکر تھا ہی نہیں، تو یہ حضرت نے کسی وجہ سے کہا ہے) جبکہ میں راستہ میں جا رہا تھا مجھے نارو کی بیماری لاحق ہو ہوگئی (یہ بیماری اکثر ملکوں میں ہوتی ہے۔ ساق پا میں کسی جگہ ایک سوراخ سا ہو کر اس میں سے ایک سفید دھاگہ سا نمودار ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا باہر آتا رہتا ہے اسے کاٹا نہیں جاتا۔ بلکہ کاغذ یا روئی کی بتی پر لپیٹتے رہتے ہیں) میرے اوپر اس کی بڑی شدت تھی اگلے سال جب میں حج کے لئے آیا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری تکلیف باقی تھی۔ میں نے حضرت سے بیان کر کے کہا آپ میرے لئے دعا کیجئے اور اپنا پیر آپ کے سامنے پھیلا دیا۔ فرمایا اس کا تو کوئی خوف نہیں صحیح پیر دکھاؤ۔ حضرت نے دعا کی۔ اب جو میں وہاں سے چلا تو نارو باہر آ گیا اور تھوڑا سا درد باقی رہ گیا۔

١١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ ـ وَكَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ ـ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ، فَقُلْتُ لَهُ: هُوَ ذَا أَنْتَ لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ ـ وَلَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ بَعْدُ ـ فَقَالَ لِي: وَاللهِ لَيَجْعَلَنَّ اللهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ وَيَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيلَ لِابْنِ قِيَامَا: أَلَا تُقْنِعُكَ هَذِهِ الْآيَةُ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ إِنَّهَا لَآيَةٌ عَظِيمَةٌ وَلَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ابْنِهِ؟

۱۱۔ ابن قیاما مذہب واقفیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں۔ مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ درآنحالیکہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی اس وقت تک پیدا نہیں ہوئے تھے مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عطا کریگا مجھے ایک لڑکا۔ جو حق کو اور اس کے اہل کو ثابت و برقرار رکھے گا۔ اور باطل اور اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی پیدا ہوئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت امامت پر قانع نہ ہوگے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق ہی فرمایا ہے۔

توضیح:- ابن قیامہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کشی نے نقل کیا ہے بروایت یحییٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا، منا ثمانیۃ محدثون سابعہم القائم (ہم میں محدث (جس سے فرشتہ کلام کرے) آٹھ ہیں (معہ امام موسیٰ کاظمؑ سات اور ایک جناب فاطمہؑ) اور ان کا ساتواں قائم ہوگا) اس سے واقفیہ فرقہ والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہوگئی اور مہدیٔ آخر الزماں وہی ہیں لیکن انھوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے اول تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی شخص واحد ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے۔ ان کے ساتویں یعنی یہ سلسلہ محدثین امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں چنانچہ وہ اس وقت امر امامت پر فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمدؐ ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نصوص جداگانہ ہیں۔ پس واقفیہ کا سلسلۂ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے۔ کیونکہ ان کے بعد کے آئمہ کے متعلق بکثرت احادیث موجود ہیں۔

١٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : أَتَيْتُ خُرَاسَانَ ـ وَأَنَا وَاقِفٌ ـ فَحَمَلْتُ مَعِي مَتَاعاً وَكَانَ مَعِي ثَوْبٌ وَشِيٌّ فِي بَعْضِ الرِّزَمِ وَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ أَعْرِفْ مَكَانَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ مَرْوَ وَنَزَلْتُ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهَا لَمْ أَشْعُرْ إِلاَّ وَرَجُلٌ مَدَنِيٌّ مِنْ بَعْضِ مُوَلَّدِيهَا ، فَقَالَ لِي : إِنَّ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَكَ : ابْعَثْ إِلَيَّ الثَّوْبَ الْوَشِيَّ الَّذِي عِنْدَكَ قَالَ : فَقُلْتُ : وَمَنْ أَخْبَرَ أَبَاالْحَسَنِ بِقُدُومِي وَأَنَا قَدِمْتُ آنِفاً ؟ وَمَا عِنْدِي ثَوْبٌ وَشِيٌّ ! فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَعَادَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : يَقُولُ لَكَ : بَلَى هُوَ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا وَرِزْمَتُهُ كَذَا وَكَذَا ، فَطَلَبْتُهُ حَيْثُ قَالَ ، فَوَجَدْتُهُ فِي أَسْفَلِ الرِّزْمَةِ ، فَبَعَثْتُ بِهِ إِلَيْهِ

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں آیا اور میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا میرے ساتھ کچھ سامان تھا جس میں کچھ چھینٹ کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھری میں ہے جب مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اترا ایک شخص مدنی جو مرو کا رہنے والا باشندہ تھا میرے پاس آیا۔

اور مجھ سے کہنے لگا امام رضا علیہ السلام نے کہا ہے کہ جو قلمکار کپڑا تیرے پاس ہے مجھے بھیج دے، میں نے کہا میرے آنے کی خبر حضرت کو کیسے ہوئی، حالانکہ میں ابھی آیا ہوں اور میرے پاس چھینٹ کی قسم کا کوئی کپڑا نہیں، وہ لوٹ کر آیا اور کہنے لگا حضرت نے فرمایا ہے تیرے پاس ہے اور فلاں جگہ ہے اور وہاں گٹھری میں بندھا ہوا ہے میں نے تلاش کیا تو ایک گٹھری میں سب سے نیچے اسے پایا۔ پس میں نے اس کو حضرتؑ کے پاس بھیج دیا۔

۱۳ ـ اِبْنُ فَضّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغيرَةِ قالَ : كُنْتُ واقِفاً وَ حَجَجْتُ عَلىٰ تِلْكَ الْحالِ ، فَلَمّا صِرْتُ بِمَكَّةَ خَلَجَ فِي صَدْري شَيْءٌ ، فَتَعَلَّقْتُ بِالْمُلْتَزَمِ[۳] ثُمَّ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ قَدْعَلِمْتَ طَلِبَتي وَ إِرادَتي فَأَرْشِدْني إِلىٰ خَيْرِالْأَدْيانِ ، فَوَقَعَ في نَفْسي أَنْ آتِيَ الرِّضا عليه السلام فَأَتَيْتُ الْمَدينَةَفَوَقَفْتُ بِبابِهِ وَقُلْتُ لِلْغُلامِ : قُلْ لِمَوْلاكَ : رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِراقِ بِالْبابِ ، قالَ : فَسَمِعْتُ نِداءَهُ وَ هُوَيَقُولُ ادْخُلْ يا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغيرَةِ ادْخُلْ يا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغيرَةِ ، فَدَخَلْتُ ، فَلَمّا نَظَرَ إِلَيَّ قالَ لي : قَدْأَجابَ اللّٰهُ دُعاءَكَ وَهَداكَ لِدينِهِ فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُاللّٰهِ وَأَمينُهُ عَلىٰ خَلْقِهِ

۱۳۔ عبداللہ بن مغیرہ کہتا ہے میں واقفیہ مذہب رکھتا تھا اسی حالت میں میں نے حج کیا۔ جب میں مکہ پہنچا تو اپنے مذہب کے بارے میں میرے دل کے اندر ایک شک پیدا ہوا۔ پس میں مقام ملتزم (خانۂ کعبہ میں دروازہ اور رکن یمانی کے درمیان یہاں لباس کعبہ کو پکڑ کر لوگ دعا کرتے ہیں) میں آیا اور کعبہ کے پردہ کو پکڑ کر دعا کرنے لگا۔ خداوندا تو میری طلب اور میرے ارادہ کو جانتا ہے پس مجھے ہدایت کر بہترین دین کی طرف، میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس جاؤں پس میں مدینہ آیا اور حضرت کے دروازہ پہ پہنچا۔ غلام سے کہا اپنے آقا سے کہہ دے، ایک شخص اہل عراق سے آیا ہے۔ میں نے حضرت کی آواز سنی، اے عبداللہ بن مغیرہ اندر آ۔ میں اندر آیا تو حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خدا نے تجھے اپنے دین کی طرف ہدایت کی۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں۔

١٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قالَ : كانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هُلَيْلٍ يَقُولُ بِعَبْدِ اللّٰهِ[۲] فَصارَ إِلَى الْعَسْكَرِ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ سَبَبِ رُجُوعِهِ فَقالَ : إِنّي عَرَضْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوافَقَني في طَريقٍ ضَيِّقٍ ، فَمالَ نَحْوي حَتّىٰ إِذا حاذاني أَقْبَلَ نَحْوي بِشَيْءٍ مِنْ فيهِ ، فَوَقَعَ عَلىٰ صَدْري ، فَأَخَذْتُهُ فَإِذا هُوَ رَقٌّ فيهِ مَكْتُوبٌ ماكانَ هُنالِكَ وَلا كَذٰلِكَ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے عبداللہ بن ہلیل نے بیان کیا کہ وہ عبداللہ افطح کی امامت کا قائل تھا وہ سامرہ گیا۔ وہاں سے آیا تو اپنے سابقہ عقیدے کو چھوڑ کر آیا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا میں نے اپنے آپ کو تیار کیا۔ امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کرنے پر۔ پس حضرت مجھے ایک تنگ راستہ پر مل گئے۔ جب میرے مقابل ہوئے۔
تو حضرت نے اپنے منہ سے کوئی چیز میری طرف پھینکی جو میرے سینے پر لگی وہ ایک جھلی تھی جس پر لکھا تھا وہ (عبداللہ افطح) نہ یہاں ہے اور نہ وہ امام ہے۔

١٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ذَكَرَ اسْمَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالُوا : جَاءَتْ أُمُّ أَسْلَمَ يَوْماً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَسَأَلَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، فَقَالَتْ : خَرَجَ فِي بَعْضِ الْحَوَائِجِ وَ السَّاعَةَ يَجِيءُ ، فَانْتَظَرَتْهُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ حَتَّى جَاءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، فَقَالَتْ أُمُّ أَسْلَمَ : بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنِّي قَدْ قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَعَلِمْتُ كُلَّ نَبِيٍّ وَوَصِيٍّ ، فَمُوسَى كَانَ لَهُ وَصِيٌّ فِي حَيَاتِهِ وَ وَصِيٌّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ كَذَلِكَ عِيسَى ، فَمَنْ وَصِيُّكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي وَاحِدٌ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمَ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَفَرَكَهَا بِإِصْبَعِهِ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَنَهَا ، ثُمَّ طَبَعَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ : بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتَ وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَفَرَكَهَا فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَنَهَا وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فَأَتَيْتُ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ غُلَامٌ فَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي ! أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ وَأَخَذَ حَصَاةً فَفَعَلَ بِهَا كَفِعْلِهِمَا ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَأَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَإِنِّي لَمُسْتَصْغِرَةٌ لِسِنِّهِ - فَقُلْتُ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ، أَنْتَ وَصِيُّ أَخِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! ائْتِينِي بِحَصَاةٍ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ ، فَعُمِّرَتْ أُمُّ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَتْ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُنْصَرَفِهِ ، فَسَأَلَتْهُ أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۱۵- راوی کہتا ہے کہ ام اسلم ایک روز رسول اللہ صلعم کے پاس آئی جبکہ آپؐ کی باری خانۂ اُمّ سلمہ میں تھی ان سے آنحضرت کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے ہیں ابھی آتے جاتے ہیں اس نے انتظار کیا۔ حضرت تشریف لے آئے۔ ام اسلم نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے مجھے معلوم ہے ہر نبی و وصی کے متعلق، موسیٰؑ کے وصی زندگی میں ہارون تھے اور مرنے کے بعد یوشع ہوئے ایسے ہی عیسٰیؑ کے وصی ہوئے۔ پس یا رسول اللہ آپ کے وصی کون ہوئے فرمایا میرا وصی میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد ایک ہی ہے اے ام اسلم،

جو کوئی میرا ایسا کام کر کے دکھائے وہی میرا وصی ہے پھر آپ نے زمین پر سے ایک سنگ ریزہ اٹھایا اور اسے اپنی چٹکی میں لے کر دبایا اور آٹے کی طرح باریک کر دیا پھر اسے گوندھا اور اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگا کر فرمایا جو کوئی میری طرح ایسا کام کرے وہی میرا وصی ہے میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد۔

پھر میں حضرت کے پاس سے چلی آئی۔ امیر المومنین کی خدمت میں آئی اور ان سے کہا کیا آپ وصی رسولؐ ہیں فرمایا ہاں پھر آپؑ نے ایک سنگ ریزہ لے کر اسے چٹکی سے آٹے کی طرح باریک کیا پھر اسے گوندھا اور اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر لگا دی اور مجھ سے کہا جو کوئی میری طرح ایسا کرے وہ میرا وصی ہے پھر میں امام حسنؑ کے پاس آئی۔ وہ لڑکے تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں فرمایا۔ ہاں اے ام اسلم، پھر انھوں نے کنکری اٹھا کر ویسا ہی کیا جیسا حضرت رسولِ خدا اور حضرت علی نے کیا تھا۔

میں وہاں سے امام حسین کے پاس آئی۔ وہ بہت ہی صغیر السن تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے بھائی کے وصی ہیں فرمایا ہاں اے ام اسلم کنکری لا۔ پس انھوں نے بھی وہی کر کے دکھایا۔ ام اسلم کی عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ وہ حضرت علی بن الحسین سے ملی مدینہ واپس آنے کے بعد ان سے کہا۔ کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں فرمایا ہاں اور انھوں نے وہی کر کے دکھایا۔ اللہ کا درود وسلام ہو ان پر۔

۱۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجَارُودِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ بْنِ دَابٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ زَيْدَبْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام وَمَعَهُ كُتُبٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يَدْعُونَهُ فِيهَا إِلَى أَنْفُسِهِمْ وَيُخْبِرُونَهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ وَيَأْمُرُونَهُ بِالْخُرُوجِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذِهِ الْكُتُبُ ابْتِدَاءٌ مِنْهُمْ أَوْ جَوَابُ مَا كَتَبْتَ بِهِ إِلَيْهِمْ وَدَعَوْتَهُمْ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ : بَلِ ابْتِدَاءٌ مِنَ الْقَوْمِ لِمَعْرِفَتِهِمْ بِحَقِّنَا وَبِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَلِمَا يَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وُجُوبِ مَوَدَّتِنَا وَفَرْضِ طَاعَتِنَا وَلِمَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الضِّيقِ وَالضَّنْكِ وَالْبَلَاءِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الطَّاعَةَ مَفْرُوضَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةٌ أَمْضَاهَا فِي الْأَوَّلِينَ وَكَذٰلِكَ يُجْرِيهَا فِي الْآخِرِينَ وَالطَّاعَةُ لِوَاحِدٍ مِنَّا وَالْمَوَدَّةُ لِلْجَمِيعِ ، وَأَمْرُ اللهِ يَجْرِي لِأَوْلِيَائِهِ بِحُكْمٍ مَوْصُولٍ وَقَضَاءٍ مَفْصُولٍ وَحَتْمٍ مَقْضِيٍّ وَقَدَرٍ مَقْدُورٍ وَأَجَلٍ مُسَمًّى لِوَقْتٍ مَعْلُومٍ ، فَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئاً ، فَلَا تَعْجَلْ ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ وَلَا تَسْبِقَنَّ اللهَ فَتُعْجِزَكَ الْبَلِيَّةُ فَتَصْرَعَكَ ، قَالَ : فَغَضِبَ زَيْدٌ عِنْدَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَيْسَ الْإِمَامُ مِنَّا مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَأَرْخَى سِتْرَهُ وَثَبَّطَ عَنِ الْجِهَادِ وَلٰكِنَّ الْإِمَامَ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَهُ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَذَبَّ عَنْ حَرِيمِهِ .

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُ يَا أَخِي ! مِنْ نَفْسِكَ شَيْئاً مِمَّا نَسَبْتَهَا إِلَيْهِ فَتَجِيءُ عَلَيْهِ
بِشَاهِدٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَوْ حُجَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْ تَضْرِبُ بِهِ مَثَلاً ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ
حَلَالاً وَحَرَّمَ حَرَاماً وَفَرَضَ فَرَائِضَ وَضَرَبَ أَمْثَالاً وَسَنَّ سُنَناً وَلَمْ يَجْعَلِ الْإِمَامَ الْقَائِمَ بِأَمْرِهِ فِي شُبْهَةٍ
فِيمَا فَرَضَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ أَنْ يَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ قَبْلَ مَحَلِّهِ أَوْ يُجَاهِدَ فِيهِ قَبْلَ حُلُولِهِ ، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِي الصَّيْدِ : «لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ» أَفَقَتْلُ الصَّيْدِ أَعْظَمُ أَمْ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ . مائده ٥/٢
وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مَحَلّاً وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «لَا تُحِلُّوا
شَعَائِرَ اللهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ» فَجَعَلَ الشُّهُورَ عِدَّةً مَعْلُومَةً ، فَجَعَلَ مِنْهَا أَرْبَعَةً حُرُماً وَقَالَ : توبہ
«فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ» ، ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «فَإِذَا انْسَلَخَ ٩/٢
الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ» فَجَعَلَ لِذَلِكَ مَحَلّاً وَقَالَ : «وَلَا تَعْزِمُوا توبہ ٩/٥
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلاً وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَاباً .

فَإِنْ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَيَقِينٍ مِنْ أَمْرِكَ وَتِبْيَانٍ مِنْ شَأْنِكَ ، فَشَأْنَكَ وَ إِلَّا فَلَا تَرُومَنَّ
أَمْراً أَنْتَ مِنْهُ فِي شَكٍّ وَ شُبْهَةٍ وَلَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تَنْقَضِ أُكُلُهُ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاهُ وَلَمْ
يَبْلُغِ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، فَلَوْ قَدْ بَلَغَ مَدَاهُ وَانْقَطَعَ أُكُلُهُ وَ بَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ لَانْقَطَعَ الْفَصْلُ وَتَتَابَعَ
النِّظَامُ وَلَأَعْقَبَ اللهُ فِي التَّابِعِ وَالْمَتْبُوعِ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ إِمَامٍ ضَلَّ عَنْ وَقْتِهِ ، فَكَانَ
التَّابِعُ فِيهِ أَعْلَمَ مِنَ الْمَتْبُوعِ ، أَتُرِيدُ يَا أَخِي ! أَنْ تُحْيِيَ مِلَّةَ قَوْمٍ قَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللهِ وَ عَصَوْا
رَسُولَهُ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ وَادَّعَوُا الْخِلَافَةَ بِلَا بُرْهَانٍ مِنَ اللهِ وَلَا عَهْدٍ مِنْ رَسُولِهِ ؟
أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا أَخِي ! أَنْ تَكُونَ غَداً الْمَصْلُوبَ بِالْكُنَاسَةِ ، ثُمَّ ارْفَضَّتْ عَيْنَاهُ وَ سَالَتْ دُمُوعُهُ ، ثُمَّ
قَالَ : اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَنْ هَتَكَ سِتْرَنَا وَجَحَدَنَا حَقَّنَا وَأَفْشَى سِرَّنَا وَ نَسَبَنَا إِلَى غَيْرِ جَدِّنَا وَ قَالَ فِينَا
مَا لَمْ نَقُلْهُ فِي أَنْفُسِنَا .

١٦۔ زید بن علی ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس اہلِ کوفہ کے کچھ خطوط لے کر آئے جس میں انھوں
نے زید کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی اور لکھا تھا کہ لوگ ان کی مدد کے لئے جمع ہیں اور خروج کرنے کی ترغیب
دی تھی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ان خطوط کی ابتداء انھوں نے کی ہے یا تم نے جو لکھا تھا اور ان کو اپنی طرف بلایا تھا یہ اس کا
جواب ہے انھوں نے کہا اس کی ابتدا انھوں نے ہی کی ہے ہمارے حق کو اور رسول اللہ سے ہماری قرابت کو پہچانتے ہوئے
اور اس لئے کہ انھوں نے کتاب خدا میں ہماری مودت کے وجوب کو اور ہماری اطاعت کو فرض پایا اور اس لئے کہ انھوں

نے ہماری پریشان حالی، تنگدستی اور حکومت کے مظالم کو دیکھا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اطاعت تو اللہ کی طرف سے فرض کی ہوئی ہے اور یہ وہ طریقہ ہے کہ جو اوّلین کے لئے تھا اور یہی آخرین کے لئے ہے اور اطاعت تو ہم میں سے صرف ایک کے لئے ہے البتہ مودت سب کے لئے ہے اور امر خدا جاری ہوتا ہے اس کے اولیاء میں بالاتصال حکم کے ساتھ (حضرت علیؑ سے بارہویں امام تک) اور یہ کہ ان کی طرف رجوع فیصل شدہ ہے اور ایک یقینی امر ہے اور ایک وقت معلوم تک اس کی مدت معین ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جو خدا کی ربوبیت پر یقین نہیں رکھتے تمہیں بے وقوف بنائیں (چونکہ تم امام منصوص اللہ نہ ہوتے ہوئے خروج کا ارادہ رکھتے ہو لہذا) یہ لوگ تم کو عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتے پس جلدی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی جلدی کرنے پر جلدی نہیں کرتا۔ اور تم اللہ پر سبقت نہ کرو ورنہ مصیبت تم کو عاجز بنا دے گی اور گرا دے گی یہ سن کر زید کو غصہ آیا اور کہنے لگے وہ امام نہیں ہو سکتا جو گھر میں پردے چھوڑ کر بیٹھے اور جہاد فی سبیل اللہ سے کنارہ کش ہو بلکہ امام وہ ہے جو حدود اسلام سے دشمنوں کو روکے اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرے اور رعیت سے ظالموں کو دفع کرے اور اپنے حرم کی حفاظت کرے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی جس چیز (امامت) کی طرف تم اپنے کو نسبت دے رہے ہو اس کے متعلق کوئی گواہی تمہارے پاس کتاب خدا سے یا طریقہ رسولؐ سے ہے یا زمانہ سابق کی کوئی مثال ایسی دے سکتے ہو جس سے معلوم ہو کہ تلوار چلائے بغیر کوئی امام نہیں ہوتا یا علوم دین سے جاہل امام ہو سکتا ہے خدا نے بعض چیزوں کو حلال کیا ہے۔ بعض کو حرام، اسی نے فرائض بتائے ہیں اسی نے مثالیں قائم کی ہیں اور طریقے بنائے ہیں ہم کو ان امور میں دخل نہیں کہ وہ اپنی طرف سے جو چاہیں کرلیں) خدا نے اپنے امر پر قائم رہنے والا کوئی امام ایسا نہیں بنایا جو طاعت کے فرائض میں شک و شبہ رکھتا ہو اور وہ کسی امر میں وقت سے پہلے سبقت کرنے لگے اور جہاد کا وقت آنے سے پہلے جہاد پر تیار ہو جائے۔

خدا نے فرمایا ہے کہ احرام کی حالت میں شکار نہ کرو، تو آیا شکار کا قتل زیادہ بڑا ہے یا اس نفس انسانی کا جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے اور قتل حرام قرار دیا ہے (یعنے ناوقت جب خدا نے شکار کرنے کی اجازت نہیں دی تو آدمیوں کے قتل کا تو ذکر ہی کیا۔

ہر شئے کا ایک محل ہوتا ہے فرماتا ہے جب تم احرام کھول دو تو شکار کر لو پہلے جس کی ممانعت تھی اب اس کی اجازت ہو گئی) اور خدا نے فرمایا کہ ترک نہ کرو حرمت کو صاحب احترام مقامات کی اور نہ حرمت والے مہینوں کی۔ (شوال، ذیقعدہ، ذالحجہ اور محرم) خدا نے بارہ مہینے رکھے ہیں ان میں چار کو صاحب حرمت قرار دیا ہے ان میں جنگ کرنے سے منع کیا ہے) اور فرمایا کہ ان چار مہینوں میں روئے زمین کی سیر کرو اور یہ سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں۔

پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا۔ جب یہ حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

مطلب یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اے زید، تم بے موقع بے حکم خدا کے جہاد کے لئے کھڑے ہو رہے ہو۔ خدا نے قتل مشرکین کا ایک وقت معین فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ عدہ وفات میں عورت سے عقد نہ کرو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ پس خدا نے ہر شے کے لئے ایک محل قرار دیا ہے اور ہر امر کے لئے ایک مدت ہے

پس اگر تمہارے پاس اپنے اس ارادہ کے متعلق خدا کی طرف سے کوئی دلیل ہے اور تمہیں اس امر میں اپنی صداقت کا یقین ہے اور تمہارا معاملہ واضح ہے تو ٹھیک ہے جو کرنا چاہتے ہو کرو۔ ورنہ ایسے امر کا قصد نہ کرو۔ اور اس سلطنت کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرو جن کا نصیب ابھی دنیا سے ختم نہ ہوا (یعنی سلطنت بنی اُمیہ) اور ان کی مدت حکومت ابھی آخر نہیں ہوئی اور ان کے زوال کا وقت ابھی نہیں آیا۔ پس جب ان کی مدت ختم ہو جائے گی اور دنیا سے ان کا رزق اُٹھ جائے گا اور مدت سلطنت اپنے آخری نقطہ پر پہنچ جائے گی اور یہ ان کی فضیلت اور باقاعدہ انتظام کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور رعیت اور بادشاہ دونوں کو اللہ ذلت و حقارت میں مبتلا کرے گا۔

میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس امام کے بارے میں جو وقتی ضرورت کو نہیں سمجھتا اور جو اتنا جاہل ہو کہ اس کی رعایا اپنے بادشاہ سے زیادہ عالم ہو۔ اے بھائی کیا تم زندہ کرنا چاہتے ہو ان لوگوں کے طریقۂ حکومت کو جنہوں نے آیاتِ خدا کا انکار کیا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی اور بغیر خدا کی ہدایت کے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور دعویٰ خلافت کیا بغیر کسی خدائی دلیل کے اور بغیر حکم رسولؐ کے۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس امر میں کہ اے بھائی کل تم کو سولی دی جائے کناسہ میں، یہ فرما کر آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور آنسو جاری ہو گئے۔ پھر فرمایا اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جنہوں نے ہماری پردہ دری کی اور ہمارے حق سے انکار کیا اور ہمارے بھید کا افشا کیا اور نسبت دی ہم کو ہمارے جد کے غیر سے اور ہمارے بارے میں ان باتوں کو بیان کیا جو ہمارے دل میں نہ تھیں۔

۱۷ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَنْجَوَيْه، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَرْمَنِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا خَدِيجَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام نُعَزِّيهَا بِابْنِ بِنْتِهَا، فَوَجَدْنَا عِنْدَهَا مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَإِذَا هُوَ فِي نَاحِيَةٍ قَرِيباً مِنَ النِّسَاءِ، فَعَزَّيْنَاهَا، ثُمَّ أَقْبَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ لِابْنَةِ أَبِي يَشْكُرَ الرَّاثِيَةِ: قُولِي[1] فَقَالَتْ:

أُعْدُدْ رَسُولَ اللهِ وَاعْدُدْ بَعْدَهُ ... أَسَدَ الْإِلٰهِ وَ ثَالِثاً عَبَّاسَا

وَاعْدُدْ عَلِيَّ الْخَيْرِ وَاعْدُدْ جَعْفَراً ... وَاعْدُدْ عَقِيلاً بَعْدَهُ الرُّؤَّاسَا

فَقَالَ: أَحْسَنْتِ وَ أَطْرَبْتِنِي، زِيدِينِي، فَانْدَفَعَتْ تَقُولُ:

وَمِنّا إمامُ المُتَّقِينَ مُحَمَّدٌ وَحَمْزَةُ مِنّا وَالمُهَذَّبُ جَعْفَرُ
وَمِنّا عَلِيٌّ صِهْرُهُ وَابْنُ عَمِّهِ وَ فارِسُهُ ذاكَ الإمامُ المُطَهَّرُ

فَأَقَمْنا عِنْدَها حَتّى كادَ اللَّيْلُ أَنْ يَجِيءَ، ثُمَّ قالَتْ خَدِيجَةُ: سَمِعْتُ عَمِّي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّما تَحْتاجُ المَرْأَةُ فِي المَأْتَمِ إِلَى النَّوْحِ لِتَسِيلَ دَمْعَتُها وَلا يَنْبَغِي لَها أَنْ تَقُولَ هُجْراً، فَإِذا جاءَ اللَّيْلُ فَلا تُؤْذِي المَلائِكَةَ بِالنَّوْحِ، ثُمَّ خَرَجْنا فَغَدَوْنا إِلَيْها غُدْوَةً فَتَذاكَرْنا عِنْدَها اخْتِزالَ مَنْزِلِها[٢] مِنْ دارِ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقالَ[٣]: هٰذِهِ دارٌ تُسَمّى دارَ السَّرِقَةِ، فَقالَتْ: هٰذا مَا اصْطَفى مَهْدِيُّنا - تَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحَسَنِ - تُمازِحُهُ بِذٰلِكَ - فَقالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ: وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّكُمْ بِالعَجَبِ، رَأَيْتُ أَبِي رَحِمَهُ اللهُ لَمّا أَخَذَ فِي أَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَجْمَعَ عَلى لِقاءِ أَصْحابِهِ، فَقالَ: لا أَجِدُ هٰذا الأَمْرَ يَسْتَقِيمُ إِلّا أَنْ أَلْقى أَبا عَبْدِ اللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَانْطَلَقَ وَهُوَ مُتَّكٍ عَلَيَّ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّى أَتَيْنا أَبا عَبْدِ اللهِ عليه السلام.

فَلَقِيناهُ خارِجاً يُرِيدُ المَسْجِدَ فَاسْتَوْقَفَهُ أَبِي وَكَلَّمَهُ، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَيْسَ هٰذا مَوْضِعَ ذٰلِكَ، نَلْتَقِي إِنْ شاءَ اللهُ؛ فَرَجَعَ أَبِي مَسْرُوراً، ثُمَّ أَقامَ حَتّى إِذا كانَ الغَدُ أَوْ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ، انْطَلَقْنا حَتّى أَتَيْناهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبِي وَأَنا مَعَهُ فَابْتَدَأَ الكَلامَ، ثُمَّ قالَ لَهُ فِيما يَقُولُ: قَدْ عَلِمْتَ جُعِلْتُ فِداكَ أَنَّ السِّنَّ لِي عَلَيْكَ وَأَنَّ فِي قَوْمِكَ مَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْكَ وَلٰكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَدَّمَ لَكَ فَضْلاً لَيْسَ هُوَ لِأَحَدٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ جِئْتُكَ مُعْتَمِداً لِما أَعْلَمُ مِنْ بِرِّكَ، وَاعْلَمْ - فَدَيْتُكَ - أَنَّكَ إِذا أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ مِنْ أَصْحابِكَ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيَّ اثْنانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَلا غَيْرِهِمْ، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّكَ تَجِدُ غَيْرِي أَطْوَعَ لَكَ مِنِّي وَلا حاجَةَ لَكَ فِيَّ، فَوَاللهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنِّي أُرِيدُ البادِيَةَ أَوْ أَهُمُّ بِها، فَأَثْقُلُ عَنْها وَأُرِيدُ الحَجَّ فَما أُدْرِكُهُ إِلّا بَعْدَ كَدٍّ وَتَعَبٍ وَمَشَقَّةٍ عَلى نَفْسِي، فَاطْلُبْ غَيْرِي وَسَلْهُ ذٰلِكَ وَلا تُعْلِمْهُمْ أَنَّكَ جِئْتَنِي، فَقالَ لَهُ: إِنَّ النّاسَ مادُّونَ أَعْناقَهُمْ إِلَيْكَ وَإِنْ أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ وَلَكَ أَنْ لا تُكَلَّفَ قِتالاً وَلا مَكْرُوهاً، قالَ: وَهَجَمَ عَلَيْنا ناسٌ فَدَخَلُوا وَقَطَعُوا كَلامَنا، فَقالَ أَبِي: جُعِلْتُ فِداكَ ما تَقُولُ؟ فَقالَ: نَلْتَقِي إِنْ شاءَ اللهُ، فَقالَ: أَلَيْسَ عَلى ما أُحِبُّ؟ فَقالَ: عَلى ما تُحِبُّ إِنْ شاءَ اللهُ مِنْ إِصْلاحِكَ.

ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّى جاءَ البَيْتَ، فَبَعَثَ رَسُولاً إِلى مُحَمَّدٍ فِي جَبَلٍ بِجُهَيْنَةَ، يُقالُ لَهُ: الأَشْقَرُ عَلى لَيْلَتَيْنِ مِنَ المَدِينَةِ، فَبَشَّرَهُ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ قَدْ ظَفِرَ لَهُ بِوَجْهِ حاجَتِهِ وَما طَلَبَ، ثُمَّ عادَ بَعْدَ

ثلاثة أيام فوقفنا بالباب ولم نكن نحجب إذا جئنا، فأبطأ الرسول، ثم أذن لنا، فدخلنا عليه فجلست في ناحية الحجرة ودنا أبي إليه فقبّل رأسه، ثم قال: جعلت فداك قد عدت إليك راجياً، مؤمّلاً، قد انبسط رجائي وأملي ورجوت الدّرك لحاجتي، فقال له أبو عبدالله عليه السلام: يا ابن عمّ إنّي أعيذك بالله من التعرّض لهذا الأمر، الّذي أمسيت فيه؛ وإنّي لخائف عليك أن يكسبك شرّاً، فجرى الكلام بينهما، حتّى أفضى إلى مالم يكن يريد وكان من قوله: بأيّ شيء كان الحسين أحقّ بها من الحسن؟ فقال أبو عبدالله عليه السلام: رحم الله الحسن ورحم الحسين وكيف ذكرت هذا؟ قال: لأنّ الحسين عليه السلام: كان ينبغي له إذا عدل أن يجعلها في الأسنّ من ولد الحسن، فقال أبو عبدالله عليه السلام: إنّ الله تبارك وتعالى لمّا أن أوحى إلى محمّد صلى الله عليه وآله أوحى إليه بماشاء، ولم يؤامر أحداً من خلقه وأمر محمّد صلى الله عليه وآله عليّاً عليه السلام بماشاء؛ ففعل ماأمر به ولسنا نقول فيه إلّا ماقال رسول الله صلى الله عليه وآله من تبجيله وتصديقه، فلو كان أمر الحسين أن يصيّرها في الأسنّ أو ينقلها في ولدهما ـ يعني الوصيّة ـ لفعل ذلك الحسين عليه السلام وما هو بالمتّهم عندنا في الذخيرة لنفسه، ولقد ولّى وترك ذلك ولكنّه مضى لما أمر به وهو جدّك وعمّك، فإن قلت خيراً فما أولاك به وإن قلت هجراً فيغفر الله لك، أطعني يا ابن عمّ واسمع كلامي، فوالله الّذي لا إله إلّا هو لاآلوك نصحاً وحرصاً فكيف ولاأراك تفعل، وما لأمر الله من مردّ.

فسرّ أبي عند ذلك، فقال له أبوعبدالله: والله إنّك لتعلم أنّه الأحول الأكشف الأخضر المقتول بسدّة أشجع، عند بطن مسيلها، فقال أبي: ليس هو ذلك والله ليحاربنّ[1] باليوم يوماً و بالساعة ساعة وبالسنة سنة وليقومنّ بثأر بني أبي طالب جميعاً، فقال له أبوعبدالله عليه السلام: يغفر الله لك ما أخوفني أن يكون هذا البيت يلحق صاحبنا:

«منّتك نفسك في الخلاء ضلالاً»

لاوالله لايملك أكثر من حيطان المدينة ولايبلغ عمله الطائف إذا أحفل ـ يعني إذا أجهد نفسه ـ وماللأمر من بدّ أن يقع، فاتّق الله وارحم نفسك وبني أبيك، فوالله إنّي لأراه أشأم سلحة[2] أخرجتها أصلاب الرّجال إلى أرحام النساء والله إنّه المقتول بسدّة أشجع بين دورها والله لكأنّي به صريعاً مسلوباً بزّته بين رجليه لبنة ولاينفع هذا الغلام ما يسمع ـ قال موسى بن عبدالله ـ يعنيني ـ وليخرجنّ معه فيهزم ويقتل صاحبه، ثمّ يمضي فيخرج معه راية أخرى،

فيقتل كبشها و يتفرّق جيشها ، فإن أطاعني فليطلب الأمان عند ذلك من بني العبّاس حتّى يأتيه الله بالفرج .

ولقد علمت بأنّ هذا الأمر لا يتمّ وأنّك لتعلم ونعلم أنّ ابنك، الأحول الأخضر الأكشف المقتول بسدّة أشجع بين دورها عند بطن مسيلها ، فقام أبي وهو يقول : بل يغني الله عنك ولتعودنّ أو ليفي الله بك وبغيرك ، وما أردت بهذا إلّا امتناع غيرك و أن تكون ذريعتهم إلى ذلك فقال أبو عبدالله عليه السلام : الله يعلم ما اُريد إلّا نصحك ورشدك و ما عليّ إلّا الجهد

فقام أبي يجرّ ثوبه مغضباً فلحقه أبو عبدالله عليه السلام ، فقال له : اُخبرك أنّي سمعت عمّك ـ وهو خالك ـ يذكر أنّك وبني أبيك ستقتلون ، فإن أطعتني ورأيت أن تدفع بالّتي هي أحسن فافعل ، فوالله الذي لا إله إلّا هو عالم الغيب والشهادة الرّحمن الرّحيم الكبير المتعال على خلقه لوددت أنّي فديتك بولدي وبأحبّهم إليّ وبأحبّ أهل بيتي إليّ ، وما يعدلك عندي شيء فلا ترى أنّي غششتك .

فخرج أبي من عنده مغضباً أسفاً ، قال : فما أقمنا بعد ذلك إلّا قليلاً ـ عشرين ليلة أو نحوها ـ حتّى قدمت رسل أبي جعفر فأخذوا أبي وعمومتي سليمان بن حسن وحسن بن حسن وإبراهيم بن حسن وداود بن حسن وعليّ بن حسن وسليمان بن داود بن حسن وعليّ بن إبراهيم بن حسن وحسن بن جعفر بن حسن، وطباطبا إبراهيم بن إسماعيل بن حسن، وعبدالله بن داود، قال : فصفّدوا في الحديد ، ثمّ حملوا في محامل أعراء لا وطاء فيها ووقفوا بالمصلّى لكي يشمتهم النّاس ، قال : فكفّ النّاس عنهم ورقّوا لهم للحال الّتي هم فيها ، ثمّ انطلقوا بهم حتّى وقفوا عند باب مسجد رسول الله صلّى الله عليه وآله .

قال عبدالله بن إبراهيم الجعفري : فحدّثتنا خديجة بنت عمر بن عليّ : أنّهم لمّا وقفوا عند باب المسجد ـ الباب الّذي يقال له باب جبرئيل ـ أطلع عليهم أبو عبدالله عليه السلام وعامّة ردائه مطروح بالأرض ، ثمّ أطلع من باب المسجد فقال : لعنكم الله يا معاشر الأنصار ـ ثلاثاً ـ ما على هذا عاهدتم رسول الله صلّى الله عليه وآله ولا بايعتموه ، أما والله إن كنت حريصاً ولكنّي غلبت وليس للقضاء مدفع ، ثمّ قام وأخذ إحدى نعليه فأدخلها رجله والاُخرى في يده وعامّة ردائه يجرّه في الأرض، ثمّ دخل بيته فحمّ عشرين ليلة ، لم يزل يبكي فيها اللّيل والنّهار حتّى خفنا عليه ، فهذا

حَدِيثُ خَدِيجَةَ .

۷۱- راوی کہتاہے کہ ہم حضرت علی بن الحسینؑ کی پوتی خدیجہ کے پاس ان کی بھانجی کی تعزیت کے لئے آئے۔ ہم نے ان کے پاس عبداللہ ابن الحسین علیہ السلام کے فرزند موسیٰ کو دیکھا جو عورتوں کے قریب ایک گوشہ میں بیٹھے تھے ہم نے تعزیت کی گھروالوں سے، پھر ہم موسیٰ کے پاس آئے انھوں نے دختر ابی اشکر سے جو مرثیہ گو تھی، کہا، مرثیہ پڑھو اس نے یہ شعر پڑھے۔

گنو مرنے والوں کو رسول اللہ، حمزہ عباس ؎ علیؑ جو خیبر پر تھے، پھر جعفر پھر عقیل پھر آئمہ اہلبیت

موسیٰ نے کہا تو نے خوب شعر پڑھے اور ہم کو خوش کیا اور پڑھو اس نے دو شعر اور پڑھے

ہم ہی میں متقیوں کے امام محمدؐ تھے اور ہم میں حمزہ تھے اور مہذب جعفر، ہم ہی علیؑ تھے رسولؐ کے داماد پاک و پاکیزہ۔

ہم ان کے پاس رات آنے تک ٹھہرے، خدیجہ نے کہا میں نے اپنے چچا محمد بن علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے عورتوں کو ماتم میں نوحہ کی ضرورت ہے تاکہ وہ روئیں نہ کہ طرب میں لانے والے اشعار کی اور جب رات آئے تو ملائکہ کو ایسے نوحہ سے (اشعار) اذیت نہ دو۔

پھر ہم وہاں سے نکل آئے اور صبح ہی پھر خدیجہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے ذکر کیا امام جعفر صادق علیہ السلام کا مکان چھوڑ کر اس مکان میں آنے کا۔ موسیٰ نے کہا یہ دار السرقہ یعنی چرایا ہوا گھر ہے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ سب کیا کرایا ہے ہمارے مہدی صاحب کا یعنی محمد بن عبداللہ بن الحسن کا جو اپنے آپ کو مہدی بنائے ہوئے تھے یہ جواب تھا مزاحیہ بات کا۔

(امام جعفر صادق علیہ السلام جس گھر میں رہتے تھے یہ گھر اس کا ایک جزو تھا۔ عبداللہ محض کے فرزند محمد نے جو مدعی مہدویت تھے عدالت دیوانی سے اس مکان کو امام کے مکان سے جدا کرا لیا اور خدیجہ کو عارتیاً رہنے کے لئے دے دیا تھا۔

موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ میں تم کو ایک عجیب بات سناتا ہوں۔ جب میرے باپ نے محمد بن عبداللہ کی امامت کے معاملے کو اٹھایا تو اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا۔ اس معاملے میں بغیر امام جعفر صادق علیہ السلام کے میرے لئے کامیابی نہیں ہوسکتی درآنحالیکہ میرے اوپر تکیہ کئے ہوئے تھے ہم ان سے گھر کے باہر ملے جبکہ وہ مسجد کی طرف جا رہے تھے میرے والد نے ان کو ٹھہرا لیا اور بات چیت شروع کی۔ انھوں نے فرمایا۔ ایسی گفتگو کی یہ جگہ نہیں۔ انشاء اللہ ہم پھر ملیں گے میرے والد خوش و خرم وہاں سے لوٹے اور دوسرے یا تیسرے روز ہم پھر چلے اور حضرت کے پاس آئے۔ میرے باپ میرے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر بات چیت شروع ہوئی۔ میرے باپ نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلحاظ سن میں آپ سے بڑا ہوں بلکہ تمام خاندان میں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، لیکن خدا نے آپ کو وہ فضیلت دی ہے جو قوم کے کسی ایک فرد کو نہیں ملی، میں آپ کے پاس پورے اعتماد کے ساتھ آیا ہوں۔ کیونکہ میں آپ کی نیکی اور ایثار کو خوب جانتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری بات کو مان لیں گے آپ کے اصحاب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور قریش وغیرہ میں سے دو شخص بھی ایسے نہیں جو مخالف ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ میرے غیر کو مجھ سے زیادہ اطاعت والا پاتے ہیں تو آپ کو میری ضرورت ہی کیا ہے بخدا آپ جانتے ہیں کہ میں صحرا میں جا کر رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور پوری کوشش اس کے لئے کرتا ہوں پس آپ بھی اپنے نفس پر جفا و مشقت اٹھایئے اور ہیں توجہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس کو میں اپنے نفس پر بڑی مشقت و تکان و کوشش کے بعد حاصل کروں گا آپ میرے غیر کو تلاش کیجئے اور اس امر کے بارے میں ان سے سوال کیجئے اور ان سے یہ نہ بتلایئے کہ آپ میرے پاس آئے تھے۔

انھوں نے کہا کہ لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اگر آپ نے میری بات مان لی تو پھر کوئی میری مخالفت نہ کرے گا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو نہ تو جنگ کی تکلیف دی جائے گی اور نہ کسی ایسے امر کی جو آپ کی طبیعت کے خلاف ہو اسی اثنا میں کچھ لوگ آگئے اور سلسلۂ کلام منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد میرے باپ نے کہا۔ آپ نے کیا فیصلہ کیا۔ فرمایا ہم پھر ان شاء اللہ ملیں گے انھوں نے کہا۔ کیا آپ کو میری خواہش منظور نہیں۔ فرمایا۔ ان شاء اللہ تمہاری اصلاح کی تمہاری خواہش کے مطابق کوئی صورت نکالی جائے گی۔

پھر میرے باپ اپنے گھر آگئے اور انھوں نے اپنے بیٹے محمد (نفس زکیہ) کے پاس پیغام بھیجا وہ جہینہ کے پہاڑ پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دو رات کے فاصلے پر ہے ان کو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لی ہے تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ اب دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی اور ہم اندر آئے۔ میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس امیدوں سے پُر آیا ہوں۔ اور مجھے توی اُمید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہو گی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی۔ اس امر کے متعلق جس پر غور و فکر کرنے میں تم راتیں گزار رہے ہو اور ڈر رہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شر سے تعلق نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان ترش گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہیئے تھا وہ کہہ گزرے۔ انھوں نے کہا۔ امر امامت میں کس وجہ سے امام حسینؑ کو امام حسن پر ترجیح ہوئی۔ (یعنی کیا وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے امام حسنؑ کے امام حسینؑ کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہ السلام پر۔

اور تم نے یہ بات کیوں کہی۔ انھوں نے کہا اس لئے کہ از روئے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں ملنی چاہیئے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند عالم نے وحی کی حضرتِ رسول خدا کو۔

خدا نے اپنے رسولؐ کی طرف جو چاہا۔ وحی کی۔ اس کی مخلوق میں اور کسی کو کوئی حکم نہیں دیا گیا اور حضرت محمد مصطفےٰ نے علی علیہ السلام کو حکم دیا۔ جیسا مناسب جانا، انھوں نے وہی کیا جو ان کو حکم دیا گیا تھا اور ہم اس بارے میں وہی کہتے

ہیں جو رسولِ خدا نے کہا۔ رسولؐ کی عظمت شان اور حضرت علی کی تصدیق کے لحاظ سے (یعنی ہم حکم رسول اور عملِ علی کے خلاف اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر امر امامت حسین بلحاظ بزرگیٔ سن ہونا یا امرِ وصیت دونوں بھائیوں کی اولاد میں منتقل کرنے کے لئے ہوتا تو امام حسین ضرور ایسا کرتے اور ہمارے نزدیک امام حسین اس تہمت سے بری ہیں کہ وہ بے حکمِ خدا۔ امامت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتے۔ انھوں نے ایسے امر سے روگردانی اور دنیا سے رخصت ہوتے اور ان کو جو حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پورا کیا۔ وہ آپ کے جد اور عم تھے (از طرف مادر جد اور از طرف پدر عم)۔

اگر تم ان کے لئے کلمۂ خیر کہو تو تمہارے لئے یہی زیبا ہے اور اگر ان کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو اللہ تمہیں بخشے اے میرے ابن عم۔ میری اطاعت کرو۔ میرا کلام سنو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کوتاہی نہیں کر رہا ہوں نصیحت کرنے میں اور حرص ہے تمہاری اصلاح کی۔ لیکن میں کیا کروں تم کو ایسا کرتے نہیں دیکھ پا رہا۔ دیکھئے حکم خدا کا کوئی رد کرنے والا نہیں۔ میرے باپ یہ سن کر خوش ہوئے۔ امام نے کہا خدا کی قسم آپ جانتے ہیں کہ آپ کا بیٹا محمد، (جس کو آپ امام بنانا چاہتے ہیں) بھبنگا اکشف و اخضر ہے وہ اشجع کے بند پہ پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کیا جائے گا۔

توضیح:- اکشف سے مراد یہ ہے کہ سر کے اگلے حصے پہ بال نہ ہوں۔ ایسے کو عرب والے منحوس جانتے تھے اخضر سے مراد سبز چشم، سدہ سے مراد وہ بند ہے جو دریا پر پتھروں سے پانی کی روک کے لئے بنا دیا جائے۔ اشجع پدر قبیلہ کا نام جس سے وہ بند منسوب تھا سیل پانی کے بہاؤ کی جگہ ہے۔

میرے باپ نے کہا۔ واللہ وہ ایسا نہیں ہے خدا کی قسم خدا اس کے دشمنوں سے بدلہ لے گا دن کا دن میں ساعت کا ساعت میں اور سال کا سال میں اور اللہ کھڑا کریگا لوگوں کو تمام اولادِ ابوطالب کے خون کا بدلہ لینے کے لئے (اس کے بعد عبد اللہ نے اخطل شاعر کا ایک شعر پڑھا جس کا متن میں ذکر نہیں)۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا تمہارے گناہ بخشے تم نے مجھے یہ شعر پڑھ کر ڈرایا۔ حالانکہ اس کا مضمون ہمارے صاحب یعنی تم ہی سے متعلق ہے (شعر کا مضمون یہ ہے کہ بکری کو بھیڑیئے کے سامنے جانے سے روکو۔

تمہارے نفس نے خلوتوں میں ایسی آرزو کو پیدا کر کے تم کو گمراہی میں ڈال دیا ہے اور تمہارے بیٹے کی حکومت حدود مدینہ سے آگے نہ بڑھے گی اور اس کی پوری جد و جہد کے بعد طائف (کوہ احد) سے آگے نہ جائے گی جس امر سے چارۂ کار نہیں وہ تو ہو کر ہی رہیگا۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفس پر رحم کرو اور اپنے باپ کی اولاد پر ترس کھاؤ۔

واللہ میں تمہارے بیٹے کو بچہ کبک سے زیادہ شوم و منحوس جانتا ہوں۔ اصلاب آبا نے ارحامِ نسا میں اس سے زیادہ منحوس نطفہ نہیں ڈالا۔ واللہ وہ مقتول ہوگا، سدہ اشجع میں پانی کے بہاؤ کی جگہ، واللہ گویا زمین پر پچھاڑا ہوا ہے اس کا لباس اتار لیا گیا ہے اور اس کے دونوں پیروں کے درمیان اینٹ رکھ دی گئی ہے (تاکہ شرمگاہ کھلی رہے)

اور اس لڑکے کو جو میری گفتگو سن رہا ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا موسیٰ بن عبد اللہ نے کہا۔ حضرت کا یہ اشارہ میری طرف

تھا۔ پھر فرمایا یہ خروج کرے گا اپنے بھائی محمد کے ساتھ اور شکست کھائے گا اس کا ساتھی (محمد) قتل کیا جائے گا۔ پھر یہ خروج کرے گا دوسرے جھنڈے کے ساتھ (ابراہیم بن عبداللہ کے ساتھ)

پس ان کا سردار قتل کیا جائے گا اور اس کا لشکر تتر بتر ہو جائے گا پس میری بات مانو اور بنی عباس سے امان طلب کرو اور یہ جانتے ہیں کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں، اور آپ کو جاننا چاہیئے کہ آپ کا بیٹا جو احول (بھینگا) سبز چشم اور اکشف ہے یہ سدہ اشجع میں اس کے پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کر دیا جائے گا۔

موسیٰ نے کہا یہ سن کر میرے باپ یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے خدا تمہاری مدد سے ہمیں بے پرواہ بنا دیگا اور تم ضرور بطور خود ہماری طرف لوٹو گے یا خدا تم کو اور تمہارے غیر کو بے اختیار اس طرف لائے گا تم نے یہ طریقہ اختیار کر کے اپنے غیر کی امداد کو ہم سے روکا ہے اور یہ تمہارا انکار ان کے لئے رک جانے کا ایک ذریعہ بن جائے گا

فرمایا۔ امام علیہ السلام نے اللہ جانتا ہے کہ میرا ارادہ محض تم کو نصیحت و ہدایت کرنے کا تھا اور ہمارا فرض توکوشش ہی کرنا ہے (آگے تم جانو اور تمہارا کام) یہ سن کر میرے باپ غصہ میں آ گئے اور اپنی ردا کا دامن طیش میں زور سے جھٹکا۔ امام علیہ السلام ان کے قریب آئے اور فرمایا میں نے تمہارے چچا (امام محمد باقر علیہ السلام) اور ماں کی طرف سے تمہارے ماموں سے یہ فقرہ سنا ہے کہ تم اور تمہارے باپ کی اولاد عنقریب قتل کر دی جائے گی۔

اگر تم میری بات مان لو اور اس بلا کو حسن تدبیر سے ٹال سکتے ہو تو ٹال دو، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا رحمٰن و رحیم اور اپنی مخلوق سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ فدا کروں تم پر اپنا وہ بیٹا جو میرے نزدیک اور میرے اہلبیت کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مراد اسمٰعیل) تم میری برابری کسی چیز میں نہیں کر سکتے۔ پس یہ خیال مت کرو کہ میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں اور خلاف حق بات کہہ رہا ہوں۔

میرے باپ وہاں سے غصہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اٹھ آئے اس واقعہ کو بیس روز یا کچھ کم و بیش گزرے ہوں گے کہ ابو جعفر منصور بادشاہ کے لوگ آئے اور انھوں نے گرفتار کیا میرے باپ کو اور میرے چچوں ہیں سلیمان بن حسن، حسن بن حسن، ابراہیم بن حسن، داؤد بن حسن، علی بن حسن، سلیمان بن داؤد بن حسن اور علی بن ابراہیم بن حسن، حسن بن جعفر ابن حسن، طبا طبائی ابراہیم بن اسماعیل بن حسن اور عبداللہ بن داؤد کو اور انھوں نے ان سب کو زنجیروں سے جکڑ لیا اور ایسی محملوں میں بٹھایا جن میں کوئی گدا نہ تھا۔ خالی لکڑیاں تھیں یہ انھیں گرفتار کر کے مدینہ کے مقام مصلےٰ تک لے آئے تاکہ لوگ ان کی شماتت کریں

پس لوگوں نے اپنے کو ان سے بچایا اور ان کے حال پر لوگوں کے دل کڑھ رہے تھے پھر وہاں سے چل کر مسجد نبوی کے اس دروازے پر آئے جس کو باب جبرئیل کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح تشریف لائے کہ آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر تھا پھر باب مسجد سے آپ اندرون مسجد آئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان سے فرمایا۔ تین

بار۔ اے گروہ انصار! کیا تم نے رسولؐ اللہ سے اس کا عہد کیا تھا۔ اسی پر بیعت کی تھی (تم نے رسولؐ کی بیعت توڑ کر آئمہ ضلالت کی بیعت کی اور ان کے ظلم وستم جو اولاد رسولؐ پر ہو رہے ہیں ان کو خاموشی سے دیکھ رہے ہو) خدا تم پر لعنت کرے۔ واللہ میں ان کی عزت کا چاہنے والا تھا مگر ان کے نہ ماننے سے میں مغلوب ہو گیا یہ فرما کر حضرت وہاں سے چلے، درآنحالیکہ ایک جوتا آپؑ کے ہاتھ میں تھا (اور ایک پیر میں یعنے انتہائی اضطرابی حالت میں۔)

ایک جوتے میں اپنا پیر داخل کیا اور دوسرا ہاتھ میں تھا اور آپ کی ردا کا بیشتر حصّہ زمین پر کھنچ رہا تھا۔ پھر حضرت اپنے گھر پر آئے اور اس غم میں بیس روز تک مبتلائے بخار رہے اور رات دن گریہ فرماتے تھے یہاں تک کہ ہمیں آپ کی موت کا خوف ہونے لگا۔ یہ خدیجہ کا بیان تھا۔

۱۸ - قَالَ الْجَعْفَرِيُّ : وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمَّا طُلِعَ بِالْقَوْمِ فِي الْمَحَامِلِ قَامَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْمَحْمِلِ الَّذِي فِيهِ عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ يُرِيدُ كَلَامَهُ، فَمُنِعَ أَشَدَّ الْمَنْعِ وَأَهْوَى إِلَيْهِ الْحَرَسِيُّ فَدَفَعَهُ وَقَالَ : تَنَحَّ عَنْ هٰذَا ، فَإِنَّ اللهَ سَيَكْفِيكَ وَ يَكْفِي غَيْرَكَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِهِمُ الزُّقَاقَ وَرَجَعَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِمُ الْبَقِيعَ حَتَّى ابْتُلِيَ الْحَرَسِيُّ بَلَاءً شَدِيداً ؛ رَمَحَتْهُ نَاقَتُهُ فَدَقَّتْ وَرِكَهُ فَمَاتَ فِيهَا وَمَضَى بِالْقَوْمِ ، فَأَقَمْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حِيناً، ثُمَّ أَتَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ ، فَأُخْبِرَ أَنَّ أَبَاهُ وَعُمُومَتَهُ قُتِلُوا ـ قَتَلَهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ[1] ـ إِلَّا حَسَنَ بْنَ جَعْفَرٍ، وَطَبَاطَبَا، وَعَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ، وَدَاوُدَ بْنَ حَسَنٍ، وَعَبْدَاللهِ بْنَ دَاوُدَ ، قَالَ : فَظَهَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عِنْدَ ذٰلِكَ وَ دَعَا النَّاسَ لِبَيْعَتِهِ ، قَالَ : فَكُنْتُ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ بَايَعُوهُ وَ اسْتَوْثَقَ النَّاسُ[2] لِبَيْعَتِهِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ قُرَشِيٌّ وَلَا أَنْصَارِيٌّ وَلَا عَرَبِيٌّ .

قَالَ: وَشَاوَرَ عِيسَى بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِهِ وَكَانَ عَلَى شُرَطِهِ فَشَاوَرَهُ فِي الْبَعْثَةِ إِلَى وُجُوهِ قَوْمِهِ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : إِنْ دَعَوْتَهُمْ دُعَاءً يَسِيراً لَمْ يُجِيبُوكَ ، أَوْ تَغَلَّظَ عَلَيْهِمْ ، فَخَلِّنِي وَإِيَّاهُمْ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : امْضِ إِلَى مَنْ أَرَدْتَ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : ابْعَثْ إِلَى رَئِيسِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ - يَعْنِي أَبَا عَبْدِاللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام - فَإِنَّكَ إِذَا أَغْلَظْتَ عَلَيْهِ عَلِمُوا جَمِيعاً أَنَّكَ سَتُمِرُّهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الَّتِي أَمْرَرْتَ عَلَيْهَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا لَبِثْنَا أَنْ أُتِيَ بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : حَتَّى أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَسْلِمْ تَسْلَمْ : فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَحَدَثَتْ نُبُوَّةٌ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم؟ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لَا وَلٰكِنْ، بَايِعْ تَأْمَنْ عَلَى نَفْسِكَ وَمَالِكَ وَوُلْدِكَ وَلَا تُكَلَّفَنَّ حَرْباً ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا فِيَّ حَرْبٌ وَلَا

قِتالٌ وَلَقَدْ تَقَدَّمْتُ إلىٰ أَبِيكَ وَحَذَّرْتُهُ الَّذي حاقَ بِهِ وَلٰكِنْ لايَنْفَعُ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ ، يا ابْنَ أَخِي عَلَيْكَ بِالشَّبابِ وَدَعْ عَنْكَ الشُّيُوخَ ، فَقالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : ما أَقْرَبَ ما بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي السِّنِّ .

فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أُعازَّكَ وَلَمْ أَجِئْ لِأَتَقَدَّمَ عَلَيْكَ فِي الَّذي أَنْتَ فِيهِ ، فَقالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لا وَاللهِ لابُدَّ مِنْ أَنْ تُبايِعَ ، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : ما فِيَّ يا ابْنَ أَخِي طَلَبٌ وَلا حَرْبٌ وَإِنِّي لَأُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبادِيَةِ فَيَصُدُّنِي ذٰلِكَ وَيَثْقُلُ عَلَيَّ حَتّىٰ تُكَلِّمَنِي فِي ذٰلِكَ الْأَهْلُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلا يَمْنَعُنِي مِنْهُ إِلَّا الضَّعْفُ. وَاللهِ وَالرَّحِمِ أَنْ تُدْبِرَ عَنّا وَنَشْقىٰ بِكَ ، فَقالَ لَهُ : يا أَبا عَبْدِاللهِ ! قَدْ وَاللهِ ماتَ أَبُو الدَّوانِيقِ ـ يَعْنِي أَبا جَعْفَرٍ ـ فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : وَما تَصْنَعُ بِي وَ قَدْ ماتَ ؟ قالَ : أُرِيدُ الْجَمالَ بِكَ ، قالَ : ما إِلىٰ ما تُرِيدُ سَبِيلٌ ، لا وَاللهِ ما ماتَ أَبُو الدَّوانِيقِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ماتَ مَوْتَ النَّوْمِ قالَ : وَاللهِ لَتُبايِعُنِي طائِعاً أَوْ مُكْرَهاً وَلا تُحْمَدُ فِي بَيْعَتِكَ ، فَأَبىٰ عَلَيْهِ إِباءً شَدِيداً وَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ .

فَقالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَمّا إِنْ طَرَحْناهُ فِي السِّجْنِ ـ وَقَدْ خَرِبَ السِّجْنُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ غَلَقٌ ـ خِفْنا أَنْ يَهْرُبَ مِنْهُ ، فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام ، ثُمَّ قالَ : لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَوَ تُراكَ تُسْجِنُنِي ؟ قالَ نَعَمْ وَ الَّذي أَكْرَمَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ لَأُسْجِنَنَّكَ وَلَأُشَدِّدَنَّ عَلَيْكَ ، فَقالَ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : احْبِسُوهُ فِي الْمَخْبَإِ ـ وَذٰلِكَ دارُ رَيْطَةَ الْيَوْمَ ـ فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَما وَاللهِ إِنِّي سَأَقُولُ ثُمَّ أُصَدَّقُ ؛ فَقالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : لَوْ تَكَلَّمْتَ لَكَسَرْتُ فَمَكَ ، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَما وَاللهِ يا أَكْشَفُ يا أَزْرَقُ ، لَكَأَنِّي بِكَ تَطْلُبُ لِنَفْسِكَ جُحْراً تَدْخُلُ فِيهِ وَما أَنْتَ فِي الْمَذْكُورِينَ عِنْدَ اللِّقاءِ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ إِذا صُفِّقَ خَلْفَكَ طِرْتَ مِثْلَ الْهَيْقِ النّافِرِ فَنَفَرَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِانْتِهارٍ : احْبِسْهُ وَشَدِّدْ عَلَيْهِ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِ ، فَقالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام أَما وَاللهِ لَكَأَنِّي بِكَ خارِجاً مِنْ سُدَّةِ أَشْجَعَ إِلىٰ بَطْنِ الْوادِي وَقَدْ حَمَلَ عَلَيْكَ فارِسٌ مُعْلَمٌ فِي يَدِهِ طِرادَةٌ ، نِصْفُها أَبْيَضُ وَ نِصْفُها أَسْوَدُ ، عَلىٰ فَرَسٍ كُمَيْتٍ أَقْرَحَ فَطَعَنَكَ فَلَمْ يَصْنَعْ فِيكَ شَيْئاً وَ ضَرَبْتَ خَيْشُومَ فَرَسِهِ فَطَرَحْتَهُ وَ حَمَلَ عَلَيْكَ آخَرُ خارِجٌ مِنْ زُقاقِ آلِ أَبِي عَمّارٍ الدِّيلِيِّينَ عَلَيْهِ غَدِيرَتانِ مَضْفُورَتانِ ، وَقَدْ خَرَجَتا مِنْ تَحْتِ بَيْضَتِهِ كَثِيرُ شَعْرِ الشّارِبَيْنِ ، فَهُوَ وَاللهِ صاحِبُكَ ، فَلا رَحِمَ اللهُ رِمَّتَهُ .

فَقالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : يا أَبا عَبْدِاللهِ ، حَسِبْتَ فَأَخْطَأْتَ وَ قامَ إِلَيْهِ السُّراقِيُّ بْنُ سَلْخِ الْحُوتِ ، فَدَفَعَ

فِي ظَهْرِهِ حَتَّى أُدْخِلَ السِّجْنَ وَ اصْطُفِيَ مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ وَ مَا كَانَ لِقَوْمِهِ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَعَ مُحَمَّدٍ.
قَالَ: فَطُلِعَ بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ، قَدْ ذَهَبَتْ إِحْدَى عَيْنَيْهِ وَذَهَبَتْ رِجْلَاهُ وَ هُوَ يُحْمَلُ حَمْلاً، فَدَعَاهُ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ وَ أَنَا إِلَى بِرِّكَ وَعَوْنِكَ أَحْوَجُ، فَقَالَ لَهُ: لَابُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ، فَقَالَ لَهُ: وَ أَيَّ شَيْءٍ تَنْتَفِعُ بِبَيْعَتِي وَاللهِ إِنِّي لَأُضَيِّقُ عَلَيْكَ مَكَانَ اسْمِ رَجُلٍ إِنْ كَتَبْتَهُ، قَالَ: لَابُدَّ لَكَ أَنْ تَفْعَلَ، وَ أَغْلَظَ لَهُ فِي الْقَوْلِ، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: ادْعُ لِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَلَعَلَّنَا نُبَايِعُ جَمِيعاً.
قَالَ: فَدَعَا جَعْفَراً عليه السلام، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَهُ فَافْعَلْ، لَعَلَّ اللهَ يَكُفُّهُ عَنَّا، قَالَ: قَدْ أَجْمَعْتُ أَلَّا أُكَلِّمَهُ، فَلْيَرَ فِيَّ بِرَأْيِهِ.

فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ تَذْكُرُ يَوْماً أَتَيْتُ أَبَاكَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ عَلَيَّ حُلَّتَانِ صَفْرَاوَانِ، فَدَامَ النَّظَرَ إِلَيَّ فَبَكَى، فَقُلْتُ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لِي: يُبْكِينِي أَنَّكَ تُقْتَلُ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّكَ ضَيَاعاً، لَا يَنْتَطِحُ فِي دَمِكَ عَنْزَانِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا دُعِيتَ إِلَى الْبَاطِلِ فَأَبَيْتَهُ وَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْأَحْوَلِ مَشْؤُومِ قَوْمِهِ يَنْتَمِي مِنْ آلِ الْحَسَنِ عليه السلام عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَدْعُو إِلَى نَفْسِهِ، قَدْ تَسَمَّى بِغَيْرِ اسْمِهِ فَأَحْدِثْ عَهْدَكَ وَ اكْتُبْ وَصِيَّتَكَ، فَإِنَّكَ مَقْتُولٌ فِي يَوْمِكَ أَوْ مِنْ غَدٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَعَمْ وَهٰذَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ لَا يَصُومُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا أَقَلَّهُ، فَأَسْتَوْدِعُكَ اللهَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَنَا فِيكَ وَ أَحْسَنَ الْخِلَافَةَ عَلَى مَنْ خَلَّفْتَ وَ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَالَ: ثُمَّ احْتُمِلَ إِسْمَاعِيلُ وَرُدَّ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْحَبْسِ، قَالَ: فَوَاللهِ مَا أَمْسَيْنَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ بَنُو أَخِيهِ: بَنُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَتَوَطَّؤُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ وَ بَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ إِلَى جَعْفَرٍ عليه السلام فَخَلَّى سَبِيلَهُ، قَالَ: وَ أَقَمْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى اسْتَهْلَلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَبَلَغَنَا خُرُوجُ عِيسَى بْنِ مُوسَى يُرِيدُ الْمَدِينَةَ

قَالَ: فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَلَى مُقَدَّمَتِهِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَكَانَ عَلَى مُقَدَّمَةِ عِيسَى بْنِ مُوسَى وُلْدُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ قَاسِمٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَلِيٌّ وَ إِبْرَاهِيمُ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، فَهُزِمَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ قَدِمَ عِيسَى بْنُ مُوسَى الْمَدِينَةَ وَصَارَ الْقِتَالُ بِالْمَدِينَةِ، فَنَزَلَ بِذُبَابٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوِّدَةُ مِنْ خَلْفِنَا وَ خَرَجَ مُحَمَّدٌ فِي أَصْحَابِهِ حَتَّى بَلَغَ السُّوقَ، فَأَوْصَلَهُمْ وَ مَضَى، ثُمَّ تَبِعَهُمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَسْجِدِ الْخَوَّامِينَ فَنَظَرَ إِلَى مَا هُنَاكَ فَضَاءٌ لَيْسَ فِيهِ مُسَوِّدٌ وَلَا مُبَيِّضٌ؛ فَاسْتَقْدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى شِعْبِ فَزَارَةَ ثُمَّ دَخَلَ هُذَيْلَ ثُمَّ مَضَى

إلىٰ أشْجَعَ، فَخَرَجَ إلَيْهِ الْفارِسُ الَّذي قالَ أبوعَبْدِاللهِ عليه السلام مِنْ خَلْفِهِ، مِنْ سُكَّةِ هُذَيْل فطعَنَهُ، فَلَمْ يَصْنَعْ فيهِ شَيْئاً وَ حَمَلَ عَلى الْفارِسِ، فضَرَبَ خَيْشُومَ فَرَسِهِ بِالسَّيْفِ، فطعنَهُ الْفارِسُ، فأنفذَهُ في الدِّرْعِ وَ انْثَنىٰ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ، فضَرَبَهُ فأثْخَنَهُ وَ خَرَجَ عَلَيْهِ حُمَيْدُ بْنُ قَحْطَبَةَ وَ هُوَ مُدْبِرٌ عَلى الْفارِسِ يَضْرِبُهُ مِنْ زُقاقِ الْعَمّارِيّينَ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً أنْفَذَ السِّنانَ فيهِ، فَكَسَرَ الرُّمْحَ وَ حَمَلَ عَلىٰ حُمَيْدٍ فَطَعَنَهُ حُمَيْدٌ بِزُجِّ الرُّمْحِ فَصَرَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ إلَيْهِ فَضَرَبَهُ حَتّىٰ أثْخَنَهُ وَ قَتَلَهُ وَ أخَذَ رَأْسَهُ وَدَخَلَ الْجُنْدُ مِنْ كُلِّ جانِبٍ وَ اُخِذَتِ الْمَدينَةُ وَ اُجْلينا هَرَباً فِي الْبِلادِ.

قالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِاللهِ: فَانْطَلَقْتُ حَتّىٰ لَحِقْتُ بِإبْراهيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ، فَوَجَدْتُ عيسَى بْنَ زَيْدٍ مُكَمَّناً عِنْدَهُ فأخْبَرْتُهُ بِسُوءِ تَدْبيرِهِ وَ خَرَجْنا مَعَهُ حَتّىٰ اُصيبَ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ، ثُمَّ مَضَيْتُ مَعَ ابْنِ أخي الْأشْتَرِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ حَسَنٍ حَتّىٰ اُصيبَ بِالسِّنْدِ، ثُمَّ رَجَعْتُ شَريداً طَريداً، تُضَيَّقُ عَلَيَّ الْبِلادُ، فَلَمّا ضاقَتْ عَلَيَّ الْأرْضُ وَ اشْتَدَّ [بِيَ] الْخَوْفُ، ذَكَرْتُ ما قالَ أبوعَبْدِاللهِ عليه السلام: فَجِئْتُ إلَى الْمَهْدِيِّ وَقَدْ حَجَّ وَهُوَ يَخْطُبُ النّاسَ في ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَما شَعَرَ إلّا وَأنّي قَدْ قُمْتُ مِنْ تَحْتِ الْمِنْبَرِ، فَقُلْتُ: لِيَ الْأمانُ يا أميرَ الْمُؤْمِنينَ؟ وَ أدُلُّكَ عَلىٰ نَصيحَةٍ لَكَ عِنْدي؟ فَقالَ: نَعَمْ ماهِيَ؟ قُلْتُ: أدُلُّكَ عَلىٰ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ حَسَنٍ، فَقالَ لي: نَعَمْ لَكَ الْأمانُ، فَقُلْتُ لَهُ: أعْطِني ما أثِقُ بِهِ، فَأخَذْتُ مِنْهُ عُهُوداً وَمَواثيقَ وَ وَثَّقْتُ لِنَفْسي ثُمَّ قُلْتُ: أنا مُوسَى بْنُ عَبْدِاللهِ، فَقالَ لي: إذاً تُكْرَمُ وَ تُحْبىٰ، فَقُلْتُ لَهُ: أقْطِعْني إلىٰ بَعْضِ أهْلِ بَيْتِكَ، يَقُومُ بِأمْري عِنْدَكَ، فَقالَ لِي: انْظُرْ إلىٰ مَنْ أرَدْتَ، فَقُلْتُ: عَمَّكَ الْعَبّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقالَ الْعَبّاسُ: لاحاجَةَ لي فيكَ، فَقُلْتُ: وَلٰكِنْ لي فيكَ الْحاجَةُ، أسْألُكَ بِحَقِّ أميرِ الْمُؤْمِنينَ إلّا قَبِلْتَني فَقَبِلَني شاءَ أوْ أبىٰ، وَقالَ لِيَ الْمَهْدِيُّ: مَنْ يَعْرِفُكَ؟ ـ وَ حَوْلَهُ أصْحابُنا أوْ أكْثَرُهُمْ ـ فَقُلْتُ: هٰذَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ يَعْرِفُني وَ هٰذا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يَعْرِفُني وَ هٰذَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْعَبّاسِ يَعْرِفُني، فَقالُوا: نَعَمْ يا أميرَ الْمُؤْمِنينَ! كَأنَّهُ لَمْ يَغِبْ عَنّا، ثُمَّ قُلْتُ لِلْمَهْدِيِّ: يا أميرَ الْمُؤْمِنينَ لَقَدْ أخْبَرَني بِهٰذَا الْمَقامِ أبُو هٰذَا الرَّجُلِ وَ أشَرْتُ إلىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ.

قالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِاللهِ: وَ كَذَبْتُ عَلىٰ جَعْفَرٍ كِذْبَةً، فَقُلْتُ لَهُ: وَ أمَرَني أنْ اُقْرِئَكَ السَّلامَ وَ قالَ: إنَّهُ إمامُ عَدْلٍ وَ سَخاءٍ، قالَ: فَأمَرَ لِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ بِخَمْسَةِ آلافِ دينارٍ، فَأمَرَ لي مِنْها مُوسَى بِألْفَيْ دينارٍ وَوَصَلَ عامَّةَ أصْحابِهِ وَوَصَلَني، فَأحْسَنَ صِلَتي، فَحَيْثُ ما ذُكِرَ وُلْدُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقُولُوا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَ مَلائِكَتُهُ وَ حَمَلَةُ عَرْشِهِ وَالْكِرَامُ الْكَاتِبُونَ وَخُصُّوا أَبَا عَبْدِ اللهِ بِأَطْيَبِ ذٰلِكَ، وَجَزَى مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَنِّي خَيْراً، فَأَنَا وَاللهِ مَوْلاهُمْ بَعْدَ اللهِ.

ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْتُولُ بِفَخٍّ وَاحْتَوَى عَلَى الْمَدِينَةِ، دَعَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ لَا تُكَلِّفْنِي مَا كَلَّفَ ابْنُ عَمِّكَ، عَمَّكَ أَبَا عَبْدِ اللهِ، فَيَخْرُجَ مِنِّي مَا لَا أُرِيدُ، كَمَا خَرَجَ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: إِنَّمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ أَمْراً فَإِنْ أَرَدْتَهُ دَخَلْتَ فِيهِ وَ إِنْ كَرِهْتَهُ لَمْ أَحْمِلْكَ عَلَيْهِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ ثُمَّ وَدَّعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حِينَ وَدَّعَهُ يَا ابْنَ عَمِّ إِنَّكَ مَقْتُولٌ فَأَجِدَّ الضِّرَابَ فَإِنَّ الْقَوْمَ فُسَّاقٌ يُظْهِرُونَ إِيمَاناً وَ يَسْتُرُونَ شِرْكاً وَ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، أَحْتَسِبُكُمْ عِنْدَ اللهِ مِنْ عُصْبَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ الْحُسَيْنُ وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قُتِلُوا كُلُّهُمْ كَمَا قَالَ علیه السلام.

۱۸۔ جعفری کا بیان ہے میں نے موسیٰ بن عبداللہ بن الحسن سے سنا کہ جب وہ اپنے خاندان کے ساتھ اونٹوں پر تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد سے نکل کر اس اونٹ کی طرف بڑھے جس پر عبداللہ بن حسن سوار تھے چاہتے تھے کہ ان سے کچھ بات کریں۔ ان کو سختی سے روکا گیا اور ایک سپاہی نے یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ ان سے الگ رہو۔ اللہ بہت جلد تم کو اور تمہارے علاوہ دوسروں کو گرفتار کریگا جو خلیفہ کے مخالف ہیں اس کے بعد وہ لوگ ان سب قیدیوں کو لے کر کوچوں میں داخل ہوئے امام علیہ السلام لوٹ آئے ابھی جنت البقیع تک نہ پہنچے تھے کہ وہ سپاہی بلا میں مبتلا ہوا۔ اونٹ نے اس کو کچل دیا۔ وہ وہیں مرکر رہ گیا اور وہ لوگ قیدیوں کو لے کر بغداد کی طرف چل دیئے۔

کچھ مدت ہم منتظر احوال رہے پھر محمد بن عبداللہ (جو قیدیوں میں شامل نہ تھے) آئے اور انھوں نے خبر دی کہ ان کے باپ اور ان کے چچا قتل کر دیئے گئے ان کو منصور بادشاہ نے قتل کیا۔ سوائے حسن بن جعفر، طباطبا و علی بن ابراہیم و سلیمان بن داؤد و عبداللہ بن داؤد کے اس کے بعد محمد بن عبداللہ نے ظاہر ہو کر لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ موسیٰ کا بیان ہے کہ اوّل بیعت کرنے والوں میں تین میں کا تیسرا تھا اور لوگوں نے پکی بیعت نہ کی کسی قریشی نے اختلاف کیا نہ انصاری نے، اور نہ عربی نے اور مشورہ دیا محمد کو عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین نے اور وہ ان کے لشکر کے افسر تھے۔

انھوں نے مشورہ دیا کہ آپ لوگوں کو اپنے رشتہ داروں کے پاس بیعت کے لئے بھیجیں، اگر آپ نے نرمی سے کام لیا تو وہ قبول نہ کریں گے لہذا سختی سے کام لیجئے۔ اور ان کا معاملہ میرے سپرد کیجئے۔ محمد نے کہا نہیں

نے اختیار دیا جو چاہو کرو۔ اس نے کہا۔ پہلے ان کے سردار اور بزرگ یعنے امام جعفر صادق کے پاس بھیجئے۔ جب آپ ان پر سختی کریں گے تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ تم ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو گے جیسا ابوعبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔

موسیٰ کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد محمد و عیسیٰ، امام علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ آپ محمد کی بیعت کر لیجئے، جان کی سلامتی اسی میں ہے۔ آپ نے محمد کو مخاطب کر کے کہا، کیا تم نے حضرتِ رسولِ خدا کے بعد اور نبوت پیدا کر لی۔ محمد نے کہا نہیں، مگر آپ کو بیعت کرنی ہے تاکہ آپ کی جان محفوظ رہے اور آپ کی اولاد بھی اور آپ کو لڑنے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔

حضرت نے فرمایا۔ نہ مجھے کسی سے لڑنا ہے اور نہ مجھ میں قوت جنگ ہے۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا تمہارے باپ سے کہہ چکا ہوں میں نے اس مصیبت سے جوان کو گھبرے ہوئے شخص ڈرایا تھا۔ مگر مقدرات کے سامنے ڈرانا کیا کام دیتا ہے میرے بھتیجے! تم اس کام کے لئے جوانوں کو لو اور بوڑھوں کو چھوڑ دو۔ محمد نے کہا بلحاظ سن میرے اور آپ کے درمیان کوئی فرق نہیں، حضرت نے فرمایا۔ میں تم سے نہ جھگڑنا چاہتا ہوں اور نہ مقابلہ میں آنا چاہتا ہوں اور نہ جس کام کے لئے تم اٹھے ہو۔ اس میں پیش قدمی کرنا چاہتا ہوں، محمد نے کہا۔ آپ کو اب بغیر بیعت کے چھٹکارہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ میری تم سے کوئی خواہش ہے اور نہ لڑنے کا ارادہ ہے۔ بلکہ میں اس شہر سے نکل کر جنگل میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن یہ امر مجھے روک رہا ہے اور میرے اوپر یہاں سے جانا گراں بھی ہے۔

میرے اہل و عیال بار بار مجھ سے بہ منت و زاری کہہ چکے ہیں کہ برائے کسب معاش (زراعت) یہاں سے باہر نکلوں مگر میرا ضعف مانع ہے خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو اور مجھ سے روگردانی کرو تاکہ ہم تمہاری بے ادبی سے تکلیف نہ اٹھائیں۔

محمد نے کہا۔ اے ابوعبداللہ واللہ منصور دوانقی مر گیا (اب زمانہ میری حکومت کا ہے) فرمایا۔ اگر بالفرض وہ مر گیا ہے تو تم میرے ساتھ کیا کرو گے۔ انھوں نے کہا۔ میں تمہاری شان بڑھانا چاہتا ہوں فرمایا جو تم ارادہ رکھتے ہو وہ پورا نہ ہو گا خدا کی قسم منصور دوانقی نہیں مرا اس کی موت نیند کی سی موت ہے یعنی یہ خبر غلط ہے۔

محمد نے کہا واللہ آپ کو میری بیعت کرنا ہو گی چاہے بخوشی، یا بہ کراہت، کرنے میں آپ کی تعریف نہ ہو گی پس حضرت نے سختی سے انکار کیا۔ محمد نے قید کرنے کا حکم دیا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ قید خانہ خراب ہے ابھی اس میں تالا نہیں لگ سکتا مجھے ڈر ہے کہ یہ قید خانہ سے بھاگ نہ جائیں یہ سن کر امام علیہ السلام ہنسے اور فرمایا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا تم مجھے قید کرنا ہی چاہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر ہمیں عزت بخشی، میں تم کو ضرور قید کروں گا اور تم پر سختی روا رکھوں گا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ ان کو مخبا رمیں قید کرو۔ اس وقت وہی زیادہ مضبوط گھر ہے

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جو کچھ کہوں گا اس کی تصدیق ہو جائے گی۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ اگر اب آپ کچھ بولے تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شوم کبود چشم میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ تو اپنے کو چھپانے کے لئے (ہونے والی جنگ میں) سوراخ ڈھونڈ رہا ہے اور تو ان لوگوں میں نہیں کہ دو لشکروں کے ٹکراتے وقت تیری جرأت قابلِ ذکر ہو۔ تو ایسا بزدل ہے کہ کوئی تالی بجائے تو تو تیز رفتار اونٹ کی طرح بھاگ کھڑا ہو۔ محمد نے آپ کے انکار کو بہت بُرا جانا۔

اور اس نے حضرت کو قید کر دیا اور حکم دیا کہ ان پر ہر طرح کی سختی روا رکھی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم گویا میں اس وقت کو دیکھ رہا ہوں کہ تو سدہ اشجع سے نکل کر اس کے رود خانہ میں آرہا ہے اور تجھ پر ایک سوار نے حملہ کیا ہے جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے آدھا سفید اور آدھا سیاہ وہ سفید پیشانی والے کُست گھوڑے پر سوار ہوگا وہ تیرے اوپر نیزہ مارے گا مگر اس سے تجھے ضرر نہ پہنچے گا تو اس کے گھوڑے کے دماغ پر نیزہ مارے گا اور تو اس کو گرا دے گا۔ پھر حملہ کرے گا تجھ پر ایک دوسرا آدمی جو برآمد ہوگا۔ کوچہ آل عمار ویلین (نام قبیلہ) سے اس کے دوبے ہوئے گیسو ہوں گے جو اس کے خود کے نیچے سے ظاہر ہوں گے اور مونچھوں کے بال گھنے ہوں گے وہی تیرا قاتل ہوگا خدا اس کی بوسیدہ ہڈیوں پر رحم نہ کرے (اس کا نام حمید بن قحطبہ تھا)

محمد نے کہا۔ اے ابو عبداللہ آپ نے یہ حساب لگانے میں غلطی کی ہے (یعنی اگر قرآن سے استنباط کیا ہے تو خطا کی ہے۔)

اس کے بعد سراقی بن سلخ الحوت نے حضرت کی پشت پر ہاتھ مارا اور حضرت کو قید خانہ میں بند کر دیا اور ان کا اور ان کے رشتہ داروں کا جنھوں نے محمد کے ساتھ خروج نہ کیا تھا۔ تمام مال ضبط کر لیا۔ اس کے بعد اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر ابی طالب کے پاس پہنچے۔ یہ مرد بزرگ اور ضعیف تھے ایک آنکھ ان کی جاتی رہی تھی اور پیروں کی طاقت بھی ان کی زائل ہو گئی تھی لوگوں کے سہارے چلتے تھے ان سے بیعت طلب کی گئی انھوں نے کہا برادر زادے میں تو بوڑھا ہوں، کمزور ہوں، تمہاری نیکی اور مدد کا محتاج ہوں۔

اس نے کہا۔ تم کو بیعت ضرور کرنا ہوگی انھوں نے کہا میری بیعت سے تم کو کیا فائدہ ہوگا۔ میں تمہارے لشکر کے ایک کار آمد سپاہی کی جگہ کو تنگ بنا دوں گا۔ یعنی بہتر یہ ہے کہ میری بجائے کسی کار آمد سپاہی کو رکھو۔

اس نے کہا بغیر بیعت تمہارے لئے چارۂ کار نہیں اور ان سے سخت کلامی کی۔ اسمٰعیل نے کہا اچھا تو جعفر بن محمد علیہ السلام کو بلاؤ تاکہ ہم سب مل کر تمہاری بیعت کریں۔ پس امام علیہ السلام کو بلایا۔ اسمٰعیل نے ان سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اگر مناسب ہو تو آپ اس شخص کا انجام کار بیان کر دیں شاید یہ ہم سے باز رہے فرمایا۔ میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اس شخص سے کلام نہ کروں گا۔ میرے بارے میں جو اس کا دل چاہے کرے۔

اسماعیل نے کہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کی خدمت میں ایک روز دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے آیا تھا۔ حضرت نے دیر تک مجھ کو دیکھا اور رونے لگے۔ میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا۔ تمہارا مستقبل خیال کر کے رو رہا ہوں تم بڑھاپے میں عبث قتل کئے جاؤ گے تمہارے خون کی شکایت تک

نہ کی جاسکے گی۔

میں نے کہا ایسا کب ہوگا۔ فرمایا جب تم کو باطل کی طرف بلایا جائے گا اور تم اسے انکار کر دوگے اور اس وقت تم دیکھو گے بھینگے اور قوم کے منحوس ترین انسان کو اولادِ حسنؑ سے کہ وہ منبرِ رسولؐ پر چڑھے گا اور اپنی امامت کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور اپنا نام رکھے گا اپنے اصلی نام کے علاوہ (یعنے لوگوں میں اپنا نام نفسِ زکیہ رکھے گا۔)

پس تازہ کرنا اس روز اپنے ایمان کو اور لکھنا اپنی وصیت۔ پس تم یا تو اسی روز قتل کئے جاؤ گے یا دوسرے روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں یہ بات مجھے یاد ہے قسم ہے رب کعبہ کی یہ ماہ رمضان کے بہت کم روزے رکھ پائے گا پس میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اے ابوالحسن اور دعا کرتا ہوں کہ تمہاری مصیبت میں صبر کرنے پہ خدا ہم کو بڑا اجر دے۔

اور آپ کی اولاد کو آپ کا اچھا جانشین بنائے پھر انا للّٰہ و انا الیہ راجعون، فرمایا اس کے بعد اسماعیل کو وہاں سے اٹھالے گئے اور امام علیہ السلام کو قید خانہ میں لے گئے۔ موسیٰ بن عبداللہ کہتا ہے کہ ایک رات گزری تھی کہ اسماعیل کے بھتیجے معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کی اولاد آئی اور انھوں نے اسمٰعیل کو لات، گھونسوں سے اتنا مارا کہ وہ مرگئے۔ پھر محمد نے کسی کو امام علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کو رہا کر دیا۔

اس کے بعد چند روز توقف رہا یہاں تک کہ ہم نے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ ناگاہ ہمیں خبر ملی کہ عیسیٰ بن موسیٰ (منصور عباسی کا چچا) نے چڑھائی کی ہے یہ سن کر محمد ابن عبداللہ نے اپنے لشکر کے اگلے حصے کا سردار یزید بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کو معیّن کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنے لشکر کے سردار بنائے اولادِ حسن بن زید ابن الحسن و قاسم و محمد بن زید و علی بن ابراہیم کو جو حسن بن زید کے بیٹے تھے یزید بن معاویہ نے شکست کھائی اور عیسیٰ بن موسیٰ مدینہ آیا اور مدینہ میں کشت و خون ہوا عیسیٰ کو ذباب پہ آکر ٹھہرا۔ موسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں پس عباسی لشکر کے سیاہ پوش سپاہی ہمارے پیچھے سے آئے اور محمد نے معہ اپنے اصحاب کے خروج کیا۔ بازار تک پہنچا اور اپنے لشکر کو وہاں پہنچا کر اپنے گھر کی طرف لوٹا۔ پھر آیا اور مسجد تُرب (موتی) فروشاں تک پہنچا وہاں دیکھا نہ کوئی سیاہ پوش (عباسی سپاہی) اور نہ سفید پوش (محمد کا سپاہی) وہ آگے بڑھ کر قبیلہ فزارہ کی گھاٹی تک پہنچا اور نیچے آیا۔ جہاں قبیلہ ہذیل تھا۔ وہاں سے اشجع کے بند پر آیا۔ ناگاہ حسب پیشین گوئی امام جعفر صادق علیہ السلام، ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا ہذیل کے کوچہ سے نکل کر اور محمد کے نیزہ مارا لیکن یہ وار کارگر نہ ہوا۔ پھر محمد نے حملہ کیا اور اپنی تلوار اس کے گھوڑے کے سر پہ ماری، سوار نے بھی نیزہ مارا۔ وہ محمد کی زرہ میں رہ گیا اور کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ سوار چونکہ گھوڑے کے زخمی ہونے سے پیادہ ہوگیا تھا لہٰذا محمد نے اس پہ جھک کر وار کیا اور اس کو عاجز کر دیا۔

ابھی محمد متوجہ تھا اس سوار کی طرف کہ حمید بن قحطبہ نے کوچہ عمار سے نکل کر محمد پر حملہ کیا اور ایسا نیزہ مارا کہ اس کی سنان بدن محمد میں در آئی اور نیزہ ٹوٹ گیا۔ محمد نے حمید پر حملہ کیا۔ حمید نے ٹوٹے نیزے کی جڑ سے حملہ کیا اور محمد کو زمین

پر گرا کر مارا اور بے بس کر کے قتل کر دیا اور سر کاٹ لیا اور اس کے بعد عباسی لشکر ہر طرف سے سمٹ آیا اور مدینہ کو گھیر لیا بہت سے لوگ وہاں سے جلاوطن ہو کر اور شہروں کو چلے گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں وہاں سے اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ کے پاس پہنچا۔ وہاں میں نے عیسیٰ بن زید کو سوراخ میں چھپا ہوا پایا میں نے ابراہیم کو محمد کی غلط تدبیر سے آگاہ کیا (کہ وہ اپنے لشکر کو چھوڑ کر تنہا نکل کھڑا ہوا) پھر ہم نے ابراہیم کے ساتھ خروج کیا۔ وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔ خدا اس پر رحم کرے۔

پھر اپنے ہونٹ بھتیجے بھائی عبداللہ بن محمد کے ساتھ سندھ میں چلا گیا با حال پریشاں اس حال میں لوٹا کہ شہروں کی رہائش میرے اوپر تنگ تھی بادشاہ کا خوف مجھ پر غالب تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول مجھے یاد آیا۔ میں خلیفہ کے پاس گیا جبکہ وہ حج کے ایام میں کعبہ کی دیوار کے سایہ میں خطبہ سنا رہا تھا میری اسے اطلاع نہ تھی میں منبر کے نیچے کھڑا ہوا اور میں نے کہا اگر مجھے جان کی امان دی جائے تو میں ایک اچھی بات آپ سے بیان کروں۔ اس نے کہا امان ہے۔ بتا وہ کیا ہے میں نے کہا میں آپ کو موسیٰ بن عبداللہ بن حسن کا پتہ بتاتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا تیرے لئے امان ہے میں نے کہا پکا وعدہ کیجئے۔ غرض میں نے اس سے عہد لیا۔ پھر کہا۔ موسیٰ بن عبداللہ میں ہی ہوں

اس نے کہا ایسا ہے تو تیری عزت کی جائے گی اور انعام دیا جائے گا میں نے کہا آپ اپنے خاندان میں سے کسی کے حوالے مجھے کر دیجئے تاکہ وہ میرے حالات سے آپ کو اطلاع دیتا رہے اس نے کہا جس کی طرف چاہتا ہو بیان کر۔ میں نے عباس بن محمد آپ کے چچا، عباس نے کہا مجھے تمہاری ضرورت نہیں، میں نے کہا مجھے تو ہے امیر المومنین کے حق کا واسطہ آپ قبول کر لیں پس اس نے خوش ونا خوش قبول کر لیا۔

پھر مہدی نے کہا تمہیں یہاں پہچانتا کون ہے اور اس کے پاس ہمارے اصحاب یا ان کے اکثر لوگ موجود تھے میں نے کہا یہ حسن بن زید مجھے پہچانتے ہیں۔ انھوں نے کہا بے شک اے امیر المومنین جتنی مدت یہ ہندوستان میں رہے گویا ہم سے غائب نہیں تھے۔ میں نے مہدی سے کہا اے امیر المومنین۔ اس مقام کی خبر مجھے اس شخص کے باپ نے دی تھی اور میں نے اشارہ کیا موسیٰ بن جعفر کی طرف، موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ اس وقت میں نے حسب مصلحت امام جعفر صادق علیہ السلام پر ایک جھوٹ بولا۔ میں نے مہدی سے کہا کہ انھوں نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا وہ امام (مہدی) عادل اور سخی ہے۔

پس مہدی نے حکم دیا۔ موسیٰ بن جعفر کے لئے پانچ ہزار دینار کے لئے اس میں سے امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھے دو ہزار دینار دیئے اور مہدی نے امام موسیٰ کاظم کے اصحاب کو بھی رقوم دیں اور مجھے بھی اور مجھے زیادہ دیا۔ اس طرح کہ اس نے حکم دیا کہ جہاں کہیں اولاد امام محمد باقر کا ذکر ہو تو کہو۔ خدا کی رحمت ہو ان پر اور ملائکہ اور حاملان عرش اور کرام کاتبین کا درود ہو ان پر بالخصوص امام جعفر پر سب سے بہتر، اور موسیٰ بن جعفر نے بہترین بدلہ دیا۔ اللہ کے بعد میں ان کا غلام ہوں۔

ابراہیم جعفری سے مروی ہے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مفضل، غلام عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے کہ جب

خروج کیا حسین بن علی مقتول فخ نے تو وہ مدینہ آئے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بلا کر اپنی بیعت کی دعوت دی آپ نے فرمایا۔ اے میرے چچازاد بھائی مجھے اس امر کی تکلیف نہ دو جس کی تکلیف تمہارے چچازاد (محمد بن عبداللہ) نے تمہارے چچا امام جعفر صادق علیہ السلام کو دی تھی ایسا نہ ہو کہ میری زبان سے ایسی بات نکلے جسے میں کہنا نہیں چاہتا جس طرح امام جعفر صادق علیہ السلام کو وہ کہنا پڑا تھا جسے وہ نہیں چاہتے تھے۔ حسین نے کہا۔ میں نے تو ایک امر آپ کے سامنے پیش کیا تھا اگر آپ چاہیں منظور کر لیں، چاہیں رد کر دیں میں کوئی تعرض نہ کروں گا۔ اللہ میرا مددگار ہے پھر حضرت کو رخصت کیا۔ وقت رخصت آپ نے فرمایا۔ اے بھائی تم قتل کر دیئے جاؤ گے پس خوب جم کر لڑو (جتنے دشمن مارے جائیں اچھا ہے) یہ لوگ فاسق ہیں ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور شرک کو چھپاتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ تم ہمارے خاندان کے ہو۔ اس کے بعد حسین نے خروج کیا اور پھر جو کچھ ہوا۔ وہ ہوا جیسا امام نے فرمایا تھا۔ سب کے سب قتل ہو گئے۔

توضیح حسین بن علی بن الحسن بن الحسن بن ابی طالبؑ نے ذی قعدہ ۱۶۹ھ میں بزمانہ خلافت ہادی بن مہدی عباسی مکہ میں خروج کیا اور وہاں سے مدینہ آئے۔ زیدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ علوی سادات کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھے جب مکہ کے نزدیک مقام فخ پر پہنچے تو عباسی لشکر مقابل آیا۔ انھوں نے امان کا پیغام بھیجا۔ تاکہ بعد میں حیلہ سے قتل کر دیں حسین نے کہا ہم کو تمہاری امان درکار نہیں۔ ہم ڈٹ کر لڑیں گے چنانچہ انھوں نے اپنے خاندان والوں اور ناصروں کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور آخر شکست ہوئی۔ حسین کا سر کاٹ کر ہادی کے پاس لے گئے اس گروہ کے مقتول تین دن تک بے دفن پڑے رہے صحرائی درندوں نے ان کا گوشت کھایا۔ کتاب معجم البلدان میں امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واقعۂ کربلا کے بعد واقعۂ فخ سے زیادہ دردناک واقعہ کوئی نہ تھا۔

١٩ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كَتَبَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ إِلَىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام «أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِي نَفْسِي بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ بِهَا أُوصِيكَ فَإِنَّهَا وَصِيَّةُ اللّٰهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَ وَصِيَّتُهُ فِي الْآخِرِينَ، خَبَّرَنِي مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْ أَعْوَانِ اللّٰهِ عَلَىٰ دِينِهِ وَ نَشْرِ طَاعَتِهِ بِمَا كَانَ مِنْ تَحَنُّنِكَ مَعَ خِذْلَانِكَ وَ قَدْ شَاوَرْتُ فِي الدَّعْوَةِ لِلرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ قَدِ احْتَجَبْتَهَا وَ احْتَجَبَهَا أَبُوكَ مِنْ قَبْلِكَ وَ قَدِيماً ادَّعَيْتُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ وَ بَسَطْتُمْ آمَالَكُمْ إِلَىٰ مَا لَمْ يُعْطِكُمُ اللّٰهُ، فَاسْتَهْوَيْتُمْ وَ أَضْلَلْتُمْ وَ أَنَا مُحَذِّرُكَ مَا حَذَّرَكَ اللّٰهُ مِنْ نَفْسِهِ»

فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام «مِنْ مُوسَى بْنِ [أَبِي] عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيٍّ مُشْتَرِكَيْنِ فِي التَّذَلُّلِ لِلّٰهِ وَ طَاعَتِهِ إِلَىٰ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُحَذِّرُكَ اللّٰهَ وَ نَفْسِي وَ أُعْلِمُكَ أَلِيمَ عَذَابِهِ وَ شَدِيدَ عِقَابِهِ وَ تَكَامُلَ نَقِمَاتِهِ وَ أُوصِيكَ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهَا زَيْنُ الْكَلَامِ وَ تَثْبِيتُ النِّعَمِ، أَتَانِي كِتَابُكَ تَذْكُرُ فِيهِ أَنِّي مُدَّعٍ وَ أَبِي مِنْ قَبْلُ وَ مَا سَمِعْتَ ذٰلِكَ

مِنّي «وَسَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ يُسْأَلُونَ» وَلَمْ يَدَعْ حِرْصُ الدُّنْيَا وَ مَطَالِبُهَا لِأَهْلِهَا مَطْلَباً لِآخِرَتِهِمْ، حَتّى يُفْسِدَ عَلَيْهِمْ مَطْلَبَ آخِرَتِهِمْ فِي دُنْيَاهُمْ وَ ذَكَرْتَ أَنّي ثَبَّطْتُ النَّاسَ عَنْكَ لِرَغْبَتي فِيمَا فِي يَدَيْكَ وَ مَا مَنَعَني مِنْ مَدْخَلِكَ الَّذي أَنْتَ فِيهِ لَوْ كُنْتُ رَاغِباً ضَعْفٌ عَنْ سُنَّةٍ وَلَا قِلَّةُ بَصِيرَةٍ بِحُجَّةٍ وَلٰكِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ خَلَقَ النَّاسَ أَمْشَاجاً وَ غَرَائِبَ وَ غَرَائِزَ، فَأَخْبِرْنِي عَنْ حَرْفَيْنِ أَسْأَلُكَ عَنْهُمَا مَا الْعَتْرَفُ فِي بَدَنِكَ وَ مَا الصَّهْلَجُ فِي الْإِنْسَانِ، ثُمَّ اكْتُبْ إِلَيَّ بِخَبَرِ ذٰلِكَ وَ أَنَا مُتَقَدِّمٌ إِلَيْكَ أُحَذِّرُكَ مَعْصِيَةَ الْخَلِيفَةِ وَ أَحُثُّكَ عَلىٰ بِرِّهِ وَ طَاعَتِهِ وَ أَنْ تَطْلُبَ لِنَفْسِكَ أَمَاناً قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَكَ الْأَظْفَارُ وَ يَلْزَمُكَ الْخِنَاقُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، فَتَرُوحُ إِلَى النَّفَسِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَلَا تَجِدُهُ حَتّىٰ يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكَ بِمَنِّهِ وَ فَضْلِهِ، وَرِقَّةِ الْخَلِيفَةِ أَبْقَاهُ اللهُ فَيُؤْمِنُكَ وَ يَرْحَمُكَ وَ يَحْفَظُ فِيكَ أَرْحَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالسَّلَامُ عَلىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدىٰ «إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلىٰ مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّىٰ».

قَالَ الْجَعْفَرِيُّ: فَبَلَغَنِي أَنَّ كِتَابَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَعَ فِي يَدَيْ هَارُونَ فَلَمَّا قَرَأَهُ قَالَ: النَّاسُ يَحْمِلُونِي عَلىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا يُرْمىٰ بِهِ.

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَ يَتْلُوهُ بِمَشِيئَةِ اللهِ وَعَوْنِهِ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَهُوَ بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّوْقِيتِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ.

۱۹۔ عبداللہ بن حسن نے ایک خط میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا، جس طرح میں اپنے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں تم کو بھی کرتا ہوں اللہ کی یہ ہدایت جس طرح اوّلین کے لئے تھی اسی طرح آخرین کے لئے بھی ہے مجھے ایک دیندار معتبر آدمی نے خبر دی ہے کہ تم اپنی امامت کے اظہار کا شوق رکھتے ہو باوجودیکہ خدا نے اپنی مدد کو تم سے روک کر تمہیں ذلیل بنا دیا ہے اور تم نے رخنہ ڈالا میری امامت کی امت میں جو موافق رضائے الٰہی ہے تم نے ہماری امامت کے بارے میں پوشیدہ طور پر اس طرح مخالفت کی ہے جس طرح تمہارے باپ نے کی تھی تم سے پہلے اور ہمیشہ سے تم اس چیز کے دعویدار ہو جو تمہارے لئے معین نہیں۔ تم نے اپنی آرزوؤں کو اس چیز کے لئے پھیلا رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا نہیں کیں۔ تم خواہشوں میں پھنس کر گمراہ ہو گئے اور میں تم کو اس چیز سے ڈراتا ہوں جس سے خود اللہ نے تم کو ڈرایا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب میں لکھا یہ خط موسیٰ بن جعفر اور علی رضا (بحیثیت ولی عہد آپ نے امام رضا علیہ السلام کو بھی شامل کر لیا) کی طرف جو خضوع و خشوع اور اطاعت میں برابر کے شریک ہیں یحییٰ بن عبداللہ کے لئے ہے۔

امابعد میں تم کو اور اپنے نفس کو اللہ سے ڈراتا ہوں اور تم کو آگاہ کرتا ہوں اس دردناک عذاب، سخت عتاب

اور اس کے پورے پورے انتقام سے اور تجھ کو اور اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی جو زینت کلام ہے اور اس کی نعمتوں کو قائم رکھتا ہے۔ تمہارا خط آیا جس میں تم نے لکھا ہے کہ میں مدعی امامت ہوں اور مجھ سے پہلے میرے باپ تھے اس کی گواہیاں لوگ دیتے ہیں ان سے پوچھو مجھ سے تو دعوےٰ نہ سنا ہوگا (لوگوں سے پوچھو کہ وہ حق کی گواہی دیتے ہیں یا باطل کی۔)

دنیا کی حرص اور اس کی طلب نے لوگوں کے لئے آخرت کا کوئی مقصد باقی ہی نہیں رکھا۔ دنیا ہی کے مقاصد و اغراض ان کے لیے رہ گئے اور تم نے لکھا ہے کہ میں لوگوں کو روک رہا ہوں کہ میری خواہش ہے اس چیز کی طرف جو تمہارے پاس ہے۔ (یعنی مال و متاع اور حکومت) حالانکہ تمہارے گروہ میں داخل ہونے سے مجھے نہیں روکا مگر اسی چیز نے جس میں تم پھنسے ہوئے ہو اگر میں اس چیز کی طرف راغب ہوتا تو یہ کمزوری ہوتی۔ سنت رسول پر قائم رہنے میں نہ کہ کمیٔ بصیرت کی وجہ سے برہان الٰہی ہیں لیکن خدا نے انسانوں کو مخلوط پیدا کیا ہے جو مختلف ہیں طبائع میں اور بیگانہ ہیں عادات میں (اگر تم مدعیٔ امامت ہو) تو تمہارے علم کی جانچ کے لئے دو لفظوں کے معانی پوچھتا ہوں۔ عترف تمہارے بدن میں ہے اور صہلج انسان میں کیا چیز ہے۔

(ان دو لفظوں کا ذکر کتب لغت میں نہیں ہے۔ غالباً عترف سے مراد وہ نشان ہے جو آدمی کے شانہ یا سر یا کسی جگہ ہوتا ہے جس کا رنگ مرغ کی کلغی کی طرح سرخ ہوتا ہے جو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ صہلج وہ نشان ہے جو آئمہ ہدیٰ کے شانہ پر ہوتا ہے اور مہر کی طرح اس کا اثر گوشت کے اندر تک ہوتا ہے۔)

اس کا جواب دو۔ پھر امر مذکور کے بارے میں لکھنا ہے میں تم کو خلیفہ کی مخالفت سے بچانا چاہتا ہوں اور تم کو رغبت دلاتا ہوں اس کی نیکی حاصل کرنے اور اس کی اطاعت کی طرف اور اس سے امان پا ہو۔ قبل اس کے کہ تم اس کے پنجہ میں پھنسو اور ہر طرف سے تمہاری گردن میں رسی بندھے اور ہر طرف سے اپنے لئے راحت طلب کرو اور کوئی کوشش نہ کرو یہاں تک کہ خدا تم پر اپنا احسان کرے اور خلیفہ کو تم پر مہربان کرے۔ خدا اس کو باقی رکھے تاکہ تم کو امان دے اور رسولؐ کے رشتہ داروں کی حفاظت کرے۔ سلام ہو طالب ہدایت پر وحی کہتی ہے عذاب اس کے لئے جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ جعفری نے کہا حضرت کا یہ خط ہارون کے ہاتھ لگ گیا اس نے پڑھ کر کہا لوگوں نے خواہ مخواہ موسیٰ بن جعفر پر تہمت لگائی۔

اکیاسیواں باب

کراہیت التوقیت نہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

(بابُ) ۸۱

كَرَاهِيَةِ التَّوْقِيتِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يَا ثَابِتُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَانَ وَقَّتَ هٰذَا الْأَمْرَ فِي السَّبْعِينَ، فَلَمَّا أَنْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَخَّرَهُ إِلَى أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ، فَحَدَّثْنَاكُمْ فَأَذَعْتُمُ الْحَدِيثَ فَكَشَفْتُمْ قِنَاعَ السِّتْرِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقْتاً عِنْدَنَا وَيَمْحُو اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ،

قَالَ أَبُو حَمْزَةَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: قَدْ كَانَ كَذٰلِكَ.

۱۔ ابوحمزہ ثمانی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابوحمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت آئمہ کا زمانہ ۷۰ھ کو معیّن کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے لہذا خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمیں پر، پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے ۱۴۰ھ تک، پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو، تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابوحمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مراۃ العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے شیخ نے کتاب الغیبت میں اور کمال الدین صدوق میں بھی ایسا ہی ہے۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ۷۰ھ تک کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہو گا (ہمارے شیعوں کو) ابوحمزہ نے کہا، ۷۰ھ تو

گذر چکے۔ اس کے بعد ہم نے اطمینان دیکھا نہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت اللہ عزوجل نے ظہورِ حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور آئمہ اثنا عشر میں سے کسی امام کے عہد میں باطل پر اس کا غلبہ ظاہر کیا تھا نہ کہ ۷۰ھ میں بارہویں امام کا ظہور، یہ امر امور بدائیہ میں سے ہے اور ۷۰ھ سے امام حسین علیہ السلام کا تعلق اس طرح ہوگا جبکہ مراد لی جائے، واقعۂ کربلا کی چھیڑ چھاڑ کی ابتدا رکیونکہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کا ذکر ۱۴۰ھ میں ہے یہ میں (علامہ مجلسی) کہتا ہوں کہ تواریخ مشہورہ کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ کیونکہ شہادت امام حسین علیہ السلام ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے ۲۰۰ھ ہاں اس صورت میں یہ صحیح ہوگا جبکہ ان سنین کا تعلق ابتدائے تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے، خروج حسین کا درحقیقت آغاز ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہلِ کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں دوسرے واقعہ کے متعلق اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا۔ اگر ابتدائے بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۵ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے اگر وہ فتح پا لیتے تو یقیناً آلِ محمدؐ کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے اور واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابومسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خط امام جعفر صادقؑ کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے لیکن بمصالح کثیر آپ نے قبول نہ کیا یہ سبب ہوا امر امامت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا۔ لیکن شیعوں سے چونکہ کتمانِ امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کی پوری پیروی نہ ہو سکی، لہذا حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابومسلم کا داخلہ اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ھ میں تھا اور خروج ابومسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسولؐ سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے۔

اور اگر سنِ ہجری نبی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہوگا مختار کے ظہور کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف لوٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت کے ظہور کے متعلق ہوگا اور ان کے شیعوں کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے اقارب کی ایک جماعت کا خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ۷۰ھ کو شہادت حسینؑ سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات مکنونہ کا جن کا تعلق لوح محو و اثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو اِن میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت و جہت معلوم نہ ہو اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ تمثیلہ ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر علم الٰہی میں قتل حسینؑ اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فراخی

کو ۰ ۷ ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دو چند مدت میں ظاہر کرتا" بدا کا مسئلہ پہلے بیان ہو چکا۔

صاحب صافی شارح اُصول کافی اس حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ ۷۰ ھ زمانہ امامت زین العابدین علیہ السلام ہے اسی زمانہ میں عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں دعوئے خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں چونکہ باہمی کشمکش اور حکومت کو ان دنوں استقلال نہ تھا لہذا اس دور میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیرالمومنین علیہ السلام نے خبر دی ہے اس کی، اسی لئے لفظ ارخار بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے ابو حمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام مہدی تھی۔ حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسینؑ ۶۱ ھ میں، ۷۰ ھ سے پہلے ہوئی، رہا ۱۴۰ ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور دوانقی کا تھا اور ابتدا میں ان کی حکومت کو استقلال نہ تھا امام اور ان کے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبداللہ نے خروج کیا تھا اور منصور اپنا قصر بنانے کے بعد اور بغداد کو بسانے کی فکر میں تھا ۱۴۰ ھ قبل وفات امام محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادقؑ کی وفات ۱۴۸ ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۱۴۰ ھ صادر ہوئی، پس اس قسم کی احادیث بطور استعارہ تمثیلیہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں، اس قدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ ھ میں ہوتا۔ بہرحال حدیث مذکور کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت حجت سے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مِهْزَمٌ، فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَنْتَظِرُهُ مَتَى هُوَ؟ فَقَالَ: يَا مِهْزَمُ! كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ وَ هَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ وَ نَجَا الْمُسَلِّمُونَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ مہزم آیا اور اس نے کہا مجھے بتائیے اس امر کے متعلق جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں کہ وہ کب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے مہزم جنھوں نے وقت مقرر کیا وہ جھوٹے ہیں اور ہلاکت پائی جلدی کرنے والوں نے، نجات پائی قضا و قدر تسلیم کرنے والوں نے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ،

إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَا نُوَقِّتُ

۳۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے۔ ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٤ـ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ: أَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَقْتَ الْمُوَقِّتِينَ.

۴۔ قائم آل محمدؐ کے متعلق ہم اہلبیتؑ کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٥ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: لِهٰذَا الْأَمْرِ وَقْتٌ؟ فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، إِنَّ مُوسَىٰ عليه السلام لَمَّا خَرَجَ وَافِداً إِلَىٰ رَبِّهِ، وَاعَدَهُمْ ثَلَاثِينَ يَوْماً، فَلَمَّا زَادَهُ اللهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ عَشْراً قَالَ قَوْمُهُ: قَدْ أَخْلَفَنَا مُوسَىٰ فَصَنَعُوا مَا صَنَعُوا فَإِذَا حَدَّثْنَاكُمُ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلَىٰ مَا حَدَّثْنَاكُمْ [بِهِ] فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، وَإِذَا حَدَّثْنَاكُمُ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلَىٰ خِلَافِ مَا حَدَّثْنَاكُمْ بِهِ فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، تُؤْجَرُوا مَرَّتَيْنِ.(۱)

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا ظہور امام مہدیؑ کے لئے کوئی وقت ہے فرمایا جھوٹے ہیں (بغیر وحی اپنی طرف سے) وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام جو اپنے رب کی طرف سے کوہ طور پر جانے لگے اور اپنی قوم سے (از روئے ظن) تیس دن کے بعد لوٹنے کا وعدہ کیا۔ جب خدا نے تیس کے اوپر دس اور بڑھا دیئے تو ان کی قوم نے کہا موسیٰ نے ہم سے وعدہ خلافی کی اور پھر انھوں نے جو کچھ کیا۔ (گئوسالہ پرست ہوگئے) پس جب ہم سے کوئی حدیث (از روئے ظن) بیان کردیں اور تم سے کہیں انشاء اللہ ایسا ہوگا اور وہ اسی طور سے ہوجائے تو کہو اللہ نے سچ کر دکھایا۔ اور اگر کوئی بات کہیں اور ویسا نہ ہو تو کہو اللہ اس کو راست پر لائے (کیونکہ غیب نہیں جانتا مگر اللہ) اس صورت میں تم کو دوہرا ثواب ملے گا (اول بہ سبب ایمان بالغیب جو مشترک ہے دونوں اقوال ایک دوسرے آئمہ ہدیٰ کی امامت پر ایمان جو مختص ہے قول دوم سے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی خدا کے عالم الغیب ہونے پر اعتقاد ہوتا ہے۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار دو قسم کے ہیں ایک یہ کہ اس کے مخبرات میں کوئی تغیر نہ ہو پس ان سے ہم کو قطعی حکم معلوم ہوجاتا ہے اس علم کی بناء پر کہ اس خبر میں تغیر نہ ہوگا جیسے وہ اخبار جو صفات باری تعالیٰ سے متعلق ہیں یا کائنات میں جو ہو چکا ان کے متعلق یا جیسے اللہ مومن کو ثواب دیتا ہے دوسرے وہ جس میں تغیر جائز ہے مصلحت یا شرط کے بدل جانے سے جیسے آئندہ کے حوادث کی خبریں ہاں اگر کوئی خبر ایسی مل جائے جس سے معلوم ہو کہ جو خبر دی گئی ہے وہ نہیں بدلے گی تو اس وقت ضرور ہم کو قطعی حکم معلوم ہوگا اس

طرح گزشتہ حدیث سے جو اشکال پیدا ہوتا ہے وہ دفع ہو گیا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو اس حدیث میں ذکر ہے تو سورۂ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اور سورۂ اعراف میں ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى (بقرہ ۲/۵۱) ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہا گیا ہے (الاعراف ۷/۱۴۲) کہ موسیٰ کو جو خبر دی گئی تھی وہ ۴۰ دن کی تھی اور خدا نے ۳۰ دن جو کہے اس پر دس زیادہ کئے تو اس کی صورت یہ تھی کہ تیس دن روزہ رکھنے اور عبادت کرنے کے لئے قرار دیئے تھے اور دس روز تھے مناجات کے لئے تاکہ توریت ملے چنانچہ انہی دس دن میں توریت ملی اور یہ بھی مفسرین نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا میں تیس دن بعد آؤں گا تاکہ وہ زیادہ پریشان نہ ہوں اور آسانی سے یہ زمانہ بغیر ان کے گزار دیں اس کے بعد دس اور زیادہ کر دیئے اس سے وعدہ خلافی تو نہیں ہوئی کیونکہ جو وعدہ تیس دن کا تھا وہ تو پہلے ہی پورا ہو گیا کیونکہ وہ قوم سے حسب وعدہ تیس دن غائب رہے اس قسم کی بہت ساری خبریں ہمارے یہاں بھی ہیں اور مخالفین کے یہاں بھی یہ اخبار بدا یہ کہلاتے ہیں جن میں خدا اپنی مصلحت سے تغیر کر دیتا ہے میقات کی میعاد واقعتاً چالیس دن ہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے جو پہلے تیس دن کہے بعد کو دس اور زیادہ کئے تو اس سے مقصود قوم کا امتحان تھا یا یہ کہ خدا نے وعدہ کیا چالیس دن کا اور حکم دیا موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ قوم سے مدت بیان کر دیں جو لوح محو و اثبات میں ہے پس امام علیہ السلام نے یہ دلیل دی اس بات کی کہ جائز ہے یہ کہ ہم قائم آل محمد کی بابت جو خبر دیتے ہیں اس کا تعلق لوح محو اثبات سے ہوتا ہے اور علم الٰہی میں مشروط بالشروط ہوتا ہے پس اللہ بھی سچا اور اللہ کی طرف سے خبر دینے والا بھی سچا۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينَ، عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : الشِّيعَةُ تُرَبَّى بِالْأَمَانِيِّ مُنْذُ مِائَتَيْ سَنَةٍ، قَالَ : وَقَالَ يَقْطِينٌ لِابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ: مَا بَالُنَا قِيلَ لَنَا فَكَانَ وَ قِيلَ لَكُمْ فَلَمْ يَكُنْ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنَّ الَّذِي قِيلَ لَنَا وَلَكُمْ كَانَ مِنْ مَخْرَجٍ وَاحِدٍ، غَيْرَ أَنَّ أَمْرَكُمْ حَضَرَ، فَأُعْطِيتُمْ مَحْضَهُ ، فَكَانَ كَمَا قِيلَ لَكُمْ وَإِنَّ أَمْرَنَا لَمْ يَحْضُرْ، فَعُلِّلْنَا بِالْأَمَانِيِّ ،فَلَوْ قِيلَ لَنَا: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَكُونُ إِلَّا إِلَى مِائَتَيْ سَنَةٍ أَوْ ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةٍ لَقَسَتِ الْقُلُوبُ وَلَرَجَعَ عَامَّةُ النَّاسِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلٰكِنْ قَالُوا : مَا أَسْرَعَهُ وَمَا أَقْرَبَهُ تَأَلُّفاً لِقُلُوبِ النَّاسِ وَ تَقْرِيباً لِلْفَرَجِ.

۶۔ حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے اس نے اپنے باپ علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعہ خوشحال ہوں گے اپنی آرزوؤں ۲۰۰ ھ میں یقطین نے اپنے بیٹے علی بن یقطین سے

کہا یہ کیا بات ہے کہ ہم سے کہا گیا تھا کہ عباسی سلطنت فلاں سال میں ہوگی لیکن ظہور مہدی اس سال نہ ہوا حسین نے کہا جو کچھ ہم سے تم سے کہا گیا۔ اس کا مخرج (آئمہ ہدیٰ) ایک ہی ہے مگر یہ کہ تمہارا معاملہ موجود تھا پس تم کو حاصل ہو گیا اور جیسا کہا گیا تھا ویسا ہوا۔ ہمارا معاملہ حاضر نہ تھا۔ پس ہم مشغول رکھے گئے آرزوؤں میں)

اگر ہم سے اور تم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ امر ظہور امام مہدیؑ نہیں ہوگا۔ مگر دو سو یا تین سو سال بعد تو لوگوں کے دل سخت ہو جاتے تو عوام الناس اسلام سے پلٹ جاتے اس لئے انھوں نے کہا کہ ظہور جلد ہوگا اور اس کا وقت قریب ہے کہ لوگوں کی تالیف قلب ہوا ور خوشی ان سے قریب رہے۔

توضیح:- اس حدیث سے یہ شبہ نہ ہو کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام سے متعلق لوگوں کو جلد اور قریب کہہ کر دھوکہ میں رکھا گیا۔ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق ایسا جا بجا ہے صحیح وقت نہیں بتایا گیا لیکن جلد آنے والی اور قریب ہونے والی کہا گیا ہے۔ جیسے اقتربت الساعۃ (قیامت قریب ہوگئی) حالانکہ اب تک نہیں آئی یا حدیث نبوی ہے عسیٰ ان یکون قریباً یا بین یدی الساعۃ۔ جس طرح قرب قیامت کا اظہار تخویف کے لئے ہے اسی طرح ظہور حضرت حجت کا قریب کہنا تشویش کے لئے ہے یرونہ بعیدا ونراہ قریباً (لوگ ظہور کو دور سمجھتے ہیں اور ہم قریب)

٧- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَهُ مُلُوكَ آلِ فُلَانٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ مِنِ اسْتِعْجَالِهِمْ لِهَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ، إِنَّ لِهَذَا الْأَمْرِ غَايَةً يَنْتَهِي إِلَيْهَا، فَلَوْ قَدْ بَلَغُوهَا لَمْ يَسْتَقْدِمُوا سَاعَةً وَلَمْ يَسْتَأْخِرُوا.

٧۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حکومت بنی عباس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روز بروز ترقی کر رہی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوتا، فرمایا لوگ اس معاملہ میں اپنی ہلاکت کا باعث ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرح جلدی نہیں کرتا اس ظہور کے لئے ایک وقت ہے کہ اس سے گھڑی بھر بھی آگے نہ ہو نہ گھڑی بھر پیچھے

بیاسیواں باب

تمحیص و امتحان | خدا کا مومنین سے امر غیر خالص کو جدا کرنا اور امتحان لینا

(بَابُ) ٨٢

التَّمْحِيصِ وَالْاِمْتِحَانِ

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ وَ عَلِيِّ بْنِ

رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَمَّا بُويِعَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ بِخُطْبَةٍ -ذَكَرَهَا- يَقُولُ فِيهَا: أَلَا إِنَّ بَلِيَّتَكُمْ قَدْ عَادَتْ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ بَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً وَلَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً، حَتَّى يَعُودَ أَسْفَلُكُمْ أَعْلَاكُمْ وَأَعْلَاكُمْ أَسْفَلَكُمْ وَلَيَسْبِقَنَّ سَبَّاقُونَ، كَانُوا قَصَّرُوا، وَلَيُقَصِّرَنَّ سَبَّاقُونَ كَانُوا سَبَقُوا، وَاللهِ مَا كَتَمْتُ وَسْمَةً وَلَا كَذَبْتُ كِذْبَةً وَلَقَدْ نُبِّئْتُ بِهَذَا الْمَقَامِ وَهَذَا الْيَوْمِ.

١۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بعد قتل عثمان جب امیرالمومنین علیہ السلام کی بیعت کی گئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ میں فرمایا کہ تمہاری تکلیف لوٹ آئی۔ اسی طرح جیسے کہ وہ روز بعثت تمہاری طرف پلٹی تھی یعنی اس جماعت کو جو باطن تابع اہل ضلالت تھے اسلام حقیقی کی دعوت دی جاتی ہے قسم اس ذات کی جس نے اپنے نبی کو حق پر بھیجا تمہارے دلوں میں شیطانی وسوسے ڈالے جائیں گے اور تمہارے اعمال کو اس طرح چھانا جائے گا جیسے چھلنی سے آٹا یہاں تک عہد رسولؐ میں بلحاظ ایمان جو تم سے پست (جیسے عجم) وہ نہایت اونچی سبقت کرنے والے ہوں گے اور جو عہد رسول میں بلحاظ ایمان بہت آگے تھے (عرب) وہ پست ہو جائیں گے، میں نے کسی ایسی بادشاہت کو نہیں چھپایا جو بعد رسولؐ ہوئی اور نہ میں نے کوئی جھوٹ بولا ہے

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَيْلٌ لِطُغَاةِ الْعَرَبِ، مِنْ أَمْرٍ قَدِ اقْتَرَبَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ مَعَ الْقَائِمِ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: نَفَرٌ يَسِيرٌ قُلْتُ: وَاللهِ إِنَّ مَنْ يَصِفُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْهُمْ لَكَثِيرٌ، قَالَ: لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَنْ يُمَحَّصُوا وَ يُمَيَّزُوا وَ يُغَرْبَلُوا وَ يُسْتَخْرَجُ فِي الْغِرْبَالِ خَلْقٌ كَثِيرٌ.

٢۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وائے ہو سرکشان عرب پر اس معاملہ میں جو نزدیک ہے (سرکشان عرب کا ہلاکو کے لشکر سے قتل ہونا، بغداد میں یا بنی امیہ کی شکست عباسیوں کے ہاتھ سے) میں نے کہا قائم آل محمدؐ کے ساتھ عرب کے کتنے لوگ ہوں گے فرمایا۔ تھوڑے سے، میں نے کہا لوگ کہتے ہیں زیادہ ہوں گے فرمایا۔ ان کو کھرے کھوٹے سے جدا کیا جائے گا ان میں اچھے برے کی تمیز کی جائے گی ان کو چھانا جائے گا اس طرح ایک بڑی تعداد کھوٹوں کی نکل جائے گی۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَامَنْصُورُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَايَأْتِيكُمْ إِلَّابَعْدَ إِيَاسٍ وَلَا وَاللهِ حَتَّىٰ تُمَيَّزُوا، وَلَاوَاللهِ حَتَّىٰ تُمَحَّصُوا، وَلَا وَاللهِ حَتَّىٰ يَشْقَىٰ مَنْ يَشْقَىٰ وَ يَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۳- منصور سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اے منصور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد، قسم خدا کی ان کے درمیان تمیز کی جائے گی کھرے کو کھوٹے سے جدا کیا جائے گا اور ان کو اس طرح نکھارا جائے گا جیسے کوٹھالی میں سونے کو تپا کر میل کو دور کیا جاتا ہے۔

٤- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: «الم ﴿ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَايُفْتَنُونَ» ثُمَّ قَالَ لِي: مَا الْفِتْنَةُ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الَّذِي عِنْدَنَا الْفِتْنَةُ فِي الدِّينِ، فَقَالَ: يُفْتَنُونَ كَمَايُفْتَنُ الذَّهَبُ، ثُمَّ قَالَ: يُخْلَصُونَ كَمَا يُخْلَصُ الذَّهَبُ.

۴- کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا گیا ہے اس بات پر کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں حالانکہ کیا ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ پھر امام نے فرمایا فتنہ کیا چیز ہے تو راوی نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، یہ فتنہ دین میں ہے۔ امام نے فرمایا، اب آزمائش کی جائے گی جیسے سونے کو کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے پھر اس میں سے خالص نکالا جاتا ہے۔

٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَبْنِ صَالِحٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ حَدِيثَكُمْ هٰذَا لَتَشْمَئِزُّ مِنْهُ قُلُوبُ الرِّجَالِ، فَمَنْ أَقَرَّ بِهِ فَزِيدُوهُ، وَمَنْ أَنْكَرَهُ فَذَرُوهُ، إِنَّهُ لَابُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِتْنَةٌ يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَوَلِيجَةٍ(1) حَتَّىٰ يَسْقُطَ فِيهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَيْنِ، حَتَّىٰ لَايَبْقَىٰ إِلَّا نَحْنُ وَشِيعَتُنَا.

۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہماری بات جب لوگوں کے سامنے ہوتی ہے لوگوں کے دل اس سے دور رہنا چاہتے ہیں کیونکہ اس میں پیروی ظن نہیں، پس جو لوگ اسے مان لیں ان سے تو اور زیادہ بیان کرو اور جو نہ مانیں انھیں چھوڑ دو کیونکہ ضروری ہے کہ اس میں آزمائش ہو تاکہ پتہ چل جائے باطنی کھوٹ کا اور غیر جنس کے داخلے کا تاکہ الگ ہو جائے جو کمال زیرکی دنیا سے موشگافی کرتا ہے اور اس جانچ پڑتال کے بعد باقی رہ جاتے ہم اور ہمارے شیعہ۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَنَاوَالْحَارِثُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا جُلُوساً وَأَبُوعَبْدِاللهِ

عليه السلام يَسْمَعُ كَلامَنا، فَقالَ لَنا : في أَيِّ شَيْءٍ أَنْتُمْ؟ هَيْهاتَ، هَيْهاتَ!! لاوَاللهِ لايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّىٰ تُغَرْبَلُوا، لاوَاللهِ لايَكُونُ ماتَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّىٰ تُمَحَّصُوا، لاوَاللهِ لايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّىٰ تُمَيَّزُوا، لاوَاللهِ مايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ إِلّا بَعْدَ إِياسٍ، لا وَاللهِ لايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتّىٰ يَشْقىٰ مَنْ يَشْقىٰ وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا مکالمہ سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

تراسیواں باب

معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

(بابُ) ۸۳

أَنَّهُ مَنْ عَرَفَ إِمامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمّادِبْنِ عِيسىٰ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرارَةَ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اعْرِفْ إِمامَكَ، فَإِنَّكَ إِذا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْتَأَخَّرَ

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوانَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ قالَ: سَأَلْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ : «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُناسٍ بِإِمامِهِمْ» فَقالَ: يافُضَيْلُ! اعْرِفْ إِمامَكَ، فَإِنَّكَ إِذا عَرَفْتَ إِمامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إِمامَهُ ثُمَّ ماتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ، كانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كانَ قاعِداً في عَسْكَرِهِ، لابَلْ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لِوائِهِ، قالَ: وَ قالَ بَعْضُ أَصْحابِهِ: بِمَنْزِلَةِ مَنْ

اسرائیل ۱۷/۷۱

اسْتُشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے آیہ یوم ندعو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جائے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے لشکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہو اور بعض اصحاب نے کہا ہے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

٣ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! وَ أَنْتَ مِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فُرِّجَ عَنْهُ لِانْتِظَارِهِ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں کشادگی و امن (وقت ظہور حضرت حجت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کرلی تو اس کو امام کے خروج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أُدْرِكُ الْقَائِمَ عليه السلام؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَ أَنْتَ هُوَ ـ وَ تَنَاوَلَ يَدَهُ ـ فَقَالَ: وَاللهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَّا تَكُونَ مُحْتَبِياً بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآنحالیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر ثواب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حمائل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو۔)

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا۔ اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائم آل محمدؑ کے خیمہ میں ہو۔

٦۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَاضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا أَلَّا يَمُوتَ فِي وَسَطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

٦۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

٧۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْعَلَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ. بنی اسرائیل ۱۷/۷۱

٧۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچانو، جب پہچان لیا تو تقدم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

چوراسیواں باب

نااہل کا دعوئے امامت کل آئمہ یا بعض کا منکر اور جو نا اہل میں امامت ثابت کرے

(بَابٌ) ٨٤

مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَلَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَمَنْ جَحَدَ الْأَئِمَّةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ أَثْبَتَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً. قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ. الزمر ۶۰/۲۹

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کالے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کہے میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں نے کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعوائے امامت کیا، درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ» قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً؟ قَالَ وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں۔ میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اوّل وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَحْيَى أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَ اللهُ عُمْرَهُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِاللهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ ، كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ .

۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درانحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ هٰذَا فَإِنِّي أُبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عُرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کر تو اوّل والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا۔ حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اوّل کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

٨ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّيْخَ(1) عَنِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، قَالَ : مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأَمْوَاتَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

٩- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَ إِذَافَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا: وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا الاعرا
وَاللهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللهَ لَايَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَالَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ ٢٨/
أَحَداً زَعَمَ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالزِّنَاءِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَحَارِمِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَاهٰذِهِ
الْفَاحِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اَللهُ أَعْلَمُ وَ وَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا فِي أَئِمَّةِ
الْجَوْرِ، ادَّعَوْا أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِالْائْتِمَامِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْهُمُ اللهُ بِالْائْتِمَامِ بِهِمْ؛ فَرَدَّ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ
أَنَّهُمْ قَدْقَالُوا عَلَيْهِ الْكِذْبَ وَسَمَّى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَاحِشَةً.

٩- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے، جب انھوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آباکو اسی پر پایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسولؐ ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (برائی) کیا ہے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جور سے متعلق ہے جنھوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

١٠- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الا
مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ ۲۳
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ
هُوَ الظَّاهِرُ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْجَوْرِ وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللهُ تَعَالَىٰ فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ،
وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْحَقِّ

١٠- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

توضیح:- مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہی کی گئی ہے آئمہ جور کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کرکے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیگا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بہ ظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ» قَالَ : هُمْ وَاللهِ أَوْلِيَاءُ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، اتَّخَذُوهُمْ أَئِمَّةً دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، فَلِذَلِكَ قَالَ : «وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۞ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۞ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا : لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللهِ يَا جَابِرُ ، أَئِمَّةُ الظَّلَمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ ،

بقرہ ۷۵-۱۶۶

١١- امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیئے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انھوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے، اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الٰہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرات میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

١٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً .

١٢۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اوّل وہ جس نے دعوئے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا، تیسرے جس نے دعوئے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(بابٌ) ۸۵

فِيمَنْ دانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ إِمامٍ مِنَ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ

١ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، [عَنْ ا] بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ» قالَ: يَعْني مَنِ اتَّخَذَ دينَهُ رَأْيَهُ، بِغَيْرِ إِمامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدى. قصص ۲۸/۵۰

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آیہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔ بغیر منصوص من اللہ آئمہ کی ہدایت کے۔

٢ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيى، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قالَ: سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دانَ اللهَ بِعِبادَةٍ يَجْهَدُ فِيها نَفْسَهُ وَلا إِمامَ لَهُ مِنَ اللهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَهُوَ ضالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللهُ شانِئٌ لِأَعْمالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شاةٍ ضَلَّتْ عَنْ راعِيها وَ قَطيعِها، فَهَجَمَتْ ذاهِبَةً وَجائِيَةً يَوْمَها، فَلَمّا جَنَّها اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطيعٍ مِنْ غَيْرِ راعِيها فَحَنَّتْ إِلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَباتَتْ مَعَها في رَبْضَتِها فَلَمّا أَنْ ساقَ الرّاعي قَطيعَهُ أَنْكَرَتْ راعِيَها وَ قَطيعَها، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ راعِيَها وَ قَطيعَها، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ راعِيها، فَحَنَّتْ إِلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَصاحَ بِهَا الرّاعي: الْحَقي بِراعيكِ وَقَطيعِكِ، فَإِنَّكِ تائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ راعيكِ وَقَطيعِكِ، فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نادَّةً لا راعِيَ لَها يُرْشِدُها إِلى مَرْعاها أَوْ يَرُدُّها. فَبَيْنا هِيَ كَذلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَها فَأَكَلَها؛ وَ كَذلِكَ وَاللهِ يا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ لا إِمامَ لَهُ مِنَ اللهِ جَلَّ

وَعَزَّ ظَاهِراً عَادِلاً أَصْبَحَ ضَالاً تَائِهاً وَإِنْ مَاتَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ، قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو گئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہو گئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کر اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوف زدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگاہ لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اثناء میں ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو۔ جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الہٰی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کر چکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔

۳ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي أُخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَوَلَّوْنَكُمْ وَيَتَوَلَّوْنَ فُلَاناً وَفُلَاناً ، لَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٍ يَتَوَلَّوْنَكُمْ لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمَانَةُ وَلَا الْوَفَاءُ وَالصِّدْقُ؟ قَالَ: فَاسْتَوَىٰ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام جَالِساً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْغَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ اللهَ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ مَنْ دَانَ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ . قُلْتُ : لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ؟! قَالَ: نَعَمْ لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ،

ثُمَّ قَالَ : أَلَاتَسْمَعُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اَللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» يَعْنِي [مِنْ] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَىٰ نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَ قَالَ : «وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ» إِنَّمَا عَنَىٰ بِهٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَىٰ نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَىٰ ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ، «فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ» .

۳۔ ابی یعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا و صدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربتِ ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا اُن کے لئے دین اور اِن کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سُنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، بہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نُور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

٤ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السَّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگارانہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَإِنَّ اللهَ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں حیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت و محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

چھیاسیواں باب

جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مرگیا

((بَابُ)) ٨٦

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ[1]

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : قَالَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ؟! قَالَ : نَعَمْ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا۔ ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : «مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ» ، قَالَ : فَقُلْتُ : مِيتَةُ كُفْرٍ ؟ قَالَ : مِيتَةُ ضَلَالٍ ، قُلْتُ: فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : جَاهِلِيَّةً جَهْلَاءَ ، أَوْ جَاهِلِيَّةً لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَضَلَالٍ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

٤ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِالعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دَانَ اللهَ بِغَيْرِ سَمَاعٍ عَنْ صَادِقٍ أَلْزَمَهُ اللهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ وَمَنِ ادَّعَى سَمَاعاً مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللهِ الْمَكْنُونِ .

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا سننے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((بَابٌ)) ۸۷ (۱)

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللهِ(۱) بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَامْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہلِ جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولادِ علی و فاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ فِي الْعِقَابِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ .

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولادِ فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا اس کو دونا عذاب ہوگا

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمُنْكِرُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ لِي : لَا تَقُلِ : الْمُنْكِرُ ، وَلٰكِنْ قُلْ : الْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ : فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ : «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ» . یوسف ۱۲/۵۸

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جاحد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم و غیر بنی ہاشم ہی میں نے فکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسف نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام قُلْتُ لَهُ: الْجَاحِدُ مِنْكُمْ وَ مِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ : الْجَاحِدُ مِنَّا لَهُ ذَنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ.

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو نیکی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

اٹھاسیواں باب

وقت وفات امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(بَابُ) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا حَدَثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَثٌ ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ » قَالَ : هُمْ فِي عُذْرٍ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُذْرٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور رہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور رہے جب تک پہلا گروہ حصول فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام ہی بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیئے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

عليه السلام يَسْمَعُ كَلامَنا، فَقالَ لَنا : في أيِّ شَيْءٍ أنتُم؟ هَيْهاتَ، هَيْهاتَ!! لاوَاللهِ لايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إلَيْهِ أعْيُنَكُمْ حَتّىٰ تُغَرْبَلُوا، لاوَاللهِ لايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إلَيْهِ أعْيُنَكُمْ حَتّىٰ تُمَحَّصُوا، لاوَاللهِ لايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إلَيْهِ أعْيُنَكُمْ حَتّىٰ تُمَيَّزُوا، لاوَاللهِ مايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إلَيْهِ أعْيُنَكُمْ إلّا بَعْدَ إياسٍ، لا وَاللهِ لايَكُونُ ما تَمُدُّونَ إلَيْهِ أعْيُنَكُمْ حَتّىٰ يَشْقىٰ مَنْ يَشْقىٰ وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا کلام سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

تراسیواں باب

معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

(بابُ) ۸۳

أنَّهُ مَنْ عَرَفَ إمامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأمْرُ أوْ تَأخَّرَ

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ، عَنْ أبِيهِ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرارَةَ قالَ : قالَ أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اعْرِفْ إمامَكَ، فَإنَّكَ إذا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأمْرُ أوْ تَأخَّرَ

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوانَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ قالَ: سَألْتُ أبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ : «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُناسٍ بِإمامِهِمْ» فَقالَ: يا فُضَيْلُ! اعْرِفْ إمامَكَ، فَإنَّكَ إذا عَرَفْتَ إمامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأمْرُ أوْ تَأخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إمامَهُ ثُمَّ ماتَ قَبْلَ أنْ يَقُومَ صاحِبُ هٰذَا الْأمْرِ، كانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كانَ قاعِداً فِي عَسْكَرِهِ، لابَلْ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لِوائِهِ، قالَ: وَ قالَ بَعْضُ أصْحابِهِ: بِمَنْزِلَةِ مَنْ

اسرائیل ۱۷/۸۱

اسْتُشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے آیہ یوم ندعو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جائے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے لشکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہو اور بعض اصحاب نے کہا ہے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! وَ أَنْتَ مِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فُرِّجَ عَنْهُ لِانْتِظَارِهِ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کشادگی و امن (وقت ظہور حضرت حجت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خروج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أُدْرِكُ الْقَائِمَ عليه السلام؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَ أَنْتَ هُوَ ـ وَ تَنَاوَلَ يَدَهُ ـ فَقَالَ: وَاللهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَّا تَكُونَ مُحْتَبِياً بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآنحالیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر ثواب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حمائل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو۔)

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا۔ اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم وتاخر اس کے لئے مضر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائم آلِ محمدؐ کے خیمہ میں ہو۔

٦ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَاضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا أَلَّا يَمُوتَ فِي وَسَطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مر جائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْعَلَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ. بنی اسرائیل ۱۷/۷۱

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچانو، جب پہچان لیا تو تقدم وتاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

چوراسیواں باب

نااہل کا دعوے امامت کل آئمہ یا بعض کا منکر اور جو نااہل میں امامت ثابت کرے

(بَابٌ) ۸۴

مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَلَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَمَنْ جَحَدَ الْأَئِمَّةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ أَثْبَتَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً. قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ. الزمر ۳۹/۶۰

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کالے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کہے میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں نے کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا، درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ»، قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً؟ قَالَ وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں، میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اوّل وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَحْيَىٰ أَخِي أُدَيْمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَ اللهُ عُمْرَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِاللهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ، كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ.

۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درآنحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

٧۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ هٰذَا فَإِنِّي أُبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عُرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کر لو اوّل والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اوّل کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

٨۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّيْخَ(1) عَنِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام، قَالَ: مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأَمْوَاتَ.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَ إِذَافَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا: وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللهَ لَايَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَالَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً زَعَمَ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالزِّنَاءِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَحَارِمِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَاهٰذِهِ الْفَاحِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اَللهُ أَعْلَمُ وَ وَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا فِي أَئِمَّةِ الْجَوْرِ، ادَّعَوْا أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِالْائْتِمَامِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْهُمُ اللهُ بِالْائْتِمَامِ بِهِمْ؛ فَرَدَّ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْقَالُوا عَلَيْهِ الْكَذِبَ وَسَمَّى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَاحِشَةً. الاعراف/۲۸

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے، جب انھوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آبا کو اسی پر پایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسولؐ ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (بُرائی) کیا ہے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جور سے متعلق ہے جنھوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْجَوْرِ وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْحَقِّ الاعراف/۳۳

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہی کی گئی ہے آئمہ جور کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کرکے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیگا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بہ ظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ» قَالَ : هُمْ وَاللهِ أَوْلِيَاءُ فُلانٍ وَفُلانٍ، اتَّخَذُوهُمْ أَئِمَّةً دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، فَلِذٰلِكَ قَالَ : «وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۞ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۞ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا: لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللهِ يَا جَابِرُ ، أَئِمَّةُ الظَّلَمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ ، (بقرہ ۱۶۶-۱۶۵)

١١۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیئے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انھوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے، اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الٰہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرت میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

١٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلاثَةٌ لا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلامِ نَصِيباً .

١٢۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اوّل وہ جس نے دعوئے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے جس نے دعوئے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(بَابٌ) ۸۵

فِيمَنْ دَانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنَ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، [عَنْ] ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ » قَالَ : يَعْنِي مَنِ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ ، بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى. قصص ۲۸/۵۰

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آیہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔ بغیر منصوص من اللہ آئمہ کی ہدایت کے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ مَنْ دَانَ اللهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ . وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللهُ شَانِئٌ لِأَعْمَالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَ قَطِيعِهَا ، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا ، فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مِنْ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا ، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبَضَتِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا ، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا ، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا ، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا ، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي : الْحَقِي بِرَاعِيكِ وَقَطِيعِكِ ، فَإِنَّكِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَقَطِيعِكِ ، فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَّةً لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا . فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا فَأَكَلَهَا ، وَ كَذَلِكَ وَاللهِ يَا مُحَمَّدُ ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ جَلَّ

وَعَزَّ ظَاهِراً عَادِلاً أَصْبَحَ ضَالّاً تَائِهاً وَإِنْ مَاتَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ، قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوگئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہوگئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کر اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگاہ لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اثنا میں ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو۔ جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الٰہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کر چکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بری گمراہی ہے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي أُخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَوَلَّوْنَكُمْ وَيَتَوَلَّوْنَ فُلَاناً وَفُلَاناً ، لَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٍ يَتَوَلَّوْنَكُمْ ، لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمَانَةُ وَلَا الْوَفَاءُ وَالصِّدْقُ؟ قَالَ : فَاسْتَوَىٰ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام جَالِساً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْغَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ اللهَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ مَنْ دَانَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ . قُلْتُ : لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ؟! قَالَ : نَعَمْ لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ،

ثُمَّ قَالَ : أَلَاتَسْمَعُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» يَعْنِي [مِنْ] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَ قَالَ : «وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ» إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ ، فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .

۳۔ابی لیعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربتِ ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا اُن کے لئے دین اور اِن کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سُنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، بہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیا رشیاطین ہیں جو ان کو نُور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

٤ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہوا ور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگارانہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ لَايَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَإِنَّ اللهَ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں حیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت و محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

چھیاسیواں باب

جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مر گیا

((بَابُ)) ۸۶

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَىٰ

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ[1]

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : قَالَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ؟! قَالَ : نَعَمْ

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا۔ ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : «مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ» ، قَالَ : فَقُلْتُ : مِيتَةُ كُفْرٍ ؟ قَالَ : مِيتَةُ ضَلَالٍ ، قُلْتُ: فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : جَاهِلِيَّةً جَهْلَاءَ ، أَوْ جَاهِلِيَّةً لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَضَلَالٍ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

٤ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دَانَ اللهَ بِغَيْرِ سَمَاعٍ عَنْ صَادِقٍ أَلْزَمَهُ اللهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ ، وَمَنِ ادَّعَى سَمَاعاً مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذٰلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللهِ الْمَكْنُونِ .

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا سننے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((بَابٌ) ۸۷

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللهِ[1] بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَامْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم وزاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد علی وفاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ فِي الْعِقَابِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ .

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا اس کو دونا عذاب ہوگا

۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْمُنْكِرُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ لِي : لَا تَقُلِ : الْمُنْكِرُ ، وَلٰكِنْ قُلْ : اَلْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ أَبُوالْحَسَنِ : فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ : «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ» . یوسف ۱۲/۵۸

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جاحد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم وغیر بنی ہاشم میں میں نے فکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسف۔ نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام قُلْتُ لَهُ: الْجَاحِدُ مِنْكُمْ وَ مِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ : الْجَاحِدُ مِنَّا لَهُ ذَنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ.

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو نیکی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

اٹھاسیواں باب

وقت وفاتِ امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(بَابُ) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا حَدَثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَثٌ ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» ، قَالَ : هُمْ فِي عُذْرٍ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُذْرٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور ہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور رہے جب تک پہلا گروہ حصولِ فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیئے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ الْعَامَّةِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، فَقَالَ: الْحَقُّ وَاللهِ، قُلْتُ: فَإِنَّ إِمَاماً هَلَكَ وَ رَجُلٌ بِخُرَاسَانَ لَا يَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّهُ لَمْ يَسَعْهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا يَسَعُهُ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا هَلَكَ وَقَعَتْ حُجَّةُ وَصِيِّهِ عَلَىٰ مَنْ هُوَ مَعَهُ فِي الْبَلَدِ وَحَقُّ النَّفْرِ عَلَىٰ مَنْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ إِذَا بَلَغَهُمْ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قُلْتُ: فَنَفَرَ قَوْمٌ فَهَلَكَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَيَعْلَمَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَ عَزَّ يَقُولُ: «وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ» قُلْتُ: فَبَلَغَ الْبَلَدَ بَعْضُهُمْ فَوَجَدَكَ مُغْلَقاً عَلَيْكَ بَابُكَ وَمُرْخىً عَلَيْكَ سِتْرُكَ، لَا تَدْعُوهُمْ إِلَىٰ نَفْسِكَ وَلَا يَكُونُ مَنْ يَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ فَبِمَا يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِكِتَابِ اللهِ الْمُنْزَلِ، قُلْتُ: فَيَقُولُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ كَيْفَ؟ قَالَ: أَرَاكَ قَدْ تَكَلَّمْتَ فِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ، قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَ: فَذَكِّرْ مَا أَنْزَلَ اللهُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ عليهما السلام وَمَا خَصَّ اللهُ بِهِ عَلِيّاً عليه السلام وَمَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ وَصِيَّتِهِ إِلَيْهِ وَ نَصْبِهِ إِيَّاهُ وَمَا يُصِيبُهُمْ وَ إِقْرَارِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِذٰلِكَ وَوَصِيَّتِهِ إِلَى الْحَسَنِ وَتَسْلِيمِ الْحُسَيْنِ لَهُ بِقَوْلِ اللهِ: «النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» (انفال ۸/۷۵)

قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ تَكَلَّمُوا فِي أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَيَقُولُونَ: كَيْفَ تَخَطَّتْ مِنْ وُلْدِ أَبِيهِ مَنْ لَهُ مِثْلُ قَرَابَتِهِ وَمَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْهُ وَقَصُرَتْ عَمَّنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ، فَقَالَ: يُعْرَفُ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ بِثَلَاثِ خِصَالٍ لَا تَكُونُ فِي غَيْرِهِ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِالَّذِي قَبْلَهُ، وَهُوَ وَصِيُّهُ، وَعِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَوَصِيَّتُهُ وَذٰلِكَ عِنْدِي، لَا أُنَازَعُ فِيهِ، قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ مَسْتُورٌ مَخَافَةَ السُّلْطَانِ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ فِي سِتْرٍ إِلَّا وَلَهُ حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ، إِنَّ أَبِي اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: ادْعُ لِي شُهُوداً فَدَعَوْتُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فِيهِمْ نَافِعٌ مَوْلَىٰ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ؛ قَالَ: اكْتُبْ:

هٰذَا مَا أَوْصَىٰ بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ «يَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» وَأَوْصَىٰ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمَعَ وَأَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمَامَتِهِ وَأَنْ يُرَبِّعَ قَبْرَهُ وَيَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ، ثُمَّ يُخَلِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ:

اطْوُوهُ ، ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ : انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللهُ ، فَقُلْتُ بَعْدَمَا انْصَرَفُوا : مَا كَانَ فِي هَذَا يَا أَبَتِ أَنْ تَشْهَدَ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يُوصِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُجَّةٌ؛ فَهُوَ الَّذِي إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ الْبَلَدَ قَالَ : مَنْ وَصِيُّ فُلَانٍ ؟ قِيلَ فُلَانٌ ، قُلْتُ : فَإِنْ أَشْرَكَ فِي الْوَصِيَّةِ ؟ قَالَ : تَسْأَلُونَهُ فَإِنَّهُ سَيُبَيِّنُ لَكُمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ اس عام روایت کے متعلق کہ جو اس حالت میں مرگیا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا یہ حق ہے۔ فرمایا بے شک۔ میں نے کہا اگر امام مرجائے اور ایک شخص خراسان میں ہو وہ اس کے وصی کا علم نہیں رکھتا اور نہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اگر نہیں پہنچ سکتا تو امام کی وفات کے بعد ان کا وصی حجت ہوگا ان لوگوں پر جو اس کے شہر میں موجود ہوں اور جو موجود نہیں ان کو چاہیئے جس وقت خبر ملے خدمت امام میں حاضر ہوں جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کیوں نہیں اہلِ ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم فقہ حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔

میں نے کہا کچھ فرض کیجئے۔ چلے بھی اور وہ امام تک پہنچنے اور علم حاصل ہونے سے پہلے ہلاک ہوگئے تو، فرمایا خدا فرماتا ہے جو اپنے گھر سے خدا اور رسولؐ کی طرف ہجرت کرنے کو نکلے اور ان کو راہ میں موت آگئی تو ان کا اجر اللہ پر ہے۔

میں نے کہا فرض کیجئے وہ شہر میں پہنچ بھی گیا۔ لیکن یا تو آپ کا دروازہ بند پایا، در پر پردہ پڑا ہوا پایا، اور کوئی آپ تک پہنچانے والا بھی نہیں، پھر کیا ہوگا۔ کیسے پہچانیں گے۔ فرمایا۔ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے، میں نے کہا خدا نے کیا فرمایا ہے۔ فرمایا یہ سوال تم نے پہلے بھی کیا تھا۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ اس کے بعد وہ آیات بیان کیں جو علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئیں اور حسنؑ وحسینؑ کے بارے میں جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو علیؑ سے مخصوص تھیں اور جو وصیت رسول اللہ صلعم نے ان کے متعلق فرمائی اور ان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جو مصائب ان پر نازل ہونے والے تھے اور حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کے متعلق وصیت کرنا اور امام حسینؑ کا۔ اس کو اس آیت کے تحت قبول کرنا بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں۔ خدا کی کتاب میں۔

میں نے کہا لوگ کلام کرتے ہیں۔ امامت امام محمد باقر علیہ السلام میں اور کہتے ہیں کہ امامت کیونکر تجاوز کر گئی اس شخص سے جو امام محمد باقر علیہ السلام کے باپ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا اور کیوں پہنچی اس کی طرف جو سن میں چھوٹے تھے حضرت نے فرمایا امام کی شناخت تین چیزوں سے ہوتی ہے جو اس کے غیر میں نہیں ہوتیں اوّل یہ کہ وہ اپنے قبل امام کی طرح اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل و اولیٰ ہوتا ہے دوسرے سابق امام کی وصیت ہوتی ہے تیسرے اس کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں اور اس کے متعلق وصیت ہوتی ہے یہ سب میرے لئے ہے اس میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں۔

میں نے کہا یہ چیزیں تو خوف سلطان سے ڈھکی چھپی ہیں فرمایا۔ یہ چیزیں چھپنے والی نہیں کیونکہ اس کے حجت ظاہر ہونے کا پتہ اور باتوں سے چل جاتا ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے یہ چیزیں میرے سپرد کر دی ہیں جب ان کی موت کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا میرے لئے گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار گواہ بلائے۔ جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا۔ حضرت نے ان سے فرمایا۔ لکھو وہ کہ وصیت میں کہا تھا اس کے متعلق یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کہ اے میرے فرزندو اللہ نے تمہارے لئے دین کو انتخاب کر لیا ہے پس تم مسلمان رہ کر ہی مرنا۔ محمد بن علی نے وصیت کی اپنے بیٹے جعفر بن محمدؐ کو اور انھیں حکم دیا ہے کہ اس چادر کا کفن دیں جس میں مَیں جمعہ کی نماز پڑھا کرتا تھا اور میرا ہی عمامہ باندھیں اور مربع قبر بنائیں اور چار انگشت اونچا کریں۔ پھر فرمایا اس وصیت نامہ کو لپیٹ دو اور گواہوں سے کہا اب تم چلے جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ جب وہ لوگ چلے گئے۔ اے باباجان ایسا آپ نے کیوں کیا اور اس وصیت پر گواہی کیوں لی۔ فرمایا۔ میں نے اسے بُرا سمجھا کہ میرے بعد لوگ تم پر غلبہ حاصل کریں اور کہیں کہ ان کے لئے کوئی وصیت نہیں کی، پس میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو جائے۔ پس جو کوئی شہر (مدینہ) میں وارد ہو اُسے دریافت کرنا چاہیئے کہ فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا۔ میں نے کہا اگر وصیت میں چند آدمیوں کو شریک کر لیا ہو تو کیا ہو۔ فرمایا۔ ان سے آیاتِ محکمات کے متعلق سوالات کئے جائیں۔ امر حق واضح ہو جائے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : أَصْلَحَكَ اللَّهُ بَلَغَنَا شَكْوَاكَ وَ أَشْفَقْنَا ، فَلَوْ أَعْلَمْتَنَا أَوْ عَلَّمْتَنَا مَنْ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ عَالِماً وَالْعِلْمُ يَتَوَارَثُ ، فَلَا يَهْلِكُ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ ، قُلْتُ : أَفَيَسَعُ النَّاسَ إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ أَلَّا يَعْرِفُوا الَّذِي بَعْدَهُ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَهْلُ هَذِهِ الْبَلْدَةِ فَلَا ـ يَعْنِي الْمَدِينَةَ ـ وَأَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الْبُلْدَانِ فَبِقَدْرِ مَسِيرِهِمْ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قَالَ انفال ۸/۷۵
قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِذَا قَدِمُوا بِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ صَاحِبَهُمْ ؟ قَالَ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَالْهَيْبَةَ .

۳۔ راوی نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ آپ کی حفاظت کرے ہمیں آپ کی علالت کی خبر ملی ہے اور ہم آپ کی موت سے ڈر رہے ہوئے ہیں لہٰذا آگاہ کیجئے یا تعلیم دیجئے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام آیاتِ قرآنی کے عالم تھے اور علم میراث میں چلتا ہے اگر کوئی عالم مرتا ہے تو اس کی جگہ اسی جیسا علم رکھنے والا دوسرا آجاتا ہے یا جیسا اللہ چاہتا ہے۔ میں نے کہا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب عالم مر جائے تو لوگ اس کے بعد والے کو نہ پہچانیں۔ فرمایا اس شہر

(مدینہ) والوں کے لئے معرفت امام اسی وقت ضروری ہے لیکن دور کے شہر والوں کے لئے وقت ہوگا بقدر ان کی مسافت کے خدا فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں بلکہ ان کی ایک جماعت علم دین حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ تحصیل علم کے بعد لوگوں کو ڈرائیں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں تاکہ وہ گناہ سے ڈریں۔

میں نے کہا اگر اس کوشش کے درمیان مر جائے۔ فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہجرت کرکے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف نکلے اور راہ میں اسے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے کہا جو لوگ امام کے شہر میں پہنچ جائیں تو وہ کس طرح پہچانیں۔ فرمایا۔ امام کے سکینہ و وقار اور اس کی ہیبت سے۔

نواسیواں باب

امامؑ کب جانتا ہے کہ امامت اس کی طرف آئی

باب ۸۹

فِي اَنَّ الْإِمَامَ مَتَىٰ يَعْلَمُ اَنَّ الْاَمْرَ قَدْ صَارَ اِلَيْهِ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ الْقُمِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلَىٰ أَبِيكَ ثُمَّ إِلَيْكَ ، ثُمَّ حَلَفْتُ لَهُ ـ وَحَقِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَحَقِّ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ حَتَّىٰ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ـ بِأَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنِّي مَا تُخْبِرُنِي بِهِ إِلَىٰ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَبِيهِ أَحَيٌّ هُوَ أَوْ مَيِّتٌ ؟ فَقَالَ : قَدْ وَاللهِ مَاتَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَرْوُونَ : أَنَّ فِيهِ سُنَّةَ أَرْبَعَةِ أَنْبِيَاءَ ، قَالَ : قَدْ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلَكَ ، قُلْتُ : هَلَاكَ غَيْبَةٍ أَوْ هَلَاكَ مَوْتٍ ؟ قَالَ : هَلَاكَ مَوْتٍ ، فَقُلْتُ : لَعَلَّكَ مِنِّي فِي تَقِيَّةٍ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، قُلْتُ : فَأَوْصَىٰ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَشْرَكَ مَعَكَ فِيهَا أَحَداً ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَعَلَيْكَ مِنْ إِخْوَتِكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

ا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں جو خلوص مجھے آپؑ کے والد اور آپ سے ہے آپ اس سے واقف ہیں میں قسم کھاتا ہوں حق رسولؐ کی اور تمام آئمہ کے حق کی، آپ جو راز آپ مجھ سے بیان کریں گے میں اس کو کسی سے نہ کہوں گا۔ میں آپؑ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپؑ کے والد (امام موسیٰ کاظم) زندہ ہیں یا مر گئے فرمایا واللہ ان کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپؑ کے شیعہ (واقفیہ فرقہ والے) کہتے ہیں کہ ان میں چار نبیوں کی سنت ہے یوسفؑ، موسیٰؑ، خضر اور عیسیٰؑ

جو غائب ہیں یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور غائب ہیں) قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مرگئے۔ میں نے کہا غائب ہوگئے ہیں یا مرگئے۔ فرمایا۔ مرگئے۔ میں نے کہا شاید از روئے تقیہ کہہ رہے ہیں۔ فرمایا سبحان اللہ (یعنی ایسا نہیں)

میں نے کہا تو انھوں نے آپ کے لئے وصیت کی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا تو آپ امام ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً عَنَى أَخَاكَ إِبْرَاهِيمَ (١) فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَاكَ فِي الْحَيَاةِ وَأَنَّكَ تَعْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ يَمُوتُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَلَا يَمُوتُ مُوسَى !! قَدْ وَاللّٰهِ مَضَى كَمَا مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً يَمُنُّ بِهٰذَا الدِّينِ عَلَى أَوْلَادِ الْأَعَاجِمِ وَيَصْرِفُهُ عَنْ قَرَابَةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً فَيُعْطِي هٰؤُلَاءِ وَيَمْنَعُ هٰؤُلَاءِ ، لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ فِي هِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ أَلْفَ دِينَارٍ بَعْدَ أَنْ أَشْفَى عَلَى طَلَاقِ نِسَائِهِ وَعِتْقِ مَمَالِيكِهِ وَلٰكِنْ قَدْ سَمِعْتَ مَا لَقِيَ يُوسُفُ مِنْ إِخْوَتِهِ .

٢۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص (عباس برادر امام رضا علیہ السلام) نے آپ کے بھائی ابراہیم سے کہا تمہارے باپ زندہ ہیں پس آپ جانتے ہیں اس امر کو جسے وہ نہیں جانتا یعنی آپ کو اپنے باپ کی زندگی کا ان سے زیادہ علم ہے فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ مرجائیں اور موسیٰ نہ مریں (تمہارے خیال میں یہ بات آتی ہے) واللہ رسولؐ اللہ کی طرح وہ بھی مرگئے اور جب سے نبی کی روح قبض ہوئی یہ سلسلہ جاری رہا۔ خدا نے احسان کیا اس دین پر اولاد اعاجم سے (یعنی سلمان جو ایرانی تھے وہ تو پُرخلوص ایمان لائے اور روگردانی کی ان لوگوں نے جو قرابتدار ان رسولؐ تھے (عباس وغیرہ) اور یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ خدا نے ان کو ایمان عطا کیا اور ان کو باز رکھا۔

میں نے ماہ ذی الحجہ میں اس ابراہیم کا قرض ادا کیا (اور اس کو قرض خواہوں کی سختی سے نجات دی) ایسی حالت میں جبکہ وہ تیار ہوگیا تھا اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو فروخت کرنے پر۔ لیکن تم نے سنا ہے کہ یوسف کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا کیا (یعنی میں نے تو ان کے ساتھ یہ احسان کیا اور انھوں نے میری امامت سے انکار کا یہ بہانہ تراشا کہ میرے والد کی موت سے انکار کردو تاکہ میرے جانشین ہونے کا سوال ہی نہ رہے۔)

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (٣) عليه السلام : إِنَّهُمْ رَوَوْا عَنْكَ فِي مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ (٤) عليه السلام أَنَّ رَجُلاً قَالَ لَكَ : عَلِمْتَ ذٰلِكَ بِقَوْلِ سَعِيدٍ (٥)؟ ، فَقَالَ : جَاءَ سَعِيدٌ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ بِهِ ، قَبْلَ مَجِيئِهِ ، قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : طَلَّقْتُ أُمَّ فَرْوَةَ بِنْتِ إِسْحَاقَ فِي رَجَبٍ

بَعْدَ مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِيَوْمٍ ، قُلْتُ طَلَّقْتَهَا وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْكَ سَعِيدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۳۔ وشا نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ سے وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ آپ کو وفات کا حال سعید سے جو بغداد سے آیا تھا معلوم ہوا تھا۔ فرمایا میں تو سعید کے آنے سے پہلے ہی خبر وفات سنا چکا تھا راوی کہتا ہے میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ میں نے ام فروہ بنت اسحاق کو ماہ رجب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے دن ہی خبر دے دی تھی۔ میں نے کہا آپ کو موت کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا سعید کے آنے سے پہلے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِمَامِ مَتَى يَعْلَمُ أَنَّهُ إِمَامٌ ؟ حِينَ يَبْلُغُهُ أَنَّ صَاحِبَهُ قَدْ مَضَى أَوْ حِينَ يَمْضِي ؟ مِثْلَ أَبِي الْحَسَنِ قُبِضَ بِبَغْدَادَ وَأَنْتَ هٰهُنَا ؟ قَالَ : يَعْلَمُ ذٰلِكَ حِينَ يَمْضِي صَاحِبُهُ ، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ ؟ قَالَ : يُلْهِمُهُ اللهُ ،

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ امام کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امام ہوا جبکہ اس کو یہ خبر معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مر گیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ موت کے وقت ہی۔ میں نے کہا کیسے؟ فرمایا اللہ اس کو الہام کرتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الشَّهْبَانِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقِيلَ لَهُ : وَكَيْفَ عَرَفْتَ ؟ قَالَ ، لِأَنَّهُ تَدَاخَلَنِي ذِلَّةٌ لِلّٰهِ لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے روز وفات امام محمد تقی علیہ السلام (جو بغداد میں فوت ہوئے) امام علی نقی علیہ السلام کو کہتے سنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، امام محمد تقی کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا میرے دل میں ایسی رقت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ حِينَ أُخْرِجَ بِهِ ـ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام أَنْ يَنَامَ عَلَى بَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ أَبَداً مَا كَانَ حَيّاً إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَبَرُهُ قَالَ : فَكُنَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نَفْرُشُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الدِّهْلِيزِ ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَنَامُ ، فَإِذَا

أَصْبَحَ انْصَرَفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ، قَالَ: فَمَكَثَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْحَالِ أَرْبَعَ سِنِينَ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي أَبْطَأَ عَنَّا وَفُرِشَ لَهُ فَلَمْ يَأْتِ كَمَا كَانَ يَأْتِي، فَاسْتَوْحَشَ الْعِيَالُ وَذُعِرُوا وَدَخَلَنَا أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ إِبْطَائِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى الدَّارَ وَدَخَلَ إِلَى الْعِيَالِ وَقَصَدَ إِلَىٰ أُمِّ أَحْمَدَ فَقَالَ لَهَا: هَاتِ الَّتِي أَوْدَعَكِ أَبِي، فَصَرَخَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَقَالَتْ: مَاتَ وَاللّٰهِ سَيِّدِي فَكَفَّهَا وَقَالَ لَهَا: لَا تَكَلَّمِي بِشَيْءٍ وَلَا تُظْهِرِيهِ، حَتَّىٰ يَجِيءَ الْخَبَرُ إِلَى الْوَالِي، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ سَفَطاً وَأَلْفَيْ دِينَاراً وَأَرْبَعَةَ آلَافِ دِينَارٍ، فَدَفَعَتْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ إِلَيْهِ دُونَ غَيْرِهِ وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ لِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ - وَكَانَتْ أَثِيرَةً عِنْدَهُ -: إِحْتَفِظِي بِهٰذِهِ الْوَدِيعَةِ عِنْدَكِ، لَا تُطْلِعِي عَلَيْهَا أَحَداً حَتَّىٰ أَمُوتَ، فَإِذَا مَضَيْتُ فَمَنْ أَتَاكِ مِنْ وُلْدِي فَطَلَبَهَا مِنْكِ فَادْفَعِيهَا إِلَيْهِ، وَاعْلَمِي أَنِّي قَدْ مِتُّ وَقَدْ جَاءَتْنِي وَاللّٰهِ عَلَامَةُ سَيِّدِي، فَقَبَضَ ذٰلِكَ مِنْهَا وَأَمَرَهُمْ بِالْإِمْسَاكِ جَمِيعاً إِلَىٰ أَنْ وَرَدَ الْخَبَرُ، وَانْصَرَفَ فَلَمْ يَعُدْ لِشَيْءٍ مِنَ الْمَبِيتِ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ، فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا أَيَّاماً يَسِيرَةً حَتَّىٰ جَاءَتِ الْخَرِيطَةُ بِنَعْيِهِ فَعَدَدْنَا الْأَيَّامَ وَتَفَقَّدْنَا الْوَقْتَ فَإِذَا هُوَ قَدْ مَاتَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مَا فَعَلَ، مِنْ تَخَلُّفِهِ عَنِ الْمَبِيتِ وَقَبْضِهِ لِمَا قَبَضَ.

۶۔ مسافر کہتا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بجبر بغداد لے جا رہے تھے تو انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ہر رات جب تک میرے مرنے کی خبر نہ آئے میرے گھر کے دروازے پر سویا کریں۔ مسافر کہتا ہے۔ ہم ہر روز رات کو دہلیز میں ان کے لئے فرش بچھا دیتے تھے وہ عشا کے بعد آتے اور سو رہتے اور اپنے گھر چلے جاتے۔ یہ صورت چار سال تک رہی۔ ایک رات آنے میں تاخیر ہوئی۔ ہم نے فرش بچھا دیا۔ لیکن حسب معمول نہ آئے۔ سب گھر والے مضطرب و پریشان تھے اور اس کو ایک عظیم مصیبت سمجھا کہ یہ تاخیر ہوئی کیوں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آئے اور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اور ام احمد سے کہا۔ جو چیز میرے باپ نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے وہ مجھے دے دو۔

یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ منہ پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑ دیا۔ اور کہنے لگیں۔ واللہ میرا آقا مر گیا۔ حضرت نے فرمایا زبان سے کچھ نہ کہو اور کچھ ظاہر نہ کرو، جب تک حاکم مدینہ کے پاس سرکاری طور پر اطلاع نہ آ جائے۔ پس ام احمد نے دو ہزار دینار چار ہزار دینار سے بھری تھیلی نکالی اور حضرت کو دی اور حضرت کے سوا کسی اور کو نہ دی اور کہا۔ امام موسیٰ کاظم نے کہا تھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک راز ہے اور ام احمد امام موسیٰ کاظم کے نزدیک عزیز و گرامی تھیں۔ حضرت نے ان سے کہا۔ اس امانت کی حفاظت کرو۔ اپنے پاس رکھو اور میرے مرنے تک کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا۔ جب میں مر جاؤں تو میری اولاد میں سے جو کوئی تمہارے پاس آئے اور تم سے مانگے تو اسے دے دینا اور سمجھ لینا کہ میں مر گیا۔ پس میرے پاس میرے آقا کے مرنے کی علامت آ گئی پس حضرت نے وہ امانت لے لی اور گھر والوں سے کہا اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں یہاں تک کہ حضرت کے مرنے کی باقاعدہ

خبر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے۔ پس میت کے متعلق کوئی خبر ہمیں صبح تک معلوم نہ ہوئی۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا علیہ السلام کے رات کو سونے کے لیے نہ آنے کا تھا اور اُم احمد سے امانت لینے کا۔

نواں باب

حالات آئمہ علیہم السلام بلحاظ سن

((بَابُ) ۹۰

حَالَاتِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي السِّنِّ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام: أَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةَ [ا]للهِ عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيّاً حُجَّةَ [ا]للهِ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قَالَ: «إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَمَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً» ۝ (مریم ۱۹/۳۰) قُلْتُ: فَكَانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلّٰهِ عَلَى زَكَرِيَّا فِي تِلْكَ الْحَالِ وَهُوَ فِي الْمَهْدِ؟ فَقَالَ: كَانَ عِيسَى فِي تِلْكَ الْحَالِ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَ اللهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْهَا وَكَانَ نَبِيّاً حُجَّةً عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامَهُ فِي تِلْكَ الْحَالِ، ثُمَّ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى مَضَتْ لَهُ سَنَتَانِ وَكَانَ زَكَرِيَّا الْحُجَّةَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ صَمْتِ عِيسَى بِسَنَتَيْنِ ثُمَّ مَاتَ زَكَرِيَّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ، أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً» ۝ (مریم ۱۹/۱۲) فَلَمَّا بَلَغَ عِيسَى عليه السلام سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ حِينَ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ، فَكَانَ عِيسَى الْحُجَّةَ عَلَى يَحْيَى وَعَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يَا أَبَا خَالِدٍ يَوْماً وَاحِداً بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام وَأَسْكَنَهُ الْأَرْضَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام حُجَّةً مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَوْمَ أَقَامَهُ لِلنَّاسِ وَنَصَبَهُ عَلَماً وَدَعَاهُمْ إِلَى وِلَايَتِهِ وَأَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ، قُلْتُ: وَكَانَتْ طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَاجِبَةً عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَبَعْدَ وَفَاتِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ

صلى الله عليه وآله وَكَانَتِ الطَّاعَةُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَىٰ اُمَّتِهِ وَعَلَىٰ عَلِيٍّ عليه السلام فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَتِ الطَّاعَةُ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ لِعَلِيٍّ عليه السلام بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام حَكِيماً عَالِماً.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جب مہد میں کلام کیا تو اپنے اہل زمانہ پر حجت خدا تھے۔ فرمایا بے شک وہ نبی اور حجت خدا تھے رسول نہ تھے۔ کیا تم نے ان کا قول نہ سنا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مجھے مبارک قرار دیا ہے جہاں کہیں بھی رہوں اور مجھے ہدایت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں، نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ میں نے کہا اس حالت میں وہ جناب زکریا پر حجت خدا تھے جبکہ گہوارہ میں تھے۔ فرمایا۔ عیسیٰ اس حالت میں لوگوں کے لئے اللہ کی آیت تھے اور رحمت تھے اللہ کی طرف سے مریم کے لئے جب انھوں نے کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برأت پیش کی۔ وہ نبی اور حجت تھے اس شخص کے لئے جس نے ان کا کلام سنا اس حال میں، اس کے بعد حضرت عیسیٰ خاموش ہو گئے اور دو سال تک کوئی کلام نہ کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دو سال خاموش رہنے کے زمانہ میں زکریا علیہ السلام لوگوں پر حجت خدا تھے ان کے مرنے کے بعد کتاب و حکمت کے وارث ان کے بیٹے یحییٰ ہوئے درآنحالیکہ وہ کم سن تھے جب عیسیٰ علیہ السلام سات سال کے ہو گئے تو انھوں نے کلام کیا نبوت و رسالت کے بارے میں جبکہ خدا نے ان پر وحی کی پس عیسیٰ حجت تھے یحییٰ پر اور تمام لوگوں پر اور اے ابو خالد زمین بغیر حجت خدا کے ایک دن بھی خالی نہیں رہتی، جب سے خدا نے آدم کو پیدا کیا اور روئے زمین پر انھیں ساکن کیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا علی علیہ السلام خدا اور رسولؐ کی طرف سے اس امت پر خدا کی حجت تھے حیات رسولؐ میں فرمایا جب سے کہ رسولؐ نے اپنا قائم مقام بنایا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

میں نے کہا کیا حیات رسولؐ میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی واجب تھی فرمایا۔ ہاں۔ لیکن علی ساکت رہے اور امر و نہی الٰہی میں رسولؐ کی موجودگی میں کوئی بات نہ کی۔ رسول اللہ کی اطاعت اُن کی زندگی میں تمام امت پر جس طرح واجب تھی اسی طرح علی پر تھی اور بعد وفات رسولؐ تمام لوگوں پر خدا اور رسولؐ کی طرف سے علیؑ کی اطاعت واجب تھی اور علی حکیم و علیم تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَكُنْتَ تَقُولُ : يَهَبُ اللهُ لِي غُلَاماً ، فَقَدْ وَهَبَ اللهُ لَكَ فَقَرَّ عُيُونَنَا ، فَلَا أَرَانَا اللهُ يَوْمَكَ ، فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ ؟! قَالَ : وَمَا يَضُرُّهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، قَدْ قَامَ عِيسَىٰ [ابْنُ مَرْيَمَ] عليه السلام بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ [أَقَلَّ مِنْ] ثَلَاثِ سِنِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا قبل امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کے ہم نے آپ سے آپ کے جانشین کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا دیگا چنانچہ خدا نے دے دیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں بس خدا آپ کی موت کا دن نہ دکھلائے لیکن اگر ایسا ہو تو آپ کا جانشین کون ہوگا حضرت نے اپنے ہاتھ سے امام محمد تقی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ سامنے کھڑے تھے۔ میں نے کہا یہ تو ابھی تین ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کم سنی مانع امامت نہیں۔ عیسیٰ تین ہی سال کے تھے کہ حجت خدا قرار پائے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي حَدَاثَةِ سِنِّكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ أَنْ يَسْتَخْلِفَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَرْعَى الْغَنَمَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُبَّادُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ خُذْ عَصَي الْمُتَكَلِّمِينَ وَعَصَا سُلَيْمَانَ وَاجْعَلْهَا فِي بَيْتٍ وَاخْتِمْ عَلَيْهَا بِخَوَاتِيمِ الْقَوْمِ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، فَمَنْ كَانَتْ عَصَاهُ قَدْ أَوْرَقَتْ وَأَثْمَرَتْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ، فَأَخْبَرَهُمْ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالُوا: قَدْ رَضِينَا وَسَلَّمْنَا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپؑ کی کم سنی کی وجہ سے چہ میگوئیاں کر رہے ہیں خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ سلیمان کو اپنا خلیفہ بنائیں درآنحالیکہ وہ بچے تھے اور بکریاں چراتے تھے بنی اسرائیل کے عابدوں اور عالموں نے اس سے انکار کیا۔ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ان معترضوں سے ایک لاٹھی لو، اور ایک سلیمان سے لو اور دونوں کو ایک گھر میں رکھ دو اور قوم کی مہریں لگا دو۔ دوسرے روز دیکھو جس کی لاٹھی میں پتے لگے ہوں اور پھل بھی ہو وہی خلیفہ ہے داؤد علیہ السلام نے اس کی خبر قوم کو دی وہ راضی ہو گئی اور اس خدائی فیصلہ کو مان لیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: دَخَلْتُ إِلَيْهِ وَمَعِي غُلَامٌ يَقُودُنِي خُمَاسِيٌّ لَمْ يَبْلُغْ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ. [أَوْ قَالَ: سَيَلِي عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ].

۴۔ ابوبصیر کہتے ہیں۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ ایک پانچ سالہ لڑکا میری انگلی پکڑے ہوئے تھا جو بالغ نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا جواب ہوگا تمہارا۔ جب لوگ تم پر حجت لائیں گے اسی عمر کے متعلق (اشارہ ہے حضرت حجت کے متعلق جو پانچ سال کی عمر میں غائب ہوئے)

۵ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ ـ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ـ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْإِمَامِ، فَقُلْتُ: يَكُونُ الْإِمَامُ ابْنَ أَقَلَّ مِنْ سَبْعِ سِنِينَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَأَقَلَّ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ، فَقَالَ سَهْلٌ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ بِهٰذَا فِي سَنَةِ إِحْدَىٰ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا امام کے متعلق آپ نے فرمایا امام سات برس سے بھی کم عمر کا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں پانچ سال سے بھی کم۔ یہ روایت کی علی بن مہزیار نے ۲۲۱ھ میں۔

۶ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ؟ قَالَ: إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي، فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بَعَثَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام رَسُولاً، نَبِيّاً، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام علیہ السلام کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے میرے سردار اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ میرا بیٹا ابوجعفر (گویا راوی کی نظر میں امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی کی وجہ سے قابل امامت نہ تھے) حضرت نے فرمایا۔ خدا نے عیسیٰؑ کو رسول و نبی بنایا ایسے سن میں جو ابوجعفر کے سن بھی کم تھا۔

۷ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَىٰ رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ حَتَّىٰ قَعَدَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! إِنَّ اللّٰهَ احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ فَقَالَ: «وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً» «وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ» «وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً» فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ وَ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. يوسف ۱۲/۲۲ مریم ۱۹/۱۲ احقاف ۴۶/۱۵

۷۔ علی بن اسباط نے کہا کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے غور سے انکے سراپا پر نظر ڈالی تاکہ میں مصر میں اپنے اصحاب سے آپ کے قد و قامت بیان کروں حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی حجت رکھی ہے جو نبوت میں ہے اس نے فرمایا ہے ہم نے اس کو حکومت بچپن میں دے دی اور جب پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ پس بچپن میں دینا جائز ہے جس طرح چالیس برس بعد (حضرت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت یا امامت کا انحصار کسی

سن پر نہیں، یحییٰ بچپن میں نبی ہوئے۔ یوسفؑ چالیس سال بعد۔

٨ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَاسَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِّكَ، فَقَالَ: وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» فَوَاللهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيٌّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ. يوسف ۱۰۸/۲

٨۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپؑ کی کم سنی کی وجہ سے آپ کی امامت سے انکار کرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس قول خدا سے انکار کرتے ہیں اس نے اپنے نبی سے فرمایا، تم لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور میرا پیرو، خدا کی بصیرت کے ساتھ بلاتے ہیں یہی میرا راستہ ہے پس خدا کی قسم علیؑ نے نو سال کی عمر میں پیروئ رسولؐ کی تھی اور اب میں بھی نو سال کا ہوں۔

اکیانویں باب

امامؑ کو غسل میت امامؑ ہی دیتا ہے

باب ۹۱

أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَا يَقُولُونَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ قَالَ: فَقَالَ: مَا يُدْرِيهِمْ مَنْ غَسَّلَهُ، فَمَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قُلْتُ لَهُمْ: إِنْ قَالَ مَوْلَايَ إِنَّهُ غَسَّلَهُ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ قَالَ: غَسَّلَهُ فِي تُخُومِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَقَ، قَالَ: لَا هٰكَذَا [قَالَ] فَقُلْتُ: فَمَا أَقُولُ لَهُمْ؟ قَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي غَسَّلْتُهُ، فَقُلْتُ: أَقُولُ لَهُمْ إِنَّكَ غَسَّلْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

١۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ واقفیہ فرقہ والے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی موت کے قائل نہیں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ امام کو غسل نہیں دیتا مگر امام لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو تو کسی امام نے غسل دینا بیان نہیں کیا۔ لہذا وہ نہیں مرے۔ فرمایا۔ انھوں نے کیسے جانا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل نہیں دیا گیا آخر تم نے

ان سے کیا کہا ہیں نے ان سے کہا۔ اگر میرا امام یہ کہے کہ ان کو عرش کے نیچے غسل دیا گیا تو سچ ہے۔ فرمایا یہ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کیا کہوں۔ فرمایا ان سے کہو میں (امام) نے ان کو غسل دیا ہے۔ میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے ان کو غسل دیا فرمایا۔ ہاں۔ (معتبر روایت یہ ہے کہ امام علیہ السلام باعجاز بغداد پہنچے اور غسل دیا۔)

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِمَامِ يُغَسِّلُهُ الْإِمَامُ؟ قَالَ: سُنَّةُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کو امام غسل دیتا ہے۔ فرمایا۔ تم ان سے کہو میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل دیا ہے میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے غسل دیا ہے فرمایا، ہاں۔
میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا یہ سنت موسیٰؑ ہے (یعنی یہ طریقہ زمانہ موسیٰؑ سے چلا آرہا ہے منسوخ نہیں ہوا۔ انھوں نے وادیٔ تیہ میں اپنے وصی کو غسل دیا۔

٣ ـ وَعَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَدْرُونَ مَنْ حَضَرَ لِغُسْلِهِ؟ قَدْ حَضَرَهُ خَيْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ، الَّذِينَ حَضَرُوا يُوسُفَ فِي الْجُبِّ حِينَ غَابَ عَنْهُ أَبَوَاهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا جو منکر ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہاں غسل کے لئے کون حاضر تھا وہ تھے (ملائکہ رحمت) جو غائب ہونے والوں (ملائکہ عذاب سے) بہتر ہیں یہ وہی ہیں جو آئے تھے یوسف کے پاس کنویں میں جبکہ ان کے ماں باپ اور گھر والے موجود نہ تھے۔ یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو میں نے غسل دیا مدینہ میں اور جبرئیلؑ نے بغداد میں۔ لفظ امام عام ہے فرشتہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے)۔

بانویں باب

موالید الائمہ علیہم السلام

(بَابُ) ۹۲

مَوَالِيدِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الرِّزَامِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سُلَيْمانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ: حَجَجْنا مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي وُلِدَ فِيها ابْنُهُ مُوسَى عليه السلام، فَلَمّا نَزَلْنَا الأَبْواءَ وَضَعَ لَنَا الْغَداءَ وَكانَ إِذا وَضَعَ الطَّعامَ لِأَصْحابِهِ أَكْثَرَ وَأَطابَ، قالَ: فَبَيْنا نَحْنُ نَأْكُلُ إِذْ أَتاهُ رَسُولُ حُمَيْدَةَ فَقالَ لَهُ: إِنَّ حُمَيْدَةَ تَقُولُ: قَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي وَقَدْ وَجَدْتُ ما كُنْتُ أَجِدُ إِذا حَضَرَتْ وِلادَتِي وَقَدْ أَمَرْتَنِي أَنْ لا أَسْتَبِقَكَ بِابْنِكَ هٰذا، فَقامَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَانْطَلَقَ مَعَ الرَّسُولِ، فَلَمّا انْصَرَفَ قالَ لَهُ أَصْحابُهُ: سَرَّكَ اللهُ وَجَعَلَنا فِداكَ فَما أَنْتَ صَنَعْتَ مِنْ حُمَيْدَةَ؟ قالَ: سَلَّمَهَا اللهُ وَقَدْ وَهَبَ لِي غُلاماً وَهُوَ خَيْرُ مَنْ بَرَأَ اللهُ فِي خَلْقِهِ وَلَقَدْ أَخْبَرَتْنِي حُمَيْدَةُ عَنْهُ بِأَمْرٍ ظَنَّتْ أَنِّي لا أَعْرِفُهُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمَ بِهِ مِنْها، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَمَا الَّذِي أَخْبَرَتْكَ بِهِ حُمَيْدَةُ عَنْهُ؟ قالَ: ذَكَرَتْ أَنَّهُ سَقَطَ مِنْ بَطْنِها حِينَ سَقَطَ واضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ، رافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ، فَأَخْبَرْتُها أَنَّ ذٰلِكَ أَمارَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمارَةُ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ.

فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَما هٰذا مِنْ أَمارَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمارَةِ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ؟ فَقالَ لِي: إِنَّهُ لَمّا كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِجَدِّي أَتَى آتٍ جَدَّ أَبِي بِكَأْسٍ فِيهِ شَرْبَةٌ أَرَقُّ مِنَ الْماءِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَأَحْلىٰ مِنَ الشَّهْدِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، فَسَقاهُ إِيّاهُ وَأَمَرَهُ بِالْجِماعِ، فَقامَ فَجامَعَ، فَعُلِقَ بِجَدِّي وَلَمّا أَنْ كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِأَبِي أَتَى آتٍ جَدِّي فَسَقاهُ كَما سَقىٰ جَدَّ أَبِي وَأَمَرَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَمَرَهُ فَقامَ فَجامَعَ، فَعُلِقَ بِأَبِي، وَلَمّا أَنْ كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِي أَتىٰ آتٍ أَبِي فَسَقاهُ بِما سَقاهُمْ وَأَمَرَهُ بِالَّذِي أَمَرَهُمْ بِهِ فَقامَ فَجامَعَ فَعُلِقَ بِي وَلَمّا أَنْ كانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيها بِابْنِي أَتانِي آتٍ كَما أَتاهُمْ، فَفَعَلَ بِي كَما فَعَلَ بِهِمْ فَقُمْتُ بِعِلْمِ اللهِ وَإِنِّي مَسْرُورٌ بِما يَهَبُ اللهُ لِي، فَجامَعْتُ فَعُلِقَ بِابْنِي هٰذَا الْمَوْلُودِ فَدُونَكُمْ، فَهُوَ وَاللهِ صاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي،

إِنَّ نُطْفَةَ الْإِمامِ مِمّا أَخْبَرْتُكَ وَإِذا سَكَنَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأُنْشِئَ فِيهَا الرُّوحُ بَعَثَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ مَلَكاً يُقالُ لَهُ حَيَوانُ، فَكَتَبَ عَلىٰ عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» وَإِذا وَقَعَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ واضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ، فَأَمّا وَضْعُهُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَقْبِضُ كُلَّ عِلْمٍ لِلّٰهِ أَنْزَلَهُ مِنَ السَّماءِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَمّا رَفْعُهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّماءِ فَإِنَّ مُنادِياً يُنادِي بِهِ مِنْ بُطْنانِ الْعَرْشِ (١) مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْعِزَّةِ

مِنَ الأُفُقِ الأَعْلَىٰ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ يَقُولُ : يَافُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، اُثْبُتْ تَثْبُتْ[٢] فَلَعَظِيمٍ مَا خَلَقْتُكَ[٣]، أَنْتَ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي وَمَوْضِعُ سِرِّي وَعَيْبَةُ عِلْمِي وَأَمِينِي عَلَىٰ وَحْيِي وَخَلِيفَتِي فِي أَرْضِي ، لَكَ وَلِمَنْ تَوَلاَّكَ أَوْجَبْتُ رَحْمَتِي وَمَنَحْتُ جِنَانِي وَأَحْلَلْتُ جِوَارِي ، ثُمَّ وَعِزَّتِي وَجَلاَلِي لَأُصْلِيَنَّ مَنْ عَادَاكَ أَشَدَّ عَذَابِي وَإِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي دُنْيَايَ مِنْ سِعَةِ رِزْقِي.

فَإِذَا انْقَضَى الصَّوْتُ - صَوْتُ الْمُنَادِي - أَجَابَهُ هُوَ وَاضِعاً يَدَيْهِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ : عمران
«شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» قَالَ: ۳/۱۸
فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَعْطَاهُ اللهُ الْعِلْمَ الأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الآخِرَ وَاسْتَحَقَّ زِيَارَةَ الرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الرُّوحُ لَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ ؟ قَالَ الرُّوحُ هُوَ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ ، إِنَّ جَبْرَئِيلَ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ وَإِنَّ الرُّوحَ هُوَ خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ عليهم السلام ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : القدر
«تَنَزَّلُ الْمَلاَئِكَةُ وَالرُّوحُ». ۹۷/۴

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ مِثْلَهُ .

ار ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر حج کیا۔ جس سال ان کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے جب ہم مقام الوا میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی، ہم سب کے سامنے رکھا گیا تو حمیدہؑ (مادر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا قاصد آیا اور کہا۔ حمیدہ کہتی ہیں کیا آپؑ نے عالم غربت میں مجھے بھلا دیا۔ میں وہ آثار پا رہی ہوں جو میں وقت ولادت پایا کرتی ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے بےخبر نہ رکھنا یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا۔ خدا آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا۔ خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسے امر کی خبر دی جسے انھوں نے سمجھا میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے کہا۔ حمیدہ نے کیا بات بتائی فرمایا۔ انھوں نے کہا۔ جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے حمیدہ خاتون سے کہا یہ علامت ہے رسول اور اس کے بعد کے وصی کی۔ میں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسولؐ اور وصیؑ رسول سے ہے فرمایا جب وہ رات آئی جس میں میرے پردادا کا نطفہ قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایک پیالہ میں ایسا شربت لے کر آیا۔ جو پانی سے زیادہ رقیق مسکہ سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور دودھ سے زیادہ سفید، وہ ان کو پلایا اور جماع کا

حکم دیا۔ پس انھوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا نطفہ قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا نطفہ قرار پایا تو آنے والا فرشتہ میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پر دادا کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلایا جو پر دادا کو پلایا تھا اور وہی حکم دیا۔ پس انھوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا نطفہ قرار پایا، اور جب وہ رات آئی جس میں میرا نطفہ قرار پایا اور میرے باپ کو بھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو یہی صورت میرے لئے پیش آئی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بیٹا دیگا۔ پس میں نے جماع کیا میرے اس بیٹے کا حمل قرار پایا، پس یہ تمہارا امام ہے۔

امام کے استقرار حمل کی یہ صورت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ جب نطفہ قرار پاتا ہے تو وہ رحم میں چار ماہ ساکن رہتا ہے پھر اس میں روح پڑجاتی ہے پھر خدا حیوان ناشی فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس کے داہنے بازو پر یہ آیت لکھتا ہے از روئے صدق و عدل اللہ کا کلمہ تمام ہوگیا۔ خدا کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں وسمیع و علیم ہے۔

اور جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے جب ہاتھ زمین پر رکھتا ہے تو قبضہ میں کرتا ہے ہر اس علم کو جو خدا نے نازل کیا ہے آسمان سے زمین پر اور جب آسمان کی طرف سر اٹھاتا ہے تو رب العزت خدا کی طرف سے ایک منادی افق اعلیٰ سے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر ندا کرتا ہے اے فلاں بن فلاں تو امر دین میں ثابت قدم رہ تاکہ تجھے ثابت قدم رکھا جائے۔ میں نے تجھے کار عظیم کے لئے خلق کیا ہے تو میری مخلوق کا خلاصہ ہے میرے اسرار کا امین ہے میرے علم کا خزانہ ہے میری وحی کا امین ہے اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔

میں نے تیرے لئے اور تجھ سے محبت کرنے والوں کے لئے اپنی محبت کو واجب کیا اور اپنی جنت کو عطا کیا۔

اور میں نے اپنا جوار اس کے لئے جائز کیا۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو تجھ سے عداوت رکھے گا اسے سخت عذاب دوں گا اگرچہ دنیا میں میں نے اسے فارغ البالی دی ہو۔ جب منادی کی یہ آواز رک جائے گی تو وہ جواب دیگا میں گواہی دیتا ہوں گواہی دی اللہ نے اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ اور ملائکہ اور صاحبان علم نے گواہی دی کہ وہ واحد و یکتا ہے اور عدل کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز و حکیم ہے۔

جب وہ یہ کہے گا تو خدا اس کو علم اولین و آخرین عطا فرمائے گا اور شب قدر میں زیادت روح کا مستحق ہوگا۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں کیا جبرئیل روح نہیں ہیں فرمایا۔ جبرئیل ملائکہ سے ہیں اور روح مخلوق عظیم ہے جس کا مرتبہ ملائکہ سے زیادہ ہے کیا خدا نے نہیں فرمایا نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور روح (یعنی اگر ملائکہ اور روح جدا جدا نہ ہوتے تو ان کو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ کیا جاتا۔)

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ أَنْ يَخْلُقَ

الْإِمَامَ أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيَسْقِيهَا أَبَاهُ، فَمِنْ ذٰلِكَ يَخْلُقُ الْإِمَامَ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَلَيْلَةً فِي بَطْنِ أُمِّهِ لَا يَسْمَعُ الصَّوْتَ، ثُمَّ يَسْمَعُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْكَلَامَ، فَإِذَا وُلِدَ بَعَثَ ذٰلِكَ الْمَلَكَ فَيَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا مَضَى الْإِمَامُ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ رُفِعَ لِهٰذَا مَنَارٌ مِنْ نُورٍ يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْخَلَائِقِ، فَبِهٰذَا يَحْتَجُّ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ تحت عرش سے پانی لے جا کر اسے پلا آئے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے امام چالیس دن رات اس طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سننے لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا تمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا الخ جب پہلا امام مر جاتا ہے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمالِ خلائق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے حجت تمام کرتا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ الْإِمَامَ مِنَ الْإِمَامِ بَعَثَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ثُمَّ أَوْقَعَهَا أَوْ دَفَعَهَا إِلَى الْإِمَامِ، فَشَرِبَهَا فَيَمْكُثُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْماً لَا يَسْمَعُ الْكَلَامَ، ثُمَّ يَسْمَعُ الْكَلَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِذَا وَضَعَتْهُ أُمُّهُ بَعَثَ اللهُ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الْمَلَكَ الَّذِي أَخَذَ الشَّرْبَةَ، فَكَتَبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ» فَإِذَا قَامَ بِهٰذَا الْأَمْرِ رَفَعَ اللهُ لَهُ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ مَنَاراً يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ. انعام ۶/۱۱۵

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ امام سے امام کو پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تحت عرش سے پانی لا کر پلاتا ہے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا۔ اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو خدا اسی فرشتے کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے داہنے بازو پر لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب وہ صاحب امر امامت بنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارۂ نور پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ الْإِمَامَ لَيَسْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا وُلِدَ خُطَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا صَارَ

الْأَمْرُ إِلَيْهِ جَعَلَ اللهُ لَهُ عَمُوداً مِنْ نُورٍ ، يُبْصِرُ بِهِ مَا يَعْمَلُ أَهْلُ كُلِّ بَلْدَةٍ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنی ماں کے پیٹ میں کلام سنتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے دونوں شانوں پر لکھا ہے آیہ۔ تمت کلمۃ ربک الخ جب امر امامت اس کی طرف منتقل ہوتا ہے تو خدا اس کے لئے عمود نور پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہر شہر کے لوگوں کا اعمال دیکھتا ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : الْأَوْصِيَاءُ إِذَا حَمَلَتْ بِهِمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَصَابَهَا فَتْرَةٌ شِبْهُ الْغَشْيَةِ ، فَأَقَامَتْ فِي ذَلِكَ يَوْمَهَا ذَلِكَ ، إِنْ كَانَ نَهَاراً أَوْ لَيْلَتَهَا إِنْ كَانَ لَيْلاً ، ثُمَّ تَرَىٰ فِي مَنَامِهَا رَجُلاً يُبَشِّرُهَا بِغُلَامٍ ، عَلِيمٍ ، حَلِيمٍ ، فَتَفْرَحُ لِذَلِكَ ، ثُمَّ تَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهَا ، فَتَسْمَعُ مِنْ جَانِبِهَا الْأَيْمَنِ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ صَوْتاً يَقُولُ : حَمَلْتِ بِخَيْرٍ وَتَصِيرِينَ إِلَىٰ خَيْرٍ وَجِئْتِ بِخَيْرٍ ، أَبْشِرِي بِغُلَامٍ ، حَلِيمٍ ، عَلِيمٍ ، وَتَجِدُ خِفَّةً فِي بَدَنِهَا ثُمَّ لَمْ تَجِدْ بَعْدَ ذَلِكَ امْتِنَاعاً[1] مِنْ جَنْبَيْهَا وَبَطْنِهَا فَإِذَا كَانَ لِتِسْعٍ مِنْ شَهْرِهَا سَمِعَتْ فِي الْبَيْتِ حِسّاً شَدِيداً ، فَإِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِدُ فِيهَا ظَهَرَ لَهَا فِي الْبَيْتِ نُورٌ تَرَاهُ لَا يَرَاهُ غَيْرُهَا إِلَّا أَبُوهُ ، فَإِذَا وَلَدَتْهُ وَلَدَتْهُ قَاعِداً وَتَفَتَّحَتْ لَهُ حَتَّىٰ يَخْرُجَ مُتَرَبِّعاً يَسْتَدِيرُ بَعْدَ وُقُوعِهِ إِلَى الْأَرْضِ ، فَلَا يُخْطِئُ الْقِبْلَةَ حَيْثُ كَانَتْ بِوَجْهِهِ ، ثُمَّ يَعْطِسُ ثَلَاثاً يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ بِالتَّحْمِيدِ وَيَقَعُ مَسْرُوراً مَخْتُوناً وَرَبَاعِيَتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَأَسْفَلَ وَنَابَاهُ وَضَاحِكَاهُ ، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِثْلُ سَبِيكَةِ الذَّهَبِ نُورٌ وَيُقِيمُ يَوْمَهُ وَلَيْلَتَهُ تَسِيلُ يَدَاهُ ذَهَباً وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا وُلِدُوا وَإِنَّمَا الْأَوْصِيَاءُ أَعْلَاقٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ .

۵۔ ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی جلتی لاحق ہوتی ہے اگر نطفہ دن میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رہتی ہے اور اگر رات میں استقرار ہوتا ہے تو تمام رات۔ پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک علیم و حلیم لڑکے کی۔ پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے گھر کے داہنی طرف سے ایک آواز سنائی دیتی تم کو علیم و حلیم لڑکے کی بشارت ہو۔ اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کشادگی محسوس کرتی ہے جب نو ماہ گزر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھٹکا محسوس کرتی ہے جسے وہ دیکھتی ہے اور سوائے باپ کے اور کوئی نہیں دیکھتا۔ جب اس کو جنتی ہے تو بیٹھ کر اللہ اس کے بدن میں کشادگی پیدا کرتا ہے اور امام سیدھا پیدا ہوتا ہے زمین پر آنے کے بعد گھوم جاتا ہے۔ اور قبلہ سے منحرف نہیں ہوتا چاہے کسی طرف بھی اس کا رخ ہو۔

پھر تین بار چھینکتا ہے اور اپنی انگلی سے حمد الہٰی کا اشارہ کرتا ہے وہ مسرور مختون پیدا ہوتا ہے اور اس کے چار دانت اوپر کے حصہ میں ہوتے ہیں اور دو دانت ادھر اُدھر اور ایسے ہی چھ دانت نیچے ہوتے ہیں اور اس کے سامنے کا حصہ نکھرے سونے کی طرح چمکتا ہے دن میں پیدا ہو یا رات میں اور جب انبیاء پیدا ہوتے ہیں تو یہی صورت ان کے لئے ہوتی ہے اور اوصیاء اور انبیاء کا قریبی تعلق ہے۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ؛ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرّاجٍ قالَ : رَوى غَيْرُ واحِدٍ مِنْ أَصْحابِنا أَنَّهُ قالَ : لا تَتَكَلَّمُوا فِي الْإِمامِ فَإِنَّ الْإِمامَ يَسْمَعُ الْكَلامَ وَهُوَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذا وَضَعَتْهُ كَتَبَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذا قامَ بِالْأَمْرِ رُفِعَ لَهُ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ مَنارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ إِلى أَعْمالِ الْعِبادِ. الانعام ٦/١١٥

٦۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ امام کے متعلق کلام نہ کرو کیونکہ امام بطن مادر میں کلام کرتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب عہدۂ امامت پر فائز ہوتا ہے تو ہر شہر میں اس کے لئے ایک نورانی مینار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قالَ : كُنْتُ أَنَا وَابْنُ فَضّالٍ جُلُوساً إِذْ أَقْبَلَ يُونُسُ فَقالَ : دَخَلْتُ عَلى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ قَدْ أَكْثَرَ النّاسُ فِي الْعَمُودِ ، قالَ : فَقالَ لِي : يا يُونُسُ ! ما تَراهُ ، أَتَراهُ عَمُوداً مِنْ حَدِيدٍ يُرْفَعُ لِصاحِبِكَ؟ قالَ : قُلْتُ : ما أَدْرِي ، قالَ : لكِنَّهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِكُلِّ بَلْدَةٍ يَرْفَعُ اللهُ بِهِ أَعْمالَ تِلْكَ الْبَلْدَةِ ، قالَ : فَقامَ ابْنُ فَضّالٍ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقالَ : رَحِمَكَ اللهُ يا أَبا مُحَمَّدٍ لا تَزالُ تَجِيءُ بِالْحَدِيثِ الْحَقِّ الَّذِي يُفَرِّجُ اللهُ بِهِ عَنّا.

٧۔ راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اکثر لوگ عمود کے بارے میں سوال کیا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اے یونس! تم نے کیا سمجھا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ستون لوہے کا ہے جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا۔ فرمایا۔ وہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ہر شہر پر متعین ہے جس کے ذریعہ سے خدا ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا ہے جس کو امام دیکھتا ہے۔ یہ سن کر ابن فضیل نے حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا۔ اے ابو محمد! اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن سے ہمیں خوشی حاصل ہو۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ

أبي جعفرٍ عليه السلام قَالَ : لِلْإمامِ عَشْرُ عَلاماتٍ : يُولَدُ مُطَهَّراً : مَخْتُوناً ، وَإِذا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَعَ عَلىٰ راحَتِهِ رافِعاً صَوْتَهُ بِالشَّهادَتَيْنِ ، وَلايَجْنُبُ ، وَتَنامُ عَيْنُهُ وَلا يَنامُ قَلْبُهُ ، وَلايَتَثاءَبُ وَلايَتَمَطّىٰ ، وَيَرىٰ مِنْ خَلْفِهِ كَما يَرىٰ مِنْ أَمامِهِ ، وَنَجْوُهُ كَرائِحَةِ الْمِسْكِ ، وَالْأَرْضُ مُوَكَّلَةٌ بِسَتْرِهِ وَابْتِلاعِهِ وَإِذا لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كانَتْ عَلَيْهِ وِفْقاً وَإِذا لَبِسَها غَيْرُهُ مِنَ النّاسِ طَوِيلُهُمْ وَقَصِيرُهُمْ زادَتْ عَلَيْهِ شِبْراً ، وَهُوَ مُحَدَّثٌ إِلىٰ أَنْ تَنْقَضِيَ أَيّامُهُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کی بارہ علامتیں ہیں اوّل یہ کہ وہ پاک وطاہر پیدا ہوتا ہے۔ ختنہ کیا ہوا ہوتا ہے جب شکم مادر سے نکلتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادتین پڑھتا ہے، جنب نہیں ہوتا۔ نہ وہ جماہی لیتا ہے نہ انگڑائی۔ وہ آگے سے جس طرح دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہے اس کے فضلہ میں مشک کی سی بو ہوتی ہے اور زمین اس کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ اسے چھپائے اور نگل جائے اور جب وہ زرہ رسولؐ پہنے تو اس کے جسم پر ٹھیک ہو اور اگر اس کا غیر پہنے تو چاہے لمبا ہو یا پست۔ قدایک بالشت اس سے زیادہ ہو اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے فرشتہ اس سے کلام کرتا ہے۔

ترانویواں باب

آئمہ علیہم السلام کے ابدان، ارواح وقلوب کی خلقت

٭(بَابُ) ۹۳

خَلْقِ أَبْدانِ الْأَئِمَّةِ وَأَرْواحِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْواسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ اللهَ خَلَقَنا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ أَرْواحَنا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ أَرْواحَ شِيعَتِنا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ أَجْسادَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ ، فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْقَرابَةُ بَيْنَنا وَبَيْنَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ تَحِنُّ إِلَيْنا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہماری خلقت علیین سے ہے اور ہماری روح کی خلقت اسکے مافوق اور ہمارے شیعوں کی ارواح کی خلقت علیین سے ہے اور ان کے اجساد کی خلقت دوسری چیز سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان قربت ہے اور ان کے قلوب ہماری

طرف مائل ہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ إِسْحَاقَ الزَّعْفَرَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ، ثُمَّ صَوَّرَ خَلْقَنَا مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ، مَكْنُونَةٍ، مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَأَسْكَنَ ذٰلِكَ النُّورَ فِيهِ، فَكُنَّا نَحْنُ خَلْقاً وَبَشَراً نُورَانِيِّينَ، لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَنَا مِنْهُ نَصِيباً وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ طِينَتِنَا وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ، أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ الطِّينَةِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَهُمْ مِنْهُ نَصِيباً إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلِذٰلِكَ صِرْنَا نَحْنُ وَهُمُ النَّاسَ، وَصَارَ سَائِرُ النَّاسِ هَمَجاً لِلنَّارِ وَإِلَى النَّارِ.

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ہم کو اپنے نور عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ہماری صورت بنائی اس طینت مخزونہ سے جو تحت عرش تھی پس اس نور کو اس میں ساکن کیا اور ہم خدا کی ایک مخلوق اور نورانی بشر بن گئے جس چیز سے ہم پیدا ہوئے اور کسی مخلوق کو اس میں حصہ نہیں ملا اور ہماری طینت سے ہمارے شیعوں کی ارواح خلق ہوئیں اور ان کے بدن اس طینت مخزونہ سے خلق ہوئے جو اس طینت کے اسفل میں تھی سوائے انبیاء کے کسی کو اس طینت میں حصہ نہیں ملا اسی لئے ہم اور وہ ایک ہیں اور باقی لوگ تو جہنم کا ایندھن ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ وَغَيْرِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ لِلّٰهِ نَهَراً دُونَ عَرْشِهِ وَدُونَ النَّهَرِ الَّذِي دُونَ عَرْشِهِ نُورٌ نَوَّرَهُ وَإِنَّ فِي حَافَتَيِ النَّهَرِ رُوحَيْنِ مَخْلُوقَيْنِ: رُوحُ الْقُدُسِ وَرُوحٌ مِنْ أَمْرِهِ، وَإِنَّ لِلّٰهِ عَشْرَ طِينَاتٍ، خَمْسَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْأَرْضِ، فَفَسَّرَ الْجِنَانَ وَفَسَّرَ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مَلَكٍ مِنْ بَعْدِهِ جَبَلَهُ إِلَّا نَفَخَ فِيهِ مِنْ إِحْدَى الرُّوحَيْنِ وَجَعَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله مِنْ إِحْدَى الطِّينَتَيْنِ۔ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام: مَا الْجَبْلُ؟ فَقَالَ: الْخَلْقُ۔ غَيْرَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنَ الْعَشْرِ طِينَاتٍ وَنَفَخَ فِينَا مِنَ الرُّوحَيْنِ جَمِيعاً فَأَطْيِبْ بِهَا طِيباً.

وَرَوَى غَيْرُهُ عَنْ أَبِي الصَّامِتِ قَالَ: طِينُ الْجِنَانِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَجَنَّةُ الْمَأْوَى وَجَنَّةُ النَّعِيمِ وَالْفِرْدَوْسُ وَالْخُلْدُ؛ وَطِينُ الْأَرْضِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْكُوفَةُ وَبَيْتُ الْمَقْدِسِ وَالْحَائِرُ.

۳۔امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا عرش الٰہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الٰہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنایا اور اس نہر کے دونوں طرف دو روحیں خلق فرمائی ہیں۔ روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے ہیں پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روحوں میں سے ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک روح سے نبی بنایا جاتا ہے اور راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت سے غیر کی خلقت جدا ہے خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں اور ان کو پوری پاکیزگی عطا کی ہے ابوصامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن، جنت نعیم، جنت الماویٰ، جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینت ارض سے مراد مکہ، مدینہ، کوفہ بیت المقدس اور حائر (کربلا) ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا وَ خَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا [مِنْهُ]، ثُمَّ تَلَا هَٰذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ»[2] وَخَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا مِنْهُ ، ثُمَّ تَلَا هَٰذِهِ الْآيَةَ « كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۞ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۞ كِتَابٌ مَرْقُومٌ » ○

مستطرفين ۸۳/۷

۴۔ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہمیں علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔ نیکوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کے مریدوں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدن اور مٹی سے، اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

چورانویواں باب

تسلیم اور فضیلت مسلمین

(باب) ۹۴

التَّسْلِيمِ وَفَضْلِ الْمُسَلِّمِينَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي تَرَكْتُ مَوَالِيَكَ مُخْتَلِفِينَ ، يَتَبَرَّأُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَالَ : فَقَالَ : وَمَا أَنْتَ وَذَاكَ ، إِنَّمَا كُلِّفَ النَّاسُ ثَلَاثَةً : مَعْرِفَةَ الْأَئِمَّةِ وَالتَّسْلِيمَ لَهُمْ فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ وَالرَّدَّ إِلَيْهِمْ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ .

۱۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپؑ کے دوست بلحاظ عقائد مختلف ہیں اور ایک دوسرے سے بیزار ہیں فرمایا تمہارا اس سے کیا مطلب ہے لوگ بلحاظ تکلیف تین طرح کے ہیں اوّل وہ ہیں جو معرفت آئمہ رکھتے ہیں دوسرے وہ ہیں کہ ان امور کو قبول کرتے ہیں جو ان سے وارد ہیں تیسرے وہ ہیں جو ان سے روگردانی کرتے ہیں ان سے اختلاف کرتے ہیں

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَوْأَنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللهَ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَحَجُّوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِشَيْءٍ صَنَعَهُ اللهُ أَوْصَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَّا صَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذٰلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذٰلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ « فَلَاوَرَبِّكَ لَايُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً » ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ . نساء ۴/۶۵

۲۔ فرمایا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی قوم خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر کہے۔ کہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسولؐ نے تدبیر کی ہے اس کے خلاف انھوں نے کیوں نہ کیا۔ یعنی فعل خدا اور رسولؐ پر اعتراض کرے یا اس کے دل میں کبھی اس قسم کا خیال گزرے تو وہ مشرک ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اے رسولؐ تم کو اپنے ذاتی اختلافات میں حکم قرار نہ دیں

اور پھر تمہارے فیصلے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور تمہارے فیصلہ کو پوری طرح تسلیم نہ کریں۔" پھر حضرت نے فرمایا۔ تمہارے اوپر خدا اور رسولؐ کے احکام کا تسلیم کرنا واجب ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ عِنْدَنَا رَجُلاً يُقَالُ لَهُ : كُلَيْبٌ ، فَلَا يَجِيءُ عَنْكُمْ شَيْءٌ إِلَّا قَالَ : أَنَا أُسَلِّمُ ، فَسَمَّيْنَاهُ كُلَيْبَ تَسْلِيمٍ ، قَالَ : فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُونَ مَا التَّسْلِيمُ ؟ فَسَكَتْنَا ، فَقَالَ : هُوَ وَاللهِ الْإِخْبَاتُ ، قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ» ۝ هود ۱۱/۲۳

۳۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا۔ ہمارے قریب ایک شخص ہے جس کا نام کلیب ہے آپ کی جو بات اس سے بیان کی جاتی ہے وہ کہتا ہے میں نے تسلیم کیا اس لئے ہم نے اس کا نام کلیب تسلیم رکھ دیا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ تم جانتے ہو تسلیم کیا ہے ہم خاموش ہو گئے فرمایا۔ وہ قول خدا کے سامنے فروتنی و عاجزی کرنا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور اپنے رب کے سامنے فروتنی کی۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : «وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً» ۝ قَالَ : الْاِقْتِرَافُ التَّسْلِيمُ لَنَا وَالصِّدْقُ عَلَيْنَا وَأَلَّا يَكْذِبَ عَلَيْنَا الشوریٰ ۴۲/۲۳

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی نیک کام کریگا ہم اس کی نیکی کو زیادہ کریں گے اس آیت کے متعلق کہ اس میں اقتراف سے مراد ہے ہماری بات کو تسلیم کرنا اور ہمارے قول کی تصدیق کرنا۔ اور ہم پر جھوٹ نہ بولنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ» ۝ أَتَدْرِي مَنْ هُمْ ؟ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ : قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُسَلِّمُونَ ، إِنَّ الْمُسَلِّمِينَ هُمُ النُّجَبَاءُ ، فَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ مومنون ۲۳/۱

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آیہ قد افلح المومنون کے متعلق کیا جانتے ہو۔ وہ مومن کون ہے راوی نے کہا۔ آپ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو ہمارے احادیث کو تسلیم کرنے والے ہیں یہ تسلیم کرنے

والے نجباء کہلاتے ہیں پس مومن غریب ہے یعنی اپنے اصلی وطن سے دور ان کی تعداد کم ہے وہ یہاں بیگانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں پس خوشخبری جنت کی ان غرباکے لئے۔

٦ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ رَبِيعٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَكْمِلَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلْ: الْقَوْلُ مِنِّي فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ قَوْلُ آلِ مُحَمَّدٍ، فِيمَا أَسَرُّوا وَمَا أَعْلَنُوا وَفِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُمْ وَفِيمَا لَمْ يَبْلُغْنِي.

٦۔ فرمایا امام جعفرصادق علیہ السلام نے جو کوئی خوش ہونا چاہتا ہے اس پر کہ اس کا ایمان کامل ہو تو اس کو چاہیئے کہ آل محمد کے تمام اقوال کے متعلق میرا قول قبول کرے خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر اور وہ کہ جو مجھ تک ان سے پہنچا ہے اور وہ جو مجھ تک نہیں پہنچا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ أَوْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: لَقَدْ خَاطَبَ اللهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: قُلْتُ: فِي أَيِّ مَوْضِعٍ؟ قَالَ: فِي قَوْلِهِ: «وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً ۞ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (فِيمَا تَعَاقَدُوا عَلَيْهِ لَئِنْ أَمَاتَ اللهُ مُحَمَّداً أَلَّا يَرُدُّوا هٰذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ) ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ (عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَتْلِ أَوِ الْعَفْوِ) وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً» نساء ۴/۶۴

٧۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے اپنی کتاب میں امیرالمومنین علیہ السلام سے خطاب کیا ہے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہاں فرمایا سورۂ نساء کی اس آیت میں اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے تیرے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسول بھی اسکے لئے استغفار کرے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا پائیں گے قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنے نزاعی معاملات میں لے رسولؐ تجھے اپنا حکم نہ بنائیں ان معاملات میں جن کا عہد کیا ہے اگر خدا محمد کو مار دے تو یہ امر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ آنے دیں گے اور اس سے اپنے نفسوں میں کوئی تنگی نہ پائیں گے اس امر میں کہ جو تو نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے اور دل تنگ ہوں گے اس سے جو تو نے فیصلہ کیا ہے قتل یا عفو کا اور یہ کہ تیرے حکم پوری طرح مانیں۔

٨ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ:

«الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ قَالَ : هُمُ الْمُسَلِّمُونَ لِآلِ مُحَمَّدٍ ، الَّذِينَ إِذَا سَمِعُوا الْحَدِيثَ لَمْ يَزِيدُوا فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصُوا مِنْهُ ، جَاؤُوا بِهِ كَمَا سَمِعُوهُ .

۸- ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ وہ لوگ بات کو سنتے ہیں اور جو اچھی ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو احادیث آل محمد کو تسلیم کرتے ہیں اور جو سنتے ہیں اس میں کمی کرتے ہیں نہ زیادتی۔ جو انھوں نے سنا وہی بیان کیا۔

پچانویواں باب

جب لوگ اعمال حج سے فارغ ہوں تو ان پر واجب ہے کہ امام کی خدمت میں حاضر ہوں اور مسائل دین معلوم کریں اور انکی محبت و ولایت کا اظہار کریں

٭(بَابُ) ۹۵

أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ مَا يَقْضُونَ مَنَاسِكَهُمْ أَنْ يَأْتُوا الْإِمَامَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيُعْلِمُونَهُ وِلَايَتَهُمْ وَمَوَدَّتَهُمْ لَهُ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : هٰكَذَا كَانُوا يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ !! إِنَّمَا اُمِرُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَنْفِرُوا إِلَيْنَا ، فَيُعْلِمُونَا وِلَايَتَهُمْ وَمَوَدَّتَهُمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ «فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ» .

۱- راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا یہ لوگ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے انھیں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کا طواف کرکے ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و محبت ہمارے لئے ظاہر کریں اور اپنی نصرت کو ہم پر پیش کریں تب ان کا حج قبول ہوگا) پھر یہ آیت پڑھی (ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ بناتے وقت خدا سے دعا کی۔ لوگوں کا دل میری ذریت کی طرف جھکا دینا یعنی ان کے دلوں میں محبت دے دینا)

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَدِيرٍ

قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ دَاخِلٌ وَأَنَا خَارِجٌ وَأَخَذَ بِيَدِي ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ إِنَّمَا اُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَأْتُوا هٰذِهِ الْأَحْجَارَ فَيَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُونَا فَيُعْلِمُونَا وِلَايَتَهُمْ لَنَا وَهُوَ قَوْلُ اللهِ : «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَىٰ» ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ : إِلَىٰ وِلَايَتِنَا ، ثُمَّ قَالَ يَا سَدِيرُ فَاُرِيكَ الصَّادِّينَ عَنْ دِينِ اللهِ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَىٰ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَهُمْ حَلَقٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ الصَّادُّونَ عَنْ دِينِ اللهِ بِلَا هُدًى مِنَ اللهِ وَلَا كِتَابٍ مُبِينٍ ، إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْأَخَابِثَ لَوْ جَلَسُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَجَالَ النَّاسُ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَداً يُخْبِرُهُمْ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَعَنْ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله حَتَّىٰ يَأْتُونَا فَنُخْبِرَهُمْ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ عَنْ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله .

طه ۲۰/۸۲

۲۔ سدیر نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ جبکہ میں خانۂ کعبہ سے نکل رہا تھا اور وہ داخل ہو رہے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر کعبہ کے سامنے آئے اور فرمایا۔ اے سدیر لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں کے پاس آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی محبت کا اظہار کریں۔ خدا فرماتا ہے میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کا جو توبہ کرے اور عملِ صالح کرے اور ہدایت یافتہ ہو۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ہماری ولایت کی طرف آئیں پھر فرمایا۔ اے سدیر میں تم کو دکھاؤں دین خدا سے روکنے والے کو، پھر ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ اس زمانہ میں یہ سب مسجدوں میں بیٹھتے ہیں فرمایا۔ یہ ہیں دین خدا سے روکنے والے، بغیر اللہ اور کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ اخابث جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں نہ رسول کے متعلق۔

۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ـ وَرَأَى النَّاسَ بِمَكَّةَ وَمَا يَعْمَلُونَ قَالَ ـ : فَقَالَ : فِعَالٌ كَفِعَالِ الْجَاهِلِيَّةِ أَمَا وَاللهِ مَا اُمِرُوا بِهٰذَا وَمَا اُمِرُوا إِلَّا أَنْ يَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ فَيَمُرُّوا بِنَا فَيُخْبِرُونَا بِوِلَايَتِهِمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسکِ حج بجا لاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ کبھی زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم ان کو نہیں دیا گیا۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کی کثافت دور کریں اپنی نذروں کو وفا کریں ہمارے پاس آئیں۔ ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے لئے پیش کریں۔

چھیانویں باب

ملائکہ آئمہ علیہم السلام کے گھر میں آتے ہیں اُن کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

(بابُ) ۹۶

اَنَّ الْاَئِمَّةَ تَدْخُلُ الْمَلٰائِكَةُ بُيُوتَهُمْ وَتَطَأُ بُسُطَهُمْ وَتَأْتِيهِمْ بِالْاَخْبَارِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ كِرْدِينَ الْبَصْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ لَا أَزِيدُ عَلَىٰ أَكْلَةٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَرُبَّمَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَجِدُ الْمَائِدَةَ قَدْ رُفِعَتْ ، لَعَلِّي لَا أَرَاهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَإِذَا دَخَلْتُ دَعَا بِهَا فَأُصِيبُ مَعَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا أَتَأَذَّىٰ بِذٰلِكَ وَإِذَا عَقَّبْتُ بِالطَّعَامِ عِنْدَ غَيْرِهِ لَمْ أَقْدِرْ عَلَىٰ أَنْ أَقِرَّ وَلَمْ أَنَمْ مِنَ النَّفْخَةِ ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ بِأَنِّي إِذَا أَكَلْتُ عِنْدَهُ لَمْ أَتَأَذَّ بِهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا سَيَّارٍ ؛ إِنَّكَ تَأْكُلُ طَعَامَ قَوْمٍ صَالِحِينَ ، تُصَافِحُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَىٰ فُرُشِهِمْ ، قَالَ : قُلْتُ وَيَظْهَرُونَ لَكُمْ ؟ قَالَ : فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَىٰ بَعْضِ صِبْيَانِهِ ، فَقَالَ : هُمْ أَلْطَفُ بِصِبْيَانِنَا مِنَّا بِهِمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایسے وقت میں جاتا جب دستر خوان اُٹھ گیا ہوا اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دستر خوان بچھوایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن اگر کسی اور کے ساتھ کھالیتا تو بے چین رہتا اور نفخ کی وجہ سے نیند نہ آتی۔ اس کی خبر میں نے حضرت کو دی۔ فرمایا۔ اے ابو سیار تم کھاتے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرش پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں یہ سن کر حضرت امام علیہ السلام نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں۔

توضیح:۔ باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آئمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے۔ اور اس حدیث سے

ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: يَا حُسَيْنُ ـ وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى مَسَاوِرَ فِي الْبَيْتِ ـ مَسَاوِرُ طَالَ مَا اتَّكَتْ عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَرُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِهَا.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حسین! اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا۔ یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چُنا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَطِيَّةَ الْأَحْمَسِيُّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَاحْتُبِسْتُ فِي الدَّارِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَهُوَ يَلْتَقِطُ شَيْئاً وَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ فَنَاوَلَهُ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الَّذِي أَرَاكَ تَلْتَقِطُهُ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَقَالَ: فَضْلَةٌ مِنْ زَغَبِ الْمَلَائِكَةِ نَجْمَعُهُ إِذَا خَلَوْنَا، نَجْعَلُهُ سَيْحاً[1] لِأَوْلَادِنَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنَّهُمْ لَيَأْتُونَكُمْ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّهُمْ لَيُزَاحِمُونَا عَلَى تُكَأَتِنَا.

۳۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چُن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پَروں کے ریشے ہیں ان کے جانے کے بعد جب ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کرکے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنی تکیوں سے حرکت نہیں کرپاتے کہ وہ آجاتے ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ مَلَكٍ يُهْبِطُهُ اللهُ فِي أَمْرٍ مَا يُهْبِطُهُ إِلَّا بَدَأَ بِالْإِمَامِ، فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَإِنَّ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ مِنْ عِنْدِاللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سُنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام

وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔

ستانویواں باب

جن آئمہ علیہم السلام کے پاس آتے ہیں اُن سے احکام دین دریافت کرتے ہیں اور ان کے کام انجام دیتے ہیں

(بَابُ) ۹۷

اَنَّ الْجِنَّ يَأْتِيهِمْ فَيَسْأَلُونَهُمْ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيَتَوَجَّهُونَ فِي اُمُورِهِمْ

١ ـ بعضُ أَصْحابِنا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُساوِرٍ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكافِ قالَ : أَتَيْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام في بَعْضِ ما أَتَيْتُهُ فَجَعَلَ يَقُولُ : لاتَعْجَلْ حَتّىٰ حَمِيَتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ وَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ الْأَفْياءَ ، فَما لَبِثَ أَنْ خَرَجَ عَلَيَّ قَوْمٌ كَأَنَّهُمُ الْجَرادُ الصُّفْرُ ، عَلَيْهِمُ الْبُتُوتُ[2] قَدِ انْتَهَكَتْهُمُ الْعِبادَةُ ، قالَ : فَوَاللهِ لَأَنْسانِي ما كُنْتُ فيهِ مِنْ حُسْنِ هَيْئَةِ الْقَوْمِ ، فَلَمّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قالَ لِي : أَراني قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْكَ ، قُلْتُ : أَجَلْ وَاللهِ لَقَدْ أَنْسانِي ما كُنْتُ فِيهِ ، قَوْمٌ مَرُّوا بِي لَمْ أَرَ قَوْماً أَحْسَنَ هَيْئَةً مِنْهُمْ فِي زِيِّ رَجُلٍ واحِدٍ ، كَأَنَّ أَلْوانَهُمُ الْجَرادُ الصُّفْرُ ، قَدِ انْتَهَكَتْهُمُ الْعِبادَةُ فَقالَ : ياسَعْدُ! رَأَيْتَهُمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قالَ : اُولٰئِكَ إِخْوانُكَ مِنَ الْجِنِّ ، قالَ : فَقُلْتُ : يَأْتُونَكَ؟ قالَ : نَعَمْ يَأْتُونَنا يَسْأَلُونَنا عَنْ مَعالِمِ دِينِهِمْ وَ حَلالِهِمْ وَحَرامِهِمْ .

۱۔ سعد الاسکاف سے مروی ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا ٹھہر جاؤ اتنی دیر گزری کہ میرے سر پر دھوپ آگئی اور میں ادھر ادھر سایوں میں اپنے آپ کو بچاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوم میری طرف سے گذری۔ گویا وہ لاغری میں زرد رنگ ٹڈیوں کی طرح تھے ان پر چادریں پڑی تھیں عبادت نے ان کو انتہائی کمزور بنا دیا تھا اس قوم کے حسن صورت نے مجھے اپنی حالت سے غافل بنا دیا تھا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو تکلیف دی۔ میں نے کہا میں تو سب تکلیف بھول گیا ان لوگوں کی اچھی صورت دیکھ کر جو میری طرف سے گزرے ٹڈیوں کی طرح ان کے پیلے رنگ تھے اور عبادت نے ان کو لاغر بنا دیا تھا فرمایا وہ تمہارے بھائی مومن تھے میں نے کہا وہ آپ

کے پاس آتے ہیں فرمایا۔ ہاں۔ آتے ہیں ہم سے مسائل دین اور حرام و حلال کو دریافت کرتے ہیں۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ جَبَلٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُنَّا بِبَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ أَشْبَاهُ الزُّطِّ عَلَيْهِمْ أُزُرٌ وَ أَكْسِيَةٌ ، فَسَأَلْنَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْهُمْ ، فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ .

۲ـ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر تھے کہ ہماری طرف سے ایک قوم گزری، جاٹوں کی صورت کی ازاریں پہنے اور چادریں اوڑھے۔ پس ہم نے امام سے ان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں۔ قوم جن سے۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام أُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ ، فَإِذَا رِحَالُ إِبِلٍ عَلَى الْبَابِ مَصْفُوفَةٌ ، وَإِذَا الْأَصْوَاتُ قَدِ ارْتَفَعَتْ ، ثُمَّ خَرَجَ قَوْمٌ مُعْتَمِّينَ بِالْعَمَائِمِ يُشْبِهُونَ الزُّطَّ ، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَبْطَأَ إِذْنُكَ عَلَيَّ الْيَوْمَ وَ رَأَيْتُ قَوْماً خَرَجُوا عَلَيَّ مُعْتَمِّينَ بِالْعَمَائِمِ فَأَنْكَرْتُهُمْ ؟ فَقَالَ : أَوَ تَدْرِي مَنْ أُولٰئِكَ يَا سَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا ، قَالَ : فَقَالَ : أُولٰئِكَ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ يَأْتُونَنَا فَيَسْأَلُونَنَا عَنْ حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ وَ مَعَالِمِ دِينِهِمْ .

سعد الاسکاف راوی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے دروازہ پر آیا اور اذنِ دخول چاہا۔ ناگاہ کچھ اونٹ قطاروں میں نظر آئے اور آوازیں بلند ہوئیں پھر کچھ لوگ جاٹوں سے مشابہ سروں پر عمامے باندھے نکلے۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو آپ نے کہا۔ آج آپ نے اذن میں بڑی تاخیر کی اور میں نے ایک قوم کو نکلتے ہوئے دیکھا جو عمامے باندھے ہوئے تھے میں نے ان کو نہ پہچانا۔ فرمایا اے سعد کیا تم نے نہیں سمجھا کہ وہ کون تھے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ وہ تمہارے بھائی قوم جن سے تھے جو ہمارے پاس اپنے حرام و حلال اور دینی مسائل کو پوچھنے آئے تھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بِحَوَائِجَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجْتُ ، فَبَيْنَا أَنَا بَيْنَ فَجِّ الرَّوْحَاءِ (۱) عَلَىٰ رَاحِلَتِي إِذَا إِنْسَانٌ يَلْوِي ثَوْبَهُ (۲) قَالَ : فَمِلْتُ إِلَيْهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَطْشَانُ فَنَاوَلْتُهُ الْإِدَاوَةَ فَقَالَ لِي : لَا حَاجَةَ لِي بِهَا وَنَاوَلَنِي كِتَاباً طِينُهُ رَطْبٌ ، قَالَ : فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ إِذَا خَاتَمُ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقُلْتُ : مَتَىٰ عَهْدُكَ بِصَاحِبِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : السَّاعَةَ وَإِذَا فِي الْكِتَابِ أَشْيَاءُ يَأْمُرُنِي بِهَا ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا

لَيسَ عِنْدِي أَحَدٌ ، قَالَ : ثُمَّ قَدِمَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَلَقِيتُهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَتَانِي بِكِتَابِكَ وَ طِينُهُ رَطْبٌ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ ! إِنَّ لَنَا خَدَماً مِنَ الْجِنِّ فَإِذَا أَرَدْنَا السُّرْعَةَ بَعَثْنَاهُمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : إِنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْجِنِّ ، كَمَا أَنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْإِنْسِ، فَإِذَا أَرَدْنَا أَمْراً بَعَثْنَاهُمْ .

۴۔ سدیر الصیر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کچھ ضرورتوں کے لئے مدینہ بھیجا۔ میں مکہ سے چلا۔ جب درّہ روحا پہنچا۔ تو میں اپنے اونٹ پر تھا کہ ایک آدمی کو کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا۔ میں نے گمان کیا کہ شاید وہ پیاسا ہے میں نے ظرفِ آب اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، اس نے مجھے تحریر دکھائی جس کی مہر تازہ تھی میں نے مہر پر نظر ڈالی تو وہ امام محمد باقر علیہ السلام کی مہر تھی میں نے اس سے کہا۔ تم نے اس تحریر والے سے کب ملاقات کی تھی اس نے کہا ابھی اس تحریر میں کچھ باتیں ہیں جن کے متعلق تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا کہ ایک شخص میرے پاس آپ کی تحریر لایا جس پر آپ کی تازہ مہر تھی فرمایا۔ اے سدیر ہمارے کچھ خدمتگار جن ہیں جب جلدی کا کوئی کام ہوتا ہے تو ہم ان کو بھیجتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ہمارے پیرو جن بھی اسی طرح ہیں جیسے انسان، جب ہم چاہتے ہیں تو ان کو بھی کسی کام کے لئے بھیج دیتے ہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْرَشٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ مُوسَى عليه السلام[1] قَالَتْ : رَأَيْتُ الرِّضَا عليه السلام وَاقِفاً عَلَى بَابِ بَيْتِ الْحَطَبِ وَ هُوَ يُنَاجِي وَلَسْتُ أَرَى أَحَداً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي لِمَنْ تُنَاجِي ؟ فَقَالَ : هٰذَا عَامِرٌ الزَّهْرَائِيُّ أَتَانِي يَسْأَلُنِي وَ يَشْكُو إِلَيَّ . فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ كَلَامَهُ ، فَقَالَ لِي : إِنَّكِ إِنْ سَمِعْتِ بِهِ حُمِمْتِ سَنَةً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ ، فَقَالَ لِي : اِسْمَعِي ، فَاسْتَمَعْتُ فَسَمِعْتُ شِبْهَ الصَّفِيرِ وَرَكِبَتْنِي الْحُمَّى فَحُمِمْتُ سَنَةً .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ بنت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکڑی کی ٹال کے دروازہ پر کھڑا دیکھا۔ آپ کسی سے بات چیت کر رہے تھے مگر مخاطب نظر نہ آتا تھا۔ میں نے کہا آپ کس سے بات کر رہے ہیں فرمایا یہ عامر زہرائی ہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ رہا ہے اور شکایت کر رہا ہے میں نے کہا۔ میں اس کا کلام بھی سننا چاہتی ہوں فرمایا۔ اگر تم نے سنا تو ایک سال تک تم کو بخار آئے گا۔ میں نے کہا۔ میں تو سننا ہی چاہتی ہوں۔ فرمایا۔ اچھا سنو۔ میں

نے بلبل کی سی باریک آواز سنی اور مجھے بخار آیا جو ایک سال تک رہا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ(١) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ أَقْبَلَ ثُعْبَانٌ مِنْ نَاحِيَةِ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ، فَهَمَّ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهُ ، فَأَرْسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنْ كُفُّوا ، فَكَفُّوا وَ أَقْبَلَ الثُّعْبَانُ يَنْسَابُ(٢) حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمِنْبَرِ فَتَطَاوَلَ ، فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَشَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيْهِ أَنْ يَقِفَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ خَلِيفَتُكَ عَلَى الْجِنِّ وَإِنَّ أَبِي مَاتَ وَأَوْصَانِي أَنْ آتِيَكَ فَأَسْتَطْلِعَ رَأْيَكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ وَمَا تَرَىٰ ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَأَنْ تَنْصَرِفَ فَتَقُومَ مَقَامَ أَبِيكَ فِي الْجِنِّ ، فَإِنَّكَ خَلِيفَتِي عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَوَدَّعَ عَمْرٌو أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَانْصَرَفَ ، فَهُوَ خَلِيفَتُهُ عَلَى الْجِنِّ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيَأْتِيكَ عَمْرٌو ، وَ ذَاكَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

٦۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اژدہا مسجد کے ایک دروازہ سے آتا دکھائی دیا۔ لوگوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے روکا۔ لوگ رُک گئے۔ اژدہا سیدھا منبر کے پاس آیا۔ امیر المومنین علیہ السلام پر سلام کیا۔ حضرت نے اس کو ٹھہر جانے کا اشارہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خطبہ سے فارغ ہوں جب فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عمرو بن عثمان آپ کا خلیفہ ہوں قوم جن پر۔ میرا باپ مرگیا ہے اور اس نے وصیت کی کہ میں آپ کے پاس آؤں اور آپ کی رائے معلوم کروں۔ پس آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تو اپنے باپ کا قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کر۔ تو ان پر میرا خلیفہ ہے۔ پس وہ حضرت سے رخصت ہو کر چلا گیا اور قوم جن میں حضرت کا خلیفہ قرار پایا۔ میں نے کہا کیا عمرو پر یہ واجب تھا کہ وہ آپ کے پاس آئے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : كُنْتُ مُزَامِلاً لِجَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ ، فَلَمَّا أَنْ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَوَدَّعَهُ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مَسْرُورٌ حَتَّى وَرَدْنَا الْأُخَيْرِجَةَ(٣) أَوَّلَ مَنْزِلٍ نَعْدِلُ مِنْ فَيْدَ(٤) إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَصَلَّيْنَا الزَّوَالَ ، فَلَمَّا نَهَضَ بِنَا الْبَعِيرُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ طُوَالٍ آدَمَ

معهُ كِتابٌ [illegible] فناوله جابراً فتناوله فقبّله ووضعه على عينيه وإذا هُوَ : مِنْ مُحمّدِ بْنِ عَلِيٍّ إلىٰ جابِرِ بْنِ يَزيدَ، وعليه طينٌ أسودُ رطبٌ . فقال لهُ : مَتىٰ عَهْدُكَ بِسيّدي ؟ فقالَ : السّاعةَ فَقالَ لهُ: قَبْلَ الصَّلاةِ أوْ بَعْدَ الصَّلاةِ ؟ فَقالَ : بعْدَالصَّلاةِ ، فَفَكَّ الْخاتَمَ وأقبَلَ يقرَؤُهُ ويَقبِضُ وَجْهَهُ حَتّىٰ أتىٰ عَلىٰ آخِرِهِ ، ثُمَّ أمْسَكَ الْكِتابَ فَما رَأيْتُهُ ضاحِكاً وَلا مَسْرُوراً حَتّىٰ وافَى الْكُوفَةَ ، فَلَمّا وافَيْنا الْكُوفَةَ لَيلاً بِتُّ لَيْلَتي ، فَلَمّا أصْبَحْتُ أتَيْتُهُ إعْظاماً لَهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ عَلَيَّ وَفي عُنُقِهِ كِعابٌ ، قَدْ عَلّقَها وَقَدْ رَكِبَ قَصَبَةً وَهُوَ يَقولُ : «أجِدُ مَنْصُورَ بْنَ جُمْهُورٍ أميراً غَيْرَ مَأمُورٍ» وَ أبْياتاً مِنْ نَحْوِ هٰذا فَنَظَرَ فِي وَجْهي وَنَظَرْتُ فِي وَجْهِهِ فَلَمْ يَقُلْ لي شَيْئاً وَلَمْ أقُلْ لَهُ وَأقْبَلْتُ أبْكي لِما رَأيْتُهُ،وَاجْتَمَعَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ الصِّبْيانُ وَالنّاسُ وَجاءَ حَتّىٰ دَخَلَ الرَّحْبَةَ وَأقْبَلَ يَدُورُ مَعَ الصِّبْيانِ وَالنّاسُ يَقُولُونَ : جُنَّ جابِرُ بْنُ يَزيدَ،جُنَّ

فَوَاللهِ ما مَضَتِ الأيّامُ حَتّىٰ وَرَدَ كِتابُ هِشامِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ إلىٰ والِيهِ أنِ انْظُرْ رَجُلاً يُقالُ لَهُ جابِرُ ابْنُ يَزيدَ الْجُعْفِيُّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَابْعَثْ إلَيَّ بِرَأسِهِ ، فَالْتَفَتَ إلىٰ جُلَسائِهِ فَقالَ لَهُمْ : مَنْ جابِرُ بْنُ يَزيدَ الْجُعْفِيُّ ؟ قالُوا :أصْلَحَكَ اللهُ كانَ رَجُلاً لَهُ عِلْمٌ وَفَضْلٌ وَحَديثٌ وَحَجَّ فَجُنَّ وَهُوَذا فِي الرَّحْبَةِ مَعَ الصِّبْيانِ عَلَى الْقَصَبِ يَلْعَبُ مَعَهُمْ قالَ : فَأشْرَفَ عَلَيْهِ فَإذا هُوَ مَعَ الصِّبْيانِ يَلْعَبُ عَلَى الْقَصَبِ ، فَقالَ : اَلْحَمْدُ للهِ الَّذي عافاني مِنْ قَتْلِهِ ، قالَ : وَلَمْ تَمْضِ الأيّامُ حَتّىٰ دَخَلَ مَنْصُورُ بْنُ جُمْهُورٍ الْكُوفَةَ وَصَنَعَ ما كانَ يَقُولُ جابِرٌ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں اور جابر بن یزید جعفی سفر حج پر ایک ہی اونٹ پر تھے جب ہم مدینہ پہنچے تو جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ملنے گئے جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو خوش و خرم تھے جب ہم منزل اخیرجہ پر پہنچے جو اتنی ہی دور ہے جیسے مکہ مکرمہ سے منزل فید، مدینہ کی طرف جمعہ کا دن تھا۔ ہم نے نماز ظہر پڑھی اور جب اونٹ پر بیٹھ کر چلنے لگے تو ایک شخص بڑے لمبے قد کا آیا جس کے پاس ایک خط تھا جو اس نے جابر کو دیا۔ جابر نے لے کر اسے چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ یہ خط امام محمد باقر علیہ السلام کا تھا جس پر تازہ مہر لگی ہوئی تھی جابر نے اس سے پوچھا تم امام کے پاس سے کب چلے تھے۔ اس نے کہا۔ ابھی ابھی (یہ قاصد قوم جن سے تھا) جابر نے کہا۔ قبل نماز یا بعد نماز اس نے کہا۔ بعد نماز جابر نے مہر توڑی اور خط پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا اس نے خط کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس کے بعد میں نے اس کو ہنستے ہوئے اور خوش ہوتے پھر نہ دیکھا اس کے بعد ہم کوفہ کی طرف چلے۔ جب کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے مقام پر رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو میں جابر کو سلام کرنے کے لئے گیا۔ میں نے اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے گلے میں ایک تھیلا لٹکا ہے اور لکڑی پر سوار ہے اور کہہ رہا ہے منصور بن جمہور

کو میں دیکھ رہا ہوں۔ ایسا امیر جس پر کسی کا حکم نہیں اور اسی مضمون کے کچھ اشعار پڑھ رہا تھا اس نے مجھے دیکھا اور میں نے اس کو۔ لیکن اس نے مجھ سے کچھ کہا نہیں اور نہ میں نے کوئی بات کی۔

میں اس حال میں انھیں دیکھ کر رونے لگا۔ میرے پاس اور جابر کے پاس بہت سے لڑکے اور بڑے جمع ہو گئے اور لوگ کہہ رہے تھے جابر دیوانے ہو گئے وہ اسی حال میں کوفہ کے محلہ رحبہ میں پہنچے اور لڑکوں اور آدمیوں کے ساتھ ادہر ادہر گھومنے لگے چند روز نہ گزرے تھے کہ ہشام بن عبدالطلب نے والئ کوفہ کو لکھا کہ جابر کو تلاش کرو اور قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دو۔ اس نے اپنے درباریوں سے پوچھا یہ جابر کون ہے انھوں نے کہا یہ شخص صاحب علم و فضل ہے عالم حدیث ہے اور حاجی ہے لیکن مجنون ہو گیا ہے کوفہ کے محلہ رحبہ میں لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیلتا پھرتا ہے حاکم کوفہ یہ سن کر بغرض تصدیق رحبہ میں پہنچا تو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ اپنے لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں یہ دیکھ کر اس نے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان کے قتل سے بچا لیا۔ چند روز نہ گزرے تھے کہ منصور عباسی (غالباً کاتب نے ابن جمہور غلطی سے لکھا ہے) کوفہ میں داخل ہوا اور اس نے وہی کیا جو جابر نے کہا تھا۔

اٹھانویواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی حکومت میں داؤد و سلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر بینہ کے فیصلہ کرتے ہیں

((بَابٌ) ۹۸

(فِي الْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنَّهُمْ اِذَاظَهَرَ أَمْرُهُمْ حَكَمُوا بِحُكْمِ دَاوُدَ وَ آلِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُونَ الْبَيِّنَةَ ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فَضْلٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: كُنَّا زَمَانَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ قُبِضَ نَتَرَدَّدُ كَالْغَنَمِ لَا رَاعِيَ لَهَا، فَلَقِينَا سَالِمَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَنْ إِمَامُكَ ؟ فَقُلْتُ : أَئِمَّتِي آلُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ أَمَا سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ؟ فَقُلْتُ : بَلَى لَعَمْرِي وَلَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ أَوْ نَحْوِهَا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَزَقَ اللَّهُ الْمَعْرِفَةَ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ سَالِماً قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَا يَمُوتُ مِنَّا مَيِّتٌ حَتَّى يُخَلِّفَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ ، وَيَسِيرُ بِسِيرَتِهِ ، وَ يَدْعُو إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ ، يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْ مَا أُعْطِيَ دَاوُدَ أَنْ أُعْطِيَ سُلَيْمَانَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حَكَمَ بِحُكْمِ داوُدَوَسُلَيْمانَ [وَ]لايَسْأَلُ بَيِّنَةً

۱۔ ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میں موجود تھا۔ ہم اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس کا چرواہا نہ ہو۔ اور ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ مجھ سے کہنے لگا۔ اب تمہارا امام کون ہے میں نے کہا آلِ محمد کے امام، اس نے کہا تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا اپنی جان کی قسم ضرور ایسا ہی ہے اور اس سے پہلے بھی۔ وہ دو تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے فرمایا۔ اے ابوعبیدہ ہم میں سے جو کوئی مرتا ہے تو ضرور اپنے بعد ایسے شخص کو چھوڑتا ہے جو اسی کی مثل عمل کرنے والا ہو اور اسی کی سی سیرت رکھتا ہو۔ اسی کی طرح خدا کی طرف بلانے والا ہو۔ اے ابوعبیدہ! جو داؤد کو خدا نے عطا کیا تھا۔ اس کے پانے میں سلیمان کے لیے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی پھر فرمایا۔ اے ابوعبیدہ جب قائم آلِ محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کریں گے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنِّي يَحْكُمُ بِحُكُومَةِ آلِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُ بَيِّنَةً ، يُعْطِي كُلَّ نَفْسٍ حَقَّهَا .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ سے پہلے ظاہر ہوگا جو آلِ داؤد کی طرح حکومت کرے گا اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق دے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِمَا تَحْكُمُونَ إِذَا حَكَمْتُمْ ؟ فَقَالَ : بِحُكْمِ اللهِ وَ حُكْمِ دَاوُدَ فَإِذَا وَرَدَ عَلَيْنَا الشَّيْءُ الَّذِي لَيْسَ عِنْدَنَا ، تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ جب آپ کسی قضیہ کا فیصلہ کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں فرمایا حکم خدا سے اسی طرح جیسے داؤد علیہ السلام کرتے تھے جب کوئی ایسا معاملہ سامنے آتا ہے جس کا علم ہم کو نہ ہو تو روح القدس ہم کو بتا دیتی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ(١) ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ

بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ جُعَيْدٍ الْهَمْدانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قالَ سَأَلْتُهُ بِأَيِّ حُكْمٍ تَحْكُمُونَ ؟ قالَ : حُكْمِ آلِ داوُدَ ، فَإِنْ أَعْيانا شَيْءٌ تَلَقّانا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین سے پوچھا کہ آپؑ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں فرمایا آل داؤد کی طرح، اور جب ہم کسی چیز سے عاجز ہوتے ہیں تو روح القدس کے ذریعہ بتا دیا جاتا ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ عَمّارٍ السّاباطِيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مامَنْزِلَةُ الْأَئِمَّةِ ؟ قالَ : كَمَنْزِلَةِ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَ كَمَنْزِلَةِ يُوشَعَ وَ كَمَنْزِلَةِ آصَفَ صاحِبِ سُلَيْمانَ ، قالَ : فَبِما تَحْكُمُونَ ؟ قالَ : بِحُكْمِ اللهِ وَ حُكْمِ آلِ داوُدَ وَحُكْمِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَيَتَلَقّانا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آئمہ کی منزلت کیا ہے فرمایا وہی جو ذوالقرنین کی ہے یا یوشع کی یا آصف وزیر سلیمان کی۔ راوی نے کہا آپ قضا کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں فرمایا جو حکم اللہ ہوتا ہے اس کے مطابق اور آل داؤد کے مطابق اور محمد مصطفےٰ کے فیصلے کے مطابق اور ہماری تلقین روح القدس سے ہوتی ہے۔

ننانویواں باب

آل محمد علیہم السلام سرچشمۂ علم ہیں جس سے لوگ سیراب ہوتے ہیں

(بابُ) ۹۹

أَنَّ مُسْتَقَى الْعِلْمِ مِنْ بَيْتِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قالَ : حَدَّثَنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللهِ أَبِي الْحَسَنِ صاحِبِ الدَّيْلَمِ قالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ ـ وَ عِنْدَهُ أُناسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ـ : عَجَباً لِلنّاسِ أَنَّهُمْ أَخَذُوا عِلْمَهُمْ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَعَمِلُوا بِهِ وَ اهْتَدَوْا وَيَرَوْنَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَأْخُذُوا عِلْمَهُ وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتُهُ ، فِي مَنازِلِنا نَزَلَ الْوَحْيُ وَمِنْ عِنْدِنا خَرَجَ الْعِلْمُ إِلَيْهِمْ ، أَفَيَرَوْنَ أَنَّهُمْ عَلِمُوا وَاهْتَدَوْا وَجَهِلْنا نَحْنُ وَضَلَلْنا ، إِنَّ هٰذا لَمُحالٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ کے پاس کچھ لوگ کوفہ کے بیٹھے ہوئے تھے مجھے

تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کل علم حاصل کیا رسول اللہؐ سے اور اس پر عمل کیا اور ہدایت پائی اور آنحضرتؐ کے اہل بیتؑ نے ان کا علم حاصل نہ کیا۔ درآنحالیکہ ہم حضرت کے اہل بیتؑ اور ان کی ذریت ہیں ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوئی اور لوگوں کو علم ہمارے گھر سے حاصل ہوا کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تو علم حاصل کیا اور ہدایت پائی اور ہم جاہل رہے اور گمراہ ہوئے۔ یہ امر محال ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ،[٢] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ سَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حُصَيْرَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام بِالثَّعْلَبِيَّةِ وَهُوَ يُرِيدُ كَرْبَلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عليه السلام: مِنْ أَيِّ الْبِلَادِ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَمَا وَاللهِ يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ لَوْ لَقِيتُكَ بِالْمَدِينَةِ لَأَرَيْتُكَ أَثَرَ جَبْرَئِيلَ عليه السلام مِنْ دَارِنَا وَ نُزُولِهِ بِالْوَحْيِ عَلَى جَدِّي، يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ أَفَمُسْتَقَى النَّاسِ الْعِلْمَ مِنْ عِنْدِنَا، فَعَلِمُوا وَجَهِلْنَا؟! هَذَا مَا لَا يَكُونُ.

٢ ـ راوی کہتا ہے منزل ثعلبیہ پر ایک شخص امام حسین علیہ السلام سے ملا جبکہ آپؑ کربلا جا رہے تھے جب وہ حضرتؑ کے پاس آیا تو سلام کیا۔ حضرتؑ نے پوچھا تم کس شہر کے رہنے والے ہو۔ اس نے کہا۔ میں کوفہ کا باشندہ ہوں فرمایا۔ اے کوفی بھائی اگر تو مجھے مدینہ میں ملتا تو میں تجھ کو اپنے گھر میں جبرئیل کا وہ نشان اور میرے جد پر وحی آنے کی جگہ دکھاتا۔ اے مرد کوفی لوگوں نے ہمارے سرچشمۂ علم سے سیرابی حاصل کی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ تو عالم ہو جائیں اور ہم جاہل رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔

سوواں باب

جو امر حق لوگوں کے پاس ہے وہ ان کو آئمہ علیہم السلام سے ملا ہے اور جو ان سے نہیں وہ باطل ہے

((بَابٌ)) ١٠٠

أَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْحَقِّ فِي يَدِ النَّاسِ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ بَاطِلٌ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَقٌّ وَلَا صَوَابٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقْضِي بِقَضَاءِ حَقٍّ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ إِذَا تَشَعَّبَتْ بِهِمُ الْأُمُورُ كَانَ الْخَطَأُ مِنْهُمْ وَالصَّوَابُ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام .

۱۔ راوی کہتاہے میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ نہیں ہے کسی کے پاس حق اور صواب اور نہ کسی نے حکم خدا کے مطابق حق کا فیصلہ کیا مگر یہ کہ ہم اہلبیتؑ ہی سے اس کو ملاہے اور جب ایسے امور ان سے شائع ہوں تو ان میں جو مبنی بر خطا ہوں گے وہ ان کی طرف سے ہوں گے اور جو مبنی بر ثواب ہوں گے وہ علی علیہ السلام کی طرف سے ہوں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَهُ عِلْمُ شَيْءٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَلْيَذْهَبِ النَّاسُ حَيْثُ شَاؤُوا ، فَوَاللهِ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ بَيْتِهِ .

۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا جبکہ ایک مرد کوفی نے امیرالمومنین علیہ السلام کے اس قول کے متعلق سوال کیا۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پس جو تم مجھ سے پوچھوگے میں اس کے متعلق تم کو خبر دوں گا فرمایا جس کے پاس جو علم ہے وہ امیرالمومنین ہی سے اس کو حاصل ہوا ہے لوگ جدھر چاہیں چلے جائیں واللہ جو کچھ نکلا ہے یہاں سے نکلا ہے اور اشارہ کیا اپنے گھر کی طرف۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام لِسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ : شَرِّقَا وَ غَرِّبَا فَلَا تَجِدَانِ عِلْماً صَحِيحاً إِلَّا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ .

۳۔ راوی کہتاہے کہ امام باقر علیہ السلام نے سلمہ اور حکم سے فرمایا کہ مشرق ہو یا مغرب، جہاں کہیں علم صحیح پایا جائے گا وہ ہم اہلبیتؑ ہی سے لوگوں کو ملا ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي : إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ مِمَّنْ قَالَ اللهُ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ» فَلْيُشَرِّقِ الْحَكَمُ وَ بقرہ ۲/۸

لَيُغَرِّبَ . أَمَا وَاللهِ لا يُصِيبُ العِلْمَ إِلاَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں حکم مشرق میں ہو یا مغرب میں واللہ نہیں پہنچے گا علم اس کو مگر ہم اہلبیت سے جن پر جبرئیل نازل ہوئے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبانِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ : سَأَلْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَهادَةِ وَلَدِ الزِّنا تَجُوزُ ؟ فَقالَ : لا ، فَقُلْتُ : إِنَّ الحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَزْعُمُ أَنَّها تَجُوزُ ، فَقالَ : اللَّهُمَّ لا تَغْفِرْ ذَنْبَهُ ، ما قالَ اللهُ لِلْحَكَمِ « إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ »[١] فَلْيَذْهَبِ الحَكَمُ يَمِيناً وَشِمالاً ، فَوَاللهِ لا يُؤْخَذُ العِلْمُ إِلاَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام .

۵۔ خدا کی قسم علم حاصل نہیں ہوگا۔ الا اہلبیت نبوت، جن کے اوپر جبرئیل نازل ہوئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ بَدْرٍ[٢] ، عَنْ أَبِيهِ قالَ : حَدَّثَنِي سَلامٌ أَبُو عَلِيٍّ الْخُراسانِيُّ ، عَنْ سَلامِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ قالَ : بَيْنا أَنَا جالِسٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبّادُ بْنُ كَثِيرٍ عابِدُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَابْنُ شُرَيْحٍ فَقِيهُ أَهْلِ مَكَّةَ وَعِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَيْمُونٌ الْقَدّاحُ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَسَأَلَهُ عَبّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَقالَ : يا أَبا عَبْدِاللهِ فِي كَمْ ثَوْبٍ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قالَ : فِي ثَلاثَةِ أَثْوابٍ : ثَوْبَيْنِ صُحارِيَّيْنِ وَثَوْبٍ حِبَرَةٍ ؟ وَكانَ فِي الْبُرْدِ قِلَّةٌ فَكَأَنَّما ازْوَرَّ عَبّادُ بْنُ كَثِيرٍ مِنْ ذٰلِكَ ، فَقالَ : أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ نَخْلَةَ مَرْيَمَ عليها السلام إِنَّما كانَتْ عَجْوَةً[٣] وَنَزَلَتْ مِنَ السَّماءِ ، فَما نَبَتَ مِنْ أَصْلِها كانَ عَجْوَةً وَما كانَ مِنْ لُقاطٍ (ها)، فَهُوَ لَوْنٌ ، فَلَمّا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ قالَ عَبّادُ بْنُ كَثِيرٍ لِابْنِ شُرَيْحٍ : وَاللهِ ما أَدْرِي ما هٰذَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبَهُ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ ، فَقالَ ابْنُ شُرَيْحٍ : هٰذَا الْغُلامُ يُخْبِرُكَ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ - يَعْنِي مَيْمُوناً - وَسَأَلَهُ فَقالَ مَيْمُونٌ : أَما تَعْلَمُ ما قالَ لَكَ؟ قالَ : لا وَاللهِ ، قالَ : إِنَّهُ ضَرَبَ لَكَ مَثَلَ نَفْسِهِ فَأَخْبَرَكَ أَنَّهُ وَلَدٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعِلْمُ رَسُولِ اللهِ عِنْدَهُمْ ، فَما جاءَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ صَوابٌ وَما

جاءَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِمْ فَهُوَ لُقَاطٌ

۶۔ سعید مخرودمی سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ عباد بن کثیر عابد بصرہ اور ابن شریح فقیہہ مکہ بھی آگئے اس وقت آپ کی خدمت میں میمون غلام امام محمد باقر علیہ السلام بھی موجود تھا۔ عباد بن کثیر نے حضرت سے پوچھا۔ رسول اللہ کو کتنے پارچوں میں کفن دیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ تین کپڑوں میں دو صحاری (ایک قسم کا کپڑا) اور ایک جسرہ (نام ایک کپڑے کا) چونکہ چادر کم تھی اس لئے دو کپڑے اور شامل کئے گئے۔ عباد بن کثیر نے اس کو نہ مانا۔ حضرت نے فرمایا مریم کے لئے جس درخت سے خرمے گرے تھے وہ عجوہ خرمہ تھا اور یہ تخم آسمان سے اترا تھا پس فرق ہے اس درخت کے خرموں میں جو اس کے تخم سے اگا ہو اور اس درخت کے خرموں میں جو گرے ہوئے خرمہ کی گٹھلی سے پیدا ہوئے کہ اس میں صرف رنگ ہی ہوتا ہے عباد نے شریح سے کہا یہ مثال ہماری سمجھ میں تو نہیں آئی۔ ابن شریح نے کہا۔ اس غلام سے پوچھو یعنی میمون سے، جب اس سے پوچھا تو میمون نے کہا کیا تم نہیں سمجھے حضرت نے کیا فرمایا۔ اس نے کہا نہیں میمون نے کہا۔ حضرت نے یہ مثال دی ہے اپنے نفس سے اور تمہیں بتایا ہے کہ میں اولاد سے ہوں اور یہ کہ ہمارے پاس علم رسولؐ ہے جو ہم سے لیا ہے وہ صواب ہے اور جو ہمارے غیر سے لیا جائے وہ لقطہ ہے یعنی نیچے گرا ہوا اور چنا ہوا۔

ایک سو ایکواں باب

کلام آئمہ علیہم السلام مشکل اور نہایت مشکل ہے

((بابٌ)) ۱۰۱ ۱

فيماجاءَ أَنَّ حَدِيثَهُمْ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ حَدِيثَ آلِ مُحَمَّدٍ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَلَانَتْ لَهُ قُلُوبُكُمْ وَعَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ، وَمَا اشْمَأَزَّتْ مِنْهُ قُلُوبُكُمْ وَأَنْكَرْتُمُوهُ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى الْعَالِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام وَإِنَّمَا الْهَالِكُ أَنْ يُحَدَّثَ أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَا يَحْتَمِلُهُ، فَيَقُولُ: وَاللهِ مَا كَانَ هٰذَا، وَاللهِ مَا كَانَ هٰذَا، وَالْإِنْكَارُ هُوَ الْكُفْرُ،

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث آل محمد مشکل سے مشکل تر ہے (کیونکہ اس میں ظن و قیاس کو

دخل نہیں) پس اس پر نہیں ایمان لائے گا۔ مگر مَلکِ مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندۂ مومن جس کے ایمان قلب کا امتحان خدا نے لے لیا ہو۔ اگر کوئی حدیث آلِ محمد تمہارے سامنے آئے اور اس سے تمہارے قلوب میں نرمی اور شناسائی ہو تو اسے قبول کرلو اور اس سے دل گرفتگی ہو اور اجنبی سی معلوم ہو تو اس کو اللہ اور رسولؐ اور عالم آلِ محمدؐ کے اقوال کی طرف رجوع کرو (یعنی ان کے موافق ہو تو مان لو) جہنمی ہے وہ شخص جو تم سے کوئی حدیث ایسی بیان کرے جو آلِ محمدؐ سے متعلق نہیں، ایسا نہیں ہے واللہ ایسا نہیں ہے کہ ان سے غلط حدیث بیان کی جائے اور ان کی صحیح حدیث سے انکار کفر ہے۔

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ ذُكِرَتِ التَّقِيَّةُ يَوْماً عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَقَالَ : وَ اللهِ لَوْعَلِمَ أَبُوذَرٍّ مَافِي قَلْبِ سَلْمَانَ لَقَتَلَهُ وَلَقَدْ آخَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بَيْنَهُمَا ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِسَائِرِ الْخَلْقِ، إِنَّ عِلْمَ الْعُلَمَاءِ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ، لَايَحْتَمِلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ، فَقَالَ : وَ إِنَّمَا صَارَ سَلْمَانُ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ امْرُؤٌ مِنَّا أَهْلِ الْبَيْتِ ، فَلِذَلِكَ نَسَبْتُهُ إِلَى الْعُلَمَاءِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے تقیہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا، اگر ابوذر جان جاتے کہ سلمان کے دل میں کیا ہے تو ان کو قتل کر دیتے درآنحالیکہ رسول اللہ نے ان کے درمیان بھائی چارہ بھی قائم کر دیا تھا تمام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے بے شک علما کا علم صعب و متصعب ہے نہیں برداشت کر سکتا۔ اس کو مگر نبی مرسل یا مَلکِ مقرب یا وہ مرد مومن جس کے قلب کا خدا نے امتحان لے لیا ہو، سلمان علماء میں سے تھا اور وہ ہم اہلبیت میں سے تھے اسی لیے ان کی نسبت علماء سے ہے۔

مذکورہ بالا دو حدیثوں کے متعلق علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے۔

توضیح:۔ صعب سے مراد وہ چیز جو فی نفسہٖ دشوار ہو اور متصعب وہ ہے جس کو لوگ دشوار سمجھیں۔ اس حدیث کے متعلق ہماری حدیث صعب و متصعب ہے جس کا تحمل نہیں کرتا۔ مَلکِ مقرب یا نبیؑ مرسل یا وہ مرد مومن جس کے ایمان کا اللہ نے امتحان کر لیا ہے بصائر الدرجات میں عمیر کوفی سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں کی جاسکتی، رسول کی تعریف نہیں کی جاسکتی، مومن کی تعریف نہیں کی جاسکتی پس جو کوئی ان کی حدیث برداشت کرے گا اس نے گویا ان کی حد قائم کی۔ اس نے ان کا وصف کیا اور جس نے ان کے کمال کی تعریف کی اس نے گویا ان کا احاطہ کر لیا اور ان سے زیادہ عالم بن گیا اور عمیر نے کہا کہ ہم ان کے ماسوا سے قطع تعلق کر کے انھیں کی بات پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ ان کی احادیث کا حمل ہر شخص پر دشوار ہے صعب وہی ہے

جس پر کوئی قابو نہ پائے اور اگر پائے تو وہ صعب نہیں ہو گی۔

بہ روایت مفضل، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہماری حدیث صعب و ذکوان و مستصعب و اجود ہے نہیں برداشت کرتا اس کو مگر مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا خدا نے امتحان کر لیا ہو صعب وہ ہے جس پر قابو نہ ہو اور مستصعب وہ ہے جس کو دیکھ کر بھاگا جائے ذکوان سے مراد ذکاوت مومنین ہے اور اجود وہ ہے کہ نہ تعلق ہو انسان کا اپنے سامنے یا پیچھے کی چیز سے۔ خدا نے فرمایا ہے۔ نزل احسن الحدیث اور احسن حدیث ہماری حدیث ہے کہ مخلوق میں کوئی اس کے کمال امر کا تحمل نہیں کر سکتا اور نہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کی حد بندی کر سکے کیونکہ جواب کرے گا تو اس سے بڑا ثابت ہو جائے گا ہمارے آئمہ کی احادیث میں اکثر ایسی ہیں جن میں عجیب اسرار بیان کئے گئے ہیں اور نوادر احوال پر مشتمل ہیں اور ان کے معجزات کی حامل ہیں اور ان میں دقیق مسائل ہیں بدا و معاد اور قضا و قدر وغیرہ کے متعلق عام لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں اور انکی گہرائیوں تک نہیں جا سکتیں اور چونکہ ان کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے لہذا وہ گھبرا جاتے ہیں اور اہل بدعت کی غلط بیانیوں میں آ کر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بجائے آئمہ حق کے آئمہ باطل کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں لیکن جو لوگ مومنین کاملین ہیں اور ان اصرار و غوامض تک رسائی حاصل کر کے ان کا تحمل کرتے ہیں اور ان کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ جوہری نے کہا ہے کہ جب کوئی حدیث معصوم سمجھ میں نہ آئے اور دل گرفتہ ہو تو قرآن اور محمد اور آل محمد کی احادیث سے اس کا حل تلاش کرو جہاں ہماری فہم کی رسائی نہ ہو اور جو مسئلہ ہماری حد و عقل سے باہر ہو تو اس کے متعلق آئمہ حق سے سوال کرو وہ تمہیں سمجھا دیں گے جس سے تمہارا قلبی اضطراب دور ہو جائے گا اسی طرف اس آیت کی دلالت ہے وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ، اور بصائر میں ہے کہ وہ شقی ہلاک ہو گا باوجود یہ جاننے کے کہ یہ حدیث معصوم ہے اس سے انکار کر دے۔ اس سے انکار کرنے والا کافر ہو گا اور کفر سے مراد یہاں مقابل کمالِ ایمان ہے اور ایمان سے تسلیم تام ہے یعنی قول معصوم کو پوری طرح تسلیم کرنا۔

بصائر میں ہے کہ سفیان بن سمط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، اگر ایک شخص آپ کی طرف سے ہماری طرف آئے اور ہم کو ایک ایسے امر عظیم کی خبر دے جس سے ہمارے سینوں میں تنگی پیدا ہو اور ہم اس کی تکذیب کر دیں۔ تو کیا یہ درست ہو گا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا وہ ہماری حدیث کہہ کر بیان کرتا ہے فرمایا۔ جی ہاں، فرمایا۔ کیا وہ دن کو رات اور رات کو دن کہتا ہے میں نے کہا۔ ایسا تو نہیں ہے آپ نے فرمایا۔ تو اس بات کو ہم سے پہلے پوچھو۔ اگر بے پوچھے ہی تم نے تکذیب کر دی تو گویا ہماری تکذیب کی۔

صدوق علیہ الرحمہ نے سل میں باسناد صحیح ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مت

جھٹلاؤ اس حدیث کو جو تم سے کوئی مرجیہ یا قدریہ یا خارجی ہماری طرف منسوب کر کے بیان کرے۔ کیونکہ تم کیا جانو کہ شاید اس میں کوئی بات حق ہو ایسی صورت میں تم اللہ کو جھٹلاؤ گے، یعنی محض اپنی رائے سے تکذیب نہ کرنی چاہیئے تاوقتیکہ اس کی تطبیق آیات اور اخبار متواترہ سے نہ کر لی جائے۔ فرق ہے رد خبر و اس کی تکذیب میں اور اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں، معانی الاخبار میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ ایک شخص اپنے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا ورمیری تکذیب کرے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسولؐ اللہ وہ کون ہے جو آپؐ کی تکذیب کرتا ہے فرمایا یہ وہ ہے کہ جو میری حدیث سن کر کہتا ہے۔ رسولؐ اللہ نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ پس جو میری حدیث تم تک پہنچے۔ اگر وہ موافق حق ہے تو میری اور اگر موافق حق نہیں تو میری نہیں۔ میں حق کے خلاف کبھی نہ کہوں گا۔

حدیث دوم علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

قلب سلمانؓ سے مراد یہ ہے کہ ان کے دل میں جو مراتب معرفت اللہ و رسولؐ اور آئمہؑ کے متعلق ہیں اگر سلمانؓ ان میں سے کچھ ظاہر کر دیتے تو لوگ اس کا تحمل نہ کرتے اور جھوٹ اور ارتداد پر محمول کرتے اور ان کے علوم اور اعمال عجیبہ کو سحر سمجھ کر ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے یا ان کا اعلان و افشا کرتے تو قتل سلمان کا سبب بن جاتے اور اگر ابوذر سے بیان کرتے اور پوشیدہ رکھنے پر نذر دیتے تو ابوذر شدت صبر سے مرجاتے یا حفاظت کی تاب نہ لا کر ظاہر کر بیٹھتے اور اس صورت میں لوگ ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے اور ان کی فضیلت سے انکار کرتے۔ چنانچہ علامہ کشی نے بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابوذر سلمان سے ملنے آئے سلمان اس وقت ہانڈی پکا رہے تھے باتوں کے درمیان چولھے پر سے ہانڈی الٹ گئی۔ لیکن اس میں سے نہ شوربا گرا اور نہ جو اس کے اندر تھا ابوذر کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ سلمان نے اس ہانڈی کو اٹھا کر پھر چولھے پر چڑھا دیا اور باتیں کرنے لگے ہانڈی پھر لوٹ گئی اور اس میں سے کچھ بھی نہ گرا۔ ابوذر وہاں سے خوف زدہ ہو کر نکل آئے۔ دروازہ میں امیرالمومنین سے ملاقات ہوئی آپؑ نے ان کی پریشانی دیکھ کر فرمایا۔ اے ابوذر تم سلمان کے پاس سے کیوں اٹھ آئے اور تم پریشان کیوں ہو۔ ابوذر نے کہا میں نے ایسا ایسا دیکھا ہے مجھے تعجب ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابوذر اگر تم سے وہ سب بیان کر دیں جو وہ جانتے ہیں تو تم گھبرا کر کہہ دو گے اللہ قاتل سلمان پر رحم کرے۔ اے ابوذر سلمان تو روئے زمین پر باب اللہ ہیں جن لوگوں نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہیں اور جنھوں نے ان کی فضیلت کا انکار کیا وہ کافر ہیں سلمان ہم اہل بیت سے ہیں۔

مروی ہے کہ سلمان نے ایک خطبہ میں کہا مجھے علم کثیر دیا گیا ہے اگر میں تم کو وہ سب بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو ایک گروہ مجھے مجنوں کہنے لگے گا ایک گروہ کہے گا خدا قاتل سلمان پر رحم کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو علم پوشیدہ ہے اس کا حاصل ہونا بڑا دشوار ہے اس تک پہنچنے سے بڑے بڑے علما قاصر

رہے ہیں جاہلوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اسی لئے ظواہر شروع سے جمہور کو مخاطب کیا گیا ہے اور بالاجمال باتوں سے اس کا تعلق ہے نہ کہ اسرار و غوامض سے، اس لئے کہ ان امور کے ادراک سے ان کا بار اٹھانے کے لئے ان کے حوصلے تنگ ہیں چونکہ عوام ظاہر و باطن دونوں کی گنجائش نہیں رکھتے۔ لہذا وہ مخالفت کرنے لگتے ہیں اور انکار کرکے کافر ہو جاتے ہیں اور صاحبان اسرار الٰہیہ کو قتل کر ڈالتے ہیں

کسی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر تم اپنا علم مقداد پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں اور اے مقداد اگر تم سلمان پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں یعنی ہر ایک کی علمی طاقت اور اسرار کی خصوصیت جداگانہ ہے دوسرے کو اس کا علم نہیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ حَدِيثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ، لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا صُدُورٌ مُنِيرَةٌ ، أَوْ قُلُوبٌ سَلِيمَةٌ أَوْ أَخْلَاقٌ حَسَنَةٌ ، إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِنْ شِيعَتِنَا الْمِيثَاقَ كَمَا أَخَذَ عَلَى بَنِي آدَمَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفَى لَنَا وَفَى اللهُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْغَضَنَا وَلَمْ يُؤَدِّ إِلَيْنَا حَقَّنَا فَفِي النَّارِ خَالِداً مُخَلَّداً .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے، نہیں برداشت کرتے مگر اس کو روشن سینے اور راستی پسند دل اور اچھے اخلاق والے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اسی طرح عہد لیا جس طرح بنی آدم سے روز الست عہد لیا تھا پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا۔ خدا نے اس کو جنت دینے کا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض رکھا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام : «حَدِيثُنَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ» فَجَاءَ الْجَوَابُ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام ـ أَيْ لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ وَلَا نَبِيٌّ وَلَا مُؤْمِنٌ ـ إِنَّ الْمَلَكَ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مَلَكٍ غَيْرِهِ وَالنَّبِيُّ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِهِ وَالْمُؤْمِنُ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مُؤْمِنٍ غَيْرِهِ ، فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ جَدِّي عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو ایک خط لکھا اور اس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس حدیث کے معنے پوچھے، ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا، ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان خدا

نے لیا ہو (یہ سوال اس بنا پر کیا گیا کہ سابقہ حدیث میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ مگر ملک مقرب نبی مرسل اور مومن کامل۔ اس حدیث میں ہے کہ یہ لوگ بھی متحمل نہیں ہو سکتے بیان میں یہ تضاد کیوں ہے) امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس بیان کے متعلق امام علی نقی علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ صادق آل محمدؐ نے فرمایا ہے کہ فرشتہ بھی دوسرے فرشتہ سے کہے اور نبی بغیر دوسرے نبی سے کہے اور مومن بغیر دوسرے مومن سے کہے نہ رہے گا یعنے جب ایسے کامل الایمان اور اپنے نفسوں پر قابو رکھنے والے بغیر کہے نہیں رہ سکتے تو عام لوگ تو ان اسرار مخفیہ اور ودیعات الٰہیہ کا تحمل قطعاً کر ہی نہیں سکتے اور جب ہماری بات ان کی سمجھ میں نہ آئے گی تو ضرور ہماری تکذیب کریں گے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْخَالِقِ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ عِنْدَنَا وَاللهِ سِرّاً مِنْ سِرِّ اللهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللهِ وَاللهِ مَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَاللهِ مَا كَلَّفَ اللهُ ذٰلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَلَا اسْتَعْبَدَ بِذٰلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا سِرّاً مِنْ سِرِّ اللهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللهِ، أَمَرَنَا اللهُ بِتَبْلِيغِهِ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَوْضِعاً وَلَا أَهْلاً وَلَا حَمَّالَةً يَحْتَمِلُونَهُ حَتَّى خَلَقَ اللهُ لِذٰلِكَ أَقْوَاماً خُلِقُوا مِنْ طِينَةٍ خُلِقَ مِنْهَا مُحَمَّدٌ وَآلُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَمِنْ نُورٍ خَلَقَ اللهُ مِنْهُ مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ، وَصَنَعَهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الَّتِي صَنَعَ مِنْهَا مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللهِ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوا ذٰلِكَ [فَبَلَغَهُمْ ذٰلِكَ عَنَّا فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوهُ] وَبَلَغَهُمْ ذِكْرُنَا فَمَالَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِنَا وَحَدِيثِنَا، فَلَوْلَا أَنَّهُمْ خُلِقُوا مِنْ هٰذَا، لَمَا كَانُوا كَذٰلِكَ، لَا وَاللهِ مَا احْتَمَلُوهُ،

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ أَقْوَاماً لِجَهَنَّمَ وَالنَّارِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نُبَلِّغَهُمْ كَمَا بَلَّغْنَاهُمْ وَ اشْمَأَزُّوا مِنْ ذٰلِكَ وَنَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَرَدُّوهُ عَلَيْنَا وَلَمْ يَحْتَمِلُوهُ وَ كَذَّبُوا بِهِ وَقَالُوا: سَاحِرٌ كَذَّابٌ، فَطَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَأَنْسَاهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَطْلَقَ اللهُ لِسَانَهُمْ بِبَعْضِ الْحَقِّ، فَهُمْ يَنْطِقُونَ بِهِ وَقُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ، لِيَكُونَ ذٰلِكَ دَفْعاً عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا عُبِدَ اللهُ فِي أَرْضِهِ، فَأَمَرَنَا بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَالسَّتْرِ وَالْكِتْمَانِ، فَاكْتُمُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللهُ بِالْكَفِّ عَنْهُ وَاسْتُرُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللهُ بِالسَّتْرِ وَالْكِتْمَانِ عَنْهُ، قَالَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَبَكَى وَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ فَاجْعَلْ مَحْيَانَا مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتَنَا مَمَاتَهُمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوّاً لَكَ فَتُفْجِعَنَا بِهِمْ، فَإِنَّكَ إِنْ أَفْجَعْتَنَا بِهِمْ لَمْ تُعْبَدْ أَبَداً فِي أَرْضِكَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً.

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے پاس ایک بھید ہے خدا کے بھیدوں سے اور ایک علم ہے خدا کے علم سے، واللہ اس کا تحمل نہیں کر سکتا ملک مقرب نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان اللہ نے لیا ہو۔ واللہ اس کی تکلیف ہمارے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی اور نہ ہمارے غیر نے اس کے ساتھ عبادت کی، ہمارے پاس سرِ الٰہی اور علم الٰہی ہے۔ خدا نے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے پس جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے اس کی تبلیغ کی لیکن ہم نے اس کے لئے مناسب جگہ نہ پائی اور نہ ایسے اہل لوگ پائے جو ہماری تعلیم کے متحمل ہو سکتے۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خلقت اسی طینت سے ہوئی تھی جو محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کی ذریت کی تھی اور بنایا ان کو اس نور سے جس سے محمد و آل محمدؐ کو پیدا کیا تھا اور اپنی رحمت سے ان کی خلقت میں وہی کیا جو کیا تھا محمدؐ اور ان کی ذریت کے ساتھ۔ پس جس امر کی تبلیغ کا ہم کو حکم دیا گیا تھا ہم نے ان کو تبلیغ کی انھوں نے اسے قبول کیا اور اس کے متحمل ہوئے پس ہم سے ان کو جو تعلیم حاصل ہوئی وہ اُسے قبول کرتے اور متحمل ہوتے رہے۔ اسی طرح ہمارا ذکر ان تک پہنچا اور ان کے دل ہماری معرفت اور ہماری حدیث کی طرف مائل ہوئے اگر وہ اس طرح پیدا نہ کئے گئے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ واللہ وہ ہماری حدیث کا تحمل نہ کر پاتے۔ پھر فرمایا۔ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جو مستحق جہنم تھے اور ہمیں ان پر تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا۔ جیسے کہ پہلے گروہ کے لئے حکم دیا گیا تھا ہم نے تبلیغ کی تو وہ اس سے دل گرفتہ ہوئے اور ان کے قلوب نے قبول کرنے سے نفرت کی اور ہماری طرف رَد کر دیا اس کا تحمل نہ کر سکے اور انھوں نے ہماری حدیث کو جھٹلایا اور ہمارے لئے کہا یہ جادوگر اور جھوٹے ہیں خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ہماری تعلیم کو بھول گئے پھر خدا نے بعض حق باتیں ان کی زبان پر جاری کر دیں وہ ان کو بیان کر گئے درآنحالیکہ ان کے قلوب انکار کر رہے تھے اور یہ اس لئے ہوا کہ اس صورت میں اولیاءِ خدا اور اہلِ اطاعت کے لئے اعتراض کا دفعیہ ہوا اگر ایسا نہ ہوتا تو روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ پھر ہم کو حکم دیا گیا کہ اپنی تعلیم کو ان سے روکیں اور پوشیدہ رکھیں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور روئے اور فرمایا۔ خداوندا یہ مومن لوگ بہت کم ہیں ان کی زندگی ہماری سی زندگی اور ان کی موت ہماری سی موت قرار دے اور دشمنوں کو ان پر مسلط نہ کر، یہ امر ہمارے لئے دردناک ہوگا اگر تو نے ان کی وجہ سے ہمیں دردناک کیا تو زمین پر تیری عبادت پھر کبھی نہ ہوگی اور درود و سلام ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

ایک سودواں باب

اُمت کو نبی کا حکم آئمہ مسلمین سے خلوص رکھنے اور اُن کی جماعت میں استقلال سے رہنے میں اور یہ کہ وہ کون ہیں

(بَابُ) ۱۰۲

مَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَاللُّزُومِ لِجَمَاعَتِهِمْ وَمَنْ هُمْ ؟

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ

أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله خَطَبَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَقَالَ : نَضَّرَ اللهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ : إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلهِ ، وَالنَّصِيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ ، وَاللُّزُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مِنْ وَرَائِهِمْ ، الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ .

وَ رَوَاهُ أَيْضاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ : وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ (۱) وَ ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ خَطَبَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضرت رسول خدا نے مسجد خیف میں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا نعمت دے گا یا خوش رکھے گا اللہ اس بندہ کو جس نے میرے قول کو سنا اور یاد رکھا اور حفظ کر لیا اور پہنچایا اس شخص تک جس نے اس کو نہیں سنا۔ بہت سے فقہ جاننے والے ایسے ہیں جو درحقیقت فقیہ نہیں اور بہت فقہ والے ایسے ہیں جو نقل کرتے ہیں ایسے لوگوں سے جو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں یعنی آئمہ علیہ السلام تین صورتیں ہیں جن میں دل کے اندر کھوٹ نہیں پائی جاتی اور شہادت کو راہ نہیں ہوتی۔ اوّل اس مرد مسلم کا دل جس کا عمل خالص اللہ کے لئے ہو اور آئمہ مسلمین سے خلوص رکھتا ہو اور ان کی جماعت میں مستقلاً شامل رہے کیونکہ آئمہ مسلمین کے لئے اپنی رعایا میں انتظام معاش کرنا ہے ان کے لئے جو تابعدار رہیں اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان کا خون برابر ہے اور جو ان میں پست درجہ کے ہیں یعنی نقرا رہیں ان کی معاش کا انتظام دوسرے مسلمان بھائیوں پر ہے ابن یعفور نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ وہ مسلمان مددگار رہیں، مخالفوں کے مقابل اور یہ کہ رسول اللہ نے یہ خطبہ حجۃ الوداع میں منیٰ کی مسجد خیف میں بیان فرمایا۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ رَكِبَ دَابَّتَهُ ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ حَدِّثْنَا بِحَدِيثِ خُطْبَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، قَالَ : دَعْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فِي حَاجَتِي فَإِنِّي قَدْ رَكِبْتُ فَإِذَا جِئْتُ حَدَّثْتُكَ ، فَقَالَ : أَسْأَلُكَ بِقَرَابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا حَدَّثْتَنِي ، قَالَ : فَنَزَلَ ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ : مُرْ لِي بِدَوَاةٍ وَقِرْطَاسٍ حَتَّى أُثْبِتَهُ ، فَدَعَا بِهِ ثُمَّ قَالَ : اكْتُبْ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ خُطْبَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ :

« نَضَّرَ اللهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَ بَلَّغَهَا مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ

الْغائبَ. فَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقيهٍ وَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ إلى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلاثٌ لايُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِم: إخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ، فَإنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحيطَةٌ مِنْ وَرائِهِمْ. الْمُؤْمِنُونَ إخْوَةٌ تَتَكافَأُ دِماؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلى مَنْ سِواهُمْ يَسْعى بِذِمَّتِهِمْ أَدْناهُمْ» فَكَتَبَهُ سُفْيانُ ثُمَّ عَرَضَهُ عَلَيْهِ وَرَكِبَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَجِئْتُ أَنَا وَسُفْيانُ.

فَلَمّا كُنّا في بَعْضِ الطَّريقِ قالَ لي: كَما أَنْتَ حَتّى أَنْظُرَ في هٰذَا الْحَديثِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْوَاللهِ أَلْزَمَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام رَقَبَتَكَ شَيْئاً لايَذْهَبُ مِنْ رَقَبَتِكَ أَبَداً فَقالَ: وَأَيُّ شَيْءٍ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: ثَلاثٌ لايُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ إخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ قَدْعَرَفْناهُ وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ مَنْ هٰؤُلاءِ الْأَئِمَّةُ الَّذينَ تَجِبُ عَلَيْنا نَصيحَتُهُمْ؟ مُعاوِيَةُ بْنُ أَبي سُفْيانَ وَيَزيدُبْنُ مُعاوِيَةَ وَمَرْوانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكُلُّ مَنْ لاتَجُوزُ شَهادَتُهُ عِنْدَنا وَلاتَجُوزُ الصَّلاةُ خَلْفَهُمْ؟ وَقَوْلُهُ: وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ. فَأَيُّ الْجَماعَةِ؟ مُرْجِيءٌ يَقُولُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنابَةٍ وَهَدَمَ الْكَعْبَةَ وَنَكَحَ أُمَّهُ فَهُوَ عَلى إيمانِ جَبْرَئيلَ وَميكائيلَ؟ أَوْ قَدَرِيٌّ يَقُولُ: لايَكُونُ ماشاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ ماشاءَ إبْليسُ؟ أَوْ حَرُورِيٌّ يَتَبَرَّأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ؟ أَوْ جَهْمِيٌّ يَقُولُ: إنَّما هِيَ مَعْرِفَةُ اللهِ وَحْدَهُ لَيْسَ الْإيمانُ شَيْءٌ غَيْرُها؟ قالَ: وَيْحَكَ وَأَيُّ شَيْءٍ يَقُولُونَ؟ فَقُلْتُ: يَقُولُونَ: إنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام وَاللهِ الْإمامُ الَّذي يَجِبُ عَلَيْنا نَصيحَتُهُ وَلُزُومُ جَماعَتِهِمْ أَهْلُ بَيْتِهِ، قالَ: فَأَخَذَ الْكِتابَ فَخَرَقَهُ ثُمَّ قالَ: لاتُخْبِرْ بِها أَحَداً.

۲۔ مکہ کے ایک قریشی نے سفیان ثوری سے کہا۔ مجھے جعفر بن محمدؑ کے پاس لے چلیئے۔ سفیان کہتا ہے میں حضرت کے پاس لے گیا۔ حضرت اس وقت گھوڑے پر سوار ہو چکے تھے میں نے کہا۔ اے ابوعبداللہ مجھ سے وہ حدیث بیان کیجیے جو رسول اللہؐ نے اپنے خطبہ میں مسجد حنیف میں بیان فرمائی تھی حضرت نے فرمایا۔ اب تو میں ایک ضرورت کے لئے جا رہا ہوں جب لوٹوں گا تو تم سے بیان کر دوں گا۔ سفیان نے کہا واسطہ قرابتِ رسول کا آپ ابھی بیان فرما دیجیے۔ حضرت سواری سے اتر پڑے سفیان نے کہا۔ ذرا ٹھہریے تاکہ کاغذ و دوات لے لیں تاکہ لکھ لیا جائے۔ جب یہ چیزیں آگئیں تو فرمایا۔ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، مسجد حنیف میں رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا بہجت و مسرت عطا کرے گا خدا اپنے اس بندہ کو جو میری بات سنے، اسے یاد رکھے اور محفوظ رکھے اور پہنچا دے ان لوگوں تک جن تک نہیں پہنچی، لوگو جو تم میں اس وقت موجود ہیں وہ ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں آگاہ ہو کہ بہت سے عالم دین ایسے ہیں جو حقیقتہً عالم نہیں اور بہت سے علم والے ایسے ہیں جو رجوع کرتے ہیں اس شخص کی طرف جو ان سے زیادہ عالم ہے تین باتیں ہیں جن سے مرد مسلم کا دل بیگانگی نہیں کرتا۔ اوّل خدا کی عبادت میں اخلاص عمل، دوسرے

آئمہ مسلمین سے خلوص، تیسرے ان کی جماعت میں رہنا، اپنے اوپر لازم کرنا۔ کیونکہ اپنی مطیع رعایا کے لئے معاش مہیا کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے۔ مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں ان کے خون برابر ہیں وہ مددگار ہیں مخالفوں کے مقابل اور ذمہ دار ہیں اپنے سے پست درجہ والوں یعنی فقراء کے لئے کوشش کرنے کے، سفیان نے لکھ کر حضرت کو دکھلا بھی دیا۔ اس کے بعد حضرت سوار ہو کر تشریف لے گئے راوی کہتا ہے میں اور ابو سفیان جب راستہ میں تھے تو اس نے مجھ سے کہا۔ ذرا ٹھہرو تاکہ ہم اس حدیث پر غور کریں۔ میں نے کہا واللہ حضرت ابوعبداللہ نے تیری گردن پر ایسا بوجھ رکھ دیا ہے جس کو تو کبھی نہیں اتار سکتا اس نے کہا وہ کیا۔ میں نے کہا وہی تین باتیں۔ اللہ سے خلوص عمل، اسے تو خیر ہم جانتے ہیں، دوسرے آئمہ مسلمین سے خلوص، بتا یہ کون ہیں جن سے خالص ارادت و محبت رکھنا ہم پر واجب ہے کیا ان سے مراد معاویہ و یزید و مروان ہیں؟ ان کی گواہی ہمارے نزدیک جائز نہیں۔ (کیونکہ یہ عادل نہیں) نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، تیسرے ان کی جماعت میں شامل رہنا، تو یہ کون سی جماعت ہے کیا یہ مرجیہ فرقہ کی جماعت ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا اور غسل جنابت نہیں کرتا، اور کعبہ کو ڈھائے اور اپنی ماں سے نکاح کرے تو بھی وہ ایمان میں جبرئیل و میکائیل کے برابر ہوگا یا قدریہ جما[illegible] مراد ہے جو کہتے ہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا اور جو شیطان چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا حروری جماعت ہے جو علی ابن ابی طالب پر تبرا کرتی ہے اور ان کے کفر کی گواہی دیتی ہے یا جہمی جماعت ہے جو کہتی ہے کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت کا نام ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس نے کہا۔ یہ تم نے عجیب بات کہی۔ اور یہ بتاؤ شیعہ لوگ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب ایسے امام ہیں جن سے خالص محبت رکھنا واجب ہے اور ان کی جماعت میں جو اہل بیت ہیں شامل رہنا ضروری ہے یہ سن کر اس نے اس تحریر کو مجھ سے لے لیا اور چاک کر ڈالا اور مجھ سے کہنے لگا اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا نَظَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى وَلِيٍّ لَهُ يُجْهِدُ نَفْسَهُ بِالطَّاعَةِ لِإِمَامِهِ وَ النَّصِيحَةِ إِلَّا كَانَ مَعَنَا فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے مسلمانوں میں ایک بالشت برابر بھی جدائی ڈالی اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال پھینکی۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ .

۔ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَ نَكَثَ صَفْقَةَ الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْذَمَ.(۲)

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے جماعت مسلمین میں تفرقہ ڈالا اور امام کے معاہدہ کو توڑ دیا تو خدا کے سامنے مجذوم ہو کر آئے گا۔

ایک سو تین واں باب

رعایا پر کیا حق امام واجب ہے اور امام پر رعایا کا حق

(بابُ) ۱۰۳

مَا يَجِبُ مِنْ حَقِّ الْإِمَامِ عَلَى الرَّعِيَّةِ وَحَقِّ الرَّعِيَّةِ عَلَى الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مَا حَقُّ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: حَقُّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا، قُلْتُ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي النَّاسِ فَلَا يُبَالِي مَنْ أَخَذَ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا.

۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کا حق لوگوں پر کیا ہے؟ فرمایا لوگ اس کا کلام سنیں اور اطاعت کریں اور رعایا کا حق امام پر یہ ہے کہ وہ مال غنیمت وغیرہ اپنی رعیت میں مساوی تقسیم کرے اور عدل کرے اور جب امام ایسا ہو تو کوئی خوف نہیں کہ کوئی یہاں جائے یا وہاں جائے مذاہب مختلف کی ضلالت کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي [مِنْ] بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۲۔ ابوحمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ چار مرتبہ آپ نے فرمایا ھکذا یعنی چاہیے

مخالفت سامنے سے ہو یا پیچھے سے داہنی طرف سے ہو یا بائیں طرف سے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَاتَخْتَانُوا وُلَاتَكُمْ وَلَا تَغُشُّوا هُدَاتَكُمْ وَلَاتَجْهَلُوا أَئِمَّتَكُمْ وَلَاتَصَدَّعُوا عَنْ حَبْلِكُمْ فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ، وَعَلَى هٰذَا فَلْيَكُنْ تَأْسِيسُ أُمُورِكُمْ وَالْزَمُوا هٰذِهِ الطَّرِيقَةَ، فَإِنَّكُمْ لَوْعَايَنْتُمْ مَاعَايَنَ مَنْ قَدْمَاتَ[1] مِنْكُمْ مِمَّنْ خَالَفَ مَا قَدْتُدْعَوْنَ إِلَيْهِ لَبَدَرْتُمْ وَ خَرَجْتُمْ وَلَسَمِعْتُمْ وَلٰكِنْ مَحْجُوبٌ عَنْكُمْ مَا قَدْعَايَنُوا وَ قَرِيباً مَا يُطْرَحُ الْحِجَابُ.

٣۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے والیان امر سے خیانت نہ کرو اور اپنے رہنماؤں سے ناانصافی نہ کرو اور اپنے اماموں سے جاہل نہ رہو اور اپنی رسی سے جدا نہ رہو ورنہ سست پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا خیزی ہو جائے گی تمہارے امور کی بنیاد اسی پر ہونی چاہیئے اور اسی طریقہ سے قائم رہو۔ کاش تم دیکھتے اس عذاب کو جو تم میں سے ان مرنے والوں نے دیکھا جنھوں نے مخالفت کی اس امر کی جس کی طرف آئمہ علیہ السلام تم کو بلاتے ہیں اور البتہ منافقوں کے جہاد کی طرف نکلنے میں جلدی کرتے لیکن جو انھوں نے دیکھا وہ تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے اور وقت قریب ہے کہ یہ پردہ تمہاری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جائے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: نُعِيَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله نَفْسُهُ وَهُوَصَحِيحٌ لَيْسَ بِهِ وَجَعٌ ـ قَالَ: نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ـ قَالَ، فَنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً وَ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ بِالسِّلَاحِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَصَعِدَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله الْمِنْبَرَ فَنَعَى إِلَيْهِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «اُذَكِّرُ اللهَ الْوَالِيَ مِنْ بَعْدِي [illegible] يَرْحَمُ عَلَى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَأَجَلَّ كَبِيرَهُمْ وَرَحِمَ ضَعِيفَهُمْ وَوَقَّرَ عَالِمَهُمْ وَلَمْ [illegible] بِهِمْ فَيُذِلَّهُمْ وَلَمْ يُفْقِرْهُمْ فَيُكْفِرَهُمْ وَلَمْ يُغْلِقْ بَابَهُ دُونَهُمْ فَيَأْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيفَهُمْ وَلَمْ يَخْبِزْهُمْ فِي بُعُوثِهِمْ فَيَقْطَعَ نَسْلَ اُمَّتِي، ثُمَّ قَالَ: [قد] بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ فَاشْهَدُوا».

وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : هٰذَا آخِرُ كَلَامٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى مِنْبَرِهِ.

٤۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل نے نبی صلعم کو خبر مرگ دی۔ درآنحالیکہ حضور تندرست تھے۔ اور کوئی تکلیف آپ کو نہ تھی حضرت نے نماز جماعت کے لئے ندا کرائی اور مہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ بدن پر ہتھیار سج کر آئیں۔

لشکر اسامہ میں شامل ہونے کے لئے) لوگ جمع ہوگئے آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے مرنے کی خبر لوگوں کو سنائی پھر فرمایا میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اس والی کو جو میرے بعد ہوگا کہ وہ کوئی کام نہ کرے بلکہ یہ کہ مسلمانوں کی جماعت پر رحم کرے ان کے بڑوں کی عزت کرے، کمزوروں پر رحم کرے اور ان کے عالموں کو صاحب وقار جانے۔ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے جس سے وہ ذلیل ہوں اور انھیں محتاج نہ بنائے کہ وہ کافر ہو جائیں اور اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔

پس اس صورت میں قوی لوگ ضعیفوں کو کھا جائیں گے اور ان کی بنیاد نہ اکھاڑو۔ انھیں جہاد پر بھیج کر اس صورت میں میری امت کی نسل منقطع ہو جائے گی پھر فرمایا میں نے تبلیغ کر دی اور سمجھا دیا۔ گواہ رہنا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آخری کلام تھا جو رسول اللہ نے منبر پر کیا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَسَلٌ وَتِينٌ مِنْ هَمَذَانَ وَحُلْوَانَ فَأَمَرَ الْعُرَفَاءَ أَنْ يَأْتُوا بِالْيَتَامَى، فَأَمْكَنَهُمْ مِنْ رُؤُوسِ الْأَزْقَاقِ يَلْعَقُونَهَا وَهُوَ يَقْسِمُهَا لِلنَّاسِ قَدَحاً، قَدَحاً، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَهُمْ يَلْعَقُونَهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ أَبُو الْيَتَامَى وَإِنَّمَا أَلْعَقْتُهُمْ هَذَا بِرِعَايَةِ الْآبَاءِ.

٥ ـ راوی کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس شہد اور انجیر ہمدان و حلوان سے آئے۔ آپؑ نے عرفا (وہ لوگ جنھیں شہر کے لوگوں کا پتہ رہتا ہے) کو حکم دیا کہ یتیموں کو لائیں جب وہ آئے تو آپؑ نے ان کو شہد کی مشکوں کے دہانوں پر بٹھا دیا تاکہ وہ شہد کو چاٹیں اور دوسرے لوگوں کو پیالوں میں بھر بھر کر دیا۔ لوگوں نے کہا۔ اے امیر المومنین ان کو چاٹنے کے لئے کیوں اجازت دی۔ فرمایا امام یتیموں کا باپ ہوتا ہے یہ ان بچوں کے باپ کی رعایت سے چاٹ رہے ہیں یعنی اگر ان کے باپ کے پاس شہد آتا تو وہ اسی طرح بے تکلفی سے چاٹتے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ وَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْدِي، فَقِيلَ لَهُ: مَا مَعْنَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: قَوْلُ النَّبِيِّ: مَنْ تَرَكَ دَيْناً أَوْ ضَيَاعاً فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ، فَالرَّجُلُ لَيْسَتْ لَهُ عَلَى نَفْسِهِ وِلَايَةٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَلَيْسَ لَهُ عَلَى عِيَالِهِ أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ إِذَا لَمْ يُجْرِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةَ، وَالنَّبِيُّ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام وَمَنْ بَعْدَهُمَا أَلْزَمَهُمْ هَذَا، فَمِنْ هُنَاكَ صَارُوا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كَانَ سَبَبُ إِسْلَامِ عَامَّةِ الْيَهُودِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ هَذَا الْقَوْلِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّهُمْ أَمِنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَعَلَى عِيَالَاتِهِمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ میں ہر مومن کے نفس سے اولیٰ ہوں اور میرے بعد علی اولیٰ ہیں کسی نے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص قرضہ چھوڑ مرے یا عیال بے معاش چھوڑے تو اس کا بار میرے اوپر ہے اور جو کوئی مال چھوڑے تو اس کا مالک اس کے ورثا ہوں گے پس ایسا شخص جس کو مال بے سبب نہ ہونے کے اپنے اوپر قابو نہ ہو اور وہ دوسرے کا محتاج ہو اور اپنے اہل وعیال کے نفقہ کا کفیل نہ ہو تو نبی اور امیر المومنین علیہ السلام اور ان کے بعد میں ہونے والے امام ان کے کفیل ہوں گے اس طرح وہ لوگوں کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے رسولؐ کا یہی قول عام یہودیوں کے اسلام لانے کا سبب بنا۔ وہ خود بھی ایمان لائے اور ان کے اہل وعیال بھی۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبانِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ صَبّاحِ بْنِ سَيّابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَيُّما مُؤْمِنٍ أَوْمُسْلِمٍ ماتَ وَ تَرَكَ دَيْناً لَمْ يَكُنْ فِي فَسادٍ وَلا إِسْرافٍ فَعَلَى الْإِمامِ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ لَمْ يَقْضِهِ فَعَلَيْهِ إِثْمُ ذٰلِكَ ، إِنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ يَقُولُ : «إِنَّمَا الصَّدَقاتُ لِلْفُقَراءِ وَالْمَساكِينِ»[1] الآية فَهُوَ مِنَ الْغارِمِينَ وَلَهُ سَهْمٌ عِنْدَالْإِمامِ فَإِنْ حَبَسَهُ فَإِثْمُهُ عَلَيْهِ .

٧۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی مومن یا مسلم مر جائے اور وہ اپنے اوپر قرضہ چھوڑ جائے بشرطیکہ وہ قرضہ لغویات وفضول خرچی میں نہ ہوا ہو تو امام کا فرض ہے کہ اس کو ادا کرے اور اگر ادا نہ کرے گا تو اس کا گناہ اس پر ہو گا۔ خدا فرماتا ہے کہ صدقات کے مستحق فقراء ومساکین ہیں۔ پس چونکہ وہ مومن مقروض ہے لہذا امام کے پاس اس کا حصہ ہے اس کو دینا چاہیئے اور اگر اس کو روک لے گا تو گنہگار ہو گا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حَنانٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لاتَصْلُحُ الْإِمامَةُ إِلّا لِرَجُلٍ فِيهِ ثَلاثُ خِصالٍ : وَرَعٌ يَحْجِزُهُ عَنْ مَعاصِي اللهِ وَحِلْمٌ يَمْلِكُ[2] بِهِ غَضَبَهُ وَحُسْنُ الْوِلايَةِ عَلىٰ مَنْ يَلِي حَتّىٰ يَكُونَ لَهُمْ كَالْوالِدِ الرَّحِيمِ ، وَفِي رِوايَةٍ أُخْرىٰ حَتّىٰ يَكُونَ لِلرَّعِيَّةِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ .

٨۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مگر وہ شخص جس میں تین خصلتیں ہوں اوّل پرہیزگاری جو اسے بچائے گناہ کرنے سے دوسرے حلم جس سے وہ اپنے غصہ پر قابو پائے تیسرے لوگوں پر اچھی حکومت کرے اور اپنے متعلقین سے اس طرح ملے جیسے باپ اپنی اولاد سے ملتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس طرح برتاؤ کرے جیسے مہربان باپ اپنی رعایا سے۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ طَبَرِسْتَانَ يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ ـ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَلَقِيتُ الطَّبَرِيَّ مُحَمَّداً بَعْدَ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي ـ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ الْمُغْرَمُ إِذَا تَدَيَّنَ أَوِ اسْتَدَانَ فِي حَقٍّ ـ الْوَهْمُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ـ أُجِّلَ سَنَةً فَإِنِ اتَّسَعَ وَإِلَّا قَضَى عَنْهُ الْإِمَامُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

۹۔ راوی معاویہ بن الحکیم کہتا ہے۔ میں نے ملاقات کی ایک مرد طبرستانی سے جسے محمد کہتے تھے اس نے بیان کیا کہ مجھ سے بیان کیا امام رضا علیہ السلام نے کہ اگر غیر باطل امور میں کوئی مقروض ہے یا اس سے قرض طلب کیا گیا (تدین اور استدال میں شک کا تعلق معاویہ سے ہے کہ اس نے ان دو لفظوں میں کونسا لفظ سنا تھا) تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر اس مدت میں وہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو خود دے۔ ورنہ امام یہ قرضہ بیت المال سے چکائے گا۔

ایک سو چاروان باب

تمام روئے زمین کا مالک امام ہے

(باب) ۱۰۴

أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام «إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْرَثَنَا اللَّهُ الْأَرْضَ وَنَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَالْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا، فَمَنْ أَحْيَا أَرْضاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَلْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أَخْرَبَهَا وَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَأَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا، يُؤَدِّي خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَظْهَرَ الْقَائِمُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ، فَيَحْوِيهَا وَيَمْنَعُهَا وَيُخْرِجُهُمْ مِنْهَا، كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمَنَعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ میں حضرت علیؑ کی ایک تحریر میں دیکھا کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں

میں جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے مجھے اور میرے اہل بیت کو اللہ نے زمین کا مالک بنایا ہے ہم متقی ہیں اور زمین سب ہمارے لئے ہے مسلمانوں میں جو کوئی زمین حاصل کرے وہ اس کو آباد کرے تو اس کو چاہیئے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اس کو خراج (ٹیکس و لگان) دے اور باقی کو خود کھائے پیئے لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے یا اس کو تباہ و برباد کردے اور ایک دوسرا مسلمان اس پر قابض ہو کر از سر نو اسے آباد کرے تو وہ اس سے زیادہ مستحق ہے جس نے اسے چھوڑ دیا تھا اس مالک کو چاہیئے کہ میرے اہلبیت میں سے جو امام ہو اسے خراج ادا کرے اور باقی وہ کھائے یہاں تک کہ قائم آل محمدؐ جہاد بالسیف کریں اور زمین کو احاطہ کریں اور مشرکوں اور کافروں کو نکال باہر کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے جزیرۃ العرب سے نکال باہر کیا تھا البتہ جو املاک ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہو گی ان کو انہی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَمَّنْ رَوَاهُ قَالَ: الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيُؤَدِّ حَقَّ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلْيَبَرَّ إِخْوَانَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاللهُ وَرَسُولُهُ وَنَحْنُ بُرَآءُ مِنْهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا۔ دنیا و ما فیہا اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے پس جو کسی حصہ زمین پر غالب ہو اس کو چاہیئے۔ اللہ سے ڈرے اور اس کا حق ادا کرے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ اور اس کا رسولؐ اور ہم اس سے الگ ہیں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَأَيْتُ مِسْمَعًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام تِلْكَ السَّنَةَ مَالًا[1] فَرَدَّهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ: إِنِّي كُنْتُ وُلِّيتُ الْبَحْرَيْنِ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعَمِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَدْ جِئْتُكَ بِخُمُسِهَا بِثَمَانِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهَا عَنْكَ وَأَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَهِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا، فَقَالَ: أَوَمَا لَنَا مِنَ الْأَرْضِ وَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا إِلَّا الْخُمُسُ؟ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا، فَقُلْتُ لَهُ: وَأَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا سَيَّارٍ قَدْ طَيَّبْنَاهُ لَكَ وَأَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَضُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ، وَكُلُّ مَا فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُمْ فِيهِ مُحَلَّلُونَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَجْبِيَهُمْ طَسْقَ[2] مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَأَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا،

فَيَأْخُذَ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَيُخْرِجَهُمْ صَغَرَةً قَالَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ : فَقَالَ لِي أَبُو سَيَّارٍ : مَا أَرَىٰ أَحَداً مِنْ أَصْحَابِ الضِّيَاعِ وَلَا مِمَّنْ يَلِي الْأَعْمَالَ يَأْكُلُ حَلَالاً غَيْرِي إِلَّا مَنْ طَيَّبُوا لَهُ ذٰلِكَ .

۳۔ عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے مسمع کو مدینہ میں کہتے سُنا کہ میں اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس لے گیا آپؑ نے اسے رَد کر دیا۔ میں نے پوچھا کیوں رَد کیا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میں بحرین میں غوطہ خوری پر مامور ہوا اور وہاں سے میں نے چار لاکھ درہم کے موتی حاصل کئے جس کا خمس اسّی ہزار درہم آپ کی خدمت میں لایا ہوں میں نے اس امر کو بُرا سمجھا کہ جو آپ کا حق ہے اسے روکوں اور روگردانی کروں ۔جبکہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے اموال میں اس حق کو مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا زمین اور اس کی پیداوار میں ہمارا حق بس خمس ہی ہے اے ابوسیار تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے۔

جو کچھ ان زمینوں سے پیدا ہو وہ سب ہمارے لئے ہے میں نے کہا میں کل مال حاضر کر دوں ۔ فرمایا۔ اے ابوسیّار، ہم نے اس کو تمہارے لئے پاک قرار دیا اور حلال و جائز کیا اس کو اپنے مال میں شامل کر لو۔ ہمارے شیعوں کے پاس جو کچھ از قسم زمین ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جب تک قائم آل محمد کا ظہور ہو وہ دشمنوں سے زمین کو نکال لیں گے اور ان کو ذلت سے باہر کر دیں گے عمر بن یزید کہتا ہے ابوسیار نے کہا۔ میرے سوا حلال کھانے والے زمینوں کی پیداوار سے اور ان کے عاملوں میں کوئی نہیں ہاں صرف وہ لوگ جن کے لئے آئمہ نے حلال کر دیا ہو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الرَّازِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَمَا عَلَى الْإِمَامِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَحَلْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لِلْإِمَامِ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَيَدْفَعُهَا إِلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ، جَائِزٌ لَهُ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ ، إِنَّ الْإِمَامَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! لَا يَبِيتُ لَيْلَةً أَبَداً وَلِلّٰهِ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يَسْأَلُهُ عَنْهُ .

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا امام پر بھی زکوٰۃ ہے فرمایا۔ اے ابومحمد تم نے اوروں کا قیاس ہم پر کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت امام کی ہے وہ جہاں چاہتا ہے اس کو رکھتا ہے اور جس کو چاہتا دے ڈالتا ہے یہ اللہ کی طرف سے امام کے لئے جائز ہے اے ابومحمد! امام نہیں گزارتا کوئی ایسی رات کہ اس کی گردن پر کوئی ایسا حق ہو جس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے ۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَوِ الْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا لَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ ؟ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بَعَثَ جَبْرَئِيلَ

عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْرِقَ بِإِبْهَامِهِ ثَمَانِيَةَ أَنْهَارٍ فِي الْأَرْضِ، مِنْهَا سَيْحَانُ وَ جَيْحَانُ وَ هُوَ نَهْرُ بَلْخ وَالْخشوع وَهُوَ نَهْرُ الشَّاشِ[1] وَ مِهْرَانُ وَهُوَ نَهْرُ الْهِنْدِ وَنِيلُ مِصْرَ وَ دِجْلَةُ وَالْفُرَاتُ، فَمَا سَقَتْ أَوِ اسْتَقَتْ فَهُوَ لَنَا وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِشِيعَتِنَا وَلَيْسَ لِعَدُوِّنَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَصَبَ عَلَيْهِ وَإِنَّ وَلِيَّنَا لَفِي أَوْسَعَ فِيمَا بَيْنَ ذِهْ إِلَى ذِهْ - يَعْنِي بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْهَا) خَالِصَةً (لَهُمْ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2] بِلَا غَصْبٍ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ اس زمین پر آپ کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر حضرت مسکرائے۔ فرمایا۔ اللہ نے جبرئیل کو اس حکم کی تعمیل کو بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر آٹھ نہریں بہادیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں سیحان جیحان یہ بلخ میں ہیں خشوع یہ دریا برف پوش ہے مہران (دریائے سندھ) گنگا جو ہندوستان میں ہے نیل مصر میں ہے اور دجلہ اور فرات اور ہر وہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیراب ہوتے ہیں یا ڈول اور رسی کے ذریعہ سے، پس وہ پانی ہمارا ہے اور جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے ہمارے دشمن کا اس میں کوئی حق نہیں۔ مگر غاصب بن کر ہمارا دوست مالک ہے جو اس کے اور اس کے درمیان ہے یعنی مابین زمین و آسمان، پھر یہ آیت پڑھی۔ ان لوگوں سے کہہ دو جو اس دنیا میں ایمان لائے ہیں اور ان کا حق چھینا گیا ہے) روز قیامت دیا سب خاص ان کا ہوگا۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ رُوِيَ لَنَا أَنْ لَيْسَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله من الدُّنْيَا إِلَّا الْخُمُسُ، فَجَاءَ الْجَوَابُ: أَنَّ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

٦۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں سوائے خمس کے رسولؐ کا اور کوئی حق نہیں حضرت امامؑ نے جواب میں لکھا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے رسول اللہؐ کا ہے

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَأَقْطَعَهُ الدُّنْيَا قَطِيعَةً، فَمَا كَانَ لِآدَمَ عليه السلام فَلِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام.

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو تمام روئے زمین کا ان کو مالک بنادیا۔ پس جو کچھ آدم کے لئے تھا وہ سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے وہ سب آئمہ آل محمدؐ کے لئے ہے۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام كَرَىٰ بِرِجْلِهِ خَمْسَةَ أَنْهَارٍ وَلِسَانُ الْمَاءِ يَتْبَعُهُ: الْفُرَاتَ وَدِجْلَةَ وَنِيلَ مِصْرَ وَمِهْرَانَ وَنَهْرَ بَلْخَ فَمَا سَقَتْ أَوْسُقِيَ مِنْهَا فَلِلْإِمَامِ وَالْبَحْرُ الْمُطِيفُ بِالدُّنْيَا [لِلْإِمَامِ].

٭ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: لَمْ يَكُنِ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ يَعْدِلُ بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ شَيْئاً وَكَانَ لَا يَغِبُّ إِتْيَانَهُ، ثُمَّ انْقَطَعَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ أَحَدَ رِجَالِ هِشَامٍ وَوَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مُلَاحَاةٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِمَامَةِ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ: الدُّنْيَا كُلُّهَا لِلْإِمَامِ عليه السلام عَلَىٰ جِهَةِ الْمِلْكِ وَأَنَّهُ أَوْلَىٰ بِهَا مِنَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ: [لَيْسَ] كَذٰلِكَ، أَمْلَاكُ النَّاسِ لَهُمْ إِلَّا مَا حَكَمَ اللهُ بِهِ لِلْإِمَامِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْخُمُسِ وَالْمَغْنَمِ فَذٰلِكَ لَهُ وَ ذٰلِكَ أَيْضاً قَدْ بَيَّنَ اللهُ لِلْإِمَامِ أَيْنَ يَضَعُهُ؟ وَ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ؟ فَتَرَاضَيَا بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَ صَارَا إِلَيْهِ، فَحَكَمَ هِشَامٌ لِأَبِي مَالِكٍ عَلَىٰ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ فَغَضِبَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَ هَجَرَ هِشَاماً بَعْدَ ذٰلِكَ.

۸ ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین پر جبرئیل نے پانچ دریا پیدا کیے۔ جن سے فرات ودجلہ ونیل ومہران ونہر بلخ پھوٹ نکلے۔ پس یہ سب اور جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں امام کے لیے ہے اور وہ سمندر جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے امام کا ہے۔

سری بن ربیع سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر ہشام ابن الحکم کی برابر کسی کو نہیں جانتا تھا اور کسی دن اس کے پاس آنے سے نہیں رکتا تھا پھر قطع تعلق کر لیا اور اس کا مخالف ہو گیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ابو مالک حضرمی ہشام کا خاص آدمی تھا اس کے اور ابی عمیر کے درمیان امر امامت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ابن ابی عمیر کہتا تھا کہ روئے زمین کی ہر شے کا مالک امام ہے وہ ان سب سے اولیٰ ہے جو مالک زمین بنے ہوئے ہیں اور ابو مالک کہتا تھا ایسا نہیں ہے جس چیز کا جو مالک ہے وہ اسی کا ہے سوائے اس کے جس کا حکم خدا نے امام کے لیے دیا ہے۔ جیسے مال فئے خمس اور غنیمت، یہ چیزیں بے شک امام کی ہیں اسے اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ آخر دونوں اس پر راضی ہو گئے کہ ہشام سے دریافت کریں چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آئے۔ ہشام نے ابن مالک کے قول سے موافقت کی۔ اس پر ابن ابی عمیر کو غصہ آیا اور ہشام سے اس کے بعد ملنا جلنا ترک کر دیا۔

ایک سو پانچواں باب

جب امام علیہ السلام ولیٔ امر ہو تو اس کی سیرت اور طعام و لباس

(بَابُ) ۱۰۵

سِيرَةِ الْإِمَامِ فِي نَفْسِهِ وَفِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ إِذَا وَلِيَ الْأَمْرَ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ وَجَابِرٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ اللهَ جَعَلَنِي إِمَاماً لِخَلْقِهِ، فَفَرَضَ عَلَيَّ التَّقْدِيرَ فِي نَفْسِي وَمَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَمَلْبَسِي كَضُعَفَاءِ النَّاسِ، كَيْ يَقْتَدِيَ الْفَقِيرُ بِفَقْرِي وَلَا يُطْغِيَ الْغَنِيَّ غِنَاهُ.

۱۔ فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے مجھے خلق کا امام بنایا ہے پس میرے لئے ایک مقدار معین کر دی ہے کھانے پینے اور پہننے کی ضعیف اور کمزور آدمیوں کی طرح تاکہ فقیر میرے فقر کی پیروی کرے اور غنی اس سے سرکشی نہ کرے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً: جُعِلْتُ فِدَاكَ ذَكَرْتُ آلَ فُلَانٍ وَمَا هُمْ فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ هَذَا إِلَيْكُمْ لَعِشْنَا مَعَكُمْ، فَقَالَ: هَيْهَاتَ يَا مُعَلَّى أَمَا وَاللهِ أَنْ لَوْ كَانَ ذَاكَ مَا كَانَ إِلَّا سِيَاسَةَ اللَّيْلِ وَسِيَاحَةَ النَّهَارِ وَلُبْسَ الْخَشِنِ وَأَكْلَ الْجَشِبِ، فَزُوِيَ ذَلِكَ عَنَّا، فَهَلْ رَأَيْتَ ظُلَامَةً قَطُّ صَيَّرَهَا اللهُ تَعَالَى نِعْمَةً إِلَّا هَذِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک دن کہا کہ مجھے ایک دن خیال آیا۔ بنی عباس کی حکومت و دولت و عیش و عشرت کا۔ میں نے دل میں کہا۔ اگر یہ حکومت آپ کے لئے ہوتی تو ہم بھی عیش سے زندگی بسر کرتے۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو تم پر اے معلی اگر ایسا ہوتا تو ہم راتوں کو عبادت کرتے اور دنوں میں لوگوں کی خبر گیری کا کام انجام دیتے موٹا کپڑا پہنتے، گھٹیا قسم کا کھانا، کھاتے، خدا نے ہمیں اس دولت سے دور رکھا یہ ظلم نعمت بن گیا ہے ہمارے لئے (اس نعمت والے اپنے ظلم کے باعث عذاب الہٰی میں گرفتار ہوں گے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمَا

بِأَسَانِيدَ مُخْتَلِفَةٍ فِي احْتِجَاجِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى عَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ حِينَ لَبِسَ الْعَبَاءَ وَتَرَكَ الْمُلَاءَ وَشَكَاهُ أَخُوهُ الرَّبِيعُ بْنُ زِيَادٍ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَدْ غَمَّ أَهْلَهُ وَأَحْزَنَ وَلَدَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلَيَّ بِعَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ ، فَجِيءَ بِهِ فَلَمَّا رَآهُ عَبَسَ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ أَهْلِكَ ؟ أَمَا رَحِمْتَ وُلْدَكَ ؟ أَتَرَى اللهَ أَحَلَّ لَكَ الطَّيِّبَاتِ وَهُوَ يَكْرَهُ أَخْذَكَ مِنْهَا ، أَنْتَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ ، أَوَ لَيْسَ اللهُ يَقُولُ : «وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ» أَوَلَيْسَ [الله] يَقُولُ: «مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ (إِلَى قَوْلِهِ) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝» فَبِاللهِ لَابْتِذَالُ نِعَمِ اللهِ بِالْفَعَالِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنِ ابْتِذَالِهَا بِالْمَقَالِ وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝» فَقَالَ عَاصِمٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَعَلَى مَا اقْتَصَرْتَ فِي مَطْعَمِكَ عَلَى الْجُشُوبَةِ وَفِي مَلْبَسِكَ عَلَى الْخُشُونَةِ ؟ فَقَالَ : وَيْحَكَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَى أَئِمَّةِ الْعَدْلِ أَنْ يُقَدِّرُوا أَنْفُسَهُمْ بِضَعَفَةِ النَّاسِ ، كَيْلَا يَتَبَيَّغَ بِالْفَقِيرِ فَقْرُهُ ، فَأَلْقَى عَاصِمُ بْنُ زِيَادٍ الْعَبَاءَ وَلَبِسَ الْمُلَاءَ.

(رحمٰن ۵۵ — الضحیٰ ۹۳/۱۱)

۳۔ عاصم ابن زیاد کے متعلق اس کے بھائی ربیع بن زیاد نے امیرالمومنین سے یہ شکایت کی کہ اس نے موٹے کپڑے کا لباس پہنا ہے اور نرم کپڑا پہننا ترک کر دیا ہے اس کے بال بچے اور اس کا باپ تارک دنیا ہونے کی بنا پر سخت پریشان ہے حضرت نے فرمایا۔ عاصم کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آیا تو آپؑ کے چہرے پر آثار غضب نمایاں ہوئے حضرت نے فرمایا۔ تجھے اپنے اہل و عیال سے شرم نہیں آتی، کیا تجھے اپنی اولاد پر رحم نہیں آتا جس خدا نے پاکیزہ چیزوں کو تیرے لئے حلال کر دیا ہے کیا تو اس کے استعمال کو برا جانے گا خدا کے نزدیک تیرا یہ عمل سست و ضعیف ہے۔

اے عاصم کیا خدا یہ نہیں فرماتا۔ اور زمین کو ہم نے لوگوں کے لئے میوے اور کھجور جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ پیدا کئے کیا خدا یہ نہیں فرماتا کہ دو دریا (کھاری اور میٹھے) ملتے ہیں اور ان کے درمیان ایک روک ہے جس سے وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں بڑھتے تا اینکہ فرمایا ان کے اندر موتی اور مونگے نکلتے ہیں پس لوگو خدا کے لئے۔ خدا کی نعمتوں کا عملی طور پر کام میں لانا اس سے زیادہ محبوب خدا ہے، صرف زبانی ذکر کرنے اور ان کے استعمال سے اجتناب کرنے سے۔ لیکن ذکر بھی کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ عاصم نے کہا۔ اے امیرالمومنین پھر آپؑ کیوں کمتر قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر۔ خدا نے آئمہ عدل پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو غریب لوگوں جیسا نفس بنائیں تاکہ فقیر اپنے فقر کے صدمے سے ہلاک نہ ہو۔ عاصم نے اپنی گدڑی اتار ڈالی اور نرم لباس پہن لیا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ ،

عَنْ حَمّادِبْنِ عُثْمانَ قالَ : حَضَرْتُ أَباعَبْد ... صْلَحَكَ اللهُ ذَكَرْتَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام كانَ يَلْبِسُ الْخَشِنَ ، يَلْبِس ... وَما أَشْبَهَ ذٰلِكَ وَنَرىٰ عَلَيْكَ اللِّباسَ الْجَديدَ ، فَقالَ لَهُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام ... ذٰلِكَ في زَمانٍ لايُنْكَرُ [عَلَيْهِ] وَلَوْلَبِسَ مِثْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ شُهِرَ بِهِ ، فَخَيْرُ لِباسِ كُلِّ زَمانٍ لِباسُ أَهْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّ قائِمَنا أَهْلَ الْبَيْتِ عليهم السلام إِذا قامَ لَبِسَ ثِيابَ عَلِيٍّ عليه السلام وَسارَ بِسيرَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے سوال کیا حضرت علی تو بہت گھٹیا لباس پہنتے تھے یعنی چار درہم قیمت کی قمیص اور آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تھے جب وہ بُرا نہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ صحیح معنے میں اسلامی حکومت تھی) اگر ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تو ہر طرف سے مذمت ہونے لگتی جب ہمارے قائم ظہور فرمائیں گے تو حضرت علی کا سا لباس پہنے ہوں گے اور انہی کی سیرت پر عامل ہوں گے۔

ایک سو چھواں باب

نادر

(بابُ نادِرٌ) ۱۰۶

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَيّوبَ بْنِ نُوحٍ : قالَ: عَطَسَ عليه السلام يَوْماً وَأَنا عِنْدَهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ مايُقالُ لِلْإِمامِ إِذا عَطَسَ ؟ قالَ : يَقُولُونَ (١) : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ .

۱۔ راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی۔ میں نے پوچھا۔ جب امام کو چھینک آئے تو کہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ یوں کہیں۔ اللہ کا تم پر درود ہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قالَ : حَدَّثَني إِسْحاقُ بْنُ إِبْراهيمَ الدّينَوَرِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زاهِرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْقائِمِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنينَ ؟ قالَ لا ، ذاكَ اسْمٌ سَمَّى اللهُ بِهِ أَميرَالْمُؤْمِنينَ عليه السلام ، لَمْ يُسَمَّ بِهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلايَتَسَمّىٰ بِهِ بَعْدَهُ إِلّا كافِرٌ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ كَيْفَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ ؟ قالَ : يَقُولُونَ : اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يابَقِيَّةَ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : «بَقِيَّةُ

اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ » (۲).

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ قائم آلِ محمد کو امیرالمومنین کہہ سکتے ہیں۔ فرمایا۔ نہیں یہ نام اللہ نے امیرالمومنین کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم نہ ہوگا مگر کافر۔ میں نے کہا۔ پھر قائم آلِ محمد کے لئے کیا کہیں۔ فرمایا۔ السلام علیک یا بقیۃ اللہ۔ پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ ، أَمَا سَمِعْتَ فِي كِتَابِ اللهِ «وَ نَمِيرُ أَهْلَنَا » . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرىٰ قَالَ : لِأَنَّ مِيرَةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِنْدِهِ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ .

۳۔ مومنین کا توشہ علم ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الْقَزَّازِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : اللهُ سَمَّاهُ ، وَ هٰكَذَا أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ : «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولِي وَأَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیرالمومنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں یونہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔

توضیح : قرآن میں امیرالمومنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ جامع القرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

ایک سو ساتواں باب

ولایت کے متعلق نکات و لطائف

((باب) ۱۰۷

فِيهِ نُكَتٌ وَ نُتَفٌ مِنَ التَّنْزِيلِ فِي الْوَلَايَةِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا

عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ سَالِمِ الْحَنَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ: هِيَ الْوَلَايَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. سورۃ الشعراء ۲۶/۹۴

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتایئے اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر، تاکہ تو صاف عربی زبان میں لوگوں کو ڈرائے۔ فرمایا یہ امیرالمومنین کی ولایت کے بارے میں ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً» قَالَ: هِيَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. احزاب ۳۳/۷۲

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ہم نے امانت کو آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ درانحالیکہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔ فرمایا یہ امانت ولایت امیرالمومنینؑ ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ: بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْوَلَايَةِ وَلَمْ يَخْلِطُوهَا بِوَلَايَةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَهُوَ الْمُلَبَّسُ بِالظُّلْمِ. انعام ۶/۸۲

۳۔ راوی نے کہا، یہ جو لوگ ہم پر ایمان لائے۔ اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔ کیا مطلب ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسولؐ لے کر آئے اور اس سے اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا۔ کیونکہ وہ ظلم سے مخلوط ہوتی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: **فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ** فَقَالَ: عَرَفَ اللهُ إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وَكُفْرَهُمْ بِهَا، يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُمْ ذَرٌّ. تغابن ۶۴/۲

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر، فرمایا۔ خدا معرفت کرائے، ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے، اور اس سے انکار کرنے والوں کی جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلب آدم میں بصورت ذرہ تھے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ» قَالَ : يُوفُونَ دھر ۷۶/۷
بِالنَّذْرِ الَّذِي اُخِذَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آیہ یوفون بالنذر کے متعلق مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ،
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا اُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مائدہ
مِنْ رَبِّهِمْ» قَالَ : الْوَلَايَةُ . ۵/۶۶

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ توریت و انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا) فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ شوریٰ
فِي الْقُرْبَى» قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام . ۴۲/۲۳

۷۔ آیہ قل لا اسئلکم کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اجر ہم آئمہ کی محبت ہے جو ذوی القربیٰ رسولؐ ہیں۔

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ،
عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ احزاب
وَوَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً» هٰكَذَا نَزَلَتْ . ۳۳/۷۱

۸- ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ من یطع اللہ و رسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر آئمہ کی ولایت) پس اس کو پوری پوری کامیابی ہوئی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوانَ رَفَعَهُ احزاب
إِلَيْهِمْ في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَما كانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ» في عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ «كَالَّذِينَ آذَوْا ۳/۵۳ احزاب
مُوسٰى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمّا قالُوا» . ۳/۶۹

۹۔ راوی نے آئمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ آیہ "تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلعم کو اذیت دو (علی اور آئمہ کے بارے میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰؑ کو امت موسیٰؑ نے (گوسالہ پرستی میں وصی موسیٰؑ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کرکے) پس بری ہے اللہ اس چیز سے جو انھوں نے بیان کیا۔

۱۰ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ السَّيّارِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ قالَ : سَأَلَهُ طٰہٰ
رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعالىٰ : «فَمَنِ اتَّبَعَ هُدايَ فَلا يَضِلُّ وَلا يَشْقىٰ» قالَ : مَنْ قالَ بِالْأَئِمَّةِ وَاتَّبَعَ أَمْرَهُمْ ۲/۱۲۳
وَلَمْ يَجُزْ طاعَتَهُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ گمراہ نہ ہوا اور نہ شقی ہوا"۔ امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے آئمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوا۔

۱۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ في قَوْلِهِ بلد
تَعالىٰ : «لا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۞ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۞ وَوالِدٍ وَما وَلَدَ» قالَ : أَميرُ الْمُؤْمِنينَ وَما ۱-۳
وَلَدَ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

۱۱۔ راوی نے آیہ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی در آنحالیکہ تم اس میں چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی۔ امام سے دریافت کیا۔ فرمایا والد سے مراد ہیں امیرالمومنینؑ اور ما ولد سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام۔

۱۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ
بْنِ حَسّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثيرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ في قَوْلِ اللهِ تَعالىٰ : «وَاعْلَمُوا انفا
أَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبىٰ» قالَ : أَميرُ الْمُؤْمِنينَ وَالْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ /۴۱

۱۲۔ آیہ " جان لو جو مالِ غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے،" کے متعلق امام سے سوال کیا گیا۔ فرمایا۔ ذوی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

١٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَ مِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ. الاعراف ۷/۱۸۱

۱۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ۔ ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

١٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «هُوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ» قَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةُ «وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ» قَالَ: فُلَانٌ وَ فُلَانٌ «فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ» أَصْحَابُهُمْ وَ أَهْلُ وَلَايَتِهِمْ «فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ» أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام. عمران ۳/۷

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ " وہ، وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔" فرمایا۔ اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور آئمہ ہیں اور باقی متشابہات ہیں۔ فرمایا۔ ان سے مراد فلاں فلاں اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے اس سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست۔ جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں۔ فتنہ کی خواہش کرتے ہیں اور اس کی تاویل کرنے کے لئے۔
اور نہیں جانتے اس کی تاویل، مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور اس سے مراد امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

١٥ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً» يَعْنِي بِالْمُؤْمِنِينَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام: لَمْ يَتَّخِذُوا الْوَلَائِجَ مِنْ دُونِهِمْ. توبہ ۹/۱۶

۱۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ۔ کیا۔ تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا راز دار نہیں بنایا (یعنے امیر المومنین علیہ السلام اور ان لوگوں نے آئمہ کے سوا کسی کو راز دار نہیں بنایا۔

۱۶ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، انفال
عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا» [قَالَ] قُلْتُ: ۸/۶۱
مَا السَّلْمُ؟ قَالَ : الدُّخُولُ فِي أَمْرِنَا .

۱۶۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ۔ اگر وہ کفار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کر لو۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا۔ ہمارے امر میں داخل ہونا۔

۱۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، انشقاق
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ» قَالَ يَا زُرَارَةُ أَوَلَمْ تَرْكَبْ هٰذِهِ ۸۴/۱۹
الْأُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ فِي أَمْرِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ فُلَانٍ .

۱۷۔ آیہ۔ تم ضرور ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں پھنسو گے، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں فلاں کے پھندے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنسی

۱۸ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ،
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ قصص
الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ» قَالَ : إِمَامٌ إِلَى إِمَامٍ . ۲۸/۵۱

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ۔ ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، بقرہ
عَنْ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا» قَالَ : إِنَّمَا /۱۳۶
عَنَى بِذٰلِكَ عَلِيّاً عليه السلام وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ جَرَتْ بَعْدَهُمْ فِي الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، ثُمَّ
يَرْجِعُ الْقَوْلُ مِنَ اللهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ : «فَإِنْ آمَنُوا (يَعْنِي النَّاسَ) بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ (يَعْنِي

عَلِيّاً وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام) فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ »۔ بقرہ ۲/۱۳۷

۱۹۔ آیہ "کہو ہم ایمان لائے اللہ پر، اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے" فرمایا۔ اس سے مراد ہیں علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ اور جاری ہوا یہ امر بعد میں آئمہ علیہم السلام کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور دیگر آئمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انھوں نے روگردانی کی تو یہ بدبختی اور تفرقہ پردازی ہوگی۔

۲۰ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْعَجْلانِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ . عمران ۳/۶۸

۲۰۔ آیہ۔ ان اولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا والذین آمنوا سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے ان کا اتباع کیا۔

۲۱ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ : «وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ » قَالَ : مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم . انعام ۶/۱۹

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اوحی الی الخ کے متعلق فرمایا کہ من بلغ سے مراد یہ ہے کہ آلِ محمدؐ سے ہر زمانہ میں ایک امام ہو جو لوگوں کو عذابِ خدا سے اسی طرح ڈرائے جیسے رسول خدا نے ڈرایا تھا

۲۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً » قَالَ : عَهِدْنَا إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَتَرَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنَّهُمْ هٰكَذَا وَإِنَّمَا سُمِّيَ أُولُو الْعَزْمِ أُولِي الْعَزْمِ لِأَنَّهُ عَهِدَ إِلَيْهِمْ فِي مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَالْمَهْدِيِّ وَسِيرَتِهِ وَأَجْمَعَ عَزْمُهُمْ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَالْإِقْرَارِ بِهِ . طٰہٰ ۲۰/۱۱۵

۲۲۔ آیہ، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا (یعنی محمد اور آل محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی) اور اولوالعزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے حضرت رسولؐ خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

٢٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ (كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالأَئِمَّةِ عليهم السلام مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ) فَنَسِيَ» هٰكَذَا وَاللهِ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله.

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمدؐ پر یونہی نزول آیت ہوا۔

٢٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ: إِنَّكَ عَلَى وَلاَيَةِ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ. زخرف ۴۳/۴۳

۲۴۔ آیہ۔ اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراط مستقیم پر ہو" امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم رہو اور علی صراط مستقیم ہیں۔

٢٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنَخَّلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله هٰكَذَا: «بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللهُ (فِي عَلِيٍّ) بَغْياً». بقرہ ۲/۹۰

۲۵۔ آیہ" برا ہے جو انھوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے بایں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی۔ اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔

٢٦ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ مُنَخِّلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ هٰكَذَا : «وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا (فِي عَلِيٍّ) فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ» ۝ بقرہ ۲/۲۳

۲۶۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے (علیؑ کے بارے میں) تو تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ۔

٢٧ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ مُنَخِّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا (فِي عَلِيٍّ) نُوراً مُبِيناً» ۝ نساء ۴/۴۷

۲۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے (علی کے بارہ میں) بصورت نور مبین۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيٍّ) لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ»

۲۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے "اگر وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارے میں) تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا"

٢٩ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَجْلَانَ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ» ۝ قَالَ : فِي وَلَايَتِنَا . بقرہ ۲/۲۰۸

۲۹۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ اے ایمان لانے والو، سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ یہ آیت ہماری ولایت کے متعلق ہے۔

الاعلیٰ ۱۹-۱۶/ ۳۰ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ «بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا» قَالَ: وَلَايَتَهُمْ «وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى» قَالَ: وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۞ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ».

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ۔ انھوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کرکے) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اس سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے یہی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں تھا

۲/۸۷ ۳۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنَخَّلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: «أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ (مُحَمَّدٌ) بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمْ (بِمُوَالاةِ عَلِيٍّ) فَاسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً (مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ) كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقاً تَقْتُلُونَ».

۳۱۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کے متعلق۔ جب لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبت علیؑ) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آل محمدؐ سے) تم نے جھٹلایا۔ اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔

الشوریٰ ۱۳/ ۳۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ» بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ «مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ» يَا مُحَمَّدُ مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ، هٰكَذَا فِي الْكِتَابِ مَخْطُوطَةٌ.

۳۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ دشوار ہوا مشرکین پر (امر ولایت علی) جس کی طرف تم نے بلایا۔ (اے محمدؐ کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔)

الاعراف ۴۳/ ۳۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ» فَقَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ عليهم السلام فَيُنْصَبُونَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَتْهُمْ شِيعَتُهُمْ قَالُوا: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ» يَعْنِي هَدَانَا اللهُ فِي وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ

مِنْ وُلْدِهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

۳۳۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیہ۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی، اگر خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے "، کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلایا جائے گا نبی و امیرالمومنین اور ان آئمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پس ان کے شیعہ کہیں گے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے دین حق کی ہدایت کی۔ اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ یعنے خدا نے ہم کو ولایت امیرالمومنین اور دیگر آئمہ کی طرف ہدایت کی۔

٣٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ» قَالَ : اَلنَّبَأُ الْعَظِيمُ الْوَلَايَةُ ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ : «هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ»(۲) قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ . النبا ۷۸/۲

۳۴۔ آیہ۔ لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ نبا عظیم سے مراد ولایت علی ہے میں نے سوال کیا۔ ولایت خدا مراد نہیں۔ فرمایا۔ ولایت امیرالمومنین مراد ہے۔

توضیح:- اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیرالمومنین کو ولی ماننا ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسولؐ کی معرفت اور ان پر عمل صحیح بدون ولایت علی کو تسلیم کئے ممکن نہیں ہوگا۔ لایت امیرالمومنین کو تسلیم کرنا، خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو شخص اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ در حقیقت بادشاہ وقت کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔

٣٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفاً» قَالَ : هِيَ الْوَلَايَةُ . روم ۳۰/۱۰۵

۳۵۔ آیہ۔ اے رسولؐ دین حنیف پر ثابت قدم رہو۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

٣٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَمَدَانِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» قَالَ : الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ . انبیاء ۲۱/۴۷

۳۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے آیہ ہم روز قیامت عدل کی ترازو میں رکھیں گے۔" کے متعلق فرمایا۔ یہ انبیاء اور اوصیاء انبیاء ہیں۔

توضیح:۔ روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازو جیسی نہ ہوگی ہر شئے کے تولنے کی ایک جداگانہ میزان ہوتی ہے لکڑی کے تولنے کی ترازو اور ہے غلّہ تولنے کی اور ہے اور سونا چاندی تولنے کی اور، بال جیسی چیزوں کو تولنے کی میزان الگ ہے اگر بخار تولنا ہو تو اس کی میزان تھرمامیٹر ہے اگر کسی شعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان الفاظ ہیں اور اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی اُمت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہوگی آنحضرت کے امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر آئمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل، عمل رسولؐ ہے اسی لئے رسولؐ اللہ صلعم نے فرمایا ہے یا علی انت میزان الاعمال وانت صراط المستقیم۔

۳۷ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قولِ اللهِ تعالى : «ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ» قَالَ : قَالُوا : أَوْ بَدِّلْ عَلِيّاً عليه السلام . یونس ۱۵/

۳۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا یا تو اس قرآن کے علاوہ دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ فرمایا امام نے کہ لوگوں نے اس کے جواب میں کہا کہ اے رسول! علیؑ کو بدل دو (ہمیں تو عداوت انہی سے ہے)

۳۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْقُمِّيِّ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ : «مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا : لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ» المدثر ۴۳/ قَالَ : عَنَى بِهَا لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِمْ: «وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» واقعہ ۱۱/ أَمَا تَرَى النَّاسَ يُسَمُّونَ الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّياً (۶)، فَذٰلِكَ الَّذِي عَنَى حَيْثُ قَالَ : «لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ» لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ السَّابِقِينَ.

۳۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی (جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی۔ وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپؑ نے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان آئمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے نیکی کی طرف سبقت کرنے والے، سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق (اگلے گھوڑے کو سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو مصلّی کہا جاتا ہے پس

مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیرو نہ تھے ۔

۳۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظيمِ بن عَبْدِاللهِ الْحَسَنِي ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَنْ لَوِ اسْتَقامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْناهُمْ ماءً غَدَقاً » يَقُولُ : لَأَشْرَبْنا قُلُوبَهُمُ الْإِيمانَ . وَالطَّرِيقَةُ هِيَ وَلايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ وَالْأَوْصِياءِ عليهم السلام . جن ۱۶/۱۶

۳۹ ـ آیہ ۔ اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آب خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے ،، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہے علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کی ولایت ۔

٤٠ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ أَبي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « الَّذِينَ قالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقامُوا » فَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اسْتَقامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ واحِداً بَعْدَ واحِدٍ « تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ أَلَّا تَخافُوا وَلا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ » . فصلت ۴۱/۳۰

۴۰ ـ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ، وہ لوگ جنھوں نے کہا ۔ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے ،، کے متعلق دریافت کیا گیا ۔ آپ نے فرمایا ۔ ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر ۔ ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں ، تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیئے جاتے ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ۔

٤١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ قالَ : سَأَلْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعالى : « قُلْ إِنَّما أَعِظُكُمْ بِواحِدَةٍ » فَقالَ : إِنَّما أَعِظُكُمْ بِوَلايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام هِيَ الْواحِدَةُ الَّتِي قالَ اللهُ تَبارَكَ وَ تَعالى : « إِنَّما أَعِظُكُمْ بِواحِدَةٍ » . سبا ۳۴/۴۶

۴۱ ـ آیہ ۔ میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں ،، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ۔ اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے ۔

٤٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ ، وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ

عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً»[1] «لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ» قَالَ : نَزَلَتْ فِي فُلانٍ وَفُلانٍ وَفُلانٍ ، آمَنُوا بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله في أَوَّلِ الْأَمْرِ وَكَفَرُوا حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْوَلَايَةُ ، حِينَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، ثُمَّ آمَنُوا بِالْبَيْعَةِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ كَفَرُوا حَيْثُ مَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَلَمْ يُقِرُّوا بِالْبَيْعَةِ ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً بِأَخْذِهِمْ مَنْ بَايَعَهُ بِالْبَيْعَةِ لَهُمْ فَهٰؤُلَاءِ لَمْ يَبْقَ فِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ .

۴۲۔ آیہ" جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پہلے تو وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان لائے اور امیر المومنین کی بیعت کر لی۔ لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا۔ پھر بیعت علی کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کرنے پر اپنے کفر کو اور بڑھا لیا۔ لہذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

٤٣ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : «إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى» فُلانٌ وَفُلانٌ وَفُلانٌ ، ارْتَدُّوا عَنِ الْإِيمَانِ فِي تَرْكِ وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : قَوْلُهُ تَعَالَى : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ : نَزَلَتْ وَاللهِ فِيهِمَا وَفِي أَتْبَاعِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ (فِي عَلِيٍّ عليه السلام) سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ : دَعَوْا بَنِي أُمَيَّةَ إِلَى مِيثَاقِهِمْ أَلَّا يُصَيِّرُوا الْأَمْرَ فِينَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَلَا يُعْطُونَا مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً وَقَالُوا : إِنْ أَعْطَيْنَاهُمْ إِيَّاهُ ، لَمْ يَحْتَاجُوا إِلَى شَيْءٍ وَلَمْ يُبَالُوا أَنْ لَا يَكُونَ الْأَمْرُ فِيهِمْ ، فَقَالُوا سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ الَّذِي دَعَوْتُمُونَا إِلَيْهِ وَهُوَ الْخُمُسُ أَلَّا نُعْطِيَهُمْ مِنْهُ شَيْئاً وَقَوْلُهُ : «كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ» وَالَّذِي نَزَّلَ اللهُ مَا افْتَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ مِنْ وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَانَ مَعَهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ وَكَانَ كَاتِبَهُمْ . فَأَنْزَلَ اللهُ «أَمْ أَبْرَمُوا أَمْراً فَإِنَّا مُبْرِمُونَ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ... الْآيَةَ»[5]

محمد /۲۵
محمد /۲۶

۴۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی

کرگئے فلاں فلاں (انھوں نے ترک ولایت امیرالمومنین کرکے ایمان سے روگردانی کی۔) راوی کہتا ہے میں نے کہا سورۂ محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انھوں نے کہا۔ ان لوگوں نے جنھوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت کی۔ ہم اطاعت کریں گے۔ بعض امر میں امام نے فرمایا۔ یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے تابعین کے بارے میں اور جبرئیل امین رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے۔ ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسولؐ پر (علی کے بارے میں) نازل کیا تھا انھوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے۔ انھوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا۔ اگر ہم ان کو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر امامت کو اپنی طرف آنے کی پروا نہ کریں گے انھوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہلبیت کو خمس میں سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا انھوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی کا فرض کرنا۔ ابو عبیدہ اس وقت ان کے ساتھ تھا اور ان کا کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (زخرف) انھوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔ ہم بھی ان کے لئے داخلہ جہنم کو مضبوط کرنے والے ہیں وہ جو کچھ سرگوشیاں کرتے ہیں ہم ان کو سننے والے ہیں۔

٤٤ ـ وبهذا الإسناد ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : «وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ» قال : نزلت فيهم حيث دخلوا الكعبة فتعاهدوا وتعاقدوا على كفرهم وجحودهم بما نزل في أمير المؤمنين عليه السلام ، فألحدوا في البيت بظلمهم الرّسول ووليّه فبعداً للقوم الظالمين . الحج ۲۲/۲۵

۴۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق "وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد ظلم کا" فرمایا۔ یہ انہی لوگوں کے بارے میں ہے۔ جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور معاہدہ کیا آپس میں کہ ہم انکار کریں گے۔ ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارے میں پس یقیناً انھوں نے خانۂ کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا۔ رسول اور ان کے ولی پر اور ہلاکت ہو ظالم قوم کے لئے۔

٤٥ ـ الحسين بن محمد ، عن معلّى بن محمد ، عن عليّ بن أسباط ، عن عليّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : «فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ» يا معشر المكذّبين حيث أنبأتكم رسالة ربّي في ولاية عليّ عليه السلام والأئمّة عليهم السلام من بعده «مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ» كذا اُنزلت وفي قوله تعالى : «إِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا» فقال : إن تلووا الأمر وتعرضوا عمّا اُمرتم به «فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً» وفي قوله : فلنذيقنّ الّذين كفروا (بتركهم ولاية أمير المؤمنين عليه السلام) عذاباً شديداً (في الدّنيا) ولنجزينّهم ملک ۶۷/۲۹ نساء ۴/۱۳۵

أَسْوَأَالَّذي كَانُوا يَعْمَلُونَ »

۴۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ، عنقریب تم جان لوگے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے۔ اے جھوٹوں کے گروہ تم کو میں نے ولایت علی کی اپنے بعد آنے کی خبر دی تھی اب کھلی گمراہی میں کون ہے، کے متعلق یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آیہ "تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا" کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دھر لپیٹا اور اس سے روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آیہ۔ جن لوگوں نے انکار کیا ہے" کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیر المومنین سے ان کے سخت عذاب ہے (دنیا میں) اور جو کچھ عمل کیا ہے انھوں نے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دینگے

٤٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام «ذٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللهُ وَحْدَهُ (وَأَهْلُ الْوَلَايَةِ) كَفَرْتُمْ» . غافر ۱۲/۴۰

۴۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق، یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے کہ اس میں وحدہ کے بعد اہل الولایہ بھی تھا۔

٤٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : «سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۞ لِلْكَافِرِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ» ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا وَاللهِ نَزَلَ بِهَا جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم . معارج ۲-۱/۷۰

۴۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی جب ایک سائل نے سوال کیا۔ ایسے عذاب کا جو واقع ہونے والا تھا (ولایت علیؑ کے) منکروں پر، اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا امام نے فرمایا۔ واللہ رسولؐ پر یہ اسی طرح یعنے بولایۃ علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

٤٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ (فِي أَمْرِ الْوَلَايَةِ) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ» قَالَ : مَنْ أُفِكَ عَنِ الْوَلَايَةِ أُفِكَ عَنِ الْجَنَّةِ . ذاریات ۹-۸/۵۱

۴۸۔ سورۂ الذاریات کی آیت کے متعلق (اے اہل مکہ) تم لوگ مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جائے گا جو گمراہ ہوگا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت۔ یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت

علیؑ اور یہ بھی فرمایا کہ جو امرِ ولایت سے پھرا، وہ جنت سے پھرا۔

۴۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ يَعْنِي بِقَوْلِهِ: «فَكُّ رَقَبَةٍ» وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَإِنَّ ذٰلِكَ فَكُّ رَقَبَةٍ. بلد ۱۲-۱۳/۰

۴۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ بلد کی اس آیت کے متعلق پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے گردن کا آزاد کر دینا" امام علیہ السلام نے فرمایا۔ فک رقبہ سے مراد ہے۔ ولایت امیرالمومنین

توضیح:- پوری آیت یہ ہے الم نجعل لہ عینین ولساناً وشفتین وھدینٰہ النجدین فلا اقتحم العقبہ وما ادرٰیک ما العقبۃ فک رقبۃ واطعام فی یوم ذی مسغبۃ ویتیماً ذا مقربۃ ومسکیناً ذا متربۃ۔ (کیا ہم نے اسے دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اس کو اچھی بُری دونوں راہیں بھی دکھا دیں۔ پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار، یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا) ظاہر معنی تو یہی ہیں جو اوپر دیئے گئے ہیں لیکن باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں قریش کے منافقوں کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول کی اطاعت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طلب حکومت میں بہت سا مال صرف کیا۔ خدا نے ان کو دو آنکھیں دی تھیں کہ وہ شواہد عقلیہ ربوبیت پر نظر کر کے گمراہی سے بچتے دوسروں کو بچاتے اور زبان اور ہونٹ دیئے تاکہ وہ ہادیٔ زمانہ سے سوال کر کے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے۔ پس وہ اس گھاٹی سے کیوں نہ گزرے۔ یعنی ولایت امیرالمومنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو نارِ جہنم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو لوگ علم کے بھوکے تھے یا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشان حال تھے کیوں نہ بچایا۔

۵۰ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ» قَالَ: وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام. یونس ۱۰/۲

۵۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورۂ یونس) یعنی ولایت امیرالمومنین کو تسلیم کر لینے میں انھوں نے راہ راست پر اپنا قدم رکھا۔ خدا نے فرمایا ہے کونوا مع الصادقین یعنی امیرالمومنین اور آئمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہِ راست پر گامزن ہو گئے۔

۵۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ » حج ۲۲/۱۹

۵۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ”ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو جن لوگوں نے انکار کیا (ولایت علیؑ سے) ان کے لئے آگ کا لباس ہے“۔

توضیح: سورۂ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم ہو۔ احکام الٰہی اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسولؐ کے بعد امامت میں اجتہاد کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے یہ گروہ چونکہ بحکم خدا اور رسولؐ جو ولایت علی کے لئے ہے اس کا منکر ہے لہذا اس کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا۔

۵۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ : هُنَالِكَ « الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ » قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام . کہف ۱۸/۴۴

۵۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے۔

۵۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ « صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً » قَالَ : صَبَغَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْوَلَايَةِ فِي الْمِيثَاقِ . بقرہ ۱۳۸

۵۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے (سورۂ بقر) کہ اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں۔

۵۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ابْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً » يَعْنِي الْوَلَايَةَ ، مَنْ دَخَلَ فِي الْوَلَايَةِ دَخَلَ فِي بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام ، وَقَوْلُهُ : « إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً » نوح ۲۸ احزاب ۳۳

يَعْنِي الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ وَلَايَتَهُمْ مَنْ دَخَلَ فِيهَا دَخَلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۵۴- فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے (سورۂ نوح) پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو یعنے جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہل بیت سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام اور جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

٥٥ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، يونس
عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ : «قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ» ١٠/٥٨
قَالَ: بِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ هُوَخَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُ هٰؤُلَاءِ مِنْ دُنْيَاهُمْ .

۵۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (ہدایت پانا) اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور چاہیے خوش ہونے والے اس سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

٥٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ وَنَحْنُ فِي الطَّرِيقِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ ـ اقْرَأْ فَإِنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ قُرْآناً ، فَقَرَأْتُ: «إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ (كَانَ) مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۞ يَوْمَ دخان
لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئاً وَلَاهُمْ يُنْصَرُونَ ۞ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ » فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نَحْنُ وَاللهِ ٤٤/٤٠
الَّذِي رَحِمَ اللهُ وَنَحْنُ وَاللهِ الَّذِي اسْتَثْنَى اللهُ وَلٰكِنَّا نُغْنِي عَنْهُمْ .

۵۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمسفر تھے۔ راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورۂ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا حق و باطل کے فیصلہ کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی'' حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا واللہ ہم ہیں (اللہ نے ہمارا ہی استثنیٰ کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرور کر سکیں گے۔

٥٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الحاقة
عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ: «وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : هِيَ أُذُنُكَ يَا عَلِيُّ . ٦٩/١٢

۵۷۔ فرمایا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب (آیہ تعیہا اذن واعیہ (محفوظ رکھتا ہے محفوظ رکھنے والا کان)

توحضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اے علیؑ وہ تمہارا کان ہے۔

٥٨ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بن عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله هٰكَذَا : «فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) رِجْزاً الاعرا /٦٢ مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ» .

۵۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمدؐ کا حق غصب کیا) انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر (جنھوں نے آل محمدؐ کا) حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے۔

٥٩ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «إِنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ ن يَسِيراً» ثُمَّ قَالَ : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَآمِنُوا ١٦٩ خَيْراً لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ .

۵۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیلؑ اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ جن لوگوں نے ظلم کیا (آل محمدؐ کے حق پر) خدا انھیں نہیں بخشے گا اور وہ سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ ان کو نہ دکھائے گا وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

پھر فرمایا۔ اے لوگو! رسول تمہارے رب کی طرف سے (ولایت علیؑ کے بارے میں) حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت) سے انکار کروگے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

٦٠ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ ، عَنْ بَكَّارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هٰكَذَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيٍّ) لَكَانَ ن خَيْراً لَهُمْ» . ١٤

۶۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علیؑ کے بارے میں) ان کو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٦١ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ مالِكٍ الْجُهَنِي قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «وَاُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ» قالَ : مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِماماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَما يُنْذِرُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله. انعام ۶/۱۹

۶۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سنا کر عذابِ خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو۔ یعنے آلِ محمد میں سے امام ہو تاکہ وہ بھی قرآن سنا کر اسی طرح ڈرائے جس طرح رسول ڈراتے تھے۔

٦٢ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيّاحٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قالَ : قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» فَقالَ : لَيْسَ هٰكَذا هِيَ إِنَّما هِيَ وَالْمَأْمُونُونَ ، فَنَحْنُ الْمَأْمُونُونَ . توبہ ۹/۱۰۵

۶۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی "عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنے ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتوٰی وغیرہ سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسولؐ کے ساتھ، عام لوگ رویت اعمال خلائق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحبِ عصمت ہوں اور دُنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سوائے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

٦٣ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : «هٰذا صِراطُ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ» .

۶۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھذا صراط علیؑ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط علیؑ مستقیم۔

٦٤ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذا : «فَأَبىٰ أَكْثَرُ النّاسِ (بِوَلايَةِ عَلِيٍّ) إِلّا كُفُوراً» قالَ : وَنَزَلَ اسراء ۱۷/۸۹
جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذا : «وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلايَةِ عَلِيٍّ) فَمَنْ شاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

- فَلْيَكْفُرْ. إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ (آلِ مُحَمَّدٍ) نَاراً »

۶۴ - امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل - یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت علیؑ) سے پورا پورا انکار جبرئیل نے فرمایا - یہ آیت یوں نازل ہوئی، حق تمہارے رب کی طرف سے ہے (ولایت علی میں)، پس جس کا دل چاہے ایمان لے آئے اور جس کا دل چاہے کافر ہو جائے - ہم نے ظالمین (آل محمدؐ) کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے

جن ۷۲/۱۸ ٦٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ : « وَ أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللهِ أَحَداً » قَالَ هُمُ الْأَوْصِيَاءُ.

۶۵ - فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں فرماتے ہیں اس حدیث کے مضمون کے متعلق اخبار کثیرہ وارد ہوئے ہیں محمد بن عباس نے بہ اسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا، ہم میں اوصیا و آئمہؑ ایک کے بعد دوسرا ہے لہذا تم ان کے غیر کو نہ بلاؤ ورنہ تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں - علی ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں میں کہتا ہوں مفسروں نے ان مساجد کے متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں اس پر بعض احادیث دال ہیں - بعض نے کہا ہے مراد مساجد سبعہ ہیں (سات مسجدیں) جن میں سجدہ کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے اس سے مراد نمازیں ہیں ان احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں اوّل یہ کہ حضرات آئمہ کے بیوت و مشاہد ہیں - خدا نے ان کو محل سجود یعنے خضوع و تذلل اطاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت میں تعمیم ہو گئی ہے یعنے تمام مقامات مقدسہ مراد ہوں گے یہ ذکر اشراف افراد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے بیوت معنویہ مراد ہیں اور ان کے اہل ہی حقیقتاً اہل مساجد ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ الخ پس لا تدعوا مع اللہ احد اً کے معنے یہ ہوں گے کہ خلیفۃ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ - کیونکہ ان کا پکارنا یا یاد کرنا درحقیقت اللہ کو پکارنا ہے اور ان کے غیر کو
توبہ ۹/۱۸ پکارنا یا بلانا شرک ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کا عمل اللہ کا عمل ہے یہ آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ (اے رسول جو تم سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں -

٦٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الأَحْوَلِ ، عَنْ سَلامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعالىٰ : «قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» قَالَ : ذٰاكَ رَسُولُ اللهِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ . يوسف ١٢/١٠٨

٦٦۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا "اے رسول کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے میں دانشمندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی۔ اس سے مراد حضرت رسول خدا اور امیرالمومنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیاء ہیں۔

٦٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۞ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : آلُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَبْقَ فِيهَا غَيْرُهُمْ . ذاریات ٥١/٣٥

٦٧۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورۂ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے اس قریہ سے مومنین کو (عذاب نازل کرنے سے پہلے) نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر ہدایتِ خلق کے لئے دنیا میں نہیں۔

٦٨ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعالىٰ : «فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ» قَالَ : هٰذِهِ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ عَمِلُوا مَا عَمِلُوا يَرَوْنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي أَغْبَطِ الأَمَاكِنِ لَهُمْ، فَيَسِيءُ وُجُوهُهُمْ وَيُقَالُ لَهُمْ : « هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ » اَلَّذِي انْتَحَلْتُمُ اسْمَهُ . ملک ٦٧/٢٧

٦٨۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے سورۂ الملک کی اس آیت کے متعلق "جب انھوں نے (عذاب کو) دیکھا قریب تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔ ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے" فرمایا کہ یہ آیت امیرالمومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارے میں ہے جنھوں نے کیا جو کچھ کیا۔ جب یہ روز قیامت امیرالمومنین کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل ضبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکارے جاتے تھے یعنی لوگ تم کو امیرالمومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

البروج ۸۵/۳ ٦٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ» قَالَ : النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله
وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام

۶۹۔ سورۂ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود (گواہ اور جس کی گواہی دی جائے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیر المومنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا۔

اعراف ۷/۴۴ ٧٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَالِ قَالَ
سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ» قَالَ
الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

۷۰۔ سورۂ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں موذن سے مراد ہیں امیر المومنین۔

الحج ۲۲/۲۴ ٧١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ
عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ
الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ» قَالَ : ذَاكَ حَمْزَةُ وَجَعْفَرٌ وَعُبَيْدَةُ وَسَلْمَانُ وَأَبُوذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ
بْنُ الْأَسْوَدِ وَعَمَّارٌ هُدُوا إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام . وَقَوْلُهُ : «حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ
فِي قُلُوبِكُمْ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ) وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ»[1] الْأَوَّلُ وَالثَّانِي
وَالثَّالِثُ .

۷۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق "ان کی رہنمائی کی گئی قول پاک و پاکیزہ کی طرف۔ اور وہ ہدایت کئے گئے ستودہ صراط کی طرف" فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر اور مقداد بن الاسود اور عمار اور ان کی رہنمائی کی گئی امیر المومنین کی طرف۔

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور تمہارے دلوں کی زینت بنایا (مراد ایمان سے امیر المومنین ہیں) اور برا قرار دیا تمہارے لئے کفر و فسق و عصیان کو۔ اس سے مراد ہیں فلاں فلاں

الحج ٧٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَأَلْتُ
أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»

قَالَ: عَنَى بِالْكِتَابِ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ. وَأَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ فَإِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ عِلْمَ أَوْصِيَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام.

۷۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے سورۂ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ لاؤ تم میں سے پہلے کی کتاب اور علمی آثار اگر تم سچے ہو۔ اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علمیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء علیہم السلام کا علم۔

۷۳- اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله تَيْماً وَعَدِيّاً وَبَنِي أُمَيَّةَ يَرْكَبُونَ مِنْبَرَهُ أَفْظَعَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُرْآناً يَتَأَسَّى بِهِ: «وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى» ثُمَّ أَوْحَى إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَمَرْتُ فَلَمْ أُطَعْ، فَلَا تَجْزَعْ أَنْتَ إِذَا أَمَرْتَ فَلَمْ تُطَعْ فِي وَصِيِّكَ. بقرہ ۲/۳۴

۷۳- حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلعم نے خواب میں بنی تیم و عدی و بنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل کی۔ جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا۔ مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔ پھر وحی کی اے محمدؐ میں نے حکم دیا تھا۔ مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم غمگین نہ ہو۔ اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔

۷۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ: «فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» فَقَالَ: عَرَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِيمَانَهُمْ بِمُوَالاتِنَا وَكُفْرَهُمْ بِهَا يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَهُمْ ذَرٌّ فِي صُلْبِ آدَمَ عليه السلام. وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ» فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا عليه السلام إِلَّا فِي تَرْكِ وَلَايَتِنَا وَجُحُودِ حَقِّنَا وَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى أَلْزَمَ رِقَابَ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقَّنَا وَاللهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. تغابن ۶۴/۲ تغابن ۶۴/۱۲

۷۴- آیہ "تم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی" فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری موالات کی پس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔

راوی کہتا ہے میں نے آیہ۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول (اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے کے متعلق امام جعفر صادقؑ سے

پوچھا۔ فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آلِ محمدؐ کے ظہور تک جہنمی بنیں گے لوگ اس بناء پر کہ انھوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس اُمت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراطِ مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

٧٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ ، حج ۲۲/۴۵
عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ » قَالَ
الْبِئْرُ الْمُعَطَّلَةُ الْإِمَامُ الصَّامِتُ وَالْقَصْرُ الْمَشِيدُ الْإِمَامُ النَّاطِقُ .
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۷۵۔ سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنواں (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) سے مراد امام صامت ہے (یعنے جس کا زمانۂ امامت شروع نہیں ہوا۔ اور قصرِ مشید سے مراد امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

٧٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ » قَالَ : زمر ۳۹/۶۵
يَعْنِي إِنْ أَشْرَكْتَ فِي الْوَلَايَةِ غَيْرَهُ « بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ » يَعْنِي بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ بِالطَّاعَةِ زمر ۳۹/۶۶
وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَنْ عَضَدْتُكَ بِأَخِيكَ وَابْنِ عَمِّكَ .

۷۶۔ سورۂ زمر کی اس آیت کے متعلق اے رسولؐ! اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائیگا۔" امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ یعنے اللہ ہی کی عبادت اس کی اطاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو۔

٧٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ
قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عليهم السلام
فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا » قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا : الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ » اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :

إِنْ كَفَرْنَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ نَكْفُرُ بِسَائِرِهَا وَإِنْ آمَنَّا فَإِنَّ هٰذَا ذُلٌّ حِينَ يُسَلَّطُ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالُوا: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ مُحَمَّداً صَادِقٌ فِيمَا يَقُولُ وَلٰكِنَّا نَتَوَلَّاهُ وَلَا نُطِيعُ عَلِيّاً فِيمَا أَمَرَنَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» يَعْرِفُونَ يَعْنِي وَلَايَةَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ بِالْوَلَايَةِ. نحل ۱۶/۸۳

۷۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورۂ نحل کی اس آیت کے متعلق، وہ نعمت خدا پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں، روایت کی ہے کہ جب آیہ انما ولیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسولؐ جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو ایک نے کہا کہ اگر اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے کہ علی ابن ابیطالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے اور کہا ہم جانتے ہیں کہ محمدؐ سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی کو اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔

۷۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَلَّامٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً» قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ مَخَافَةِ عَدُوِّهِمْ. فرقان ۲۵/۶۳

۷۸۔ سورۂ الفرقان کی اس آیت کے متعلق، وہ زمین پر دبے دبے چلتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ اوصیائے رسولؐ ہیں جو دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے ہیں۔

۷۹ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «أَنِ اشْكُرْ لِي وَ لِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ» فَقَالَ: الْوَالِدَانِ اللَّذَانِ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُمَا الشُّكْرَ، هُمَا اللَّذَانِ وَلَدَا الْعِلْمَ وَ وَرِثَا الْحُكْمَ وَأُمِرَ النَّاسُ بِطَاعَتِهِمَا، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ: «إِلَيَّ الْمَصِيرُ» فَمَصِيرُ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ وَالدَّلِيلُ عَلَىٰ ذٰلِكَ الْوَالِدَانِ، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى ابْنِ حَنْتَمَةَ وَصَاحِبِهِ، فَقَالَ فِي الْخَاصِّ وَالْعَامِّ: «وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي» يَقُولُ: فِي الْوَصِيَّةِ وَ تَعْدِلَ عَمَّنْ أُمِرْتَ بِطَاعَتِهِ فَلَا تُطِعْهُمَا وَلَا تَسْمَعْ قَوْلَهُمَا، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ: «وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً» يَقُولُ: عَرِّفِ النَّاسَ فَضْلَهُمَا وَادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِهِمَا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ: «وَاتَّبِعْ لقمان ۳۱/۱۴

سبیل مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ» فقال: إلى الله ثمّ إلينا، فاتّقوا الله ولا تعصوا الوالدين فإنّ رضاهما رضى الله وسخطهما سخط الله.

۷۹۔ اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنین سے سورۂ لقمان کی اس آیت کے متعلق، شکر کرو میرا اور اپنے والدین اور باز گشت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے وہ وہ ہیں جنھوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا۔ بازگشت میری طرف ہے۔ پس یہ مصیر الی اللہ دلیل ہے ان ہی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رخ بدلا ابن حنتمہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور پھر فرمایا حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تجھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کر اور ان کی بات نہ سن، پھر والدین کے متعلق فرمایا۔ دنیا میں ان کے ساتھ رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو۔ خدا نے ان کی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونوں کے (علم و حکمت دینے والے) راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے۔ تمہاری بازگشت میری طرف ہے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا، میری طرف۔

پس اللہ سے ڈرو، اور ان والدین کا جو تم کو علم و حکمت کا درس دے کر ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہو گئے تو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو پھر خدا بھی ناراض ہے۔ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں۔

۸۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ» قَالَ: فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَصْلُهَا وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَرْعُهَا وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا أَغْصَانُهَا وَعِلْمُ الْأَئِمَّةِ ثَمَرَتُهَا وَشِيعَتُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَرَقُهَا، هَلْ فِيهَا فَضْلٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللهِ، قَالَ: وَاللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُولَدُ فَتُورِقُ وَرَقَةٌ فِيهَا وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَمُوتُ فَتَسْقُطُ وَرَقَةٌ مِنْهَا.

۸۰۔ عمر بن حریث نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ کلمہ طیبہ کی مثال شجر طیبہ کی سی ہے جس کی اصل اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان پر ہے" کا مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اصل سے مراد ہیں حضرت رسول خدا اور فرع ہیں امیرالمومنین اور ان کی اولاد سے جو آئمہ ہیں وہ شاخیں ہیں اور علم آئمہ اس کا پھل ہیں اور ان کے شیعہ مومنین اس درخت کے پتے ہیں جب کوئی مومن مر جاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گر جاتا ہے۔

توضیح:۔ روز فتح مکہ جب حضرت علی السلام نے شانۂ رسولؐ پر کھڑے ہو کر بت سکنی کی تو رسول اللہ

نے پوچھا اے علی تم اپنے آپ کو کہاں پاتے ہو۔ فرمایا اتنا بلند کہ اگر چاہوں تو اپنے ہاتھ سے آسمان چھو لوں۔ پس یہ مطلب ہے شاخ کے آسمان تک بلند ہونے کا کہ حضرات آئمہ علیہم السلام کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی پا نہیں سکتا۔ ان کا دست تصرف زمین سے آسمان تک ہے۔

۸۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : انعام ۶/۱۵۸
« لَايَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ) أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً » قَالَ: الْاِقْرَارُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْصِيَاءِ ، وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاصَّةً ، قَالَ: لَايَنْفَعُ إِيمَانُهَا لِأَنَّهَا سُلِبَتْ .

۸۱۔ ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ الانعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا، نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان جب تک پہلے سے (یعنے روز میثاق) ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ذریعہ کسب خیر نہ کیا ہو۔ امام نے فرمایا اس سے مراد ہے انبیاء اور اوصیاء بالخصوص امیرالمومنین کا اقرار اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا ایمان بغیر اس کے فائدہ نہ دے گا کیونکہ سلب کر لیا گیا ہوگا۔

۸۲ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام
فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : « بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ » قَالَ : إِذَا جَحَدَ إِمَامَةَ بقرہ ۲/۸۱
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام « فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ » .

۸۲۔ ابوحمزہ نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے سورۂ بقر کی اس آیت کی تفسیر پوچھی "ہاں جس نے گناہ کیا اور اس کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں نے امامت امیرالمومنین سے انکار کیا وہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْاِسْتِطَاعَةِ وَ قَوْلِ النَّاسِ ، فَقَالَ : وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ
« وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ » يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ! النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي إِصَابَةِ ھود ۱۱/۱۱۸
الْقَوْلِ وَ كُلُّهُمْ هَالِكٌ ، قَالَ قُلْتُ : قَوْلُهُ : « إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ » ؟ قَالَ : هُمْ شِيعَتُنَا وَ لِرَحْمَتِهِ خَلَقَهُمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ : « وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ » يَقُولُ : لِطَاعَةِ الْإِمَامِ الرَّحْمَةُ الَّتِي يَقُولُ : « وَ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ » يَقُولُ : عِلْمُ الْإِمَامِ ، وَ وَسِعَ عِلْمُهُ الَّذِي هُوَ مِنْ عِلْمِهِ كُلَّ شَيْءٍ هُمْ شِيعَتُنَا ثُمَّ قَالَ : « فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ »(۶) يَعْنِي وَلَايَةَ غَيْرِ الْإِمَامِ وَ طَاعَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : « يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ» يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَالْوَصِيَّ وَالْقَائِمَ «يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ (إِذَا قَامَ) وَ
يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ» وَالْمُنْكَرُ مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَ الْإِمَامِ وَجَحَدَهُ «وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ» أَخْذَ الْعِلْمِ مِنْ
أَهْلِهِ «وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ» وَالْخَبَائِثُ قَوْلُ مَنْ خَالَفَ «وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ» وَهِيَ الذُّنُوبُ
الَّتِي كَانُوا فِيهَا قَبْلَ مَعْرِفَتِهِمْ فَضْلَ الْإِمَامِ «وَ الْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ» وَالْأَغْلَالُ مَا كَانُوا يَقُولُونَ
مِمَّا لَمْ يَكُونُوا أُمِرُوا بِهِ مِنْ تَرْكِ فَضْلِ الْإِمَامِ ، فَلَمَّا عَرَفُوا فَضْلَ الْإِمَامِ وَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْإِصْرُ
الذَّنْبُ وَهِيَ الْآصَارُ ، ثُمَّ نَسَبَهُمْ فَقَالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ (يَعْنِي بِالْإِمَامِ) وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا اعراف ۷/۱۵۷
النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» يَعْنِي الَّذِينَ اجْتَنَبُوا الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا
وَالْجِبْتُ وَالطَّاغُوتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَالْعِبَادَةُ طَاعَةُ النَّاسِ لَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : «أَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ
وَأَسْلِمُوا لَهُ» ثُمَّ جَزَاهُمْ فَقَالَ : «لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ» وَالْإِمَامُ يُبَشِّرُهُمْ
بِقِيَامِ الْقَائِمِ وَبِظُهُورِهِ وَبِقَتْلِ أَعْدَائِهِمْ وَبِالنَّجَاةِ فِي الْآخِرَةِ وَالْوُرُودِ عَلَى مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
الصَّادِقِينَ - عَلَى الْحَوْضِ .

۸۳۔ ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے استطاعت کے معنی پوچھے اور قدریہ کے عقیدے کو جن میں اکثر معتزلہ ہیں معلوم کیا (استطاعت سے مراد یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ بندہ کا جو ارادہ ہوتا ہے وہ ارادۂ الٰہی کے خلاف نہیں ہوتا اور الناس سے مراد قدریہ ہیں جو کہتے ہیں کہ بندہ مکلف یہ امر پر قادر بالاستقلال ہے کافر ایمان کی استطاعت رکھتا ہے خدا کی مشیت اس کے ایمان کے متعلق ہوتی ہے لیکن مشیت الٰہی کے مطابق وہ ایمان نہیں لاتا۔ بلکہ شیطان کی مشیت کے مطابق اس سے صدور فعل ہوتا ہے اور یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو مشیت خدا ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اور کہتے ہیں اللہ توفیق پر قادر نہیں ہے) یہ تھا وہ مسئلہ جس کو سائل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے قدریہ کے ابطال میں سورۂ ہود کی یہ آیت بیان فرمائی۔ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ اگر تیرا رب چاہتا ہود ۱۱/۱۱۸
تو سب لوگ ایک ہی امت کے ہوتے اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہتے۔ مگر وہ جن پر تیرا رب ہے اور اسی لئے ان کو پیدا کیا اور تیرے رب کی بات تمام ہوئی اور میں جنوں اور لوگوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔) اے ابوعبیدہ اصابت قول میں لوگوں کا اختلاف ہے وہ ظن دنیا سے کام لیتے ہوئے مرض ہلاکت میں ہیں میں نے کہا۔ الا من رحم ربک کون ہیں پھر فرمایا جن پر اللہ رحم کرے گا وہ شیعہ ہوں گے ان کو اس رحمت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور اطاعت امام وہ رحمت ہے جس کے بارے میں اس نے فرمایا ہے تمہارے رب کی رحمت ہٹنے کو گھیرے ہوئے ہے) اور علم امام کے بارے میں فرماتا ہے اور چھا گیا ہے اس کا وہ علم جو علم باری تعالیٰ سے ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں پھر خدا نے فرمایا

عنقریب ہم لکھ لیں گے اس چیز کو جس سے وہ بچتے ہیں یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت۔ پھر خدا نے فرمایا وہ اس کو اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وصی اور قائم آل محمد جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی اُمت کا۔

اور آیہ۔ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہل سے لیا جائے اور يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول امام اور ویضع عنہم اصرہم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے پہلے تھا۔ والاغلال التی کانت علیہم سے مراد وہ طوق لعنت ہیں جو ان کے اس قول کی بنا پر تھے کہ ترک فضیلت امام کے خلاف انھیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انھوں نے فضیلت امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا اصر کے معنے ہیں گناہ، پھر خدا نے فرمایا۔ الذین آمنوا بہ یعنی امام پر ایمان لائے وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ الخ یعنی پھر انھوں نے عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یعنی جو لوگ جبت و طاغوت کی عبادت سے بچے رہے اور جبت و طاغوت فلاں فلاں ہیں اور عبادت سے مراد ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے انیبوا الی ربکم واسلموا لہ یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار بنو، پھر خدا نے ان کی جزا بتائی، بشارت ہو ان کے لئے حیات دنیا و آخرت میں۔

اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی اور ان کے دشمنوں کو قتل اور نجات آخرت کی اور حوض کوثر پر صادقین (آئمہ) کے ورود کی۔

توضیح:- اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنے مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور امر دین کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ اس لئے وہ اپنے عقائد میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی۔ کافر کا خذلان اور مومن کی توفیق خدا کی طرف سے ہے اور اس کے اختیار میں ہے لوگوں کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے مسائل دین میں بجائے امام برحق کی طرف رجوع کرنے کے اپنے ذاتی اجتہاد سے کام لیا۔ یہ اختلاف کرنے والے سب جہنمی ہیں۔ ہاں جن پر خدا رحم کرنے والا ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں خدا نے ان کو امام برحق کی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے خدا نے امام کے علم کو وسعت دی ہے علم امام علم الٰہی سے ہے اور ہر مسئلہ اور ہر حادثہ جو دنیا میں روز اوّل سے آخر دن تک ہونے والا ہے وہ امام کے علم میں ہے پس جو لوگ اتباع امام برحق کرتے ہیں اور ان کے سوا کسی دوسرے کی پیروی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے حسنات کو نظر میں رکھتا ہے سورہ اعراف میں ہے۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل (الاعراف ۷/۱۵۷) یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم والذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون۔

(وہ لوگ جنھوں نے اتباع کیا (یعنی بنی اسرائیل) حضورؐ کے ظہور سے پہلے) رسول کا جو نبی امی ہے اور جس کا ذکر انھوں نے اپنی کتابوں توریت میں پایا (اس میں ایسے امام کی تصدیق کا بھی حکم ملے گا جو تمام احکام الہٰی کا جاننے والا ہو) یہ رسولؐ حلال کرتاہے کلمات پاکیزہ کو اور حرام کرتاہے کلمات ناپاکیزہ کو (بظاہر تو یہ مطلب ہے کہ پاک چیزوں کو حلال کرتاہے اور ناپاک چیزوں کو حرام لیکن باطنی معنی یہ ہیں۔ یہ امام برحق کی پیروی کو جائز قرار دیتاہے اور امام مضل کی پیروی کو ناجائز، لیکن جو باطل کو چھوڑ کر راہ حق پر آجاتے ہیں ان کے گناہ کا بوجھ پہلے ان کے سر سے اتار دیتاہے اور ضلالت کے طوق سے رہائی دیتاہے جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس رسول کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو رسول کے ساتھ نازل ہوا یعنی امیرالمومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام، جن کی خلقت ایک ہی نور سے ہے اور ایک ہی ساتھ اصلاب و ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ پس وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

٨٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ، عَنْ عَمّارٍ السّاباطِيِّ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوانَ اللهِ كَمَنْ باءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللهِ وَمَأْواهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۞ هُمْ دَرَجاتٌ عِنْدَ اللهِ» فَقالَ: الَّذِينَ اتَّبَعُوا رِضْوانَ اللهِ هُمُ الأَئِمَّةُ وَهُمْ وَاللهِ يا عَمّارُ دَرَجاتٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَبِوَلايَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ إِيّانا يُضاعِفُ اللهُ لَهُمْ أَعْمالَهُمْ وَيَرْفَعُ [اللهُ] لَهُمُ الدَّرَجاتِ الْعُلىٰ.

۸۴۔ عمار ساباطی نے کہاہے۔ میں نے سوال کیا ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق، جس نے پیروی کی مرضیٔ الہٰی کی کیا وہ اس کی طرح ہے جس نے خدا کو غضب ناک کیا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُری جگہ ہے اللہ کے نزدیک درجات ہیں فرمایا جن لوگوں نے پیروی کی مرضیٔ الہٰی کی وہ آئمہ ہیں اور واللہ اے عمار ان مومنین کے لئے درجات ہیں ان کی ولایت اور ہماری معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ کرتاہے اور ان کے اعلیٰ درجات کو بلند کرتاہے

٨٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زِيادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَمّارٍ الأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصّالِحُ يَرْفَعُهُ» وَلايَتُنا أَهْلَ الْبَيْتِ ـ وَأَهْوىٰ بِيَدِهِ إِلىٰ صَدْرِهِ ـ فَمَنْ لَمْ يَتَوَلَّنا لَمْ يَرْفَعِ اللهُ لَهُ عَمَلاً. فاطر/۱۰

۸۵۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمات اور نیک اعمال کو وہ بلند کرتاہے اور اعمال نیک ہم اہلبیت کی ولایت ہیں اور اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر فرمایا جس نے ہم کو دوست نہ رکھا اللہ اس کے

عمل کو بلند نہ کرے گا۔

٨٦ – عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ» قَالَ: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عليهما السلام «وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ» قَالَ: إِمَاماً تَأْتَمُّونَ بِهِ. حدید ۵۷/۲۸

۸۶ ۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حدید کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے برابر کے دے گا" کہ کفلین سے مراد حسن وحسین ہیں اور فرمایا۔ خدا تمہارے لئے ایسا نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو تم اس کو امام مانو۔

٨٧ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ » قَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ « قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ». یونس ۱۰/۵۳

۸۷۔ سورۂ یونس کی اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ اے رسول تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے امام نے راوی سے فرمایا۔ تم علی کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ خدا نے فرمایا۔ اپنے رسول سے تم (ان سوال کرنے والوں سے کہہ دو خدا کی قسم ولایت علی، حق ہے اور تم (اپنے انکار سے) ہمیں عاجز کرنے والے نہیں۔

٨٨ – عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُهُ : «فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ» ؟ فَقَالَ : مَنْ أَكْرَمَهُ اللهُ بِوَلَايَتِنَا فَقَدْ جَازَ الْعَقَبَةَ ، وَنَحْنُ تِلْكَ الْعَقَبَةُ الَّتِي مَنِ اقْتَحَمَهَا نَجَا ، قَالَ فَسَكَتَ فَقَالَ لِي : فَهَلَّا اُفِيدُكَ حَرْفاً خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : قَوْلُهُ: «فَكُّ رَقَبَةٍ» ثُمَّ قَالَ : النَّاسُ كُلُّهُمْ عَبِيدُ النَّارِ غَيْرَكَ وَأَصْحَابِكَ فَإِنَّ اللهَ فَكَّ رِقَابَكُمْ مِنَ النَّارِ بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. سورہ بلد ۹۰/۱۱

۸۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے البلد کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ پس وہ گھاٹی سے کیوں نہ گزرا"، فرمایا جس کو خدا نے نوازا ہماری ولایت سے وہ گھاٹی سے گزر گیا اور ہم ہی وہ گھاٹی ہیں وہ اس سے گزر گیا اس نے نجات

پائی، میں خاموش ہوگیا۔ پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو تمہارے لئے بہتر ہو، دنیا اور مافیہا میں
میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ خدا نے فرمایا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ (کسی کو آزاد کرنا) پس تمام آدمی جہنم کے کندے
ہیں سوائے ہمارے اصحاب کے۔ تم کو ہماری ولایت کی وجہ سے نارِ جہنم سے آزاد کر دیا گیا۔

٨٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَماعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «وَأَوْفُوا بِعَهْدِي» قالَ: بِوَلايَةِ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «أُوفِ بِعَهْدِكُمْ» أُوفِ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ.

۸۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "تم میرا عہد وفا کرو" ولایت علی کے بارے میں میں تمہیں جنت دے کر اپنا وعدہ پورا کروں گا۔

٩٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آياتُنا بَيِّناتٍ قالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا: أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقاماً وَأَحْسَنُ نَدِيّاً» قالَ: كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله دَعا قُرَيْشاً إِلىٰ وَلايَتِنا فَنَفَرُوا وَأَنْكَرُوا، فَقالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قُرَيْشٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا ـ : الَّذِينَ أَقَرُّوا لِأَميرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَنا أَهْلَ الْبَيْتِ ـ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقاماً وَأَحْسَنُ نَدِيّاً تَعْبِيراً مِنْهُمْ، فَقالَ اللهُ رَدّاً عَلَيْهِمْ: «وَكَمْ أَهْلَكْنا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ (مِنَ الْأُمَمِ السّالِفَةِ) هُمْ أَحْسَنُ أَثاثاً وَرِءْياً» قُلْتُ: قَوْلُهُ: «مَنْ كانَ فِي الضَّلالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدّاً»؟ قالَ: كُلُّهُمْ كانُوا فِي الضَّلالَةِ لا يُؤْمِنُونَ بِوَلايَةِ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَلا بِوَلايَتِنا فَكانُوا ضالِّينَ مُضِلِّينَ، فَيَمُدُّ لَهُمْ فِي ضَلالَتِهِمْ وَطُغْيانِهِمْ حَتّىٰ يَمُوتُوا فَيُصَيِّرُهُمُ اللهُ شَرّاً مَكاناً وَأَضْعَفَ جُنْداً، قُلْتُ: قَوْلُهُ: «حَتّىٰ إِذا رَأَوْا ما يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذابَ وَإِمَّا السّاعَةَ. فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكاناً وَأَضْعَفُ جُنْداً»؟ قالَ: أَمّا قَوْلُهُ: «حَتّىٰ إِذا رَأَوْا ما يُوعَدُونَ» فَهُوَ خُرُوجُ الْقائِمِ وَهُوَ السّاعَةُ، فَسَيَعْلَمُونَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَما نَزَلَ بِهِمْ مِنَ اللهِ عَلىٰ يَدَيْ قائِمِهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: «مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكاناً (يَعْنِي عِنْدَ الْقائِمِ) وَأَضْعَفُ جُنْداً» قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى»؟ قالَ: يَزِيدُهُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ هُدًى عَلىٰ هُدًى بِاتِّباعِهِمُ الْقائِمَ حَيْثُ لا يَجْحَدُونَهُ وَلا يُنْكِرُونَهُ، قُلْتُ: قَوْلُهُ: «لا يَمْلِكُونَ الشَّفاعَةَ إِلّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً» قالَ: إِلّا مَنْ دانَ اللهَ بِوَلايَةِ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ الْعَهْدُ عِنْدَ اللهِ قُلْتُ: قَوْلُهُ:

مریم ۹/۷۳

مریم /۸۷

«إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدّاً» ؛ قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
هِيَ الْوُدُّ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ، قُلْتُ : «فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْماً
لُدّاً» ؟ قَالَ : إِنَّمَا يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَىٰ لِسَانِهِ حِينَ أَقَامَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَماً ، فَبَشَّرَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ
وَأَنْذَرَ بِهِ الْكَافِرِينَ وَهُمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ لُدّاً أَيْ كُفَّاراً ، قَالَ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ :
«لِتُنْذِرَ قَوْماً مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ» قَالَ : لِتُنْذِرَ الْقَوْمَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِمْ كَمَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ
عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ وَعِيدِهِ «لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ (مِمَّنْ لَا يُقِرُّونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» بِإِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلَمَّا لَمْ يُقِرُّوا
كَانَتْ عُقُوبَتُهُمْ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ «إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالاً فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ» فِي نَارِ
جَهَنَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : «وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ» عُقُوبَةً
مِنْهُ لَهُمْ حَيْثُ أَنْكَرُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ هٰذَا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فِي
نَارِ جَهَنَّمَ مُقْمَحُونَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! «وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» بِاللّٰهِ وَبِوَلَايَةِ بقره ۲/۶
عَلِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ : «إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام) وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ (يَا مُحَمَّدُ) بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ» ۝ یٰس ۳۶/۱۱

۹۰۔ ابوبصیر نے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ مریم کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔

جب ہماری روشن آیات ان پر تلاوت کی گئیں تو منکرین ولایت علی نے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے بتاؤ ہم دونوں فریق میں از روئے مقام محفل کون اچھا ہے۔ یعنی ہماری جماعت بھی زیادہ ہے اور ہمارے عالم بھی بہت ہیں دولت اور حکومت بھی ہمارے پاس ہے اور تم گنتی کے چند آدمی ہو جو کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہو۔ تمہیں بتاؤ تم دونوں میں کون بہتر ہے)

حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت کی دعوت دی انھوں نے اظہار نفرت کیا اور انکار کر دیا۔ پس انکار کرنے والے قریش نے مومنین سے کہا۔ تم نے امیر المومنین اور ہم اہلبیت کی ولایت کا اقرار کو کر لیا۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فریق میں از روئے مقام اور عیش و راحت اچھا کون رہا اور ان کو عیب لگایا۔

خدا نے ان کی تردید میں فرمایا (اور پہلی صدیوں میں ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کر دیا۔ سابق امتیں) حالانکہ وہ ساز و سامان اور ظاہری نمود میں ان سے زیادہ تھیں۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا جو کوئی گمراہی میں ہے تو خدا اس کے لئے ڈھیل چھوڑ دیتا ہے امام نے فرمایا وہ لوگ گمراہی میں تھے اور امیر المومنین کی ولایت پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور

دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ پس یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اسی حالت میں مرے، خدا نے اس طرح ان کو بدترین مکان میں پہنچا دیا اور ان کے لشکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے کہا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے، جب وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب ان کو پتہ چلے گا کہ بدترین جگہ میں کون ہے اور کس گروہ کمزور ہے۔

فرمایا یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دیکھیں گے اس سے مراد خروج قائم آل محمد ہے ساعت سے یہی مراد ہے وہ اس وقت جانیں گے کہ یہی وہ دن ہے اور قائم آل محمد کے ہاتھوں جو ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اس کا بھی پتہ چل جائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہ جان لیں گے کہ از روئے بدترین مقام اور کمزور گروہ کون ہے۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا "اور اللہ زیادہ کرتا ہے ان لوگوں کی ہدایت کو، فرمایا جنھوں نے قائم آل محمد کا اتباع کیا۔ حضرت کے خروج کے وقت پھر کسی کو انکار کرتے نہ بن پڑے گی۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے نہیں ہوں گے مالک شفاعت کے مگر وہی لوگ جنھوں نے خدا سے عہد کیا ہوگا حضرت نے فرمایا جنھوں نے ولایت امیر المومنینؑ اور ان کے بعد کے آئمہ سے قربت خدا حاصل کی۔ مراد ہے اور یہی وہ عہد ہے جو من عند اللہ ہے۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے "جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ خدا اپنی محبت ان کے لئے قرار دے گا فرمایا جس ود کا ذکر خدا نے کیا ہے وہ ولایت امیر المومنین ہے

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے "ہم نے اے رسولؐ تیری زبان پر ان کو آسان کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو بشارت دے اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو اس سے ڈرائے۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسولؐ کی زبان پر آسانی سے جاری کیا قرآن کو جبکہ آپؐ نے روز غدیر خم اپنا قائم مقام بنایا۔ پس بشارت دی اس کی مومنین کو، اور ڈرایا اس سے کافروں کو، پس کتاب خدا میں جن کو قوم لُدًا (جھگڑالو قوم) کہا گیا ہے۔ وہی منکرین ولایت امیر المومنین مراد ہیں۔

پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا "تاکہ اے رسول! تو اس قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ اس قوم کو ڈراؤ جس میں تم ہو جیسے کہ تم سے پہلے انبیاء و مرسلین نے ان کو ڈرایا تھا مگر وہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس وعدہ عذاب سے غافل ہی رہے حالانکہ ان کے اکثر پر حق بات واضح ہو گئی تھی (ان لوگوں پر جنھوں نے ولایت امیر المومنین کا اور دیگر آئمہ کا اقرار نہیں کیا)

یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے" امامت امیر المومنین اور ان کے اوصیاء پر۔ پس جب انھوں نے اقرار نہ کیا تو

قُلْتُ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبّاً عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيّاً عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ : ملك ٦٧/٢٢
إِنَّ اللهَ ضَرَبَ مَثَلَ مَنْ حَادَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ كَمَنْ يَمْشِي عَلَىٰ وَجْهِهِ لَا يَهْتَدِي لِأَمْرِهِ وَجَعَلَ مَنْ تَبِعَهُ
سَوِيّاً عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

قَالَ : قُلْتُ : قَوْلُهُ : «إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ» ؟ قَالَ : يَعْنِي جَبْرَئِيلَ عَنِ اللهِ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ الحاقه ٦٩/٤٠
عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : «وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلاً مَا تُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : قَالُوا : إِنَّ مُحَمَّداً كَذَّابٌ عَلَىٰ
رَبِّهِ وَمَا أَمَرَهُ اللهُ بِهٰذَا فِي عَلِيٍّ ، فَأَنْزَلَ اللهُ بِذٰلِكَ قُرْآناً فَقَالَ : «إِنَّ (وَلَايَةَ عَلِيٍّ) تَنْزِيلٌ مِنْ الحاقه ٦٩/٤٩
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا (مُحَمَّدٌ) بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۞ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۞ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ»
ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ فَقَالَ : «إِنَّ (وَلَايَةَ عَلِيٍّ) لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۞ (لِلْعَالَمِينَ) وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ
مُكَذِّبِينَ ۞ وَإِنَّ (عَلِيّاً) لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۞ وَإِنَّ (وَلَايَتَهُ) لَحَقُّ الْيَقِينِ ۞ فَسَبِّحْ (يَا مُحَمَّدُ) بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ» يَقُولُ اشْكُرْ رَبَّكَ الْعَظِيمَ الَّذِي أَعْطَاكَ هٰذَا الْفَضْلَ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : «لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ» ؟ قَالَ : الْهُدَى الْوَلَايَةُ ، آمَنَّا بِمَوْلَانَا فَمَنْ
آمَنَ بِوَلَايَةِ مَوْلَاهُ «فَلَا يَخَافُ بَخْساً وَلَا رَهَقاً»[٦] قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : لَا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : قَوْلُهُ : «لَا أَمْلِكُ جن ٧٢/٢١
لَكُمْ ضَرّاً وَلَا رَشَداً» قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله دَعَا النَّاسَ إِلَىٰ وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ ،
فَقَالُوا : يَا مُحَمَّدُ أَعْفِنَا مِنْ هٰذَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : هٰذَا إِلَى اللهِ لَيْسَ إِلَيَّ ، فَاتَّهَمُوهُ وَخَرَجُوا
مِنْ عِنْدِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ : «قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَلَا رَشَداً ۞ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللهِ (إِنْ عَصَيْتُهُ)
أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَداً ۞ إِلَّا بَلَاغاً مِنَ اللهِ وَرِسَالَاتِهِ (فِي عَلِيٍّ) » قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ :
نَعَمْ . ثُمَّ قَالَ تَوْكِيداً : «وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا جن ٧٢/٢٣
أَبَداً» قُلْتُ : «حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً» يَعْنِي بِذٰلِكَ
الْقَائِمَ وَأَنْصَارَهُ .

قُلْتُ : «فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ»[٢] ؟ قَالَ : يَقُولُونَ فِيكَ «وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً ۞ وَذَرْنِي
(يَا مُحَمَّدُ) وَالْمُكَذِّبِينَ (بِوَصِيِّكَ) أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلاً» قُلْتُ : إِنَّ هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .
قُلْتُ : «لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ» ؟ قَالَ : يَسْتَيْقِنُونَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَوَصِيَّهُ حَقٌّ ، مدثر ٧٤/٣١
قُلْتُ : «وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَاناً» ؟ قَالَ : وَيَزْدَادُونَ بِوَلَايَةِ الْوَصِيِّ إِيمَاناً ، قُلْتُ : «وَلَا يَرْتَابَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام قُلْتُ : مَا هٰذَا الْارْتِيَابُ ؟ قَالَ : يَعْنِي

ان کی سزا کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے "ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک ان کے پیچھے، پھر اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ اب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انھوں نے ولایت امیرالمومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام سے انکار کیا ہے یہ تو دنیا کی سزا ہے (کہ وہ ذلیل ہیں) اور آخرت میں جہنّم کی آگ ان کے لئے ہے ہی۔ اور فرمایا اے محمدؐ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے (ولایت علی پر) نہیں۔ پھر خدا فرماتا ہے اے رسول تم تو اسی کو ڈراؤ گے جو ذکر (امیرالمومنین کی پیروی کرے اور اللہ سے ڈرے، غیب کے متعلق (اے محمد) اسے بشارت دے دو، مغفرت اور بہت بڑے اجر کی۔

٩١ - علي بن محمد، عن بعض أصحابنا، عن ابن محبوب، عن محمد بن الفضيل، عن أبي
الصف ٦١/٨ الحسن الماضي عليه السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل: «يريدون ليطفؤوا نور الله بأفواههم»
قال: يريدون ليطفؤوا ولاية أمير المؤمنين عليه السلام بأفواههم، قلت: «والله متم نوره» قال: والله
تغابن ٦٤/٨ متم الإمامة، لقوله عز وجل: «الذين آمنوا بالله ورسوله والنور الذي أنزلنا» فالنور هو الإمام،
قلت: «هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق» قال: هو الذي أمر رسوله بالولاية لوصيه و
توبہ ٩/٣٣ الولاية هي دين الحق، قلت: «ليظهره على الدين كله» قال: يظهره على جميع الأديان عند
قيام القائم، قال: يقول الله: «والله متم نوره»: ولاية القائم «ولو كره الكافرون» بولاية علي، قلت:
هذا تنزيل؟ قال: نعم أما هذا الحرف فتنزيل وأما غيره فتأويل.

منافقون ٦٣/٣ قلت: «ذلك بأنهم آمنوا ثم كفروا» قال: إن الله تبارك وتعالى سمى من لم يتبع رسوله
في ولاية وصيه منافقين وجعل من جحد وصيه وإمامته كمن جحد محمداً وأنزل بذلك قرآناً فقال:
يا محمد: إذا جاءك المنافقون (بولاية وصيك) قالوا: نشهد إنك لرسول الله والله يعلم إنك لرسوله
والله يشهد إن المنافقين (بولاية علي) لكاذبون ۞ اتخذوا أيمانهم جنة فصدوا عن سبيل الله (و
توبہ ٩/٨٧ السبيل هو الوصي) إنهم ساء ما كانوا يعملون ۞ ذلك بأنهم آمنوا (برسالتك) وكفروا (بولاية
وصيك) فطبع (الله) على قلوبهم، فهم لا يفقهون» قلت: ما معنى لا يفقهون؟ قال: يقول: لا
يعقلون بنبوتك قلت: «وإذا قيل لهم: تعالوا يستغفر لكم رسول الله»؟ قال: وإذا قيل لهم ارجعوا
منافقون ٦٣/٥ إلى ولاية علي يستغفر لكم النبي من ذنوبكم «لووا رؤوسهم» قال الله: «ورأيتهم يصدون (عن
بقرہ ولاية علي) وهم مستكبرون» عليه ثم عطف القول من الله بمعرفته بهم فقال: «سواء عليهم أستغفرت
٢/١٠٨ لهم أم لم تستغفر لهم، لن يغفر الله لهم، إن الله لا يهدي القوم الفاسقين» يقول: الظالمين لوصيك.

بِذٰلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللهُ فَقَالَ : وَلَا يَرْتَابُونَ فِي الْوَلَايَةِ ، قُلْتُ : «وَ مَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ» ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام ، قُلْتُ : «إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ» ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ ، قُلْتُ : «لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ» ؟ قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ إِلَىٰ وَلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ سَقَرَ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَىٰ سَقَرَ «إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ» ؟ قَالَ : هُمْ وَاللهِ شِيعَتُنَا ، قُلْتُ : «لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ»(٦) ؟ قَالَ : إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَلَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : «فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ»(٧) ؟ قَالَ : عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ ، قُلْتُ : «كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ» ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ .

مدثر ٧٤/٣٥

قُلْتُ : قَوْلُهُ : «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ» ؟ قَالَ : يُوفُونَ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ وَلَايَتِنَا ، قُلْتُ : «إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا»(٩) ؟ قَالَ : بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام تَنْزِيلًا ، قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ذَا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : «إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ» ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ ، قُلْتُ : «يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ» ؟ قَالَ : فِي وَلَايَتِنَا ، قَالَ : «وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً» أَلَا تَرَىٰ أَنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ : إِنَّ اللهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ وَلٰكِنَّ اللهَ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذٰلِكَ قُرْآناً عَلَىٰ نَبِيِّهِ فَقَالَ : «وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ»(١١) ، قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

دہر ٧٦/

قُلْتُ : «وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ» قَالَ : يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا مُحَمَّدُ ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ [بن أبي طالب] عليه السلام «أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۞ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ»(١) قَالَ : الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ «كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ»(٢) قَالَ : مَنْ أَجْرَمَ إِلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيِّهِ مَا رَكِبَ ، قُلْتُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ» ؟ قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ وَشِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَىٰ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَآءُ ، قُلْتُ : «يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفّاً لَا يَتَكَلَّمُونَ... الْآيَةَ»(٣) قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ الْمَأْذُونُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَاباً ، قُلْتُ : مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ ؟ قَالَ : نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا ، فَلَا يَرُدُّنَا رَبُّنَا ، قُلْتُ : «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ» قَالَ : هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَاعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : «ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ» ؟ قَالَ : يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

طور ٥٢/١١
النبأ ٧٨/٣٨
مطففين ٨٣/٧

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو پھونکوں سے بجھا دیں۔ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے نور ولایت امیر المومنین کو بجھانا چاہتے ہیں۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے "اللہ اس کے نور کو پورا کر دے گا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہے امامت کی تکمیل جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور اس نور پر بھی جس کو ہم نے نازل کیا۔ پس یہاں نور سے مراد امام ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین برحق کے لئے بھیجا فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے رسولؐ کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا اور ولایت ہی دین حق ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے تاکہ وہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ قائم آل محمدؐ کے ظہور کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خدا فرماتا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کرنے والا ہے" یعنی ولایت قائم کا، اگرچہ کافر لوگ ولایت علی کو ناپسند کریں۔

میں نے کہا یہ الفاظ تنزیل ہیں فرمایا پہلی آیت میں یریدون سے لیطفئوا الخ میں تنزیل ہے اور دوسری آیت لیظہرہ میں تاویل ہے

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا وہ ایمان لائے پھر کفر کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین میں ان لوگوں کو جنھوں نے اتباع نہ کیا۔ خدا کے رسولؐ کا، ان کے وصی کی ولایت کے متعلق اور خدا نے ان لوگوں کو جنھوں نے ولایت وصی سے انکار کیا مثل ان لوگوں کے قرار دیا ہے جنھوں نے محمدؐ کی نبوت سے انکار کیا اور قرآن میں فرمایا۔ اے محمدؐ جب منافقین تمہارے پاس (تمہارے وصی کے بارے میں کچھ کہنے آئیں اور کہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (ولایت علی کو ماننے کے متعلق) جھوٹے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لئے وہ نہیں سمجھتے یعنی تمہاری نبوت ہی کو نہیں سمجھتے۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے آؤ تاکہ رسول خدا تمہارے لئے استغفار کریں تو حضرت نے فرمایا۔ جب ان سے کہا گیا کہ ولایت علیؑ کی طرف رجوع کرو تاکہ رسولؐ تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں تو انھوں نے سر جھکا لئے، خدا فرماتا ہے اے رسولؐ تم نے دیکھا کہ وہ (ولایت علی) روگردانی کر رہے ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کا رُخ بدل کر کہا اے رسولؐ تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ خدا قوم بدکار کی ہدایت نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے رسول یہ تمہارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے سورۂ الملک کی اس آیت کا، کیا وہ شخص جو اوندھے منہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر راستہ چلتا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ اللہ نے مثال دی ہے اس شخص کی جو ولایت علی کا منکر ہو اس

مدثر ۷۴/۳۵ بِذٰلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللهُ فَقَالَ : وَلا يَرْتَابُونَ فِي الْوَلايَةِ ، قُلْتُ :
« وَ مَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ » ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام . قُلْتُ : « إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ » ؟
قَالَ : الْوَلايَةُ ، قُلْتُ : «لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ » ؟ قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى وَلايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ
سَقَرَ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَى سَقَرَ « إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ » ؟ قَالَ : هُمْ وَاللهِ شِيعَتُنَا ، قُلْتُ : « لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّينَ »(۶) ؟ قَالَ : إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَلا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ :
« فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ »(۷) ؟ قَالَ : عَنِ الْوَلايَةِ مُعْرِضِينَ ، قُلْتُ : « كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ » ؟
قَالَ : الْوَلايَةُ .

دہر ۷۶/ قُلْتُ : قَوْلُهُ : «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ » ؟ قَالَ : يُوفُونَ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ
وَلايَتِنَا ، قُلْتُ : «إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلاً »(۹) ؟ قَالَ : بِوَلايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام تَنْزِيلاً ،
قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ذَا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : «إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ » ؟ قَالَ : الْوَلايَةُ ، قُلْتُ : «يُدْخِلُ
مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ » ؟ قَالَ : فِي وَلايَتِنَا ، قَالَ : «وَ الظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً » أَلا تَرَىٰ أَنَّ اللهَ
يَقُولُ : «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ » قَالَ : إِنَّ اللهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ
يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ وَلٰكِنَّ اللهَ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ وَوَلايَتَنَا وَلايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذٰلِكَ
قُرْآناً عَلَىٰ نَبِيِّهِ فَقَالَ : « وَ مَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ »(۱۱) ، قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟
قَالَ : نَعَمْ .

طور ۵۲/۱۱ قُلْتُ : «وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ » قَالَ : يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا مُحَمَّدُ ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ
مِنْ وَلايَةِ عَلِيٍّ [بن أبي طالب] عليه السلام « أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۞ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ »(۱) قَالَ : الْأَوَّلِينَ
الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ « كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ »(۲) قَالَ : مَنْ أَجْرَمَ إِلَىٰ آلِ
النبأ مُحَمَّدٍ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيِّهِ مَا رَكِبَ ، قُلْتُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ » ؟ قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ وَ شِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَىٰ مِلَّةِ
۷۸/۳۸ إِبْرَاهِيمَ غَيْرُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَآءُ ، قُلْتُ : «يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفّاً لا يَتَكَلَّمُونَ ...
الْآيَةَ »(۳) قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ الْمَأْذُونُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَاباً ، قُلْتُ : مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ ؟
مطففین قَالَ : نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا ، فَلا يَرُدُّنَا رَبُّنَا ، قُلْتُ : « كَلَّا إِنَّ كِتَابَ
۸۳/۷ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ » قَالَ : هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَ اعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : « ثُمَّ يُقَالُ
هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ » ؟ قَالَ : يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

سے اوندھے منہ چلے اور ان کے امر سے ہدایت یافتہ نہ ہوا اور دوسرا شخص وہ ہے جو صراطِ مستقیم پر چلے اور صراط مستقیم علی ہیں۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ یہ قول رسول کریم ہے۔ فرمایا جبرئیل جو خدا کی طرف سے لائے کہ ولایت علی کے بارے میں، میں نے کہا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ وہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے کہ تم اس پر کم ایمان لائے۔ فرمایا۔ لوگوں نے کہا محمدؐ نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے۔ خدا نے علی کے بارے میں ایسا نہیں کہا۔ پس خدا نے قرآن میں نازل فرمایا (ولایت علی) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے اگر محمد بعض باتوں میں غلط بیانی کرتے تو ہم کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ان کی رگ گردن کاٹ دیتے (الحاقہ) پھر کلام کا رخ بدل کر کہا بے شک (ولایت علی) متقیوں کے لئے تذکرہ ہے (تمام عالموں میں) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں اور بے شک علی کے بارے میں حسرت ہے کافروں کے لئے اور بے شک (ولایت علی) حق الیقین ہے (پس اے محمدؐ) تم رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھو، یعنی فرماتا ہے کہ اپنے اس رب عظیم کا شکر کرو جس نے تم کو یہ فضیلت عطا کی۔

میں نے کہا۔ سورۂ جن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے "جب ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے" امام نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جو اپنے مولا کی ولایت پر ایمان لے آیا اسے نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا۔ میں نے کہا کیا یہ الفاظ داخل تنزیل ہیں فرمایا نہیں داخل تاویل ہیں۔ میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ میں نہیں قدرت رکھتا تمہارے ضرر یا ہدایت پر فرمایا۔ امام علیہم السلام نے کہ رسول اللہ نے لوگوں کو ولایت علی کی طرف دعوت دی۔ قریش نے جمع ہو کر کہا۔ اے محمد آپ اس سے ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت نے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے میری طرف سے نہیں۔ انھوں نے تہمت لگائی اور حضرت کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ اور فرمایا۔ تم ان سے یہ بھی کہو اگر میں خدا کی نافرمانی کروں) تو مجھے کون پناہ دے گا کوئی بھی نہ دیگا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۲۳/۷۲ یعنے میں تو خدا کی طرف سے اس کا پیغام پہنچانے کا ذمہ دار ہوں (سورہ جن) میں نے کہا یہ تنزیل ہیں۔ فرمایا ہاں۔ پھر خدا نے تاکیداً یہ بھی فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی (ولایت علی کے بارے میں کریگا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔ میں نے کہا جب وہ خدائی وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے تو اس وقت جانیں گے کہ بلحاظ نصرت کون کمزور رہے اور بلحاظ تعداد کون کم ہے یعنے یہ وعدہ پورا ہوگا حضرت حجت اور ان کے انصار کے ظہور کے وقت۔

میں نے کہا۔ اس آیت کا کیا مطلب ہے (مزمل) اے رسولؐ ان لوگوں کے کہنے پر صبر کرو۔ فرمایا جو کچھ تمہارے بارے میں کہتے ہیں اور ان کو بعنوان شائستہ اپنے سے الگ رکھو اور (اے محمدؐ) مجھے ان لوگوں سے جو (تمہارے وصی کو) جھٹلانے ہیں نمٹ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں۔

میں نے کہا سورہ المدثر کی اس آیت کا مطلب کیا ہے (پوری آیت یہ ہے جہنم پر انیس فرشتے معین ہیں اور ہم نے تو جہنم کا نگہبان بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کرلیں (کیونکہ ان کی کتاب میں ایسا ہی ہے) اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو۔ امام نے فرمایا: تاکہ مومنین یقین کرلیں کہ خدا اور رسولؐ اور رسولؐ کا

وصی کا حق ہیں۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو فرمایا۔ ولایت وصی سے ایمان زیادہ ہوگا۔ میں نے کہا اور اس کا کیا مطلب ہے اہلِ کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں فرمایا۔ علی کی ولایت میں، میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا یہ شک اہلِ کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے متعلق نہیں کیونکہ ان کی ولایت میں شک نہیں تھا۔

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے "نہیں ہے یہ مگر انسان کے لیے نصیحت"، فرمایا۔ اس سے مراد ولایت علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے" یہ ایک بہت بڑی ہے۔ فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے۔ تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا موخر، فرمایا۔ جس نے سبقت کی۔ ہماری ولایت کی طرف وہ روک دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا۔ ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔"

میں نے پوچھا۔ اصحاب یمین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں میں نے پوچھا ہم نہیں تھے تو مصلّین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جنھوں نے ولایت کو وصیٔ محمد اور ان کے بعد والے اوصیاء کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوٰۃ نہ بھیجی۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ تذکرہ سے روگردانی کرتے رہے میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے "بے شک وہ نصیحت ہے۔ فرمایا ولایت مراد ہے۔

میں نے کہا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ وہ نذر کو وفا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ نذر سے وہ مراد ہے جو روزِ میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا۔ فرمایا۔ اس سے تنزیل ولایت مراد ہے۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں لیکن بتاویل یعنے بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا تذکرہ سے مراد ہے ولایت۔

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت، اور خدا نے فرمایا۔ اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے کیا تم (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی پر قرآن کو نازل کیا اور فرمایا۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ تنزیل ہے فرمایا، ہاں۔

۹۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَلِيِّ
بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ط
ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً » قَالَ : يَعْنِي بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : « وَ نَحْشُرُهُ يَوْمَ ۲۰/۱۲۴

الْقِيامَةِ أَعْمىٰ »؟ قالَ : يَعْنِي أَعْمَى الْبَصَرِ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى الْقَلْبِ فِي الدُّنْيا عَنْ وَلايَةِ أَميرِ طٰہٰ ۲۰/۱۲۴
الْمُؤْمِنينَ عليه السلام ، قالَ : وَهُوَ مُتَحَيِّرٌ فِي الْقِيامَةِ يَقُولُ : «لِمَ حَشَرْتَني أَعْمىٰ وَقَدْ كُنْتُ بَصيراً قالَ :
كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آياتُنا فَنَسيتَها» قالَ : الْآياتُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام «فَنَسيتَها وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسىٰ » يَعْني
تَرَكْتَها وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُتْرَكُ فِي النّارِ كَما تَرَكْتَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام : فَلَمْ تُطِعْ أَمْرَهُمْ وَلَمْ تَسْمَعْ
قَوْلَهُمْ، قُلْتُ: « وَكَذٰلِكَ نَجْزي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآياتِ رَبِّهِ وَلَعَذابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقىٰ »؟ طٰہٰ ۲۰/۱۲۷
قالَ : يَعْني مَنْ أَشْرَكَ بِوَلايَةِ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام غَيْرَهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآياتِ رَبِّهِ وَ تَرَكَ الْأَئِمَّةَ
مُعانَدَةً فَلَمْ يَتَّبِعْ آثارَهُمْ وَلَمْ يَتَوَلَّهُمْ . قُلْتُ : «اَللهُ لَطيفٌ بِعِبادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ» ؟ قالَ : وَلايَةُ شوریٰ ۴۲/۱۹
أَميرِ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام ، قُلْتُ : «مَنْ كانَ يُريدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ» ؟ قالَ : مَعْرِفَةُ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام شوریٰ ۴۲/۲۰
وَالْأَئِمَّةِ « نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ »؟ قالَ: نَزيدُهُ مِنْها ، قالَ : يَسْتَوْفي نَصيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ « وَمَنْ كانَ
يُريدُ حَرْثَ الدُّنْيا نُؤْتِهِ مِنْها وَما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصيبٍ »؟ قالَ : لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ
الْقائِمِ نَصيبٌ .

۹۲۔ میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں پر۔ فرمایا، مراد یہ ہے کہ اے محمدؐ ولایت علیؑ کے بارے میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا۔ پھر فرماتا ہے کیا ہم نے اوّلین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا اوّلین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اوصیاء کی اطاعت میں مرسلین کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا۔ مجرم سے مراد مجرم آلِ محمد ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا۔

میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ ہم اور ہمارے شیعہ، ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

میں نے کہا۔ سورۂ نبا کی اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اس روز روح اور ملائکہ صف بہ صف کھڑے ہوں گے الخ۔
فرمایا امام علیہ السلام نے، اس سے مراد یہ ہے کہ روزِ قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے
میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا۔ ہم خدا کی تحمید و تمجید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ ہمارا رب اس کو رد نہ کریگا۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے۔ فرمایا یہ فجار وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق آئمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیر المومنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

ابوبصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہوگئی۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المومنین سے روگردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے

ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہوگا اور دنیا میں دل کا اندھا بنا رہے گا ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کہے گا خداوندا تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا۔ خدا کہے گا تو نے ہماری آیات کو بھلا یا تھا۔ فرمایا امام نے وہ آیات آئمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو چھوڑا ہے آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیوں کہ تو نے آئمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں۔

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے اور اس نے آئمہ کو از روئے عداوت ترک کیا۔ ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انھیں دوست نہ رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیرالمومنین ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ جو کوئی آخرت کے فائدے کو چاہتا ہے فرمایا۔ جو ولایت امیرالمومنین حاصل کرتا ہے ہم اس کے فائدے میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیوی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے وہی دیتے ہیں اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یعنی دولت حق میں قائم آل محمد کے ساتھ اسے کوئی حصہ نہ ملے گا۔

توضیح: گزشتہ آیات میں جو تفسیر و تاویل امامؑ نے بیان فرمائی ہے وہ اہل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس تک ظاہر بینوں کی رسائی نہیں یہ تو خدا نے اپنے رسولؐ کو بتایا اور ان کے بعد یہ تفسیر ایک امام نے دوسرے کو بتائی بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا۔ یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے لیکن موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں پس یا تو یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن فحول علما کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا۔ لہذا دوسری صورت یہ ہوگی کہ اس مفہوم کا رسولؐ کو القا ہوا تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جزو آیت نہیں تھے بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے چونکہ رسولؐ نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا۔ لہذا تنزیلی صورت میں تو ہے لیکن آیات کا جزو نہیں کہے جاتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک سو آٹھواں باب

وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

(بابٌ) ۱۰۸

فِيهِ نُتَفٌ وَجَوَامِعُ مِنَ الرِّوَايَةِ فِي الْوَلَايَةِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ

أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ ذَرٌّ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الذَّرِّ وَالْإِقْرَارَ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اس نے ان سے اسی وقت اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: زخرف ۴۳/۸۷
إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَخَلَقَ مَا أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَا أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ، وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ: فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِمُ النَّبِيِّينَ يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ یونس ۱۰/۷۴
بِاللَّهِ وَهُوَ قَوْلُهُ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ» ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ، فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللَّهِ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔ پس پہلے پیدا کیا۔ ان کو جن کو وہ دوست رکھتا اور جن کو وہ دوست رکھتا تھا ان کو پیدا کیا۔ طینت جنت سے اور جن کو وہ دشمن رکھتا تھا۔ انھیں پیدا کیا اس چیز سے جسے وہ دوست نہ رکھتا تھا یعنی ان کو پیدا کیا طینت نار سے۔ پھر ان دونوں کو سایہ میں رکھا۔ میں نے کہا سایہ کیا چیز ہے کیا تم نے اپنے سایہ کو دھوپ میں نہیں دیکھا وہ کوئی شے ہے لیکن وہ کوئی شئے نہیں ہے یعنی اس کی حقیقت کو جو پوشیدہ ہے نہیں سمجھ سکتے۔ وہ ایک غیر مادی چیز ہے۔ پھر خدا نے نبیوں کو ان کے پاس بھیجا اور انھوں نے اقرار باللہ کی دعوت دی۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے پھر ان کو نبیوں کے اقرار کی دعوت دی گئی بعض نے اقرار کیا اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ہماری ولایت کی دعوت دی گئی پس جنھوں نے ہمیں دوست رکھا۔ انھوں نے اقرار کیا اور جنھوں نے ہم سے بغض رکھا انھوں نے انکار کیا اور وہ لوگ ایمان نہ لائے جنھوں نے اول روز ہی ہماری تکذیب کر دی تھی پھر امام نے فرمایا یہ تکذیب وہیں ہوئی تھی

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ الْغُمْشَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَلَايَتُنَا وَلَايَةُ اللَّهِ الَّتِي لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا بِهَا.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہماری ولایت ہے خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَميدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلىٰ قالَ : سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ما مِنْ نَبِيٍّ جاءَ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنا وَتَفْضيلِنا عَلىٰ مَنْ سِوانا .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نہیں آیا۔ مگر اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعيلَ بْنِ بَزيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبّاحِ الْكِنانِيِّ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللهِ إِنَّ فِي السَّماءِ لَسَبْعينَ صَفّاً مِنَ الْمَلائِكَةِ ، لَوِاجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ ما أَحْصَوْهُم وَإِنَّهُمْ لَيَدينُونَ بِوِلايَتِنا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ واللہ آسمان میں ملائکہ کی ستّر صفیں ہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت سے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قالَ : وَلايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام مَكْتُوبَةٌ فِي جَميعِ صُحُفِ الْأَنْبِياءِ وَلَنْ يَبْعَثَ اللهُ رَسُولاً إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ وَصِيَّةِ عَلِيٍّ عليه السلام

۶۔ فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے کہ تمام صحف انبیاء میں ولایت علی کا ذکر تھا خدا نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو نبوت محمدؐ اور وصایت علی کا مقرنہ ہو۔

٧ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قالَ : حَدَّثَنا يُونُسُ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً عليه السلام عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَهُ كانَ كافِراً وَمَنْ جَهِلَهُ كانَ ضالّاً وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كانَ مُشْرِكاً وَمَنْ جاءَ بِوِلايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے علی کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا۔

٨ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام بَابٌ فَتَحَهُ اللهُ، فَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لِي فِيهِمُ الْمَشِيَّةُ.

۸۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ علی وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں ہے جس کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ اس کے لئے میری مشیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ لَنَا وَهُمْ ذَرٌّ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الذَّرِّ، بِالْإِقْرَارِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ وَعَرَضَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أُمَّتَهُ فِي الطِّينِ وَهُمْ أَظِلَّةٌ وَ خَلَقَهُمْ مِنَ الطِّينَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا آدَمُ وَ خَلَقَ اللهُ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا قَبْلَ أَبْدَانِهِمْ بِأَلْفَيْ عَامٍ وَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ وَعَرَّفَهُمْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَرَّفَهُمْ عَلِيّاً وَنَحْنُ نَعْرِفُهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے عالم ذر میں ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد لیا اور اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا اور خدا نے پیش کیا امت محمد کو مٹی کی صورت میں درآنحالیکہ وہ سایہ میں تھے اور پیدا کیا ان کو اس مٹی سے جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اور ہمارے شیعوں کی روح کو ان کے ابدان کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور ان کو آنحضرت پر پیش کیا اور رسول اللہ کا تعارف ان سے کرایا اور علی علیہ السلام کو بھی پہچنوایا اور ہم اپنے شیعوں کو ان کے طرز کلام سے پہچان لیتے ہیں۔

ایک سو نوواں باب

آئمہ علیہم السلام کا اپنے دوستوں کو پہچاننا اور وقتی مصالح کے لحاظ سے ہدایت کرنا

(باب) ۱۰۹

فِي مَعْرِفَتِهِمْ أَوْلِيَاءَهُمْ وَالتَّفْوِيضِ إِلَيْهِمْ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَنَا وَاللهِ أُحِبُّكَ وَأَتَوَلاَّكَ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، قَالَ بَلَىٰ وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّكَ وَأَتَوَلاَّكَ، فَكَرَّرَ ثَلاَثاً. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، مَا أَنْتَ كَمَا قُلْتَ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَبْدَانِ بِأَلْفَيْ عَامٍ ثُمَّ عَرَضَ عَلَيْنَا الْمُحِبَّ لَنَا، فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ رُوحَكَ فِيمَنْ عُرِضَ، فَأَيْنَ كُنْتَ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَلَمْ يُرَاجِعْهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَانَ فِي النَّارِ

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص چند ساتھیوں کو لے کر امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ کا دوست ہوں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے ارواح کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے خدا کی قسم ان میں سے میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ آیا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَحَقِيقَةِ النِّفَاقِ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ: فَوَّضَ اللهُ إِلَيْهِ كَمَا فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا وَسَأَلَهُ آخَرُ عَنْ تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَأَلَهُ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ (أَعْطِ) بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَ هٰكَذَا هِيَ فِي قِرَاءَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ، قَالَ: قُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ فَحِينَ أَجَابَهُمْ بِهٰذَا الْجَوَابِ يَعْرِفُهُمُ الْإِمَامُ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَمَا تَسْمَعُ اللهَ يَقُولُ: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» وَهُمُ الْأَئِمَّةُ «وَ إِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَبَداً، ثُمَّ قَالَ لِي: نَعَمْ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى الرَّجُلِ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ لَوْنَهُ وَ إِنْ سَمِعَ كَلَامَهُ مِنْ خَلْفِ حَائِطٍ عَرَفَهُ وَعَرَفَ مَا هُوَ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: «وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ» وَهُمُ الْعُلَمَاءُ، فَلَيْسَ يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْأَمْرِ يَنْطِقُ بِهِ إِلَّا عَرَفَهُ، نَاجٍ أَوْ هَالِكٌ، فَلِذٰلِكَ يُجِيبُهُمْ بِالَّذِي يُجِيبُهُمْ

(ص ۳۸/۳۹) (روم ۳۰/۲۲)

۳۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا۔ اللہ نے امام کو وہی علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داؤد کے سپرد تھا فرمایا ہاں راوی کہتاہے یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا دوسرے نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو پہلے جواب سے علٰحدہ جواب دیا تیسرے آدمی نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو جواب دیا۔ تو وہ پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورۂ ص کی تلاوت فرمائی (خدا نے سلیمانؑ سے کہا) یہ ہماری عطاہے پس کل دے دو یا بغیر حساب کے کچھ دے دو قرأت علی میں یوں ہے جب یہ سنا تو میں نے اللہ آپکی حفاظت کرے، جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیئے تو انھوں نے امام کو پہچانا۔

توضیح: سورۂ ص میں آیت یوں ہے فامنن او امسک اس میں اعط نہیں۔ امام نے جو یہ فرمایا کہ قرأت علی میں یہی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ علیؑ نے امسک کی تفسیر اعط فرمائی اور مراد ہے بعض کو دینا اور بعض کو نہ دینا۔ بالکل نہ دینا مراد نہیں۔

امام نے فرمایا سبحان اللہ خدا کا یہ قول تم نے نہیں سنا، بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں اس آیت میں متوسمین سے مراد آئمہ ہیں اور یہی قائم رہنے والا راستہ ہے اور یہ راستہ ہمارے استنباط سے کبھی نہیں نکلتا۔ امام نے پھر فرمایا۔ امام جب کسی شخص کی طرف دیکھتا ہے تو اس کو پہچان لیتاہے اور اس کی ماہیت سے واقف ہوتاہے خدا فرماتاہے اور اس آیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوگوں کی مختلف زبانیں قرار دیں مختلف رنگ عطا کئے، بے شک اس میں عالمین کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں فرمایا یہ لوگ علما (آئمہ) جو کوئی کچھ بولتاہے وہ اس کو پہچان لیتے ہیں کہ یہ ناجی ہے یا ہلاک ہونیوالا ہے لہذا اسی کے لحاظ سے اس کو جواب دیتے ہیں۔

ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ——— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ——— قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

کتابت ——— سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ——— ۱۸۰ روپے

بار ہفتم ——— اگست ۲۰۰۴ء

انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علیؑ" میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سوانح عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہوگا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جارہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمتِ واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتجی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

راقم اثم

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

بارگاہِ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے معبودِ برحق تیری بارگاہ عز و جلال میں بصد عجز و نیاز یہ التماکرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمت تیری نگاہ لطف و کرم قابل اجر قرار پاجائے تو اس کا ثواب میرے ان شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پاکر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دینِ برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آرہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر ہے جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے اُن کی رُوح کو اپنی رحمت و برکت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سیّد ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصّہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ مرحوم کا فی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ تیسری جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شبیہ الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا کاظم نقوی صاحب سابق پرنسپل جامعہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

ایک سو دسواں باب

ابواب التاریخ، بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و وفات آنحضرت صلعم

أَبْوَابُ التَّارِيخِ ١١٠

بَابُ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَفَاتِهِ

وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ فِي عَامِ الْفِيلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ الزَّوَالِ. وَرُوِيَ أَيْضاً عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ بِأَرْبَعِينَ سَنَةً. وَحَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى وَكَانَتْ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَلَدَتْهُ فِي شِعْبِ أَبِي طَالِبٍ فِي دَارِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ فِي الزَّاوِيَةِ الْقُصْوَى عَنْ يَسَارِكَ وَأَنْتَ دَاخِلُ الدَّارِ. وَقَدْ أَخْرَجَتِ الْخَيْزُرَانُ ذَلِكَ الْبَيْتَ فَصَيَّرَتْهُ مَسْجِداً. يُصَلِّي النَّاسُ فِيهِ. وَبَقِيَ بِمَكَّةَ بَعْدَ مَبْعَثِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ قُبِضَ ؑ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَتُوُفِّيَ أَبُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ أَخْوَالِهِ وَهُوَ ابْنُ شَهْرَيْنِ وَمَاتَتْ أُمُّهُ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ وَهُوَ ؑ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَلِلنَّبِيِّ ﷺ نَحْوُ ثَمَانِ سِنِينَ وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً، فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ ﷺ الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَمْ يُولَدْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وُلِدَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ، وَمَاتَتْ خَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الشِّعْبِ وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَةٍ وَمَاتَ أَبُو طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ بِسَنَةٍ فَلَمَّا فَقَدَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ شَنَأَ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ وَدَخَلَهُ حُزْنٌ شَدِيدٌ وَشَكَا ذَلِكَ إِلَى جَبْرَئِيلَ ؑ

فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: اُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا، فَلَيْسَ لَكَ بِمَكَّةَ نَاصِرٌ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَرَهُ ﷺ بِالْهِجْرَةِ.

آنحضرت کی ولادت عام الفیل میں (جس سال ابرہہ مع ہاتھیوں کی فوج کے کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے آیا تھا) ۱۲ ربیع الاوّل روز جمعہ وقت زوال ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل اور ایام تشریق میں آپؐ کا حمل جمرۂ وسطی کے قریب خانۂ عبداللہ بن عبدالمطلب میں قرار پایا اور ولادت ہوئی شعب ابوطالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حصہ آخر میں جو داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے خیزران مادر خلیفہ مہدی عباسی نے اسے خرید کر مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

توضیح: ایام تشریق کے بارے میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرتؐ کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پھر پندرہ ماہ قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاوّل معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ شیعہ علمار کا اسر اجماع ہے کہ حضورؐ ۱۷ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے لہذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ روایت ضعیف ہے بلا سند لکھی گئی یا بصورت تقیہ ایسا لکھا گیا ہے۔

اور بعد بعثت ۱۲ سال تک آپؐ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک زندہ رہے پھر ۱۲ ربیع الاوّل روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی۔

تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنار بر تقیہ لکھی گئی ہے شیعہ علمار کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ وفات ۲۸ صفر ہے۔

نوٹ:۔ کافی میں اکثر روایتیں ضعیف درج ہو گئی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی نے اپنی بے نظیر کتاب مراۃ العقول میں جو کافی کی بہترین شرح ہے۔ فرما دی ہے انشار اللہ ہم دونوں جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک ضمیمہ میں ضعیف روایتوں کو درج کر دیں گے۔

اور آپ کے والد حضرت عبداللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں کے پاس انتقال کیا جبکہ آپؐ صرف دو ماہ کے تھے اور آپؐ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپؐ چار سال کے تھے اور حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی اور حضرت خدیجہ سے آپؐ نے جب شادی کی تو آپؐ کی عمر ۲۰ سال چند ماہ تھی (مشہور روایت ۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل بطن جناب خدیجہ سے قاسم و رقیہ و زینب و اُم کلثوم پیدا ہوئے (یہ روایت بھی ضعیف

ہے یہ تینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں بالخواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تقیہ میں لکھی گئی ہے) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابوطالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد حزن و ملال ہوا۔ جبرئیل سے شکایت کی۔ خدا نے وحی کی کہ اس قریہ سے جس کے باشندے ظالم ہیں نکل جاؤ، ابوطالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا۔

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي حَمَّادٍ الْكَاتِبِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ؟ فَقَالَ: كَانَ وَاللهِ سَيِّدَ مَنْ خَلَقَ اللهُ؛ وَمَا بَرَأَ اللهُ بَرِيَّةً خَيْراً مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم.

۱۔ راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردار اولاد آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوق الٰہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمدؐ سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا بَرَأَ اللهُ نَسَمَةً خَيْراً مِنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم.

۲۔ فرمایا۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمدؐ سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلِيّاً نُوراً يَعْنِي رُوحاً بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَاوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي وَبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهَلِّلُنِي وَتُمَجِّدُنِي، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً فَكَانَتْ تُمَجِّدُنِي وَتُقَدِّسُنِي وَتُهَلِّلُنِي، ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وَقَسَمْتُ الثِّنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً: مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ خَلَقَ اللهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَهَا رُوحاً بِلَا بَدَنٍ، ثُمَّ مَسَحَنَا بِيَمِينِهِ فَأَفْضَى نُورَهُ فِينَا[2]

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا۔ یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری تسبیح اور تہلیل کرتے

رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تمجید اور تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو بنایا اور دونوں کے پھر دو حصے کیے پس چار ہو گئے، ایک محمد، ایک علی اور دو حسن و حسین، امام نے فرمایا اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا۔ اسی ابتدائی نور سے جو روح بلا بدن تھا۔ پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ پس اس کا نور ہم میں جاری ہوا

٤ ـ أَحْمَدُ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئاً وَنَفَخْتُ فِيكَ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِنِّي أَكْرَمْتُكَ بِهَا حِينَ أَوْجَبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمِيعاً، فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَأَوْجَبْتُ ذَلِكَ فِي عَلِيٍّ وَفِي نَسْلِهِ، مِمَّنِ اخْتَصَصْتُهُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي

۴۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا درآنحالیکہ تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگی دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر پھونکی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے بیٹے ان لوگوں کے لیے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَأَجْرَيْتُ اخْتِلَافَ الشِّيعَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُتَفَرِّداً بِوَحْدَانِيَّتِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَفَاطِمَةَ، فَمَكَثُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَأَجْرَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَفَوَّضَ أُمُورَهَا إِلَيْهِمْ، فَهُمْ يُحِلُّونَ مَا يَشَاؤُونَ وَيُحَرِّمُونَ مَا يَشَاؤُونَ وَلَنْ يَشَاؤُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الدِّيَانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَهَا مَرَقَ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مَحَقَ وَمَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے۔

پھر اس نے محمد علی اور فاطمہ کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں

حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے، مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا اے محمد (یہ اختلاف ظہور قائم آل محمد سے پہلے باقی رہے گا) یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور جو باطل پرست نہ بنا اور جو حق سے چمٹا رہا، وہ ٹھیک رہا، بس اے محمد تم یہی طریقہ اختیار کرو

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ الْأَنْبِيَاءَ وَ أَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وَ خَاتَمَهُمْ؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حِينَ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَىٰ، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللهِ.

٦۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا، کس وجہ سے آپ کو انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی، حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ ختم الانبیاء ہیں، فرمایا، میں پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا۔ جب کہ انبیاء سے عہد لیا گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنا، میں ہوں، جب خدا نے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، سب نے اقرار کیا سب سے پہلے، کہنے والا میں تھا۔ میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْأَظِلَّةِ؟ فَقَالَ يَا مُفَضَّلُ كُنَّا عِنْدَ رَبِّنَا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنَا، فِي ظِلَّةٍ خَضْرَاءَ، نُسَبِّحُهُ وَنُقَدِّسُهُ وَنُهَلِّلُهُ وَ نُمَجِّدُهُ وَمَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا ذِي رُوحٍ غَيْرُنَا حَتَّىٰ بَدَا لَهُ فِي خَلْقِ الْأَشْيَاءِ فَخَلَقَ مَا شَاءَ كَيْفَ شَاءَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَغَيْرِهِمْ، ثُمَّ أَنْهَىٰ عِلْمَ ذٰلِكَ إِلَيْنَا.

٧۔ مفضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ ظلِ رحمتِ الٰہی کے تحت کس طرح رہے۔ فرمایا۔ ظلِ سبز کے تحت ہم ہی تھے کوئی غیر نہ تھا۔ ہم اس کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

٨ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَعْقُوبَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ طَرِيفٍ،

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ : إِنَّا أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ نَوَّهَ اللهُ بِأَسْمَائِنَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ـ ثَلَاثاً ـ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ـ ثَلَاثاً ـ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً ـ ثَلَاثاً ـ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اشہدان لاالٰہ الااللہ (تین بار) اور اشہدان محمداً رسول اللہ (تین بار) اور اشہدان امیرالمومنین حقاً (تین بار)

۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ كَانَ إِذْ لَا كَانَ ، فَخَلَقَ الْكَانَ وَ الْمَكَانَ ، وَخَلَقَ نُورَ الأَنْوَارِ ، الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الأَنْوَارُ وَ أَجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُوِّرَتْ مِنْهُ الأَنْوَارُ وَهُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً ، فَلَمْ يَزَالَا نُورَيْنِ ، أَوَّلَيْنِ ، إِذْ لَا شَيْءَ كُوِّنَ قَبْلَهُمَا ، فَلَمْ يَزَالَا يَجْرِيَانِ طَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَطْهَرِ طَاهِرَيْنِ فِي عَبْدِاللهِ وَأَبِي طَالِبٍ عليهما السلام .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا تھا جب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیاء دی، یہی وہ نور تھا جس سے محمدؐ و علیؑ کو پیدا کیا۔ یہی دو نسل نورِ اوّلین تھے ان سے پہلے کوئی اور شئے نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلابِ طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ دو پاک صلبوں عبداللہ اور ابوطالب میں منتقل ہوئے۔

۱۰ ـ اَلْحُسَيْنُ [عَنْ مُحَمَّدِ] بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ إِنَّ اللهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله و عِتْرَتَهُ الْهُدَاةَ الْمُهْتَدِينَ ، فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ ، قُلْتُ: وَمَا الأَشْبَاحُ ؟ قَالَ: ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانٌ نُورَانِيَّةٌ بِلَا أَرْوَاحٍ وَكَانَ مُؤَيَّداً بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَهِيَ رُوحُ الْقُدُسِ ، فِيهِ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ وَعِتْرَتُهُ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ ، عُلَمَاءَ ، بَرَرَةً ، أَصْفِيَاءَ ، يَعْبُدُونَ اللهَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالسُّجُودِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَيُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَيَحُجُّونَ وَيَصُومُونَ.

۱۰۔ جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسولِ خدا اور ان کی عترت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیشِ خدا میں نے کہا اشباح سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور کا پرتو، ابدانِ نورانیہ بلا ارواح اور وہ مؤید تھے روحِ واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عترت اسی القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لیے اللہ نے ان کو حلیم، عالم، نیک اور صاف باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح وتہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ : لَمْ يَكُنْ لَهُ فَيْءٌ وَكَانَ لَا يَمُرُّ فِي طَرِيقٍ فَيُمَرُّ فِيهِ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدْ مَرَّ فِيهِ لِطِيبِ عَرْفِهِ وَكَانَ لَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔ حضرت کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ جَبْرَئِيلُ إِلَى مَكَانٍ فَخَلَّى عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا جَبْرَئِيلُ تُخَلِّينِي عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ ؟ فَقَالَ : امْضِهْ فَوَاللهِ لَقَدْ وَطِئْتَ مَكَاناً مَا وَطِئَهُ بَشَرٌ وَ مَا مَشَى فِيهِ بَشَرٌ قَبْلَكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرتِ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبرئیل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اے جبرئیل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا۔ آپ آگے چلیں بخدا اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے۔

١٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ عُرِجَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَأَوْقَفَهُ جَبْرَئِيلُ مَوْقِفاً فَقَالَ لَهُ: مَكَانَكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَقَدْ وَقَفْتَ مَوْقِفاً مَا وَقَفَهُ مَلَكٌ قَطُّ وَلَا نَبِيٌّ ، إِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي فَقَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ وَ كَيْفَ يُصَلِّي؟

قَالَ : يَقُولُ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ أَنَارَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي ، فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ ، قَالَ : وَكَانَ كَمَاقَالَ اللّٰهُ «قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى» فَقَالَ لَهُ أَبُوبَصِيرٍ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا قَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ؟ قَالَ : مَابَيْنَ سِيَتِهَا إِلَى رَأْسِهَا ، فَقَالَ : كَانَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ يَتَلأْلأُ يَخْفِقُ وَلا أَعْلَمُهُ إِلاّ وَقَدْقَالَ : زَبَرْجَدٌ ، فَنَظَرَ فِي مِثْلِ سَمِّ الْإِبْرَةِ إِلَى مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ نُورِ الْعَظَمَةِ ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : يَا مُحَمَّدُ ! قَالَ : لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ : مَنْ لِأُمَّتِكَ مِنْ بَعْدِكَ ؟ قَالَ : اللّٰهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام لِأَبِي بَصِيرٍ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! وَاللّٰهِ مَاجَاءَتْ وَلايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام مِنَ الْأَرْضِ وَلٰكِنْ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ مُشَافَهَةً.

۱۳۔ راوی کہتاہے ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ میں وہاں موجود تھا۔ رسول اللہ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ اے محمدؐ آپ اپنے مقام کو پہچانیے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وصی قرار دیتاہے (یہاں یصلی ماخوذ ہے صلوٰۃ سے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین وصی) حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صورت کیا ہے کہا میں قابلِ تسبیح و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے (یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امام عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ ابوبصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسب فرمودہ الٰہی قاب و قوسین تھا۔ ابوبصیر نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں قاب و قوسین کیاہے۔ فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے یعنی قبضہ آسمان جس سے کناروں تک دونوں (حجاب عظمت و رسول) حصے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو لہراتا تھا۔ زبرجد کا رسولؐ نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نورِ عظمتِ الٰہیہ کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہوگا عرض کیا تو ہی بہتر جانتاہے کہا علی ابن ابی طالب امیرالمومنین سید المسلمین قائد غرّ المحجّلین ہے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) بخدا ولایت علیؑ زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ بہ منہ آئی ہے۔

١٤ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : صِفْ لِي نَبِيَّ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ عليه السلام أَبْيَضَ مُشْرَبٍ حُمْرَةً ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، مَقْرُونَ الْحَاجِبَيْنِ ، شَثْنَ الْأَطْرَافِ كَأَنَّ الذَّهَبَ اُفْرِغَ عَلَى بَرَاثِنِهِ[٢] عَظِيمَ مُشَاشَةِ الْمَنْكِبَيْنِ ، إِذَا الْتَفَتَ يَلْتَفِتُ جَمِيعاً مِنْ شِدَّةِ اسْتِرْسَالِهِ ، سُرْبَتُهُ سَائِلَةٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ كَأَنَّهَا وَسَطُ الْفِضَّةِ الْمُصَفَّاةِ وَكَأَنَّ عُنُقَهُ إِلَى كَاهِلِهِ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ ، يَكَادُ أَنْفُهُ

إِذَا شَرِبَ أَنْ يَرِدَ الْمَاءَ وَإِذَا مَشَىٰ تَكَفَّأَ كَأَنَّهُ يَنْزِلُ فِي صَبَبٍ، لَمْ يُرَ مِثْلُ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ صلى الله عليه وآله.

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسولؐ خدا کا حلیۂ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سُرخی مائل سفید تھا دونوں آنکھیں فراخ و سیاہ، دو اَبرو ملے ہوئے بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہے اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط، جب کسی طرف داہنے یا بائیں مڑتے تو پورے بدن سے (استحکام بدن کی وجہ سے) سینہ کے بال سینہ کی ابتدا سے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپؐ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی جب پانی پیتے تو آپؐ کی بینی کشیدہ پانی سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اُتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

۱۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِنَّ اللهَ مَثَّلَ لِي أُمَّتِي فِي الطِّينِ وَعَلَّمَنِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَشِيعَتِهِ، إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي فِي شِيعَةِ عَلِيٍّ خَصْلَةً، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هِيَ؟ قَالَ: الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يُغَادِرَ مِنْهُمْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَهُمْ تُبَدَّلُ السَّيِّئَاتُ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری اُمّت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو اُن میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہوں سن میں یا بڑے۔

۱۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عبدالله عليه السلام قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ قَابِضاً عَلَىٰ كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فِيهَا أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الشِّمَالَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَتَدْرُونَ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: حَكَمَ اللهُ وَعَدَلَ، حَكَمَ اللهُ وَعَدَلَ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ اٹھایا درآنحالیکہ مٹھی آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا۔ بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے فرمایا اس میں اہلِ جنت کے نام ہیں ان کے آباد اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک، پھر بایاں ہاتھ اسی طرح اٹھایا اور پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

فرمایا یہ نام ہیں دوزخیوں کے، ان کے آباء اور ان کے قبائل کے جو قیامت تک ہونیوالے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ نے حکم دیا ہے اور انصاف سے دیا ہے اور اللہ کا حکم انصاف ہے۔ فرماتا ہے ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ خَاصَّةٍ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ النَّبِيِّ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَصِفَاتِهِمْ: فَلَمْ يَمْنَعْ رَبَّنَا لِحِلْمِهِ وَأَنَاتِهِ وَعَطْفِهِ مَاكَانَ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِهِمْ وَقَبِيحِ أَفْعَالِهِمْ ، أَنِ انْتَجَبَ لَهُمْ أَحَبَّ أَنْبِيَائِهِ إِلَيْهِ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَوْمَةِ الْعِزِّ مَوْلِدُهُ وَفِي دَوْمَةِ الْكَرَمِ مَحْتِدُهُ ، غَيْرَ مَشُوبٍ حَسَبُهُ وَلَامَمْزُوجٍ نَسَبُهُ وَلَامَجْهُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَتُهُ ، بَشَّرَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ فِي كُتُبِهَا وَ نَطَقَتْ بِهِ الْعُلَمَاءُ بِنَعْتِهَا وَتَأَمَّلَتْهُ الْحُكَمَاءُ بِوَصْفِهَا ، مُهَذَّبٌ لَايُدَانٰى هَاشِمِيٌّ لَا يُوَازٰى ، أَبْطَحِيٌّ لَايُسَامٰى ، شِيمَتُهُ الْحَيَاءُ وَطَبِيعَتُهُ السَّخَاءُ مَجْبُولٌ عَلٰى أَوْقَارِ النُّبُوَّةِ وَأَخْلَاقِهَا ، مَطْبُوعٌ عَلٰى أَوْصَافِ الرِّسَالَةِ وَأَحْلَامِهَا إِلَى أَنِ انْتَهَتْ بِهِ أَسْبَابُ مَقَادِيرِ اللهِ إِلٰى أَوْقَاتِهَا وَجَرٰى بِأَمْرِ اللهِ الْقَضَاءُ فِيهِ إِلٰى نِهَايَاتِهَا ، أَدَّاهُ مَحْتُومُ قَضَاءِ اللهِ إِلٰى غَايَاتِهَا ، تُبَشِّرُ بِهِ كُلُّ أُمَّةٍ مَنْ بَعْدَهَا وَيَدْفَعُهُ كُلُّ أَبٍ إِلٰى أَبٍ مِنْ ظَهْرٍ إِلٰى ظَهْرٍ ، لَمْ يَخْلِطْهُ فِي عُنْصُرِهِ سِفَاحٌ وَلَمْ يُنَجِّسْهُ فِي وِلَادَتِهِ نِكَاحٌ ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلٰى أَبِيهِ عَبْدِاللهِ ، فِي خَيْرِ فِرْقَةٍ وَأَكْرَمِ سِبْطٍ وَأَمْنَعِ رَهْطٍ وَأَكْلَأِ حَمْلٍ وَ أَوْدَعِ حِجْرٍ ، اِصْطَفَاهُ اللهُ وَارْتَضَاهُ وَاجْتَبَاهُ وَآتَاهُ مِنَ الْعِلْمِ مَفَاتِيحَهُ وَمِنَ الْحِكَمِ يَنَابِيعَهُ ، اِبْتَعَثَهُ رَحْمَةً لِلْعِبَادِ وَ رَبِيعاً لِلْبِلَادِ وَأَنْزَلَ اللهُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فِيهِ الْبَيَانُ وَالتِّبْيَانُ قُرْآناً عَرَبِيّاً غَيْرَذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ، قَدْ بَيَّنَهُ لِلنَّاسِ وَنَهَجَهُ بِعِلْمٍ قَدْ فَصَّلَهُ وَدِينٍ قَدْ أَوْضَحَهُ وَفَرَائِضَ قَدْ أَوْجَبَهَا وَ حُدُودٍ حَدَّهَا لِلنَّاسِ وَبَيَّنَهَا وَ أُمُورٍ قَدْ كَشَفَهَا لِخَلْقِهِ وَأَعْلَنَهَا ، فِيهَا دَلَالَةٌ إِلَى النَّجَاةِ وَ مَعَالِمُ تَدْعُو إِلٰى هُدَاهُ ، فَبَلَّغَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا أُرْسِلَ بِهِ وَصَدَعَ بِمَا أُمِرَ وَ أَدّٰى مَا حُمِّلَ مِنْ أَثْقَالِ النُّبُوَّةِ وَ صَبَرَ لِرَبِّهِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَ حَثَّهُمْ عَلَى الذِّكْرِ وَ دَلَّهُمْ عَلٰى سَبِيلِ الْهُدٰى ، بِمَنَاهِجَ وَ دَوَاعٍ ، أَسَّسَ لِلْعِبَادِ أَسَاسَهَا وَمَنَارٍ رَفَعَ لَهُمْ أَعْلَامَهَا ، كَيْلَا يَضِلُّوا مِنْ بَعْدِهِ

بِهٖ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهٖ وَعَصَا
عَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، فَتَعَزَّوْا بِعَزَاءِ اللهِ ،
لَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ
وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلَّاكُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ ،
الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ اللهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ
قَبْلَكُمُ اللهُ مِنْ نَبِيِّهٖ وَدِيعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاءَهُ
فَأَنْتُمُ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ
لَ لَكُمُ الدِّينَ وَبَيَّنَ لَكُمْ سُبُلَ الْمَخْرَجِ ،
أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللهِ حِسَابُهُ وَاللهُ

اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

ہوا۔ آل محمد کے لیے وہ رات سب
آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا
نزدیکی رشتہ داروں اور
آیا
رحمت اور برکت ہو، اللہ
کو موت کا ذائقہ
۱۸۔ وہ کامیاب
کھاتم کو
اپنے علم
پایا اور

اور روے
پائی ہے اللہ سے
فرمائے ان کو بندوں کے لیے

جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب
متقی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے
اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی
مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات
والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کردی اور جس امر کا حکم
نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس

كَانَ بِهِمْ رَؤُوفاً رَحِيماً ۔

۱۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک خطبہ میں خصوصیت سے ذکر کیا، حضرت رسول خدا اور آئمہ علیہم السلام کا اور ان کی صفات کا۔ باوجود لوگوں کے عظیم الشان جرائم اور اعمالِ قبیحہ کے ہمارے رب کو نہیں روکا، اس کے علم و آہستگی اور مہربانی نے اس بات سے کہ وہ انتخاب کرے، محبوب ترین انبیاء اور بزرگ ترین انبیاء حضرت محمد بن عبداللہ کو جو از روئے ولادت معزز ہیں اور صاحب کریم ہیں خلقِ عظیم سے ان کی اصل ہے۔ ان کا حسب نسب خالص ہے اور اہلِ علم کے نزدیک ان کی صفت مجہول نہیں، ان کی بشارت دی گئی انبیاء کو ان کی کتابوں میں اور علماء ان کی تعریف و توصیف میں گویا ہوئے اور حکماء نے ان کے اوصاف میں غور و فکر سے کام لیا کسی ہاشمی کی پاکیزگی ان کے قریب نہیں اور نہ اس میں کسی کا ان سے مقابلہ ہے ان کی حیا کی عادت اور سخاوت پسند طبیعت میں کوئی ان کے مقابلے کا نہیں وہ نبوت کے وقار پر خلق ہوئے ہیں اور ان کے اخلاق شایانِ شان نبوت ہیں اوصاف رسالت اور ان کی دانشوری پر ان کے نام کی مہر ہے جب اللہ کا معین کردہ وقت آگیا اور جو حکمِ خدا تھا وہ اپنی آخری حد تک جاری ہوگیا تو موت کا وقت آگیا تاکہ ان کو جزائے آخرت کے لیے لے جائے۔

آنحضرت کی نبوت کی بشارت ہر رسول نے اپنی امت کو دی اور ہر باپ نے اپنے بیٹے کو بنایا اور ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف یہ معاملہ چلتا رہا۔ حضرت کے سلسلۂ نسل میں کہیں زنا کو دخل نہیں اور نہ آدم سے لے کر آنحضرتؐ کے باپ حضرت عبداللہ تک ازدواجی سلسلہ میں کوئی نجاست واقع ہوئی۔

آنحضرتؐ عرب کے بہترین گروہ (قریش) سے ہیں اور عزت دار پوتوں میں سے (بنی ہاشم) اور عالی مرتبت ہیں از روئے قبیلہ اور محفوظ و پاک ہیں اور از روئے حمل (یعنی ماں کی طرف سے بھی پاک ہیں) اور پاک آغوش میں تربیت پائی ہے اللہ نے ان کو مصطفٰی، مرتضٰی و مجتبٰی بنایا اور ان کو خدا نے اپنے علم کی کنجیاں دیں اور حکمت کے چشمے عطا فرمائے ان کو بندوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کے لیے باعث فلاح و بہبود اور ان پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب قرآن ہے عربی زبان میں جس میں کوئی غلط بیانی نہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر متقی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے اور علمی روشنی میں ایسا راستہ بنایا جو باطل سے جدا ہے اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی حدود سے آگاہ فرمایا اور خدا کی مخلوق پر امور مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات بتائے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم دیا گیا تھا اسے ظاہر کر دیا اور نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور راہ میں جو مصیبت آئی اس پر صبر کیا اور راہِ خدا

جہاد کیا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور نجات کی طرف بلایا اور ذکرِ خدا کی طرف رغبت دلائی اور راہِ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور لوگوں کے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے منار سے ان کے لیے بلند کیے تاکہ وہ آپ کے بعد گمراہ نہ ہوں اور حضرت اپنی امت پر بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ جَماعَةٍ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلالٍ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَيْسِيِّ قالَ :حَدَّثَني دُرُسْتُ بْنُ أَبي مَنْصُورٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَاالْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام أَكانَ رَسُولُ‌اللهِ صلى الله عليه وآله مَحْجُوجاً بِأَبي طالِبٍ ؟ فَقالَ : لا وَلكِنَّهُ كانَ مُسْتَوْدَعاً لِلْوَصايا فَدَفَعَها إِلَيْهِ صلى الله عليه وآله قالَ :قُلْتُ : فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصايا عَلى أَنَّهُ مَحْجُوجٌ بِهِ ؟ فَقالَ : لَوْكانَ مَحْجُوجاً بِهِ مادَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةَ ، قالَ : فَقُلْتُ : فَما كانَ حالُ أَبي طالِبٍ ؟ قالَ: أَقَرَّ بِالنَّبِيِّ وَبِما جاءَ بِهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَصايا وَماتَ مِنْ يَوْمِهِ.

کسی نے پوچھا کیا رسولؐ اللہ محکوم ابوطالب تھے (کیونکہ ان کے زیرِ سایہ پرورش پائی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیئے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں حضرت رسولِ خدا کو دیں۔ میں نے کہا۔ جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہوگئے۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی۔ میں نے کہا۔ پھر ابوطالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ انھوں نے آں حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اور جو رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے اس کو حق جانا اور وصائے انبیاء کو حضرت کے سپرد کیا اور اسی روز مر گئے۔

توضیح۔ وصایا سپرد کرنے سے کسی کی فضیلت اور حکومت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت امام حسین نے حضرتِ ام سلمہ کے سپرد تبرکات کیے تھے۔

۱۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْباطٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : لَمّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله باتَ آلُ مُحَمَّدٍ عليهم السلام بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتّى ظَنُّوا أَنْ لا سَماءَ تُظِلُّهُمْ وَلا أَرْضَ تُقِلُّهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِي اللهِ ، فَبَيْنا هُمْ كَذلِكَ إِذْ أَتاهُمْ آتٍ لا يَرَوْنَهُ وَ يَسْمَعُونَ كَلامَهُ ، فَقالَ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكاتُهُ ، إِنَّ فِي اللهِ عَزاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَنَجاةً مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ وَدَرَكاً لِما فاتَ «كُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ وَ إِنَّما تُوَفَّوْنَ اُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فازَ وَما الْحَياةُ الدُّنْيا إِلّا مَتاعُ الْغُرُورِ» إِنَّ اللهَ اخْتارَكُمْ وَفَضَّلَكُمْ

وَطَهَّرَكُمْ وَجَعَلَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا عِزِّهِ وَضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ نُورِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، فَتَعَزَّوْا بِعَزَاءِ اللهِ ، فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَنْزَعْ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَلَنْ يُزِيلَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفُرْقَةُ وَائْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلاَّكُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ ، مَوَدَّتُكُمْ مِنَ اللهِ وَاجِبَةٌ فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ اللهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ فَاصْبِرُوا لِعَوَاقِبِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّهَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ قَدْ قَبِلَكُمُ اللهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيعَةً وَ اسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاءَهُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ أَدَّى أَمَانَتَهُ آتَاهُ اللهُ صِدْقَهُ ، فَأَنْتُمُ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَالطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَقَدْ أَكْمَلَ لَكُمُ الدِّينَ وَبَيَّنَ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ ، فَلَمْ يَتْرُكْ لِجَاهِلٍ حُجَّةً ، فَمَنْ جَهِلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللهِ حِسَابُهُ وَاللهُ مِنْ وَرَاءِ حَوَائِجِكُمْ ، وَأَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مِمَّنْ أَتَاهُمُ التَّعْزِيَةُ ، فَقَالَ : مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شب کو رسول اللہؐ کا انتقال ہوا۔ آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ نہ ان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرتؐ کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزردہ بنا دیا تھا۔ اسی اثنا میں ایک آنے والا آیا

لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیتؑ تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو، اللہ پر توکل کرنا، ہر مصیبت میں صبر ہے۔ ہر ہلکہ سے نجات ہے اور ہر مافات کی تلافی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔ وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں، اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو فضیلت دی اور پاک کیا تم کو اپنے نبی کے اہلبیت بنایا اور اپنا علم تمہارے اندر ودیعت کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم کا صندوق قرار دیا اور اپنی عزت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی، لغزشوں سے تمہیں بچایا اور فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت کو تم سے زائل نہ کیا۔ کیا تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرقے

جمع ہوئے اور اُنس ہوا کلمہ سے تم اولیائے خدا ہو، پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو غصب کیا وہ ہلاک ہوا۔ تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔ اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امور پر صبر کرو۔ اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپردِ امامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔ پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی، پس تم ہو وہ جن کو امانت سونپی گئی ہے۔ تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسولؐ اللہ نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنا دیا اور برائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کر دیا ایسی صورت میں جاہل کے لیئے کوئی حجت باقی نہیں رہتی، پس جو جاہل یا جاہل بنا یا انکار یا بھول گیا عہدِ ربوبیت کو یا قصداً بھلایا تو روزِ قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہارے پس پردہ اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے اسرار تم کو ودیعت کر دیئے ہیں، سلام ہو تم پر، راوی کہتا ہے۔ میں نے امام سے سوال کیا، یہ تسلی اور دلاسہ کس کی طرف سے آیا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی طرف سے۔

۲۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا رُئِيَ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ رُئِيَ لَهُ نُورٌ كَأَنَّهُ شِقَّةُ قَمَرٍ .

۲۰۔ فرمایا صادقِ آلِ محمدؑ نے جب رسولؐ اللہ کو شبِ تار میں دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور آپ سے ساطع ہوتا تھا۔

۲۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي قَدْ حَرَّمْتُ النَّارَ عَلَى صُلْبٍ أَنْزَلَكَ وَبَطْنٍ حَمَلَكَ وَحِجْرٍ كَفَلَكَ ، فَالصُّلْبُ صُلْبُ أَبِيكَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَالْبَطْنُ الَّذِي حَمَلَكَ فَآمِنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ وَأَمَّا حِجْرٌ كَفَلَكَ فَحِجْرُ أَبِي طَالِبٍ ـ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فَضَّالٍ ـ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ .

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا خدا کا سلام آپ پر ہو۔ وہ کہتا ہے میں نے آگ کو حرام کیا ان اصلاب و ارحام پر جن میں تم رہ رہے ہو اور اس آغوش پر جس میں تمہاری پرورش

ہوئی اور صلب تمہارے باپ عبداللہ کا صلب ہے اور بطن جس نے بحالتِ حمل تم کو اُٹھایا البطن آمنہ بنت وہب ہے اور جس آغوش میں تم پلے، وہ آغوشِ ابوطالب ہے اور ایک روایت میں ہے وہ آغوش فاطمہ بنتِ اسد ہے۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُحْشَرُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ سِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَيْبَةُ الْمُلُوكِ.

۲۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبدالمطلب روزِ محشر ایک جداگانہ حیثیت سے محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

٢٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَبْدَالْمُطَّلِبِ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَسِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عبدالمطلب مسئلہ بداء کے سب سے پہلے قائل ہوئے وہ روزِ قیامت عام لوگ سے بالکل الگ خاص حیثیت میں محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

٢٤ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، [وَ] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ أُمَّةً وَحْدَهُ، عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَسِيمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ أَرْسَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رُعَاتِهِ فِي إِبِلٍ قَدْ نَدَّتْ لَهُ، فَجَمَعَهَا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَجَعَلَ يَقُولُ: «يَا رَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفْعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْإِبِلِ وَقَدْ وَجَّهَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ فِي طَلَبِهِ وَجَعَلَ يَصِيحُ: «يَا رَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفْعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ» وَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: يَا بُنَيَّ لَا وَجَّهْتُكَ بَعْدَ هٰذَا فِي شَيْءٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُغْتَالَ فَتُقْتَلَ.

۲۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روزِ قیامت عبدالمطلب اس طرح مبعوث ہوں گے کہ تمام لوگوں سے الگ ان کی شان ہوگی ان میں انبیاء کی سی تابندگی پیشانی پر ہوگی بادشاہوں کی سی شان و شوکت ہوگی

یہ اس لیے کہ وہ بدامر کے سب سے پہلے قائل تھے ایک بار انھوں نے رسولِ خدا کو اونٹوں کے چرواہوں کے پاس بھیجا۔ اونٹ بھاگ کر متفرق ہوگئے تھے۔ حضرت نے ان کو جمع کیا اس لیے واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عبدالمطلب گھبرائے اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر فریاد کرنے لگے اے میرے رب کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کردے گا اگر تو ایسا کرے گا تو یہ ایک امرِ عظیم ہوگا جو تیرے اوپر ظاہر ہے اس کے بعد رسول اللہ اونٹوں کو لے کر آئے۔ عبدالمطلب راستوں میں اور گھاٹیوں میں حضرت کو تلاش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے پروردگار! کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کردے گا یہ امرِ عظیم ہے۔ جو امر تجھ پر ظاہر ہے۔ رسول اللہ کو دیکھتے ہی انھوں نے چھاتی سے لگایا اور روئے مبارک پر بوسہ دے کر فرمایا۔ اب میں کبھی تم کو کسی کام کو نہ بھیجوں گا اس خوف سے کہ مبادا کوئی فریب دے کر تم کو قتل کر ڈالے۔

۲۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرانَ ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ قالَ: قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَمّا أَنْ وَجَّهَ صاحِبُ الْحَبَشَةِ بِالْخَيْلِ وَمَعَهُمُ الْفِيلُ لِيَهْدِمَ الْبَيْتَ ، مَرُّوا بِإِبِلٍ لِعَبْدِالْمُطَّلِبِ فَساقُوها ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَتى صاحِبَ الْحَبَشَةِ فَدَخَلَ الْآذِنُ ، فَقالَ : هٰذا عَبْدُالْمُطَّلِبِ بْنُ هاشِمٍ قالَ : وَمايَشاءُ ؟ قالَ التَّرْجُمانُ : جاءَ في إِبِلٍ لَهُ ساقُوها يَسْأَلُكَ رَدَّها ، فَقالَ مَلِكُ الْحَبَشَةِ لِأَصْحابِهِ : هٰذا رَئِيسُ قَوْمٍ وَزَعِيمُهُمْ ، جِئْتُ إِلىٰ بَيْتِهِ الَّذي يَعْبُدُهُ لِأَهْدِمَهُ وَهُوَ يَسْأَلُنِي إِطْلاقَ إِبِلِهِ ، أَمالَوْسَأَلَنِي الْإِمْساكَ عَنْ هَدْمِهِ لَفَعَلْتُ ، رُدُّوا عَلَيْهِ إِبِلَهُ ، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ لِتَرْجُمانِهِ : ماقالَ لَكَ الْمَلِكُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: أَنَارَبُّ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا الْبَيْتِ رَبٌّ يَمْنَعُهُ ، فَرُدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَانْصَرَفَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ ، فَمَرَّ بِالْفِيلِ فِي مُنْصَرَفِهِ ، فَقالَ لِلْفِيلِ : يامَحْمُودُ ! فَحَرَّكَ الْفِيلُ رَأْسَهُ ، فَقالَ لَهُ : أَتَدْرِي لِمَ جاؤُوابِكَ ؟ فَقالَ الْفِيلُ بِرَأْسِهِ : لا ، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ : جاؤُوابِكَ لِتَهْدِمَ بَيْتَ رَبِّكَ أَفَتَراكَ فاعِلٌ ذٰلِكَ ؟ فَقالَ بِرَأْسِهِ : لا ، فَانْصَرَفَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ إِلىٰ مَنْزِلِهِ فَلَمّا أَصْبَحُوا غَدَوْا بِهِ لِدُخُولِ الْحَرَمِ فَأَبىٰ وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ ، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ لِبَعْضِ مَوالِيهِ عِنْدَ ذٰلِكَ : اَعْلُ الْجَبَلَ فَانْظُرْ تَرىٰ شَيْئاً ، فَقالَ : أَرىٰ سَواداً مِنْ قِبَلِ الْبَحْرِ ، فَقالَ لَهُ : يُصِيبُهُ بَصَرُكَ أَجْمَعَ ؟ فَقالَ لَهُ : لا وَلَأَوْشَكَ أَنْ يُصِيبَ ، فَلَمّا أَنْ قَرُبَ ، قالَ : هُوَ طَيْرٌ كَثِيرٌ وَلاأَعْرِفُهُ يَحْمِلُ كُلُّ طَيْرٍ فِي مِنْقارِهِ حَصاةً مِثْلَ حَصاةِ الْخَذْفِ أَوْ دُونَ حَصاةِ الْخَذْفِ ، فَقالَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ : وَرَبِّ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ماتُرِيدُ إِلَّا الْقَوْمَ ، حَتّىٰ لَمّا صارَتْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ أَجْمَعَ أَلْقَتِ الْحَصاةَ فَوَقَعَتْ كُلُّ حَصاةٍ عَلىٰ هامَةِ رَجُلٍ فَخَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِ فَقَتَلَتْهُ فَمَا انْفَلَتَ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ واحِدٌ يُخْبِرُ النّاسَ ، فَلَمّا أَنْ أَخْبَرَهُمْ أَلْقَتْ عَلَيْهِ حَصاةً فَقَتَلَتْهُ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جبکہ ابرہہ بادشاہ حبش اپنا لشکر لے کر آیا تو اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھا تاکہ خانۂ کعبہ کو ڈھا دے اس کے لشکر والے عبدالمطلب کے اونٹوں کے گلہ کی طرف سے گزرے تو ان کو ہانک کر لے گئے جب عبدالمطلب کو پتہ چلا تو پاسبان کے پاس گئے۔ اس نے ابرہہ سے کہا یہ عبدالمطلب بن ہاشم ہیں۔ اس نے کہا کیا چاہتے ہیں ترجمان نے کہا کہ ہمارے لشکر والے ان کے اونٹ لے آئے ہیں یہ ان کی واگزاشت چاہتے ہیں ابرہہ نے اپنے اصحاب سے کہا یہ رئیس قوم ہیں انھیں معلوم ہے کہ میں اس گھر کے انہدام کے لیے آیا ہوں جس کی یہ عبادت کرتے ہیں یہ بجائے اس کے اپنے اونٹوں کا سوال کرتے ہیں اگر یہ انہدام کعبہ کے روکنے کا سوال کرتے تو میں پورا کرتا۔ اچھا ان کے اونٹ دے دو عبدالمطلب نے ترجمان سے پوچھا کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ اس نے بتایا، عبدالمطلب نے فرمایا۔ اس سے کہو میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ خود اس حملے کو روکے گا اونٹ عبدالمطلب کو واپس دیے گئے اور وہ اپنے گھر کو پلٹے، راہ میں اس ہاتھی سے کہا۔ اے محمود اس نے اپنا سر ہلایا۔ اس سے کہا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اس لیے لائے ہیں کہ تیرے رب کا گھر تجھ سے منہدم کرائیں، کیا تو ایسا کرے گا۔ اس نے سر ہلا کر کہا نہیں، عبدالمطلب اپنے گھر آ گئے۔ صبح کو جب انھوں نے حرم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو ہاتھی نے ان کی اطاعت سے انکار کیا۔ عبدالمطلب نے اپنے ایک دوست سے کہا تو پہاڑ پر چڑھ کر دیکھ کیا نظر آتا ہے وہ گیا اور کہنے لگا، میں دریا کی طرف سے ایک کالا بادل اٹھتا دیکھ رہا ہوں، عبدالمطلب نے کہا تیری نظر نے ٹھیک دیکھا۔ اب آنکھ جما کر دیکھتا رہ، جب وہ سیاہی قریب آئی تو اس نے کہا، یہ تو بہت سے پرندے ہیں ہر ایک کی چونچ میں ایک کنکری ہے۔ بقدر ٹھیکری کے ٹکڑے کے یا اس سے کم، عبدالمطلب نے کہا یہ اس قوم کے لیے آئے ہیں۔ ان پرندوں نے وہ کنکریاں ان کے سروں پر ڈالیں جو جسم کو پھوڑتی ان کے پاخانہ کے مقام سے نکل گئیں اور سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا۔

٢٦ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يُفْرَشُ لَهُ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ لَا يُفْرَشُ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَكَانَ لَهُ وُلْدٌ يَقُومُونَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَمْنَعُونَ مَنْ دَنَا مِنْهُ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ طِفْلٌ يَدْرِجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخِذَيْهِ ، فَأَهْوَى بَعْضُهُمْ إِلَيْهِ لِيُنَحِّيَهُ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : دَعِ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلَكَ قَدْ أَتَاهُ .

۲۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانۂ کعبہ میں عبدالمطلب کے لیے فرش بچھایا جاتا تھا، ان کے سوا کسی اور کے لیے نہیں، ان کی اولادیں سر کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ

راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور ان کی ران پر بیٹھ گئے۔ بعض نے اشارہ کیا کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔ عبدالمطلب نے کہا۔ میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے۔

٢٧بَدَالَكَ » فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالإِبِلِ وَقَدْوَجَدَهُ عَبْدُالْمُطَّلِب فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ فِي طَلَ
وَجَعَلَ يَصِيحُ: «يَارَبِّ أَتُهْلِكُ آلَكَ إِنْ تَفعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَالَكَ» وَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ أَخَذَهُ فَقَبَّ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا وُلِدَالنَّبِيُّ ﷺ مَكَثَ أَيَّاماً لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ ، فَأَلْقَاهُ أَبُوطَالِبٍ عَلَى ثَدْيِ نَفْسِهِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ لَبَناً فَرَضَعَ مِنْهُ أَيَّاماً حَتَّى وَقَعَ أَبُوطَالِبٍ عَلَى حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا .

۲۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اُترا۔ ابوطالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اتار دیا اور رسولؐ کی رضاعت اس سے ہوئی، پھر ابوطالب نے ان کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ،عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مَثَلَ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ، أَسَرُّوا الْإِيمَانَ وَأَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَآتَاهُمُ اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ .

۲۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوطالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے۔ انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا۔

٢٩ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لَهُ : إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ كَافِراً ؟ فَقَالَ : كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كَافِراً وَهُوَ يَقُولُ ؟:

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّا وَجَدْنَا مُحَمَّداً   نَبِيّاً كَمُوسَى خُطَّ فِي أَوَّلِ الْكُتُبِ

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : كَيْفَ يَكُونُ أَبُوطَالِبٍ كَافِراً وَهُوَ يَقُولُ ؟:

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ ابْنَنَا لَا مُكَذَّبٌ   لَدَيْنَا وَلَا يُعْنَا بِقِيلِ الْأَبَاطِلِ
وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ   ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر تھے۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہو گا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے محمدؐ کو پایا ہے۔

موسیٰؑ جیسا نبی جس کا ذکر کتبِ سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیوں کر کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رُو ہے بادل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا پشت پناہ ہے اور بیواؤں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

٣٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَعَلَيْهِ ثِيابٌ لَهُ جُدُدٌ فَأَلْقَى الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلاناقَةٍ فَمَلَؤُوا ثِيابَهُ بِها ، فَدَخَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ ماشاءَاللهُ فَذَهَبَ إِلىٰ أَبِي طالِبٍ فَقالَ لَهُ : ياعَمِّ كَيْفَ تَرىٰ حَسَبِي فِيكُمْ ؟ فَقالَ لَهُ : وَ ماذاكَ يا أَخِي ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَدَعا أَبُو طالِبٍ حَمْزَةَ وَ أَخَذَ السَّيْفَ وَ قالَ لِحَمْزَةَ : خُذِالسَّلا، ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى الْقَوْمِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ فَأَتىٰ قُرَيْشاً وَهُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قالَ لِحَمْزَةَ : أَمِرَّ السَّلا عَلىٰ سِبالِهِمْ فَفَعَلَ ذٰلِكَ حَتّىٰ أَتىٰ عَلىٰ آخِرِهِمْ ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُوطالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقالَ : يَا ابْنَ أَخِي ! هٰذا حَسَبُكَ فِينا .

۳۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روز حضرت رسولِؐ خدا مسجد الحرام میں لباسِ نو پہنے ہوئے آئے۔ مشرکین نے آپؐ کے اوپر اونٹنی کی آلائش جو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپؐ کے اوپر لا ڈالی جس سے آپ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ پس اس سے آپ کے دل کو اتنا غم ہوا جتنا خدا نے چاہا۔ آپ ابو طالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمھارا کیا حال ہے۔ حضرتؐ نے واقعہ بیان کیا۔ ابو طالب نے حمزہ کو بلایا تلوار لی اور حمزہ سے کہا۔ اس آلائش کو اُٹھاؤ اور آنحضرتؐ کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کعبہ کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں نے ابو طالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپؑ نے حمزہ سے کہا کہ اس آلائش کو اٹھاؤ اور ان سب کے منہ پر ملو۔ پھر رسولِ خدا سے فرمایا۔ اے میرے بھتیجے اب تو ہمارا بدلہ پورا ہو گیا۔

٣١ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرارَةَ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوطَالِبٍ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! اخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَيْسَ لَكَ فِيهَا نَاصِرٌ ؛ وَثَارَتْ قُرَيْشٌ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، فَخَرَجَ هَارِباً حَتَّى جَاءَ إِلَى جَبَلٍ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ الْحَجُونُ فَصَارَ إِلَيْهِ .

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرتِ ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے محمدؐ اب آپ مکہ سے نکل جائیے یہاں اب آپؐ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجون کہتے ہیں۔

٣٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَاطَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ ، قَالَ بِكُلِّ لِسَانٍ .

۳۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابو طالب اسلام لائے مطابق حساب جُمّل جو ہر زبان میں ہے

٣٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِمَا ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَسْلَمَ أَبُوطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ وَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَلَاثاً وَ سِتِّينَ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اسلام لائے ابو طالب بحساب جُمّل وعقد اپنے ہاتھ کے لحاظ سے جو ۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح :۔ حساب جُمّل وعقد ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے کنایہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرتِ ابو طالب نے ۶۳ شعر آنحضرت کی تعریف میں کہے۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ أَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ افْتَتَحَ الْبَصْرَةَ وَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله [ثُمَّ] قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُوأَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَشْهَدُ وَنَغِيبُ ، فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ سَبْعَةٌ مِنْ وُلْدِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا يُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْحَدُ بِهِ إِلَّا جَاحِدٌ ، فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِّهِمْ لَنَا لِنَعْرِفَهُمْ فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللهُ الرُّسُلُ وَ إِنَّ أَفْضَلَ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَصِيُّ نَبِيِّهَا ، حَتَّى يُدْرِكَهُ نَبِيٌّ ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءُ ، أَلَا وَ إِنَّ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِيطَالِبٍ ، لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيبَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ ، لَمْ يُنْحَلْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرُهُ ، شَيْءٌ كَرَّمَ اللهُ بِهِ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَ شَرَّفَهُ وَالسِّبْطَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ عليهم السلام ، يَجْعَلُهُ اللهُ مَنْ شَاءَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ «وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً ۞ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ وَ كَفَىٰ بِاللهِ عَلِيماً » ٤/٦٩ فا ٧

٣٤۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ روزِ فتح بصرہ امیر المومنین رسولؐ کے خچر پر سوار تھے۔آپ نے فرمایا لوگو کیا میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابوایوب انصاری نے کہا۔ضرور اے امیر المومنین آپ بیان فرمائیں کیونکہ آپ مجلسِ رسولؐ میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے۔فرمایا روزِ قیامت بہترین مخلوق اولادِ عبدالمطلب سے سات شخص ہوں گے۔ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کافر اور نہیں منکر ہوگا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا، عمار رحمۃ اللہ نے کہا۔اے امیر المومنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی پہچان لیں ،فرمایا روز قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مرسلین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد مصطفےٰ ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وصیٔ نبی ہوگا افضل اوصیائے وصیٔ محمدؐ ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیاء کے بعد شہداء ہیں اور افضل شہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور جعفر بن ابو طالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن سے وہ جنت میں اڑتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو دو بازو نہیں دیے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے اللہ نے محمد مصطفےٰ کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسولؐ کے دونوں نواسے حسنؑ و حسینؑ ہیں اور مہدی ہیں۔ خدا نے ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہا لے لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں، صالح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

٣٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله؟

قَالَ لَمَّا غَسَّلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّنَهُ سَجَّاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةً فَدَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسَطِهِمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي.

۳۵۔ راوی کہتا ہے، میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی۔ فرمایا جب امیرالمومنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرتؐ کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیرالمومنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورۂ احزاب کی یہ آیت پڑھی " بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو" سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہلِ مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح:- چونکہ حجرۂ رسولؐ میں زیادہ لوگوں کی گنجائش نہ تھی لہذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورۂ احزاب کی یہ آیت امیرالمومنین نے اول پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میّت سے علیحدہ چیز تھی لہذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام: يَا عَلِيُّ ادْفِنِّي فِي هٰذَا الْمَكَانِ وَارْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَرُشَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا یا رو تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

۳۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَقِيعِ الْمُصَلَّى وَأَنْ يَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِمَامٌ حَيّاً وَمَيِّتاً وَقَالَ: إِنِّي أُدْفَنُ فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشَرَةً عَشَرَةً يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیّت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ : إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي : «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» . ۳۳/۵۶ احزاب

۳۸- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسولِ خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے در آنحالیکہ حضور صحیح و سالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکتہ الخ

۳۹ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْآمِنَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْأَرْضِ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ مَا فِيهَا لَهُمْ ، لَا شِيَةَ فِيهَا - قَالَ : لَا خُصُومَةَ فِيهَا - لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَشِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذٰلِكَ ؛ وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدُهُ لَهُ عَلَى اللهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ .

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ السلام علی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو

پیدا کیا اور اُن سے عہد لیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدانے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن و امان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصول رحمت و برکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا (یعنے شب ہائے قدر میں ملائکہ ان کے پاس لوح محفوظ سے اخذ کیئے ہوئے احکام لائیں گے) اور ایک بلند مقام ان کے لیئے ظاہر کرے گا اور ضرر دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے سلامتی سے بدل دیا ہوگا اور اس میں ایسی سلامتی ہوگی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہوگی اور وہ ان کے لیئے خالص ہوگی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہوگا اور رسول اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا عہد لے لیا ہے پس رسولؐ پر سلام مذکرہ ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس عہد کو تاکہ وہ تعجیل کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

توضیح ۔ مذکورہ بالا امور جو بیان کیے گئے ہیں ان کا تعلق ظہور قائم آلِ محمد سے ہے۔

٤٠ ـ إبْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ :اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ ،وَخَلِيلِكَ وَنَجِيِّكَ ، الْمُدَبِّرِ لِأَمْرِكَ .

۴۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خداوندا رحمت نازل کر محمدؐ پر جو تیرے برگزیدہ ہیں تیرے خلیل ہیں تیرے نجیب ہیں اور تیرے امر کے مدبر ہیں۔

النَّهْيِ عَنِ الْإِشْرافِ عَلىٰ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُثَنَّى الْخَطِيبِ قَالَ : كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ وَسَقْفُ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُشْرِفُ عَلَى الْقَبْرِ قَدْ سَقَطَ وَ الْفَعَلَةُ يَصْعَدُونَ وَ يَنْزِلُونَ وَ نَحْنُ جَماعَةٌ ، فَقُلْتُ لِأَصْحابِنا مَنْ مِنْكُمْ لَهُ مَوْعِدٌ يَدْخُلُ عَلىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اللَّيْلَةَ ؟ فَقالَ مِهْرَانُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ . أَنا ،وَقالَ إِسْماعِيلُ بْنُ عَمّارٍ الصَّيْرَفِي : أَنا ، فَقُلْنا لَهُما:سَلاهُ لَنا عَنِ الصُّعُودِ لِنُشْرِفَ عَلىٰ قَبْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ، فَلَمّا كانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيناهُما ، فَاجْتَمَعْنا جَمِيعاً ، فَقالَ إِسْماعِيلُ: قَدْسَأَلْناهُ لَكُمْ عَمّاذَ كَرْتُمْ، فَقالَ: ما أُحِبُّ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَعْلُوَ فَوْقَهُ وَلا آمَنُهُ أَنْ يَرىٰ شَيْئاً يَذْهَبُ مِنْهُ بَصَرُهُ أَوْ يَراهُ قائِماً يُصَلِّي أَوْيَراهُ مَعَ بَعْضِ أَزْواجِهِ صلى الله عليه وآله .

بلندی پر سے قبر نبی صلعم کو دیکھنے کی ممانعت

ا۔ جعفر بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں تھا مسجد نبوی کی چھت جس سے قبر نبی صلعم نظر آتی تھی۔ گر گئی تھی کام کرنے والے اوپر چڑھتے تھے اور اُترتے تھے (بغرض تعمیر) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ تم میں کون ایسا ہے جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ مہران نے کہا میں ہوں، اسماعیل نے کہا میں ہوں۔ میں نے ان دونوں سے کہا۔ ہماری طرف سے ایک سوال حضرت سے کرو کہ آیا قبر نبی صلعم سے بلند ہو کر اسے دیکھنا درست ہے۔ وہ لوگ گئے دوسرے روز جب ہم پھر جمع ہوئے تو اسماعیل نے کہا۔ ہم نے تمھارا مسئلہ دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ حضرت سے اونچے ہو کر اس چیز کو دیکھو جس سے بینائی جاتی رہے یا وہ حضرت کو اس حال میں دیکھے کہ تنہا کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں یا اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں

توضیح، مراۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی جعفر بن مثنیٰ اصحاب امام رضا علیہ السلام سے ہیں انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ دوسرے علمائے امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور آئمہ علیہم السلام مرنے کے بعد زندہ تو ضرور ہیں لیکن ایسی زندگی وہ نہیں ہوتی، جیسی مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے سوائے کسی خاص ضرورت کے قبر سے اونچا ہونا اور بلندی سے اس کو دیکھنا جائز نہیں۔

ایک سو گیارہواں باب

ذکر مولد امیر المومنین علیہ السلام

(بَابُ) ۱۱۱

مَوْلِدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ

وُلِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَعْدَ عَامِ الْفِيلِ بِثَلاثِينَ سَنَةً وَقُتِلَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتِسْعٍ بَقِينَ مِنْهُ لَيْلَةَ الْأَحَدِ سَنَةَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَ سِتِّينَ سَنَةً، بَقِيَ بَعْدَ قَبْضِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ثَلاثِينَ سَنَةً وَ أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ هُوَ أَوَّلُ هَاشِمِيٍّ وَلَدَهُ هَاشِمٌ مَرَّتَيْنِ.

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ

الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ جَاءَتْ إِلَى أَبِي طَالِبٍ لِتُبَشِّرَهُ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ أَبُوطَالِبٍ: اصْبِرِي سَبْتاً أُبَشِّرْكِ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّبُوَّةَ، وَقَالَ: السَّبْتُ ثَلاثُونَ سَنَةً وَكَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثَلاثُونَ سَنَةً

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ۳۰ھ عام الفیل میں پیدا ہوئے اور قتل ہوئے ماہ رمضان کی ۲۱ تاریخ روز یکشنبہ ۴۰ھ میں جبکہ آپ ۶۳ سال کے تھے۔ رسول اللہ کے بعد ۳۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں وہ سب سے پہلے ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے۔

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فاطمہ بنت اسد رسول خدا کی خوشخبری لے کر حضرت ابوطالب کے پاس آئیں، ابوطالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دوں گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصب نبوت کے اور فرمایا سبت ۳۰ سال کا ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا اور امیرالمومنین کی عمر میں تیس سال کا فرق ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمَّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَكَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً كَمَا وُلِدُوا، فَقَالَتْ: وَاسَوْأَتَاهْ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَبْعَثَكِ كَاسِيَةً، وَسَمِعَتْهُ يَذْكُرُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ: وَاضَعْفَاهْ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَكْفِيَكِ ذٰلِكَ،

وَقَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْماً: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هٰذِهِ، فَقَالَ لَهَا: إِنْ فَعَلْتِ أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْواً مِنْكِ مِنَ النَّارِ، فَلَمَّا مَرِضَتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمَرَتْ أَنْ يُعْتَقَ خَادِمُهَا، وَاعْتَقَلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُومِئُ إِلَى رَسُولِ اللهِ إِيمَاءً فَقَبِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَصِيَّتَهَا، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ قَاعِدٌ إِذْ أَتَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَأُمِّي وَاللهِ، وَقَامَ مُسْرِعاً حَتَّى دَخَلَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَبَكَى، ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يُغَسِّلْنَهَا وَقَالَ صلى الله عليه وآله: إِذَا فَرَغْتُنَّ فَلا تُحْدِثْنَ شَيْئاً حَتَّى تُعْلِمْنَنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَ أَعْلَمْنَهُ بِذٰلِكَ، فَأَعْطَاهُنَّ أَحَدَ

قَميصَهُ الَّذي يَلي جَسَدَهُ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُكَفِّنَّها فيهِ وَ قالَ لِلْمُسْلِمينَ : إِذا رَأَيْتُمُوني قَدْ فَعَلْتُ شَيْئاً لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَسَلُوني لِمَ فَعَلْتُهُ . فَلَمّا فَرَغْنَ مِنْ غُسْلِها وَ كَفَنِها دَخَلَ صلى الله عليه وآله وسلم فَحَمَلَ جَنازَتَها عَلىٰ عاتِقِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنازَتِها حَتّىٰ أَوْرَدَها قَبْرَها ، ثُمَّ وَضَعَها وَدَخَلَ الْقَبْرَ فَاضْطَجَعَ فيهِ ، ثُمَّ قامَ فَأَخَذَها عَلىٰ يَدَيْهِ حَتّىٰ وَضَعَها فِي الْقَبْرِ ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْها طَويلاً يُناجيها وَ يَقُولُ لَها : ابْنُكِ ، ابْنُكِ [ابْنُكِ] ثُمَّ خَرَجَ وَسَوّىٰ عَلَيْها ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلىٰ قَبْرِها فَسَمِعُوهُ يَقُولُ : لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ . اَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْتَوْدِعُها إِيّاكَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ : إِنّا رَأَيْناكَ فَعَلْتَ أَشْياءَ لَمْ تَفْعَلْها قَبْلَ الْيَوْمَ ، فَقالَ : الْيَوْمَ فَقَدْتُ بِرَّ أَبي طالِبٍ ، إِنْ كانَتْ لَيَكُونُ عِنْدَها الشَّيْءُ فَتُؤْثِرُني بِهِ عَلىٰ نَفْسِها وَ وَلَدِها وَإِنّي ذَكَرْتُ الْقِيامَةَ وَأَنَّ النّاسَ يُحْشَرُونَ عُراةً ، فَقالَتْ : وا سَوْأَتاهْ ، فَضَمِنْتُ لَها أَنْ يَبْعَثَها اللهُ كاسِيَةً وَذَكَرْتُ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ فَقالَتْ : وا ضَعْفاهْ ، فَضَمِنْتُ لَها أَنْ يَكْفِيَهَا اللهُ ذٰلِكَ ، فَكَفَّنْتُها بِقَميصي وَاضْطَجَعْتُ في قَبْرِها لِذٰلِكَ وَ انْكَبَبْتُ عَلَيْها ، فَلَقَّنْتُها ما تُسْأَلُ عَنْهُ ، فَإِنَّها سُئِلَتْ عَنْ رَبِّها فَقالَتْ ، وَسُئِلَتْ عَنْ رَسُولِها فَأَجابَتْ وَسُئِلَتْ عَنْ وَلِيِّها وَ إِمامِها فَارْتُجَّ عَلَيْها ، فَقُلْتُ : ابْنُكِ ابْنُكِ [ابْنُكِ] .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فاطمہ بنت اسد مادر امیرالمومنینؑ وہ پہلی بی بی ہیں جنھوں نے پاپیادہ مکہ سے مدینہ تک رسولؐ کی طرف ہجرت کی اور وہ رسولؐ اللہ پر سب سے زیادہ مہربان تھیں انھوں نے رسولِؐ خدا سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا۔ ہائے کیسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسولؐ سے انھوں نے تنگیٔ قبر کا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کنیز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو نارِ جہنم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسولؐ اللہ کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے وصی کی حیثیت سے خادمہ کو آزاد کر دیں اتنا کہہ کر زبان بند ہوگئی۔ پھر رسولؐ کو اشارے سے بتاتی رہیں رسولؐ اللہ نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیرالمومنینؑ روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہوگیا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔ ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انھوں نے بتایا۔ حضرتؐ نے اُن کو اپنی وہ

قمیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور حکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرتؑ آئے اور جنازہ اپنے کندھے پر اُٹھایا۔

آپؑ برابر جنازہ اٹھائے چلے آرہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میّت کو اپنے ہاتھوں پر اُٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا۔ پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کردی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لا الٰہ الا اللہ، خداوندا میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ فرمایا۔ آج میں نے ابو طالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسوائی۔ میں ضامن ہوا اس کا کہ خدا ان کو آسیہ کی طرح محشور کرے گا۔ انھوں نے قبر کی تنگی کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ ہائے ضعیف میں ضامن ہوا اس کا کہ اللہ اس سے بچائے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی قمیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا ولی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں نے کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

٣ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَمَّا وُلِدَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فُتِحَ لِآمِنَةَ بَيَاضُ فَارِسَ وَ قُصُورُ الشَّامِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبْشِرَةً ، فَأَعْلَمَتْهُ مَا قَالَتْ آمِنَةُ ، فَقَالَ لَهَا أَبُو طَالِبٍ : وَ تَتَعَجَّبِينَ مِنْ هٰذَا ، إِنَّكِ تَحْبَلِينَ وَ تَلِدِينَ بِوَصِيِّهِ وَوَزِيرِهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ایران اور شام کے محلات فاطمہ بنت اسد والدہ امیر المومنینؑ ابو طالبؑ کے پاس آئیں ہنستی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا۔ اس کو بیان کیا۔ ابو طالب نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہو اور پیدا ہوگا تم سے ان کا وصی اور وزیر۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ صَفْوَانَ صَاحِبِ

وَقَوِيَ بِكَ الْإِسْلَامُ ، فَظَهَرَ أَمْرُ اللهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَثَبَتَ بِكَ الْإِسْلَامُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَسَبَقْتَ سَبْقاً بَعِيداً وَأَتْعَبْتَ مَنْ بَعْدَكَ تَعَباً شَدِيداً، فَجَلَلْتَ عَنِ الْبُكَاءِ وَعَظُمَتْ رَزِيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ وَهَدَّتْ مُصِيبَتُكَ الْأَنَامَ ، فَإِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ رَضِينَا عَنِ اللهِ قَضَاهُ وَسَلَّمْنَا لِلهِ أَمْرَهُ ، فَوَاللهِ لَنْ يُصَابَ الْمُسْلِمُونَ بِمِثْلِكَ أَبَداً ، كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْفاً وَحِصْناً وَقُنَّةً رَاسِياً وَعَلَى الْكَافِرِينَ غِلْظَةً وَغَيْظاً ، فَأَلْحَقَكَ اللهُ بِنَبِيِّهِ وَلَا أَحْرَمَنَا أَجْرَكَ وَلَا أَضَلَّنَا بَعْدَكَ وَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَبَكَى وَبَكَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يُصَادِفُوهُ.

۴۔ صفوان صحابیٔ رسولؐ نے بیان کیا کہ جس روز امیر المومنینؑ کا انتقال ہوا ۔ وہ مقام فرطِ گریہ سے ہلنے لگا۔ اور لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہؐ کی وفات کے دن ، ناگاہ ایک شخص روتا ہوا آیا اور جلدی سے آیا اور انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافتِ نبویہ قطع ہوگئی (یعنی تا ظہور امام مہدی اب حکومت جہال ہوگی) اور لوگ علمی مسائل کے لئے انہی کی طرف رجوع کریں گے) پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جہاں امیر المومنینؑ تھے اور کہنے لگا۔ اے ابوالحسنؑ اللہ آپؑ پر رحم کرے آپؑ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں سب سے زیادہ پُرخلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے تحمل و تعب اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب سے زیادہ امین اور از روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخیر میں سب سے زیادہ اکرم

اور از روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور از روئے قرابتِ رسولؐ سب سے زیادہ نزدیک اور طریقۂ کار میں اور عادات و خصائل میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور رسولؐ اور مسلمانوں کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی تو آپؑ قوی رہے اور جب ان میں سستی آئی تو آپؑ چست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے تو آپؑ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقۂ رسولؐ ترک کیا تو آپ اس پر قائم رہے۔

آپؑ رسولؐ کے خلیفۂ برحق ہیں، آپؑ نے (مصلحتِ دینی پر نظر رکھتے ہوئے) امرِ خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود منافقوں کے خواہش کے اور کافروں کے غیظ و غضب، حاسدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپؑ نے عاجزی اور فروتنی کا اظہار نہ کیا۔ جب لوگ امر دین کی بجا آوری میں سست پڑ گئے تھے آپؑ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہو گئے جب کہ دوسروں نے پردہ پوشی کی تو آپؑ نور خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی جگہ سے ہلتے نہ تھے جنھوں نے آپؑ کا اتباع کیا۔ انھوں نے ہدایت پائی، آپؑ مجلس رسولؐ میں سب سے زیادہ دھیمی آواز میں بولتے تھے اور از روئے اطاعتِ رسولؐ سب سے زیادہ بلند

درجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ درست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور از روئے قلب سب سے زیادہ بہادر تھے اور از روئے یقین سب سے زیادہ مضبوط اور عملاً سب سے زیادہ بہتر، امور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ واللہ آپؑ دین کے یعسوب (سردار) تھے اول بھی آخر بھی۔ اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے پلٹے عمل سست پڑ گئے تھے۔

آپ مومنوں کے لئے مہربان باپ تھے جب کہ وہ آپؑ کے لیے مثل عیال بن گئے آپؑ نے ان کے اس بوجھ کو اٹھا لیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے اور جو چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپؑ نے اُن کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا اِن امور کو جو انھوں نے مہمل بنا دیئے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے (قتل عثمان پر) اور آپؑ بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جزع کی (الزام قتل عثمان میں) اور صبر سے کام لیا۔ جب کہ انھوں نے جلدی کی (قبول خلافت میں) اور معلوم کر لیا اِن کینوں کو جو (اہلِ شام) رکھتے تھے اور مومنوں نے پالیا آپؑ سے اِن چیزوں کو جن کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگ معاویہ) آپؑ کافروں کے لیے ایک سخت عذاب تھے اور مومنوں کے لیے محفوظ قلعہ، آپؑ نے آئمہ ضلالت کی نعمتوں کو خاک میں ملا دیا اور امامت کی بخششوں کو کامیاب بنا دیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضائلِ امامت کو برقرار رکھا اور آپؑ کی دلیلِ امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپؑ کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سخت سے سخت آندھی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپؑ کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسولؐ نے فرمایا اگرچہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ مگر امرِ خدا میں قوی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیشِ خدا بڑے مرتبہ والے روئے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدر، کوئی آپؑ کی ذات میں عیب نہیں لگا سکتا تھا اور نہ آپؑ کے بارے میں غمازی کر سکتا تھا اور نہ گناہ کی آپ سے طمع رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی چاپلوسی کر سکتا تھا۔

اور ضعیف و ذلیل آپؑ کے نزدیک قوی و عزیز رہے آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی و عزیز آپؑ کے نزدیک ضعیف و ذلیل ہے۔ آپ کمزور کا حق اس سے دلانے والے ہیں اس معاملے میں عزیز و غیر دونوں آپؑ کے لیے برابر ہیں آپؑ کی شان حق و صدق اور نرمی ہے، آپؑ کا قول حکم صحیح اور حتمی ہے۔ آپؑ کا امر علم اور حزم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔ آپؑ صحیح راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر مشکل کام آپ کے لئے آسان ہے

آپؑ نے فتنہ کی آگ بجھائی اور امورِ دین کو اعتدالی حالت پر رکھا۔ آپؑ کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔ اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امرِ خدا ظاہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپؑ نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپؑ کے بعد آپؑ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے

بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر اکتفا کی جائے آپؑ کی موت سے نہ صرف زمین والے بلکہ اہلِ آسمان بھی اندوہناک ہیں اور آپؑ کی موت نے لوگوں کو بری طرح شکستہ دل کیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کی قضا و قدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپؑ مومنوں کے لیئے جائے پناہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط آزمائش تھے اور کافروں کے لیئے سختی اور غضب، خدا نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا اور خدا ہم کو آپؑ کی مصیبت پر رونے کے اجر سے محروم نہ کرے۔ جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحاب رسولؐ روئے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَعَامِرٌ وَعَبْدُاللهِ بْنِ جِذَاعَةَ الْأَزْدِيُّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام دُفِنَ بِالرَّحْبَةِ ؟ قَالَ : لا ، قَالَ : فَأَيْنَ دُفِنَ ؟ قَالَ : إِنَّهُ لَمَّا مَاتَ احْتَمَلَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَأَتَى بِهِ ظَهْرَالْكُوفَةِ قَرِيباً مِنَ النَّجَفِ يُسْرَةً عَنِ الْغَرِيِّ يُمْنَةً عَنِ الْحِيرَةِ ، فَدَفَنَهُ بَيْنَ ذَكَوَاتٍ بِيضٍ . قَالَ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَوْضِعِ ، فَتَوَهَّمْتُ مَوْضِعاً مِنْهُ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ رَحِمَكَ اللهُ ـ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ـ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ عامر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین مقام رُحبہ (کوفہ کا ایک محلّہ) میں دفن کیئے گئے ہیں، فرمایا نہیں، اس نے کہا پھر کہاں، فرمایا جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ جنازہ کو لے کر کوفہ کے بلند مقام پر آئے جو نجف (دریا کا کنارہ) کے قریب تھا غری اس کے بائیں طرف اور حیرہ داہنی طرف تھا۔ پس دفن کیا۔ سفید پاک پتھروں کے درمیان، اس گفتگو کے بعد عامر کہتا ہے۔ میں اس جگہ گیا اور جو نشان بنایا تھا اس سے پتہ لگا لیا۔ جب حضرت کے پاس آیا تو حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ تم ٹھیک پہنچے اللہ تم پر رحم کرے۔ تین بار فرمایا۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : أَتَانِي عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ لِيَ : ارْكَبْ ، فَرَكِبْتُ مَعَهُ ، فَمَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَنْزِلَ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ فَاسْتَخْرَجْتُهُ فَرَكِبَ مَعَنَا ، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْغَرِيَّ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَبْرٍ ، فَقَالَ : انْزِلُوا هٰذَا قَبْرُ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ ، فَقُلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ ؟ فَقَالَ : أَتَيْتُهُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام حَيْثُ كَانَ بِالْحِيرَةِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَخَبَّرَنِي أَنَّهُ قَبْرُهُ .

۶۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میرے پاس عمر بن یزید آیا اور مجھ سے کہا سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو کر اس کے ساتھ چلا۔ ہم حفص کناسی کے مکان پر آئے میں نے اس سے ساتھ چلنے کی خواہش کی، وہ ہمارے ساتھ چلا۔ جب ہم مقام غری تک پہنچے۔ تو ایک قبر کے پاس جا کر رُکے اس نے کہا سواری سے اُترو۔ یہ قبرِ امیرالمومنینؑ ہے۔ ہم نے کہا تم نے کیسے جانا۔ اس نے کہا جب حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام حیرہ میں مقیم تھے تو میں کئی بار یہاں آیا اور حضرت نے مجھے بتایا کہ یہ قبرِ امیرالمومنینؑ ہے۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عِيسىٰ شَلَقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَهُ خُؤُولَةٌ فِي بَنِي مَخْزُومٍ وَإِنَّ شَابّاً مِنْهُمْ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا خَالِي إِنَّ أَخِي مَاتَ وَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ حُزْناً شَدِيداً، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: تَشْتَهِي أَنْ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلىٰ، قَالَ: فَأَرِنِي قَبْرَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَمَعَهُ بُرْدَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُتَّزِراً بِهَا، فَلَمَّا انْتَهىٰ إِلَى الْقَبْرِ تَلَمْلَمَتْ شَفَتَاهُ ثُمَّ رَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِلِسَانِ الْفُرْسِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَلَمْ تَمُتْ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ؟!! قَالَ: بَلىٰ وَلٰكِنَّا مِتْنَا عَلىٰ سُنَّةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَانْقَلَبَتْ أَلْسِنَتُنَا.

۷۔ عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سُنا کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مرگیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا بے شک، فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول لپیٹے ہوئے تھے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور بزبانِ فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنىٰ عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبُ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، عَنْ يَمِينِهِ جَبْرَئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ، لَا يَنْثَنِي حَتّىٰ يَفْتَحَ اللهُ لَهُ وَاللهِ مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ وَلَا حَمْرَاءَ إِلَّا سَبْعَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ عَنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِماً لِأَهْلِهِ. وَاللهِ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسىٰ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِعِيسىٰ

ابْنَ مَرْيَمَ وَاللَّيْلَةِ الَّتِي نُزِّلَ فِيهَا الْقُرْآنُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، جب امیرالمومنین علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو امام حسن علیہ السلام مسجد کوفہ میں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو! اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحب رایت رسول تھے ان کے داہنی طرف جبرئیل رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیل، جب تک فتح نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی چھوڑی ہے نہ سونا، سوائے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کنیز خریدیں، واللہ امیرالمومنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وصی موسیٰ یوشع بن نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَمَّا غُسِّلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام نُودُوا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ كُفِيتُمْ مُؤَخَّرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مُؤَخَّرَهُ كُفِيتُمْ مُقَدَّمَهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیرالمومنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو موخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر موخر جنازہ کو لوگے تو مقدم جنازہ خود چلے گا۔

۱۰۔ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ جَمِيعاً، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وُلِدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْماً

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنت محمد بعثت رسولؐ کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ تَرَكُوهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَّانَةِ (۲) حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْغَرِيِّ فَدَفَنُوهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَانْصَرَفُوا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیرالمومنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ، امام حسینؑ

اور دو اور شخص دملائکہ جنازہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کوفہ کو داہنی طرف چھوڑا پھر زمین بلند کی طرف آئے اور مقام غری تک پہنچے۔ یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

ایک سو بارہواں باب

ذکر مولد جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا

(بَابُ) ۱۱۲

مَوْلِدِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَعَلَىٰ بَعْلِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتُوُفِّيَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَهَا ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ خَمْسَةٌ وَ سَبْعُونَ يَوْماً و بَقِيَتْ بَعْدَ أَبِيهَا ﷺ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً.

جناب فاطمہ علیہا السلام بعثت رسولؐ سے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں اور ۱۸ سال ۷۵ دن کی عمر میں وفات پائی اور آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَىٰ أَبِيهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا جَبْرَئِيلُ فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَىٰ أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذٰلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اور باپ کے غم میں بے حد ملول و محزون تھیں جبرئیل آکر تسلی و دلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باپ کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے اور آگاہ کرتے ان واقعات سے جو ان کی اولاد کو ان کے بعد پیش آنے والے تھے علی علیہ السلام اسے لکھ لیتے تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ وَ إِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمِثْنَ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فاطمہ علیہا السلام صدیقہ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض نہیں آتا۔

۳ ۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ رَفَعَهُ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهُرْمُزَانِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرّاً وَ عَفَا عَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا ، ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنِّي وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَنِ ابْنَتِكَ وَزَائِرَتِكَ وَالْبَائِتَةِ فِي الثَّرَى بِبُقْعَتِكَ وَالْمُخْتَارِ اللهُ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ ، قَلَّ يَا رَسُولَ اللهِ ! عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَعَفَا عَنْ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلُّدِي ، إِلَّا أَنَّ لِي فِي التَّأَسِّي بِسُنَّتِكَ فِي فُرْقَتِكَ مَوْضِعَ تَعَزٍّ ، فَلَقَدْ وَسَّدْتُكَ فِي مَلْحُودَةِ قَبْرِكَ وَ فَاضَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَ صَدْرِي ، بَلَى وَفِي كِتَابِ اللهِ [لِي] أَنْعَمُ الْقَبُولِ ، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، قَدِ اسْتُرْجِعَتِ الْوَدِيعَةُ وَاُخِذَتِ الرَّهِينَةُ وَاُخْلِسَتِ الزَّهْرَاءُ ، فَمَا أَقْبَحَ الْخَضْرَاءَ وَالْغَبْرَاءَ يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمَّا حُزْنِي فَسَرْمَدٌ وَأَمَّا لَيْلِي فَمُسَهَّدٌ وَهَمٌّ لَا يَبْرَحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارَ اللهُ لِي دَارَكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ ، كَمَدٌ مُقَيِّحٌ وَهَمٌّ مُهَيِّجٌ سَرْعَانَ مَا فَرَّقَ بَيْنَنَا وَ إِلَى اللهِ أَشْكُو وَ سَتُنَبِّئُكَ ابْنَتُكَ بِتَظَافُرِ اُمَّتِكَ عَلَى هَضْمِهَا فَأَحْفِهَا السُّؤَالَ وَاسْتَخْبِرْهَا الْحَالَ ، فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَثِّهِ سَبِيلاً وَسَتَقُولُ وَيَحْكُمُ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ سَلَامَ مُوَدِّعٍ لَا قَالٍ وَلَا سَئِمٍ . فَإِنْ أَنْصَرِفْ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَ إِنْ اُقِمْ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللهُ الصَّابِرِينَ ، وَاهاً وَاهاً وَالصَّبْرُ أَيْمَنُ وَأَجْمَلُ وَلَوْلَا غَلَبَةُ الْمُسْتَوْلِينَ لَجَعَلْتُ الْمُقَامَ وَ اللَّبْثَ لِزَاماً مَعْكُوفاً وَ لَأَعْوَلْتُ إِعْوَالَ الثَّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ ، فَبِعَيْنِ اللهِ تُدْفَنُ ابْنَتُكَ سِرّاً وَتُهْضَمُ حَقَّهَا وَتُمْنَعُ إِرْثَهَا وَلَمْ يَتَبَاعَدِ الْعَهْدُ وَ لَمْ يَخْلَقْ مِنْكَ الذِّكْرُ وَإِلَى اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ الْمُشْتَكَى وَ فِيكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنُ الْعَزَاءِ ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالرِّضْوَانُ .

۳۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب جناب فاطمہ کا انتقال ہوا تو امیرالمومنینؑ نے پوشیدہ طور پر دفن کیا اور نشان قبر کو مٹا دیا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پھر اپنا منہ قبر رسولؐ کی طرف کر کے فرمایا السلام علیک یا رسولؐ اللہ، یہ سلام میری طرف سے اور آپ کی بیٹی اور زائرہ کی طرف سے جو آرام کر رہی ہیں، اپنی قبر میں جو آپ کی زمین ہے اور اللہ نے انتخاب کیا ان کا آپ سے سب سے جلد ملنے والوں میں۔

یا رسولؐ اللہ آپ کی پیاری بیٹی سیّدہ نساء العالمین کے غم میں میرا صبر کمزور ثابت ہو رہا ہے۔ مگر یہ کہ آپؐ

کی تاسی کی آپؐ کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفون لحد کرنے میں، کیسا صبر آزما وہ وقت تھا جب میں نے آپؐ کو لحد قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتاب خدا میرے لئے باعث قبول صبر ہے انا للہ و انا الیہ راجعون امانت مجھ سے واپس لے لی گئی اور جو چیز گرد تھی وہ واپس لے لی گئی، فاطمہ زہرا کو مجھ سے اُچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان و زمین میرے لئے کتنے بُرے ہو گئے میرا یہ حزن دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ مقیم ہیں یہ وہ ملال ہے جو دمبدم بے تاب کرنے والا ہے اور پے در پے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے درمیان جدائی ہو گئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپؐ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپ کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسرے کی مدد کی آپؐ ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی مدان کے دل میں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آئی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں رد گردانی کروں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر ٹھہروں تو خدا نے جو صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے سوءِ ظنی کی بنا پر نہیں، آہ آہ اس غم میں صبر ہی بہتر ہے اگر ظالموں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا، میں روتا زن پسر مردہ کے رونے کی طرح اس عظیم الشان مصیبت پر پس اللہ کی حفاظت میں میں آپؐ کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراثِ پدر نہ دی گئی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زمانہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپؐ کے سامنے اللہ آپؐ کو صبر دے۔ درود ہو آپ پر اور آپؐ کی بیٹی پر۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سالِمٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ غَسَّلَ فاطِمَةَ ؟ قالَ : ذاكَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ ـ وَ كَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ ـ فَقالَ : كَأَنَّكَ ضِقْتَ بِما أَخْبَرْتُكَ بِهِ ؟ قالَ : فَقُلْتُ : قَدْ كانَ ذاكَ جُعِلْتُ فِداكَ ، قالَ : فَقالَ : لا تَضِيقَنَّ فَإِنَّها صِدِّيقَةٌ وَلَمْ يَكُنْ يُغَسِّلُها إِلَّا الصِّدِّيقُ ، أَما عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يُغَسِّلْها إِلَّا عِيسى

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیرالمومنین نے، حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزرا۔ فرمایا۔ جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو وہ صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰؑ نے۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام قَالَا : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِمْ مَا كَانَ أَخَذَتْ بِتَلَابِيبِ عُمَرَ فَجَذَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَ اللهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ لَعَلِمْتَ أَنِّي سَأُقْسِمُ عَلَى اللهِ ثُمَّ أَجِدُهُ سَرِيعَ الْإِجَابَةِ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرت فاطمہ پر جو ظلم کرنا تھا کر چکے تو آپ نے عمر کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا۔ اے پسر خطاب خدا کی قسم اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور قہر الٰہی میں وہ بھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بددعا کرتی اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔

٦ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَوْحَى اللهُ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ بِهِ لِسَانَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَسَمَّاهَا فَاطِمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي فَطَمْتُكِ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكِ مِنَ الطَّمْثِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَ اللهِ لَقَدْ فَطَمَهَا اللهُ بِالْعِلْمِ وَعَنِ الطَّمْثِ فِي الْمِيثَاقِ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب فاطمہ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو وحی کی۔ اس نے حضرت رسولِ خدا کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا۔ پھر خدا نے کہا۔ میں نے تم کو علم کا جدا کرنے والا بنایا یعنی تمہاری ذریت میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے فاطمہ کے علم کو جدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا اقرار دیا۔ یوم میثاق۔

٧ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ : يَا فَاطِمَةُ ! قُومِي فَأَخْرِجِي تِلْكَ الصَّحْفَةَ فَقَامَتْ فَأَخْرَجَتْ صَحْفَةً فِيهَا ثَرِيدٌ وَعُرَاقٌ يَفُورُ ، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْماً ، ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتِ الْحُسَيْنَ مَعَهُ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُهُ مُنْذُ أَيَّامٍ ، فَأَتَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَاطِمَةَ ، فَقَالَتْ : يَا فَاطِمَةُ إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمِّ أَيْمَنَ شَيْءٌ فَإِنَّمَا هُوَ لِفَاطِمَةَ وَ وُلْدِهَا وَ إِذَا كَانَ عِنْدَ فَاطِمَةَ شَيْءٌ فَلَيْسَ لِأُمِّ أَيْمَنَ مِنْهُ شَيْءٌ ؟ فَأَخْرَجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمُّ أَيْمَنَ وَنَفِدَتِ الصَّحْفَةُ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَمَا لَوْلَا أَنَّكِ أَطْعَمْتِهَا لَأَكَلْتِ

مِنْهَا أَنْتِ وَ ذُرِّيَّتُكِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَالصَّحْفَةُ عِنْدَنَا يَخْرُجُ بِهَا قَائِمُنَا عليه السلام فِي زَمَانِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولؐ خدا نے جناب فاطمہ سے کہا اٹھو اور لکڑی کا وہ بڑا کاسہ لاؤ وہ اٹھیں اور لے آئیں۔ اس میں ثرید (شوربہ میں روٹی چوری ہوئی) اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ گرم، پس حضرت رسول خدا اور حضرت علیؑ اور فاطمہ اور حسنؑ وحسین علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳ دن۔

اُمّ ایمن نے حضرت امام حسین کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا۔ آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔

فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں اُمّ ایمن یہ سن کر فاطمہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب اُمّ ایمن کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فاطمہ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہ کے پاس کچھ ہو تو اُمّ ایمن اس میں شریک نہیں۔ جناب فاطمہ نے اس میں سے نکال کر اُمّ ایمن کو دیا وہ انھوں نے کھا لیا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم اسے نہ کھلاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کاسہ ہمارے پاس ہے۔ ظہور قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا

۸ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ وَجْهاً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ لَمْ أَرَكَ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الصُّورَةِ ، قَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجَبْرَئِيلَ يَا مُحَمَّدُ بَعَثَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أُزَوِّجَ النُّورَ مِنَ النُّورِ. قَالَ : مَنْ مِمَّنْ ؟ قَالَ: فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ : فَلَمَّا وَلَّى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، عَلِيٌّ وَصِيُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مُنْذُ كَمْ كُتِبَ هٰذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ ؟ فَقَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِاثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسولؐ اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۲۴ چہرے تھے رسولؐ اللہ نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس صورت میں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبرئیل نہیں اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی تزویج نور سے کردوں، فرمایا کس کی کس سے ؟ اس نے کہا فاطمہؑ کی علیؑ سے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ فرشتہ پلٹا تو دونوں شانوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسولؐ اللہ علی وصیہ، حضرت رسولؐ اللہ نے فرمایا یہ کب سے تیرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلقت آدم سے بائیس ہزار سال پہلے۔

۹ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ: دُفِنَتْ فِي بَيْتِهَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنُو أُمَيَّةَ فِي الْمَسْجِدِ صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ.

ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِفَاطِمَةَ عليها السلام مَا كَانَ لَهَا كُفْوٌ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ.

۹ـ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ کی قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں جب بنی امیہ (عمر بن عبدالعزیز) نے مسجد رسولؐ کی توسیع کی تو قبر مسجد میں آگئی۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقامِ قبر کے متعلق جو روایات ہیں ان میں صحیح روایت یہ ہے کہ جناب فاطمہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں۔ شیخ قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ جب تم روضۂ رسولؐ میں آؤ تو جناب فاطمہ کی زیارت کرو، کیونکہ ان کی قبر بھی وہیں ہے ہمارے علماء نے مواضع قبر میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ بقیع میں دفن ہوئیں، بعض نے کہا کہ روضۂ رسولؐ میں قبر ہے، بعض نے کہا اپنے گھر میں دفن ہوئیں جب بنی امیہ نے مسجد رسولؐ کو بڑھایا تو ان کی قبر مسجد کا حصہ بن گئی۔ میرے نزدیک افضل صورت یہ ہے کہ دونوں جگہ زیارت پڑھی جائے۔ اس میں کوئی نقصان نہیں بلکہ اجرِ عظیم ہے اور بقیع میں دفن ہونے کی روایت صحیح نہیں، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں قولِ اظہر یہی ہے کہ وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں، میں نے بہت سی حدیثِ متواترہ اس کے متعلق بحار الانوار میں لکھ دی ہیں، صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر جنت کے ایک حصہ میں ہے فاطمہ کی قبر رسولؐ کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ان دونوں روایتوں میں جمع کی صورت یہ ہے کہ توسیع مسجد کے وقت حضرتِ فاطمہ کے گھر کا کچھ حصہ بھی اس میں آگیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر خدا حضرتِ علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا، آدم سے لے کر قیامت تک۔

ایک سو تیرواں باب

ذکر مولد امام حسن علیہ السلام

(باب ۱۱۳)

مَوْلِدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَةِ بَدْرٍ، سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ. وَ رُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمَضَىٰ عليه السلام فِي شَهْرِ صَفَرٍ فِي آخِرِهِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ. وَمَضَىٰ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً وَأَشْهُرٍ. وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله.

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ عليه السلام الْوَفَاةُ بَكَىٰ، فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ تَبْكِي وَ مَكَانُكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي أَنْتَ بِهِ؛ وَقَدْ قَالَ فِيكَ مَا قَالَ؛ وَقَدْ حَجَجْتَ عِشْرِينَ حَجَّةً مَاشِياً وَقَدْ قَاسَمْتَ مَالَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّىٰ النَّعْلَ بِالنَّعْلِ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ: لِهَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ.

امام حسن علیہ السلام ماہ رمضان میں ۲ھ میں جو سالِ بدر ہے پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق ۳ھ میں اور ماہ صفر کے آخر میں (۲۸ صفر ۴۹ھ) رحلت فرمائی جب آپ کا سن مبارک ۴۷ سال چند ماہ تھا اور آپؑ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ روئے، کسی نے کہا، فرزند رسولؐ آپ کیوں روتے ہیں آپ کی منزلت پیشِ رسولؐ بہت بڑی ہے اور آپ کے متعلق رسول اللہ نے بہت کچھ کہا ہے آپ نے بیس حج پا پیادہ کیے ہیں اور تین بار راہ خدا میں اپنا کل اثاثہ دے دیا ہے حتیٰ کہ جوتے تک، فرمایا کہ میں دو باتوں کی وجہ سے روتا ہوں اوّل اس واقعہ سے جو میری موت کا سبب ہو دوسرے احبار کے فراق سے۔

٢ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ [بْنِ مَهْزِيَارَ]

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُبِضَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام وَ هُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي عَامِ خَمْسِينَ، عَاشَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعِينَ سَنَةً.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وفات پائی امام حسن علیہ السلام نے جبکہ وہ ۴۷ سال کے تھے ۵۰ھ میں رسول اللہ کے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: إِنَّ جَعْدَةَ بِنْتَ أَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ سَمَّتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام وَ سَمَّتْ مَوْلَاةً لَهُ، فَأَمَّا مَوْلَاتُهُ فَقَاءَتِ السَّمَّ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَاسْتَمْسَكَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ انْتَفَطَ بِهِ فَمَاتَ.

۳۔ ابوبکر حضرمی نے بیان کیا کہ جعدہ بنتِ اشعث نے امام حسن کو اور آپ کی ایک کنیز کو زہر دیا، کنیز نے تو قے کر دی لیکن امام علیہ السلام کے بطن میں وہ سرایت کر گیا جس سے جگر کے ٹکڑے ہوگئے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ النَّهْدِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فِي بَعْضِ عُمَرِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُولُ بِإِمَامَتِهِ، فَنَزَلُوا فِي مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ، قَدْ يَبِسَ مِنَ الْعَطَشِ، فَفُرِشَ لِلْحَسَنِ عليه السلام تَحْتَ نَخْلَةٍ وَفُرِشَ لِلزُّبَيْرِيِّ بِحِذَاهُ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى، قَالَ: فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ ـ وَرَفَعَ رَأْسَهُ ـ: لَوْ كَانَ فِي هٰذَا النَّخْلِ رُطَبٌ لَأَكَلْنَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: وَإِنَّكَ لَتَشْتَهِي الرُّطَبَ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ، فَاخْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى حَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَ حَمَلَتْ رُطَباً، فَقَالَ الْجَمَّالُ الَّذِي اكْتَرَوْا مِنْهُ: سِحْرٌ وَاللهِ، قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ عليه السلام: وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلٰكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ نَبِيٍّ مُسْتَجَابَةٌ، قَالَ: فَصَعِدُوا إِلَى النَّخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَفَاهُمْ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے کسی حصے میں گھر سے نکلے اور آپ کے ساتھ زبیر کا لڑکا تھا جو آپ کی امامت کا قائل و معتقد تھا۔ وہ دونوں ایک منزل پر اترے جو کہ مکہ و مدینہ کی منزلوں میں سے تھی ایک سوکھے درخت کے نیچے، زبیری بیٹھے، زبیری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھاتے، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں تازہ خرمے کھانے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا ضرور، آپ نے آسمان

کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور کچھ ایسے کلمات کہے جن کو میں نہ سمجھا۔ پس درخت ہرا بھرا اپنی اصلی حالت پر ہو گیا۔ ہرے ہرے پتّے نکل آئے اور اس میں رُو آ گئے۔ یہ دیکھ کر اس اونٹ والے نے جس کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ امام حسن نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ یہ دعا فرزندِ نبی کی جو قبول ہوئی ہے۔ پس لوگ درخت پر چڑھے اور خوشے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر ہو کر کھایا۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَنَ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُورٌ مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفِ مِصْرَاعٍ وَفِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفِ لُغَةٍ ، يَتَكَلَّمُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ لُغَةِ صَاحِبِهَا وَأَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ غَيْرِي وَغَيْرُ الْحُسَيْنِ أَخِي .

٥۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسن نے فرمایا۔ خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر پناہ ہے لوہے کی۔ یعنے بہت مضبوط اور ان دونوں میں ہزار ہزار در ہیں اور ان میں ستر ہزار زبانیں بولنے والے ہیں ہر زبان دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسینؑ کے اور کوئی نہیں۔

توضیح ۔ حدیثِ بالا میں جن دو شہروں کا ذکر ہے علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں ان کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ان سے مراد جابلقا اور جابلسا ہیں جن میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں قاموس میں ہے جا۔ مغرب میں ایک شہر ہے جس کے بعد انسانی آبادی نہیں اور جابلقا مشرق میں ہے جو صفات ان دونوں شہروں کی بیان کی گئی ہیں وہ قدرتِ الہٰی سے بعید نہیں ان کو سوائے معصومین کے کوئی نہیں دیکھتا وہ مؤید من اللہ ہیں تمام روئے زمین کے لیے۔ لہٰذا ان کی نفی ضروری نہیں (امریکہ کو دو سو برس پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ قرنوں کے بعد اس کا پتہ چلا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ یہ شہر بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہوں امریکہ کا ذکر نہ پہلی کتابوں میں ملتا ہے اور نہ زبانوں پر تذکرہ تھا کولمبس نے اس کا پتہ چلایا۔) لوہے کی دیواریں ہونے سے مراد ہے۔ دیواروں کا مضبوط ہونا جن کو توڑ کر شہر میں داخل ہونا ممکن نہ ہو اور کثرتِ لغات سے مراد ہے مختلف قوموں کی آبادی جن کی زبانیں مختلف ہوں اور شارع المقاصد نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ محسوس اور معقول دونوں عالموں کے درمیان ایک واسطہ ہے جس کو عالمِ مثال کہتے ہیں نہ تو اس میں تجرد مجردات ہے اور نہ مخالطہ مادیات، اس میں

تمام مجردات و اجسام و اعراض و حرکات و سکنات، اوضاع و ہیئت اور طعوم و روائح کی مثال موجود ہے۔ جو قائم بذاتہ ہے معلق ہے لیکن مادہ میں نہیں ہے اور ایک محل ہے جو کسی مظہر کے ذریعے حس کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے آئینۂ خیال، پانی اور ہوا اور منتقل ہوتا ہے ایک مظہر سے دوسرے کی طرف اور کبھی یہ مثالی صورتیں بگڑ جاتی ہیں جیسے آئینہ کے خراب ہونے سے اجسام کی صورت خراب ہو جاتی ہے مختصر یہ کہ عالم مثال بہت بڑا عالم ہے جس کی وسعت لامحدود ہے وہ عالم حسی جیسا ہے اپنے افلاک کی مثالیہ کی حرکات میں اپنے عناصر کو قبول کرنے میں اس کے مرکبات میں یعنی عالم حسی کے علاوہ ایک عالم مثالی بھی ہے جس کے عجائبات غیر متناہی ہیں اور اس کی ندرت کا احصا ناممکن ہے۔ پس انہی مثالی شہروں میں سے جابلقا اور جابلسا بھی ہیں

اور انہی کو دو ایسے شہر فرمایا ہے جن کے ہزار دروازے ہیں اور اس کی مخلوق بے شمار ہے اور یہی وہ عالم ہے جس میں ملائکہ جن، شیاطین رہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ از قبیل مثال ہیں اور از قبیل نفس ناطقہ اور اس سے ظاہر ہوتے ہیں مجردات مختلف صورتوں میں اور حسن و قبح اور لطافت و کثافت وغیرہ ہیں اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق اور اس کی معاد بھی، معاد جسمانی کی طرح ہوگی کیونکہ بدن مثالی وہ ہے جس میں نفس تصرف کرتا ہے اور اس کا حکم بدن حسی کا سا حکم ہے کیونکہ اس کے تمام حواس ظاہری و باطنی لذت پاتے اور تکلیف محسوس کرتے ہیں اجسام مادیہ کی طرح۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں۔ میرے لیے یہ سب خرافات اور لایعنی تکلفات ہیں حقیقت امر کو تو اللہ، اس کا رسول اور آئمہ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہے کہ یہ بستیاں جن و شیطانوں کی ہیں جو نظر عوام سے پوشیدہ ہیں انہی کے بے شمار روپ بھی ہیں اور بے شمار بولیاں بھی۔

٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ صَنْدَلٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِياً، فَوَرِمَتْ قَدَمَاهُ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ: لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنَ عَنْكَ هٰذَا الْوَرَمُ، فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْنَا هٰذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَاشْتَرِ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا قَدِمْنَا مَنْزِلاً فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هٰذَا الدَّوَاءَ. فَقَالَ لَهُ: بَلَى إِنَّهُ أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ، فَسَارَا مِيلاً فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ، فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَوْلَاهُ: دُونَكَ الرَّجُلَ، فَخُذْ مِنْهُ الدُّهْنَ وَأَعْطِهِ الثَّمَنَ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ: يَا غُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هٰذَا الدُّهْنَ؟ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ:

انْطَلِقْ بِي إِلَيْهِ ، فَانْطَلَقَ فَأَدْخَلَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَمْ أَعْلَمْ أَنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَى هٰذَا أَوْ تَرَىٰ ذٰلِكَ وَلَسْتُ آخِذاً لَهُ ثَمَناً ، إِنَّمَا أَنَا مَوْلَاكَ وَلٰكِنِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَنِي ذَكَراً سَوِيّاً يُحِبُّكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَإِنِّي خَلَّفْتُ أَهْلِي تَمْخَضُ ، فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى مَنْزِلِكَ فَقَدْ وَهَبَ اللّٰهُ لَكَ ذَكَراً سَوِيّاً وَهُوَ مِنْ شِيعَتِنَا .

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپیادہ حج کیا۔ آپ کے پاؤں متورم ہو گئے۔ ایک غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس ورم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اگلی منزل آئے گی تو ایک حبشی تجھے ملے گا جس کے پاس تیل ہوگا وہ اس سے خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔ فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہوگا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ حبشی کو موجود پایا۔ امام حسنؑ نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس جا اور تیل خرید لے اور قیمت دے دے۔ حبشی نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس لے چل، وہ لے آیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کی دوا جانا، میں قیمت نہ لوں گا میں تو آپ کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیتؑ کا دوست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ کو درد زہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

ایک سو چودھواں باب

ذکر مولد امام حسین علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۴

مَوْلِدُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ قُبِضَ عليه السلام فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَىٰ وَسِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ سَبْعٌ وَ خَمْسُونَ سَنَةً وَ أَشْهُرٌ . قَتَلَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ فِي خِلَافَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ هُوَ عَلَى الْكُوفَةِ وَكَانَ عَلَى الْخَيْلِ الَّتِي حَارَبَتْهُ وَقَتَلَتْهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ ، بِكَرْبَلَاءَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ، لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله

امام حسین علیہ السلام ۳ھ میں پیدا ہوئے اور شہید ہوئے محرم ۶۱ھ میں جبکہ آپ کی عمر ۵۷ سال تھی اور چند ماہ، آپؑ کے قتل کا باعث ہوا عبیداللہ بن زیاد ملعون جو والی کوفہ تھا یہ واقعہ حکومت یزید ملعون میں ہوا اور قتل کیا ان کو عمر سعد نے کربلا میں روز دس محرم کو، آپؑ کی والدہ فاطمہ بنت رسولؐ اللہ تھیں۔

توضیح۔ حضرت کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ماہ ربیع الاوّل میں لکھی ہے کسی نے ربیع الآخر میں، شیخ مفید نے ارشاد میں پانچویں شعبان ۴ھ تاریخ ولادت لکھی ہے لیکن ۳ر شعبان پر علماء کا زیادہ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

١ ـ سَعْدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ،عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ،عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :قُبِضَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام يَوْمَ عَاشُورَا وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کی عمر ۵۷ سال تھی۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام طُهْرٌ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمِيلَادِ سِتَّةُ أَشْهُرٍ وَعَشْراً

۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ،عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرَئِيلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَقَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَتَلِدُ غُلَاماً تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ عليه السلام كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَحِينَ وَضَعَتْهُ كَرِهَتْ وَضْعَهُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَمْ تُرَ فِي الدُّنْيَا أُمٌّ تَلِدُ غُلَاماً تَكْرَهُهُ وَلٰكِنَّهَا كَرِهَتْهُ

لِمَا عَلِمَتْ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ ، قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْراً ». ۲۹/۸ عنکبوت

۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرئیل رسولؐ خدا کے پاس آئے اور کہا کہ عنقریب فاطمہ ایک لڑکے کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں۔ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا، کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوئی ہوگی ان کو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسینؑ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے انسان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بحالت حمل بھی رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس مہینے تھی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الزَّيَّاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ (ع) قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ (ع) نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَجَ ثُمَّ هَبَطَ (ع) فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَجَ جَبْرَئِيلُ (ع) إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جَاعِلٌ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوِلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقَالَ: قَدْ رَضِيتُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُنِي بِمَوْلُودٍ يُولَدُ لَكِ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ [مِنِّي] ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوِلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ رَضِيتُ «فَحَمَلَتْهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْراً حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ : رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي» فَلَوْلَا أَنَّهُ قَالَ: أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ ذُرِّيَّتُهُ كُلُّهُمْ أَئِمَّةً . وَلَمْ يَرْضَعِ الْحُسَيْنُ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَا مِنْ أُنْثَى ، كَانَ يُؤْتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ إِبْهَامَهُ فِي فِيهِ فَيَمُصُّ مِنْهَا مَا يَكْفِيهَا الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ (ع) مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللهِ وَدَمِهِ ﷺ وَلَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (ع) وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ (ع) .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُؤْتَى بِهِ الْحُسَيْنُ فَيُلْقِمُهُ لِسَانَهُ فَيَمُصُّهُ فَيَجْتَزِئُ بِهِ وَلَمْ يَرْتَضِعْ مِنْ أُنْثَى.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل حضرت رسولِ خدا پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ اللہ آپ کو بشارت دیتا ہے ایک مولود کی جو بطنِ فاطمہ سے ہوگا۔ آپؐ کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اے جبرئیل میرے رب کو میرا اسلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطن فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے۔ جبرئیل نے پرواز کی۔ اس کے بعد پھر آئے اور ایسا ہی کہا۔ فرمایا اے جبرئیل میرے رب سے میرا اسلام کہو اور کہنا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں۔ جبرئیل گئے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ پر سلام ہو وہ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت ولایت و وصایت کو قرار دے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپؐ نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے گی۔ حضرتِ فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جسے آپ کے بعد آپؐ کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذرّیت میں امامت و وصایت و ولایت کو قرار دیا ہے تب حضرتِ فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بحالتِ حمل بھی دلگیر رہیں اور بوقت وضع حمل بھی اور حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری قوت والے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے اعمالِ صالح بجالاؤں کہ تو مجھ سے راضی ہو اور میری ذرّیت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذرّیتی نہ فرماتے (اور صرف ذرّیتی فرماتے) تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی ہوتا ہے لہٰذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوئی۔

امام حسینؑ نے نہ ہی جناب فاطمہؑ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرتؐ کے پاس لایا جاتا تھا آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسینؑ اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی پس حسینؑ کا گوشت رسولؐ کے گوشت سے اگا ہو اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم اور حسینؑ کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یحییٰ کا حمل بھی چھ ماہ تھا)

اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسولِ خدا کے پاس امام حسین کو لایا جاتا تو آپ اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسینؑ اس کو چوستے اور یہ چوسنا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَنَظَرَ نَظْرَةً

فِي النُّجُومِ ۞ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ ۝ قَالَ : حَسِبَ فَرَأَى مَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ ؑ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ لِمَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ ؑ . ٣٧/٨٨ الصافات

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ الصافات کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیمار ہوں (تمہارے ساتھ عیدگاہ نہیں جا سکتا) فرمایا امام نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی رفتار سے ان مصیبتوں کا جو امام حسین علیہ السلام پر آنے والی تھیں پتہ چلایا اور فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

توضیح: ۔ نجوم کے متعلق صحیح علم حضراتِ انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے اس علم میں غلطی کا امکان نہیں ان کے علاوہ نجومیوں کے پاس جو علم ہے اس میں غلطی کا امکان اس لیے زیادہ ہوتا ہے اوّل تو وہ قیاس سے کام لیتے ہیں دوسرے ان کے حساب میں بھی غلطی ہو جاتی ہے اسی لئے عام لوگوں کو علم نجوم حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جس کے متعلق بہت سی احادیث علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی کتاب السماء والعالم میں نقل فرمائی ہیں اس حدیث کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہزارہا برس پہلے واقعہ شہادت [۲] کیوں پیش نظر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب عام نجومی کئی کئی برس آگے کا حساب ستاروں کی رفتار سے معلوم کر کے پیش گوئیاں کر دیتے ہیں تو اگر خلیل خدا نے جو رفتارِ نجوم کے صحیح معنی میں جاننے والے تھے شہادتِ امام حسین کا پتہ چلا لیا تو کیا تعجب کی بات ہے یورپ کے مشہور نجومی ہیلی نے پچاس برس پہلے یہ پتہ چلا لیا تھا کہ آسمان پر خط استوا سے ہٹ کر ایک نیا ستارہ نمودار ہونے والا ہے جس کے اثرات یہ ہوں گے چنانچہ اس کی پیش گوئی پوری ہوئی وہ ستارہ مع اپنے اثرات کے افق پر نمودار ہوا جو ہیلی اسٹار کہلاتا ہے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ ؑ : لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ ؑ مَا كَانَ ضَجَّتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللهِ بِالْبُكَاءِ وَ قَالَتْ : يُفْعَلُ هٰذَا بِالْحُسَيْنِ صَفِيِّكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ ؟ قَالَ : فَأَقَامَ اللهُ لَهُمْ ظِلَّ الْقَائِمِ ؑ وَقَالَ : بِهٰذَا أَنْتَقِمُ لِهٰذَا .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب شہادتِ امام حسین علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسینؑ پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جا رہا ہے خدا نے

قائم آلِ محمد کا پرتو انھیں دکھاکر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ثُمَّ خُيِّرَ النَّصْرَ أَوْ لِقَاءَ اللهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللهِ.

۵ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَوْدِيِّ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُوطِئُوهُ الْخَيْلَ ، فَقَالَتْ فِضَّةُ لِزَيْنَبَ : يَا سَيِّدَتِي ! إِنَّ سَفِينَةَ كُسِرَ بِهِ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَىٰ جَزِيرَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَسَدٍ ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَهَمْهَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى وَقَفَهُ عَلَى الطَّرِيقِ وَالأَسَدُ رَابِضٌ فِي نَاحِيَةٍ ، فَدَعِينِي أَمْضِ إِلَيْهِ وَأُعْلِمْهُ مَا هُمْ صَانِعُونَ غَداً ، قَالَ : فَمَضَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا أَبَا الْحَارِثِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا يُرِيدُونَ أَنْ يَعْمَلُوا غَداً بِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام ؟ يُرِيدُونَ أَنْ يُوطِئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ ، قَالَ : فَمَشَىٰ حَتَّى وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَىٰ جَسَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَأَقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ـ لَعَنَهُ اللهُ ـ : فِتْنَةٌ لَا تُثِيرُوهَا انْصَرِفُوا ، فَانْصَرَفُوا .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب امام حسین کے لئے مدد ما بین آسمان و زمین آئی تو ان کو اختیار دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقاالہٰی کے پس حضرت نے لقا الہٰی کو اختیار کیا

راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس قومِ جفا کار نے حضرت کی لاش مبارک کو پامالِ سمِ اسپاں کرنا چاہا۔ جناب فضّہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسولؐ کی کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر سامنے آیا۔ اس نے کہا اے ابوحارث میں غلام رسول اللہ ہوں شیر نے آہستہ آواز کی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہوگیا اور شیر ایک طرف کو چلا گیا اور سو گیا۔ فضّہ نے جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کل کیا کرنے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فضّہ نے خیمہ سے نکل کر میدان کا رُخ کیا اور آواز دی۔ اے ابوالحارث، شیر نکلا۔ فضّہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ کل یہ گروہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابوعبداللہ الحسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس نے یہ سن کر مقتل کی طرف رُخ کیا اور اپنا ایک ہاتھ لاشِ حسین پر رکھ دیا۔ جب سوار پامالی کے لئے بڑھے اور انھوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد لعنۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ، پس وہ لوٹ گئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَصْقَلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَأْتَماً وَبَكَتْ وَبَكَيْنَ النِّسَاءُ وَالْخَدَمُ حَتَّى جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَدُمُوعُهَا تَسِيلُ فَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا: مَالَكِ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ دُمُوعُكِ؟ قَالَتْ: إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجَهْدُ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ، قَالَ: فَأَمَرَتْ بِالطَّعَامِ وَالْأَسْوِقَةِ فَأَكَلَتْ وَشَرِبَتْ وَأَطْعَمَتْ وَسَقَتْ وَقَالَتْ: إِنَّمَا نُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ نَتَقَوَّى عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام. قَالَ: وَأُهْدِيَ إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُوَناً لِتَسْتَعِينَ بِهَا عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا رَأَتِ الْجُوَنَ قَالَتْ: مَاهَذِهِ؟ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا فُلَانٌ لِتَسْتَعِينِي عَلَى مَأْتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام. فَقَالَتْ: لَسْنَا فِي عُرْسٍ، فَمَا نَصْنَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرَتْ بِهِنَّ فَأُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أُخْرِجْنَ مِنَ الدَّارِ لَمْ يُحَسَّ لَهَا حِسٌّ[1] كَأَنَّمَا طِرْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يُرَ لَهُنَّ بِهَا بَعْدَ خُرُوجِهِنَّ مِنَ الدَّارِ أَثَرٌ.

٨- راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام آپ کی بی بی (رباب) جو بنی کلب سے تھیں مصروف ماتم ہوئیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتنا روئیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور رونا باقی نہ رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو بلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس نے کہا کہ جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوئی تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امام نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعام کا اور ستو پینے کا۔ پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا۔ فرمایا یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسینؑ پر گریہ کرنے کی قوت رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھا یہ کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شخص نے تحفہ بھیجا ہے تاکہ انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے میں مدد ملے۔ انھوں نے کہا میرے گھر شادی نہیں ہے کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کروں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ مابین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ایک سو پندرہواں باب

ذکر مولد علی بن الحسین علیہ السلام

(باب ۱۱۵)

مَوْلِدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَ قُبِضَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِينَ وَلَهُ سَبْعٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَ اُمُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَارَ بْنِ شِيرُوَيْهِ بْنِ كِسْرٰى أَبَرْوِيزَ وَكَانَ يَزْدَجَرْدُ آخِرَ مُلُوكِ الْفُرْسِ.

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ جَمِيعاً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا اُقْدِمَتْ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ عَلٰى عُمَرَ أَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا لَمَّا دَخَلَتْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عُمَرُ غَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ: أُفْ بِيرُوجْ بَادَا هُرْمُزْ فَقَالَ عُمَرُ: أَتَشْتِمُنِي هٰذِهِ وَهَمَّ بِهَا، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، خَيِّرْهَا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْسِبْهَا بِفَيْئِهِ، فَخَيَّرَهَا فَجَاءَتْ حَتّٰى وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا اسْمُكِ؟ فَقَالَتْ: جَهَانْشَاه، فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: بَلْ شَهْرَبَانُوِيَهْ، ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَبَا عَبْدِاللهِ لَيَلِدَنَّ لَكَ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَوَلَدَتْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَ يُقَالُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: ابْنُ الْخِيَرَتَيْنِ، فَخِيَرَةُ اللهِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٌ وَمِنَ الْعَجَمِ فَارِسُ. وَرُوِيَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّئَلِيَّ قَالَ فِيهِ:

وَإِنَّ غُلَاماً بَيْنَ كِسْرٰى وَهَاشِمٍ لَأَكْرَمُ مَنْ نِيطَتْ عَلَيْهِ التَّمَائِمُ.

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۹۵ھ میں بعمر ۵۷ سال ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ (زیادہ مشہور شہر بانو ہے ممکن ہے کہ یہ نام اسلامی ہو) بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن کسریٰ تھا اور یزدجرد ایران کا آخری بادشاہ تھا۔

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بنت یزدجرد حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن و جمال دیکھنے بالائے بام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے مسجد روشن ہوگئی۔ عمر نے جب ان کی طرف دیکھا تو انھوں نے اپنا چہرہ چھپا لیا اور کہا۔ برا ہو ہرمز کا کہ اس کی سوئے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمر نے کہا۔ کیا تو مجھے گالی دیتی ہے (کہ میرے دیکھنے کو روزِ بد کہا) اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیرالمومنین نے کہا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے حصہ غنیمت میں اس کو سمجھ لینا۔ جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور امام حسینؑ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیرالمومنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہاں شاہ، حضرت نے فرمایا۔ نہیں بلکہ شہربانو، پھر امام حسین سے فرمایا۔ اے ابو عبداللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہوگا جو اہلِ زمین میں سب سے بہتر ہوگا چنانچہ علی ابن الحسین پیدا ہوئے پس وہ بہترینِ عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترینِ عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے، اَبَاالْاَسْوَدُ الدُّئلی نے کہا ہے اس ترجمہ۔ وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہتر ہیں۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّال ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، نَاقَةٌ ، حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ حَجَّةً ، مَا قَرَعَهَا قَرْعَةً قَطُّ ، قَالَ : فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ وَمَا شَعَرْنَا بِهَا إِلَّا وَقَدْ جَاءَنِي بَعْضُ خَدَمِنَا أَوْ بَعْضُ الْمَوَالِي فَقَالَ : إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَانْبَرَكَتْ عَلَيْهِ ، فَدَلَكَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْغُو ، فَقُلْتُ : أَدْرِكُوهَا أَدْرِكُوهَا وَجِيئُونِي بِهَا قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْهَا ، قَالَ : وَمَا كَانَتْ رَأَتِ الْقَبْرَ قَطُّ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہمیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے خبر دی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پر پہنچا اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکروں سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

۳ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنَ

الرَّعْيِ حَتَّى ضَرَبَتْ بِجِرانِها عَلَى الْقَبْرِ وَتَمَرَّغَتْ عَلَيْهِ ، فَأَمَرْتُ بِها فَرُدَّتْ إِلَى مَرْعاها وَإِنَّ أَبِي عليه السلام كانَ يَحُجُّ عَلَيْها وَيَعْتَمِرُ وَلَمْ يَقْرَعْها قَرْعَةً قَطُّ .

ابْنُ بابُوَيْهِ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میرے والد علی بن الحسین نے انتقال فرمایا تو ان کا ناقہ چراگاہ سے آیا اور اپنی گردن قبر پر رکھی اور دیر تک اسے قبر پر رگڑتا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے چراگاہ واپس لے جاؤ اور میرے والد اسی پر سوار ہو کر حج و عمرہ بجالاتے تھے اور اس کو آپ نے کبھی کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ نے بھی نقل کی ہے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عامِرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحاقَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمارَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لَمّا كانَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي وُعِدَ فِيها عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قالَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام : يا بُنَيَّ ابْغِنِي وَضُوءاً قالَ : فَقُمْتُ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ ، قالَ : لا أَبْغِي هٰذا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئاً مَيِّتاً ، قالَ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ بِالْمِصْباحِ فَإِذا فِيهِ فَأْرَةٌ مَيِّتَةٌ فَجِئْتُهُ بِوَضُوءٍ غَيْرِهِ ، فَقالَ : يا بُنَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُعِدْتُها ، فَأَوْصَى بِناقَتِهِ أَنْ يُحْظَرَ لَها حِظارٌ وَأَنْ يُقامَ لَها عَلَفٌ فَجُعِلَتْ فِيهِ . قالَ : فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ خَرَجَتْ حَتَّى أَتَتِ الْقَبْرَ فَضَرَبَتْ بِجِرانِها وَرَغَتْ وَهَمَلَتْ عَيْناها ، فَأُتِيَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ ، إِنَّ النّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتاها فَقالَ : صَهْ الْآنَ قُومِي بارَكَ اللهُ فِيكِ ، فَلَمْ تَفْعَلْ . فَقالَ : وَإِنْ كانَ لَيَخْرُجُ عَلَيْها إِلَى مَكَّةَ فَيُعَلِّقُ السَّوْطَ عَلَى الرَّحْلِ فَما يَقْرَعُها حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ . قالَ : وَكانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْماءِ فَيَحْمِلُ الْجِرابَ فِيهِ الصُّرَرُ مِنَ الدَّنانِيرِ وَالدَّراهِمِ حَتَّى يَأْتِيَ باباً باباً ، فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنِيلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ ، فَلَمّا ماتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَدُوا ذاكَ ، فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كانَ يَفْعَلُهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کے لئے پانی لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا تو دیکھا کہ ظرف میں ایک مردہ چوہا ہے میں نے اور پانی لاکر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا یہ میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے ناقہ کے متعلق وصیت کی کہ اسے اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے ناقہ کو ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہو گیا تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور رگڑا گڑایا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے امام محمد باقر کو خبر دی گئی کہ ناقہ کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا صبر کر اللہ تجھے جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مکہ کو جاتے تھے تو کوڑا سواری پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک ناقہ کو کوڑے سے مارتے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلا لے کر نکلتے جس میں درہم و دینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جاتے اسے کھٹ کھٹاتے جو آتا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو آنے والے علی بن الحسین تھے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللهِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَرَأَ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَإِنَّا فَتَحْنَا لَكَ وَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ سَاعَتِهِ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً.

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ جب حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے سورۂ واقعہ اور سورۂ انا فتحنا کی تلاوت کی اور فرمایا حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ پورا کیا اور ہم کو روئے زمین کا وارث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنت میں جگہ دی اس کے بعد ہی حضرت کی روح قبض ہو گئی اور پھر کچھ کہہ نہ سکے۔

٦ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ خَمْسِينَ سَنَةً ، فِي عَامِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ ، عَاشَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ خَمْساً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ۵۷ سال کی عمر میں ہوا ۹۵ھ میں امام حسین علیہ السلام کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو سولہواں باب

ذکر مولد امام محمد باقر علیہ السلام

(باب ۱۱۶)

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (ع)

وُلِدَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ وَقُبِضَ عليه السلام سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ وَلَهُ سَبْعٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِاللهِ بِنْتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمُ الْهَادِيَةِ.

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَزْيَدٍ عَنْ، عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ أُمِّي قَاعِدَةً عِنْدَ جِدَارٍ فَتَصَدَّعَ الْجِدَارُ وَسَمِعْنَا هَدَّةً شَدِيدَةً، فَقَالَتْ بِيَدِهَا: لَا وَحَقِّ الْمُصْطَفَى مَا أَذِنَ اللهُ لَكَ فِي السُّقُوطِ فَبَقِيَ مُعَلَّقاً فِي الْجَوِّ حَتَّى جَازَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ: وَذَكَرَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام جَدَّتَهُ أُمَّ أَبِيهِ يَوْماً فَقَالَ: كَانَتْ صِدِّيقَةً، لَمْ تُدْرَكْ فِي آلِ الْحَسَنِ عليه السلام امْرَأَةٌ مِثْلُهَا. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور وفات پائی ۱۱۴ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ کے پاس جہاں آپ کے باپ علی ابن الحسین ستھے دفن ہوئے ان کی والدہ ام عبداللہ بنت امام حسن ابن علی بن ابی طالب تھیں ان سب پر سلام اور ان کی ذرّیت پر بھی۔

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ناگاہ دیوار شق ہوئی اس کی آواز ہم نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا قسم ہے حق محمد مصطفیٰ کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی پس وہ فضا میں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کی دادی (ان کے باپ کی ماں) صدیقہ تھیں اولاد امام حسنؑ میں اور کوئی عورت ان کی مثل نہیں ہوئی۔ محمد ابن الحسن نے عبداللہ بن احمد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ جابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ الأَنْصارِيَّ كانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وكانَ رَجُلاً مُنْقَطِعاً إِلَيْنا أَهْلَ الْبَيْتِ وَكانَ يَقْعُدُ في مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمامَةٍ سَوْداءَ وَكانَ يُنادِي يا باقِرَ الْعِلْمِ ، يا باقِرَ الْعِلْمِ ، فَكانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : جابِرٌ يَهْجُرُ ، فَكانَ يَقُولُ : وَاللهِ ما أَهْجُرُ وَلكِنّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ : إِنَّكَ سَتُدْرِكُ رَجُلاً مِنّي اسْمُهُ اسْمي وَشَمائِلُهُ شَمائِلي ، يَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْراً ، فَذاكَ الَّذي دَعاني إِلى ما أَقُولُ ، قالَ : فَبَيْنا جابِرٌ يَتَرَدَّدُ ذاتَ يَوْمٍ في بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ مَرَّ بِطَرِيقٍ في ذاكَ الطَّرِيقِ كُتّابٌ فيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام فَلَمّا نَظَرَ إِلَيْهِ قالَ : يا غُلامُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قالَ لَهُ : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قالَ : شَمائِلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالَّذي نَفْسي بِيَدِهِ ، يا غُلامُ مَا اسْمُكَ ؟ قالَ . اسْمي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يُقَبِّلُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ : بِأَبي أَنْتَ وَأُمّي أَبُوكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ ذلِكَ ، قالَ : فَرَجَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلى أَبيهِ وَهُوَ ذَعِرٌ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَقالَ لَهُ : يا بُنَيَّ وَقَدْ فَعَلَها جابِرٌ قالَ : نَعَمْ قالَ : اِلْزِمْ بَيْتَكَ يا بُنَيَّ ، فَكانَ جابِرٌ يَأْتيهِ طَرَفَيِ النَّهارِ وَكانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : وَاعَجَباهْ لِجابِرٍ يَأْتي هذَا الْغُلامَ طَرَفَيِ النَّهارِ وَهُوَ آخِرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَضى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْتيهِ عَلى وَجْهِ الْكَرامَةِ لِصُحْبَتِهِ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ : فَجَلَسَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالى ، فَقالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : ما رَأَيْنا أَحَداً أَجْرَأَ مِنْ هذا ، فَلَمّا رَأى ما يَقُولُونَ حَدَّثَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : ما رَأَيْنا أَحَداً قَطُّ أَكْذَبَ مِنْ هذا يُحَدِّثُنا عَمَّنْ لَمْ يَرَهُ ، فَلَمّا رَأى ما يَقُولُونَ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، قالَ : فَصَدَّقُوهُ وَكانَ جابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ يَأْتيهِ فَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ .

٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جابر انصاریؓ اصحاب رسولؐ میں سب سے آخر تھے سوائے ہم اہل بیت کے سب سے قطع تعلق کیے ہوئے تھے مسجدِ رسول میں بیٹھے رہتے تھے بے تحت الحنک کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور بار بار کہتے تھے۔ یا باقر العلم یا باقر العلم (اے علم کے شگاف کرنے والے) اہل مدینہ یہ سن کر کہتے تھے جابر دیوانے ہو گئے ہیں، بکواس کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں بکواس نہیں کرتا۔

بلکہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ اے جابر تم ایک شخص سے ملاقات کرو گے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے

خصائل میرے سے خصائل ہوں گے وہ علم کے سرچشموں کو شگافتہ کرے گا یہ ہے وہ بات جس نے مجھے مجبور کیا ہے۔ ان الفاظ کے کہنے پر، ایک دن جابر مدینہ کی ایک راہ سے گزرے جہاں ایک مکتب تھی اور امام محمد باقر علیہ السلام اس میں بیٹھے تھے جابر نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے لڑکے ذرا آگے آنا وہ آگئے، پھر کہا ذرا پیچھے پھرنا پھر وہ پلٹے جابر نے کہا واللہ یہ تو رسول اللہ ہی کے سے شمائل ہیں اے لڑکے تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام ہے محمد بن علی بن الحسین سے یہ سن کر جابر نے سر امام پر بوسہ دیا اور کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کے باپ رسول اللہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ایسا ایسا کہا ہے۔ یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے۔ درآنحالیکہ اضطراب لاحق تھا اور یہ واقعہ اپنے والد ماجد کو سنایا۔ انھوں نے فرمایا بیٹا کیا جابر نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا، ہاں۔ اے فرزند اپنے گھر میں رہا کرو۔ جابر آپ کے پاس برابر صبح وشام آیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جابر اتنے بزرگ اور آخری صحابی رسولؐ ہو کر اس لڑکے کے پاس آتے ہیں کچھ دن بعد جب حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام اس عظمت کی بنا ر پر جو جابر کو بنا ر بر صحبت رسول حاصل تھی جابر کے پاس آنے لگے ایک روز آپ جابر کے پاس بیٹھے خدا کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اہل مدینہ کہنے لگے کہ ہم نے اس شخص سے زیادہ جری نہیں دیکھا کہ بے واسطہ رسول بیان کر رہا ہے جب حضرت نے یہ سنا تو یہ فرمایا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے انھوں نے کہا کتنا جھوٹا ہے یہ شخص کہ رسولؐ کو دیکھا نہیں تھا اور بے واسطہ ان سے حدیث بیان کرتا ہے جب یہ سنا تو آپ نے جابر کے حوالے سے بیان کیا۔ تب انھوں نے تصدیق کی جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور تحصیل علم کرتے تھے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : أَنْتُمْ وَرَثَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ : رَسُولُ اللهِ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ عَلِمَ كُلَّمَا عَلِمُوا ؟ فَقَالَ لِي : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ تُحْيُوا الْمَوْتَى وَتُبْرِؤُا الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ ؟ قَالَ : نَعَمْ بِإِذْنِ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ لِيَ : ادْنُ مِنِّي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحَ عَلَى وَجْهِي وَعَلَى عَيْنِي فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَالسَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ وَالْبُيُوتَ وَ كُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ(۲) ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَتُحِبُّ أَنْ تَكُونَ هٰكَذَا وَلَكَ مَا لِلنَّاسِ وَ عَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَعُودَ كَمَا كُنْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ خَالِصاً ؟ قُلْتُ : أَعُودُ كَمَا كُنْتُ ، فَمَسَحَ عَلَى عَيْنِي فَعُدْتُ كَمَا كُنْتُ ، قَالَ : فَحَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عُمَيْرٍ بِهٰذَا ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ النَّهَارَ حَقٌّ .

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ وارث رسول اللہ ہیں؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارث انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا آپ اس پر قادر ہیں کہ مُردوں کو زندہ کریں اور اندھوں اور مبرصوں کو اچھا کر دیں، فرمایا ہاں اللہ کے اذن سے، اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) تم میرے

قریب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ میں نے سورج آسمان و زمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیے بھی وہی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لئے مخصوص ہو جائے۔ میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا۔ میں نے یہ واقعہ ابن ابی عمیر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اسی طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْماً إِذْ وَقَعَ زَوْجُ وَرَشَانَ عَلَى الْحَائِطِ وَهَدَلَا هَدِيلَهُمَا فَرَدَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِمَا كَلَامَهُمَا سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا، فَلَمَّا طَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَدَلَ الذَّكَرُ عَلَى الْأُنْثىٰ سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَاهٰذَا الطَّيْرُ؟ قَالَ: يَاابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رُوحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَأَطْوَعُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هٰذَا الْوَرَشَانَ ظَنَّ بِامْرَأَتِهِ فَحَلَفَتْ لَهُ مَافَعَلْتُ فَقَالَتْ: تَرْضَا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، فَرَضِيَا بِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَهَا ظَالِمٌ فَصَدَّقَهَا.

۴۔ راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ قمریوں کا ایک جوڑا دیوار پر آکر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر علیہ السلام کچھ ان کی باتوں کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دیوار پر پھر بیٹھے اور نر نے مادہ سے کچھ کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان طائروں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اے ابن مسلم ہر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے۔ پرندے ہوں یا چوپائے یا ہر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس نر قمری نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق (کہ وہ کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے) اس نے حلف سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بن علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے۔ میں نے دونوں کو بتایا کہ نر نے مادہ پر ظلم کیا ہے پس نر نے، اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان صحیح ہے۔

٥ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حُمِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى الشَّامِ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَصَارَ بِبَابِهِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ: إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ وَبَّخْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ثُمَّ رَأَيْتُمُونِي

قَدْ سَكَتُّ فَلْيُقْبِلْ عَلَيْهِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ فَلْيُوَبِّخْهُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ بِيَدِهِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَعَمَّهُمْ جَمِيعاً بِالسَّلَامِ ثُمَّ جَلَسَ فَازْدَادَ هِشَامٌ عَلَيْهِ حَنَقاً بِتَرْكِهِ السَّلَامَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَجُلُوسِهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَأَقْبَلَ يُوَبِّخُهُ وَ يَقُولُ فِيمَا يَقُولُ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قَدْشَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَدَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَزَعَمَ أَنَّهُ الْإِمَامُ سَفَهاً وَ قِلَّةَ عِلْمٍ ، وَوَبَّخَهُ بِمَا أَرَادَ أَنْ يُوَبِّخَهُ ، فَلَمَّا سَكَتَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ يُوَبِّخُهُ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُمْ ، فَلَمَّا سَكَتَ الْقَوْمُ نَهَضَ عليه السلام قَائِماً ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَأَيْنَ يُرَادُ بِكُمْ ، بِنَا هَدَى اللهُ أَوَّلَكُمْ وَبِنَا يَخْتِمُ آخِرَكُمْ ، فَإِنْ يَكُنْ لَكُمْ مُلْكٌ مُعَجَّلٌ فَإِنَّ لَنَا مُلْكاً مُؤَجَّلاً وَلَيْسَ بَعْدَ مُلْكِنَا مُلْكٌ لِأَنَّا أَهْلُ الْعَاقِبَةِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْحَبْسِ تَكَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ فِي الْحَبْسِ رَجُلٌ إِلَّا تَرَشَّفَهُ وَحَنَّ إِلَيْهِ[2] ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَبْسِ إِلَى هِشَامٍ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَنْ يَحُولُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَجْلِسِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيُرَدُّوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرَجَ لَهُمُ الْأَسْوَاقُ وَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَسَارُوا ثَلَاثاً لَا يَجِدُونَ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى مَدْيَنَ ، فَأُغْلِقَ بَابُ الْمَدِينَةِ دُونَهُمْ فَشَكَا أَصْحَابُهُ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ قَالَ : فَصَعِدَ جَبَلاً يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا أَنَا بَقِيَّةُ اللهِ ، يَقُولُ اللهُ : « بَقِيَّةُ اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ» قَالَ : وَكَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ : يَا قَوْمِ هَذِهِ وَاللهِ دَعْوَةُ شُعَيْبٍ النَّبِيِّ وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ بِالْأَسْوَاقِ لَتُؤْخَذُنَّ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَصَدِّقُونِي فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ وَأَطِيعُونِي وَكَذِّبُونِي فِيمَا تَسْتَأْنِفُونَ فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ ، قَالَ فَبَادَرُوا فَأَخْرَجُوا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَصْحَابِهِ بِالْأَسْوَاقِ ، فَبَلَغَ هِشَامَ بْنَ عَبْدِالْمَلِكِ خَبَرُ الشَّيْخِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَمَلَهُ فَلَمْ يُدْرَ مَا صَنَعَ بِهِ .

۵- ابوبکر خضری سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبدالملک نے شام میں بلایا اور آپؑ اس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اس نے اپنے اصحاب اور حاضرین سے کہا جو بنی اُمیہؔ میں سے تھے جب میں محمد بن علی سے سرزنش کر چکوں تو تم میں سے ہر ایک آگے بڑھ کر سرزنش کرے پھر حکم دیا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، جب حضرت آئے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ السلام علیکم، اس سلام میں ان سب کو شریک کیا اور آپؑ ایک

جگہ بیٹھ گئے، ہشام کو اس پر غصہ آیا کہ اس کو شایانِ سلطنت سلام کیوں نہ کیا، دوسرے بے اجازت بیٹھ کیوں گئے اس نے سرزنش کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد بن علی تم میں سے ایک شخص ہمیشہ ایسا رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے، وہ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور از روئے حماقت یہ گمان کرتا ہے کہ وہ امام ہے باوجود قلت علم کے، پھر جتنی سرزنش کرنی چاہتا تھا کی، جب وہ چپ ہوا تو درباریوں میں سے ایک ایک آگے بڑھا تا آنکہ یہ دور آخر تک پہنچ گیا جب یہ لوگ خاموش ہوتے تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو تم کہاں بہکے جا رہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو، تم میں سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم سے متعلق تھی اور تمہارے آخر والوں کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہو گی اگر تمہاری حکومت اس دنیا میں ہے تو ہماری آخرت میں ہو گی جس کے بعد کوئی حکومت نہ ہو گی۔ ہم ہی تو ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے۔

اس نے حضرت کو قید کرنے کے لیے حکم دیا۔ جب آپ قید خانہ میں پہنچے تو وہاں کے قیدیوں میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ سے علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف دل سے مائل نہ ہوا ہو یہ حال دیکھ کر زندان بان ہشام کے پاس آیا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اہلِ شام کے دل آپ کی طرف سے پھر نہ جائیں اور جس مسند حکومت پر بیٹھے ہو اس سے الگ نہ کر دیئے جاؤ۔ پھر سارا حال بیان کیا۔ ہشام نے حکم دیا کہ حضرت کو مع ان کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستوں سے لے جائیں جن کے قریب آبادی نہ ہو اور حکم دیا کہ بازاروں کو ان پر بند رکھا جائے اور کھانے پینے سے ان کو باز رکھا جائے۔ راہ میں تین دن گزر گئے انھیں کھانا اور پانی میسر نہ ہوا۔ جب شہر مدین میں پہنچے تو اھلِ شہر نے دروازے بند کر لیے۔ آپ کے ساتھیوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی۔ آپ ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہ لوگ آپ کو دیکھیں، نہایت بلند آواز سے آپ نے فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو جس کے باشندے ظالم ہیں، میں بقیۃ اللہ ہوں، خدا فرماتا ہے اگر تم مومن ہو تو بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک بوڑھے آدمی نے یہ کلمات سُنے، وہ لوگوں کے پاس آکر کہنے لگا۔ اے قوم واللہ شعیب نبی نے بھی اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا اگر تم نے اس شخص کے لئے بازار نہ کھولے تو خدائی عذاب تمھیں اوپر سے اور نیچے سے گھیر لے گا اگر اس مرتبہ میری تصدیق کر و اور میری اطاعت کرو (اور جو کچھ ہونے والا ہے لاگر بتادوں) تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے میں تم کو نصیحت کر رہا ہوں یہ سن کر وہ بہت جلد شہر سے نکلے اور کھانے پینے کا سامان حضرت اور ان کے ساتھیوں کے پاس لائے جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اس نے اس کو اپنے پاس بلایا پھر پتہ نہ چلا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

٦ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَالْحِمْيَرِيُّ جَمِيْعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيْهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً ، فِي عَامِ أَرْبَعَ عَشَرَةَ وَمِائَةٍ ،

غاش بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ .

۶- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت علی بن الحسین کے بعد وہ ۱۹ سال دو ماہ زندہ رہے۔

ایک سو سترہواں باب

ذکر مولد ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام

(بابُ) ۱۱۷

مَوْلِدِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلامُ

وُلِدَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام سَنَةَ ثَلاثٍ وَثَمانِينَ وَ مَضَى عليه السلام فِي شَوّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمانٍ وَأَرْبَعِينَ وَ مائَةٍ وَلَهُ خَمْسٌ وَ سِتُّونَ سَنَةً وَ دُفِنَ بِالْبَقِيعِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام وَأُمُّهُ أُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ الْقاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأُمُّها أَسْماءُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ .

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ قالَ : حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ جَرِيرٍ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام كانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَالْقاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو خالِدٍ الْكابُلِيُّ مِنْ ثِقاتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قالَ : وَكانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَاتَّقَتْ وَأَحْسَنَتْ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، قالَ : وَقالَتْ أُمِّي :قالَ أَبِي: يا أُمَّ فَرْوَةَ إِنِّي لَأَدْعُو اللّٰهَ لِمُذْنِبِي شِيعَتِنا فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ مَرَّةٍ ، لِأَنّا نَحْنُ فِيما يَنُوبُنا مِنَ الرَّزايا نَصْبِرُ عَلى ما نَعْلَمُ مِنَ الثَّوابِ وَهُمْ يَصْبِرُونَ عَلى ما لا يَعْلَمُونَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۱۴۸ھ میں بعمر ۶۵ سال انتقال فرمایا اور بقیع کے اندر اس زمین میں دفن ہوئے جہاں ان کے باپ دادا اور امام حسن کی قبریں ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ فروہ تھیں ام فروہ کی والدہ اسما بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر تھیں۔

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابوبکر اور ابوخالد کابلی معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور

عذاب خدا سے ڈرتی تھیں اوران کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام فروہ میں گنہگار شیعوں کے لئے اپنے اللہ سے ہر روز و شب میں ایکہزار بار دعا کرتا ہوں ہم آئمہ ہیں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

٢ ـ بَعْضُ أَصْحابِنا ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ سَماعَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقاسِمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ : وَجَّهَ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ وَ هُوَ وَالِيهِ عَلَى الْحَرَمَيْنِ أَنْ أَحْرِقْ عَلى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ دارَهُ ، فَأَلْقَى النّارَ فِي دارِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَخَذَتِ النّارُ فِي الْبابِ وَالدِّهْلِيزِ ، فَخَرَجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَتَخَطَّى النّارَ وَيَمْشِي فِيها وَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ أَعْراقِ الثَّرى أَنَا ابْنُ إِبْراهِيمَ خَلِيلِ اللهِ عليه السلام .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ منصور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو منصور کی طرف سے حاکم حرمین تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر ہوں جلا دیں۔ حسن نے آپ کے دروازہ اور دہلیز میں آگ ڈال دی حضرت اس میں سے نکلے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ ، رُفَيْدٍ مَوْلى يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ وبْنِ هُبَيْرَةَ قالَ : سَخِطَ عَلَيَّ ابْنُ هُبَيْرَةَ وَ حَلَفَ عَلَيَّ لَيَقْتُلَنِّي ، فَهَرَبْتُ مِنْهُ وَ عُذْتُ بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ خَبَرِي ، فَقالَ لِيَ : انْصَرِفْ وَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلامَ وَقُلْ لَهُ: إِنِّي قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلاكَ رُفَيْداً فَلا تَهِجْهُ بِسُوءٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ شامِيٌّ خَبِيثُ الرَّأْيِ فَقالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِ كَما أَقُولُ لَكَ ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمّا كُنْتُ فِي بَعْضِ الْبَوادِي اسْتَقْبَلَنِي أَعْرابِيٌّ فَقالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ إِنِّي أَرى وَجْهَ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِيَ : اخْرُجْ يَدَكَ ، فَفَعَلْتُ فَقالَ : يَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِي : أَبْرِزْ رِجْلَكَ فَأَبْرَزْتُ رِجْلِي ، فَقالَ : رِجْلُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِي : أَبْرِزْ جَسَدَكَ ؟ فَفَعَلْتُ ، فَقالَ : جَسَدُ مَقْتُولٍ ، ثُمَّ قالَ لِيَ : اخْرُجْ لِسانَكَ ، فَفَعَلْتُ ، فَقالَ لِيَ : امْضِ ، فَلا بَأْسَ عَلَيْكَ فَإِنَّ فِي لِسانِكَ رِسالَةً لَوْ أَتَيْتَ بِهَا الْجِبالَ الرَّواسِيَ لَانْقادَتْ لَكَ ، قالَ: فَجِئْتُ حَتّى وَقَفْتُ عَلى بابِ ابْنِ هُبَيْرَةَ ، فَاسْتَأْذَنْتُ ، فَلَمّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قالَ : أَتَتْكَ بِخائِنٍ رِجْلاهُ يا غُلامُ النَّطْعَ وَالسَّيْفَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِي فَكُتِّفْتُ وَشُدَّ رَأْسِي وَقامَ عَلَيَّ السَّيّافُ لِيَضْرِبَ عُنُقِي فَقُلْتُ : أَيُّهَا الْأَمِيرُ لَمْ تَظْفَرْ بِي عَنْوَةً

وَإِنَّمَا جِئْتُكَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَهٰهُنَا أَمْرٌ أَذْكُرُهُ لَكَ ثُمَّ أَنْتَ وَشَأْنُكَ، فَقَالَ: قُلْ، فَقُلْتُ: أَخْلِنِي فَأَمَرَ مَنْ حَضَرَ فَخَرَجُوا فَقُلْتُ لَهُ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْداً فَلَا تَهِجْهُ بِسُوءٍ فَقَالَ: [وَ]اللهِ لَقَدْ قَالَ لَكَ جَعْفَرُ [بْنُ مُحَمَّدٍ] هٰذِهِ الْمَقَالَةَ وَأَقْرَأَنِي السَّلَامَ؟! فَحَلَفْتُ لَهُ فَرَدَّهَا عَلَيَّ ثَلَاثاً ثُمَّ حَلَّ أَكْتَافِي، ثُمَّ قَالَ: لَا يُقْنِعُنِي مِنْكَ حَتَّى تَفْعَلَ بِي مَا فَعَلْتُ بِكَ، قُلْتُ: مَا تَنْطَلِقُ يَدِي بِذَاكَ وَلَا تَطِيبُ بِهِ نَفْسِي، فَقَالَ: وَاللهِ مَا يُقْنِعُنِي إِلَّا ذَاكَ، فَفَعَلْتُ بِهِ كَمَا فَعَلَ بِي وَأَطْلَقْتُهُ فَنَاوَلَنِي خَاتَمَهُ وَقَالَ: أُمُورِي فِي يَدِكَ فَدَبِّرْ فِيهَا مَا شِئْتَ.

۳۔ رفید غلام یزید بن عمر ابن ہبیرہ نے بیان کیا کہ ابن ہبیرہ کو مجھ پر غصہ آیا اور اس نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی، میں بھاگ کر امام جعفر صادقؑ کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا۔ فرمایا واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں نے تیرے غلام رُفید کو پناہ دی ہے لہٰذا اب اس کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ وہ مردِ شامی بدرائے ہے۔ فرمایا تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے اسے بیان کر، میں چلا، ایک بادیہ سے گزر رہا تھا کہ ایک صحرائی عرب مجھے ملا اور کہا کہاں جاتا ہے میں تیرا چہرہ مقتولوں کا سا پا رہا ہوں۔ پھر کہا اپنا ہاتھ دکھا۔ میں نے دکھایا تو اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا ہاتھ ہے۔ پھر کہا۔ پیر دکھا۔ میں نے دکھایا۔ اس نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کے لیے بھی یہی کہا، پھر کہا زبان دکھا۔ میں نے دکھائی۔ اس نے کہا جا اب تیرے لئے خوف نہیں اس پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تو مضبوط پہاڑوں کو پہنچا دے تو وہ بھی تیرے مطیع ہو جائیں۔ اس نے کہا جب میں ہبیرہ کے دروازے پر پہنچا تو اجازت چاہی، جب اندر گیا اس نے کہا چور خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اے غلام چمڑا بچھا اور تلوار لا پھر اس نے میرے ہاتھ پس گردن سے باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کو کہا۔ جلاد قتل کرنے کو کھڑا ہوا۔ میں نے کہا اے امیر جلدی نہ کر۔ اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا ہوں اس نے کہا بیان کر، میں نے کہا خلوت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا۔ میں نے کہا۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بعد سلام فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا۔ اس نے کہا اللہ اکبر کیا امام نے ایسا فرمایا ہے مجھے سلام کہلا کر بھیجا ہے میں نے قسم کھائی، اس نے تین بار ایسا ہی کہلوایا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چین نہ آئے گا جب تک تو بھی اسی طرح میرے ہاتھ نہ باندھے۔ میں نے کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے اس نے کہا یہ کرنا ہوگا چنانچہ میں نے کیا۔ پھر اسے کھول دیا۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا۔ اب میرے تمام معاملات تیرے ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ وَمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَلَمَةَ السَّرَّاجِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ

أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : عِنْدَنَا خَزَائِنُ الأَرْضِ وَمَفَاتِيحُهَا وَلَوْشِئْتُ أَنْ أَقُولَ بِإِحْدَى رِجْلَيَّ أَخْرِجِي مَا فِيكِ مِنَ الذَّهَبِ لَأَخْرَجَتْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى رِجْلَيْهِ فَخَطَّهَا فِي الأَرْضِ خَطّاً فَانْفَجَرَتِ الأَرْضُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ :فَأَخْرَجَ سَبِيكَةَ ذَهَبٍ قَدْرَ شِبْرٍ ثُمَّ قَالَ : أُنْظُرُوا حَسَناً، فَنَظَرْنَا فَإِذَا سَبَائِكُ كَثِيرَةٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ يَتَلَأْلَأُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا: جُعِلْتُ فِدَاكَ أُعْطِيتُمْ مَا أُعْطِيتُمْ وَشِيعَتُكُمْ مُحْتَاجُونَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللهَ سَيَجْمَعُ لَنَا وَ لِشِيعَتِنَا الدُّنْيَا وَالآخِرَةَ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَيُدْخِلُ عَدُوَّنَا الْجَحِيمَ .

۴- راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؑ نے فرمایا۔ میرے پاس خزائن زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیر مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال تو وہ نکال دے گی پھر آپ نے پیر سے زمین پر خط دیا۔ زمین وہاں سے شق ہوگئی۔ پھر اپنے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بقدر ایک بالشت تھی نکالی اور فرمایا تم لوگ اچھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا۔ آپؑ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیجئے۔ فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصّہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

توضیح:۔ دنیا و آخرت میں ہمارے شیعوں کا حصہ ہے اس سے مراد امام کی یہ ہے کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ان کے لئے دولت کی فراوانی ہوگی اور قبل ظہور جو ان کو تکلیف پہنچی ہوگی ان کے بدلے میں خدا ان کو جنت دے گا

٥ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كَانَ لِي جَارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطَانَ فَأَصَابَ مَالاً ، فَأَعَدَّ قِيَاناً وَكَانَ يَجْمَعُ الْجَمِيعَ إِلَيْهِ وَ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ وَ يُؤْذِينِي ، فَشَكَوْتُهُ إِلَى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ ، فَلَمْ يَنْتَهِ فَلَمَّا أَنْ أَلْحَحْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي : يَا هٰذَا أَنَا رَجُلٌ مُبْتَلىً وَ أَنْتَ رَجُلٌ مُعَافىً ، فَلَوْ عَرَضْتَنِي لِصَاحِبِكَ رَجَوْتُ أَنْ يُنْقِذَنِيَ اللهُ بِكَ ، فَوَقَعَ ذٰلِكَ لَهُ فِي قَلْبِي فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ذَكَرْتُ لَهُ حَالَهُ ، فَقَالَ لِي: « إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعْ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللهِ الْجَنَّةَ » فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْكُوفَةِ أَتَانِي فِيمَنْ أَتَى ،فَاحْتَبَسْتُهُ عِنْدِي حَتَّى خَلاَ مَنْزِلِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : يَا هٰذَا إِنِّي ذَكَرْتُكَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عليه السلام فَقَالَ لِي : «إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : دَعْ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَ أَضْمَنُ لَكَ عَلَى اللهِ الْجَنَّةَ » قَالَ : فَبَكَى

ثُمَّ قَالَ لِي : اَللهُ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُوعَبْدِاللهِ هٰذا ؟ قَالَ : فَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ ، فَقَالَ لِي : حَسْبُكَ وَمَضٰى ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَانِي وَإِذَا هُوَ خَلْفَ دَارِهِ عُرْيَانٌ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ لَا وَاللهِ مَا بَقِيَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ أَخْرَجْتُهُ وَأَنَا كَمَا تَرٰى ، قَالَ : فَمَضَيْتُ إِلَى إِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْتُهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ أَيَّامٌ يَسِيرَةٌ حَتّٰى بَعَثَ إِلَيَّ إِنِّي عَلِيلٌ فَأْتِنِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَ أُعَالِجُهُ حَتّٰى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِساً وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَغُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفٰى صَاحِبُكَ لَنَا ، ثُمَّ قُبِضَ ـ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ـ فَلَمَّا حَجَجْتُ أَتَيْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي اِبْتِدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَإِحْدٰى رِجْلِي فِي الصَّحْنِ وَالْأُخْرٰى فِي دِهْلِيزِ دَارِهِ يَا أَبَا بَصِيرٍ ؛ قَدْ وَفَيْنَا لِصَاحِبِكَ ،

۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہمارا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کر کے گانا کراتا تھا اور شراب پیتا، مجھے سخت اذیت پہنچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی۔ مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے کہا۔ میں فسق و فجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بری ہیں اگر آپ میرا معاملہ خدمتِ امام میں پیش کر دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل میں یہی آیا۔ جب میں خدمتِ امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کوفہ جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا جعفر بن محمدؑ نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کوفہ پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ وہ بھی آیا۔ میں نے اسے روک کے رکھا جب خلوت ہوئی تو میں نے کہا۔

اے شخص میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کر دیا تھا انھوں نے فرمایا۔ جب کوفہ جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمدؑ نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دے میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں، یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے قسم کھا کر کہا بے شک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمھارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں برہنہ ہے۔ مجھ سے کہا اے ابو بصیر واللہ میرے گھر میں جو چیز بھی تھی۔ میں نے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو حال ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس کو پہنانے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کئی دن میں اس کے پاس نہ گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں علیل ہوں، میں گیا اور برابر جاتا رہا اور اس کا علاج کراتا رہا یہاں تک کہ موت کا وقت قریب آ گیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نزاع کی کیفیت طاری تھی ذرا افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابو بصیر آپ کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا اس کے بعد وہ مر گیا اللہ کی اس پر رحمت ہو، جب میں حج کو گیا تو امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اذنِ دخول چاہا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی

ایک پیر دروازے میں تھا اور دوسرا دہلیز میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابوبصیر ہم نے تمہارے دوست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالَ لِي: أَتَدْرِي مَا كَانَ سَبَبُ دُخُولِنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ وَ مَعْرِفَتِنَا بِهِ وَمَا كَانَ عِنْدَنَا مِنْهُ ذِكْرٌ وَلَا مَعْرِفَةُ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ يَعْنِي أَبَا الدَّوَانِيقِ قَالَ لِأَبِي مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ: يَا مُحَمَّدُ ابْغِ لِي رَجُلًا لَهُ عَقْلٌ يُؤَدِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي: قَدْ أَصَبْتُهُ لَكَ هٰذَا فُلَانُ بْنُ مُهَاجِرٍ خَالِي، قَالَ: فَأْتِنِي بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ خُذْ هٰذَا الْمَالَ وَأْتِ الْمَدِينَةَ وَأْتِ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَعِدَّةً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ: إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَبِهَا شِيعَةٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ وَجَّهُوا إِلَيْكُمْ بِهٰذَا الْمَالِ، وَادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى شَرْطِ كَذَا وَ كَذَا، فَإِذَا قَبَضُوا الْمَالَ فَقُلْ: إِنِّي رَسُولٌ وَأُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعِي خُطُوطُكُمْ بِقَبْضِكُمْ مَا قَبَضْتُمْ. فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّوَانِيقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّوَانِيقِ مَا وَرَاءَكَ؟ قَالَ: أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَ هٰذِهِ خُطُوطُهُمْ بِقَبْضِهِمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَإِنِّي أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله فَجَلَسْتُ خَلْفَهُ وَقُلْتُ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَأَذْكُرُ لَهُ مَا ذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ، فَعَجَّلَ وَانْصَرَفَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا هٰذَا اتَّقِ اللهَ وَلَا تَغُرَّ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّهُمْ قَرِيبُو الْعَهْدِ بِدَوْلَةِ بَنِي مَرْوَانَ وَ كُلُّهُمْ مُحْتَاجٌ، فَقُلْتُ: وَمَا ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللهُ؟ قَالَ: فَأَدْنَى رَأْسَهُ مِنِّي وَ أَخْبَرَنِي بِجَمِيعِ مَا جَرَى بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَتَّى كَأَنَّهُ كَانَ ثَالِثَنَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ! اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَفِيهِ مُحَدَّثٌ وَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُنَا الْيَوْمَ وَكَانَتْ هٰذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبَ قَوْلِنَا بِهٰذِهِ الْمَقَالَةِ.

۶۔ جعفر بن محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امر امامت اہل بیت کو تسلیم کیا اور ہم نے امامت جعفر صادق کی معرفت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کبھی اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہمارا کوئی تعلق تھا (کیونکہ اس کا باپ محمد اشعث قاتلانِ حسینؑ سے تھا) صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور دوانقی نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحبِ عقل ہو اور ایک کام میری طرف سے کر سکے

میرے باپ نے کہا۔ فلاں ابن مہاجر اپنے ماموں کو اس کام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو لے آؤ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابن مہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ ابن حسن علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بن محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مرد مسافر ہوں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو دینا - جب مال لے لیں تو کہنا کہ میں ایک قاصد ہوں جو کچھ آپ نے لیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں - یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد اشعث بھی اس کے پاس تھا منصور نے کہا کہو کیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے ملا - یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر ابن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تاکہ نماز کے بعد ان سے وہی کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف مڑکر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈر اور ہم اہل بیت کو دھوکا نہ دے بنی مروان کا دورِ حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی فریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں - انھوں نے ہمارے خاندان کو تباہ کر دیا) اب وہ محتاجِ مال ہیں (لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے) پھر وہ میرے قریب ہوئے اور وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں گویا وہ ہم میں تیسرے تھے۔ منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث (جو فرشتہ کی آواز سنے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد محدث ہیں یہ سبب ہے میری اس گفتگو کا۔

۷ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، فِي عَامِ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَعَاشَ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ سَنَةً .

۷۔ ابوبصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۶۵ سال ۱۴۸ھ تھی۔

۸ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنَا كَفَّنْتُ أَبِي فِي ثَوْبَيْنِ شَطَوِيَّيْنِ ، كَانَ يُحْرِمُ فِيهِمَا وَ فِي قَمِيصٍ مِنْ قُمُصِهِ وَ فِي عِمَامَةٍ كَانَتْ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَ فِي بُرْدٍ اشْتَرَاهُ بِأَرْبَعِينَ دِينَاراً

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے کفن دیا اپنے باپ دو شطوی (ایک قریہ کا نام) میں جن کا آپ احرام باندھتے تھے اور آپ کی ایک قمیض میں اور حضرت علی بن الحسین کے عمامہ میں اور ایک چادر میں جسے آپ نے چالیس دینار میں خرید اتھا۔

ایک سو اٹھارہواں باب

ذکر مولد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۸)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام بِالْأَبْوَاءِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: تِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ وَ خَمْسِينَ سَنَةً وَقُبِضَ عليه السلام بِبَغْدَادَ فِي حَبْسِ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَكَانَ هَارُونُ حَمَلَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ لِعَشْرِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَ مِائَةٍ وَقَدْ قَدِمَ هَارُونُ الْمَدِينَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ عُمْرَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ شَخَصَ هَارُونُ إِلَى الْحَجِّ وَحَمَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ فَحَبَسَهُ عِنْدَ عِيسَى بْنِ جَعْفَرٍ، ثُمَّ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ، فَحَبَسَهُ عِنْدَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَتُوُفِّيَ عليه السلام فِي حَبْسِهِ وَ دُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقْبَرَةِ قُرَيْشٍ وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: حُمَيْدَةُ.

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ الْقُمِّيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُكَاشَةَ بْنِ مُحْصِنٍ الْأَسَدِيُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَائِماً عِنْدَهُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ عِنَباً فَقَالَ: حَبَّةً حَبَّةً يَأْكُلُهُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّبِيُّ الصَّغِيرُ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً يَأْكُلُهُ مَنْ يَظُنُّ أَنَّهُ لَا يَشْبَعُ وَكُلْهُ حَبَّتَيْنِ حَبَّتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ فَقَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: لِأَيِّ شَيْءٍ لَا تُزَوِّجُ أَبَا عَبْدِ اللهِ فَقَدْ أَدْرَكَ التَّزْوِيجَ؟ قَالَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ صُرَّةٌ مَخْتُومَةٌ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَجِيءُ نَخَّاسٌ مِنْ أَهْلِ بَرْبَرَ فَيَنْزِلُ دَارَ مَيْمُونٍ، فَنَشْتَرِي لَهُ بِهٰذِهِ الصُّرَّةِ جَارِيَةً قَالَ: فَأَتَى لِذٰلِكَ مَا أَتَى، فَدَخَلْنَا يَوْماً عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّخَّاسِ الَّذِي ذَكَرْتُهُ لَكُمْ؟ قَدْ قَدِمَ، فَاذْهَبُوا فَاشْتَرُوا بِهٰذِهِ الصُّرَّةِ مِنْهُ جَارِيَةً، قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّخَّاسَ فَقَالَ: قَدْ بِعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي إِلَّا جَارِيَتَيْنِ مَرِيضَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَمْثَلُ مِنَ الْأُخْرَى، قُلْنَا: فَأَخْرِجْهُمَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَأَخْرَجَهُمَا

فَقُلْنا: بِكَمْ تَبِيعُنا هٰذِهِ الْمُتَماثِلَةَ قالَ: بِسَبْعِينَ دِيناراً، قُلْنا أَحْسِنْ قالَ: لاَأَنْقُصُ مِنْ سَبْعِينَ دِيناراً قُلْنا لَهُ نَشْتَرِيها مِنْكَ بِهٰذِهِ الصُّرَّةِ مابَلَغَتْ وَلاَنَدْرِي ما فِيها وَكانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، قالَ: فُكُّوا وَزِنُوا فَقالَ النَّخّاسُ: لاتَفُكُّوا فَإِنَّها إِنْ نَقَصَتْ حَبَّةً مِنْ سَبْعِينَ دِيناراً لَمْ اُبايِعْكُمْ فَقالَ الشَّيْخُ: ادْنُوا، فَدَنَوْنا وَ فَكَكْنَا الْخاتَمَ وَوَزَنَّا الدَّنانِيرَ فَإِذا هِيَ سَبْعُونَ دِيناراً لاتَزِيدُ وَلا تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجارِيَةَ فَأَدْخَلْناها عَلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَجَعْفَرٌ قائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرْنا أَبا جَعْفَرٍ بِما كانَ، فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ قالَ لَها: مَااسْمُكِ؟ قالَتْ: حُمَيْدَةُ، فَقالَ حُمَيْدَةٌ فِي الدُّنْيا مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ، أَخْبِرِينِي عَنْكِ أَبِكْرٌ أَنْتِ أَمْ ثَيِّبٌ؟ قالَتْ: بِكْرٌ قالَ: وَكَيْفَ وَلايَقَعُ فِي أَيْدِي النَّخّاسِينَ شَيْءٌ إِلاّ أَفْسَدُوهُ، فَقالَتْ: قَدْكانَ يَجِيئُنِي فَيَقْعُدُ مِنِّي مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَيُسَلِّطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَجُلاً أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَلا يَزالُ يَلْطِمُهُ حَتّىٰ يَقُومُ عَنِّي؛ فَفَعَلَ بِي مِراراً وَ فَعَلَ الشَّيْخُ بِهِ مِراراً فَقالَ: يا جَعْفَرُ خُذْها إِلَيْكَ فَوَلَدَتْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۱۲۸ھ میں بمقام الواپیدا ہوئے اور ۲۵ر رجب ۱۸۳ھ میں ۵۴ یا ۵۵ برس کی عمر میں شہادت پائی۔ سندی بن شاہک کی قید میں آپ کی وفات ہوئی ۱۷۹ھ خلیفہ ہارون جب اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر ۲۰ر ماہ شوال کو مدینہ منورہ آیا تو حضرت کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر حج کیا پھر وہ بصرہ کی راہ سے واپس ہوا اور عیسیٰ بن جعفر کی حراست میں آپ کو چھوڑ گیا پھر اس نے حضرت کو بغداد بلا کر شاہک سندی کی نگرانی میں قید رکھا۔ اسی کی قید میں آپ نے انتقال فرمایا اور بغداد میں قبرستان قریش میں دفن کیے گئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں جن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

۱۔ عکاشہ راوی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی اس کے پاس کھڑے تھے آپ نے انگوروں کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دانہ کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دانہ تو بڈھا یا بچہ (اپنی کمزوری کی وجہ سے) کھاتا ہے اور جوان چار چار دانے کھاتا ہے وہ حریص جوڑتا ہے کہ میں سیر ہونے سے نہ رہ جاؤں تم دو دو دانے کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ ابوعبداللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بردہ فروش آنے والا ہے جو دار میمون میں قیام کرے گا۔ اس سے ہم کنیز خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کچھ دن گزرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بردہ

فروش جس کا میں نے ذکر کیا تھا آگیا۔ فرمایا۔ تم جاؤ اس تھیلی کے بدلے اس کنیز کو خرید لو۔ راوی کہتا ہے۔ ہم بردہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیمار کنیزیں ہیں ایک ان میں دوسری سے اچھی ہے۔ ہم نے کہا۔ انھیں دکھاؤ تو اس نے دکھائیں۔ ہم نے کہا یہ جوان دونوں میں بہتر ہے۔ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا ستر دینار۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہا اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تھیلی کے بدلے خریدتے ہیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تھیلی کو کھول کر رقم گن لو، بردہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر ستر سے کم نکلے تو میں نہیں بیچوں گا۔ بڈھے نے کہا میرے پاس آؤ اور تھیلی کی مہر توڑو جب ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینار تھے نہ کم نہ زیادہ، ہم نے خرید لیا اور اسے لے کر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام جعفر صادق علیہ السلام ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کُل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد کنیز سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے انھوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ ہو دنیا میں اور محمودہ ہو آخرت میں، مجھے بتاؤ تم باکرہ ہو یا ثیّب انھوں نے کہا باکرہ فرمایا، یہ کیسے نخاسوں کے ہاتھ جو عورت آجاتی ہے وہ اسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ انھوں نے کہا۔ یہ شخص میرے پاس آیا اور اس طرح بیٹھا جیسے عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھتا ہے۔ پس خدا نے اس پر ایک مرد بزرگ کو مسلط کیا۔ جس نے اس کو طمانچے مارے وہ اُٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا، ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اے ابوجعفر اس کو لو، اس کے بطن سے اہلِ زمیں کا بہترین شخص موسیٰ نامی پیدا ہوگا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَابِقِ بْنِ الْوَلِيْدِ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : حُمَيْدَةُ مُصَفَّاةٌ مِنَ الْأَدْنَاسِ كَسَبِيكَةِ الذَّهَبِ ، مَازَالَتِ الْأَمْلَاكُ تَحْرُسُهَا حَتَّى أُدِّيَتْ إِلَيَّ كَرَامَةً مِنَ اللهِ لِي وَالْحُجَّةِ مِنْ بَعْدِي .

۲۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے حمیدہ پاک و صاف ہیں تمام ادناس سے جیسے تپایا ہوا سونا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ خدا نے ان کی محافظت کی یہاں تک کی خدا کی طرف سے وہ گرامی ذات مجھے ملی جو میرے بعد خدا کی حجت ہوگا۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الزَّبَالِيِّ قَالَ : لَمَّا أُقْدِمَ بِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ الْقَدْمَةَ الْأُولَى نَزَلَ زُبَالَةَ فَكُنْتُ أُحَدِّثُهُ ، فَرَآنِي مَغْمُوماً فَقَالَ لِي : يَا أَبَا خَالِدٍ مَالِي أَرَاكَ مَغْمُوماً ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ لَا أَغْتَمُّ وَأَنْتَ تُحْمَلُ إِلَىٰ هٰذِهِ الطَّاغِيَةِ وَلَا أَدْرِي مَا يُحْدِثُ فِيكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيَّ بَأْسٌ إِذَا كَانَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا وَيَوْمُ كَذَا فَوَافِنِي فِي أَوَّلِ الْمِيلِ ، فَمَا كَانَ لِي هَمٌّ إِلَّا إِحْصَاءَ الشُّهُورِ

وَالأَيَّامِ حَتّى كانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ ، فَوافَيْتُ الميلَ فَمازِلْتُ عِنْدَهُ حَتّى كادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغيبَ وَوَسْوَسَ الشَّيْطانُ في صَدْري وَتَخَوَّفْتُ أَنْ أَشُكَّ فيما قالَ ، فَبَيْنا أَنَا كَذٰلِكَ إِذا نَظَرْتُ إِلى سَوادٍ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ ناحِيَةِ العِراقِ ، فَاسْتَقْبَلْتُهُمْ فَإِذا أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام أَمامَ الْقِطارِ عَلى بَغْلَةٍ ، فَقالَ : إِيهٍ يا أَباخالِدٍ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ، فَقالَ : لا تَشُكَّنَّ ، وَدَّ الشَّيْطانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ ، فَقُلْتُ : اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي خَلَّصَكَ مِنْهُمْ فَقالَ: إِنَّ لي إِلَيْهِمْ عَوْدَةً لاأَتَخَلَّصُ مِنْهُمْ .

۳۔ ابو خالد زبالی سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پہلی بار مہدی کے پاس مدینہ لے جایا جا رہا تھا تو حضرت کا نزول منزل زبالہ پر ہوا میں غمناک حالت میں حضرت سے بات چیت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اے ابوخالد مغموم کیوں ہو۔ میں نے کہا کیسے رنجیدہ نہ ہوں، آپ ایک سرکش انسان کے پاس جا رہے ہیں خدا جانے کیا حادثہ وہاں پیش آئے۔ فرمایا اس بار میرے لئے کوئی خوف نہیں فلاں مہینے فلاں دن تم مجھے پہلے میل پر ملنا۔ میں برابر ہر[۲] اور دن اس روز سے گنتا رہا۔ جب وہ دن آیا تو میں اس میل پر پہنچا، میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اس کے متعلق دل میں شک پیدا ہوا ناگاہ ایک سیاہی عراق کی طرف سے نمودار ہوئی میں آگے بڑھا تو میں امام علیہ السلام کو سب سے آگے خچر پر سوار دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابوخالد۔ میں نے کہا۔ لبیک یا بن رسول اللہ، فرمایا شک نہ کرو شیطان تمہارے شک کو دوست رکھتا ہے۔ میں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو ان ظالموں سے رہائی دلائی۔ فرمایا ابھی مجھے پھر ایک بار ان کے پھندے میں پھنسنا ہے اور پھر رہائی نصیب نہ ہوگی۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ جَميعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ راشِدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْراهيمَ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسى عليه السلام إِذْ أَتاهُ رَجُلٌ نَصْرانِيٌّ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْعُرَيْضِ فَقالَ لَهُ النَّصْرانِيُّ ، أَتَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ بَعيدٍ وَسَفَرٍ شاقٍّ وَسَأَلْتُ رَبّي مُنْذُ ثَلاثينَ سَنَةً أَنْ يُرْشِدَني إِلى خَيْرِ الأَدْيانِ وَإِلى خَيْرِ الْعِبادِ وَأَعْلَمِهِمْ وَأَتاني آتٍ فِي النَّوْمِ فَوَصَفَ لي رَجُلاً بِعُلْيا دِمَشْقَ ، فَانْطَلَقْتُ حَتّى أَتَيْتُهُ فَكَلَّمْتُهُ ، فَقالَ : أَنا أَعْلَمُ أَهْلِ ديني وَغَيْري أَعْلَمُ مِنّي ، فَقُلْتُ، أَرْشِدْني إِلى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنّي لاأَسْتَعْظِمُ السَّفَرَ وَلا تَبْعُدُ عَلَيَّ الشُّقَّةُ وَلَقَدْ قَرَأْتُ الإِنْجيلَ كُلَّها وَمَزاميرَ داوُدَ وَقَرَأْتُ أَرْبَعَةَ أَسْفارٍ مِنَ التَّوْراةِ وَقَرَأْتُ ظاهِرَ الْقُرْآنِ حَتّى اسْتَوْعَبْتُهُ كُلَّهُ ، فَقالَ لِيَ الْعالِمُ :إِنْ كُنْتَ تُريدُ عِلْمَ النَّصْرانِيَّةِ فَأَنا أَعْلَمُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِها ،وَإِنْ كُنْتَ تُريدُ عِلْمَ الْيَهُودِ فَباطِي بْنُ شُرَحْبيلِ السّامِرِيّ أَعْلَمُ النّاسِ بِهَا الْيَوْمَ ، وَإِنْ كُنْتَ تُريدُ عِلْمَ الإِسْلامِ وَعِلْمَ التَّوْراةِ وَ

تُحَرِّفُوا وَتُكَفِّرُوا وَقَدِيماً مَا فَعَلْتُمْ . قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ : إِنِّي لَا أَسْتُرُ عَنْكَ مَا عَلِمْتُ وَلَا أُكَذِّبُكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ فِي صِدْقِ مَا أَقُولُ وَكِذْبِهِ . وَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَقَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ نِعَمِهِ مَا لَا يَخْطُرُهُ الْخَاطِرُونَ وَلَا يَسْتُرُهُ السَّاتِرُونَ وَلَا يُكَذِّبُ فِيهِ مَنْ كَذَّبَ ، فَقَوْلِي لَكَ فِي ذٰلِكَ الْحَقُّ كَمَا ذَكَرْتُ ، فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أُعَجِّلُكَ أَيْضاً خَبَراً لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِمَّنْ قَرَأَ الْكُتُبَ : أَخْبِرْنِي مَا اسْمُ أُمِّ مَرْيَمَ وَأَيُّ يَوْمٍ نُفِخَتْ فِيهِ مَرْيَمُ وَلِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ . وَأَيُّ يَوْمٍ وَضَعَتْ مَرْيَمُ فِيهِ عِيسَى عليه السلام وَلِكَمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ ؟ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ : لَا أَدْرِي ، فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أَمَّا أُمُّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْثَا وَهِيَ وَهِيبَةُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي هَبَطَ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَلَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ عِيدٌ كَانَ أَوْلَى مِنْهُ . عَظَّمَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَظَّمَهُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله ، فَأَمَرَ أَنْ يَجْعَلَهُ عِيداً فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي وَلَدَتْ فِيهِ مَرْيَمُ فَهُوَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ . لِأَرْبَعِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ مِنَ النَّهَارِ ، وَالنَّهْرُ الَّذِي وَلَدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمُ عِيسَى عليه السلام هَلْ تَعْرِفُهُ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : هُوَ الْفُرَاتُ وَعَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ وَلَيْسَ يُسَاوَى بِالْفُرَاتِ شَيْءٌ لِلْكُرُومِ وَالنَّخِيلِ ، فَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَجَبَتْ فِيهِ لِسَانَهَا وَنَادَى قَيْدُوسُ وُلْدَهُ وَأَشْيَاعَهُ فَأَعَانُوهُ وَأَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَنْظُرُوا إِلَى مَرْيَمَ ، فَقَالُوا لَهَا مَا قَصَّ اللهُ عَلَيْكَ فِي كِتَابِهِ وَعَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ ، فَهَلْ فَهِمْتَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَقَرَأْتُهُ الْيَوْمَ الْأَحْدَثَ ، قَالَ : إِذَنْ لَا تَقُومُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى يَهْدِيَكَ اللهُ . قَالَ النَّصْرَانِيُّ : مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِالسُّرْيَانِيَّةِ وَبِالْعَرَبِيَّةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ اسْمُ أُمِّكَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ عَنْقَالِيَةَ ، وَعَنْقُورَةُ كَانَ اسْمَ جَدَّتِكَ لِأَبِيكَ وَأَمَّا اسْمُ أُمِّكَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ مَيَّةُ وَأَمَّا اسْمُ أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ ، قَالَ : صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ . فَمَا كَانَ اسْمُ جَدِّي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُ جَدِّكَ جَبْرَئِيلَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمَّيْتُهُ فِي مَجْلِسِي هٰذَا قَالَ : أَمَا إِنَّهُ كَانَ مُسْلِماً ؟ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : نَعَمْ وَقُتِلَ شَهِيداً ، دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادٌ فَقَتَلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ غِيلَةً (٢) وَالْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ : فَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُنْيَتِي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُكَ عَبْدَ الصَّلِيبِ ، قَالَ : فَمَا تُسَمِّينِي ؟ قَالَ : أُسَمِّيكَ عَبْدَ اللهِ ، قَالَ : فَإِنِّي آمَنْتُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، فَرْداً صَمَداً ، لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ النَّصَارَى وَلَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ الْيَهُودُ وَلَا جِنْسٌ مِنْ أَجْنَاسِ الشِّرْكِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ فَأَبَانَ بِهِ لِأَهْلِهِ وَعَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَأَنَّهُ كَانَ رَسُولَ اللهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ كُلٌّ فِيهِ مُشْتَرِكٌ فَأَبْصَرَ مَنْ أَبْصَرَ وَ

اهْتَدَى مَنِ اهْتَدَى وَعَمِيَ الْمُبْطِلُونَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَابِنَهُ نَطَقَ بِحِكْمَتِهِ وَأَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَطَقُوا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَتَوَازَرُوا عَلَى الطَّاعَةِ لِلَّهِ وَفَارَقُوا الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ وَالرِّجْسَ وَأَهْلَهُ وَهَجَرُوا سَبِيلَ الضَّلَالَةِ وَنَصَرَهُمُ اللَّهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَعَصَمَهُمْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ، فَهُمْ لِلَّهِ أَوْلِيَاءُ وَلِلدِّينِ أَنْصَارٌ ، يَحُثُّونَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِهِ ، آمَنْتُ بِالصَّغِيرِ مِنْهُمْ وَالْكَبِيرِ وَمَنْ ذَكَرْتُ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ أَذْكُرْ وَآمَنْتُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَطَعَ زُنَّارَهُ وَقَطَعَ صَلِيبًا كَانَ فِي عُنُقِهِ مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : مُرْنِي حَتَّى أَضَعَ صَدَقَتِي حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ: هٰهُنَا أَخٌ لَكَ كَانَ عَلَى مِثْلِ دِينِكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَهُوَ فِي نِعْمَةٍ كَنِعْمَتِكَ فَتَوَاسَيَا وَتَجَاوَرَا وَلَسْتُ أَدَعُ أَنْ أُورِدَ عَلَيْكُمَا حَقَّكُمَا فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ : وَاللَّهِ - أَصْلَحَكَ اللَّهُ - إِنِّي لَغَنِيٌّ وَلَقَدْ تَرَكْتُ ثَلَاثَمِائَةِ طَرُوقٍ بَيْنَ فَرَسٍ وَفَرَسَةٍ وَتَرَكْتُ أَلْفَ بَعِيرٍ ، فَحَقُّكَ فِيهَا أَوْفَرُ مِنْ حَقِّي ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ مَوْلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتَ فِي حَدِّ نَسَبِكَ عَلَى حَالِكَ ، فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِهْرٍ وَأَصْدَقَهَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام خَمْسِينَ دِينَاراً مِنْ صَدَقَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيطَالِبٍ عليه السلام وَأَخْدَمَهُ وَبَوَّأَهُ وَأَقَامَ حَتَّى أُخْرِجَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ، فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ نصرانی آیا اور ہم حضرت کے ساتھ مقام عریض میں تھے۔ نصرانی نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں۔ میں اپنے رب سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جو ان میں سب سے زیادہ عالم ہو۔ پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالائی حصے میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں جانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لاتا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور توریت کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے ظواہر قرآن کو پورا پڑھا ہے پھر اس عالم نے مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جاننا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور اگر قباطی بن سرجیل سامری والا علم یہود چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور اگر تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہود اور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر آیا اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا ہو یا جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر شے کا بیان ہے اور مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مسرت اور بصیرت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے اُنس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص

کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا اگر اپنے پیروں سے چل سکتا ہو اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہو تو گھٹنوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر گھسٹتا ہوا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے جانے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اُس نے کہا تو فوراً جا اور یثرب پہنچ، میں نے کہا۔ میں تو یثرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک بنی ہاشم مبعوث ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی غنم بن مالک بن نجار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتے ہیں اور نصرانیوں کا سا لباس پہنتے ہیں کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور خلیفہ اور زیادہ سخت ہے۔

پھر بنی عمرو بن مبذول سے جو بقیع زبیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس سے زیادہ دور نہ ہوگا جتنا تم نے کیا ہوگا۔ پھر ان کو بتانا کہ مطران علیا نے جو غوطہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اظہار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعہ بیان کرنا وہ تجھ کو عصا پر تکیہ کیے ہوئے ملیں گے پھر کہنا اے میرے سردار آپ کی اجازت ہے کہ میں برائے تعظیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تکفیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اتار کر کہا میں آپ پر فدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا ضرور تم تو آئے ہی اس لئے ہو۔

نصرانی نے کہا کہ جس شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جواباً سلام کرتے ہیں یا وہ سلام کرتے ہیں فرمایا۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا سلام یہ اسی وقت ہوگا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو محمد پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی تعریف کی۔

فرمایا۔ حٰمٓ اور اس واضح اور روشن کتاب کو ہم نے مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا حٰم سے مراد ہے محمدؐ۔ جیسا کہ کتاب ہود میں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دو حرف م اور ح شروع والے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور رات سے مراد فاطمہ ہیں اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ بطن فاطمہ سے خیر کثیر کا ظہور یعنی مرد حکیم (امام حسن)، مرد حکیم (امام حسین) مرد حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اوّل و آخر کا وصف بیان کیجیے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تیسرے کا (امام حسینؑ کا اس گروہ کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں امامت تا قیامت باقی رہے گی اگر تم نے تغیر و تحریف نہ کی اور انکار نہ کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا میں کچھ جانتا ہوں آپ سے نہیں چھپاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کے صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ چھپانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ جھٹلا سکتے ہیں بس میرا قول اس بارے میں حق ہوگا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ مریم کی ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطن مریم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور دن کی کس ساعت میں ایسا ہوا اور مریم نے کس روز حضرت عیسیٰ کو جنا اور دن کی کونسی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت نے فرمایا مریم کی ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشی ہوئی کے ہیں (قاموس میں ان کا نام حنہ لکھا ہے ہو سکتا ہے کہ دو نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا مشہور ہو) اور جس دن عیسیٰ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا یہی وہ دن تھا کہ جبرئیل مریم کے پاس آئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید نہیں۔ اللہ نے بھی اس کو صاحب عظمت قرار دیا اور حضرت رسول خدا نے بھی، پس حکم دیا کہ روز جمعہ کو عید قرار دیں اور مریم کی پیدائش سہ شنبہ کو ہوئی چار گھڑی دن چڑھے نیم روز میں اور کیا تم اس نہر کو جانتے ہو جس کے قریب مریم نے عیسیٰ کو جنا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ نہر فرات تھی جس کے قریب خرمہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریم کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی (یعنی ان کا یوم صمت تھا) وہی تھا کہ قیدوس (ظالم قوم یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے پیروؤں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھروں سے نکالا تاکہ وہ مریم کے معاملہ میں غور کریں انھوں نے مریم کے بارے میں وہی کہا جس کی حکایت اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تمہارا باپ بد آدمی تھا نہ تمہاری ماں بدکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو سمجھا۔ اس نے کہا ہاں میں نے انجیل میں پڑھا ہے اس دن کو نیا دن لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہو گئی تو اب بغیر ہدایت پائے یہاں سے نہ اٹھنا۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتائیے کہ میری ماں کا نام سریانی اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سریانی میں عنقالیہ تھا اور تیری دادی کا نام عنقورا تھا اور تیری ماں کا نام عربی میں میت ہے اور تیرے باپ کا نام عبدالمسیح ہے عربی میں عبداللہ ہے کیونکہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور میرے ساتھ نیکی کی۔ اب یہ بتائیے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبدالرحمٰن تھا یہ نام میں نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ شہید قتل کیا گیا اس پر ایک لشکر نے حملہ کر کے شہید کر دیا اور یہ لشکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتائیے کہ کنیت سے پہلے میرا نام

کیا تھا فرمایا عبد الصلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبد اللہ، اس نے کہا۔ خدائے علیم پر ایمان لایا اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا نصاری بیان کرتے ہیں (تین میں کا تیسرا ہے) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیر بن عبد اللہ) اور نہ وہ اجناس شرک میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں جن کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل تھے حق ان پر ظاہر ہو گیا اور نا اہل باطل پرست بنے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت تمام بنی نوع کے درمیان مشترک ہے پس جسے صاحب بصیرت بننا تھا بن گیا اور جسے ہدایت پانا تھی پالی۔ باطل پرست اندھے بنے رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدا کے سوا پکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی ناطق بحکمت ہے اور ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے انھوں نے بھی حکمت بالغہ سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور باطل اور اس کے ماننے والوں اور پلیدگی (گناہ) اور اس میں ملوث لوگوں کو انھوں نے چھوڑ دیا اور انھوں نے گمراہی کے راستہ کو ترک کیا خدا نے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کو معصیت سے بچائے رکھا پس وہ اولیائے خدا ہیں اور ناصر دین ہیں لوگوں کو خیر و برکت کی طرف رغبت دلاتے اور خیر کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا میں ان کے ہر چھوٹے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور بلند مرتبہ والے رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زنار توڑ ڈالا اور سونے کی صلیب کو نکال پھینکا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اس کے مطابق تکمیل کر دوں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو دین میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تمہاری قوم کا آدمی ہے قبیلہ قیس بن ثعلبہ سے اور اس کو بھی اللہ نے تمہاری طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس سے اظہار ہمدردی کرو اس کی ہمسائیگی اختیار کرو اور تم دونوں کے نفقہ کے لئے جو اسلام میں تمہارا حق ہے میں اسے پورا کروں گا۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں، میں تین سو نجیب گھوڑے اور ایکہزار اونٹ اپنے وطن میں چھوڑ آیا ہوں آپ کا حق ان پر مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو اور تم اس وقت بحیثیت ابن السبیل ہمارے مہمان ہو الغرض وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے شادی کی اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اوقاف امیر المومنین علیہ السلام سے پچاس ہزار دینار اس کا مہر ادا کیا اور خدمت کے لئے کنیز دی رہنے کو گھر دیا اور جب تک امامؑ کو مدینہ سے نہ لے جایا گیا آپ کے ساتھ رہے حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۲۸ روز زندہ رہا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ الْيَمَنِ مِنَ الرُّهْبَانِ وَمَعَهُ رَاهِبَةٌ ، فَاسْتَأْذَنَ لَهُمَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّارٍ ، فَقَالَ لَهُ : إِذَا كَانَ غَداً فَأْتِ بِهِمَا عِنْدَ بِئْرِ أُمِّ خَيْرٍ ، قَالَ : فَوَافَيْنَا مِنَ الْغَدِ فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ وَافَوْا فَأَمَرَ بِخَصَفَةِ بَوَارِيَّ ، ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسُوا

مَحَارِيبُ الأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْمَحَارِيبِ حَتَّى جَاءَتِ الْفَتْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا وَقَرُبَ الْبَلَاءُ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَحَلَّتِ النَّقِمَاتُ فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَحَوَّلُوا وَبَدَّلُوا وَ نَقَلُوا تِلْكَ الأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ـ اَلْبَطْنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَالظَّهْرُ مَثَلٌ ـ : «إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ» فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي قَدْ ضَرَبْتُ إِلَيْكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ، تَعَرَّضْتُ إِلَيْكَ بِحَاراً وَغُمُوماً وَهُمُوماً وَخَوْفاً. وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤْيَساً أَلَّا أَكُونَ ظَفِرْتُ بِحَاجَتِي، فَقَالَ لِي: مَا أَرَى أُمَّكَ حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَضَرَهَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَرَادَ الْوُقُوعَ بِأُمِّكَ إِلَّا وَقَدِ اغْتَسَلَ وَجَاءَهَا عَلَى طُهْرٍ وَلَا أَزْعَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَرَسَ السِّفْرَ الرَّابِعَ مِنْ سَهَرِهِ ذَلِكَ، فَخُتِمَ لَهُ بِخَيْرٍ، اِرْجِعْ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ، فَانْطَلِقْ حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا طَيْبَةُ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَثْرِبَ، ثُمَّ اعْمِدْ إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَقِيعُ، ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرْوَانَ، فَانْزِلْهَا وَأَقِمْ ثَلَاثاً، ثُمَّ سَلْ [عن] الشَّيْخَ الأَسْوَدَ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِهَا يَعْمَلُ الْبَوَارِيَ وَهِيَ فِي بِلَادِهِمْ اسْمُهَا الْخَصَفُ، فَالْطُفْ بِالشَّيْخِ وَقُلْ لَهُ: بَعَثَنِي إِلَيْكَ نَزِيلُكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الزَّاوِيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْخُشَيْبَاتُ الأَرْبَعُ، ثُمَّ سَلْهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْفُلَانِيِّ وَسَلْهُ أَيْنَ نَادِيهِ وَسَلْهُ أَيَّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا فَلْيُرِيكَاهُ أَوْ يَصِفُهُ لَكَ، فَتَعْرِفُهُ بِالصِّفَةِ وَسَأَصِفُهُ لَكَ، قُلْتُ: فَإِذَا لَقِيتُهُ فَأَصْنَعُ مَاذَا؟ قَالَ: سَلْهُ عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنٌ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِ مَنْ مَضَى وَمَنْ بَقِيَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: قَدْ نَصَحَكَ صَاحِبُكَ الَّذِي لَقِيتَ، فَقَالَ الرَّاهِبُ: مَا اسْمُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: هُوَ مُتَمِّمُ بْنُ فَيْرُوزَ وَهُوَ مِنْ أَبْنَاءِ الْفُرْسِ وَهُوَ مِمَّنْ آمَنَ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَعَبَدَهُ بِالإِخْلَاصِ وَ الإِيقَانِ وَفَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ، فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْماً وَهَدَاهُ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَعَرَّفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلَصِينَ وَمَا مِنْ سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجّاً وَ يَعْتَمِرُ فِي رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ، فَضْلاً مِنَ اللهِ وَعَوْناً وَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ، ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّاهِبُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ الرَّاهِبَ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّاهِبِ فِيهَا شَيْءٌ، فَأَخْبَرَهُ بِهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّاهِبَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرُفٍ نَزَلَتْ فَتَبَيَّنَ فِي الأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْهَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ؟ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ تِلْكَ الأَرْبَعَةُ الَّتِي فِي الْهَوَاءِ وَمَنْ يُفَسِّرُهَا؟ قَالَ: ذَاكَ قَائِمُنَا، يُنْزِلُهُ اللهُ عَلَيْهِ فَيُفَسِّرُهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ عَلَى الصِّدِّيقِينَ وَالرُّسُلِ

وَالْمُهْتَدِينَ ، ثُمَّ قَالَ الرَّاهِبُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْاِثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ الْأَحْرُفِ الَّتِي فِي الْأَرْضِ مَاهِيَ ؟ قَالَ : اُخْبِرُكَ بِالْأَرْبَعَةِ كُلِّهَا ، أَمَّا أَوَّلُهُنَّ فَلا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ بَاقِياً ، وَ الثَّانِيَةُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مُخْلِصاً وَالثَّالِثَةُ نَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةُ شِيعَتُنَا مِنَّا وَ نَحْنُ مِنْ رَسُولِ اللهِ وَ رَسُولُ اللهِ مِنَ اللهِ بِسَبَبٍ ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ حَقٌّ وَ أَنَّكُمْ صَفْوَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ وَأَنَّ شِيعَتَكُمُ الْمُطَهَّرُونَ الْمُسْتَبْدَلُونَ وَلَهُمْ عَاقِبَةُ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَدَعَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام بِجُبَّةِ خَزٍّ وَقَمِيصٍ قُوهِيٍّ[۲] وَطَيْلَسَانٍ وَخُفٍّ وَقَلَنْسُوَةٍ ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَصَلَّى الظُّهْرَ وَ قَالَ لَهُ : اخْتَتِنْ ، فَقَالَ : قَدِ اخْتَتَنْتُ فِي سَابِعِي .

۵ ۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو نجران یمن کا رہنے والا تھا اور اس کے ساتھ راہبہ بھی تھی مدینہ میں آیا ۔ فیضل بن یسار نے ان دونوں کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اجازت چاہی حضرت نے فرمایا کل ان کو اُم خیر کے کنویں کے پاس لے آنا ۔ راوی کہتا ہے ۔ ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آگئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت کو پہنایا جائے تاکہ یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے) پس ہم سب بیٹھے راہبہ نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکی اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا ۔ راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور نصاریٰ میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا ۔ میں نے سنا ہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یارات میں وہاں جاکر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آجاتا ہے ۔

میں نے (راوی) پوچھا وہ ہندوستان میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں ، میں نے کہا اس کے متعلق تو نے بیان کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے متعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر صبا سے بلقیس کا تخت اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپؑ کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظمؑ نے پوچھا اللہ کے کتنے نام ایسے ہیں جن کے واسطے سے دعا رد نہیں ہوتی ۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص جن سے سائل کا سوال رد ہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں ۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں تمہیں ان میں سے کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں ، قسم اس اللہ کی جس نے توریت کو موسیٰؑ پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے شکر کے لیے ایک آزمائش قرار دیا اور محمدؐ کو رحمت و برکت اور علیؑ کو مقام عبرت و بصیرت اور ان کی نسل میں اوصیاء کو قرار دیا اور میں کچھ نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے نہ آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آتا اور نہ سوال کرتا ۔ امام نے فرمایا

اچھا اب تم اس ہندی کی بات بتاؤ، راہب نے کہا میں نے سات اسمار کے متعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیا ہے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیا ہے۔ پس میں اپنے مقام سے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلایا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنا لیا ہے اور وہ وہاں سے سال میں صرف دو بار نکلتا ہے اور ہندیوں کا گمان یہ ہے کہ بغیر تخم ریزی اور ہل چلائے اس کے یہاں غلہ اُگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا۔ نہ دق الباب کیا اور نہ کوئی جستجو کی۔ جب چوتھا دن ہوا۔ بقدرتِ خدا دروازہ یوں کھلا کہ ایک گائے آئی اس کے لمبے لمبے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے پیچھے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ جیسے لوگ کتنے کم ہیں اس نے کہا یہ ایک نیکی ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسمار الہیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں اس نے کہا تم بیت المقدس کو جانتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جانتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے بیتِ آل محمدؐ کے، میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا وہ ہے بیت المقدس، انھوں نے کہا جسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیاء کا قبلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں حظیرۃ المحاریب کہا جاتا تھا نہ کہ بیت المقدس۔ یہاں تک کہ حضرت عیسٰیؑ اور محمدؐ میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اہلِ شرک کی بلا نازل ہوئی اور شیاطین کے گھروں میں جو چھپی باتیں تھیں وہ ظاہر ہو گئیں انھوں نے ادل بدل شروع کر دی اور نئے نئے نام ایجاد کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر آل محمدؐ ہیں اور ظاہری الفاظ یہ ہیں یہ لات وعزیٰ وہبل وغیرہ، ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف سے تو ان کو کوئی قوت نہیں دی گئی ہے

میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں طے کر کے دور دراز شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی تکلیفیں اور پریشانیاں اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت بر آئے گی۔

انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت غسل کیا تھا اور بحالتِ طہر اس کے پاس گیا۔

لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو توریت یا انجیل کی چوتھی کتاب ضرور پڑھی ہوگی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اس لئے تیرا انجام بخیر ہوگا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا اور محمدؐ کے مدینہ میں پہنچ جسے طیبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام یثرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو بقیع کہتے ہیں وہاں سرائے مرداں کا پتہ لگانا اور تین دن اس میں ٹھہرنا پھر دریافت

کرنا اس سیاہ فام بڈھے کو جو سرائے کے دروازے پر بوریئے بنتا ہے اس کا یہ بوریہ وہاں کے شہروں میں خصف کہلاتا ہے اس بڈھے سے مہربانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں چار لکڑیاں تھیں (یعنی چوکھٹ تھی کواڑ نہ تھے) پھر اس سے فلاں بن فلاں (مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں اور پوچھنا وہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خود دکھلائے گا یا وصف بیان کرکے تعارف کرائے گا۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لینا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے،

اور سوال کرنا دین کے ان نشانات سے جو ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا جس سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا متمم ابن فیروزہؓ نسلاً فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدائے واحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور خلوص و یقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انھیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور صراط مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے مخلص بندوں کے درمیان تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں حج کرنے آتا ہے اور ہر مہینے کے شروع میں عمرہ بجا لاتا ہے۔

اور اپنی ہندوستانی رہائش گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے فضل و مدد ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سے سوال کئے۔ جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آٹھ حرف بتایئے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی ہواؤں میں اور زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہوگا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا قائم ہوگا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز اس پر بطور کلام نازل ہوگی وہ نہ صدیقوں پر نازل ہوئی ہوگی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں سے دو مجھے بتا دیجئے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اوّل کلمہ لا الٰہ الا اللہ لاشریک لہٗ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کلمہ محمد رسولؐ اللہ کہنا ہے خلوص قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں اور ہم رسولؐ اللہ سے ہیں اور رسولؐ ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسولؐ اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے حق ہے اور آپ لوگ مخلوقِ الٰہی کے خلاصہ ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذاتِ باری میں شک کرنے سے اور نااہل لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجام بخیر ہے اور رب العالمین کے لئے حمد ہے امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک ریشمی جبہ منگایا اور قوہی قمیص اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ظہر کی نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم ختنہ بھی کرالو، اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو گئی تھی۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغيرَةِ قالَ : مَرَّ الْعَبْدُ الصّالِحُ بِامْرَأَةٍ بِمِنًى وَهِيَ تَبْكي وَصِبْيانُها حَوْلَها يَبْكُونَ ، وَقَدْ ماتَتْ لَها بَقَرَةٌ ، فَدَنا مِنْها ثُمَّ قالَ لَها : مايُبْكيكِ يا أَمَةَ اللهِ ؟ قالَتْ : يا عَبْدَاللهِ ، إِنَّ لَنا صِبْياناً يَتامىٰ وَكانَتْ لي بَقَرَةٌ ، مَعيشَتي وَمَعيشَةُ صِبْياني كانَ مِنْها وَقَدْ ماتَتْ وَبَقيتُ مُنْقَطِعاً بي وَبِوُلْدي لاحيلَةَ لَنا ، فَقالَ : يا أَمَةَ اللهِ ، هَلْ لَكِ أَنْ اُحْيِيَها لَكِ ، فَاُلْهِمَتْ أَنْ قالَتْ : نَعَمْ يا عَبْدَاللهِ ، فَتَنَحّىٰ وَصَلّىٰ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ هُنَيْئَةً وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ ، ثُمَّ قامَ فَصَوَّتَ بِالْبَقَرَةِ فَنَخَسَها نَخْسَةً أَوْ ضَرَبَها بِرِجْلِهِ ، فَاسْتَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قائِمَةً ، فَلَمّا نَظَرَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْبَقَرَةِ صاحَتْ وَقالَتْ : عيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، فَخالَطَ النّاسَ وَصارَ بَيْنَهُمْ وَمَضىٰ عليه السلام .

۶۔ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گزرے جو رو رہی تھی اور اس کے گرد بچے رو رہے تھے اس کی گائے مرگئی تھی حضرت اس کے پاس آئے اور فرمایا تو کیوں روتی ہے۔ اس نے کہا اے بندۂ خدا میرے یتیم بچے ہیں اور صرف یہی گائے میری اور ان کی معاش کا ذریعہ تھی وہ مرگئی اور اب کوئی ذریعہ میری معاش کا باقی نہ رہا۔ حضرت نے کہا تو چاہتی ہے کہ میں اسے زندہ کر دوں اس نے بالہام ربانی۔ کہا بے شک میں چاہتی ہوں حضرت ایک گوشہ میں گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گائے کو آواز دی اور ایک ٹھوکر ماری اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت نے اپنی گائے کو دیکھا تو چیخ پڑی رب کعبہ کی قسم یہ عیسیٰ مریم ہیں لوگ وہاں جمع ہو گئے حضرت ان کے درمیان تھے پھر آپ چلے آئے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَميرَةَ ، عَنْ إِسْحاقَ ابْنِ عَمّارٍ قالَ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصّالِحَ يَنْعىٰ إِلىٰ رَجُلٍ نَفْسَهُ ، فَقُلْتُ في نَفْسي : وَإِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَتىٰ يَموتُ الرَّجُلُ مِنْ شيعَتِهِ ؟! فَالْتَفَتَ إِلَيَّ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ، فَقالَ : يا إِسْحاقُ قَدْ كانَ رُشَيْدٌ الْهَجَرِيُّ يَعْلَمُ عِلْمَ الْمَنايا وَالْبَلايا وَالْإِمامُ أَوْلىٰ بِعِلْمِ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قالَ : يا إِسْحاقُ : اِصْنَعْ ما أَنْتَ صانِعٌ ، فَإِنَّ عُمْرَكَ قَدْ فَنِيَ وَأَنَّكَ تَموتُ إِلىٰ سَنَتَيْنِ وَإِخْوَتُكَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لايَلْبَثونَ بَعْدَكَ إِلّا يَسيراً حَتّىٰ تَتَفَرَّقَ كَلِمَتُهُمْ وَيَخونُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً حَتّىٰ يَشْمَتَ بِهِمْ عَدُوُّهُمْ ، فَكانَ هٰذا في نَفْسِكَ ؟ فَقُلْتُ : فَإِنّي أَسْتَغْفِرُاللهَ بِما عَرَضَ في صَدْري ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِسْحاقُ بَعْدَ هٰذَا الْمَجْلِسِ إِلّا يَسيراً حَتّىٰ ماتَ ، فَما أَتىٰ عَلَيْهِمْ إِلّا قَليلٌ حَتّىٰ قامَ بَنو عَمّارٍ بِأَمْوالِ النّاسِ فَأَفْلَسوا

۷۔ اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسحاق رُشید ہجری موتوں اور بلاؤں کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسحاق جو تمہیں کرنا ہے کر لو تم دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور خاندان والے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے اور بعض بعض کو خائن قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شماتت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے۔ میں نے کہا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسحاق مر گیا اور بنو عمار اس کی دولت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہلکاروں کو اتنی رشوت دی کہ مفلس ہو گئے۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدِ اعْتَمَرْنَا عُمْرَةَ رَجَبَ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا عَمِّ إِنِّي أُرِيدُ بَغْدَادَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُوَدِّعَ عَمِّي أَبَا الْحَسَنِ ـ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام ـ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَذْهَبَ مَعِي إِلَيْهِ ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ نَحْوَ أَخِي وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْحَوْبَةِ وَذٰلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقَلِيلٍ ، فَضَرَبْتُ الْبَابَ فَأَجَابَنِي أَخِي فَقَالَ : مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ : عَلِيٌّ فَقَالَ : هُوَ ذَا أَخْرُجُ وَكَانَ بَطِيءَ الْوُضُوءِ ، فَقُلْتُ : الْعَجَلَ قَالَ وَأَعْجَلُ ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مُمَشَّقٌ قَدْ عَقَدَهُ فِي عُنُقِهِ حَتَّى قَعَدَ تَحْتَ عَتَبَةِ الْبَابِ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَانْكَبَبْتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : قَدْ جِئْتُكَ فِي أَمْرٍ إِنْ تَرَهُ صَوَاباً فَاللّٰهُ وَفَّقَ لَهُ ، وَإِنْ يَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ فَمَا أَكْثَرَ مَا نُخْطِي قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قُلْتُ : هٰذَا ابْنُ أَخِيكَ يُرِيدُ أَنْ يُوَدِّعَكَ وَيَخْرُجَ إِلَى بَغْدَادَ ، فَقَالَ لِي : ادْعُهُ فَدَعَوْتُهُ وَكَانَ مُتَنَحِّياً ، فَدَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْصِنِي فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ فِي دَمِي فَقَالَ مُجِيباً لَهُ مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللّٰهُ بِهِ وَجَعَلَ يَدْعُو عَلَى مَنْ يُرِيدُهُ بِسُوءٍ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : يَا عَمِّ أَوْصِنِي فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ فِي دَمِي فَقَالَ : مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللّٰهُ بِهِ وَفَعَلَ ، ثُمَّ عَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمِّ أَوْصِنِي ، فَقَالَ : أُوصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ فِي دَمِي فَدَعَا عَلَى مَنْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهُ وَمَضَيْتُ مَعَهُ فَقَالَ لِي أَخِي : يَا عَلِيُّ مَكَانَكَ ، فَقُمْتُ مَكَانِي فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ ثُمَّ دَعَانِي فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَتَنَاوَلَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَعْطَانِيهَا وَقَالَ : قُلْ لِابْنِ أَخِيكَ ، يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى سَفَرِهِ قَالَ عَلِيٌّ : فَأَخَذْتُهَا فَأَدْرَجْتُهَا فِي حَاشِيَةِ رِدَائِي ، ثُمَّ نَاوَلَنِي مِائَةً أُخْرَى وَقَالَ : أَعْطِهِ أَيْضاً ، ثُمَّ نَاوَلَنِي صُرَّةً أُخْرَى وَقَالَ : أَعْطِهِ أَيْضاً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا كُنْتَ تَخَافُ

مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي ذَكَرْتَ ، فَلِمَ تُعِينُهُ عَلَى نَفْسِكَ ؟ فَقَالَ : إِذَا وَصَلْتُهُ وَ قَطَعَنِي قَطَعَ اللّٰهُ أَجَلَهُ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ مِخَدَّةَ أُدُمٍ ، فِيهَا ثَلَاثَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَضَحٍ وَ قَالَ : أَعْطِهِ هٰذِهِ أَيْضاً قَالَ : فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَأَعْطَيْتُهُ الْمِائَةَ الْأُولَى فَفَرِحَ بِهَا فَرَحاً شَدِيداً وَدَعَا لِعَمِّهِ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِثَةَ فَفَرِحَ بِهَا حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرْجِعُ وَلَا يَخْرُجُ. ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ فَمَضَى عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَقَالَ : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَتَيْنِ حَتَّى رَأَيْتُ عَمِّي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ ، فَأَرْسَلَ هَارُونُ إِلَيْهِ بِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذُّبَحَةِ فَمَا نَظَرَ مِنْهَا إِلَى دِرْهَمٍ وَ لَامَسَهُ .

۸ ـ علی بن جعفر کہتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل میرے پاس آئے ہم نے عمرہ رجب ادا کیا اور ہم ابھی مکہ ہی میں تھے کہ محمد نے کہا چچا میں بغداد جانا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اپنے چچا ابوالحسن یعنی موسیٰ بن جعفر سے رخصت ہو لوں میری درخواست ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں میں ان کے ساتھ اپنے بھائی کے مکان پر پہنچا جو صریہ میں تھا یہ مغرب سے کچھ پہلے تھا۔ میں نے دق الباب کیا۔ میرے بھائی نے پوچھا کون ہے۔ میں نے کہا علی ہوں، فرمایا میں ابھی آتا ہوں، چونکہ وضو دیر میں کرتے تھے اس لئے میں نے کہا ذرا جلدی کیجئے۔ آپ اس طرح تشریف لائے کہ گل ارمنی سے رنگی ہوئی ازار بند گلے میں پڑا ہوا تھا آپ دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے علی ابن جعفر نے جھک کر سر پر بوسہ دیا اور کہا میں ایک ایسے امر کے لئے آیا ہوں کہ آپ اس کو درست کریں۔ تو اکثر ہم سے خطا ہوتی ہی ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ یہ آپ کے بھتیجے آپ سے رخصت ہونے آئے ہیں بغداد جا رہے ہیں۔ فرمایا ان کو بلاؤ میں نے بلا لیا وہ ایک گوشہ میں تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت کے سر پر بوسہ دیا اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمایئے فرمایا میری نصیحت یہی ہے کہ مجھے قتل کرانے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے خدا اس پر عذاب نازل کرے اور اس کے لئے بدعا کی، پھر حضرت کے سر پر بوسہ دے کر کہا۔ اے چچا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا۔ میرے خون کے بارے میں خدا سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ سے بدی کرے خدا کا اس پر عذاب ہو پھر حضرت کے سر کو بوسہ دے کر کہا اے چچا مجھے نصیحت کیجئے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جب الگ ہوئے۔ میں ان کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا۔ علی بھائی آپ رک جایئے۔ میں رک گیا حضرت گھر کے اندر گئے اور مجھے بلا کر سَو دینار کی ایک تھیلی دے کر فرمایا۔ اپنے بھتیجے سے کہیئے کہ اس رقم سے اپنے سفر میں مدد حاصل کرے۔

علی نے کہا میں نے یہ رقم چادر کے ایک گوشہ میں باندھ لی۔ پھر آپ نے سو دینار اور دیئے اور فرمایا یہ بھی اسے دے دو۔ میں نے کہا جب آپ کو اس سے خوف ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو پھر آپ اس کی مدد کیوں کر رہے ہیں فرمایا جب میں صلۂ رحم کروں گا تو وہ قطع رحم کرے گا تو خدا اس کی عمر کو کم کر دے گا پھر آپ نے چمڑے کا ایک تکیہ اٹھایا جس

میں کہ تین ہزار درہم مجھے فرمایا یہ بھی اُسے دے دو۔ میں یہ سب رقم لے کر باہر نکلا اور ان میں سے پہلی رقم اس کو دی وہ بہت خوش ہوا اور حضرت کو دعائیں دینے لگا۔ پھر میں نے باقی رقمیں دیں جن سے وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب وہ بغداد نہ جائے گا لیکن وہ چلا گیا اور جب ہارون کے سامنے گیا تو اس کو خلیفہ رسول اللہ کہہ کر سلام کیا اور کہا کہ میرے خیال میں روئے زمین پر دو خلیفہ تو نہیں ہونے چاہییں۔ میں نے اپنے چچا موسیٰ بن جعفر کو دیکھا کہ لوگ خلیفہ رسولؐ کہہ کر سلام کرتے ہیں ہارون نے ایک لاکھ درہم اس کے پاس بھیجے لیکن وہ مرض خناق میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ دیکھ سکا نہ چھو سکا۔

٩ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً فِي عَامِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ . وَعَاشَ بَعْدَ جَعْفَرٍ عليه السلام خَمْساً وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۹۔ ابی بصیر راوی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۵۴ سال کی تھی ۱۸۳ھ۔ اور اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو انیسواں باب

ذکر مولد امام رضا علیہ السلام

(بَابُ ۱۱۹

(مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام سَنَةَ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام فِي صَفَرٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ مِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي تَارِيخِهِ إِلَّا أَنَّ هَذَا التَّارِيخَ هُوَ أَقْصَدُ إِنْ شَاءَ اللهُ . وَ تُوُفِّيَ عليه السلام بِطُوسٍ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا : سَنَابَادُ مِنْ نُوقَانَ عَلَى دَعْوَةٍ . وَ دُفِنَ بِهَا وَ كَانَ الْمَأْمُونُ أَشْخَصَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَرْوٍ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَ فَارِسَ ، فَلَمَّا خَرَجَ

الْمَأْمُونُ وَشَخَصَ إِلَى بَغْدَادَ أَشْخَصَهُ مَعَهُ ، فَتُوُفِّيَ فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ . وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : أُمُّ الْبَنِينَ .

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ : هَلْ عَلِمْتَ أَحَداً مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِمَ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : بَلَىٰ قَدْ قَدِمَ رَجُلٌ فَانْطَلِقْ بِنَا ، فَرَكِبَ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَعَهُ رَقِيقٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : اعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا سَبْعَ جَوَارٍ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ، ثُمَّ قَالَ : اعْرِضْ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا عَلَيْكَ أَنْ تَعْرِضَهَا ، فَأَبَىٰ عَلَيْهِ فَانْصَرَفَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : كَمْ كَانَ غَايَتُكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَ كَذَا ، فَقُلْ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَنْقُصَهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، فَقُلْتُ قَدْ أَخَذْتُهَا فَقَالَ : هِيَ لَكَ وَلٰكِنْ أَخْبِرْنِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ ؟ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ ؟ فَقُلْتُ : مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا فَقَالَ : أُخْبِرُكَ عَنْ هٰذِهِ الْوَصِيفَةِ إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَلَقِيَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ : مَا هٰذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي ، فَقَالَتْ : مَا يَكُونُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَلَا تَلْبَثُ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّىٰ تَلِدَ مِنْهُ غُلَاماً مَا يُولَدُ بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَلَا غَرْبِهَا مِثْلُهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلاً حَتَّىٰ وَلَدَتِ الرِّضَا عليه السلام .

امام رضا علیہ السلام ۱۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۳ھ میں وفات پائی جب کہ آپ کی عمر ۵۵ سال تھی آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے حضرت امام علیہ السلام کی وفات طوس کے قریہ سناباد میں ہوئی جو نوقان سے قریب ہے مامون نے آپ کو مدینہ سے مرو میں بلایا تھا اور مرو، بصرہ اور ایران کے راستہ میں ہے۔

جب مامون مرو سے بغداد چلا۔ تو حضرت کو اپنے ساتھ لیا جب آپ قریہ سناباد میں پہنچے تو رحلت فرمائی۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ام البنین تھا۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغرب کا کوئی بردہ فروش آیا ہے۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا آیا ہے۔ میرے ساتھ اس کے پاس چلو، پس حضرت اور میں سوار ہو کر چلے ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا۔

میں نے کہا جو کنیزیں تمہارے پاس ہیں ہمیں دکھاؤ اس نے سات کنیزیں دکھائیں حضرت نے فرمایا۔ ان

میں سے کسی کی ہمیں ضرورت نہیں، اور دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ ان کے علاوہ ایک بیمار کنیز ہے۔ اس سے کہا اسے کیوں نہیں دکھاتے۔ اس نے انکار کیا اور روگردانی کی، حضرت نے مجھے دوسرے روز پھر بھیجا اور فرمایا۔ اس سے کہا یہ تو بتا اس کی قیمت کیا ہے وہ قیمت بتائے گا۔ تم کہنا ہم نے خریدلی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے قیمت بتاکر کہا۔ میں اس سے کم میں نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں نے لی۔ اس نے کہا یہ تمہاری ہوگئی۔ لیکن یہ تو بتاؤ۔ کہ جو شخص کل تمہارے ساتھ آئے تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں۔ اس نے کہا بنی ہاشم کی کس شاخ سے، میں نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا میں اس کنیز کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو مغرب اقصیٰ سے خریدا ہے۔ ایک عورت اہل کتاب سے مجھے ملی۔ اس نے کہا تیرے ساتھ یہ کنیز کیسی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو اپنے لئے خریدا ہے اس نے کہا تو اس کے رکھنے کا اہل نہیں یہ دنیا کے بہترین انسان کے لئے ہے اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کا مثل نہ مشرق ہوگا نہ مغرب میں، غرض میں لے آیا۔ تھوڑی مدت گزری تھی کہ ان کے بطن سے امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: لَمَّا مَضَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَتَكَلَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام خِفْنَا عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْراً عَظِيماً وَ إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ هَذِهِ الطَّاغِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ عليه السلام: لِيَجْهَدْ جُهْدَهُ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ

٢۔ صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انتقال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا تذکرہ کیا۔ حضرت سے کہا گیا کہ آپ نے ایک ایسے امر عظیم کو ظاہر کیا ہے جس کی بنا پر ہم اس سرکش (ہارون) سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ کتنی ہی کوشش کرے میرے اوپر قابو نہ پا سکے گا۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَخِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جَوْفِ بَيْتٍ لَيْلاً، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشَرَةَ مَصَابِيحَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَخَلَّى يَدَهُ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ.

٣۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپؑ نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہوگئی گویا دس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذنِ باریابی چاہا۔ تب آپؑ نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ

الْغِفَارِيّ قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ ـ يُقَالُ لَهُ طَيْسٌ ـ عَلَيَّ حَقٌّ، فَتَقَاضَانِي وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَعَانَهُ النَّاسُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرِّضَا عليه السلام وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِالْعُرَيْضِ ، فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ بَابِهِ إِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَرِدَاءٌ ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ، فَلَمَّا لَحِقَنِي وَقَفَ وَنَظَرَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ـ وَكَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ ـ فَقُلْتُ: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ إِنَّ لِمَوْلَاكَ طَيْسٍ عَلَيَّ حَقّاً وَقَدْ وَاللهِ شَهَرَنِي وَأَنَا أَظُنُّ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالْكَفِّ عَنِّي وَوَاللهِ مَا قُلْتُ لَهُ كَمْ لَهُ عَلَيَّ وَلَا سَمَّيْتُ لَهُ شَيْئاً ، فَأَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ إِلَى رُجُوعِهِ ، فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَأَنَا صَائِمٌ ، فَضَاقَ صَدْرِي وَأَرَدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ فَإِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَحَوْلَهُ النَّاسُ وَقَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤَّالُ وَهُوَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ ، فَمَضَى وَدَخَلَ بَيْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ وَدَعَانِي فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَجَلَسَ وَجَلَسْتُ ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَكَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ كَثِيراً مَا أُحَدِّثُهُ عَنْهُ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ : لَا أَظُنُّكَ أَفْطَرْتَ بَعْدُ ؟ فَقُلْتُ: لَا ، فَدَعَا لِي بِطَعَامٍ ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَمَرَ الْغُلَامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعِي فَأَصَبْتُ وَالْغُلَامَ مِنَ الطَّعَامِ ، فَلَمَّا فَرَغْنَا قَالَ لِيَ: ارْفَعِ الْوِسَادَةَ وَخُذْ مَا تَحْتَهَا فَرَفَعْتُهَا وَإِذَا دَنَانِيرُ فَأَخَذْتُهَا وَوَضَعْتُهَا فِي كُمِّي وَأَمَرَ أَرْبَعَةً مِنْ عَبِيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعِي حَتَّى يُبَلِّغُونِي مَنْزِلِي، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ طَائِفَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَدُورُ وَأَكْرَهُ أَنْ يَلْقَانِيَ وَمَعِي عَبِيدُكَ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ أَصَابَ اللهُ بِكَ الرَّشَادَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذَا رَدَدْتُهُمْ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَآنَسْتُ رَدَدْتُهُمْ فَصِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَدَعَوْتُ بِالسِّرَاجِ وَنَظَرْتُ إِلَى الدَّنَانِيرِ وَإِذَا هِيَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ دِينَاراً وَكَانَ حَقُّ الرَّجُلِ عَلَيَّ ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ دِينَاراً وَكَانَ فِيهَا دِينَارٌ يَلُوحُ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَقَرَّبْتُهُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا عَلَيْهِ نَقْشٌ وَاضِحٌ : حَقُّ الرَّجُلِ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَاراً وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ ؛ وَلَا وَاللهِ مَا عَرَفْتُ مَا لَهُ عَلَيَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِي أَعَزَّ وَلِيَّهُ،

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ کے غلام ابورافع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا طیس نامی اس کا میرے اوپر قرض تھا اس نے تقاضہ کیا اور مجھ پر سختی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسولؐ میں پڑھ کر امام رضا علیہ السلام سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز عریض تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لا رہے ہیں جسم پر ایک قمیض ہے اور ردا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے شرم آئی، حضرت میرے قریب آ کر ٹھہر گئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان

کا مہینہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپؑ اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا۔ میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چلدوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپؑ صدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور پھر برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا۔ میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بھی بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افطار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے کھانا منگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھا چکے تو فرمایا اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے اسے لے لو۔ میں نے اٹھایا تو اس کے نیچے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی آستینوں میں رکھ لئے۔ حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میں نے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ گچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے صائب ہے اللہ تمہاری مدد کرے اور غلاموں سے کہا۔ جہاں سے یہ تمہیں لوٹانا چاہیں پلٹ آنا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اطمینان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر میں جا کر چراغ منگایا اور دینار گنے تو ۴۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنمائی پر تعجب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں لکھا تھا ۲۸ دینار قرضہ کے لئے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرض ہے رب العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ولی کو یہ عزت بخشی۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَانْتَهَى إِلَى جَبَلٍ - عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ - يُقَالُ لَهُ فَارِعٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: بَانِي فَارِعٍ وَ هَادِمُهُ يُقَطَّعُ إِرْباً إِرْباً، فَلَمْ نَدْرِ مَا مَعْنَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَلَّى وَافَى هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ صَعِدَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ذَلِكَ الْجَبَلَ وَ أَمَرَ أَنْ يُبْنَى لَهُ ثَمَّ مَجْلِسٌ فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَعِدَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ بِهَدْمِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْعِرَاقِ قُطِّعَ إِرْباً إِرْباً.

۵ - راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب کوہ فارع کے پاس پہنچے جو مکہ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو

منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔
ہم نے اس کے معنے نہ سمجھے۔ حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحییٰ برمکی اس پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے یہاں ایک مکان بنائیں تاکہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو (بحکم ہارون) اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَلْحَحْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي شَيْءٍ أَطْلُبُهُ مِنْهُ، فَكَانَ يَعِدُنِي، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِيَسْتَقْبِلَ وَالِيَ الْمَدِينَةِ وَكُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَ إِلَى قُرْبِ قَصْرِ فُلَانٍ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَنَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَلَيْسَ مَعَنَا ثَالِثٌ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الْعِيدُ قَدْ أَظَلَّنَا وَلَا وَاللهِ مَا أَمْلِكُ دِرْهَماً فَمَا سِوَاهُ فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ حَكّاً شَدِيداً، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ سَبِيكَةَ ذَهَبٍ، ثُمَّ قَالَ: انْتَفِعْ بِهَا وَاكْتُمْ مَا رَأَيْتَ.

٦۔ ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ میں امام رضا علیہ السلام پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا۔ وہ وعدہ فرما چکے تھے ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو نکلے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ فلاں قصر کے سامنے پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی وہاں نہ تھا۔ میں نے کہا آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کوڑا زور سے زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ لو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جو دیکھا ہے اس سے کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ وَالرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً قَالَ: لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِلْمَأْمُونِ كَتَبَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْتَقْدِمُهُ إِلَى خُرَاسَانَ، فَاعْتَلَّ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِعِلَلٍ، فَلَمْ يَزَلِ الْمَأْمُونُ يُكَاتِبُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى عَلِمَ أَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ وَأَنَّهُ لَا يَكُفُّ عَنْهُ، فَخَرَجَ عليه السلام وَلِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام سَبْعُ سِنِينَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ: لَا تَأْخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْجَبَلِ وَقُمْ، وَخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَازِ وَفَارِسَ، حَتَّى وَافَى مَرْوَ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ أَنْ يَتَقَلَّدَ الْأَمْرَ وَالْخِلَافَةَ، فَأَبَى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام. قَالَ: فَوِلَايَةَ الْعَهْدِ؟ فَقَالَ: عَلَى شُرُوطٍ أَسْأَلُكَهَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَهُ: سَلْ مَا شِئْتَ، فَكَتَبَ الرِّضَا عليه السلام: إِنِّي دَاخِلٌ فِي وِلَايَةِ الْعَهْدِ، عَلَى أَنْ لَا آمُرَ وَلَا أَنْهَى وَلَا أُفْتِيَ وَلَا أَقْضِيَ وَلَا أُوَلِّيَ وَلَا أَعْزِلَ وَلَا أُغَيِّرَ شَيْئاً مِمَّا هُوَ قَائِمٌ وَتُعْفِيَنِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ؟ فَأَجَابَهُ الْمَأْمُونُ إِلَى ذَلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ الْعِيدُ بَعَثَ الْمَأْمُونُ

إِلَى الرِّضَا عليه السلام يَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ وَيَحْضُرَ الْعِيدَ وَيُصَلِّيَ وَيَخْطُبَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام قَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنَ الشُّرُوطِ فِي دُخُولِ هٰذَا الْأَمْرِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا أُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ تَطْمَئِنَّ قُلُوبُ النَّاسِ وَيَعْرِفُوا فَضْلَكَ ، فَلَمْ يَزَلْ عليه السلام يُرَادُّهُ الْكَلَامَ فِي ذٰلِكَ فَأَلَحَّ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَعْفَيْتَنِي مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ لَمْ تُعْفِنِي خَرَجْتُ كَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام ؟ فَقَالَ الْمَأْمُونُ : اخْرُجْ كَيْفَ شِئْتَ وَأَمَرَ الْمَأْمُونُ الْقُوَّادَ وَالنَّاسَ أَنْ يُبَكِّرُوا إِلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ : فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ الْخَادِمُ أَنَّهُ قَعَدَ النَّاسُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي الطُّرُقَاتِ وَالسُّطُوحِ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَاجْتَمَعَ الْقُوَّادُ وَالْجُنْدُ عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ عليه السلام فَاغْتَسَلَ وَتَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ مِنْ قُطْنٍ ، أَلْقَى طَرَفاً مِنْهَا عَلَى صَدْرِهِ وَطَرَفاً بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَشَمَّرَ ، ثُمَّ قَالَ لِجَمِيعِ مَوَالِيهِ : افْعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ عُكَّازاً ثُمَّ خَرَجَ وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ حَافٍ قَدْ شَمَّرَ سَرَاوِيلَهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مُشَمَّرَةٌ ، فَلَمَّا مَشَى وَمَشَيْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، فَخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْحِيطَانَ تُجَاوِبُهُ وَالْقُوَّادُ وَالنَّاسُ عَلَى الْبَابِ قَدْ تَهَيَّؤُوا وَلَبِسُوا السِّلَاحَ وَتَزَيَّنُوا بِأَحْسَنِ الزِّينَةِ ، فَلَمَّا طَلَعْنَا عَلَيْهِمْ بِهٰذِهِ الصُّورَةِ وَطَلَعَ الرِّضَا عليه السلام وَقَفَ عَلَى الْبَابِ وَقْفَةً ، ثُمَّ قَالَ : اللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ [اللهُ أَكْبَرُ] عَلَى مَا هَدَانَا ، اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا ، نَرْفَعُ بِهَا أَصْوَاتَنَا ، قَالَ يَاسِرٌ : فَتَزَعْزَعَتْ مَرْوُ بِالْبُكَاءِ وَالضَّجِيجِ وَالصِّيَاحِ لَمَّا نَظَرُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَسَقَطَ الْقُوَّادُ عَنْ دَوَابِّهِمْ وَرَمَوْا بِخِفَافِهِمْ لَمَّا رَأَوْا أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام حَافِياً وَكَانَ يَمْشِي وَيَقِفُ فِي كُلِّ عَشْرِ خُطُوَاتٍ وَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ يَاسِرٌ : فَتُخُيِّلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ تُجَاوِبُهُ وَصَارَتْ مَرْوُ ضَجَّةً وَاحِدَةً مِنَ الْبُكَاءِ وَ بَلَغَ الْمَأْمُونَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَلَغَ الرِّضَا الْمُصَلَّى عَلَى هٰذَا السَّبِيلِ افْتَتَنَ بِهِ النَّاسُ وَالرَّأْيُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَسَأَلَهُ الرُّجُوعَ فَدَعَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِخُفِّهِ فَلَبِسَهُ وَرَكِبَ وَرَجَعَ .

۷۔ یاسر خادم اور ریان بن الصلت دونوں راوی ہیں کہ جب امین کی سلطنت کا دور ختم ہوا اور مامون بادشاہ بنا تو اس نے امام رضا علیہ السلام کو خراسان بلایا حضرت نے حسن تدبیر سے ٹالنا چاہا۔ مگر مامون برابر لکھتا

رہا جب حضرت نے جان لیا کہ اب بے قبول کئے چارۂ کار نہیں اور وہ مانے گا نہیں تو آپ نے ارادۂ سفر کیا۔ امام محمد تقی کی عمر اس وقت سات سال کی تھی، مامون نے لکھا کہ آپ براہ دیلم و قم نہ آئیں (یہاں شیعہ زیادہ تھے، اندیشہ تھا کہ روک نہ لئے جائیں) بلکہ براہ بصرہ و اہواز و فارس مَرو پہنچیں، جب آپ وہاں پہنچے تو اس نے امر خلافت کو (امتحاناً) آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا۔ تب اس نے ولی عہدی کے بارے میں کہا۔

حضرت نے فرمایا۔ اس کے متعلق کچھ شرائط ہیں جن کا جواب میں چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ جو آپ چاہیں پوچھیں۔ فرمایا۔ میں ولی عہدی اس صورت میں قبول کروں گا کہ نہ کوئی حکم دوں گا نہ نہی کروں گا نہ فتوے دوں گا نہ کوئی مقدمہ فیصل کروں گا نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا نہ کسی چیز میں تبدیلی کروں گا۔ آپ مجھے ان تمام معاملات میں معاف فرمائیں گے۔ مامون نے ان سب باتوں کا جواب دیا اور منظور کیا۔

یاسر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب عید آئی تو مامون نے امام علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سوار ہو کر تشریف لے جائیں اور نماز پڑھائیں اور خطبہ بیان کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ولی عہدی قبول کرنے میں جو شرائط میں نے پیش کی ہیں ان کا آپ کو علم ہے۔ اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ آپ کی طرف سے لوگوں کے قلوب مطمئن ہو جائیں اور آپ کی فضیلت کو لوگ پہچان لیں۔ حضرت برابر تردید فرماتے رہے اور مامون کا اصرار رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے معاف ہی کر دیا جائے تو میرے لئے خوشی کا باعث ہوگا اور اگر میرا عذر قبول نہیں تو پھر اسی طرح نماز کے لئے نکلوں گا جس طرح رسول اللہ اور امیر المومنین نکلتے تھے۔ مامون نے کہا مجھے اس میں کوئی عذر نہیں، پھر مامون نے حکم دیا اپنے سرداروں اور اہل کاروں کو کہ وہ سوار ہو کر امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر جائیں۔ یاسر کہتا ہے کہ لوگ حضرت کی شان دیکھنے کے لئے راستوں اور مکانوں کی چھتوں پر آبیٹھے، مرد، عورتیں اور بچے سب اور درباری سردار اور فوجی جوان حضرت کے دروازے پر آموجود ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غسل فرمایا اور سوتی عمامہ باندھا اور ایک چھور سینہ پر لٹکایا۔ دوسرا دونوں شانوں پر رکھا اور اپنے غلاموں سے فرمایا تم بھی ایسا ہی کرو۔ پھر اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ جب حضرت باہر تشریف لائے تو ہم سب حضرت امام علیہ السلام کے آگے آگے تھے آپ پابرہنہ تھے اور پاجامہ کے پائنچے نصف ساق تک اٹھے ہوئے تھے اور دامن گردانے ہوئے تھے۔

جب حضرت چلے اور ہم آپ کے ساتھ چلے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ آسمان اور شہر کے در و دیوار ان کا جواب دے رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ سرداران سلطنت اور عام لوگ تیار ہیں ہتھیار لگائے ہوئے ہیں اور خوب آراستہ و پیراستہ ہیں جب ہم اس صورت سے نکلے اور امام رضا علیہ السلام بھی برآمد ہوئے تو آپ تھوڑی دیر دروازہ پر ٹھہرے اور چار مرتبہ اللہ اکبر فرمایا۔ پھر کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ہدایت کی۔ اللہ اکبر اس نے چوپاؤں کے گوشت کا ہم کو رزق دیا اور حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔

حضرت کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں یاسر غلام نے کہا آواز گریہ سے شہر مرو گونج اٹھا۔ جب لوگوں نے امامؑ کو برہنہ پا دیکھا اور یہ کہ وہ دس دس قدم پر چل کر رک جاتے ہیں اور تین تکبیریں کہتے ہیں تو ہم نے گمان کیا کہ آسمان وزمین اور پہاڑ تکبیروں کا جواب دے رہے ہیں اور تمام مرو میں جوشِ گریہ وبکا ہے۔ جب مامون کو یہ خبر ملی تو اس کے وزیر فیصل بن سہیل نے کہا کہ اگر امام اسی طرح عیدگاہ تک پہنچے تو لوگ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے لوٹ جانے کو کہیں۔ چنانچہ مامون نے ایسا ہی کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے جوتے منگائے، پہن کر سوار ہوئے اور لوٹ آئے۔

٨ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْمَأْمُونُ مِنْ خُرَاسَانَ يُرِيدُ بَغْدَادَ، وَخَرَجَ الْفَضْلُ ذُوالرِّئَاسَتَيْنِ وَخَرَجْنَا مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَرَدَ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ ذِي الرِّئَاسَتَيْنِ كِتَابٌ مِنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَنَحْنُ فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ، إِنِّي نَظَرْتُ فِي تَحْوِيلِ السَّنَةِ فِي حِسَابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَذُوقُ فِي شَهْرِ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَحَرَّ النَّارِ وَأَرَى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالرِّضَا الْحَمَّامَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَتَحْتَجِمَ فِيهِ وَتَصُبَّ عَلَى يَدَيْكَ[1] الدَّمَ لِيَزُولَ عَنْكَ نَحْسُهُ، فَكَتَبَ ذُوالرِّئَاسَتَيْنِ إِلَى الْمَأْمُونِ بِذٰلِكَ وَسَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ الْمَأْمُونُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ يَسْأَلُهُ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ غَداً وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ غَداً فَأَعَادَ عَلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَسْتُ بِدَاخِلٍ غَداً الْحَمَّامَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ لَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ غَداً وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَّامَ غَداً، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ صَدَقْتَ يَا سَيِّدِي وَصَدَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَّامِ غَداً وَالْفَضْلُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ: فَلَمَّا أَمْسَيْنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَنَا الرِّضَا عليه السلام: قُولُوا «نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ» فَلَمْ نَزَلْ نَقُولُ ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلَّى الرِّضَا عليه السلام الصُّبْحَ قَالَ لِيَ: اصْعَدْ [عَلَى] السَّطْحِ فَاسْتَمِعْ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئاً، فَلَمَّا صَعِدْتُ سَمِعْتُ الضَّجَّةَ وَالْتَحَمَتْ وَكَثُرَتْ فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي كَانَ إِلَى دَارِهِ مِنْ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا سَيِّدِي يَا أَبَا الْحَسَنِ! آجَرَكَ اللهُ فِي الْفَضْلِ فَإِنَّهُ قَدْ أَبَى وَكَانَ دَخَلَ الْحَمَّامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالسُّيُوفِ فَقَتَلُوهُ وَأُخِذَ مِمَّنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ نَفَرٍ كَانَ أَحَدُهُمْ ابْنَ خَالَةِ الْفَضْلِ ابْنَ ذِي الْقَلَمَيْنِ قَالَ: فَاجْتَمَعَ الْجُنْدُ وَالْقُوَّادُ وَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الْفَضْلِ عَلَى بَابِ الْمَأْمُونِ فَقَالُوا: هٰذَا اغْتَالَهُ وَقَتَلَهُ - يَعْنُونَ الْمَأْمُونَ - وَلَنَطْلُبَنَّ بِدَمِهِ وَجَاؤُوا بِالنِّيرَانِ لِيُحْرِقُوا الْبَابَ، فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِأَبِي

الْحَسَنِ عليه السلام : يَاسَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَتُفَرِّقَهُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ : فَرَكِبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لِيَ : ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الدَّارِ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ تَزَاحَمُوا ، فَقَالَ لَهُمْ بِيَدِهِ تَفَرَّقُوا تَفَرَّقُوا، قَالَ يَاسِرٌ : فَأَقْبَلَ النَّاسُ ـ وَاللهِ ـ يَقَعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَارَ إِلَى أَحَدٍ إِلاَّ رَكَضَ وَمَرَّ .

۸۔ یاسر سے مروی ہے کہ بغداد کے ارادہ سے مامون خراسان سے چلا۔ فضل اس کا وزیر اور امام رضا علیہ السلام بھی اس کے ساتھ تھے راہ میں فضل کو اس کے بھائی حسن بن سہل کا ایک خط ملا۔

میں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ فلاں مہینے تم یوم چہار شنبہ گرمی آہن وآتش کا ذائقہ چکھو گے یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے اور مصلحت یہ ہے کہ تم اور امیر المومنین اور امام رضا علیہ السلام اس دن جب حمام میں داخل ہوں تو حجامت کرانا (پچھنے لگوانا) اور جو خون نکلے اسے اپنے ہاتھ پر ڈالنا۔ تاکہ نحوست تجھ سے دور رہے ذوالریاستین نے مامون کو اطلاع دی اور درخواست کی کہ ابوالحسن کو بھی اطلاع دے دو مامون نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔ میں کل حمام میں نہ جاؤں گا اور نہ میری رائے ہیں آپ کو اور فضل کو جانا چاہیے مامون نے دوبارہ اس بارے میں لکھا۔ آپ نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گا۔ آج رات میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا۔ فرمار ہے ہیں اے علی کل حمام میں نہ جانا۔ میری رائے میں کل حمام میں نہ آپ جائیں اور نہ فضل۔ مامون نے لکھا۔ اے میرے سردار آپ بھی سچے ہیں اور رسولؐ اللہ بھی۔ میں کل نہیں جاؤں گا اور فضل کو تو خود ہی علم ہے۔ یاسر نے بیان کیا جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ تم سب کہو کہ اس رات میں جو حادثہ ہونے والا ہے ہم اس کے لئے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہی بار بار فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو امام نے مجھے فرمایا۔ چھت پر جاؤ اور سنو کیا آواز آتی ہے۔ میں اوپر گیا تو شور وغل سنا، جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ پس مامون کی طرف چلے تو وہ اس دروازے سے داخل ہوا جو اس کے گھر سے امام علیہ السلام کے گھر کی طرف تھا وہ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے مرے آقا ابوالحسن خدا آپ کو فضل کا اجر دے۔ اس نے میری بات ماننے سے انکار کیا اور حمام میں چلا گیا۔ کچھ لوگ تلواریں لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا ان میں سے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ایک ان میں سے اس کی خالہ کا بیٹا فضل بن قلمین (دو دفتروں کا منشی) تھا یاسر نے کہا پس جمع ہوئے لشکر اور سردار جن کا تعلق فضل سے تھا اور آئے مامون کے دروازے پر اور کہنے لگے اسی نے بہکایا اور قتل کرایا ہے یعنے مامون نے۔ ہم اس کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے اور وہ آگ لے کر آئے تاکہ اس کا دروازہ جلادیں۔ مامون نے کہا۔ اے میرے آقا ابوالحسن آپ جاکر ان لوگوں کو پراگندہ کیجیے۔ یاسر کہتا ہے حضرت سوار ہوئے اور مجھ سے کہا تو بھی سوار ہو۔ ہم گھر کے دروازے سے جب نکلے تو بہت سے لوگوں نے مزاحمت کی۔ حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ متفرق ہو جاؤ یاسر کا بیان ہے کہ لوگ اس طرح بے تابی سے آگے آئے کہ ایک کے اوپر ایک تھا پس حضرت نے جس کو اشارہ کیا وہ سوار ہو کر چل دیا۔

۹ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُسَافِرٍ؛ وَعَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ هَارُونُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنْ يُوَاقِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام اِذْهَبْ إِلَيْهِ وَ قُلْ لَهُ: لَاتَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ غَداً هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَإِنْ سَأَلَكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هٰذَا، فَقُلْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ[1]، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَاتَخْرُجْ غَداً فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هُزِمْتَ وَقُتِلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ لِي: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: نَامَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَغْسِلْ اِسْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَانْهَزَمَ وَ قُتِلَ أَصْحَابُهُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُسَافِرٌ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام بِمِنًى فَمَرَّ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ فَغَطَّى رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: مَسَاكِينُ لَايَدْرُونَ مَا يَحِلُّ بِهِمْ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ، ثُمَّ قَالَ: فَأَعْجَبُ مِنْ هٰذَا هَارُونُ وَأَنَا كَهَاتَيْنِ ـ وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ ـ قَالَ مُسَافِرٌ: فَوَاللهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَفَنَّاهُ مَعَهُ.

۹۔ مسافر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہارون بن مسیّب حاکم مدینہ نے چاہا کہ جنگ کرکے محمد بن صادق سے جنھوں نے مکہ میں خروج کیا تھا اور زیدیہ فرقہ کے امام تھے اور خراسان میں وفات پائی) امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ کل خروج نہ کرنا ورنہ شکست کھائے گا اور تیرے اصحاب قتل کر دیئے جائیں گے۔ اگر پوچھے تو نے کیسے جانا تو کہہ دینا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا کل آپ خروج نہ کریں ورنہ شکست ہوگی اور آپ کے اصحاب قتل ہو جائیں گے اس نے کہا مجھے کیسے معلوم ہوا میں نے کہا خواب میں دیکھا ہے اس نے ازراہ تمسخر کہا۔ غلام بغیر آب دست لئے سو گیا یعنی اس کے خواب کو ساقط الاعتبار سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے خروج کیا اور ہار گیا۔ مسافر نے کہا کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا یحییٰ بن خالد برمکی ادھر سے گزرا اس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا چہرہ گرد آلود ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بیچارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا (فضل بن یحییٰ کا قتل) پھر مسافر نے کہا۔ حضرت نے فرمایا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کا ہے۔ میں اس کا مطلب نہ سمجھا یہاں تک کہ ہارون کی قبر حضرت کے بائیں پا رہی۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ حَمَلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام مَالاً لَهُ خَطَرٌ، فَلَمْ أَرَهُ سُرَّ بِهِ قَالَ: فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ حَمَلْتُ هٰذَا الْمَالَ وَلَمْ يُسَرَّ بِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ الطَّسْتَ وَالْمَاءَ، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَى كُرْسِيٍّ وَقَالَ بِيَدِهِ [وَقَالَ] لِلْغُلَامِ: صُبَّ عَلَيَّ الْمَاءَ قَالَ: فَجَعَلَ يَسِيلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فِي الطَّسْتِ ذَهَبٌ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي: مَنْ كَانَ هٰكَذَا [لَا] يُبَالِي بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس کوئی بہت سامال

لے کر آیا۔ آپ نے اظہار مسرت نہ کیا۔ لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں اتنا مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپؑ نے غلام سے فرمایا۔ طشت اور پانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر آپؑ نے اس شخص سے کہا جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی جو اس کے پاس لایا گیا ہے۔

۱۱ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَعَبْدُاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ جَمِيعاً؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ ابْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليهما السلام وَ هُوَ ابْنُ تِسْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَشْهُرٍ، فِي عَامِ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ. عَاشَ بَعْدَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلاثَةً.

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام نے ۴۹ سال کی عمر میں ۲۰۲ھ میں انتقال فرمایا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام دو یا تین ماہ کم بیس سال زندہ رہے۔

ایک سو بیسواں باب

ذکر مولد امام محمّد تقی علیہ السّلام

٥(بَابُ)١٢٠

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلامُ

وُلِدَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِن سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عليه السلام سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ ذِي الْقَعْدَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً وَ دُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّهِ مُوسَى عليه السلام وَقَدْ كَانَ الْمُعْتَصِمُ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السَّنَةِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا عليه السلام. وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: سَبِيكَةُ نُوبِيَّةٌ وَقِيلَ أَيْضاً: إِنَّ اسْمَهَا كَانَ خَيْزُرَانَ. وَرُوِيَ أَنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۱ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ زَيْدِيّاً.

قَالَ : كُنْتُ بِالْعَسْكَرِ فَبَلَغَنِي أَنَّ هُنَاكَ رَجُلاً مَحْبُوساً أُتِيَ بِهِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ مَكْبُولاً وَ قَالُوا: إِنَّهُ تَنَبَّأَ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ : فَأَتَيْتُ الْبَابَ وَدَارَيْتُ الْبَوَّابِينَ وَ الْحَجَبَةَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ لَهُ فَهْمٌ ، فَقُلْتُ : يَا هٰذَا مَا قِصَّتُكَ وَمَا أَمْرُكَ ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ رَجُلاً بِالشَّامِ أَعْبُدُ اللهَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ : مَوْضِعُ رَأْسِ الْحُسَيْنِ فَبَيْنَا أَنَا فِي عِبَادَتِي إِذْ أَتَانِي شَخْصٌ فَقَالَ لِي قُمْ بِنَا ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ لِي : تَعْرِفُ هٰذَا الْمَسْجِدَ ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ هٰذَا مَسْجِدُ الْكُوفَةِ ، قَالَ فَصَلَّى وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَلَّمْتُ وَصَلَّى وَصَلَّيْتُ مَعَهُ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا بِمَكَّةَ ، فَلَمْ أَزَلْ مَعَهُ حَتَّى قَضَى مَنَاسِكَهُ وَقَضَيْتُ مَنَاسِكِي مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ، إِذَا أَنَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ فِيهِ بِالشَّامِ وَمَضَى الرَّجُلُ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ إِذَا أَنَا بِهِ فَعَلَ مِثْلَ فِعْلَتِهِ الْأُولَى ، فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنْ مَنَاسِكِنَا وَرَدَّنِي إِلَى الشَّامِ وَهَمَّ بِمُفَارَقَتِي قُلْتُ لَهُ : سَأَلْتُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَقْدَرَكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ إِلَّا أَخْبَرْتَنِي مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى قَالَ فَتَرَاقَى الْخَبَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الزَّيَّاتِ ، فَبَعَثَ إِلَيَّ وَأَخَذَنِي وَ كَبَّلَنِي فِي الْحَدِيدِ وَحَمَلَنِي إِلَى الْعِرَاقِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ: فَارْفَعِ الْقِصَّةَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَفَعَلَ وَذَكَرَ فِي قِصَّتِهِ مَا كَانَ فَوَقَّعَ فِي قِصَّتِهِ: قُلْ لِلَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ إِلَى الْكُوفَةِ وَمِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَرَدَّكَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ حَبْسِكَ هٰذَا ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ فَغَمَّنِي ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِ وَرَقَقْتُ لَهُ وَأَمَرْتُهُ بِالْعَزَاءِ وَالصَّبْرِ قَالَ : ثُمَّ بَكَّرْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْجُنْدُ وَصَاحِبُ الْحَرَسِ وَ صَاحِبُ السِّجْنِ وَخَلْقُ اللهِ ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا ؟ فَقَالُوا : الْمَحْمُولُ مِنَ الشَّامِ الَّذِي تَنَبَّأَ افْتُقِدَ الْبَارِحَةَ فَلَا يُدْرَى أَخَسَفَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوِ اخْتَطَفَهُ الطَّيْرُ .

امام محمد تقی علیہ السلام ماہ رمضان ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور آخر ذی قعدہ ۲۲۰ھ میں بہ عمر ۲۵ سال دو ماہ ۸ ادن رحلت فرمائی اور بغداد کے مقابر قریش میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے جس سال آپ کی وفات ہوئی اس کے اوّل میں معتصم نے آپ کو بغداد میں بلایا تھا آپ کی والدہ کنیز تھیں جن کا نام سبیکہ نوبیہ تھا اور ان کو خیزران بھی کہتے تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم بن رسولؐ اللہ کے خاندان سے تھیں۔

۱۔ علی بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے جو عقیدۃً زیدی تھے بیان کیا میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ ناحیہ شام سے

ایک شخص قید کر کے لایا جا رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر آیا اور دربانوں پہرہ داروں کو ہٹاتا ہوا اس شخص تک پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اے شخص تیری سرگزشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس جگہ مشغول عبادت تھا جس کو مقام کو راس الحسین کہتے ہیں اسی حالت میں کہ میں مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کھڑا ہو اور میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا۔ ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کوفہ میں پایا۔ اس نے کہا جانتا ہے یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا ہاں یہ مسجد کوفہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم مدینہ میں مسجد رسولؐ میں پہنچ گئے اس نے رسولؐ اللہ کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس نے رسولؐ پر درود بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو مکّہ میں پایا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کیے۔ میں نے بھی کیے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا۔ جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبدالملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے ہتھکڑی اور بیڑی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف مجھے بھیجا۔ راوی کہتا ہے میں نے اس سے کہا۔ یہ قصہ تم محمد بن عبدالملک سے بیان کرو (درخواست میں لکھو کہ میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واثق باللہ بادشاہ عباسی کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کوفہ لے گیا اور کوفہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹایا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میرا دل کڑھا اور میں نے اسے صبر و ضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں صبح کو پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ لشکر والے چوکیدار، پہرے دار اور بہت سی مخلوق جمع ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو مدعی نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین نگل گئی یا کوئی پرندہ اسے اٹھالے گیا۔

٢ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُاللهِ بْنُ رَزِيْنٍ قَالَ : كُنْتُ مُجَاوِراً بِالْمَدِيْنَةِ ـ مَدِيْنَةِ الرَّسُولِ ﷺ ـ وَكَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام يَجِيءُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْزِلُ فِي الصَّحْنِ وَيَصِيرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ، فَيَخْلَعُ نَعْلَيْهِ وَيَقُومُ فَيُصَلِّي فَوَسْوَسَ إِلَيَّ الشَّيْطَانُ ، فَقَالَ : إِذَا نَزَلَ فَاذْهَبْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ ، فَجَلَسْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَنْتَظِرُهُ لِأَفْعَلَ هَذَا ،

فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ أَقْبَلَ ؑ عَلَى حِمَارٍ لَهُ ، فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ وَجَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَفَعَلَ هَذَا أَيَّاماً ، فَقُلْتُ : إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ جِئْتُ فَأَخَذْتُ الْحَصَا الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ بِقَدَمَيْهِ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ عِنْدَ الزَّوَالِ فَنَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَصَلَّى فِي نَعْلَيْهِ وَلَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ أَيَّاماً ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَتَهَيَّأْ لِي هَاهُنَا وَلَكِنْ أَذْهَبُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ فَإِذَا هُوَ دَخَلَ إِلَى الْحَمَّامِ أَخَذْتُ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْحَمَّامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ فَقِيلَ لِي : إِنَّهُ يَدْخُلُ حَمَّاماً بِالْبَقِيعِ لِرَجُلٍ مِنْ وُلْدِ طَلْحَةَ فَتَعَرَّفْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْحَمَّامَ وَصِرْتُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ وَجَلَسْتُ إِلَى الطَّلْحِيِّ أُحَدِّثُهُ وَأَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ ؑ فَقَالَ الطَّلْحِيُّ: إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْحَمَّامِ ، فَقُمْ فَادْخُلْ فَإِنَّهُ لَا يَتَهَيَّأُ لَكَ ذَلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ ، قُلْتُ وَلِمَ ؟ قَالَ : لِأَنَّ ابْنَ الرِّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحَمَّامِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَنِ ابْنُ الرِّضَا ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ صَلَاحٌ وَوَرَعٌ ، قُلْتُ لَهُ : وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَّامَ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : نُخَلِّي لَهُ الْحَمَّامَ إِذَا جَاءَ قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ ؑ وَمَعَهُ غِلْمَانٌ لَهُ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصِيرٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ الْمَسْلَخَ فَبَسَطَهُ وَوَافَى فَسَلَّمَ وَدَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَى حِمَارِهِ وَدَخَلَ الْمَسْلَخَ وَنَزَلَ عَلَى الْحَصِيرِ ، فَقُلْتُ لِلطَّلْحِيِّ : هَذَا الَّذِي وَصَفْتَهُ بِمَا وَصَفْتَ مِنَ الصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ ؟! فَقَالَ : يَا هَذَا لَا وَاللَّهِ مَا فَعَلَ هَذَا قَطُّ إِلَّا فِي هَذَا الْيَوْمِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : هَذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَنَيْتُهُ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَلَعَلِّي أَنَالُ مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَتَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَأُدْخِلَ الْمَسْلَخَ وَرَكِبَ مِنْ فَوْقِ الْحَصِيرِ وَخَرَجَ ؑ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَاللَّهِ آذَيْتُهُ وَلَا أَعُودُ وَلَا أَرُومُ مَا رُمْتُ مِنْهُ أَبَداً وَصَحَّ عَزْمِي عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الصَّحْنِ فَدَخَلَ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ وَقَامَ يُصَلِّي .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسولؐ میں مقیم تھا۔ میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام ہر روز وقت زوال مسجد رسولؐ میں آتے، صحن میں اترتے اور قبر رسولؐ کے پاس جاکر سلام کرتے اور بیت فاطمہ کی طرف لوٹ جاتے اپنے جوتے اتارتے

اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ جب حضرت اپنی سواری سے اتریں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لوں جس پر حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تاکہ یہ کام کروں جب زوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر روضۂ رسولؐ پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا۔ میں نے کہا جوتا اتاریں گے تو میں کنکریاں لے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقتِ زوال تشریف لائے اور پتھر پر اترے پھر اندر آئے۔ رسول اللہ کو سلام کر کے اس جگہ پر پہنچے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اتارے نماز پڑھی (ایک قسم کی نعل عربی میں نماز پڑھی جا سکتی ہے) کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام جانا چاہیئے جب آپ حمام میں داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی لے لوں گا۔ میں نے پتہ چلایا کہ امام علیہ السلام کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا البقیع والے حمام میں جو اولادِ طلحہ میں سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مردِ طلحی سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ طلحی نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اٹھو اور اندر داخل ہو ورنہ بہت دیر پھر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزند امام رضا علیہ السلام حمام میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا آلِ محمدؐ سے ہیں صاحب زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جا سکتا؟ اس نے کہا ہم ان کے لئے حمام خالی کرا دیتے ہیں ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے۔ ایک نوکر کے پاس بوریہ تھا۔ جب حضرت لباس اتارنے کی جگہ داخل ہوئے تو اس نے بوریہ بچھا دیا آپ حمار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے کی جگہ پر پہنچے تو بوریئے پر اترے۔ میں نے مردِ طلحی سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیتِ نفس کی تو نے تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں۔ ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیا ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کھینچے چلا آرہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوں۔ آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلخ میں (کپڑے اتارنے کی جگہ) داخل کیا۔ آپ بوریئے پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے۔ میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو اذیت دی اب اس خیال کی طرف نہ لوٹوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کروں گا۔ اسی روز وقتِ زوال جب سوار ہو کر آئے تو صحن میں اسی جگہ اترے جہاں اترا کرتے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ آئے جہاں بیتِ فاطمہ میں نماز پڑھا کرتے تھے جوتے اتار ڈالے اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

۳۔ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: خَرَجَ عليه السلام عَلَيَّ فَنَظَرْتُ إِلَىٰ رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذَٰلِكَ حَتَّىٰ قَعَدَ وَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ

19/12 مریم
اِحْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ، فَقَالَ: «وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً»[1] قَالَ: «إِذَا
46/15 احقاف
بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً»[2] فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيّاً وَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَاهَا وَ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

۳- علی ابن اسباط سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف آئے تو میں نے آپ کے سراپا کو غور سے دیکھا تاکہ میں آپ کے قد و قامت کا تذکرہ اپنے اصحاب سے مصر میں کروں میں غور ہی کر رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار حجت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک جگہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) بچپن میں دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب وہ پوری قوت والا ہو گیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا۔ پس یہ بھی جائز ہے کہ اپنا حکم بچپن میں دے دے اور یہ بھی جائز ہے کہ چالیس سال کے بعد دے۔ آپ کا یہ مقصد تھا کہ تم میرے بچپن کے قد و قامت پر نہ جاؤ خدائی عہدہ کا تعلق کسی سن سے مخصوص نہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: احْتَالَ الْمَأْمُونُ[3] عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام بِكُلِّ حِيلَةٍ، فَلَمْ يُمْكِنْهُ فِيهِ شَيْءٌ فَلَمَّا اعْتَلَّ وَ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ عَلَيْهِ ابْنَتَهُ[4] دَفَعَ إِلَى مِائَتَيْ وَصِيفَةٍ مِنْ أَجْمَلِ مَا يَكُونُ، إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ جَاماً فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقْبِلْنَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْأَخْيَارِ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِنَّ وَكَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُخَارِقٌ صَاحِبُ صَوْتٍ وَعُودٍ وَضَرْبٍ، طَوِيلُ اللِّحْيَةِ، فَدَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَأَنَا أَكْفِيكَ أَمْرَهُ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَشَهِقَ مُخَارِقٌ شَهْقَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الدَّارِ وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِعُودِهِ وَيُغَنِّي، فَلَمَّا فَعَلَ سَاعَةً وَإِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لَا يَمِيناً وَلَا شِمَالاً، ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ وَقَالَ: اتَّقِ اللهَ يَا ذَا الْعُثْنُونِ[1] قَالَ: فَسَقَطَ الْمِضْرَابُ مِنْ يَدِهِ وَالْعُودُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِيَدَيْهِ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ: فَسَأَلَهُ الْمَأْمُونُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ: لَمَّا صَاحَ بِي أَبُو جَعْفَرٍ فَزِعْتُ فَزْعَةً لَا أُفِيقُ مِنْهَا أَبَداً.

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو آزمانے کے لئے مامون نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپ کا فسق ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی بیٹی سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کی کہ دو سو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موتی یا جواہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شانِ امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور عشوہ گری دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب مامون اس تدبیر میں ناکام ہوا تو مخارق گویئے کو جو دراز ریش تھا بلایا۔ اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دنیوی خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ پس مامون کے محل

میں وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گا رہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مگر حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ نہ داہنی طرف دیکھا نہ بائیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا او مرد دراز ریش خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فرماتے ہی مضراب اور باجہ اس کے ہاتھ سے گر گیا اور مرتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ مامون نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام علیہ السلام نے مجھے ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا اثر آج تک ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ داوُدَ بْنِ الْقاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قالَ: دَخَلْتُ عَلى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعِي ثَلاثُ رِقاعٍ غَيْرُ مُعَنْوَنَةٍ وَاشْتَبَهَتْ عَلَيَّ فَاغْتَمَمْتُ فَتَناوَلَ إِحْداهُما وَقالَ: هٰذِهِ رُقْعَةُ زِيادِبْنِ شَبِيبٍ، ثُمَّ تَناوَلَ الثّانِيَةَ، فَقالَ: هٰذِهِ رُقْعَةُ فُلانٍ، فَبُهِتُّ أَنا فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ قالَ: وَأَعْطانِي ثَلاثَمِائَةِ دِينارٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَها إِلىٰ بَعْضِ بَنِي عَمِّهِ وَقالَ أَما إِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ: دُلَّنِي عَلى حِرِّيفٍ يَشْتَرِي لِي بِها مَتاعاً، فَدُلَّهُ عَلَيْهِ، قالَ: فَأَتَيْتُهُ بِالدَّنانِيرِ فَقالَ لِي: يا أَبا هاشِمٍ دُلَّنِي عَلى حِرِّيفٍ يَشْتَرِي لِي بِها مَتاعاً، فَقُلْتُ: نَعَمْ. قالَ: وَكَلَّمَنِي جَمّالٌ أَنْ اُكَلِّمَهُ عليه السلام لَهُ يُدْخِلُهُ فِي بَعْضِ اُمُورِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ لِاُكَلِّمَهُ لَهُ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ وَمَعَهُ جَماعَةٌ وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلامُهُ، فَقالَ عليه السلام: يا أَبا هاشِمٍ كُلْ وَ وَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قالَ ـ ابْتِداءً مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ ـ: يا غُلامُ اُنْظُرْ إِلَى الْجَمّالِ الَّذِي أَتانا بِهِ أَبُوهاشِمٍ فَضُمَّهُ إِلَيْكَ. قالَ: وَدَخَلْتُ مَعَهُ ذاتَ يَوْمٍ بُسْتاناً فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِداكَ إِنِّي لَمُولَعٌ بِأَكْلِ الطِّينِ، فَادْعُ اللهَ لِي، فَسَكَتَ ثُمَّ قالَ [لِي] بَعْدَ [ثَلاثَةِ] أَيّامٍ ابْتِداءً مِنْهُ: يا أَبا هاشِمٍ قَدْ أَذْهَبَ اللهُ عَنْكَ أَكْلَ الطِّينِ. قالَ أَبُوهاشِمٍ: فَما شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْهُ الْيَوْمَ.

٥۔ داؤد نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا تو میرے پاس تین خط تھے جن کے آغاز میں مکتوب لیہ کا نام نہ تھا۔ میں شبہ میں پڑ گیا اور غمگین ہوا۔ حضرت نے ان میں سے ایک کو لے کر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شیب کے نام ہے پھر دوسرا اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر تبسم کیا۔ پھر مجھے تین سو دینار دے کر فرمایا ان کو میرے فلاں چچازاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کہے گا کہ کسی ایسے تجربہ کار کو بتاؤ جو میرے لئے سامان خرید دے۔ راوی کہتا ہے ایک ساربان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے نوکر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناول فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابوہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھانا رکھا۔ حضرت نے بغیر کچھ کہے خود ہی فرمایا۔ اے غلام اس ساربان کو بلا جسے ابوہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھ اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن

میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں مٹی کھانے کی طرف راغب ہوں پس آپ دعا فرمائیں یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ تین دن بعد خود ہی فرمایا۔ اے ابو ہاشم تمہارا مٹی کھانا ختم ہوا۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابلِ نفرت نہ تھی۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام صَبِيحَةَ عُرْسِهِ حَيْثُ بَنَى بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ وَكُنْتُ تَنَاوَلْتُ مِنَ اللَّيْلِ دَوَاءً فَأَوَّلُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي صَبِيحَتِهِ أَنَا وَقَدْ أَصَابَنِي الْعَطَشُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَنَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي وَجْهِي وَقَالَ: أَظُنُّكَ عَطْشَانًا، فَقُلْتُ أَجَلْ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَوْ جَارِيَةُ اسْقِنَا مَاءً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: السَّاعَةَ يَأْتُونَهُ بِمَاءٍ يَسُمُّونَهُ بِهِ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْمَاءُ فَتَبَسَّمَ فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ نَاوِلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلَ الْمَاءَ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ، ثُمَّ عَطِشْتُ أَيْضًا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَفَعَلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى، فَلَمَّا جَاءَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْقَدَحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي مِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأُولَى، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ، ثُمَّ شَرِبَ فَنَاوَلَنِي وَتَبَسَّمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ: فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ: وَأَنَا أَظُنُّهُ كَمَا يَقُولُونَ.

۶۔ محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ میں آیا امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اس صبح کو جس کی شب میں آپؑ کی شادی بنتِ مامون سے ہوئی تھی، میں نے رات کو دوا کھائی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا معلوم ہوتا ہے تم پیاسے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر (یہ نہ فرمایا اسے سیراب کر) میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ زہر ملا لاتے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی۔ پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا۔ حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تبسّم فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (شکی)

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشِّيعَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا فَسَأَلُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ [1] فَأَجَابَ عليه السلام وَلَهُ عَشْرُ سِنِينَ.

۷۔ ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام سے اطراف کے شیعوں کے ایک گروہ نے اذن چاہا۔ حضرت نے اجازت دی وہ لوگ آئے اور ایک ہی مجلس میں حضرت سے ۳۰ ہزار سوال کئے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دِعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَأَخَذَهُ وَلَمْ يَحْمَدِ اللهَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : لِمَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَخَلْتُ بَعْدَهُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ أَمَرَ لِي بِشَيْءٍ فَقُلْتُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَالَ لِي : تَأَدَّبْتَ .

۸۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ نہ کہا حضرت نے فرمایا تم نے الحمد للہ کیوں نہ کہا۔ اس کے بعد جب میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ کہا۔ فرمایا اب تم نے ادب حاصل۔

٩ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ حَدَثَ بِآلِ فَرَجٍ حَدَثٌ ؟ فَقُلْتُ : مَاتَ عُمَرُ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، حَتَّى أَحْصَيْتُ لَهُ أَرْبَعاً وَعِشْرِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا يَسُرُّكَ لَجِئْتُ حَافِياً أَعْدُو إِلَيْكَ ، قَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَوَلَا تَدْرِي مَا قَالَ ـ لَعَنَهُ اللهُ ـ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : خَاطَبَهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ : أَظُنُّكَ سَكْرَانَ فَقَالَ أَبِي : اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أَمْسَيْتُ لَكَ صَائِماً فَأَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرْبِ وَذُلَّ الْأَسْرِ ، فَوَاللهِ إِنْ ذَهَبَتِ الْأَيَّامُ حَتَّى حُرِبَ مَالُهُ وَمَا كَانَ لَهُ ثُمَّ أُخِذَ أَسِيراً وَهُوَ ذَا قَدْ مَاتَ لَا رَحِمَهُ اللهُ وَقَدْ أَدَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَا زَالَ يُدِيلُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد آل فرج (غلام علی بن یقطین) کے لئے کوئی حادثہ پیش آیا۔ میں نے کہا عمر (فرج کا بیٹا) مرگیا۔ حضرت نے ۲۴ بار الحمد للہ کہا میں نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ خبر آپ کو اتنا خوش کرے گی تو پا برہنہ دوڑتا ہوا آتا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اس ملعون نے میرے والد سے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں، فرمایا انھوں نے کسی معاملہ میں اس سے مخاطبہ کیا تو اس نے کہا آپ نشہ میں ہیں حضرت نے فرمایا خدا تو جانتا ہے کہ میں روزے سے ہوں پس اس کو حرب کا مزہ چکھا اور قید کی ذلت دے۔ پس بخدا چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کا مال اور جو کچھ تھا وہ لٹ گیا اور وہ قید کر لیا گیا اور اب وہ مرگیا۔ خدا اس پر رحم نہ کرے۔ خدا نے اس

سے انتقام لیا اور ہمیشہ اس کے اولیاء اس کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔

١٠ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمُسَيَّبِ وَصَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقِبْلَةِ سَوَاءً وَذُكِرَ أَنَّ السِّدْرَةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ يَابِسَةً، لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ، فَدَعَا بِمَاءٍ وَتَهَيَّأَ تَحْتَ السِّدْرَةِ فَعَاشَتِ السِّدْرَةُ وَأَوْرَقَتْ وَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محراب مسجد میں نماز پڑھی (ذکر نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر اور مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں) وہاں بیری کا ایک سوکھا درخت تھا۔ حضرت نے پانی منگا کر اس درخت کے نیچے وضو کیا وہ ہرا بھرا ہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ الْمُطَرِّفِيِّ قَالَ: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَلِي عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ذَهَبَ مَالِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَ غَداً فَأْتِنِي وَلْيَكُنْ مَعَكَ مِيزَانٌ وَأَوْزَانٌ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لِي: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ وَلَكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَرَفَعَ الْمُصَلَّى الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ فَإِذَا تَحْتَهُ دَنَانِيرُ فَدَفَعَهَا إِلَيَّ.

۱۱۔ مطرفی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور میرے ان پر چار ہزار درہم قرض تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضاؑ کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرت نے اس مصلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے حضرت نے وہ میرے حوالے کئے۔

١٢ ـ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَالْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَاثْنَيْ عَشَرَ يَوْماً، تُوُفِّيَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ[1] سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَاشَ بَعْدَ أَبِيهِ تِسْعَةَ عَشَرَ سَنَةً إِلَّا خَمْساً وَعِشْرِينَ يَوْماً.

۱۲۔ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ اور ۱۲ دن کی عمر میں ہوا اور روز سہ شنبہ ۶ ذی الحجہ کو ۲۲۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ۲۵ روز کم ۱۹ سال زندہ رہے۔

ایک سو اکیسواں باب

ذکر مولد امام علی نقی علیہ السلام

(بَابُ) ۱۲۱

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ وَالرِّضْوَانُ

وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِلنِّصْفِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَ مِائَتَيْنِ . وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي رَجَبٍ سَنَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . وَمَضَى لِأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَتَيْنِ .وَرُوِيَ أَنَّهُ قُبِضَ عليه السلام فِي رَجَبٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ أَحَدٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ، وَأَرْبَعُونَ سَنَةً عَلَى الْمَوْلِدِ الْآخَرِ الَّذِي رُوِيَ ، وَكَانَ الْمُتَوَكِّلُ أَشْخَصَهُ مَعَ يَحْيَى بْنِ هَرْثَمَةَ بْنِ أَعْيَنَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى سُرَّ مَنْ رَأَى ، فَتُوُفِّيَ عليه السلام بِهَا وَدُفِنَ فِي دَارِهِ . وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا سَمَانَةُ .

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ خَيْرَانَ الْأَسْبَاطِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي : مَا خَبَرُ الْوَاثِقِ عِنْدَكَ ؟ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَّفْتُهُ فِي عَافِيَةٍ ، أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْداً بِهِ ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ: إِنَّهُ مَاتَ . فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي: إِنَّ النَّاسَ ،عَلِمْتُ أَنَّهُ هُوَ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا فَعَلَ جَعْفَرٌ؟ قُلْتُ تَرَكْتُهُ أَسْوَءَ النَّاسِ حَالاً فِي السِّجْنِ، قَالَ: فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ، مَا فَعَلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ؟ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَا أَنَّهُ شُؤْمٌ عَلَيْهِ ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ وَقَالَ لِي : لَابُدَّ أَنْ تَجْرِيَ مَقَادِيرُ اللهِ تَعَالَى وَأَحْكَامُهُ ، يَا خَيْرَانُ ! مَاتَ الْوَاثِقُ وَقَدْ قَعَدَ الْمُتَوَكِّلُ جَعْفَرٌ وَقَدْ قُتِلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ ، فَقُلْتُ : مَتَى جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : بَعْدَ خُرُوجِكَ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ .

حضرت کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں ہوئی اور ایک روایت ہے کہ ماہ رجب المرجب ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے اور ۴ جمادی الآخر ۲۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کا انتقال رجب ۲۵۴ھ میں ہوا جبکہ آپ کی عمر ۴۱ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق ۴۰ سال ۶ ماہ، متوکل عباسی نے یحییٰ بن ہرثمہ بن اعین کے ساتھ آپ کو مدینہ سے سامرہ بلا یا

وہیں حضرت نے وفات پائی اور اپنے ہی گھر میں دفن ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام سمانہ تھا۔

ا۔ خیران کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کو مع الخیر چھوڑا ہے میں از روئے تعلق سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہلِ مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مرگیا ہے۔ جب امام علیہ السلام نے یہ فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی نے فرمایا ہے پھر فرمایا جعفر برادر واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں بُرے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صاحبِ حکومت ہوگا۔ پھر فرمایا محمد بن عبدالمالک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سپہ سالار ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرما کر آپ خاموش ہوگئے پھر فرمایا جو مقدراتِ الٰہیہ ہیں ان کا جاری ہونا ناگزیر ہے اے خیزان واثق مرگیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابنِ زیات قتل کردیا گیا۔ میں نے عرض کیا کب؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

٢ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىٰ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ أَرَادُوا إِطْفَاءَ نُورِكَ وَالتَّقْصِيرَ بِكَ، حَتّىٰ أَنْزَلُوكَ هٰذَا الْخَانَ الْأَشْنَعَ، خَانَ الصَّعَالِيكِ!! فَقَالَ: هٰهُنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعِيدٍ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ وَقَالَ: انْظُرْ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَوْضَاتٍ آنِقَاتٍ وَرَوْضَاتٍ بَاسِرَاتٍ، فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ عَطِرَاتٌ وَوِلْدَانٌ كَأَنَّهُنَّ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَأَطْيَارٌ وَظِبَاءٌ وَأَنْهَارٌ تَفُورُ، فَحَارَ بَصَرِي وَحَسَرَتْ عَيْنِي، فَقَالَ: حَيْثُ كُنَّا فَهٰذَا لَنَا عَتِيدٌ، لَسْنَا فِي خَانِ الصَّعَالِيكِ.

۲۔ صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یہ دشمن (متوکل وغیرہ) آپ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور آپ کو بے عزت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپ کو اس بدترین گھر میں مہمان بلا کر مقیم کیا ہے جو خان الصعالیک یعنی محتاج خانہ ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابنِ سعید یہاں آؤ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا۔ یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما ہیرے بھرے باغات ہیں ان میں حسین عورتیں خوشبو میں لپٹی اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکے چمکدار موتیوں کی طرح موجود ہیں، طیور خوشنوا ہیں خوب صورت ہرن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے ہم محتاج خانہ میں نہیں۔

٣ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَّابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام غَنَماً كَثِيرَةً، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ إِصْطَبْلِ دَارِهِ إِلىٰ مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لَا أَعْرِفُهُ، فَجَعَلْتُ أُفَرِّقُ تِلْكَ الْغَنَمَ فِيمَنْ أَمَرَنِي بِهِ، فَبَعَثَ إِلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ[٣]

وَإِلَى وَالِدَتِهِ وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ أَمَرَنِي، ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْانْصِرَافِ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى وَالِدِي وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ تُقِيمُ غَداً عِنْدَنَا ثُمَّ تَنْصَرِفُ قَالَ: فَأَقَمْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ أَقَمْتُ عِنْدَهُ وَبِتُّ لَيْلَةَ الْأَضْحَى فِي رِوَاقٍ لَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ أَتَانِي فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ! قُمْ، قَالَ: فَقُمْتُ فَفَتَحْتُ عَيْنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى بَابِي بِبَغْدَادَ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى وَالِدِي وَأَنَا فِي أَصْحَابِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: عَرَّفْتُ بِالْعَسْكَرِ وَخَرَجْتُ بِبَغْدَادَ إِلَى الْعِيدِ.

۳۔ اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں نے سامرہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے لئے بہت سی بکریاں قربانی کے لئے خریدیں۔ حضرت ایک وسیع اصطبل میں لے گئے جسے میں نے کبھی نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے حکم کے مطابق ہر شخص کے نام کی بکری جدا کرنے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمد تقی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لئے اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کل ہمارے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ میں ٹھہر گیا یوم عرفہ میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ صبح کو عید اضحیٰ تھی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا۔ اے اسحاق اٹھ، میں کھڑا ہو گیا۔ آنکھ کھولی تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعزہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ عرفہ تو میں نے عسکر (سامرہ) میں کیا اور عید بغداد میں کی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّاهِرِيِّ قَالَ: مَرِضَ الْمُتَوَكِّلُ مِنْ خُرَاجٍ خَرَجَ بِهِ وَأَشْرَفَ مِنْهُ عَلَى الْهَلَاكِ، فَلَمْ يَجْسُرْ أَحَدٌ أَنْ يَمَسَّهُ بِحَدِيدَةٍ، فَنَذَرَتْ أُمُّهُ إِنْ عُوفِيَ أَنْ تَحْمِلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ مَالاً جَلِيلاً مِنْ مَالِهَا وَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ بْنُ خَاقَانَ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَأَلْتَهُ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُو أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ صِفَةٌ يُفَرِّجُ بِهَا عَنْكَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَوَصَفَ لَهُ عِلَّتَهُ، فَرَدَّ إِلَيْهِ الرَّسُولُ بِأَنْ يُؤْخَذَ كُسْبُ الشَّاةِ[4] فَيُدَافُ بِمَاءِ وَرْدٍ فَيُوضَعَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَجَعَ الرَّسُولُ وَأَخْبَرَهُمْ أَقْبَلُوا يَهْزَؤُونَ مِنْ قَوْلِهِ، فَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ: هُوَ وَاللهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ وَأَحْضَرَ الْكُسْبَ وَعَمِلَ كَمَا قَالَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ فَغَلَبَهُ النَّوْمُ وَسَكَنَ، ثُمَّ انْفَتَحَ وَخَرَجَ مِنْهُ مَا كَانَ فِيهِ وَبُشِّرَتْ أُمُّهُ بِعَافِيَتِهِ، فَحَمَلَتْ إِلَيْهِ عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ تَحْتَ خَاتَمِهَا، ثُمَّ اسْتَقَلَّ مِنْ عِلَّتِهِ[5] فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَطْحَائِيُّ الْعَلَوِيُّ بِأَنَّ أَمْوَالاً تُحْمَلُ إِلَيْهِ وَسِلَاحاً، فَقَالَ لِسَعِيدٍ الْحَاجِبِ: اهْجُمْ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَخُذْ مَا تَجِدُ عِنْدَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالسِّلَاحِ وَاحْمِلْهُ إِلَيَّ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: فَقَالَ لِي سَعِيدٌ الْحَاجِبُ: صِرْتُ إِلَى دَارِهِ بِاللَّيْلِ وَمَعِي سُلَّمٌ فَصَعِدْتُ السَّطْحَ، فَلَمَّا نَزَلْتُ عَلَى بَعْضِ الدَّرَجِ فِي الظُّلْمَةِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ

أَصِلُ إِلَى الدَّارِ ، فَنَادَانِي يَاسَعِيدُ ! مَكَانَكَ حَتَّى يَأْتُوكَ بِشَمْعَةٍ ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَتَوْنِي بِشَمْعَةٍ ، فَنَزَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ وَقَلَنْسُوَةٌ مِنْهَا وَسَجَّادَةٌ عَلَى حَصِيرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلَمْ أَشُكَّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ، فَقَالَ لِي : دُونَكَ الْبُيُوتَ فَدَخَلْتُهَا وَفَتَّشْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا شَيْئاً وَ وَجَدْتُ الْبَدْرَةَ فِي بَيْتِهِ مَخْتُومَةً بِخَاتَمِ أُمِّ الْمُتَوَكِّلِ وَ كِيساً مَخْتُوماً وَقَالَ لِي : دُونَكَ الْمُصَلَّى ، فَرَفَعْتُهُ فَوَجَدْتُ سَيْفاً فِي جُفْنٍ غَيْرِ مُلَبَّسٍ ، فَأَخَذْتُ ذٰلِكَ وَصِرْتُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى خَاتَمِ أُمِّهِ عَلَى الْبَدْرَةِ بَعَثَ إِلَيْهَا فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ ، فَأَخْبَرَنِي بَعْضُ خَدَمِ الْخَاصَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ : كُنْتُ قَدْ نَذَرْتُ فِي عِلَّتِكَ لَمَّا آيَسْتُ مِنْكَ إِنْ عُوفِيتَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ مَالِي عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِ وَهٰذَا خَاتَمِي عَلَى الْكِيسِ وَفَتَحَ الْكِيسَ الْآخَرَ فَإِذَا فِيهِ أَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ فَضَمَّ إِلَى الْبَدْرَةِ بَدْرَةً أُخْرَى وَأَمَرَنِي بِحَمْلِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَحَمَلْتُهُ وَرَدَدْتُ السَّيْفَ وَالْكِيسَيْنِ وَ قُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي عَزَّ عَلَيَّ ، فَقَالَ لِي : سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل کے دُنبل نکلا جس کی تکلیف سے وہ مرنے کے قریب ہو گیا کسی کو اتنی جسارت نہ ہوتی تھی کہ نشتر سے شگاف دے دے۔ اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر شفا ہو جائے گی تو اپنے مال سے بہت سا مال حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو دے گی۔ فتح ابن خاقان وزیر متوکل نے متوکل سے کہا کسی امامؑ کے پاس بھیجا جائے اور علاج کے لئے کہا جائے ممکن ہے ان کے پاس کوئی ایسا علاج ہو کہ جس سے آپ کو سکون حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ایک آدمی امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس نے حال بیان کیا وہ شخص لوٹ کر آیا اور کہا امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بکری کی مینگنی کو عرق گلاب میں ملایا جائے اور لگدی بنا کر دُنبل پر رکھی جائے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ فتح نے کہا ایسا نہ کرو اُعلم زمانہ ہیں جو کچھ فرمایا ہے اس کا اثر جانتے ہیں پس مینگنی منگوا کر حسب فرمودۂ امام عمل کیا گیا جب لگدی کو پھوڑے پر رکھا تو نیند غالب ہوئی اور سکون ملا اور پھوڑا پھوٹ گیا اور مواد باہر آ گیا۔

اس کی ماں کو صحت کی بشارت دی گئی اس نے حضرت کے پاس دس ہزار دینار بھیجے اور اپنی مہر لگا دی جب متوکل اچھا ہو گیا تو بطحائی کے ایک علوی نے کہا کہ امام کے پاس لوگ ہتھیار اور مال لاتے ہیں اس نے اپنے دربان حاجب سے کہا کہ رات کو چھاپہ مارو اور جو کچھ گھر میں ہو اسے لے آؤ از قسم مال و ہتھیار، ابراہیم بن محمد راوی ہے کہ مجھ سے سعید حاجب نے کہا میں رات کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے گھر گیا میرے ساتھ سیڑھی تھی۔ میں چھت پر چڑھا۔ جب میں اترا تو تاریکی کی وجہ سے مجھے زینہ نظر نہ آیا اور سمجھ میں نہ آیا کہ گھر میں کیسے پہنچوں۔ حضرت نے آواز دی۔ اے سعید ٹھہر جا شمع آتی ہے۔ میں ٹھہر گیا۔ شمع آئی تو میں گھر کے اندر گیا۔ دیکھا کہ حضرت اونی جُبہ پہنے ہیں اور اسی کی ٹوپی ہے اور بوریئے کا

مصلّی ہے مجھے یقین ہوا کہ حضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے فرمایا۔ گھر کے سب حصے تیرے سامنے ہیں میں نے کونہ کونہ تلاش کیا۔ سوائے اس کے کچھ نہ پایا کہ متوکل کی ماں کی چند مہر کردہ ہمیانیاں اور ایک تھیلہ مہر کردہ تھا۔ فرمایا اس مصلّے کو بھی اٹھا کر دیکھ لو میں نے دیکھا تو ایک تلوار کپڑے میں لپٹی ہوئی بے نیام تھی یہ سب لے کر متوکل کے پاس گیا۔ جب اس نے ہمیانوں پر اپنی ماں کی مہر دیکھی تو اس کے پاس کسی کو بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک خاص خادم نے خبر دی کہ اس نے کہا۔ میں جب تیری بیماری سے مایوس ہوگئی تھی یہ نذر مانی تھی کہ جب تجھ کو شفا ہوجائے گی تو میں امام علی نقیؑ کو دس ہزار دینار دوں گی۔ چنانچہ میں نے بھیجوا دیئے۔ یہ مہر میری ہی ہے اور جب تھیلہ کھولا تو اس میں چار ہزار دینار تھے۔ متوکل نے ایک ہمیانی کا اور اضافہ کر کے مجھ سے کہا۔ اسے حضرت کے پاس لے جا۔ میں وہ دونوں تھیلے اور تلوار لے کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے کہا۔ میرے اوپر اپنا پہلا آنا شاق تھا۔ فرمایا ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوا۔

٥ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ المُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الفَرَجِ: إِنَّ أَبَا الحَسَنِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ! أَجْمِعْ أَمْرَكَ وَخُذْ حِذْرَكَ[1]، قَالَ: فَأَنَا فِي جَمْعِ أَمْرِي [وَ] لَيْسَ أَدْرِي مَا كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ رَسُولٌ حَمَلَنِي مِنْ مِصْرَ مُقَيَّداً وَضَرَبَ عَلَى كُلِّ مَا أَمْلِكُ[2] وَكُنْتُ فِي السِّجْنِ ثَمَانَ سِنِينَ، ثُمَّ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْهُ فِي السِّجْنِ كِتَابٌ فِيهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تَنْزِلْ فِي نَاحِيَةِ الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ، فَقَرَأْتُ الْكِتَابَ فَقُلْتُ: يَكْتُبُ إِلَيَّ بِهٰذَا وَأَنَا فِي السِّجْنِ، إِنَّ هٰذَا لَعَجَبٌ، فَمَا مَكَثْتُ أَنْ خُلِّيَ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: وَ كَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ عَنْ ضِيَاعِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَوْفَ تُرَدُّ عَلَيْكَ وَ مَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تُرَدَّ عَلَيْكَ، فَلَمَّا شَخَصَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ إِلَى الْعَسْكَرِ كُتِبَ إِلَيْهِ بِرَدِّ ضِيَاعِهِ وَ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَ كَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ الْخَضِيبِ[3] إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يُشَاوِرُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: اخْرُجْ فَإِنَّ فِيهِ فَرَجَكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، فَخَرَجَ: فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى مَاتَ

۵۔ علی بن محمد نوفلی سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن الفرج نے کہا کہ ابوالحسن علیہ السلام نے اسے لکھا۔ اے محمد جو تیرا اثاثہ ہے اسے جمع کر اور احتیاط سے رہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں اپنا سامان جمع کرنے لگا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ حضرت نے ایسا کیوں لکھا میرے پاس دکچھ دن بعد بادشاہ کا پیغام بر آیا اور مجھے قید کر کے مصر سے چلا اور میری املاک پر قبضہ کر لیا اور میں قید خانہ میں آٹھ سال رہا۔ قید خانہ میں حضرت کا خط پھر ملا اس میں لکھا تھا۔ اے محمد مغرب کی سمت منزل نہ کرنا۔ میں نے خط پڑھا۔ دل میں کہا جب میں قید خانہ میں ہوں تو حضرت نے یہ خط کیوں لکھا بڑے تعجب کا مقام ہے۔ چند روز بعد میں رہا ہوگیا۔ الحمد للہ،

محمد بن الفرج نے اپنی زمینوں کے متعلق حضرت سے سوال کیا۔ آپ نے اسے لکھا کہ عنقریب اسے واپس مل جائیں گی اور اگر نہ بھی ملیں گی تو تجھے نقصان نہ ہوگا اور وہ اس سے پہلے ہی مرگیا۔ احمد بن خضیب نے محمد بن الفرج سے درخواست کی کہ وہ مقام عسکر سے باہر نکل جائے۔ اس نے امام علی نقی سے مشورہ کیا۔ آپ نے لکھا۔ تم باہر چلے جاؤ انشاء اللہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آئے اور کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔

٦ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ: رَأَيْتُهُ - يَعْنِي مُحَمَّداً - قَبْلَ مَوْتِهِ بِالْعَسْكَرِ فِي عَشِيَّةٍ وَقَدِ اسْتَقْبَلَ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَاعْتَلَّ مِنْ غَدٍ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ عَائِداً بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عِلَّتِهِ وَقَدْ ثَقُلَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ بِثَوْبٍ فَأَخَذَهُ وَأَدْرَجَهُ وَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ، قَالَ: فَكُفِّنَ فِيهِ. قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ: رَأَيْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ: سِرْ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فَمَالَبِثَ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ حَتَّى وُضِعَ الدَّهَقُ عَلَى سَاقِ ابْنِ الْخَضِيبِ ثُمَّ نُعِيَ. قَالَ: وَرُوِيَ عَنْهُ حِينَ أَلَحَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي الدَّارِ الَّتِي يَطْلُبُهَا مِنْهُ، بَعَثَ إِلَيْهِ لَأَقْعُدَنَّ بِكَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقْعَداً لَاتَبْقَى لَكَ بَاقِيَةٌ، فَأَخَذَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ

٦۔ احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابویعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی علیہ السلام کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار رہو اہیں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور لپیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنایا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابویعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن کو ابن خضیب کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جائیے۔ فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جائے گا۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خضیب (سردار سلطنت عباسیہ) کا پیر شکنجہ میں دے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی خبر آگئی۔ احمد نے ابویعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خضیب نے امام علیہ السلام سے بجبر مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا تیرے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکنجہ میں کس گیا۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: أَخَذْتُ نُسْخَةَ كِتَابِ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عليه السلام مِنْ يَحْيَى بْنِ هَرْثَمَةَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَهٰذِهِ نُسْخَتُهُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفٌ بِقَدْرِكَ، رَاعٍ لِقَرَابَتِكَ، مُوجِبٌ لِحَقِّكَ،

يُقَدِّرُ مِنَ الْأُمُورِ فِيكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ مَا أَصْلَحَ اللهُ بِهِ حَالَكَ وَحَالَهُمْ وَثَبَّتَ بِهِ عِزَّكَ وَ عِزَّهُمْ وَ أَدْخَلَ الْيُمْنَ وَالْأَمْنَ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَبِّهِ وَأَدَاءَ مَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ فِيكَ وَ فِيهِمْ وَقَدْرَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَرْفَ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّا كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْحَرْبِ وَالصَّلَاةِ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذْ كَانَ عَلَىٰ مَا ذَكَرْتَ مِنْ جَهَالَتِهِ بِحَقِّكَ وَاسْتِخْفَافِهِ بِقَدْرِكَ وَعِنْدَ[نَا] مَا قَرَفَكَ بِهِ وَنَسَبَكَ إِلَيْهِ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي قَدْ عَلِمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَرَاءَتَكَ مِنْهُ وَصِدْقَ نِيَّتِكَ فِي تَرْكِ مُحَاوَلَتِهِ وَأَنَّكَ لَمْ تُؤَهِّلْ نَفْسَكَ لَهُ وَقَدْ وَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَلِي مِنْ ذٰلِكَ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ وَأَمَرَهُ بِإِكْرَامِكَ وَ تَبْجِيلِكَ وَالْانْتِهَاءِ إِلَىٰ أَمْرِكَ وَرَأْيِكَ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ وَإِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِذٰلِكَ ، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مُشْتَاقٌ إِلَيْكَ يُحِبُّ إِحْدَاثَ الْعَهْدِ بِكَ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ ، فَإِنْ نَشِطْتَ لِزِيَارَتِهِ وَالْمُقَامِ قِبَلَهُ مَا رَأَيْتَ شَخَصْتَ وَمَنْ أَحْبَبْتَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَمَوَالِيكَ وَحَشَمِكَ عَلَىٰ مُهْلَةٍ وَطُمَأْنِينَةٍ ، تَرْحَلُ إِذَا شِئْتَ وَتَنْزِلُ إِذَا شِئْتَ وَتَسِيرُ كَيْفَ شِئْتَ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ يَحْيَى بْنُ هَرْثَمَةَ مَوْلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْجُنْدِ مُشَيِّعِينَ لَكَ ، يَرْحَلُونَ بِرَحِيلِكَ وَيَسِيرُونَ بِسَيْرِكَ فَالْأَمْرُ فِي ذٰلِكَ إِلَيْكَ حَتَّىٰ تُوَافِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِهِ وَوُلْدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ أَلْطَفُ مِنْهُ مَنْزِلَةً وَلَا أَحْمَدُ لَهُ أَثَرَةً وَلَا هُوَ لَهُمْ أَنْظَرُ وَعَلَيْهِمْ أَشْفَقُ وَبِهِمْ أَبَرُّ وَإِلَيْهِمْ أَسْكَنُ مِنْهُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَىٰ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ ؛ وَ كَتَبَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ۲۴۳ھ میں یحییٰ بن ہرثمہ سے وہ خط لیا جو متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اما بعد امیر المومنین آپ کے حق کا عارف ہے اور آپ کی قرابت کا رعایت کرنے والا ہے اور قبول کرنے والا ہے آپ کے حق کا جو آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے باعثِ اصلاح ہو اور آپ کی اور ان کی عزت باقی رہے اور آپ اور وہ برکت اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کریں، میرا مقصد اس سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنا ہے اور آپ کے بعد آپ کے اہل بیت کے متعلق جو میرا فرض خدا نے قرار دیا ہے اسے پورا کروں۔ امیرالمومنین نے مناسب سمجھا ہے برطرف کر دینا عبداللہ بن محمد کا جو مدینۂ رسولؐ میں جنگ اور نماز پڑھانے کا ذمہ دار تھا کیونکہ جیسا آپ نے ذکر کیا ہے اس نے اپنی جہالت سے آپ کے حق کا انکار کیا ہے اور آپ کی قدر و منزلت کو گھٹایا ہے اور ایسی باتیں آپ سے منسوب کی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ آپؑ کی ذات اُن سے بری ہے اور ایسے ارادوں کے ترک میں آپ کی نیت سچی ہے اور آپ نے اس کے لئے اپنے نفس کو آمادہ نہیں کیا۔

اورامیرالمومنین نے ان امور پر غور کر کے محمد بن فضل کو عبداللہ بن محمد کی جگہ والیٔ مدینہ بنا لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و تکریم پوری طرح بجالائے اور آپ کے حکم و رائے پر عمل کرے اور ایسا کر کے خدا اور امیرالمومنین سے تقرب حاصل کرے۔ امیرالمومنین کو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے وہ عہدِ محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے اور اس کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ اس کی ملاقات سے خوش ہوں اور اس کے پاس قیام پسند کریں تو آپ اپنی رائے کے مطابق مع ان کے جن کو آپ اپنے خاندان میں دوست رکھتے ہوں یا جو آپ کے نوکر چاکر ہوں پوری فرصت اور اطمینان کے ساتھ چلے آئیں آپ کو پورا اختیار ہوگا جب چاہیں روانہ ہوں جہاں چاہیں اثنائے سفر میں منزل کریں جب چاہیں وہاں سے کوچ کریں۔ اگر آپ پسند کریں تو یحییٰ بن ہرثمہ غلام امیرالمومنین اور اس کے ساتھ والے فوجی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے اور منزلوں پر قیام کرتے رہیں یہ سب آپ کی رائے پر موقوف ہے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائیں جب آپ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، میرے لڑکے، میرے خاندان والے اور نوکر چاکر از روئے منزلت آپ پر سب سے زیادہ مہربان اور آپ کے افعال کے مداح سب سے زیادہ آپ پر نظر رکھنے والے سب سے زیادہ آپ پر شفیق و مہربان ہوں گے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے انشاءاللہ سب سے زیادہ باعثِ سکون و اطمینان ثابت ہوں گے۔ یہ خط لکھا ہے ابراہیم العباس نے اور درود و سلام ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

(ایسے ایسے حیلوں سے ہمارے آئمہ کو بلایا جاتا تھا اور جب وہ آجاتے تھے تو ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرائے جاتے تھے اور قید و بند میں رکھ کر آخر کار زہر سے ہلاک کئے جاتے تھے۔)

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الْمُثَنَّى يَعْقُوبُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ: كَانَ الْمُتَوَكِّلُ يَقُولُ: وَيْحَكُمْ قَدْ أَعْيَانِي أَمْرُ ابْنِ الرِّضَا[1]، أَبَى أَنْ يَشْرَبَ مَعِي أَوْ يُنَادِمَنِي أَوْ أَجِدَ مِنْهُ فُرْصَةً فِي هٰذَا، فَقَالُوا لَهُ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْهُ فَهٰذَا أَخُوهُ مُوسَىٰ قَصَّافٌ عَزَّافٌ[2] يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَتَعَشَّقُ، قَالَ: ابْعَثُوا إِلَيْهِ فَجِيئُوا بِهِ حَتَّىٰ نُمَوِّهَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَنَقُولَ ابْنُ الرِّضَا[3]، فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأُشْخِصَ مُكَرَّماً وَتَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقُوَّادُ وَالنَّاسُ عَلَىٰ أَنَّهُ إِذَا وَافَىٰ أَقْطَعَهُ قَطِيعَةً[4] وَبَنَىٰ لَهُ فِيهَا وَحَوَّلَ الْخَمَّارِينَ وَالْقِيَانَ إِلَيْهِ وَوَصَلَهُ وَبَرَّهُ وَجَعَلَ لَهُ مَنْزِلاً سَرِيّاً حَتَّىٰ يَزُورَهُ هُوَ فِيهِ، فَلَمَّا وَافَىٰ مُوسَىٰ تَلَقَّاهُ أَبُو الْحَسَنِ فِي قَنْطَرَةِ وَصِيفٍ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُتَلَقَّىٰ فِيهِ الْقَادِمُونَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَوَفَّاهُ حَقَّهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ أَحْضَرَكَ لِيَهْتِكَكَ وَيَضَعَ مِنْكَ فَلَا تُقِرَّ لَهُ أَنَّكَ شَرِبْتَ نَبِيذاً قَطُّ، فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ: فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهٰذَا فَمَا حِيلَتِي؟ قَالَ: فَلَا تَضَعْ مِنْ قَدْرِكَ وَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَتْكَكَ، فَأَبَىٰ عَلَيْهِ فَكَرَّرَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَىٰ أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ: أَمَا إِنَّ هٰذَا مَجْلِسٌ لَا تَجْتَمِعُ أَنْتَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَبَداً، فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ، يُبَكِّرُ كُلَّ يَوْمٍ فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ

تَشاغَلَ الْيَوْمَ فَرُوحٌ ، فَيَرُوحُ فَيُقالُ : قَدْ سَكِرَ فَيَبْكُرُ ، فَيَبْكُرُ فَيُقالُ : شَرِبَ دَوَاءً ، فَمازالَ عَلىٰ هٰذا ثَلاثَ سِنِينَ حَتّىٰ قُتِلَ الْمُتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْتَمِعْ مَعَهُ عَلَيْهِ.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا وائے ہو تم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیتے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھتے ہیں نہ اس معاملے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ سہی، ان کے بھائی موسیٰ سہی جو نہایت لاابالی اور عیاش آدمی ہیں، شراب پیتے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں (جب ان کی یہ بدکرداری مشہور ہو گی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی ان کے بھائی ہیں) متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پروپیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابن الرضا ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عزت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خوروں اور گانے بجانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہوں گی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل اس کے پاس آئے جائے موسیٰ پہنچے تو امام علی نقی علیہ السلام ان سے وصیف کے مقام پر ملے جہاں آنے جانے والوں کا خیر مقدم کیا جاتا تھا۔ آپ نے سلام کر کے پورا حق تعظیم ادا کیا اور فرمایا۔ اس شخص (متوکل) نے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے مرتبے کو بھی پست کرے۔ تم ہرگز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے۔ موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو؟ فرمایا دیکھو اپنی آبروریزی نہ کرنا اس نے تمہاری ہتک کا ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے مکرر سمجھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال رہے ہر روز صبح کو جاتے تھے اور دربان یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جاتے تو وہ کہتا، شراب میں مست ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دوا کھائے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

۹ــ بَعْضُ أَصْحابِنا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قالَ : مَرِضْتُ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لَيْلاً فَوَصَفَ لِي دَواءً بِلَيْلٍ آخُذُهُ كَذا وَ كَذا يَوْماً فَلَمْ يُمْكِنِّي، فَلَمْ يَخْرُجِ الطَّبِيبُ مِنَ الْبابِ حَتّىٰ وَرَدَ عَلَيَّ نَصْرٌ بِقارُورَةٍ فِيها ذٰلِكَ الدَّواءُ بِعَيْنِهِ فَقالَ لِي : أَبُو الْحَسَنِ يُقْرِئُكَ السَّلامَ وَيَقُولُ لَكَ خُذْ هٰذَا الدَّواءَ كَذا وَ كَذا يَوْماً فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ فَبَرِئْتُ، قالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : قالَ لِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ : يَأْبَى الطّاعِنُ أَيْنَ الْغُلاةُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ .

۹۔ راویٔ حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ خبر دی مجھے زید بن علی بن الحسین بن زید نے کہ میں بیمار تھا۔ طبیب آیا رات کے وقت اور ایک دوا کے متعلق کہ اسے دن میں ایسے ایسے استعمال کرنا۔ میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا۔ جس میں وہی دوا تھی۔ اس نے کہا امام علی نقی علیہ السلام نے سلام کہا ہے اور پیغام دیاہے کہ اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہوگئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھ سے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعہ غالیوں کی حدیث ہے کہ وہ آئمہ کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ مکاشفہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

ایک سو بائیسواں باب

ذکر مولد امام حسن عسکری علیہ السلام

(بَابُ) ۱۲۲

مَوْلِدِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عليه السلام فِي شَهْرِ رَمَضَانَ [وَفِي نُسْخَةٍ أُخْرَىٰ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ] سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ . وَقُبِضَ عليه السلام يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَدُفِنَ فِي دَارِهِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : حُدَيْثُ ، [وَقِيلَ : سُوسَنُ] .

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ غَيْرُهُمَا قَالُوا : كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ بْنِ خَاقَانَ عَلَى الضِّيَاعِ وَ الْخَرَاجِ بِقُمَّ فَجَرَىٰ فِي مَجْلِسِهِ يَوْماً ذِكْرُ الْعَلَوِيَّةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَكَانَ شَدِيدَ النَّصْبِ فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ وَلَا عَرَفْتُ بِسُرَّ مَنْ رَأَى رَجُلاً مِنَ الْعَلَوِيَّةِ مِثْلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الرِّضَا فِي هَدْيِهِ وَسُكُونِهِ وَعَفَافِهِ وَنُبْلِهِ وَ كَرَمِهِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنِي هَاشِمٍ وَتَقْدِيمِهِمْ إِيَّاهُ عَلَى ذَوِي السِّنِّ مِنْهُمْ وَالْخَطَرِ وَ كَذَلِكَ الْقُوَّادِ وَالْوُزَرَاءِ وَعَامَّةِ النَّاسِ ، فَإِنِّي كُنْتُ يَوْماً قَائِماً عَلَى رَأْسِ أَبِي وَهُوَ يَوْمُ مَجْلِسِهِ لِلنَّاسِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ حُجَّابُهُ فَقَالُوا : أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الرِّضَا بِالْبَابِ ، فَقَالَ بِصَوْتٍ عَالٍ : ائْذَنُوا لَهُ ، فَتَعَجَّبْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ جَسَرُوا يُكَنُّونَ رَجُلاً عَلَى أَبِي بِحَضْرَتِهِ

وَلَمْ يُكَنَّ عِنْدَهُ إلاّ خَلِيفَةٌ أَوْ وَلِيُّ عَهْدٍ أَوْمَنْ أَمَرَ السُّلْطَانُ أَنْ يُكَنّى ، فَدَخَلَ رَجُلٌ أَسْمَرُ ، حَسَنُ القَامَةِ ، جَمِيلُ الْوَجْهِ ، جَيِّدُ الْبَدَنِ ،حَدَثُ السِّنِّ ، لَهُ جَلالَةٌ وَهَيْبَةٌ ، فَلَمّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَبِي قَامَ يَمْشِي إِلَيْهِ خُطاً وَلاأَعْلَمُهُ فَعَلَ هٰذا بِأَحَدٍ مِنْ بَنِي هٰاشِمٍ وَالْقُوّادِ ، فَلَمّا دَنا مِنْهُ عانَقَهُ وَقَبَّلَ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ وَأَخَذَبِيَدِهِ وَأَجْلَسَهُ عَلىٰ مُصَلاّهُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ إِلىٰ جَنْبِهِ مُقْبِلاً عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ وَيُفْدِيهِ بِنَفْسِهِ وَأَنا مُتَعَجِّبٌ مِمّا أَرىٰ مِنْهُ إِذْدَخَلَ [عَلَيْهِ] الْحاجِبُ فَقَالَ : الْمُوَفَّقُ قَدْ جَاءَ وَكَانَ الْمُوَفَّقُ إِذا دَخَلَ عَلىٰ أَبِي تَقَدَّمُ حُجّابُهُ وَخاصَّةُ قُوّادِهِ ، فَقامُوا بَيْنَ مَجْلِسِ أَبِي وَ بَيْنَ بابِ الدّارِ سِماطَيْنِ إِلىٰ أَنْ يَدْخُلَ وَيَخْرُجَ فَلَمْ يَزَلْ أَبِي مُقْبِلاً عَلىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُهُ حَتّىٰ نَظَرَ إِلىٰ غِلْمانِ الْخاصَّةِ فَقالَ حِينَئِذٍ إِذا شِئْتَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِداكَ ، ثُمَّ قالَ لِحُجّابِهِ: خُذُوا بِهِ خَلْفَ السِّماطَيْنِ حَتّىٰ لايَراهُ هٰذا ـ يَعْنِي الْمُوَفَّقَ ـ ، فَقامَ وَقامَ أَبِي وَعانَقَهُ وَمَضىٰ ، فَقُلْتُ لِحُجّابِ أَبِي وَغِلْمانِهِ : وَيْلَكُمْ مَنْ هٰذا الَّذِي كَنَّيْتُمُوهُ عَلىٰ أَبِي وَفَعَلَ بِهِ أَبِي هٰذَا الْفِعْلَ، فَقالُوا : هٰذا عَلَوِيٌّ يُقالُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُعْرَفُ بِابْنِ الرِّضا فَازْدَدْتُ تَعَجُّباً وَلَمْ أَزَلْ يَوْمِي ذٰلِكَ قَلِقاً مُتَفَكِّراً فِي أَمْرِهِ وَأَمْرِ أَبِي وَمارَأَيْتُ فِيهِ حَتّىٰ كانَ اللَّيْلُ وَ كانَتْ عادَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيَنْظُرُ فِيمايَحْتاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤامَراتِ وَما يَرْفَعُهُ إِلَى السُّلْطانِ ، فَلَمّا صَلّىٰ وَجَلَسَ ،جِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ فَقالَ لِي: يا أَحْمَدُ لَكَ حاجَةٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يا أَبَهْ فَإِنْ أَذِنْتَ لِي سَأَلْتُكَ عَنْها ؟ فَقالَ : قَدْ أَذِنْتُ لَكَ يا بُنَيَّ فَقُلْ ما أَحْبَبْتَ ، قُلْتُ : يا أَبَهْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتُكَ بِالْغَداةِ فَعَلْتَ بِهِ ما فَعَلْتَ مِنَ الْإِجْلالِ وَالْكَرامَةِ وَالتَّبْجِيلِ وَفَدَيْتَهُ بِنَفْسِكَ وَأَبَوَيْكَ ؟ فَقالَ : يا بُنَيَّ ذاكَ إِمامُ الرّافِضَةِ ، ذاكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الرِّضا ، فَسَكَتَ ساعَةً ، ثُمَّ قالَ :يابُنَيَّ لَوْزالَتِ الْإِمامَةُ عَنْ خُلَفاءِ بَنِي الْعَبّاسِ مَا اسْتَحَقَّها أَحَدٌ مِنْ بَنِي هٰاشِمٍ غَيْرُ هٰذا وَإِنَّ هٰذا لَيَسْتَحِقُّها فِي فَضْلِهِ وَ عَفافِهِ وَهَدْيِهِ وَصِيانَتِهِ وَزُهْدِهِ وَعِبادَتِهِ وَجَمِيلِ أَخْلاقِهِ وَصَلاحِهِ وَلَوْرَأَيْتَ أَباهُ رَأَيْتَ رَجُلاً جَزْلاً ، نَبِيلاً ، فاضِلاً ، فَازْدَدْتُ قَلَقاً وَتَفَكُّراً وَغَيْظاً عَلىٰ أَبِي وَماسَمِعْتُ مِنْهُ وَاسْتَزَدْتُهُ فِي فِعْلِهِ وَقَوْلِهِ فِيهِ ماقالَ ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلاَّ السُّؤالُ عَنْ خَبَرِهِ وَ الْبَحْثُ عَنْ أَمْرِهِ فَماسَأَلْتُ أَحَداً مِنْ بَنِي هٰاشِمٍ وَالْقُوّادِ وَالْكُتّابِ وَالْقُضاةِ وَالْفُقَهاءِ وَسائِرِ النّاسِ إِلاّ وَجَدْتُهُ عِنْدَهُ فِي غايَةِ الْإِجْلالِ وَالْإِعْظامِ وَالْمَحَلِّ الرَّفِيعِ وَالْقَوْلِ الْجَمِيلِ وَالتَّقْدِيمِ لَهُ عَلىٰ جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَشايِخِهِ فَعَظُمَ قَدْرُهُ عِنْدِي إِذْلَمْ أَرَ لَهُ وَلِيّاً وَلا عَدُوّاً إِلاّ وَ هُوَ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيهِ وَالثَّناءَ عَلَيْهِ ، فَقالَ لَهُ

بَعْضُ مَنْ حَضَرَ مَجْلِسَهُ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ : يَا أَبَا بَكْرٍ فَمَا خَبَرُ أَخِيهِ جَعْفَرٍ ؟ فَقَالَ : وَمَنْ جَعْفَرٌ فَتُسْأَلُ عَنْ خَبَرِهِ أَوْ يُقْرَنُ بِالْحَسَنِ جَعْفَرٌ مُعْلِنُ الْفِسْقِ فَاجِرٌ مَاجِنٌ شِرِّيبٌ لِلْخُمُورِ[٢] أَقَلُّ مَنْ رَأَيْتُهُ مِنَ الرِّجَالِ وَأَهْتَكُهُمْ لِنَفْسِهِ، خَفِيفٌ، قَلِيلٌ فِي نَفْسِهِ، وَلَقَدْ وَرَدَ عَلَى السُّلْطَانِ وَ أَصْحَابِهِ فِي وَقْتِ وَفَاةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَعَجَّبْتُ مِنْهُ وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكُونُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا اعْتَلَّ بَعَثَ إِلَى أَبِي أَنَّ ابْنَ الرِّضَا قَدِ اعْتَلَّ فَرَكِبَ مِنْ سَاعَتِهِ فَبَادَرَ إِلَى دَارِ الْخِلَافَةِ ثُمَّ رَجَعَ مُسْتَعْجِلاً وَمَعَهُ خَمْسَةٌ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كُلُّهُمْ مِنْ ثِقَاتِهِ وَخَاصَّتِهِ فِيهِمْ نِحْرِيرٌ، فَأَمَرَهُمْ بِلُزُومِ دَارِ الْحَسَنِ وَتَعَرُّفِ خَبَرِهِ وَحَالِهِ وَبَعَثَ إِلَى نَفَرٍ مِنَ الْمُتَطَبِّبِينَ فَأَمَرَهُمْ بِالاخْتِلَافِ إِلَيْهِ وَ تَعَاهُدِهِ صَبَاحاً وَمَسَاءً، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ ضَعُفَ، فَأَمَرَ الْمُتَطَبِّبِينَ بِلُزُومِ دَارِهِ وَ بَعَثَ إِلَى قَاضِي الْقُضَاةِ فَأَحْضَرَهُ مَجْلِسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَارَ مِنْ أَصْحَابِهِ عَشَرَةً مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ وَوَرَعِهِ فَأَحْضَرَهُمْ، فَبَعَثَ بِهِمْ إِلَى دَارِ الْحَسَنِ وَأَمَرَهُمْ بِلُزُومِهِ لَيْلاً وَنَهَاراً فَلَمْ يَزَالُوا هُنَاكَ حَتَّى تُوُفِّيَ عليه السلام فَصَارَتْ سُرَّ مَنْ رَأَى ضَجَّةً وَاحِدَةً وَبَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى دَارِهِ مَنْ فَتَّشَهَا وَفَتَّشَ حُجَرَهَا وَخَتَمَ عَلَى جَمِيعِ مَا فِيهَا وَطَلَبُوا أَثَرَ وَلَدِهِ وَجَاؤُوا بِنِسَاءٍ يَعْرِفْنَ الْحَمْلَ، فَدَخَلْنَ إِلَى جَوَارِيهِ يَنْظُرْنَ إِلَيْهِنَّ فَذَكَرَ بَعْضُهُنَّ أَنَّ هُنَاكَ جَارِيَةً بِهَا حَمْلٌ فَجُعِلَتْ فِي حُجْرَةٍ وَوُكِّلَ بِهَا نِحْرِيرٌ الْخَادِمُ وَأَصْحَابُهُ وَنِسْوَةٌ مَعَهُمْ، ثُمَّ أَخَذُوا بَعْدَ ذَلِكَ فِي تَهْيِئَتِهِ وَعُطِّلَتِ الأَسْوَاقُ وَ رَكِبَتْ بَنُو هَاشِمٍ وَ الْقُوَّادُ وَأَبِي وَسَائِرُ النَّاسِ إِلَى جَنَازَتِهِ، فَكَانَتْ سُرَّ مَنْ رَأَى يَوْمَئِذٍ شَبِيهاً بِالْقِيَامَةِ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ تَهْيِئَتِهِ بَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى أَبِي عِيسَى ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ فَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ دَنَا أَبُو عِيسَى مِنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَضَهُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْعَلَوِيَّةِ وَ الْعَبَّاسِيَّةِ وَ الْقُوَّادِ وَالْكُتَّابِ وَالْقُضَاةِ وَالْمُعَدَّلِينَ وَقَالَ: هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرِّضَا مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ عَلَى فِرَاشِهِ حَضَرَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ ثِقَاتِهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِنَ الْقُضَاةِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَمِنَ الْمُتَطَبِّبِينَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، ثُمَّ غَطَّى وَجْهَهُ وَأَمَرَ بِحَمْلِهِ فَحُمِلَ مِنْ وَسَطِ دَارِهِ وَدُفِنَ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ فَلَمَّا دُفِنَ أَخَذَ السُّلْطَانُ وَالنَّاسُ فِي طَلَبِ وَلَدِهِ وَ كَثُرَ التَّفْتِيشُ فِي الْمَنَازِلِ وَالدُّورِ وَتَوَقَّفُوا عَنْ قِسْمَةِ مِيرَاثِهِ وَلَمْ يَزَلِ الَّذِينَ وُكِّلُوا بِحِفْظِ الْجَارِيَةِ الَّتِي تُوُهِّمَ عَلَيْهَا الْحَمْلُ لَازِمِينَ حَتَّى تَبَيَّنَ بُطْلَانُ الْحَمْلِ فَلَمَّا بَطَلَ الْحَمْلُ عَنْهُنَّ قُسِمَ مِيرَاثُهُ بَيْنَ أُمِّهِ وَأَخِيهِ جَعْفَرٍ وَادَّعَتْ أُمُّهُ وَصِيَّتَهُ وَثَبَتَ ذَلِكَ عِنْدَ الْقَاضِي، وَالسُّلْطَانُ عَلَى ذَلِكَ يَطْلُبُ أَثَرَ وَلَدِهِ.

فَجَاءَ جَعْفَرٌ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى أَبِي فَقَالَ : اجْعَلْ لِي مَرْتَبَةَ أَخِي وَ أُوْصِلُ إِلَيْكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عِشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَزَبَرَهُ أَبِي وَ أَسْمَعَهُ وَقَالَ لَهُ : يَاأَحْمَقُ السُّلْطَانُ جَرَّدَ سَيْفَهُ فِي الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَئِمَّةٌ لِيَرُدَّهُمْ عَنْ ذٰلِكَ. فَلَمْ يَتَهَيَّأْ لَهُ ذٰلِكَ ،فَإِنْ كُنْتَ عِنْدَ شِيعَةِ أَبِيكَ وَأَخِيكَ إِمَاماً فَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَى السُّلْطَانِ [أَن] يُرَتِّبَكَ مَرَاتِبَهُمَا وَلَا غَيْرِ السُّلْطَانِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُمْ بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَمْ تَنَلْهَا بِنَا ، وَاسْتَقَلَّهُ أَبِي عِنْدَ ذٰلِكَ وَاسْتَضْعَفَهُ وَأَمَرَ أَنْ يُحْجَبَ عَنْهُ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ أَبِي ، وَ خَرَجْنَا وَ هُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ وَ السُّلْطَانُ يَطْلُبُ أَثَرَ وَلَدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام .

حضرت ماہ رمضان میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۲۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور روز جمعہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ میں وفات پائی۔ جبکہ آپ کی عمر ۲۸ سال تھی اور اپنے اسی گھر میں دفن کئے گئے جہاں آپ کے والد ماجد سرمن رائے (سامرہ) میں دفن تھے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام حدیث یا سوسن تھا۔

۱۔ احمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن خاقان قم میں وزیر املاک و خراج تھا ایک روز اس کی مجلس میں علوی سادات اور ان کے مختلف مذہبوں کا ذکر چل پڑا اور احمد بہت متعصب ناصبی مذہب کا تھا اس نے کہا میں نے سامرہ میں علویوں میں سے کسی کو امام حسن عسکری سے بہتر آدمی بہ لحاظ روش، اور سکون قلب اور پاکدامنی اور اپنے بذل وکرم میں اپنے گھر والوں اور بنی ہاشم پر اور کسی کو نہیں پایا اور وہ لوگ اپنے بڑے بوڑھوں اور صاحبان مرتبت سے ان کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سرداران لشکر اور وزرا اور عام لوگ بھی ان کا احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔

ایک روز جب میرے باپ کی مجلس جمی ہوئی تھی میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ یکایک دربان اندر آئے اور کہا کہ ابو محمدؑ ابن الرضا دروازہ پر ہیں۔ میرے باپ نے بآوازِ بلند کہا۔ ان کو آنے دو۔ دربانوں سے یہ سن کر کہ میرے باپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر صرف کنیت (ابو محمد) کے ساتھ کیا۔ بڑا تعجب ہوا کیوں کہ کنیت سے ذکر کرنا مخصوص تھا خلیفہ سے یا ولی عہد سے یا اس سے جس کے لئے بادشاہ حکم دے۔

پس داخل ہوا ایک شخص گندم گوں، حسین قامت، خوبصورت چہرہ گداز بدن نوجوان جس کے چہرے پر رعب و جلال تھا۔ جوں ہی میرے باپ نے دیکھا۔ ننگے پیر ان کی طرف چلے، میں نے اب تک کسی بنی ہاشم کے ساتھ ایسا کرتے ان کو نہیں دیکھا تھا اور نہ سرداران حکومت کے ساتھ، جب وہ قریب آئے تو ان سے معانقہ کیا اور ان کے سر اور سینہ کو بوسہ دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں خود بیٹھتے تھے۔ میں یہ تعظیم دیکھ کر حیران تھا ناگاہ دربان نے آکر کہا موفق (برادر عباسی بادشاہ) آرہا ہے اور موفق جب میرے باپ سے ملنے آتا تھا تو اس کے دربان اور خاص خاص سردار آگے چلتے تھے پس وہ صف بہ صف درواز

سے لے کر میرے باپ کی نشست گاہ تک کھڑے ہو گئے' تاکہ وہ آئے اور پھر چلا جائے۔ میرا باپ حضرت سے متوجہ ہو کر باتیں کرتا رہا جب تک کہ اس نے اپنے خاص غلاموں کی طرف دیکھا اس نے حضرت سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اگر آپ چاہیں تو اب چلے جائیں۔

اور اپنے دربانوں سے کہا۔ ان کو صفوں کے پیچھے سے نکال لے جاؤ تاکہ موفق نہ دیکھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ میرے باپ بھی کھڑے ہوئے اور معانقہ کر کے رخصت کیا۔ میں نے اپنے دربانوں سے پوچھا یہ کون تھے جن کی تم نے کنیت بیان کی اور میرے باپ نے ان کے ساتھ ایسا عمل کیا۔ انھوں نے کہا یہ ایک علوی سید ہیں جن کا نام حسن بن علی اور عرف ابن رضا ہے۔ میرا تعجب بڑھ گیا اور اس دن سے میں ان کے معاملہ میں اور اپنے باپ کے معاملہ میں اور جو میں نے دیکھا تھا سخت متفکر تھا۔ جب رات ہوئی تو میرے باپ کی عادت تھی کہ عشاء کے بعد بیٹھ کر اپنے معاملات پر اور جو حالات بادشاہ تک پہنچانے ہوتے تھے ان پر غور کیا کرتے تھے۔

جب وہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہ تھا۔ مجھ سے کہا۔ اے احمد! تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اگر آپ اجازت دیں۔ کہا اجازت ہے جو چاہو پوچھو، میں نے کہا یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے اور اپنے والدین کا نفس ان پر فدا کیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرف ابن رضا ہیں۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت خلفائے بنی عباس سے ہٹ جائے تو بنی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں، ان کا استحقاق ہے ان کی فضیلت پاک دامنی، نیک روش، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور درستی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے۔ جن کو مرد عاقل، فہیم و عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ سن کر (اپنے مذہبی تعصب کی بناء پر میرا قلق، تفکر اور غصہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب تقصیر سمجھا۔ اب میرے لئے اس کے سوا چارۂ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کروں۔ چنانچہ جب میں نے بنی ہاشم کے حالات سرداران لشکر سے، منشیوں سے قاضیوں سے اور فقیہوں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلالت وعظمت بازور محل رفیع اور قول جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام خاندان اور مشائخ پر ان کو ترجیح دی۔ یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہو گئی اور کیسے نہ ہوتی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا دوست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا ہی خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے۔ ایک اشعری فرقے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا۔ احمد (راوی) سے کہنے لگا۔ اے ابو بکر ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال تمہیں معلوم ہے۔ میں نے کہا کون جعفر تاکہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن

بن علی سے مقابلہ کیا جائے۔ اس نے کہا جعفر کھلم کھلا بدکار، زنا کار، لاپروا اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ اپنی پردہ دری اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقتِ وفات حسن بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا نہ تھا۔

ایک روز بادشاہ (معتمد) نے میرے باپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضا بیمار ہیں وہ فوراً سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے۔ آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتمد اور خاص الخاص تھے ان میں بادشاہ کا غلام خاص نحریر بھی تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر رہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیبوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آتے جاتے رہیں اور صبح و شام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا۔ دو تین دن بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیبوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور قاضی القضاۃ کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی شہر سامرہ میں نوحہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاشی لیں اور جو کچھ برآمد ہو اس پر مہر لگا دیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں۔ کچھ عورتیں بھیجی گئیں تاکہ وہ حمل کی تحقیق کریں۔ وہ کنیزوں کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کنیز حاملہ ہے اس کو علیحدہ حجرے میں رکھا گیا اور نحریر خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ نگراں مقرر کیا گیا اس کے بعد تجہیز و تکفین کا سامان ہونے لگا۔ بازار بند ہو گئے اور بنو ہاشم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آنے لگے۔ سامرہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس عیسیٰ بن متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھائے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم علوی اور عباسیوں سرداران لشکر، متصدی قاضی اور صاحبانِ عدل سے کہا۔ دیکھ لیجئے یہ حسن بن علی بن محمد بن رضا ہیں جو اپنی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتمد فلاں فلاں اور فلاں قاضی اور طبیب اور صاحبانِ عدل و انصاف، اس کے بعد چہرہ ڈھانپ دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے۔ پس وسطِ خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں لگے۔ منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کنیز کے نگراں تھے جس پر حمل کا شبہ تھا وہ برابر نگرانی کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا۔ جو قاضی کے یہاں سے ڈگری ہو گیا۔ اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لڑکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدمہ ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام قرار دے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس

ہزار دینار دیا کروں گا۔ میرے باپ نے ان کو ڈانٹا اور کہا۔ اے احمق بادشاہ تلوار کھینچے بیٹھا ہے ان لوگوں کے اوپر جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تاکہ اس عقیدے سے انھیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو تجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سہارے کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو یہ چیز ہم سے نہ پائے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و ذلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میری زندگی بھر، پس وہ اور ہم اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے فرزند کی تلاش میں رہا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ الزُّبَيْرِيِّ قَبْلَ مَوْتِ الْمُعْتَزِّ بِنَحْوٍ مِنْ عِشْرِينَ يَوْماً: الْزَمْ بَيْتَكَ حَتَّى يَحْدُثَ الْحَادِثُ، فَلَمَّا قُتِلَ بُرَيْحَةُ كَتَبَ إِلَيْهِ قَدْ حَدَثَ الْحَادِثُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَكَتَبَ لَيْسَ هَذَا الْحَادِثُ هُوَ الْحَادِثَ الْآخَرَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ الْمُعْتَزِّ مَا كَانَ.

وَعَنْهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يُقْتَلُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ عَبْدُ اللهِ ـ قَبْلَ قَتْلِهِ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ ـ فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ قُتِلَ.

٢۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ابوالقاسم اسحاق بن جعفر زبیری کو معتز بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو جب بریحہ قتل کر دیا گیا تو اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔ اب کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے پھر معتز پر جو گزرتی تھی گزر گئی یعنی قتل کر دیا گیا

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْكُرْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: ضَاقَ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي: امْضِ بِنَا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ ـ يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ ـ فَإِنَّهُ قَدْ وُصِفَ عَنْهُ سَمَاحَةٌ، فَقُلْتُ: تَعْرِفُهُ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ وَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ، قَالَ: فَقَصَدْنَاهُ فَقَالَ لِي [أَبِي] وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ: مَا أَحْوَجَنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ لِلْكِسْوَةِ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ لِلدَّيْنِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَهُ أَمَرَ لِي بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَةٍ أَشْتَرِي بِهَا حِمَاراً وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَمِائَةٌ لِلْكِسْوَةِ وَأَخْرُجُ إِلَى الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا وَافَيْنَا الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدٌ ابْنُهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمْنَا قَالَ لِأَبِي: يَا عَلِيُّ: مَا خَلَّفَكَ عَنَّا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَلْقَاكَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ جَاءَنَا غُلَامُهُ فَنَاوَلَ أَبِي صُرَّةً فَقَالَ: هَذِهِ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَانِ لِلْكِسْوَةِ

وَمِائَتَانِ لِلدَّيْنِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَأَعْطَانِي صُرَّةً فَقَالَ: هٰذِهِ ثَلاثُمِائَةِ دِرْهَمٍ اجْعَلْ مِائَةً فِي ثَمَنِ حِمَارٍ وَمِائَةً لِلْكِسْوَةِ وَمِائَةً لِلنَّفَقَةِ وَلاتَخْرُجْ إِلَى الْجَبَلِ وَصِرْ إِلَى سُورَاءَ فَصَارَ إِلَى سُورَاءَ وَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ فَدَخْلُهُ الْيَوْمَ أَلْفُ دِينَارٍ وَمَعَ هٰذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ أَتُرِيدُ أَمْراً أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَقَالَ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ.

۳۔ محمد بن علی نے بیان کیا کہ جب ہم تنگدستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا چلو اس شخص یعنے امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس چلیں ان کی سخاوت کا بہت شہرہ ہے۔ میں نے کہا آپ ان کو پہچانتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کی طرف چلے۔ راستے میں میرے باپ نے کہا۔ ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دو سو لباس کے لئے دو سو ادائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا۔ کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خورد ونوش کروں اور سو میں کپڑے بنا لوں اور کردستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم اور ان کا بیٹا محمد داخل ہوں۔ ہم نے اندر جا کر سلام کیا۔ حضرت نے فرمایا اس وقت کیسے آئے۔ میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آتے شرم آئی۔ جب ہم گھر سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا اس میں سے دو سو میں کپڑے بنانا دو سو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا۔ پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو کا گدھا خریدنا، سو کے کپڑے بنانا اور سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور کردستان نہ جانا بلکہ سورا جانا، پس وہ سورا گیا اور ایک عورت سے شادی کی اب اس کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے کہ وہ فرقہ واقفیہ (جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ امام مہدی ہیں) ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ وائے ہو تیرے اوپر کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو واقفیہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَكَانَ أَبِي يَتَعَاطَى الْبَيْطَرَةَ فِي مَرْبَطِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ: وَكَانَ عِنْدَ الْمُسْتَعِينِ بَغْلٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُ حُسْناً وَكِبْراً وَكَانَ يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَاللِّجَامَ وَالسَّرْجَ، وَقَدْ كَانَ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّاضَةَ، فَلَمْ يُمَكِّنْ لَهُمْ حِيلَةً فِي رُكُوبِهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ بَعْضُ نُدَمَائِهِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلا تَبْعَثُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ الرِّضَا حَتَّى يَجِيءَ فَإِمَّا أَنْ يَرْكَبَهُ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَهُ فَتَسْتَرِيحَ مِنْهُ، قَالَ: فَبَعَثَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ وَمَضَى مَعَهُ أَبِي فَقَالَ أَبِي: لَمَّا دَخَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ الدَّارَ كُنْتُ مَعَهُ فَنَظَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِلَى الْبَغْلِ وَاقِفاً فِي صَحْنِ الدَّارِ فَعَدَلَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ بِيَدِهِ عَلَى كَفَلِهِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الْبَغْلِ وَقَدْ عَرِقَ حَتَّى سَالَ الْعَرَقُ مِنْهُ، ثُمَّ صَارَ إِلَى الْمُسْتَعِينِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ

أَلْجِمْ هٰذَا الْبَغْلَ فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لِأَبِي: أَلْجِمْهُ يَا غُلَامُ، فَقَالَ الْمُسْتَعِينُ: أَلْجِمْهُ أَنْتَ، فَوَضَعَ طَيْلَسَانَهُ ثُمَّ قَامَ فَأَلْجَمَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَقَعَدَ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَسْرِجْهُ، فَقَالَ لِأَبِي: يَا غُلَامُ أَسْرِجْهُ فَقَالَ: أَسْرِجْهُ أَنْتَ فَقَامَ ثَانِيَةً فَأَسْرَجَهُ وَرَجَعَ فَقَالَ لَهُ تَرَى أَنْ تَرْكَبَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَرَكِبَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمْتَنِعَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَضَهُ فِي الدَّارِ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى الْهَمْلَجَةِ(1) فَمَشَى أَحْسَنَ مَشْيٍ يَكُونُ، ثُمَّ رَجَعَ وَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَعِينُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ حُسْناً وَفَرَاهَةً وَمَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُهُ إِلَّا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ حَمَلَكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لِأَبِي: يَا غُلَامُ خُذْهُ فَأَخَذَهُ أَبِي فَقَادَهُ.

۴۔ راوی نے کہا کہ احمد بن الحارث قزوینی نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ سامرہ میں تھا اور میرا باپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے طویلہ کا سائیس تھا مستعین (بادشاہ عباسی) کے پاس ایک خچر تھا بے حد خوب صورت اور قد آور، لیکن وہ اپنے اوپر کسی کو سوار ہونے نہیں دیتا تھا اور نہ لجام لگانے اور زین رکھنے کی اجازت دیتا تھا بہت سے چابک سوار جمع تھے لیکن اس پر سواری کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک مصاحب نے اس سے کہا۔ اے امیر المومنین امام حسن عسکریؑ کو بلائیے یا تو وہ اس پر سوار ہو گئے یا اس نے ان کو قتل کر دیا۔ اس صورت میں آپ کو ان کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ اس نے بلا بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ میں بھی گیا۔ میرے باپ کا بیان ہے کہ جب حضرت گھر میں داخل ہوئے میں ساتھ تھا تو آپ نے صحن میں خچر کھڑا دیکھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھا تو اس کو پسینہ آگیا اور بہنے لگا۔ پھر آپ مستعین کے پاس آئے، اس نے مرحبا کہا اور قریب بٹھا کر کہا۔ اے ابو محمد اس کو لگام دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا تو اسے لگام دے۔ مستعین نے کہا۔ نہیں آپ ہی دیجئے۔ حضرت نے اپنی چادر رکھی اور جا کر لگام دے دی اور واپس آ کر بیٹھ گئے اس نے کہا اب زین بھی کس دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا اور زین کس، مستعین نے کہا نہیں آپ ہی یہ کیجئے۔ آپ نے اٹھ کر زین لگا دی۔ اس نے کہا کیا آپ سوار ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پس آپ بغیر کسی رکاوٹ کے سوار ہو گئے اور گھر میں اسے چلایا۔ دلکی دوڑایا۔ وہ خوب اچھی چال چلا۔ اس کے بعد آپ واپس آگئے اور اُتر گئے۔ اس نے کہا آپ نے اسے کیسا پایا۔ فرمایا بہت حسین اور چست ہے یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا اے ابو محمد جب میں اس پر آپ کو سوار کر چکا تو یہ آپ ہی کا ہو گیا۔ حضرت نے میرے باپ سے فرمایا۔ اس کو لے لے انھوں نے اس کی لگام پکڑ لی اور اس کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(افسوس کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی ان کی امامت کا قائل نہ ہوا)

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام الْحَاجَةَ ، فَحَكَّ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ ، قَالَ : وَأَحْسَبُهُ غَطَّاهُ بِمِنْدِيلٍ وَأَخْرَجَ خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَاهَاشِمٍ خُذْ وَ أَعْذِرْنَا .

۵ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے اپنی حاجت بیان کی ۔ آپؑ نے اپنا کوڑا زمین پر رگڑا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے ڈھکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور معذرت کی۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْمُطَهَّرِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ سَنَةَ الْقَادِسِيَّةِ يُعْلِمُهُ انْصِرَافَ النَّاسِ وَأَنَّهُ يَخَافُ الْعَطَشَ ، فَكَتَبَ عليه السلام امْضُوا فَلَاخَوْفَ عَلَيْكُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَمَضَوْا سَالِمِينَ ، وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۶ ۔ ابوعلی مطہر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ اہلِ قادسیہ نے اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اس لئے کہ راہِ مکہ میں انھیں پیاسا مرنے کا خطرہ ہے حضرت نے لکھا جاؤ ۔ ذرا خوف نہ کرو انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی ۔ پس سب صحیح وسالم پہنچ گئے

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضْلِ الْيَمَانِيِّ قَالَ : نَزَلَ بِالْجَعْفَرِيِّ مِنْ آلِ جَعْفَرٍ خَلْقٌ لَاقِبَلَ لَهُ بِهِمْ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَشْكُو ذٰلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: تُكْفَوْنَ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِي نَفَرٍ يَسِيرٍ وَالْقَوْمُ يَزِيدُونَ عَلَى عِشْرِينَ أَلْفاً وَهُوَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَلْفٍ فَاسْتَبَاحَهُمْ .

۷ ۔ محمد بن اسمٰعیل علوی نے بیان کیا کہ امام حسن علیہ السلام علی بن یارمش کے پاس قید کئے گئے اور وہ بڑا ناصبی اور آلِ محمد سے سخت عداوت رکھنے والا تھا ۔ بادشاہ نے اس سے کہا ان کو اس اس طرح اذیت دینا ۔ آپ ابھی ایک ہی دن رہے تھے کہ اس نے اپنے رخسارے حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے اور حضرت کی عظمت وجلالتِ شان کی وجہ سے نگاہ اوپر کو نہ اٹھاتا تھا حضرت اس کے پاس سے اس حال میں نکلے کہ از روئے بصیرت وہ سب سے بہتر اور از روئے قول سب سے افضل تھا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيِّ قَالَ : حُبِسَ أَبُو مُحَمَّدٍ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ نَارْمَشَ وَهُوَ أَنْصَبُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ عَلَى آلِ أَبِي طَالِبٍ وَقِيلَ لَهُ : افْعَلْ بِهِ وَافْعَلْ فَمَا أَقَامَ عِنْدَهُ إِلَّا يَوْماً حَتَّى وَضَعَ خَدَّيْهِ لَهُ وَكَانَ لَايَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَيْهِ إِجْلَالاً وَإِعْظَاماً ، فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَ هُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ بَصِيرَةً وَأَحْسَنُهُمْ فِيهِ قَوْلاً

٨۔ راوی کہتا ہے کہ ابوہاشم جعفری پر جو اولاد جعفر طیار سے تھے ایک ایسی قوم نے حملہ کیا جس کے مقابلے کی تاب ان کو نہ تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک خط میں یہ پریشانی لکھی، آپ نے تحریر فرمایا۔ انشاء اللہ تم اس مہم کو سر کر دو گے پس وہ تھوڑے سے لوگ لے کر مقابلے کو نکلے اور وہ لوگ بیس ہزار سے زائد تھے ان پر فتح حاصل کی۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيجَةِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى : «وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً» قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ : مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هٰهُنَا فَرَجَعَ الْجَوَابُ: الْوَلِيجَةُ الَّذِي يُقَامُ دُونَ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَحَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُمْ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ ؟ فَهُمُ الْأَئِمَّةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللهِ فَيُجِيزُ أَمَانَهُمْ.

٩۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کے کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز دار دوست نہیں بنایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا، کتاب خدا میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ ولیجہ وہ ہے جس کو ولی امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو تمہارے دل میں خیال آیا۔ تو وہ آئمہ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے پس ان کی امان جائز ہے۔

١٠ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوهَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ضِيقَ الْحَبْسِ وَكَتْلَ الْقَيْدِ[1] فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْتَ تُصَلِّي الْيَوْمَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ فَأُخْرِجْتُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي كَمَا قَالَ عليه السلام وَكُنْتُ مُضَيَّقاً فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَانِيرَ فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تَسْتَحْيِ وَلَا تَحْتَشِمْ وَاطْلُبْهَا فَإِنَّكَ تَرَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَاللهُ.

١٠۔ ابوہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوپہر کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا حضرت نے فرمایا تھا میں بہت تنگدست ہو رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیا دامنگیر ہوئی۔ جب میں اپنے گھر آیا۔ تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، حیا اور رنج نہ کرو اور جب ضرورت ہوا کرے مانگ لیا کرو انشاء اللہ تمہیں مل جایا کرے گا۔

١١ ـ إِسْحَاقُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَقْرَعِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَمْزَةَ نَصِيرٌ الْخَادِمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يُكَلِّمُ غِلْمَانَهُ بِلُغَاتِهِمْ ، تُرْكٍ وَرُومٍ وَصَقَالِبَةٍ ، فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذٰلِكَ وَ

قُلْتُ : هٰذا وُلِدَ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتّٰى مَضَى أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام وَلارَآهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هٰذا ، أُحَدِّثُ نَفْسِي بِذٰلِكَ ـ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَيَّنَ حُجَّتَهُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ شَيْءٍ وَيُعْطِيْهِ اللُّغَاتِ وَمَعْرِفَةَ الْأَنْسَابِ وَالْآجَالِ وَالْحَوَادِثِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْمَحْجُوجِ فَرْقٌ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو ترکی، رومی اور صقلابی ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی علیہ السلام کے مرتے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انھوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا حضرت ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انساب و آجال و حوادث۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

١٢ ـ إِسْحَاقُ ، عَنِ الْأَقْرَعِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِمَامِ هَلْ يَحْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي بَعْدَمَا فَصَلَ الْكِتَابُ : الْإِحْتِلَامُ شَيْطَنَةٌ وَقَدْ أَعَاذَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْلِيَاءَهُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَوَرَدَ الْجَوَابُ : حَالُ الْأَئِمَّةِ فِي الْمَنَامِ حَالُهُمْ فِي الْيَقْظَةِ لَا يُغَيِّرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئاً وَقَدْ أَعَاذَ اللهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ لَمَّةِ الشَّيْطَانِ كَمَا حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کیا امام کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اس خط کو روانہ کرنے کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کار شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب دیا کہ آئمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیلی ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

١٣ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ظَرِيْفٍ قَالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَتَانِ أَرَدْتُ الْكِتَابَ فِيهِمَا إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام إِذَا قَامَ بِمَا يَقْضِي وَ أَيْنَ مَجْلِسُهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأَغْفَلْتُ خَبَرَ الْحُمَّى فَجَاءَ الْجَوَابُ سَأَلْتَ عَنِ الْقَائِمِ فَإِذَا قَامَ قَضَى بَيْنَ النَّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضَاءِ دَاوُدَ عليه السلام لَا يَسْأَلُ الْبَيِّنَةَ وَكُنْتَ أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَّى الرِّبْعِ فَأُنْسِيْتَ ، فَاكْتُبْ فِي وَرَقَةٍ وَ عَلِّقْهُ عَلَى الْمَحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ

بِإِذْنِ اللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ ، يَا نَارُ كُونِي بَرْداً وَ سَلاماً عَلَى إِبْرَاهِيمَ» فَعَلَّقْنَا عَلَيْهِ مَا ذَكَرَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَفَاقَ .

۱۳۔ حسن بن ظریف نے کہا کہ میرے دل میں دو مسئلوں کی کھٹک تھی میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسئلے معلوم کروں پس میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ قائم آل محمدؐ کا ظہور جب ہوگا تو آپ قضایا کا فیصلہ کس طرح کریں گے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہوگی کہاں، میں چاہتا کہ یہ بھی پوچھوں کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب میں حضرت نے لکھا۔ قائم آل محمدؐ اپنے علم سے اسی طرح فیصلہ کریں گے جیسے داؤد بغیر گواہ لئے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال کرنا چاہتے تھے کہ چوتھی کے بخار کا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم" انشاء اللہ صحت ہوگی۔ میں نے یہ تعویذ مریض کے گردن میں ڈالا تو صحت ہوگئی۔

١٤ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ : قَعَدْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ فَلَمَّا مَرَّ بِي شَكَوْتُ إِلَيْهِ الْحَاجَةَ وَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ فَمَا فَوْقَهَا وَلَا غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ قَالَ : فَقَالَ : تَحْلِفُ بِاللهِ كَاذِباً وَقَدْ دَفَنْتَ مِائَتَيْ دِينَارٍ ؛ وَلَيْسَ قَوْلِي هٰذَا دَفْعاً لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ ، أَعْطِهِ يَا غُلَامُ مَا مَعَكَ ، فَأَعْطَانِي غُلَامُهُ مِائَةَ دِينَارٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي : إِنَّكَ تُحْرَمُهَا أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهَا يَعْنِي الدَّنَانِيرَ الَّتِي دَفَنْتُ وَصَدَقَ عليه السلام وَ كَانَ كَمَا قَالَ دَفَنْتُ مِائَتَيْ دِينَارٍ وَقُلْتُ : يَكُونُ ظَهْراً وَ كَهْفاً لَنَا فَاضْطُرِرْتُ ضَرُورَةً شَدِيدَةً إِلَى شَيْءٍ أُنْفِقُهُ وَانْغَلَقَتْ عَلَيَّ أَبْوَابُ الرِّزْقِ فَنَبَشْتُ عَنْهَا فَإِذَا ابْنٌ لِي قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَهَا فَأَخَذَهَا وَهَرَبَ فَمَا قَدَرْتُ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے۔ حضرت نے فرمایا تم نے جھوٹی قسم کھائی ہے تم نے دو سو دینار زمین میں دبائے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دوں نہیں، اے غلام اس کو سو دینار دے دے پھر مجھ سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا۔ میں نے دو سو دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہوگی تو ان سے مدد لوں گا چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور دیکھو، میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا لیا تھا وہ اسے نکال کر لے گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

۱۵ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ لِي فَرَسٌ وَكُنْتُ بِهِ مُعْجِباً أُكْثِرُ ذِكْرَهُ فِي الْمَحَالِّ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَوْماً فَقَالَ لِي : مَا فَعَلَ فَرَسُكَ؟ فَقُلْتُ : هُوَ عِنْدِي وَهُوَ ذَا هُوَ عَلَى بَابِكَ وَعَنْهُ نَزَلْتُ فَقَالَ لِيَ : اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَسَاءِ إِنْ قَدَرْتَ عَلَى مُشْتَرِي وَلَا تُؤَخِّرْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلَامُ فَقُمْتُ مُتَفَكِّراً وَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِي فَأَخْبَرْتُ أَخِي الْخَبَرَ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ فِي هَذَا؟ وَشَحَحْتُ بِهِ وَ نَفِسْتُ عَلَى النَّاسِ بِبَيْعِهِ وَ أَمْسَيْنَا فَأَتَانَا السَّائِسُ وَقَدْ صَلَّيْنَا الْعَتَمَةَ فَقَالَ : يَا مَوْلَايَ نَفَقَ فَرَسُكَ فَاغْتَمَمْتُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ عَنَى هَذَا بِذَلِكَ الْقَوْلِ ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بَعْدَ أَيَّامٍ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي : لَيْتَهُ أَخْلَفَ عَلَيَّ دَابَّةً إِذْ كُنْتُ اغْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ، فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ : نَعَمْ نُخْلِفُ دَابَّةً عَلَيْكَ ، يَا غُلَامُ أَعْطِهِ بِرْذَوْنِي الْكُمَيْتَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ فَرَسِكَ وَ أَوْطَأُ وَأَطْوَلُ عُمْراً .

۱۵۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جا بجا اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس یہیں آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں آترا ہوں۔ فرمایا شام سے پہلے اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس کا تبادلہ کرلو اسی اثنا میں ایک اور شخص آگیا اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا۔ اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فروخت میں بخل سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش نہ کیا جس کے ہاتھ بیچوں۔ شام کو جب ہم نمازِ عشاء پڑھ چکے تھے۔ سائیس آکر کہنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا۔ یہ سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا۔ چند روز بعد میں خدمتِ امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی چوپایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں اس کے بدلے چوپایہ دیتا ہوں۔ اے غلام میرا کیت خچران کو دے دے اور مجھ سے کہا۔ یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

۱۶ـ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ أَخَذَ الْمُهْتَدِي فِي قَتْلِ الْمَوَالِيَّ يَا سَيِّدِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَغَلَهُ عَنَّا ، فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ يَتَهَدَّدُكَ وَيَقُولُ: وَاللهِ لَأُجْلِيَنَّهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ(۲) فَوَقَّعَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام بِخَطِّهِ: ذَاكَ أَقْصَرُ لِعُمْرِهِ ، عُدَّ مِنْ يَوْمِكَ هَذَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَ يُقْتَلُ فِي الْيَوْمِ السَّادِسِ بَعْدَ هَوَانٍ وَ اسْتِخْفَافٍ يَمُرُّ بِهِ فَكَانَ كَمَا قَالَ عليه السلام .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ جس زمانے میں مہتدی نے شعیان علیؑ کے قتل کی مہم شروع کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی توجہ ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نئی آبادی سے جلا وطن کر دوں گا۔ امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے دستِ مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت وحقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

١٧ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُوَاللّهَ لِي مِنْ وَجَعِ عَيْنِي وَكَانَتْ إِحْدَىٰ عَيْنَيَّ ذَاهِبَةً وَ الْأُخْرَىٰ عَلَىٰ شَرَفِ ذَهَابٍ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : حَبَسَ اللّهُ عَلَيْكَ عَيْنَكَ فَأَفَاقَتِ الصَّحِيحَةُ وَوَقَّعَ فِي آخِرِ الْكِتَابِ آجَرَكَ اللّهُ وَ أَحْسَنَ ثَوَابَكَ ، فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ وَلَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَداً مَاتَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَتْنِي وَفَاةُ ابْنِي طَيِّبٍ فَعَلِمْتُ أَنَّ التَّعْزِيَةَ لَهُ .

۱۷۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے درخواست کی کہ میری درد چشم دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جا ہی چکی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے تیری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صحیح سالم ہو گئی۔ خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے، میں پڑھ کر غمگین ہوا میرے خاندان میں کوئی مرا نہ تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعزیت تھی۔

١٨ ـ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا بِسُرَّ مَنْ رَأَىٰ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ ، يَتَظَلَّمُ إِلَى الْمُهْتَدِي فِي ضَيْعَةٍ لَهُ قَدْ غَصَبَهَا إِيَّاهُ شَفِيعٌ الْخَادِمُ وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَشَرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرِهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام : لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ضَيْعَتُكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَ الْوَكِيلَ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ وَخَوِّفْهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَلَقِيَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّيْعَةُ قَدْ كُتِبَ إِلَيَّ عِنْدَ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ ، أَنْ أَطْلُبَكَ وَأَرُدَّ الضَّيْعَةَ عَلَيْكَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَشَهَادَةِ الشُّهُودِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَىٰ أَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَى الْمُهْتَدِي فَصَارَتِ الضَّيْعَةُ لَهُ وَفِي يَدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا خَبَرٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هٰذَا قَالَ : خَلَّفْتُ ابْناً لِي عَلِيلاً بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَابْناً لِي آخَرَ أَسَنَّ مِنْهُ كَانَ وَصِيِّي وَ قَيِّمِي عَلَىٰ عِيَالِي وَ فِي ضِيَاعِي فَكَتَبْتُ إِلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لِابْنِي الْعَلِيلِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوفِيَ ابْنُكَ الْمُعْتَلُّ

وَمَاتَ الْكَبِيرُ وَصِيُّكَ وَ قَيِّمُكَ فَاحْمَدِاللهَ وَلَاتَجْزَعْ فَيَحْبَطَ أَجْرُكَ فَوَرَدَ عَلَيَّ الْخَبَرُ أَنَّ ابْنِي قَدْ عُوفِيَ مِنْ عِلَّتِهِ وَمَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام .

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ سامرہ میں ایک شخص ہمارے پاس مصر سے آیا جس کا نام سیف ابن اللیث تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا مہتدی بادشاہ عباسی سے اس کے خادم شفیع کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سہولت امر کے لئے درخواست کرے۔ حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کر تیری زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جا بلکہ اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈرا سلطان اعظم یعنے خدا سے جو رب العالمین ہے پس وہ اس سے ملا۔ اس نے کہا۔ تیرے مصر سے نکلتے ہی شفیع نے مجھے لکھا کہ میں تجھے بلا کر زمین تیرے حوالے کر دوں پس اس نے قاضی ابو الشوراب کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو واپس کر دی اور مہتدی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پس وہ زمین اس کے قبضے میں آگئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وصی اور قائم مقام تھا میرے اہل وعیال اور جائیداد کا، میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپ دعا فرمائیں حضرت نے لکھا تمہارا بیمار بیٹا اچھا ہو گیا اور بڑا بیٹا مر گیا۔ خدا کی حمد کرو اور بے قرار نہ ہو ورنہ ثواب سے محروم رہو گے۔ پس جیسا حضرت نے کہا تھا ویسی ہی خبر مجھے ملی۔

۱۹۔ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقُشَيْرِيِّ مِنْ قَرْيَةٍ تُسَمَّى قِيرَ، قَالَ: كَانَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَكِيلٌ قَدِ اتَّخَذَ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةً يَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أَبْيَضُ فَأَرَادَ الْوَكِيلُ الْخَادِمَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ بِنَبِيذٍ فَاحْتَالَ لَهُ بِنَبِيذٍ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ مُغْلَقَةٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الْوَكِيلُ قَالَ: إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذَا أَنَا بِالْأَبْوَابِ تُفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بِنَفْسِهِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ اتَّقُوا اللهَ خَافُوا اللهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ بِبَيْعِ الْخَادِمِ وَإِخْرَاجِي مِنَ الدَّارِ.

۱۹۔ راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریہ قیر میں بیان کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید فام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اس شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب مہیا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام علیہ السلام کے درمیان تین دروازے مقفل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی غلطی پر آگاہ ہوا۔ ناگاہ دروازے کھلے اور حضرت تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم خدا سے ڈرو، اور پرہیزگار بنو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

۲۰ ـ إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الشَّائِيُّ قَالَ: نَاظَرْتُ رَجُلاً مِنَ الثَّنَوِيَّةِ بِالْأَهْوَازِ، ثُمَّ قَدِمْتُ سُرَّ مَنْ رَأَى وَقَدْ عَلِقَ بِقَلْبِي شَيْءٌ مِنْ مَقَالَتِهِ فَإِنِّي لَجَالِسٌ عَلَى بَابِ أَحْمَدَ ابْنِ الْخَضِيبِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام مِنْ دَارِ الْعَامَّةِ يَوْمَ الْمَوْكِبِ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَأَشَارَ بِسَبَّاحَتِهِ «أَحَدٌ أَحَدٌ فَرْدٌ» فَسَقَطْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ.

۲۰۔ راوی نے خبر دی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا اہواز میں ایک مجوسی سے۔ پھر میں سامرہ آیا۔ اس مجوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑ گئی تھی۔ میں احمد بن الخضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اہلچیوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادہر سے گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اور اپنی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکتا ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

۲۱ـ إِسْحَاقُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَوْماً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَا أَصُوغُ بِهِ خَاتَماً أَتَبَرَّكُ بِهِ، فَجَلَسْتُ وَأُنْسِيتُ مَا جِئْتُ لَهُ، فَلَمَّا وَدَّعْتُ وَنَهَضْتُ رَمَى إِلَيَّ بِالْخَاتَمِ فَقَالَ: أَرَدْتَ فِضَّةً فَأَعْطَيْنَاكَ خَاتَماً رَبِحْتَ الْفَصَّ وَالْكِرَا، هَنَّاكَ اللهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ! فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللهِ وَإِمَامِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ بِطَاعَتِهِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا أَبَا هَاشِمٍ.

۲۱۔ ابوہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بنانے کے لئے چاندی مانگوں تاکہ میرے لئے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں چلنے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف پھینکی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور نگ بھی اور بنوانے کی اجرت بھی۔ اے ابوہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے ولی ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی طاعت میں بقائے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابوہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

۲۲ ـ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو الْعَيْنَاءِ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَتَاقَةً قَالَ: كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَعْطَشُ وَأَنَا عِنْدَهُ فَأُجِلُّهُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَيَقُولُ: يَا غُلَامُ! اسْقِهِ وَرُبَّمَا حَدَّثَتْنِي نَفْسِي بِالنُّهُوضِ فَأُفَكِّرُ فِي ذَلِكَ فَيَقُولُ: يَا غُلَامُ! دَابَّتَهُ[1]

۲۲۔ راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آتا تو پیاسا ہوتا تو مجھے آپ کی جلالت

شان کی وجہ سے پانی مانگنے کی ہمت نہ ہوتی حضرت خود ہی غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اے غلام سواری لا۔

٢٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلامُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْغَفَّارِ قَالَ: دَخَلَ الْعَبَّاسِيُّونَ عَلَىٰ صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ وَدَخَلَ صَالِحُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْ هٰذِهِ النَّاحِيَةِ عَلَىٰ صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ عِنْدَ مَاحَبَسَ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَقَالَ لَهُمْ صَالِحٌ: وَمَا أَصْنَعُ؟ قَدْ وَكَّلْتُ بِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَشَرِّ مَنْ قَدَرْتُ عَلَيْهِ، فَقَدْ صَارَا مِنَ الْعِبَادَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ إِلَىٰ أَمْرٍ عَظِيمٍ، فَقُلْتُ لَهُمَا: مَافِيهِ؟ فَقَالَا: مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ، لَايَتَكَلَّمُ وَلَايَتَشَاغَلُ وَإِذَا نَظَرْنَا إِلَيْهِ ارْتَعَدَتْ فَرَائِصُنَا وَيُدَاخِلُنَا مَالَا نَمْلِكُهُ مِنْ أَنْفُسِنَا، فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ انْصَرَفُوا خَائِبِينَ.

۲۳۔ راوی نے کہا صالح بن وصیف کے پاس کچھ عباسی آئے اور صالح بن علی وغیرہ بھی امام حسن عسکریؑ کے ساتھ صالح بن وصیف کی نگرانی میں قید تھے۔ صالح نے ان لوگوں سے کہا، میں نے شریرترین دو آدمیوں کے سپرد حضرت کو کیا تھا وہ دونوں عبادت گذار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔ میں نے اس قیدی کے بارے میں ان دونوں سے بات چیت کی۔ انھوں نے کہا، تم کیا پوچھتے ہو اس شخص کے بارے میں جو صائم النہار اور قائم اللیل ہے نہ کسی سے بولتا ہے نہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور رعب کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے اور ہمارے نفسوں پر ناقابل برداشت اثر پڑتا ہے یہ سن کر وہ لوگ ناکام واپس گئے۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَكْفُوفُ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ بَعْضِ فَصَّادِي الْعَسْكَرِ مِنَ النَّصَارَىٰ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلامُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْماً فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَالَ لِي: افْصِدْ هٰذَا الْعِرْقَ قَالَ: وَنَاوَلَنِي عِرْقاً لَمْ أَفْهَمْهُ مِنَ الْعُرُوقِ الَّتِي تُفْصَدُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا رَأَيْتُ أَمْراً أَعْجَبَ مِنْ هٰذَا يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْصَدَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَلَيْسَ بِوَقْتِ فَصْدٍ وَالثَّانِيَةُ عِرْقٌ لَاأَفْهَمُهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: انْتَظِرْ وَكُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَمْسَىٰ دَعَانِي وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ فَسَرَّحْتُ ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ فَأَمْسَكْتُ، ثُمَّ قَالَ لِي: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ أَرْسَلَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِي الْأَوَّلِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ: فَسَرَّحْتُ فَخَرَجَ دَمٌ أَبْيَضُ كَأَنَّهُ الْمِلْحُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: احْبِسْ قَالَ: فَحَبَسْتُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَمَرَ قَهْرَمَانَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَأَخَذْتُهَا

وَخَرَجْتُ حَتّى أَتَيْتُ ابْنَ بَخْتيشوعَ النَّصْرانِيِّ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ القِصَّةَ قالَ : فَقالَ لي : وَاللّٰهِ ما أَفْهَمُ ما تَقولُ وَلا أَعْرِفُهُ في شَيْءٍ مِنَ الطِّبِّ وَلا قَرَأْتُهُ في كِتابٍ وَلا أَعْلَمُ في دَهْرِنا أَعْلَمَ بِكُتُبِ النَّصْرانِيَّةِ مِنْ فُلانٍ الفارِسِيِّ فَاخْرُجْ إِلَيْهِ قالَ : فَاكْتَرَيْتُ زَوْرَقاً إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَتَيْتُ الأَهْوازَ ثُمَّ صِرْتُ إِلى فارِسَ إِلى صاحِبي فَأَخْبَرْتُهُ الخَبَرَ قالَ: فَقالَ لي: أَنْظِرْني أَيّاماً فَأَنْظَرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُتَقاضِياً قالَ :فَقالَ لي : إِنَّ هٰذَا الَّذي تَحْكيهِ عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَعَلَهُ الْمَسيحُ في دَهْرِهِ مَرَّةً .

۲۴۔ محمد بن حسن مکفوف نے کہا کہ میرے ایک دوست نے عسکر کے ایک نصرانی فصاد کی زبانی بیان کیا کہ امام حسن عسکریؑ نے مجھے ایک روز نماز ظہر کے وقت بلایا اور کہا کہ اس رگ کی فصد کھول اور ایک رگ بتائی جس کو فصد کھولی جانے والی رگوں میں میں نہیں جانتا تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ اور یہ امر اور زیادہ تعجب خیز ہے کہ وقت ظہر فصد کھول رہے ہیں حالانکہ یہ فصد کا وقت نہیں اور پھر ایسی رگ کا جسے میں جانتا بھی نہیں، حضرت نے فرمایا، تم انتظار کرو اور گھر میں ہی رہو جب شام ہوئی تو مجھے بلا کر فرمایا۔ خون نکالو میں نے خون نکالا، پھر فرمایا روک دو، میں نے روک دیا، پھر فرمایا جاؤ مت یہیں ٹھہرو جب آدھی رات ہوئی تو مجھے بلا کر فرمایا خون کو جاری کرو۔ اس پر میں نے پہلے سے زیادہ تعجب کیا۔ پوچھنا مناسب نہ جانا۔ میں نے خون نکالا تو سفید خون نمک کی طرح نکلا۔ حضرت نے فرمایا اب بند کر دے، میں نے بند کر دیا۔ پھر فرمایا۔ اب تم صبح تک یہیں رہو جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے تین دینار دے دو، میں نے لے لئے اور میں نے وہاں سے ابن بختشوع نصرانی کے پاس پہنچا اور یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے۔ میں نے تو طب میں یہ حال کہیں نہیں پڑھا اور نہ کسی کتاب میں دیکھا۔ نصرانی کتابوں کا سب سے بڑا عالم فلاں فارسی ہے تم اس سے معلوم کرو، میں نے بصرہ تک کے لئے ایک کشتی کرایہ پر لی اور وہاں سے اہواز تک آیا اور اس مرد فارسی سے ملا اور واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے کچھ مہلت دو چند روز بعد میں تقاضہ کے لئے پہنچا اس نے کہا کہ جس شخص کے متعلق تم یہ بیان کیا۔ اس نے وہ کیا جو مسیح نے اپنے زمانہ میں چند بار کیا تھا۔

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا قالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ إِلىٰ أَبي مُحَمَّدٍ عليه السلام يَشْكو عَبْدَ الْعَزيزِ بْنَ دُلَفَ وَيَزيدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمّا عَبْدُ الْعَزيزِ فَقَدْ كُفيتَهُ وَأَمّا يَزيدُ فَإِنَّ لَكَ وَلَهُ مَقاماً بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ ، فَماتَ عَبْدُ الْعَزيزِ وَقَتَلَ يَزيدُ مُحَمَّدَ بْنَ حُجْرٍ .

۲۵۔ محمد بن حجر نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے شکایت کی۔ عبد العزیز بن دلف اور یزید بن عبد اللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبد العزیز کا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن یزید بن عبد اللہ کا اور تیرا معاملہ پیش خدا طے ہوگا۔ پس عزیز مر گیا اور یزید بن محمد بن حجر قتل کر دیا گیا۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سُلِّمَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَى نِحْرِيرٍ فَكَانَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ وَيُؤْذِيهِ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَيْلَكَ اتَّقِ اللهَ، لَاتَدْرِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ؟ وَعَرَّفَتْهُ صَلَاحَهُ وَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَأَرْمِيَنَّهُ بَيْنَ السِّبَاعِ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ فَرُئِيَ عليه السلام قَائِماً يُصَلِّي وَهِيَ حَوْلَهُ.

۲۶۔علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو نحریر غلام مہتدی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پر بہت سختی کرتا اور ستاتا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا ستیاناس کرے تو جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہیں تو نے ان کے نفس کی پاکیزگی کو سمجھا ہے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو درندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان درندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

٢٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِأَنْظُرَ إِلَى خَطِّهِ فَأَعْرِفَهُ إِذَا وَرَدَ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطَّ سَيَخْتَلِفُ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْغَلِيظِ إِلَى الْقَلَمِ الدَّقِيقِ فَلَا تَشُكَّنَّ، ثُمَّ دَعَا بِالدَّوَاةِ فَكَتَبَ وَجَعَلَ يَسْتَمِدُّ إِلَى مَجْرَى الدَّوَاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَهُوَ يَكْتُبُ: أَسْتَوْهِبُهُ الْقَلَمَ الَّذِي كَتَبَ بِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ يُحَدِّثُنِي وَهُوَ يَمْسَحُ الْقَلَمَ بِمِنْدِيلِ الدَّوَاةِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هَاكَ يَا أَحْمَدُ! فَنَاوَلَنِيهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لِشَيْءٍ يُصِيبُنِي فِي نَفْسِي وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يَقْضِ لِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَا هُوَ يَا أَحْمَدُ؟ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي رُوِيَ لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنَّ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى أَقْفِيَتِهِمْ وَنَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى شَمَائِلِهِمْ وَنَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِهِمْ، فَقَالَ عليه السلام: كَذٰلِكَ هُوَ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَجْهَدُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَمِينِي فَمَا يُمْكِنُنِي وَلَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا؛ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: أَدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ ثِيَابِكَ فَأَدْخَلْتُهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِ وَأَدْخَلَهَا تَحْتَ ثِيَابِي، فَمَسَحَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى جَانِبِيَ الْأَيْسَرِ وَبِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى جَانِبِيَ الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَحْمَدُ: فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَسَارِي مُنْذُ فَعَلَ ذٰلِكَ بِي عليه السلام وَمَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَصْلاً.

۲۷۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے درخواست

کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھا دیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے تو میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں پس تم شک کو راہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات منگائی اور لکھا۔ چونکہ سیاہی رواں نہ تھی لہذا پانی ڈالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے عطا فرما دیتے تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر فرمایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشان خاطر ہوں آپ کے پدر بزرگوار سے پوچھنا چاہا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا آپ کے آبائے کرام سے مروی ہے کہ انبیاء اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کروٹ سے اور منافقین بائیں کروٹ سے اور شیاطین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا میں داہنی طرف سونے کی کوشش کرتا ہوں مگر ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے اس کروٹ پر نیند نہیں آتی، حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کرو پھر حضرت نے اپنی آستین سے اپنا ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پہلو کو اور بائیں سے داہنے پہلو کو ملا (تین بار) فرمایا اے احمد اب تو بائیں کروٹ نہ سوئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک سو تیئیسواں باب

ذکر مولد صاحب الامر علیہ السلام

(بابُ) ۱۲۳

مَوْلِدِ الصَّاحِبِ الْاَمْرِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

وُلِدَ عليه السلام لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ : هٰذَا جَزَاءُ مَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ فِي أَوْلِيَائِهِ ، زَعَمَ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَ لَيْسَ لِي عَقِبٌ فَكَيْفَ رَأَىٰ قُدْرَةَ اللهِ . وَ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ « م ح م د » سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

حضرت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہتدی بادشاہ عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں

اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کیسی قدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م۔ح۔م۔د۔ رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ وَالْحَسَنُ ابْنَا عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالاَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ ـ مِنْ عَبْد قَيْسٍ ـ عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ سُرَّ مَنْ رَأَى وَلَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَانِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَسْتَأْذِنَ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ وَسَلَّمْتُ قَالَ لِي : يَا أَبَا فُلاَنٍ كَيْفَ حَالُكَ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : اُقْعُدْ يَا فُلاَنُ ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مِنْ أَهْلِي ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ ؟ قُلْتُ: رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَالْزَمِ الدَّارَ قَالَ : فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي دَارِ الرِّجَالِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَهُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي مَكَانَكَ لاَ تَبْرَحْ ، فَلَمْ أَجْسِرْ أَنْ أَخْرُجَ وَلاَ أَدْخُلَ ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًّى ثُمَّ نَادَانِي اُدْخُلْ فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا : اكْشِفِي عَمَّا مَعَكِ فَكَشَفَتْ عَنْ غُلاَمٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَتْ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ أَخْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ ، فَقَالَ : هٰذَا صَاحِبُكُمْ ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ ضَوْءُ بْنُ عَلِيٍّ : فَقُلْتُ لِلْفَارِسِيِّ : كَمْ كُنْتَ تُقَدِّرُ لَهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ قَالَ : سَنَتَيْنِ قَالَ الْعَبْدِيُّ : فَقُلْتُ لِضَوْءٍ : كَمْ تُقَدِّرُ لَهُ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ أَبُو عَبْدِاللهِ وَنَحْنُ نُقَدِّرُ لَهُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً .

۲۔ علی بن محمد نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد اور حسن نے کہ علی بن ابراہیم نے ۲۷۹ھ میں بیان کیا مجھ سے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن علی بن عبد الرحمٰن عبدی نے عبد قیس سے اس نے ضوء ابن عجلی سے اس نے ایک مرد فارسی سے جس کا نام اس نے بتایا کہ میں سامرہ میں امام حسن عسکریؑ کے دروازہ پر آیا۔ آپ نے بغیر میرے اذن طلب کئے مجھے بلایا۔ جب میں داخل ہوا اور سلام کیا تو فرمایا۔ اے فلاں تیرا کیا حال ہے۔ بیٹھ جا۔ پھر میرے خاندان کے مردوں اور عورتوں کا حال پوچھا۔ پھر فرمایا۔ تم کس غرض سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ آپؑ کی خدمت میں رہنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس گھر میں رہو۔ چنانچہ میں حضرت کے نوکروں کے ساتھ رہنے لگا۔ میرا کام یہ تھا کہ سودا سلف بازار سے خرید لاتا اور میں بغیر اذن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا جب آپ مردانے حصے میں ہوتے تھے۔ ایک دن میں نے گھر کے اندر حرکت سنی۔ حضرت کی آواز آئی ٹھہر جا۔ یہ سن کر میری ہمت نہ ہوئی کہ باہر نکلوں اور نہ اندر آسکوں، پھر ایک کنیز نکلی جس

کے پاس ایک ڈھکی ہوئی چیز تھی حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اندر آجاؤ، میں داخل ہوا آپ نے کنیز کو پکارا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے کھول دے اس نے کھولا تو وہ ایک نہایت خوبصورت صاحبزادے تھے۔ فرمایا۔ ان کے شکم کو بھی کھول دے۔ میں نے دیکھا کہ سینہ سے ناف تک سبز بال تھے۔ کالا کوئی نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ یہ تمہارے امام ہیں اس کے بعد امام علیہ السلام کی وفات تک پھر کبھی ان کو نہ دیکھا۔ ضوء ابن علی نے ان سے پوچھا تم نے ان کی عمر کا کیا اندازہ کیا۔ کہا دو سال، عبدی نے کہا میں نے ضوء سے پوچھا تمہارا اندازہ کیا ہے کہا چودہ سال اور ابوعلی اور ابوعبداللہ نے کہا ہمارا اندازہ اکیس سال ہے۔

توضیح:۔ حدیث اوّل میں حضرت حجتؑ کی ولادت ۲۵۵ھ اور ۲۵۶ھ دونوں لکھی ہیں۔ علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف غالباً شمسی اور قمری حساب کی بناء پر ہے۔ صحیح سال ۲۵۶ھ ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ لفظ نور کے اعداد ۲۵۶ ہیں اور یہی لفظ آپ کے سالِ ولادت کو بتاتا ہے۔

حدیث دوم کو علامہ مجلسیؒ نے ضعیف تحریر کیا ہے۔ عمر کے تخمینہ میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ ہے کہ فارسی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں دیکھا تھا اور دوسروں نے وکلائے ناحیہ مقدسہ کے لحاظ سے بتایا چونکہ حضرت حجتؑ کا نمو عام انسانوں سے علیحدہ تھا لہٰذا عمر کا اختلاف یوں بھی ہو سکتا ہے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا الْقُمِّيِّينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ غَانِمٍ الْهِنْدِيِّ قَالَ: كُنْتُ بِمَدِينَةِ الْهِنْدِ الْمَعْرُوفَةِ بِقِشْمِيرَ الدَّاخِلَةِ وَأَصْحَابٌ لِي يَقْعُدُونَ عَلَى كَرَاسِيَّ عَنْ يَمِينِ الْمَلِكِ، أَرْبَعُونَ رَجُلاً كُلُّهُمْ يَقْرَأُ الْكُتُبَ الْأَرْبَعَةَ: التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَصُحُفَ إِبْرَاهِيمَ، نَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ وَنُفَقِّهُهُمْ فِي دِينِهِمْ وَنُفْتِيهِمْ فِي حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ، يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْنَا الْمَلِكُ فَمَنْ دُونَهُ، فَتَجَارَيْنَا ذِكْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: هٰذَا النَّبِيُّ الْمَذْكُورُ فِي الْكُتُبِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ وَيَجِبُ عَلَيْنَا الْفَحْصُ عَنْهُ وَطَلَبُ أَثَرِهِ وَاتَّفَقَ رَأْيُنَا وَتَوَافَقْنَا عَلَى أَنْ أَخْرُجَ فَأَرْتَادَ لَهُمْ، فَخَرَجْتُ وَمَعِي مَالٌ جَلِيلٌ، فَسِرْتُ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْراً حَتَّى قَرُبْتُ مِنْ كَابُلَ، فَعَرَضَ لِي قَوْمٌ مِنَ التُّرْكِ فَقَطَعُوا عَلَيَّ وَأَخَذُوا مَالِي وَجُرِحْتُ جِرَاحَاتٍ شَدِيدَةٍ وَدُفِعْتُ إِلَى مَدِينَةِ كَابُلَ، فَأَنْفَذَنِي مَلِكُهَا لَمَّا وَقَفَ عَلَى خَبَرِي إِلَى مَدِينَةِ بَلْخٍ وَعَلَيْهَا إِذْ ذَاكَ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَبِي [الْأَ]سْوَدِ، فَبَلَغَهُ خَبَرِي وَأَنِّي خَرَجْتُ مُرْتَاداً مِنَ الْهِنْدِ وَتَعَلَّمْتُ الْفَارِسِيَّةَ وَنَاظَرْتُ الْفُقَهَاءَ وَأَصْحَابَ الْكَلَامِ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَأَحْضَرَنِي مَجْلِسَهُ وَجَمَعَ عَلَيَّ الْفُقَهَاءَ فَنَاظَرُونِي فَأَعْلَمْتُهُمْ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَلَدِي أَطْلُبُ هٰذَا النَّبِيَّ الَّذِي وَجَدْتُهُ فِي الْكُتُبِ، فَقَالَ لِي: مَنْ هُوَ وَمَا اسْمُهُ؟ فَقُلْتُ: مُحَمَّدٌ، فَقَالُوا: هُوَ نَبِيُّنَا الَّذِي تَطْلُبُ، فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ شَرَائِعِهِ، فَأَعْلَمُونِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: أَنَا أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّداً نَبِيٌّ وَلَا أَعْلَمُهُ هٰذَا الَّذِي تَصِفُونَ أَمْ لَا فَأَعْلِمُونِي مَوْضِعَهُ لِأَقْصِدَهُ فَأُسَائِلَهُ عَنْ

عَلامَاتٍ عِنْدِي وَدَلالاتٍ، فَإِنْ كَانَ صَاحِبِي الَّذِي طَلَبْتُ آمَنْتُ بِهِ، فَقَالُوا: قَدْ مَضَى (صلى الله عليه وآله) فَقُلْتُ: فَمَنْ وَصِيُّهُ وَخَلِيفَتُهُ فَقَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: فَسَمُّوهُ لِي فَإِنَّ هٰذِهِ كُنْيَتُهُ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ وَ نَسَبُوهُ إِلَى قُرَيْشٍ، قُلْتُ: فَانْسِبُوا لِي مُحَمَّداً نَبِيَّكُمْ فَنَسَبُوهُ لِي، فَقُلْتُ: لَيْسَ هٰذَا صَاحِبِيَ الَّذِي طَلَبْتُ، صَاحِبِيَ الَّذِي أَطْلُبُهُ خَلِيفَتُهُ، أَخُوهُ فِي الدِّينِ وَابْنُ عَمِّهِ فِي النَّسَبِ وَزَوْجُ ابْنَتِهِ وَ أَبُو وُلْدِهِ، لَيْسَ لِهٰذَا النَّبِيِّ ذُرِّيَّةٌ عَلَى الْأَرْضِ غَيْرُ وُلْدِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي هُوَ خَلِيفَتُهُ، قَالَ: فَوَثَبُوا بِي وَقَالُوا: أَيُّهَا الْأَمِيرُ إِنَّ هٰذَا قَدْ خَرَجَ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الْكُفْرِ هٰذَا حَلالُ الدَّمِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: يَا قَوْمُ أَنَا رَجُلٌ مَعِيَ دِينٌ مُتَمَسِّكٌ بِهِ لا أُفَارِقُهُ حَتَّى أَرَى مَا هُوَ أَقْوَى مِنْهُ، إِنِّي وَجَدْتُ صِفَةَ هٰذَا الرَّجُلِ فِي الْكُتُبِ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللهُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ مِنْ بِلادِ الْهِنْدِ وَمِنَ الْعِزِّ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ طَلَباً لَهُ، فَلَمَّا فَحَصْتُ عَنْ أَمْرِ صَاحِبِكُمُ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيَّ الْمَوْصُوفَ فِي الْكُتُبِ فَكَفُّوا عَنِّي وَبَعَثَ الْعَامِلُ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ[1] فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: نَاظِرْ هٰذَا الرَّجُلَ الْهِنْدِيَّ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: أَصْلَحَكَ اللهُ عِنْدَكَ الْفُقَهَاءُ وَ الْعُلَمَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ وَ أَبْصَرُ بِمُنَاظَرَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: نَاظِرْهُ كَمَا أَقُولُ لَكَ وَ اخْلُ بِهِ وَ الْطُفْ لَهُ، فَقَالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيبَ بَعْدَمَا فَاوَضْتُهُ: إِنَّ صَاحِبَكَ الَّذِي تَطْلُبُهُ هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي وَصَفَهُ هٰؤُلاءِ، وَ لَيْسَ الْأَمْرُ فِي خَلِيفَتِهِ كَمَا قَالُوا، هٰذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَصِيُّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ زَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ أَبُو الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سِبْطَيْ مُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وآله)، قَالَ غَانِمٌ أَبُو سَعِيدٍ: فَقُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ هٰذَا الَّذِي طَلَبْتُ، فَانْصَرَفْتُ إِلَى دَاوُدَ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ! وَجَدْتُ مَا طَلَبْتُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، قَالَ: فَبَرَّنِي وَوَصَلَنِي، وَقَالَ لِلْحُسَيْنِ تَفَقَّدْهُ، قَالَ: فَمَضَيْتُ إِلَيْهِ حَتَّى آنَسْتُ بِهِ وَفَقَّهَنِي فِيمَا احْتَجْتُ إِلَيْهِ مِنَ الصَّلاةِ وَ الصِّيَامِ وَ الْفَرَائِضِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا نَقْرَأُ فِي كُتُبِنَا أَنَّ مُحَمَّداً (صلى الله عليه وآله) خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَأَنَّ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى وَصِيِّهِ وَوَارِثِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ إِلَى الْوَصِيِّ بَعْدَ الْوَصِيِّ، لا يَزَالُ أَمْرُ اللهِ جَارِياً فِي أَعْقَابِهِمْ حَتَّى تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا، فَمَنْ وَصِيُّ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ابْنَا مُحَمَّدٍ (صلى الله عليه وآله)، ثُمَّ سَاقَ الْأَمْرَ فِي الْوَصِيَّةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ (عليه السلام) ثُمَّ أَعْلَمَنِي مَا حَدَثَ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ إِلَّا طَلَبُ النَّاحِيَةِ فَوَافَى قُمَّ وَقَعَدَ مَعَ أَصْحَابِنَا فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَ مِائَتَيْنِ وَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتَّى وَافَى بَغْدَادَ وَمَعَهُ رَفِيقٌ لَهُ مِنْ أَهْلِ السِّنْدِ كَانَ صَحِبَهُ عَلَى الْمَذْهَبِ، قَالَ:

فَحَدَّثَنِي غانِمٌ قالَ : وَأَنْكَرْتُ مِنْ رَفِيقِي بَعْضَ أَخْلاقِهِ فَهَجَرْتُهُ، وَخَرَجْتُ حَتّٰى سِرْتُ إِلَى الْعَبّاسِيَّةِ أَتَهَيَّأُ لِلصَّلاةِ وَأُصَلِّي وَ إِنِّي لَواقِفٌ مُتَفَكِّرٌ فِيما قَصَدْتُ لِطَلَبِهِ إِذا أَنا بِآتٍ قَدْ أَتانِي فَقالَ : أَنْتَ فُلانٌ ؟ ۔ اسْمُهُ بِالْهِنْدِ ۔ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقالَ : أَجِبْ مَوْلاكَ فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَخَلَّلُ بِيَ الطُّرُقَ حَتّٰى أَتٰى داراً وَبُسْتاناً فَإِذا أَنا بِهِ ﷺ جالِسٌ ، فَقالَ : مَرْحَباً يا فُلانُ ۔ بِكَلامِ الْهِنْدِ ۔ كَيْفَ حالُكَ ؟ وَكَيْفَ خَلَّفْتَ فُلاناً وَفُلاناً ؟ حَتّٰى عَدَّ الْأَرْبَعِينَ كُلَّهُمْ فَسَأَلَنِي عَنْهُمْ واحِداً واحِداً ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِما تَجارَيْنا كُلُّ ذٰلِكَ بِكَلامِ الْهِنْدِ ، ثُمَّ قالَ : أَرَدْتَ أَنْ تَحُجَّ مَعَ أَهْلِ قُمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يا سَيِّدِي ، فَقالَ : لا تَحُجَّ مَعَهُمْ وَانْصَرِفْ سَنَتَكَ هٰذِهِ وَحُجَّ فِي قابِلٍ ، ثُمَّ أَلْقىٰ إِلَيَّ صُرَّةً كانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقالَ لِي : اِجْعَلْها نَفَقَتَكَ وَلا تَدْخُلْ إِلَى بَغْدادَ إِلىٰ فُلانٍ سَمّاهُ ، وَلا تُطْلِعْهُ عَلىٰ شَيْءٍ . وَانْصَرِفْ إِلَيْنا إِلَى الْبَلَدِ ، ثُمَّ وافانا بَعْضُ الْفُتُوحِ فَأَعْلَمُونا أَنَّ أَصْحابَنا انْصَرَفُوا مِنَ الْعَقَبَةِ وَمَضىٰ نَحْوَ خُراسانَ فَلَمّا كانَ فِي قابِلٍ حَجَّ وَأَرْسَلَ إِلَيْنا بِهَدِيَّةٍ مِنْ طُرَفِ خُراسانَ فَأَقامَ بِها مُدَّةً، ثُمَّ ماتَ رَحِمَهُ اللهُ .

۳۔ابوسعید غانم ہندی سے روایت ہے کہ میں ہندوستان کے علاقہ کشمیر کے داخلی حصہ کا رہنے والا تھا اور میرے چالیس ساتھی اور تھے۔ ہم بادشاہ کے داہنی طرف کرسیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور کتاب توریت و انجیل و زبور اور صحف ابراہیم پڑھا کرتے، لوگوں کے قضایا فیصل کرتے اور علم دین کی تعلیم دیتے اور حلال و حرام کے متعلق فتویٰ دیتے تھے اور بادشاہ اور رعایا۔ سب ہماری طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک دن رسول اللہؐ کا ذکر چھڑا۔ ہم نے کہا کہ اس نبی کا ذکر تمام آسمانی کتب میں ہے لیکن ان کا معاملہ ہم پر مخفی ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کے متعلق جستجو کریں اور ان کے حالات کا پتہ چلائیں ہم سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ میں جاکر حالات معلوم کروں۔ میں مالِ کثیر لے کر نکلا، بارہ ماہ سفر کرنے کے بعد کابل کے قریب پہنچا، راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرا تمام مال لوٹ لیا اور مجھے بُری طرح زخمی کیا اور مجھے شہر کابل میں پہنچایا گیا۔ جب میری رسائی وہاں کے بادشاہ تک ہوئی اور وہ میرے حالات سے باخبر ہوا۔ تو مجھے شہر بلخ بھیج دیا۔ وہاں کا حاکم داؤد بن عباس بن ابوالاسود تھا۔ اس کو لوگوں سے میرے متعلق پتہ چلا کہ میں ہند سے آیا ہوں اور میں نے فارسی زبان سیکھ لی تھی۔ پس وہاں کے فقہا اور متکلمین سے مناظرے ہوئے اور داؤد ابن عباس نے مجھے اپنے دربار میں بلایا۔ فقہا کو جمع کیا۔ انھوں نے مجھ سے مناظرہ کیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں اپنے وطن سے اس نبی کی تلاش میں نکلا ہوں جس کا ذکر میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے۔ اس نے کہا وہ کون ہے اور نام کیا ہے۔ میں نے کہا، محمدؐ۔ اس نے کہا وہ ہمارے نبی ہیں جن کی تو تلاش میں ہے۔

میں نے علماء سے ان کے احکام شریعت پوچھے، پس انھوں نے بتائے۔ میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ محمد نبی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا۔ ان کا وصف تم نے بیان کیا ہے وہ وہی ہیں یا نہیں، مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تاکہ میں وہاں جاؤں اور جو علامات و دلائل میرے پاس ہیں ان کو جانچوں، اگر وہی ہوں گے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا انھوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے۔ میں نے کہا ان کا وصی کون ہے۔ کہا ابوبکر، میں نے کہا یہ تو کنیت ہے اصلی نام بتائیے انھوں نے عبداللہ بن عثمان اور قریش تک نسب بیان کیا۔ میں نے کہا اپنے نبیؐ کا نسب بھی بیان کیجیے انھوں نے نسب بیان کیا۔ میں نے کہا جن کی مجھے تلاش ہے یہ وہ نہیں ہیں۔ جن کو میں تلاش کرتا ہوں وہ ان کے وہ خلیفہ ہیں جو دین میں ان کے بھائی اور نسب میں ابن عم ہیں اور ان کی بیٹی کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوں کا باپ ہے۔ اس نبی کی اولاد روئے زمین پر نہیں، سوائے اس شخص کی اولاد کے جو اس کا خلیفہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مجھ پر حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے اے امیر یہ شخص شرک سے نکل کر کفر کی طرف آیا ہے اس کا خون حلال ہے۔ میں نے کہا لوگو! میں ایک ایسے دین سے تعلق رکھنے والا ہوں جب تک اس سے بہتر دین نہ پالوں گا اس کو ترک نہ کروں گا۔ میں نے ان کتابوں میں جو انبیاء پر نازل ہوئیں۔ اس نبی کی یہی صفت پائی ہے میں ہندوستان سے آیا ہوں اور اسی عزت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے۔ میں ان کو تلاش کر رہا ہوں جب میں تم سے تمہارے نبی کی صفات سنیں جن کو تم نے بیان کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ نبی نہیں جس کا آسمانی کتابوں میں ہے لہذا تم میری ایذا رسانی سے باز رہو۔

اور حاکم نے ایک شخص حسین بن شکیب نامی کو بلا کر کہا۔ اس شخص سے مناظرہ کر۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے بلخ میں اور بہت سے فقہا و علماء ہیں جو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مناظرہ کے مشاق ہیں اس نے کہا۔ جیسا میں نے کہا، تم ہی مناظرہ کرو۔ اسے خلوت میں لے جا کر نرمی سے بات چیت کرو۔

جب میں ابن شکیب کی سپردگی میں آیا تو اس نے مجھ سے کہا۔ تمہارا مطلوب وہی نبی ہے جس کا وصف ان لوگوں نے بیان کیا ہے لیکن جیسا انھوں نے کہا۔ امر خلافت کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ نبی محمد بن عبداللہ ہیں اور ان کے وصی علی ابن ابی طالب ہیں اور وہ فاطمہ بنت محمدؐ کے شوہر ہیں اور حسنؑ و حسینؑ کے جو رسولؐ اللہ کے نواسے ہیں باپ ہیں۔

غانم ابوسعید کہتا ہے یہ سن کر میں نے کہا۔ اللہ اکبر یہی وہ نبی ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر میں داؤد بن عباس کے پاس آیا اور کہا۔ اے امیر میں نے پالیا جس کی تلاش تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور صلۂ رحم کیا اور اس نے حسین سے کہا۔ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو۔ میں حسین کے پاس رہنے لگا اور میں نے حسب ضرورت علم دین اس سے حاصل کیا۔ از قسم روزہ و نماز و فرائض، ایک دن میں نے کہا۔ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ محمدؐ خاتم النبیین ہیں۔

ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ ان کی خلافت ان کے بعد ان کے وصی اور وارث اور جانشین کو ملے گی۔

اور یہ امر خدا ان کی اولاد میں چلتا ہی رہیگا یہاں تک کہ دنیا ختم ہو پس محمدؐ کے وصی کا وصی کون ہے اس نے کہا حسنؑ، پھر حسینؑ فرزندان محمدؐ، پھر یہ وصیت کا سلسلہ حضرت صاحب الزمانؑ تک پہنچے گا۔ پھر اس نے مجھے وہ واقعات بتائے۔ اب میں نے اس طرف جانے کا ارادہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ غانم قم پہنچا اور ۲۶۴ھ میں ہمارے اصحاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد وہ بغداد پہنچا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک سندھی ساتھی بھی تھا جو اس کا ہم مذہب بھی تھا۔ غانم نے بیان کیا کہ مجھے اپنے ساتھی کی بعض باتیں ناپسند ہوئیں لہذا میں نے اس سے جدائی اختیار کی اور میں قم سے چل کر عباسی حکومت میں آیا نماز پڑھنے کے بعد میں متفکر تھا اس معاملہ میں جس کی تلاش ہے اس تک کیسے پہنچوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تیرا نام غانم ہندی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرے مولا تجھے بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم ایک گھر اور باغ میں پہنچے جہاں ایک بزرگ بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا۔ مرحبا اے غانم پھر ہندی زبان میں کہا تیرا کیا حال ہے اور فلاں فلاں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔

تا اینکہ آپؑ نے نام بتلائے ان چالیس آدمیوں کے جن کو میں نے کشمیر میں چھوڑا تھا اور ایک ایک کے متعلق مجھ سے سوال کیا ہندی زبان میں، پھر تمہارا ارادہ اس سال حج کا ہے اہلِ قم کے ساتھ۔ میں نے کہا ہاں اے میرے آقا۔ فرمایا ان کے ساتھ حج کو نہ جانا (ورنہ قزاق لوٹ لیں گے) اس سال اگر جاؤ تو واپس آجانا اور اگلے سال حج کرنا۔ پھر ایک تھیلی جو حضرت کے سامنے رکھی تھی۔ مجھے دی اور فرمایا۔ اسے اپنی ضروریات میں صرف کرو اور فلاں شخص کے پاس بغداد نہ جانا اور یہ حال اس سے نہ کہنا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد غانم میرے پاس آگیا شہر قم میں۔ پھر اس نے اپنے مقصد میں کامیابی (حضرت حجت کی حضوری) کے بعد قم میں رہائش اختیار کی۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھی جو حج کے لئے نکلے تھے۔ عقبہ (پشتہ گھاٹی) سے واپس آگئے (ڈاکوؤں کے خوف سے) غانم خراسان چلا گیا۔ اگلے سال اس نے حج کیا اور خراسان سے ہمارے لئے تحفے بھیجے، وہ مدت تک وہیں رہا، وہیں مرا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ النَّضْرِ وَ أَبَا صِدامٍ وَ جَمَاعَةً تَكَلَّمُوا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فِيمَا فِي أَيْدِي الْوُكَلاءِ وَأَرادُوا الْفَحْصَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ إِلَى أَبِي الصِّدَامِ فَقَالَ: إِنِّي اُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهُ: أَبُوصِدامٍ أَخِّرْهُ هٰذِهِ السَّنَةَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ [ابْنُ النَّضْرِ]: إِنِّي أَفْزَعُ فِي الْمَنَامِ وَلَابُدَّ مِنَ الْخُرُوجِ وَأَوْصَى إِلَى أَحْمَدَبْنِ يَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ وَ أَوْصَى لِلنَّاحِيَةِ بِمَالٍ وَأَمَرَهُ أَنْ لايُخْرِجَ شَيْئاً إِلَّا مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ بَعْدَ ظُهُورِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا وَافَيْتُ بَغْدَادَ اكْتَرَيْتُ دَاراً فَنَزَلْتُهَا فَجَاءَنِي بَعْضُ الْوُكَلاءِ بِثِيَابٍ وَ دَنَانِيرَ وَ خَلَّفَهَا عِنْدِي

فَقُلْتُ لَهُ مَاهٰذَا ؟ قَالَ هُوَ مَا تَرٰى ، ثُمَّ جَاءَنِي آخَرُ بِمِثْلِهَا وَآخَرُ حَتّٰى كَبَسُوا الدَّارَ ، ثُمَّ جَاءَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِجَمِيعِ مَا كَانَ مَعَهُ فَتَعَجَّبْتُ وَبَقِيتُ مُتَفَكِّراً فَوَرَدَتْ عَلَيَّ رُقْعَةُ الرَّجُلِ عليه السلام[3] إِذَا مَضٰى مِنَ النَّهَارِ كَذَا وَكَذَا فَاحْمِلْ مَا مَعَكَ ، فَرَحَلْتُ وَحَمَلْتُ مَا مَعِي وَفِي الطَّرِيقِ صُعْلُوكٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فِي سِتِّينَ رَجُلاً فَاجْتَزْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَوَافَيْتُ الْعَسْكَرَ وَنَزَلْتُ ، فَوَرَدَتْ عَلَيَّ رُقْعَةٌ أَنِ احْمِلْ مَا مَعَكَ فَعَبَّيْتُهُ[4] فِي صِنَانِ الْحَمَّالِينَ ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الدِّهْلِيزَ إِذَا فِيهِ أَسْوَدُ قَائِمٌ فَقَالَ: أَنْتَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ادْخُلْ ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ وَدَخَلْتُ بَيْتاً وَفَرَّغْتُ صِنَانَ الْحَمَّالِينَ وَإِذَا فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ خُبْزٌ كَثِيرٌ فَأَعْطٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْحَمَّالِينَ رَغِيفَيْنِ وَأُخْرِجُوا وَإِذَا بَيْتٌ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَنُودِيتُ مِنْهُ : يَا حَسَنَ بْنَ النَّضْرِ ! احْمَدِ اللّٰهَ عَلٰى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَشُكَّنَّ ، فَوَدَّ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ وَأَخْرَجَ إِلَيَّ ثَوْبَيْنِ وَقَالَ : خُذْهَا فَسَتَحْتَاجُ إِلَيْهِمَا فَأَخَذْتُهُمَا وَخَرَجْتُ ، قَالَ سَعْدٌ : فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ وَمَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَكُفِّنَ فِي الثَّوْبَيْنِ .

۴۔ علی بن محمد نے سعید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نصر اور ابو صدام اور کچھ لوگوں نے امام حسن عسکری کے بعد اس بارہ میں گفتگو کی کہ حضرتِ حجت کے وکلا کی معرفت جو مال حضرت کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچا بھی ہے یا یہ لوگ اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ کیا۔ حسن بن نصر نے ابو صدام سے کہا۔ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا اس سال نہ جاؤ، حسن نے کہا مجھے اس فکر میں نیند نہیں آتی، میرا جانا ضروری ہے اور اس نے احمد بن یعلی بن حماد کو اپنے مال کا وصی بنایا اور وصیت کی کہ یہ مال ناحیہ مقدسہ لے جاؤ اور کوئی چیز کسی کو نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے۔

حسن نے کہا۔ جب میں بغداد پہنچا تو کرایہ پر ایک گھر لے لیا۔ میں اس میں ٹھہرا۔ ایک وکیل میرے پاس کپڑے اور دینار لایا اور میرے پاس رکھ دیئے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا تمہاری نظر کے سامنے ہے پھر دوسرا آیا پھر تیسرا آیا یہاں تک کہ گھر سامان سے بھر گیا۔ پھر احمد بن اسحاق جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر آیا مجھے بڑا تعجب ہوا اور فکر لاحق ہوئی میرے پاس امام علیہ السلام یعنی حضرتِ حجت کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب دن کا اتنا حصہ گزر جائے تو جو تمہارے پاس ہے اسے لے کر آؤ۔ میں سب سامان لے کر چلا۔ راستہ میں ۶۰ ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا لیکن راستہ سے صحیح سالم گزر گیا اور مقام عسکر پہنچا۔ وہاں حضرت کا ایک اور خط ملا۔ میں نے حمالوں کے بوروں میں سامان لدوایا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو وہاں ایک حبشی غلام کھڑا تھا اس نے کہا۔ تم حسن بن النضر ہو میں نے کہا ہاں

اس نے کہا اندر آؤ، میں صحن خانہ میں آیا۔ جمالوں کے ساتھ سب سامان بھی لایا۔ میں نے گھر کے ایک گوشے میں بہت سی روٹیاں دیکھیں اس نے ہر جمال کو دو دو روٹیاں دیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے دیکھا گھر کے ایک دروازے پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے حسن بن النظر خدا کا شکر کہ اس نے تجھ پر احسان کیا۔ پس ہمارے معاملے میں شک نہ کر شیطان تیرے بارے میں شک کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے دو کپڑے دے کر فرمایا۔ یہ ان کی تجھے ضرورت پڑے گی میں نے لے لئے سعید کہتا ہے کہ حسن بن النظر وہاں سے لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں اس کا انتقال ہوگیا اور ان ہی دو کپڑوں کا اسے کفن دیا گیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَوَيْهِ السُّوَيْدَاوِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : شَكَكْتُ عِنْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام وَاجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٌ جَلِيلٌ، فَحَمَلَهُ وَرَكِبَ السَّفِينَةَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ مُشَيِّعاً ، فَوُعِكَ وَعْكاً شَدِيداً ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! رُدَّنِي ، فَهُوَ الْمَوْتُ وَقَالَ لِي : اتَّقِ اللهَ فِي هَذَا الْمَالِ وَأَوْصَى إِلَيَّ فَمَاتَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَكُنْ أَبِي لِيُوصِيَ بِشَيْءٍ غَيْرِ صَحِيحٍ ، أَحْمِلُ هَذَا الْمَالَ إِلَى الْعِرَاقِ أَكْتَرِي دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَلَا أُخْبِرُ أَحَداً بِشَيْءٍ وَإِنْ وَضَحَ لِي شَيْءٌ كَوُضُوحِهِ [فِي] أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْفَذْتُهُ وَإِلَّا قَصَفْتُ بِهِ ، فَقَدِمْتُ الْعِرَاقَ وَاكْتَرَيْتُ دَاراً عَلَى الشَّطِّ وَبَقِيتُ أَيَّاماً ، فَإِذَا أَنَا بِرُقْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فِيهَا : يَا مُحَمَّدُ ! مَعَكَ كَذَا وَكَذَا فِي جَوْفِ كَذَا وَكَذَا ، حَتَّى قَصَّ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَعِي مِمَّا لَمْ أُحِطْ بِهِ عِلْماً فَسَلَّمْتُهُ إِلَى الرَّسُولِ وَبَقِيتُ أَيَّاماً لَا يُرْفَعُ لِي رَأْسٌ وَاغْتَمَمْتُ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ : قَدْ أَقَمْنَاكَ مَكَانَ أَبِيكَ فَاحْمَدِ اللهَ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں مجھے شک ہوا میرے باپ کے پاس مال کثیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا بیٹا واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کہ اسے حضرت حجت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو عراق لے جاؤں گا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں (اعجازی شان سے) ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت حجت کے پاس بھیج دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرہ آیا اور میں نے ایک شط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک قاصد حضرت حجت کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس اتنا اتنا مال فلاں فلاں چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں

نے وہ سب مال اس قاصد کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درد سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رقعہ میرے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تمہارے باپ کی جگہ اپنا وکیل بنایا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ النَّسَائِي قَالَ : أَوْصَلْتُ أَشْيَاءَ لِلْمَرْزُبَانِيِّ الْحَارِثِيِّ فِيهَا سِوَارُ ذَهَبٍ ، فَقُبِلَتْ وَرَدَّ عَلَيَّ السِّوَارَ ، فَأُمِرْتُ بِكَسْرِهِ ، فَكَسَرْتُهُ فَإِذَا فِي وَسَطِهِ مَثَاقِيلُ حَدِيدٍ وَنُحَاسٍ أَوْ صُفْرٍ فَأَخْرَجْتُهُ وَأَنْفَذْتُ الذَّهَبَ فَقُبِلَ .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کچھ چیزیں صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں مرزبانی الحارثی کی طرف بھیجیں ان میں سونے کے کنگن بھی تھے۔ حضرت نے وہ کنگن واپس کر دیئے۔ میں نے ان کو توڑنے کا حکم دیا۔ ان کو توڑا گیا تو بیچ میں سے تانبے اور لوہے کی سلاخیں نکلیں یا بیچ میں سے خالی تھے۔ میں سلاخیں نکال کر بھیجا تو حضرت نے لے لیا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْفَضْلِ الْخَزَّازِ الْمَدَائِنِيِّ مَوْلَىٰ خَدِيجَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ قَوْماً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ كَانُوا يَقُولُونَ بِالْحَقِّ وَكَانَتِ الْوَظَائِفُ تَرِدُ عَلَيْهِمْ فِي وَقْتٍ مَعْلُومٍ ، فَلَمَّا مَضَىٰ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام رَجَعَ قَوْمٌ مِنْهُمْ عَنِ الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ فَوَرَدَتِ الْوَظَائِفُ عَلَىٰ مَنْ ثَبَتَ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ وَقُطِعَ عَنِ الْبَاقِينَ ، فَلَا يُذْكَرُونَ فِي الذَّاكِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی صاحبزادی خدیجہ کے غلام فضل مدائنی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ طالبین حق تھے اور حق بیان کرتے تھے ان کے پاس معینہ وظائف آجایا کرتے تھے جب ابو محمد مر گئے تو کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے کہ حضرت کے کوئی لڑکا ہی نہیں، پس جو لوگ ان میں سے صاحب اولاد ہونے پر ثابت قدم رہے۔ ان کے وظائف تو حضرت حجت کی طرف سے جاری رہے باقی کے روک لئے گئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنے والوں میں سے نہ رہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَوْصَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مَالاً فَرُدَّ عَلَيْهِ وَقِيلَ لَهُ : أَخْرِجْ حَقَّ وُلْدِ عَمِّكَ مِنْهُ وَهُوَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَكَانَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ ضَيْعَةٌ لِوُلْدِ عَمِّهِ ، فِيهَا شِرْكَةٌ قَدْ حَبَسَهَا عَلَيْهِمْ ، فَنَظَرَ فَإِذَا الَّذِي لِوُلْدِ عَمِّهِ مِنْ ذٰلِكَ الْمَالِ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَخْرَجَهَا وَأَنْفَذَ الْبَاقِيَ فَقُبِلَ .

۸۔ علی بن محمد نے بیان کیا کہ عراق عرب کے ایک شخص نے حضرت حجت کے پاس کچھ مال بھیجا۔ آپ نے رد کر دیا اور

فرمایا کہ پہلے اس میں سے اپنے چچازاد بھائی کا حق نکالو اور صورت یہ تھی کہ اس شخص کے قبضہ میں اس کے چچازاد بھائی کی ایک زمین تھی جس میں اس کی شرکت تھی اس نے اس کو روک رکھا تھا جب اس نے غور کیا تو اس کی قیمت چار سو درہم ہی ہوتی تھی پس اس نے وہ حق نکال کر جب حضرت کے پاس بھیجا تو آپؑ نے قبول کر لیا۔

۹ ـ اَلْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ : وُلِدَلِي عِدَّةُ بَنِينَ فَكُنْتُ أَكْتُبُ وَ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَلَا يُكْتَبُ إِلَيَّ لَهُمْ بِشَيْءٍ ، فَمَاتُوا كُلُّهُمْ ، فَلَمَّا وُلِدَ لِي الْحَسَنُ اِبْنِي كَتَبْتُ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَأُجِبْتُ يَبْقَىٰ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ .

۹۔ قاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کرنے کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو لکھتا تھا حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر نہ فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لڑکا حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کو لکھا حضرت نے جواب دیا۔ پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : [كُنْتُ] خَرَجْتُ سَنَةً مِنَ السِّنِينَ بِبَغْدَادَ فَاسْتَأْذَنْتُ فِي الْخُرُوجِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَأَقَمْتُ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ يَوْماً وَقَدْ خَرَجَتِ الْقَافِلَةُ إِلَى النَّهْرَوَانِ ، فَأُذِنَ فِي الْخُرُوجِ لِي يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَقِيلَ لِي : اُخْرُجْ فِيهِ ، فَخَرَجْتُ وَ أَنَا آيِسٌ مِنَ الْقَافِلَةِ أَنْ أَلْحَقَهَا ، فَوَافَيْتُ النَّهْرَوَانَ وَالْقَافِلَةُ مُقِيمَةٌ ، فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَعْلَفْتُ جِمَالِي شَيْئاً حَتَّى رَحَلَتِ الْقَافِلَةُ ، فَرَحَلْتُ وَقَدْ دَعَا لِي بِالسَّلَامَةِ فَلَمْ أَلْقَ سُوءاً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں ایک سال بغداد سے نکلا اور حضرت صاحب الامر سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی میں ۲۸ روز ٹھہرا رہا اور قافلہ نہروان کی طرف کوچ کر گیا۔ حضرت صاحب الامرؑ نے چہار شنبہ کو سفر کی اجازت دی میں نے سفر کیا اور میں قافلہ سے مل جانے سے مایوس تھا لیکن جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں رکا ہوا تھا۔ میں نے اپنے اونٹوں کو جتنی دیر کھلایا پلایا۔ قافلہ رکا رہا۔ پھر قافلے نے کوچ کیا۔ میں نے بھی کوچ کیا۔ چونکہ حضرت نے میری سلامتی کے لئے دعا فرمائی تھی لہذا اس سفر میں بحمد للہ کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

١١ ـ عَلِيٌّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ صَبَاحٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الشَّاشِيِّ قَالَ : خَرَجَ بِي نَاصُورٌ عَلَى مَقْعَدَتِي فَأَرَيْتُهُ الْأَطِبَّاءَ وَ أَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مَالاً فَقَالُوا : لَانَعْرِفُ لَهُ دَوَاءً ، فَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَوَقَّعَ عليه السلام إِلَيَّ : أَلْبَسَكَ اللهُ الْعَافِيَةَ وَ جَعَلَكَ مَعَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَتَتْ عَلَيَّ جُمْعَةٌ حَتَّى عُوفِيتُ وَصَارَ مِثْلَ رَاحَتِي ، فَدَعَوْتُ طَبِيباً مِنْ أَصْحَابِنَا وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ:

مَا عَرَفْنَا لِهٰذَا دَوَاءً .

۱۱۔ راوی کہتا ہے۔ میرے پاخانہ کے مقام پر ایک ناسور ہو گیا۔ میں نے طبیبوں کو دکھلایا اور علاج میں مال سبھی خرچ کیا۔ انھوں نے کہا ہمیں اس کی دوا معلوم نہیں۔ میں نے حضرت صاحب الامرؑ کو لکھا اور دعا کا خواستگار ہوا حضرت نے لکھا۔ خدا نے تم کو صحت عطا فرمائی۔ خدا تم کو ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھے۔ اگلا جمعہ آیا تو مجھے صحت ہو گئی اور ناسور میری ہتھیلی کی طرح برابر ہو گیا۔ میں نے اپنے ایک دوست طبیب کو بلا کر دکھایا۔ اس نے کہا ہم کو اس کی دوا کا علم ہی نہیں۔

۱۲ – عَلِيٌّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ ، قَالَ كُنْتُ بِبَغْدَادَ فَتَهَيَّأَتْ قَافِلَةٌ لِلْيَمَانِيِّينَ فَأَرَدْتُ الْخُرُوجَ مَعَهَا ، فَكَتَبْتُ أَلْتَمِسُ الْإِذْنَ فِي ذٰلِكَ ، فَخَرَجَ : لَاتَخْرُجْ مَعَهُمْ فَلَيْسَ لَكَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُمْ خِيَرَةٌ وَ أَقِمْ بِالْكُوفَةِ ، قَالَ : وَأَقَمْتُ وَخَرَجَتِ الْقَافِلَةُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ حَنْظَلَةُ فَاجْتَاحَتْهُمْ[1] وَكَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي رُكُوبِ الْمَاءِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرَاكِبِ الَّتِي خَرَجَتْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فِي الْبَحْرِ فَمَا سَلِمَ مِنْهَا مَرْكَبٌ ، خَرَجَ عَلَيْهَا قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ يُقَالُ لَهُمُ الْبَوَارِجُ فَقَطَعُوا عَلَيْهَا ، وَزُرْتُ الْعَسْكَرَ[2] فَأَتَيْتُ الدَّرْبَ مَعَ الْمَغِيبِ وَلَمْ اُكَلِّمْ أَحَداً وَلَمْ أَتَعَرَّفْ إِلَى أَحَدٍ وَ أَنَا اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ فَرَاغِي مِنَ الزِّيَارَةِ إِذَا بِخَادِمٍ قَدْ جَاءَنِي فَقَالَ لِي : قُمْ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِذَنْ إِلَى أَيْنَ ؟ فَقَالَ لِي : إِلَى الْمَنْزِلِ ، قُلْتُ : وَمَنْ أَنَا لَعَلَّكَ اُرْسِلْتَ إِلَى غَيْرِي ، فَقَالَ : لَا مَا اُرْسِلْتُ إِلَّا إِلَيْكَ أَنْتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَسُولُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، فَمَرَّ بِي حَتَّى أَنْزَلَنِي فِي بَيْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ثُمَّ سَارَّهُ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَ لَهُ ؛ حَتَّى أَتَانِي جَمِيعُ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَجَلَسْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الزِّيَارَةِ مِنْ دَاخِلٍ فَأَذِنَ لِي فَزُرْتُ لَيْلاً

۱۲۔ علی بن الحسین الیمانی نے بیان کیا کہ میں بغداد میں تھا۔ میں نے یمن والوں کے قافلہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے صاحب الامر کو لکھ کر اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ مت جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری نہیں۔ تم کوفہ میں ٹھہرے رہو۔ میں ٹھہر گیا۔ قافلہ روانہ ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ ان پر بنو حنظلہ کے ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے براہ دریا اجازت چاہی۔ حضرت نے اجازت نہ دی۔ میں نے ان کشتیوں کا حال معلوم کیا۔ جو اس سال روانہ ہوئی تھیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نہ بچی۔ ہند کی ایک قوم نے جو دریائی ڈاکو کہلاتے ہیں ان پر حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے عسکر آیا (سامرہ) اور مغرب کے وقت روضہ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام میں آیا میں

نے نہ تو وہاں کسی سے بات کی اور نہ کسی سے شناسائی پیدا کی، میں نے مسجد میں نماز پڑھی، بعد ختم نماز زیارت بجالایا۔ ناگاہ ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا اٹھو، میں نے کہا، کہاں چلوں اس نے کہا گھر چل۔ میں نے کہا تو جانتا ہے میں کون ہوں تو کسی اور کو بلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس نے کہا نہیں تمہارے ہی لئے بھیجا گیا ہوں۔

تو علی بن الحسین قاصد جعفر ابن ابراہیم ہے الغرض وہ مجھے لے کر چلا اور حسین بن احمد کے مکان میں مجھے ٹھہرایا۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے کیا کہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور ان تمام مسائل کا جواب لایا جن کے جواب کی مجھے ضرورت تھی میں تین دن رہا۔ میں روضہ کے اندر جا کر زیارت چاہی، حضرت نے اجازت دی، میں نے رات کو زیارت کی۔

۱۳ ـ الحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ الْيَمَانِيُّ قَالَ: كَتَبَ أَبِي بِخَطِّهِ كِتَاباً فَوَرَدَ جَوَابُهُ ثُمَّ كَتَبْتُ بِخَطِّي فَوَرَدَ جَوَابُهُ، ثُمَّ كَتَبَ بِخَطِّهِ رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَصْحَابِنَا، فَلَمْ يَرِدْ جَوَابُهُ فَنَظَرْنَا فَكَانَتِ الْعِلَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ تَحَوَّلَ قَرْمَطِيّاً، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ: فَزُرْتُ الْعِرَاقَ وَوَرَدْتُ طُوسَ وَعَزَمْتُ أَنْ لَا أَخْرُجَ إِلَّا عَنْ بَيِّنَةٍ مِنْ أَمْرِي وَنَجَاحٍ مِنْ حَوَائِجِي، وَلَوِ احْتَجْتُ أَنْ أُقِيمَ بِهَا حَتَّى أُتَصَدَّقَ قَالَ: وَفِي خِلَالِ ذَلِكَ يَضِيقُ صَدْرِي بِالْمُقَامِ وَأَخَافُ أَنْ يَفُوتَنِي الْحَجُّ قَالَ: فَجِئْتُ يَوْماً إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي: صِرْ إِلَى مَسْجِدِ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّهُ يَلْقَاكَ رَجُلٌ، قَالَ: فَصِرْتُ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ ضَحِكَ وَقَالَ: لَا تَغْتَمَّ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَتَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِكَ وَوُلْدِكَ سَالِماً، قَالَ: فَاطْمَأْنَنْتُ وَسَكَنَ قَلْبِي وَأَقُولُ ذَا مِصْدَاقُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ: ثُمَّ وَرَدْتُ الْعَسْكَرَ فَخَرَجَتْ إِلَيَّ صُرَّةٌ فِيهَا دَنَانِيرُ وَثَوْبٌ فَاغْتَمَمْتُ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: جَزَائِي عِنْدَ الْقَوْمِ هَذَا وَاسْتَعْمَلْتُ الْجَهْلَ فَرَدَدْتُهَا وَكَتَبْتُ رُقْعَةً وَلَمْ يُشِرِ الَّذِي قَبَضَهَا مِنِّي عَلَيَّ بِشَيْءٍ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهَا بِحَرْفٍ ثُمَّ نَدِمْتُ بَعْدَ ذَلِكَ نَدَامَةً شَدِيدَةً وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: كَفَرْتُ بِرَدِّي عَلَى مَوْلَايَ وَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَعْتَذِرُ مِنْ فِعْلِي وَأَبُوءُ بِالْإِثْمِ وَأَسْتَغْفِرُ مِنْ ذَلِكَ وَأَنْفَذْتُهَا وَقُمْتُ أَتَمَسَّحُ[1] فَأَنَا فِي ذَلِكَ أُفَكِّرُ فِي نَفْسِي وَأَقُولُ إِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ الدَّنَانِيرُ لَمْ أَحْلُلْ صِرَارَهَا وَلَمْ أُحْدِثْ فِيهَا حَتَّى أَحْمِلَهَا إِلَى أَبِي فَإِنَّهُ أَعْلَمُ مِنِّي لِيَعْمَلَ فِيهَا بِمَا شَاءَ، فَخَرَجَ إِلَى الرَّسُولِ الَّذِي حَمَلَ إِلَيَّ الصُّرَّةَ: أَسَأْتَ إِذْ لَمْ تُعْلِمِ الرَّجُلَ أَنَّا رُبَّمَا فَعَلْنَا ذَلِكَ بِمَوَالِينَا وَرُبَّمَا سَأَلُونَا ذَلِكَ يَتَبَرَّكُونَ بِهِ وَخَرَجَ إِلَيَّ أَخْطَأْتَ فِي رَدِّكَ بِرَّنَا فَإِذَا اسْتَغْفَرْتَ اللَّهَ، فَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ، فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عَزِيمَتُكَ وَعَقْدُ نِيَّتِكَ أَلَّا تُحْدِثَ فِيهَا حَدَثاً وَلَا تُنْفِقَهَا فِي طَرِيقِكَ، فَقَدْ صَرَفْنَاهَا عَنْكَ فَأَمَّا الثَّوْبُ فَلَا بُدَّ مِنْهُ لِتُحْرِمَ فِيهِ، قَالَ: وَكَتَبْتُ فِي مَعْنَيَيْنِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَكْتُبَ فِي الثَّالِثِ وَامْتَنَعْتُ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكْرَهَ

ذٰلِكَ : فَوَرَدَ جَوَابُ المَؤْمِنِيْنِ وَ الثَّالِثُ الَّذِي طَوَيْتُ مُفَسَّراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ : وَ كُنْتُ وَافَقْتُ جَعْفَرَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ النَّيْسَابُوْرِيِّ بِنَيْسَابُوْرَ عَلَى أَنْ أَرْكَبَ مَعَهُ وَ أُزَامِلَهُ فَلَمَّا وَافَيْتُ بَغْدَادَ بَدَا لِي فَاسْتَقَلْتُهُ وَذَهَبْتُ أَطْلُبُ عَدِيلاً، فَلَقِيَنِي ابْنُ الْوَجْنَاءِ ـ بَعْدَ أَنْ كُنْتُ صِرْتُ إِلَيْهِ وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتَرِيَ لِي فَوَجَدْتُهُ كَارِهاً ـ فَقَالَ لِي: أَنَا فِي طَلَبِكَ وَ قَدْ قِيلَ لِي : إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَحْسِنْ مُعَاشَرَتَهُ وَ اطْلُبْ لَهُ عَدِيْلاً وَ اكْتَرِ لَهُ.

۱۳۔حسن بن فضل بن زید یمانی کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا حضرت نے اس کا بھی جواب دیا پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا۔اس کا جواب نہ آیا۔ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرمطی مذہب کا ماننے والا ہے حسن بن فضل نے کہا۔میں نے سامرہ میں امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں آیا (لفظ طوس کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوبٰی ہے جس کے معنی ہیں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامر علیہ السلام) پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ طے کیا کہ سامرہ سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت بر نہ آئے۔میں اتنی مدت ٹھہرا کہ میں اکتانے لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ طول قیام سے کہیں میرا حج فوت نہ ہو جائے ایک دن میں اسی فکر میں محمد بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر تقاضا کروں اس نے کہا تم فلاں مسجد میں جاؤ وہاں ایک شخص ملے گا۔چنانچہ میں گیا میرے پاس ایک شخص آیا۔وہ مجھے دیکھ کر ہنسا اور کہا غم نہ کرو۔اس سال تم حج کر لوگے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس صحیح و سالم واپس آؤ گے۔اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ ہے تصدیق اس امر کی، دوسری بار میں پھر سامرہ آیا۔پس بھیجی گئی۔میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ کپڑے، میں غمگین ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ چیزیں لے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام میں لایا اور واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا جس شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ کہی۔اس کے جانے کے بعد میں سخت نادم ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔میں نے کفرانِ نعمت کیا کہ اپنے مولا کے دیئے ہوئے مال کو رد کر دیا۔میں ندامت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ تو کھولوں گا اور نہ ان میں تصرف کروں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ جیسے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم نے بہت برا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر ایسا سلوک کیا کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ خود ہم سے بغرض برکت مانگا کرتے ہیں۔پس چونکہ تو نے اللہ سے پھر استغفار کیا۔اللہ تیرا گناہ معاف کرے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے (کیونکہ تو ان میں تصرف کا ارادہ نہیں رکھتا) لیکن کپڑے بھیجے ہیں تاکہ تو حج کے

وقت ان سے احرام باندھے۔

اس نے کہا میں نے دو حاجتوں کے لیے حضرت کو لکھا اور تیسری بات اس خوف سے نہ لکھی کہ مبادا حضرت کو ناگوار ہو میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا بھی جو میرے ذہن میں تھی۔

حسن نے کہا میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجاوہ ہو جب میں بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے علیحدگی اختیار کر لی اور میں اپنا ہم کجاوہ تلاش کرنے کے لئے نکلا۔ میری ملاقات ابن وجنا سے ہوئی میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا میں نے اس کو اپنے سے ناخوش سا پایا اس نے کہا میں کئی روز سے تیری تلاش میں ہوں حضرت صاحب الامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جائے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجاوہ بننا اور اونٹ کرایہ پر کر لینا۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ: شَكَكْتُ فِي أَمْرِ حَاجِزٍ، فَجَمَعْتُ شَيْئاً ثُمَّ صِرْتُ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَخَرَجَ إِلَيَّ: لَيْسَ فِينَا شَكٌّ وَلَا فِيمَنْ يَقُومُ مَقَامَنَا بِأَمْرِنَا، رُدَّ مَا مَعَكَ إِلَى حَاجِزِ بْنِ يَزِيْدَ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے صاحب الامر علیہ السلام کے وکیل حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچاتا ہے یا نہیں میں نے مال خمس و زکوٰۃ جمع کیا تاکہ حضرت تک خود پہنچا دوں چنانچہ میں سامرہ پہنچا حضرت کا حکم آیا کہ شک کا محل نہیں نہ ہمارے بارے میں نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا قائم مقام بنائیں۔ پس جو کچھ تمہارے پاس ہے حاجز بن یزید کو دے دو۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي وَ صَارَ الْأَمْرُ لِي، كَانَ لِأَبِي عَلَى النَّاسِ سَفَاتِجُ مِنْ مَالِ الْغَرِيمِ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أُعْلِمُهُ فَكَتَبَ: طَالِبْهُمْ وَ اسْتَقْضِ عَلَيْهِمْ فَقَضَّانِي النَّاسُ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ كَانَتْ عَلَيْهِ سَفْتَجَةٌ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ أُطَالِبُهُ فَمَاطَلَنِي وَ اسْتَخَفَّ بِي ابْنُهُ وَ سَفِهَ عَلَيَّ، فَشَكَوْتُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ: وَكَانَ مَاذَا؟، فَقَبَضْتُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَأَخَذْتُ بِرِجْلِهِ وَسَحَبْتُهُ إِلَى وَسَطِ الدَّارِ وَرَكَلْتُهُ رَكْلاً كَثِيراً، فَخَرَجَ ابْنُهُ يَسْتَغِيثُ بِأَهْلِ بَغْدَادَ وَ يَقُولُ: قُمِّيٌّ رَافِضِيٌّ قَدْ قَتَلَ وَالِدِي، فَاجْتَمَعَ عَلَيَّ مِنْهُمُ الْخَلْقُ فَرَكِبْتُ دَابَّتِي وَقُلْتُ: أَحْسَنْتُمْ يَا أَهْلَ بَغْدَادَ تَمِيلُونَ مَعَ الظَّالِمِ عَلَى الْغَرِيبِ الْمَظْلُومِ، أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَمَذَانَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَ هٰذَا يَنْسِبُنِي إِلَى أَهْلِ قُمْ وَالرَّفْضِ لِيَذْهَبَ بِحَقِّي وَ مَالِي، قَالَ: فَمَالُوا عَلَيْهِ وَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَى حَانُوتِهِ حَتَّى سَكَّنْتُهُمْ وَطَلَبَ إِلَيَّ صَاحِبُ السَّفْتَجَةِ وَ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ يُوَفِّيَنِي مَالِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُمْ عَنْهُ.

۱۵۔ محمد بن صالح کہتا ہے کہ میرا باپ جو حضرت صاحب الامر کا وکیل تھا ہمدان میں جب مرگیا اور میں وکیل ہوا تو میرے باپ نے حضرت حجت تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی سپرد کچھ کام کیا تھا۔ میں نے حضرت کو اطلاع دی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ ان سے مانگو اور سختی کرو۔ میں نے مانگا تو اور لوگوں نے تو دے دیا۔ مگر ایک شخص جس کے اوپر چار سو دینار تھے اس نے نہ دیئے۔ میں اس سے مانگنے گیا تو ٹال مٹول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی اور مجھے بے وقوف بنایا۔ میں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ اس نے کہا کیا ہوا اگر ایسا کیا۔ یہ جواب سن کر اس کی داڑھی پکڑلی اور اس کو پیروں سے گھسیٹ لیا اور اس کے گھر کے اندر اس کو خوب مارا پیٹا کیا۔

۔ اس کا بیٹا فریاد کرتا ہوا نکلا کہ اے اہل بغداد یہ شخص قم کا رہنے والا ہے اور رافضی ہے اس نے میرے باپ کو قتل کر ڈالا۔ لوگ جمع ہوگئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا اے اہل بغداد تم ایک مرد مسافر کے خلاف ایک ظالم کی طرف توجہ کر رہے ہو میں تو ہمدان کا رہنے والا سنّی ہوں یہ مجھے نسبت دیتا ہے اہل قم اور رفض کی طرف تاکہ میرا حق اور میرا مال دبائے بیٹھا رہے یہ سن کر وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ارادہ کیا کہ میرا حق لینے کے لئے اس کی دکان میں گھس جائیں میں نے ان کو روکا اور اپنے مقروض کو بلا کر مال طلب کیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو گھر سے نکال دو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر روپیہ نہ دوں تو میری بی بی کو طلاق ہو۔

١٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَالْعَلاءِ بْنِ رِزْقِ اللهِ، عَنْ بَدْرٍ غُلامِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : وَرَدْتُ الْجَبَلَ وَ أَنَا لا أَقُولُ بِالْإِمَامَةِ اُحِبُّهُمْ جُمْلَةً ، إِلَى أَنْ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فَأَوْصَىٰ فِي عِلَّتِهِ أَنْ يَدْفَعَ الشَّهْرِيَّ السَّمَنْدَ وَسَيْفَهُ وَمِنطَقَتَهُ إِلَى مَوْلاهُ فَخِفْتُ إِنْ أَنَا لَمْ أَدْفَعِ الشَّهْرِيَّ إِلَى إِذْكُوتَكِينَ نَالَنِي مِنْهُ اسْتِخْفَافٌ فَقَوَّمْتُ الدَّابَّةَ وَالسَّيْفَ وَ الْمِنْطَقَةَ بِسَبْعَمِائَةِ دِينَارٍ فِي نَفْسِي وَلَمْ اُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً فَإِذَا الْكِتَابُ قَدْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنَ الْعِرَاقِ : وَجِّهِ السَّبْعَ مِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا قِبَلَكَ مِنْ ثَمَنِ الشَّهْرِيِّ وَالسَّيْفِ وَالْمِنطَقَةِ .

۱۶۔ بدر غلام احمد بن الحسن سے مروی ہے کہ میں علاقہ جبل میں وارد ہوا اور میں امامتِ آئمہ کا قائل نہ تھا لیکن ان سب سے محبت رکھتا تھا جب یزید بن عبد العزیز مرا تو اس نے اپنی بیماری میں وصیّت کی کہ اس کا گھوڑا، تلوار اور پٹکا اس کے مولا یعنی صاحب الامر تک پہنچا دوں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذکوتکین (حاکم وقت) کے ہاتھ فروخت نہ کیا تو وہ مجھے ذلیل کرے گا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو سات سو دینار میں فروخت کیا اور اس کا حال کسی سے بیان نہ کیا ناگاہ حضرت حجت کا خط میرے پاس آیا کہ سات سو دینار ہمارے حق کے جو تمہارے پاس ہیں وہ ادا کرو جو قیمت ہے گھوڑے تلوار اور پٹکے کی۔

۱۷ ـ عَلِيٌّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ : وُلِدَلِي وَلَدٌ فَكَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ فِي طُهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لَاتَفْعَلْ فَمَاتَ يَوْمَ السَّابِعِ أَوِ الثَّامِنِ ، ثُمَّ كَتَبْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَ سَتُخْلَفُ غَيْرَهُ وَغَيْرَهُ تُسَمِّيهِ أَحْمَدَ وَمِنْ بَعْدِ أَحْمَدَ جَعْفَراً ، فَجَاءَ كَمَا قَالَ . قَالَ : وَتَهَيَّأْتُ لِلْحَجِّ وَوَدَّعْتُ النَّاسَ وَكُنْتُ عَلَى الْخُرُوجِ فَوَرَدَ : نَحْنُ لِذٰلِكَ كَارِهُونَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : فَضَاقَ صَدْرِي وَاغْتَمَمْتُ وَكَتَبْتُ أَنَا مُقِيمٌ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُغْتَمٌّ بِتَخَلُّفِي عَنِ الْحَجِّ فَوَقَّعَ لَايَضِيقَنَّ صَدْرُكَ فَإِنَّكَ سَتَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، قَالَ : وَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كَتَبْتُ أَسْتَأْذِنُ ، فَوَرَدَ الْإِذْنُ فَكَتَبْتُ أَنِّي عَادَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ وَأَنَا وَاثِقٌ بِدِيَانَتِهِ وَصِيَانَتِهِ ، فَوَرَدَ : الْأَسَدِيُّ نِعْمَ الْعَدِيلُ فَإِنْ قَدِمَ فَلَا تَخْتَرْ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَعَادَلْتُهُ .

۱۷۔ علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ میں نے صاحب الأمر سے اجازت چاہی، ساتویں روز ختنہ کرانے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مرگیا۔ میں نے مرنے کی اطلاع دی۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوں گے جن کے نام احمد و جعفر رکھنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو وداع کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال جانے کو اچھا نہیں جانتے آگے تمہیں اختیار ہے۔ میں تنگ دل اور غمگین ہوا۔ میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رہ جانے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا۔ تنگ دل نہ ہو انشاء اللہ اگلے سال حج کروگے۔ اگلے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور تحریر کیا کہ اپنا ہم کجاوہ محمد بن عباس کو بنالیا ہے وہ معتمد ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔ اسدی اچھا عدیل ہے۔ اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کجاوہ بنالیا۔

۱۸ـ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ : أَوْدَعَ الْمَجْرُوحُ(۵) مِرْدَاسَ بْنَ عَلِيٍّ مَالاً لِلنَّاحِيَةِ وَكَانَ عِنْدَ مِرْدَاسٍ مَالٌ لِتَمِيمِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَوَرَدَ عَلَى مِرْدَاسٍ: أَنْفِذْ مَالَ تَمِيمٍ مَعَ مَا أَوْدَعَكَ الشِّيرَازِيُّ .

۱۸۔ حسن بن علی علوی نے بیان کیا کہ مجروح مرداس بن علی کے سپرد کچھ مال کیا کہ اسے ناحیہ مقدسہ میں حضرت صاحب الامر تک پہنچادے۔ مرداس کے پاس حضرت کا خط آیا کہ مال تمیم کے ساتھ وہ مال بھی بھیج دے جو شیرازی نے سپرد کیا ہے

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى الْعُرَيْضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ : لَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام وَرَدَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِمَالٍ إِلَى مَكَّةَ لِلنَّاحِيَةِ ، فَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام مَضَى مِنْ غَيْرِ خَلَفٍ وَالْخَلَفُ جَعْفَرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ . مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ خَلَفٍ ، فَبَعَثَ رَجُلاً

يُكنّى بِأَبي طالِبٍ فَوَرَدَ الْعَسْكَرَ وَ مَعَهُ كِتابٌ ، فَصارَ إِلى جَعْفَرٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ بُرْهانٍ ، فَقالَ: لا يَتَهَيّأُ في هٰذَا الْوَقْتِ ، فَصارَ إِلَى الْبابِ وَ أَنْفَذَ الْكِتابَ إِلىٰ أَصْحابِنا فَخَرَجَ إِلَيْهِ : آجَرَكَ اللهُ فِي صاحِبِكَ ، فَقَدْ ماتَ وَ أَوْصىٰ بِالْمالِ الَّذي كانَ مَعَهُ إِلىٰ ثِقَةٍ لِيَعْمَلَ فيهِ بِما يَجِبُ، وَأُجيبَ عَنْ كِتابِهِ.

۱۹۔حسن بن عیسیٰ نے جس کی کنیت ابو محمد ہے ۔بیان کیا کہ جب امام حسن عسکری کا انتقال ہو گیا تو مصر کا ایک شخص کچھ مال لے کر مکہ آیا تاکہ ناحیہ مقدسہ پہنچا دے ۔ لوگوں نے یہاں کے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا امام حسن عسکری علیہ السلام لاولد مرے ان کے جانشین جعفر ہیں بعض نے کہا ان کے صاحبزادہ ہیں اس مصری نے ایک شخص ابو طالب نامی کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہ سامرہ آیا اس کے پاس خط تھا۔ وہ جعفر کے پاس گیا اور ان سے ثبوت مانگا انھوں نے کہا اس وقت پیش نہیں کرسکتا۔ وہ حضرت صاحب الامر کے دروازہ پر آیا اور وہ خط اس نے حضرت صاحب الامر کے وکلاء کو دیا۔ جواب آیا۔ خدا تیرے ساتھی کو اجر دے وہ مرگیا اور جو مال اس کے پاس تھا اس کی وصیت ایک معتمد آدمی کے سپرد کر گیا ہے تاکہ اس کی منشا کے مطابق صرف کرے اور اس کے خط کا جواب دے دیا۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قالَ : حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آبَةَ شَيْئاً يُوصِلُهُ وَ نَسِيَ سَيْفاً بِآبَةَ. فَأَنْفَذَ ما كانَ مَعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ:ما خَبَرُ السَّيْفِ الَّذي نَسيتَهُ ؟.

۲۰۔علی بن محمد نے بیان کیا۔ آبہ کے ایک شخص نے اہل آبہ سے کچھ مال حضرت حجت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے لیا۔ چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔ اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو۔

٢١ ـ الْحَسَنُ بْنُ خَفيفٍ ، عَنْ أَبيهِ قالَ : بَعَثَ بِخَدَمٍ إِلىٰ مَدينَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَ مَعَهُمْ خادِمانِ وَ كَتَبَ إِلىٰ خَفيفٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ الْخادِمَيْنِ مُسْكِراً فَما خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتّىٰ وَرَدَ كِتابٌ مِنَ الْعَسْكَرِ بِرَدِّ الْخادِمِ الَّذي شَرِبَ الْمُسْكِرَ وَعُزِلَ عَنِ الْخِدْمَةِ.

۲۱۔حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت حجت نے اپنے کچھ خادم مدینۂ رسولؐ بھیجے اور ان کا نگران اپنے دو خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔ جب کوفہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کوفہ سے نکلے نہ تھے کہ حضرت کا حکم سامرہ سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیجو پھر اسے خدمت سے برطرف کر دیا۔

۲۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ [أَحْمَدَبْنِ] أَبِي عَلِيِّ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَى يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بِدَابَّةٍ وَ سَيْفٍ وَمَالٍ وَ اُنْفِذَ ثَمَنُ الدَّابَّةِ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُبْعَثِ السَّيْفُ فَوَرَدَ: كَانَ مَعَ مَا بَعَثْتُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَصِلْ ـ أَوْ كَمَا قَالَ ـ .

۲۲۔علی بن محمد نے ابوعلی بن غیاث سے اس نے احمد بن الحسن سے روایت کی ہے کہ یزید بن عبداللہ نے وصیّت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق، اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال تو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ تلوار بھی تو تھی، وہ نہیں پہنچی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیح الفاظ یاد نہیں)۔

۲۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَأَنِفْتُ أَنْ أَبْعَثَ بِخَمْسِمِائَةٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَماً فَوَزَنْتُ مِنْ عِنْدِي عِشْرِينَ دِرْهَماً وَبَعَثْتُهَا إِلَى الْأَسَدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ مَالِي فِيهَا؟ فَوَرَدَ: وَصَلَتْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، لَكَ مِنْهَا عِشْرُونَ دِرْهَماً .

۲۳۔ابن شاذان نیشاپوری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پانچ سو درہم جن میں بیس کم تھے۔ مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں، میں نے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیئے اور حضرت صاحب الامر کے وکیل اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حضرت نے جواب لکھا کہ پانسو درہم مل گئے جن میں تمہارے بھی بیس تھے۔

۲۴ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: كَانَ يَرِدُ كِتَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْإِجْرَاءِ عَلَى الْجُنَيْدِ قَاتِلِ فَارِسٍ وَ أَبِي الْحَسَنِ وَ آخَرَ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَ اسْتِينَافٌ مِنَ الصَّاحِبِ لِإِجْرَاءِ أَبِي الْحَسَنِ وَ صَاحِبِهِ وَلَمْ يَرِدْ فِي أَمْرِ الْجُنَيْدِ بِشَيْءٍ قَالَ: فَاغْتَمَمْتُ لِذٰلِكَ فَوَرَدَ نَعْيُ الْجُنَيْدِ بَعْدَ ذٰلِكَ .

۲۴۔حسین بن اشعری راوی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا حکم آیا کرتا تھا وظیفہ جاری کرنے کے لئے جنید قاتل فارس بن حاتم غالی اور ابوالحسن وغیرہ کے لئے حضرت کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامرؑ نے اجراء کیا۔ ابوالحسن اور اس کے ساتھی کا اور جنید کے لئے کچھ نہ لکھا۔ اس نے کہا اس سے مجھے رنج ہوا اس کے بعد حضرت کے خط سے جنید کے مرنے کا حال معلوم ہوا۔

۲۵ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجَباً بِهَا فَكَتَبْتُ أَسْتَأْمِرُ فِي اسْتِيلَادِهَا، فَوَرَدَ اسْتَوْلِدْهَا وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ، فَوَطِئْتُهَا فَحَبِلَتْ، ثُمَّ أَسْقَطَتْ فَمَاتَتْ .

۲۵۔ محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کنیز تھی جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈال رکھا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیجئے۔ حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے پس میں نے اس سے جماع کیا وہ حاملہ تو ہو گئی مگر حمل ساقط ہو گیا اور وہ مر گئی۔

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الْعَجَمِيِّ جَعَلَ ثُلُثَهُ لِلنَّاحِيَةِ وَ كَتَبَ بِذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ إِخْرَاجِهِ الثُّلُثَ دَفَعَ مَالاً لِابْنِهِ أَبِي الْمِقْدَامِ، لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: فَأَيْنَ الْمَالُ الَّذِي عَزَلْتَهُ لِأَبِي الْمِقْدَامِ .

۲۶۔ علی بن محمد نے کہا ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام عصر کی خدمت میں بھیجنے کے لئے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا جس کا نام ابوالمقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلع نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابوالمقدام کو دے دیا ہے۔

٢٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عِيسَى بْنِ نَصْرٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الصَّيْمَرِيُّ يَسْأَلُ كَفَناً ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ ، فَمَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِالْكَفَنِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ .

۲۷۔ عیسیٰ بن نصر نے بیان کیا کہ حضرت صاحب الامرؑ کو علی بن زیاد صیمری نے ایک کفن کے لئے لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا تم اسی سال کی عمر میں محتاج کفن ہو گے اور آپ نے اس کے مرنے سے چند روز پہلے کفن اس کے پاس بھیج دیا۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَانَ لِلنَّاحِيَةِ عَلَيَّ خَمْسُمِائَةِ دِينَارٍ فَضِقْتُ بِهَا ذَرْعاً ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: لِي حَوَانِيتُ اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِمِائَةٍ وَثَلَاثِينَ دِينَاراً قَدْ جَعَلْتُهَا لِلنَّاحِيَةِ بِخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ، وَلَمْ أَنْطِقْ بِهَا ، فَكَتَبَ إِلَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: اقْبِضِ الْحَوَانِيتَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بِالْخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا عَلَيْهِ .

۲۸۔ ہارون بن عمران ہمدانی کہتا ہے کہ حضرت صاحب الامر کے میرے اوپر پانسو دینار قرض تھے جب میرا ہاتھ تنگ ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری دکانیں ہیں جن کو میں نے پانسو تیس دینار میں خریدا ہے اور ناحیہ مقدسہ کو دیتے ہیں پانسو لہذا یہ دکانیں دے دوں گا، اس خیال کا اظہار میں نے کسی پر نہیں کیا تھا۔ حضرت نے محمد بن جعفر وکیل کو لکھا کہ محمد بن ہارون کی دکانوں پر ان پانسو دینار کے بدلے میں جو ہمارا ان پر (قرض) ہے قبضہ کر لو۔

٢٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : بَاعَ جَعْفَرٌ[1] فِيمَنْ بَاعَ صَبِيَّةً جَعْفَرِيَّةً كَانَتْ فِي الدَّارِ يُرَبُّونَهَا، فَبَعَثَ[2] بَعْضَ الْعَلَوِيِّينَ وَ أَعْلَمَ الْمُشْتَرِيَ خَبَرَهَا فَقَالَ الْمُشْتَرِي : قَدْ طَابَتْ نَفْسِي بِرَدِّهَا وَأَنْ لَا أُرْزَأَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئاً ، فَخُذْهَا ، فَذَهَبَ الْعَلَوِيُّ فَأَعْلَمَ أَهْلَ النَّاحِيَةِ الْخَبَرَ فَبَعَثُوا إِلَى الْمُشْتَرِي بِأَحَدٍ وَ أَرْبَعِينَ دِينَاراً وَأَمَرُوهُ بِدَفْعِهَا إِلَى صَاحِبِهَا .

۲۹۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ جعفر برادر امام حسن عسکریؑ نے فروخت کردیں تمام کنیزیں امام علی نقی علیہ السلام کی جن میں وہ لڑکی بھی شامل تھی جو اولاد جعفر طیار سے تھی اور جس کو امام نے پرورش کیا تھا پس ایک علوی کو خریدار کے پاس بھیجا اور آگاہ کیا کہ یہ کنیز نہیں۔ اس نے کہا میں واپسی پر راضی ہوں۔ لیکن وہ اس کی قیمت میں سے کم کچھ نہ کرے گا۔ اس کو لے جاؤ۔ وہ علوی اہل ناحیہ کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے خریدار کے پاس ۴۱ دینار بھیجے اور اس لڑکی کو اس کے ولی یعنی اولاد جعفر طیار میں سے کسی کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔

٣٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ نُدَمَاءِ رُوزْ حسنى وَ آخَرُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ : هُوَ ذَا يَجْبِي الْأَمْوَالَ وَلَهُ وُكَلَاءُ وَ سَمَّوْا جَمِيعَ الْوُكَلَاءِ فِي النَّوَاحِي وَأُنْهِيَ ذَلِكَ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَزِيرِ ، فَهَمَّ الْوَزِيرُ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ السُّلْطَانُ : اطْلُبُوا أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ غَلِيظٌ ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ : نَقْبِضُ عَلَى الْوُكَلَاءِ ، فَقَالَ السُّلْطَانُ : لَا وَلَكِنْ دُسُّوا لَهُمْ قَوْماً لَا يُعْرَفُونَ بِالْأَمْوَالِ ، فَمَنْ قَبَضَ مِنْهُمْ شَيْئاً قُبِضَ عَلَيْهِ ، قَالَ فَخَرَجَ بِأَنْ يَتَقَدَّمَ إِلَى جَمِيعِ الْوُكَلَاءِ أَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ أَحَدٍ شَيْئاً وَأَنْ يَمْتَنِعُوا مِنْ ذَلِكَ وَيَتَجَاهَلُوا الْأَمْرَ ، فَانْدَسَّ لِمُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُهُ وَخَلَا بِهِ فَقَالَ : مَعِي مَالٌ أُرِيدُ أَنْ أُوصِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : غَلِطْتَ أَنَا لَا أَعْرِفُ مِنْ هَذَا شَيْئاً ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُهُ وَمُحَمَّدٌ يَتَجَاهَلُ عَلَيْهِ، وَبَثُّوا الْجَوَاسِيسَ وَ امْتَنَعَ الْوُكَلَاءُ كُلُّهُمْ لِمَا كَانَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ .

۳۰۔ حسین بن الحسن علوی سے مروی ہے کہ ایک شخص روز حسنی کے ہم نشینوں میں سے تھا اور ایک دوسرا اس کا رفیق تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ حضرت صاحب کے پاس اموال آتے ہیں اور ان کے وکلاء تمام اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی خبر دی گئی عبیداللہ بن سلیمان کو جو وزیر سلطنت تھا۔ وزیر نے حضرت کے وکلاء کو گرفتار کرنا چاہا۔ بادشاہ نے کہا ایسا نہ کرو (شیعہ کثرت سے ہیں فتنہ برپا ہو جائے گا) بلکہ ان لوگوں کے لئے کچھ اجنبی لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ مال لے

جائیں۔ پس جو مال لے لے اسی کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرف سے تمام وکلاء کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو روکا اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان جاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے خلوت میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تم نے دھوکا کھایا ہے اور غلطی سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چاپلوسی کرتا رہا مگر محمد اپنی لاعلمی ہی ظاہر کرتے رہے۔ جاسوسوں نے بہت رغبت دلائی لیکن تمام وکلاء نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

٣١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: خَرَجَ نَهْيٌ عَنْ زِيَارَةِ مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَالْحِيرَ[ةِ] فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَشْهُرٍ دَعَا الْوَزِيرُ الْبَاقَطَائِيَّ فَقَالَ لَهُ: الْقَ بَنِي الْفُرَاتِ وَالْبُرْسِيِّينَ وَقُلْ لَهُمْ: لَا يَزُورُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يَتَفَقَّدَ كُلُّ مَنْ زَارَ فَيُقْبَضَ [عَلَيْهِ].

٣١۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کاظمین) اور حیرہ (کوفہ اور حلہ کے درمیان) کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقطائی کو بلا کر کہا تو اہل فرات اور برسیین سے مل کر کہو کہ مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کر پائے خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک سو چوبیسواں باب

آئمہ اثنا عشرؑ کی امامت پر نص

(بَابُ) ١٢٤

مَاجَاءَ فِي الْإِثْنَيْ عَشَرَ وَالنَّصِّ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَاقَضٰى عَلَيْهِمْ وَأَنْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرٰى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَهُمْ شَرَعٌ سَوَاءٌ. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلْنِي عَمَّا بَدَالَكَ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَيَنْسٰى؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْأَعْمَامَ وَالْأَخْوَالَ ؟ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَجِبْهُ ، قَالَ : فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذٰلِكَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ -وَأَشَارَ إِلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ- وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ -وَ أَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام- وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَشْهَدُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلٰى مُوسٰى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَشْهَدُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَأَشْهَدُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَشْهَدُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ لَا يُكَنّٰى وَلَا يُسَمّٰى حَتّٰى يَظْهَرَ أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَامَ فَمَضٰى ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتْبَعْهُ فَانْظُرْ أَيْنَ يَقْصِدُ؟ فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ علیهما السلام فَقَالَ : مَاكَانَ إِلَّا أَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجاً مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَ مِنْ أَرْضِ اللّٰهِ؟ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیه السلام فَأَعْلَمْتُهُ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَعْرِفُهُ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ ، قَالَ : هُوَ الْخِضْرُ عليه السلام

ا۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام معہ امام حسنؑ سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المومنین کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعوئ خلافت کیا وہ اس کے حق دار نہ تھے اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔ فرمایا پوچھ جو تجھے پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مرتا ہے تو اس کی رُوح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔
آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموؤں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔
آپؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسنؑ نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ وصی رسولؐ ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیرالمومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسنؑ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیرالمومنین کے وصی ہیں اور ان کی حجت اور برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوتِ رسولؐ کے ثابت کرنے والے ہیں۔

توضیح:۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمہ میں امام حسنؑ کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

۱۔ بحالت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس رُوح کو پھر بدن کی طرف لوٹانے کا ہوتا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کرلیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہوجاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کرلیتی ہے اور ریح روح کو۔

۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے پوری صلوٰۃ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہوجاتی ہے اور قلب انسان روشن ہوجاتا ہے اس وقت بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہوجاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطراری کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا نطفہ اُچھل کر عروقِ اعمام پر جاکر گرتا ہے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروقِ اخوال پر گرتا ہے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسینؑ بن علیؑ اپنے بھائی کے وصی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن الحسینؑ امر حسینؑ کے بعد حجت خدا ہیں پھر محمد بن علی ان کے بعد جعفر بن محمدؑ ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

حجت خدا ہونے کی جو پسر حسن بن علی ہے اس کا نام اور کنیت ظاہر نہ ہو گی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پُر نہ کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی اور سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت نے امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسنؑ باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں غائب ہو گیا۔ میں امیر المومنینؑ کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم ان کو جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ اور امیر المومنین بہتر جاننے والے ہیں۔ فرمایا وہ خضر تھے۔

٢ ـ وَحَدَّثَني مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبي هاشِمٍ مِثْلَهُ سَوٰاءً .

قالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: يا أَبا جَعْفَرٍ وَدِدْتُ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ جاءَ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبي عَبْدِ اللهِ قالَ : فَقالَ : لَقَدْ حَدَّثَني قَبْلَ الْحَيْرَةِ بِعَشْرِ سِنينَ.

۲۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے محمد بن الحسن سے کہا۔ اے ابو جعفر کیا احمد بن عبد اللہ کے علاوہ کسی اور سے بھی یہ حدیث سنی گئی ہے فرمایا اس نے حیرت و شک میں پڑنے سے دس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

راوی کو احمد بن عبد اللہ کے بیان پر اس لئے شبہ ہوا کہ وہ حضرت حجت پر ایمان لانے کے بعد شک میں پڑ گیا تھا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ظَريفٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صالِحِ بْنِ أَبي حَمّادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صالِحٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ أَبي لِجابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصاريِّ إِنَّ لي إِلَيْكَ حاجَةً فَمَتىٰ يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْها ؟ فَقالَ لَهُ جابِرٌ : أَيَّ الْأَوْقاتِ أَحْبَبْتَهُ فَخَلا بِهِ في بَعْضِ الْأَيّامِ فَقالَ لَهُ: يا جابِرُ أَخْبِرْني عَنِ اللَّوْحِ الَّذي رَأَيْتَهُ في يَدِ اُمّي فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَما أَخْبَرَتْكَ بِهِ اُمّي أَنَّهُ في ذٰلِكَ اللَّوْحِ مَكْتُوبٌ ؟ فَقالَ جابِرٌ : أَشْهَدُ بِاللهِ أَنّي دَخَلْتُ عَلىٰ اُمِّكَ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلامُ في حَياةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهَنَّيْتُها بِوِلادَةِ الْحُسَيْنِ وَ رَأَيْتُ في يَدَيْها لَوْحاً أَخْضَرَ ، ظَنَنْتُ أَنَّهُ مِنْ زُمُرُّدٍ وَرَأَيْتُ فيهِ كِتاباً أَبْيَضَ ، شِبْهَ لَوْنِ الشَّمْسِ ،

فَقُلْتُ لَها : بِأَبِي وَأُمِّي يا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ماهٰذَا اللَّوْحُ ؟ فَقالَتْ : هٰذا لَوْحٌ أَهْداهُ اللهُ إِلىٰ رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَ اسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنَيَّ وَاسْمُ الْأَوْصِياءِ مِنْ وُلْدِي وَأَعْطانِيهِ أَبِي لِيُبَشِّرَنِي بِذٰلِكَ ، قالَ جابِرٌ : فَأَعْطَتْنِيهِ أُمُّكَ فاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلامُ فَقَرَأْتُهُ وَاسْتَنْسَخْتُهُ ، فَقالَ لَهُ أَبِي : فَهَلْ لَكَ يا جابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قالَ : نَعَمْ ، فَمَشىٰ مَعَهُ أَبِي إِلىٰ مَنْزِلِ جابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ ، فَقالَ : يا جابِرُ ، انْظُرْ فِي كِتابِكَ لِأَقْرَءَ [أَنا] عَلَيْكَ ، فَنَظَرَ جابِرٌ فِي نُسْخَتِهِ فَقَرَأَهُ أَبِي فَما خالَفَ حَرْفٌ حَرْفاً ، فَقالَ جابِرٌ : فَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي هٰكَذا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوباً

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذا كِتابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَنُورِهِ وَسَفِيرِهِ وَحِجابِهِ وَ دَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعالَمِينَ ، عَظِّمْ يا مُحَمَّدُ أَسْمائِي وَ اشْكُرْ نَعْمائِي وَ لا تَجْحَدْ آلائِي ، إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا قاصِمُ الْجَبّارِينَ وَمُدِيلُ الْمَظْلُومِينَ وَدَيّانُ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجا غَيْرَ فَضْلِي أَوْخافَ غَيْرَ عَدْلِي ، عَذَّبْتُهُ عَذاباً لا أُعَذِّبُ بِهِ أَحَداً مِنَ الْعالَمِينَ فَإِيّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً فَأُكْمِلَتْ أَيّامُهُ وَانْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِياءِ وَفَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِياءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ وَ سِبْطَيْكَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ، فَجَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي ، بَعْدَ انْقِضاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَجَعَلْتُ حُسَيْناً خازِنَ وَحْيِي وَأَكْرَمْتُهُ بِالشَّهادَةِ وَخَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعادَةِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَ أَرْفَعُ الشُّهَداءِ دَرَجَةً ، جَعَلْتُ كَلِمَتِي التّامَّةَ مَعَهُ وَحُجَّتِيَ الْبالِغَةَ عِنْدَهُ ، بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَ أُعاقِبُ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعابِدِينَ وَزَيْنُ أَوْلِيائِي الْماضِينَ وَ ابْنُهُ شِبْهُ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ مُحَمَّدٌ الْباقِرُ عِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحِكْمَتِي سَيَهْلِكُ الْمُرْتابُونَ فِي جَعْفَرٍ ، الرّادُّ عَلَيْهِ كَالرّادِّ عَلَيَّ ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوىٰ جَعْفَرٍ وَلَأَسُرَّنَّهُ فِي أَشْياعِهِ وَ أَنْصارِهِ وَ أَوْلِيائِهِ ، أُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسىٰ فِتْنَةٌ عَمْياءُ حِنْدِسٌ لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لا تَخْفىٰ وَأَنَّ أَوْلِيائِي يُسْقَوْنَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفىٰ ، مَنْ جَحَدَ واحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَ مَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتابِي فَقَدِ افْتَرىٰ عَلَيَّ ، وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضاءِ مُدَّةِ مُوسىٰ عَبْدِي وَحَبِيبِي وَخِيَرَتِي فِي عَلِيٍّ وَلِيِّي وَناصِرِي وَمَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْباءَ النُّبُوَّةِ وَأَمْتَحِنُهُ بِالْاِضْطِلاعِ بِها ، يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي بَناهَا الْعَبْدُ الصّالِحُ إِلىٰ جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَسُرَّنَّهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوارِثِ عِلْمِهِ ، فَهُوَ مَعْدِنُ عِلْمِي وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحُجَّتِي عَلىٰ خَلْقِي لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ بِهِ إِلَّا جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَشَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَأَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلىٰ وَحْيِي ، أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلىٰ سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِيَ الْحَسَنَ وَ اُكَمِّلُ ذٰلِكَ بِابْنِهِ «م ح م د» رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسى وَ بَهَاءُ عِيسى وَصَبْرُ أَيُّوبَ فَيُذَلُّ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ وَ تُتَهَادىٰ رُؤُوسُهُمْ كَمَا تُتَهَادىٰ رُؤُوسُ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ ، مَرْعُوبِينَ وَ جِلِينَ ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَيَفْشُوا الْوَيْلُ وَالرَّنَّةُ فِي نِسَائِهِمْ اُولٰئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً ، بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ وَبِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ وَ أَدْفَعُ الْآصَارَ وَالْأَغْلَالَ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ .

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ : قَالَ أَبُو بَصِيرٍ : لَوْلَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ ، إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ ، فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ .

۳۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں حیاتِ رسولؐ میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسینؑ کی ولادت کی مبارکباد دینے۔ میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرد کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے بنتِ رسولؐ یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسولؐ کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علی کا نام ہے میرے دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ آں حضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی میں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔

میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا نکالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر سے مقابلہ کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامین اسے لے کر نازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسمار کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی کمر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا جزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیار مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ! تم کو تمام انبیار پر فضیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیار پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نواسوں حسنؑ اور حسینؑ سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خازن وحی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل وارفع شہدار ہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اوّل علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیار کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قابل ستائش جد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگافتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو رد کرنے والا میرے حق قول کو رد کرنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ناصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں گے ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیار معرفت کے بھرپور ساغروں سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہو افترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر بار نبوت کی مثالی بار رکھوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل قوی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک مغرور بھوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جس کو بسایا ہے عبد صالح ذوالقرنین نے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ہارون) کے میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) سے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری خلق پہ میری حجت ہیں جو ان پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دوں گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے ایسے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی (امام نقی علیہ السلام) کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرے راستہ کی طرف اور خازن ہے میرے علم کا اور کامل کروں گا میں اس دین کو اس کے فرزند م ح م د سے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ (غیبت) میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سر اس طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و دیلم والوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پیٹنے کی آوازان کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے سچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشکلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم سے مروی ہے کہ ابوبصیر نے کہا اگر تو نے اثبات امامت آئمہ اثنا عشر میں کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور نا اہلوں سے بیان نہ کر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ عَنْ [أَبَانِ] ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ يَقُولُ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ : أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُاللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، فَجَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عَلِيٌّ عليه السلام فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عليه السلام فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ[1] ، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يُكَمِّلُهُ اثْنَي عَشَرَ إِمَاماً تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ، قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ : وَاسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ بْنَ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ سُلَيْمٌ : وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ

سَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسامہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے پھر میرا بیٹا حسینؑ اس کے بعد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن الحسین اولیٰ ہیں مومنین کے نفسوں سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفسوں سے بہتر ہوگا اور اے حسین تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر، عبداللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس بن ام سلمہ و اسامہ بن زید کو پس گواہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے۔ سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان و ابوذر و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسول اللہ سے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ السَّرَّاجِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِي ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : شَهِدْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُويِعَ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمِيلُ [الْوَجْهِ] بَهِيٌّ ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حِسَانٌ وَهُوَ مِنْ وُلْدِ هَارُونَ حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرِ نَبِيِّهِمْ ؟ قَالَ : فَطَأْطَأَ عُمَرُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : إِيَّاكَ أَعْنِي وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : إِنِّي جِئْتُكَ مُرْتَاداً لِنَفْسِي ، شَاكّاً فِي دِينِي ، فَقَالَ: دُونَكَ هٰذَا الشَّابَّ ، قَالَ : وَمَنْ هٰذَا الشَّابُّ ؟ قَالَ : هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هٰذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هٰذَا زَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ : أَكَذَاكَ أَنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ : يَا هَارُونِيُّ ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سَبْعاً ؟ قَالَ : أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فِيكُمْ عَالِمٌ ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْإِلٰهِ الَّذِي تَعْبُدُهُ لَئِنْ أَنَا أَجَبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدَعَنَّ دِينَكَ وَلَتَدْخُلَنَّ فِي دِينِي ؟ قَالَ : مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَاكَ ، قَالَ : فَسَلْ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةِ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَى

وَجْهِ الأَرْضِ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ ؟ وَ أَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَزَّ عَلى وَجْهِ الأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلاثِ الأُخَرِ ، أَخْبِرْنِي عَنْ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَمْ لَهُ مِنْ إِمامِ عَدْلٍ وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ ساكِنُهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ ؟ فَقالَ : يا هارُونِيُّ ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ إِماماً عَدْلاً ، لايَضُرُّهُمْ خِذْلانُ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلايَسْتَوْحِشُونَ بِخِلافِ مَنْ خالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ أَرْسَبُ مِنَ الْجِبالِ الرَّواسِي فِي الأَرْضِ ، وَمَسْكَنُ مُحَمَّدٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أُولٰئِكَ الاثْنا عَشَرَ الإِمامَ الْعَدْلُ ، فَقالَ : صَدَقْتَ وَاللهِ الَّذِي لاإِلهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَأَجِدُها فِي كُتُبِ أَبِي هارُونَ ، كَتَبَهُ بِيَدِهِ وَأَمْلاهُ مُوسى عَمِّي عليه السلام ، قالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْواحِدَةِ، أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ كَمْ يَعِيشُ مِنْ بَعْدِهِ ؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ ؟ قالَ : يا هارُونِيُّ ! يَعِيشُ بَعْدَهُ ثَلاثِينَ سَنَةً ، لايَزِيدُ يَوْماً وَلايَنْقُصُ يَوْماً،[٣] ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً هٰهُنا ـ يَعْنِي عَلى قَرْنِهِ ـ فَتُخْضَبُ هٰذِهِ مِنْ هٰذا قالَ : فَصاحَ الْهارُونِيُّ وَقَطَعَ كُسْتِيجَهُ[٤] وَهُوَ يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنْ لاإِلهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ ، يَنْبَغِي أَنْ تَفُوقَ وَلاتُفاقَ وَأَنْ تُعَظَّمَ وَ لا تُسْتَضْعَفَ ، قالَ : ثُمَّ مَضى بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام إِلى مَنْزِلِهِ فَعَلَّمَهُ مَعالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابوطفیل سے مروی ہے کہ میں وفات ابوبکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیعت کی گئی علی ایک طرف بیٹھے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا اس نے عمر سے کہا۔ اے امیرالمومنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جاننے والے کتاب خدا اور امر نبی کے ہیں یہ سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر اعادہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا علی ابن ابیطالب ابن عم رسولؐ اور رسول خدا کے دونوں بیٹوں حسنؑ وحسینؑ کے باپ اور شوہر فاطمہ بنت رسولؐ اللہ ہیں وہ حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی ہیں فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا۔ میں تجھ سے یہ پوچھتا کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرہ خون

بہایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقیہ تین بتائیے۔ محمدؐ کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمدؐ کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمدؐ کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسوا کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے۔ مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مضمون اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتائیے۔ محمدؐ کے وصی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمدؐ کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سر خون سے بھر جائے گا یہ سن کر وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وصی ہیں آپ کو سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحبِ عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکام دینِ الٰہی کی اس کو تعلیم دی۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِ [و] بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحاً فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللهَ وَيُقَدِّسُونَهُ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله .

۶۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نورِ عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں روح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے وہ آئمہ ہیں اولاد رسولؐ سے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللهِ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عليهما السلام ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ رَاشِدٍ ـ وَكَانَ أَخَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِاُمِّهِ ـ وَ أَنْكَرَ ذٰلِكَ فَصَرَّرَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام وَقَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَ اُمِّكَ كَانَ أَحَدَهُمْ .

۷۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آلِ محمدؐ سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسولؐ اور اولاد علیؑ سے رسولؐ اور علیؑ دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن الحسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو اس پر غصہ آیا اور فرمایا۔ تیری ماں کا بیٹا بھی تو انہی میں سے ہے۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ حَاضِراً لَمَّا هَلَكَ أَبُوبَكْرٍ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرَ أَقْبَلَ يَهُودِيٌّ مِنْ عُظَمَاءِ يَهُودِ يَثْرِبَ وَتَزْعُمُ يَهُودُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ أَعْلَمُ أَهْلِ زَمَانِهِ حَتَّى رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ : يَا عُمَرُ ! إِنِّي جِئْتُكَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ، فَإِنْ أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنِّي لَسْتُ هُنَاكَ لَكِنِّي أُرْشِدُكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ أُمَّتِنَا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَجَمِيعِ مَا قَدْ تَسْأَلُ عَنْهُ وَهُوَ ذَاكَ ـ فَأَوْمَأَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام ـ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : يَا عُمَرُ ! إِنْ كَانَ هٰذَا كَمَا تَقُولُ فَمَا لَكَ وَلِبَيْعَةِ النَّاسِ ! وَإِنَّمَا ذَاكَ أَعْلَمُكُمْ ؟! فَزَبَرَهُ عُمَرُ. ثُمَّ إِنَّ الْيَهُودِيَّ قَامَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ كَمَا ذَكَرَ عُمَرُ ؟ فَقَالَ : وَمَا قَالَ عُمَرُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتَ كَمَا قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَشْيَاءَ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَأَعْلَمُ أَنَّكُمْ فِي دَعْوَاكُمْ خَيْرُ الْأُمَمِ وَأَعْلَمُهَا صَادِقِينَ وَمَعَ ذٰلِكَ أَدْخُلُ فِي دِينِكُمُ الْإِسْلَامِ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : نَعَمْ أَنَا كَمَا ذَكَرَ لَكَ عُمَرُ ، سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ أُخْبِرُكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام : يَا يَهُودِيُّ وَلِمَ لَمْ تَقُلْ : أَخْبِرْنِي عَنْ سَبْعٍ ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : إِنَّكَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِالثَّلَاثِ ، سَأَلْتُكَ عَنِ الْبَقِيَّةِ وَإِلَّا كَفَفْتُ ، فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي فِي هٰذِهِ السَّبْعِ فَأَنْتَ أَعْلَمُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَأَفْضَلُهُمْ وَأَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ : سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ يَا يَهُودِيُّ ؛ قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَأَوَّلِ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ وَأَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

ثُمَّ قَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ : أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمْ لَهَا مِنْ إِمَامِ هُدًى ؟ وَأَخْبِرْنِي عَنْ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ أَيْنَ مَنْزِلُهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ وَأَخْبِرْنِي مَنْ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً هُدًى مِنْ ذُرِّيَّةِ نَبِيِّهَا وَهُمْ مِنِّي وَأَمَّا مَنْزِلُ نَبِيِّنَا فِي الْجَنَّةِ فَفِي أَفْضَلِهَا وَأَشْرَفِهَا جَنَّةِ عَدْنٍ وَأَمَّا مَنْ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ فِيهَا فَهٰؤُلَاءِ الْاِثْنَا عَشَرَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَأُمُّهُمْ وَجَدَّتُهُمْ

وَ اُمُّ اُمَّتِهِمْ وَ ذَرَارِيِّهِمْ ، لَا يُشْرِكُهُمْ فِيْهَا أَحَدٌ ۔

۱۰۸ ابوسعید حذری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معززیہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب وسنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں، لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب وسنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ جیسا عمر نے کہا ہے میں ویسا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا۔ مجھے بتائیے تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتائیے، کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اُگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

توضیح :- کلینی علیہ الرحمہ نے بغرض اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں بحوالہ الاکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرما ہے جسے حضرت آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آبِ حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتائیے اپنے نبی محمدؐ کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دین ذُرّیت نبی سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی ذُرّیت سے اور ان کی مائیں اور دادیاں اور پردادیاں ان کی، ان کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلىٰ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهَا ، فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عليه السلام ، ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ (٢).

۹۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیا کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ أَرْسَلَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَجَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً ، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عَلىٰ سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسىٰ وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلىٰ سُنَّةِ الْمَسِيحِ .

۱۰۔ ابوحمزہ نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن و انس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنتِ الٰہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر رہے اور وہ بارہ ہیں اور امیرالمومنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَلِذٰلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ .

۱۱۔ امام محمد تقی سے مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدّث ہوں گے۔

۱۲ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِوُلْدِهِ الْأَحَدَ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي.

۱۲۔ اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علیؑ ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو انکے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْماً: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
۳/۱۶۹ عمران قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ [مُحَمَّداً] رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ شَهِيداً، وَاللّٰهِ لَيَأْتِيَنَّكَ، فَأَيْقِنْ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَخَيِّلٍ بِهِ فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنْ بِعَلِيٍّ وَبِأَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ، إِنَّهُمْ مِثْلِي إِلَّا النُّبُوَّةَ وَ تُبْ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَا حَقَّ لَكَ فِيهِ، قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُرَ.

۱۳۔ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہِ خدا میں قتل کیے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسولؐ اللہ شہید مرے (زن یہودیہ نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعثِ موت ہوا۔) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورتِ رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیر المومنینؑ نے حضرتِ ابوبکر کو حضرتِ رسولِ خدا صلعم کو دکھایا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر علی پر اور ان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱٤ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْاِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ، كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلِيٌّ عليه السلام هُمَا الْوَالِدَانِ.

۱۴۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آلِ محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولادِ رسولؐ اور اولادِ علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

۱۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ .

۱۵۔فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواں ان کا قائم ہوگا۔

۱۶ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام . ۲/۱۶۹ عمران

۱۶۔زرارہ کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن و حسین ہیں اور باقی اولاد حسینؑ سے ہوں گے۔

۱۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُصْفُورِيِّ عَنْ عَمْرِ[و] بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنِّي وَ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زِرُّ الْأَرْضِ . يَعْنِي أَوْتَادَهَا [وَ] جِبَالَهَا ـ بِنَا أَوْتَدَ اللهُ الْأَرْضَ أَنْ تَسِيخَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا ذَهَبَ الْاِثْنَا عَشَرَ مِنْ وُلْدِي سَاخَتِ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ يُنْظَرُوا .

۱۷۔ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اے علی یہ سب اس زمین کے لئے میخیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈُلے نہیں۔ جب بارہواں میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین مع اپنے ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو مہلت نہ ملے گی۔

۱۸ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ وُلْدِي اثْنَا عَشَرَ نَقِيباً ، نُجَبَاءُ ، مُحَدَّثُونَ ، مُفَهَّمُونَ ، آخِرُهُمُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً .

۱۸۔امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور مفہم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: حَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لَا آكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتّٰى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ، فَدَخَلْتُ عَلٰى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ شِيعَتِكُمْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ طَعَاماً بِنَهَارٍ أَبَداً حَتّٰى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: فَصُمْ إِذاً يَا كَرَّامُ؛ وَلَا تَصُمِ الْعِيدَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةَ التَّشْرِيقِ وَلَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِراً وَلَا مَرِيضاً فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام لَمَّا قُتِلَ عَجَّتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: يَا رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا فِي هَلَاكِ الْخَلْقِ حَتّٰى نَجُدَّهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ بِمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا، ثُمَّ كَشَفَ حِجَاباً مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلْفَهُ مُحَمَّدٌ وَ اثْنَا عَشَرَ وَصِيّاً لَهُ عليهم السلام وَأَخَذَ بِيَدِ فُلَانٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَاوَاتِي وَيَا أَرْضِي بِهٰذَا أَنْتَصِرُ [لِهٰذَا] - قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۹۔ کرّام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمدؐ ہو، پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرّام روزہ رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو۔ روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمانو اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے بارہ وصی تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانو اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

۲۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسٰى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلٰى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ: سَمِعْتَ مِنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام؟ فَحَلَّفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: لٰكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام.

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابوبصیر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شمار میں بارہ ہیں ابوبصیر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا۔ میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

ایک سوپچیسواں باب

جب کوئی بات کسی کے بارے میں کہی جائے اور اس میں نہ پائی جائے تو اس کی اولاد یا اولاد کی اولاد میں پائی جائے گی

(بَابٌ) ۱۲۵

فِي أَنَّهُ إِذَا قِيلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي قِيلَ فِيهِ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنِّي وَاهِبٌ لَكَ ذَكَراً، سَوِيّاً، مُبَارَكاً ، يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللهِ ؛ وَجَاعِلُهُ رَسُولاً إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَحَدَّثَ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَنَّةَ بِذَلِكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غُلَاماً ، فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ : رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَى وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى ، أَيْ لَا يَكُونُ الْبِنْتُ رَسُولاً يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ، فَلَمَّا وَهَبَ اللهُ تَعَالَى لِمَرْيَمَ عِيسَى كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانَ وَوَعَدَهُ إِيَّاهُ ، فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِنَّا شَيْئاً وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی عمران کو۔ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو کوڑھیوں اور مبرصوں کو اچھا کرے گا اور بہ اذن الٰہی مُردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن جب

وضع حمل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے جیسی تو نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی خدا نے کہا جو جنی ہوا اللہ اسے جانتا ہے۔ جب اللہ نے مریم سے عیسیٰ کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلاً فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ ، وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَدْ يَقُومُ الرَّجُلُ بِعَدْلٍ أَوْ بِجَوْرٍ وَيُنْسَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ قَامَ بِهِ ، فَيَكُونُ ذَلِكَ ابْنُهُ أَوِ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَهُوَ هُوَ .

۳۔ ابو خدیجہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے مجازاً نہ حقیقتاً۔

ایک سو چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام امر الٰہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں

(بَابُ) ۱۲۶

اَنَّ الْاَئِمَّةَ كُلَّهُمْ قَائِمُونَ بِاَمْرِ اللهِ تَعَالَى ، هَادُونَ اِلَيْهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ

نَذْرٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لاَأَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لَا ، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ ، فَأَقَمْتُ ثَلَاثِينَ يَوْماً ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! وَإِنَّكَ لَهٰهُنَا بَعْدُ ، فَقُلْتُ نَعَمْ : إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ ، فَلَمْ تَأْمُرْنِي وَلَمْ تَنْهَنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَمْ تُجِبْنِي بِشَيْءٍ ؟ فَقَالَ : بَكِّرْ عَلَيَّ غُدْوَةً الْمَنْزِلَ ، فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عليه السلام : سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ . فَقُلْتُ : إِنِّي جَعَلْتُ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْراً وَ صِيَاماً وَصَدَقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِنْ أَنَا لَقِيتُكَ أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لَا ، فَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ رَابَطْتُكَ وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ أَنْتَ سِرْتُ فِي الْأَرْضِ فَطَلَبْتُ الْمَعَاشَ ، فَقَالَ يَا حَكَمُ : كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ كُلُّنَا نَهْدِي إِلَى اللهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ صَاحِبُ السَّيْفِ ؟ قَالَ : كُلُّنَا صَاحِبُ السَّيْفِ وَوَارِثُ السَّيْفِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الَّذِي تَقْتُلُ أَعْدَاءَ اللهِ وَيَعِزُّ بِكَ أَوْلِيَاءُ اللهِ وَيُظْهِرُ بِكَ دِينَ اللهِ ؟ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! كَيْفَ أَكُونُ أَنَا وَقَدْ بَلَغْتُ خَمْساً وَ أَرْبَعِينَ [سَنَةً] !؟ وَإِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ أَقْرَبُ عَهْداً بِاللَّبَنِ مِنِّي وَأَخَفُّ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ.

۱۔ حکم بن نعیم سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کی ہے رکن و مقام میں کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا کہ آپ قائم آلِ محمد ہیں حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اے حکم! تم ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا۔ جو میں نے نذر کی ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کل صبح میرے گھر آؤ۔ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہا میں نے خدا سے نذر کی ہے رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے ملوں گا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک یہ معلوم نہ کر لوں گا کہ آپ قائم آلِ محمدؐ ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کروں گا۔ فرمایا۔ اے حکم ہم سب امر خدا کے قائم کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا تو کیا آپ مہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ اعدائے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عزت بخشیں گے اور دینِ خدا آپ کی وجہ سے قوت حاصل کرے گا فرمایا وہ میں کیسے ہو سکتا ہوں میں ۴۵ سال کا ہو گیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو بچپن ہی میں صاحب امامت ہو کر غائب ہوں گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سواری پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہوں گے۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ : كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ ، وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ ، فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرٍ غَيْرِ الَّذِي كَانَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا۔ ہم میں سے سب قائم بامر اللہ ہیں ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ صاحبِ سیف کا ظہور ہو، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو سابق میں نہیں ہوئیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» قَالَ : إِمَامِهِمُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ وَهُوَ قَائِمُ أَهْلِ زَمَانِهِ [2]

۳۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا "روز قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے"، فرمایا۔ امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

ایک سو ستائیسواں باب

امام علیہ السلام تک مال پہنچانا

☆(بابٌ) ۱۲۷

(صِلَةِ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَافِرٌ [3] ، إِنَّمَا النَّاسُ يَحْتَاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمُ الْإِمَامُ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا» .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ امام لوگوں کے مال کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے بلکہ لوگ

۱۷/۷۱ بنی اسرائیل

۹/۱۰۳ توبہ

اس کے محتاج ہیں کہ امام ان کا مال قبول کرے خدا فرماتا ہے کہ ان کے اموال کو لو تاکہ وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحَّاسِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْخَيْبَرِيِّ وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا : سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِخْرَاجِ الدَّرَاهِمِ إِلَى الْإِمَامِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَجْعَلُ لَهُ الدِّرْهَمَ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : « مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً » قَالَ : هُوَ وَاللَّهِ فِي صِلَةِ الْإِمَامِ خَاصَّةً. ۲/۲۴۵ بقرہ

۲۔ خیبری اور یونس بن ظبیان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ درہموں کو امام کے لئے نکالا جائے۔ خدا اس کے بدلے میں اس کو جنت میں کوہ احد کے برابر دے گا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے ۔ وہ اس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد خاص طور سے صلۂ رحم ہے امام کے ساتھ۔

۳ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ صَاحِبِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَرْضاً مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى ذَلِكَ ؛ وَمَا كَانَ لِلَّهِ مِنْ حَقٍّ فَإِنَّمَا هُوَ لِوَلِيِّهِ.

۳۔ حماد بن معاذ نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ اس کے لئے سزا دار ہے وہ اپنے ولی کے لئے چاہتا ہے۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ» قَالَ : نَزَلَتْ فِي صِلَةِ الْإِمَامِ.

۴۔ اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے وہ اس کو دو چند واپس دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے" فرمایا اس سے مراد امام تک مال پہنچانا ہے

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَيَّاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : يَا مَيَّاحُ ! دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَعْظَمُ وَزْناً مِنْ أُحُدٍ.

۵- راوی کہتا ہے۔ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میاح ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جائے وہ ازروئے وزن گراں تر ہے کوہ احد سے۔

٦ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : دِرْهَمٌ يُوصَلُ بِهِ الْإِمَامُ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفَيْ أَلْفِ دِرْهَمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ وُجُوهِ الْبِرِّ

٦- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک درہم جو امام تک پہنچایا جائے بہتر ہے ان لاکھوں درہم سے جو کسی امر خیر میں خرچ کیا جائے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنِّي لَآخُذُ مِنْ أَحَدِكُمُ الدِّرْهَمَ وَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَالاً مَا أُرِيدُ بِذَٰلِكَ إِلَّا أَنْ تَطَهَّرُوا .

٧- ابن بکیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ سے سنا کہ میں تم سے جو مال لیتا ہوں یا اکثر اہل مدینہ سے لیتا ہوں تو اس سے میری غرض یہ ہے کہ تم پاک ہو جاؤ۔

ایک سو اٹھائیسواں باب

مال فئے و انفال و تفسیر خمس اور اسکے حدود اور کس میں واجب ہے

(بَابُ) ۱۲۸

الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ وَ تَفْسِيرِ الْخُمُسِ وَحُدُودِهِ وَمَا يَجِبُ فِيهِ

إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا بِأَسْرِهَا لِخَلِيفَتِهِ حَيْثُ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ : «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً» فَكَانَتِ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِآدَمَ وَصَارَتْ بَعْدَهُ لِأَبْرَارِ وُلْدِهِ وَخُلَفَائِهِ، فَمَا غَلَبَ عَلَيْهِ أَعْدَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ بِحَرْبٍ أَوْ غَلَبَةٍ سُمِّيَ فَيْئاً وَهُوَ أَنْ يَفِيءَ إِلَيْهِمْ بِغَلَبَةٍ وَحَرْبٍ وَ كَانَ حُكْمُهُ فِيهِ مَا قَالَ اللهُ تَعَالَى : «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ» فَهُوَ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَ لِقَرَابَةِ الرَّسُولِ فَهَذَا هُوَ الْفَيْءُ الرَّاجِعُ وَإِنَّمَا يَكُونُ الرَّاجِعُ مَا كَانَ فِي يَدِ غَيْرِهِمْ فَأُخِذَ مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ، وَأَمَّا مَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ مِنْ

غَيْرِ أَنْ يُوجَفَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَهُوَ الْأَنْفَالُ، هُوَ لِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ خَاصَّةً، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ الشِّرْكَةُ وَإِنَّمَا جَعَلَ الشِّرْكَةَ فِي شَيْءٍ قُوتِلَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ لِمَنْ قَاتَلَ مِنَ الْغَنَائِمِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَ لِلرَّسُولِ سَهْمٌ وَالَّذِي لِلرَّسُولِ ﷺ يَقْسِمُهُ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ ثَلَاثَةٌ لَهُ وَثَلَاثَةٌ لِلْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَمَّا الْأَنْفَالُ فَلَيْسَ هٰذِهِ سَبِيلُهَا كَانَتْ لِلرَّسُولِ ﷺ خَاصَّةً وَ كَانَ فَدَكُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاصَّةً، لِأَنَّهُ فَتَحَهَا وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ، لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ فَزَالَ عَنْهَا اسْمُ الْفَيْءِ وَلَزِمَهَا اسْمُ الْأَنْفَالِ وَ كَذٰلِكَ الْآجَامُ وَالْمَعَادِنُ وَالْبِحَارُ وَالْمَفَاوِزُ هِيَ لِلْإِمَامِ خَاصَّةً، فَإِنْ عَمِلَ فِيهَا قَوْمٌ بِإِذْنِ الْإِمَامِ فَلَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَلِلْإِمَامِ خُمُسٌ وَالَّذِي لِلْإِمَامِ يَجْرِي مَجْرَى الْخُمُسِ وَ مَنْ عَمِلَ فِيهَا بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَالْإِمَامُ يَأْخُذُهُ كُلَّهُ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ وَ كَذٰلِكَ مَنْ عَمَرَ شَيْئًا أَوْ أَجْرَى قَنَاةً أَوْ عَمِلَ فِي أَرْضٍ خَرَابٍ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِ الْأَرْضِ فَلَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا مِنْهُ كُلَّهَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهَا فِي يَدِهِ.

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اپنے خلیفہ کے لئے بنایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اپنے ملائکہ سے میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں لہذا یہ تمام دنیا آدم کی ملکیت ہوئی اوران کی نیک اولاد اور ان کے جانشینوں کو ملی، پس ان کے دشمنوں نے ازراہِ غلبہ جس حصّہ زمین کو لے لیا ہے پھر وہ جنگ یا غلبہ سے ان کے پاس واپس آئی۔ اس کا نام فئے ہے کیوں کہ وہ لوٹی ہے ان کی طرف جنگ میں غالب آنے سے اور اس کا حکم بہ فرمودہ الٰہی ہوگا۔ جان لو کہ جو چیز تم کو غنیمت میں ملی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور ذوی القربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پس وہ اللہ و رسول اور قرابتداران رسول کے لئے ہے اور وہ فئے الراجع کہلاتی ہے راجع کے معنی یہی ہیں کہ جو غیروں کے پاس تھی وہ بزور شمشیر لے لی گئی۔

اور جو چیز بغیر جنگ و پیکار کے حاصل ہو جائے وہ انفال ہے وہ مخصوص ہے اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے کی اس میں شرکت نہیں۔ شرکت تو اس میں ہے جس پر جنگ ہو۔

جو لوگ رسول کے ساتھ شریک جنگ ہوں ان کے لئے چار حصّے ہوں گے اور رسول کے لئے ایک جس کی تقسیم چھ حصوں میں ہوگی تین رسول کے اور تین یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیکن انفال میں یہ طریقہ نہ ہوگا۔ وہ سب رسولؐ کا ہوگا اور امیرالمومنین کا اور کسی کا اس میں حصہ نہیں۔ اس پر لفظ فئے کا اطلاق نہ ہوگا بلکہ اس کو انفال کہیں گے۔ یہی حکم ہے نیستانوں، کانوں دریاؤں اور جنگلوں کا یہ سب امام سے مخصوص ہوں گے اگر لوگ ان میں بہ اذن امام کام کریں گے تو ان کے چار حصے ہوں گے اور پانچواں امام کا اور جو حصہ امام کا ہے اس کی تقسیم خمس کی طرح ہوگی اور بغیر اذن امام کام کریں گے تو

وہ سب امام کا حق ہوگا۔ ایسے ہی حکم ہے اس کا جو کسی جگہ کو آباد کرے یا اس کی اصلاح کرے یا پڑتی کو قابلِ کاشت بنائے بغیر اذن صاحبِ زمین، اس سے چاہے تو کل لے لے اور چاہے اس کے پاس باقی رکھے۔

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ وَاللهِ الَّذِينَ عَنَى اللهُ بِذِي الْقُرْبَى ، الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللهُ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله ، فَقَالَ: «مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ» مِنَّا خَاصَّةً وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْماً فِي الصَّدَقَةِ ، أَكْرَمَ اللهُ نَبِيَّهُ وَأَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعِمَنَا أَوْسَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۱۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے امیرالمومنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے ذوی القربیٰ فرما کر اپنی ذات اور نبی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال فئے میں اللہ نے جو اہلِ قریہ سے حاصل ہو حق قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور ہمارے مسکینوں کا اور ہمارے لئے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بچایا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل کچیل ہے۔ ۷/۴۱ انفال

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» قَالَ: هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْخُمُسُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ واعلموا انما غنمتم کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور ذوی القربیٰ کا، فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہ ہے اور خمس اللہ کا اور رسول کا اور ہمارا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْأَنْفَالُ مَا لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، أَوْ قَوْمٌ صَالَحُوا ، أَوْ قَوْمٌ أَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ، وَكُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ وَبُطُونُ الْأَوْدِيَةِ فَهُوَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ لِلْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انفال وہ ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو یا کسی قوم نے صلح کرنے پر دیا ہو یا عطا کیا ہو اس میں تمام بنجر زمین اور وادیاں شامل ہیں پس یہ سب رسولؐ کا حق ہے اور ان کے بعد امام کا وہ جیسے چاہے اسے صرف کرے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ: الْخُمُسُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: مِنَ الْغَنَائِمِ وَ الْغَوْصِ وَ مِنَ الْكُنُوزِ وَ مِنَ الْمَعَادِنِ وَالْمَلَّاحَةِ[٤] يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ هٰذِهِ الصُّنُوفِ الْخُمُسُ، فَيُجْعَلُ لِمَنْ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى لَهُ وَ يُقْسَمُ الْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسُ بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَ وَلِيَ ذٰلِكَ وَ يُقْسَمُ بَيْنَهُمُ الْخُمُسُ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ: سَهْمٌ لِلّٰهِ وَ سَهْمٌ لِرَسُولِ اللهِ وَ سَهْمٌ لِذِي الْقُرْبَى وَ سَهْمٌ لِلْيَتَامَى وَ سَهْمٌ لِلْمَسَاكِينِ وَ سَهْمٌ لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ، فَسَهْمُ اللهِ وَ سَهْمُ رَسُولِ اللهِ لِأُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وِرَاثَةً فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ: سَهْمَانِ وِرَاثَةً وَ سَهْمٌ مَقْسُومٌ لَهُ مِنَ اللهِ وَلَهُ نِصْفُ الْخُمُسِ كَمَلاً وَ نِصْفُ الْخُمُسِ الْبَاقِي بَيْنَ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَسَهْمٌ لِيَتَامَاهُمْ وَ سَهْمٌ لِمَسَاكِينِهِمْ وَ سَهْمٌ لِأَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْهُمْ شَيْءٌ فَهُوَ لِلْوَالِي وَ إِنْ عَجَزَ أَوْ نَقَصَ عَنِ اسْتِغْنَائِهِمْ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يُنْفِقَ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ وَ إِنَّمَا صَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُونَهُمْ لِأَنَّ لَهُ مَا فَضَلَ عَنْهُمْ وَ إِنَّمَا جَعَلَ اللهُ هٰذَا الْخُمُسَ خَاصَّةً لَهُمْ دُونَ مَسَاكِينِ النَّاسِ وَ أَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ، عِوَضاً لَهُمْ مِنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ تَنْزِيهاً مِنَ اللهِ لَهُمْ لِقَرَابَتِهِمْ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ كَرَامَةً مِنَ اللهِ لَهُمْ عَنْ أَوْسَاخِ النَّاسِ، فَجَعَلَ لَهُمْ خَاصَّةً مِنْ عِنْدِهِ مَا يُغْنِيهِمْ بِهِ عَنْ أَنْ يُصَيِّرَهُمْ فِي مَوْضِعِ الذُّلِّ وَ الْمَسْكَنَةِ وَلَا بَأْسَ بِصَدَقَاتِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ جَعَلَ اللهُ لَهُمُ الْخُمُسَ هُمْ قَرَابَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فَقَالَ: «وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ» وَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْفُسُهُمْ، الذَّكَرُ مِنْهُمْ وَالْأُنْثَى، لَيْسَ فِيهِمْ مِنْ أَهْلِ بُيُوتَاتِ قُرَيْشٍ وَلَا مِنَ الْعَرَبِ أَحَدٌ وَلَا فِيهِمْ وَلَا مِنْهُمْ فِي هٰذَا الْخُمُسِ مِنْ مَوَالِيهِمْ وَ قَدْ تَحِلُّ صَدَقَاتُ النَّاسِ لِمَوَالِيهِمْ وَهُمْ وَالنَّاسُ سَوَاءٌ وَمَنْ كَانَتْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ أَبُوهُ مِنْ سَائِرِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الصَّدَقَاتِ تَحِلُّ لَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْخُمُسِ شَيْءٌ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: «ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ» وَ لِلْإِمَامِ صَفْوُ الْمَالِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ صَفْوَهَا: الْجَارِيَةَ الْفَارِهَةَ وَالدَّابَّةَ الْفَارِهَةَ وَالثَّوْبَ وَالْمَتَاعَ بِمَا يُحِبُّ أَوْ يَشْتَهِي فَذٰلِكَ لَهُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَ قَبْلَ إِخْرَاجِ الْخُمُسِ وَلَهُ أَنْ يَسُدَّ بِذٰلِكَ الْمَالِ جَمِيعَ مَا يَنُوبُهُ مِنْ مِثْلِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَنُوبُهُ، فَإِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْءٌ أَخْرَجَ الْخُمُسَ مِنْهُ فَقَسَمَهُ فِي أَهْلِهِ وَ قَسَمَ الْبَاقِيَ عَلَى مَنْ وَلِيَ ذٰلِكَ وَ إِنْ لَمْ يَبْقَ بَعْدَ سَدِّ النَّوَائِبِ شَيْءٌ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ، وَلَيْسَ لِمَنْ قَاتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْأَرَضِينَ وَلَا مَا غَلَبُوا عَلَيْهِ إِلَّا مَا احْتَوَى عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَلَيْسَ لِلْأَعْرَابِ مِنَ الْقِسْمَةِ شَيْءٌ وَ إِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْوَالِي لِأَنَّ

٢٦/٢١٤ شعراء

رَسُولَ اللهِ (صلى الله عليه وآله) صَالَحَ الْأَعْرَابَ أَنْ يَدَعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَ لَا يُهَاجِرُوا ، عَلَىٰ أَنَّهُ إِنْ دَهَمَ رَسُولَ اللهِ (صلى الله عليه وآله) مِنْ عَدُوِّهِ دَهْمٌ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَيُقَاتِلُ بِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ، وَ سُنَّتُهُ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَ فِي غَيْرِهِمْ وَ الْأَرَضُونَ الَّتِي أُخِذَتْ عَنْوَةً بِخَيْلٍ وَرِجَالٍ فَهِيَ مَوْقُوفَةٌ مَتْرُوكَةٌ فِي يَدِ مَنْ يَعْمُرُهَا وَيُحْيِيهَا وَ يَقُومُ عَلَيْهَا عَلَىٰ مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَىٰ قَدْرِ طَاقَتِهِمْ مِنَ الْحَقِّ : النِّصْفِ [أَ] وَ الثُّلُثِ [أَ] والثُّلُثَيْنِ وَعَلَىٰ قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صَلَاحاً وَلَا يَضُرُّهُمْ ، فَإِذَا أُخْرِجَ مِنْهَا مَا أُخْرِجَ بَدَأَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْعُشْرَ مِنَ الْجَمِيعِ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سُقِيَ سَيْحاً وَنِصْفَ الْعُشْرِ مِمَّا سُقِيَ بِالدَّوَالِي وَالنَّوَاضِحِ فَأَخَذَهُ الْوَالِي ، فَوَجَّهَهُ فِي الْجِهَةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اللهُ عَلَىٰ ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، ثَمَانِيَةَ أَسْهُمٍ، يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ فِي مَوَاضِعِهِمْ بِقَدْرِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ بِلَا ضِيقٍ وَلَا تَقْتِيرٍ ، فَإِنْ فَضَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ رُدَّ إِلَى الْوَالِي وَ إِنْ نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَلَمْ يَكْتَفُوا بِهِ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يَمُونَهُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ سَعَتِهِمْ حَتَّىٰ يَسْتَغْنُوا، وَيُؤْخَذُ بَعْدُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعُشْرِ ، فَيُقْسَمُ بَيْنَ الْوَالِي وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ الَّذِينَ هُمْ عُمَّالُ الْأَرْضِ وَ أَكَرَتُهَا ، فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمْ أَنْصِبَاؤُهُمْ عَلَىٰ مَا صَالَحَهُمْ عَلَيْهِ وَ يُؤْخَذُ الْبَاقِي فَيَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْزَاقَ أَعْوَانِهِ عَلَىٰ دِينِ اللهِ وَ فِي مَصْلَحَةِ مَا يَنُوبُهُ مِنْ تَقْوِيَةِ الْإِسْلَامِ وَ تَقْوِيَةِ الدِّينِ فِي وُجُوهِ الْجِهَادِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا فِيهِ مَصْلَحَةُ الْعَامَّةِ، لَيْسَ لِنَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَلَهُ بَعْدَ الْخُمُسِ الْأَنْفَالُ وَالْأَنْفَالُ كُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ قَدْ بَادَ أَهْلُهَا وَ كُلُّ أَرْضٍ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلٰكِنْ صَالَحُوا صُلْحاً وَأَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ عَلَىٰ غَيْرِ قِتَالٍ وَلَهُ رُؤُوسُ الْجِبَالِ وَ بُطُونُ الْأَوْدِيَةِ وَالْآجَامُ وَ كُلُّ أَرْضٍ مَيْتَةٍ لَا رَبَّ لَهَا، وَلَهُ صَوَافِي الْمُلُوكِ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ الْغَصْبِ ، لِأَنَّ الْغَصْبَ كُلَّهُ مَرْدُودٌ وَ هُوَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعُولُ مَنْ لَا حِيلَةَ لَهُ وَقَالَ : إِنَّ اللهَ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئاً مِنْ صُنُوفِ الْأَمْوَالِ إِلَّا وَقَدْ قَسَمَهُ وَأَعْطَىٰ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ وَالْفُقَرَاءَ وَ الْمَسَاكِينَ وَ كُلَّ صِنْفٍ مِنْ صُنُوفِ النَّاسِ ، فَقَالَ : لَوْ عُدِلَ فِي النَّاسِ لَاسْتَغْنَوْا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْعَدْلَ أَحْلَىٰ مِنَ الْعَسَلِ وَلَا يَعْدِلُ إِلَّا مَنْ يُحْسِنُ الْعَدْلَ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ (صلى الله عليه وآله) يَقْسِمُ صَدَقَاتِ الْبَوَادِي فِي الْبَوَادِي وَصَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَلَا يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ عَلَىٰ ثَمَانِيَةٍ حَتَّىٰ يُعْطِيَ أَهْلَ كُلِّ سَهْمٍ ثُمُناً وَلٰكِنْ يَقْسِمُهَا عَلَىٰ قَدْرِ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنْ أَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ عَلَىٰ قَدْرِ مَا يُقِيمُ كُلَّ صِنْفٍ مِنْهُمْ يُقَدِّرُ لِسَنَتِهِ ، لَيْسَ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ مَوْقُوتٌ وَلَا مُسَمًّى وَلَا مُؤَلَّفٌ،

إِنَّمَا يَضَعُ ذٰلِكَ عَلىٰ قَدْرِ مَا يَرىٰ وَمَا يَحْضُرُهُ حَتّٰى يَسُدَّ فَاقَةَ كُلِّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ فَضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَضْلٌ عَرَضُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلىٰ غَيْرِهِمْ وَ الْأَنْفَالُ إِلَى الْوَالِي وَ كُلُّ أَرْضٍ فُتِحَتْ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ ﷺ إِلىٰ آخِرِ الْأَبَدِ وَمَا كَانَ افْتِتَاحاً بِدَعْوَةِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَ أَهْلِ الْعَدْلِ لِأَنَّ ذِمَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ذِمَّةٌ وَاحِدَةٌ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافىٰ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعىٰ بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ. وَلَيْسَ فِي مَالِ الْخُمْسِ زَكَاةٌ، لِأَنَّ فُقَرَاءَ النَّاسِ جُعِلَ أَرْزَاقُهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلىٰ ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَجَعَلَ لِلْفُقَرَاءِ قَرَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ نِصْفَ الْخُمْسِ فَأَغْنَاهُمْ بِهِ عَنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ وَصَدَقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَلِيِّ الْأَمْرِ، فَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ النَّاسِ وَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا وَقَدِ اسْتَغْنىٰ فَلَا فَقِيرَ. وَلِذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلىٰ مَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْوَالِي زَكَاةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ وَلٰكِنْ عَلَيْهِمْ أَشْيَاءُ تَنُوبُهُمْ مِنْ وُجُوهٍ، وَلَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ.

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خمس پانچ چیزوں سے نکالا جاتا ہے۔ مالِ غنیمت اور غوطہ لگانے سے جو از قسم دُر و گوہر وغیرہ دریاؤں سے نکلے، اور خزانے اور کانیں اور نمک زار سے ان تمام چیزوں سے خمس نکالا جائے گا اور اس کی تقسیم بہ حکم خدا یوں ہوگی۔ خمس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصّہ پھر چھ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ایک سہم اللہ کا ایک سہم رسولؐ کا اور ایک سہم ذوالقربیٰ کا اور ایک سہم یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسولؐ کا حصّہ رسولؐ کے بعد اولی الامر کو ملے گا وراثۃً پس امام کے تین حصّے ہوں گے۔ دو وراثۃً اور ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق یعنی خمس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اہل بیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصّہ ان کے یتیموں کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب و سنت کے مطابق ان کو اتنا دیا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقہ کے لئے کافی ہو اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہے اور اگر اتنا نہ ہو کہ ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کر سکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتے دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو باقی بچتا ہے وہ امام کو ملتا ہے خمس خاص طور سے آل رسولؐ کا حق ہے کیوں کہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابت رسولؐ کی وجہ سے خدا نے ان کو میل کچیل سے بچایا ہے اور اس لئے بھی کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدا نے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تاکہ بے پروا کر دے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعثِ ذلت و توہین و گداگری ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے خمس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت داران رسول ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے۔ لے

رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور وہ اولاد عبدالمطلب سے عورت ہو یا مرد، ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس خمس کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر افراد امت کے برابر ہیں جن کی ماں ہاشمی ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا خمس میں حصہ نہیں ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے "ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموال ... سے امام خالص اور پاک مال لے گا جیسے خوبرو کنیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائیگا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کرے، مثلاً مولفۃ القلوب کو دے یا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچ رہے تو اس میں سے خمس نکالے اور اس کے مستحقوں کو دے اور جو باقی بچے وہ ان کو دے جنھوں نے لشکریوں میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان لشکریوں کے لئے جنھوں نے جنگ کی ہے، مشرکین کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ جو انھوں نے جمع کیا ہے اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حصہ نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں۔ کیونکہ رسول اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات پر رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غیر میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے لی جائیں گی وہ موقوفہ اور متروکہ ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور زرخیز بنائیں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے طے ہوگا بہ قدر ان کی محنت کے نصف دیا جائے گا یا ثلث یا دو ثلث جیسا مناسب ہو تاکہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے کے بعد امام سب پیداوار میں سے دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت بارش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور بیسواں حصہ لے گا اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق بہ حکم الٰہی آٹھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرانے اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے اور راہِ خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک طبقہ کو اتنا دیا جائے گا کہ وہ بے تنگی اور کمی سال بھر کے خرچ سے بے نیاز ہو جائیں۔

اور جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رد ہوگا اور ان سرکار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کھودنے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس حسب مصلحت امام ان کو حصہ دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو دین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو قوت پہنچے۔

جہاد وغیرہ کے معاملات میں برائے مصلحت امامہ، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال فے میں خمس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کر گئے ہوں اور بغیر جنگ و

و بیکار حاصل ہوئی ہو خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں وادیوں کے دامن صحرا اور زمین مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور شرک شلوک کے وہ قطعات جو بدون غصب کئے گئے ہوں یعنی مسلمانوں سے غصب نہ کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے دستار کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام وارث ہو گا اس چیز کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم کے نہیں چھوڑا۔ خاص و عام میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقرار و مساکین ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا، کہ اگر ان لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرتا۔ مگر وہی جو خوبی عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے۔ اور رسول بادیہ نشینوں کے صدقاتؐ بادیہ نشینوں میں صرف کرتے تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آٹھ اصناف ہیں برابر تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو ⅛ مل جائے۔ بلکہ تقسیم کرتے تھے بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ یہ تقسیم کسی خاص صورت میں معین نہ تھی اور نہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیف قلب تھی یہ تو حضرت کی صوابدید پر منحصر تھی اور موجود ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ فاقہ کشی سے بچ جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور انفال حق امام ہے اور ہر وہ زمین جو زمانہ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آخر تک ایک ہی رہے گا خواہ وہ اہل جور سے لی گئی ہو یا اہل عدل سے رسول کی ذمہ داری اولین و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے خون بلحاظ قدر و قیمت برابر ہیں۔ جو فقرار و مساکین ہیں ان کی خبر گیری امرار کے ذمہ ہے جو مال خمس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ فقرار جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حصہ اموال مردم سے پا چکے ہیں اب ان میں کوئی باقی نہ رہا۔

اور جو فقرار اور قرابتداران رسول ہیں ان کے لئے خمس تھا جس نے بے نیاز کر دیا ان کو صدقات نبی و امام سے پس نہ کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقرار و عوام میں اور نہ قرابتداران رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مال نبی و امام پر زکوٰۃ نہ ہو گی کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہا۔ سب اپنا اپنا حق اپنے اپنے طریقہ سے پا چکے۔

٥ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَظُنُّهُ السَّيَّارِيَّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: لَمَّا وَرَدَ أَبُوالْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ رَآهُ يَرُدُّ الْمَظَالِمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا بَالُ مَظْلِمَتِنَا لَا تُرَدُّ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَاالْحَسَنِ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا فَتَحَ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَدَكَ وَمَا وَالاهَا، لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ» فَلَمْ يَدْرِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ هُمْ؟ فَرَاجَعَ فِي ذَلِكَ جَبْرَئِيلَ وَرَاجَعَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام رَبَّهُ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ: ادْفَعْ فَدَكَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهَا: يَا فَاطِمَةُ! إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكِ فَدَكَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ اللهِ وَمِنْكَ، فَلَمْ

يَزَلْ وُكَلاؤُها فِيها حَياةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمّا وُلِّيَ أَبُوبَكرٍ أَخرَجَ عَنْها وُكَلاءَها ، فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَرُدَّها عَلَيْها ، فَقالَ لَها : ائْتِينِي بِأَسْوَدَ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكَ بِذٰلِكَ ، فَجاءَتْ بِأَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَاُمِّ أَيْمَنَ فَشَهِدا لَها ، فَكَتَبَ لَها بِتَرْكِ التَّعَرُّضِ ، فَخَرَجَتْ وَالْكِتابُ مَعَها فَلَقِيَها عُمَرُ فَقالَ : ماهٰذا مَعَكِ يا بِنْتَ مُحَمَّدٍ ؟ قالَتْ كِتابٌ كَتَبَهُ لِيَ ابْنُ أَبِي قُحافَةَ ، قالَ : أَرِينِيهِ فَأَبَتْ ، فَانْتَزَعَهُ مِنْ يَدِها وَنَظَرَ فِيهِ ، ثُمَّ تَفَلَ فِيهِ وَمَحاهُ وَخَرَقَهُ ، فَقالَ لَها : هٰذا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ أَبُوكِ بِخَيْلٍ وَلا رِكابٍ فَضَعِي الْحِبالَ[٢] فِي رِقابِنا ، فَقالَ لَهُ الْمَهْدِيُّ : يا أَبَا الْحَسَنِ حُدَّها لِي ، فَقالَ : حَدٌّ مِنْها جَبَلُ أُحُدٍ ، وَحَدٌّ مِنْها عَرِيشُ مِصْرَ ، وَحَدٌّ مِنْها سِيفُ الْبَحْرِ ، وَحَدٌّ مِنْها دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ ، فَقالَ لَهُ : كُلُّ هٰذا ؟ قالَ : نَعَمْ يا أَميرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذا كُلُّهُ إِنَّ هٰذا كُلَّهُ مِمّا لَمْ يُوجِفْ عَلى أَهْلِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِخَيْلٍ وَلا رِكابٍ ، فَقالَ : كَثِيرٌ ، وَأَنْظُرُ فِيهِ .

۵۔علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مہدی عباسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غصب شدہ مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غصب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی کو فدک پر فتح دی۔ اور بغیر جنگ حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اے رسولؐ ذوی القربیٰ کا حق اسے دے دو، جبرئیل سے حضرت نے پوچھا یہ کون ہیں جبرئیل نے خدا سے پوچھا۔ خدا نے وحی کی فدک فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ فدک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسولؐ نے عطا کیا ہے میں نے اسے قبول کیا۔ پس حضرت فاطمہ کے وکلاء حیاتِ رسولؐ تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انھوں نے وکلاء فاطمہ کو فدک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابوبکر کے پاس آئیں اور واپسی کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالا گورا گواہ لاؤ وہ امیرالمومنین اور اُمّ ایمن کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابوبکر نے واگذاشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ اس تحریر کو لے کر نکلیں، راہ میں عمر ملے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ نے فرمایا۔ یہ تحریر ابوبکر نے مجھے لکھ کر دی ہے انھوں نے کہا مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے انکار کیا۔ عمر نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو پڑھ کر تھوک سے مٹایا اور پھاڑ ڈالا اور کہا اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں رسی ڈال رہی ہو۔ مہدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا ہیں فرمایا ایک کوہِ اُحد ہے دوسری عریشِ مصر، تیسری سیف البحر اور چوتھی دومتہ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ، فرمایا ہاں اس علاقہ پر لڑائی نہیں ہوئی۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں غور کروں گا

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : الْأَنْفالُ هُوَ النَّفْلُ وَفِي سُورَةِ الْأَنْفالِ جَدْعُ الْأَنْفِ .

۶۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ انفال بخشش الٰہی ہے سورۂ انفال نازل کر کے خدا نے ہمارے مخالفوں کی ناک رگڑ دی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» فَقِيلَ لَهُ: فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَلِمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ فَهُوَ لِلْإِمَامِ، فَقِيلَ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ الْأَصْنَافِ أَكْثَرَ وَصِنْفٌ أَقَلَّ، مَا يُصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَى الْإِمَامِ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَيْفَ يَصْنَعُ؟ أَلَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَى مَا يَرَى؟ كَذَلِكَ الْإِمَامُ. ٨/٤١ انفال

۷۔ امام رضا علیہ السلام سے آیہ واعلموا انما غنمتم الخ کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سہم کا مالک کون ہے۔ فرمایا رسولؐ اللہ اور جو رسولؐ کا سہم ہے اس کا مالک امام ہے۔ کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک صنف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کی کیا صورت ہوگی فرمایا یہ امام کی رائے پر موقوف ہے۔ جیسا کہ رسولؐ اللہ کے وقت ہوتا تھا حضرت اپنی رائے سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے پس یہی صورت امام کے لئے ہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَدِيدِ وَالرَّصَاصِ وَالصُّفْرِ، فَقَالَ: عَلَيْهَا الْخُمُسُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا ہے سونے، چاندی لوہا، رانگا اور تانبے کی کانوں کے متعلق فرمایا ان پر خمس ہے

٩ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: الْإِمَامُ يُجْرِي وَيُنَفِّلُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ السِّهَامُ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِقَوْمٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ نَصِيباً وَإِنْ شَاءَ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ.

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ قبل تقسیم سہام جسے چاہے بخشے۔ جسے چاہے عطا کرے۔ رسولؐ اللہ نے جنگ کی ایسی قوم کی مدد سے (اعراب) جن کا حصہ مالِ فئے میں نہ تھا لہٰذا حضرت نے نہ دیا لیکن اگر چاہتے تو ان کے درمیان تقسیم کر دیتے

۱۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَكِيمٍ مُؤَذِّنِ ابْنِ عِيْسىٰ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبىٰ» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِمِرْفَقَيْهِ عَلىٰ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: هِيَ وَاللهِ الْإِفَادَةُ يَوْماً بِيَوْمٍ إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شِيْعَتَهُ فِي حِلٍّ لِيَزْكُوا.

۱۰۔ حکیم موذن بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ آیہ و اعلموا انما غنمتم کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچانا روز بروز ہے میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچانا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْخُمْسِ فَقَالَ: فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ.

۱۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ہر اس شے میں ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں کم ہو یا زیادہ۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسىٰ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَتَبْتُ: جُعِلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ تُعَلِّمُنِي مَا الْفَائِدَةُ وَمَا حَدُّهَا رَأْيَكَ ـ أَبْقَاكَ اللهُ تَعَالَىٰ ـ أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِبَيَانِ ذٰلِكَ لِكَيْلَا أَكُونَ مُقِيماً عَلىٰ حَرَامٍ لَا صَلَاةَ لِي وَلَا صَوْمَ، فَكَتَبَ: الْفَائِدَةُ مِمَّا يُفِيدُ إِلَيْكَ فِي تِجَارَةٍ مِنْ رِبْحِهَا وَحَرْثٍ بَعْدَ الْغَرَامِ أَوْ جَائِزَةٍ.

۱۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے فائدہ کی حد بتائیے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اس توضیح سے مجھ پر احسان کیجئے تاکہ امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور روزہ و نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت نے جواب میں لکھا ہر وہ چیز جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نفع پر خمس ہوگا اور زراعت پر بعد منہائی اخراجات وغیرہ۔

١٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قالَ : كَتَبْتُ إِلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْخُمُسُ اُخْرِجُهُ قَبْلَ الْمَؤُونَةِ أَوْ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ ، فَكَتَبَ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ.

۱۳۔ ابونصر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ خمس منہائی اخراجات سے پہلے دیا جائے گا یا بعد میں۔ حضرت نے لکھا بعد میں۔

١٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : كُلُّ شَيْءٍ قُوتِلَ عَلَيْهِ عَلىٰ شَهادَةِ أَنْ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ فَإِنَّ لَنا خُمُسَهُ وَلا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً حَتّىٰ يَصِلَ إِلَيْنا حَقُّنا ،

۱۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مال غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

١٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نافِعٍ قالَ : طَلَبْنَا الْإِذْنَ عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَرْسَلْنا إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنا : اُدْخُلُوا اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ، فَدَخَلْتُ أَنَا وَ رَجُلٌ مَعِي ، فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ : اُحِبُّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ بِالْمَسْأَلَةِ فَقالَ : نَعَمْ ، فَقالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ إِنَّ أَبِي كانَ مِمَّنْ سَباهُ بَنُو اُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي اُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يُحَرِّمُوا وَلا يُحَلِّلُوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِمّا فِي أَيْدِيهِمْ قَلِيلٌ وَلا كَثِيرٌ وَ إِنَّما ذٰلِكَ لَكُمْ ، فَإِذا ذَكَرْتُ [رَدَّ] الَّذِي كُنْتُ فِيهِ دَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ ما يَكادُ يُفْسِدُ عَلَيَّ عَقْلِي ما أَنَا فِيهِ فَقالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ مِمّا كانَ مِنْ ذٰلِكَ وَ كُلُّ مَنْ كانَ فِي مِثْلِ حالِكَ مِنْ وَرائِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ ذٰلِكَ ، قالَ : فَقُمْنا وَ خَرَجْنا وَسَبَقَنا مُعَتِّبٌ إِلَى النَّفَرِ الْقُعُودِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ إِذْنَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقالَ لَهُمْ : قَدْ ظَفِرَ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ نافِعٍ بِشَيْءٍ ما ظَفِرَ بِمِثْلِهِ أَحَدٌ قَطُّ قِيلَ لَهُ : وَما ذاكَ فَفَسَّرَهُ لَهُمْ ، فَقامَ اثْنانِ فَدَخَلا عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، فَقالَ أَحَدُهُما : جُعِلْتُ فِداكَ إِنَّ أَبِي كانَ مِنْ سَبايا بَنِي اُمَيَّةَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي اُمَيَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ قَلِيلٌ وَلا كَثِيرٌ وَأَنَا اُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ فِي حِلٍّ ، فَقالَ : وَ ذاكَ إِلَيْنا ؟ ما ذاكَ إِلَيْنا ، ما لَنا أَنْ نُحِلَّ وَلا أَنْ نُحَرِّمَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلانِ وَ غَضِبَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلاَّ بَدَأَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام

فَقَالَ : أَلاَ تُعْجِبُونَ مِنْ فُلاَنٍ ؟ يَجِيئُنِي فَيَسْتَحِلُّنِي مِمَّا صَنَعَتْ بَنُواُمَيَّةَ ، كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّ ذٰلِكَ لَنَا ؟ ؛ وَلَمْ يَنْتَفِعْ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِقَلِيلٍ وَ لاَ كَثِيرٍ إِلاَّ الأَوَّلَيْنِ فَإِنَّهُمَا غَنِيَا بِحَاجَتِهِمَا .

۱۵۔ عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ہم چند آدمی جن میں غلام زادگان سلاطین بنی اُمیہ داخل تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اذن طلبی کے لئے حاضر ہوئے ہم نے کہلا کر بھیجا۔ جواب آیا کہ دو دو داخل ہوں میں داخل ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اذن گفتگو حاصل کر کے سوال کر میں جواب سنوں گا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کے مجاز نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام کر دیں اور یہ کہ کم یا زیادہ، جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اس کے اہل نہیں اس کے مستحق تو آپ ہیں پس جب میں نے اس پر غور کیا تو ان کی خدمت ترک کر دی اور توبہ کی کیونکہ اس تصور نے میری عقل کو فاسد کر دیا تھا حضرتؑ نے فرمایا جو ہو چکا وہ تیرے لئے حلال ہے اور جس کا حال تیرا سا ہو اس کے لئے بھی۔

راوی کہتا ہے ہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کا غلام معتب ان لوگوں کے پاس آیا جو اذن امام کے منتظر تھے پس وہ کھڑے ہوئے۔ غلام نے ان سے کہا کامیابی حاصل کی۔ عبدالعزیز ابن نافع نے ایسی کامیابی کہ دوسروں کو نصیبؔ ہوگی۔ پوچھا وہ کیا اس نے بیان کیا یہ سن کر دونوں کھڑے ہوئے اور خدمت امام میں آ کر کہنے لگے۔ میرا باپ بنی اُمیّہ کے قیدیوں میں سے تھا اور ہم جانتے ہیں کہ بنی امیہ اس کے اہل نہیں جو ان کے پاس ہے کم یا زیادہ، میں چاہتا ہوں کہ جو میں نے خدمت سلاطین بنی امیہ سے حاصل کیا ہے اسے حلال قرار دیجئے۔ فرمایا۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم حلال یا حرام قرار دیں یہ سن کر وہ دونوں چلے گئے۔ امام کو ان پر غصہ آیا۔ اس رات جو کوئی آپ کے پاس آیا۔ آپؑ نے یہی ذکر کیا۔ فرمایا کیا تم تعجب نہیں کرتے فلاں شخص سے کہ میں حلال کر دوں مال بنی امیہ کو (انھوں نے دھوکا دیا تھا ترک ملازمت نہ کی تھی اور نہ توبہ کی تھی اور وہ اس حیلہ سے خلافت بنی امیہ کو جائز قرار دینا چاہتے تھے) گویا وہ سمجھتے تھے کہ حرام کو حلال بنانا ہمارے اختیار میں ہے پس اس رات اور دن میں نہ فائدہ پایا کسی نے قلیل وکثیر سے سوائے اول والے دو آدمیوں کے وہ بے پروا ہو گئے اپنی ضرورتوں سے

١٦ ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّاسِ الزِّنَا ؟ قُلْتُ : لاَأَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : مِنْ قِبَلِ خُمُسِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ؛ إِلاَّ شِيعَتَنَا الأَطْيَبِينَ ، فَإِنَّهُ مُحَلَّلٌ لَهُمْ لِمِيلاَدِهِمْ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا وہ ہم اہل بیت کے خمس ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے وہ لوگ کنیزوں کو خریدتے ہیں اور خمس ادا نہیں

کرتے) لیکن ہمارے شیعہ جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد حلال ہوتی ہے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا، لَنَا الْأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ.

١٧۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انفال ہے اور ہمارے لئے پاک و صاف مال ہے۔

١٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ، لَا وَارِثَ لَهُ وَلَا مَوْلَى قَالَ: هُوَ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ».

١٨۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا شخص مر جائے جس کا کوئی وارث نہ ہو اور نہ آقا ہو تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا فرمایا اس کا حکم اس آیت کے تحت ہوگا۔ یسئلونک عن الانفال یعنی امام اس کا مالک ہے۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْكَنْزِ، كَمْ فِيهِ؟ قَالَ: الْخُمُسُ؛ وَعَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا؟ قَالَ: الْخُمُسُ وَكَذٰلِكَ الرَّصَاصُ وَالصُّفْرُ وَالْحَدِيدُ، وَكُلَّمَا كَانَ مِنَ الْمَعَادِنِ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

١٩۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیا ہے فرمایا خمس ہے، پوچھا معدن کے متعلق کیا ہے۔ فرمایا خمس اسی طرح رانگا، تانبا اور لوہا ہے ہر معادنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

٢٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمُسِ فَيَقُولَ: يَا رَبِّ خُمُسِي؛ وَقَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِشِيعَتِنَا لِتَطِيبَ وِلَادَتُهُمْ وَلِتَزْكُوَ وِلَادَتُهُمْ.[1]

٢٠۔ راوی نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس (یعنی اپنا حق طلب کریں گے

اور ہم نے اپنے شیعوں کے لئے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک وصاف ہو۔

٢١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَمَّا يُخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّبَرْجَدِ وَعَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا فِيهِ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَاراً فَفِيهِ الْخُمُسُ .

۲۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریاؤں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کی کتنی مقدار پر خمس ہے فرمایا، ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَيْهِ : يَا سَيِّدِي رَجُلٌ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالٌ يَحُجُّ بِهِ ، هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَالِ حِينَ يَصِيرُ إِلَيْهِ الْخُمُسُ أَوْ عَلَى مَا فَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَيْسَ عَلَيْهِ الْخُمُسُ .

۲۲۔ راوی نے امام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا گیا آیا اس مال پر جب کہ اس کے پاس مال خمس کبھی آیا ہو یا حج کے بعد جو اس کے پاس بچ رہے اس پر خمس ہے فرمایا نہیں۔

٢٣ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ : سَرَّحَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصِلَةٍ إِلَى أَبِي ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبِي : هَلْ عَلَيَّ فِيمَا سَرَّحْتَ إِلَيَّ خُمُسٌ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : لَا خُمُسَ عَلَيْكَ فِيمَا سَرَّحَ بِهِ صَاحِبُ الْخُمُسِ .

۲۳۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا تمہارے اوپر خمس نہیں ہے جبکہ صاحب مال نے تصریح کردی ہو یعنی نصاب یا خمس ادا کر دیا ہو امام نے فرمایا اگر کسی شے پر خمس ادا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ امام کو خمس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

٢٤ ـ سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ كِتَابَ أَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا أَوْجَبَهُ عَلَى أَصْحَابِ الضِّيَاعِ نِصْفُ السُّدُسِ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ وَأَنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ لَمْ تَقُمْ ضَيْعَتُهُ بِمَؤُونَتِهِ نِصْفُ السُّدُسِ وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ فَاخْتَلَفَ مَنْ قِبَلَنَا فِي ذَلِكَ فَقَالُوا : يَجِبُ عَلَى الضِّيَاعِ الْخُمُسُ بَعْدَ الْمَؤُونَةِ ، مَؤُونَةِ الضَّيْعَةِ وَخَرَاجِهَا لَا مَؤُونَةِ الرَّجُلِ وَعِيَالِهِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بَعْدَ مَؤُونَتِهِ وَمَؤُونَةِ عِيَالِهِ وَ [بَعْدَ] خَرَاجِ السُّلْطَانِ .

۲۴۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ پڑھی علی بن مہزیار نے آپ کے پدر بزرگوار کی تحریر میرے سامنے اس چیز کے متعلق جو واجب ہے ارباب زراعت پر کہ اخراجات نکالنے کے بعد چھٹے حصّے کا نصف زکوٰۃ ہے اور نہیں اس پر نصف سدس جو اپنے خرچ سے زمین کو قابلِ کاشت بنائے اس امر میں ہماری طرف سے اختلاف ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ زراعت پر خمس بھی ہے بعد وضع اخراجات زراعت اور ٹیکس سرکاری بغیر اس کے ذاتی خرچ اور عیال کے خرچ کے۔ حضرت نے لکھا بعد خرچ زراعت وعیال وسرکاری ٹیکس واجب ہوگا۔

٢٥ ـ سَهْلٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْمُثَنّىٰ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ تُجّارِ فارِسَ مِنْ بَعْضِ مَوالِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام يَسْأَلُهُ الْإِذْنَ فِي الْخُمْسِ[٢] فَكَتَبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللهَ واسِعٌ كَرِيمٌ ضَمِنَ عَلَى الْعَمَلِ الثَّوابَ وَعَلَى الضِّيقِ الْهَمَّ[٣]، لا يَحِلُّ مالٌ إِلّا مِنْ وَجْهٍ أَحَلَّهُ اللهُ وَإِنَّ الْخُمْسَ عَوْنُنا عَلىٰ دِينِنا وَ عَلىٰ عِيالاتِنا وَ عَلىٰ مَوالِينا وَما نَبْذُلُهُ وَ نَشْتَرِي مِنْ أَعْراضِنا مِمَّنْ نَخافُ سَطْوَتَهُ، فَلا تَزْوُوهُ عَنّا وَلا تُحْرِمُوا أَنْفُسَكُمْ دُعاءَنا ما قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ إِخْراجَهُ مِفْتاحُ رِزْقِكُمْ وَ تَمْحِيصُ ذُنُوبِكُمْ وَ ما تَمْهَدُونَ لِأَنْفُسِكُمْ لِيَوْمِ فاقَتِكُمْ وَ الْمُسْلِمُ مَنْ يَفِي لِلّٰهِ بِما عَهِدَ إِلَيْهِ وَلَيْسَ الْمُسْلِمُ مَنْ أَجابَ بِاللِّسانِ وَ خالَفَ بِالْقَلْبِ وَ السَّلامُ .

۲۵۔ راوی کہتاہے کہ ایک فارس کے سوداگر نے امام رضا علیہ السلام کے غلام کو خط لکھا کہ حضرت سے اجازت چاہیئے میرے لئے خمس کو اپنے لئے صرف کرنے کی حضرت نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ صاحب وسعت بخشش ہے کسی کے مال کا محتاج نہیں وہ ضامن ہے عملِ خیر پر ثواب دینے کا، دل تنگی کے عوض کا نہیں، کوئی مال حلال نہ ہوگا مگر اسی طرح جیسے اللہ نے حلال کیاہے۔ خمس ہمارے دین کی اعانت کے لئے ہے اور جو ہم خرچ کریں یا سامان خریدیں دشمنوں کے ظلم سے بچنے کے لئے تم اس کو ہم سے نہ روکو اور اپنے نفسوں کو ہماری دعاؤں سے محروم نہ کرو۔ اخراج تمہارے رزقوں کی کنجی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹانے والا ہے اور بچانے والا ہے تم کو فاقہ کے دن سے۔ مسلم وہ ہے جو وفا کرے اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ہے وہ مسلمان نہیں جو احکامِ خدا کو زبان سے تو قبول کرے اور دل سے مخالفت کرے۔

٢٦ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قالَ : قَدِمَ قَوْمٌ مِنْ خُراسانَ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام فَسَأَلُوهُ أَنْ يَجْعَلَهُمْ فِي حِلٍّ مِنَ الْخُمْسِ ، فَقالَ :ما أَمْحَلَ هٰذا ، تُمْحِضُونا بِالْمَوَدَّةِ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَ تَزْوُونَ عَنّا حَقّاً جَعَلَهُ اللهُ لَنا وَجَعَلَنا لَهُ وَهُوَ الْخُمْسُ .لا نَجْعَلُ ، لا نَجْعَلُ ، لا نَجْعَلُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ فِي حِلٍّ ،

۲۶۔ راوی کہتا ہے کہ خراسان کے کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں خمس سے بری کر دیجئے فرمایا کیسی سخت ہے تمھاری یہ خواہش تو زبان سے ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ہمارے حق کو ہم سے روکتے ہو حالانکہ وہ خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہ خمس ہے میں ایسا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی کے لئے حلال قرار دے دوں۔

٢٧ ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ وَكَانَ يَتَوَلَّى لَهُ الْوَقْفَ بِقُمَّ ، فَقَالَ : يَا سَيِّدِي ! اجْعَلْنِي مِنْ عَشَرَةِ آلَافٍ فِي حِلٍّ ، فَإِنِّي أَنْفَقْتُهَا ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ فِي حِلٍّ ، فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ ،قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَحَدُهُمْ يَثِبُ عَلَى أَمْوَالِ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَيْتَامِهِمْ وَمَسَاكِينِهِمْ وَ فُقَرَائِهِمْ وَ أَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ فَيَأْخُذُهُ ثُمَّ يَجِيءُ فَيَقُولُ : اجْعَلْنِي فِي حِلٍّ ، أَتَرَاهُ ظَنَّ أَنِّي أَقُولُ : لَا أَفْعَلُ، وَاللهِ لَيَسْأَلَنَّهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذٰلِكَ سُؤَالاً حَثِيثاً

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد جو حضرت کی طرف سے قم کے وقف کا متولی تھا آیا اور کہنے لگا میں دس ہزار اپنے خرچ میں لے آیا ہوں مجھے معاف کر دیجیے۔ فرمایا معاف کر دیئے فرمایا معاف کئے جب وہ چلا گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس نے حملہ کیا آل محمدؐ کے ان پران کے یتیموں فقیروں اور مسافروں کے حق پر، مال کو لے کر چھپا دیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے وہ میرے لئے حلال قرار دیجئے اس کا گمان تھا میں ایسا نہ کروں گا ان لوگوں سے اللہ روز قیامت سخت باز پرس کریگا

٢٨ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ،عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْعَنْبَرِ(١) وَغَوْصِ اللُّؤْلُؤِ ، فَقَالَ عليه السلام : عَلَيْهِ الْخُمُسُ .

۲۸۔ حلبی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عنبر اور غوطہ سے نکلنے والے موتیوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر خمس ہے۔

ایک سو انتیسواں باب
طینت مومن وکافر

(بَابُ) ۱۲۹
(طِينَةِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ(٢)، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ رَجُلٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّبِيِّينَ مِنْ طِينَةِ عِلِّيِّينَ : قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ، وَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ [جَعَلَ] خَلَقَ أَبْدَانَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ وَ خَلَقَ الْكُفَّارَ مِنْ طِينَةِ سِجِّينٍ : قُلُوبَهُمْ وَ أَبْدَانَهُمْ ، فَخَلَطَ بَيْنَ الطِّينَتَيْنِ ، فَمِنْ هٰذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَ يَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَمِنْ هٰهُنَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ السَّيِّئَةَ وَمِنْ هٰهُنَا يُصِيبُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَحِنُّ إِلٰى مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَقُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَحِنُّ إِلٰى مَا خُلِقُوا مِنْهُ .

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو قلوب و ابدان کو علیین سے بنایا ہے اور اسی طینت سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب طینت سجین سے بنائے گئے ہیں اور اسی سے ان کے ابدان، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنایا ہے یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے۔

توضیح:- اخبار و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ اور پاک وصاف طینت سے پیدا کیا ہے اور اشقیاء کو سجین یا دوزخ کی مٹی سے بنایا ہے اور ایک گروہ کو دونوں کے امتزاج سے۔

اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بندہ سعادت و شقاوت پر مجبور ہے جس کو اللہ نے جنت کی خاک سے پیدا کیا تو اس کا نیکی کرنا قابلِ تعریف نہ ہوگا۔ کل شی یرجع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل قابلِ جزا ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضاء سے نیکی کرنے پر مجبور ہے اسی طرح جس کو طینتِ نار سے پیدا کیا ہے اس میں شیطنت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت و جبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے لہٰذا یہ حدیث جبر پر دال ہے۔

ردِ شبہ:- ہر انسان اپنی خلقت کے بعد اس دنیا میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ اس کے وجود میں آنے سے پہلے ہی علمِ الٰہی میں تھا لہٰذا باختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا اسی اندازہ کو تقدیرِ الٰہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم عین ذات ہے لہٰذا ہمارے علم سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں، ہم بعد وقوعِ فعل کسی چیز کا علم حاصل کرتے ہیں اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا وہ علمِ آگہی میں بذات و صفات موجود تھا لہٰذا اس کی خلقت اسی لحاظ سے کی گئی جس لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے انھوں نے دھوکا کھایا

ہے اور علمِ الٰہی کو سمجھا ہی نہیں ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر عدلِ الٰہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بُری سے، حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہمارے پہلے جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

ایک صناع ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پُرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی غرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے وہ اس پر غور کرتا ہے کہ ہر پُرزے کا کام کیسا ہوگا۔ ان کاموں کو پیشِ نظر رکھ کر وہ بعض پُرزے فولاد کے بناتا ہے بعض معمولی لوہے کے، بعض پیتل تانبے کے بعض ربر یا چمڑے کے۔ ساخت اور مادہ میں یہ اختلاف پرزوں کی آئندہ کارگزاریوں پر ہے جس کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے اسی طرح جو نفس انسانی عالمِ وجود میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم میں باری تعالیٰ کے تھا۔ لہٰذا اس نے مومن کو علیین سے بنایا اور کافر کو سجین سے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْجَازِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ؛ وَقَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْمُنْكَرِ إِلَّا أَنْكَرَهُ؛ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ: طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنُ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ إِلَّا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا، هُمُ الْأَصْلُ وَلَهُمْ فَضْلُهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ الْفَرْعُ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ(۵)، كَذَلِكَ لَا يُفَرِّقُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شِيعَتِهِمْ.

وَقَالَ: طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ وَأَمَّا الْمُسْتَضْعَفُونَ فَمِنْ تُرَابٍ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيمَانِهِ وَلَا نَاصِبٌ عَنْ نَصْبِهِ وَلِلّٰهِ الْمَشِيئَةُ فِيهِمْ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینیات تین ہیں۔ طینت الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینت نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور یہی وجہ فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لسدار طینت کی فرع ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنے نصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں مشیتِ خدا جاری ہے۔

جواب شبہ:- کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کوئی نبی ہو یا ولی مومن ہو یا کافر، ہر ایک کا پیکر اسی خاک سے بنتا ہے جس سے ہم بنے ہیں نہ کسی کے لئے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر علیین و سجین سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں خلقت و طینت سے مراد حقیقتِ انسانیہ ہے جو ایک غیر مرئی چیز ہے اور وہی لفظ "میں" کا مصداق ہے جب یہ آواز کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا بدن میرا نفس، میری روح، تو معلوم ہوتا ہے کہ "میں" کہنے والا نہ بدن ہے نہ نفس ہے نہ روح، کیوں کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی "میں" حقیقتِ انسانیہ ہے جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ (ہم نے ۲۳/۱۲ مومنون انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا) یہی جوہر ہے جس کی خلقت علیین یا سجین سے ہوتی ہے یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں اسی کو نطفۂ انسانیہ کے اندر چھپا دیا جاتا ہے نطفہ میں اجزائے زائدہ ہیں اسی طرح سارا بدن اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزا کم و بیش ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کبھی فربہ ہوتا ہے کبھی لاغر، یہی اجزائے اصلیہ ہیں جن سے روز الست خالقِ عالم نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا جو بدن ماں کے پیٹ میں بنتا ہے وہ بے شک اسی زمین کی پیداوار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقت انسانیہ ہیں فافہم و تدبر۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِ ؟ فَقَالَ : مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَداً .

۳۔ صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدا نے طینتِ مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینتِ انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر و شرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔

توضیح:- یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینت مومن اور طینت انبیاء ایک ہیں تو پھر مومن کو بھی معصوم ہونا چاہیئے لیکن ایسا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طینت کے درجات ہیں کوئی زیادہ پاک و صاف ہے کوئی کم، پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوتے ہیں وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفیٰ و اطہر ہوتی ہے۔

۴ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ، وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا مِنْهُ وَخَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ، وَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ» وَخَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ كِتَابٌ مَرْقُومٌ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ» ۸۳/۱۹/۲۱

۴۔ ابوحمزہ ثمالی نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ خدا نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی چیز سے پیدا کیا ہے جس سے ہم کو پیدا کیا ہے اور ان کے ابدان کو دوسری چیز سے۔ ان کے قلوب ہماری طرف اسی لئے مائل ہیں کہ ان کی اور ہماری خلقت ایک ہی چیز سے ہے پھر سورۂ المطففین کی یہ ۸۳/۱۸ آیت پڑھی۔ بے شک ابرار کی کتاب علیین میں ہے اور اے رسولؐ! تم جانتے ہو علیین کیا ہے وہ لکھی ہوئی کتاب ہے جس کی گواہی خدا کے مقرب بندے دیتے ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے بنے ہیں اور اسی سے ان کے پیرو پیدا ہوئے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہمارے دشمنوں کی طرف جھکتے ہیں کہ دونوں کی طینت ایک ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے اور تم جانتے ہو سجین کیا ہے۔ وہ کتاب مرقوم ہے ہلاکت ہے روز قیامت جھٹلانے والوں کے لئے۔

توضیح:۔ کتابِ مرقوم کی توضیح میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں انسان جو چیزیں اپنے حواس سے محسوس کرتا ہے اس کا اثر اس کی روح پر واقع ہوتا ہے اور یہ سب اس کے صحیفۂ ذات اور خزانۂ مدرکات میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور اسی طرح ہر ذرۂ نیکی وبدی وہاں مرتسم ہو جاتی ہے جس طرح بار بار کرنے سے کوئی عادت یا ملکہ راسخ ہو جاتا ہے پس افعال متکرہ یا عقاید راسخہ نفوس میں اس طرح جم جاتے ہیں جیسے نقوش کتابت کاغذ پر جیساکہ خدا فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ ۵۸/۲۲ مجادلہ
فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ (یہی ہیں وہ جن کے قلوب پر اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے انہی صحائفِ نفسیہ کو صحائف الاعمال کہا گیا ہے اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (جب یہ صحیفے کھول ۸۱/۱۰ تکویر
دیئے جائیں گے) اور یہ بھی فرمایا ہے وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ ۱۷/۱۳ بنی اسرائیل
الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا (روز قیامت ہر انسان کا اعمال نامہ اس کی گردن میں پڑا ہوا اڑ رہا ہوگا اور روز قیامت ہم وہ مکتوب بھی نکال باہر کریں گے جس کو وہ کھلا ہوا پائے گا) یہ وہی کتاب ہوگی جو نفسِ انسانی پر لکھی گئی ہوگی۔ پس نیکوں کی یہ کتاب طینت علیین سے متعلق ہوگی اور فجار کی سجین سے۔

٥ ـ عدّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ وَ غَيرِ واحِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ جَميعاً عَنْ مُحَمّدِ بْنِ اُورمَةَ ، عَنْ مُحَمّدِ بْنِ عَليٍّ ، عَنْ إسْماعيلَ بْنِ يَسارٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ يُوسُفَ قالَ : أخْبَرَني عَبْدُاللهِ بْنِ كَيْسانَ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ أنَا مَوْلاكَ ، عَبْدُاللهِ بْنِ كَيْسانٍ ، قالَ : أمّا النَّسَبُ فَأعْرِفُهُ وَ أمّا أنتَ ، فَلَسْتُ أعْرِفُكَ ، قالَ : قُلْتُ لَهُ : إنّي وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ وَنَشَأْتُ في أرْضِ فارِسٍ وَإنَّني اُخالِطُ النّاسَ فِي التِّجاراتِ وَ غَيْرِ ذلِكَ ، فَاُخالِطُ الرَّجُلَ فَأرىٰ لَهُ حُسْنَ السَّمْتِ وَحُسْنَ الْخُلْقِ وَ[كَثرَةَ]أمانَةٍ ، ثُمَّ اُفَتِّشُهُ فَأتَبيَّنُهُ عَنْ عَداوَتِكُمْ وَ اُخالِطُ الرَّجُلَ فَأرىٰ مِنْهُ سُوءَ الْخُلْقِ وَقِلَّةَ أمانَةٍ وَزَعارَةٍ ، ثُمَّ اُفَتِّشُهُ فَأتَبَيَّنُهُ عَنْ وَلايَتِكُمْ ، فَكَيْفَ يَكُونُ ذلِكَ ؟ فَقالَ لي : أما عَلِمْتَ يا ابْنَ كَيْسانَ أنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أخَذَ طينَةً مِنَ الْجَنَّةِ وَ طينَةً مِنَ النّارِ فَخَلَطَهُما جَميعاً ، ثُمَّ نَزَعَ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ ، وَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ ، فَما رَأيْتَ مِنْ اُولئِكَ مِنَ الْأمانَةِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ وَ حُسْنِ السَّمْتِ فَمِمّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طينَةِ الْجَنَّةِ وَهُمْ يَعُودُونَ إلىٰ ما خُلِقُوا مِنْهُ ، وَ ما رَأيْتَ مِنْ هٰؤُلاءِ مِنْ قِلَّةِ الْأمانَةِ وَسُوءِ الْخُلْقِ وَ الزَّعارَةِ ، فَمِمّا مَسَّتْهُمْ مِنْ طينَةِ النّارِ وَ هُمْ يَعُودُونَ لا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ.

٥۔ عبداللہ بن کیسان کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبداللہ بن کیسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے سلسلے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات و اخلاق والا اور امین تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بدخلق اور خائن سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کیسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بدخلقی اور فتنہ پردازی کو دیکھا اور اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اصلاب اولاد آدم میں بنا بر مشیت ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا۔ پھر ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہٰذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر بلحاظ دوسری طینت کے ہے جس سے اصلاب آباء میں اتصال رہا تھا علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ صالِحِ بْنِ سَهْلٍ قالَ : قُلْتُ لِأبي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طينَةِ الْأنْبِياءِ ؟ قالَ نَعَمْ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن طینت انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

٧ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ[1]، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عليه السلام بَعَثَ جَبْرَئِيلَ فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً بَلَغَتْ قَبْضَتُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَ أَخَذَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ تُرْبَةً وَ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا إِلَى الْأَرْضِ السَّابِعَةِ الْقُصْوَى.

فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَتَهُ فَأَمْسَكَ الْقَبْضَةَ الْأُولَى بِيَمِينِهِ وَالْقَبْضَةَ الْأُخْرَى بِشِمَالِهِ، فَفَلَقَ الطِّينَ فِلْقَتَيْنِ فَذَرَا مِنَ الْأَرْضِ ذَرْواً وَ مِنَ السَّمَاوَاتِ ذَرْواً[2] فَقَالَ لِلَّذِي بِيَمِينِهِ: مِنْكَ الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالسُّعَدَاءُ وَ مَنْ أُرِيدُ كَرَامَتَهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، وَقَالَ لِلَّذِي بِشِمَالِهِ: مِنْكَ الْجَبَّارُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْكَافِرُونَ وَ الطَّوَاغِيتُ وَ مَنْ أُرِيدُ هَوَانَهُ وَ شِقْوَتَهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، ثُمَّ إِنَّ الطِّينَتَيْنِ خُلِطَتَا جَمِيعاً، وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ جَلَّ وَ عَزَّ: «إِنَّ اللهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى»[3] فَالْحَبُّ طِينَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَلْقَى اللهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَالنَّوَى طِينَةُ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَأَوْا عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَإِنَّمَا سُمِّيَ النَّوَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَأَى عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَتَبَاعَدَ عَنْهُ وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ» فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي تَخْرُجُ طِينَتُهُ مِنْ طِينَةِ الْكَافِرِ وَ الْمَيِّتُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الْحَيِّ: هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْ طِينَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ، وَ الْمَيِّتُ: الْكَافِرُ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «أَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ»[4] فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَاطُ طِينَتِهِ مَعَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَكَانَ حَيَاتُهُ حِينَ فَرَّقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا بِكَلِمَتِهِ. كَذٰلِكَ يُخْرِجُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمِيلَادِ مِنَ الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيّاً وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ»[5]

۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز اوّل کی ساعت میں بھیجا۔ انھوں نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان دنیا تک کی خاک لے لی اور پھر بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داہنے ہاتھ میں

لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور بکھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا تجھ سے رسول، نبی، وصی، صدیق، مومن اللہ وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لئے جو کچھ کہا تھا۔ یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا۔ تجھ سے جبار مشرک دکافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش ونافرمان، جن کی ذلت و بدبختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملایا۔ اسی کو ظاہر کرتی ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دانۂ طینت مومن ہے اور نوئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر شر سے دور ہیں نویٰ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیکی سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ نکالتا ہے پس زندہ وہ مومن ہے۔ جس کی طینت، طینتِ کافر سے نکلتی ہے اور میّت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس حی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی مطلب ہے خدا کے اس قول سے جو مُردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینتِ کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبرئیل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ سورۂ یٰسٓ میں ہے تاکہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

توضیحات:- حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے اس کے اسرارِ واقعیہ کو انبیاء اور آئمہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مصالح ایزدی کو سمجھنا عقولِ بشری سے باہر ہے ہمارے سمجھانے کو جو کچھ معصومین نے بیان کیا ہے وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے اور ایک اجمالی بیان ہے اس کی حقیقت کا علم صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے جو خلقتِ عالم کے وقت موجود تھے اور جو مدرسہ من لدن کے تعلیم یافتہ تھے۔

اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں:۔ کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور معضلات الاثار سے ہے اس سے جبر کا اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علمائے امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے۔

۱۔ اخباریوں کا مسلک یہ ہے کہ ہم کو مجملاً ایمان لانا کافی ہے اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جہل کا اقرار کر لینا چاہیئے اور کہنا چاہیئے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا اس کا حقیقی علم آئمہ علیہم السلام کو ہے۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث محمول بر تقیہ ہے جس میں روایات عامہ اور مصاحب اشاعرہ جبریہ

کی موافقت کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہذا انہی عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا۔ لہذا جبر لازم نہیں آتا۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا فاعل مختار ہونا ثابت ہے جیسے کُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ تو جبر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آل عمران ۳/۱۶۱

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ کنایہ ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا بیّن ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسول خدا اور ابوجہل ایک درجہ میں نہیں بلحاظ استعداد قابلیت اور حصول کمالات، خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ان امور کا جن کے وہ اہل تھے اور ابوجہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم الٰہی میں تھا اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی۔

۵۔ جب عالم ذر میں اللہ نے روحوں کو مکلف بنایا تو کسی نے با اختیار خود خیر کو اختیار کیا۔ کسی نے شر کو۔ لہذا اسی لحاظ سے ان کو خلق کیا گیا۔

اعتراض:۔ خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی کہ اس نے جا بجا سے مٹی منگائی ایک ہی مٹی سے سب کو کیوں نہ پیدا کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مشیت ایزدی یہ تھی کہ ہر خطۂ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے چونکہ ہر خطۂ زمین کی تاثیر جداگانہ ہے لہذا ضرورت تھی کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سر زمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے جدا ہو تاکہ شناخت میں آسانی ہو۔

اعتراض:۔ اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے اور پھر ان کو ایک دوسرے سے جدا کر کے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سا کھیل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان تین قسم کے ہیں اوّل وہ طبقہ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیاطین کا آلۂ کار ہے اور کفر و شرک، ظلم و فتنہ پردازی کی نجاست میں ملوث ہے اس کی طینت سجین ہے یعنی

سب سے بدتر یہ نوع انسان کا پست ترین طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے لہذا اس کا وجود مخلوط طینتوں سے ہونا چاہیئے۔

اعتراض: جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے تو پھر جزا و سزا بے سود ہے۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر جبراً بنایا ہے خدا نے مومن کو اچھی طینت اور کافر کو بری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنایا ہے جو وہ اس دنیا میں آکر کرے گا چونکہ وہ سب باتیں علم الٰہی میں پہلے سے ہیں لہذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ہے۔

ایک سو تیسواں باب

ذکر تکلیف اول

*(بَابُ آخَرُ مِنْهُ) ۱۳۰

(وَفِيهِ زِيَادَةُ وُقُوعِ التَّكْلِيفِ الْأَوَّلِ)

١ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَوْعَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ ابْتِدَاءُ الْخَلْقِ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ : كُنْ مَاءً عَذْباً أَخْلُقْ مِنْكَ جَنَّتِي وَ أَهْلَ طَاعَتِي وَ كُنْ مِلْحاً أُجَاجاً أَخْلُقْ مِنْكَ نَارِي وَ أَهْلَ مَعْصِيَتِي ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَامْتَزَجَا ، فَمِنْ ذَلِكَ صَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَالْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ ثُمَّ أَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً فَإِذَاهُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي ، ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَأُسْعِرَتْ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : ادْخُلُوهَا فَدَخَلُوهَا ، فَقَالَ : كُونِي بَرْداً وَسَلَاماً فَكَانَتْ بَرْداً وَ سَلَاماً فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ: يَا رَبِّ أَقِلْنَا فَقَالَ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا ، فَذَهَبُوا فَهَابُوهَا ، فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَالْمَعْصِيَةُ فَلَا يَسْتَطِيعُ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ ، وَلَا هَؤُلَاءِ مِنْ هَؤُلَاءِ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتدا کیونکر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان

بھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جا میں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ نمکین پانی ہو جا میں تجھ سے اہل نار اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا چنانچہ میٹھا پانی اور کھارا پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر اور کافر سے مومن پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے مٹی لی اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرّے داہنی طرف گرے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ، پھر نار کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی۔ اصحاب شمال سے کہا اس میں داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمین سے کہا تم داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلامتی ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا۔ اے ہمارے رب ہمارے معاملے سے درگزر فرما، فرمایا درگزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز اطاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمین اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمین سے۔

توضیح:- اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے (۱) قدامت مادہ کا ابطال کیوں کہ جب ہر شے کی اصل زندگی پانی سے ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ہم نے ہر شے کو پانی سے زندہ کیا پس جب اشیاء کی اصل ہی حادث ہے تو اس سے بننے والا مادہ کیوں نہ حادث ہوگا (۲) عباد اخیار کی خلقت آب شیریں و خوش گوار سے ہوئی ہے یعنی جس طرح آب شیریں سے مخلوقات کو بے شمار فائدے پہنچتے ہیں اسی طرح نیکوں سے فائدہ پہنچتا ہے (۳) عالم ذر ہی میں پتہ چل گیا کہ کس میں فرمانبرداری کی اہلیت ہے اور کس میں نہیں۔ جب روز اوّل ہی میں امتحان لے لیا گیا تو جو طینت دی گئی ہے وہ اسی کے لحاظ سے ہوئی۔

الانبیاء ۳۰

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ» إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ ، فَقَالَ وَأَبُوهُ يَسْمَعُ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ التُّرْبَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام فَصَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْعَذْبَ الْفُرَاتَ ثُمَّ تَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْمَالِحَ الْاُجَاجَ فَتَرَكَهَا أَرْبَعِينَ صَبَاحاً فَلَمَّا اخْتَمَرَتِ الطِّينَةُ أَخَذَهَا فَعَرَكَهَا عَرْكاً شَدِيداً فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ مِنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَأَمَرَهُمْ جَمِيعاً أَنْ يَقَعُوا فِي النَّارِ ، فَدَخَلَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً وَأَبَىٰ أَصْحَابُ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا.

۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آیہ، جب تیرے رب نے اولاد آدم کے

اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسینؑ بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی خاک اس زمین سے لی جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آب شیریں اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خمیر ہوگئی تو اسے خوب ملا کہ اس کا ایک ایک جز علیحدہ ہوگیا تو روحیں اس میں سے چیونٹیوں کی طرح نکلیں کچھ داہنی طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ خدا نے سب کو حکم دیا کہ داخل نار ہو داہنی طرف والی اس میں داخل ہوگئیں آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑگئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

توضیح:- بعید نہیں کہ آب شیریں سے یہ کنایہ ہو ان اسباب و دواعی کی طرف جو انسان کو خیر و اصلاح کی طرف لے جاتے ہیں جیسے عقل نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دواعی ہیں جو شہوات کو ابھارتے ہیں اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیث اوّل میں اخلق منک سے یہ مراد ہے کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پیدا کروں گا ورنہ اگر انسان میں جہت خیر نہ ہو تو جنت کے پیدا کرنے سے فائدہ کیا اور نہ کوئی اس کا مستحق ہوگا اور نہ کوئی اللہ کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے ایسے دواعی سرزد نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہ گاروں کو عذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطِّينِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً فَعَرَكَهَا ثُمَّ فَرَّقَهَا فِرْقَتَيْنِ بِيَدِهِ ثُمَّ ذَرَأَهُمْ فَإِذَاهُمْ يَدِبُّونَ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَأَمَرَ أَهْلَ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا إِلَيْهَا فَهَابُوهَا فَلَمْ يَدْخُلُوهَا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْيَمِينِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَدَخَلُوهَا فَأَمَرَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ النَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلَاماً ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الشِّمَالِ قَالُوا : رَبَّنَا أَقِلْنَا ، فَأَقَالَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : ادْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَقَامُوا عَلَيْهَا وَلَمْ يَدْخُلُوهَا ، فَأَعَادَهُمْ طِيناً وَخَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام . وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : فَلَنْ يَسْتَطِيعَ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ وَلَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ : فَيَرَوْنَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ النَّارَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : «قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ» .

٣۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی برسایا پھر

اس میں سے مٹی لے کر اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے چیونٹیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا اور اہلِ شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس تک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل یمین کو حکم دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کود پڑے خدا نے آگ کو حکم دیا کہ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ جب اہلِ شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطا سے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انھیں مٹی کی طرف پلٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا۔ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسولؐ خدا تھے اسی لئے خدا نے فرمایا ہے۔ اے رسولؐ کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

ایک سو اکتیسواں باب

(بَابٌ آخَرُ مِنْهُ) ۱۳۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَاوُدَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءً عَذْباً وَمَاءً مَالِحاً أُجَاجاً، فَامْتَزَجَ الْمَاءَانِ، فَأَخَذَ طِيناً مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَهُ عَرْكاً شَدِيداً، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُمْ كَالذَّرِّ يَدِبُّونَ: إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي. ثُمَّ قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ» ثُمَّ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّبِيِّينَ، فَقَالَ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَأَنَّ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولِي، وَأَنَّ هَذَا عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا: بَلَى فَثَبَتَتْ لَهُمُ النُّبُوَّةُ وَأَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى أُولِي الْعَزْمِ أَنَّنِي رَبُّكُمْ وَمُحَمَّدٌ رَسُولِي وَعَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ وُلَاةُ أَمْرِي وَخُزَّانُ عِلْمِي وَأَنَّ الْمَهْدِيَّ أَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِي وَأُظْهِرُ بِهِ دَوْلَتِي وَأَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي وَأُعْبَدُ بِهِ طَوْعاً وَكَرْهاً قَالُوا: أَقْرَرْنَا يَا رَبِّ وَشَهِدْنَا، وَلَمْ يَجْحَدْ آدَمُ وَلَمْ يُقِرَّ فَثَبَتَتِ الْعَزِيمَةُ لِهَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فِي الْمَهْدِيِّ وَلَمْ يَكُنْ لِآدَمَ عَزْمٌ عَلَى الْإِقْرَارِ بِهِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً» قَالَ: إِنَّمَا هُوَ: فَتَرَكَ ثُمَّ أَمَرَ نَاراً فَأُجِّجَتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوهَا فَهَابُوهَا، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: ادْخُلُوهَا

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْداً وَسَلاماً ، فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ : يَارَبِّ أَقِلْنَا ، فَقَالَ : قَدْ أَقَلْتُكُمْ اذْهَبُوا فَادْخُلُوهَا ، فَهَابُوهَا ، فَثَمَّ ثَبَتَتِ الطَّاعَةُ وَالْوَلَايَةُ وَالْمَعْصِيَةُ .

ا۔ حمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے میٹھا پانی پیدا کیا، پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر بنی اس کو ید قدرت نے خوب ملایا اس کے ذروں سے چیونٹیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدا نے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پروا نہیں۔ پھر سب روحوں سے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے میثاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ محمدؐ تمہارا رسول ہے اور یہ علیؑ امیر المومنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاؑ اولوالعزم (نوحؑ، ابراہیمؑ، موسےؑ، عیسےؑ اور محمدؐ) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمدؐ کی رسالت کا اور علی کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے والے اوصیاء کا جو والیان امر الٰہی اور خاندان علم ایزدی ہیں اور مہدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا ناصر ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی وجہ سے میری عبادت کی جائے گی چاہے بخوشی ہو یا بہ اکراہ، سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گواہی دی۔ اور آدمؑ نے نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار ہی۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عزیمت ثابت ہوئی۔ مہدی علیہ السلام کے بارے میں اور آدمؑ کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدمؑ سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔

امام نے فرمایا۔ اس آیت میں نسی کے معنے ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ فشاں ہو جب شعلے بھڑکے تو اصحاب یمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگار ہماری خطا سے درگزر، درگزر کر، اچھا اب داخل ہو جاؤ انھوں نے انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

توضیح:- میٹھے اور کڑوے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کبھی وہ خوش ہوتا ہے کبھی ناخوش، کبھی لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے کبھی نہیں یا آب شیریں سے مراد اس کی ایمانی قوت ہے اور آب نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

ذرات سے جو چیونٹیوں کی طرح چلنے والے تھے انسان کے وہی اجزائے اصلیہ مراد تھے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں یہی باعث تکلیف اور مرکز ایمان و عرفان ہیں یہی وہ ہیں جن کو نطفۂ انسانی کے اندر چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کو اجزائے بشری کی صورت میں باقی رکھنے کے ذمہ دار ہیں جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتے ہیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ اجزائے اصلیہ عالم ذر میں صاحبِ عقل وشعور تھے ورنہ الست بربکم کے جواب میں بلیٰ نہ کہتے۔ کیونکہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اسی عالم میں اس کی ربوبیت کی شان دیکھ چکے۔ ان اجزائے اصلیہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری سے دور کی بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض امتحان تھا تاکہ فرمانبردار اور نافرمان کا علم ہو جائے۔ خدا کو تو علم تھا یہ تو صرف بندوں پر اتمامِ حجت کی غرض سے تھا تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔

اصحابِ یمین اور اصحابِ شمال سے مراد فرمانبردار اور نافرمان ہیں چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحابِ یمین کہا گیا ہے اور بدوں کو اصحابِ شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذاتِ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اوصیا سے نظامِ حیاتِ بشری کی وابستگی تھی اور ان کے سہارے دینِ الٰہی قیامت تک چلنے والا تھا لہذا ان کی نبوت اور آئمہ کی امامت کا اقرار لینا ضروری تھا خصوصاً امام مہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر ہر شبِ قدر میں تاقیامت ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں اور ہر امر نظامِ کائنات کے متعلق ان کے پاس آئے گا چونکہ عہدۂ جلیلہ دینِ الٰہی کے نشر کا سب سے بڑا سبب ہے لہذا اقرار امامت امام مہدی علیہ السلام ضروری ہوا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عليه السلام مِنْ ظَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لَهُ وَبِالنُّبُوَّةِ لِكُلِّ نَبِيٍّ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بِنُبُوَّتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِآدَمَ : انْظُرْ مَاذَا تَرَى ؟ قَالَ : فَنَظَرَ آدَمُ عليه السلام إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَهُمْ ذَرٌّ قَدْ مَلَؤُوا السَّمَاءَ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ مَا أَكْثَرَ ذُرِّيَّتِي وَلِأَمْرٍ مَا خَلَقْتَهُمْ ، فَمَا تُرِيدُ مِنْهُمْ بِأَخْذِكَ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَيُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَيَتَّبِعُونَهُمْ ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذَّرِّ أَعْظَمَ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضَهُمْ لَهُ نُورٌ كَثِيرٌ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ قَلِيلٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ نُورٌ ؟ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَلِكَ خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوَهُمْ فِي كُلِّ حَالَاتِهِمْ ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَتَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ فَأَتَكَلَّمَ ؟ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتَكَ [مِنْ] خِلَافِ كَيْنُونَتِي : قَالَ آدَمُ : يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتَ

خلقتهم على مثالٍ واحدٍ وقدرٍ واحدٍ وطبيعةٍ واحدةٍ وجبلّةٍ واحدةٍ وألوانٍ واحدةٍ وأعمارٍ واحدةٍ وأرزاقٍ سواءٍ لم يبغِ بعضهم على بعضٍ ولم يكن بينهم تحاسدٌ ولا تباغضٌ ولا اختلافٌ في شيءٍ من الأشياء، قال الله عزّ وجلّ يا آدم بروحي نطقتَ وبضعف طبيعتك تكلّفتَ ما لا علم لك به وأنا الخالق العالم، بعلمي خالفتُ بين خلقهم وبمشيئتي يمضي فيهم أمري وإلى تدبيري وتقديري صائرون، لا تبديل لخلقي، إنّما خلقتُ الجنّ والإنس ليعبدون وخلقتُ الجنّة لمن أطاعني وعبدني منهم واتّبع رسلي ولا أبالي وخلقتُ النار لمن كفر بي وعصاني ولم يتّبع رسلي ولا أبالي، وخلقتك وخلقتُ ذرّيّتك من غير فاقةٍ بي إليك وإليهم وإنّما خلقتك وخلقتهم لأبلوك وأبلوهم أيّكم أحسن عملاً في دار الدنيا في حياتكم وقبل مماتكم فلذلك خلقتُ الدنيا والآخرة والحياة والموت والطاعة والمعصية والجنّة والنار وكذلك أردتُ في تقديري وتدبيري، وبعلمي النافذ فيهم خالفتُ بين صورهم وأجسامهم وألوانهم وأعمارهم وأرزاقهم وطاعتهم ومعصيتهم، فجعلتُ منهم الشقيّ والسعيد والبصير والأعمى والقصير والطويل والجميل والدميم والعالم والجاهل والغنيّ والفقير والمطيع والعاصي والصحيح والسقيم ومن به الزمانة ومن لا عاهة به، فينظر الصحيح إلى الذي به العاهة فيحمدني على عافيته، وينظر الذي به العاهة إلى الصحيح فيدعوني ويسألني أن أعافيه ويصبر على بلائي فأثيبه جزيل عطائي، وينظر الغنيّ إلى الفقير فيحمدني ويشكرني، وينظر الفقير إلى الغنيّ فيدعوني ويسألني، وينظر المؤمن إلى الكافر فيحمدني على ما هديته فلذلك (1) خلقتهم لأبلوهم في السرّاء والضرّاء وفيما أعافيهم وفيما أبتليهم وفيما أعطيهم وفيما أمنعهم وأنا الله الملك القادر، ولي أن أمضي جميع ما قدّرتُ على ما دبّرتُ ولي أن أغيّر من ذلك ما شئتُ إلى ما شئتُ وأقدّم من ذلك ما أخّرتُ وأؤخّر من ذلك ما قدّمتُ وأنا الله الفعّال لما أريد لا أُسأل عمّا أفعل وأنا أسأل خلقي عمّا هم فاعلون.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اولادِ آدم کو پشتِ آدم سے نکالا تاکہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کی نبوت کا عہد لے۔ تو سب سے پہلے جس کی نبوت کا میثاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفےٰ کی تھی۔ خدا نے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف نگاہ کی۔ وہ سب چیونٹی کی شکل تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیادہ ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ان سے عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت کریں اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں، بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیا ہے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزماؤں، آدم نے کہا پالنے والے، کلام کی مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ بولو تیری روح میری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا۔ اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مکلف بنایا جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں اور میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن اور انس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور آگ کو اپنے نافرمانوں کے لئے پیدا کیا اور ان کے لئے جنھوں نے میرے رسولوں کی پیروی نہ کی، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ درآنحالیکہ میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزماؤں کہ ازروئے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اسی لئے میں نے دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیا اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کیں ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، خوبصورت اور بدصورت، عالم و جاہل، غنی اور فقیر، فرمانبردار اور نافرمان، تندرست اور بیمار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تندرستی پر اور تندرستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالامال کر دوں گا اور غنی فقیر کی طرف نظر کرے پس میری حمد کرے اس پر کہ میں نے اس کو ہدایت کی، اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزماؤں اور اس طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کروں اور منع کروں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں، جو چاہوں کروں جہاں چاہوں کروں مقدم کو مؤخر کروں اور مؤخر کو مقدم، جو گروں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں ہاں میں ان سے پوچھوں گا ان کے اعمال کے بارے میں۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ وَعُقْبَةَ جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ

فَخَلَقَ مَنْ أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَنْ أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ. فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئاً وَلَيْسَ بِشَيْءٍ ـ ثُمَّ بَعَثَ مِنْهُمُ النَّبِيِّينَ فَدَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ» ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضٌ، ثُمَّ دَعَوْهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللَّهِ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ

۳۔فرمایا۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بُری تھی یعنی طینت نار سے، پھر بھیجا ان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ ہے بھی اور کچھ نہیں بھی، یعنی وہ روح بلا بدن کے تھی۔پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔انھوں نے ان کو اقرار باللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دی، بعض نے اقرار کر لیا اور بعض نے انکار کیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف، بعض نے جو محبت والے تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کر دیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہیے کہ اب ایمان لائیں امام نے فرمایا تکذیب وہیں ہوئی تھی۔

ایک سو بتیسواں باب

سب سے اوّل اقرار ربوبیت کرنے والے رسولِ خدا تھے

((بَابُ)) ۱۳۲

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَوَّلُ مَنْ أَجَابَ وَأَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالرُّبُوبِيَّةِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ الْأَنْبِيَاءَ وَأَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وَخَاتَمَهُمْ؟ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَأَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرتِ رسولِ خدا سے کہا۔کس وجہ سے آپ نے

انبیاء پر سبقت حاصل کی۔ حالانکہ آپؐ سب سے آخری نبی ہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے رب پر ایمان لایا اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے بلیٰ کہنے والا میں تھا۔ میں نے ان سب انبیاء پر اقرار باللہ میں سبقت کی۔

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَرَى بَعْضَ أَصْحَابِنَا يَعْتَرِيهِ النَّزَقُ وَالْحِدَّةُ وَالطَّيْشُ فَأَغْتَمُّ لِذٰلِكَ غَمّاً شَدِيداً وَأَرَى مَنْ خَالَفَنَا فَأَرَاهُ حَسَنَ السَّمْتِ. قَالَ: لَا تَقُلْ حَسَنَ السَّمْتِ فَإِنَّ السَّمْتَ سَمْتُ الطَّرِيقِ وَلٰكِنْ قُلْ حَسَنَ السِّيمَاءِ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ». قَالَ : قُلْتُ : فَأَرَاهُ حَسَنَ السِّيمَاءِ وَلَهُ وَقَارٌ فَأَغْتَمُّ لِذٰلِكَ ، قَالَ : لَا تَغْتَمَّ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَلِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكَ ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَ تِلْكَ الطِّينَتَيْنِ ، ثُمَّ فَرَّقَهُمَا فِرْقَتَيْنِ ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي ، فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ يَسْعَىٰ ، وَقَالَ لِأَهْلِ الشِّمَالِ : كُونُوا خَلْقاً بِإِذْنِي ، فَكَانُوا خَلْقاً بِمَنْزِلَةِ الذَّرِّ ، يَدْرُجُ ، ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَاراً فَقَالَ : ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله ثُمَّ اتَّبَعَهُ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَأَوْصِيَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوهَا بِإِذْنِي ، فَقَالُوا : رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِتُحْرِقَنَا ؟ فَعَصَوْا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: اخْرُجُوا بِإِذْنِي مِنَ النَّارِ ، لَمْ تَكْلِمِ النَّارُ مِنْهُمْ كَلْماً ، وَلَمْ تُؤَثِّرْ فِيهِمْ أَثَراً ، فَلَمَّا رَآهُمْ أَصْحَابُ الشِّمَالِ ، قَالُوا : رَبَّنَا نَرَىٰ أَصْحَابَنَا قَدْ سَلِمُوا فَأَقِلْنَا وَمُرْنَا بِالدُّخُولِ ، قَالَ: قَدْ أَقَلْتُكُمْ فَادْخُلُوهَا ، فَلَمَّا دَنَوْا وَأَصَابَهُمُ الْوَهَجُ رَجَعُوا فَقَالُوا : يَا رَبَّنَا لَا صَبْرَ لَنَا عَلَى الْإِحْتِرَاقِ فَعَصَوْا ، فَأَمَرَهُمْ بِالدُّخُولِ ـ ثَلَاثاً ـ كُلَّ ذٰلِكَ يَعْصُونَ وَيَرْجِعُونَ وَأَمَرَ أُولٰئِكَ ـ ثَلَاثاً ـ كُلَّ ذٰلِكَ يُطِيعُونَ وَيَخْرُجُونَ ، فَقَالَ لَهُمْ : كُونُوا طِيناً بِإِذْنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ ، قَالَ: فَمَنْ كَانَ مِنْ هٰؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَمَنْ كَانَ مِنْ هٰؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَخُلُقِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِيمَاءِ مَنْ خَالَفَكُمْ وَوَقَارِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی، تندی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں آپ نے فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت، خدا فرماتا ہے

ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر کا حسن ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیما دیکھا اور وقار پایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دو قسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے داہنی طرف والوں سے کہا کہ تم چلتی ہوئی چیونٹیوں کی ایک مخلوق بن جاؤ اور بائیں طرف والوں سے کہا۔ میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پھرتے موروچوں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکائی اور فرمایا۔ میرے حکم سے تم اس داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمدؐ داخل ہوئے پھر آپؐ کے پیچھے اولوالعزم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انھوں نے کہا اے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہم کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے انھوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب یمین سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انھیں صحیح وسالم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار، ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ صحیح وسالم ہیں پس ہماری نافرمانی سے درگذر کر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگذر کی۔ اب داخل ہو جاؤ۔ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے۔ پروردگارا ہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا نے تیسری بار پھر داخلہ کا حکم دیا، سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست ومخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنمائی اور وقار دیکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب یمین سے ملنے جلنے کا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ وَلَدَ آدَمَ؟ قَالَ: إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَقَرَّ بِرَبِّي ، إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپؐ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں، سب نے کہا ہاں، میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

ایک سو تینتیسواں باب
عالم ذر میں کیسے جواب دیا

((بَابُ) ۱۳۳
☆(كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟)☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟ قَالَ: جَعَلَ فِيهِمْ مَا إِذَا سَأَلَهُمْ أَجَابُوهُ، يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ،

۱۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ درآنحالیکہ وہ چیونٹیوں کے مانند تھے فرمایا خدا نے ان میں ایسی قوت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے میثاق کے متعلق جواب دیا۔

ایک سو چونتیسواں باب
فطرت خلق توحید پر ہے

((بَابُ) ۱۳۴
(فِطْرَةِ الْخَلْقِ عَلَى التَّوْحِيدِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: «فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا»؟ قَالَ: التَّوْحِيدُ.

۱۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» مَا تِلْكَ الْفِطْرَةُ؟ ۳۰/۳ روم

قَالَ : هِيَ الْإِسْلَامُ، فَطَرَهُمُ اللهُ حِينَ أَخَذَ مِيثَاقَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ، قَالَ : «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَفِيهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ.

۲۔ عبداللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ فرمایا وہ اسلام ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر میثاق لینے کے لئے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ اس خطاب میں مومن و کافر سب شریک تھے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ» ؟ قَالَ : الْحَنِيفِيَّةُ مِنَ الْفِطْرَةِ ۵/۱۷۲
الَّتِي فَطَرَ اللهُ النَّاسَ عَلَيْهَا ، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ، قَالَ : فَطَرَهُمْ عَلَى الْمَعْرِفَةِ بِهِ ، قَالَ زُرَارَةُ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى» الْآيَةَ ؟ قَالَ : أَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ فَعَرَّفَهُمْ وَأَرَاهُمْ نَفْسَهُ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفْ أَحَدٌ رَبَّهُ . وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، يَعْنِي الْمَعْرِفَةَ بِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُ ، كَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللهُ» . ۳۶/۳۸ زمر

۳۔ زرارہ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ خالص اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک کئے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں؟ امام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب بنی آدمؑ کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدمؑ کی جس قدر اولاد ہونے والی تھی اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں، خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انھیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہر بچہ فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ خدائے عزوجل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» قَالَ : فَطَرَهُمْ جَمِيعاً عَلَى التَّوْحِيدِ .

۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ [ابْنِ] أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ [بْنِ عَلِيٍّ] الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا » : قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ .

۵۔خدا نے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور ان کی فطرت توحید پر ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

(بَابُ) ۱۳۵

(كَوْنِ الْمُؤْمِنِ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ نُطْفَةَ الْمُؤْمِنِ لَتَكُونُ فِي صُلْبِ الْمُشْرِكِ . فَلَا يُصِيبُهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى إِذَا صَارَ فِي رَحِمِ الْمُشْرِكَةِ لَمْ يُصِبْهَا مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى تَضَعَهُ فَإِذَا وَضَعَتْهُ لَمْ يُصِبْهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيْهِ الْقَلَمُ .

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں ہوتا ہے تو شر شرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور جب نطفہ رحم مشرکہ میں آئے گا تب بھی شر شرک سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو بھی یہاں تک کہ قلم قدرت اس کے متعلق چلے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي قَدْ أَشْفَقْتُ مِنْ دَعْوَةِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى يَقْطِينٍ وَمَا وَلَدَ ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ بِمَنْزِلَةِ الْحَصَاةِ فِي اللَّبِنَةِ يَجِيءُ الْمَطَرُ فَيَغْسِلُ اللَّبِنَةَ وَلَا يَضُرُّ الْحَصَاةَ شَيْئاً .

۲۔ علی بن یقطین (عرف ابوالحسن) سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں خوف زدہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقطین سے (جو ہوا خوان بنی عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یعنی میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اے ابوالحسن جیسا تمہارا خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کافر میں بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش آکر پراگندہ کر دیتی ہے اینٹ کو۔ اور کنـ... اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ایک سو چھتیسواں باب

کیفیت خلق مومن

(بَابُ) ۱۳۶

(إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْمُؤْمِنَ)

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْحُلْوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الصَّيْقَلِ الرَّازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً تُسَمَّى الْمُزْنَ فَإِذَا أَرَادَاللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ مُؤْمِناً أَقْطَرَ مِنْهَا قَطْرَةً ، فَلَا تُصِيبُ بَقْلَةً وَلَاثَمَرَةً أَكَلَ مِنْهَا مُؤْمِنٌ أَوْكَافِرٌ إِلَّا أَخْرَجَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صُلْبِهِ مُؤْمِناً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مُزن ہے جب خدا کسی مومن کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

ایک سو سینتیسواں باب

خدا کا رنگ

(بَابٌ) ۱۳۷

(فِي أَنَّ الصِّبْغَةَ هِيَ الْإِسْلَامُ)

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدِبْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً» قَالَ : الْإِسْلَامُ ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» ؟ قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. ۲/۲۵۶ بقرہ

۱۔ آیہ" اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اسلام ہے اور آیہ، اس نے مضبوطی سے رسّی کو پکڑ لیا۔ فرمایا وہ رسّی ایمان ہے۔ اللہ کی توحید پر۔

توضیح:۔ جس پانی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہلایا گیا تھا اس کو شیشوں میں رکھا گیا اس کے ایک ایک قطرہ سے ہزاروں ظرف بھر لئے گئے وہ سلسلہ آج تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے بچوں کو اسی پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کو اصطباغ یا بپتسمہ کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ مذہبی رنگ میں رنگا گیا۔ عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعنہ دیتے تھے کہ تم چونکہ رنگے نہیں گئے لہذا تم پاک نہیں، مسلمانوں سے اس کا جواب بن نہ پڑتا تھا۔ خدا نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے اس نے ہم کو ایمان سے رنگا ہے ظاہر پانی سے رنگنا دلیل پاکیزگی نفس نہیں پاکیزگی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ. ۲/۱۳۸ بقرہ

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ صبغۃ اللہ کے متعلق فرمایا۔ اللہ کا رنگنا اسلام ہے۔

۳ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً» قَالَ : الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ. وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» قَالَ : هِيَ الْإِيمَانُ.

۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیہ صبغۃ اللہ میں صبغہ سے مراد اسلام ہے اور فرمایا جو شیطان سے الگ رہا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط رسّی کو پکڑ لیا۔ فرمایا اس رسّی سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو اڑتیسواں باب

سکونِ قلب ایمان ہے

(بَابٌ) ۱۳۸

(فِي أَنَّ السَّكِينَةَ هِيَ الْإِيمَانُ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ : هُوَ الْإِيمَانُ ، قَالَ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» قَالَ : هُوَ الْإِيمَانُ . ۴۸/۴ فتح ۲۲/۵۸ مجادلہ

ا۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوب مومنین پر سکینہ نازل کیا فرمایا اس سے مراد ایمان ہے اور دوسری آیت" خدا نے ان کی مدد کی، اپنی روح سے" کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : «أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ» هَلْ لَهُمْ فِيمَا كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمْ صُنْعٌ ؟ قَالَ : لَا .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے راوی نے کہا کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا۔ فرمایا نہیں۔

توضیح:- اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے جس سے معلوم ہوا ایمان کو تعلق دو چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے، علم معرفت باری تعالیٰ یوم الست دے دیا گیا تھا اب رہا۔ ایمان بالعمل وہ انسان سے متعلق ہے فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : السَّكِينَةُ الْإِيمَانُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِمَا

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ»؟ قَالَ هُوَ الْإِيمَانُ. قَالَ قُلْتُ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»(۱) قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. وَعَنْ قَوْلِهِ: «وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ»؟ قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ اور تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو انتالیسواں باب

الاخلاص

(بَابُ الْإِخْلَاصِ) ۱۳۹

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «حَنِيفاً مُسْلِماً» قَالَ: خَالِصاً مُخْلِصاً لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حنیفاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے وہ خالص عبادت جس میں بتوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُوَ اللهُ وَالشَّيْطَانُ، وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، وَالْهُدَىٰ وَالضَّلَالَةُ، وَالرُّشْدُ وَالْغَيُّ، وَالْعَاجِلَةُ وَالْآجِلَةُ، وَالْعَاقِبَةُ، وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنَاتٍ فَلِلَّهِ وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئَاتٍ فَلِلشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللهُ.

۲۔ فرمایا حضرتِ رسولِ خدا نے، لوگو اگر خالص دل سے عبادت ہے تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کی، حق و باطل، ہدایت و ضلالت، نیکی اور گمراہی، دنیا و دین، نیکی اور بدی ہے ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے اور جو باتیں بد ہیں ان کا شیطان سے ہے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ: طُوبَىٰ لِمَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ وَالدُّعَاءَ وَلَمْ يَشْغَلْ قَلْبَهُ بِمَا تَرَىٰ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَنْسَ ذِكْرَ اللهِ بِمَا تَسْمَعُ أُذُنَاهُ وَلَمْ يَحْزُنْ صَدْرَهُ بِمَا أُعْطِيَ غَيْرُهُ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے تھے بشارت ہو اس کے لئے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت اور اس دعا سے کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ نہ ہٹا سکے اور جو کانوں سے سنے وہ یاد خدا کو بھلا نہ دے اور جو غیر کو دے اس سے تنگ دل نہ ہو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً» قَالَ لَيْسَ يَعْنِي أَكْثَرُ عَمَلاً وَلٰكِنْ أَصْوَبُكُمْ عَمَلاً وَإِنَّمَا الْإِصَابَةُ خَشْيَةُ اللهِ وَالنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَسَنَةُ ثُمَّ قَالَ: الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ حَتَّىٰ يَخْلُصَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ؛ وَالْعَمَلُ الْخَالِصُ: الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمَدَكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنِّيَّةُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ، أَلَا وَإِنَّ النِّيَّةَ هِيَ الْعَمَلُ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ» يَعْنِي عَلَىٰ نِيَّتِهِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ از روئے عمل تم میں کون اچھا ہے۔ فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درستیٔ عمل ہے اور درستیٔ عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے اور نیکی ہے پھر فرمایا۔ عمل پر خلوص سے باقی رہنا سخت تر ہے۔ عمل سے۔ اور عمل خالص کی شان یہ ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اس پر تمہاری کوئی تعریف کرے سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے۔ آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے پھر یہ آیت پڑھی، ہر شخص اپنی شاکلہ یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۵ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ» قَالَ: الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يَلْقَىٰ رَبَّهُ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ، قَالَ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شِرْكٌ أَوْ شَكٌّ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا لِتَفْرُغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ. ۲۶/۸۹ شعرا

۵۔ راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا۔ فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو یہ بھی فرمایا جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زاہد فی الدنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے خالی ہو جائیں۔

٦ ـ وبهذا الاسناد، عن سفيان بن عيينة، عن السدي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: ما أخلص العبد الإيمان بالله عزّ وجلّ أربعين يوماً ـ أو قال: ما أجمل عبد ذكر الله عزّ وجلّ أربعين يوماً ـ إلّا زهّده الله عزّ وجلّ في الدّنيا وبصّره داءها ودواءها فأثبت الحكمة في قلبه وأنطق بها لسانه، ثمّ تلا: «إنّ الّذين اتّخذوا العجل سينالهم غضب من ربّهم وذلّة في الحياة الدّنيا وكذلك نجزي المفترين» فلا ترى صاحب بدعة إلّا ذليلاً، ومفترياً على الله عزّ وجلّ وعلى رسوله صلى الله عليه وآله وعلى أهل بيته صلوات الله عليهم إلّا ذليلاً.

۶/۱۵۲ اعراف

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں خلوص دکھایا یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا تو خدا اسے دنیا سے متنفر کر دے گا اور اس کی بیماری حرصِ دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کر دے گا اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا اور پُر حکمت باتیں اس کی زبان سے جاری کرائے گا پھر یہ آیت تلاوت کی، جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی وہ بہت جلد خدا کے غضب کو پالیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت ہوگی اور ہم افتراک کرنے والوں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں اے رسولؐ! تم بدعت کرنے والوں کو ذلیل پاؤ گے یہ لوگ اللہ، اس کے رسولؐ اور ان کے اہل بیت پر افترا کرنے والے ہیں یہ لوگ ذلیل ہیں۔

ایک سو چالیسواں باب

شرایع

(باب الشّرائع) ۱۴۰

١ ـ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر؛ وعدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن إبراهيم بن محمّد الثّقفيّ، عن محمّد بن مروان جميعاً، عن أبان بن عثمان عمّن ذكره، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الله تبارك وتعالى أعطى محمّداً صلى الله عليه وآله شرائع نوح وإبراهيم وموسى وعيسى عليهم السلام: التّوحيد والإخلاص وخلع الأنداد، والفطرة الحنيفيّة السّمحة ولا رهبانيّة ولا سياحة، أحلّ فيها الطّيّبات وحرّم فيها الخبائث ووضع عنهم إصرهم والأغلال الّتي كانت عليهم، ثمّ افترض عليه فيها الصّلاة والزّكاة والصّيام والحجّ والأمر بالمعروف والنّهي عن المنكر والحلال والحرام والمواريث والحدود والفرائض والجهاد في سبيل

اللهِ: وَزادَهُ الْوُضُوءَ وَفَضَّلَهُ بِفاتِحَةِ الْكِتابِ وَ بِخَواتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَ الْمُفَصَّلِ وَأَحَلَّ لَهُ الْمَغْنَمَ وَالْفَيْءَ وَ نَصَرَهُ بِالرُّعْبِ وَ جَعَلَ لَهُ الْأَرْضَ مَسْجِداً وَطَهُوراً وَ أَرْسَلَهُ كافَّةً إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَعْطاهُ الْجِزْيَةَ وَأَسْرَ الْمُشْرِكِينَ وَ فِداهُمْ، ثُمَّ كُلِّفَ مالَمْ يُكَلَّفْ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِياءِ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ سَيْفٌ مِنَ السَّماءِ في غَيْرِ غِمْدٍ، وَقِيلَ لَهُ: «قاتِلْ في سَبِيلِ اللهِ لاتُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ»[۲]

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمدؐ کو نوحؑ و ابراہیم، موسیٰؑ و عیسیٰ کی شریعتیں، توحید و اخلاص، بتوں سے دوری، پُرخلوص فطرت، سخاوت پسندی اور رہبانیت سے دور رکھا اور جنگلوں میں بے ذریعہ معاش گھومنے سے (کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے) اور حلال کیا۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا خبیث چیزوں کو اور آنحضرتؐ نے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو لوگوں کی گردنوں میں پڑا تھا۔ نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و جہاد فی سبیل اللہ سے اور زیادہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورۂ فاتحہ سے اور ختم سورۂ بقرہ سے اور سورۂ محمدؐ سے آخر قرآن تک اور حلال کیا مالِ غنیمت اور مالِ فے کو اور نصرت کی ان کا رعب قائم کرنے میں کفار پر اور زمین کو ان کے لئے مسجد بنایا اور اس کو طاہر قرار دیا۔ اور رسول بنایا ان سب پر۔

خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جزیہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور فدیہ لینے کی اجازت دی گئی اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی نبی کو نہیں دی گئی جس کے لئے بے نیام کی تلوار نازل کی گئی اور کہا گیا۔ فی سبیل اللہ قتال کرو اور اپنے نفس کے سوا (علیؑ) اور کسی کو تکلیف نہ دو (جیسا کہ غزوۂ احد میں اکیلے علی علیہ السلام محافظ رسولؐ بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے۔)

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَماعَةَ بْنِ مِهْرانَ قالَ: قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاصْبِرْ كَما صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ» ۴۶/۳۵ احقاف

فَقالَ: نُوحٌ وَإِبْراهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ قُلْتُ: كَيْفَ صارُوا أُولِي الْعَزْمِ؟ قالَ: لِأَنَّ نُوحاً بُعِثَ بِكِتابٍ وَ شَرِيعَةٍ، وَ كُلُّ مَنْ جاءَ بَعْدَ نُوحٍ أَخَذَ بِكِتابِ نُوحٍ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهاجِهِ، حَتَّى جاءَ إِبْراهِيمُ عليه السلام بِالصُّحُفِ وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ كِتابِ نُوحٍ لا كُفْراً بِهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ جاءَ بَعْدَ إِبْراهِيمَ عليه السلام أَخَذَ بِشَرِيعَةِ إِبْراهِيمَ وَمِنْهاجِهِ وَبِالصُّحُفِ، حَتَّى جاءَ مُوسَى بِالتَّوْراةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهاجِهِ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ الصُّحُفِ، وَ كُلُّ نَبِيٍّ جاءَ بَعْدَ مُوسَى عليه السلام أَخَذَ بِالتَّوْراةِ وَشَرِيعَتِهِ وَ مِنْهاجِهِ حَتَّى جاءَ الْمَسِيحُ عليه السلام بِالْإِنْجِيلِ، وَبِعَزِيمَةِ تَرْكِ شَرِيعَةِ مُوسَى وَمِنْهاجِهِ، فَكُلُّ نَبِيٍّ جاءَ بَعْدَ الْمَسِيحِ أَخَذَ بِشَرِيعَتِهِ

وَمِنْهَاجِهِ ، حَتّٰى جَاءَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فَجَاءَ بِالْقُرْآنِ وَبِشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَاجِهِ فَحَلَالُهُ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَهٰؤُلَاءِ أُولُوالْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ عليهم السلام .

۲۔ سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، اے رسول اولوالعزم رسولوں کی طرح صبر کرو۔ فرمایا اولوالعزم نوحؑ، ابراہیمؑ موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور محمد صلعم ہیں میں نے کہا یہ حضرات اولوالعزم کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوح کو مبعوث کیا کتاب و شریعت کے ساتھ۔ ان کے بعد جتنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب نوحؑ شریعتِ نوحؑ اور طریقۂ نوح پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ ابراہیم پر صحیفے نازل ہوئے۔ انھوں نے کتابِ نوحؑ کو از روئے عزیمت ترک کیا نہ کہ نبوتِ نوحؑ سے انکار کے طور پر، اس کے بعد جتنے انبیاء ابراہیمؑ کے بعد آئے انھوں نے مطابق شریعت ابراہیمی اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰ پر توریت نازل ہوئی شریعت و سنت مقرر ہوئی اور انھوں نے پورے عزم سے صحفِ ابراہیمی کو ترک کیا۔ موسیٰ کے بعد آنے والا ہر نبی توریت اور شریعتِ موسوی کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک مسیح پر انجیل نازل ہوئی اور انھوں نے شریعتِ موسوی کو ترک کیا اور ان کی شریعت اور سنت بنی جو انبیاء (مراد اوصیائے عیسیٰ) ان کے بعد آئے انھوں نے شریعت عیسوی پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ قرآن لے کر آئے اور ان کی شریعت و سنت بنی پس حلالِ محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اولوالعزم رسولؐ۔

ایک سو اکتالیسواں باب

دعائمِ اسلام

(بَابُ) ۱۴۱

✿ (دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ) ✿

۱ ۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الزِّيَادِيِّ(۱) ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوِلَايَةِ ، وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوِلَايَةِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ عَنْ عَجْلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوْقِفْنِي عَلَى حُدُودِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْخَمْسِ وَأَدَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَوَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَعَدَاوَةُ عَدُوِّنَا وَالدُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے کہا۔ مجھے حدود ایمان سے آگاہ کیجیے۔ فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہِ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

۳ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَتَرَكُوا هٰذِهِ ـ يَعْنِي الْوَلَايَةَ ـ .

۳۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر تین ہیں نماز، زکوٰۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو کے مکمل نہیں۔

۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : أَثَافِيُّ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ : الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْوَلَايَةُ ، لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتَيْهَا .

۴۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ ، قَالَ زُرَارَةُ : فَقُلْتُ : وَأَيُّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ:

الوَلايةُ أفضلُ ، لِأنّها مِفتاحُهنّ ، والوالي هُوَ الدَّليلُ عليهِنّ ، قُلتُ : ثُمّ الّذي يَلي ذٰلِكَ في
الفضلِ ؟ فقالَ : الصَّلاةُ إنّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ : الصّلاةُ عمودُ دينِكُم ، قالَ : قُلتُ : ثُمّ الّذي
يَليها في الفضلِ ؟ قالَ : الزّكاةُ لِأنّهُ قرنَها بِها وبدأَ بِالصّلاةِ قبلَها وقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الزّكاةُ
تُذهِبُ الذُّنوبَ . قُلتُ : والّذي يَليها في الفضلِ ؟ قالَ : الحجُّ قالَ اللهُ عزَّ وجلَّ : «وَلِلّهِ عَلَى النّاسِ
عمران ۳/۹۷ حِجُّ البَيتِ مَنِ استَطاعَ إلَيهِ سَبيلاً وَمَن كَفَرَ فَإنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ العالَمينَ» وقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله :
لَحَجّةٌ مقبولةٌ خيرٌ مِن عِشرينَ صلاةً نافلةً ومَن طافَ بِهٰذا البيتِ طَوافاً أحصى فيهِ اُسبوعَهُ وأحسنَ
رَكعتَيهِ غفرَ اللهُ لهُ وقالَ في يومِ عرفةَ ويومِ المُزدلفةِ ما قالَ ، قُلتُ فماذا يَتبَعُهُ ؟ قالَ : الصّومُ .

قُلتُ : وما بالُ الصّومِ صارَ آخرَ ذٰلِكَ أجمعَ ؟ قالَ : قالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الصّومُ جُنّةٌ مِنَ النّارِ ،
قالَ : ثُمّ قالَ : إنّ أفضلَ الأشياءِ ما إذا فاتَكَ لَم تَكُن مِنهُ تَوبةٌ دونَ أن ترجِعَ إليهِ فتُؤدِّيَهُ
بِعَينِهِ ، إنّ الصّلاةَ والزّكاةَ والحجَّ والوَلايةَ ليسَ يقعُ شيءٌ مكانَها دونَ أدائِها وإنّ الصّومَ إذا
فاتَكَ أو قصّرتَ أو سافرتَ فيهِ أدّيتَ مكانَهُ أيّاماً غيرَها وجزيتَ ذٰلِكَ الذّنبَ بِصدقةٍ ولا قضاءَ
عليكَ وليسَ مِن تِلكَ الأربعةِ شيءٌ يُجزيكَ مكانَهُ غيرُهُ ، قالَ : ثُمّ قالَ : ذِروةُ الأمرِ وسَنامُهُ و
مِفتاحُهُ وبابُ الأشياءِ ورِضا الرّحمٰنِ الطّاعةُ لِلإمامِ بعدَ معرفتِهِ ، إنّ اللهَ عزَّ وجلَّ يقولُ : «مَن
نساء ۴/۸۰ يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أطاعَ اللهَ وَمَن تَوَلّىٰ فَما أرسَلناكَ عَلَيهِم حَفيظاً» أما لو أنّ رجلاً قامَ ليلَهُ وصامَ
نهارَهُ وتصدّقَ بِجميعِ مالِهِ وحجَّ جميعَ دهرِهِ ولَم يعرِف وَلايةَ وليِّ اللهِ فيُواليهِ ويكونُ جميعُ
أعمالِهِ بِدلالتِهِ إليهِ ، ما كانَ لهُ على اللهِ جلَّ وعزَّ حقٌّ في ثوابِهِ ولا كانَ مِن أهلِ الإيمانِ ، ثُمّ
قالَ : اُولٰئِكَ المُحسِنُ مِنهُم يُدخِلُهُ اللهُ الجنّةَ بِفضلِ رحمتِهِ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت
زرارہ نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کنجی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی
طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا
ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے نماز کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے زکوٰۃ گناہوں کو
دور کرتی ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض کیا
گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عالموں سے بے پرواہ ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے بیس نافلہ

نمازوں سے اور جو خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومے اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجالائے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرتؐ نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا ہے۔ میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے فرمایا روزہ۔ رسول اللہ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے۔ پھر فرمایا۔ افضل اشیاء وہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارۂ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہٖ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارۂ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جا سکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہو گا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الٰہی کی چوٹی اور بلندی اس کی کنجی اور باعث رضائے رحمٰن طاعتِ امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسولؐ! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم اللیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہِ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اہلِ ایمان سے ہے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکوکار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَخْبِرْنِي بِدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِي لَا يَسَعُ أَحَداً التَّقْصِيرُ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا الَّذِي مَنْ قَصَّرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا فَسَدَ عَلَيْهِ دِينُهُ وَلَمْ يَقْبَلِ [اللهُ] مِنْهُ عَمَلَهُ وَمَنْ عَرَفَهَا وَعَمِلَ بِهَا صَلَحَ لَهُ دِينُهُ وَقَبِلَ مِنْهُ عَمَلَهُ وَلَمْ يَضِقْ بِهِ مِمَّا هُوَ فِيهِ لِجَهْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهْلُهُ؟ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ الزَّكَاةُ ؛ وَالْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا : وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَضْلٌ يُعْرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ٤/٥٩ ز
وَكَانَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكَانَ عَلِيّاً عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : كَانَ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ كَانَ الْحَسَنَ عليه السلام ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا سَوَاءَ وَلَا سَوَاءَ قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ : أَزِيدُكَ ؟ فَقَالَ لَهُ حَكَمٌ الْأَعْوَرُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ: ثُمَّ كَانَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ ؛ وَكَانَتِ الشِّيعَةُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَاسِكَ

حَجِّهِمْ وَ حَلالِهِمْ وَحَرامِهِمْ حَتّىٰ كانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمْ مَناسِكَ حَجِّهِمْ وَ حَلالِهِمْ وَحَرامِهِمْ حَتّىٰ صارَ النّاسُ يَحْتاجُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ ما كانُوا يَحْتاجُونَ إِلَى النّاسِ وَهٰكَذا يَكُونُ الْأَمْرُ وَالْأَرْضُ لاتَكُونُ إِلّا بِإِمامٍ وَمَنْ ماتَ لايَعْرِفُ إِمامَهُ ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً وَأَحْوَجُ ماتَكُونُ إِلىٰ ماأَنْتَ عَلَيْهِ إِذا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰذِهِ ـ وَأَهْوىٰ بِيَدِهِ إِلىٰ حَلْقِهِ ـ وَانْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيا تَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ عَلىٰ أَمْرٍ حَسَنٍ .

أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جن میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے تو دین درست رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور اقرار کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمدؐ کا جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اقرار کرنا۔ میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ اولی الامر رسولؐ اور علیؑ تھے دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علیؑ کے بعد حسنؑ اور پھر حسینؑ اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ درآنحالیکہ امام حسینؑ موجود تھے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے۔ پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں حکم اعور نے کہا۔ ضرور۔ فرمایا حسینؑ کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابوجعفر محمد بن علی۔ حضرت سے پہلے شیعہ حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابوجعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیلِ علمِ دین میں لوگ اُن کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں ہی جاری رہا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب تمہاری روح کھنچ کر یہاں تک (اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف) آ جائے گی اس وقت تم شیعت کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے، میں اَمرِ حَسَن (اچھے معاملہ) سے متعلق رہا۔

ان راویوں نے بھی صادقِ آل محمدؐ سے یہ روایت نقل کی ہے

۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ أَحْمَدِبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُثَنّى

الْخَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلامُ عَلَىٰ خَمْسٍ [دعائم] : الْوَلايَةِ وَالصَّلاةِ وَالزَّكاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضانَ وَالْحَجِّ

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت، نماز، زکوٰۃ، رمضان کا اور حج۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبانٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلامُ عَلَىٰ خَمْسٍ : الصَّلاةِ وَالزَّكاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلايَةِ وَلَمْ يُنادَ بِشَيْءٍ ما نُودِيَ بِالْوَلايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، روزہ۔ حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا گیا تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : حَدِّثْنِي عَمّا بُنِيَتْ عَلَيْهِ دَعائِمُ الْإِسْلامِ إِذا أَنَا أَخَذْتُ بِها زَكىٰ عَمَلِي وَلَمْ يَضُرَّنِي جَهْلُ ما جَهِلْتُ بَعْدَهُ ، فَقالَ : شَهادَةُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرارُ بِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوالِ مِنَ الزَّكاةِ ، وَالْوَلايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِها وَلايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قالَ : مَنْ ماتَ وَلا يَعْرِفُ إِمامَهُ ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً ، قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكانَ عَلِيٌّ عليه السلام ، ثُمَّ صارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ؛ ثُمَّ هٰكَذا يَكُونُ الْأَمْرُ ، إِنَّ الْأَرْضَ لا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمامٍ وَمَنْ ماتَ لا يَعْرِفُ إِمامَهُ ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً وَأَحْوَجُ ما يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلىٰ مَعْرِفَتِهِ إِذا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هٰهُنا ۔ قالَ : وَأَهْوىٰ بِيَدِهِ إِلىٰ صَدْرِهِ ۔ يَقُولُ حِينَئِذٍ : لَقَدْ كُنْتُ عَلىٰ أَمْرٍ حَسَنٍ .

۹۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتایئے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد جہالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔

تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی۔ جو تم میں سے ہوں وہ علی ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمد بن علی، پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا روئے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے۔ جو شخص مر گیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفتِ امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا (وقتِ مرگ) اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

١٠ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّتِي لَكُمْ وَانْقِطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمُوَالاتِي إِيَّاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلُ الْمَشْيِ وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ: هَاتِ حَاجَتَكَ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي تَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لِأَدِينَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ[٢] فَقَدْ أَعْظَمْتَ الْمَسْأَلَةَ وَاللهِ لَأُعْطِيَنَّكَ دِينِي وَدِينَ آبَائِي الَّذِي نَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ: شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَالْوَلَايَةَ لِوَلِيِّنَا وَالْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِنَا وَانْتِظَارَ قَائِمِنَا وَالْإِجْتِهَادَ وَالْوَرَعَ.

۱۰۔ ابوالجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے۔ فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور رہوں۔ فرمایا بیان کرو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا۔ مجھے اپنے اس دین کے متعلق بتایئے جس پر آپ اور آپ کے اہلِ بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کر دے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آباء کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس گواہی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برارت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امرِ نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ، مَا لَا يَسَعُهُمْ جَهْلُهُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرَهُ، مَا هُوَ؟ فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلاً، ثُمَّ قَالَ:

وَالْوَلَايَةُ - مَرَّتَيْنِ - ثُمَّ قَالَ : هٰذَا الَّذِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: أَلَّا زِدْتَنِي عَلَىٰ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ وَلٰكِنْ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَنَّ سُنَناً حَسَنَةً جَمِيلَةً يَنْبَغِي لِلنَّاسِ الْأَخْذُ بِهَا .

۱۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتایئے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیئے اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا۔ پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دینا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر دوبارہ فرمایا ولایت پھر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہوگا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرار دی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

۱۲ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ[1]، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَزْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَىٰ خَلْقِهِ خَمْساً فَرَخَّصَ فِي أَرْبَعٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي وَاحِدَةٍ[2].

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پانچ چیزیں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کمی کی اجازت دی ہے سوائے ایک کے۔

توضیح:۔ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے فرائض ہیں کہ وقت ضرورت ان کو بجانہ لانے کی اجازت ہے مثلاً حیض و نفاس کے زمانہ میں عورت کو نماز معاف ہے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے مال اگر نصاب کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اگر حج کے لئے بیت اللہ تک جانا ممکن نہ ہو تو فریضہ حج ساقط ہے یعنی فریضہ ولایت یعنے آئمہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے جس کے لئے کسی حالت میں معافی نہیں۔

۱۳ - عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذِهِ صَحِيفَةُ مُخَاصِمٍ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي يُقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللّٰهُ هٰذَا الَّذِي أُرِيدُ ، فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً ﷺ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُقِرُّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ وَالْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالْبَرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالْوَرَعُ وَالتَّوَاضُعُ وَ انْتِظَارُ قَائِمِنَا فَإِنَّ لَنَا دَوْلَةً إِذَا

شاءَ اللهُ جاءَ بِها.

۱۳۔ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس کے پاس ایک تحریر تھی حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ صحیفہ مخاصم ہے سوال کرتا ہے اس دین کے متعلق جس میں عمل مقبول ہو۔ راوی نے کہا میں یہی سننا چاہتا ہوں فرمایا گواہی دینا اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور اقرار ان سب باتوں کا جو رسولِ خدا کی طرف سے لائے اور ولایت ہم اہلِ بیت کی اور برات ہمارے دشمن سے اور قبول کرنا ہمارے امر کا اور پرہیزگاری اور تواضع اور ہمارے قائم کا انتظار ہمارے لئے دولت وحکومت ہے جب چاہے گا اس کو اللہ لے آئے گا۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قالَ : دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ هُوَ فِي مَنْزِلِ أَخِيهِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ ماحَوَّلَكَ إِلىٰ هٰذَا الْمَنْزِلِ ؟ قالَ : طَلَبُ النُّزْهَةِ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ أَلاأَقُصُّ عَلَيْكَ دِينِي ؟ فَقالَ : بَلىٰ ، قُلْتُ : أَدِينُ اللهَ بِشَهادَةِ أَنْ لاإِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ السّاعَةَ آتِيَةٌ لارَيْبَ فِيها وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَإِقامِ الصَّلاةِ وَ إِيتاءِ الزَّكاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضانَ وَحِجِّ الْبَيْتِ وَالْوَلايَةِ لِعَلِيٍّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْوَلايَةِ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْوَلايَةِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَالْوَلايَةِ لِمُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ وَلَكَ مِنْ بَعْدِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَنَّكُمْ أَئِمَّتِي عَلَيْهِ أَحْيا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَأَدِينُ اللهَ بِهِ ، فَقالَ: ياعَمْرُو هٰذا وَاللهِ دِينُ اللهِ وَدِينُ آبائِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ بِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلانِيَةِ ، فَاتَّقِ اللهَ وَ كُفَّ لِسانَكَ إِلاّ مِنْ خَيْرٍ وَلاتَقُلْ إِنِّي هَدَيْتُ نَفْسِي بَلِ اللهُ هَداكَ فَأَدِّ شُكْرَ ما أَنْعَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلاتَكُنْ مِمَّنْ إِذا أَقْبَلَ طُعِنَ فِي عَيْنِهِ وَإِذا أَدْبَرَ طُعِنَ فِي قَفاهُ ، وَلا تَحْمِلِ النّاسَ عَلىٰ كاهِلِكَ فَإِنَّكَ أَوْشَكَ ـ إِنْ حَمَلْتَ النّاسَ عَلىٰ كاهِلِكَ ـ أَنْ يُصَدِّعُوا شِعْبَ كاهِلِكَ .

۱۴۔ عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے بھائی عبداللہ بن محمد کے گھر میں تھے۔ میں نے کہا آپ اس مکان میں کیوں تشریف لے آئے۔ فرمایا جھگڑوں قصوں سے بچنے کے لئے۔ میں نے کہا۔ میں دین کے متعلق اپنے عقائد بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا خدا کا دین ہے گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور قیامت سے شک نہیں اور اللہ مُردوں کو قبروں سے نکالے گا اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا اور رسول اللہ کے بعد ولایت امیرالمومنین کا اقرار اور ان کے بعد حضرت حسنؑ و حسینؑ کی ولایت کا اقرار پھر علی بن الحسین اور محمد بن علی کی ولایت کا

اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود ہو اور یہ کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا۔ اے عمر یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آبار کا دین ہے ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو، یہ مت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو۔ اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کے منہ پر بھی لوگ طعنہ دیں اور پیچھے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے شانوں پر سوار نہ کرا اگر تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافتہ کر دیں گے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِالْإِسْلَامِ أَصْلِهِ وَفَرْعِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ ؟ قُلْتُ : بَلىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَمَّا أَصْلُهُ فَالصَّلَاةُ وَفَرْعُهُ الزَّكَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَالصَّدَقَةُ تَذْهَبُ بِالْخَطِيئَةِ ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «تَتَجَافىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ»(١) .

۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیا ہے۔ میں نے دل میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا اس کی اصل نماز ہے اس کی شاخ زکوٰۃ ہے اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا روزہ سپر ہے دوزخ کی، صدقہ گناہوں کو دور کرتا ہے اور ذکر خدا کے لئے بندہ کا رات کو عبادت کرنا۔ یہ آیت پڑھی، دور رکھتا ہے اپنے پہلو بستر سے۔

ایک سو بیالیسواں باب

اسلام لانے کے بعد قتل سے بچ جاتا ہے اور ثواب موقوف ہے ایمان پر

((بَابُ) ۱۴۲

☆(أَنَّ الْإِسْلَامَ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ (وَتُؤَدّىٰ بِهِ الْأَمَانَةُ) وَأَنَّ الثَّوَابَ عَلَى الْإِيمَانِ)☆

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنِ الْقَاسِمِ الصَّيْرَفِيِّ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَتُؤَدّىٰ بِهِ الْأَمَانَةُ ، وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

٢ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : اَلْإِيمَانُ إِقْرَارٌ وَعَمَلٌ ، وَالْإِسْلامُ إِقْرَارٌ بِلاَ عَمَلٍ .

۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ» فَقَالَ لِي : أَلَا تَرَىٰ أَنَّ الْإِيمَانَ غَيْرُ الْإِسْلامِ .

۳۔میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْإِسْلامِ وَالْإِيمَانِ ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ الْتَقَيَا فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ أَزِفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : كَأَنَّهُ قَدْ أَزِفَ مِنْكَ رَحِيلٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ : فَالْقَنِي فِي الْبَيْتِ ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلامِ وَالْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَقَالَ : اَلْإِسْلامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحِجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهٰذَا الْإِسْلامُ . وَقَالَ : اَلْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هٰذَا الْأَمْرِ مَعَ هٰذَا فَإِنْ أَقَرَّ بِهَا وَلَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِماً وَكَانَ ضَالاً

۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سر راہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا تم میرے گھر آکر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں، یعنی

گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ماہ رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امر ولایت و امامت کی معرفت ہے جس نے اسے نہ پہچانا وہ مسلم گم کردہ راہ ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا» فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ لَمْ يُسْلِمُوا فَقَدْ كَذَبَ .

۵۔ آیہ قالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لے آئے۔ تو اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے وہ بھی جھوٹا ہے۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ قَاسِمٍ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وَتُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۶۔ فرمایا۔ صادق آل محمدؐ نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے فروج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

ایک سو تینتالیسواں باب

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

٭(بَابُ) ۱۴۳

٭(أَنَّ الْإِيمَانَ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ)٭

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ أَهُمَا مُخْتَلِفَانِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَقُلْتُ : فَصِفْهُمَا لِي ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَالتَّصْدِيقُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَنَاكِحُ وَالْمَوَارِيثُ

وَعَلىٰ ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، وَالْإِيمَانُ: الْهُدىٰ وَمَا يَثْبُتُ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَمَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، وَالْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ، إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَإِنِ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَالصِّفَةِ.

۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے۔ فرمایا اسلام نام ہے گواہی دینا توحید کی اور رسولؐ کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قائم ہوتا ہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار شہادتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر اور باطناً اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول و صفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار شہادتین بزبان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

٣ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَلَا يُشَارِكُهُ الْإِسْلَامُ، إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوبِ وَالْإِسْلَامُ مَا عَلَيْهِ الْمَنَاكِحُ وَالْمَوَارِيثُ وَحُقِنَ الدِّمَاءُ؛ وَالْإِيمَانُ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرَكُ الْإِيمَانَ

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ایمان وہ ہے جو قلوب میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔ میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ: الْإِيمَانُ أَوِ الْإِسْلَامُ؟ فَإِنَّ مَنْ قِبَلَنَا يَقُولُونَ

إنَّ الإسْلامَ أفْضَلُ مِنَ الایمانِ ، فَقالَ : الایمانُ أرْفَعُ مِنَ الإسْلامِ، قُلْتُ : فَأوْجِدْني ذٰلِكَ ، قالَ : ماتقولُ فيمَنْ أحْدَثَ فِي المَسْجِدِالحَرامِ مُتَعَمِّداً ؛ قالَ : قُلْتُ : يُضْرَبُ ضَرْباً شَديداً قالَ : أصَبْتَ ، قالَ : فَما تَقولُ فيمَنْ أحْدَثَ فِي الكَعْبَةِ مُتَعَمِّداً ؛ قُلْتُ : يُقْتَلُ . قالَ : أصَبْتَ ألاتَرىٰ أنَّ الكَعْبَةَ أفْضَلُ مِنَ المَسْجِدِ وَأنَّ الكَعْبَةَ تَشْرَكُ المَسْجِدَ وَالمَسْجِدُ لايَشْرَكُ الكَعْبَةَ وَ كَذٰلِكَ الایمانُ يَشْرَكُ الإسْلامَ وَالإسْلامُ لايَشْرَكُ الایمانَ .

۴۔ راوی کہتاہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا۔ ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ لوگ ایسے رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے میں نے کہا۔ جو آپ نے فرمایا ہے اسے سمجھا دیجیے۔ ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے جو مسجد الحرام میں قصداً پیشاب یا پاخانہ کردے۔ میں نے کہا اس کو سختی کے ساتھ پیٹنا چاہیئے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو یہ ناشائستہ حرکت کعبہ میں کرے اور قصداً کرے۔ میں نے کہا اسے قتل کردینا چاہیئے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اچھا تم جانتے ہو کہ کعبہ مسجد الحرام سے افضل ہے اور کعبہ میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد میں کعبہ شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنے جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہوگا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ جَميعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئابٍ ، عَنْ حُمْرانَ بْنِ أعْيَنَ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ : سَمِعْتُهُ يَقولُ : الایمانُ مااسْتَقَرَّ فِي القَلْبِ وَأفْضىٰ بِهِ إلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَهُ العَمَلُ بِالطّاعَةِ لِلّٰهِ وَالتَّسْليمِ لِأمْرِهِ وَالإسْلامُ ما ظَهَرَ مِنْ قَوْلٍ أوْفِعْلٍ وَ هُوَالَّذي عَلَيْهِ جَماعَةُ النّاسِ مِنَ الفِرَقِ كُلِّها وَ بِهِ حُقِنَتِ الدِّماءُ وَعَلَيْهِ جَرَتِ المَواريثُ وَجازَ النِّكاحُ وَاجْتَمَعوا عَلَى الصَّلاةِ وَالزَّكاةِ وَالصَّوْمِ وَالحَجِّ ، فَخَرَجوا بِذٰلِكَ مِنَ الكُفْرِ وَاُضيفوا إلَى الایمانِ ؛ وَالإسْلامُ لايَشْرَكُ الایمانَ وَالایمانُ يَشْرَكُ الإسْلامَ وَ هُما فِي القَوْلِ وَالفِعْلِ يَجْتَمِعانِ ، كَما صارَتِ الكَعْبَةُ فِي المَسْجِدِ وَالمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الكَعْبَةِ وَ كَذٰلِكَ الایمانُ يَشْرَكُ الإسْلامَ وَالإسْلامُ لايَشْرَكُ الایمانَ وَ قَدْ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قالَتِ الأعْرابُ آمَنّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنوا وَلٰكِنْ قولوا أسْلَمْنا وَلَمّا يَدْخُلِ الایمانُ في قُلوبِكُمْ»[۲] فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أصْدَقُ القَوْلِ قُلْتُ : فَهَلْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى المُسْلِمِ في شَيْءٍ مِنَ الفَضائِلِ وَالأحْكامِ وَالحُدودِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ؛ فَقالَ : لا ، هُما يَجْرِيانِ في ذٰلِكَ مَجْرىٰ واحِدٍ وَلٰكِنْ لِلْمُؤْمِنِ فَضْلٌ عَلَى المُسْلِمِ في أعْمالِهِما وَما يَتَقَرَّبانِ بِهِ إلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : ألَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقولُ : «مَنْ جاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أمْثالِها»[۳] وَ زَعَمْتَ

أَنَّهُمْ مُجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ مَعَ الْمُؤْمِنِ ؟ قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يُضَاعِفُهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً» فَالْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعِينَ ضِعْفاً، فَهَذَا فَضْلُ الْمُؤْمِنِ وَيَزِيدُهُ اللهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدْرِ صِحَّةِ إِيمَانِهِ أَضْعَافاً كَثِيرَةً وَيَفْعَلُ اللهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ أَلَيْسَ هُوَ دَاخِلاً فِي الْإِيمَانِ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ قَدْ أُضِيفَ إِلَى الْإِيمَانِ وَخَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ وَسَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلاً تَعْقِلُ بِهِ فَضْلَ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ، أَرَأَيْتَ لَوْ بَصُرْتَ رَجُلاً فِي الْمَسْجِدِ أَكُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتَهُ فِي الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : لَا يَجُوزُ لِي ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلاً فِي الْكَعْبَةِ أَكُنْتَ شَاهِداً أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى دُخُولِ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان وہ ہے جو دل میں جگہ پکڑ جائے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تصدیق ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہو جانے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں ماری جاتی اور میراث کے احکام جاری ہو جاتے ہیں نکاح جائز ہو جاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں ورنہ اسلام میں ایمان شریک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود وغیرہ میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لئے بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے کہا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا گمان ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوٰہ، روزہ اور حج میں۔ فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھا دے گا پس یہ مومنوں کے لئے ہے ان کے ہر حسنہ کا ستر گنا ثواب زیادہ دے گا یہ ہے فضیلتِ مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھا دے سات سو گنا زیادہ تک بقدرِ صحتِ ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا اخراج ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ فرق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دوگے کہ میں

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میں نے کہا۔ ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دو گے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا، ضرور کہوں گا۔ فرمایا۔ یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممکن نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان و اسلام کی ہے۔

ایک سو چوالیسواں باب

اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

((بَابٌ)) ۱۴۴

(آخَرُ مِنْهُ وَفِيهِ أَنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ قَالَ: كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ: سَأَلْتَ رَحِمَكَ اللهُ عَنِ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَعَقْدٌ فِي الْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَالْإِيمَانُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَهُوَ دَارٌ وَكَذٰلِكَ الْإِسْلَامُ دَارٌ وَالْكُفْرُ دَارٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِماً قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِناً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتّٰى يَكُونَ مُسْلِماً، فَالْإِسْلَامُ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَهُوَ يُشَارِكُ الْإِيمَانَ، فَإِذَا أَتَى الْعَبْدُ كَبِيرَةً مِنْ كَبَائِرِ الْمَعَاصِي أَوْ صَغِيرَةً مِنْ صَغَائِرِ الْمَعَاصِي الَّتِي نَهَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا كَانَ خَارِجاً مِنَ الْإِيمَانِ، سَاقِطاً عَنْهُ اسْمُ الْإِيمَانِ وَثَابِتاً عَلَيْهِ اسْمُ الْإِسْلَامِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ عَادَ إِلَىٰ دَارِ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ إِلَى الْكُفْرِ إِلَّا الْجُحُودُ وَالْإِسْتِحْلَالُ: أَنْ يَقُولَ لِلْحَلَالِ هٰذَا حَرَامٌ وَلِلْحَرَامِ هٰذَا حَلَالٌ وَدَانَ بِذٰلِكَ، فَعِنْدَهَا يَكُونُ خَارِجاً مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ، دَاخِلاً فِي الْكُفْرِ، وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَحْدَثَ فِي الْكَعْبَةِ حَدَثاً فَأُخْرِجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَعَنِ الْحَرَمِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ وَصَارَ إِلَى النَّارِ.

راوی کہتا ہے میں نے اپنا خط عبدالملک بن اعین کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ حضرت نے عبدالملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کر تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضاء سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے سے ہے اور وہ مثل ایک گھر کے ہے ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہو گا اور

مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبلِ ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہِ کبیرہ یا وہ گناہ صغیرہ کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کرے تو دارا ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کہہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کہہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہو جائے گا اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہوگا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کردے اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لا کر گردن ماردی جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ : أَفَرْقٌ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَهُ ؟ قَالَ قُلْتُ : أَوْرِدْ ذٰلِكَ ، قَالَ: مَثَلُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ الْحَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ قَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ حَتَّىٰ يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ مُسْلِماً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً وَلَا يَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّىٰ يَكُونَ مُسْلِماً ، قَالَ: قُلْتُ: فَيُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَيُصَيِّرُهُ إِلَىٰ مَاذَا؟ قَالَ إِلَى الْإِسْلَامِ أَوِ الْكُفْرِ . وَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَفْلَتَ مِنْهُ بَوْلُهُ أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يُخْرَجْ مِنَ الْحَرَمِ، فَغَسَلَ ثَوْبَهُ وَتَطَهَّرَ، ثُمَّ لَمْ يُمْنَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَعْبَةَ ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَبَالَ فِيهَا مُعَانِداً أُخْرِجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنَ الْحَرَمِ وَ ضُرِبَتْ عُنُقُهُ .

۲۔ سماعہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہوسکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میں نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہوا اور بے اختیاری کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کرے گا پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہوگا اور اگر کوئی شانۂ کعبہ میں از روئے حقارت و عداوت پیشاب کردے گا تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

ایک سو پینتالیسواں باب

تتمہ ہر دو باب سابق

(باب) ۱۴۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ [أ] نَاساً تَكَلَّمُوا فِي هَذَا الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَ أُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ» الْآيَةَ فَالْمَنْسُوخَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ، ٧/٥: وَ الْمُحْكَمَاتُ مِنَ النَّاسِخَاتِ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ: «أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَ اتَّقُوهُ وَ أَطِيعُونِ»[٣] ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَحْدَهُ وَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً، ثُمَّ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ بَلَغُوا مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللهَ وَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَ قَالَ: «شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً وَ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَ عِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ، اللهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَ يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ الْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللهِ فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصاً وَ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ يُعَذِّبُ عَبْداً حَتَّى يُغَلِّظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ وَ الْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا، فَلَمَّا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مَنِ اسْتَجَابَ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شِرْعَةً وَ مِنْهَاجاً وَ الشِّرْعَةُ وَ الْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وَ سُنَّةٌ وَ قَالَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ «إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَ النَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ» وَ أَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ وَ السُّنَّةِ وَ كَانَ مِنَ السُّنَّةِ وَ السَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ ٤/١٦٣ نساء عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وَ كَانَ مِنْ أَعْظَمِ السَّبْتِ وَ لَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّهِ وَ اسْتَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللهُ عَنْهُ فِيهِ أَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ النَّارَ وَ ذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحَلُّوا الْحِيتَانَ وَ احْتَبَسُوهَا وَ أَكَلُوهَا

يومَ السبتِ ، غضبَ اللهُ عليهم من غيرِ أن يكونوا أشركوا بالرحمنِ ولاشكّوا في شيءٍ مما جاءَ به موسى عليه السلام ، قالَ اللهُ عزَّ وجلَّ : «ولقد علمتمُ الذين اعتدوا منكم في السبتِ فقلنا لهم كونوا قردةً خاسئين»[١] ثمَّ بعثَ اللهُ عيسى عليه السلام بشهادةِ أن لا إله إلاّ اللهُ والإقرارِ بما جاءَ به من عندِ اللهِ وجعلَ لهم شرعةً ومنهاجاً فهدمتِ السبتَ الذي أُمروا به أن يعظّموه قبلَ ذلكَ وعامّةَ ما كانوا عليه من السبيلِ والسنّةِ التي جاءَ بها موسى، فمن لم يتّبع سبيلَ عيسى أدخلَه اللهُ النارَ وإن كانَ الذي جاءَ به النبيّونَ جميعاً أن لا يشركوا باللهِ شيئاً ، ثمّ بعثَ اللهُ محمداً ﷺ وهو بمكّةَ عشرَ سنينَ فلم يمتْ بمكّةَ في تلكَ العشرِ سنينَ أحدٌ يشهدُ أن لا إلهَ إلاّ اللهُ وأنّ محمداً ﷺ رسولُ اللهِ إلاّ أدخلَه اللهُ الجنّةَ بإقرارِه وهو إيمانُ التصديقِ ولم يعذّبِ اللهُ أحداً ممّن ماتَ وهو متّبعٌ لمحمدٍ ﷺ على ذلكَ إلاّ من أشركَ بالرحمنِ وتصديقُ ذلكَ أنّ اللهَ عزّ وجلّ أنزلَ عليه في سورةِ بني إسرائيلَ بمكّةَ «وقضى ربُّكَ أن لا تعبدوا إلاّ إيّاه وبالوالدينِ إحساناً - إلى قولِه تعالى - إنّه كانَ بعبادِه خبيراً بصيراً» أدبٌ وعظةٌ وتعليمٌ ونهيٌ خفيفٌ ولم يعدْ عليه ولم يتواعدْ على اجتراحِ شيءٍ ممّا نهى عنه وأنزلَ نهياً عن أشياءَ حذّرَ عليها ولم يغلّظْ فيها ولم يتواعدْ عليها وقالَ: «ولا تقتلوا أولادَكم خشيةَ إملاقٍ
١٤/٣١ اسراء نحنُ نرزقُهم وإيّاكم إنّ قتلَهم كانَ خطئاً كبيراً ۞ ولا تقربوا الزّنا إنّه كانَ فاحشةً وساءَ سبيلاً ۞ ولا تقتلوا النفسَ التي حرّمَ اللهُ إلاّ بالحقِّ ومن قُتلَ مظلوماً فقد جعلنا لوليّهِ سلطاناً فلا يسرفْ في القتلِ إنّه كانَ منصوراً ۞ ولا تقربوا مالَ اليتيمِ إلاّ بالتي هي أحسنُ حتّى يبلغَ أشدّه وأوفوا بالعهدِ إنّ العهدَ كانَ مسؤولاً ۞ وأوفوا الكيلَ إذا كلتمْ وزنوا بالقسطاسِ المستقيمِ ذلكَ خيرٌ وأحسنُ تأويلاً ۞ ولا تقفُ ما ليسَ لكَ به علمٌ إنّ السمعَ والبصرَ والفؤادَ كلُّ أولئكَ كانَ عنه مسؤولاً ۞ ولا تمشِ في الأرضِ مرحاً إنّكَ لن تخرقَ الأرضَ ولن تبلغَ الجبالَ طولاً ۞ كلُّ ذلكَ كانَ سيّئُه عندَ ربّكَ مكروهاً ۞ ذلكَ ممّا أوحى إليكَ ربُّكَ من الحكمةِ ولا تجعلْ معَ اللهِ إلهاً آخرَ فتلقى في جهنّمَ ملوماً مدحوراً» وأنزلَ في «والليلِ إذا يغشى»: «فأنذرتُكم ناراً تلظّى لا يصلاها إلاّ الأشقى الذي كذّبَ وتولّى» فهذا مشركٌ وأنزلَ في «إذا السماءُ انشقّتْ»: «وأمّا من أوتيَ كتابَه وراءَ ظهرِه فسوفَ يدعو ثبوراً ويصلى سعيراً ۞ إنّه كانَ في أهلِه مسروراً ۞ إنّه ظنَّ أن لن يحورَ بلى»[٢] فهذا مشركٌ وأنزلَ في [سورةِ] تباركَ «كلّما أُلقيَ فيها فوجٌ سألَهم خزنتُها ألم يأتِكم نذيرٌ قالوا بلى قد جاءَنا نذيرٌ فكذّبنا وقلنا ما نزّلَ اللهُ من شيءٍ» فهؤلاءِ مشركونَ وأنزلَ في الواقعةِ: «وأمّا إن كانَ من المكذّبينَ

الضَّالِّينَ ﴿ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ ﴿ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ » فَهٰؤُلاءِ مُشْرِكُونَ ، وَأَنْزَلَ فِي الْحَاقَّةِ « وَأَمَّا مَنْ
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿ مَا
أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ الْعَظِيمِ » فَهٰذَا مُشْرِكٌ ، وَأَنْزَلَ فِي طسم(١) « وَبُرِّزَتِ
الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿ مِنْ دُونِ اللهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿ فَكُبْكِبُوا
فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ » جُنُودُ إِبْلِيسَ ذُرِّيَّتُهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَقَوْلُهُ : « وَمَا
أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ » يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِمْ هٰؤُلاءِ ، فَاتَّبَعُوهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ وَهُمْ قَوْمُ
مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله لَيْسَ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَحَدٌ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَذَّبَتْ ق ٥٠/١٢
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ » « كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ » « كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ » لَيْسَ فِيهِمُ الْيَهُودُ الَّذِينَ قَالُوا : عُزَيْرٌ شعراء ٢٦/١٧٦
ابْنُ اللهِ ، وَلَا النَّصَارَى الَّذِينَ قَالُوا : الْمَسِيحُ ابْنُ اللهِ ، سَيُدْخِلُ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى النَّارَ وَيُدْخِلُ كُلَّ ٢٦/١٩٠
قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ ؛ وَقَوْلُهُمْ : « وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ » إِذْ دَعَوْنَا إِلَى سَبِيلِهِمْ ، ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
فِيهِمْ حِينَ جَمَعَهُمْ إِلَى النَّارِ : « قَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَاباً ضِعْفاً
مِنَ النَّارِ »(٥) وَقَوْلُهُ : « كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّى إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعاً » بَرِئَ
بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَعَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ، يُرِيدُ بَعْضُهُمْ أَنْ يَحُجَّ بَعْضاً رَجَاءَ الْفَلَجِ فَيُفْلِتُوا مِنْ
عَظِيمِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَيْسَ بِأَوَانِ بَلْوَى وَلَا اخْتِبَارٍ وَلَا قَبُولِ مَعْذِرَةٍ وَلَاتَ حِينَ نَجَاةٍ ، وَالْآيَاتُ
وَأَشْبَاهُهُنَّ مِمَّا نَزَلَ بِهِ بِمَكَّةَ وَلَا يُدْخِلُ اللهُ النَّارَ إِلَّا مُشْرِكاً ، فَلَمَّا أَذِنَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فِي
الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحِجِّ الْبَيْتِ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَقِسْمَةَ
الْفَرَائِضِ وَأَخْبَرَهُ بِالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهَا وَبِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا وَأَنْزَلَ فِي بَيَانِ الْقَاتِلِ
« وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً »(٦)
وَلَا يَلْعَنُ اللهُ مُؤْمِناً ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيراً ﴿ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ٣٣/٦٥
لَا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً » وَكَيْفَ يَكُونُ فِي الْمَشِيئَةِ وَقَدْ أَلْحَقَ بِهِ - حِينَ جَزَاهُ جَهَنَّمَ - الْغَضَبَ احزاب
وَاللَّعْنَةَ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَنِ الْمَلْعُونُونَ فِي كِتَابِهِ ؟ وَأَنْزَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ مَنْ أَكَلَهُ ظُلْماً « إِنَّ الَّذِينَ
يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْماً إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً »(٧) وَذٰلِكَ أَنَّ آكِلَ
مَالِ الْيَتِيمِ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالنَّارُ تَلْتَهِبُ فِي بَطْنِهِ حَتَّى يَخْرُجَ لَهَبُ النَّارِ مِنْ فِيهِ حَتَّى يَعْرِفَهُ
كُلُّ أَهْلِ الْجَمْعِ أَنَّهُ آكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَنْزَلَ فِي الْكَيْلِ : « وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ » وَلَمْ يَجْعَلِ الْوَيْلَ لِأَحَدٍ

حَتّٰى يُسَمِّيَهُ كافِراً ، قالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ» وأَنْزَلَ فِي الْعَهْدِ «إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً اُولٰئِكَ لاخَلاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذابٌ أَلِيمٌ» وَالْخَلاقُ : النَّصِيبُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ فِي الْآخِرَةِ فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَنْزَلَ بِالْمَدِينَةِ «الزّانِي لايَنْكِحُ إِلّازانِيَةً أَوْمُشْرِكَةً وَالزّانِيَةُ لايَنْكِحُها إِلّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ » فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهُ الزّانِيَ مُؤْمِناً وَلَا الزّانِيَةَ مُؤْمِنَةً وَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ـ لَيْسَ يَمْتَرِي فِيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ قالَ ـ : لايَزْنِي الزّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلايَسْرِقُ السّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَ هُوَمُؤْمِنٌ ؛ فَإِنَّهُ إِذافَعَلَ ذٰلِكَ خُلِعَ عَنْهُ الْإِيمانُ كَخَلْعِ الْقَمِيصِ ، وَنَزَلَ بِالْمَدِينَةِ «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَداءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمانِينَ جَلْدَةً وَلا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهادَةً أَبَداً وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ ۞ إِلَّا الَّذِينَ تابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ» فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ ماكانَ مُقِيماً عَلَى الْفِرْيَةِ مِنْ أَنْ يُسَمّٰى بِالْإِيمانِ ، قالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «أَفَمَنْ كانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كانَ فاسِقاً لايَسْتَوُونَ» وجَعَلَهُ اللّٰهُ مُنافِقاً ، قالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الْمُنافِقِينَ هُمُ الْفاسِقُونَ» و جَعَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَوْلِياءِ إِبْلِيسَ ، قالَ : «إِلّا إِبْلِيسَ كانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ» وَجَعَلَهُ مَلْعُوناً فَقالَ: «إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ الْغافِلاتِ الْمُؤْمِناتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذابٌ عَظِيمٌ ۞ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِما كانُوا يَعْمَلُونَ» وَلَيْسَتْ تَشْهَدُ الْجَوارِحُ عَلٰى مُؤْمِنٍ إِنَّما تَشْهَدُ عَلٰى مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذابِ ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُعْطٰى كِتابَهُ بِيَمِينِهِ قالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَأَمّا مَنْ اُوتِيَ كِتابَهُ بِيَمِينِهِ فَاُولٰئِكَ يَقْرَؤُونَ كِتابَهُمْ وَلا يُظْلَمُونَ فَتِيلاً » وَ سُورَةُ النُّورِ اُنْزِلَتْ بَعْدَ سُورَةِ النِّساءِ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ النِّساءِ «وَاللّاتِي يَأْتِينَ الْفاحِشَةَ مِنْ نِسائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى يَتَوَفّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلاً » وَالسَّبِيلُ الَّذِي قالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : «سُورَةٌ أَنْزَلْناها وَفَرَضْناها وَ أَنْزَلْنا فِيها آياتٍ بَيِّناتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۞ الزّانِيَةُ وَالزّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ واحِدٍ مِنْهُما مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلاتَأْخُذْكُمْ بِهِما رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذابَهُما طائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ»

ا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا، اس میں آیاتِ محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ آیات ہیں

پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات سے بحث کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات متشابہات میں سے ہیں اور ناسخ محکمات سے ہیں خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدا نے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا اینکہ حضرت رسولِ خدا تک نوبت پہنچی۔ حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ خدا نے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوحؑ کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اے رسولؐ تم پر نازل کی اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ کو وحی کی اور وہ بات یہ تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلا رہے ہو یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اُسے ہدایت کرتا ہے۔

خدا نے انبیا کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلوائیں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو خلوص سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر واقع ہوئی تو خدا اُسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بجا نہ لائے جن کے ارتکاب پر خدا نے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوتِ الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدا نے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ سابق نبی کے راستہ سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرتِ رسولِ خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد والے نبیوں پر اور ہر نبی کو حکم دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدا نے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم سبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو زائل نہیں کرتا تھا تو خدا اسے داخلِ جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا اور حرامِ خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روز سبت مچھلیوں کو گڑھوں میں روکا اور یوم سبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہودیو) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم ذلت کے ساتھ بندر ہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گواہی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرتِ عیسیٰؑ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان قوانین کو ایک جداگانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے قابلِ احترام تھے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی اور یہ

قرار پایا کہ جو سنتِ عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک قرار نہ دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ وہ مکّہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لازم کی اقرار شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے فرسیوالے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شرک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسولؐ تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کرے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادب نصیحت تعلیم اور نہی بہت ہلکے طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امرِ ممنوع بجا لانے کی جرأت پر کوئی تنبیہہ ہے نہ توبیخ اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچانا چاہا ہے مگر نہی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت برا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلبہ دے دیں گے اس کو چاہیے قتل میں حد سے نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہوگا۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سن بلوغ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی اور پورا تولو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تاویل ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اڑو اور زمین پر اترا کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافتہ کر دو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بری باتیں ہیں اور از روئے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ سورۂ واللیل اذا یغشیٰ میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتشِ جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ شرک ہے اور سورۂ اذا السماء انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی پشت پر ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہوگا۔" اور سورۂ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۂ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامۂ اعمال بائیں طرف ہوگا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ الیٰ قولہ یہ وہ ہے جو صاحبِ عظمت اللہ پر ایمان نہیں لاتا ہے یہ شرک

ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور گمراہوں پر جہنم کو پیش کرکے کہا جائے گا تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا وہ خود اپنی مدد کرسکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے گمراہوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیاطین ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دوزخی کہیں گے) نہیں گمراہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی، یہی لوگ ہیں جنھوں نے گمراہوں کی پیروی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (قریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام سابقہ سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اصحاب ایکہ (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں، عزیز ابن اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں، مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

اور نہیں بہکایا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اگلی صف والے پچھلی صف والوں سے کہیں گے۔ اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں گمراہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کر دے اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخل جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی وہ گلو خلاصی چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔

جب اللہ نے حضرت رسولِ خدا کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسولؐ ہیں ۲۔ نماز کا قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ حج کرنا اور ۵۔ ماہ صیام میں روزے رکھنا اور حضرت پر حدود کو نازل فرمایا اور فرائض کی تقسیم کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قتال کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عمداً کسی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے بے شک اللہ لعنت کرتا ہے کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کا کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر مشیت الٰہی (مغفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنمی بن کر مورد غضب و لعنت الٰہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے یتیم کے مال کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے مال یتیم کا کھانے والا

فرض على القلب واللسان والسمع والبصر في آية أخرى فقال: «وما كنتم تستترون أن يشهد
عليكم سمعكم ولا أبصاركم ولا جلودكم» يعني بالجلود: الفروج والأفخاذ وقال: «ولا تقف ما
ليس لك به علم إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئك كان عنه مسؤولا» فهذا ما فرض الله على
العينين من غض البصر عما حرم الله عز وجل وهو عملهما وهو من الإيمان وفرض الله على اليدين
أن لا يبطش بهما إلى ما حرم الله وأن يبطش بهما إلى ما أمر الله عز وجل وفرض عليهما من الصدقة
وصلة الرحم والجهاد في سبيل الله والطهور للصلاة، فقال: «يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة
فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين»[١١] وقال: «فإذا
لقيتم الذين كفروا فضرب الرقاب حتى إذا أثخنتموهم فشدوا الوثاق فإما منا بعد وإما فداء
حتى تضع الحرب أوزارها»[١٢] فهذا ما فرض الله على اليدين لأن الضرب من علاجهما وفرض على
الرجلين أن لا يمشي بهما إلى شيء من معاصي الله وفرض عليهما المشي إلى ما يرضي الله عز وجل
فقال: «ولا تمش[١٣] في الأرض مرحا إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولا» وقال: «واقصد
في مشيك واغضض من صوتك إن أنكر الأصوات لصوت الحمير» وقال فيما شهدت الأيدي
والأرجل على أنفسهما وعلى أربابهما من تضييعهما لما أمر الله عز وجل به وفرضه عليهما: «اليوم
نختم على أفواههم وتكلمنا أيديهم وتشهد أرجلهم بما كانوا يكسبون»[٢] فهذا أيضا مما فرض الله
على اليدين وعلى الرجلين وهو عملهما وهو من الإيمان وفرض على الوجه السجود له بالليل والنهار
في مواقيت الصلاة فقال: «يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم وافعلوا الخير
لعلكم تفلحون» فهذه فريضة جامعة على الوجه واليدين والرجلين وقال في موضع آخر:
«وأن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحدا»[٤] وقال فيما فرض على الجوارح من الطهور والصلاة بها
وذلك أن الله عز وجل لما صرف نبيه ﷺ إلى الكعبة عن البيت المقدس فأنزل الله عز وجل
«وما كان الله ليضيع إيمانكم إن الله بالناس لرؤوف رحيم»[٥] فسمى الصلاة إيمانا فمن لقي الله
عز وجل حافظا لجوارحه موفيا كل جارحة من جوارحه ما فرض الله عز وجل عليها لقي الله
عز وجل مستكملا لإيمانه وهو من أهل الجنة ومن خان في شيء منها أو تعدى ما أمر الله عز وجل
فيها لقي الله عز وجل ناقص الإيمان، قلت: قد فهمت نقصان الإيمان وتمامه، فمن أين جاءت
زيادته؟ فقال: قول الله عز وجل: «وإذا ما أنزلت سورة فمنهم من يقول أيكم زادته هذه إيمانا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ، وَقَالَ: «نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى» وَلَوْ كَانَ كُلُّهُ وَاحِدًا لَا زِيَادَةَ فِيهِ وَلَا نُقْصَانَ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ فَضْلٌ عَلَى الْآخَرِ وَلَاسْتَوَتِ النِّعَمُ فِيهِ وَلَاسْتَوَى النَّاسُ وَبَطَلَ التَّفْضِيلُ وَلَكِنْ بِتَمَامِ الْإِيمَانِ دَخَلَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَنَّةَ وَبِالزِّيَادَةِ فِي الْإِيمَانِ تَفَاضَلَ الْمُؤْمِنُونَ بِالدَّرَجَاتِ عِنْدَ اللهِ وَبِالنُّقْصَانِ دَخَلَ الْمُفَرِّطُونَ النَّارَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتلایئے کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کہنا لاالہ الا ہو۔ اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشرف ہے اور نصیبہ میں سب سے بلند ہے۔ میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتایئے آیا وہ قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل عمل ہے اور قول اس عمل کا ایک جزو ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت فرمایئے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں ان میں سے بعض تام ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تمام و ناقص و زاید بھی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا وہ کیسے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے سپرد کی گئی ہے جو الگ ہے دوسرے عضو کی سپردگی میں دی ہوئی چیز سے۔ ان اعضا میں ایک عضو دل ہے جس سے سمجھتا اور جانتا ہے اور دل بدن انسان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضا اس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے انسان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سنتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیزوں کو پکڑتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر ناطق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جداگانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فریضہ متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معرفت حاصل کرے اور کہے کہ وہ

ایک سو چھیالیسواں باب

اجزائے ایمان تمام اجزائے بدن میں ہوتے ہیں

((بَابُ) ۱۴۶

☆(فِي أَنَّ الْإِيمَانَ مَبْثُوثٌ لِجَوَارِحِ الْبَدَنِ كُلِّهَا)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ اللهُ شَيْئاً إِلَّا بِهِ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَشْرَفُهَا مَنْزِلَةً وَأَسْنَاهَا حَظّاً، قَالَ: قُلْتُ: أَلَا تُخْبِرُنِي عَنِ الْإِيمَانِ، أَ قَوْلٌ هُوَ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ؟ فَقَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ، بِفَرْضٍ مِنَ اللهِ بَيَّنَ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٍ نُورُهُ، ثَابِتَةٍ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ لَهُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُوهُ إِلَيْهِ، قَالَ قُلْتُ: صِفْهُ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ، قَالَ: الْإِيمَانُ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ. فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَى تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْبَيِّنُ نُقْصَانُهُ وَمِنْهُ الرَّاجِحُ الزَّائِدُ رُجْحَانُهُ، قُلْتُ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَتِمُّ وَيَنْقُصُ وَيَزِيدُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ ابْنِ آدَمَ وَقَسَّمَهُ عَلَيْهَا وَفَرَّقَهُ فِيهَا فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَعْقِلُ وَيَفْقَهُ وَيَفْهَمُ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرِدُ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصْدُرُ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ وَمِنْهَا عَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَيَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَفَرْجُهُ الَّذِي الْبَاهُ مِنْ قِبَلِهِ؛ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَرَأْسُهُ الَّذِي فِيهِ وَجْهُهُ، فَلَيْسَ مِنْ هَذِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وُكِّلَتْ بِهِ أُخْتُهَا بِفَرْضٍ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ اسْمُهُ، يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ لَهَا وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا.

فَفَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَفَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَفَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الْيَدَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَفَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا فَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَفَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا

فَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَالْإِقْرَارُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْعَقْدُ وَالرِّضَا وَالتَّسْلِيمُ بِأَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، إِلٰهاً وَاحِداً، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مِنْ نَبِيٍّ أَوْ كِتَابٍ، فَذٰلِكَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْراً» وَقَالَ: «أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ» وَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ» وَقَالَ: «إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ» فَذٰلِكَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ رَأْسُ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَى اللِّسَانِ الْقَوْلَ وَالتَّعْبِيرَ عَنِ الْقَلْبِ بِمَا عَقَدَ عَلَيْهِ وَأَقَرَّ بِهِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً» وَقَالَ: «وَقُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلٰهُنَا وَإِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ» فَهٰذَا مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى اللِّسَانِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَفَرَضَ عَلَى السَّمْعِ أَنْ يَتَنَزَّهَ عَنِ الْإِسْتِمَاعِ إِلَى مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُ مِمَّا نَهَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَالْإِصْغَاءِ إِلَى مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ: «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» ثُمَّ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوْضِعَ النِّسْيَانِ فَقَالَ: «وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ» وَقَالَ «فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأُولٰئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ»[٣]

١/٢٣ مؤمنون

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ○ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ○ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ»[٤] وَقَالَ: «وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ»[٥] وَقَالَ: «وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَاماً»[٦] فَهٰذَا مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ لَا يُصْغِيَ إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَهُ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ عَلَى الْبَصَرِ أَنْ لَا يَنْظُرَ إِلَى مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ. فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ»[٧] فَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى عَوْرَاتِهِمْ وَأَنْ يَنْظُرَ الْمَرْءُ إِلَى فَرْجِ أَخِيهِ وَيَحْفَظَ فَرْجَهُ أَنْ يُنْظَرَ إِلَيْهِ وَقَالَ: «وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ»[٨] مِنْ أَنْ تَنْظُرَ إِحْدَاهُنَّ إِلَى فَرْجِ أُخْتِهَا وَتَحْفَظَ فَرْجَهَا مِنْ أَنْ يُنْظَرَ إِلَيْهَا وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ مِنْ حِفْظِ الْفَرْجِ فَهُوَ مِنَ الزِّنَى إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ فَإِنَّهَا مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ نَظَمَ مَا

روز قیامت اس طرح آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہوگی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے یتیم کا مال کھایا ہے اور کم تو لنے والوں کے لئے ہے ویل (دوزخ کی ایک وادی) ان کے لئے ہے جو کم تو لنے والے ہیں اور ویل کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویل ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو تزکیہ نصیب ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور خلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی یا مشرک سے اور یہ مومن پر حرام ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ چور جب چرائے تو مومن رہتا ہے زنا یا چوری کرتے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے قمیص بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ شوہر دار عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو اسّی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ غفور و رحیم ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں۔ اس سے دور رکھا ہے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتا ہے کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے اولیائے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا ابلیس قوم جن سے تھا پس امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعار مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعضاء مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا وہ اسے پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور سورۂ نور سورۂ نساء کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تصدیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورۂ نساء میں یہ نازل فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لو اگر وہ تصدیق کردیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (کہیں اور جانے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی اور طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔

اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا۔ زانیہ اور زانی دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور یہ دینی معاملہ

میں کسی مرتکب زنا پر مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیئے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیئے۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ مُؤْمِناً؟ قَالَ: فَأَيْنَ فَرَائِضُ اللَّهِ؟.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ كَلَاماً لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ صَوْمٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ. قَالَ: وَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَقُولُونَ: إِذَا شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ مُؤْمِنٌ، قَالَ: فَلِمَ يُضْرَبُونَ الْحُدُودَ وَلِمَ تُقْطَعُ أَيْدِيهِمْ؟! وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقاً أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ خُدَّامُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ جِوَارَ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْحُورَ الْعِينَ لِلْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ قَالَ: فَمَا بَالُ مَنْ جَحَدَ الْفَرَائِضَ كَانَ كَافِراً؟.

٢۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ جو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فرائض کی بجا آوری کہاں گئی راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پورا پورا ایمان تو وہی ہے کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں بجا لائے اگر ایمان صرف شہادتین ہی کا ادا کرنا ہوتا تو پھر روزہ، نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی تعلق ہی نہ ہوتا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی تو وہ مومن ہے فرمایا کہ پھر مجرموں کو سزائیں کیوں دی جاتی ہیں لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خادم ہیں اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے پھر فرمایا جس نے فرائض سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَلَّامٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ يُطَاعَ اللَّهُ فَلَا يُعْصَى.

٣۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان یہ ہے کہ خدا کی اطاعت کی جائے اس کی معصیت نہ کی جائے۔

وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے نہ اس کے جورو ہے نہ بیٹا اور یہ کہ محمدؐ خدا کے عبد اور رسول ہیں اور خدا کی طرف سے جو خبر یا کتاب لائے ہیں وہ حق ہے۔ پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو (کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو کہ ذکرِ خدا سے (بے چین) دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے" اور فرمایا جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ اس کا حساب ضرور لے گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔

پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے وہ اقرار و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے قول کو زبان پہ فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی تمہارا اور ہمارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں یہ ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فریضہ قرار دیا ہے۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے اور جن چیزوں کا سننا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے اور نہ سنیں ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تاکہ وہ کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استثنا کیا ہے بھولنے کے موقع کا۔ فرمایا ہے (الانعام) اگر (میرا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو (جب یاد آجائے) ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے میرے ان بندوں کو خوش خبری سناؤ جو سنی ہوئی باتوں میں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے فلاح پائی ان مومنوں نے جو خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں اور بیہودہ باتوں کے سننے سے گریز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ شان سے گزرتے ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں پر فرض کیا ہے از روئے ایمان یہ کہ جن باتوں کا سننا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے۔

اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھے۔ یہی اس کا عمل ہے اور یہی تعلق ایمان کا اس سے ہے۔ فرماتا ہے اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں خدا نے ان کو منع کیا ہے اس سے کہ وہ ان کی

شرمگاہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسولؐ کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امام نے فرمایا قرآن میں جہاں حفاظتِ فرج کا ذکر ہے وہ زنا کے سلسلے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے اور خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان اور آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے فرمایا ہے جو تم چھپایا کرتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں دیں گی امام نے فرمایا جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیافہ سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں آنکھوں پر کہ پرہیز کریں ان چیزوں کے دیکھنے سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا ایمانی عمل یہی ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صدقہ دیں صلۂ رحم کریں راہِ خدا میں جہاد کریں اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو طاہر کریں۔

اور فرماتا ہے اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کرو ٹخنوں تک اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں مار دو، یہاں تک کہ جب انھیں چور چور کر ڈالو تو ان کی مشکیں باندھ لو، پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ (جان کا مال) لے کر رہا کر دو تا ایں کہ کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض قرار دیا ہے کیوں کہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے۔

اور پیروں کا فرض یہ قرار دیا ہے کہ معصیت الٰہی کی طرف نہ اٹھیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مرضیٔ الٰہی کے مطابق راہ چلیں فرماتا ہے روئے زمین پر اکڑ کر نہ چل تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافتہ کر دے اور نہ تو بلندی میں پہاڑ جیسا ہو سکتا ہے پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما کر، سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان صاحبوں کے خلاف ہونے کا جنھوں نے امر الٰہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے روز قیامت ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پاؤں بیان کریں گے پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا عمل از روئے ایمان۔

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیا رات اور دن میں اوقات نماز میں، خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تمہاری بحالی کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے۔ چہرہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو۔

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرقۂ مرجیہ کے قول کو ایمان وکفر کے متعلق بیان کر کے کہا۔ وہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے نزدیک کافر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کافر ہے اسی طرح مومن جب اقرار کرلے اپنے ایمان کا تو خدا کے نزدیک مومن ہے فرمایا سبحان اللہ یہ دونوں برابر کیسے ہو جائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی نافرمانی کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ مقر مدعا علیہ کے ہے) اور ایمان ایک دعوےٰ ہے جس کے اثبات کے لئے گواہی ضروری اور یہ گواہی ہے اس کے عمل اور نیت کی۔ جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا نفاذ ہوتا ہے۔ قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے کہ مومنین ایمان پر گواہ بن جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں تو وہ عنداللہ کافر نہ ہوگا اس کے ظاہر قول وعمل پر حکم مومنین جاری ہوگا۔ کیوں کہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ایک سو سینتالیسواں باب

سبقت الی الایمان

((بَابُ)) ۱۴۷

☆(السَّبْقِ إِلَى الْإِيمَانِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ لِلْإِيمَانِ دَرَجَاتٍ وَمَنَازِلَ ، يَتَفَاضَلُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا عِنْدَاللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : صِفْهُ لِي رَحِمَكَ اللهُ حَتَّى أَفْهَمَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللهَ سَبَّقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يُسَبَّقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ(١) ، ثُمَّ فَضَّلَهُمْ عَلَى دَرَجَاتِهِمْ فِي السَّبْقِ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ كُلَّ امْرِئٍ مِنْهُمْ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِ ، لَا يَنْقُصُهُ فِيهَا مِنْ حَقِّهِ وَلَا يَتَقَدَّمُ مَسْبُوقٌ سَابِقاً وَلَا مَفْضُولٌ فَاضِلاً ، تَفَاضَلَ بِذَلِكَ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَاخِرُهَا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِلسَّابِقِ إِلَى الْإِيمَانِ فَضْلٌ عَلَى الْمَسْبُوقِ إِذاً لَلَحِقَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا ، نَعَمْ وَلَتَقَدَّمُوهُمْ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِمَنْ سَبَقَ إِلَى الْإِيمَانِ الْفَضْلُ عَلَى مَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ وَلَكِنْ بِدَرَجَاتِ الْإِيمَانِ قَدَّمَ اللهُ السَّابِقِينَ وَبِالْإِبْطَاءِ عَنِ الْإِيمَانِ أَخَّرَ اللهُ الْمُقَصِّرِينَ لِأَنَّا نَجِدُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآخِرِينَ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ عَمَلاً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَأَكْثَرُهُمْ صَلَاةً وَصَوْماً وَحَجّاً وَزَكَاةً وَجِهَاداً وَإِنْفَاقاً وَلَوْ لَمْ يَكُنْ سَوَابِقُ يَفْضُلُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً عِنْدَاللهِ

لَكانَ الآخِرُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ مُقَدَّمِينَ عَلَى الأَوَّلِينَ وَ لٰكِنْ أَبَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْرِكَ آخِرُ
دَرَجاتِ الإِيمانِ أَوَّلَها ، وَيُقَدَّمَ فِيها مَنْ أَخَّرَ اللّٰهُ أَوْيُؤَخَّرَ فِيها مَنْ قَدَّمَ اللّٰهُ . قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَمّا
نَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيْهِ مِنَ الإِسْتِباقِ إِلَى الإِيمانِ ، فَقالَ : قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سابِقُوا إِلٰى
مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُها كَعَرْضِ السَّماءِ وَالأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهِ» وَقالَ
«السّابِقُونَ السّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» وَقالَ: «وَالسّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهاجِرِينَ وَالأَنْصارِ وَالَّذِينَ ۵۶/۱۱ واقعہ
اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ» فَبَدَأَ بِالْمُهاجِرِينَ الأَوَّلِينَ عَلٰى دَرَجَةِ سَبْقِهِمْ ، ثُمَّ ۵/۱۱۹ مائدہ
ثَنّٰى بِالأَنْصارِ ثُمَّ ثَلَّثَ بِالتّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسانٍ ، فَوَضَعَ كُلَّ قَوْمٍ عَلٰى قَدْرِ دَرَجاتِهِمْ وَ مَنازِلِهِمْ عِنْدَهُ
ثُمَّ ذَكَرَ مافَضَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَوْلِياءَهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ،فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ : «تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجاتٍ» - إِلٰى آخِرِ الآيَةِ - وَقالَ : ۲/۲۵۳ بقرہ
«وَلَقَدْ فَضَّلْنا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلٰى بَعْضٍ» وَقالَ : «انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَلْآخِرَةُ
أَكْبَرُ دَرَجاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلاً» وَ قالَ : «هُمْ دَرَجاتٌ عِنْدَ اللّٰهِ» وَ قالَ : «وَ يُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ
فَضْلَهُ»(۴) وَقالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَهاجَرُوا وَجاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ»
وَقالَ : «فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجاهِدِينَ عَلَى الْقاعِدِينَ أَجْراً عَظِيماً ۞ دَرَجاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً» وَ قالَ
«لا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقاتَلَ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقاتَلُوا»
وَقالَ : «يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجاتٍ» وَقالَ : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لا يُصِيبُهُمْ
ظَمَأٌ وَلا نَصَبٌ وَلا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلا يَطَؤُونَ مَوْطِئاً يَغِيظُ الْكُفّارَ وَلا يَنالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلاً
إِلّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صالِحٌ» وَقالَ : «وَماتُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ» وَقالَ : «فَمَنْ ۹۹/۲ الزلزال
يَعْمَلْ مِثْقالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ ۞ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ» فَهٰذا ذِكْرُ دَرَجاتِ الإِيمانِ وَ مَنازِلِهِ
عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا ایمان کے درجات ہیں منازل ہیں بیشک خدا جن کی وجہ سے مومنین سے ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں ، میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ذرا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھوں۔ فرمایا مومنین کے لئے بھی اسی طرح سبقت ہے جیسے گھوڑ دوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت باعث فضیلت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا ہوا ہے جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کمی نہیں کی اور مسبوق کو سابق پر اور مفضول کو فاضل پر مقدم نہیں کیا اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں پر،

سألتُ أباعبدالله عليه السلام عن الايمان، فقال: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله، قال: قلت أليس هذا عمل قال: بلى. قلت: فالعمل من الايمان؟ قال: لا يثبت له الايمان إلا بالعمل والعمل منه

۶۔ راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عملی صورت نہیں ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہے میں نے کہا تو کیا عمل ایمان کا جز و ہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جزو ہے۔

۷ ـ بعض أصحابنا، عن علي بن العباس، عن علي بن ميسر، عن حماد بن عمرو النصيبي قال: سأل رجل العالم عليه السلام فقال: أيها العالم أخبرني أي الأعمال أفضل عند الله؟ قال: ما لا يقبل عملاً إلا به، فقال: وما ذلك؟ قال: الايمان بالله، الذي هو أعلى الأعمال درجة وأسناها حظاً وأشرفها منزلة، قلت: أخبرني عن الايمان أقول وعمل أم قول بلا عمل؟ قال: الايمان عمل كله، والقول بعض ذلك العمل بفرض من الله بينه في كتابه، واضح نوره، ثابتة حجته، يشهد به الكتاب ويدعو إليه، قلت: صف لي ذلك حتى أفهمه، فقال: إن الايمان حالات ودرجات وطبقات ومنازل فمنه التام المنتهى تمامه ومنه الناقص المنتهى نقصانه ومنه الزائد الراجح زيادته قلت: وإن الايمان ليتم ويزيد وينقص؟ قال: نعم، قلت: وكيف ذلك؟ قال: إن الله تبارك وتعالى فرض الايمان على جوارح بني آدم وقسمه عليها وفرقه عليها، فليس من جوارحهم جارحة إلا وهي موكلة من الايمان بغير ما وكلت به اُختها، فمنها قلبه الذي به يعقل ويفقه ويفهم وهو أمير بدنه الذي لا ترد الجوارح ولا تصدر إلا عن رأيه وأمره، ومنها يداه اللتان يبطش بهما ورجلاه اللتان يمشي بهما وفرجه الذي الباه من قبله ولسانه الذي ينطق به الكتاب ويشهد به عليها وعيناه اللتان يبصر بهما، وأذناه اللتان يسمع بهما وفرض على القلب غير ما فرض على اللسان وفرض على اللسان غير ما فرض على العينين وفرض على العينين غير ما فرض على السمع وفرض على السمع غير ما فرض على اليدين وفرض على اليدين غير ما فرض على الرجلين وفرض على الرجلين غير ما فرض على الفرج وفرض على الفرج غير ما فرض على الوجه، فأما ما فرض على القلب من الايمان فالإقرار والمعرفة والتصديق والتسليم والعقد والرضا بأن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، أحداً، صمداً، لم يتخذ صاحبة ولا ولداً وأن محمداً صلى الله عليه وآله عبده ورسوله.

۷۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتلایئے کہ کون سا عمل عند اللہ افضل ہے

فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور از روئے خط زیادہ روشن ہے اور از روئے منزلت زیادہ اشرف ہے۔ میں نے کہا یہ بتائیے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا نام۔ فرمایا ایمان پورا پورا عمل ہے اور بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے اور وہ وہ ہے جس کا نور زیادہ واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے میں نے کہا ذرا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں، فرمایا۔ ایمان کے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں جن میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض زائد ہیں اور ان کی زیادتی زیادہ راجح ہے میں نے کہا کیا ایمان تمام بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی، فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے بنی آدم کے اعضاء پر اور ان کو تقسیم کیا ہے اور فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔

ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا بوجھتا ہے اور دل تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضاء بغیر اس کی رائے اور حکم کے کوئی کام نہیں کرتے اور اعضاء میں دونوں ہاتھ ہیں جن سے آدمی پکڑتا ہے اور دو پیر ہیں جن سے چلتا ہے اور جو شرمگاہ ہے جو شہوت رانی ہے اور زبان ہے جس کے لئے کتابِ خدا ناطق ہے اور وہ اس کی گواہی دیتی ہے اور دو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتا ہے اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان کے فرض سے الگ ہے اور زبان کا فرض آنکھوں کے سے الگ اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا پیروں سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ اور فرج کا فرض چہرہ کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقرار کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے اور قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے وہ یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے کوئی جورو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ـ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ الْمُرْجِئَةِ فِي الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَ قَالَ : إِنَّهُمْ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا وَ يَقُولُونَ : كَمَا أَنَّ الْكَافِرَ عِنْدَنَا هُوَ الْكَافِرُ عِنْدَاللهِ فَكَذٰلِكَ نَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَقَرَّ بِإِيمَانِهِ أَنَّهُ عِنْدَاللهِ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ :ـ سُبْحَانَ اللهِ وَ كَيْفَ يَسْتَوِي هٰذَانِ؟! وَالْكُفْرُ إِقْرَارٌ مِنَ الْعَبْدِ فَلَا يُكَلَّفُ بَعْدَ إِقْرَارِهِ بِبَيِّنَةٍ ، وَالْإِيمَانُ دَعْوَى لَاتَجُوزُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ، وَبَيِّنَتُهُ عَمَلُهُ وَنِيَّتُهُ ، فَإِذَا اتَّفَقَا فَالْعَبْدُ عِنْدَاللهِ مُؤْمِنٌ وَالْكُفْرُ مَوْجُودٌ بِكُلِّ جِهَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ مِنْ نِيَّةٍ أَوْقَوْلٍ أَوْعَمَلٍ وَالْأَحْكَامُ تَجْرِي عَلَى الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ ، فَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَشْهَدُ لَهُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْإِيمَانِ وَ يَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ عِنْدَاللهِ كَافِرٌ وَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَجْرَى عَلَيْهِ أَحْكَامَ الْمُؤْمِنِينَ بِظَاهِرِ قَوْلِهِ وَعَمَلِهِ.

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے طہارت کو فرض قرار دیا ہے۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رُخ پھیرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں بے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے ملے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی حفاظت کرنے والا ہوگا تو وہ کامل الایمان ہوگا اہلِ جنت سے ہوگا اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوئی کوتاہی کرے گا یا امرِ خدا سے تجاوز کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں ملے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو، لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی سورۃ نازل ہوئی تو ان میں سے منافق کہتے ہیں اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں کثافت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی (اصحاب کہف) سچی خبر بیان کرتے ہیں وہ چند جوان ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعامِ الٰہی کی سب میں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت باطل ہو جاتی لیکن تکمیلِ ایمان کی صورت میں بارگاہِ الٰہی میں درجاتِ عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

٢۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً،[٨] عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ [الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ] هَارُونَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً» قَالَ: يُسْأَلُ السَّمْعُ عَمَّا سَمِعَ وَالْبَصَرُ عَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْفُؤَادُ عَمَّا عَقَدَ عَلَيْهِ.

٢۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک کان آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی فرمایا۔ کانوں سے اس کے متعلق جو متقضا ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

٣۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ [وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ] وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَمَا اسْتَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ مِنَ التَّصْدِيقِ بِذٰلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: الشَّهَادَةُ أَلَيْسَتْ عَمَلاً؟ قَالَ: بَلٰى، قُلْتُ: الْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: نَعَمِ الْإِيمَانُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِعَمَلٍ وَالْعَمَلُ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِعَمَلٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جن کو آنحضرتؐ خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کہا گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَه : مَاالْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : دِينُ اللهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَأَنْ تَكُونُوا فَمَنْ أَقَرَّ بِدِينِ اللهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

۴۔ بعض اصحاب نے صادق آل محمدؑ سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا اور تم سے بعد بھی رہے گا جس نے دین خدا ہونے کا اقرار کیا۔ وہ مسلمان ہے اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔

٥ ـ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَه سَلَامٌ [1] : إِنَّ خَيْثَمَةَ ابْنَ أَبِي خَيْثَمَةَ يُحَدِّثُنَا عَنْكَ أَنَّهُ سَأَلَكَ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ لَهُ : إِنَّ الْإِسْلَامَ ، مَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَشَهِدَ شَهَادَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا وَوَالَى وَلِيَّنَا وَعَادَى عَدُوَّنَا فَهُوَمُسْلِمٌ فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ ، قُلْتُ : وَسَأَلَكَ عَنِ الْإِيمَانِ فَقُلْتَ :الْإِيمَانُ بِاللهِ وَالتَّصْدِيقُ بِكِتَابِ اللهِ وَأَنْ لَا يُعْصَى اللهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ خَيْثَمَةُ .

۵۔ ابوبصیر نے بیان کیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ سلام نے کہا کہ خثیمہ ابن خثیمہ نے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت وغیرہ) کی گواہی دے اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا خثیمہ نے سچ کہا۔ میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ایمان ہے فرمایا خثیمہ نے سچ کہا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، قَالَ

پیچھے رہنے والوں پر اگر ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو مسبوق پر فضیلت نہ ہوتی تو اس امت کے آخر والے اوّل والوں سے مل جاتے، ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو پیچھے رہ جانے والوں پر لیکن درجاتِ ایمان کی صورت میں اللہ نے سابقین کو مقدم کیا ہے اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے پیچھے رہ جانے والے مومنین اگرچہ از روئے عمل اوّلین سے زیادہ بہتر ہوں اور نماز روزہ و حج وجہاد و انفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عند اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آخر والے کثرت عمل کی بنا پر اوّلین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اوّلین کے مدارج آخرین کو مل جائیں اور جن کو خدا نے موخر کیا ہے وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے، سبقت کرو اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا ہے سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقربین ایزدی ہیں اور فرمایا ہے اور سب سے پہلے سبقت کرنیوالے مہاجرین و انصار ہیں اور وہ لوگ ہیں جنھوں نے نیکی میں ان کا اتباع کیا ہے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ابتدار کی مہاجرین اولین سے، ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے انصار کو تیسرے میں، نیکیوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات و منازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں پھر خدا نے اپنے اولیار کی ان فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں، چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور با اعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا اور فرمایا ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات، اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے اور فرمایا۔ عند اللہ ان کے درجات ہیں اور فرمایا ہر صاحب فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے پیش خدا ان کے درجات ہیں اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر، اور ان کے لئے بڑا اجر ہے اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور فرمایا تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں اپنا مال صرف کیا اور قتال کی، اس کا بڑا مرتبہ ہے وہ ان لوگوں کے برابر کیسے ہو سکتا ہے جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور قتال کیا اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جن کو علم کے درجات دیئے گئے ہیں اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو پیاس کا احساس ہوا نہ تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انھوں نے ایسی کوئی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی، اور نہ انھوں نے دشمن سے کوئی فائدہ حاصل کیا مگر یہ کہ جو کیا وہ عملِ صالح تھا اور فرمایا جو نیکیاں تم نے

اپنے لئے کی ہیں وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ نیکی دیکھے گا جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجاتِ ایمان کا ذکر اور اس کے منازل کا بیان بیشِ خدائے عزوجل۔

ایک سو اڑتالیسواں باب

درجاتِ ایمان

((بابٌ) ۱۴۸

☆(دَرَجاتِ الْإِيمانِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبي عَبْدِاللهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمّارِ بْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْإِيمانَ عَلىٰ سَبْعَةِ أَسْهُمٍ عَلَى الْبِرِّ وَالصِّدْقِ وَالْيَقِينِ وَالرِّضا وَالْوَفاءِ وَالْعِلْمِ وَالْحِلْمِ، ثُمَّ قَسَّمَ ذٰلِكَ بَيْنَ النّاسِ، فَمَنْ جَعَلَ فِيهِ هٰذِهِ السَّبْعَةَ الْأَسْهُمَ فَهُوَ كامِلٌ، مُحْتَمِلٌ؛ وَقَسَّمَ لِبَعْضِ النّاسِ السَّهْمَ وَلِبَعْضٍ السَّهْمَيْنِ وَلِبَعْضٍ الثَّلاثَةَ حَتّىٰ انْتَهَوْا إِلَى [ال]سَّبْعَةِ، ثُمَّ قالَ: لا تَحْمِلُوا عَلىٰ صاحِبِ السَّهْمِ سَهْمَيْنِ وَلا عَلىٰ صاحِبِ السَّهْمَيْنِ ثَلاثَةً فَتَبْهَضُوهُمْ. ثُمَّ قالَ كَذٰلِكَ حَتّىٰ انْتَهَوْا إِلَى [ال]سَّبْعَةِ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے بر۔ صدق۔ یقین، رضا۔ وفا۔ علم۔ حلم۔ پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کامل ہو گیا اور بارِ شریعت اٹھانے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

٢ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبي الْيَقْظانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الضَّحّاكِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحابِنا سَرّاجٍ وَكانَ خادِماً لِأَبي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: بَعَثَني أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ في حاجَةٍ وَهُوَ بِالْحِيرَةِ أَنَا وَجَماعَةٌ مِنْ مَوالِيهِ قالَ: فَانْطَلَقْنا فِيها ثُمَّ رَجَعْنا مُغْتَمِّينَ قالَ: وَكانَ فِراشي فِي الْحائِرِ الَّذي كُنّا فِيهِ نُزُولاً، فَجِئْتُ وَأَنَا بِحالٍ فَرَمَيْتُ بِنَفْسي فَبَيْنا أَنَا كَذٰلِكَ إِذا أَنَا بِأَبي-

عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْأَقْبَلَ قَالَ : فَقَالَ : قَدْأَتَيْنَاكَ أَوْقَالَ : جِئْنَاكَ ، فَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا وَجَلَسَ عَلَىٰ صَدْرِ فِرَاشِي فَسَأَلَنِي عَمَّا بَعَثَنِي لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَحَمِدَاللهَ . ثُمَّ جَرَىٰ ذِكْرُقَوْمٍ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَبْرَأُ مِنْهُمْ ، إِنَّهُمْ لَايَقُولُونَ مَانَقُولُ . قَالَ : فَقَالَ : يَتَوَلَّوْنَا وَلَايَقُولُونَ مَاتَقُولُونَ تَبْرَؤُونَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَهُوَذَا عِنْدَنَا مَالَيْسَ عِنْدَكُمْ فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَبْرَأَ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ: لَا جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ قَالَ وَهُوَذَاعِنْدَاللهِ مَالَيْسَ عِنْدَنَا أَفَتَرَاهُ أَطْرَحَنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ: لَا وَاللهِ ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ مَانَفْعَلُ ؟ قَالَ : فَتَوَلَّوْهُمْ وَلَاتَبَرَّؤُوامِنْهُمْ ، إِنَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَهُ سَهْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَهْمَانِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ؛ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سِتَّةُ أَسْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَبْعَةُ أَسْهُمٍ

فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ صَاحِبُ السَّهْمِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ وَلَاصَاحِبُ السَّهْمَيْنِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ وَلَاصَاحِبُ الثَّلَاثَةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ وَلَاصَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ الْخَمْسَةِ وَلَاصَاحِبُ الْخَمْسَةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ السِّتَّةِ وَلَا صَاحِبُ السِّتَّةِ عَلَىٰ مَاعَلَيْهِ صَاحِبُ السَّبْعَةِ وَسَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلًا إِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ جَارٌ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ زَيَّنَهُ لَهُ فَأَجَابَهُ فَأَتَاهُ سُحَيْرًا فَقَرَعَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ لَهُ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ قَالَ: وَمَاحَاجَتُكَ ؟ فَقَالَ : تَوَضَّأْ وَالْبِسْ ثَوْبَيْكَ وَمُرَّ بِنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ : فَتَوَضَّأَ وَلَبِسَ ثَوْبَيْهِ وَخَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيَا مَاشَاءَاللهُ ثُمَّ صَلَّيَا الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَا حَتّٰى أَصْبَحَا ، فَقَامَ الَّذِي كَانَ نَصْرَانِيًّا يُرِيدُ مَنْزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ النَّهَارُ قَصِيرٌ وَالَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الظُّهْرِ قَلِيلٌ ؟ قَالَ : فَجَلَسَ مَعَهُ إِلَىٰ أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَالَ : وَمَابَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَلِيلٌ فَاحْتَبَسَهُ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ وَأَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ هٰذَا آخِرُ النَّهَارِ وَأَقَلُّ مِنْ أَوَّلِهِ فَاحْتَبَسَهُ حَتّٰى صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَرَادَأَنْ يَنْصَرِفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ: إِنَّمَا بَقِيَتْ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ : فَمَكَثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ تَفَرَّقَا فَلَمَّا كَانَ سُحَيْرًا غَدَا عَلَيْهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ : مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ ، قَالَ وَمَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : تَوَضَّأْ وَالْبِسْ ثَوْبَيْكَ وَاخْرُجْ بِنَافَصَلِّ ، قَالَ : اطْلُبْ لِهٰذَا الدِّينِ مَنْ هُوَ أَفْرَغُ مِنِّي وَأَنَا إِنْسَانٌ مِسْكِينٌ وَ عَلَيَّ عِيَالٌ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدْخَلَهُ فِي شَيْءٍ أَخْرَجَهُ مِنْهُ أَوْقَالَ : أَدْخَلَهُ مِنْ مِثْلِ ذِهْ وَ أَخْرَجَهُ مِنْ مِثْلِ هٰذَا .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے خادم نے بیان کیا کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ (نام شہر) میں تھے ایک

ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حیرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا۔ میں بستر پر لیٹ گیا حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں میں بستر پر اٹھ بیٹھا حضرت میرے فرش کے سرہانے بیٹھ گئے اور جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم ان سے بری ہیں کیوں کر (نماز میں) وہ نہیں ہیں جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہوئے وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنھیں ہم بجالاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ میں نے کہا نہیں میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ بہت سی باتیں خدا کرتا ہے ہم نہیں کرتے (جیسے نافرمانوں کو رزق دیتا ہے) تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم ایسا نہ کریں گے۔

فرمایا ان کو دوست رکھو ان سے بیزار نہ ہو مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو سہام ایمان میں سے ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار، بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات۔ پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اور دو والا تین کا بار اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار اٹھا نہیں سکتا۔ میں اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں ایک ملّا کا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ ملّا نے اسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے ملّا نے اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ کہا۔ میں ہوں ملّا۔ اس نے کہا کیسے آئے۔ ملّا نے کہا۔ وضو کرکے اپنے کپڑے پہنو اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو، اس نے وضو کیا کپڑے پہنے اور ملّا کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملّا نے کہا پہلے سنت نمازیں پڑھ لو۔ پھر صبح صادق نمودار ہوئی تو دونوں نے نماز صبح ادا کی اس کے بعد جو نصرانی تھا اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا ملّا نے کہا اب کہاں جاتے ہو۔ دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہے وہ رک گیا جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملّا نے کہا ظہر و عصر کے درمیان تھوڑا سا وقت ہے عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس بیچارے نے گھر جانا چاہا۔ ملّا نے کہا اب نماز مغرب کا وقت تو بہت ہی قریب ہے جب نماز مغرب پڑھ لی تو ملّا نے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رک گیا عشار کی نماز کے بعد وہ دونوں جدا ہوئے جب دوسری صبح ہوئی ہوئی تو ملّا نے پھر اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ پوچھا کون ہے کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کرکے کپڑے پہنو اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا۔ حضرت نے فرمایا اس شخص نے ایک شے میں داخل کیا اور دوسری سے نکال دیا۔

ایک سو انچاسواں باب

تتمہ

(بَابُ آخَرُ مِنْهُ) ۱۴۹

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ شِهَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَوْعَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ خَلَقَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ هٰذَا الْخَلْقَ لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً[1] ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ فَكَيْفَ ذَاكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ خَلَقَ أَجْزَاءً بَلَغَ بِهَا تِسْعَةً وَأَرْبَعِينَ جُزْءاً . ثُمَّ جَعَلَ الْأَجْزَاءَ أَعْشَاراً فَجَعَلَ الْجُزْءَ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ الْخَلْقِ فَجَعَلَ فِي رَجُلٍ عُشْرَ جُزْءٍ وَ فِي آخَرَ عُشْرَيْ جُزْءٍ حَتَّىٰ بَلَغَ بِهِ جُزْءاً تَامّاً وَ فِي آخَرَ جُزْءاً وَعُشْرَ جُزْءٍ وَآخَرَ جُزْءاً وَعُشْرَيْ جُزْءٍ وَآخَرَ جُزْءاً وَثَلَاثَةَ أَعْشَارِ جُزْءٍ حَتَّىٰ بَلَغَ بِهِ جُزْئَيْنِ تَامَّيْنِ ، ثُمَّ بِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتَّىٰ بَلَغَ بِأَرْفَعِهِمْ تِسْعَةً وَ أَرْبَعِينَ جُزْءاً فَمَنْ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ إِلَّا عُشْرَ جُزْءٍ لَمْ يَقْدِرْ عَلَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْعُشْرَيْنِ وَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الْعُشْرَيْنِ لَا يَكُونُ مِثْلَ صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْأَعْشَارِ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَمَّ لَهُ جُزْءٌ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ صَاحِبِ الْجُزْئَيْنِ وَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ هٰذَا الْخَلْقَ عَلَىٰ هٰذَا لَمْ يَلُمْ أَحَدٌ أَحَداً .

۱۔ اس سے پہلے باب میں امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایمان کے سات سہم ہیں اگر ان سات کو سات میں ضرب دیا جائے تو انچاس حصے ہوتے ہیں اگر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے جائیں تو کل حصے چار سو نوے ہوتے ہیں

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخلوق کو کس طرح پیدا کیا ہے تو ایک دوسرے کو ملامت نہ کرتا۔ راوی نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا۔ خدا نے ایمان کے ۴۹ جز قرار دیئے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کے دس دس حصے کئے ان کو مخلوق پر تقسیم کیا۔ کسی کو دسواں حصہ دیا۔ کسی کو اس سے دونا دیا، کسی کو تگنا یہاں تک کہ ایک شخص میں ایک جز پورا ہو گیا پھر ایک شخص کو ایک جز تام پر دسواں حصہ دوسرے جز کا اور زیادہ کیا۔ دوسرے کو ایک جز اور دو دہائیاں دیں۔ تیسرے کو تین دہائیاں یہاں تک کہ ایک شخص میں جاکر دو جز پورے ہو گئے۔ اسی طرح تقسیم ہوتے ہوتے ایک شخص میں ۴۹ جز کامل ہو گئے پس جس کو ایک جز کا دسواں حصہ ملا ہے وہ اس پر قادر نہیں کہ دو دہائیوں والے کی طرح عمل کرے اور دو دہائیوں والا تین دہائیوں والے کی طرح عمل نہیں کر سکتا اور نہ پورے جز والا دو جز والے کی طرح کر سکتا ہے اگر لوگ اس بات کو جان لیتے

کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزا برابر نہیں دیئے تو کوتاہی عمل پر ایک دوسرے کو ملامت نہ کرنا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَاطِيسِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ إِنَّ الْإِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السُّلَّمِ يُصْعَدُ مِنْهُ مِرْقَاةً بَعْدَ مِرْقَاةٍ فَلَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الْإِثْنَيْنِ لِصَاحِبِ الْوَاحِدِ : لَسْتَ عَلَىٰ شَيْءٍ ، حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْعَاشِرِ ، فَلَا تُسْقِطْ مَنْ هُوَ دُونَكَ فَيُسْقِطَكَ مَنْ هُوَ فَوْقَكَ ، وَ إِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفَعْهُ إِلَيْكَ بِرِفْقٍ وَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطِيقُ فَتَكْسِرَهُ ، فَإِنَّ مَنْ كَسَرَ مُؤْمِناً فَعَلَيْهِ جَبْرُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیڑھی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے یہ نہ کہنا چاہیئے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجہ سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نہ لادو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَنَازِلَ : مِنْهُمْ عَلَىٰ وَاحِدَةٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ ثَلَاثٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ أَرْبَعٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ خَمْسٍ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ سِتٍّ وَمِنْهُمْ عَلَىٰ سَبْعٍ فَلَوْ ذَهَبْتَ تَحْمِلُ عَلَىٰ صَاحِبِ الْوَاحِدَةِ ثِنْتَيْنِ لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ صَاحِبِ الثِّنْتَيْنِ ثَلَاثاً لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعاً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْساً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتّاً لَمْ يَقْوَ ، وَعَلَىٰ صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعاً لَمْ يَقْوَ ، وَ عَلَىٰ هٰذِهِ الدَّرَجَاتِ .

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے لئے منازل و مراتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لاد دو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ تلملا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ چیخ اٹھے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار رکھ دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجاتِ ایمان کی یہی

صورت ہے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَنْتُمْ وَالْبَرَاءَةُ، يَبْرَأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَ بَعْضُهُمْ أَكْثَرُ صَلَاةً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَنْفَذُ بَصَراً مِنْ بَعْضٍ وَهِيَ الدَّرَجَاتُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے کہ تم ایک دوسرے سے برأت کا اظہار کرتے ہو بے شک مومنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھنے ہیں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ہیں یوں ہی درجات ہیں۔

ایک سو پچاسواں باب

نسبتِ اسلام

☆(بَابُ) ١٥٠

☆(نِسْبَةِ الْإِسْلَامِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَأَنْسِبَنَّ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ التَّسْلِيمُ وَالتَّسْلِيمُ هُوَ الْيَقِينُ وَالْيَقِينُ هُوَ التَّصْدِيقُ وَالتَّصْدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْعَمَلُ ، وَالْعَمَلُ هُوَ الْأَدَاءُ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمْ يَأْخُذْ دِينَهُ عَنْ رَأْيِهِ وَلٰكِنْ أَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ فَأَخَذَهُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَىٰ يَقِينَهُ فِي عَمَلِهِ وَالْكَافِرُ يَرَىٰ إِنْكَارَهُ فِي عَمَلِهِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَرَفُوا أَمْرَهُمْ فَاعْتَبِرُوا إِنْكَارَ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ بِأَعْمَالِهِمُ الْخَبِيثَةِ .

۱۔ فرمایا امیر المومنین نے میں نفی شریک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہلِ حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا اسلام یعنی نفی شریک باری اسی وقت ہوگی جب قولِ رسولؐ کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگی جب تک یقین یعنی اطمینان خاطر نہ ہو اور اطمینان خاطر نہ ہوگا جب تک خدا و رسولؐ کو وعدکی طرح وعید میں بھی راستگو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ اقرار حاصل نہ ہوگا جب تک اوامر و نواہی پر عمل نہ ہو اور یہ عمل صحیح

نہ ہوگا جب تک اس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحب شرع کے عمل سے ماخوذ ہے اور اس میں پیروی ظن و قیاس نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں، پس ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذاتِ باری سے انکار ان کے اعمال خبیثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِسْلَامُ عُرْيَانٌ ، فَلِبَاسُهُ الْحَيَاءُ وَزِينَتُهُ الْوَقَارُ وَمُرُوءَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ ، وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریاں ہے اس کا لباس حیا ہے اس کی زینت وقار اس کی مروت عمل صالح ہے اس کا عماد (ستون) پرہیزگاری ہے اور ہر شے کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے ایسی ہی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرْصَةً وَجَعَلَ لَهُ نُوراً وَجَعَلَ لَهُ حِصْناً وَجَعَلَ لَهُ نَاصِراً فَأَمَّا عَرْصَتُهُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ ، وَأَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ ، وَأَمَّا أَنْصَارُهُ فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي وَشِيعَتُنَا ، فَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي وَشِيعَتَهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَنَسَبَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام لِأَهْلِ السَّمَاءِ ، اسْتَوْدَعَ اللهُ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ ، فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيعَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَطَ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَنَسَبَنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمَّتِي فَمُؤْمِنُوا أُمَّتِي يَحْفَظُونَ وَدِيعَتِي فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، أَلَا فَلَوْ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي عَبَدَاللهَ عَزَّ وَجَلَّ عُمُرَهُ أَيَّامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبْغِضاً لِأَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِي مَا فَرَّجَ اللهُ صَدْرَهُ إِلَّا عَنِ النِّفَاقِ .

۳۔حضرت ابوجعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جدّ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا۔ اس کے لئے وسعت پیدا کی، اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا۔ اس کے ناصر بنائے۔ عرصہ (صحن خانہ) اس کا قرآن ہے نور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیکی ہے اور ہمارے اہلبیتؑ اس کے ناصر ہیں پس میرے اہلبیت اور ان کے شیعوں اور ناصروں کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبرئیلؑ سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلبیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی پھر جبرئیل نے زمین پر مجھے اتارا تو اہلِ ارض سے میرا تعارف کرایا اور میری اور میرے اہلبیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مومنوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلبیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہو اگر میری امت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہلبیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو کشادہ نہ کرے گا۔ مگر نفاق سے۔

ایک سو اکیاونواں باب

خصال المومن

(بَابُ) ۱۵۱

✿(خِصَالِ الْمُؤْمِنِ)✿

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٍ : وَقُوراً عِنْدَالْهَزَاهِزِ ، صَبُوراً عِنْدَالْبَلَاءِ ، شَكُوراً عِنْدَالرَّخَاءِ ، قَانِعاً بِمَا رَزَقَهُ اللهُ ، لَايَظْلِمُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَايَتَحَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ ، بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ، إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْحِلْمَ وَزِيرُهُ ، وَالْعَقْلُ أَمِيرُ جُنُودِهِ ، وَالرِّفْقُ أَخُوهُ ، وَالْبِرُّ وَالِدُهُ .

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں فتنہ و فساد کے وقت صاحب قابو ہو۔ مصیبتوں میں صابر ہو، عیش میں شکر گزار ہو۔ جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر ظلم نہ کرے اور دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔ اس کا بدن اس سے تعب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں علم مومن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے عقل اس کے لشکر کا امیر ہے نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: الْإِيمَانُ لَهُ أَرْكَانٌ أَرْبَعَةٌ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ، وَتَفْوِيضُ الْأَمْرِ إِلَى اللهِ، وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

٢۔ حضرت ابی عبداللہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امیرالمومنین سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ایمان کے چار رکن ہیں خدا پر توکل، ہر امر کو خدا کے سپرد کرنا، حکم خدا پر راضی ہونا اور امرِ خدا کو تسلیم کرنا۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّىٰ تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُونَ حَتَّىٰ تُصَدِّقُوا وَلَاتُصَدِّقُونَ حَتَّىٰ تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَايَصْلُحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا، ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَيْهاً بَعِيداً، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَايَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ، وَلَا يَتَقَبَّلُ اللهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ، وَمَنْ وَفَى اللهَ بِشُرُوطِهِ وَاسْتَكْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ وَعْدَهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَىٰ، وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ، وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ، فَقَالَ: «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَىٰ» وَقَالَ: «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْمِناً بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا. وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَىٰ وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَىٰ، وَصَلَ اللهُ طَاعَةَ وَلِيِّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وُلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِعِ اللهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِاللهِ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْتَمِسُوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ قَدْ خَبَّرَكُمْ أَنَّهُمْ «رِجَالٌ لَاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ» إِنَّ اللهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ لِذٰلِكَ فِي نُذُرِهِ، فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»، تَاهَ مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدَىٰ مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَاتَعْمَى ٣٥/٢٤ فاطر
الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ؟ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يُنْذَرْ؟ إِتَّبِعُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَقِرُّوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِاللهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَىٰ[٦] فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ وَالتُّقَىٰ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَأَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ، اقْتَصُّوا

الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ، وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَآءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ، تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللهِ رَبِّكُمْ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہوسکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو۔ چار دروازے ہیں اوّل بغیر آخر کے درست نہ ہوگا تین والے گمراہ ہوگئے اور وہ بہت حیران و سرگرداں رہے اللہ تعالیٰ صرف عملِ صالح کو قبول کرتا ہے اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا مگر وفائے شروط معہود ہو پس جس نے ان شرائط کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا تو اس نے اپنے عمل کو پا لیا اور اپنے وعدہ کو پورا کردیا اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کردیا ہے اور راہِ دین میں روشنی کے منارے قائم کردیئے ہیں اور ان کو آگاہ کردیا ہے کہ وہ کیوں کر راہ پر چلیں اور فرما دیا ہے کہ میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پائے اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔ پس جو اللہ سے ڈرا اور اس کے حکم کو بجالایا تو وہ اللہ سے ملے گا ایسی حالت میں کہ آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانے والا ہوگا افسوس صد افسوس قوم ہلاک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مر گئی اور غلطی سے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے ہیں حالانکہ انھوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا جس شخص نے علم کو اس کے دروازوں سے لیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غلط دروازوں سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا خدا نے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے متصل کیا ہے اور اطاعت رسولؐ کو اپنی اطاعت سے۔ پس جس نے والیانِ امر کی اطاعت کو ترک کیا تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا جن کو وہ اللہ کی طرف سے لائے۔ اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو اللہ نے بلند کیا ہے اور جن میں ذکرِ خدا ہوتا ہے اس نے بتایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یادِ خدا سے غافل نہیں بناتی۔ انھوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو دیا ہے اور وہ اس روز سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھ کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کرلیا ہے اور وہ خلوص سے تصدیق کرنے والے ہیں اس کی اپنے انداز میں خدا نے فرمایا ہے کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں عذابِ خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

جس نے جہالت سے کام لیا وہ حیران و سرگرداں رہا اور جس نے عقل سے کام لیا وہ ہدایت یافتہ ہوگیا۔ خدا فرماتا ہے آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کر عقل سے کام لے گا وہ جو عذابِ خدا سے ڈرتا نہیں۔ اللہ کے رسولؐ کا اتباع کرو اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرو اور جو اس کے ہدایت کے آثار ہیں ان کی پیروی کرو کیوں کہ وہ لوگ امانتِ الٰہیہ کے نشان ہیں اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جان لو جس نے عیسیٰؑ بن مریم کا انکار کیا اور ان کے ما سوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اور ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے امرِ دین کو کامل کرو اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: رَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَوْمٌ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَمَا بَلَغَ مِنْ إِيمَانِكُمْ؟ قَالُوا: الصَّبْرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَالشُّكْرُ عِنْدَ الرَّخَاءِ، وَالرِّضَا بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حُلَمَاءُ عُلَمَاءُ كَادُوا مِنَ الْفِقْهِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، إِنْ كُنْتُمْ كَمَا تَصِفُونَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

۴۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ ایک غزوہ میں کچھ لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے آپؐ نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں انھوں نے کہا اے رسول اللہ ہم مومن ہیں فرمایا تمہارا ایمان کس چیز سے کامل ہوا انھوں نے کہا ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور عیش میں شکر کرتے ہیں اور قضائے الٰہی پر راضی ہیں۔ فرمایا یہ لوگ حلیم اور عالم ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے اگر ایسے ہی ہیں جیسا بیان کرتے ہیں اپنی ضرورت سے زیادہ مکان نہ بناؤ اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا سامان مہیا نہ کرو اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔

ایک سو باونواں باب

تتمہ دو باب سابق

(باب) ۱۵۲

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَبِأَسَانِيدَ مُخْتَلِفَةٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: خَطَبَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي دَارِهِ ـ أَوْ قَالَ فِي الْقَصْرِ ـ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ، ثُمَّ أَمَرَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُتِبَ فِي كِتَابٍ وَقُرِئَ عَلَى النَّاسِ. وَرَوَى غَيْرُهُ أَنَّ ابْنَ الْكَوَّاءِ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَرَعَ الْإِسْلَامَ وَسَهَّلَ شَرَائِعَهُ لِمَنْ وَرَدَهُ، وَأَعَزَّ أَرْكَانَهُ لِمَنْ حَارَبَهُ وَجَعَلَهُ عِزّاً لِمَنْ تَوَلَّاهُ وَسِلْماً لِمَنْ دَخَلَهُ وَهُدًى لِمَنِ ائْتَمَّ بِهِ وَزِينَةً لِمَنْ تَجَلَّلَهُ وَعُذْراً لِمَنِ انْتَحَلَهُ وَعُرْوَةً لِمَنِ اعْتَصَمَ بِهِ وَحَبْلاً لِمَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَبُرْهَاناً لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ وَنُوراً لِمَنِ اسْتَضَاءَ بِهِ وَعَوْناً لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِهِ وَشَاهِداً لِمَنْ خَاصَمَ بِهِ وَفَلْجاً لِمَنْ حَاجَّ بِهِ وَعِلْماً لِمَنْ وَعَاهُ وَحَدِيثاً لِمَنْ رَوَى وَحُكْماً لِمَنْ قَضَى وَحِلْماً لِمَنْ جَرَّبَ وَلِبَاساً لِمَنْ تَدَبَّرَ وَفَهْماً لِمَنْ تَفَطَّنَ وَيَقِيناً لِمَنْ عَقَلَ وَ

بَصِيرَةٌ لِمَنْ عَزَمَ وَآيَةٌ لِمَنْ تَوَسَّمَ وَعِبْرَةٌ لِمَنِ اتَّعَظَ وَنَجَاةٌ لِمَنْ صَدَّقَ وَتُؤَدَةٌ لِمَنْ أَصْلَحَ وَزُلْفَى لِمَنِ اقْتَرَبَ وَثِقَةٌ لِمَنْ تَوَكَّلَ وَرَخَاءٌ لِمَنْ فَوَّضَ وَسُبْقَةٌ لِمَنْ أَحْسَنَ وَخَيْراً لِمَنْ سَارَعَ وَجُنَّةٌ لِمَنْ صَبَرَ وَلِبَاساً لِمَنِ اتَّقَى وَظَهِيراً لِمَنْ رَشَدَ وَكَهْفاً لِمَنْ آمَنَ وَأَمَنَةً لِمَنْ أَسْلَمَ وَرَجَاءً لِمَنْ صَدَقَ وَغِنًى لِمَنْ قَنَعَ ، فَذَلِكَ الْحَقُّ ، سَبِيلُهُ الْهُدَى وَمَأْثَرَتُهُ الْمَجْدُ وَصِفَتُهُ الْحُسْنَى فَهُوَ أَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ مُشْرِقُ الْمَنَارِ ، ذَاكِي الْمِصْبَاحِ ، رَفِيعُ الْغَايَةِ ، يَسِيرُ الْمِضْمَارِ ، جَامِعُ الْحَلْبَةِ ، سَرِيعُ السُّبْقَةِ ، أَلِيمُ النَّقِمَةِ ، كَامِلُ الْعُدَّةِ ، كَرِيمُ الْفُرْسَانِ ، فَالْإِيمَانُ مِنْهَاجُهُ ، وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفِقْهُ مَصَابِيحُهُ وَالدُّنْيَا مِضْمَارُهُ وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْقِيَامَةُ حَلْبَتُهُ وَالْجَنَّةُ سُبْقَتُهُ وَالنَّارُ نَقِمَتُهُ وَالتَّقْوَى عُدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ فُرْسَانُهُ ، فَبِالْإِيمَانِ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ وَبِالصَّالِحَاتِ يُعْمَرُ الْفِقْهُ وَبِالْفِقْهِ يُرْهَبُ الْمَوْتُ وَبِالْمَوْتِ تُخْتَمُ الدُّنْيَا وَبِالدُّنْيَا تُجَازُ الْقِيَامَةُ وَبِالْقِيَامَةِ تُزْلَفُ الْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ حَسْرَةُ أَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ مَوْعِظَةُ الْمُتَّقِينَ وَالتَّقْوَى سِنْخُ الْإِيمَانِ .

۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیرالمومنین نے گھر میں یا قصر میں جب کہ ہم سب جمع تھے۔ خطبہ بیان فرمایا۔ پھر خط لکھ کر پڑھا گیا لوگوں کے سامنے اور ابن کوا سے مروی ہے کہ اس نے امیرالمومنین سے ایمان و کفر و نفاق کی تعریف معلوم کی۔ فرمایا۔ بعد حمد و صلوٰۃ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسر جنگ ہوئے ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے اس نے معزز قرار دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور سلامتی قرار دی ان کے لئے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا ان کو جنھوں نے اس سے رہنمائی حاصل کی اور مضبوط رسّی قرار دیا اس کے لئے جس نے اس سے تمسک کیا اور دلیل قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی اس کے لئے نور قرار دیا اور جس نے اس سے مدد چاہی اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شاہد قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے مخاصمہ کیا اور فتح دی اس کو جس نے اس کے ذریعہ سے دلیل بیان کی اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور قابلِ وثوق بات قرار دیا جس نے اس کی روایت کی اور جس نے اس سے فیصلہ کیا صحیح حکم بنایا اور جس نے تجربہ کیا۔ وہ صاحب حکم بنا اور جس نے احکام اسلام میں تدبّر کیا اس کے لئے وہ لباس کی طرح زینت بنا اور جس نے اس سے دانائی حاصل کی وہ صاحب فہم ہوا اور جس نے اسے سمجھا وہ صاحب یقین ہوا اور جس نے اس کے حصول کا ارادہ کیا وہ صاحبِ بصیرت ہوا اور جس نے اس سے فراست حاصل کی وہ خدا کی ایک نشانی بنا اور جس نے اس سے نصیحت حاصل کی اس کے لئے ذریعۂ عبرت بنا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے ذریعۂ نجات ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ اصلاح چاہی اس کے لئے باعث حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعے کو تقرب بنایا اس کے لئے نزدیکیٔ خدا کا سبب بنا اور جس نے اس پر توکل کیا وہ لائق وثوق ہوا اور جس نے اپنے افعال کو اس کے سپرد کیا اس کو فراخی حاصل ہوئی اور جس نے اس کو اچھا

جانا اس نے سبقت حاصل کی اور جو اس کی طرف تیزی سے بڑھا اس نے نیکی حاصل کی اور جس نے صبر کیا اس کو جنت ملی (یا وہ اس کے لئے سپر ہوا) اور جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ اس کا لباس ہوا اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی وہ اس کا پشت پناہ ہوا اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا اور جس نے اس کی فرمانبرداری کی وہ امن میں رہا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے باعثِ امید ہوا اور جس نے قناعت کی وہ غنی ہوگیا یہ حق ہے اس کی راہ راہِ ہدایت ہے اور اس کی علامات بزرگی ہیں اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے اور اس کے مینارِ ہدایت تاباں ہیں اس کا چراغ روشن ہے اس کی غایت بلند ہے اس کی دوڑ کے میدان میں دوڑ آسان ہے وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان مکمل ہے اس کا شہسوار کریم الطبع ہے ایمان اس کا راستہ ہے اعمالِ صالح اس کے روشن مینار ہیں۔ علمِ دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دوڑ کا میدان ہے موت اس کی غایت ہے قیامت اس کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہسوار ہیں ایمان پر استدلال اعمالِ صالح سے کیا جاتا ہے اور اعمالِ نیک فقر سے بنتے ہیں اور فقر موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا خاتمہ ہے اور دنیا سے گذرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیکی ہے اور جنت دوزخیوں کے لئے باعثِ حسرت ہوگی اور دوزخ متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور تقویٰ اساسِ ایمان ہے۔

ایک سو ترپنواں باب

صفتِ ایمان

(بَابُ) ۱۵۳

☆(صِفَةِ الْإِيمَانِ)☆

۱ـ بِالْإِسْنَادِ الْأَوَّلِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْإِيمَانَ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ، فَالصَّبْرُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشَّوْقِ وَالْإِشْفَاقِ وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ، فَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَمَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَالْيَقِينُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبْصِرَةِ الْفِطْنَةِ وَتَأَوُّلِ الْحِكْمَةِ وَمَعْرِفَةِ الْعِبْرَةِ وَسُنَّةِ الْأَوَّلِينَ. فَمَنْ أَبْصَرَ الْفِطْنَةَ عَرَفَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ تَأَوَّلَ الْحِكْمَةَ عَرَفَ الْعِبْرَةَ (۴) وَمَنْ عَرَفَ الْعِبْرَةَ عَرَفَ السُّنَّةَ وَمَنْ عَرَفَ السُّنَّةَ

فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ الأَوَّلِينَ وَاهْتَدَى إِلَى الَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَنَظَرَ إِلَى مَنْ نَجَا بِمَا نَجَا وَمَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ اللهُ مَنْ أَهْلَكَ بِمَعْصِيَتِهِ وَأَنْجَى مَنْ أَنْجَى بِطَاعَتِهِ ؛ وَالْعَدْلُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: غَامِضِ الْفَهْمِ وَغَمْرِ الْعِلْمِ وَزَهْرَةِ الْحُكْمِ وَرَوْضَةِ الْحِلْمِ فَمَنْ فَهِمَ فَسَّرَ جَمِيعَ الْعِلْمِ وَمَنْ عَلِمَ عَرَفَ شَرَائِعَ الْحُكْمِ وَمَنْ حَلُمَ لَمْ يُفَرِّطْ فِي أَمْرِهِ وَعَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيداً ، وَالْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالصِّدْقِ فِي الْمَوَاطِنِ وَشَنَآنِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَأَمِنَ كَيْدَهُ وَمَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ وَمَنْ شَنِئَ الْفَاسِقِينَ غَضِبَ لِلّٰهِ وَمَنْ غَضِبَ لِلّٰهِ غَضِبَ اللهُ لَهُ ، فَذَلِكَ الإِيمَانُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ .

ا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیئے ہیں صبر، یقین، عدل اور جہاد اور صبر کی چار شاخیں ہیں شوق، اشتیاق و زہد اور ترقب جس نے جنت کا اشتیاق رکھا۔ اس نے خواہشات سے تسلی حاصل کی اور جو دوزخ سے ڈرا اور محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترک تعلق کیا مصیبتوں کو اس کی حقیر سمجھا اور جس نے موت پر نظر رکھی۔ اس نے نیکیوں کی طرف سبقت کی اور یقین کی چار شاخیں ہیں اپنی زیرکی کو جگائے رکھنا (محکمات قرآنی کے معانی سے) حکمت الٰہیہ میں غور وفکر (نقل احوال انبیائے امم سابق) مقامات عبرت کی شناخت اور سنت امم سابقہ کو مدنظر رکھنا جس نے زیرکی پر نظر رکھی اس نے حکمت کو پہچان لیا۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنے سمجھ لئے اس نے عبرت کو پہچان لیا اور جس عبرت کو پہچان لیا اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا اور جس نے سنت کو پہچان لیا وہ گویا اولین کے ساتھ ہوگیا اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے اور نجات پانے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی اور ہلاک ہونے والا کس وجہ سے ہلاک ہوا۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اس کی معصیت کی وجہ کیا اور جس کو نجات دی اس کی اطاعت کی وجہ سے دی اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں گہری سمجھ، علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ پھول ہو۔ حلم میں تروتازہ باغ ہو جو ایسی سمجھ رکھتا ہوگا وہ علم کی تفسیر بیان کرے گا اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا اور جس نے حلم سے کام لیا۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی وہ لوگوں میں محمود و پسندیدہ ہو کر رہا اور جہاد نفس کی بھی چار صورتیں ہیں اول امر بالمعروف دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور فاسق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی۔ اس نے مومن کی کمر کو مضبوط کیا اور جس نے نہی عن المنکر کی اس نے منافق کی ناک رگڑ دی اور اس کے مکر سے امان میں رہا اور جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غضبناک ہوا اور خدا اس کے دشمن پر غضبناک ہوگا یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں۔

ایک سو چونواں باب

فضیلتِ ایمان اسلام پر اور فضیلت ایمان پر یقین

(بَابٌ) ۱۵۴

۱۔ (فَضْلِ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ عَلَى الْإِيمَانِ)

۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا أَخَا جُعْفٍ إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ الْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَعَزُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی ایمان افضل ہے اسلام سے اور یقین افضل ہے اسلام سے اور دنیا کی کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ؛ عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ ، وَمَا قُسِمَ فِي النَّاسِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۲۔ وشا سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ فَضَّلَ الْإِيمَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ كَمَا فَضَّلَ الْكَعْبَةَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۳۔ حمران نے بیان کیا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ أَوْ غَيْرِهِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْإِسْلَامُ دَرَجَةٌ؟ قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : وَالْإِيمَانُ عَلَى الْإِسْلَامِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ وَالتَّقْوَى عَلَى الْإِيمَانِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَالْيَقِينُ عَلَى التَّقْوَى دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: فَمَا أُوتِيَ النَّاسُ أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ ، وَإِنَّمَا تَمَسَّكْتُمْ بِأَدْنَى الْإِسْلَامِ فَإِيَّاكُمْ أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْ أَيْدِيكُمْ .(۱)

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ مجھ سے ابوعبداللہ نے فرمایا۔ اے ابومحمد اسلام کا ایک درجہ ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا۔ ہاں فرمایا تقویٰ سے یقین ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا لوگوں کو یقین میں حصہ سب سے کم ملا ہے تم نے اسلام کا ادنیٰ درجہ لیا ہے لہٰذا اپنے کو اس سے بچاؤ کہ وہ تمہارے ہاتھ سے اپنے کو بچالے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هُوَ الْإِسْلَامُ ، وَالْإِيمَانُ فَوْقَهُ بِدَرَجَةٍ وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ النَّاسِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ ، قَالَ قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ الْيَقِينُ ؟ قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِلّٰهِ وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ قُلْتُ : فَمَا تَفْسِيرُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : هٰكَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام .

۵۔ یونس سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان و اسلام و ایمان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دین کا نام اسلام ہے ایمان اس میں ایک درجہ زیادہ ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔ میں نے کہا یقین کی تعریف کیا ہے فرمایا خدا پر توکل کرنا اس کے احکام کو قبول کرنا اور حکم خدا پر راضی ہونا اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کردینا۔ میں نے کہا اس کی تفسیر بیان فرمائیے۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اتنا ہی بیان فرمایا ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَالْيَقِينُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ الْعِبَادِ شَيْءٌ أَقَلُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور

یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔

ایک سو پچپن واں باب

حقیقت ایمان ویقین

(بَابُ) ۱۵۵

☆(حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله في بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَكْبٌ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ ؟ فَقَالُوا : نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكُمْ ؟ قَالُوا : الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبِيَاءَ ، فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَا لَا تَسْكُنُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَا تَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ .

ا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ کسی سفر میں تھے تو چند سوار حضرت کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ السلام علیکم۔ فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم مومن ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے کہا قضا و قدر الٰہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ لوگ علماء حکماء ہیں اور قریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور اور کھانے کا وہ سامان جمع نہ کرو جن کو تم نہ کھاؤ اللہ سے ڈرو تم کو اسی کی طرف جانا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ، فَنَظَرَ إِلَى شَابٍّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَخْفِقُ وَ يَهْوِي بِرَأْسِهِ ، مُصْفَرّاً لَوْنُهُ ، قَدْ نَحِفَ جِسْمُهُ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ فِي رَأْسِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ ؟ قَالَ : أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مُوقِناً ، فَعَجِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ قَوْلِهِ وَقَالَ : إِنَّ لِكُلِّ يَقِينٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ يَقِينِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ يَقِينِي يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ الَّذِي أَحْزَنَنِي

وَأَسْهَرَ لَيْلِي وَأَظْمَأَ هَوَاجِرِي فَعَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي وَقَدْ نُصِبَ لِلْحِسَابِ وَحُشِرَ الْخَلَائِقُ لِذَلِكَ وَأَنَا فِيهِمْ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، يَتَنَعَّمُونَ فِي الْجَنَّةِ وَيَتَعَارَفُونَ وَعَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ وَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ مُصْطَرِخُونَ وَكَأَنِّي الْآنَ أَسْمَعُ زَفِيرَ النَّارِ يَدُورُ فِي مَسَامِعِي ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: هَذَا عَبْدٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ بِالْإِيمَانِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَلْزَمْ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ، فَقَالَ الشَّابُّ: ادْعُ اللهَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُرْزَقَ الشَّهَادَةَ مَعَكَ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتُشْهِدَ بَعْدَ تِسْعَةِ نَفَرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاشِرَ.

۲۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا۔ رسولؐ اللہ نے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی آپؐ نے مسجد میں ایک جوان کو دیکھا وہ اپنا سر اِدھر اُدھر ہلا رہا ہے اس کا رنگ زرد ہے اور جسم نحیف و نزار ہے آنکھیں سر میں گڑ گئی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسولؐ اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا اور فرمایا ہر یقین کی ایک حقیقت بھی ہوتی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے محزون کیا ہے اور راتوں کو جگایا ہے اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھا ہے وہ غمِ آخرت ہے گویا عرشِ الٰہی میری نظر کے سامنے ہے اور میں موقفِ حساب ہوں لوگ محشور ہو رہے ہیں میں بھی ان میں ہوں اور گویا میں اہلِ جنت کو دیکھ رہا ہوں اور نعماتِ جنّت سے فیضیاب ہیں اور تختوں میں تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے سے تعارف کر رہے ہیں اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عذاب الٰہی میں مبتلا چیخ و پکار کر رہے ہیں گویا میں اب بھی اہلِ نار کی چیخ و پکار سن رہا ہوں اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں حضرت رسولِ خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نورِ ایمان سے منوّر کر دیا ہے حضرت نے اس سے فرمایا تم اپنے حال پر قائم رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک غزوہ میں وہ نو شہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَارِثَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَارِثَةَ بْنَ مَالِكٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مُؤْمِنٌ حَقّاً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ فَمَا حَقِيقَةُ قَوْلِكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَأَسْهَرَتْ لَيْلِي وَأَظْمَأَتْ هَوَاجِرِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي [وَ]قَدْ وُضِعَ لِلْحِسَابِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِي الْجَنَّةِ وَكَأَنِّي أَسْمَعُ عُوَاءَ أَهْلِ النَّارِ فِي النَّارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَبْدٌ

نَوَّرَاللهُ قَلْبَهُ ، أَبْصَرْتَ فَاثْبُتْ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يَرْزُقَنِي الشَّهَادَةَ مَعَكَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْ حَارِثَةَ الشَّهَادَةَ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا أَيَّاماً حَتَّى بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً فَبَعَثَهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ فَقَتَلَ تِسْعَةً ـ أَوْثَمَانِيَةً ـ ثُمَّ قُتِلَ .

وَفِي رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : اسْتُشْهِدَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ تِسْعَةِ نَفَرٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاشِرَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حارث بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے۔ حضرت نے ان سے پوچھا اے حارث تمہارا کیا حال ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں پورا پورا ایمان۔ فرمایا ہر شے کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے اس قول کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے میں راتوں کو جاگتا ہوں گرم دنوں میں پیاسا رہا ہوں (بحالت صوم) گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف موقف حساب ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو کہ وہ جنت میں آجا رہے ہیں اور گویا میں سنتا ہوں اہل نار کی چیخ و پکار حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثابت رہا انھوں نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ خدا مجھے درجۂ شہادت نصیب کرے حضرت نے دعا کی خداوندا حارثہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ دن بعد رسول اللہ نے ایک لشکر بھیجا جس میں وہ بھی شامل تھے انھوں نے آٹھ یا نو کافروں کو قتل کیا اور پھر شہید ہوئے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے جعفر بن ابوطالب کے ساتھ دسویں نمبر پر شہادت پائی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُوراً .

۴۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

ایک سو چھپن واں باب

التفکر

((بَابُ التَّفَكُّرِ)) ۱۵۶

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ :قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَبِّهْ بِالتَّفَكُّرِ قَلْبَكَ ، وَجَافِ(۲) عَنِ اللَّيْلِ جَنْبَكَ ، وَاتَّقِ اللهَ رَبَّكَ .

۱۔فرمایا۔امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ بیدار کرو اپنے دل کو یادِ خدا سے اور خالی کرو رات کو اپنا پہلو بستر سے (نماز شب پڑھو) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَمَّا يَرْوِي النَّاسُ أَنَّ تَفَكُّرَ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ يَتَفَكَّرُ ؟ قَالَ : يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ أَوْ بِالدَّارِ فَيَقُولُ: أَيْنَ سَاكِنُوكِ ، أَيْنَ بَانُوكِ ، مَا [بَا]لُكِ لَاتَتَكَلَّمِينَ .

۲۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے۔میں نے کہا تفکر کی صورت کیا ہے فرمایا جب کسی خرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کہے تیرے ساکن کہاں گئے تیرے بنانے والے کیا ہوئے۔ تو بولتا کیوں نہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِدْمَانُ التَّفَكُّرِ فِي اللهِ وَفِي قُدْرَتِهِ .

۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: لَيْسَ الْعِبَادَةُ كَثْرَةَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ ، إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّفَكُّرُ فِي أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت امر الٰہی میں تفکر کرنا ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ :[إِنَّ] التَّفَكُّرَ يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِهِ .

۵۔امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تفکر کرنا دعوت دیتا ہے نیکی اور اس پر عمل کی طرف۔

ایک سو ستاونواں باب

المکارم

(بَابُ الْمَكَارِمِ) ١٥٧

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

إِسْحَاقَ شَعِرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اَلْمَكَارِمُ عَشْرٌ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ فَلْتَكُنْ فَإِنَّهَا تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَتَكُونُ فِي الْوَلَدِ وَلَا تَكُونُ فِي أَبِيهِ وَتَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُونُ فِي الْحُرِّ، قِيلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: صِدْقُ الْبَأْسِ وَصِدْقُ اللِّسَانِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَإِقْرَاءُ الضَّيْفِ وَإِطْعَامُ السَّائِلِ وَالْمُكَافَاةُ عَلَى الصَّنَائِعِ وَالتَّذَمُّمُ لِلْجَارِ وَالتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مکارم اخلاق دس ہیں اگر تم میں استطاعت ہے تو ان کو ضرور لئے رہو۔ وہ ایسی ہیں کہ باپ میں ہوتی ہیں بیٹے میں نہیں ہوتیں، بیٹے میں ہوتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں غلام میں ہوتی ہیں آزاد میں نہیں ہوتیں فرمایا وہ کیا ہیں فرمایا دلیری میں راستی (تاکہ تہور نہ ہو) زبان کی صداقت، ادائے امانت، صلۂ رحم، مہمان نوازی، سائل کو کھانا دینا، نیکیوں کا بدلہ دینا، اپنے ہم سفر کو پناہ دینا اور ان سب کی سردار حیاء ہے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ رُسُلَهُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَامْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنْ لَا تَكُنْ فِيكُمْ فَاسْأَلُوا اللهَ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِيهَا، قَالَ: فَذَكَرَ[هَا] عَشَرَةً: الْيَقِينَ وَالْقَنَاعَةَ وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْحِلْمَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءَ وَالْغَيْرَةَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْمُرُوءَةَ قَالَ: وَرَوَى بَعْضُهُمْ بَعْدَ هٰذِهِ الْخِصَالِ الْعَشَرَةِ وَزَادَ فِيهَا الصِّدْقَ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے مخصوص کیا ہے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق سے پس تم اپنے نفسوں کا امتحان لو اگر وہ تمہارے اندر ہوں تو خدا کی حمد کرو اور سمجھ لو کہ یہ نیکی میں ہے۔

اور اگر نہ ہوں تو خدا سے مانگو اور ان کی طرف راغب ہو راوی نے کہا حضرت نے فرمایا وہ دس ہیں یقین، قناعت، صبر شکر، حلم، حسن خلق، سخا، غیرت، شجاعت، مروت، راوی نے کہا۔ بعض لوگوں نے صدق اور ادائے امانت کو اور زیادہ کیا ہے۔

٣ - عَنْهُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَكْرٌ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلاً، فَهِماً، فَقِيهاً، حَلِيماً، مُدَارِياً، صَبُوراً، صَدُوقاً، وَفِيّاً. إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَى ذٰلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيَسْأَلْهُ إِيَّاهَا، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: هُنَّ الْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ

وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْغَيْرَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم پسند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو عقلمند، دانشمند، فقیہہ، بردبار، نرمی سے سلوک کرنیوالا، سب سے زیادہ صابر سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ باوفا ہو۔ بے شک خداوند عالم نے مخصوص کیا ہے اپنے انبیاؑ کو اچھے اخلاق کے ساتھ جس کے اندر یہ اوصاف بالا ہوں تو اسے اللہ کی حمد و ثنا کرنا چاہیے اور جس کے اندر یہ صفات نہ ہوں تو اسے بارگاہ الٰہی میں گریہ و زاری کرنی چاہیے راوی کہتا ہے میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ اوصاف کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا وہ اوصاف پرہیزگاری، کفایت شعاری، بردباری، حیا، سخاوت، بہادری، غیرت، حمیت، نیکی، صداقت اور ادائیگی امانت ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ارْتَضَىٰ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً، فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تمہارے لئے دین اسلام کو پس تم سخاوت اور حسن خلق کو اس کے ساتھ رکھو۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: الْإِيمَانُ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ: الرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ وَتَفْوِيضُ الْأَمْرِ إِلَى اللهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ.

۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارکان ایمان چار ہیں قضائے الٰہی پر راضی ہونا خدا پر توکل کرنا اپنے معاملہ کو امر الٰہی کے سپرد کرنا اور حکم خدا کو تسلیم کرنا۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمُلَ إِسْلَامُهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَىٰ قَدَمِهِ خَطَايَا لَمْ تَنْقُصْهُ: الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن سے اسلام کامل ہوتا ہے اگر اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں تو کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے وہ راستی، حیا، حسن خلق اور شکر ہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ رِجَالِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: إِنَّ مِنْ خَيْرِ رِجَالِكُمُ التَّقِيَّ النَّقِيَّ،

السَّمِحَ الْكَفَّيْنِ ، النَّقِيَّ الطَّرَفَيْنِ(١) الْبَرَّ بِوَالِدَيْهِ وَلَايُلْجِئُ عِيَالَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۷۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے۔ راوی کہتا ہے ہم نے کہا فرما دیا رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو، کشادہ دست ہو اور اس کا دہن اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو، والدین سے نیکی کرے اور اس کے عیال غیر کی طرف محتاج نہ ہوں۔

ایک سو اٹھاونواں باب

فضیلت یقین

(بَابُ فَضْلِ الْيَقِينِ) ۱۵۸

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ ؛ قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا حَدُّ التَّوَكُّلِ ؟ قَالَ: الْيَقِينُ ؛ قُلْتُ فَمَا حَدُّ الْيَقِينِ ؟ قَالَ : أَلَّا تَخَافَ مَعَ اللهِ شَيْئاً .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک حد ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں توکل کی حد کیا ہے فرمایا یقین، میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے یہ کہ اطاعت خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ وَعَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ صِحَّةِ يَقِينِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللهِ وَلَا يَلُومَهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِهِ اللهُ ، فَإِنَّ الرِّزْقَ لَا يَسُوقُهُ حِرْصُ حَرِيصٍ وَلَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةُ كَارِهٍ ؛ وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ فَرَّ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ لَأَدْرَكَهُ رِزْقُهُ كَمَا يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ ؛ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ بِعَدْلِهِ وَقِسْطِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِينِ وَالرِّضَا وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ .

۲۔ صحت یقین کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مرد مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کرکے اور ان کو ملامت نہیں کرتا اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی حریص کی حرص رزق کو نہیں کھینچتی اور نہ کسی کراہت کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی

طرح پائے گا جس طرح موت اس کو پالیتی ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رضا میں
پیدا کیا ہے۔ اور حزن وغم کو شک اور ناخوشی میں۔

٣ ـ ابنُ مَحْبوبٍ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إنَّ العَمَلَ الدّائِمَ
عَنْ أَبيهِ، عَنِ النَّوْفَليِّ، عَنِ السَّكونيِّ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ:

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کم عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین ہو۔

٤ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الوَشّاءِ، عَنْ أَبانٍ، عَنْ زُرارَةَ: عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ:
قالَ أَميرُ المُؤْمِنينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَى المِنْبَرِ: لا يَجِدُ أَحَدٌ[كُمْ] طَعْمَ الإيمانِ حَتّى يَعْلَمَ أَنَّ ما
أَصابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَما أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصيبَهُ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا جب تک
کہ یہ نہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا ہے وہ اسے ملے گا نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ، عَنْ أَبيهِ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحّامِ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام
أَنَّ أَميرَ المُؤْمِنينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ جَلَسَ إلى حائِطٍ مائِلٍ يَقْضي بَيْنَ النّاسِ، فَقالَ بَعْضُهُمْ: لا تَقْعُدْ
تَحْتَ هذَا الحائِطِ، فَإنَّهُ مُعْوِرٌ فَقالَ أَميرُ المُؤْمِنينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ: حَرَسَ امْرَءاً أَجَلُهُ فَلَمّا قامَ
سَقَطَ الحائِطُ: قالَ: وَكانَ أَميرُ المُؤْمِنينَ عليه السلام مِمّا يَفْعَلُ هذا وَأَشْباهَهُ، وَهذَا اليَقينُ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضایا فیصل فرما رہے
تھے جو جھکی ہوئی تھی لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا موت ان کے معاملے کی
حفاظت کرنے والی ہے۔ جب اٹھے تو دیوار گر گئی راوی نے کہا ایسے بہت سے امور امیر المومنینؑ سے مشاہدہ میں آئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوانَ
الجَمّالِ قالَ: سَأَلْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّا الجِدارُ فَكانَ لِغُلامَيْنِ يَتيمَيْنِ
في المَدينَةِ وَكانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُما» فَقالَ: أَما إنَّهُ ما كانَ ذَهَباً وَلا فِضَّةً وَإنَّما كانَ أَرْبَعَ كَلِماتٍ:
لا إلهَ إلاّ أَنا، مَنْ أَيْقَنَ بِالمَوْتِ لَمْ يَضْحَكْ سِنُّهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالحِسابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهُ، وَمَنْ أَيْقَنَ
بِالقَدَرِ[٢] لَمْ يَخْشَ إلاّ اللهَ.

۶۔ صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونا نہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے دانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ آئی اور جس نے قضا و قدر الٰہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

توضیح:۔ اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیمتی الواح تھیں جن پر چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں سے بچانا مقصود تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے واللہ اعلم بالصواب۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَ أَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَأَنَّ الضَّارَّ النَّافِعَ هُوَاللهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ کو لذت ایمان نہیں مل سکتی جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رُکے گا نہیں اور جو رکنے والا ہے وہ ملے گا نہیں جو نقصان دنیا نافع آخرت ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: نَظَرْتُ يَوْماً فِي الْحَرْبِ إِلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَإِذَا هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْضِعِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا سَعِيدَ ابْنَ قَيْسٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَلَهُ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَوَاقِيَةٌ مَعَهُ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِهِ مِنْ أَنْ يَسْقُطَ مِنْ رَأْسِ جَبَلٍ أَوْ يَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَإِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ خَلَّيَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ.

۸۔ سعید بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے میں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے میں نے دیکھا کہ وہ امیر المومنین ہیں۔ میں نے کہا ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہنے ہوئے ہیں زرہ وغیرہ کچھ نہیں۔ فرمایا ہاں اے ابن قیس ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے حفاظت کے لئے رہتے ہیں خواہ وہ گرے پہاڑ کی چوٹی سے یا گرے کنوئیں میں، جب حکم خدا ہوتا ہے یعنی موت آتی ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

۹ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: كَانَ فِي الْكَنْزِ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» كَانَ فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ كَيْفَ يَحْزَنُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَرْكَنُ إِلَيْهَا؟ وَيَنْبَغِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ لَا يَتَّهِمَ اللهَ فِي قَضَائِهِ وَلَا يَسْتَبْطِئَهُ فِي رِزْقِهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَهُ قَالَ: فَضَرَبَ وَاللهِ يَدَهُ إِلَى الدَّوَاةِ لِيَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيَّ، فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ، فَقَبَّلْتُهَا وَأَخَذْتُ الدَّوَاةَ فَكَتَبْتُهُ.

۹۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ قرآن میں جس خزانہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان دو یتیموں کا خزانہ تھا۔ اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعجب ہے مجھے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اور اس کے بخندوں کے ادلتے بدلتے حالات کو دیکھا اور پھر اس پر بھروسہ بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے جسے اللہ نے عقل دی ہے کہ خدا کو تہمت نہ لگائے۔ قضا و قدر میں اور نہ اس کو اپنے رزق کا حل جانے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کو لکھنا چاہتا ہوں حضرت نے اپنے ہاتھ سے دوات اٹھا کر میرے سامنے رکھی۔ میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور دوات لے کر لکھنا شروع کر دیا۔

۱۰ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ قَنْبَرٌ غُلَامُ عَلِيٍّ يُحِبُّ عَلِيّاً عليه السلام حُبّاً شَدِيداً فَإِذَا خَرَجَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ خَرَجَ عَلَى أَثَرِهِ بِالسَّيْفِ، فَرَآهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: يَا قَنْبَرُ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ لِأَمْشِيَ خَلْفَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: وَيْحَكَ أَمِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ تَحْرُسُنِي أَمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لِي شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ، فَرَجَعَ.

۱۰۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت کے غلام قنبر آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے جہاں حضرت جاتے وہ تلوار لے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔ انھوں نے کہا تا کہ اے امیرالمومنین آپ کے پیچھے چلوں۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر آیا تو اہلِ آسمان سے مجھے بچائے گا یا اہلِ زمین سے۔ فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بغیر اذنِ خدا میرا بال بیکا کر سکیں۔ لہذا لوٹ جاوہ لوٹ گئے

۱۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: قِيلَ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّكَ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَالسَّيْفُ يَقْطُرُ دَماً؟ فَقَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ وَادِياً مِنْ ذَهَبٍ، حَمَاهُ بِأَضْعَفِ

خَلْقِهِ النَّمْلِ ، فَلَوْرَامَهُ الْبُخَاتِيُّ لَمْ تَصِلْ إِلَيْهِ .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ آپ دعوئے امامت کرتے ہیں درآنحالیکہ ہارون کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے۔ فرمایا خدا نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اس نے اپنی کمزور مخلوق چیونٹی کے سپرد کر دیا ہے اگر شتربان دو کوہان وہاں جانا چاہیں تو نہیں جا سکتے۔

ایک سو انسٹھواں باب

رضاء بالقضاء

(بَابُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ) ۱۵۹

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِ بَنِي النَّجَاشِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : رَأْسُ طَاعَةِ اللهِ الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللهِ فِيمَا أَحَبَّ الْعَبْدُ أَوْ كَرِهَ وَلَا يَرْضَى عَبْدٌ عَنِ اللهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا كَانَ خَيْراً لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعت خدا میں سب کا سر دار صبر ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں جسے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عبد خدا ہے وہ نہیں پسند کرتا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر وہی جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ لَيْثٍ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِاللهِ أَرْضَاهُمْ بِقَضَاءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ قضائے الٰہی پر سب سے زیادہ راضی ہو۔

۳ ـ عَنْهُ[۲] ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللهِ رَأْسُ طَاعَةِ اللهِ وَمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللهِ فِيمَا قَضَى عَلَيْهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ لَمْ يَقْضِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۳۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر صبر و رضا ہے جس نے صبر کیا اور راضی رہا اللہ سے اس کے حکم پر خواہ وہ محبوب رہا ہو یا مکروہ تو خدا اس کے لئے وہی کرتا ہے جو اس کے لئے بہتر ہو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَاداً لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْغِنَىٰ وَالسَّعَةِ وَالصِّحَّةِ فِي الْبَدَنِ فَأَبْلُوهُمْ بِالْغِنَىٰ وَالسَّعَةِ وَصِحَّةِ الْبَدَنِ فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرَ دِينِهِمْ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لَعِبَاداً لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرُ دِينِهِمْ إِلَّا بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ فِي أَبْدَانِهِمْ فَأَبْلُوهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالسُّقْمِ ، فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرَ دِينِهِمْ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلَحُ عَلَيْهِ أَمْرُ دِينِ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِي فَيَقُومُ مِنْ رُقَادِهِ وَلَذِيذِ وِسَادِهِ فَيَتَهَجَّدُ لِيَ اللَّيَالِيَ فَيُتْعِبُ نَفْسَهُ فِي عِبَادَتِي فَأَضْرِبُهُ بِالنُّعَاسِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ نَظَراً مِنِّي لَهُ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِ ، فَيَنَامُ حَتَّىٰ يُصْبِحَ فَيَقُومُ وَهُوَ مَاقِتٌ لِنَفْسِهِ زَارِئٌ عَلَيْهَا وَلَوْ أُخَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ مِنْ ذٰلِكَ فَيُصَيِّرُهُ الْعُجْبُ إِلَى الْفِتْنَةِ بِأَعْمَالِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا فِيهِ هَلَاكُهُ لِعُجْبِهِ بِأَعْمَالِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّىٰ يَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْعَابِدِينَ وَجَازَ فِي عِبَادَتِهِ حَدَّ التَّقْصِيرِ ، فَيَتَبَاعَدُ مِنِّي عِنْدَ ذٰلِكَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ ، فَلَا يَتَّكِلُ الْعَامِلُونَ عَلَىٰ أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِثَوَابِي فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوا وَأَتْعَبُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَفْنَوْا أَعْمَارَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بَالِغِينَ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّاتِي وَرَفِيعِ دَرَجَاتِي الْعُلَىٰ فِي جِوَارِي وَلٰكِنْ فَبِرَحْمَتِي فَلْيَثِقُوا وَبِفَضْلِي فَلْيَفْرَحُوا وَإِلَىٰ حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا ، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذٰلِكَ تَدَارَكُهُمْ ، وَمَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي ، وَمَغْفِرَتِي تُلْبِسُهُمْ عَفْوِي ، فَإِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَبِذٰلِكَ تَسَمَّيْتُ .

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دینی معاملات کی اصلاح مالداری، کشادگی اور صحتِ بدن سے ہوتی ہے لہذا میں ان کو غنی کرکے، خوش حال بناکے، بدن کی صحت عطا کرکے ان کے دین کی اصلاح کر دیتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی میٹھی نیند کھو کر اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبادت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو

تعب میں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر بیدار ہوتا ہے درآنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اور اگر میں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے خود پسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعث ہلاکت ہوگا اور گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کریں گے عاملین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جد و جہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کریں میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کنہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوتی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جوار رحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیئے اور میری طرف حسن ظن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیئے ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی میرا عفوان کو ڈھانپ لے گا بے شک میں رحمن و رحیم خدا ہوں اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: يَنْبَغِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ لَا يَسْتَبْطِئَهُ فِي رِزْقِهِ وَلَا يَتَّهِمَهُ فِي قَضَائِهِ .

۵۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدا سے عقل لی ہے وہ خدا کو رزق دینے میں کاہل نہیں جانتا اور نہ اس کو قضا و قدر کے معاملے میں تہمت لگاتا ہے۔

٦ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُهَيْكٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ لَا أَصْرِفُهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا جَعَلْتُهُ خَيْراً لَهُ ، فَلْيَرْضَ بِقَضَائِي وَلْيَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَلْيَشْكُرْ نَعْمَائِي أَكْتُبْهُ يَا مُحَمَّدُ مِنَ الصِّدِّيقِينَ عِنْدِي .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) میں اپنے بندۂ مومن کو جس کام میں لگاتا ہوں وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیئے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے امتحان میں صبر کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اے محمدؐ میں صدیقوں میں لکھوں۔

۷ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ فِيمَا أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ مَا خَلَقْتُ خَلْقاً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فَإِنِّي إِنَّمَا أَبْتَلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأُعَافِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوِي عَنْهُ مَا هُوَ شَرٌّ لَهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلُحُ عَلَيْهِ عَبْدِي فَلْيَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَلْيَشْكُرْ نَعْمَائِي وَلْيَرْضَ بِقَضَائِي؛ أَكْتُبْهُ فِي الصِّدِّيقِينَ عِنْدِي إِذَا عَمِلَ بِرِضَائِي وَأَطَاعَ أَمْرِي .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندۂ مومن سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔ میں اس کی بہتری کے لئے اسے کسی مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اسی بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیے کہ بلا پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجا لائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے۔

۸ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى؛ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : عَجِبْتُ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لَا يَقْضِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَضَاءً إِلَّا كَانَ خَيْراً لَهُ وَإِنْ قُرِضَ بِالْمَقَارِيضِ كَانَ خَيْراً لَهُ وَإِنْ مَلَكَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا كَانَ خَيْراً لَهُ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مومن مخلص کی قضا و قدر الٰہی میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن قینچیوں سے کاٹا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو اور اگر دنیا کے مشرق و مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لئے ہو۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَحَقُّ خَلْقِ اللهِ أَنْ يُسَلِّمَ لِمَا قَضَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ [1]، وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَضَاءِ أَتَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَعَظَّمَ اللهُ أَجْرَهُ ؛ وَمَنْ سَخِطَ الْقَضَاءَ مَضَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَأَحْبَطَ اللهُ أَجْرَهُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے کہ وہ قضا و قدر الٰہی کو تسلیم کریں جس نے معرفتِ خدا حاصل کی اور جو قضائے الٰہی پر راضی ہوا اور حکم قضا و قدر اس پر جاری ہوگا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضائے الٰہی سے ناخوش ہوا اس پر بھی حکم قضا جاری ہوگا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ [لِي] عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا: الزُّهْدُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ ؛ أَعْلَى دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَى دَرَجَةِ الرِّضَا .

۱۰۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس جز ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ادنیٰ درجہ ہے یقین کا اور اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ كَيْفَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً وَهُوَ يَسْخَطُ قِسْمَهُ وَيُحَقِّرُ مَنْزِلَتَهُ وَالْحَاكِمُ عَلَيْهِ اللهُ وَأَنَا الضَّامِنُ لِمَنْ لَمْ يَهْجُسْ[٢] فِي قَلْبِهِ إِلَّا الرِّضَا أَنْ يَدْعُوَ اللهَ فَيُسْتَجَابُ لَهُ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسین علیہ السلام عبداللہ ابن جعفر سے ملے اور فرمایا۔ اے عبداللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تقسیم الٰہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر سمجھتا ہو درآنحالیکہ اللہ اس پر حکم ہو اور جس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا دوسرا خیال نہ گزرتا ہو۔ میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

١٢ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : بِالتَّسْلِيمِ لِلهِ وَالرِّضَا فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ سُرُورٍ أَوْ سَخَطٍ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے کہ وہ مومن ہے فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوشی یا رنج سے۔

١٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ لِشَيْءٍ قَدْ مَضَى : لَوْ كَانَ غَيْرُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے رسول اللہ جو چیز ہو جاتی تھی اس کے متعلق کبھی یہ نہ فرماتے تھے کہ اس کا غیر ہوتا۔

ایک سوساٹھواں باب
تفویض الی اللہ وتوکل علی اللہ

(بَابُ) ۱۶۰
٭ (التَّفْوِيضِ إِلَى اللّٰهِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ)٭

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام مَا اعْتَصَمَ بِي عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي دُونَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذٰلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ ، ثُمَّ تَكِيدُهُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ الْمَخْرَجَ مِنْ بَيْنِهِنَّ ، وَمَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذٰلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ يَدَيْهِ وَأَسَخْتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ وَلَمْ أُبَالِ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ جس میرے بندے نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ میں نہ گیا اور میں نے اس کی خالص نیت کو پہچان لیا تو آسمان و زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے ۔ میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لئے قرار دوں گا اور جس میرے بندے نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی اور میں نے اس کی نیت کو جان لیا تو آسمان وزمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں قطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے نیچے مضطرب کر دوں گا اور میں پرواہ نہ کروں گا چاہیے وہ کسی وادی میں ہلاک ہو۔

۲ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعْشَى عَنْ عُمَرَ [و] بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : خَرَجْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى هٰذَا الْحَائِطِ فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، يَنْظُرُ فِي تُجَاهِ وَجْهِي (۲) ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ مَالِي أَرَاكَ كَئِيباً حَزِيناً ؟ أَعَلَى الدُّنْيَا ؟ فَرِزْقُ اللّٰهِ حَاضِرٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ، قُلْتُ : مَا عَلَى هٰذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ قَالَ : فَعَلَى الْآخِرَةِ ؟ فَوَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِكٌ قَاهِرٌ ـ أَوْ قَالَ : قَادِرٌ ـ قُلْتُ : مَا عَلَى هٰذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ ، فَقَالَ : مِمَّ حُزْنُكَ ؟ قُلْتُ : [مِمَّا] نَتَخَوَّفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ مَا فِيهِ النَّاسُ قَالَ : فَضَحِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً دَعَا اللّٰهَ فَلَمْ يُجِبْهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً تَوَكَّلَ

عَلَى اللهِ فَلَمْ يَكْفِهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً سَأَلَ اللهَ فَلَمْ يُعْطِهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، ثُمَّ غَابَ عَنِّي.
عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ مِثْلَهُ.

۲۔ ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ فرمایا علی بن الحسین نے کہ میں گھر سے نکلا اور ایک دیوار پر تکیہ لگا کر کھڑا ہوا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا اور میرے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے علی بن الحسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و مغموم پا رہا ہوں۔ کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے؟ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ رزقِ الٰہی تو ہر نیک و بد کے لئے ہے میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو پھر آخرت کے متعلق ہے؟ اس پر نہ ہونا چاہیئے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالک تاہر حکمراں ہوگا جو ہر شے پر قادر ہے۔ میں نے کہا اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا۔ جبکہ ایسا ہی جیسا تم نے بیان کیا اس نے کہا پھر بتاؤ کیا غم ہے۔ میں نے کہا خوف ہے ابن زبیر کے فتنہ کا اس سے ہمارے شیعوں پر مصیبت نازل ہے یہ سن کر وہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن الحسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو اور اس نے قبول نہ کی ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو۔ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو۔ میں نے کہا اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

توضیح:۔ یہ شخص یا تو کوئی فرشتہ تھا یا خضر تھے جنھوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تسکین قلب کے لئے کیا۔

یہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اس نے ابن محبوب سے کی ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْغِنَىٰ وَالْعِزَّ يَجُولَانِ ، فَإِذَا ظَفِرَا بِمَوْضِعِ التَّوَكُّلِ أَوْطَنَا .
عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ مِثْلَهُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مالداری اور عزت گردش کرتی رہتی ہیں جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو وہیں ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

علی بن حسان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ أَقْبَلَ قِبَلَ مَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلَ اللهُ قِبَلَ مَا يُحِبُّ وَمَنِ اعْتَصَمَ بِاللهِ عَصَمَهُ اللهُ وَمَنْ أَقْبَلَ اللهُ قِبَلَهُ وَعَصَمَهُ لَمْ يُبَالِ لَوْ سَقَطَتِ السَّمَاءُ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ كَانَتْ نَازِلَةٌ نَزَلَتْ عَلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ فَشَمِلَتْهُمْ بَلِيَّةٌ ، كَانَ فِي حِزْبِ اللهِ بِالتَّقْوَىٰ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ ، أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ» .

۴۴/۵۱ دخان

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعًا پرواہ نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہلِ زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں (سورۂ دخان)۔

٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلاَّلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِياً ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يَأْلُوكَ خَيْراً وَفَضْلاً وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ بِتَفْوِيضِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلاَثاً لَمْ يُمْنَعْ ثَلاَثاً : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ[4] وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكِفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» ؛ وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»[5] ؛ وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»[6] ؟.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

٧- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا: مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ: فُلَاناً، فَقَالَ: إِذاً وَاللهِ لَا تُسْعَفُ حَاجَتُكَ وَلَا يَبْلُغُكَ أَمَلُكَ وَلَا تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ، قُلْتُ: وَمَا عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللهُ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام حَدَّثَنِي أَنَّهُ قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَى عَرْشِي لَأُقَطِّعَنَّ أَمَلَ كُلِّ مُؤَمِّلٍ [مِنَ النَّاسِ] غَيْرِي بِالْيَأْسِ وَلَأَكْسُوَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَأُنَحِّيَنَّهُ مِنْ قُرْبِي وَلَأُبَعِّدَنَّهُ مِنْ فَضْلِي، أَيُؤَمِّلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ؟! وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَيَرْجُو غَيْرِي وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي؟! وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ ذَا الَّذِي أَمَّلَنِي لِنَوَائِبِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا؟! وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي؟! جَعَلْتُ آمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأْتُ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي، فَلَمْ يَثِقُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنَّ] مَنْ طَرَقَتْهُ نَائِبَةٌ مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي، فَمَا لِي أَرَاهُ لَاهِياً عَنِّي، أَعْطَيْتُهُ بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَأَلَ غَيْرِي؛ أَفَيَرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أُسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَائِلِي؟! أَبَخِيلٌ أَنَا فَيُبَخِّلُنِي عَبْدِي أَوَلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي؟! أَوَلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي؟! أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلَّ الْآمَالِ؟! فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي؟ أَفَلَا يَخْشَى الْمُؤَمِّلُونَ أَنْ يُؤَمِّلُوا غَيْرِي، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَمَّلُوا جَمِيعاً ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَّلَ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُضْوِ ذَرَّةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكٌ أَنَا قَيِّمُهُ فَيَا بُؤْساً لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَا بُؤْساً لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي.

۷۔ حسین بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمھیں حاجت براری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمھاری حاجت پوری نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرتا ہے، میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں، میرا دروازہ ہر اس

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعًا پروا نہیں ہوتی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہلِ زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیرلے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں (سورۂ دخان)۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِياً ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْلُوكَ خَيْراً وَفَضْلاً وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ بِتَفْوِيضِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثاً لَمْ يُمْنَعْ ثَلَاثاً : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ[4] وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكِفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» ، وَقَالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»[5] ؟ وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»[6] ؟ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی تبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا۔ پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ قَالَ : كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا : مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ : فُلَاناً ، فَقَالَ: إِذاً وَاللهِ لَا تُسْعَفُ حَاجَتُكَ وَلَا يَبْلُغُكَ أَمَلُكَ وَلَا تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ ، قُلْتُ : وَمَا عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللهُ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام حَدَّثَنِي أَنَّهُ قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَىٰ عَرْشِي لَأُقَطِّعَنَّ أَمَلَ كُلِّ مُؤَمِّلٍ [مِنَ النَّاسِ] غَيْرِي بِالْيَأْسِ وَلَأَكْسُوَنَّهُ ثَوْبَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَأُنَحِّيَنَّهُ مِنْ قُرْبِي وَلَأُبَعِّدَنَّهُ مِنْ فَضْلِي ، أَيُؤَمِّلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ ؟ ! وَالشَّدَائِدُ بِيَدِي وَ يَرْجُو غَيْرِي وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي ؟ ! وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ ذَا الَّذِي أَمَّلَنِي لِنَوَائِبِهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا ؟ ! وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي ؟! جَعَلْتُ آمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأْتُ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عِبَادِي ، فَلَمْ يَثِقُوا بِقَوْلِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنَّ] مَنْ طَرَقَتْهُ نَائِبَةٌ مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي ، فَمَالِي أَرَاهُ لَاهِياً عَنِّي ، أَعْطَيْتُهُ بِجُودِي مَالَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَأَلَ غَيْرِي ؛ أَفَيَرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أُسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَائِلِي ؟! أَبَخِيلٌ أَنَا فَيُبَخِّلُنِي عَبْدِي أَوَلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي ؟! أَوَلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي ؟ ! أَوَلَيْسَ أَنَا مَحَلَّ الْآمَالِ ؟ ! فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي ؟ أَفَلَا يَخْشَى الْمُؤَمِّلُونَ أَنْ يُؤَمِّلُوا غَيْرِي ، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَ أَهْلَ أَرْضِي أَمَّلُوا جَمِيعاً ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلَ مَا أَمَّلَ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُضْوِ ذَرَّةٍ وَ كَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكٌ أَنَا قَيِّمُهُ فَيَا بُؤْساً لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَا بُؤْساً لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي .

۷۔حسین بن علوان (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمھیں حاجت برآری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جستجو میں کامیابی نہ ہوگی۔ میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے اپنے عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کرتا ہے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں۔ میرا دروازہ ہر اس

شخص کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جس نے مصیبتوں میں مجھ سے امید وابستہ کی ہو اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ کون ہے ایسا جس نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھا ہے لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں۔ میرے آسمان ایسی مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے۔ میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول کر دور کر سکتا مگر میرے اذن کے بعد یہ کیا معاملہ ہے کہ بندہ مجھے بھولا ہوا ہے۔ میں نے اپنے جود و کرم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نیکی سلب کر لی تو اس نے لوٹانے کا سوال نہ کیا اور میرے غیر سے مانگا۔ کیا اس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو کیا میں بخیل ہوں کہ میرا بندہ مجھے ایسا سمجھتا ہے کیا جود و کرم میرے لئے نہیں، کیا عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

کیا میں امید کا محل نہیں، پس کون ہے جو مجھ سے قطع تعلق کرے تو کیا لوگ غیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں۔ اگر تمام اہل آسمان و زمین یک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے صرف ایک ایک اتنا دوں گا جس کی اُمید ان سب کو ہو اور میرے خزانے میں بقدر چیونٹی کے ایک عضو کے کمی نہ ہوگی۔ اور کیسے کمی ہو سکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا بنانے والا میں ہوں ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے مایوس ہوا اور تباہی ہو اس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبَّادِبْنِ يَعْقُوبَ الرَّ وَاجِنِيِّ عَنْ سَعِيدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ بِيَنْبُعَ وَ قَدْ نَفِدَتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ ، فَقَالَ لِي بَعْضُ وُلْدِالْحُسَيْنِ عليه السلام : مَنْ تُؤَمِّلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ؟ فَقُلْتُ : مُوسَى بْنَ عَبْدِاللهِ ، فَقَالَ إِذاً لَا تُقْضَى حَاجَتُكَ ثُمَّ لَا تُنْجَحُ طَلِبَتُكَ ؛ قُلْتُ : وَ لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : لِأَنِّي قَدْ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ آبَائِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ - فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَمْلِ عَلَيَّ ، فَأَمْلَاهُ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ مَا أَسْأَلُهُ حَاجَةً بَعْدَهَا .

٨ - راوی کہتا ہے میں مقام ینبع میں موسیٰ بن عبداللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو کچھ نہ رہا۔ مجھ سے امام حسینؑ کی نسل سے ایک صاحب نے کہا یہ کس سے ملنے کی امید ہے۔ میں نے کہا موسیٰ بن عبداللہ سے انھوں نے کہا تمھاری حاجت برادی نہ ہوگی میں نے کہا کیوں۔ انھوں نے کہا۔ میں نے اپنے آبا کی ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی۔ میں نے یا ابن رسول اللہ۔ مجھے لکھوا دیجئے۔ انھوں نے لکھوا دی۔ میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانگوں گا۔

ایک سو اکسٹھواں باب

خوف و رجاء

(بَابُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ) ۱۶۱

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، أَوْ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ فِي وَصِيَّةِ لُقْمَانَ ؟ قَالَ : كَانَ فِيهَا الْأَعَاجِيبُ وَكَانَ أَعْجَبُ مَا كَانَ فِيهَا أَنْ قَالَ لِابْنِهِ : خَفِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خِيفَةً لَوْ جِئْتَهُ بِبِرِّ الثَّقَلَيْنِ لَعَذَّبَكَ وَارْجُ اللهَ رَجَاءً لَوْ جِئْتَهُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَحِمَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَ] فِي قَلْبِهِ نُورَانِ : نُورُ خِيفَةٍ وَ نُورُ رَجَاءٍ ، لَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا وَلَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے پوچھا لقمان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دوجہاں کی نیکی تمہارے پاس ہو تو بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے پوری امید رکھو اگر دوجہاں کے گناہ ہوں تو بھی وہ رحم کر سکتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ہر بندۂ مومن کے دل میں دو نور ہیں نورِ خوف اور نورِ رجا اور نورِ رجا اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا اور اگر اُسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ خَفِ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَىٰ أَنَّهُ لَا يَرَاكَ فَقَدْ كَفَرْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ يَرَاكَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَعَلْتَهُ مِنْ أَهْوَنِ النَّاظِرِينَ عَلَيْكَ .

۲۔ اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔ اے اسحاق اللہ سے ڈر گویا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تُو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تو نے گناہ کیا تو تُو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر اسے سمجھا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ خَافَ اللهَ أَخَافَ اللهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللهَ أَخَافَهُ اللهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اللهَ خَافَ اللهَ وَمَنْ خَافَ اللهَ سَخَتْ نَفْسُهُ عَنِ الدُّنْيَا .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزار ہوا

٥ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْمٌ يَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرْجُو ، فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ يَتَرَجَّحُونَ فِي الْأَمَانِيِّ ، كَذَبُوا ، لَيْسُوا بِرَاجِينَ ، إِنَّ مَنْ رَجَا شَيْئاً طَلَبَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مر جاتے ہیں فرمایا یہ لوگ غلط آرزوئیں کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہ رجا والے نہیں ہیں جو کوئی کسی شے کا آرزومند ہوتا ہے وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگا کرتا ہے۔

٦ ـ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ قَوْماً مِنْ مَوَالِيكَ يُلِمُّونَ بِالْمَعَاصِي وَيَقُولُونَ نَرْجُو ، فَقَالَ: كَذَبُوا لَيْسُوا لَنَا بِمَوَالٍ ، أُولَئِكَ قَوْمٌ تَرَجَّحَتْ بِهِمُ الْأَمَانِيُّ ، مَنْ رَجَا شَيْئاً عَمِلَ لَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَيْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۶۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہمیں امید بخشش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنھیں آرزوؤں نے گھیر لیا ہے جو کسی شے کی امید کرتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو اس سے بھاگتا ہے

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الْعِبَادَةِ شِدَّةَ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللهُ : «إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ» وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: «فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ» وَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: «وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً» ، قَالَ : وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ حُبَّ الشَّرَفِ وَالذِّكْرِ لَا يَكُونَانِ فِي قَلْبِ الْخَائِفِ الرَّاهِبِ .

۳۴/۵ مائدہ
۳۰/۲۸ فاطر
۲۵/۳ الطلاق

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عبادت کی صورت یہ ہے کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اللہ کے بندوں میں علماء اس سے ڈرتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور یہ بھی فرمایا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو بدی سے نکال دیتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں انھیں شرف و شہرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا [قَالَ :] قَالَ : إِنَّ رَجُلاً ، رَكِبَ الْبَحْرَ بِأَهْلِهِ فَكُسِرَ بِهِمْ ، فَلَمْ يَنْجُ مِمَّنْ كَانَ فِي السَّفِينَةِ إِلَّا امْرَأَةُ الرَّجُلِ ، فَإِنَّهَا نَجَتْ عَلَىٰ لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ حَتَّىٰ أَلْجَأَتْ عَلَىٰ جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ رَجُلٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَلَمْ يَدَعْ لِلهِ حُرْمَةً إِلَّا انْتَهَكَهَا فَلَمْ يَعْلَمْ إِلَّا وَالْمَرْأَةُ قَائِمَةٌ عَلَىٰ رَأْسِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ : إِنْسِيَّةٌ أَمْ جِنِّيَّةٌ ؟ فَقَالَتْ : إِنْسِيَّةٌ ، فَلَمْ يُكَلِّمْهَا كَلِمَةً حَتَّىٰ جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمَّا أَنْ هَمَّ بِهَا اضْطَرَبَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لَكِ تَضْطَرِبِينَ ؟ فَقَالَتْ : أَفْرَقُ مِنْ هٰذَا ـ وَأَوْمَأَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ ـ قَالَ : فَصَنَعْتِ مِنْ هٰذَا شَيْئاً ؟ قَالَتْ : لَا وَعِزَّتِهِ ، قَالَ : فَأَنْتِ تَفْرَقِينَ مِنْهُ هٰذَا الْفَرَقَ وَلَمْ تَصْنَعِي مِنْ هٰذَا شَيْئاً وَإِنَّمَا أَسْتَكْرِهُكِ اسْتِكْرَاهاً فَأَنَا وَاللهِ أَوْلَىٰ بِهٰذَا الْفَرَقِ وَالْخَوْفِ وَأَحَقُّ مِنْكِ ، قَالَ : فَقَامَ وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئاً وَرَجَعَ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَلَيْسَتْ لَهُ هِمَّةٌ إِلَّا التَّوْبَةَ وَالْمُرَاجَعَةَ ، فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِي إِذْ صَادَفَهُ رَاهِبٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ فَحَمِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَقَالَ الرَّاهِبُ لِلشَّابِّ : ادْعُ اللهَ يُظِلَّنَا بِغَمَامَةٍ ، فَقَدْ حَمِيَتْ عَلَيْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ الشَّابُّ : مَا أَعْلَمُ أَنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي حَسَنَةً فَأَتَجَاسَرَ عَلَىٰ أَنْ أَسْأَلَهُ شَيْئاً ، قَالَ : فَأَدْعُو أَنَا وَتُؤَمِّنُ أَنْتَ ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ الرَّاهِبُ يَدْعُو وَالشَّابُّ يُؤَمِّنُ ، فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَظَلَّتْهُمَا غَمَامَةٌ ، فَمَشَيَا تَحْتَهَا مَلِيّاً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ تَفَرَّقَتِ الْجَادَّةُ جَادَّتَيْنِ فَأَخَذَ الشَّابُّ فِي وَاحِدَةٍ وَأَخَذَ الرَّاهِبُ فِي وَاحِدَةٍ فَإِذَا السَّحَابَةُ مَعَ الشَّابِّ ، فَقَالَ الرَّاهِبُ: أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي ، لَكَ اسْتُجِيبَ وَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي فَأَخْبِرْنِي مَا قِصَّتُكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ : غُفِرَ لَكَ مَا مَضَىٰ حَيْثُ دَخَلَكَ الْخَوْفُ

فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ فِيمَا تَسْتَقْبِلُ .

۸ ۔ راوی کہتاہے حضرت علی بن الحسین نے فرمایاکہ ایک شخص مع اہل وعیال کشتی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی بی بی کے اور سب ڈوب گئے وہ عورت ایک تختہ کے سہارے ایک جزیرہ کے کنارے جالگی اس جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا جس نے حرمت الٰہیہ کی ہتک کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا یہ عورت جب اس کے سامنے آئی تو اس نے سر اٹھاکر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو از قسم انسان ہے یا از قسم جن۔ اس نے کہا میں انسان ہو اس نے بغیر اس سے کچھ کہے اسے پکڑ کر لٹا دیا اور زنا کرنا چاہا عورت کے بدن میں کپکپی پڑگئی اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے اس نے کہا میں اس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف، مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے کبھی ایسا کام کرایا ہے اس نے کہا نہیں، قسم ہے عزت وجلال خدا کی اس نے کہا تو تو صرف اسی کام کی وجہ سے اتنا خوف کھا رہی ہے حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کار بد کرنا چاہ رہا ہوں لہذا میں تجھ سے خدا سے ڈرنے کا زیادہ مستحق ہوں یہ کہہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کچھ اور نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جارہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کڑی دھوپ تھی راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے سایہ کے لئے بادل بھیج دے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کون سی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرات کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ چنانچہ راہب نے دعا کی اور جوان نے آمین کہی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آگیا اور اس کے سایہ میں دونوں چلنے لگے اور دن میں دیر تک چلتے رہے پھر انھوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا دوسرے پر راہب، بادل اس جوان کے ساتھ ہو گیا۔ راہب نے کہا تو مجھ سے بہتر ہے تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پس مجھے بتا تیرا قصہ کیا ہے اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے خبردار رہنا۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا حُفِظَ مِنْ خُطَبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوا إِلَىٰ مَعَالِمِكُمْ وَإِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوا إِلَىٰ نِهَايَتِكُمْ أَلَا إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْمَلُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَىٰ لَا يَدْرِي مَا اللهُ صَانِعٌ فِيهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا اللهُ قَاضٍ فِيهِ فَلْيَأْخُذِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَفِي الشَّبِيبَةِ قَبْلَ الْكِبَرِ وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الدُّنْيَا مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَمَا بَعْدَهَا مِنْ دَارٍ إِلَّا الْجَنَّةَ أَوِ النَّارَ .

۹ ۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا یہ ہے کہ حضرت

نے فرمایا۔ لوگو۔ تمھارے لیئے دلائل و براہین ہیں اور تمھارے لئے ایک نہایت ہے پس اپنی نہایت پر نظر رکھو آگاہ ہو کہ بندۂ مومن دو قوتوں کے درمیان کام کرتا ہے ایک عمر کا وہ حصّہ ہے جو گزر چکا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا اور عمر کا ایک وہ حصہ ہے جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا پس چاہیئے کہ بندۂ مومن جو کام کرے جو اس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جوانی میں بڑھاپے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ دنیا کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا اس دنیا کے علاوہ سوائے جنت و نار کوئی اور گھر نہیں۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَد ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ داوُدَ الرَّقّيّ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِمَنْ خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ» قالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللهَ يَراهُ وَيَسْمَعُ ما يَقُولُ وَ يَعْلَمُ ما ۵۵/۴۶ رحمٰن
يَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذٰلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمالِ فَذٰلِكَ الَّذي خافَ مَقامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوىٰ .

۱۰۔ آیہ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا، جس نے یہ جان لیا کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا برا جاننے والا ہے تو وہ شخص اعمالِ قبیحہ سے رک جاتا ہے یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقامِ رب سے اور بری خواہشوں سے نفس کو روکا۔

توضیح:۔ دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشت دنیا ہے وہ حاصل ہوتی ہے قضائے الٰہی پر راضی ہونے سے اور دوسری بہشتِ آخرت ہے جو جزا ہے مرضیٔ الٰہی پر راضی ہونے کی۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبي سارَةَ قالَ : سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتّى يَكُونَ خائِفاً راجِياً ، وَلا يَكُونُ خائِفاً راجِياً حَتّى يَكُونَ عامِلاً لِما يَخافُ وَيَرْجُو .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جبتک خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک خوف اور رجا کے معاملات پر عمل کرنے والا نہ ہو۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ أَبي عُبَيْدَةَ الْحَذّاءِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : الْمُؤْمِنُ بَيْنَ مَخافَتَيْنِ : ذَنْبٌ قَدْ مَضىٰ لا يَدْري ما صَنَعَ اللهُ فيهِ وَعُمُرٌ قَدْ بَقِيَ لا يَدْري ما يَكْتَسِبُ فيهِ مِنَ الْمَهالِكِ ، فَهُوَ لا يُصْبِحُ إِلّا خائِفاً وَلا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْخَوْفُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مومن دو خوفوں کے درمیان ہے ایک وہ گناہ جو گزر گیا نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا کہ کیسی مہلک غلطیوں کا مرتکب ہو گا۔ وہ صبح کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کر سکتا مگر خوف۔

۱۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَ] فِي قَلْبِهِ نُورَانِ: نُورُ خِيفَةٍ وَنُورُ رَجَاءٍ لَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا وَلَوْ وُزِنَ هٰذَا لَمْ يَزِدْ عَلَىٰ هٰذَا.

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا ہے کوئی بندۂ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نور خوف اور نور رجاء اگر ان دونوں کو وزن کیا جائے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہو گی۔

ایک سو باسٹھواں باب

اللہ عزّوجل کے ساتھ حسنِ ظن

(بَابُ) ۱۶۲

☆(حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)☆

۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: لَا يَتَّكِلُ الْعَامِلُونَ لِي عَلَىٰ أَعْمَالِهِمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِثَوَابِي، فَإِنَّهُمْ لَوِ اجْتَهَدُوا وَأَتْعَبُوا أَنْفُسَهُمْ ـ أَعْمَارَهُمْ ـ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بَالِغِينَ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فِيمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّاتِي وَرَفِيعِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ فِي جِوَارِي وَلٰكِنْ بِرَحْمَتِي فَلْيَثِقُوا وَفَضْلِي فَلْيَرْجُوا وَإِلَىٰ حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا، فَإِنَّ رَحْمَتِي عِنْدَ ذٰلِكَ تُدْرِكُهُمْ، وَمَنِّي يُبَلِّغُهُمْ رِضْوَانِي، وَمَغْفِرَتِي تُلْبِسُهُمْ عَفْوِي فَإِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَبِذٰلِكَ تَسَمَّيْتُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر اپنے نفسوں کو میری عبادت کر کے تعب میں ڈالیں تو بھی قاصر رہیں

گے اور میری عبادت کی تہہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے جستجو کریں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس لوگوں کو چاہیئے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار ہیں میری طرف اچھا گمان رکھیں تو مطمئن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائے گی اور میرا عفو ان کو ڈھانپ لے گا میں رحمٰن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لئے میرا یہ نام ہے۔

٢ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ ـ وَ هُوَ عَلَىٰ مِنْبَرِهِ ـ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا أُعْطِيَ مُؤْمِنٌ قَطُّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا بِحُسْنِ ظَنِّهِ بِاللهِ وَرَجَائِهِ لَهُ وَ حُسْنِ خُلُقِهِ وَالْكَفِّ عَنِ اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ مُؤْمِناً بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ إِلَّا بِسُوءِ ظَنِّهِ بِاللهِ وَ تَقْصِيرِهِ مِنْ رَجَائِهِ وَسُوءِ خُلُقِهِ وَاغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يَحْسُنُ ظَنُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ بِاللهِ إِلَّا كَانَ اللهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ لِأَنَّ اللهَ كَرِيمٌ ، بِيَدِهِ الْخَيْرَاتُ ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ قَدْ أَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخْلِفُ ظَنَّهُ وَرَجَاءَهُ ، فَأَحْسِنُوا بِاللهِ الظَّنَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے منبر پر فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن نہ ہو اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسنِ ظن خلق کا مالک نہ ہو، مومنین کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود یکتا کی، خدا کسی مومن کو بعد توبہ و استغفار معذب نہیں کرتا۔ لیکن جب خدا سے اس کو سوئے ظن ہو اور امید میں کوتاہی ہو یا بدخلقی ہو یا مومنوں کی غیبت کرے۔ خدا کی قسم بندۂ مومن کا حسنِ ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہوگا کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کارساز مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ حیا کرتا ہے اس بات سے کہ بندۂ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے اور اپنی امید اس سے قطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا گمان رکھو اور اسی طرف رغبت کرو۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ بِي[1] إِنْ خَيْراً فَخَيْراً وَإِنْ شَرّاً فَشَرّاً .

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسنِ ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندۂ مومن کے نزدیک ہوں

اگر وہ میرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کے لئے بہتری ہے اور اگر برا گمان رکھتا ہے تو برائی ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: حُسْنُ الظَّنِّ بِاللهِ أَنْ لَا تَرْجُوَ إِلَّا اللهَ وَلَا تَخَافَ إِلَّا ذَنْبَكَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ اسی سے امید رکھی جائے اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

ایک سو ترسٹھواں باب

اعترافِ تقصیر

((بَابُ)) ۱۶۳

﴿الْإِعْتِرَافِ بِالتَّقْصِيرِ﴾

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِبَعْضِ وُلْدِهِ: يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْجِدِّ لَا تُخْرِجَنَّ نَفْسَكَ مِنْ حَدِّ التَّقْصِيرِ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهِ، فَإِنَّ اللهَ لَا يُعْبَدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ.

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک فرزند سے بیٹا کوشش کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و طاعتِ خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہو کیونکہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا جَابِرُ لَا أَخْرَجَكَ اللهُ مِنَ النَّقْصِ وَ[لَا] التَّقْصِيرِ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص اور تقصیر سے خارج کرے۔

٣ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلاً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبَدَ اللهَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَرَّبَ قُرْبَاناً فَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ، فَقَالَ لِنَفْسِهِ: مَا أُتِيتُ[1] إِلَّا مِنْكِ وَمَا الذَّنْبُ إِلَّا لَكِ، قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ[2]: ذَمُّكَ لِنَفْسِكَ أَفْضَلُ مِنْ

عِبَادَتِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا جو کچھ ہوا تیری وجہ سے ہوا گناہ تیرا ہی ہے۔ خدا نے اسے وحی کی۔ تیرا اپنے نفس کی مذمت کرنا افضل ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ لَاتَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ وَلَاتُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَّا الْمُعَارُونَ فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ الرَّجُلَ يُعَارُ الدِّينَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَمَا مَعْنَى لَاتُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ فَقَالَ : كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ بِهِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّراً عِنْدَ نَفْسِكَ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ مُقَصِّرُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کرو۔ خداوندا مجھے رعایتی ایمان والا قرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر، میں نے عاریتاً ایمان دیئے ہوؤں کو تو پہچان لیا اور جان لیا کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے نکل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی، فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کم ہی سمجھو کیونکہ جو عمل بندوں کا خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنایا ہے۔

ایک سو چونسٹھواں باب

اطاعت و تقویٰ

(بَابُ) ۱۶۴

﴿ الطَّاعَةِ وَ التَّقْوىٰ ﴾

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَخِي عَرَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَاتَذْهَبْ بِكُمُ الْمَذَاهِبُ ، فَوَاللهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنْ أَطَاعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہب باطلہ تم کو مذہب حق سے نہ ہٹا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی

اطاعت کرے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاللهِ مَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ ، أَلَا وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوْعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلْ أَحَدَكُمْ اسْتِبْطَاءُ شَيْءٍ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ يَطْلُبَهُ بِغَيْرِ حِلِّهِ ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسولِ خدا نے حجۃ الوداع میں اور فرمایا۔ لوگو واللہ کوئی شے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی شے تم کو نار سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں، مگر وہی جس کی نہی میں نے کی ہے آگاہ ہو کہ جبرئیل نے میرے دل میں یہ وحی ڈالی کہ کوئی شخص نہیں مرتا جب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی طلب میں پوری کوشش کرو اور تم میں سے کوئی ایسی روزی تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پا سکتا سوائے اس کی اطاعت کے۔

۳۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ؛ وَأَحْمَدُبْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا جَابِرُ أَيَكْتَفِي مَنِ انْتَحَلَ التَّشَيُّعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَوَاللهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللهَ وَأَطَاعَهُ وَمَا كَانُوا يُعْرَفُونَ يَا جَابِرُ إِلَّا بِالتَّوَاضُعِ وَالتَّخَشُّعِ وَالْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللهِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْجِيرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِينَ وَالْأَيْتَامِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانُوا أُمَنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا نَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَداً بِهَذِهِ الصِّفَةِ ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ : أُحِبُّ عَلِيّاً وَأَتَوَلَّاهُ ثُمَّ لَا يَكُونُ مَعَ ذَلِكَ فَعَّالاً ؟ فَلَوْ قَالَ : إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللهِ ـ فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله خَيْرٌ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام ـ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُ سِيرَتَهُ وَلَا يَعْمَلُ بِسُنَّتِهِ مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئاً فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللهِ ، لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ ، أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ [وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ] أَتْقَاهُمْ وَأَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ ، يَا جَابِرُ وَاللهِ مَا يُتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِالطَّاعَةِ

وَمَا مَعَنَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَلَا عَلَى اللهِ لِأَحَدٍ مِنْ حُجَّةٍ ، مَنْ كَانَ لِلّٰهِ مُطِيعاً فَهُوَ لَنَا وَلِيٌّ وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ عَاصِياً فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ ؛ مَا تُنَالُ وَلَايَتُنَا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا۔ اے جابر صرف یہ کہنا کہ ہم اہلِ بیت سے محبت رکھتے ہیں شیعیت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا مگر جب کہ اللہ سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر تواضع خضوع و خشوع، ادائے امانت، کثرتِ ذکرِ خدا، روزہ نماز، والدین سے نیکی، حسن سلوک، ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں، مقروضوں اور یتیموں سے اور قول میں صداقت ہو، قرآن کی تلاوت ہو اور لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا ابن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے جابر، مذاہب باطلہ تم کو مذہب سے ہٹا نہ دیں کیا یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا وہ کرنے والا کچھ نہ ہو ایسے ہی اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علیؑ سے بہتر ہیں اس کے بعد وہ رسولؐ کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اسے کچھ فائدہ نہ دے گی، اللہ سے ڈرو اور صحیح عمل کرو جو پیشِ خدا مقبول ہو کسی شخص اور خدا کے درمیان قرابت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اس کی اطاعت عملاً زیادہ کرنے والا ہے اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں بن سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا برأت نہیں اور نہ خدا پر کوئی حجت ہے جو اللہ کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے وہ ہمارا دشمن ہے۔ ہماری ولایت کو کوئی نہیں پا سکتا مگر عمل اور پرہیزگاری سے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيَأْتُونَ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُونَهُ ، فَيُقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : نَحْنُ أَهْلُ الصَّبْرِ فَيُقَالُ لَهُمْ : عَلَى مَا صَبَرْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَصْبِرُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَنَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ ؛ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقُوا ؛ أَدْخِلُوهُمُ الْجَنَّةَ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ». ۳۹/۱۰ زمر

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازۂ جنت پر آئیں گے اُسے کھٹکھٹائیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو، وہ کہیں گے ہم اہلِ صبر ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم نے کس چیز پر صبر کیا وہ کہیں گے ہم نے اطاعت خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا اور معاصی سے رکنے پر ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اللہ کہے گا انھوں نے سچ کہا۔ انھیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ أَبِي

عُبَيْدَةَ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ تَقْوَى وَ كَيْفَ يَقِلُّ مَا يُتَقَبَّلُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور کیسے سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

٦ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ ـ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ـ كُونُوا النُّمْرُقَةَ الْوُسْطَى يَرْجِعُ إِلَيْكُمُ الْغَالِي وَيَلْحَقُ بِكُمُ التَّالِي ؛ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَعْدٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْغَالِي ؟ قَالَ : قَوْمٌ يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا ، فَلَيْسَ أُولَئِكَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ ؛ قَالَ فَمَا التَّالِي ؟ قَالَ : الْمُرْتَادُ يُرِيدُ الْخَيْرَ ؛ يُبَلِّغُهُ الْخَيْرَ يُؤْجَرُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : وَاللهِ مَا مَعَنَا مِنَ اللهِ بَرَاءَةٌ وَلَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللهِ قَرَابَةٌ وَلَا لَنَا عَلَى اللهِ حُجَّةٌ وَلَا نَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ ؛ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيعاً لِلهِ تَنْفَعُهُ وَلَايَتُنَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ عَاصِياً لِلهِ لَمْ تَنْفَعْهُ وَلَايَتُنَا ؛ وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوا ؛ وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوا .

٦۔ ابوجعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے گروہ شیعہ ، اے شیعیان آلِ محمدؐ تم تکیہ کی طرح بنو جس پر اعتماد کیا جاتا ہے تاکہ غالی تمہاری طرف لوٹے اور پسماندہ تم سے مل جائے۔ سعد انصاری نے کہا میں آپ پر فدا ہوں غالی کون ہے۔ فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہمارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان میں سے ہیں اس نے کہا تالی کون ہے فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استنباطِ عمل امام سے کرتا ہے وہ نیکی کو پالیتا ہے اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ ہمارے ساتھ رہنے میں برأت نہیں ، کیوں کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قرابت نہیں اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی حجت ہے خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو ہماری ولایت نفع دے گی اور جو عاصی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی وائے ہو تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ ، شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَذَكَرْنَا الْأَعْمَالَ فَقُلْتُ أَنَا : مَا أَضْعَفَ عَمَلِي ، فَقَالَ : مَهْ ، اسْتَغْفِرِ اللهَ ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ التَّقْوَى خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعَمَلِ بِلَا تَقْوَى . قُلْتُ : كَيْفَ يَكُونُ كَثِيرٌ بِلَا تَقْوَى ؟ قَالَ : نَعَمْ مِثْلُ الرَّجُلِ يُطْعِمُ طَعَامَهُ وَيَرْفُقُ جِيرَانَهُ وَيُوَطِّئُ رَحْلَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ دَخَلَ فِيهِ ، فَهَذَا الْعَمَلُ بِلَا تَقْوَى وَيَكُونُ الْآخَرُ لَيْسَ عِنْدَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھیڑا۔ میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفراللہ اسے چھوڑو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ بلا تقویٰ کے زیادہ عمل سے بہتر ہے میں نے کہا بلا تقویٰ کے عمل کثیر کیسے ہوگا فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھلاتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے ہمدردی و مدارا پیش آتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقویٰ ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

٨ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ مُحْسِنٍ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا نَقَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْداً مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَى عِزِّ التَّقْوَى إِلَّا أَغْنَاهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَأَعَزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ وَآنَسَهُ مِنْ غَيْرِ بَشَرٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقویٰ کی عزت دی ہے اور اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر انسان اسے تنہائی سے مانوس بنا دیا ہے۔

ایک سو پینسٹھواں باب

ورع

(بَابُ الْوَرَعِ) ۱۶۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَا أَلْقَاكَ إِلَّا فِي السِّنِينَ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ آخُذُ بِهِ ، فَقَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالِاجْتِهَادِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتلائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا۔ خدا سے ڈرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا اور حصولِ نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے تو یہ کوشش فائدہ نہ دے گی۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اتَّقُوا اللهَ وَصُونُوا دِينَكُمْ بِالْوَرَعِ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم کو نصیحت کی اطاعتِ خدا کا حکم دیا اور دنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو، خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی۔

۳ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: وَعَظَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَ وَزَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ فَإِنَّهُ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِالْوَرَعِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ سے سنا اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

٤ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اجتہاد نافع نہیں۔

٥ ۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ أَشَدَّ الْعِبَادَةِ الْوَرَعُ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے پرہیزگاری سخت ترین عبادت ہے۔

٦ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيُّ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا نَلْقَى مِنَ النَّاسِ فِيكَ؟! فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: وَمَا الَّذِي تَلْقَى مِنَ النَّاسِ فِيَّ؟ فَقَالَ: لَا يَزَالُ يَكُونُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الرَّجُلِ الْكَلَامُ فَيَقُولُ جَعْفَرِيٌّ خَبِيثٌ، فَقَالَ: يُعَيِّرُكُمُ النَّاسُ بِي؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّبَّاحِ: نَعَمْ قَالَ: فَقَالَ: مَا أَقَلَّ وَاللهِ مَنْ يَتَّبِعُ جَعْفَراً مِنْكُمْ؛ إِنَّمَا أَصْحَابِي مَنِ اشْتَدَّ وَرَعُهُ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابِي.

۶۔ ابوالصباح کنانی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کس قدر تکلیف ہوتی ہے آپ کے بارے میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے بارے میں تم کو لوگوں سے کیا آزار پہنچتا ہے ابوصباح نے کہا مجھ سے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے

نہ کہتا ہے جعفری خبیث ہوتے ہیں فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ابوالصباح نے کہا۔ فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے سچے پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیزگاری میں زیادہ سخت ہوں اپنے خالق کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کی امید رکھیں ایسے ہیں میرے اصحاب۔

٧ ـ حَنَانُ بْنُ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ الْغَزَّالِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ اجْتَنِبْ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ ، تَكُنْ مِنْ أَوْرَعِ النَّاسِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم جو میں نے تیرے اوپر حرام کر دیا ہے اس سے بچ تو پرہیزگاروں میں سے ہو جائے گا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْوَرَعِ مِنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ: الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۸۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ پرہیزگار آدمی سے کون مراد ہے فرمایا جو محارم سے پرہیز کرتا ہے

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِجْتِهَادِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ وَكُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ وَكُونُوا زَيْناً وَلَا تَكُونُوا شَيْناً ، وَعَلَيْكُمْ بِطُولِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ؛ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا طَالَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ هَتَفَ إِبْلِيسُ مِنْ خَلْفِهِ وَقَالَ: يَا وَيْلَهُ أَطَاعَ وَعَصَيْتُ وَسَجَدَ وَأَبَيْتُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم کرو تقویٰ، پرہیزگاری، کوشش امر دین میں سچ بات کہنا، امانت ادا کرنا، پڑوسی سے نیکی اور اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف لوگوں کو بلانا نہ صرف اپنی زبانوں سے بلکہ اپنے اعمال سے اپنے آئمہ کے لئے زینت بنو۔ اور بداعمالی سے ان کے لئے باعث ننگ نہ بنو اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو کہ جب تم طول دیتے ہو تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے ہائے اس نے اطاعت کی اور میں نے نافرمانی کی، اس نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عِيسَى بْنُ عَبْدِاللهِ الْقُمِّيُّ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ قَالَ: يَا

عِيسَى بْنَ عَبْدِاللهِ لَيْسَ مِنَّا ـ وَلَا كَرَامَةَ ـ مَنْ كَانَ فِي مِصْرٍ فِيهِ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ وَ كَانَ فِي ذَٰلِكَ الْمِصْرِ أَحَدٌ أَوْرَعَ مِنْهُ.(۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ القمی حاضر ہوا حضرت نے مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور نہ ان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے کہ اگر کسی شہر میں ہمارے شیعہ ایک لاکھ اور اس سے بھی زائد ہوں اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص بھی ان سے زیادہ پرہیزگار ہو کیونکہ اس سے ہماری دوستی بدنام ہوگی۔)

۱۱ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَوْصِنِي، قَالَ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِهَادٌ لَا وَرَعَ فِيهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمایئے۔ فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، پرہیزگار بنو، عبادت میں مشقت کو برداشت کرو اور یہ جان لو کہ یہ مشقت فائدہ نہ دے گی جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

۱۲ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَعِينُونَا بِالْوَرَعِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكُمْ بِالْوَرَعِ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ فَرَجاً، وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: «مَنْ يُطِعِ اللهَ وَ رَسُولَهُ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً» فَمِنَّا النَّبِيُّ وَمِنَّا الصِّدِّيقُ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کرو جو شخص کہ پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا اس کو کشادگی نصیب ہوگی، خدا فرماتا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کی ہیں اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہوں گے پس ہم میں نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں شہداء اور صالحین بھی ہیں۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَا نَعُدُّ الرَّجُلَ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ لِجَمِيعِ أَمْرِنَا مُتَّبِعاً مُرِيداً، أَلَا وَإِنَّ مِنِ اتِّبَاعِ أَمْرِنَا وَإِرَادَتِهِ الْوَرَعَ، فَتَزَيَّنُوا

بِهِ ؛ يَرْحَمُكُمُ اللهُ وَ كَبِّدُوا أَعْدَائَنَا [بِهِ] يَنْعَشْكُمُ اللهُ

۱۳۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہم کسی شخص کو مومن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے ان امور بد کی بجاآوری کا، آگاہ ہو جس نے ہمارا اتباع کیا اور پرہیزگاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصد وہی پرہیزگاری ہے اپنے کو اس سے آراستہ کرو اللہ تم پر رحم کرے اس پرہیزگاری کے ذریعے سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرو۔ اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَجَّالِ ؛ عَنِ الْعَلاءِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كُونُوا دُعَاةً لِلنَّاسِ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ ؛ لِيَرَوْا مِنْكُمُ الْوَرَعَ وَالْإِجْتِهَادَ وَالصَّلَاةَ وَالْخَيْرَ ؛ فَإِنَّ ذَٰلِكَ دَاعِيَةٌ .

۱۴۔ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمھاری پرہیزگاری عبادت میں مشقت، نماز اور امر خیر کو دیکھیں بڑی دعوتِ دین یہی ہے۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْعَلَوِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : قَالَ : كَثِيراً مَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَبِي يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ شِيعَتِنَا مَنْ لَا تَتَحَدَّثُ الْمُخَدَّرَاتُ بِوَرَعِهِ فِي خُدُورِهِنَّ وَ لَيْسَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا مَنْ هُوَ فِي قَرْيَةٍ فِيهَا عَشَرَةُ آلَافِ رَجُلٍ فِيهِمْ [مِنْ] خَلْقِ [ا]للهِ أَوْرَعُ مِنْهُ .

۱۵۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی شہرت پذیر نہ ہو کہ مستورات پسِ پردہ اس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسی بستی میں ہمارے مخالفوں کی ہو جس میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

ایک سوچھیاسٹھواں باب

عفت

(بَابُ الْعِفَّةِ) ۱۶۶

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

عليه السلام قَالَ : مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ عِفَّةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا افضل عبادت پاک دامنی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي ضَعِيفُ الْعَمَلِ قَلِيلُ الصِّيَامِ وَلَكِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا آكُلَ إِلَّا حَلَالاً ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَيُّ الْاِجْتِهَادِ أَفْضَلُ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت بطن و فرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي النَّارَ الْأَجْوَفَانِ : الْبَطْنُ وَالْفَرْجُ .

۵۔ فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو خالی جگہوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرمگاہ۔

٦ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ أَخَافُهُنَّ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي : الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَمَضَلَّاتُ الْفِتَنِ وَشَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ .

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن سے میں اپنے بعد اپنی امت سے ڈرتا ہوں اوّل معرفت

کے بعد گمراہی، دوسرے فتنوں والی گمراہیاں تیسرے بطن اور فرج کی شہوت۔

۷ ۔ أبُوعَلِيّ الأشعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالجَبَّارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَيْمُونٍ القَدَّاحِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَامِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلُ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا بطن اور فرج کو حرام سے بچانے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔

۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَامِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلُ عِنْدَاللهِ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَفَرْجٍ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکم و شرمگاہ کے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

ایک سو سرسٹھواں باب

محارم سے اجتناب

(بَابُ) ۱۶۷

☆(اجْتِنَابِ الْمَحَارِمِ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ» قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْشَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذٰلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذٰلِكَ الَّذِي «خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى» .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دوہری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اسکے ہر عمل کو دیکھتا اور ہر قول کو سنتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا برا تو یہ اس کو اعمال قبیحہ کی بجا آوری سے روکے گا اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقام رب سے خوف کیا اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا وہ نجات یافتہ ہے۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ ثَلَاثٍ: عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَيْنٍ فَاضَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٍ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ.

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جاگی جو خوفِ خدا سے روئی جو محارم الٰہیہ سے کترائی۔

۳ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ عَنْ يُونُسَ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام: يَا مُوسَى مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَنْ مَحَارِمِي فَإِنِّي أُبِيحُهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ لَا أُشْرِكُ مَعَهُمْ أَحَداً.

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے مناجات کی۔ اے موسیٰ جو کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جنات عدن کو بلا شرکت غیرے اس کے لئے مباح کر دوں گا۔

٤- عَلِيٌّ [بْنُ إِبْرَاهِيمَ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مِنْ أَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ ذِكْرُ اللهِ كَثِيراً ثُمَّ قَالَ: لَا أَعْنِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ مِنْهُ وَلٰكِنْ ذِكْرَ اللهِ عِنْدَ مَا أَحَلَّ وَحَرَّمَ، فَإِنْ كَانَ طَاعَةً عَمِلَ بِهَا وَإِنْ كَانَ مَعْصِيَةً تَرَكَهَا.

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکر کثیر فرض کیا ہے ان میں ایک ذکر سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسبیحات اربعہ نہیں ہے اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد وہ ذکر ہے جو اس وقت ہو کہ حلال چیز کو شوقِ ثواب میں بجا لائے اور حرام کو خوفِ عذاب میں ترک کرے اگر وہ امر اطاعت سے متعلق ہو تو بجا لائے اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

٥ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُوراً» قَالَ: أَمَا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الْقَبَاطِيِّ وَلٰكِنْ كَانُوا إِذَا عَرَضَ لَهُمُ الْحَرَامُ لَمْ يَدَعُوهُ. ۲۵/۲۳ فرقان

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جو عمل کیا ہم نے اس کو غبار پراگندہ بنا دیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمال مصر کے سفید کپڑے سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیز ان پر پیش کی جاتی تھی تو اس

کو چھوڑتے نہ تھے۔

٦- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةً لِلّٰهِ مَخَافَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَرْضَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٦- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے خوفِ خدا سے معصیت کو ترک کیا، روزِ قیامت اللہ اس سے راضی ہوگا۔

ایک سو اڑسٹھواں باب

ادائے فرائض

(بَابُ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ) ۱۶۸

١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ.

١- فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے کہ جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بجا لائے۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا»[٢] قَالَ: اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ.

٢- فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے اس قولِ خدا کے متعلق صبر کرو (ادائے فرائض میں) اور نہایت صبر کرو (رضائے الٰہی حاصل کرنے میں جن مصائب کا سامنا ہو) اور روکو اپنے کو (پیروی آئمہ ضلالت سے) یہاں صبر سے مراد فرائض پر صبر کرنا ہے۔

٣- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَابِطُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ عليهم السلام[٢] ۳/۲۰۰ عمران

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ [وَزَادَ فِيهِ] : فَاتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ.

۳۔ آیہ "اصبروا وصابروا ورابطوا" کے متعلق صادق آل محمدؑ نے فرمایا صبر کرو ادائے فرائض پر اور زیادہ صبر کرو مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو آئمہ علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو ان فرائض کی ادائیگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللهِ تَكُنْ أَتْقَى النَّاسِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ کے فرائض پر عمل کرو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَا تَحَبَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِأَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ میرے بندے نے میرا محبوب بننے کے لئے جو وسیلہ اختیار کیا ہے اس میں سب سے بہتر میرے نزدیک اس فرض کا ادا کرنا ہے جو اس پر واجب کیا گیا ہے۔

ایک سو انہترواں باب

استوار عمل اور اس پر باقی رہنا

(بَابُ) ۱۶۹

(اسْتِوَاءُ الْعَمَلِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَيْهِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَدُمْ عَلَيْهِ سَنَةً ثُمَّ يَتَحَوَّلُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ إِلَى غَيْرِهِ وَذَلِكَ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُونُ فِيهَا فِي عَامِهِ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ (٢)

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی عمل کرے (مثلاً نماز شب) تو اس کو چاہیے کہ ایک سال تک وہ عمل کئے جائے اس کے بعد اگر چاہے ... بدل دے۔ دکوئی دوسری عبادت کرے اور یہ اس لئے ہے کہ ہر سال شب قدر

آتی ہے جو ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ قَلَّ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ عملِ خیر کو متواتر بجا لاتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نَجَبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلٍ يُدَاوَمُ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

٤۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أُدَاوِمَ عَلَى الْعَمَلِ وَإِنْ قَلَّ

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب مداومت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

٥۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَقْدَمَ عَلَى رَبِّي وَعَمَلِي مُسْتَوٍ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں کہ میرا عمل مستوی ہو۔ یعنی کم نہ زیادہ بلحاظ زمانہ، افراط و تفریط نہ ہو۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِيَّاكَ أَنْ تَفْرِضَ عَلَى نَفْسِكَ فَرِيضَةً فَتُفَارِقَهَا اثْنَيْ عَشَرَ هِلَالاً.

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کہ جو فریضہ اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے عمل نہ ہو۔

ایک سو سترواں باب

عبادت

(بَابُ الْعِبَادَةِ) ۱۷۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَلَا أَكِلْكَ إِلَى طَلَبِكَ وَعَلَيَّ أَنْ أَسُدَّ فَاقَتَكَ، وَأَمْلَأْ قَلْبَكَ خَوْفاً مِنِّي، وَإِنْ لَا تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ شُغْلاً بِالدُّنْيَا ثُمَّ لَا أَسُدَّ فَاقَتَكَ وَأَكِلْكَ إِلَى طَلَبِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کر تاکہ میں تیرے دل کو بے نیازی سے پُر کر دوں اور طلبِ رزق کے معاملے میں تجھے بے پرواہ بنا دوں اور تیری احتیاج کا سدباب کر دوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو پُر کر اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغل دنیا سے پُر کر دوں گا اور تیری محتاجی کا سدباب نہ کروں گا اور تیری طلب میں تجھے بے پرواہ بنا دوں گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِبَادِيَ الصِّدِّيقِينَ تَنَعَّمُوا بِعِبَادَتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكُمْ تَتَنَعَّمُونَ بِهَا فِي الْآخِرَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے میرے محبوب صدیق بندو میری عبادت سے دنیا میں طلب راحت کرو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْعِبَادَةَ، فَعَانَقَهَا وَأَحَبَّهَا بِقَلْبِهِ وَبَاشَرَهَا بِجَسَدِهِ وَتَفَرَّغَ لَهَا، فَهُوَ لَا يُبَالِي عَلَى مَا أَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى عُسْرٍ أَمْ عَلَى يُسْرٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معانقہ کیا اور دل سے اسے دوست

رکھا اور جسم سے افعالِ عبادت بجالاتے ہیں لگا رہا اور اپنے دل کو اس کے لئے خالی کیا وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس دنیا میں وہ تنگی سے گزارے یا راحت سے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ شَاذَانَ بْنِ الْخَلِيلِ قَالَ وَ كَتَبْتُ مِنْ كِتَابِهِ بِإِسْنَادٍ لَهُ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : ـ قَالَ عِيسَى بْنُ عَبْدِاللهِ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا الْعِبَادَةُ ؟ قَالَ : حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ مِنَ الْوُجُوهِ الَّتِي يُطَاعُ اللهُ مِنْهَا ، أَمَا إِنَّكَ يَا عِيسَى لَا تَكُونُ مُؤْمِناً حَتَّى تَعْرِفَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ ، قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : أَلَيْسَ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ مُوَطِّناً نَفْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ، فَيَمْضِي ذَلِكَ الْإِمَامُ وَ يَأْتِي إِمَامٌ آخَرُ فَتُوَطِّنُ نَفْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوخِ .

۴۔ عیسیٰ بن عبداللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ عبادت کیا ہے فرمایا اطاعتِ خدا کے لئے حسن نیت ان طریقوں سے جن سے اطاعتِ خدا کی جاتی ہے لیکن اے عیسیٰ تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ناسخ کو منسوخ سے نہ پہچانو، میں نے کہا کیا طریقہ ہے۔ ناسخ سے منسوخ کو پہچاننے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسنِ نیت کے ساتھ اطاعتِ امام کو اپنے نفس میں قرار دو اور جب یہ امام مرجائے اور اس کی جگہ دوسرا آئے تو خالص نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کو اپنے نفس میں قرار دو، میں نے کہا۔ ہاں فرمایا بس یہی تو معرفت ناسخ منسوخ سے ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : [إِنَّ] الْعُبَّادَ ثَلَاثَةٌ : قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفاً فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَلَبَ الثَّوَابِ ، فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأُجَرَاءِ ، وَقَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حُبّاً لَهُ فَتِلْكَ عِبَادَةُ الْأَحْرَارِ ، وَهِيَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت تین طرح کی ہے کچھ لوگ خوفِ نار سے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلب ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض حُبِ اللہ عبادت کرتی ہے یہ عبادت احرار ہے اور یہ افضل عبادات سے ہے۔

٦ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا أَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنَى وَأَقْبَحَ الْخَطِيئَةَ بَعْدَ الْمَسْكَنَةِ وَ أَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ الْعَابِدُ لِلهِ ثُمَّ يَدَعُ عِبَادَتَهُ .

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بُرا ہے فقر و دولت مندی کے بعد اور کس قدر قبیح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

٧ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ: مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ.

۷۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔

ایک سو اکہتّرواں باب

نیت

(بَابُ النِّيَّةِ) ۱۷۱

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: لَا عَمَلَ إِلَّا بِنِيَّةٍ.

۱۔ فرمایا علی بن الحسینؑ نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قربتہ الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے

٢ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنِيَّةُ الْكَافِرِ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ، وَكُلُّ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ(1)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیتِ مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بد ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے اور عمل میسر نہ بھی ہو تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ لَيَقُولُ: يَا رَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَفْعَلَ كَذَا

وَكَذَا مِنَ الْبِرِّ وَوُجُوهِ الْخَيْرِ، فَإِذَا عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْهُ بِصِدْقِ نِيَّةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَا يَكْتُبُ لَهُ لَوْ عَمِلَهُ، إِنَّ اللهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن محتاج اگر خدا سے کہتا ہے۔ اے میرے رب مجھے رزق عطا فرما تاکہ میں فلاں فلاں نیکی اور امور خیر انجام دوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سچائی کو معلوم کرکے اس کو وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اس کے کام کرنے پر دیتا ہے بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَدِّ الْعِبَادَةِ الَّتِي إِذَا فَعَلَهَا فَاعِلُهَا كَانَ مُؤَدِّياً؟ فَقَالَ: حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ.

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ حد کو اس عبادت کی کہ جب اس کا فاعل بجالائے تو وہ صحیح ہو فرمایا اطاعت میں اچھی نیت ہو۔

۵ ٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا خُلِّدَ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ لِأَنَّ نِيَّاتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ خُلِّدُوا فِيهَا أَنْ يَعْصُوا اللهَ أَبَداً؛ وَإِنَّمَا خُلِّدَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ لِأَنَّ نِيَّاتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ بَقُوا فِيهَا أَنْ يُطِيعُوا اللهَ أَبَداً؛ فَبِالنِّيَّاتِ خُلِّدَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ؛ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: «قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ» قَالَ: عَلَى نِيَّتِهِ.

۱۷/۸۴ بنی اسرائیل

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دوزخی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے اور اہل جنت ہمیشہ اس لئے جنت میں رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھی ہر شخص اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

ایک سو بہتّرواں باب

تتمہ

((بَابٌ)) ۱۷۲

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَلَامِ ابْنِ الْمُسْتَنِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عِبَادَةٍ شِرَّةً ثُمَّ تَصِيرُ

إِلَىٰ فَتْرَةٍ فَمَنْ صَارَتْ شِرَّةُ عِبَادَتِهِ إِلَىٰ سُنَّتِي فَقَدِ اهْتَدَىٰ وَمَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَقَدْ ضَلَّ وَكَانَ عَمَلُهُ فِي تَبَابٍ، أَمَا إِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَضْحَكُ وَأَبْكِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ مِنْهَاجِي وَسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. وَقَالَ: كَفَىٰ بِالْمَوْتِ مَوْعِظَةً وَكَفَىٰ بِالْيَقِينِ غِنًى وَكَفَىٰ بِالْعِبَادَةِ شُغْلاً.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے ہدایت پائی اور جس نے میری سنت کے خلاف کیا وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد گیا۔ میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں میں ہنستا ہوں میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ؛ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام لِكُلِّ أَحَدٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَطُوبَىٰ لِمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَىٰ خَيْرٍ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس خوشحال اس کا جس کی سستی خیر کی طرف ہو۔

ایک سو تہتّرواں باب

عبادت میں میانہ روی

(بَابُ) ۱۷۳

(الإِقْتِصَادِ فِي الْعِبَادَةِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ هٰذَا الدِّينَ مَتِينٌ فَأَوْغِلُوا فِيهِ بِرِفْقٍ[2] وَلَا تُكَرِّهُوا عِبَادَةَ اللهِ إِلَىٰ عِبَادِ اللهِ، فَتَكُونُوا كَالرَّاكِبِ الْمُنْبَتِّ الَّذِي لَا سَفَراً قَطَعَ وَلَا ظَهْراً أَبْقَىٰ.

مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں

نرمی کے ساتھ داخل کرو اور عبادتِ خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعثِ نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعتِ سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور مرکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُكَرِّهُوا إِلَى أَنْفُسِكُمُ الْعِبَادَةَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفسوں پر بار نہ بناؤ۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً فَعَمِلَ [عَمَلاً] قَلِيلاً جَزَاهُ بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ وَلَمْ يَتَعَاظَمْهُ أَنْ يَجْزِيَ بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ لَهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے تھوڑے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے اور یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ مَنْصُورِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ بِي أَبِي وَأَنَا بِالطَّوَافِ وَأَنَا حَدَثٌ وَقَدِ اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ فَرَآنِي وَأَنَا أَتَصَابُّ عَرَقاً ، فَقَالَ لِي : يَا جَعْفَرُ يَا بُنَيَّ إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَرَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نوجوانی میں مشغول طواف تھا اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرتا ہے اگرچہ اس کا عمل کم ہی ہو تو بھی اس سے راضی ہوتا ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ وَأَنَا شَابٌّ ، فَقَالَ لِي أَبِي عليه السلام : يَا بُنَيَّ دُونَ مَا أَرَاكَ تَصْنَعُ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً رَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ نے میں بعالم جوانی سخت عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت

کم کرو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتاہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتاہے۔

٦ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا عَلِيُّ إِنَّ هٰذَا الدِّينَ مَتِينٌ ، فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرِفْقٍ وَلَا تُبَغِّضْ إِلَىٰ نَفْسِكَ عِبَادَةَ رَبِّكَ ، [فَـ]إِنَّ الْمُنْبَتَّ ـ يَعْنِي الْمُفْرِطَ ـ لَا ظَهْراً أَبْقَىٰ وَلَا أَرْضاً قَطَعَ فَاعْمَلْ عَمَلَ مَنْ يَرْجُو أَنْ يَمُوتَ هَرِماً وَاحْذَرْ حَذَرَ مَنْ يَتَخَوَّفُ أَنْ يَمُوتَ غَداً .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی یہ دین بلاحرج و تنگی کا دین ہے پس اس میں نرمی سے عمل کرو اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لیے دشوار نہ بناؤ، تیز رو سوار نہ سفر کرنے کے قابل رہتاہے اور نہ اپنی سواری کو قابل سفر رکھتاہے۔ عمل اس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مرو گے اور خوف کرو جہنم کا اس شخص کی طرح جو امید رکھتاہے کہ کل مر جاؤں گا۔

ایک سو چوہتّرواں باب
اس کے بارے میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

٭(بَابُ) ١٧٤

٭(مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللهِ عَلَىٰ عَمَلٍ)٭

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَمِعَ شَيْئاً مِنَ الثَّوَابِ عَلَىٰ شَيْءٍ فَصَنَعَهُ ، كَانَ لَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَىٰ مَا بَلَغَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعث ثواب ہو پھر وہ اس کو عمل میں لایا تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقہ سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الزَّعْفَرَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللهِ عَلَىٰ عَمَلٍ فَعَمِلَ ذٰلِكَ الْعَمَلَ الْتِمَاسَ ذٰلِكَ الثَّوَابِ ، اُوتِيَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْحَدِيثُ كَمَا بَلَغَهُ .

۲۔ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو پچھترواں باب

صبر
(بَابُ الصَّبْرِ) ۱۷۵

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ رَأْسُ الْإِيمَانِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے۔

٢ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَٰلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے اسی طرح جب صبر نہ ہو تو ایمان بیکار ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللَّهِ عليه السلام : يَا حَفْصُ إِنَّ مَنْ صَبَرَ صَبَرَ قَلِيلاً وَإِنَّ مَنْ جَزِعَ جَزِعَ قَلِيلاً ، ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَأَمَرَهُ بِالصَّبْرِ وَالرِّفْقِ ، فَقَالَ : «وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً ، وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ» وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : «ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [السَّيِّئَةَ] فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ، وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ» ، فَصَبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله حَتَّىٰ نَالُوهُ بِالْعَظَائِمِ وَرَمَوْهُ بِهَا ، فَضَاقَ صَدْرُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ «وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ» ثُمَّ كَذَّبُوهُ وَرَمَوْهُ ، فَحَزِنَ لِذَٰلِكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا» ، فَأَلْزَمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله نَفْسَهُ الصَّبْرَ ، فَتَعَدَّوْا فَذَكَرُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَ

كَذَّبُوهُ ، فَقَالَ : قَدْ صَبَرْتُ فِي نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ عِرْضِي وَلَا صَبْرَ لِي عَلَىٰ ذِكْرِ إِلٰهِي : فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ ۞ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ» فَصَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ بُشِّرَ فِي عِتْرَتِهِ بِالْأَئِمَّةِ وَ وُصِفُوا بِالصَّبْرِ ، فَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : «وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَ كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ» فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ ﷺ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَشَكَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لَهُ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ» فَقَالَ ﷺ : إِنَّهُ بُشْرَىٰ وَانْتِقَامٌ، فَأَبَاحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ [اللهُ] «فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ» «وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ» فَقَتَلَهُمُ اللهُ عَلَىٰ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَحِبَّائِهِ وَ جَعَلَ لَهُ ثَوَابَ صَبْرِهِ مَعَ مَا ادَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يُقِرَّ [اللهُ] لَهُ عَيْنَهُ فِي أَعْدَائِهِ ، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ .

(Margin notes: ۳۹/۴۰ ق ; ۳۲/۲۴ سجدہ ; ۷/۱۳۷ الاعراف)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے حفص (راوی) جس نے صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہنے والا ہے اور جس نے بیتابی کا اظہار کیا تو اس کی بیتابی تھوڑی ہی دیر رہی لیکن اس کی شرمندگی دیر پا رہی، پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفےٰ کو رسول بنا کر بھیجا اور صبر اور مدارا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر صبر کرو اور پوری طرح ان سے قطع تعلق کرو اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو اور فرماتا ہے لوگوں کے اعتراض کا اچھے طریقہ سے دفعیہ کرو آج جس سے دشمنی ہے ممکن ہے کل وہ خالص دوست بن جائے اور اس کی توفیق نہیں ہوتی مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہِ الٰہی سے بڑا حصہ ملا ہے۔

پس رسولؐ اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو دل تنگ بناتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سجدہ کرنے والوں میں سے ہو۔ ان لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی، حضرت غمگین ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو رنجیدہ کرتا ہے وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیاتِ خدا سے انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اذیت دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے پاس آئی، پس رسولؐ اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگے اور اس کو جھٹلایا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے صبر کیا اپنے معاملہ میں اپنے اہلبیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا خدا کو برا کہنے میں، خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، ہم نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی

چھ دن میں بنایا اور ہم کو کوئی تھکن نہ ہوئی، پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر آنحضرت نے ہر حالت میں صبر کیا پھر حضرت کو بشارت دی گئی عترت کے آئمہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی اور فرمایا۔ ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور انھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں اسی لئے رسول نے فرمایا ہے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے حضرت نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیرے رب کا کلمہ حسنیٰ تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا اور جو فرعون نے اور اس کی قوم نے کیا تھا اور جو مکانات بنائے تھے اور باغ لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک وتباہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بشارت ہے میرے لئے اور خبر انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑ لو، محصور کرلو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسولؐ اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔

پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کردے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِاللهِ السَّرَّاجِ رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما‌السلام قَالَ : الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ؛ وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهُ.

۴۔ فرمایا حضرت علیؑ بن الحسینؑ نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لئے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه‌السلام قَالَ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ كَذَلِكَ إِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْإِيمَانُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسم سے ہے اگر سر گیا تو جسم بھی گیا اسی طرح صبر گیا تو ایمان بھی گیا

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه‌السلام يَقُولُ : إِنَّ الْحُرَّ حُرٌّ عَلَى جَمِيعِ

أَحْوَالِهِ، إِنْ نَابَتْهُ نَائِبَةٌ صَبَرَ لَهَا، وَإِنْ تَدَاكَّتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ لَمْ تَكْسِرْهُ، وَإِنْ أُسِرَ وَقُهِرَ وَاسْتُبْدِلَ بِالْيُسْرِ عُسْراً، كَمَا كَانَ يُوسُفُ الصِّدِّيقُ الْأَمِينُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لَمْ يَضْرُرْ حُرِّيَّتَهُ أَنِ اسْتُعْبِدَ وَقُهِرَ وَأُسِرَ وَلَمْ تَضْرُرْهُ ظُلْمَةُ الْجُبِّ وَوَحْشَتُهُ وَمَا نَالَهُ، أَنْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْجَبَّارَ الْعَاتِيَ لَهُ عَبْداً بَعْدَ إِذْ كَانَ [لَهُ] مَالِكاً، فَأَرْسَلَهُ وَرَحِمَ بِهِ أُمَّةً وَكَذَلِكَ الصَّبْرُ يُعَقِّبُ خَيْراً، فَاصْبِرُوا وَوَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الصَّبْرِ تُوجَرُوا.

۶۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آزاد مرد تمام حالتوں میں آزاد رہتا ہے اگر اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب ہو یا تونگری عسرت سے بدل جائے تو بھی جیسے صدیق و امین یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حریت پسندی سے نہیں روکا وہ مغلوب ہوئے قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کنوئیں کی تاریکی اور وحشت نے انھیں کوئی نقصان نہ پہنچایا یہاں تک کہ خدا نے ان پر احسان کیا اور نافرمان سرکش کو ان کا غلام بنایا جو پہلے ان کا مالک تھا ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا اور اس زمانہ کے لوگوں پر ان کی وجہ سے رحم کیا۔ پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہذا صبر کیا کرو۔ تم اپنے نفس کے لئے صبر کو لازم قرار دو خدا سے اجر پاؤ گے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَجَهَنَّمُ مَحْفُوفَةٌ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَمَنْ أَعْطَى نَفْسَهُ لَذَّتَهَا وَشَهْوَتَهَا دَخَلَ النَّارَ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت تکالیف سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے تکالیفِ دنیا پر صبر کیا وہ داخلِ جنت ہوا اور جہنم گھرا ہوا ہے لذات و شہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت و شہوت میں رکھا وہ داخل جہنم ہوا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْحُومٍ، عَنْ أَبِي سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ، كَانَتِ الصَّلَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَالزَّكَاةُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْبِرُّ مُطِلٌّ عَلَيْهِ وَيَتَنَحَّى الصَّبْرُ نَاحِيَةً، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ يَلِيَانِ مُسَاءَلَتَهُ قَالَ الصَّبْرُ لِلصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْبِرِّ: دُونَكُمْ صَاحِبَكُمْ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَنَا دُونَهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے

اور زکات بائیں طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوتی ہے اور صبر گوشہ گیر ہوتا ہے جب منکر نکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و زکات و نیکی سے کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو ہٹ جاؤ میں اس کے لئے کافی ہوں۔

٩ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ ؛ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ عَلَىٰ بَابِ الْمَسْجِدِ ، كَئِيبٍ حَزِينٍ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَالَكَ ؟ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِبْتُ بِأَبِي [وَ] أُمِّي [وَ] أَخِي وَأَخْشَىٰ أَنْ أَكُونَ قَدْ وَجِلْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالصَّبْرِ تَقْدَمْ عَلَيْهِ غَداً وَالصَّبْرُ فِي الأُمُورِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا فَارَقَ الرَّأْسُ الْجَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ وَ إِذَا فَارَقَ الصَّبْرُ الأُمُورَ فَسَدَتِ الأُمُورُ .

٩۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا دروازہ مسجد پر ایک شخص نہایت محزون و مغموم کھڑا ہے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا باپ، بھائی اور بہن کے مرنے سے حد درجہ دل شکستہ ہوں فرمایا تقویٰ اور صبر سے کام لے کل صبر تیرے کام آئے گا (تو مرنے والوں سے عنقریب ملے گا) معاملات میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے سر کا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَا حَبَسَكَ عَنِ الْحَجِّ ؟ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَقَعَ عَلَيَّ دَيْنٌ كَثِيرٌ وَذَهَبَ مَالِي . وَدَيْنِيَ الَّذِي قَدْ لَزِمَنِي هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ مَالِي ، فَلَوْلَا أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا أَخْرَجَنِي مَا قَدَرْتُ أَنْ أَخْرُجَ ، فَقَالَ لِي : إِنْ تَصْبِرْ تُغْتَبَطْ وَ إِلَّا تَصْبِرْ يُنْفِذِ اللهُ مَقَادِيرَهُ ، رَاضِياً كُنْتَ أَمْ كَارِهاً .

١٠۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کہ سال گزشتہ تمہیں حج سے کس چیز نے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے اوپر قرض بہت ہے میرا مال گیا اور جو قرض میرے اوپر ہے وہ میرے مال کے جانے سے زیادہ ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے لے کر نہ آتا تو میں آ نہیں سکتا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر صبر کرو گے تو خوش حال ہو جاؤ گے اور اگر صبر نہ کرو گے تو چاہے راضی ہو یا ناراض مقادیر الٰہیہ تو نافذ ہو کر رہیں گی۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنِ الأَصْبَغِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ وَ أَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ

الصَّبْرُ عِنْدَمَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ ، وَالذِّكْرُ ذِكْرَانِ : ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا حَرَّمَ عَلَيْكَ ، فَيَكُونُ حَاجِزاً .

۱۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز پر کیا جائے جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دی ہے اور ذکر دو ذکر ہیں ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُنَالُ الْمُلْكُ فِيهِ إِلَّا بِالْقَتْلِ وَالتَّجَبُّرِ ، وَلَا الْغِنىٰ إِلَّا بِالْغَصْبِ وَالْبُخْلِ ، وَلَا الْمَحَبَّةُ إِلَّا بِاسْتِخْرَاجِ الدِّينِ وَاتِّبَاعِ الْهَوىٰ ؛ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَصَبَرَ عَلَى الْفَقْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِنىٰ وَصَبَرَ عَلَى الْبِغْضَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَصَبَرَ عَلَى الذُّلِّ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْعِزِّ آتَاهُ اللهُ ثَوَابَ خَمْسِينَ صِدِّيقاً مِمَّنْ صَدَّقَ بِي .

۱۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ بادشاہت نہ ملے گی مگر قتل اور ظلم کرنے سے اور مالداری حاصل نہ ہوگی مگر غصب اور بخل سے اور محبت نہ ہوگی مگر دین سے خارج ہونے اور خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے اس کو فقیری پر صبر کرنا چاہیئے۔ درآنحالیکہ اسے تونگری پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیئے بغض پر درآنحالیکہ اس کو محبت پر قدرت ہو اور صبر کرنا چاہیئے ذلت پر درآنحالیکہ اسے عزت پر قدرت ہو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ایسے صدیقوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنھوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ؛ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ بَشِيرٍ ؛ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلَىٰ صَدْرِهِ وَقَالَ : يَا بُنَيَّ أُوصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ : يَا بُنَيَّ اصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرّاً .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور فرمایا ان کو وصیت کی ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں صبر کرنا اگرچہ وہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ [عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ] رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ :

صَبْرٌ عَلَى الْبَلَاءِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرَيْنِ الْوَرَعُ عَنِ الْمَحَارِمِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر دو طرح کا ہے صبر کرنا بلا پر حسن وجمیل ہے اور دونوں صبروں میں محارم سے پرہیز کرنا افضل ہے۔

۱۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ الْيَمَانِيُّ ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الصَّبْرُ ثَلَاثَةٌ: صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ حَتَّى يَرُدَّهَا بِحُسْنِ عَزَائِهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ ثَلَاثَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ سِتَّمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تُخُومِ الْأَرْضِ إِلَى الْعَرْشِ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ تِسْعَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ تُخُومِ الْأَرْضِ إِلَى مُنْتَهَى الْعَرْشِ .

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کی تین صورتیں ہیں مصیبت پر صبر اطاعت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لیے تین سو درجے معین کرتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے اور جس نے اطاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لیے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لیے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آخر حصہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

١٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنْ آتِيَ الْمُفَضَّلَ وَأُعَزِّيَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَقَالَ : اقْرَأِ الْمُفَضَّلَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: إِنَّا قَدْ أُصِبْنَا بِإِسْمَاعِيلَ فَصَبَرْنَا ، فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرْنَا ، إِنَّا أَرَدْنَا أَمْراً وَأَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْراً ، فَسَلَّمْنَا لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسماعیل کے مرنے پر تعزیت کروں اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسماعیل کی موت سے ہم پر بھی مصیبت آئی تھی ہم نے صبر کیا لہٰذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا اللہ نے ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِبَلاءٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ أَلْفِ شَهِيدٍ .

۱۷۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَمْ يَشْكُرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالاً ، وَابْتَلَى قَوْماً بِالْمَصَائِبِ فَصَبَرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا انھوں نے صبر کیا ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ أَبَانِ ابْنِ أَبِي مُسَافِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ . وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: صَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان والو صبر کرو اور انتہائی صبر کرو۔ فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : لَوْلَا أَنَّ الصَّبْرَ خُلِقَ قَبْلَ الْبَلَاءِ لَتَفَطَّرَ الْمُؤْمِنُ كَمَا تَتَفَطَّرُ الْبَيْضَةُ عَلَى الصَّفَا .

۲۰۔ بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے صبر نہ پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح انڈا سخت پتھر پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنِّي جَعَلْتُ

الدُّنْيَا بَيْنَ عِبَادِي قَرْضاً ، فَمَنْ أَقْرَضَنِي مِنْهَا قَرْضاً أَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْراً إِلَىٰ سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَمَا شِئْتُ مِنْ ذٰلِكَ ؛ وَمَنْ لَمْ يُقْرِضْنِي مِنْهَا قَرْضاً فَأَخَذْتُ مِنْهُ شَيْئاً قَسْراً [فَصَبَرَ] أَعْطَيْتُهُ ثَلاثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ مَلائِكَتِي لَرَضُوا بِهَا مِنِّي ، قَالَ : ثُمَّ تَلا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۞ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ -فَهٰذِهِ وَاحِدَةٌ مِنْ ثَلاثِ خِصَالٍ- وَرَحْمَةٌ -اثْنَتَانِ- وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ» -ثَلاثٌ- ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : هٰذَا لِمَنْ أَخَذَ اللهُ مِنْهُ شَيْئاً قَسْراً .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرض حسنہ کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرض حسنہ دیا یعنی مستحق بندوں کو دیا تو میں اس کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک دوں گا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دے دوں تو وہ میرے اس عطیہ کو پسند کریں۔ پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوئی تو انھوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا درود (۱) اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا یہ تو اس کے لئے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہے

۲۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مُرُوَّةُ الصَّبْرِ فِي حَالِ الْحَاجَةِ وَالْفَاقَةِ وَالتَّعَفُّفِ وَالْغِنَا أَكْثَرُ مِنْ مُرُوَّةِ الْإِعْطَاءِ ؛

۲۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جوانمردی سے صبر دکھانا وقت حاجت وفاقہ پاکدامنی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو عطا کرنے سے۔

۲۳ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَرْحَمُكَ اللهُ مَا الصَّبْرُ الْجَمِيلُ ؟ قَالَ : ذٰلِكَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ شَكْوَىٰ إِلَى النَّاسِ .

۲۳۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا صبر جمیل کیا ہے فرمایا وہ صبر جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

٢٤ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، أَوْ أَبِي جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: مَنْ لَا يُعِدُّ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزُ.

۲۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ جس نے مصائبِ زمانہ پر صبر نہ کیا زمانہ اسے عاجز کر دے گا۔

٢٥ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّا صُبَّرٌ وَشِيعَتُنَا أَصْبَرُ مِنَّا، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَارَ شِيعَتُكُمْ أَصْبَرَ مِنْكُمْ؟ قَالَ: لِأَنَّا نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ وَشِيعَتُنَا يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ.

۲۵- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں شیعہ آپ سے زیادہ صابر کیسے ہو گئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقتِ امر کو جانتے ہیں اور شیعہ صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔

ایک سو چھہتّرواں باب
شکر

٥(بَابُ الشُّكْرِ) ۱۷۶

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ، لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الصَّائِمِ الْمُحْتَسِبِ؛ وَالْمُعَافَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُبْتَلَى الصَّابِرِ؛ وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمَحْرُومِ الْقَانِعِ.

۱- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے والے شکرگزار کے لئے وہ اجر ہے جو روزِ حساب کے ثواب کے لئے روزہ رکھنے والے کا ہے اور تندرست شکرگزار کا وہ جو بیمار سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے شاکر کا اجر اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو قانع ہے۔

٢ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا فَتَحَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بَابَ شُكْرٍ فَخَزَنَ عَنْهُ بَابَ الزِّيَادَةِ.

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھول دیا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَعْفَرِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : اشْكُرْ مَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَ أَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ ؛ فَإِنَّهُ لَا زَوَالَ لِلنَّعْمَاءِ إِذَا شَكَرْتَ وَلَا بَقَاءَ لَهَا إِذَا كَفَرْتَ ؛ الشُّكْرُ زِيَادَةٌ فِي النِّعَمِ وَأَمَانٌ مِنَ الْغِيَرِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو، جب تم شکر ادا کرو گے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا اور اگر کفر کرو گے تو نعمت کو بقا نہ ہوگی شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور غیر سے امان ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ [أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ] أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : الْمُعَافَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مَا لِلْمُبْتَلَى الصَّابِرِ ؛ وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَالْمَحْرُومِ الْقَانِعِ .

۴۔ ابو جعفر یا ابو عبداللہ علیہما السلام سے مروی ہے کہ تندرست شاکر کا اجر وہی ہے جو بیمار صابر کا ہے اور عطا کرنے والے شاکر کا اجر وہی ہے جو محروم قانع کا ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ فَضْلٍ الْبَقْبَاقِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ » قَالَ : الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكَ بِمَا فَضَّلَكَ وَأَعْطَاكَ وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ ، ثُمَّ قَالَ : فَحَدِّثْ بِدِينِهِ وَمَا أَعْطَاهُ اللهُ وَمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ . ۱۱/۵۳ صفحہ

۵۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر۔ فرمایا اس ذات پاک کا ذکر کرو جس نے تم پر فضل کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا۔ پھر فرمایا بیان کرو اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جو اس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

٦ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عِنْدَ عَائِشَةَ لَيْلَتَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ تُتْعِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْداً شَكُوراً ؟

قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ عَلَىٰ أَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَىٰ : «طٰهٰ ۞ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ»۔

۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے رسول اللہ عائشہ کی رات میں ان کے پاس تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کو تعب میں کیوں ڈالتے ہیں در آنحالیکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے وحی نازل فرمایا اے میرے طاہر بندے میں نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ جَهْمٍ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: ثَلَاثٌ لَا يَضُرُّ مَعَهُنَّ شَيْءٌ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالْإِسْتِغْفَارُ عِنْدَ الذَّنْبِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ النِّعْمَةِ .

۷۔ میں نے سنا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و بے چینی کے وقت دعا، گناہ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ»۔

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، سَمِعَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَىٰ عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ وَحَمِدَ اللهَ ظَاهِراً بِلِسَانِهِ فَتَمَّ كَلَامُهُ حَتَّىٰ يُؤْمَرَ لَهُ بِالْمَزِيدِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ جس بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتے ہی خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شُكْرُ النِّعْمَةِ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَتَمَامُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکریہ ہے کہ محرمات سے بچا جائے اور پورا شکریہ ہے کہنا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔

۱۱ – عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ ـ وَإِنْ عَظُمَتْ ـ أَنْ تَحْمَدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا .

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی بڑی سعادت ہو خدائے عزوجل کی حمد کرنا ہے۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ ابْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ لِلشُّكْرِ حَدٌّ إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ شَاكِراً ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : يَحْمَدُ اللهَ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ عَلَيْهِ فِي أَهْلٍ وَمَالٍ ، وَإِنْ كَانَ فِيمَا أَنْعَمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ حَقٌّ أَدَّاهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا
۴۳/۱۳ زخرف كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ» وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى : «رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلاً مُبَارَكاً وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ» وَقَوْلُهُ:
۲۳/۲۹ مومنون «رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً» .
۱۷/۸۰ بنی اسرائیل

۱۲۔ ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجالائے تو شکر گزار کہلائے۔ فرمایا۔ ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا اللہ کی حمد کرے ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اور مال کے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس مال میں جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو یعنی زکوٰۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے چوپایوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے یا بار برداری کا کام لے تو اس کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے کہ یہ کہو اے میرے رب مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا یہ کہو اے میرے پروردگار مجھے سچائی میں داخل ہونے کی جگہ داخل کر اور صدق کے نکلنے کی جگہ سے نکال اور ایک غالب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا یعنی ہر ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا رہے اور اس کی حمد بجالائے۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ

صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ حَمِدَ اللهَ عَلَى النِّعْمَةِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَكَانَ الْحَمْدُ أَفْضَلَ [مِنْ] تِلْكَ النِّعْمَةِ.

۱۳۔ معمر سے مروی ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سُنا کہ جس نے حمد خدا کی اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور حمد افضل ہے اس نعمت سے۔

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بِنِعْمَةٍ صَغُرَتْ أَوْ كَبُرَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، إِلَّا أَدَّى شُكْرَهَا.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت دے چھوٹی ہو یا بڑی اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا۔

١٥ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَدَّى شُكْرَهَا.

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکریہ ادا کیا۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ فَيُسَمِّي ثُمَّ يَشْرَبُ فَيُنَحِّيهِ وَهُوَ يَشْتَهِيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يُنَحِّيهِ فَيَحْمَدُ اللهَ؛ فَيُوجِبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ.

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم میں سے پانی کا ظرف لے کر اٹھائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لائے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیئے پھر ظرف کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے پھر دوبارہ اٹھائے اور تھوڑا سا پیئے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔

١٧ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي مَالاً فَرَزَقَنِي وَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَداً فَرَزَقَنِي وَلَداً وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَرْزُقَنِي دَاراً فَرَزَقَنِي وَقَدْ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ اسْتِدْرَاجاً، فَقَالَ: أَمَا ـ وَاللهِ ـ

مَعَ الْحَمْدِ فَلَا .

۱۷۔عمر بن یزید نے کہا۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا۔ میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے اس نے مجھے بیٹا دیا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر دے اس نے مجھے گھر دیا۔ میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بناء پر تو نہیں دیا جا رہا ہے فرمایا اگر حمد خدا کے ساتھ ہے تو ایسا نہیں ہے۔

۱۸ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام مِنَ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ ضَاعَتْ دَابَّتُهُ ، فَقَالَ : لَئِنْ رَدَّهَا اللهُ عَلَيَّ لَأَشْكُرَنَّ اللهَ حَقَّ شُكْرِهِ قَالَ : فَمَا لَبِثَ أَنْ أُتِيَ بِهَا، فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ قُلْتَ :لَأَشْكُرَنَّ اللهَ حَقَّ شُكْرِهِ ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : أَلَمْ تَسْمَعْنِي قُلْتُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؟ .

۱۸۔حماد نے کہا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام مسجد سے برآمد ہوئے تو حضرت کا گھوڑا گم ہو گیا۔ فرمایا اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا تھوڑی دیر بعد وہ مل گیا حضرت نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَسُرُّهُ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ هٰذِهِ النِّعْمَةِ ، وَإِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَغْتَمُّ بِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے رسول اللہ صلعم کو جب کسی امر سے مسرت حاصل ہوتی تھی تو فرماتے تھے اس نعمت پر خدا کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد۔

۲۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : تَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْمُبْتَلَىٰ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُسْمِعَهُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ ، وَلَوْ شَاءَ فَعَلَ ؛ قَالَ : مَنْ قَالَ ذٰلِكَ لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ أَبَداً .

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کان تک آواز پہنچائے کہو۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچا لیا جس میں تم مبتلا ہو اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا جو ایسا کہے گا تو وہ اس بیماری میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۱ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ،عَنْ حَفْصٍ الْكُنَاسِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَامِنْ عَبْدٍ يَرَىٰ مُبْتَلَىً فَيَقُولُ : «الْحَمْدُلِلّهِ الَّذِي عَدَلَ عَنِّي مَاابْتَلاكَ بِهِ ، وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ بِالْعَافِيَةِ ، اَللّهُمَّ عَافِنِي مِمَّاابْتَلَيْتَهُ بِهِ» إِلاَّلَمْ يُبْتَلَ بِذٰلِكَ الْبَلاءِ.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کہ جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور بلحاظ صحت مجھے تم پر فضیلت دی، خداوندا تو مجھے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے تو اس مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ،عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ خَالِدِبْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ وَقَدِابْتُلِيَ وَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْكَ فَقُلِ : اللّهُمَّ إِنِّي لا أَسْخَرُ وَلاأَفْخَرُ[1] وَلٰكِنْ أَحْمَدُكَ عَلَىٰ عَظِيمِ نَعْمَائِكَ عَلَيَّ .

۲۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو درآنحالیکہ تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو تو کہو خداوندا میں نہ اس بیمار کا مذاق اڑاتا ہوں اور نہ اپنی صحت پر فخر کرتا ہوں بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

۲۳ ـ عَنْهُ،عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلاءِ فَاحْمَدُوااللهَ وَلاتُسْمِعُوهُمْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْزُنُهُمْ .

۲۳۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو تو بغیر ان کو سنائے کہو، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سنانے سے اسے رنج پہنچے گا۔

۲٤ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ عَلَىٰ نَاقَةٍ لَهُ ؛ إِذَانَزَلَ فَسَجَدَخَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّاأَنْ رَكِبَ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ شَيْئاًلَمْ تَصْنَعْهُ ؟ فَقَالَ نَعَمِ اسْتَقْبَلَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَبَشَّرَنِي بِبِشَارَاتٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ فَسَجَدْتُ لِلّهِ شُكْرَ ألِكُلِّ بُشْرَىٰ سَجْدَةً .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ اپنے اونٹ سے اترے اور پانچ سجدے کئے۔ جب سوار ہونے لگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا ہاں اس وقت جبریل نے نازل ہو کر خدا کی طرف سے کچھ بشارتیں دیں ہیں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہر بشارت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۵ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا ذَكَرَ أَحَدُكُمْ نِعْمَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ شُكْراً لِلهِ؛ فَإِنْ كَانَ رَاكِباً فَلْيَنْزِلْ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى التُّرَابِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرُ عَلَى النُّزُولِ لِلشُّهْرَةِ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى قَرَبُوسِهِ وَ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَلْيَضَعْ خَدَّهُ عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللهَ عَلَى مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ.

۲۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ نے جب تم میں سے کوئی کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیئے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسارہ مٹی پر رکھے اور اگر سوار ہو تو سواری سے اتر کر اپنا رخسارہ خاک پر رکھے اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کہ رافضی ایسا کرتے ہیں نہ اتر سکے تو چاہیئے کہ قربوس زین پر رخسارہ رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجا لائے۔

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ ثَنَّى رِجْلَهُ عَنْ دَابَّتِهِ ، فَخَرَّ سَاجِداً ، فَأَطَالَ وَأَطَالَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَكِبَ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ ؟ فَقَالَ إِنَّنِي ذَكَرْتُ نِعْمَةً أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي.

۲۶۔ ہشام ابن احمر نے کہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا کہ مدینہ کے ایک راستے میں آپ نے اپنی سواری سے اپنے پیر اتارے اور سجدے میں گئے اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طول دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آگئی میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں۔

۲۷ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ فِيمَا أَعْلَمُ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى اشْكُرْنِي حَقَّ شُكْرِي فَقَالَ : يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَشْكُرُكَ حَقَّ شُكْرِكَ وَلَيْسَ مِنْ شُكْرٍ أَشْكُرُكَ بِهِ إِلَّا وَأَنْتَ أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ ؟ قَالَ : يَا مُوسَى الْآنَ شَكَرْتَنِي حِينَ عَلِمْتَ أَنَّ ذَلِكَ مِنِّي.

۲۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی خدا نے موسیٰ کو اے موسیٰ میرا شکر کر وجو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اے میرے پروردگار میں کیوں کر تیرا پورا پورا شکر ادا کروں کیونکہ تیرا شکر تو لازم ہر اس نعمت پر ہے جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار، خدا نے فرمایا جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸ – إبنُ أبي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابنِ رئاب ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ عَشْرَ مَرَّاتٍ : «اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَتْ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ مِنْ دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ يَارَبِّ حَتَّى تَرْضَى وَ بَعْدَ الرِّضَا» فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ كُنْتَ قَدْ أَدَّيْتَ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْكَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَفِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ.

۲۸ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو دس بار کہو یا اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عافیت اس صبح کو پائی ہے وہ اے وحدہٗ لاشریک ذات تیری طرف سے پائی ہے تو سزاوار حمد ہے تو جو نعمت تو نے دی ہے اس پر تیرا شکر تاکہ اے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا۔ جیسا تو نے فرمایا ہے میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹ – إبنُ أبي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ نُوحٌ عليه السلام يَقُولُ ذٰلِكَ[1] إِذَا أَصْبَحَ ، فَسُمِّيَ بِذٰلِكَ عَبْداً شَكُوراً. وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ صَدَّقَ اللهَ نَجَا .

۲۹ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نوحؑ ہر صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے اسی لئے خدا نے ان کا نام بندۂ شکر گزار رکھا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تصدیق کی نجات پائی۔

۳۰- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِينٍ وَ يُحِبُّ كُلَّ عَبْدٍ شَكُورٍ ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعَبْدٍ مِنْ عَبِيدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَشَكَرْتَ فُلَاناً؟ فَيَقُولُ: بَلْ شَكَرْتُكَ يَارَبِّ ، فَيَقُولُ: لَمْ تَشْكُرْنِي إِذْ لَمْ تَشْكُرْهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَشْكَرُكُمْ لِلّٰهِ أَشْكَرُكُمْ لِلنَّاسِ .

۳۰ - فرمایا علی ابن الحسینؑ نے کہ اللہ رنجیدہ دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے بندہ سے کہے گا تو نے فلاں کا شکر ادا کیا وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا۔ خدا کہے گا جب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا۔ تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

ایک سو ستہتّرواں باب

حسنِ خلق

(بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ) ۱۷۷

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً .

۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ از روئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو از روئے خُلق سب سے زیادہ اچھا ہو

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَا يُوضَعُ فِي مِيزَانِ امْرِىءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حُسنِ خُلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَ إِيمَانُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ ذُنُوباً لَمْ يَنْقُصْهُ ذَلِكَ ، [قَالَ] وَهُوَ الصِّدْقُ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سر سے پیر تک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے مرتبہ میں نقصان نہ دیں گے اور وہ چار صدق ادائے امانت ، حیا اور حسنِ خلق ہیں ۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا يَقْدَمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعَمَلٍ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَسَعَ النَّاسَ بِخُلُقِهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرائض کے بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب

نہیں کہ وہ اپنے حسن خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

٥ ـ أبُوعَلِيّ الأشعَرِيّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوانَ، عَنْ ذَرِيحٍ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إنَّ صاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مِثْلُ أجْرِ الصّائِمِ الْقائِمِ.

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خدا وہی ہے جو ایک قائم اللیل روزہ دار کا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ، عَنْ أبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أكْثَرُ ما تَلِجُ بِهِ اُمَّتِي الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ، عَنْ أبِيهِ، عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الأحْمَسِيِّ وَعَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إنَّ الْخُلُقَ الْحَسَنَ يَمِيثُ الْخَطِيئَةَ كَما تَمِيثُ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ.[1]

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ أبِيهِ، عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: الْبِرُّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَعْمُرانِ الدِّيارَ وَيَزِيدانِ فِي الأعْمارِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نیکی اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ قالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ قالَ: قالَ أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: أوْحَى اللهُ تَبارَكَ وَتَعالى إلى بَعْضِ أنْبِيائِهِ عليهم السلام: الْخُلُقُ الْحَسَنُ يَمِيثُ الْخَطِيئَةَ، كَما تَمِيثُ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ نے کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اسی طرح پگھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

١٠ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : هَلَكَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَأَتَى الْحَفَّارِينَ فَإِذَا [بِ]هِمْ لَمْ يَحْفِرُوا شَيْئاً وَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ فَقَالُوا : يَارَسُولَ اللهِ مَا يَعْمَلُ حَدِيدُنَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَأَنَّمَا نَضْرِبُ بِهِ فِي الصَّفَا ، فَقَالَ : وَلِمَ؟ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَحَسَنَ الْخُلُقِ ، ائْتُونِي بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ ؛ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ؛ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَى الْأَرْضِ رَشّاً ، ثُمَّ قَالَ : احْفِرُوا ، قَالَ : فَحَفَرَ الْحَفَّارُونَ ؛ فَكَأَنَّمَا كَانَ رَمْلاً يَتَهَايَلُ عَلَيْهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ عہدِ نبی میں ایک شخص مرگیا گورکن آئے مگر قبر نہ کھود سکے انھوں نے رسول اللہ سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہم پتھر پر مار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسنِ خلق ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر چھڑکا، مٹی ریت کی طرح بھربھری ہوگئی اور گورکنوں نے قبر کھود دی۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ الْخُلُقَ مَنِيحَةٌ يَمْنَحُهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقَهُ ؛ فَمِنْهُ سَجِيَّةٌ وَمِنْهُ نِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : فَأَيَّتُهُمَا أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : صَاحِبُ السَّجِيَّةِ هُوَ مَجْبُولٌ لَا يَسْتَطِيعُ غَيْرَهُ وَصَاحِبُ النِّيَّةِ يَصْبِرُ عَلَى الطَّاعَةِ تَصَبُّراً : فَهُوَ أَفْضَلُهُمَا .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خوشخوئی ایک عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبعی ہیں اور بعض بالقصد، میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا طبعی، خوشخوئی جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے اس کے غیر پر طاقت نہیں رکھتا اور صاحب نیت جو پورا پورا صبر کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

١٢ـ أَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلَى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، يَغْدُو عَلَيْهِ وَيَرُوحُ .

۱۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو ثواب اس کے حسنِ خلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کو خواہ صبح کو جہاد کرے یا شام کو۔

١٣ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْقَابُوسِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعَارَ أَعْدَاءَهُ أَخْلَاقاً مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَعِيشَ أَوْلِيَاؤُهُ مَعَ أَعْدَائِهِ فِي دَوْلَاتِهِمْ .

وَفي رِوايَةٍ اُخرىٰ : وَلَوْلا ذٰلِكَ لَما تَرَكُوا وَلِيّاً لِلّٰهِ إلاّ قَتَلوهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کرسکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کردیئے جاتے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عيسىٰ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتارِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ كامِلٍ قالَ : قالَ أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إذا خالَطْتَ النّاسَ فَإنِ اسْتَطَعْتَ أنْ لا تُخالِطَ أحَداً مِنَ النّاسِ إلاّ كانَتْ يَدُكَ الْعُلْيا عَلَيْهِ فَافْعَلْ، فَإنَّ الْعَبْدَ يَكونُ فيهِ بَعْضُ التَّقْصيرِ مِنَ الْعِبادَةِ وَيَكونُ لَهُ حُسْنُ خُلُقٍ فَيُبَلِّغُهُ اللهُ بِ[حُسْنِ] خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصّائِمِ الْقائِمِ .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کرو اگر استطاعت رکھتے ہو تو تمہارا ہاتھ اونچا ہونا چاہیئے یعنی ان سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبادت کم ہو اور خلق اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم اللیل روزہ دار کا درجہ عطا کرتا ہے۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ أبي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أبيهِ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عيسىٰ ، عَنْ حَريزِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ بَحْرٍ السَّقّاءِ قالَ : قالَ لي أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يا بَحْرُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُسْرٌ ، ثُمَّ قالَ: ألا اُخْبِرُكَ بِحَديثٍ ما هُوَ في يَدَيْ أحَدٍ مِنْ أهْلِ الْمَدينَةِ قُلْتُ : بَلىٰ ؛ قالَ : بَيْنا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ذاتَ يَوْمٍ جالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إذْ جاءَتْ جارِيَةٌ لِبَعْضِ الْأنْصارِ وَهُوَ قائِمٌ . فَأخَذَتْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ ، فَقامَ لَها النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَلَمْ تَقُلْ شَيْئاً وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله شَيْئاً حَتّىٰ فَعَلَتْ ذٰلِكَ ثَلاثَ مَرّاتٍ ، فَقامَ لَهَا النَّبِيُّ فِي الرّابِعَةِ وَهِيَ خَلْفَهُ ، فَأخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقالَ لَهَا النّاسُ : فَعَلَ اللهُ بِكِ وَفَعَلَ، حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله ثَلاثَ مَرّاتٍ ، لا تَقُولينَ لَهُ شَيْئاً وَلا هُوَ يَقُولُ لَكِ شَيْئاً ، ما كانَتْ حاجَتُكِ إلَيْهِ ؟ قالَتْ : إنَّ لَنا مَريضاً فَأرْسَلَني أهْلي لِآخُذَ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ، [لِ]يَسْتَشْفِيَ بِها ، فَلَمّا أرَدْتُ أخْذَها رَآني فَقامَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ أنْ آخُذَها وَهُوَ يَراني وَأكْرَهُ أنْ أسْتَأمِرَهُ في أخْذِها فَأخَذْتُها.

۱۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے بحر خوش خوئی اپنے صاحب کو خوش حال رکھتی ہے پھر فرمایا کیا میں تم کو ایک ایسی بات سناؤں جس کو اہل مدینہ نے نہیں سنا۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا ایک دن رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ انصار میں سے کسی کی کنیز آئی اور اس کا آقا کھڑا ہوا تھا اس کنیز نے حضرت کے لباس کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اس کنیز نے نہ تو حضرت سے کچھ کہا اور نہ حضرت نے اس سے۔ اس کنیز نے تین بار ایسا ہی عمل کیا۔ چوتھی بار حضرت کھڑے ہوئے تو اس

نے لباس سے ایک ٹکڑا۔ حضرت کے پیچھے جا کر کاٹ لیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تیرا بُرا ہو تو نے تین بار رسولؐ کو پریشان کیا نہ تو نے کچھ کہا نہ حضرت نے۔ آخر اس سے تیرا مقصد کیا تھا اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے گھر والوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حصولِ شفا کے لئے حضرت کے لباس سے ایک ٹکڑا کاٹ لوں، جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کاٹوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں، پس میں نے پس پشت جا کر اس طرح حاصل کیا

۱۶ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَفَاضِلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقاً الْمُوَطَّؤُونَ أَكْنَافاً الَّذِينَ يَأْلَفُونَ وَ يُؤْلَفُونَ وَتُوَطَّأُ رِحَالُهُمْ.

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو از روئے اخلاق سب سے بہتر ہیں انھوں نے اپنے اطراف کو ہموار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اس کو اور ان کے گھروں میں مہمانوں کے لئے جگہ ہے۔

۱۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: الْمُؤْمِنُ مَأْلُوفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ.

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے بہتری اس کے لئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ يَبْلُغُ بِصَاحِبِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم اللیل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

ایک سو اٹھہتروال باب

کشادہ روی

((بَابُ حُسْنِ الْبِشْرِ)) ۱۷۸

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ

بِأَمْوَالِكُمْ فَالْقَوْهُمْ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ.

وَرَوَاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى. عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اولاد عبدالمطلب تم اموال سے لوگوں کو خوش نہ کر پاؤ گے لہذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملو۔

اور ایک روایت ہے کہ بجائے بنی عبدالمطلب بنی ہاشم فرمایا۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ أَتَى اللهَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ: الْإِنْفَاقُ مِنْ إِقْتَارٍ[۲] وَالْبِشْرُ لِجَمِيعِ الْعَالَمِ، وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔ محتاج کو دینا، سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور دوسرے کا حق جو اپنے اوپر ہو اُسے دینا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ؛ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: الْقَ أَخَاكَ بِوَجْهٍ مُنْبَسِطٍ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کچھ نصیحت فرمایئے منجملہ اور باتوں کے حضرت نے فرمایا اپنے بھائی سے بخندہ پیشانی ملو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ. عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَدُّ حُسْنِ الْخُلُقِ؟ قَالَ: تُلَيِّنُ جَنَاحَكَ، وَتُطَيِّبُ كَلَامَكَ، وَتَلْقَى أَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ.

۴۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حُسن خُلق کی حد کیا ہے فرمایا ملاطفت ملنے والوں سے ان سے خوش کلامی اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ قَالَ[۱]: صَنَائِعُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْبِشْرِ يَكْسِبَانِ الْمَحَبَّةَ وَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ وَالْبُخْلُ وَعُبُوسُ الْوَجْهِ يُبَعِّدَانِ مِنَ اللهِ وَيُدْخِلَانِ النَّارَ.

۵-فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے ملنا محبت کو کھینچتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور بخل اور ترش روئی خدا سے دور کرتے ہیں اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حُسْنُ الْبِشْرِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ.

٦- فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روئی کینہ کو دل سے دور کرتی ہے۔

ایک سو اُنّاسی واں باب

صدق اور ادائے امانت

(بَابُ الصِّدْقِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ) ۱۷۹

١- مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

١- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے ساتھ۔

٢ - عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا بِصِيَامِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا لَهِجَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ وَلَكِنِ اخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

٢- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے دھوکہ نہ کھاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیوں کہ انسان نماز و روزہ کا بعض اوقات ایسا حریص ہو جاتا ہے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزماؤ گفتگو کی صداقت اور ادائے امانت سے

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَى عَمَلُهُ.

٣- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَوَّلِ دَخْلَةٍ دَخَلْتُ عَلَيْهِ : تَعَلَّمُوا الصِّدْقَ قَبْلَ الْحَدِيثِ .

٤- راوی نے کہا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلی ہی بار حضرت کے پاس آداب گفتار حاصل کرنے آیا فرمایا پہلے صدق بیانی حاصل کرو۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ لَكَ : انْظُرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَالْزَمْهُ ، فَإِنَّ عَلِيّاً عليه السلام إِنَّمَا بَلَغَ مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

٥- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ عبداللہ بن یعفور نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا اس پر اور تم پر سلام ہو جب تم عبداللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ سے تقرب حاصل کیا اور اس کے لیے لازم قرار دو اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرنا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا فُضَيْلُ إِنَّ الصَّادِقَ أَوَّلُ مَنْ يُصَدِّقُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ وَتُصَدِّقُهُ نَفْسُهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ

٦- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیل سچ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے اور صادق کے صدق کو جانتا ہے اس لئے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

٧ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَ إِسْمَاعِيلُ صَادِقَ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلاً فِي مَكَانٍ فَانْتَظَرَهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً (١) فَسَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقَ الْوَعْدِ ، ثُمَّ [قَالَ] إِنَّ الرَّجُلَ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: مَا زِلْتُ مُنْتَظِراً لَكَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الوعد ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الوعدہ فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

٨ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ ، عَنْ جَدِّهِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : يَارَبِيعُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ صِدِّيقاً[2].

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع انسان راست گوئی کرے تا اینکہ اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو لکھے بلغایت راست گوئی زبان دلیل ہے۔ دعوئے ایمان کی صداقت پر۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ مِنَ الصَّادِقِينَ وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَاللهِ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَإِذَا صَدَقَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ وَبَرَّ ؛ وَ إِذَا كَذَبَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَبَ وَ فَجَرَ .

۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو راست گویوں میں لکھتا ہے اور جھوٹوں کو جھوٹ گویوں میں لکھتا ہے، سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے کہتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے متعلق کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور فاسق ہوا۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِبْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُونُوا دُعَاةً لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ ، لِيَرَوْا مِنْكُمُ الْإِجْتِهَادَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاؤ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیزگاری کو دیکھیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : قَالَ أَبُوالْوَلِيدِ حَسَنُ ابْنُ زِيَادٍ الصَّيْقَلُ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَى عَمَلُهُ فَمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِأَهْلِ بَيْتِهِ مُدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا اور جس کی نیکی صحیح ہوگی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عمر زیادہ ہو جائے گی۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا تَنْظُرُوا إِلَىٰ طُولِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَسُجُودِهِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ اعْتَادَهُ ؛ فَلَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ لِذٰلِكَ وَلٰكِنِ انْظُرُوا إِلَىٰ صِدْقِ حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طول رکوع و سجود کو نہ دیکھو کیونکہ یہ تو اس کی عادت ہوگئی ہے اگر اس کو ترک کر دے تو اسے وحشت ہوگی بلکہ اس کی بات کی سچائی اور ادائے امانت کو دیکھو۔

ایک سو اسّی واں باب

حیا

(بَابُ الْحَيَاءِ) ١٨٠

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے شرم ایمان کی ایک شرط ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے لہذا ایمان والا جنتی ہے کیوں کہ صفت بدوں موصوف نہ ہوگی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْحَيَاءُ وَالْعَفَافُ وَالْعِيُّ ـ أَعْنِي عِيَّ اللِّسَانِ لَا عِيَّ الْقَلْبِ ـ مِنَ الْإِيمَانِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے حیا پاکدامنی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا اور دل کو کند نہ بنانا، یہ تینوں علامات ایمان سے ہیں۔

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

۳۔ فرمایا جو تنگدلی اور حیا کرتا ہے معلوم کرنے میں اس کا علم کم ہوتا ہے یعنی طلب علم اور اظہار حق میں حیا نہ کرنی چاہیئے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ يَحْيَى أَخِي دَارِمٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قَرَنٍ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے جائے گا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْحَيَاءُ حَيَاءَانِ : حَيَاءُ عَقْلٍ وَحَيَاءُ حُمْقٍ ؛ فَحَيَاءُ الْعَقْلِ ؛ هُوَ الْعِلْمُ وَحَيَاءُ الْحُمْقِ هُوَ الْجَهْلُ .

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیائے عقل و حیائے حمق، حیائے عقل علم ہے اور حیائے حمق جہالت

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ اللِّهْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَكَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ ذُنُوباً بَدَّلَهَا اللهُ حَسَنَاتٍ : الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سر سے پیر تک ہوں اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ صدق، حیا، حسن خلق اور شکر۔

ایک سو اکیاسی واں باب

عفو

(بَابُ الْعَفْوِ) ۱۸۱

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي خُطْبَتِهِ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ خَلَائِقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ : الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے، صلۂ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے، احسان کرے اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین اخلاق والا کون ہے صلۂ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے اور معاف کر اس کو جو تجھ پر ظلم کرے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ نُشَيْبٍ اللَّفَائِفِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتَحْلُمُ إِذَا جُهِلَ عَلَيْكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے مکارم دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلۂ رحم کرو جو جہالت سے کام لے اس کے ساتھ حلم سے کام لو۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: أَيْنَ أَهْلُ الْفَضْلِ ؟ قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : وَمَا كَانَ فَضْلُكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَصِلُ مَنْ قَطَعَنَا وَنُعْطِي مَنْ حَرَمَنَا وَنَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنَا ، قَالَ : فَيُقَالُ لَهُمْ : صَدَقْتُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی بن الحسین سے سنا کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا ایک زمین پر اور ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں صاحبان فضل، یہ سن کر لوگوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے تمہاری فضیلت کیا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے قطع رحم کرنے والوں سے صلۂ رحم کیا، محروم کرنے والوں پر بخشش کی، اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ الْحَكَمِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي زِيَادٍ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ ، فَإِنَّ الْعَفْوَ لَا يَزِيدُ الْعَبْدَ إِلَّا عِزّاً ، فَتَعَافَوْا يُعِزَّكُمُ اللهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، عفو کو لازم قرار دو وہ بندے کی عزت کو زیادہ کرتا ہے اگر عفو کرو گے تو اللہ عزت دے گا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: النَّدَامَةُ عَلَى الْعَفْوِ أَفْضَلُ وَأَيْسَرُ مِنَ النَّدَامَةِ عَلَى الْعُقُوبَةِ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ مُعَتِّبٍ قَالَ : كَانَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي حَائِطٍ لَهُ يَصْرِمُ فَنَظَرْتُ إِلَى غُلَامٍ لَهُ قَدْ أَخَذَ كَارَةً مِنْ تَمْرٍ فَرَمَى بِهَا وَرَاءَ الْحَائِطِ فَأَتَيْتُهُ وَأَخَذْتُهُ وَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي وَجَدْتُ هٰذَا وَهٰذِهِ الْكَارَةَ ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: يَا فُلَانُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ ، قَالَ : أَتَجُوعُ ؟ قَالَ : لَا يَا سَيِّدِي ، قَالَ : فَتَعْرَى ؟ قَالَ: لَا يَا سَيِّدِي ، قَالَ: فَلِأَيِّ شَيْءٍ أَخَذْتَ هٰذِهِ ؟ قَالَ : اشْتَهَيْتُ ذٰلِكَ ، قَالَ: اذْهَبْ فَهِيَ لَكَ وَقَالَ: خَلُّوا عَنْهُ .

۷۔ معتب سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرمہ کا تھا آپ اس میں خرمے جمع کر رہے تھے۔ میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا کہ اس نے ایک ترموں کا خوشہ لے کر دیوار کے باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! کیا تو بھوکا ہے۔ پھر فرمایا کیا تو برہنہ ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا۔ پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بنا پر۔ فرمایا اچھا تو یہ تو ہی لے لے اور مجھ سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَاالْتَقَتْ فِئَتَانِ قَطُّ إِلَّا نُصِرَ أَعْظَمُهُمَا عَفْواً .

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو لشکر مقابل ہوں تو ان میں فتح اسی کی ہو گی جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر بخشش کرتا ہے اور خلق و مدارا پیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أُتِيَ بِالْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّتِ الشَّاةَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَكِ عَلَى مَا صَنَعْتِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : إِنْ كَانَ نَبِيّاً لَمْ يَضُرَّهُ وَ إِنْ كَانَ مَلِكاً أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْهُ قَالَ: فَعَفَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَنْهَا .

۹۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ جس یہودیہ نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسول خدا کو کھلانا چاہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان نہ دے گا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جا میں نے معاف کیا۔

۱۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثٌ لَا يَزِيدُ اللهُ بِهِنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ إِلَّا عِزّاً : الصَّفْحُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَهُ وَالصِّلَةُ لِمَنْ قَطَعَهُ .

۱۰۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عزت حاصل کرتا ہے اوّل درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے، دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے، تیسرے صلۂ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

ایک سو بیاسی واں باب

غصّہ کا پینا

٥(بَابُ كَظْمِ الْغَيْظِ)١٨٢

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ جُرْعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَا أُكَافِي بِهَا صَاحِبَهَا.

ا۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی چیز پینا میرے نزدیک غصّہ کے پینے سے زیادہ محبوب نہیں جس پر غصہ آئے تو بدلہ میں اس سے نیکی کروں۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَعَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَمَّارِ ابْنِ مَرْوَانَ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نِعْمَ الْجُرْعَةُ الْغَيْظُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهَا، فَإِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لَمِنْ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللهُ قَوْماً إِلَّا ابْتَلَاهُمْ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے۔

٣ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ.

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو کیونکہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اس سے بدلہ اس سے بہتر صورت میں نہیں لے سکتے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گرفتار کر دیگا

٤ - عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى آلِ حَرِيزٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ كَظْمُ الْغَيْظِ عَنِ الْعَدُوِّ فِي دَوْلَاتِهِمْ تَقِيَّةٌ حَزْمٌ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَتَحَرُّزٌ مِنَ التَّعَرُّضِ لِلْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَمُعَانَدَةُ الْأَعْدَاءِ فِي دَوْلَاتِهِمْ وَمُمَاظَتُهُمْ فِي غَيْرِ تَقِيَّةٍ تَرْكُ أَمْرِ اللهِ فَجَامِلُوا النَّاسَ يَسْمَنْ (٢) ذَلِكَ لَكُمْ عِنْدَهُمْ وَلَا تُعَادُوهُمْ

فَتَحْمِلُوهُمْ عَلىٰ رِقابِكُمْ فَتَذِلُّوا .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جن دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو ان کے مظالم پر غصہ کا پینا احتیاطی تقیہ ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار بلا ہوا۔ اور بلائے دنیا کے پیش آنے سے اور صاحبان حکومت دشمن کی دشمنی سے بچنے کے لئے اور ان کی دشمنی کا اظہار بغیر تقیہ کے امر خدا کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے میانہ روی کے ساتھ سلوک کرو تاکہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

٥ ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، عَنْ مالِكِ بْنِ حُصَيْنٍ السَّكُونِيِّ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مامِنْ عَبْدٍ كَظَمَ غَيْظاً إِلاَّ زادَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِزّاً فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَدْ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْكاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعافِينَ عَنِ النّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ » وَأَثابَهُ اللهُ مَكانَ غَيْظِهِ ذٰلِكَ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو ضبط کرتا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کرتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے وہ (صاحبانِ ایمان) غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان (جنت میں) دیتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَلَوْشاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضاهُ ، أَمْلأَ اللهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ رِضاهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس نے غصہ کو ضبط کیا درآنحالیکہ وہ اس کو جاری کر سکتا تھا تو روز قیامت خدا اپنی مرضی سے اس کے دل کو پُر کر دے گا۔

٧ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ غالِبِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْوَصّافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : مَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلىٰ إِمْضائِهِ حَشَا اللهُ قَلْبَهُ أَمْناً وَإِيماناً يَوْمَ الْقِيامَةِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو ضبط کیا درآنحالیکہ وہ اس کو ظاہر کر سکتا تھا تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پُر کر دے گا۔

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشّاءِ ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ بْنِ

عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي اُسَامَةَ زَيْدٍالشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَازَيْدُ اصْبِرْعَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ ؛ يَازَيْدُ إِنَّ اللهَ اصْطَفَى الْإِسْلَامَ وَاخْتَارَهُ ؛ فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۸۔ زید شحام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے زید نعمت کے دشمنوں پر صبر کرو خدا کے دشمن سے بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیئے کہ سخا اور حسنِ خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَفْصٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ أَحَبِّ السَّبِيلِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ جُرْعَتَانِ : جُرْعَةُ غَيْظٍ تَرُدُّهَا بِحِلْمٍ وَجُرْعَةُ مُصِيبَةٍ تَرُدُّهَا بِصَبْرٍ .

۹۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو راہِ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں ایک غصّے کا ہے جس میں حلم سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَابُنَيَّ مَامِنْ شَيْءٍ أَقَرَّ لِعَيْنِ أَبِيكَ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ عَاقِبَتُهَا صَبْرٌ وَمَامِنْ شَيْءٍ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِذُلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعَمِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیٹا کوئی شے میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کا باعث نہیں ہوتی کہ وقت غیظ صبر سے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچا لوں۔

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللهَ فِيكَ بِأَفْضَلَ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نعمتوں کے دشمن کے ظلم پر صبر کرو جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر چھوڑ دو وہ اس سے اچھی طرح بدلہ لے گا۔

١٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ خَلّادٍ ، عَنِ الثُّمالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِما قالَ : قالَ : ما اُحِبُّ أَنَّ لي بِذُلِّ نَفْسي حُمْرَ النَّعَمِ وَما تَجَرَّعْتُ مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لا اُكافي بِها صاحِبَها .

۱۲۔ حاصل حدیث وہی ہے جو پہلے گزرا۔

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنّاطِ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ما مِنْ جُرْعَةٍ يَتَجَرَّعُها الْعَبْدُ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَتَجَرَّعُها عِنْدَ تَرَدُّدِها في قَلْبِهِ ، إِمّا بِصَبْرٍ وَإِمّا بِحِلْمٍ (١) .

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے غصہ کو فرو کرے چاہے صبر سے ہو یا حلم سے۔

ایک سوتراسی واں باب

حلم

(بابُ الْحِلْمِ) ۱۸۳

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ (٢) قالَ : سَمِعْتُ الرِّضا عليه السلام يَقُولُ : لا يَكُونُ الرَّجُلُ عابِداً حَتّى يَكُونَ حَليماً ؛ وَإِنَّ الرَّجُلَ كانَ إِذا تَعَبَّدَ في بَني إِسْرائيلَ لَمْ يُعَدَّ عابِداً حَتّى يَصْمُتَ قَبْلَ ذلِكَ عَشْرَ سِنينَ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں بن سکے گا بغیر حلم کے، بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین سمجھا جاتا تھا)

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ قالَ : الْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِالْحِلْمِ ، يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ ، وَ يَنْطِقُ لِيَفْهَمَ ، لا يُحَدِّثُ أَمانَتَهُ الْأَصْدِقاءَ ، وَلا يَكْتُمُ شَهادَتَهُ الْأَعْداءَ ، وَلا يَفْعَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَقِّ رِياءً وَلا يَتْرُكُهُ حَياءً ، إِنْ زُكِّيَ خافَ مِمّا يَقُولُونَ

وَاسْتَغْفَرَ اللهَ مِمّا لايَعْلَمُونَ ، لايَغُرُّهُ قَوْلُ مَنْ جَهِلَهُ وَيَخْشَى إحْصاءَ ماقَدْ عَمِلَهُ .

۲۔ فرمایا ابوحمزہ ثمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہ السلام سے ہیں جو مومن صاحب علم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سمجھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں اور امر حق میں ریا کو دخل نہیں دیتا اور کسی سے شرم کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا، لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فروگزاشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں ان کی بات سے فریب نہیں کھاتا اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شمار کرنے سے ڈرتا ہے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسى ؛ عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرارَةَ عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : كانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إنَّهُ لَيُعْجِبُني الرَّجُلُ أَنْ يُدْرِكَهُ حِلْمُهُ عِنْدَ غَضَبِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں جو وقت غضب حلم سے کام لے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبي جَميلَةَ عَنْ جابِرٍ ؛ عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَليمَ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دوست رکھتا ہے صاحب حیا و حلم کو۔

٥ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ الْعَوْسِيِّ الْكُوفِيِّ ، رَفَعَهُ إلى أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ما أَعَزَّ اللهُ بِجَهْلٍ قَطُّ وَلا أَذَلَّ بِحِلْمٍ قَطُّ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی اور حلیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، رَفَعَهُ قالَ : قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَفى بِالْحِلْمِ ناصِراً ؛ وَ قالَ : إذا لَمْ تَكُنْ حَليماً فَتَحَلَّمْ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حلم جیسا ناصر تیرے لئے کافی ہے اور اگر تو حلیم نہیں ہے تو حلیم بن۔

۷ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ : بَعَثَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام غُلاماً لَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَبْطَأَ ، فَخَرَجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى أَثَرِهِ لَمَّا أَبْطَأَ ، فَوَجَدَهُ نَائِماً ، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يُرَوِّحُهُ حَتَّى انْتَبَهَ ، فَلَمَّا انْتَبَهَ قَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا فُلانُ وَاللهِ مَا ذَاكَ لَكَ ، تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، لَكَ اللَّيْلُ وَلَنَا مِنْكَ النَّهَارُ .

۷۔حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا جب وہ دیر تک نہ آیا تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے اس کے سرہانے بیٹھ کر پنکھا جھلنا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زیبا نہیں رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ الْعَفِيفَ الْمُتَعَفِّفَ .

۸۔ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صاحبِ حیا حلیم کو جو عفیف ہو اور اپنے کو برائیوں سے بچائے۔

۹ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ فَيَقُولانِ لِلسَّفِيهِ مِنْهُمَا : قُلْتَ وَقُلْتَ وَأَنْتَ أَهْلٌ لِمَا قُلْتَ ، سَتُجْزَى بِمَا قُلْتَ وَيَقُولانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا : صَبَرْتَ وَحَلُمْتَ سَيَغْفِرُ اللهُ لَكَ إِنْ أَتْمَمْتَ ذَلِكَ ؛ قَالَ : فَإِنْ رَدَّ الْحَلِيمُ عَلَيْهِ ارْتَفَعَ الْمَلَكَانِ .

۹۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے حلم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ایک سو چوراسی واں باب
حفظ لسان و خموشی

(بَابُ) ۱۸۴
(الصَّمْتِ وَحِفْظِ اللِّسَانِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : مِنْ عَلَامَاتِ الْفِقْهِ الْحِلْمُ وَالْعِلْمُ وَالصَّمْتُ ؛ إِنَّ الصَّمْتَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ إِنَّ الصَّمْتَ يَكْسِبُ الْمَحَبَّةَ إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت حلم، علم و خموشی ہے خموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے، خموشی محبت کو حاصل کرتی ہے اور وہ دلیل ہے ہر نیکی کی۔

٢ - عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا شِيعَتُنَا الْخُرْسُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعہ لغو اور باطل کلام سے خاموش رہتے ہیں۔

٣ - عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَوَّانِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ لِمَوْلًى لَهُ يُقَالُ لَهُ سَالِمٌ - وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ : - يَا سَالِمُ احْفَظْ لِسَانَكَ تَسْلَمْ وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا درآنحالیکہ آپ کا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا اے سالم اپنی زبان کو روک صحیح و سالم رہے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوْصِنِي فَقَالَ لَهُ : احْفَظْ لِسَانَكَ تَعِزَّ وَلَا تُمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِكَ فَتَذِلَّ رَقَبَتُكَ .

۴۔فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے درآنحالیکہ ایک شخص آپؑ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ ذلت کے ساتھ تجھے کھینچے پھریں گے یعنی تیری بات کی گرفت کرکے تجھے ذلیل کریں گے

٥۔ عَنْهُ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِرَجُلٍ أَتَاهُ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَمْرٍ يُدْخِلُكَ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: أَنِلْ مِمَّا أَنَالَكَ اللهُ ، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ أَحْوَجَ مِمَّنْ أُنِيلُهُ ؟ قَالَ: فَانْصُرِ الْمَظْلُومَ ، قَالَ : وَإِنْ كُنْتُ أَضْعَفَ مِمَّنْ أَنْصُرُهُ ؟ قَالَ: فَاصْنَعْ لِلْأَخْرَقِ ـ يَعْنِي أَشِرْ عَلَيْهِ ـ قَالَ: فَإِنْ كُنْتُ أَخْرَقَ مِمَّنْ أَصْنَعُ لَهُ ؟ قَالَ: فَاصْمُتْ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ؛ أَمَا يَسُرُّكَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ خَصْلَةٌ مِنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ تَجُرُّكَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۵۔فرمایا رسولؐ اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ، فرمایا جو خدا نے تجھے دیا ہے تو اسے دوسروں کو دے اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر، اس نے کہا کہ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کرسکوں، فرمایا تو جو کم فہم ہو اس کی فہم درست کر اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں فرمایا تو امرِ خیر کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ، اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ إِنْ كُنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ الْكَلَامَ مِنْ فِضَّةٍ ، فَإِنَّ السُّكُوتَ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۔ فرمایا ابوجعفر صادق علیہ السلام نے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تیرے گمان میں کلام چاندی ہے تو خموشی سونا ہے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَمْسِكْ لِسَانَكَ . فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَىٰ نَفْسِكَ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا يَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّىٰ يَخْزُنَ مِنْ لِسَانِهِ .

۷۔رسولؐ اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روکو کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا یعنی باعثِ ردِ بلا، پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جان سکتا۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ» قَالَ: يَعْنِي كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ. ٧٧/٤ نساء

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق، کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ روک لو یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: نَجَاةُ الْمُؤْمِنِ [فِي] حِفْظِ لِسَانِهِ.

٩۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کی نجات زبان کے روکنے میں ہے۔

١٠ - يُونُسُ، عَنْ مُثَنًّى، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَبُوذَرٍّ - رَحِمَهُ اللَّهُ - يَقُولُ: يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ إِنَّ هَذَا اللِّسَانَ مِفْتَاحُ خَيْرٍ وَمِفْتَاحُ شَرٍّ، فَاخْتِمْ عَلَى لِسَانِكَ كَمَا تَخْتِمُ عَلَى ذَهَبِكَ وَوَرِقِكَ (٢)

١٠۔ ابوذر نے فرمایا۔ اے علم کے جویا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کی بھی تو اپنی زبان پر اسی طرح مہر لگا۔ جیسے سونے اور کاغذ پر لگاتا ہے۔

١١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ الْمَسِيحُ عليه السلام يَقُولُ: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ الَّذِينَ يُكْثِرُونَ الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَاسِيَةٌ قُلُوبُهُمْ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ.

١١۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مسیح نے فرمایا ہے سوائے ذکر خدا زیادہ کلام نہ کرو جو ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

١٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَكُلُّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَاءِ الْجَسَدِ يُكَفِّرُ اللِّسَانَ يَقُولُ: نَشَدْتُكَ اللَّهَ أَنْ نُعَذَّبَ فِيكَ.

۱۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جسم کا ہر ایک عضو زبان کو کافر نہ بناتا ہو اور یہ نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے عذاب دیئے جائیں گے۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرِفُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلَّ صَبَاحٍ فَيَقُولُ: كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : بِخَيْرٍ إِنْ تَرَكْتَنَا ، وَيَقُولُونَ : اللهَ اللهَ فِينَا وَ يُنَاشِدُونَهُ وَ يَقُولُونَ : إِنَّمَا نُثَابُ وَ نُعَاقَبُ بِكَ .

۱۳۔فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ زبان بنی آدم کے تمام اعضاء سے ہر صبح کو پوچھتی ہے تم نے کس حالت میں بسر کی، وہ کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیکی میں گزرتی ہے۔ اللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کر کہتے ہیں ہمیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ؛ عَنْ قَيْسٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ـ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَابَأْسَ بِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا ـ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ قَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ ، قَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي ، قَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ . وَيْحَكَ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۴۔ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے نتیجہ میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

١٥ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ لَمْ يَحْسِبْ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ وَحَضَرَ عَذَابُهُ .

۱۵۔فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں لگاتا یعنی اس کو کم کرتا ہے اور بیکار اس زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطائیں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب موجود رہتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يُعَذِّبُ اللهُ اللِّسَانَ بِعَذَابٍ لَا يُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنَ الْجَوَارِحِ فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ

عَذَّبْتَنِي بِعَذابٍ لَمْ تُعَذِّبْ بِهِ شَيْئاً ، فَيُقالُ لَهُ : خَرَجَتْ مِنْكَ كَلِمَةٌ فَبَلَغَتْ مَشارِقَ الأَرْضِ وَمَغارِبَها فَسُفِكَ بِهَا الدَّمُ الْحَرامُ وَانْتُهِبَ بِهَا الْمالُ الْحَرامُ وَانْتُهِكَ بِهَا الْفَرْجُ الْحَرامُ ، وَعِزَّتِي [وَجَلالِي] لَأُعَذِّبَنَّكَ بِعَذابٍ لا أُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنْ جَوارِحِكَ .

۱۶۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے خدا زبان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب اعضا میں سے کسی کو نہ دے گا زبان کہے گی اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا کہا جائے گا تو نے ایسے کلمات نکالے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بیگناہوں کے خون بہائے گئے لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا اور نا جائز شرمگاہوں سے زنا کیا گیا اور اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھ کو وہ عذاب دوں گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دوں گا۔

۱۷ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنادِ قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنْ كانَ فِي شَيْءٍ شُؤْمٌ فَفِي اللِّسانِ .

۱۷۔رسولؐ اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدبختی ہے تو وہ انسان کی زبان ہے۔

۱۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ جَمِيعاً : عَنِ الْوَشّاءِ قالَ : سَمِعْتُ الرِّضا عليه السلام يَقُولُ : كانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرائِيلَ إِذا أَرادَ الْعِبادَةَ صَمَتَ قَبْلَ ذٰلِكَ عَشْرَ سِنِينَ .

۱۸۔راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی عابد ارادہ عبادت کرتا تھا تو دس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صالِحٍ ، عَنِ الْغِفارِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْراهِيمَ قالَ : سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَنْ رَأىٰ مَوْضِعَ كَلامِهِ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلامُهُ إِلَّا فِيما يَعْنِيهِ .

۱۹۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو عمل کے لحاظ سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے وہ کم بولتا ہے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے یعنے ذکر خدا۔

۲۰ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسارٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : فِي حِكْمَةِ آلِ داوُدَ : عَلَى الْعاقِلِ أَنْ يَكُونَ عارِفاً بِزَمانِهِ ، مُقْبِلاً عَلىٰ شَأْنِهِ ، حافِظاً لِلِسانِهِ .

۲۰- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اولادِ داؤد کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مرد عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عابد ہو یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

۲۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُكْتَبُ مُحْسِناً مَادَامَ سَاكِتاً ، فَإِذَا تَكَلَّمَ كُتِبَ مُحْسِناً أَوْ مُسِيئاً .

۲۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تک بندۂ مومن ساکت رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو پھر جب بولتا ہے تو پھر نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

ایک سو پچاسی واں باب

مدارات

(بَابُ الْمُدَارَاةِ) ۱۸۵

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ لَهُ عَمَلٌ : وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ وَخُلُقٌ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ وَحِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ .

۱- رسول اللہؐ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے رُکے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے بمدارات پیش آئے اور حلم جس کی وجہ سے جاہل کی جہالت کو رد کیا جائے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَراً عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : دَارِ خَلْقِي .

۲- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپؐ کا رب سلام کہتا ہے کہ تم میری مخلوق سے بمدارات پیش آؤ۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ

السَّجِسْتانِيّ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: فِي التَّوْراةِ مَكْتُوبٌ - فِيما ناجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى بْنَ عِمْرانَ عليه السلام - : يا مُوسى اكْتُمْ مَكْتُومَ سِرّي في سَريرَتِكَ وَأَظْهِرْ في عَلانِيَتِكَ الْمُداراةَ عَنّي لِعَدُوّي وَعَدُوِّكَ مِنْ خَلْقي وَلا تَسْتَسِبَّ لي عِنْدَهُمْ بِإِظْهارِ مَكْتُومِ سِرّي فَتَشْرَكَ عَدُوَّكَ وَعَدُوّي في سَبّي.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ مناجات کی موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا۔ اے موسیٰ کہ میرے راز کو اپنے دل میں چھپائے رہو اور ظاہر کرو میری طرف سے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیاں حاصل نہ کرو، میرے رازہائے سربستہ کو ظاہر کر کے ورنہ مجھے دشنام دلوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہو جاؤ گے یعنی اگر فرعون اور اس کے لشکر والے تم سے پوچھیں ما بال القرون الاولیٰ (ہمارے باپ دادا جو مر گئے ان کا کیا حال ہے) تو ان کے جواب میں کہو اس کا علم اللہ کو ہے یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ ان کو برا لگے گا اور وہ تمہارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

٤ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنانٍ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَمَرَني رَبّي بِمُداراةِ النّاسِ كَما أَمَرَني بِأَداءِ الْفَرائِضِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھے لوگوں کے ساتھ بخلق و مدارا پیش آنے کا حکم دیا ہے اسی طرح جیسے ادائے فرائض کا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ هارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مُداراةُ النّاسِ نِصْفُ الْإِيمانِ وَالرِّفْقُ بِهِمْ نِصْفُ الْعَيْشِ.

ثُمَّ قالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: خالِطُوا الْأَبْرارَ سِرّاً وَخالِطُوا الْفُجّارَ جِهاراً وَلا تَمِيلُوا عَلَيْهِمْ فَيَظْلِمُوكُمْ، فَإِنَّهُ سَيَأْتي عَلَيْكُمْ زَمانٌ لا يَنْجُو فِيهِ مِنْ ذَوِي الدّينِ إِلّا مَنْ ظَنُّوا أَنَّهُ أَبْلَهُ وَصَبَّرَ نَفْسَهُ عَلى أَنْ يُقالَ [لَهُ] إِنَّهُ أَبْلَهُ لا عَقْلَ لَهُ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بمداراۃ پیش آنا نصف ایمان ہے اور ان سے نرمی کرنا نصف عیش، پھر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا نیکیوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو، یعنی دل سے اور فاجروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ دینداروں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جن کو بے وقوف اور کوتل سمجھا جائے گا پس

صبر کرو اس پر کہ لوگ یہ کہیں کہ بیوقوف ہے اسے عقل نہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ قَوْماً مِنَ النَّاسِ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَأُنِفُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَايْمُ اللهِ مَا كَانَ بِأَحْسَابِهِمْ بَأْسٌ وَإِنَّ قَوْماً مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ حَسُنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَأُلْحِقُوا بِالْبَيْتِ الرَّفِيعِ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَيَكُفُّونَ عَنْهُ أَيْدِيَ كَثِيرَةٍ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں میں مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں اور لوگ قریش سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا مگر چونکہ انھوں نے بُرا برتاؤ کیا لہٰذا وہ آئمہ ضلالت کے پنجہ میں پھنس گئے) اور چونکہ غیر قریش بخلق و مدارا پیش آئے لہٰذا وہ خانوادۂ گرامی (بنی ہاشم) سے ملحق رہے پھر فرمایا جو شخص لوگوں سے اپنا ہاتھ روکے رہتا ہے تو اس کا ایک ہاتھ رکنے سے بہت سے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

ایک سو چھیاسی واں باب
رفق

(بَابُ الرِّفْقِ) ۱۸۶

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قُفْلاً وَقُفْلُ الْإِيمَانِ الرِّفْقُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل مہربانی اور نرم دلی ہے (جو شیطان کے داخلے کو روکنے والا ہے)۔

٢ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ قُسِمَ لَهُ الرِّفْقُ قُسِمَ لَهُ الْإِيمَانُ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ يَحْيَى الْأَزْرَقِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، فَمِنْ رِفْقِهِ بِعِبَادِهِ تَسْلِيلُهُ أَضْغَانَهُمْ وَمُضَادَّتَهُمْ لِهَوَاهُمْ وَقُلُوبِهِمْ، وَمِنْ رِفْقِهِ بِهِمْ أَنَّهُ يَدَعُهُمْ عَلَى الْأَمْرِ يُرِيدُ إِزَالَتَهُمْ عَنْهُ رِفْقاً بِهِمْ

لِكَيْلَا يُلْقِي عَلَيْهِمْ عُرَى الْإِيمَانِ [illegible] جُمْلَةً وَاحِدَةً فَيَسْتَغْفِرُوا فَإِذَا أَرَادَ [illegible] الْأَمْرِ بِالْآخَرِ فَصَارَ مَنْسُوخاً.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ آہستگی اور ہموار [illegible] کرتا ہے جو [illegible] کی عبادت تدریجاً کرتا ہے تو لوگوں کے کینے [illegible] سے الگ کر دیتا ہے اور ان کی بدخواہی [illegible] کو روک دیتا ہے اور اپنے [illegible] ساتھ [illegible] مہربانی [illegible] وہ پنے مکلف کو علیحدہ کر [illegible] ہے تاکہ ایمان [illegible] پابندیاں اور اس کا بھاری بوجھ ایک بار ہی ان پر پڑے [illegible] کا ارادہ کرتا ہے تو ایک حکم کو دوسرے سے منسوخ کر دیتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ [illegible] ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: الرِّفْقُ يُمْنٌ [illegible]

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربان بندہ کو وہ [illegible] ہے تند مزاج کو نہیں دیتا۔

٥ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ [illegible] ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام [illegible] کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مہربانی برکت ہے [illegible]

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ [illegible] ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جہاں نرمی اور مہربانی کسی امر میں ہوتی ہے خدا اسے زینت دیتا ہے اور جہاں نہیں پائی جاتی اسے زشت قرار دیتا ہے۔

٧ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، [illegible] النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ: إِنَّ فِي الرِّفْقِ الزِّيَادَةَ وَالْبَرَكَةَ وَمَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

۷۔رسول اللہ نے فرمایا رفق میں زیادتی اور برکت ہے اور جو اس سے محروم ہے وہ خیر سے محروم ہے۔

٨ - عَنْهُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَازُوِيَ الرِّفْقُ عَنْ أَهْلِ بَيْتٍ إِلَّازُوِيَ عَنْهُمُ الْخَيْرُ.

٨۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جس گھرانے میں رفق و مہربانی نہیں وہاں خیر نہیں۔

٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍالثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ زِيَادِبْنِ أَرْقَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ أُعْطُوا حَظَّهُمْ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِمْ فِي الرِّزْقِ؛ وَالرِّفْقُ فِي تَقْدِيرِ الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنَ السَّعَةِ فِي الْمَالِ؛ وَالرِّفْقُ لَايَعْجِزُعَنْهُ شَيْءٌ وَالتَّبْذِيرُ لَايَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ.

٩۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جن گھر والوں کو خرچ میں ہمواری اور میانہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ ان کے رزق میں وسعت دیتا ہے اور رفق کمی مال کی صورت میں بہتر ہوتا ہے بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور ہمواری اور میانہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتی اور مال کا تلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ صاحب رفق ہے اور رفق کو دوست رکھتا ہے

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي - وَ جَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ كَلَامٌ فَقَالَ لِي - ارْفُقْ بِهِمْ فَإِنَّ كُفْرَ أَحَدِهِمْ فِي غَضَبِهِ وَلَاخَيْرَ فِيمَنْ كَانَ كُفْرُهُ فِي غَضَبِهِ.

١٠۔راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا نرمی سے بات کرو ممکن ہے غصہ میں کوئی ان میں سے کفر کا کلمہ کہہ جائے۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو غصہ میں کلمۂ کفر کہے۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: الرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ.

١١۔فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میانہ روی آدھا عیش ہے۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ ، فَإِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْعُجْفَ فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا فَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوا عَنْهَا وَإِنْ كَانَتْ مُخْصِبَةً فَأَنْزِلُوهَا مَنَازِلَهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق والے کی مدد کرتا ہے اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو تو چاشت اور نماز کے وقت اتر پڑو اگر زمین بے گیاہ ہو تو اسے طے کر جاؤ اور اگر سبزہ زار ہو تو وہاں اتر کر نماز پڑھو اور اپنی ضروریات پوری کرو، چوپایہ بھی وہاں گھاس کھالے گا اور کچھ دیر وہاں آرام مل جائے گا

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : لَوْ كَانَ الرِّفْقُ خَلْقاً يُرَى مَا كَانَ مِمَّا خَلَقَ اللهُ شَيْءٌ أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا تو مخلوقات الٰہی میں کوئی اُس سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

۱٤ . أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَمِنْ رِفْقِهِ بِكُمْ تَسْلِيلُ أَضْغَانِكُمْ وَمُضَادَّةِ قُلُوبِكُمْ وَإِنَّهُ لَيُرِيدُ تَحْوِيلَ الْعَبْدِ عَنِ الْأَمْرِ فَيَتْرُكُهُ عَلَيْهِ حَتَّى يُحَوِّلَهُ بِالنَّاسِخِ ، كَرَاهِيَةَ تَثَاقُلِ الْحَقِّ عَلَيْهِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر یا جعفر صادق علیہ السلام نے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور جس میں تم میں سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینے دور ہو جاتے ہیں اور وہ خواہش نفسانی کی ضد میں کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے امر مشکل کو اپنے بندہ سے ہٹا دیتا ہے اور اس حکم کا ناسخ لا کر منسوخ کر دیتا ہے تاکہ امر حق اس پر بار نہ ہو۔

١٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَا اصْطَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْراً وَأَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مل کر بیٹھیں تو ان دونوں میں از روئے اجر اور ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

... الأشعريّ ... محمّد بن سنان، عن الحسن بن الحسين، عن فضيل بن عثمان. قال سمعت ... يقول: من كان رفيقاً في أمره نال ما يريد من الناس.

... ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص صاحب رفق ہے وہ لوگوں سے جو پانے کا ارادہ کرے گا پالے گا۔

ایک سو ستاسی واں باب

تواضع

(بابُ التّواضع) ۱۸۷

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَرْسَلَ النَّجَاشِيُّ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابِهِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ لَهُ جَالِسٌ عَلَى التُّرَابِ وَعَلَيْهِ خُلْقَانُ الثِّيَابِ قَالَ: فَقَالَ جَعْفَرٌ عليه السلام: فَأَشْفَقْنَا مِنْهُ حِينَ رَأَيْنَاهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِنَا وَتَغَيُّرَ وُجُوهِنَا قَالَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَرَ مُحَمَّداً وَأَقَرَّ عَيْنَهُ، أَلَا أُبَشِّرُكُمْ؟ فَقُلْتُ: بَلَى أَيُّهَا الْمَلِكُ، فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي السَّاعَةَ مِنْ نَحْوِ أَرْضِكُمْ عَيْنٌ مِنْ عُيُونِي هُنَاكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَصَرَ نَبِيَّهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَأَهْلَكَ عَدُوَّهُ وَأُسِرَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ: الْتَقَوْا بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ بَدْرٌ كَثِيرِ الْأَرَاكِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَيْثُ كُنْتُ أَرْعَى لِسَيِّدِي هُنَاكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: أَيُّهَا الْمَلِكُ مَا لِي أَرَاكَ جَالِساً عَلَى التُّرَابِ وَعَلَيْكَ هَذِهِ الْخُلْقَانُ؟ فَقَالَ لَهُ: يَا جَعْفَرُ إِنَّا نَجِدُ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى عِيسَى عليه السلام أَنَّ مِنْ حَقِّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يُحْدِثُوا لَهُ تَوَاضُعاً عِنْدَمَا يُحْدِثُ لَهُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَلَمَّا أَحْدَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي نِعْمَةً بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَحْدَثْتُ لِلَّهِ هَذَا التَّوَاضُعَ فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ لِأَصْحَابِهِ: إِنَّ الصَّدَقَةَ تَزِيدُ صَاحِبَهَا كَثْرَةً فَتَصَدَّقُوا يَرْحَمْكُمُ اللهُ، وَإِنَّ التَّوَاضُعَ يَزِيدُ صَاحِبَهُ رِفْعَةً، فَتَوَاضَعُوا يَرْفَعْكُمُ اللهُ، وَإِنَّ الْعَفْوَ يَزِيدُ صَاحِبَهُ عِزّاً، فَاعْفُوا يُعِزَّكُمُ اللهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو کربلا بھیجا وہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مکان میں خاک پر بیٹھا ہے اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس کی یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے جب اس نے ہمارے چہروں کا تغیر دیکھا تو کہنے لگا۔ حمد ہے اس خدا کا جس نے محمدؐ کی نصرت

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سناؤں، میں نے کہا فرمائیے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمدؐ کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور فلاں فلاں نامور قریش قید کر لئے گئے یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو بنی ضمرہ سے تھا اونٹ چرا تا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نجاشی کا باپ بادشاہ تھا اور نجاشی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نجاشی کو غلام بنا کر بنی ضمرہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے حجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نجاشی کے چچازاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ حجاز سے آئے اور نجاشی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمائیے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمدؐ جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع و انکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودئ خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھاتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكَيْنِ مُوَكَّلَيْنِ بِالْعِبَادِ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلهِ رَفَعَاهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَاهُ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موکل ہیں جو کوئی قربۃ الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

٣ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَشِيَّةَ خَمِيسٍ فِي مَسْجِدِ قُبَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ؟ فَأَتَاهُ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِعُسٍّ مَخِيضٍ بِعَسَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى فِيهِ نَحَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: شَرَابَانِ يُكْتَفَى بِأَحَدِهِمَا مِنْ صَاحِبِهِ لَا أَشْرَبُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَلٰكِنْ أَتَوَاضَعُ لِلهِ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلهِ رَفَعَهُ اللهُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللهُ، وَمَنِ اقْتَصَدَ فِي مَعِيشَتِهِ رَزَقَهُ اللهُ، وَمَنْ بَذَّرَ حَرَمَهُ اللهُ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ أَحَبَّهُ اللهُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شب پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجد قبا میں افطار صوم کیا اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھی ہے اوس ابن خولی انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لائے آنحضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ بلحاظ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو تواضع پسند ہے خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امور معاش میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس پر رزق زیادہ کرتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ اسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکر موت کثر کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام مِثْلَهُ. وَقَالَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللهِ أَظَلَّهُ اللهُ فِي جَنَّتِهِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر اکثر کرتا ہے خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه‌السلام يَذْكُرُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى‌الله‌عليه‌وآله مَلَكٌ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَيِّرُكَ أَنْ تَكُونَ عَبْداً رَسُولاً مُتَوَاضِعاً أَوْ مَلِكاً رَسُولاً، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ؛ فَقَالَ: عَبْداً، مُتَوَاضِعاً، رَسُولاً، فَقَالَ الرَّسُولُ[1]: مَعَ أَنَّهُ لا يَنْقُصُكَ مِمَّا عِنْدَ رَبِّكَ شَيْئاً، قَالَ: وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے چاہیے رسول متواضع ہو کر میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ ہو۔ حضرت نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ تواضع اختیار کرو۔ حضرت نے فرمایا میں تو عبد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوئی امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزائن ارض کی کنجیاں تھیں (جو دینے آیا تھا)

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه‌السلام قَالَ: مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالْمَجْلِسِ دُونَ الْمَجْلِسِ وَأَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ تَلْقَى وَأَنْ تَتْرُكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقّاً وَأَنْ لا تُحِبَّ أَنْ تُحْمَدَ عَلَى التَّقْوَى.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھگڑے کو ترک کرے اگرچہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقویٰ پر تیری تعریف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنْ: يَامُوسَى أَتَدْرِي لِمَ اصْطَفَيْتُكَ بِكَلَامِي دُونَ خَلْقِي؟ قَالَ: يَارَبِّ وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَامُوسَى إِنِّي قَلَبْتُ عِبَادِي ظَهْراً لِبَطْنٍ، فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ أَحَداً أَذَلَّ لِي نَفْساً مِنْكَ، يَامُوسَى إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَضَعْتَ خَدَّكَ عَلَى التُّرَابِ - أَوْقَالَ: عَلَى الْأَرْضِ.

۷۔ فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا انھوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وحی کی، اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کی، ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پڑھتا ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ مَرَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمَجْذُومِينَ وَهُوَ رَاكِبٌ حِمَارَهُ وَهُمْ يَتَغَدَّوْنَ فَدَعَوْهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَوْلَا أَنِّي صَائِمٌ لَفَعَلْتُ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَمَرَ بِطَعَامٍ، فَصُنِعَ وَ أَمَرَ أَنْ يَتَنَوَّقُوا فِيهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَتَغَدَّوْا عِنْدَهُ وَتَغَدَّى مَعَهُمْ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت علی بن الحسینؑ چند جذامیوں کی طرف سے گزرے درآنحالیکہ اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے انھوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا۔ جب وہاں سے گھر آئے تو حکم دیا کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتہ پر بلایا اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ دُونَ شَرَفِهِ.

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اپنے مرتبہ سے پست مقام پر بیٹھے۔

۱۰ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَمُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : نَظَرَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَدِاشْتَرَى لِعِيَالِهِ شَيْئاً وَ هُوَيَحْمِلُهُ ، فَلَمَّا رَآهُ الرَّجُلُ اسْتَحْيَى مِنْهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اشْتَرَيْتَهُ لِعِيَالِكَ وَ حَمَلْتَهُ إِلَيْهِمْ، أَمَا وَاللهِ لَوْلاَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ لِعِيَالِي الشَّيْءَ ثُمَّ أَحْمِلَهُ إِلَيْهِمْ .

۱۰۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبداللہ نے مدینہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنی عیال کے لئے کچھ سامان خریدا اور لے کر چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو شرما گیا حضرت نے فرمایا اے شخص یہ تو نے اپنے بال بچوں کے لئے خرید اور ان کے پاس لئے جا رہا ہے خدا کی قسم اگر اہلِ مدینہ کی طعن کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کرکے لے جاؤں۔

۱۱ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ كَمَا أَنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْمُتَوَاضِعُونَ كَذَلِكَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْمُتَكَبِّرُونَ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی، اے داؤد جس طرح تواضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے اس سے زیادہ دور ہیں۔

۱۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَالَكَ ذَبَحْتَ كَبْشاً وَنَحَرَ فُلاَنٌ بَدَنَةً ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نُوحاً عليه السلام كَانَ فِي السَّفِينَةِ وَ كَانَ فِيهَا مَاشَاءَ اللهُ وَ كَانَتِ السَّفِينَةُ مَأْمُورَةً فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَ هُوَ طَوَافُ النِّسَاءِ وَخَلَّى سَبِيلَهَا نُوحٌ عليه السلام ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْجِبَالِ أَنِّي وَاضِعٌ سَفِينَةَ نُوحٍ عَبْدِي عَلَى جَبَلٍ مِنْكُنَّ ، فَتَطَاوَلَتْ وَشَمَخَتْ وَتَوَاضَعَ الْجُودِيُّ وَ هُوَجَبَلٌ عِنْدَكُمْ فَضَرَبَتِ السَّفِينَةُ بِجُؤْجُؤِهَا الْجَبَلَ ، قَالَ : فَقَالَ نُوحٌ عليه السلام عِنْدَ ذَلِكَ : يَامَارِي اتْقِنْ ؛ وَهُوَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ [يَا] رَبِّ أَصْلِحْ ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَرَّضَ بِنَفْسِهِ .

۱۲۔ ابوبصیر سے مروی ہے جس سال امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا میں مقام منیٰ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ نے قربانی میں مینڈھا ذبح کیا اور فلاں یعنی آپ کے بھائی عبداللہ افطح نے اونٹ نحر کیا۔ فرمایا اے ابو محمد نوح کشتی میں تھے اور اس میں جو اللہ نے چاہا وہ تھا اور کشتی

محکوم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور وہ مناسک حج کا آخری طواف نسا تھا اور خدا نے کہا میرے بندے نوحؑ نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ اے پہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا ٹھہرے۔ بلند پہاڑوں نے تکبر کیا اور اپنا سر فخر ازراہ تکبر ابھارا اور جودی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے تواضع کا اظہار کیا۔ پس نوحؑ کی کشتی نے اپنے سینے کو اسی پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوحؑ نے بزبان سریانی بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ خداوندا مجھے غرق ہونے سے بچالے۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبداللہ افطح کے غلط دعوے کی طرف اشارہ کیا۔

١٣ ـ عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: التَّوَاضُعُ أَنْ تُعْطِيَ النَّاسَ مَا تُحِبُّ أَنْ تُعْطَاهُ.

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قُلْتُ: مَا حَدُّ التَّوَاضُعِ الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ مُتَوَاضِعاً؟ فَقَالَ: التَّوَاضُعُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَعْرِفَ الْمَرْءُ قَدْرَ نَفْسِهِ فَيُنْزِلَهَا مَنْزِلَتَهَا بِقَلْبٍ سَلِيمٍ، لَا يُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا مِثْلَ مَا يُؤْتَى إِلَيْهِ، إِنْ رَأَى سَيِّئَةً دَرَأَهَا بِالْحَسَنَةِ، كَاظِمُ الْغَيْظِ، عَافٍ عَنِ النَّاسِ، وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ.

۱۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حد تواضع کیا ہے؟ جس کے کرنے پر بندہ عرف عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا تواضع کے درجات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر سچے دل سے اپنے کو اس منزلت سے پست تر دکھائے اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو وہی ملے جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے اور اگر کسی سے برائی دیکھے تو اس کا بدلہ نیکی سے دے، غصہ کا پینے والا قصور کا معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ختم شد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ
مفسر قرآن جالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دوصد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ۔ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۱۹۹۰ء

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

مطبع ــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ــــــــ 165 روپے

تاریخ اشاعت ــــــــ اپریل 2003ء بار ششم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین
وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین

بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ الشافی ترجمہ کافی جلد اوّل ختم ہونے کے بعد ہی میں نے جلد دوم کا ترجمہ قسطاً قسطاً رسالہ "نور" میں طبع کرنا شروع کر دیا تھا جو بحمد اللہ فروری ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو گیا اس وقت سے از سرِ نو اس کی کتابت کرانی شروع کر دی گئی۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جلد اوّل کی طرح جلد ثانی بھی طبع ہو کر مومنین کی نظر کے سامنے آگئی اس زمانہ میں کسی کتاب کا چھپوانا معمولی کام نہیں، بالخصوص مبسوط کتابوں کا۔ کیونکہ کاغذ کی گرانی حد کو پہنچ چکی ہے اس کے ساتھ کتابت اور طباعت کی اُجرتیں پہلے سے زیادہ ہو گئی ہیں خدا کا شکر ہے کہ ان مشکلات کے تحت اس نے اپنے فضل و کرم سے میرے لئے یہ منزل آسان کر دی میں مولانا غلام حسین صاحب مولوی فاضل مدرس جامعہ امامیہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتابت شدہ کاپیوں میں غلطیوں کی اصلاح کی اور میرے لئے اس بار کو ہلکا کیا۔ عربی اور اردو دونوں عبارتوں میں صحت کے لئے مراپنے بس کی کوشش تو کر لی گئی پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اغلاط سے بالکل پاک صاف ہے، جہاں اس دنیا میں اور بہت سی باتیں ناممکنات کی فہرست میں شامل ہیں کتاب کا صحیح چھپنا بھی ہے کیونکہ پریس سے نکلنے تک بہت سے مراحل طے کرنا پڑتے ہیں جس میں نظر کا چوک جانا کوئی بڑی بات نہیں، ان دونوں جلدوں کے ترجمہ کا کام میں نے عالمِ پیری میں کیا ہے جبکہ دو کم اسّی سال کا ہو چکا ہوں مشہور تو یہی ہے کہ آدمی ستر سال کا ہو کر سٹھ جاتا ہے ستر بہترا مثل مشہور ہے میں تو آٹھ سال آگے بڑھ گیا ہوں اس قادرِ مطلق کا کہاں تک شکر ادا کروں جس نے اس گئی گزری عمر میں مجھے یہ توفیق دی کہ میں نے ان مقدس کتابوں کا ترجمہ اپنے قلم سے مکمل کر لیا اگرچہ پیرانہ سالی کا تقاضا اور طبیعت کا اضمحلال نے اس بار کا وزن بہت زیادہ بڑھا دیا تھا تاہم میں نے ہمت نہیں ہاری۔ میں ان حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے میری اس ناچیز محنت کی قدر کی۔ میں چونکہ قلم چلانے کا پچاس سال سے آزاری بنا ہوا ہوں اس لئے کوئی حالت بھی ہو یہ شغلہ میرے دم کے ساتھ ہے اس پچاس سال کی مدت میں دو سو سات کتابیں اب تک میرے قلم سے نکل چکی ہیں اور طبع بھی ہو چکی ہیں دو تین کتابیں غیر مطبوعہ بھی ہیں اصول کافی جلد دوم کے ترجمہ کو جلد ختم کرنے کے بعد میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کی سوانح عمریوں کا سلسلہ "نور" میں شروع کر دیا ہے بحمد اللہ اس سلسلہ کی پہلی کتاب سیرت الرسول نور میں شائع

ہو چکی ہے نومبر ۱۹۶۷ء میں سیرت علی قسطاً قسطاً چھپ رہی ہے سوانح حیات کے بعد ہر کتاب میں حقائق و معارف اسلام کا بیان بھی شامل ہے اور آخر تک رہے گا سیرت الرسولؐ کے ساتھ اسلام فطری دین ہے، حقیقت انسانیہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے "سیرت علی" میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا ہر سوانحعمری کا حجم کم از کم چار سو صفحہ ہوگا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے بموت قریب سے قریب تر ہوتی جارہی ہے ایسی صورت میں چودہ سوانحعمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا ہے اس رحمت واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی اس ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرا دے۔ اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے۔ میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتجی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجائے طعن و تشنیع سے میرا کلیجہ زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

راقم اثیم

سید ظفر حسن نقوی الامروہی۔

بارگاہ باری میں عرض

اے قادر مطلق، اے معبود برحق تیری بارگاہ عز و جلال میں بصد عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمات تیری نگاہ لطف و کرم قابل اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوش شفقت میں پرورش پا کر میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دین برحق کی تحریراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آرہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے میں ان کی روح کو اپنی برکت و رحمت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش تھی کہ اصول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تفسیر القرآن ہے یہ چوتھی جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جارہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شبیہ الحسن صاحب بی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا یعقوب صاحب قبلہ و عالی جناب مولانا مشتاق حسین صاحب قبلہ شاہدی کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رہ گیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم

ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

ایک سو اٹھاسی واں باب

الحُبّ فی اللہ والبُغض فی اللہ

٭(بَابُ) ۱۸۸

٭(اَلْحُبّ فِي اللهِ وَالْبُغض فِي اللهِ)٭

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى وَأَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، وَسَهْلُ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَحَبَّ لِلهِ وَأَبْغَضَ لِلهِ وَأَعْطَى لِلهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمَلَ إِيمَانُهُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت کرے یا بغض رکھے اور خوشنودی خدا کے لئے کسی کو عطا کرے تو اس کا ایمان کامل ہے۔

۲ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَوْثَقِ عُرَى الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَتُبْغِضَ فِي اللهِ وَتُعْطِيَ فِي اللهِ ، وَتَمْنَعَ فِي اللهِ(۱)

۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو ایمان کی رسی کو مضبوط پکڑے ہو اس کو چاہیئے کہ محبت یا عداوت ، عطا یا منع جو کچھ ہو محض خوشنودی خدا کے لئے ہو۔

۳ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِبْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ صَاحِبِ الطَّاقِ ، عَنْ سَلَّامِ ابْنِ الْمُسْتَنِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : وُدُّ الْمُؤْمِنِ لِلْمُؤْمِنِ فِي اللهِ مِنْ أَعْظَمِ شُعَبِ الْإِيمَانِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ فِي اللهِ وَأَبْغَضَ فِي اللهِ وَأَعْطَى فِي اللهِ وَمَنَعَ فِي اللهِ فَهُوَ مِنْ أَصْفِيَاءِ اللهِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے مومن کا مومن کو خوشنودی خدا کے لئے دوست رکھنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے آگاہ ہو جس نے خوشنودی خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا یا عطا کیا یا منع کیا تو وہ شخص اصفیائے خدا میں سے ہے۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ،

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، قَدْ أَضَاءَ نُورُ وُجُوهِهِمْ وَنُورُ أَجْسَادِهِمْ وَنُورُ مَنَابِرِهِمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى يُعْرَفُوا بِهِ ، فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خوشنودئ خدا کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھنے والے کو قیامت کے روز نور کے منبروں پر ہونگے اور نور سے ان کے چہرے اور اجسام اور منبر ایسے چمک رہے ہوں گے کہ وہ اسی نور سے پہچانے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی لوگ ہیں جو آپس میں ایک دوسرے سے قربۃً الی اللہ دوستی رکھتے تھے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْحُبِّ وَالْبُغْضِ ، أَمِنَ الْإِيمَانِ هُوَ ؟ فَقَالَ : وَهَلِ الْإِيمَانُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ ؟ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : «حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ» .

۵۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا حُب اور بغض ایمان سے ہے فرمایا کیا ایمان حب و بغض کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اس نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب قرار دیا ہے اور تمہارے دلوں میں اس کو زینت دی ہے اور کفر و فسوق و عصیان سے تم کو نفرت دلائی ہے یہی لوگ راشدین ہیں۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُدْرِكٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأَصْحَابِهِ : أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ ؟ فَقَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصَّلَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ الزَّكَاةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الصِّيَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْجِهَادُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لِكُلِّ مَا قُلْتُمْ فَضْلٌ وَلَيْسَ بِهِ وَلٰكِنْ أَوْثَقُ عُرَى الْإِيمَانِ : الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ وَتَوَالِي أَوْلِيَاءِ اللهِ وَالتَّبَرِّي مِنْ أَعْدَاءِ اللهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا، ایمان کی کون سی رسّی زیادہ مضبوط ہے انھوں نے کہا۔ رسول اللہ ہی بہتر جانتے ہیں بعض نے کہا نماز، بعض نے کہا زکوٰۃ، بعض نے کہا روزہ، بعض نے کہا حج اور عمرہ، بعض نے کہا جہاد، رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ تم نے کہا یہ فضیلت ہے لیکن یہ سب سے زیادہ مضبوط رسّی نہیں، سب سے زیادہ مضبوط رسّی حب فی اللہ و بغض فی اللہ اور اولیائے خدا کو دوست رکھنا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَبَلَةَ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَلْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ عَنْ يَمِينِهِ ـ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ـ وُجُوهُهُمْ أَشَدُّ بَيَاضاً وَأَضْوَءُ مِنَ الشَّمْسِ الطَّالِعَةِ ، يَغْبِطُهُمْ بِمَنْزِلَتِهِمْ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ ، يَقُولُ النَّاسُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ .

۷ - فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خوشنودیٔ خدا کے لئے محبت کرنے والے روز قیامت زیر جدسبز کی زمین پر عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے اور دونوں ہاتھ ان کے داہنے ہاتھ کی طرح قوی ہوں گے ان کے چہرے سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ان کی منزلت پر ہر ملک مقرب اور ہر نبی مرسل رشک کرے گا۔ لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : إِذَا جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ قَامَ مُنَادٍ فَنَادَى يُسْمِعُ النَّاسَ فَيَقُولُ : أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ : اذْهَبُوا إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : إِلَى أَيْنَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : فَأَيُّ ضَرْبٍ[1] أَنْتُمْ مِنَ النَّاسِ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ وَأَيَّ شَيْءٍ كَانَتْ أَعْمَالُكُمْ ؟ قَالُوا : كُنَّا نُحِبُّ فِي اللهِ وَنُبْغِضُ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ .

۸ - حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا جب روز قیامت اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا جس کو لوگ سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہیں قربۃً الی اللہ محبت کرنے والے۔ پس کچھ لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی، ان سے کہا جائے گا جنت کی طرف بے حساب چلو، ملائکہ پوچھیں گے کہاں جا رہے ہو وہ کہیں گے۔ ہم قربۃً الی اللہ محبت کرنے والے ہیں وہ کہیں گے تمہارے اعمال کیا تھے انھوں نے کہا۔ ہم خوشنودیٔ خدا کے لئے کسی سے محبت یا بغض رکھا کرتے تھے وہ کہیں گے کیا اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثٌ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ : عِلْمُهُ بِاللهِ وَمَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ[2] .

۹ - فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کی تین علامتیں ہیں علم باللہ اور محبت و بغض فی اللہ۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّكُمْ وَمَا يَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِحُبِّكُمْ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُبْغِضُكُمْ وَمَا يَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ فَيُدْخِلُهُ اللهُ بِبُغْضِكُمُ النَّارَ.

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص تم سے محبت تو کرتا ہے بظاہر شیعہ ہونے کی حیثیت سے اور اس گناہ کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو تو خدا اس کو داخلِ جنت کرے گا اور ایک تم سے بہ سبب شیعہ ہونے کے عداوت رکھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ تمہارا گناہ کیا ہے تو خدا اس کو داخلِ جہنم کرے گا

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ فِيكَ خَيْراً فَانْظُرْ إِلَى قَلْبِكَ، فَإِنْ كَانَ يُحِبُّ أَهْلَ طَاعَةِ اللهِ وَيُبْغِضُ أَهْلَ مَعْصِيَتِهِ فَفِيكَ خَيْرٌ وَاللهُ يُحِبُّكَ وَإِنْ كَانَ يُبْغِضُ أَهْلَ طَاعَةِ اللهِ وَ يُحِبُّ أَهْلَ مَعْصِيَتِهِ فَلَيْسَ فِيكَ خَيْرٌ وَاللهُ يُبْغِضُكَ، وَالْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

۱۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے جب تم یہ جاننا چاہو کہ تم میں نیکی ہے تو اپنے دل پر غور کرو اگر وہ اللہ کے مطیع بندوں سے محبت کرتا ہے اور اہلِ معصیت سے بغض رکھتا ہے تو تم سمجھو کہ تم میں نیکی ہے اور اگر اہلِ طاعت سے بغض رکھتا ہے اور اہلِ معصیت سے محبت رکھتا ہے تو تم سمجھو تم میں نیکی نہیں اور اللہ تم سے دشمنی رکھتا ہے آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

۱۲ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبَانٍ[۲] عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَحَبَّ رَجُلاً لِلّهِ لَأَثَابَهُ اللهُ عَلَى حُبِّهِ إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ الْمَحْبُوبُ فِي عِلْمِ اللهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً أَبْغَضَ رَجُلاً لِلّهِ لَأَثَابَهُ اللهُ عَلَى بُغْضِهِ إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ الْمُبْغَضُ فِي عِلْمِ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۲۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے اگر کوئی شخص کسی سے قربتہً الی اللہ محبت کرے تو اللہ اس کو اس محبت کا ثواب عطا کرے گا اگرچہ اس کا محبوب علمِ الٰہی میں دوزخی ہو اور اگر کسی سے قربتہً الی اللہ بغض رکھے تو اللہ اس کو اس کا ثواب دے گا اگرچہ اس کا دشمن اہلِ جنت ہی سے ہو۔

۱۳ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ بَشِيرٍ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَدْ يَكُونُ حُبٌّ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ وَ حُبٌّ فِي الدُّنْيَا فَمَا كَانَ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ فَثَوَابُهُ عَلَى اللهِ وَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۱۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حُبّ فی اللہ اور حُبّ رسولؐ کے ساتھ حب دنیا ہوتی ہے پس جہاں تک اور جب تک حب اللہ اور حب رسولؐ کا تعلق ہے خدا پر اس کا ثواب ہے اور جس کا تعلق حب دنیا سے ہے اس کا صلہ کچھ نہیں۔

١٤ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، فَأَفْضَلُهُمَا أَشَدُّهُمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ .

۱۴۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے جب دو مسلمان ملیں تو افضل ان میں وہ ہے جو محبت میں زیادہ ہو۔

١٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ وَابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا الْتَقَى مُؤْمِنَانِ قَطُّ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبّاً لِأَخِيهِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جب دو مومن ملتے ہیں تو افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے محبت میں زیادہ ہو۔

١٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ السَّبِيعِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ مَنْ لَمْ يُحِبَّ عَلَى الدِّينِ وَلَمْ يُبْغِضْ عَلَى الدِّينِ فَلَا دِينَ لَهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی دین کی محبت میں کسی سے بغض یا محبت نہیں رکھتا اس کا دین ہی نہیں ہے۔

ایک سو نواسی واں باب

مذمت دنیا اور زہد فی الدنیا

(بَابُ) ۱۸۹

☆(ذَمِّ الدُّنْيَا وَالزُّهْدِ فِيهَا)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ

الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَثْبَتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَ أَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَ الدُّنْيَا دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِماً إِلَىٰ دَارِالسَّلَامِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زہد فی الدنیا قلب انسان میں حکمت برقرار رکھتا ہے اور اس کی زبان کو گویا کرتا ہے اور عیوب دنیا اس کو نظر آجاتے ہیں اس کی بیماری بھی اور اس کا علاج بھی اور اسے دنیا سے جاتا ہے مع سلامت دار السلام کی طرف۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : جُعِلَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي بَيْتٍ وَجُعِلَ مِفْتَاحُهُ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لَا يَجِدُ الرَّجُلُ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ فِي قَلْبِهِ حَتَّىٰ لَا يُبَالِيَ مَنْ أَكَلَ الدُّنْيَا . ثُمَّ قَالَ : أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَرَامٌ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ أَنْ تَعْرِفَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّىٰ تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے خیر سب کی سب ایک گھر میں ہے جس کی کنجی زہد فی الدنیا ہے پھر فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایمان کی حلاوت اپنے قلب میں نہ پائے گا جب تک غذائے دنیا سے بے پروا نہ ہو اور حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا جب تک دنیا سے بے رغبت نہ ہوں دلوں پر حرام ہے کہ وہ حلاوت ایمان کو پائیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ مِنْ أَعْوَنِ الْأَخْلَاقِ عَلَى الدِّينِ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا .

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے دین میں سب سے زیادہ مددگار اخلاق میں زہد فی الدنیا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ : عَشَرَةُ أَشْيَاءَ ، فَأَعْلَىٰ دَرَجَةِ الزُّهْدِ أَدْنَىٰ دَرَجَةِ الْوَرَعِ وَأَعْلَىٰ دَرَجَةِ الْوَرَعِ أَدْنَىٰ دَرَجَةِ الْيَقِينِ وَ أَعْلَىٰ دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَدْنَىٰ دَرَجَةِ الرِّضَا . أَلَا وَ إِنَّ الزُّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ » .

۴۔ ایک شخص نے حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے پوچھا زہد کے متعلق، فرمایا دس چیزیں ہیں ان میں ایک زہد ہے پس زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے زہد کی تعریف کتاب خدا میں یہ ہے جو فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو جو مل جائے اس پر خوش نہ ہو۔

٥ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ: كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شَكٌّ أَوْ شِرْكٌ فَهُوَ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَرَادُوا بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا لِتَفْرُغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دل جس میں شک و شرک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے انبیاء و اوصیاء نے دنیا سے بے رغبتی اس لئے رکھی تاکہ آخرت کے لئے ان کے دل محبت دنیا سے خالی ہو جائیں

٦ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ عَلَامَةَ الرَّاغِبِ فِي ثَوَابِ الْآخِرَةِ زُهْدُهُ فِي عَاجِلِ زَهْرَةِ الدُّنْيَا، أَمَا إِنَّ زُهْدَ الزَّاهِدِ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَا يَنْقُصُهُ مِمَّا قَسَمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهَا وَإِنْ زَهِدَ؛ وَإِنَّ حِرْصَ الْحَرِيصِ عَلَىٰ عَاجِلِ زَهْرَةِ [الْحَيَاةِ] الدُّنْيَا لَا يَزِيدُهُ فِيهَا وَإِنْ حَرَصَ، فَالْمَغْبُونُ مَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْآخِرَةِ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص ثواب آخرت کی طرف رغبت رکھتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی چند روزہ لذات کو ترک کرتا ہے جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو وہ تقسیم الٰہی کی رو سے نقصان میں نہیں رہتا کیونکہ دنیا کے فائدے سے زیادہ اسے آخرت کا ثواب مل جاتا ہے لذات دنیا کے حریص کو حرص کرنے سے کچھ زیادہ نہیں مل جاتا۔ تو وہ ثواب آخرت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَعْجَبَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِيهَا جَائِعاً خَائِفاً.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ کو دنیا سے کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہیں آئی کہ وہ بھوکے رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَحْزُونٌ

فَأَتَاهُ مَلَكٌ وَمَعَهُ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هٰذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الْأَرْضِ يَقُولُ لَكَ رَبُّكَ: افْتَحْ وَخُذْ مِنْهَا مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَنْقُصَ شَيْئاً عِنْدِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ(۲) ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَقَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْكَلَامَ مِنْ مَلَكٍ يَقُولُهُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ، حِينَ أُعْطِيتُ الْمَفَاتِيحَ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول خدا صلعم محزون و مغموم برآمد ہوئے ان کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے ساتھ خزائن ارض کی کنجیاں لایا کہنے لگا۔ اے محمدؐ یہ خزائن ارض کی کنجیاں ہیں خدا فرماتا ہے کہ قفل کھولو اور جتنا چاہو لے لو تمہارا ثواب آخرت میرے نزدیک کم نہ ہوگا حضرت نے فرمایا۔ دنیا گھر ہے اس کے لئے جس کے لئے دوسرا گھر نہ ہو۔ یہاں جمع وہ کرے گا جس کی عقل نہ ہو۔ فرشتہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا کہ یہی کلام میں نے آسمان چہارم پر اس فرشتہ سے سنا تھا جس نے مجھے یہ کنجیاں دی تھیں۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجَدْيٍ أَسَكَّ(۳) مُلْقىً عَلَى مَزْبَلَةٍ مَيِّتاً ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ : كَمْ يُسَاوِي هٰذَا؟ فَقَالُوا: لَعَلَّهُ لَوْ كَانَ حَيّاً لَمْ يُسَاوِ دِرْهَماً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا الْجَدْيِ عَلَى أَهْلِهِ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم گزرے ایک ایسے مردہ بکری کے بچہ کی طرف سے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مزبلہ پر پڑا ہوا تھا اپنے اصحاب سے فرمایا اس کی کیا قیمت ہوگی انھوں نے کہا اگر یہ زندہ ہوتا تو ایک درہم اس کی قیمت نہ ہوتی اور اب تو قیمت کا کوئی سوال ہی نہیں، حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ دنیا خدا کے نزدیک اہل دنیا کے لئے اس سے زیادہ ذلیل ہے۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً زَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَفَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَبَصَّرَهُ عُيُوبَهَا وَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَالَ : لَمْ يَطْلُبْ أَحَدٌ الْحَقَّ بِبَابٍ أَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ ضِدٌّ لِمَا طَلَبَ أَعْدَاءُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مِمَّاذَا؟ قَالَ: مِنَ الرَّغْبَةِ فِيهَا. وَقَالَ: أَلَا مِنْ صَبَّارٍ كَرِيمٍ ؛ فَإِنَّمَا هِيَ أَيَّامٌ قَلَائِلُ؛ أَلَا إِنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَجِدُوا طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَزْهَدُوا فِي الدُّنْيَا .

قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا تَخَلَّى الْمُؤْمِنُ مِنَ الدُّنْيَا سَمَا[1] وَ وَجَدَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللهِ وَكَانَ عِنْدَأَهْلِ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ قَدْ خُولِطَ[2] وَإِنَّمَا خَالَطَ الْقَوْمَ حَلَاوَةَ حُبِّ اللهِ فَلَمْ يَشْتَغِلُوا بِغَيْرِهِ.

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقَلْبَ إِذَاصَفَاضَاقَتْ بِهِ الْأَرْضُ حَتَّى يَسْمُوَ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب خدا کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا سے بے رغبت کر دیتا ہے اور علم دین کا عالم بناتا ہے اور دنیا کے عیب اس کی نظر میں ظاہر کر دیتا ہے اور جس کو یہ چیزیں مل جاتی ہیں تو اس کو دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی مل گئی اور یہ بھی فرمایا زہد سے بہتر کسی نے حق کو اور کسی دروازہ سے نہیں پایا اور اعداء حق کے لئے ضد ہے اس چیز کی جو انھوں نے طلب کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں فرمایا اس لئے کہ دنیا کی طرف ان کو رغبت ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑا صبر کرنے والے اور کریم الطبع ہیں وہ دنیا کی طرف رغبت نہیں کرتے کیوں کہ یہ تو چند روزہ ہے جب تک تم دنیا سے بے رغبت نہ ہوگے تو لذت ایمان تمہارے لئے حرام ہوگی اور حضرت نے یہ بھی فرمایا۔ جب مومن نے اپنے دل کو محبت دنیا سے خالی کر لیا تو وہ بلند مرتبہ ہوا اور محبت خدا کی لذت اسے حاصل ہوئی اور اہل دنیا اسے مخبوط الحواس سمجھنے لگے اور لوگ حلاوت حب اللہ کو خبط جانتے ہوئے اس خیال کو چھوڑتے نہیں اور حضرت نے فرمایا۔ جب کسی دل میں صفائی پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق بہشت سے ہو جاتا ہے جو آسمان میں ہے

۱۱ ـ عَلِيٌّ؛ [عَنْ أَبِيهِ]؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ؛ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ؛ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ؛ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ: مَامِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ أَفْضَلَ مِنْ بُغْضِ الدُّنْيَا، وَ إِنَّ لِذٰلِكَ لَشُعَباً كَثِيرَةً وَ لِلْمَعَاصِي شُعَباً فَأَوَّلُ مَاعُصِيَ اللهُ بِهِ الْكِبْرُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ، وَالْحِرْصُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَحَوَّاءَ[3] حِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: «كُلَامِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ»[4] فَأَخَذَا مَالَاحَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ فَدَخَلَ ذٰلِكَ[5] عَلَىٰ ذُرِّيَّتِهِمَا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَايَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَالَاحَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذٰلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْعُلُوِّ وَالثَّرْوَةِ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ، فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا، فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذٰلِكَ: حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ، وَالدُّنْيَا دُنْيَاآنِ: دُنْيَابَلَاغٌ[6] وَدُنْيَا مَلْعُونَةٌ.

۱۱۔ حضرت علی بن الحسینؑ سے سوال کیا گیا۔ عند اللہ کون سا عمل زیادہ افضل ہے فرمایا اللہ اور رسولؐ کی معرفت

کے لئے بغض دنیا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور معاصی کی بھی شاخیں ہیں پس سب سے پہلی چیز خدا کی نافرمانی تکبر ہے یہ معصیت ابلیس ہے اس نے انکار کیا۔ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اور حرص وہ معصیت (ترک اولیٰ) آدم و حوا ہے اللہ نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ اپنا نقصان کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس انھوں نے اس چیز کو لے لیا جس کی انھیں ضرورت نہ تھی لہذا یہ چیز روز قیامت تک ان کی اولاد میں داخل ہو گئی اور اولادِ آدم اکثر اس چیز کو طلب کرے گی جس کی اسے ضرورت نہ ہو پھر حسد کہ جو آدم کے بیٹے میں پایا گیا اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اسی کی شاخیں عورتوں کی محبت دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت و کلام و بلندی، مرتبہ اور دولت کی محبت ہے یہ سات عادتیں ہیں یہ سب محبت دنیا میں جمع ہو گئی ہیں انبیاء اور علماء نے ان امور کو جانتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے دنیا بے ثبات ہے اس کی دو قسمیں ہیں خدا تک پہنچانے والی بھی ہے اور ملعونہ بھی ہے۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا إِضْرَاراً بِالْآخِرَةِ وَفِي طَلَبِ الْآخِرَةِ إِضْرَاراً بِالدُّنْيَا ، فَأَضِرُّوا بِالدُّنْيَا فَإِنَّهَا أَوْلَى بِالْإِضْرَارِ .

۱۲۔ فرمایا رسولؐ خدا نے طلب دنیا میں نقصان آخرت ہے اور طلب آخرت میں نقصان دنیا ہے اور دنیا کا نقصان آخرت کے نقصان سے بہتر ہے۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : حَدِّثْنِي بِمَا أَنْتَفِعُ بِهِ فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ أَكْثِرْ ذِكْرَ الْمَوْتِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُكْثِرْ إِنْسَانٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلَّا زَهِدَ فِي الدُّنْيَا .

۱۳۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو میرے لئے نفع بخش ہو۔ فرمایا۔ اے ابو عبیدہ موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو موت کا ذکر زیادہ کرتا ہے وہ دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ دَاوُدَ الْأَبْزَارِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ : ابْنَ آدَمَ لِدْ لِلْمَوْتِ وَاجْمَعْ لِلْفَنَاءِ وَابْنِ لِلْخَرَابِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک فرشتہ ہر روز ندا کرتا ہے اے ابن آدم پیدا ہو موت کے لئے جمع کر فنا کے لئے گھر بنا بربادی کے لئے۔

۱۵ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا : إِنَّ الدُّنْيَا قَدِ ارْتَحَلَتْ مُدْبِرَةً، وَ إِنَّ الْآخِرَةَ قَدِ ارْتَحَلَتْ مُقْبِلَةً ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا ، [أَلَا] وَكُونُوا مِنَ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا الرَّاغِبِينَ فِي الْآخِرَةِ .

أَلَا إِنَّ الزَّاهِدِينَ فِي الدُّنْيَا اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بِسَاطاً، وَالتُّرَابَ فِرَاشاً ، وَالْمَاءَ طِيباً، وَقُرِّضُوا مِنَ الدُّنْيَا تَقْرِيضاً .

أَلَا وَمَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ ، وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ رَجَعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ وَ مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ .

أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ عِبَاداً كَمَنْ رَأَى أَهْلَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مُخَلَّدِينَ ، وَ كَمَنْ رَأَى أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ مُعَذَّبِينَ ، شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ ، وَقُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ ، أَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ ، وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ ، صَبَرُوا أَيَّاماً قَلِيلَةً ، فَصَارُوا بِعُقْبَى رَاحَةٍ طَوِيلَةٍ ، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَهُمْ يَجْأَرُونَ إِلَى رَبِّهِمْ ، يَسْعَوْنَ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ ، وَ أَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ ، عُلَمَاءُ ، بَرَرَةٌ ، أَتْقِيَاءُ كَأَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ مِنَ الْعِبَادَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَقُولُ : مَرْضَى - وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ - أَمْ خُولِطُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ؛ مِنْ ذِكْرِ النَّارِ وَمَا فِيهَا .

۱۵ فرمایا امام علی بن الحسین علیہ السلام نے دنیا پیچھے کی طرف جا رہی ہے اور آخرت آگے کی طرف آ رہی ہے اور ان دونوں کے لئے بیٹے ہیں پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور ابنائے دنیا میں سے نہ بنو اور تم دنیا کے ترک کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے بن جاؤ۔ جو لوگ ترک دنیا کرتے ہیں وہ زمین کو اپنا بستر اور خاک کو اپنا فرش بناتے ہیں اور پانی کو لذیذ مشروبات جانتے ہیں اور اسبابِ دنیا سے پورا پورا قطع تعلق کرتے ہیں آگاہ ہو کہ جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خواہشات دنیا کو ترک کیا اور جو آتش جہنم سے ڈرا اس نے محرمات سے روگردانی کی اور زہد اختیار کیا مصائب دنیا اس کی نظر میں ہیچ ہو گئے آگاہ ہو خدا کے بندے ایسے بھی ہیں جو گویا اہلِ جنت کو جنت میں دائمی زندگی بسر کرتے دیکھ رہے ہیں اور دوزخ میں اہلِ دوزخ کو معذب ہوتے دیکھ رہے ہیں ان کے شر سے لوگ محفوظ رہتے ہیں ان کے قلوب محزون اور ان کے نفوس پاک اور ان کی حاجتیں مختصر ہوتی ہیں انھوں نے دنیا میں چند دن صبر سے کام لیا۔ عقبیٰ میں انھیں راحتِ طویل مل گئی وہ نماز کے قیام میں قدم ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے تضرع و زاری کرتے ہیں قرضداروں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن میں وہ حلیم و عالم اور نیک و متقی نظر آتے ہیں تیروں کی طرح ان کے بدن لاغر ہوتے ہیں عبادات میں خوفِ خدا ان پر غالب ہوتا ہے لوگ انھیں دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بیمار نہیں ہوتے تو کیا وہ فسادِ عقل رکھتے ہیں۔ اس قوم کو ایک امرِ عظیم نے مغالطہ میں

میں ڈالا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا یہ حال ذکر جہنم اور اس کی تکالیف یاد کر کے ہے یعنی نہ ان کو کوئی دماغی عارضہ ہے جیسے جنون اور نہ کوئی جسمانی آزار ہے جیسا کہ لوگ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں۔

١٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا جَابِرُ وَاللهِ إِنِّي لَمَحْزُونٌ، وَإِنِّي لَمَشْغُولُ الْقَلْبِ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا شُغُلُكَ وَمَا حُزْنُ قَلْبِكَ ؟ فَقَالَ يَا جَابِرُ إِنَّهُ مَنْ دَخَلَ قَلْبَهُ صَافِي خَالِصِ دِينِ اللهِ شَغَلَ قَلْبَهُ عَمَّا سِوَاهُ ؛ يَا جَابِرُ مَا الدُّنْيَا وَمَا عَسَىٰ أَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا؟ هَلْ هِيَ إِلَّا طَعَامٌ أَكَلْتَهُ أَوْ ثَوْبٌ لَبِسْتَهُ أَوِ امْرَأَةٌ أَصَبْتَهَا؟!

يَا جَابِرُ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يَطْمَئِنُّوا إِلَى الدُّنْيَا بِبَقَائِهِمْ فِيهَا وَلَمْ يَأْمَنُوا قُدُومَهُمُ الْآخِرَةَ؛ يَا جَابِرُ الْآخِرَةُ دَارُ قَرَارٍ ، وَالدُّنْيَا دَارُ فَنَاءٍ وَزَوَالٍ وَلٰكِنْ أَهْلَ الدُّنْيَا أَهْلُ غَفْلَةٍ وَكَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ هُمُ الْفُقَهَاءُ أَهْلُ فِكْرَةٍ وَعِبْرَةٍ ، لَمْ يُصِمَّهُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ مَا سَمِعُوا بِآذَانِهِمْ ، وَلَمْ يُعْمِهِمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ مَا رَأَوْا مِنَ الزِّينَةِ بِأَعْيُنِهِمْ فَفَازُوا بِثَوَابِ الْآخِرَةِ ، كَمَا فَازُوا بِذٰلِكَ الْعِلْمِ .

وَاعْلَمْ يَا جَابِرُ أَنَّ أَهْلَ التَّقْوَىٰ أَيْسَرُ أَهْلِ الدُّنْيَا مَؤُونَةً وَأَكْثَرُهُمْ لَكَ مَعُونَةً، تَذْكُرُ فَيُعِينُونَكَ وَإِنْ نَسِيتَ ذَكَّرُوكَ ، قَوَّالُونَ بِأَمْرِ اللهِ قَوَّامُونَ عَلَىٰ أَمْرِ اللهِ، قَطَعُوا مَحَبَّتَهُمْ بِمَحَبَّةِ رَبِّهِمْ وَوَحَشُوا الدُّنْيَا لِطَاعَةِ مَلِيكِهِمْ وَنَظَرُوا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَىٰ مَحَبَّتِهِ بِقُلُوبِهِمْ وَعَلِمُوا أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْمَنْظُورُ إِلَيْهِ ، لِعَظِيمِ شَأْنِهِ ، فَأَنْزِلِ الدُّنْيَا كَمَنْزِلٍ نَزَلْتَهُ ثُمَّ ارْتَحَلْتَ عَنْهُ ، أَوْ كَمَالٍ وَجَدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَاسْتَيْقَظْتَ وَلَيْسَ مَعَكَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنِّي [إِنَّمَا] ضَرَبْتُ لَكَ هٰذَا مَثَلًا ، لِأَنَّهَا عِنْدَ أَهْلِ اللُّبِّ وَالْعِلْمِ بِاللهِ كَفَيْءِ الظِّلَالِ؛ يَا جَابِرُ فَاحْفَظْ مَا اسْتَرْعَاكَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ دِينِهِ وَحِكْمَتِهِ وَلَا تَسْأَلَنَّ عَمَّا لَكَ عِنْدَهُ إِلَّا مَالَهُ عِنْدَ نَفْسِكَ ، فَإِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا عَلَىٰ غَيْرِ مَا وَصَفْتُ لَكَ فَتَحَوَّلْ إِلَىٰ دَارِ الْمُسْتَعْتَبِ ، فَلَعَمْرِي لَرُبَّ حَرِيصٍ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ شَقِيَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ وَلَرُبَّ كَارِهٍ لِأَمْرٍ قَدْ سَعِدَ بِهِ حِينَ أَتَاهُ ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِيُمَحِّصَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ»

۱۶۔ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے جابر میں محزون ہوں اور میرا دل فکرمند ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر فدا ہوں کس چیز نے آپ کے دل کو محزون کیا۔ فرمایا۔ اے جابر جس کے دل میں اللہ کے دین کی صاف اور خالص محبت ہو اس کا دل ماسوا کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔ اے جابر دنیا ہے کیا یہی نا کہ کچھ کھانا کھا لیا اور کچھ لباس پہن لیا اور عورت سے محبت کر لی۔ اے جابر بندۂ مومن تو دنیا میں بقار کے لئے مطمئن نہیں ہوتا اور نہ آخرت میں جانے سے بے خوف ہوتا ہے۔ اے جابر آخرت دارِ قرار ہے اور دنیا فنا کا گھر ہے اور زوال کی جگہ، لیکن اہلِ دنیا غفلت میں

بڑے ہوتے ہیں۔ مومنین فقہا و اہلِ فکر و عبرت ہیں۔ ان کو ذکر خدا سے باز نہیں رکھتا۔ وہ امر جسے وہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں (اس باب ضلالت کا بیان) اور نہیں روکتی ہے ذکر خدا سے لوگوں کی وہ زیب و زینت جسے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہ ثواب آخرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنے علم کی بدولت کامیاب ہوتے ہیں۔ اے جابر جو لوگ اہلِ تقویٰ ہیں وہ بہ نسبت اہلِ دنیا کے بہت کم سامان زندگی رکھتے ہیں اور تمہاری مدد سب سے زیادہ کرنے والے ہوتے ہیں تم ان سے اپنی ضرورت بیان کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور اگر تم بھول جاؤ تو وہ یاد دلائیں گے وہ امر خدا کے سب سے زیادہ بیان کرنے والے ہیں اور امر خدا کے سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہیں انھوں نے خدا کی محبت کی وجہ سے دنیا کی محبت کو قطع کر دیا اور اپنے مالک کی اطاعت کی بنا پر ان کو دنیا کے معاملات سے وحشت ہوتی ہے اور خدا کی عظمت شان کے لحاظ سے ان کی دوستی ان کے لئے منظور نظر ہوتی ہے دنیا ان کے نزدیک ایک سرائے کی مانند ہے جس میں کوئی آئے اور چلا جائے یا اس مال کی طرح ہے جسے خواب میں کوئی پائے اور جاگنے پر اس کے پاس کچھ نہ ہو یہ مثال میں نے تم سے اس لئے بیان کی ہے کہ تم سمجھ لو کہ اہلِ علم و عقل کے نزدیک دنیا سایہ کی مثل ہے اے جابر اللہ نے جو رعایت تمہارے ساتھ کی ہے اس کی حفاظت کرو اس کے دین و حکمت کے متعلق یہ سوال مت کرو کہ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ کیا ہے یہ اتنا ہی ہوگا جتنی تمہارے دل میں اس کے احکام کی عزت ہوگی جو میں نے دنیا کے متعلق تم سے بیان کیا اگر اس کے علاوہ کوئی اور تخیل تمہارے دل میں ہے تو خدا سے عذر خواہی کا طرف لو لو، قسم اپنی عمر کی۔ اکثر حریص کسی امر کی طرف ایسے ہیں کہ جب وہ چیز ان کو ملتی ہے تو ان کے لئے باعث شقاوت ہوتی ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ جس چیز سے کراہت کرتے ہیں جب وہ ان کے پاس آتی ہے تو ان کے لئے باعث سعادت بن جاتی ہے اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ مومنوں کو گناہوں سے الگ کر دیتا ہے اور کافروں کے لئے ثواب آخرت کو برطرف کر دیتا ہے یعنی مشرکوں کے مومنوں پر غالب آنے سے مومنوں کا اجر بڑھ جاتا ہے اور مشرکوں کے لئے آخرت میں کوئی اجر باقی نہیں رہتا۔

۱۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ: جَزَى اللهُ الدُّنْيَا عَنِّي مَذَمَّةً بَعْدَ رَغِيفَيْنِ مِنَ الشَّعِيرِ أَتَغَدَّى بِأَحَدِهِمَا وَأَتَعَشَّى بِالْآخَرِ وَبَعْدَ شَمْلَتَيِ الصُّوفِ أَتَّزِرُ بِإِحْدَاهُمَا وَأَتَرَدَّى بِالْأُخْرَى.

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوذرؓ نے کہا خدا مجھے جزا دے جب میں اس دنیا کی مذمت کرتا ہوں دو جَو کی روٹیوں کے بعد جن میں سے ایک صبح کو کھاتا ہوں اور ایک شام کو اور دو اونی پوششوں کے بعد جن میں سے ایک کو لنگ بناتا ہوں دوسری کو چادر۔

۱۸۔ وَعَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُوذَرٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: يَا مُبْتَغِيَ الْعِلْمِ كَأَنَّ شَيْئاً مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ شَيْئاً إِلَّا مَا يَنْفَعُ

خَيْرُهُ وَيَضُرُّ شَرُّهُ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ ؛ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ لَا يَشْغَلُكَ أَهْلٌ وَلَا مَالٌ عَنْ نَفْسِكَ، أَنْتَ يَوْمَ تُفَارِقُهُمْ كَضَيْفٍ بِتَّ فِيهِمْ ثُمَّ غَدَوْتَ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ ، وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كَمَنْزِلٍ تَحَوَّلْتَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَمَا بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْبَعْثِ إِلَّا كَنَوْمَةٍ نِمْتَهَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْتَ مِنْهَا ؛ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ قَدِّمْ لِمَقَامِكَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِنَّكَ مُثَابٌ بِعَمَلِكَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ يَا مُبْتَغِي الْعِلْمِ .

۱۸۔ ابوذر راوی ہیں کہ عبد اللہ نے ایک خطبہ میں فرمایا ایک طالب علم کے لئے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس کا خیر نفع نہ دے اور شر نقصان نہ پہنچائے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ اے علم کے طلبگار کہیں اہل و عیال اور مال تجھے اپنے نفس سے غافل نہ کر دے ایک دن تیرا ان سے جدا ہونا لازم ہے تو دنیا میں ان کے درمیان ایک مہمان جیسا ہے جو کہیں صبح کرے کہیں شام، دنیا ایک منزل ہے جس سے دوسری منزل کی طرف جانا ہے موت اور بعث کے درمیان اتنا ہی وقت ہے جیسے کوئی سو کر جاگ اٹھے اے طلبگارِ علم آگے بڑھو ان مقامات کی طرف جو اللہ کے سامنے ہیں تجھے اپنے عمل کا اچھا بدلہ ملے گا جیسا تو نے کیا ہے اس کا بدلہ ویسا ہی اے طلب گار علم تجھے ملے گا۔

۱۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ ابْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَالِي وَلِلدُّنْيَا إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُهَا كَمَثَلِ الرَّاكِبِ رُفِعَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَالَ تَحْتَهَا ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا .

۱۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا سروکار میری اور اس کی مثال ایک سوار کی سی ہے جسے گرم دن میں ایک درخت مل جائے اور وہ اس کے نیچے قیلولہ کرے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دے۔

۲۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَثَلُ الْحَرِيصِ عَلَى الدُّنْيَا كَمَثَلِ دُودَةِ الْقَزِّ ، كُلَّمَا ازْدَادَتْ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً ، قَالَ : وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَانَ فِيمَا وَعَظَ بِهِ لُقْمَانُ ابْنَهُ : يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا قَبْلَكَ لِأَوْلَادِهِمْ فَلَمْ يَبْقَ مَا جَمَعُوا وَلَمْ يَبْقَ مَنْ جَمَعُوا لَهُ، وَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مُسْتَأْجَرٌ قَدْ أُمِرْتَ بِعَمَلٍ وَوُعِدْتَ عَلَيْهِ أَجْراً فَأَوْفِ عَمَلَكَ وَاسْتَوْفِ أَجْرَكَ وَلَا تَكُنْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ شَاةٍ وَقَعَتْ فِي زَرْعٍ أَخْضَرَ فَأَكَلَتْ حَتَّى سَمِنَتْ فَكَانَ حَتْفُهَا عِنْدَ سِمَنِهَا وَلَكِنِ اجْعَلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ قَنْطَرَةٍ عَلَى نَهَرٍ جُزْتَ عَلَيْهَا وَتَرَكْتَهَا وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهَا آخِرَ الدَّهْرِ . أَخْرِبْهَا وَلَا تَعْمُرْهَا ، فَإِنَّكَ لَمْ تُؤْمَرْ بِعِمَارَتِهَا .

وَاعْلَمْ أَنَّكَ سَتُسْأَلُ غَداً إِذَا وَقَفْتَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَرْبَعٍ : شَبَابِكَ فِيمَا أَبْلَيْتَهُ ؟

وَعُمْرِكَ فِيمَا أَفْنَيْتَهُ؟ وَمَالِكَ مِمَّا اكْتَسَبْتَهُ؟ وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ؟ فَتَأَهَّبْ لِذَلِكَ وَأَعِدَّ لَهُ جَوَاباً ؛ وَلَا تَأْسَ عَلَى مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ قَلِيلَ الدُّنْيَا لَا يَدُومُ بَقَاؤُهُ وَ كَثِيرُهَا لَا يُؤْمَنُ بَلَاؤُهُ ، فَخُذْ حِذْرَكَ وَجِدَّ فِي أَمْرِكَ ، وَاكْشِفِ الْغِطَاءَ عَنْ وَجْهِكَ وَتَعَرَّضْ لِمَعْرُوفِ رَبِّكَ وَ جَدِّدِ التَّوْبَةَ فِي قَلْبِكَ وَاكْمُشْ فِي فَرَاغِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْصَدَ قَصْدُكَ وَيُقْضَى قَضَاؤُكَ وَيُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَا تُرِيدُ .

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حرصِ دنیا کی مثال ریشم کے کیڑے جیسی ہے جس قدر اپنے اوپر زیادہ تنتا جاتا ہے اتنا ہی اس میں پھنستا جاتا ہے اور پھر اس کے لئے نکلنا ممکن نہیں ہوتا اور وہ اسی میں مر کر رہ جاتا ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی کہ بیٹا تجھ سے پہلے بھی لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے جمع کیا۔ لیکن جو جمع کیا تھا وہ باقی نہ رہا۔ تمہاری مثال اس مزدور کی سی ہے جسے کسی کام پر لگایا گیا اور اس سے مزدوری کا وعدہ کیا گیا ہو، پس تم اپنا کام پورا کرو تب مستحق اجر ہوگے اور اس دنیا میں اس بکری کی مانند نہ بنو جو کسی ہرے بھرے کھیت میں چرنے سے موٹی ہو جائے اور یہ موٹاپا اس کے لئے موت کا سبب بن جائے دنیا مثل ایک پل کے ہے جو ایک نہر پر ہو تم اس سے گزرتے چلے گئے اب کبھی اس کی طرف نہ لوٹو گے اور اس کی بردباری کو آباد نہ کرو گے۔ یہ سمجھ لو کہ روز قیامت جب خدا کے سامنے جاؤ گے تو تم سے پوچھا جائے گا شباب کیسے گزرا، عمر کو کن مشاغل میں ختم کیا۔ مال کس طرح سے کمایا تھا اور کہاں کہاں خرچ کیا تھا اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ، جو چیز سامانِ دنیا سے گئی اس کا غم نہ کرو۔ اگر وہ کم ہے تو اسے بقا نہیں، زیادہ ہے تو اس کی بلاؤں سے امن نہیں، ڈرتے رہو اور اپنے معاملے میں کوشش کرتے رہو اور اپنے چہرے سے پردہ ہٹاؤ اور اپنے رب کے احسان کے قابل بنو، دل سے توبہ بار بار کرتے رہو اور دنیا کے کاموں سے اس سے پہلے فارغ ہو جاؤ کہ ملک الموت آ کر لے اور زندگی کا خاتمہ کر کے تمہارے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

۲۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُوسَى لَا تَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا رُكُونَ الظَّالِمِينَ وَرُكُونَ مَنِ اتَّخَذَهَا أَباً وَأُمّاً يَا مُوسَى لَوْ وَكَلْتُكَ إِلَى نَفْسِكَ لِتَنْظُرَ لَهَا إِذاً لَغَلَبَ عَلَيْكَ حُبُّ الدُّنْيَا وَزَهْرَتُهَا ، يَا مُوسَى نَافِسْ فِي الْخَيْرِ أَهْلَهُ وَاسْتَبِقْهُمْ إِلَيْهِ ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كَاسْمِهِ وَاتْرُكْ مِنَ الدُّنْيَا مَا بِكَ الْغِنَى عَنْهُ وَلَا تَنْظُرْ عَيْنُكَ إِلَى كُلِّ مَفْتُونٍ بِهَا وَمُوكَلٍ إِلَى نَفْسِهِ ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ فِتْنَةٍ بَدْؤُهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَلَا تَغْبِطْ أَحَداً بِكَثْرَةِ الْمَالِ فَإِنَّ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ تَكْثُرُ الذُّنُوبُ لِوَاجِبِ الْحُقُوقِ ، وَلَا تَغْبِطَنَّ أَحَداً بِرِضَى النَّاسِ عَنْهُ ، حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ رَاضٍ عَنْهُ ، وَلَا تَغْبِطَنَّ مَخْلُوقاً بِطَاعَةِ النَّاسِ لَهُ ، فَإِنَّ طَاعَةَ النَّاسِ لَهُ وَاتِّبَاعَهُمْ إِيَّاهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ هَلَاكٌ لَهُ وَلِمَنِ اتَّبَعَهُ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وقت مناجات خدا نے موسیٰ سے کہا اے موسیٰ دنیا پر ایسا بھروسہ نہ کرو جیسا ظالم لوگ کرتے ہیں یا جو دنیا کو ماں باپ سمجھ کر اعتماد کرتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر میں اپنی توفیق کے بغیر تیرا کام تجھ پر چھوڑ دیتا تو حب دنیا ضرور تجھ پر غالب آجاتی اور اس کی تازگی تیرا دل لبھاتی۔ اے موسیٰ امر خیر میں اس کے اہل کے ساتھ زیادتی کے طالب ہو اور لوگوں کو اس کی طرف بڑھاؤ، خیر مثل اپنے مفہوم کے خیر ہے۔ دنیا سے اس چیز کو رد کرو جس سے بے پروائی حاصل نہ ہو اور اس کے ملنے کی طرف تم مضطر نہ ہو اور للچائی ہوئی نظروں سے۔ دنیا ہے فدا ہونے والے کو جو ہر ستم کیش و بدبین اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا ہو اور لوگوں کے مال کی کثرت سے دل تنگ نہ ہو کیونکہ زیادتی مال کثرت گناہ کا باعث ہوتی ہے حقوق واجبہ ادا نہ کرنے کے باعث اور اس پر بھی دل تنگ نہ ہو جس سے بہت سے لوگ راضی ہوں ہاں اس سے اللہ راضی ہو تو ضرور غبطہ کرو اور غبطہ نہ کرو اس شخص پر جس کی اطاعت لوگ کرتے ہوں کیونکہ غیر حق پر جو اطاعت ہوگی تو مطیع اور مطاع دونوں کے لئے باعث ہلاکت ہوگی۔

٢٢۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: إِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَيَّةِ مَا أَلْيَنَ مَسَّهَا وَفِي جَوْفِهَا السَّمُّ النَّاقِعُ، يَحْذَرُهَا الرَّجُلُ الْعَاقِلُ، وَيَهْوِي إِلَيْهَا الصَّبِيُّ الْجَاهِلُ.

۲۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب حضرت علی علیہ السلام میں ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے چھونے میں نرم اور اس کے پیٹ میں سم قاتل، عاقل اس سے بچتا ہے، نادان بچہ اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

٢٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَعِظُهُ: أُوصِيكَ وَنَفْسِي بِتَقْوَى مَنْ لَا تَحِلُّ مَعْصِيَتُهُ وَلَا يُرْجَى غَيْرُهُ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِهِ، فَإِنَّ مَنِ اتَّقَى اللهَ عَزَّ وَقَوِيَ وَشَبِعَ وَرَوِيَ، وَرُفِعَ عَقْلُهُ عَنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، فَبَدَنُهُ مَعَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَقَلْبُهُ وَعَقْلُهُ مُعَايِنُ الْآخِرَةِ، فَأَطْفَأَ بِضَوْءِ قَلْبِهِ مَا أَبْصَرَتْ عَيْنَاهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا فَقَذَّرَ حَرَامَهَا وَجَانَبَ شُبُهَاتِهَا وَأَضَرَّ وَاللهِ بِالْحَلَالِ الصَّافِي إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْ كِسْرَةٍ [مِنْهُ](١) يَشُدُّ بِهَا صُلْبَهُ وَثَوْبٍ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ، مِنْ أَغْلَظِ مَا يَجِدُ وَأَخْشَنِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فِيمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ ثِقَةٌ وَلَا رَجَاءٌ، فَوَقَعَتْ ثِقَتُهُ وَرَجَاؤُهُ عَلَى خَالِقِ الْأَشْيَاءِ، فَجَدَّ وَاجْتَهَدَ وَأَتْعَبَ بَدَنَهُ حَتَّى بَدَتِ الْأَضْلَاعُ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ فَأَبْدَلَ اللهُ لَهُ مِنْ ذَلِكَ قُوَّةً فِي بَدَنِهِ وَشِدَّةً فِي عَقْلِهِ وَمَا ذُخِرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ أَكْثَرُ، فَارْفُضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ حُبَّ الدُّنْيَا يُعْمِي وَيُصِمُّ وَيُبْكِمُ وَيُذِلُّ الرِّقَابَ، فَتَدَارَكْ

مَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِكَ وَلَا تَقُلْ غَداً [أ]وْ بَعْدَ غَدٍ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ بِإِقَامَتِهِمْ عَلَى الْأَمَانِيِّ وَالتَّسْوِيفِ حَتَّى أَتَاهُمْ أَمْرُ اللهِ بَغْتَةً وَهُمْ غَافِلُونَ ، فَنُقِلُوا عَلَى أَعْوَادِهِمْ إِلَى قُبُورِهِمُ الْمُظْلِمَةِ الضَّيِّقَةِ وَقَدْ أَسْلَمَهُمُ الْأَوْلَادُ وَالْأَهْلُونَ ، فَانْقَطِعْ إِلَى اللهِ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ، مِنْ رَفْضِ الدُّنْيَا وَعَزْمٍ لَيْسَ فِيهِ انْكِسَارٌ وَلَا انْخِزَالٌ ، أَعَانَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَفَّقَنَا اللهُ وَإِيَّاكَ لِمَرْضَاتِهِ .

۲۳- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے ایک صحابی کو نصیحت کی کہ میں تجھے اور خود اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اس ذات سے ڈرنے کی جس کی معصیت جائز نہیں اور نہ اس کے غیر سے امید کی جاتی ہے اور استغنا اس کے غیر سے نہیں ملتا، جو اللہ سے ڈرا اس نے عزت پائی، قوی ہوا اور سیر و سیراب ہوا اور اس کی عقل کو اہلِ دنیا سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اونچا کر دیا اس کا بدن تو اہلِ دنیا کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی عقل آخرت کو دیکھنے والی ہوتی ہے جب دنیا میں اس کی آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں دل کی روشنی سے وہ دبا دیتا ہے پس وہ برا سمجھتا ہے حرام چیزوں کو اور کنارہ کش ہو جاتا ہے شبہات سے اور خدا کی قسم پاک و صاف چیزوں کو بھی اس لئے ترک کر دیا سوائے اس قوت لا یموت کے جس سے عبادت کے لئے اس کی پشت قوی رہے اور اتنا کپڑا لیا جس سے ستر عورتین ہو جائے وہ کھرا موٹا اور کھرا جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو اور اس کو اس کے متعلق کسی پر اعتماد اور کسی سے امید نہ ہو تو اس کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے اس نے ریاضت میں اپنے بدن کو بہت تعب میں ڈالا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں نکل آئیں اور آنکھیں دھنس گئیں، خدا نے اس کے بدلے میں ایک دوسری قوت اس کے بدن میں پیدا کر دی اور اس کی عقل کو اور زیادہ قوی کر دیا اور اس کے ذخیرہ آخرت کو اور بڑھا دیا اس نے دنیا کو ترک کر دیا کیونکہ حبِ دنیا آدمی کو اندھا، گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو جھکا دیتی ہے لہذا جتنی عمر باقی ہے اس میں اپنی کمی کو پورا کر لو اور کل اور پرسوں پر اٹھا نہ رکھو تم سے پہلے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جو غلط امید باندھتے رہے اور سستی سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اچانک خدا کا حکم آ گیا اور وہ غفلت ہی میں پڑے رہے۔ لوگ ان کو تابوت میں رکھ کر ان کی قبروں تک لے گئے وہ قبریں جو تنگ و تاریک تھیں اولاد اور خاندان والوں نے انھیں قبروں میں دبا دیا اور تمام امیدیں قطع ہو گئیں۔ جاتے ہو ایسے قلب کے ساتھ جس میں ترک دنیا کا ارادہ ہی رہا تھا۔ خدا ہماری اور تمہاری مدد کرے اپنی اطاعت میں اور توفیق دے ہم کو اور تم کو اپنی مرضی کی۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ مَاءِ الْبَحْرِ كُلَّمَا شَرِبَ مِنْهُ الْعَطْشَانُ ازْدَادَ عَطَشاً حَتَّى يَقْتُلَهُ .

۲۴- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے دنیا کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے پیاسا جتنا پیئے پیاس بڑھتی جاتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے۔

۲۵ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ لِلْحَوَارِيِّينَ : يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا لَا يَأْسَى (۲) أَهْلُ الدُّنْيَا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ دِينِهِمْ إِذَا أَصَابُوا دُنْيَاهُمْ .

۲۵ ۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا ۔ دنیا سے جو چیز چلی گئی اس پر افسوس نہ کرو جیسے اہل دنیا افسوس نہیں کرتے اس چیز پر جو دین کے متعلق ان سے فوت ہو گئی ۔

ایک سو نوّے واں باب

تتمہ باب سابق

(باب) ۱۹۰

۱ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي ، لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَى نَفْسِهِ إِلَّا كَفَفْتُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ .

۱ ۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اپنی عظمت و رفعت کی اگر کوئی بندہ میری مرضی کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں راہ معاش کو اس کے لئے مبارک قرار دیتا ہوں اور آسمان و زمین کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں اور میں اس کے لئے ہر تاجر کی تجارت کی طرح اس کے نفع کا سودا کرتا ہوں ۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَبَهَائِي وَعُلُوِّ ارْتِفَاعِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا جَعَلْتُ غِنَاهُ فِي نَفْسِهِ وَهِمَّتَهُ فِي آخِرَتِهِ وَضَمَّنْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ رِزْقَهُ وَكُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ .

۲۔ مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو اکیانوّے واں باب

قناعت

(باب القناعة) ۱۹۱

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هِلَالٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِيَّاكَ أَنْ تَطْمَحَ بَصَرَكَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ ، فَكَفَى بِمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله : «وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ» وَقَالَ : «وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَإِنْ دَخَلَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَاذْكُرْ عَيْشَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَإِنَّمَا كَانَ قُوتُهُ الشَّعِيرَ وَحَلْوَاهُ التَّمْرَ وَوَقُودُهُ السَّعَفَ إِذَا وَجَدَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تم سے اونچے درجے کا ہے دولت و ثروت میں اس پر نظر نہ کرو، تمہارے لئے کافی ہے خدا کا یہ فرمانا جو اس نے اپنے نبی سے کہا ہے لوگوں کا مال اور اولاد تم کو تعجب میں نہ ڈالے اور یہ بھی فرمایا۔ اپنی آنکھیں مت اٹھاؤ ان لوگوں کی طرف جن کو ہم نے لطف اندوز بنایا ہے اور چند روزہ زندگی میں ان کو دنیا کا عیش دیا ہے "
امام نے فرمایا اگر تمہارے دل میں عیش دنیا کا کوئی خیال آئے تو رسول اللہ کی طرز زندگی کو یاد کرو۔ ان کی غذا نان جو تھی ان کا حلوہ کھجور اور ان کا چراغ درخت خرما کی سوکھی شاخ اگر مل جاتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے ہم سے کچھ مانگا ہم نے اسے دیا اور جس نے بے نیازانہ ترک طلب کیا خدا نے اسے بے نیاز بنا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْمَعَاشِ رَضِيَ اللهُ مِنْهُ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْعَمَلِ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوا خدا اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: ابْنَ آدَمَ كُنْ كَيْفَ شِئْتَ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْقَلِيلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللهُ مِنْهُ الْيَسِيرَ مِنَ الْعَمَلِ وَمَنْ رَضِيَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مَؤُونَتُهُ وَزَكَتْ مَكْسَبَتُهُ وَخَرَجَ مِنْ حَدِّ الْفُجُورِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ اے ابن آدم جیسا چاہے بن جا تو جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا جو قلیل رزق پر اللہ سے راضی ہوا خدا نے اس کے عمل قلیل کو قبول کیا اور جو تھوڑی سی حلال روزی پر راضی ہو گیا اس کا خرچ ہلکا ہو گیا اور کمائی پاک ہو گئی اور فسق و فجور سے دور ہو گیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يُقْنِعْهُ مِنَ الرِّزْقِ إِلَّا الْكَثِيرُ لَمْ يَكْفِهِ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا الْكَثِيرُ وَمَنْ كَفَاهُ مِنَ الرِّزْقِ الْقَلِيلُ فَإِنَّهُ يَكْفِيهِ مِنَ الْعَمَلِ الْقَلِيلُ.

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو رزق قلیل پر قناعت نہیں کرتا اور زیادہ چاہتا ہے تو بغیر کثیر عمل کافی ہوتا اس کو نہ عمل کثیر اور جس نے قناعت کی رزق قلیل پر تو اس کے لئے کافی ہو گا عمل قلیل۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ابْنَ آدَمَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مِنَ الدُّنْيَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ أَيْسَرَ مَا فِيهَا يَكْفِيكَ وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تُرِيدُ مَا لَا يَكْفِيكَ فَإِنَّ كُلَّ مَا فِيهَا لَا يَكْفِيكَ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو سامان دنیا سے یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے لئے کفایت کرے تو تھوڑا سامان بھی کافی ہو جائے گا اور اگر کفایت کا ارادہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ سامان بھی کفایت نہ کرے گا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اشْتَدَّتْ حَالُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَسَأَلْتَهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا يَعْنِي غَيْرِي فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَعْلَمَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَشَرٌ فَأَعْلِمْهُ فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللهُ

حَتّىٰ فَعَلَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ ثَلاثاً ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاسْتَعارَ مِعْوَلاً ثُمَّ أَتَى الْجَبَلَ ، فَصَعِدَهُ فَقَطَعَ حَطَباً ثُمَّ جاءَ بِهِ فَباعَهُ بِنِصْفِ مُدٍّ مِنْ دَقِيقٍ فَرَجَعَ بِهِ فَأَكَلَهُ ، ثُمَّ ذَهَبَ مِنَ الْغَدِ ، فَجاءَ بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَباعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْمَلُ وَيَجْمَعُ حَتّىٰ اشْتَرىٰ مِعْوَلاً ثُمَّ جَمَعَ حَتّىٰ اشْتَرىٰ بَكْرَيْنِ وَ غُلاماً ثُمَّ أَثْرىٰ حَتّىٰ أَيْسَرَ فَجاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَعْلَمَهُ كَيْفَ جاءَ يَسْأَلُهُ وَ كَيْفَ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله، فَقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : قُلْتُ لَكَ : مَنْ سَأَلَنا أَعْطَيْناهُ وَ مَنِ اسْتَغْنىٰ أَغْناهُ اللهُ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اصحاب رسولؐ میں سے ایک شخص تنگ دستی میں مبتلا تھا۔ اس کی بی بی نے کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم رسولؐ اللہ کے پاس جا کر سوال کرتے۔ وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا حضرت نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ جس نے ہم سے سوال کیا ہم نے اس کو عطا کر دیا اور جس نے طلب میں بےنیازی چاہی خدا نے اسے بے نیاز کر دیا۔ اس نے دل میں کہا۔ یہ حضرت نے میرے ہی لئے کہا ہے پس اپنی بی بی کے پاس آیا اور حال بیان کیا۔ اس نے کہا رسول اللہ بشر ہیں (غیب دان نہیں ہماری عسرت کا حال کیا معلوم) پھر جاؤ اپنا حال بیان کرو۔ وہ پھر آیا حضرت نے اسے دیکھ کر پھر وہی فرمایا۔ یہاں تک کہ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک کلہاڑی عاریتاً لی اور ایک پہاڑی پر چڑھ کر سوکھی لکڑیاں کاٹیں اور بازار میں لا کر ایک مُد آٹے کے عوض ان کو بیچا اور کھانا کھایا۔ دوسرے روز پھر گیا اور پہلے سے زیادہ لکڑیاں جمع کر کے لایا۔ چند روز یوں ہی کرتا رہا۔ آخر اس نے کلہاڑی خریدلی اور پھر پیسہ جمع کر کے دو اونٹ خریدے اور ایک غلام یہاں تک کہ وہ مالدار ہو گیا اور رسول اللہؐ کے پاس آیا اور اپنے سوال کے لئے آنے اور حضرت سے سننے کا ذکر کیا آپ نے پھر وہی فرمایا جس نے ہم سے مانگا ہم نے اس کو دیا اور جس نے خدا سے بےنیازی اور ترک طلب کو چاہا خدا نے اسے بے پروا بنا دیا۔

۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفُراتِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَرادَ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النّاسِ فَلْيَكُنْ بِما فِي يَدِ اللهِ أَوْثَقَ مِنْهُ بِما فِي يَدِ غَيْرِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو غنی بننے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ جو اللہ کے ید قدرت میں ہے اس پر اعتماد کرے نہ کہ جو بندوں کے ہاتھ میں ہے۔

۹ ۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام قالَ : مَنْ قَنِعَ بِما رَزَقَهُ اللهُ فَهُوَ مِنْ أَغْنَى النّاسِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اپنے رزق پر قناعت کی وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

۱۰ ۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ: شَكَا رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ يَطْلُبُ فَيُصِيبُ وَلَا يَقْنَعُ ، وَتُنَازِعُهُ نَفْسُهُ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَقَالَ : عَلِّمْنِي شَيْئاً أَنْتَفِعُ بِهِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ يُغْنِيكَ ، فَأَدْنَى مَا فِيهَا يُغْنِيكَ ، وَإِنْ كَانَ مَا يَكْفِيكَ لَا يُغْنِيكَ فَكُلُّ مَا فِيهَا لَا يُغْنِيكَ .

۱۰۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا جو طلب کرتا ہوں پالیتا ہوں لیکن میرا دل قانع نہیں ہوتا اور میرا نفس زیادہ پانے پر تلا رہتا ہے لہذا مجھے کوئی مفید نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا اگر جو چیز تیرے لیے کافی ہے تجھے بے نیاز بنا دے تو دنیا کی ادنیٰ چیز بے نیاز بنا دے گی اور اگر جو چیز تیرے لئے کفایت کرتی ہے وہ تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی تو دنیا کی کوئی چیز بھی تجھے بے نیاز نہیں بنا سکتی۔

۱۱ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ كَانَ أَيْسَرُ مَا فِيهَا يَكْفِيهِ ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا يُجْزِيهِ لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْءٌ يَكْفِيهِ .

۱۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو سامانِ دنیا سے اتنے پر راضی ہو گیا جو اس کے لئے کافی ہو تو وہ آسانی سے اس کے لئے کافی ہو گا ورنہ اس کے لئے دنیا کی کوئی شے کافی نہ ہو گی۔

ایک سو بانوے واں باب

کفاف (عطائے رزق بقدر ضرورت)

(بَابُ الْكَفَافِ) ۱۹۲

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي رَجُلاً خَفِيفَ الْحَالِ ، ذَا حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ بِالْغَيْبِ ، وَكَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ جُعِلَ رِزْقُهُ كَفَافاً ، فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اولیاً میں مجھے سب زیادہ وہ شخص پسند ہے جو تنگ دست ہو مگر خلوص سے نماز ادا کرے تاکہ ثواب سے حصہ پائے اور اپنے رب کی اچھی عبادت کرے اس حکم کے مطابق جو داخل غیب ہے اور لوگوں کے درمیان گمنام ہو اور اگر اس کی روزی بقدر حاجت ہو تو وہ اس پر صبر کرے۔ جب جلد اس کی موت آئے تو اس کی میراث تھوڑی سی ہو اور غربت کی وجہ سے اس پر رونے والے کم ہوں

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : طُوبَى لِمَنْ أَسْلَمَ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافاً .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا خوشخبری اس کے لئے جو اسلام لایا اور اس کی معاش بقدرت رہی۔

٣ ـ النَّوْفَلِيُّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللَّهُمَّ ارْزُقْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ وَمَنْ أَحَبَّ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْعَفَافَ وَالْكَفَافَ وَارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْمَالَ وَالْوَلَدَ.

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے یا اللہ محمد و آل محمدؐ کو رزق دے۔ پاک دامنی اور بقدرت ضرورت روزی کا اور ان کے دشمنوں کو مال اور اولاد کا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرَاعِي إِبِلٍ فَبَعَثَ يَسْتَسْقِيهِ ، فَقَالَ : أَمَّا مَا فِي ضُرُوعِهَا فَصَبُوحُ الْحَيِّ وَأَمَّا مَا فِي آنِيَتِنَا فَغَبُوقُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِرَاعِي غَنَمٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَسْتَسْقِيهِ فَحَلَبَ لَهُ مَا فِي ضُرُوعِهَا وَأَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهِ فِي إِنَاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِشَاةٍ وَقَالَ : هٰذَا مَا عِنْدَنَا وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ نَزِيدَكَ زِدْنَاكَ ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَللَّهُمَّ ارْزُقْهُ الْكَفَافَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللهِ دَعَوْتَ لِلَّذِي رَدَّكَ بِدُعَاءٍ عَامَّتُنَا نُحِبُّهُ وَدَعَوْتَ لِلَّذِي أَسْعَفَكَ بِحَاجَتِكَ بِدُعَاءٍ كُلُّنَا نَكْرَهُهُ؟! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى: اَللَّهُمَّ ارْزُقْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ الْكَفَافَ .

۴۔ حضرت علی بن الحسینؑ سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ کا گزر ایک اونٹوں کے چرواہے کی طرف سے ہوا۔ آپؐ نے اسے بھیجا کہ پینے کے لئے کچھ دودھ لائے اس نے کہا جو دودھ اونٹنی کے تھنوں میں ہے وہ اونٹوں کے چرواہوں کا صبح کا کھانا ہے اور جو ہمارے برتنوں میں ہے وہ شام کی غذا ہے رسول اللہ نے دعا کی۔ خداوندا اسے کثرت سے مال اور اولاد دے۔ پھر

آپؐ کا گزر بکریوں کے چرواہے کی طرف ہوا آپؐ نے اس سے دودھ مانگا اس نے جتنا دودھ بکری کے تھنوں میں تھا وہ سب لیا اور جتنا برتنوں میں تھا وہ رسولؐ اللہ کے برتنوں میں انڈیل دیا اور ایک بکری حضرت کے پاس بھیجی اور کہا۔ ہمارے پاس یہ ہے اگر اور زیادہ کی ضرورت ہو تو لایا جائے۔ آپ نے اس کے لئے دعا۔ خداوندا اس کو بقدر کفایت رزق دے ایک صحابی نے کہا آپؐ نے اس شخص کے لئے جس نے آپؐ کی خواہش رد کی۔ وہ دعا دی جسے ہمارے عام لوگ پسند کرتے ہیں اور جس نے آپ کی حاجت پوری کی اس کے لئے وہ دعا کی جسے ہم پسند نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا جو کم ہو اور کفایت کرے۔ وہ بہتر ہے اس زیادہ سے جو یاد خدا سے غافل کرے۔ خداوندا رزق محمدؐ وآل محمدؐ کو بقدر ضرورت دے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : يَحْزَنُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ قَتَّرْتُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَقْرَبُ لَهُ مِنِّي . وَيَفْرَحُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ إِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنِّي .

۵۔ فرمایا صادقِ آلِ محمد علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میرا بندہ محزون ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں کمی کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے قریب کرنے والا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اگر میں اس کے رزق میں توسیع کر دوں حالانکہ وہ اس کو مجھ سے دور کرتا ہے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : [قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :] قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِي عِنْدِي عَبْداً مُؤْمِناً ذَا حَظٍّ مِنْ صَلَاحٍ ، أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ ، وَعَبَدَ اللهَ فِي السَّرِيرَةِ ، وَكَانَ غَامِضاً فِي النَّاسِ فَلَمْ يُشَرْ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافاً ، فَصَبَرَ عَلَيْهِ فَعُجِّلَتْ بِهِ الْمَنِيَّةُ ، فَقَلَّ تُرَاثُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا ہے کہ مومن بندوں میں میرے نزدیک قابلِ غبط وہ ہے جو صاحبِ نصیب ہو اور صلاحیت میں اچھا ہو اپنے رب کی عبادت میں یعنی دل سے اللہ کی عبادت کرے۔ لوگوں میں ایسا گمنام ہو کہ اس کی طرف کوئی انگلی نہ اٹھائے۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو وہ اس پر صبر کرے اور بہت جلد اس کو موت آجائے تو اس کا ترکہ تھوڑا سا ہو اور اس پر رونے والے کم ہوں۔

ایک سوترانوے واں باب

امرِ خیر میں تعجیل

(بابُ) ۱۹۳

٥(تَعْجِيلِ فِعْلِ الْخَيْرِ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسٰى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمٰانِ قٰالَ : حَدَّثَنِي حَمْزَةُ ابْنُ حُمْرٰانَ قٰالَ : سَمِعْتُ أَبٰاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذٰاهَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ فَلٰايُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمٰا صَلَّى الصَّلاٰةَ أَوْصٰامَ الْيَوْمَ فَيُقٰالُ لَهُ : اعْمَلْ مٰاشِئْتَ بَعْدَهٰا فَقَدْ غَفَرَ[اللّٰهُ] لَكَ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے اکثر جو بندہ نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو خدا اس سے کہتا ہے اس کے بعد جو چاہے عمل کر خدا تجھے بخشش دے گا۔

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز اور روزہ کے بعد بندہ جو عمل قبیح کرے گا بخش دیا جائے گا لیکن اس حدیث کا منشا یہ نہیں، اول تو بندہ کو یہ پتہ کیسے چل سکتا ہے کہ اس کا کون سا عمل ایسا مقبول ہوا کہ خدا یا ملائکہ نے ایسا کہا۔ دوسرے نماز کی تعریف یہ ہے کہ وہ فحشا اور منکر سے روکتی ہے تو اعمال قبیح کے نزدیک ہی نہ جائے گا لیکن اگر کوئی گناہ صغیرہ سرزد ہو جائے اتفاقاً، تو اللہ اپنی رحمت سے اسے معاف کر دے گا۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قٰالَ : قٰالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : افْتَتِحُوانَهٰارَكُمْ بِخَيْرٍوَأَمْلُوا عَلٰى حَفَظَتِكُمْ فِي أَوَّلِهِ خَيْراًوَفِي آخِرِهِ خَيْراً ، يُغْفَرْلَكُمْ مٰابَيْنَ ذٰلِكَ إِنْ شٰاءَاللهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب تم نیکی کا ارادہ کرو تو جلدی سے کرگزرو تمہیں کیا معلوم کہ کیا امر مانع خیر حادث ہو جائے۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرٰازِمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قٰالَ: كٰانَ أَبِي يَقُولُ: إِذٰاهَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبٰادِرْ ، فَإِنَّكَ لٰاتَدْرِي مٰايَحْدُثُ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے دن کا افتتاح نیکی سے کرو اور اپنے حافظ فرشتوں۔ (کراماً کاتبین) کے دفتر میں اوّل روز اور آخر روز نیکی درج کرادو۔ اگر درمیان روز میں کوئی بدی تم سے سرزد ہوگی تو انشاء اللہ بخش دی جائے گی۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجَّلُ .

۴۔ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا کہ خدا اس نیکی کو پسند کرتا ہے جو جلد کی جائے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَصُومُ الْيَوْمَ الْحَارَّ يُرِيدُ مَا عِنْدَ اللهِ فَيُعْتِقُهُ اللهُ بِهِ مِنَ النَّارِ ؛ وَلَا تَسْتَقِلَّ مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ شِقَّ تَمْرَةٍ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی امر میں نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر مت کرو بندہ جب گرم دن میں روزہ رکھتا ہے تو خدا اسے آتش جہنم سے نجات دیتا ہے جو چیز تم کو خدا سے قریب کردے اسے کم نہ سمجھو اگرچہ وہ چھوہارے کا ایک ریشہ ہی کیوں نہ ہو۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ فَلْيُعَجِّلْهُ وَلَا يُؤَخِّرْهُ ؛ فَإِنَّ الْعَبْدَ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَمَلَ فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْكَ شَيْئاً أَبَداً ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا ، فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ اللهُ سُبْحَانَهُ فَيَقُولُ : لَا وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ کرے چاہیئے کہ وہ اس میں جلدی کرے تاخیر روا نہ رکھے کیونکہ بندہ بعض اوقات ایسے کام بھی کر گزرتا ہے کہ خدا اس سے کہتا ہے کہ میں نے تیرے گناہ بخش دیئے اور اب تیرے گناہ نہ لکھوں گا اور جو بدی کا ارادہ کرے چاہیے وہ اسے عمل میں نہ لائے کیونکہ بااوقات ایسے گناہ بھی کر بیٹھتا ہے کہ خدا کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی اس کے بعد تجھے نہ بخشوں گا

٧ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا

هَمَمْتَ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلَا تُؤَخِّرْهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رُبَّمَا اطَّلَعَ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الطَّاعَةِ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُعَذِّبُكَ بَعْدَهَا أَبَداً؛ وَإِذَا هَمَمْتَ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَعْمَلْهَا، فَإِنَّهُ رُبَّمَا اطَّلَعَ اللهُ عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْمَعْصِيَةِ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَهَا أَبَداً.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی نیکی کا ارادہ کرو تو تاخیر نہ کرو۔ بندہ کی اطاعت سے علم الٰہی میں کوئی نیکی آتی ہے تو وہ کہتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں کبھی تجھے مبتلائے عذاب نہ کروں گا اور جب تم بدی کا ارادہ کرو تو اسے عمل میں نہ لاؤ، بسا اوقات بندہ کی کوئی ایسی معصیت علم الٰہی میں آتی ہے کہ خدا اس سے فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھے نہ بخشوں گا۔

۸ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ أَوْ صِلَةٍ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ فَلْيُبَادِرْ لَا يَكُفَّاهُ عَنْ ذَلِكَ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم نیکی یا صلۂ رحم کا ارادہ کرتے ہو تو داہنے بائیں دو شیطان آموجود ہوتے ہیں پس جلدی کرو تاکہ وہ دونوں تمہیں اس نیکی سے روک نہ دیں۔

۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ هَمَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيُعَجِّلْهُ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ تَأْخِيرٌ فَإِنَّ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَظْرَةً.

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ جلدی کرے کیونکہ درصورت تاخیر شیطان کی نظر اس پر رہتی ہے

۱۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ ثَقَّلَ الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَثِقْلِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَخِفَّتِهِ فِي مَوَازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۔ میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ خدا نے عمل خیر کو دنیا کے نیک لوگوں پر اسی طرح بھاری بنا دیا ہے جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو وزنی بنائے گا اور اہلِ شر پر شر کو دنیا میں اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے

جس طرح وہ روز قیامت میزان میں ان کے عمل کو ہلکا بنائے گا۔

ایک سو چورانوے واں باب

انصاف و عدل

((بَابُ)) ۱۹۴

☆(الْإِنْصَافِ وَالْعَدْلِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ جَدِّهِ [عَنْ] أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ: طُوبَى لِمَنْ طَابَ خُلُقُهُ وَطَهُرَتْ سَجِيَّتُهُ وَصَلُحَتْ سَرِيرَتُهُ وَحَسُنَتْ عَلَانِيَتُهُ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ.

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فرمایا۔ خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں جس کی طبیعت صاف ستھری ہو۔ باطنی کیفیات میں صلاحیت ہو اور ظاہری حالات میں حسن، اپنی ضرورت سے زیادہ مال راہ خدا میں خرچ کرے اور ضرورت سے زیادہ بات کرنے سے طبیعت کو روکے اور اپنے نفس کو چھوڑ کر دوسروں کے حقوق ادا کرے۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي أَرْبَعَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ فَقْراً، وَأَفْشِ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ، وَاتْرُكِ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقّاً، وَأَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ.

۲۔ فرمایا کون ہے جو ضامن ہو میرے لئے چار باتوں سے جنت کے چار گھروں کا، خرچ کرو راہ خدا میں اور افلاس سے نہ ڈرو اور سلام کو دنیا میں عام کرو یعنی ہر مسلمان مرد کو سلام کرو اور جھگڑے کو چھوڑ دو چاہے تم حق پر ہی ہو اور اپنی خودی کے ساتھ لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔

۳ ـ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ جَارُودَ أَبِي الْمُنْذِرِ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سَيِّدُ الْأَعْمَالِ ثَلاثَةٌ : إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ حَتَّى لا تَرْضَى بِشَيْءٍ إِلَّا رَضِيتَ لَهُمْ مِثْلَهُ وَمُوَاسَاتُكَ الْأَخَ فِي الْمَالِ وَذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَقَطْ وَلَكِنْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَخَذْتَ بِهِ أَوْ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ شَيْءٌ نَهَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ تَرَكْتَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے سردار اعمال تین چیزیں ہیں اپنے نفس کے مقابل دوسروں کے درمیان انصاف کرنا یہاں تک کر تو راضی ہو جائے اس بات پر کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے اور مال سے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر مگر صرف سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ پر اکتفا نہ کرے بلکہ خدا نے جو حکم دیا ہے اسے بجا لائے اور جس سے منع کیا ہے اسے ترک کرے۔

٤ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُعَلَّى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ رُومِيِّ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامٍ لَهُ : أَلَا إِنَّهُ مَنْ يُنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا عِزّاً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے نفس سے دوسروں کے درمیان انصاف کرتا ہے خدا اس کی عزت کو زیادہ کرتا ہے۔

٥ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ هُمْ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ : رَجُلٌ لَمْ تَدْعُهُ قُدْرَةٌ فِي حَالِ غَضَبِهِ إِلَى أَنْ يَحِيفَ عَلَى مَنْ تَحْتَ يَدِهِ ، وَرَجُلٌ مَشَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَمْ يَمِلْ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ بِشَعِيرَةٍ ، وَرَجُلٌ قَالَ بِالْحَقِّ فِيمَا لَهُ وَعَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تین قسم کے آدمی روز قیامت خدا کے لئے اقرب الخلق ہوں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہوں اوّل وہ شخص کہ جب اسے غصہ آئے تو باوجود کمزور پر قدرت رکھنے کے اس پر ظلم نہ کرے دوسرے وہ جو دو آدمیوں کے درمیان رابطہ ہو تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی بقدر ایک جَو کے ظلم نہ کرے تیسرے وہ کہ حق بات کہے چاہے اس میں اس کا نفع ہو یا ضرر۔

٦ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَزَّازِ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ، فَذَكَرَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ أَوَّلُهَا: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تمھیں بتاؤں کہ خدا کا سب سے بڑا فرض اس کی مخلوق پر کیا ہے پھر تین چیزوں کا ذکر کیا جن میں سب سے پہلی بات یہ تھی کہ وہ اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سَيِّدُ الْأَعْمَالِ إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُوَاسَاةُ الْأَخِ فِي اللهِ وَذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، سردار اعمال اپنے نفس کے مقابل لوگوں کے درمیان انصاف کرنا ہے اور قربۃً الی اللہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور ہر حال میں ذکر خدا کرنا۔

۸ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَزَّازِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَشَدِّ مَا فَرَضَ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ [ثَلَاثٌ] قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: إِنْصَافُ النَّاسِ مِنْ نَفْسِكَ وَمُوَاسَاتُكَ أَخَاكَ وَذِكْرُ اللهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ ذَاكَ وَلٰكِنْ ذِكْرُ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ إِذَا هَجَمْتَ عَلَى طَاعَةٍ أَوْ عَلَى مَعْصِيَةٍ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تمھیں بتاتا ہوں کہ اللہ نے اپنی مخلوق پر جو فرض کیا ہے وہ کیا ہے" راوی نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ تین باتیں ہیں اول اپنے نفس کے مقابل دوسرے کے درمیان انصاف، دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی تیسرے اللہ کا ذکر ہر مقام پر لیکن صرف سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کہہ دینا ہی کافی نہیں اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ ہر موقع پر ذکر خدا سے یہ مراد ہے کہ امر الٰہی کو از روئے اطاعت بجا لایا جائے اور جس امر کی نہی کی ہے اس کے خلاف کرنے سے معصیت سمجھ کر گریز کیا جائے۔

۹ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ خِصَالٍ ثَلَاثٍ يُحْرَمُهَا، قِيلَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الْمُوَاسَاةُ فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ وَذِكْرُ اللهِ كَثِيراً، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، [وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ] وَلٰكِنْ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا أُحِلَّ لَهُ وَذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ.

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن تین خصلتوں سے زیادہ سخت کسی خصلت میں بتلا نہیں کیا گیا پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ہمدردی باوجود قدرت وطاقت کے اور انصاف اپنے نفس سے اور اللہ کی بہت زیادہ یاد لیکن میری یہ مراد نہیں کہ صرف سبحان اللہ والحمد للہ کہنے پر اکتفا کرے بلکہ یہ مراد ہے کہ جب حلال روزی ملے تو اسے یاد کرے اور جب حرام سے بچے اسے یاد کرے۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي الْبِلَادِ رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَهُوَ يُرِيدُ بَعْضَ غَزَوَاتِهِ ، فَأَخَذَ بِغَرْزِ رَاحِلَتِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي عَمَلاً أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَأْتِهِ إِلَيْهِمْ وَمَا كَرِهْتَ أَنْ يَأْتِيَهُ النَّاسُ إِلَيْكَ فَلَا تَأْتِهِ إِلَيْهِمْ ، خَلِّ سَبِيلَ الرَّاحِلَةِ .

۱۰۔ جب حضرت رسولِ خدا صلعم کسی جہاد کے لئے جا رہے تھے ایک بدو عرب نے آپ کے گھوڑے کی رکاب تھام کر کہا مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں جنت میں داخل ہوں۔ فرمایا اگر اس عمل کو دوست رکھتا ہے جس سے لوگ تیرے پاس آئیں تو اسی جذبے کے ساتھ تو ان کے پاس جا اور اگر اس کو پسند نہ کرے کہ لوگ تیرے پاس آئیں تو تو ویسا برتاؤ ان کے ساتھ نہ کر پس رکاب چھوڑ کہ میں جاؤں۔

١١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصِيبُهُ الظَّمْآنُ ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلَ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عدل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جو ایک پیاسے کو ملے اور کیسا اچھا عدل ہے جب ہمیشگی کے ساتھ ہو اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ رُضِيَ بِهِ حَكَماً لِغَيْرِهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے تو دوسرے اس کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ

مِيثَمٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ آدَمَ عليه السلام أَنِّي سَأَجْمَعُ لَكَ الْكَلامَ فِي أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، قَالَ : يَا رَبِّ وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ : وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَوَاحِدَةٌ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ : يَا رَبِّ بَيِّنْهُنَّ لِي حَتَّىٰ أَعْلَمَهُنَّ ، قَالَ : أَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئاً ، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَأَجْزِيكَ بِعَمَلِكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَعَلَيْكَ الدُّعَاءُ وَعَلَيَّ الْإِجَابَةُ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ فَتَرْضَىٰ لِلنَّاسِ مَا تَرْضَىٰ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ .

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے آدم کو وحی کی میں تیرے لئے چار باتیں جمع کروں گا آدم نے کہا اے میرے رب وہ کیا ہیں۔ فرمایا ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے اور ایک تیرے اور میرے درمیان اور ایک تیرے اور لوگوں کے درمیان۔ آدم نے کہا۔ خدایا بیان کر تاکہ میں جانوں۔ فرمایا جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کر اور کسی کو شریک نہ بنا اور جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ میں تیرے عمل کی جزا دوں گا جس کی طرف تیری احتیاج ہوگی اور جو چیز میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر میں قبول کروں اور جو چیز تیرے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کر اور جو اپنے لئے ناپسند کرے وہی اوروں کے لئے ناپسند کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَوْحِ ابْنِ اُخْتِ الْمُعَلَّىٰ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا ، فَإِنَّكُمْ تَعِيبُونَ عَلَىٰ قَوْمٍ لَا يَعْدِلُونَ .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ سے ڈرو اور عدل کرو اپنے گھر والوں کے درمیان کیونکہ تم ناپسند کرتے ہو ان لوگوں کی حکومت کو جو عدل نہیں کرتے۔

۱۵۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْعَدْلُ أَحْلَىٰ مِنَ الشَّهْدِ ، وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ ، وَأَطْيَبُ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام کہ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے مسکہ سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ

كَانَ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّاظِلُّهُ: رَجُلٌ أَعْطَى النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ مَاهُوَسَائِلُهُمْ، وَرَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ رَجُلاً وَلَمْ يُؤَخِّرْ رَجُلاً حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًى، وَرَجُلٌ لَمْ يَعِبْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِعَيْبٍ حَتَّى يَنْفِيَ ذٰلِكَ الْعَيْبَ عَنْ نَفْسِهِ، فَإِنَّهُ لَايَنْفِي مِنْهَا عَيْباً إِلَّابَدَالَهُ عَيْبٌ؛ وَكَفَى بِالْمَرْءِ شُغْلاً بِنَفْسِهِ عَنِ النَّاسِ.

۱۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں یا ان میں سے ایک بھی ہو تو وہ روز قیامت عرشِ الہٰی کے نیچے ہوگا جب کہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا پہلے وہ شخص جو اپنی طرف سے لوگوں کو وہ دے جو وہ دوسروں سے مانگنا چاہتا ہے دوسرے وہ جو کسی کو نہ آگے بڑھاتا ہے نہ پیچھے ہٹاتا ہے جب تک اس میں خدا کی مرضی کو نہ جان لے، تیسرے کسی بندۂ مسلم کو عیب نہیں لگاتا جب تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور نہیں کر لیتا اور یہ عیب دور نہیں ہو سکتا جب تک یہ اپنا عیب اس پر ظاہر نہ ہو اور انسان کے لیے یہ شغل کافی ہے کہ وہ لوگوں سے توجہ ہٹا کر صرف اپنے نفس کی طرف توجہ کرے۔

۱۷ ـ مِنْهُ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ وَاسَى الْفَقِيرَ مِنْ مَالِهِ وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ فَذٰلِكَ الْمُؤْمِنُ حَقّاً.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مال میں سے فقیر کی مدد کرتا ہے اور وہ لوگوں اور اپنے نفس کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ سچا مومن ہے۔

۱۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَافِعٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَاتَدَارَأَ اثْنَانِ فِي أَمْرٍ قَطُّ، فَأَعْطَى أَحَدُهُمَا النَّصَفَ صَاحِبَهُ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ إِلَّا أُدِيلَ مِنْهُ.

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہؑ نے جب دو شخص کسی امر میں نزاع کریں تو چاہیے کہ ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی کے معاملہ میں انصاف کرے اور یہ انصاف مقبول نہ ہوگا جب تک وہ مال نہ دیا جائے جو باعث نزاع ہو۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ أَحَدُهُمْ مَنْ حَكَمَ فِي نَفْسِهِ بِالْحَقِّ

۱۹۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اللہ کی ایک جنت ہے جس میں نہ داخل ہوں گے مگر تین قسم کے لوگ، ایک ان میں سے وہ ہے جو اپنے نفس کو حق پر قائم رہنے کا حکم دے۔

٢٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْمَاءِ يُصِيبُهُ الظَّمْآنُ، مَا أَوْسَعَ الْعَدْلَ إِذَا عُدِلَ فِيهِ وَإِنْ قَلَّ.

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عمل اس پانی سے زیادہ میٹھا ہے جس کو پیاسا پی لے اور عدل چاہے کتنا ہی کم ہو وہ بڑی وسعت والا ہوتا ہے۔

ایک سو پنچانوے واں باب
لوگوں سے استغنا

(بَابُ) ۱۹۵
(الْإِسْتِغْنَاءُ عَنِ النَّاسِ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا شرف قائم اللیل ہونا اور اس کی عزت لوگوں سے بے پرواہی میں ہے

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَسْأَلَ رَبَّهُ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ فَلْيَيْأَسْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ وَلَا يَكُونُ لَهُ رَجَاءٌ إِلَّا عِنْدَ اللهِ، فَإِذَا عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ خدا سے جو مانگے وہ اس کو دے دے تو اسے چاہیے کہ لوگوں سے بالکلیہ مایوس ہو کر اپنی امید کا پورا پورا تعلق خدا ہی سے رکھے جب اللہ اس کے دل کی بات معلوم کرے گا تو پھر اس سے بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے پورا کرے گا۔

٣ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

وَمَنْ لَمْ يَرْجُ النَّاسَ فِي شَيْءٍ وَرَدَّ أَمْرَهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ اسْتَجَابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں نے بھرپور نیکی کو اس امر میں دیکھا کہ جو لوگوں کے پاس ہے انسان اس سے اپنی طمع کو قطع کرے اور جو کوئی بندوں سے امید نہ رکھے گا اور تمام امور میں خدا ہی سے لو لگائے گا تو خدا ہر امر میں اس کی دعا قبول کریگا

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : طَلَبُ الْحَوَائِجِ إِلَى النَّاسِ اسْتِلَابٌ[1] لِلْعِزِّ وَ مَذْهَبَةٌ لِلْحَيَاءِ وَالْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزٌّ لِلْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ وَالطَّمَعُ هُوَ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ .

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا لوگوں سے اپنی حاجتوں کو طلب کرنا اپنی عزت کا کھونا ہے اور حیا کا رخصت کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پروا ہونا مومن کے لئے دین میں عزت ہے اور طمع وہ فقر ظاہر بہ ظاہر فقیری ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ اكْتُبْ لِي إِلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ الْكَاتِبِ لَعَلِّي أُصِيبُ مِنْهُ قَالَ : أَنَا أَضَنُّ بِكَ أَنْ تَطْلُبَ مِثْلَ هَذَا وَشِبْهَهُ وَلَكِنْ عَوِّلْ عَلَى مَالِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل بن داؤد (مامون کا خزانچی) کو ایک خط لکھ دیجئے تاکہ مجھے اس سے کچھ مل جائے۔ فرمایا میں مخالف مذہب جیسے لوگوں سے تیرا مانگنا اچھا نہیں سمجھتا۔ بہتر یہ ہے کہ تو میرے مال سے لے کر خرچ کر۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَجْمِ بْنِ حُطَيْمٍ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ عِزُّ الْمُؤْمِنِ فِي دِينِهِ أَوَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَاتِمٍ :

إِذَا مَا عَزَمْتُ الْيَأْسَ أَلْفَيْتُهُ الْغِنَى ✿ إِذَا عَرَفَتْهُ النَّفْسُ ، وَالطَّمَعُ الْفَقْرُ

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ مایوس ہونا ان چیزوں سے جو لوگوں کے قبضے میں ہیں مومن کے لئے دین میں باعث عزت ہے کیا تونے حاتم کا یہ قول نہیں سنا۔
جب میں نے لوگوں سے امید قطع کی تو استغنا کو حاصل کر لیا بشرطیکہ نفس اس کو پہچانتا ہو یعنی اوپرے دل سے نہ ہو

اور لالچ تو فقیری ہے۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ السَّابَاطِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: لِيَجْتَمِعْ فِي قَلْبِكَ الْإِفْتِقَارُ إِلَى النَّاسِ وَالْإِسْتِغْنَاءُ عَنْهُمْ، فَيَكُونَ افْتِقَارُكَ إِلَيْهِمْ فِي لِينِ كَلَامِكَ وَحُسْنِ بِشْرِكَ، وَيَكُونَ اسْتِغْنَاؤُكَ عَنْهُمْ فِي نَزَاهَةِ عِرْضِكَ وَبَقَاءِ عِزِّكَ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ چاہیے کہ تیرے دل میں لوگوں کی طرف احتیاج اور ان سے بے پروائی اس طرح جمع ہو کہ تیری احتیاج ان کی طرف کلام کی نرمی اور شگفتہ روئی سے ہو اور تیری بے پرواہی ان سے آبرو کی حفاظت اور بقائے عزت کے لئے ہو۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا اس کے بعد آپ نے اوپر والی حدیث بیان کی۔

ایک سو چھیانوے واں باب

صلۂ رحم

(بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ) ۱۹۶

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: «وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً» قَالَ: فَقَالَ: هِيَ أَرْحَامُ النَّاسِ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِصِلَتِهَا وَعَظَّمَهَا، أَلَا تَرَى أَنَّهُ جَعَلَهَا مِنْهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب، اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلہ سے تم باہم سوال کرتے ہو اور صلۂ رحم کرو، اللہ تم پر نگران ہے۔ حضرت نے فرمایا ارحام سے مراد لوگوں سے رحم کرنا اور اسے عظیم سمجھنا

ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے اپنے ذکر کے قریب اس کا ذکر کیا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَهْلُ بَيْتِي أَبَوْا إِلاَّ تَوَثُّباً عَلَيَّ وَ قَطِيعَةً لِي وَشَتِيمَةً ، فَأَرْفُضُهُمْ ؟ قَالَ: إِذاً يَرْفُضَكُمُ اللهُ جَمِيعاً ، قَالَ : فَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ : تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ كَانَ لَكَ مِنَ اللهِ عَلَيْهِمْ ظَهِيرٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے خاندان والوں نے مجھ پر حملہ کیا، مجھ سے قطع رحم کیا مجھے گالیاں دیں، میں نے ان سے میل جول ترک کر دیا۔ فرمایا اس صورت میں خدا تم سب کو چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا پھر میں کیا کروں۔ فرمایا جس نے قطع رحم کیا ہے اس سے صلۂ رحم کر جس نے تجھے حق سے محروم کیا ہے اس پر بخشش کر اور جس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر اگر تو نے ایسا کیا تو خدا کی طرف سے تیرے لئے ان پر غلبہ حاصل ہوگا۔

٣ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : يَكُونُ الرَّجُلُ يَصِلُ رَحِمَهُ فَيَكُونُ قَدْ بَقِيَ مِنْ عُمُرِهِ ثَلاَثُ سِنِينَ فَيُصَيِّرُهَا اللهُ ثَلاَثِينَ سَنَةً وَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص صلۂ رحم کرتا ہے اور اس کی عمر قبل صلۂ رحم کرنے کے صرف تین سال باقی رہتی ہے خدا اس کو تیس سال کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

٤ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ وَتَدْفَعُ الْبَلْوَى وَتُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَتُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے اور مال کو زیادہ کرتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اس کا حساب پیش خدا آسان کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

٥ ـ وَعَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أُوصِي الشَّاهِدَ مِنْ أُمَّتِي وَالْغَائِبَ مِنْهُمْ وَمَنْ فِي أَصْلاَبِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ يَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ كَانَتْ مِنْهُ عَلَى مَسِيرَةِ سَنَةٍ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الدِّينِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں وصیت کرتا ہوں اپنی امت کے موجودہ لوگوں کو اور جو ان میں سے غائب ہیں ان کو اور جو اپنے باپ کی پشتوں میں ہیں ان کو اور جو اپنی ماؤں کے رحم میں ہیں ان کو قیامت تک کے لئے کہ وہ اپنے عزیز سے صلۂ رحم کریں اگرچہ وہ ایک سال کی مسافت پر ہو کیونکہ وہ امر دین میں سے ہے

٦ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَتُسَمِّحُ الْكَفَّ وَتُطَيِّبُ النَّفْسَ وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَتُنْسِىءُ فِي الْأَجَلِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں تاخیر کرتا ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ : اَللّٰهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي وَهِيَ رَحِمُ آلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ»[۲] وَرَحِمُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ .

۷۔ ابوبصیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ یقیناً رحم (صلۂ رحمی) عرش کے ساتھ معلق و متصل ہے اور (صلۂ) رحم کہتا ہے کہ اے اللہ جس نے مجھ سے تعلق قائم کیا تو اس کے ساتھ (احسان کا) تعلق قائم کر اور جس نے مجھ سے قطع تعلق کیا تو اس سے تعلق (رحم احسان) کو قطع کر، اور یہ رحم، رحم آل محمدؐ ہے اور یہی خدا کا فرمان ہے۔" وہ لوگ جن کو (تعلقات) کے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انھیں قائم رکھتے ہیں" الخ ﴿۲۱﴾ اور ہر صاحب رحم کا رحم ہے

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَوَّلُ نَاطِقٍ مِنَ الْجَوَارِحِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ تَقُولُ : يَارَبِّ مَنْ وَصَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَصِلِ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي فِي الدُّنْيَا فَاقْطَعِ الْيَوْمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اعضاء میں سب سے پہلے قیامت میں گواہی دینے والا عورتوں کا رحم ہوگا وہ کہے گا یارب جس نے دنیا میں صلۂ رحم کیا ہے تو آج دور کر اس فاصلہ کو جو تیرے اور اس کے درمیان ہے اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے آج تو بھی اس سے قطع تعلق کر۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ؛ وَأَفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الْأَذَى عَنْهَا ؛ وَصِلَةُ الرَّحِمِ مَنْسَأَةٌ

فِي الْأَجَلِ ، مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ .

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم کرو اگرچہ پانی پلا کر ہی ہو اور صلۂ رحم کی نیز صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز کی اذیت سے ہاتھ روکو، صلۂ رحم سے موت میں تاخیر ہوتی ہے اور خاندان والے محبت کرتے ہیں۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت رحم معلق ہوگا عرش کے نیچے اور کہے گا خداوندا جس نے مجھے ملایا ہے تو بھی اسے ملا اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اسے قطع کر۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: حَافَتَا الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّحِمُ وَالْأَمَانَةُ ، فَإِذَا مَرَّ الْوَصُولُ لِلرَّحِمِ ، الْمُؤَدِّي لِلْأَمَانَةِ نَفَذَ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا مَرَّ الْخَائِنُ لِلْأَمَانَةِ الْقَطُوعُ لِلرَّحِمِ لَمْ يَنْفَعْهُ مَعَهُمَا عَمَلٌ وَتَكَفَّأَ بِهِ الصِّرَاطُ فِي النَّارِ .

۱۱۔ فرمایا ابوذر نے میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا کہ روز قیامت صراط کے دو کنارے ہوں گے ایک رحم دوسرے امانت جب صلۂ رحم کرنے والا اور امانت کو ادا کرنیوالا اس پر سے گزرے گا تو جنت کی طرف راستہ پائے گا اور جب امانت میں خیانت کرنے والا اور قاطع رحم گزرے گا تو اس کو ان دونوں اعمال قبیحہ کی وجہ سے کوئی عمل فائدہ نہ دے گا اور صراط پیچ ہو کر اسے جہنم میں گرا دے گی۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ قُرْطٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : صِلَةُ الْأَرْحَامِ تُحَسِّنُ الْخُلُقَ ، وَتُسَمِّحُ الْكَفَّ وَتُطَيِّبُ النَّفْسَ ، وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ ، وَتُنْسِئُ فِي الْأَجَلِ .

۱۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم خلق کو اچھا کرتا ہے اور ہاتھ کو صاحب کرم بناتا ہے اور نفس کو پاک کرتا ہے اور رزق میں زیادتی کرتا ہے اور موت میں سبب تاخیر ہوتا ہے۔

۱۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ خَطَّابٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ

عليه السلام : صِلَةُ الأرْحامِ تُزَكِّي الأعْمالَ ، وَتَدْفَعُ الْبَلْوىٰ ، وَتُنْمِي الأمْوالَ ، وَتُنْسِئُ لَهُ في عُمْرِهِ ، وَتُوَسِّعُ في رِزْقِهِ ، وَتُحَبِّبُ في أهْلِ بَيْتِهِ ، فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مصیبت کو دور کرتا ہے دولت کو بڑھاتا ہے عمر کو زیادہ کرتا ہے رزق میں وسعت دیتا ہے اور خاندان والوں میں محبت پیدا کرتا ہے پس لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور صلۂ رحم کرنا چاہیئے۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إسْماعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذانَ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إبْراهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَكَمِ الْحَنّاطِ قالَ : قالَ أبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : صِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْجِوارِ يَعْمُرانِ الدِّيارَ وَيَزِيدانِ فِي الأعْمارِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم اور اچھی ہمسائیگی شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدّاحِ ، عَنْ أبِي عُبَيْدَةَ الْحَذّاءِ ، عَنْ أبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إنَّ أعْجَلَ الْخَيْرِ ثَواباً صِلَةُ الرَّحِمِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے نیکیوں میں سب سے زیادہ از روئے ثواب صلۂ رحم ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ النَّسَأُ فِي الأجَلِ وَالزِّيادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو خوش ہونا چاہے تاخیر موت پر زیادتی رزق پر اس کو چاہیئے کہ صلۂ رحم کرے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِيهِ ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيىٰ ، عَنْ إسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ قالَ : قالَ أبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ما نَعْلَمُ شَيْئاً يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إلّا صِلَةَ الرَّحِمِ ، حَتّىٰ أنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ أجَلُهُ ثَلاثَ سِنِينَ فَيَكُونُ وَصُولاً لِلرَّحِمِ فَيَزِيدُ اللهُ في عُمْرِهِ ثَلاثِينَ سَنَةً فَيَجْعَلُها ثَلاثاً وَثَلاثِينَ سَنَةً ، وَيَكُونُ

أَجَلُهُ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ سَنَةً ؛ فَيَكُونُ قَاطِعاً لِلرَّحِمِ فَيَنْقُصُهُ اللهُ ثَلاثِينَ سَنَةً وَيَجْعَلُ أَجَلَهُ إِلَىٰ ثَلاثِ سِنِينَ .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلامُ ؛ مِثْلَهُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم سے بڑھ کر کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی اگر کسی کی عمر میں صرف تین سال باقی ہوں اور وہ صلۂ رحم بجالائے تو اللہ تعالیٰ تیس سال بڑھا دیتا ہے اور اس کو ۳۳ سال کر دیتا ہے اور قاطع رحم کی عمر اگر ۳۳ سال ہو تو اس کے ۳۰ سال کم کر کے اس کی عمر تین سال کر دیتا ہے۔

یہی حدیث امام رضا علیہ السلام سے بھی منقول ہے۔

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ؛ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ يُرِيدُ الْبَصْرَةَ ؛ نَزَلَ بِالرَّبَذَةِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ ؛ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَحَمَّلْتُ فِي قَوْمِي حَمَالَةً وَإِنِّي سَأَلْتُ فِي طَوَائِفَ مِنْهُمُ الْمُوَاسَاةَ وَالْمَعُونَةَ فَسَبَقَتْ إِلَيَّ أَلْسِنَتُهُمْ بِالنَّكَدِ فَمُرْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَعُونَتِي وَحُثَّهُمْ عَلَىٰ مُوَاسَاتِي ؛ فَقَالَ : أَيْنَ هُمْ ؟ فَقَالَ : هٰؤُلاءِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ حَيْثُ تَرَىٰ ، قَالَ : فَنَصَّ رَاحِلَتَهُ فَادَّلَفَتْ كَأَنَّهَا ظَلِيمٌ فَادَّلَفَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَلَأْياً بِلَأْيٍ مَا لَحِقَتْ ، فَانْتَهَىٰ إِلَى الْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَأَلَهُمْ مَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ مُوَاسَاةِ صَاحِبِهِمْ؟ فَشَكَوْهُ وَشَكَاهُمْ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ : وَصَلَ امْرُؤٌ عَشِيرَتَهُ ، فَإِنَّهُمْ أَوْلَىٰ بِبِرِّهِ وَذَاتِ يَدِهِ وَوَصَلَتِ الْعَشِيرَةُ أَخَاهَا إِنْ عَثَرَ بِهِ دَهْرٌ وَأَدْبَرَتْ عَنْهُ دُنْيَا ، فَإِنَّ الْمُتَوَاصِلِينَ الْمُتَبَاذِلِينَ مَأْجُورُونَ ، وَإِنَّ الْمُتَقَاطِعِينَ الْمُتَدَابِرِينَ مَوْزُورُونَ ، [قَالَ] ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهُ وَقَالَ : حَلْ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام بصرہ کو جا رہے تھے تو ربذہ کی طرف سے گزرے قبیلہ محلاب کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیرالمومنین میں نے اپنی قوم کا قرضہ ادا کیا اس کے بعد میں نے اپنی قوم سے مدد اور ہمدردی چاہی تو انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا۔ پس آپ ان کو میری مدد کا حکم دیجیے اور ان کو میری ہمدردی پر اُبھاریے۔ فرمایا وہ کہاں ہیں اس نے کہا ایک گروہ تو یہی ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں یہ سن کر آپ نے اپنی سواری کو تیز چلایا وہ شترمرغ کی طرح تیزی سے چلی، آپ کے اصحاب آپ کی طلب میں پیچھے چلے۔ حضرت نے آہستہ چلایا یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت سے مل گئے آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور سلام کے بعد ان سے پوچھا کہ انھوں نے اپنے ساتھی کی ہمدردی سے کیوں گریز کیا انھوں نے اسکی شکایت اور اس نے ان کی امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ آدمی کو اپنے خاندان والوں سے صلۂ رحم کرنا چاہیئے کیوں کہ وہ اس کی نیکی کے زیادہ مستحق ہیں اگر ان کے بھائی پر کوئی مصیبت آجائے تو خاندان والوں کو چاہیئے کہ اس کی مدد

کریں۔ کیونکہ صلۂ رحم کرنے والے ایسے خرچ کرنے والے ہیں جن کا اجر ملے گا اور قطع رحم کرنے والے قطع تعلق کرنے والے ہیں اور گنہ گار ہیں راوی کہتا ہے اس کے بعد امیرالمومنین نے اپنی سواری کو آگے بڑھایا اور حضرت کی بات نے ان کے دل پر اثر کیا

١٩۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَنْ يَرْغَبَ الْمَرْءُ عَنْ عَشِيرَتِهِ وَإِنْ كَانَ ذَامَالٍ وَ وَلَدٍ وَعَنْ مَوَدَّتِهِمْ وَ كَرَامَتِهِمْ وَدِفَاعِهِمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ ، هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ حَيْطَةً مِنْ وَرَائِهِ وَأَعْطَفُهُمْ عَلَيْهِ وَ أَلَمُّهُمْ لِشَعَثِهِ إِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ أَوْنَزَلَ بِهِ بَعْضُ مَكَارِهِ الْأُمُورِ ، وَ مَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنْ عَشِيرَتِهِ فَإِنَّمَا يَقْبِضُ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَتُقْبَضُ عَنْهُ مِنْهُمْ أَيْدِي كَثِيرَةٌ وَمَنْ يُلِنْ حَاشِيَتَهُ يَعْرِفْ صَدِيقُهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ ، وَمَنْ بَسَطَ يَدَهُ بِالْمَعْرُوفِ إِذَاوَجَدَهُ يُخْلِفِ اللهُ لَهُ مَاأَنْفَقَ فِي دُنْيَاهُ وَ يُضَاعِفْ لَهُ فِي آخِرَتِهِ وَلِسَانُ الصِّدْقِ لِلْمَرْءِ يَجْعَلُهُ اللهُ فِي النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ يَأْكُلُهُ وَيُوَرِّثُهُ ، لَايَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ كِبْراً وَعِظَماً فِي نَفْسِهِ وَنَأْياً عَنْ عَشِيرَتِهِ ، إِنْ كَانَ مُوسِراً فِي الْمَالِ ، وَلَايَزْدَادَنَّ أَحَدُكُمْ فِي أَخِيهِ زُهْداً وَلَامِنْهُ بُعْداً إِذَالَمْ يَرَ مِنْهُ مُرُوَّةً وَكَانَ مُعْوِزاً فِي الْمَالِ ، وَلَايَغْفُلْ أَحَدُكُمْ عَنِ الْقَرَابَةِ بِهَا الْخَصَاصَةُ أَنْ يَسُدَّهَا بِمَالَايَنْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَهُ وَلَا يَضُرُّهُ إِنِ اسْتَهْلَكَهُ .

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص چاہے کتنا ہی صاحبِ مال و اولاد ہو اپنے قبیلہ سے دوری اختیار نہ کرے اور لازم ہے کہ ان سے محبت کرے کیونکہ وہ محتاج ہے ان کی محبت ان کی بزرگی اور ان کے دفعیہ کا ان کے ہاتھوں سے وہ زیادہ سخت ثابت ہوں گے اس کی حفاظت اور پشت پناہی کے لئے اور زیادہ مہربان ہوں گے بہ نسبت غیروں کے اس کی پریشان خاطری کو دور کرنے میں اگر اس پر کوئی مصیبت آپڑے گی یا کوئی امرِ سخت نازل ہوگا جو شخص اپنے خاندان سے اپنی مدد کو روکتا ہے وہ صرف اپنی ایک مدد روک کر اپنے سے بہت سے لوگوں کی مدد رکو لنے کا باعث ہو جاتا ہے اور جو اپنے پاس رہنے والے سے نرمی کا سلوک کرتا ہے تو اس کا دوست اس سے محبت کرتا ہے اور جو کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو جو اس نے دنیا میں خرچ کیا ہے خدا اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں دوگنا بدلہ دیتا ہے اور کسی آدمی کی سچی زبان اگر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان اس کے اس مال میں بہتری پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتا ہے اور ترکہ میں چھوڑتا ہے ایسا شخص اپنی بزرگی اور عزت کو نہیں بڑھا سکتا جو اپنے خاندان سے دور رہے چاہے کتنا ہی مالدار ہو اور چاہیئے کہ اپنے بھائی سے دوری اختیار نہ کرے اگرچہ اس سے جوانمردی کو نہ دیکھے بہ سبب اس کے افلاس کے اور چاہیئے کہ غریب رشتہ داروں سے مالی امداد دینے میں غفلت نہ کرے اگر مدد روکے گا تو آخرت میں اس مال سے فائدہ نہ ہوگا اگر دے گا تو نقصان نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ آلَ فُلَانٍ يَبَرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ يَتَوَاصَلُونَ، فَقَالَ: إِذاً تُنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَيَنْمُونَ فَلَايَزَالُونَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يَتَقَاطَعُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ انْقَشَعَ عَنْهُمْ.

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ فلاں خاندان والے ایک دوسرے سے نیکی سے پیش آتے ہیں اور صلہ رحم کرتے ہیں۔ فرمایا تو ان کے مالوں میں ترقی ہوگی اور وہ ہمیشہ خوش رہیں گے جب تک قطع رحم نہ کریں اور جب ایسا کریں گے تو یہ ترقی رک جائے گی۔

۲۱۔ عَنْهُ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فَجَرَةً وَلَا يَكُونُونَ بَرَرَةً، فَيَصِلُونَ أَرْحَامَهُمْ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَتَطُولُ أَعْمَارُهُمْ، فَكَيْفَ إِذَا كَانُوا أَبْرَاراً بَرَرَةً.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک قوم فاسق و فاجر ہوتی ہے اور صلہ رحم نہیں کرتی۔ اس کے بعد جب وہ صلہ رحم کرنے لگتے ہیں تو ان کے اموال میں ترقی ہوتی ہے اور عمر طولانی ہو جاتی ہے پس کیا ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے ثواب کا جو نیک ہوں اور صلہ رحم بجا لائیں۔

۲۲۔ وَعَنْهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالتَّسْلِيمِ، يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً».

۲۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صلہ رحم بجا لاؤ۔ اگرچہ سلام ہی سے کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور اپنے ذوی الارحام سے صلہ رحم کرو بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَبَيْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ كَلَامٌ حَتّٰى وَقَعَتِ الضَّوْضَاءُ بَيْنَهُمْ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَافْتَرَقَا عَشِيَّتَهُمَا بِذٰلِكَ وَغَدَوْتُ فِي حَاجَةٍ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَلَى بَابِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ وَ هُوَ يَقُولُ: يَا جَارِيَةُ قُولِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ [يَخْرُجُ] قَالَ: فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِاللهِ مَا بَكَّرَ بِكَ؟ فَقَالَ:

إِنِّي تَلَوْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَارِحَةَ فَأَقْلَقَتْنِي ، قَالَ : وَمَاهِيَ ؟ قَالَ : قَوْلُ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ ذِكْرُهُ : «الَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ» فَقَالَ: صَدَقْتَ لَكَأَنِّي لَمْ أَقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ كِتَابِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ قَطُّ فَاعْتَنَقَا وَبَكَيَا .

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز ابو عبداللہ علیہ السلام اور عبداللہ بن الحسن کے درمیان سخت گفت گو ہوئی یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں لوگ جمع ہو گئے شام کے وقت دونوں جدا ہو گئے صبح کے وقت میں ایک ضرورت سے نکلا میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عبداللہ بن الحسن کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور لونڈی سے کہہ رہے ہیں کہ ابو محمد سے کہو باہر نکلیں۔ وہ باہر آئے تو آپؑ سے پوچھا آپ صبح ہی صبح کیسے آئے۔ فرمایا رات میں نے کتاب اللہ میں ایک آیت پڑھی جس نے مجھے بے چین کر دیا انھوں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے فرمایا خدا فرماتا ہے جو لوگ ملاتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کرتے ہیں عبداللہ بن حسن نے کہا۔ آپ نے صحیح فرمایا۔ میں نے گویا اس آیت کو کتاب خدا میں پڑھا ہی نہیں تھا اس کے بعد دونوں نے معانقہ کیا اور روئے۔

٢٤ـ وَعَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ لِيَ ابْنَ عَمٍّ أَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي وَأَصِلُهُ فَيَقْطَعُنِي حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ لِقَطِيعَتِهِ إِيَّايَ أَنْ أَقْطَعَهُ أَتَأْذَنُ لِي قَطْعَهُ ؟ قَالَ : إِنَّكَ إِذَا وَصَلْتَهُ وَقَطَعَكَ وَصَلَكُمَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعاً وَإِنْ قَطَعْتَهُ وَقَطَعَكَ قَطَعَكُمَا اللهُ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں نے اس سے صلہ رحم کیا اس نے مجھ سے قطع رحم کیا۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جب اس نے مجھ سے قطع رحم کیا ہے تو میں بھی اس سے قطع رحم کروں گا فرمایا جب تم نے اس سے صلۂ رحم کیا اور اس نے قطع رحم کیا تو خدا تم دونوں کو ملا دے گا لیکن اگر تم دونوں قطع رحم کروگے تو اللہ تم دونوں کو جدا رکھے گا۔

٢٥ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ اللهُ أَنِّي قَدْ أَذْلَلْتُ رَقَبَتِي فِي رَحِمِي وَأَنِّي لَأُبَادِرُ أَهْلَ بَيْتِي أَصِلُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْنُوا عَنِّي .

۲۵۔ حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا۔ میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ اللہ اس بات کو جان لے کہ میں نے صلۂ رحم کے لئے اپنی گردن جھکا دی ہے اور میں سبقت کرتا ہوں اس امر میں کہ لوگوں سے صلۂ رحم کروں قبل اس کے کہ وہ فراخی معیشت کی بناء پر مجھ سے مستغنی ہو جائیں۔

٢٦ ـ عَنْهُ ؛ عَنِ الْوَشَّاءِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الصَّيْرَفِيِّ ؛ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ رَحِمَ آلِ مُحَمَّدٍ

- الأئمة عليهم السلام - لمعلقة بالعرش تقول: اللّهمّ صل من وصلني واقطع من قطعني، ثمّ هي جارية بعدها في أرحام المؤمنين؛ ثمّ تلاهذه الآية: «واتّقوا الله الّذي تساءلون به والأرحام».

۲۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم آل محمد کے آئمہ علیہم السلام کا معلق ہے عرش پر وہ کہتا ہے خداوندا اپنی رحمت سے قریب کر اس کو جس نے مجھ سے صلۂ رحم کیا اور دور رکھ اس کو جس نے قطع تعلق کیا مجھ سے۔ یہ صلۂ رحم جاری ہے اس کے بعد ارحام مومنین میں یہ آیت پڑھی۔ اس اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور صلۂ رحم بجا لاؤ۔

۲۷ - عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله؛ عن ابن فضّال؛ عن ابن بكير، عن عمر بن يزيد قال: سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ: «الّذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل» فقال: قرابتك.

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ صلۂ رحم کرتے ہیں جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد تیرے قرابتدار ہیں۔

۲۸ - عليّ بن إبراهيم؛ عن أبيه؛ عن ابن أبي عمير؛ عن حمّاد بن عثمان وهشام بن الحكم ودرست بن أبي منصور؛ عن عمر بن يزيد قال: قلت لأبي عبدالله عليه السلام: «الّذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل»؟ قال: نزلت في رحم آل محمّد عليه وآله السّلام وقد تكون في قرابتك. ثمّ قال: فلا تكوننّ ممّن يقول للشّيء: إنّه في شيء واحد.

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا یصلون ما امر اللہ الخ فرمایا یہ نازل ہوئی ہے آل محمد کی امامت کی تصدیق اور ان کی محبت کے بارے میں اور کبھی اس سے مراد تمہارے قرابتداروں سے صلۂ رحم مراد ہوتی ہے پھر فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہ بنو۔ جو کسی شے کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو ایک ہی بات ہے یعنی ہر جگہ ایک ہی مراد لیتے ہیں۔

۲۹ - عدّة من أصحابنا؛ عن أحمد بن أبي عبدالله؛ عن محمّد بن عليّ؛ عن أبي جميلة، عن الوصّافي؛ عن عليّ بن الحسين عليهما السلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من سرّه أن يمدّ الله في عمره وأن يبسط له في رزقه فليصل رحمه؛ فإنّ الرّحم لها لسان يوم القيامة ذلق تقول: يا ربّ صل من وصلني واقطع من قطعني؛ فالرّجل ليرى بسبيل خير إذا أتته الرّحم الّتي قطعها فتهوي به إلى أسفل قعر في النّار.

۲۹۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کا رزق زیادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ صلۂ رحم کرے۔ رحم اپنی زبان سے روز قیامت کہے گا۔ خداوندا رحمت نازل کر اس پر جس نے صلۂ رحم کیا اور رحمت سے دور رکھ اس کو جس نے قطع رحم کیا۔ وہ شخص جو اپنی نیکی کی بنا پر یہ سمجھے گا کہ اس کو بہشت ملے گا تو اس کے پاس آئے گا وہ رحم جو اس نے قطع کیا ہو گا اور وہ اس کی وجہ سے قعر جہنم میں ڈالا جائے گا۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: تَكُونُ لِي الْقَرَابَةُ عَلَى غَيْرِ أَمْرِي، أَلَهُمْ عَلَيَّ حَقٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ حَقُّ الرَّحِمِ لَا يَقْطَعُهُ شَيْءٌ وَإِذَا كَانُوا عَلَى أَمْرِكَ كَانَ لَهُمْ حَقَّانِ حَقُّ الرَّحِمِ وَحَقُّ الْإِسْلَامِ.

۳۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے کچھ قرابت دار ہیں جو مذہب امامیہ نہیں رکھتے کیا ان کا کوئی حق میرے اوپر ہے۔ فرمایا ہاں حق رحم کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی اور اگر وہ تمہارے ہم مذہب ہوں تو پھر ان کے دو حق ہیں ایک رشتہ داری دوسرے اسلام۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ وَالْبِرَّ لَيُهَوِّنَانِ الْحِسَابَ وَيَعْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوبِ، فَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَبَرُّوا بِإِخْوَانِكُمْ وَلَوْ بِحُسْنِ السَّلَامِ وَرَدِّ الْجَوَابِ.

۳۱۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ صلۂ رحم اور نیکی حساب کو ہلکا کر دیتے ہیں اور گناہوں سے بچاتے ہیں پس تم صلۂ رحم کرو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا جواب سلام دینے سے ہو۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: صِلَةُ الرَّحِمِ تُهَوِّنُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ مَنْسَأَةٌ (۱) فِي الْعُمُرِ وَتَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ وَصَدَقَةُ اللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ.

۳۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے صلۂ رحم آسان کرتا ہے حساب کو روز قیامت اور عمر کو زیادہ کرتا ہے اور برائیوں سے بچاتا ہے اور رات کو صدقہ دینا غضب خدا سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۳۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ تُزَكِّي الْأَعْمَالَ وَتُنْمِي الْأَمْوَالَ وَتُيَسِّرُ الْحِسَابَ وَتَدْفَعُ الْبَلْوَى وَتَزِيدُ فِي الرِّزْقِ.

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صلۂ رحم اعمال کو پاک کرتا ہے مال کو بڑھاتا ہے اور حساب کو ہلکا کرتا اور بلا کو دور کرتا ہے۔

ایک سو ستانوے واں باب
والدین سے نیکی

((بَابُ الْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ)) ۱۹۷

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً» مَا هٰذَا الْإِحْسَانُ؟ فَقَالَ: الْإِحْسَانُ أَنْ تُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَأَنْ لَا تُكَلِّفَهُمَا أَنْ يَسْأَلَاكَ شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَا مُسْتَغْنِيَيْنِ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: وَأَمَّا قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا» قَالَ: إِنْ أَضْجَرَاكَ فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا إِنْ ضَرَبَاكَ، قَالَ: «وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِيماً» قَالَ: إِنْ ضَرَبَاكَ فَقُلْ لَهُمَا: غَفَرَ اللهُ لَكُمَا. فَذٰلِكَ مِنْكَ قَوْلٌ كَرِيمٌ؛ قَالَ: «وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ» قَالَ: لَا تَمْلَأْ عَيْنَيْكَ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِمَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ وَرِقَّةٍ، وَلَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَوْقَ أَصْوَاتِهِمَا، وَلَا يَدَكَ فَوْقَ أَيْدِيهِمَا وَلَا تَقَدَّمْ قُدَّامَهُمَا.

١۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق والدین سے احسان کرو۔ اس احسان سے کیا مراد ہے فرمایا احسان سے مراد یہ ہے کہ ان سے اچھی طرح ملو اور انھیں کسی ایسی شے کے مانگنے کی تکلیف نہ دو جس کی انھیں ضرورت ہو چاہے وہ مالدار ہی کیوں نہ ہوں کیا خدا نے نہیں فرمایا تم ہرگز نیکی نہ پاؤ گے جب تک اپنی محبوب چیز صرف نہ کرو پھر حضرت نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بڈھا ہو جائے یا دونوں بڈھے ہو جائیں تو ان سے اُف نہ کہو اور ان کو جھڑکو مت اور فرمایا کہ اگر وہ تم کو سرزنش کریں تب بھی اُف نہ کرو۔ اور اگر وہ تمہیں ماریں بھی تو بھی انھیں نہ جھڑکو اور ان سے بہت ادب سے بات کرو اور یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تم کو ماریں تو ان سے کہو خدا آپ دونوں کی مغفرت کرے سب سے اچھا کلام یہی ہے اور خدا نے فرمایا ہے ناجزی کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاؤ

اور حضرت نے فرمایا ان کی طرف رحم اور نرم دلی سے دیکھو اور ان کی آواز پر اپنی آواز اونچی نہ کرو اور نہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں سے بلند کرو اور اپنا قدم ان کے قدم سے آگے نہ بڑھاؤ۔

۲ - ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ خَالِدِبْنِ نَافِعٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : لَاتُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئاً وَإِنْ حُرِّقْتَ بِالنَّارِ وَعُذِّبْتَ إِلَّا وَقَلْبُكَ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ، وَوَالِدَيْكَ فَأَطِعْهُمَا وَبَرَّهُمَا حَيَّيْنِ كَانَا أَوْمَيِّتَيْنِ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ فَافْعَلْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۲- میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے ارشاد فرمایا اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر چاہے تو آگ میں جلایا جائے یا سخت سزا دی جائے مگر جب کہ تیرا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور والدین کی اطاعت کر ان سے نیکی کر چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اگر حکم دیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے مال سے دست کش ہو تو ایسا کر گزر یہ علامت ایمان ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْءٌ مِثْلُ الْكُبَّةِ فَيَدْفَعُ فِي ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ ، فَيُقَالُ : هَذَا الْبِرُّ .

۳- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک چیز مثل شتر بزرگ آئے گی اور تیزی سے دھکا دے گی پشت مومن کو اور اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ ملائکہ کہیں گے یہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کا بدلہ ہے۔

۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴- فرمایا راوی نے کون سا عمل افضل ہے۔ فرمایا حضرت نے وقت پر نماز اور والدین سے نیکی اور جہاد فی سبیل اللہ

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ دُرُسْتَ ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَاحَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ ؟ قَالَ : لَايُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ ، وَلَايَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلَايَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسِبُّ لَهُ .

۵۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ باپ کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا باپ کا نام نہ لے اس کے آگے نہ چلے اس کے سامنے نہ بیٹھے اور اس کی گالی کا سبب نہ بنے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَحْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ - وَأَنَا عِنْدَهُ - لِعَبْدِالْوَاحِدِ الْأَنْصَارِيِّ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً» فَظَنَنَّا أَنَّهَا الْآيَةُ الَّتِي فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ «وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ [وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً]»، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ سَأَلْنَاهُ فَقَالَ: هِيَ الَّتِي فِي لُقْمَانَ «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ (حُسْناً) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا» فَقَالَ: إِنَّ ذٰلِكَ أَعْظَمُ [مِنْ] أَنْ يَأْمُرَ بِصِلَتِهِمَا وَحَقِّهِمَا عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ «وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ»؟ فَقَالَ: لَا بَلْ يَأْمُرُ بِصِلَتِهِمَا وَإِنْ جَاهَدَاهُ عَلَى الشِّرْكِ مَا زَادَ حَقَّهُمَا إِلَّا عِظَماً.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے عبدالواحد الانصاری سے والدین سے نیکی کے بارے میں یہ آیت بیان فرمائی ۔ اور والدین سے نیکی کرو، ہم نے گمان کیا کہ یہ سورۂ بنی اسرائیل کی ہے اور خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کرو جب ہم نے سوال کیا تو فرمایا کہ یہ سورۂ لقمان میں ہے ۔ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ زور دیں اور مجبور کریں اس امر پہ کہ تو میرا شریک قرار دے اس چیز کو جس کا تجھے علم ہی نہیں ہے تو اس صورت میں ان کی اطاعت نہ کرے یہ امر عظیم تر ہے اس سے کہ ان سے صلہ رحم کیا جائے اور ان کے حق کا ہر حال میں لحاظ رکھا جائے دراں صورت کہ وہ مشرک بنانا چاہیں، فرمایا نہیں حکم ہے ان سے صلہ رحم کا اور اگر وہ شرک پر زور دیں تو نہیں ہے ان کا حق مگر تعظیم۔

توضیح: یہ حدیث مشکل ترین احادیث میں سے ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظی اور معنوی دونوں طرح کے اشکال ہیں۔ لفظی صورت یہ ہے کہ والدین کی فضیلت میں قرآن کے اندر بہت سی آیتیں ہیں مگر ان میں سے تین اس مقام پر مناسب ہیں ۔ (۱) بنی اسرائیل وقضی ربک ان لاتعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا دوسرے سورۂ عنکبوت ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا ان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما تیسرے سورۂ لقمان ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک والی المصیر وان جاھداک علی ان تشرک بی مالیس لک بہ

علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفا۔ ان تینوں آیتوں میں پہلی آیت بنی اسرائیل سے تمام قرائتوں میں پائی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں جو اس آیت کو سورۂ لقمان کا ظاہر کیا گیا ہے وہ ان الفاظ سے سورۂ لقمان میں نہیں اور راوی اس کی تصریح بنی اسرائیل کے ساتھ کی ہے پھر امام نے کیوں فرمایا کہ یہ آیت سورۂ لقمان میں ہے۔

رہا معنوی اشکال تو اس کی صورت یہ ہے کہ راوی نے بالوالدین احسانا کے متعلق ظاہر کیا کہ یہ آیت بنی اسرائیل میں ہے حضرت نے سورہ لقمان کا ذکر کیوں کیا اور اس کی صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت کی مراد یہ نہ تھی کہ بالوالدین احسانا کے الفاظ سورۂ لقمان میں ہیں بلکہ آپ نے لفظ احسان پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ والدین سے احسان کی تاکید اور جگہ بھی قرآن میں ہے راوی نے حضرت کا مفہوم سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اس نے سمجھا کہ حضرت کی مراد یہ ہے کہ یہ آیت سورۂ لقمان میں ہے اگرچہ لفظوں میں ان الفاظ کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جب حضرت نے والدین کے ساتھ احسان کرنے کو تاکیداً فرمایا تو راوی نے سمجھا ہو کہ یہ مضمون بھی سورہ بنی اسرائیل میں ہے اس پر حضرت نے فرمایا ہو کہ ایسا نہیں میری مراد سورۂ لقمان کی آیت سے ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ سورۂ لقمان میں ووصینا الانسان بوالدیہ کے بعد لفظ احسانا قرأت آئمہ میں ثابت ہو حضرت نے دونوں صورتوں کا مضمون چونکہ ایک ساتھ ذکر کیا ہے لہٰذا راوی نے عمداً یا سہواً اختصار کیا اور تفصیل سے بیان نہ کیا۔ تیسرے یہ کہ ان لوگوں کا گمان یہ تھا کہ احسان کا ذکر صرف سورۂ بنی اسرائیل ہی میں ہے حضرت نے صرف احسان کو پیش نظر رکھ کر فرمایا کہ سورہ لقمان میں بھی ہے۔

علامہ مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی مجہول ہے۔

٧ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا يَمْنَعُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ أَنْ يَبَرَّ وَالِدَيْهِ حَيَّيْنِ وَمَيِّتَيْنِ ؛ يُصَلِّي عَنْهُمَا ، وَ يَتَصَدَّقُ عَنْهُمَا ، وَ يَحُجُّ عَنْهُمَا وَ يَصُومُ عَنْهُمَا ، فَيَكُونُ الَّذِي صَنَعَ لَهُمَا ، وَلَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ فَيَزِيدُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبِرِّهِ وَ صِلَتِهِ خَيْراً كَثِيراً .

٧۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے تم میں سے کسی کو ماں باپ سے نیکی کرنے کو منع کیا۔ خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ اور وہ نیکی یہ ہے کہ ان کی طرف سے نماز پڑھے صدقہ دے۔ حج کرے روزہ رکھے جو کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی نیکی کرے گا تو اللہ اس کو اس نیکی اور صلۂ رحم کے بدلے میں خیر کثیر عطا کرے گا۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَدْعُو لِوَالِدَيَّ إِذَا كَانَا لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ ؟ قَالَ : ادْعُ لَهُمَا وَتَصَدَّقْ عَنْهُمَا ؛ وَ إِنْ كَانَا حَيَّيْنِ لَا يَعْرِفَانِ الْحَقَّ فَدَارِهِمَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي بِالرَّحْمَةِ لَا بِالْعُقُوقِ .

٨ - راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا میں دعا کروں اپنے والدین کے لئے ایسی حالت میں کہ وہ مذہب حق نہ رکھتے ہوں فرمایا دعا کر اور ان کی طرف سے صدقہ دے اور اگر وہ زندہ ہوں تو باوجود حق پر نہ ہونے کے ان کی مدارات کر رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں نہ کہ نافرمانی کی تعلیم کے لئے۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ ؟ قَالَ : أُمَّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ أُمَّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: أُمَّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: أَبَاكَ .

٩ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا میں کس کی فرمانبرداری کروں فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی اس نے کہا پھر فرمایا اپنی ماں کی ، اس نے کہا پھر فرمایا اپنے باپ کی۔

١٠ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : أَتَىٰ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَاغِبٌ فِي الْجِهَادِ نَشِيطٌ قَالَ : فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : فَجَاهِدْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّكَ إِنْ تُقْتَلْ تَكُنْ حَيّاً عِنْدَ اللهِ تُرْزَقُ وَإِنْ تَمُتْ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُكَ عَلَى اللهِ وَ إِنْ رَجَعْتَ رَجَعْتَ مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا وُلِدْتَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي وَالِدَيْنِ كَبِيرَيْنِ يَزْعُمَانِ أَنَّهُمَا يَأْنِسَانِ بِي وَيَكْرَهَانِ خُرُوجِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقِرَّ مَعَ وَالِدَيْكَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُنْسُهُمَا بِكَ يَوْماً وَلَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِ سَنَةٍ .

١٠ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے آکر کہا میں جہاد کی طرف راغب ہوں فرمایا راہ خدا میں جہاد کر اگر قتل ہو جائے گا تو زندہ رہے گا تو خدا کی طرف سے رزق پائے گا اور اگر اپنی موت مرے گا تو تیرا اجر اللہ پر ہوگا اور اگر جہاد سے زندہ لوٹ آیا تو تیرے سارے گناہ یوم ولادت سے اب تک معاف ہو جائیں گے اس نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں اور مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں وہ میرا جانا ناپسند کرتے ہیں حضرت نے فرمایا تو رک جا اپنے ماں باپ کے پاس رہ۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ان کا تجھ سے ایک دن یا ایک رات کا اُنس ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُنْتُ نَصْرَانِيّاً فَأَسْلَمْتُ وَ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ : إِنِّي كُنْتُ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَإِنِّي أَسْلَمْتُ ، فَقَالَ : وَأَيَّ شَيْءٍ رَأَيْتَ فِي الْإِسْلَامِ ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوراً نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ» فَقَالَ : لَقَدْ هَدَاكَ اللهُ ، ثُمَّ قَالَ : اَللَّهُمَّ اهْدِهِ ـ ثَلَاثاً ـ سَلْ عَمَّا شِئْتَ يَا بُنَيَّ ، فَقُلْتُ : إِنَّ أَبِي وَأُمِّي عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَأَهْلَ بَيْتِي ؛ وَأُمِّي مَكْفُوفَةُ الْبَصَرِ فَأَكُونُ مَعَهُمْ وَآكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ ؟ فَقَالَ : يَأْكُلُونَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ ؟ فَقُلْتُ : لَا وَلَا يَمَسُّونَهُ ، فَقَالَ : لَا بَأْسَ فَانْظُرْ أُمَّكَ فَبَرَّهَا ، فَإِذَا مَاتَتْ فَلَا تَكِلْهَا إِلَى غَيْرِكَ ، كُنْ أَنْتَ الَّذِي تَقُومُ بِشَأْنِهَا وَلَا تُخْبِرَنَّ أَحَداً أَنَّكَ أَتَيْتَنِي حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمِنًى إِنْ شَاءَ اللهُ ، ۲۴۲/۵۲
قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِمِنًى وَالنَّاسُ حَوْلَهُ كَأَنَّهُ مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ ، هَذَا يَسْأَلُهُ وَهَذَا يَسْأَلُهُ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ أَلْطَفْتُ لِأُمِّي وَكُنْتُ أُطْعِمُهَا وَأَفْلِي ثَوْبَهَا وَرَأْسَهَا وَأَخْدُمُهَا فَقَالَتْ لِي : يَا بُنَيَّ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ بِي هَذَا وَأَنْتَ عَلَى دِينِي فَمَا الَّذِي أَرَى مِنْكَ مُنْذُ هَاجَرْتَ فَدَخَلْتَ فِي الْحَنِيفِيَّةِ ؟ فَقُلْتُ : رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ نَبِيِّنَا أَمَرَنِي بِهَذَا ، فَقَالَتْ : هَذَا الرَّجُلُ هُوَ نَبِيٌّ ؟ فَقُلْتُ : لَا وَلَكِنَّهُ ابْنُ نَبِيٍّ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ إِنَّ هَذَا نَبِيٌّ إِنَّ هَذِهِ وَصَايَا الْأَنْبِيَاءِ ، فَقُلْتُ : يَا أُمَّهْ إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيٌّ وَلَكِنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ دِينُكَ خَيْرُ دِينٍ ، اعْرِضْهُ عَلَيَّ فَعَرَضْتُهُ عَلَيْهَا فَدَخَلَتْ فِي الْإِسْلَامِ وَعَلَّمْتُهَا ، فَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ، ثُمَّ عَرَضَ لَهَا عَارِضٌ فِي اللَّيْلِ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ أَعِدْ عَلَيَّ مَا عَلَّمْتَنِي فَأَعَدْتُهُ عَلَيْهَا ، فَأَقَرَّتْ بِهِ وَمَاتَتْ ، فَلَمَّا أَصْبَحَتْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ غَسَّلُوهَا وَكُنْتُ أَنَا الَّذِي صَلَّيْتُ عَلَيْهَا وَنَزَلْتُ فِي قَبْرِهَا .

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نصرانی تھا پھر میں اسلام سے آیا اور میں نے حج کیا اسی زمانہ میں میں حضرت ابوعبداللہؑ کے پاس آیا اور کہا میں پہلے نصرانی تھا۔ اب مسلمان ہوں فرمایا تو نے اسلام میں کیا بات دیکھی۔ میں نے کہا اللہ کا یہ قول باعثِ ہدایت ہوا۔ اے رسولؐ اتم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم نے تو اس نبوت کو ایک نور قرار دیا اور اس سے جس کو ہم چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں حضرت نے فرمایا خدا نے تجھے ہدایت کی پھر تین بار فرمایا۔ خدایا اسے ثابت قدم رکھ پھر فرمایا دریافت کر جو چاہتا ہے میں نے کہا میرے باپ اور ماں نصرانی ہیں اور میرے خاندان والے بھی اور ماں اندھی ہے کیا میں اس کے ساتھ رہوں اور ان کے برتنوں میں کھاؤں۔ فرمایا کیا وہ سور کا گوشت کھاتے ہیں میں نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں تو اپنی ماں کی نگرانی (خدمت) کر اور بنیکی پیش آ اور اگر وہ مر جائے تو اس کو کسی دوسرے کے سپرد نہ کرنا۔ تو خود تمام امور بجا لانا اور کسی کو خبر نہ کرنا کہ تو میرے

پاس آیا تھا یہاں تک کہ تو منیٰ میں انشاء اللہ میرے پاس پہنچ جائے۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں حضرت کے پاس منیٰ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت کے گرد لوگ جمع ہیں گویا حضرت معلم صبیان ہیں کوئی کچھ پوچھتا ہے کوئی کچھ، جب میں کوفہ واپس آیا تو میں نے اپنی ماں سے مہربانی کا برتاؤ کیا۔ میں اسے کھانا کھلاتا تھا اور اس کے کپڑوں اور سر سے جوئیں چنتا تھا اس کی خدمت کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ جب تو میرے دین پر تھا اس وقت تو تو نے کبھی ایسا نہ کیا تھا جب سے تو نے ہمارا دین چھوڑا اور اسلام میں داخل ہوا میں نے ایسا عمل تجھ سے کبھی نہ دیکھا۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کی اولاد میں ایک شخص ہیں انھوں نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا کیا یہ شخص نبی ہے میں نے کہا نہیں وہ نبی کے فرزند ہیں اس نے کہا یہ تو نبی ہی ہے ایسی نصائح تو انبیاء ہی کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ یہ ان کے فرزند ہیں اس نے کہا۔ بیٹا تیرا دین بہترین دین ہے مجھے اس کے متعلق بتا۔ میں نے سمجھایا اور وہ مسلمان ہوگئی۔ میں نے اس کو احکام دین کی تعلیم دی اس نے ظہر و عصر و مغرب کی اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وہ بیمار پڑی اس نے مجھ سے کہا جو تو نے مجھے تعلیم دی تھی اس کا اعادہ کر، میں نے اعادہ کیا۔ اس نے اقرار کیا اور مر گئی جب صبح ہوئی تو مسلمان جمع ہوئے اس کو غسل دیا، میں نے نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اتارا۔

توضیح:۔ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا جائز ہے لیکن امام کا مقصد ان برتنوں سے ہے جن میں کھانے کا کوئی جز لگا ہوا نہ ہو صاف ستھرے ہوں اور انھیں آسانی سے پاک کر سکتے ہوں۔ البتہ اگر سور کا گوشت کھایا ہو تو جب تک سات بار مٹی سے خوب مانجھا نہ جائے ان میں کھانا جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر شراب پینے کا ظرف ہو تو اسے بھی مٹی سے مانجھنا ضروری ہے گر چونکہ شراب اڑ جاتی ہے لہٰذا تین بار مٹی سے مانجھنا کافی ہوگا رہے سالن یا دودھ وغیرہ کے برتن تو ان کو اگر وہ صاف ستھرے ہوں تو پانی میں ڈال کر طاہر کیا جا سکتا ہے۔

اس حدیث سے امام کے ایک معجزے کا بھی اظہار ہوا اور وہ اس طرح کہ آپ نے ایک نو مسلم سے فرمایا کہ جب تیری ماں مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین خود کرنا غیروں (نصرانیوں) کے سپرد نہ کرنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بعلم امامت جانتے تھے کہ اس کی ماں مسلمان ہو کر مرے گی۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، جَمِيعاً عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ حَيَّانَ[1] قَالَ : خَبَّرْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِبِرِّ إِسْمَاعِيلَ ابْنِي بِي ، فَقَالَ : لَقَدْ كُنْتُ أُحِبُّهُ وَقَدِ ازْدَدْتُ لَهُ حُبّاً ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَتَتْهُ أُخْتٌ لَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا سُرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَفَتَهُ لَهَا فَأَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِي وَجْهِهَا ، ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ

وَجَاءَ أَخُوهَا فَلَمْ يَصْنَعْ بِهِ مَا صَنَعَ بِهَا، فَقِيلَ لَهُ : يَارَسُولَ اللهِ صَنَعْتَ بِأُخْتِهِ مَالَمْ تَصْنَعْ بِهِ وَهُوَ رَجُلٌ؟ ! فَقَالَ : لِأَنَّهَا كَانَتْ أَبَرَّ بِوَالِدَيْهَا مِنْهُ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر دی اپنے بیٹے اسمٰعیل کی، اس کی نیکی کی جو اس نے میرے ساتھ کی ۔ حضرت نے فرمایا میں اس کو پہلے بھی دوست رکھتا تھا اب اور زیادہ دوست رکھتا ہوں رسول اللہ کے پاس حضرت کی رضاعی بہن آئی حضرت اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنا بالاپوش (چادر) اس کے لئے بچھایا اور اس پر اسے بٹھایا اور اس سے باتیں کیں اور اس کے چہرے کو دیکھ کر خوش ہوئے اس کے بعد وہ چلی گئی ۔ اس کا بھائی آیا ۔ حضرت نے اس کے ساتھ وہ عمل نہ کیا جو اس کی بہن کے ساتھ کیا تھا کسی نے اس کا سبب پوچھا فرمایا وہ اپنے بھائی سے زیادہ اپنے والدین سے نیکی کرنے والی ہے ۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ أَبِي قَدْ كَبُرَ جِدّاً وَضَعُفَ فَنَحْنُ نَحْمِلُهُ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ ، فَقَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلِيَ ذَلِكَ مِنْهُ فَافْعَلْ وَلَقِّمْهُ بِيَدِكَ فَإِنَّهُ جُنَّةٌ لَكَ غَداً .

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور کمزور ہے جب قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی ہے تو ہم اسے اٹھاتے ہیں فرمایا اگر ممکن ہو تو یہ کام خود کر، نوکروں پر نہ چھوڑ اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں دے کہ یہ امر روز قیامت تیرے لئے سپر ہوگا ۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً يَقُولُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ لِي أَبَوَيْنِ مُخَالِفَيْنِ ؟ فَقَالَ بَرَّهُمَا كَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يَتَوَلَّانَا .

۱۴۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے ماں باپ دونوں ہمارے مذہب کے مخالف ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ساتھ ایسی نیکی کر جیسی ان مسلمانوں سے کی جاتی ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں ۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ثَلاثٌ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَحَدٍ فِيهِنَّ رُخْصَةً : أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَرَّيْنِ كَانَا أَوْ فَاجِرَيْنِ .

۱۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ہیں جن کے ترک کی خدا نے اجازت نہیں دی اوّل ادائے امانت خواہ امانت رکھنے والا نیک ہو یا بد۔ دوسرے عہد خواہ نیک سے ہو یا بد سے تیسرے والدین سے نیکی خواہ نیک ہوں یا بد۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مِنَ السُّنَّةِ وَالْبِرِّ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلُ بِاسْمِ أَبِيهِ.

۱۶۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے سنت اور نیکی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی کنیت اپنے باپ کے نام سے رکھے یعنی ابن فلاں۔

١٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَسَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله عَنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ : ابْرَرْ أُمَّكَ ابْرَرْ أُمَّكَ ابْرَرْ أُمَّكَ ، ابْرَرْ أَبَاكَ ابْرَرْ أَبَاكَ ابْرَرْ أَبَاكَ وَبَدَأَ بِالْأُمِّ قَبْلَ الْأَبِ .

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور والدین سے نیکی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ماں سے نیکی کر، ماں سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، باپ سے نیکی کر، ماں کا ذکر باپ سے پہلے کیا۔

١٨ ـ الْوَشَّاءُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ بِنْتاً وَرَبَّيْتُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ فَأَلْبَسْتُهَا وَحَلَّيْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ بِهَا إِلَى قَلِيبٍ فَدَفَعْتُهَا فِي جَوْفِهِ وَكَانَ آخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْهَا وَهِيَ تَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ؛ فَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : أَلَكَ أُمٌّ حَيَّةٌ ؟ قَالَ : لا ، قَالَ : فَلَكَ خَالَةٌ حَيَّةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ: فَابْرَرْهَا فَإِنَّهَا بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ يُكَفِّرْ عَنْكَ مَا صَنَعْتَ ، قَالَ أَبُو خَدِيجَةَ : فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَتَى كَانَ هٰذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانُوا يَقْتُلُونَ الْبَنَاتِ مَخَافَةَ أَنْ يُسْبَيْنَ فَيَلِدْنَ فِي قَوْمٍ آخَرِينَ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک لڑکی تھی میں نے اسے پالا پوسا۔ جب جوان ہوئی تو اسے لباس اور زیور سے آراستہ کر کے ایک کنویں پر لایا اور اس میں اس کو دھکیل دیا قعرِ چاہ میں سے میں نے اس کی آواز سنی، اے میرے باپ میری مدد کر۔ پس اس کا کفارہ کیا ہے حضرت نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے اس نے کہا نہیں فرمایا خالہ ہے اس نے کہا ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر وہ بمنزلہ تیری ماں کے ہے جو کچھ تو نے کیا ہے یہی اس کا کفارہ ہے۔

ابوخدیجہ نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا کب اس شخص نے کیا تھا فرمایا عہد جاہلیت میں قبل آنحضرت کی بعثت کے مشرکین عرب اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے کہ اگر وہ قید ہو گئیں تو دوسری قوم میں جا کر بچہ جنیں گی۔

توضیح: چونکہ یہ عمل اس شخص نے اسلام لانے سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں کیا تھا لہٰذا شرع محمدی کی رو سے اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اس لئے حضرت نے یہ کفارہ تجویز فرمایا۔

۱۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ يَجْزِي الْوَلَدُ وَالِدَهُ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ يَكُونُ الْوَالِدُ مَمْلُوكاً فَيَشْتَرِيهِ ابْنُهُ فَيُعْتِقُهُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَقْضِيهِ عَنْهُ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بیٹا اپنے باپ کی خدمات کا بدل دے سکتا ہے فرمایا دو چیزوں سے اگر باپ غلام ہے تو اسے آزاد کرادے اور اگر مقروض ہو تو اس کے قرض کو ادا کرادے۔

۲۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ نَشِيطٌ وَأُحِبُّ الْجِهَادَ وَلِي وَالِدَةٌ تَكْرَهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ارْجِعْ فَكُنْ مَعَ وَالِدَتِكَ فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ [نَبِيّاً] لَأُنْسُهَا بِكَ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنْ جِهَادِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سَنَةً .

۲۰۔ فرمایا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں مرد جوان اور صاحب قوت ہوں جہاد کرنا پسند کرتا ہوں لیکن میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی، حضرت نے فرمایا تو واپس جا۔ خدا کی قسم اس کی محبت صرف ایک رات کی راہِ خدا میں تیرے ایک سال کے جہاد سے بہتر ہے۔

۲۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ بَارّاً بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا ثُمَّ يَمُوتَانِ فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دُيُونَهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللّٰهُ عَاقّاً ، وَ إِنَّهُ لَيَكُونُ عَاقّاً لَهُمَا فِي حَيَاتِهِمَا غَيْرَ بَارٍّ بِهِمَا فَإِذَا مَاتَا قَضَى دَيْنَهُمَا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمَا فَيَكْتُبُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَارّاً .

۲۱۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی حیات میں نیکی کرنے والا ہو لیکن مرنے کے بعد ان کا قرض ادا نہ کرے اور ان کے لئے استغفار نہ کرے تو خدا اس کو عاق لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ماں باپ کی زندگی میں عاق ہوتا ہے کیوں کہ اس سے ان کے لئے نیکی نہیں ہوتی لیکن ان کے مرنے پر ان کا قرض ادا کرتا ہے اور ان کے لئے استغفار کرتا ہے تو خدا اس کو نیکوں میں لکھتا ہے۔

ایک سو اٹھانوے واں باب

امور مسلمین میں سعی کرنا ان کو نصیحت کرنا اور نفع پہنچانا

((بَابٌ)) ۱۹۸

☆(الإهتمام بأمور المسلمين والنصيحة لهم ونفعهم)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو اس حال میں صبح کرے کہ مسلمانوں کے امور میں اظہار غم خواری نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔

۲ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَنْسَكُ النَّاسِ نُسُكاً أَنْصَحُهُمْ جَيْباً وَأَسْلَمُهُمْ قَلْباً لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ.

۲۔ اور انہی اسناد کے ساتھ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو تمام مسلمانوں کے ساتھ صاف سینہ اور فراخ دل رکھتا ہو۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكَ بِالنُّصْحِ لِلّٰهِ فِي خَلْقِهِ، فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم قرار دے، لوگوں کو قربۃً الی اللہ نصیحت کرنا کہ پیش خدا اس سے بہتر عمل نہ ہوگا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو امور مسلمین میں غم خواری اور ہمدردی نہیں کرتا وہ مسلمان نہیں۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ الْكُوزِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ سَمِعَ رَجُلاً يُنَادِي يَالَلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ امور مسلمین میں ان سے ہمدردی نہیں کرتا تو وہ ان میں سے نہیں اور جو کسی کو فریاد کرتے مسلمانوں سے سنے اور اس کو جواب نہ دے تو وہ مسلمان نہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ مَنْ نَفَعَ عِيَالَ اللهِ وَأَدْخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ سُرُوراً.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، مخلوق اللہ کا کنبہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جو عیال اللہ کو نفع پہنچائے اور خاندان والوں کو خوش رکھے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: أَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ.

۷۔ راوی کہتا ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جس نے سنا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ کسی نے رسول اللہ سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

٨ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ الْوَلِيدِ الْحَنَّاطِ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ رَدَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَادِيَةَ [مَاءٍ] أَوْ نَارٍ أَوْجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ.

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کو پانی کے طوفان سے یا آگ میں جلنے سے بچائے تو جنت اس پر واجب ہوتی ہے۔

٩ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام

فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً» قال: قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً وَلَاتَقُولُوا إِلَّا خَيْراً حَتَّى تَعْلَمُوا مَا هُوَ؟.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آیہ "لوگوں سے اچھی بات کہو" اور جو کہو وہ اچھی بات کہو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ وہ کیسا ہے۔ یعنی فائدہ کی بات کہو، بعد میں اس کا نفع تم کو معلوم ہوگا۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْناً» قَالَ: قُولُوا لِلنَّاسِ أَحْسَنَ مَا تُحِبُّونَ أَنْ يُقَالَ فِيكُمْ.

۱۰۔ آیہ قولوا للناس حسنا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں سے ایسی بہتر سے بہتر بات کہو جسے تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے کہی جائے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَمَا كُنْتُ» قَالَ: نَفَّاعاً. ۱۹/۳۱

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "اس نے مجھے مبارک بنایا جہاں کہیں بھی ہوں" کہ مبارک سے مراد بہت زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔

ایک سو ننانوے واں باب
بوڑھوں کی تعظیم

(بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ) ۱۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ.

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا ایسا ہے گویا خدا کی تعظیم کرنا۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا .

۲- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے بڑوں کی تعظیم کرو اور ان سے صلہ رحم کرو اور سب سے بڑا افضل صلۂ رحم یہ ہے کہ تکلیف ان کی دور کرو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبَانٍ ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَظِّمُوا كِبَارَكُمْ وَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ ، وَلَيْسَ تَصِلُونَهُمْ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ كَفِّ الْأَذَى عَنْهُمْ .

۳- فرمایا صادق آل محمدؐ نے جو بڑوں کی عزت نہیں کرتا چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسواں باب

مومنین کا آپس میں بھائی چارہ

(باب) ۲۰۰

☆(إِخْوَةِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ)☆

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ بَنُو أَبٍ وَأُمٍّ[٢] وَإِذَا ضُرِبَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ عِرْقٌ سَهِرَ لَهُ الْآخَرُونَ .

۱- فرمایا صادق آل محمدؐ نے مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں جیسے ایک ماں باپ سے اگر ان میں سے کسی ایک کی رگ پر تکلیف ہو تو دوسروں کو چاہیئے کہ اس کی وجہ سے بیدار رہیں۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : تَقَبَّضْتُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رُبَّمَا حَزِنْتُ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ تُصِيبُنِي أَوْ أَمْرٍ يَنْزِلُ بِي حَتَّى يَعْرِفَ ذَلِكَ أَهْلِي فِي وَجْهِي ، وَصَدِيقِي ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا جَابِرُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ

مِنْ طِينَةِ الْجِنَانِ وَأَجْرَى فِيهِمْ مِنْ رِيحِ رُوْحِهِ، فَلِذَلِكَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَإِذَا أَصَابَ رُوحاً مِنْ تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فِي بَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ حُزْنٌ حَزِنَتْ هٰذِهِ لِأَنَّهَا مِنْهَا.

۲۔ جابر جعفی کہتے کہ میں ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے دل گرفتہ تھا۔ میں نے حضرت سے کہا میں آپ پر فدا ہوں بعض اوقات بغیر کسی مصیبت یا حادثہ کے میں خود بخود ایسا رنجیدہ ہو جاتا ہوں کہ میرے گھر والے اور میرے دوست پہچان جاتے ہیں حضرت نے فرمایا اے جابر اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان میں اپنی قدرت سے ایک ہوا کو چلایا ہے چونکہ مومن مومن کا بھائی بلحاظ ایک ماں باپ کے ہے لہذا جب یہ ہوا چلتی ہے کسی شہر میں غم کے ساتھ تو لوگ محزون ہوتے ہیں اس سے۔

توضیح:- علامہ مجلسی مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے "من ریح روحہ" سے مراد ہے اس روح کی موج جس کو خدا نے نفخ کیا ہے انبیاء اور اوصیاء میں جیسا کہ فرمایا ہے نفخت فیہ من روحی اور یہ اس کی ایک رحمت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ہمارے شیعہ اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے روح مشابہ ہے ریح سے کیونکہ وہ بدن میں جاری و ساری ہے خدا نے اپنے نفس کی طرف اس روح کو نسبت دی ہے جیسے گھروں میں سے ایک گھر کو، رسولوں میں سے ابراہیمؑ کو اپنی خصلت کے ساتھ اور یہ سب جس طرح مخلوق الٰہی ہیں، یہ بھی مخلوق ہے اور اب آئمہ سے مراد یہ ہے کہ طینت بمنزلہ ماں ہے اور روح بمنزلہ باپ کے ہے چونکہ ارواح مومنین ایک دوسرے سے اختلاط و ارتباط رکھتی ہیں لہذا ایک کے حزن و ملال کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے اسی طرح خوشی کا۔ چنانچہ صدوق علیہ الرحمہ نے معانی الاخبار میں لکھا ہے کہ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابن رسول اللہ بعض اوقات میں خود بخود محزون ہو جاتا ہوں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ فرمایا رنج یا خوشی ہمارے رنج یا خوشی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہماری تمہاری طینت اور نور ایک ہے کیونکہ اگر تمہاری طینت بدستور رہتی تو تم اور ہم برابر ہو جاتے لیکن تمہاری طینت تمہارے اعدا کی طینت سے ممزوج ہو گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ انتہی بقدر الحاجہ۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغُشُّهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفَهُ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن، مومن کا بھائی ہے اس کا محافظ اور اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس کو دھوکہ نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ

جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ أَخُوالْمُؤْمِنِ كَالْجَسَدِالْوَاحِدِ ، إِنِ اشْتَكَىٰ شَيْئاً مِنْهُ وَجَدَأَلَمَ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ جَسَدِهِ ، وَأَرْوَاحُهُمَا مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ ، وَإِنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَأَشَدُّ اتِّصَالاً بِرُوحِ اللهِ مِنِ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا .

۴۔ ابوبصیر کہتے ہیں کہ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اور وہ دونوں ایک بدن کی مانند ہیں اگر ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن اس سے متاذی ہوجاتا ہے دو مومنوں کی رُوح ایک ہی رُوح ہوتی ہے اور روحِ مومن روحِ خدا (خلیفۃ اللہ) سے اس سے زیادہ ملی ہوئی رہتی ہے جتنی سورج کی کرن سے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ هُوَعَيْنُهُ وَمِرْآتُهُ وَدَلِيلُهُ ، لَايَخُونُهُ وَلَايَخْدَعُهُ وَلَايَظْلِمُهُ وَلَايُكَذِّبُهُ وَلَا يَغْتَابُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کی دلیل (رہنما) اس سے خیانت نہیں کرتا، اسے دھوکا نہیں دیتا اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کی تکذیب نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي : تُحِبُّهُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ لِي وَلِمَ لَاتُحِبُّهُ وَهُوَأَخُوكَ وَشَرِيكُكَ فِي دِينِكَ وَعَوْنُكَ عَلَىٰ عَدُوِّكَ وَرِزْقُهُ عَلَىٰ غَيْرِكَ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم اس کو دوست رکھتے ہو میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ بھلا تم کیوں نہ دوست رکھو گے ایسے شخص کو جو تمہارا بھائی ہے۔ دین میں تمہارا شریک ہے دشمن کے مقابلہ میں تمہارا مددگار ہے اور اس کا رزق تمہارے غیر پر ہے۔

٧ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ أَخُوالْمُؤْمِنِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ طِينَةِالْجِنَانِ وَأَجْرَىٰ فِي صُوَرِهِمْ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ ، فَلِذٰلِكَ هُمْ إِخْوَةٌ لِأَبٍ وَأُمٍّ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا مومن، مومن کا بھائی ہے بہ لحاظ اپنے باپ اور ماں کے کیونکہ

اللہ نے مومنین کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی صورتوں میں نسیم جنت کو لہرا دیا ہے لہٰذا باپ اور ماں کے وہ آپس میں بھائی ہیں۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغُشُّهُ وَلَا يَعِدُهُ عِدَةً فَيُخْلِفَهُ.

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے اس سے خیانت نہیں کرتا، اس پر ظلم نہیں کرتا اس کی غیبت نہیں کرتا اور نہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔

٩ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ خَدَمٌ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، قُلْتُ: وَكَيْفَ يَكُونُونَ خَدَماً بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ؟ قَالَ: يُفِيدُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ... الْحَدِيثَ

٩۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دوسرے مومن کا خادم ہوتا ہے پوچھا یہ کیسے، فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ نَفَراً مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَرَجُوا إِلَى سَفَرٍ لَهُمْ فَضَلُّوا الطَّرِيقَ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ فَتَكَفَّنُوا وَلَزِمُوا أُصُولَ الشَّجَرِ، فَجَاءَهُمْ شَيْخٌ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ فَقَالَ: قُومُوا فَلَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ فَهَذَا الْمَاءُ، فَقَامُوا وَشَرِبُوا وَارْتَوَوْا، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ؟ فَقَالَ: أَنَا مِنَ الْجِنِّ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ: الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، عَيْنُهُ وَدَلِيلُهُ، فَلَمْ تَكُونُوا تَضِيعُوا بِحَضْرَتِي.

١٠۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھ مسلمان سفر کر رہے تھے کہ راستہ بھول گئے اور پیاس کا ان پر غلبہ ہوا۔ انھوں نے ایک درخت کے نیچے پناہ لی ان کے پاس ایک بڈھا سفید لباس پہنے آیا اور کہنے لگا میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہ سے بیعت کی ہے میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مومن، مومن کا بھائی ہے اس کی آنکھ ہے اس کا رہنما ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ میری موجودگی میں آپ لوگ مر جائیں۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنْ

حماد بن عيسى، عن ربعي، عن فضيل بن يسار قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله [ولا يغتابه ولا يخونه ولا يحرمه] قال ربعي: فسألني رجل من أصحابنا بالمدينة فقال: سمعت فضيلاً يقول ذلك؟ قال: فقلت له: نعم، فقال: [ف]إني سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: المسلم أخو المسلم، لا يظلمه ولا يغشه ولا يخذله ولا يغتابه ولا يخونه ولا يحرمه.

اس راوی فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے ذلیل نہیں کرتا، اس کی غیبت نہیں کرتا۔ اس سے خیانت نہیں کرتا۔ اسے محروم نہیں کرتا۔ ربعی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے فضیل کو ایسے کہتے سنا ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے سنا ہے کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے وہ نہ ظلم کرتا ہے نہ دھوکا دیتا ہے نہ اس کو ذلیل کرتا ہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے نہ اسے محروم کرتا ہے۔

دوسو ایک واں باب

کس دعوے دار ایمان کا حق واجب ہے

(باب) ۲۰۱

☆(فيما يوجب الحق لمن انتحل الإيمان وينقضه)☆

۱ - علي بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول وسئل عن إيمان من يلزمنا حقه وأخوته كيف هو وبما يثبت وبما يبطل؟ فقال: إن الإيمان قد يتخذ على وجهين أما أحدهما فهو الذي يظهر لك من صاحبك فإذا ظهر لك منه مثل الذي تقول به أنت، حقت ولايته وأخوته إلا أن يجيء منه نقض للذي وصف من نفسه وأظهره لك، فإن جاء منه ما تستدل به على نقض الذي أظهر لك، خرج عندك مما وصف لك وأظهر، و كان لما أظهر لك ناقضاً إلا أن يدعي أنه إنما عمل ذلك تقية ومع ذلك ينظر فيه فإن كان ليس مما يمكن أن تكون التقية في مثله لم يقبل منه ذلك، لأن للتقية مواضع، من أزالها عن مواضعها لم تستقم له وتفسير ما يتقى مثل [أن يكون] قوم سوء ظاهر حكمهم وفعلهم على غير حكم الحق وفعله فكل شيء يعمل المؤمن بينهم لمكان التقية مما لا يؤدي إلى الفساد في الدين فإنه جائز.

اسماوی کہتا ہے میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ ایمان جس پر حق ادا کرنا اور اخوت کرنا واجب ہوتا ہے وہ کیا ہے کس صورت میں اس کا اثبات ہوتا ہے اور کس صورت میں ابطال، فرمایا ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک، یہ ہے کہ جیسا ایمان کوئی ظاہر کرتا ہے اگر اس کے عمل سے بھی تم پر ویسا ہی ثابت ہو تو اس کی محبت و اخوت تمہارے لئے ضروری ہے جب تک کہ جیسا اس نے بیان کیا ہے اس کے خلاف تم پر ظاہر نہ ہو، پس اگر اس کے اظہار کے خلاف ثابت ہو تو نہیں، لیکن اگر وہ ظاہر کرے کہ ایسا عمل اس سے از روئے تقیہ ظاہر ہوا ہے تو اگر تم دیکھو کہ تقیہ اس محل پر درست نہیں، تو اس کا کہنا قبول نہ کیا جائے کیونکہ تقیہ کا محل و موقع ہوتا ہے جو اس موقع سے ہٹ گیا اس کے لئے درست نہیں جو اس قوم بد کی مانند ہو گا کہ جن کا ظاہری حکم و فعل خلاف حق ہو اگر کوئی مومن ایسے امور میں تقیہ کرے جس سے فساد دین لازم نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

دوسو دوواں باب

مواخات بلحاظ دین نہیں دین میں تو تعارف ہوتا ہے

(بَابٌ) ۲۰۲

☆(فِي أَنَّ التَّوَاخِيَ لَمْ يَقَعْ عَلَى الدِّينِ وَ إِنَّمَا هُوَ التَّعَارُفُ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّيَّارِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ وَ إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ وَ سَمَاعَةَ ، جَمِيعاً ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ [وَ] إِنَّمَا تَعَارَفْتُمْ عَلَيْهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امر دین میں مواخات نہ کرو، یہ تو صرف ایک دوسرے سے پہلے تعارف کی صورت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مومنین کے درمیان تو مواخات فی الدین قبل پیدائش ہی ہوتی ہے دنیا کی مواخات تو ایک قسم کا تعارف ہوتا ہے چونکہ مومنین کی طینت ایک ہی ہے لہذا روحانی مواخات شروع ہی سے ہے۔

دوسو تین واں باب

مومن کا حق مومن پر اور اس کی ادائیگی

٭(بَابُ)٭ ۲۰۳

٭(حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَخِيهِ وَأَدَاءِ حَقِّهِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُشْبِعَ جُوعَتَهُ وَيُوَارِيَ عَوْرَتَهُ وَيُفَرِّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَيَقْضِيَ دَيْنَهُ ، فَإِذَا مَاتَ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ .

١۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومن کا حق مومن بھائی پر یہ ہے کہ اگر بھوکا ہو تو سیر کرے برہنہ ہو تو لباس پہنائے۔ اس کی مصیبت دور کرے اگر مر جائے تو اس کے گھر والوں کی، اس کا جانشین بن کر خبر لے۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ؟ قَالَ: لَهُ سَبْعُ حُقُوقٍ وَاجِبَاتٍ مَا مِنْهُنَّ حَقٌّ إِلَّا وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ ، إِنْ ضَيَّعَ مِنْهَا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ وِلَايَةِ اللهِ وَطَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِلَّهِ فِيهِ مِنْ نَصِيبٍ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : يَا مُعَلَّىٰ إِنِّي عَلَيْكَ شَفِيقٌ أَخَافُ أَنْ تُضَيِّعَ وَلَا تَحْفَظَ وَتَعْلَمَ وَلَا تَعْمَلَ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، قَالَ : أَيْسَرُ حَقٍّ مِنْهَا أَنْ تُحِبَّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ؛ وَالْحَقُّ الثَّانِي أَنْ تَجْتَنِبَ سَخَطَهُ وَتَتَّبِعَ مَرْضَاتَهُ وَتُطِيعَ أَمْرَهُ ؛ وَالْحَقُّ الثَّالِثُ أَنْ تُعِينَهُ بِنَفْسِكَ وَمَالِكَ وَلِسَانِكَ وَيَدِكَ وَرِجْلِكَ ؛ وَالْحَقُّ الرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ عَيْنَهُ وَدَلِيلَهُ وَمِرْآتَهُ؛ وَالْحَقُّ الْخَامِسُ [أَنْ] لَا تَشْبَعَ وَيَجُوعُ وَلَا تَرْوَىٰ وَيَظْمَأُ وَلَا تَلْبَسَ وَيَعْرَىٰ ، وَالْحَقُّ السَّادِسُ أَنْ يَكُونَ لَكَ خَادِمٌ وَلَيْسَ لِأَخِيكَ خَادِمٌ فَوَاجِبٌ أَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَصْنَعَ طَعَامَهُ وَيُمَهِّدَ فِرَاشَهُ، وَالْحَقُّ السَّابِعُ أَنْ تُبِرَّ قَسَمَهُ وَتُجِيبَ دَعْوَتَهُ ، وَتَعُودَ مَرِيضَهُ ، وَتَشْهَدَ جَنَازَتَهُ ؛ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ لَهُ حَاجَةً تُبَادِرُهُ إِلَىٰ قَضَائِهَا وَلَا تُلْجِئُهُ أَنْ يَسْأَلَكَهَا وَلَكِنْ تُبَادِرُهُ مُبَادَرَةً ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَٰلِكَ وَصَلْتَ وَلَايَتَكَ بِوَلَايَتِهِ وَوَلَايَتَهُ بِوَلَايَتِكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے فرمایا سات حق واجب ہیں اگر ان میں سے ایک حق بھی ادا نہ ہو تو ولایت و اطاعتِ خدا سے باہر ہو جائے گا اور خدا کی اطاعت کا اس میں کوئی حصہ نہ رہے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ فرمایا اے معلّی میں از راہ شفقت ڈرتا ہوں کہ تو ان حقوق کو ضائع کرے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کر عمل نہ کرے۔ میں نے کہا خدا ہی مجھے عمل کی توفیق دینے والا ہے۔ فرمایا سب سے آسان حق مردِ مسلم کا یہ ہے کہ تو اس کے لئے دوست رکھ ہر اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھتا اور برا سمجھے اس چیز کو جس کو اپنے لئے برا سمجھے اور دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے غصہ سے بچے اور اس کی مرضی کا خواستگار ہو اور اس کے امر کی اطاعت کرے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ اپنے نفس اپنے مال اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے پیر سے اس کی مدد کرے چوتھا حق یہ ہے کہ اس کا محافظ ہو اس کا رہنما ہو اس کے حالات کا آئینہ ہو پانچواں حق یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ وہ بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جب کہ وہ پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر وہ ننگا ہو۔ چھٹا حق یہ ہے کہ اگر تمہارا نوکر ہو اور اس کے پاس کوئی نوکر نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے اس بھائی کے پاس اس نوکر کو بھیج دو کہ وہ اس کے کپڑے دھوئے اور اس کا کھانا پکائے اور اس کا فرش بچھائے اور ساتواں حق یہ ہے کہ اس کی قسم قبول کرے اس کی دعوت قبول کرے مریض ہو تو اس کی عیادت کرے مر جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور اگر اس کی کوئی ضرورت معلوم ہو تو اس کو پورا کرنے میں جلدی کرے اور اس کو سوال کرنے پر مجبور نہ کرے اور جلد سے جلد پورا کرے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیری محبت اس سے اور اس کی محبت تجھ سے مل جائے گی۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ سَيْفٍ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلٰى ابْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَتَبَ [بَعْضُ] أَصْحَابِنَا يَسْأَلُونَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَشْيَاءَ وَأَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلٰى أَخِيهِ، فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي، فَلَمَّا جِئْتُ لِأُوَدِّعَهُ فَقُلْتُ: سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُجِبْنِي؟ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكْفُرُوا، إِنَّ مِنْ أَشَدِّ مَا افْتَرَضَ اللهُ عَلٰى خَلْقِهِ ثَلَاثاً: إِنْصَافَ الْمَرْءِ مِنْ نَفْسِهِ حَتّٰى لَا يَرْضٰى لِأَخِيهِ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا بِمَا يَرْضٰى لِنَفْسِهِ مِنْهُ، وَمُوَاسَاةَ الْأَخِ فِي الْمَالِ، وَذِكْرَ اللهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلٰكِنْ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ فَيَدَعُهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میرے بعض دوستوں نے جو کوفہ میں تھے مجھے لکھا کہ میں چند مسئلے حضرت عبداللہ سے دریافت کر کے لکھوں اور انھوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دریافت کروں کہ مسلمان بھائی کا حق کیا ہے میں نے حضرت سے دریافت کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا جب کوفہ جانے لگا اور حضرت سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا۔ میں نے آپ سے مسلمان بھائی کے حق کے متعلق پوچھا تھا۔ مگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تم جاننے کے بعد عمل نہ کرنے سے کافر ہو جاؤ۔ اچھا سنو خدا نے سب سے بڑا فرض اپنی مخلوق پر تین چیزوں کو قرار دیا ہے ایک یہ کہ آدمی اپنے نفس سے انصاف کرے بایں معنی کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے دوسرے اپنے بھائی سے ہمدردی کرے مال کے ساتھ۔ تیسرے ذکر کرے اللہ کا ہر حال میں اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ سبحان اللہ الحمد للہ

کبھار ہے بلکہ جو چیزیں اللہ نے حرام کر دی ہیں ان کو ترک کر دے۔

٤ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَاءِ حَقِّ الْمُؤْمِنِ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی اس سے بہتر عبادت نہیں کہ مومن کا حق ادا کیا جائے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْبَعَ وَيَجُوعُ أَخُوهُ وَلَا يَرْوَى وَيَعْطَشُ أَخُوهُ وَلَا يَكْتَسِي وَيَعْرَى أَخُوهُ، فَمَا أَعْظَمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ؛ وَقَالَ: أَحِبَّ لِأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِذَا احْتَجْتَ فَسَلْهُ وَإِنْ سَأَلَكَ فَأَعْطِهِ لَا تَمَلَّهُ خَيْراً وَلَا يَمَلُّهُ لَكَ، كُنْ لَهُ ظَهْراً فَإِنَّهُ لَكَ ظَهْرٌ، إِذَا غَابَ فَاحْفَظْهُ فِي غَيْبَتِهِ وَإِذَا شَهِدَ فَزُرْهُ وَأَجِلَّهُ وَأَكْرِمْهُ فَإِنَّهُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنْهُ فَإِنْ كَانَ عَلَيْكَ عَاتِباً فَلَا تُفَارِقْهُ حَتَّى تَسُلَّ سَخِيمَتَهُ وَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ فَاحْمَدِ اللهَ وَإِنِ ابْتُلِيَ فَاعْضُدْهُ وَإِنْ تُمُحِّلَ لَهُ فَأَعِنْهُ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: أُفٍّ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ وَإِذَا قَالَ: أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا، فَإِذَا اتَّهَمَهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَزْهَرُ نُورُهُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تَزْهَرُ نُجُومُ السَّمَاءِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ وَلِيُّ اللهِ يُعِينُهُ وَيَصْنَعُ لَهُ وَلَا يَقُولُ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَقَّ وَلَا يَخَافُ غَيْرَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان کا حق مسلمان پر یہ ہے کہ سیر نہ ہو جبکہ اس کا بھائی بھوکا ہو اور سیراب نہ ہو جب کہ اس کا بھائی پیاسا ہو اور لباس نہ پہنے اگر اس کا بھائی ننگا ہو۔ پس کس قدر عظیم ہے مسلمان کا حق پھر فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھو اس چیز کو جس کو اپنے لئے دوست رکھے اور جب تو محتاج ہو تو اس سے سوال کرے اور اگر وہ تجھ سے سوال کرے تو اس کو دے اس پر احسان کر کے طول نہ کر وہ تجھے ملول نہ کرے گا اس کا مددگار بن، وہ تیرا مددگار بنے گا اور جب وہ گھر سے باہر چلا جائے تو اس کے مال کی حفاظت کر اس کی عدم موجودگی میں اور جب آجائے تو اس سے ملاقات کر اور بعزت و اکرام پیش آ کیونکہ وہ تیرا ساتھی ہے اور تو اس کا۔ اگر وہ تجھ پر غصہ کرے تو اس سے جدا نہ ہو، یہاں تک کہ تو اس سے طلب احسان کرے۔ اگر اس سے اچھا سلوک ظاہر ہو تو خدا کا شکر ادا کر، اگر وہ کسی بلا میں مبتلا ہو تو اس کی مدد کر اور اگر وہ کسی فریب کا شکار ہو تو اس کی مدد کر اگر کوئی اپنے بھائی سے اُف کہے تو ان کے درمیان محبت قطع ہو جائے گی اور اگر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا دشمن ہے

تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جائے گا اگر یہ کہنے والا سچا ہے تو دوسرا کافر اور اگر یہ جھوٹا ہے تو یہ کافر اور اگر برادر مسلم کو تہمت لگائے گا تو ایمان اس کے دل میں اس طرح گھل کر رہ جائے گا جیسے نمک پانی میں اور فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ مومن کا نور آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مومن اللہ کا دوست ہے اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کے لئے کام کرتا ہے اور خدا پر افترا نہیں کرتا اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

٦ ـ أبُوعَلِيّ الأشعَرِيّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالجَبّارِ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لِلْمُسْلِمِ عَلىٰ أَخيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ ، وَ يَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ ، وَيَنْصَحَ لَهُ إِذَاغَابَ ، وَيُسَمِّتَهُ إِذَاعَطَسَ ، وَيُجيبَهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيَتْبَعَهُ إِذَامَاتَ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيّ بْنِ عُقْبَةَ مِثْلَهُ .

۶۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مسلمان پر مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ گھر سے دور ہو تو اس کے لئے طالب خیر ہو اور جب وہ چھینکے تو اس کے لئے الحمد للہ کہے اور جب بلائے تو اس کے پاس آئے مرجائے تو مشایعت جنازہ کرے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبي الْمَأْمُونِ الْحَارِثِيّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَاحَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ؟ قَالَ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمَوَدَّةَ لَهُ فِي صَدْرِهِ ، وَالْمُوَاسَاةَ لَهُ فِي مَالِهِ ، وَالْخَلَفَ لَهُ فِي أَهْلِهِ ، وَالنُّصْرَةَ لَهُ عَلىٰ مَنْ ظَلَمَهُ ، وَإِنْ كَانَ نَافِلَةً فِي الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ غَائِباً أَخَذَ لَهُ بِنَصِيبِهِ ، وَإِذَامَاتَ الزِّيَارَةَ إِلَىٰ قَبْرِهِ وَأَنْ لَا يَظْلِمَهُ وَأَنْ لَا يَغُشَّهُ وَأَنْ لَا يَخُونَهُ وَأَنْ لَا يَخْذُلَهُ وَأَنْ لَا يُكَذِّبَهُ وَأَنْ لَا يَقُولَ لَهُ أُفٍّ ، وَإِذَاقَالَ لَهُ: أُفٍّ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ ، وَإِذَاقَالَ لَهُ : أَنْتَ عَدُوِّي فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا ، وَإِذَا اتَّهَمَهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اس کے سینے میں اس کی محبت ہو اور اس کے مال میں ہمدردی کرے اور اس کے بال بچوں میں اس کا جانشین بنے اور اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اور اگر وہ غائب ہو اور مسلمانوں میں مال غنیمت تقسیم ہو تو اس کا حصہ لے اور اگر وہ مرجائے تو اس کی قبر کی زیارت کرے اور اس پر ظلم نہ کرے دھوکا نہ دے خیانت نہ کرے رسوا نہ کرے جھٹلائے نہیں، اُف نہ کہے۔ ورنہ ان کے درمیان محبت نہ رہے گی اور دونوں میں سے جو کوئی یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو وہ کفر کرے گا اور اگر اسے تہمت لگائے گا تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الْكِلَلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَعَرَضَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا كَانَ سَأَلَنِي الذِّهَابَ مَعَهُ فِي حَاجَةٍ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَذْهَبَ إِلَيْهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطُوفُ إِذْ أَشَارَ إِلَيَّ أَيْضاً فَرَآهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَبَانُ إِيَّاكَ يُرِيدُ هٰذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، قَالَ: هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبْ إِلَيْهِ، قُلْتُ: فَأَقْطَعُ الطَّوَافَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ طَوَافَ الْفَرِيضَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَقَالَ: يَا أَبَانُ دَعْهُ لَا تَرِدْهُ، قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَمْ أَزَلْ أُرَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا أَبَانُ تُقَاسِمُهُ شَطْرَ مَالِكَ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَرَأَى مَا دَخَلَنِي فَقَالَ: يَا أَبَانُ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ ذَكَرَ الْمُؤْثِرِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ: أَمَا إِذَا أَنْتَ قَاسَمْتَهُ فَلَمْ تُؤْثِرْهُ بَعْدُ، إِنَّمَا أَنْتَ وَهُوَ سَوَاءٌ، إِنَّمَا تُؤْثِرُهُ إِذَا أَنْتَ أَعْطَيْتَهُ مِنَ النِّصْفِ الْآخَرِ.

٨۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ میرا ایک ساتھی آیا اور مجھے ساتھ ایک ضرورت سے لے جانا چاہا اس نے اشارہ سے مجھے بلایا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو چھوڑ کر جانا برا سمجھا میں طواف میں مشغول تھا کہ اس نے پھر اشارہ کیا حضرت نے دیکھ لیا اور فرمایا۔ اے ابان کیا یہ تجھے بلا رہا ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میرا ساتھی ہے فرمایا کیا یہ بھی اسی عقیدہ کا ہے جس کا تو ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے پاس جا۔ میں نے کہا کیا طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں، میں نے کہا اگرچہ طواف واجب ہو فرمایا ہاں۔ پس میں چلا گیا۔ بعد میں جب میں پھر حاضر خدمت ہوا تو میں نے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ابان ترک کر اس کا علم، میں نے کہا بہتر، اس کے بعد میں برابر پوچھتا رہا۔ فرمایا اے ابان اس کا نصف مال اس کو دے دے پھر حضرت نے میری طرف دیکھا اور اس حق کو سن کر میرے چہرے پر تغیر محسوس کیا۔ فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ خدا نے اپنے نفسوں پر ایثار کرنے والوں کا ذکر کیا ہے میں نے کہا معلوم ہے۔ فرمایا جب تو اپنا آدھا مال دے دے تو اپنے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اور وہ برابر ہیں، ہاں جب تو باقی آدھا بھی اسے دے دے تب اپنے کو اس پر ترجیح دے

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَا وَابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَعَبْدُاللهِ بْنُ طَلْحَةَ فَقَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ: يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سِتُّ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ يَمِينِ اللهِ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ: وَمَا هُنَّ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: يُحِبُّ الْمَرْءُ

الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيَكْرَهُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ مَا يَكْرَهُ لِأَعَزِّ أَهْلِهِ ، وَيُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ . فَبَكَى ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ : كَيْفَ يُنَاصِحُهُ الْوَلَايَةَ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِذَا كَانَ مِنْهُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ بَثَّهُ هَمَّهُ فَفَرِحَ لِفَرَحِهِ إِنْ هُوَ فَرِحَ وَحَزِنَ لِحُزْنِهِ إِنْ هُوَ حَزِنَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُفَرِّجُ عَنْهُ فَرَّجَ عَنْهُ وَإِلَّا دَعَا اللهَ لَهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : ثَلَاثٌ لَكُمْ ، وَثَلَاثٌ لَنَا : أَنْ تَعْرِفُوا فَضْلَنَا وَأَنْ تَطَؤُوا عَقِبَنَا وَأَنْ تَنْتَظِرُوا عَاقِبَتَنَا ، فَمَنْ كَانَ هٰكَذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَضِيءُ بِنُورِهِمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُمْ وَأَمَّا الَّذِينَ عَنْ يَمِينِ اللهِ فَلَوْ أَنَّهُمْ يَرَاهُمْ مَنْ دُونَهُمْ لَمْ يُهَنِّئْهُمُ الْعَيْشُ مِمَّا يَرَوْنَ مِنْ فَضْلِهِمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : وَمَا لَهُمْ لَا يَرَوْنَ وَهُمْ عَنْ يَمِينِ اللهِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ بِنُورِ اللهِ ، أَمَا بَلَغَكَ الْحَدِيثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله كَانَ يَقُولُ : إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقاً عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَعَنْ يَمِينِ اللهِ وُجُوهُهُمْ أَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَضْوَءُ مِنَ الشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ[۲] ، يَسْأَلُ السَّائِلُ مَا هٰؤُلَاءِ ؟ فَيُقَالُ : هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَحَابُّوا فِي جَلَالِ اللهِ .

۹۔ عیسیٰ بن منصور سے روایت ہے کہ میں اور ابن ابی یعفور اور عبداللہ بن طلحہ حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر تھے اور حضرت نے خود ہی فرمایا اے ابن ابی یعفور رسول اللہ نے چھ خصلتیں بیان کی ہیں جس میں وہ پائی جائیں گی وہ خدا کے سامنے کمال تقرب میں ہوگا ابن ابی یعفور نے کہا۔ وہ کیا ہیں۔ فرمایا مومن اپنے مومن بھائی کے لئے وہی دوست رکھے جو اپنے عزیز ترین خاندان والوں کے لئے دوست رکھتا ہے اور بندۂ مومن کے لئے ناپسند کرے اس امر کو جسے وہ اپنے عزیز ترین خاندان والوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور خالص محبت کا اظہار کرے، یہ سن کر ابن ابی یعفور رو دیئے اور کہنے لگے یہ کیسے۔ فرمایا اگر تمہارے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی تو وہ اپنے راز کو ظاہر کرے گا اور خوش ہوگا اس کی خوشی سے جب کہ وہ خوش ہو۔ اور غمگین ہوگا اس کے غم سے جب کہ وہ رنجیدہ ہوگا اور اگر اس کے پاس کوئی چیز اس کے خوش کرنے کے لئے نہ ہوگی تو وہ خدا سے اس کے لئے دعا کرے گا پھر حضرت نے فرمایا یہ تین تمہارے لئے ہیں اور دوسری تین ہمارے لئے ہیں پہلی یہ کہ تم ہماری فضیلت کو پہچانو، دوسرے یہ کہ تم ہمارے پیچھے چلو، تیسرے یہ کہ انتظار کرو ہماری سلطنت کا جو دنیا کے اختتام پر ہوگی جس میں یہ باتیں پائی جائیں گی وہ مقرب بارگاہِ ایزدی ہوگا اس کے نور سے اس سے نیچے کے درجہ والے نور حاصل کریں گے جو لوگ مقام قربت ایزدی میں ہوں گے جب ان کو نیچے والے دیکھیں گے تو ان کو اپنا موجودہ عیش اچھا معلوم نہ ہوگا اوپر والوں کی فضیلت کے مقابل ابن ابی یعفور نے کہا جو جماعت قربت ایزدی رکھتی ہوگی اسے دیکھا کیوں نہ جاسکے گا فرمایا وہ نور خدا سے ڈھکے ہوئے ہوں گے کیا تم نے رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں سنی کہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے عرش کے داہنی جانب جن کے چہرے برف سے زیادہ سفید ہوں گے اور سورج سے زیادہ چمکدار ایک پوچھنے والا پوچھے گا یہ کون ہیں جواب دیا جائے گا یہ جلال ایزدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے۔

١٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ كَيْفَ مَنْ خَلَّفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ ؟ قَالَ: فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَائِهِمْ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ؟ فَقَالَ: قَلِيلَةٌ ، قَالَ: وَكَيْفَ مُشَاهَدَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ ؟ قَالَ: قَلِيلَةٌ ، قَالَ: فَكَيْفَ صِلَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ ؟ فَقَالَ : إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلَاقاً قَلَّ مَا هِيَ فِيمَنْ عِنْدَنَا ، قَالَ : فَقَالَ : فَكَيْفَ تَزْعُمُ هٰؤُلَاءِ أَنَّهُمْ شِيعَةٌ .

۱۰۔ محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کیا آپؑ نے فرمایا کیا حال ہے وہاں تمہارے مومن بھائیوں کا۔ اس نے بڑی تعریف کی بیعت پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور ان کے اوصاف میں مبالغہ کیا حضرت نے پوچھا اغنیا کا فقرا کے پاس پرسش احوال کے لئے آنا کیسا ہے اس نے کہا بہت کم، فرمایا مال داروں کا فقراء سے ملنا جلنا کیسا ہے کہا بہت کم، فرمایا اغنیا کا فقراء سے صلہ رحم کیسا ہے اس نے کہا آپ ایسے اخلاق کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی ہمارے یہاں کمی ہے فرمایا پھر تم ان کو شیعہ کیوں گمان کرتے ہو۔

١١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ عِنْدَنَا كَثِيرٌ فَقَالَ : [فَ]هَلْ يَعْطِفُ الْغَنِيُّ عَلَى الْفَقِيرِ ؟ وَهَلْ يَتَجَاوَزُ الْمُحْسِنُ عَنِ الْمُسِيءِ ؟ وَيَتَوَاسَوْنَ ؟ فَقُلْتُ: لَا ، فَقَالَ: لَيْسَ هٰؤُلَاءِ شِيعَةً الشِّيعَةُ مَنْ يَفْعَلُ هٰذَا .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے یہاں شیعہ بہت ہیں۔ فرمایا مال دار فقیروں سے مہربانی کا برتاؤ کرتے ہیں احسان کرنے والے گنہگاروں سے درگذر کرتے ہیں اور ان میں باہمی ہمدردی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا تو وہ شیعہ نہیں، شیعہ وہ ہے جو ایسا ہو۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَجَهَّمْ(٢) بَعْضُكُمْ بَعْضاً وَلَا تَضَارُّوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ ، كُونُوا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِينَ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی عظمت کرو ان کا وقار قائم رکھو اور ایک دوسرے سے بکراہت نہ ملے اور نقصان نہ پہنچائے حسد نہ کرے اپنے کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے سچے بندے بنو۔

١٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيَجِيءُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي كِيسِهِ فَيَأْخُذُ

حاجَتَهُ فَلا يَدْفَعُهُ؟ فَقُلْتُ: ماأَعْرِفُ ذٰلِكَ فِينا، فَقالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: فَلاشَيْءَ إِذاً، قُلْتُ: فَالْهَلاكُ إِذاً، فَقالَ: إِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يُعْطَوْا أَحْلامَهُمْ بَعْدُ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیا تمہارے درمیان ایسا ہے کہ ایک برادر مومن دوسرے مومن کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور وہ اس کو منع نہیں کرتا۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا ایسا تو ہم میں کوئی نہیں۔ فرمایا تو کچھ بھی نہیں۔ میں نے کہا تو ہم سب جہنمی ہوئے۔ فرمایا میری یہ مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ابھی ان شیعوں میں اتنی عقل نہیں کہ آداب ایمان سمجھیں

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، رَفَعَهُ؛ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ، فَقالَ: سَبْعُونَ حَقّاً لا أُخْبِرُكَ إِلّا بِسَبْعَةٍ فَإِنّي عَلَيْكَ مُشْفِقٌ أَخْشىٰ أَلّا تَحْتَمِلَ، فَقُلْتُ: بَلىٰ إِنْ شاءَاللهُ، فَقالَ: لاتَشْبَعُ وَيَجُوعُ وَلاتَكْتَسي وَيَعْرىٰ؛ وَتَكُونُ دَلِيلَهُ وَقَمِيصَهُ الَّذي يَلْبَسُهُ وَلِسانَهُ الَّذي يَتَكَلَّمُ بِهِ وَتُحِبُّ لَهُ ماتُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَإِنْ كانَتْ لَكَ جارِيَةٌ بَعَثْتَها لِتَمْهَدَ فِراشَهُ وَتَسْعىٰ في حَوائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ، فَإِذا فَعَلْتَ ذٰلِكَ وَصَلْتَ وَلايَتَكَ بِوَلايَتِنا وَوَلايَتَنا بِوَلايَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مومن کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا برادر مومن کے ستر حق ہیں میں ان میں سے صرف سات بتاؤں گا۔ میں تم پر مہربان ہوں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم تحمل نہ کر سکو، میں نے کہا ہاں اگر اللہ نے چاہا۔ فرمایا مت کھاؤ اگر برادر مومن بھوکا ہو۔ مت پہنو اگر وہ ننگا ہو، اس کے رہنما بنو، اس کے رازدار بنو اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو اس کے لئے بھی پسند کرو اور اس کی زبان گویا بنو، اگر تمہاری کنیز ہو تو اس کو بھیجو تاکہ وہ اس کے لئے بستر بچھائے۔ اور اس کی ضرورتیں پوری کرنے کی رات دن کوشش کرو اگر ایسا کرو گے تو اپنی محبت ہماری محبت سے محبت خدا کے ساتھ ملا دو گے۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَغْراءِ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لايَظْلِمُهُ وَلايَخْذُلُهُ وَلايَخُونُهُ، وَيَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْاِجْتِهادُ فِي التَّواصُلِ، وَالتَّعاوُنُ عَلَى التَّعاطُفِ(٢) وَالْمُواساةُ لِأَهْلِ الْحاجَةِ، وَتَعاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلىٰ بَعْضٍ حَتّىٰ تَكُونُوا كَما أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَماءُ بَيْنَهُمْ» مُتَراحِمِينَ مُغْتَمِّينَ لِما غابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلىٰ مامَضىٰ عَلَيْهِ مَعْشَرُ الْأَنْصارِ عَلىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے چاہیئے کہ اس پر ظلم نہ کرے، اس کو رسوا نہ کرے اس کے مال میں خیانت نہ کرے اور مسلمانوں کو سزاوار ہے کہ آپس میں اتحاد رکھیں اور لطف و مہربانی میں تعاون کریں اور اہل حاجت

کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے پر مہربان رہیں تاکہ تم ویسے ہی بن جاؤ۔ جیسا خدا نے حکم دیا ہے "آپس میں رحم کرنے والے" اور مومن کے سفر میں ہونے کی حالت میں ہمدردی اور غمگساری اسی طرح کرنا جیسی عہد رسول اللہ میں تھی۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا أَرَادَ سَفَراً أَنْ يُعْلِمَ إِخْوَانَهُ ، و حَقٌّ عَلَى إِخْوَانِهِ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَأْتُوهُ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے اور بھائیوں کا فرض ہے کہ جب وہ آئے تو اس سے ملنے آئیں۔

دوسو چاروان باب

تراحم وتعاطف

((بَابُ التَّرَاحُمِ وَالتَّعَاطُفِ)) ۲۰۴

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً ، مُتَحَابِّينَ فِي اللهِ ، مُتَوَاصِلِينَ ، مُتَرَاحِمِينَ ، تَزَاوَرُوا وَتَلَاقَوْا وَتَذَاكَرُوا أَمْرَنَا وَأَحْيُوهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ انھوں نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور آپس میں نیک بھائی بنو اور قربۃً الی اللہ دوسرے سے محبت کرو صلۂ رحم کرو اگر دوسرے سے ملاقات کرو اور ہمارے حالات کو ایک دوسرے سے بیان کرو اور ہمارے ذکر کو دوست رکھو۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ كُلَيْبٍ الصَّيْدَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارُّوا وَتَرَاحَمُوا وَ كُونُوا إِخْوَةً بَرَرَةً كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے باہم صلۂ رحم کرو، نیکی کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور نیکی پسند بھائی بنو جیسا

کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے۔

۳ - عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: تَوَاصَلُوا وَتَبَارُّوا وَتَرَاحَمُوا وَتَعَاطَفُوا.

۳- میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا صلۂ رحم کرو، نیکی کرو ایک دوسرے پر رحم کرو اور آپس میں ہمدردی کا برتاؤ کرو۔

٤ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَحِقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْإِجْتِهَادُ فِي التَّوَاصُلِ، وَالتَّعَاوُنُ عَلَى التَّعَاطُفِ، وَالْمُوَاسَاةُ لِأَهْلِ الْحَاجَةِ، وَتَعَاطُفُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى تَكُونُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ» مُتَرَاحِمِينَ، مُغْتَمِّينَ لِمَا غَابَ عَنْكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ عَلَى مَا مَضَى عَلَيْهِ مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان پر فرض ہے صلۂ رحم کرنا، مہربانی اور ہمدردی میں تعاون صاحبانِ حاجت سے اور آپس میں ایک دوسرے سے ہمدردی تاکہ تم ایسے ہی ہو جاؤ جیسا اللہ نے حکم دیا ہے آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا برتاؤ کرنے والے ہیں" ہمدردی کرنے والے اور بحالتِ سفر اس کے عیال سے غمخواری کرنے والے ہیں عہدِ رسولؐ میں جس طرح انصار کا برتاؤ آپس میں تھا ویسا ہی برتاؤ رکھو۔

دوسو پانچواں باب

زیارت اخوان

(بَابُ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۵

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ [عَلِيٍّ] ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ لِلهِ لَا لِغَيْرِهِ الْتِمَاسَ مَوْعِدِ اللهِ وَتَنَجُّزَ مَا عِنْدَ اللهِ وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ.

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص خوشنودیٔ خدا کے لئے اور وعدہ گاہ ہے خدا کی تلاش کے لئے اور پیش خدا جو اجر ہے اس کے پانے کے لئے زیارت مومنین کرے تو خدا اس پر ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے جو ندا دیتے ہیں آگاہ ہو تم

خوش رہو اور جنت تم سے خوش رہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أُوَدِّعُهُ فَقَالَ: يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَنْ تَرَىٰ مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَأَوْصِهِمْ بِتَقْوَى اللهِ الْعَظِيمِ وَ أَنْ يَعُودَ غَنِيُّهُمْ عَلَىٰ فَقِيرِهِمْ وَقَوِيُّهُمْ عَلَىٰ ضَعِيفِهِمْ وَأَنْ يَشْهَدَ حَيُّهُمْ جَنَازَةَ مَيِّتِهِمْ وَ أَنْ يَتَلَاقَوْا فِي بُيُوتِهِمْ فَإِنَّ لُقِيَا بَعْضِهِمْ بَعْضاً حَيَاةٌ لِأَمْرِنَا، رَحِمَ اللهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا، يَا خَيْثَمَةُ أَبْلِغْ مَوَالِيَنَا أَنَّا لَا نُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللهِ شَيْئاً إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَنَّهُمْ لَنْ يَنَالُوا وَلَايَتَنَا إِلَّا بِالْوَرَعِ وَإِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ.

۲۔ خثیمہ سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا اے خثیمہ ہمارے دوستوں کو ہمارا اسلام پہنچا دینا اور اللہ سے ڈرنے کی وصیّت کرنا اور کہنا کہ مالدار فقیروں کی عیادت کیا کریں اور قوی ضعیفوں کی اور ان کے جنازہ میں موجود رہا کریں اور اپنے گھروں میں ایک دوسرے سے ملتے رہا کریں، یہ ملنا جلنا ہمارے امر امامت کے لئے زندگی ہے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ رکھے۔ اے خثیمہ! ہمارے دوستوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ہم ان سے دفع نہیں کرتے کسی عذاب کو جو اللہ کی طرف سے ہو مگر عمل سے یعنی صرف اقرار امامت کافی نہیں جب تک عمل صالح نہ ہو اور وہ ہماری ولایت و محبت کو پرہیزگاری کے بغیر نہیں پا سکتے۔ روز قیامت سب سے زیادہ حیرت میں وہ ہو گا جو عدل کی تعریف کرے اور پھر عملاً دوسرے وقت اس کی مخالفت کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ مَلَكاً، فَأَقْبَلَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ يَمْشِي حَتَّىٰ وَقَعَ إِلَىٰ بَابٍ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَىٰ رَبِّ الدَّارِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا حَاجَتُكَ إِلَىٰ رَبِّ هٰذِهِ الدَّارِ؟ قَالَ: أَخٌ لِي مُسْلِمٌ زُرْتُهُ فِي اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ، قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا ذَاكَ؟ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِي إِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ وَهُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: وَجَبَتْ لَكَ الْجَنَّةُ وَقَالَ الْمَلَكُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ زَارَ مُسْلِماً فَلَيْسَ إِيَّاهُ زَارَ، إِيَّايَ زَارَ وَثَوَابُهُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین پر اتارا وہ چلتا پھرتا ایک در پر پہنچا۔ جہاں ایک شخص کھڑا ہوا گھر والے سے داخلہ کی اجازت چاہتا ہے فرشتہ نے کہا اس گھر والے

سے تمہاری کیا حاجت ہے۔ اس نے کہا یہ میرا مسلمان بھائی ہے۔ میں خوشنودی کے لئے اس کی زیارت کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا بس یہی چیز تجھے لائی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرشتہ نے کہا۔ میں اللہ کا پیغام تیرے پاس لایا ہوں۔ وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے جنت کو تجھ پر واجب کیا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے جو مسلمان، مسلمان کی زیارت کرے گا اس نے گویا میری زیارت کی۔ اور اس کا ثواب میرے اوپر جنت کا دینا ہے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِيَّايَ زُرْتَ وَ ثَوَابُكَ عَلَيَّ ؛ وَلَسْتُ أَرْضَى لَكَ ثَوَاباً دُونَ الْجَنَّةِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی، خدا کہتا ہے تو نے میری زیارت کی تیرا ثواب میرے اوپر ہے اور میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہ ہوں گا

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي جَانِبِ الْمِصْرِ[٢] ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ فَهُوَ زَوْرُهُ ؛ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُكْرِمَ زَوْرَهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے بعد مسافت کے بعد داخل شہر یا خارج شہر میں محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کی تو وہ خدا کے زائروں میں سے ہے اور خدا کے لئے سزاوار یہ ہے کہ وہ اپنے زائروں کا اکرام کرے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : أَنْتَ ضَيْفِي وَزَائِرِي ، عَلَيَّ قِرَاكَ وَقَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ الْجَنَّةَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی زیارت کی اس کے گھر جا کر تو خدا فرماتا ہے تو میرا مہمان اور زائر ہے تیری مہمانی میرے اوپر ہے اور میں نے جنت کو تیرے لئے واجب کیا اس لئے کہ تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي غُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللّٰهِ فِي مَرَضٍ أَوْ صِحَّةٍ ، لَا يَأْتِيهِ خِدَاعاً وَلَا اسْتِبْدَالاً ، وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَ فِي قَفَاهُ أَنْ : طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ فَأَنْتُمْ زُوَّارُ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ وَفْدُ الرَّحْمٰنِ حَتَّى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ يَسِيرٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ بَعِيداً؟ قَالَ : نَعَمْ يَا يَسِيرُ وَإِنْ كَانَ الْمَكَانُ مَسِيرَةَ سَنَةٍ ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَوَادٌ وَالْمَلَائِكَةُ كَثِيرَةٌ ، يُشَيِّعُونَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ .

۷۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے سنا جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی مرض میں یا صحت میں اور مکر و فریب نہ کیا اور بدلہ نہ چاہا تو خدا ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مقرر کرتا ہے کہ اس کے پس پشت کہتے ہیں تو خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے تم اللہ کے زائر ہو اور تم خدا کے مہمان ہو یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں واپس آئے۔ یسیر نے کہا چاہے اس کا گھر کتنی ہی دور ہو فرمایا ہاں اگرچہ اس کا گھر ایک سال کی مسافت پر ہو۔ اللہ جواد ہے اور اس کے ملائکہ کثرت سے ہیں وہ اس کے پیچھے چلتے ہیں جب تک وہ گھر میں داخل ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ [ابْنِ] النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللّٰهِ وَلِلّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْطُرُ بَيْنَ قُبَاطِيَّ مِنْ نُورٍ ، وَلَا يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلَّا أَضَاءَ لَهُ حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ : مَرْحَباً ؛ وَإِذَا قَالَ : مَرْحَباً أَجْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْعَطِيَّةَ .

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی، وہ روز قیامت نور کے پردوں میں چلتا ہوا آئے گا اور جب سرادق جلال الٰہی کے سامنے آئے گا تو اللہ اس سے کہے گا مرحبا اور جب مرحبا کہے گا تو اللہ عزوجل اپنی بخشش عظیم کو اس کے لئے جاری کرے گا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِراً أَخَاهُ لِلّٰهِ لَا لِغَيْرِهِ ، الْتِمَاسَ وَجْهِ اللّٰهِ ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدَهُ ، وَكَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ خَلْفِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ : أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بندۂ مسلم جب اپنے بھائی کی زیارت کو صرف خوشنودی خدا کے لئے نکلتا

ہے اور کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے معین کرتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر واپس ہو اس سے کہتے رہیں کہ تو خوش اور جنت تجھ سے خوش۔

١٠ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ] عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَازَارَمُسْلِمٌ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي اللهِ وَلِلّٰهِ إِلَّا نَادَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَيُّهَا الزَّائِرُ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مسلمان اپنے بھائی کی زیارت کو محض خوشنودی خدا کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو ندا دیتا ہے تو خوش اور تجھ سے جنت خوش رہے۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَّةً لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ثَلَاثَةٌ : رَجُلٌ حَكَمَ عَلَىٰ نَفْسِهِ بِالْحَقِّ ، وَرَجُلٌ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ ، وَرَجُلٌ آثَرَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي اللهِ .

۱۱۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک جنت ایسی ہے کہ اس میں تین ہی قسم کے لوگ داخل ہوں گے ایک وہ جس نے اپنے نفس پر حق کے ساتھ حکم کیا ہوگا دوسرے وہ جس نے خوشنودی خدا کے لئے اپنے برادر مومن کی زیارت کی ہو تیسرے وہ جس نے اپنے مومن بھائی کو محض خوشنودی خدا کے لئے اپنے اوپر ترجیح دی ہوگی۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ إِلَىٰ أَخِيهِ يَزُورُهُ فَيُوَكِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكاً فَيَضَعُ جَنَاحاً فِي الْأَرْضِ وَجَنَاحاً فِي السَّمَاءِ يُظِلُّهُ ، فَإِذَا دَخَلَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ نَادَىٰ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي الْمُتَّبِعُ لِآثَارِ نَبِيِّي ، حَقٌّ عَلَيَّ إِعْظَامُكَ ، سَلْنِي أُعْطِكَ ، ادْعُنِي أُجِبْكَ ، اُسْكُتْ أَبْتَدِئْكَ ، فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَكُ يُظِلُّهُ بِجَنَاحِهِ حَتَّىٰ يَدْخُلَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ ، ثُمَّ يُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُعَظِّمُ لِحَقِّي حَقٌّ عَلَيَّ إِكْرَامُكَ قَدْ أَوْجَبْتُ لَكَ جَنَّتِي وَشَفَّعْتُكَ فِي عِبَادِي .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب بندہ مومن ارادہ کرتا ہے کہ اپنے بھائی کی زیارت کرے تو خدا اس

پر ایک فرشتے کو مقرر کرتا ہے وہ اپنا ایک بازو زمین پر رکھتا ہے اور دوسرا آسمان پر اور جب تک وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے اس پر سایہ کئے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ندا کرتا ہے اے میرے بندے! میرے حق کی عظمت کرنے والے میرے نبی کے آثار کا اتباع کرنے والے تیری بزرگی قائم رکھنا میرا حق ہے تو مجھ سے سوال کر میں تجھے دوں گا، تو مجھ سے دعا کر، میں قبول کروں گا اگر تو چپ رہے گا تو میں ابتدا کروں گا۔ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو فرشتہ سایہ اپنے پروں سے کرتا ہوا پیچھے چلتا ہے خدائے تعالیٰ اس سے کہتا ہے کہ اے میرے حق کی عظمت کرنے والے تیرا اکرام مجھ پر لازم ہے میں نے اپنی جنت کو تجھ پر واجب کیا اور اپنے بندوں کے لئے تیری شفاعت کو قبول کیا۔

۱۳ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَزِيَارَةُ الْمُؤْمِنِ فِي اللهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ ، وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً وَقَى كُلُّ عُضْوٍ عُضْواً مِنَ النَّارِ حَتَّى أَنَّ الْفَرْجَ يَقِي الْفَرْجَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خوشنودی خدا کے لئے کسی مومن کی زیارت کرنا بہتر ہے دس غلام آزاد کرنے سے جو ایک مومن غلام آزاد کرے گا تو اس کا ایک ایک عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آتش جہنم سے نجات دے گا یہاں تک کہ شرمگاہ تک کو بچائے گا۔

۱۴ ـ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَيُّمَا ثَلَاثَةِ مُؤْمِنِينَ اجْتَمَعُوا عِنْدَ أَخٍ لَهُمْ ، يَأْمَنُونَ بَوَائِقَهُ وَلَا يَخَافُونَ غَوَائِلَهُ وَيَرْجُونَ مَا عِنْدَهُ ، إِنْ دَعَوُا اللهَ أَجَابَهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا أَعْطَاهُمْ وَإِنِ اسْتَزَادُوا زَادَهُمْ وَإِنْ سَكَتُوا ابْتَدَأَهُمْ

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر تین ایسے مومن اپنے بھائی کے پاس جمع ہوں جو اس کے ہلاک کرنے والے جاہلانہ فتنوں سے بے خوف ہوں اور اس کی فریب کاری سے بے خوف ہوں اور جو اس کے پاس ہو اس کے ملنے کی امید رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور جو وہ مانگتے ہیں ان کو عطا کرتا ہے اگر زیادتی چاہیں تو زیادہ کرتا اور اگر مانگنے سے چپ رہیں تو اپنی طرف سے دیتا ہے۔

۱۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ لِلّٰهِ لَا لِغَيْرِهِ ، يَطْلُبُ بِهِ ثَوَابَ اللهِ وَتَنَجُّزَ مَا وَعَدَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ ، مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ يُنَادُونَهُ : أَلَا طِبْتَ وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ ، تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً .

۱۵۔ ابوایوب نے بیان کیا کہ میں نے ابوحمزہ کو کہتے سنا میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہے کہ جس نے برادر مومن کی زیارت بغیر کسی غرض کے محض خوشنودیٔ خدا کے لئے کی تو خدا اس پر ستر فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جب سے وہ گھر سے نکلے اور جب تک وہ گھر واپس جائے یہ کہتے رہیں خوش رہو اور جنت تجھ سے خوش رہے اس کے لئے جنت میں رہنے کے لئے ایک گھر مخصوص کیا جاتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لِقَاءُ الْإِخْوَانِ مَغْنَمٌ جَسِيمٌ وَإِنْ قَلُّوا

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے بھائیوں کی ملاقات اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو بہت بڑا اجر رکھتی ہے۔

دوسو چھواں باب

مصافحہ

(بَابُ الْمُصَافَحَةِ) ۲۰۶

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : كُنْتُ زَمِيلَ[٢] أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَكُنْتُ أَبْدَأُ بِالرُّكُوبِ ، ثُمَّ يَرْكَبُ هُوَ ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا سَلَّمَ وَسَاءَلَ مُسَاءَلَةَ رَجُلٍ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ وَصَافَحَ ، قَالَ : وَكَانَ إِذَا نَزَلَ نَزَلَ قَبْلِي فَإِذَا اسْتَوَيْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى الْأَرْضِ سَلَّمَ وَسَاءَلَ مُسَاءَلَةَ مَنْ لَا عَهْدَ لَهُ بِصَاحِبِهِ ، فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ شَيْئاً مَا يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ قِبَلِنَا وَإِنْ فَعَلَ مَرَّةً فَكَثِيرٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ مَا فِي الْمُصَافَحَةِ؟ إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ، فَيُصَافِحُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَلَا تَزَالُ الذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ ، وَاللهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم کجاوہ تھا اور ہر جگہ میں پہلے سوار ہوتا تھا اور حضرت بعد میں جب ہم ٹھیک ہو بیٹھتے تو حضرت سلام کرتے اور اس طرح احوال پرسی کرتے جیسے اس شخص سے جو عرصہ سے نہ ملا ہو اور پھر مصافحہ

کرتے اور پھر مصافحہ کرتے جب منزل پر اترنے کا وقت آتا تو مجھ پہلے اترتے اور جب ہم زمین پر بیٹھ جاتے تو سلام کرتے اور اسی طرح احوال پرسی کرتے جیسے مدت کے بعد ملنے والے سے کی جاتی ہے۔ میں نے کہا یابن رسول اللہ آپ وہ عمل کر رہے ہیں جو ہمارے شہر والے نہیں کرتے، ایک بار ہو تو خیر یہ تو بار بار ہے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ مصافحہ کا کیا فائدہ ہے۔ جب مومنین ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت کے پتے۔ اللہ ان دونوں کی بہ نظر رحمت دیکھتا ہے۔ جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللهُ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا ، فَصَافَحَ أَشَدَّهُمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کا دست رحمت ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ ان کے درمیان محبت کو بڑھاتا ہے۔

٣ ـ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّمَيْدَعِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَدَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى أَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا أَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب دو مومن ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے درمیان ہوتا ہے اور مصافحہ سے ان کے درمیان بہت زیادہ محبت پیدا ہوتی ہے اور جب اللہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درخت سے پتے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَتَسَاقَطَتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَتَسَاقَطُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فِي شِقِّ مَحْمِلٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَنَزَلَ

فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَعَادَ قَالَ : هَاتِ يَدَكَ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ فَنَاوَلْتُهُ يَدِي فَغَمَزَهَا حَتَّى وَجَدْتُ الْأَذَى فِي أَصَابِعِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَصَافَحَهُ وَ شَبَّكَ أَصَابِعَهُ فِي أَصَابِعِهِ إِلَّا تَنَاثَرَتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي .

۵۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک محمل میں مدینہ سے مکہ تک سفر کیا حضرت ایک منزل پر اترے جب ضروریات سے فارغ ہوئے تو میرے پاس آکر فرمایا۔ اپنا ہاتھ لاؤ۔ میں نے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت نے اسے اتنا دبایا کہ میری انگلیوں میں درد ہونے لگا پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ کرتا ہے اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں داخل کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے فصل خزاں میں درخت کے پتے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا مَالِكُ أَنْتُمْ شِيعَتُنَا أَلَا تَرَى أَنَّكَ تُفْرِطُ فِي أَمْرِنَا ، إِنَّهُ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ فَكَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَتِنَا وَ كَمَا لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَتِنَا كَذَلِكَ لَا يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى الْمُؤْمِنَ فَيُصَافِحُهُ ، فَلَا يَزَالُ اللَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ ، حَتَّى يَفْتَرِقَا ، فَكَيْفَ يُقْدَرُ عَلَى صِفَةِ مَنْ هُوَ كَذَلِكَ .

٦۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے مالک تم ہمارے شیعہ ہو کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ تم نے کوتاہی کی ہے ہمارے امر امامت میں جس طرح کوئی خدا کی صفت بیان کرنے پر قادر نہیں اسی طرح ہماری صفت بیان کرنے پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور اسی طرح مومن کی صفت کے بیان کرنے پر بھی قادر نہیں۔ مومن جب مومن سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ان دونوں کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا نہیں ہوتے پس جو ایسا ہو۔ اس کی صفت بیان کرنے پر کسے قدرت ہوگی۔

٧۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : زَامَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَطَطْنَا الرَّحْلَ ، ثُمَّ مَشَى قَلِيلاً ، ثُمَّ جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَغَمَزَهَا غَمْزَةً شَدِيدَةً ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوَ مَا كُنْتُ مَعَكَ فِي الْمَحْمِلِ ؟ ! فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا جَالَ جَوْلَةً ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَخِيهِ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ فَلَمْ يَزَلْ مُقْبِلاً عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ وَيَقُولُ لِلذُّنُوبِ : تَحَاتَّ عَنْهُمَا ، فَتَتَحَاتُّ ـ يَا أَبَا حَمْزَةَ ـ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ فَيَفْتَرِقَانِ وَمَا عَلَيْهِمَا مِنْ ذَنْبٍ .

۷۔ ابو حمزہ نے کہا کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب ہم سواری سے اترے تو حضرت کچھ دور چلے۔ پھر میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر زور سے دبایا۔ میں نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ محمل میں نہ تھا فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ جب مومن تھوڑی سی حرکت کر کے اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو خدا ان دونوں کو بہ نظرِ رحمت دیکھتا ہے اور کہتا ہے ان دونوں کے گناہ معاف ہوئے۔ اے ابو حمزہ ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ جب تک وہ جدا ہوں، ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الْمُصَافَحَةِ ، فَقَالَ: دَوْرُ نَخْلَةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ استحباب مصافحہ کتنی دوری کے بعد ہے فرمایا بقدر ایک درختِ خرما کی مٹائی کے۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَفْرَقِ[1] عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا تَوَارَىٰ أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ الْتَقَيَا أَنْ يَتَصَافَحَا .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مومنین کو چاہیئے کہ جب ایک سرے سے بقدر ایک درخت کے الگ ہوں تو پھر دونوں مصافحہ کریں۔

۱۰ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلْيُصَافِحْهُ ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمَ بِذَٰلِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاصْنَعُوا صُنْعَ الْمَلَائِكَةِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو چاہیئے سلام کرے اور مصافحہ کرے خدا نے اس مصافحہ سے ملائکہ کو مکرم بنایا ہے پس تم بھی وہ کرو جو ملائکہ کرتے ہیں۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا الْتَقَيْتُمْ فَتَلَاقَوْا بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصَافُحِ

وَإِذَا تَفَرَّقْتُمْ فَتَفَرَّقُوا بِالْإِسْتِغْفَارِ

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جب تم ایک دوسرے سے ملو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جدا ہوتے وقت استغفار۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَرُّوا بِمَكَانٍ كَثِيرِ الشَّجَرِ ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْفَضَاءِ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَتَصَافَحُوا .

۱۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مسلمان غزوات میں رسول اللہ کے ساتھ جاتے اور ایسی جگہ سے گزر ہوتا جہاں گھنے درخت ہوتے پھر صحرا میں نکلتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تو مصافحہ کرتے۔

١٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ زَيْدِبْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَافَحَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فَالَّذِي يَلْزَمُ التَّصَافُحَ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الَّذِي يَدَعُ ، أَلَا وَإِنَّ الذُّنُوبَ لَتَتَحَاتُّ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى لَا يَبْقَى ذَنْبٌ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مصافحہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے۔ پس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈالے رہے اس کا مرتبہ اس سے زیادہ ہے جو مصافحہ ختم کرے۔ ان دونوں کے گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ پھر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام ، فَنَظَرَ إِلَيَّ بِوَجْهٍ قَاطِبٍ فَقُلْتُ : مَا الَّذِي غَيَّرَكَ لِي ؟ قَالَ : الَّذِي غَيَّرَكَ لِإِخْوَانِكَ ، بَلَغَنِي يَا إِسْحَاقُ أَنَّكَ أَقْعَدْتَ بِبَابِكَ بَوَّاباً ، يَرُدُّ عَنْكَ فُقَرَاءَ الشِّيعَةِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خِفْتُ الشُّهْرَةَ ، فَقَالَ : أَفَلَا خِفْتَ الْبَلِيَّةَ ، أَوَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِأَشَدِّهِمَا حُبّاً لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا تَوَاقَفَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ فَإِذَا قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ قَالَ الْحَفَظَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : اعْتَزِلُوا بِنَا فَلَعَلَّ لَهُمَا سِرّاً وَقَدْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِمَا ، فَقُلْتُ : أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ» ؟ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ إِنْ كَانَتِ الْحَفَظَةُ لَا تَسْمَعُ فَإِنَّ عَالِمَ السِّرِّ يَسْمَعُ وَيَرَى . ۵۰/۱۸ سورۂ ق

۱۴۔ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا حضرت نے میری طرف غصہ سے دیکھا۔ میں نے کہا کس امر نے آپ کو مجھ سے ناراض کیا جس چیز نے تجھ کو تیرے بھائیوں سے ناخوش کیا۔ اے اسحاق مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے دروازہ پر دربان بٹھایا ہے تاکہ وہ فقراء شیعہ کو تجھ تک پہنچنے سے روکے۔ میں نے کہا کہ میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ ان کی آمد و رفت سے میری شیعیت کی شہرت نہ ہو۔ فرمایا تو نے ضلالت کی مصیبت کا خیال نہ کیا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو خدا کی رحمت ان دونوں پر نازل ہوتی ہے اور سو میں سے ننانوے حصے محبت کے ان دونوں کو مل جاتے ہیں جب وہ دونوں خلوص برتتے ہیں تو خدا کی رحمت ان کو گھیر لیتی ہے اور جب وہ باتیں کرتے ہیں تو ان کے محافظ فرشتے آپس میں کہتے ہیں ان سے الگ ہو جاؤ، شاید کوئی راز کی بات ہو اور اللہ نے ان کے لئے چھپانا چاہا ہو۔ میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کوئی لفظ نہیں بولتے مگر یہ کہ ان کے پاس ایک سخت نگہبان ہوتا ہے فرمایا۔ اے اسحاق اسے فرشتے نہ سنیں تو بھی راز کا جاننے والا تو سنتا اور دیکھتا ہے مراد یہ ہے کہ رقیب عتید (نگہبان) ہے وہی ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

١٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَاصَافَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رَجُلاً قَطُّ فَنَزَعَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَالَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ کبھی نہ ہٹاتے جب تک دوسرا شخص اپنا ہاتھ نہ ہٹاتا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ» فَلَا يُوصَفُ بِقَدَرٍ إِلَّا كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ ، وَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله لَا يُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ عَبْدٌ احْتَجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسَبْعٍ وَجَعَلَ طَاعَتَهُ فِي الْأَرْضِ كَطَاعَتِهِ [فِي السَّمَاءِ] فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَمَنْ أَطَاعَ هَذَا فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي وَفَوَّضَ إِلَيْهِ ، وَ إِنَّا لَا نُوصَفُ وَكَيْفَ يُوصَفُ قَوْمٌ رَفَعَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَهُوَ الشَّكُّ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُوصَفُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَلَا يَزَالُ اللهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرِ .

۱۶۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم کا وصف کما حقہ بیان نہیں کیا جا سکتا اور کیوں کر بیان کیا جا سکتا درآنحالیکہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے یہودیوں نے نہیں تعظیم کی اللہ کی، جو حق تعظیم کرنے کا ہے پس جو کچھ وصف اس کا

بیان کیا جائے گا وہ اس سے عظیم تر ہوگا اسی طرح نبیؐ کا وصف بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اور کیسے بیان کیا جا سکتا ہے اس بندے کا وصف جس کے لئے خدا نے سات آسمانوں کے پردے اٹھا دیئے ہوں اور زمین پر جس کی اطاعت مثل اپنی اطاعت کے قرار دی ہو اور فرمایا ہو۔ رسولؐ جو تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور اپنے معاملات ان کے سپرد کر دیئے اور ہمارا وصف بھی بیان میں نہیں آسکتا اور کیسے آتے۔ خدا نے ہم کو رجس سے دور رکھا ہے اور رجس: شک ہے اور مومن کا وصف بھی بیان نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ جب مومن، مومن سے مصافحہ کرتا ہے تو خدا نظر رحمت سے ان کو دیکھتا ہے اور ان کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درختوں کے پتے۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا الْتَقَى الْمُؤْمِنَانِ فَتَصَافَحَا أَقْبَلَ اللهُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا وَتَتَحَاتُّ الذُّنُوبُ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّىٰ يَفْتَرِقَا .

١٧- فرمایا صادق آل محمدؐ نے جب دو مومن مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور ان دونوں کے گناہ محو ہو جاتے ہیں جب تک وہ جدا ہوں۔

١٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ تَصَافَحُوا فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالسَّخِيمَةِ .

١٨- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مصافحہ کرو کہ وہ دل سے حسد اور کینہ کو دور کر دیتا ہے۔

١٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَقِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله حُذَيْفَةَ ، فَمَدَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَدَهُ فَكَفَّ حُذَيْفَةُ يَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : يَا حُذَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِي إِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّي ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ[1] وَلَكِنِّي كُنْتُ جُنُباً فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ تَمَسَّ يَدِي يَدَكَ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ .

١٩- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حذیفہ نے رسول اللہؐ سے ملاقات کی تو آپ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا انھوں نے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تم نے اپنے ہاتھ کو

مجھ کو روکے رکھا۔ حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ سے مصافحہ کرنے کی رغبت تمام دنیا کو ہے۔ لیکن میں جُنب ہوں میں نے پسند نہ کیا کہ بحالت جنابت میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو مس کرے۔ حضرت نے فرمایا، تم نہیں جانتے کہ جب دو مسلمان ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

٢٠ ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ قَدْرَهُ وَ كَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ نَبِيِّهِ وَ كَذٰلِكَ لَا يَقْدِرُ قَدْرَ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّهُ لَيَلْقَى أَخَاهُ فَيُصَافِحُهُ فَيَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمَا وَالذُّنُوبُ تَتَحَاتُّ عَنْ وُجُوهِهِمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا ، كَمَا تَتَحَاتُّ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ الْوَرَقَ عَنِ الشَّجَرِ.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا کی قدرت و مرتبہ کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح نبی کے مرتبہ کا، اسی طرح مومن کے مرتبہ کا کیونکہ جب وہ اپنے بھائی سے ملتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو اللہ بہ نظر رحمت ان کی طرف دیکھتا ہے اور جب تک وہ جدا ہوں گناہ ان سے اس طرح گرتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

٢١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مُصَافَحَةُ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ مُصَافَحَةِ الْمَلَائِكَةِ .

۲۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن سے مصافحہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت ملائکہ سے مصافحہ کرنے سے۔

دوسو سات واں باب

معانقہ

٥(بَابُ الْمُعَانَقَةِ) ۲۰۷

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام قَالَا : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَرَجَ إِلَى أَخِيهِ يَزُورُهُ عَارِفاً بِحَقِّهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَمُحِيَتْ عَنْهُ سَيِّئَةٌ وَ رُفِعَتْ لَهُ دَرَجَةٌ وَإِذَا طَرَقَ الْبَابَ

فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَإِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا وَتَعَانَقَا أَقْبَلَ اللهُ عَلَيْهِمَا بِوَجْهِهِ، ثُمَّ بَاهَى بِهِمَا الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدَيَّ تَزَاوَرَا وَتَحَابَّا فِيَّ، حَقٌّ عَلَيَّ أَلَّا أُعَذِّبَهُمَا بِالنَّارِ بَعْدَ هٰذَا الْمَوْقِفِ فَإِذَا انْصَرَفَ شَيَّعَهُ الْمَلَائِكَةُ عَدَدَ نَفَسِهِ وَخُطَاهُ وَكَلَامِهِ، يَحْفَظُونَهُ مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الْآخِرَةِ إِلَى مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ قَابِلٍ فَإِنْ مَاتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا أُعْفِيَ مِنَ الْحِسَابِ وَإِنْ كَانَ الْمَزُورُ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّ الزَّائِرِ مَا عَرَفَهُ الزَّائِرُ مِنْ حَقِّ الْمَزُورِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی زیارت کو نکلتا ہے اس کا حق پہچان کر تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جب وہ دق الباب کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں ملتے اور معانقہ کرتے ہیں تو خدا ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر مباہات کرتا ہوا ملائکہ سے کہتا ہے۔ دیکھو میرے ان دونوں بندوں کو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور آپس میں محبت کرتے ہیں میری خوشنودی کے لئے۔ میرے لئے سزاوار ہے کہ آتش دوزخ سے عذاب نہ دوں، جب وہ مومن ملاقات کرکے پلٹتا ہے تو ملائکہ بعدد اس کے نفس کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے کلام کو دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں اس رات یا اگلی رات تک، اگر وہ ان دو راتوں کے درمیان مر جاتا ہے تو اسے حساب سے معاف کر دیا جاتا ہے اگر زیارت کیا ہوا پہچانتا ہے حق زائر کو اتنا ہی جتنا زیارت کرنے والا اس کے حق کو پہچانتا ہے تو اس کے لئے بھی زائر کا سا حق ہے

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا اعْتَنَقَا غَمَرَتْهُمَا الرَّحْمَةُ، فَإِذَا الْتَزَمَا لَا يُرِيدَانِ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَ اللهِ وَلَا يُرِيدَانِ غَرَضاً مِنْ أَغْرَاضِ الدُّنْيَا قِيلَ لَهُمَا: مَغْفُوراً لَكُمَا فَاسْتَأْنِفَا، فَإِذَا أَقْبَلَا عَلَى الْمُسَاءَلَةِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ: تَنَحَّوْا عَنْهُمَا فَإِنَّ لَهُمَا سِرّاً وَقَدْ سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِمَا. قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْهِمَا لَفْظُهُمَا وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ»(۱) قَالَ: فَتَنَفَّسَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّعَدَاءَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ دُمُوعُهُ لِحْيَتَهُ وَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ تَعْتَزِلَ عَنِ الْمُؤْمِنَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا إِجْلَالاً لَهُمَا وَإِنَّهُ وَإِنْ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَكْتُبُ لَفْظَهُمَا وَلَا تَعْرِفُ كَلَامَهُمَا فَإِنَّهُ يَعْرِفُهُ وَيَحْفَظُهُ عَلَيْهِمَا عَالِمُ السِّرِّ وَأَخْفَى.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومنین جب معانقہ کرتے ہیں تو رحمتِ خدا ان کو ڈھانپ لیتی ہے جب وہ اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور خوشنودی خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور اغراض دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی تو ان سے کہا جاتا ہے تمہارے

پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب عمل کو پھر سے شروع کرو جب وہ بات چیت کرنے لگتے ہیں تو ملائکہ آپس میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ہٹ جاؤ ممکن ہے کوئی راز کی بات ہو اور خدا ملائکہ سے چھپانا چاہتا ہو اسحاق کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ کیا ملائکہ ان کے الفاظ نہیں لکھتے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے جو بات بھی کوئی کہتا ہے۔ تو اس کے پاس ایک سخت نگہبان رہتا ہے حضرت نے یہ سن کر گہری سانس لی۔ پھر اتنا روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا۔ اے اسحاق اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ مومنین جب آپس میں ملیں تو بلحاظ ان کی جلالت شان ان سے الگ رہیں اور اگر ملائکہ الفاظ نہ لکھیں اور ان کا کلام نہ سمجھیں تو سر خفی کا جاننے والا خدا تو جانتا ہے۔

دوسو آٹھواں باب

تقبیل

٥(بَابُ التَّقْبِيلِ) ۲۰۸

١ - أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لَكُمْ لَنُوراً (٢) تُعْرَفُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ قَبَّلَهُ فِي مَوْضِعِ النُّورِ مِنْ جَبْهَتِهِ ،

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تمہارے لئے ایک نور ہے جس سے تم دنیا میں پہچانے جاتے ہو جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کی پیشانی کو جو مقام نور ہے بوسہ دے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يُقَبَّلُ رَأْسُ أَحَدٍ وَلَا يَدُهُ إِلَّا [يَدَ] رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْ مَنْ أُرِيدَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ نہ بوسہ دیا جائے کسی کے سر کو نہ ہاتھ کو سوائے دستِ رسولؐ یا جس کو رسول اللہ نے چاہا ہو (یعنی وصی رسول)

٣- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدٍ النَّرْسِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَزْيَدٍ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ فَقَبَّلْتُهَا، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِنَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ کے پاس آیا۔ میں نے ان کا ہاتھ اٹھایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا سوائے نبی یا وصیِ نبی اور کسی کے لئے درست نہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ؛ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : نَاوِلْنِي يَدَكَ أُقَبِّلْهَا فَأَعْطَانِيهَا ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رَأْسَكَ فَفَعَلَ فَقَبَّلْتُهُ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رِجْلَيْكَ ، فَقَالَ : أَقْسَمْتُ ، أَقْسَمْتُ ، أَقْسَمْتُ ـ ثَلَاثاً ـ وَ بَقِيَ شَيْءٌ ، وَ بَقِيَ شَيْءٌ ؛ وَ بَقِيَ شَيْءٌ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ اپنے ہاتھ دیجئے تاکہ میں بوسہ دوں، پس حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے کہا سر بھی، میں نے اس پر بھی بوسہ دیا۔ میں نے کہا اور پیر بھی۔ فرمایا۔ تو نے قسم کھائی قسم کھائی قسم کھائی ہے تین بار باقی رہی ایک چیز باقی رہی ایک چیز باقی رہی، ایک چیز (پس اسے بھی بوسہ دینا چاہیئے۔

٥ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ؛ عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَبَّلَ لِلرَّحِمِ ذَا قَرَابَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَقُبْلَةُ الْأَخِ عَلَى الْخَدِّ وَقُبْلَةُ الْإِمَامِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اگر کوئی اپنے نسبی رشتہ دار کے چہرہ یا ہاتھ پر بوسہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں اور بھائی کے رخسار پر اور رشتہ دار امام کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دینا چاہیئے۔

٦ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مَوْلَى آلِ سَامٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ الْقُبْلَةُ عَلَى الْفَمِ إِلَّا لِلزَّوْجَةِ [أ]وِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے زوجہ اور طفل صغیر کے دہن پر بوسہ دینا چاہیئے۔

دوسو نواں باب

تذکرۃ الاخوان (یعنی۔ ذکر فضائل آلِ محمد رحمت کا باعث ہے)

(بَابُ تَذَاكُرِ الْإِخْوَانِ) ۲۰۹

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيٍّ

ابنِ أبي حمزة قال : سمعتُ أبا عبدالله عليه السلام يقول : شيعتنا الرُّحماء بينهم ؛ الّذين إذا خلوا ذكروا الله [إنّ ذكرنا من ذكر الله] إنّا إذا ذُكرنا ذُكر الله وإذا ذُكر عدوّنا ذُكر الشّيطان .

۱۔ علی بن حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے شیعہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارا ذکر اللہ کا ذکر ہے جب ہمارا ذکر کیا جائے گا تو تو اللہ کا ذکر ہوگا اور جب ہمارے دشمن کا ذکر ہوگا تو شیطان کا ذکر ہوگا۔

۲ ۔ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن إسماعيل بن بزيع ، عن صالح بن عقبة عن يزيد بن عبدالملك ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تزاوروا فإنّ في زيارتكم إحياءً لقلوبكم وذكراً لأحاديثنا ، وأحاديثنا تعطّف بعضكم على بعض فإن أخذتم بها رشدتم ونجوتم وإن تركتموها ضللتم وهلكتم ، فخذوا بها وأنا بنجاتكم زعيم .

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو، تمہاری زیارت سے تمہارے قلوب زندہ ہوں گے اور ہماری احادیث کا ذکر ہوگا اور ہماری احادیث ایک کو دوسرے پر مہربان بنائیں گی اگر تم ان سے فیض حاصل کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور نجات حاصل کرو گے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے ان احادیث کو لئے رہو میں تمہاری نجات کا ضامن ہوں۔

۳ ۔ عدّة من أصحابنا ؛ عن سهل بن زياد ؛ عن الوشّاء ؛ عن منصور بن يونس ، عن عبّاد بن كثير قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّي مررت بقاصّ يقصّ وهو يقول : هذا المجلس [الّذي] لا يشقى به جليس ، قال : فقال أبو عبدالله عليه السلام : هيهات هيهات ؛ أخطأت أستاههم الحفرة ؛ إنّ لله ملائكة سيّاحين سوى الكرام الكاتبين ؛ فإذا مرّوا بقوم يذكرون محمّداً وآل محمّد قالوا : قفوا فقد أصبتم حاجتكم فيجلسون ، فيتفقّهون معهم فإذا قاموا عادوا مرضاهم وشهدوا جنائزهم وتعاهدوا غائبهم فذلك المجلس الّذي لا يشقى به جليس .

۳۔ عبادہ نے کہا۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں گزرا ایک داستان گو (اہلِ ضلالت کی مدح کرنے والا) کی طرف سے۔ وہ کہہ رہا تھا۔ یہ وہ مجلس ہے جس میں شرکت کرنے والا شقی نہیں ہوتا۔ فرمایا حضرت نے یہ بات حق سے دور ہے ان کی کول گڑھے میں ہے یعنی پاخانہ کر رہے ہیں (نجاست پھیلا رہے ہیں) اللہ کے کچھ فرشتے ہیں۔ علاوہ کراماً کاتبین کے جو گھومتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کی طرف سے گزرتے ہیں جو ذکر آلِ محمدؐ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ٹھہر جاؤ۔ تم نے اپنی

ضرورت کو پالیا۔ پس وہ بیٹھتے ہیں اور علم دین میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور جب کھڑے ہوتے ہیں تو ان کے بیماروں کی عیادت کرتے ہیں اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں اور محافظت کرتے ہیں اور ان کے مسافروں کی یہ ہے کہ وہ مجلس جس میں بیٹھنے والا شقی نہیں ہوتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ النَّخَعِيِّ عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنَ الْمَلائِكَةِ الَّذِينَ فِي السَّمَاءِ لَيَطَّلِعُونَ إِلَى الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالثَّلاثَةِ وَهُمْ يَذْكُرُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: فَتَقُولُ: أَمَا تَرَوْنَ إِلَى هٰؤُلَاءِ فِي قِلَّتِهِمْ وَكَثْرَةِ عَدُوِّهِمْ يَصِفُونَ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام؟ قَالَ: فَتَقُولُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مِنَ الْمَلائِكَةِ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بعض ملائکہ جو آسمان میں ہیں آگاہ ہوتے ہیں ایسے ایک دو یا تین سے جو ذکر کرتے ہیں فضیلت آل محمد کا۔ حضرت نے فرمایا۔ وہ فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے یہ فضیلت آل محمد کو بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ملائکہ کا دوسرا گروہ کہتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُيَسِّرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: أَتَخْلُونَ وَتَتَحَدَّثُونَ وَتَقُولُونَ مَا شِئْتُمْ؟ فَقُلْتُ: إِي وَاللهِ إِنَّا لَنَخْلُو وَنَتَحَدَّثُ وَنَقُولُ مَا شِئْنَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي مَعَكُمْ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ رِيحَكُمْ وَأَرْوَاحَكُمْ؛ وَإِنَّكُمْ عَلَى دِينِ اللهِ وَدِينِ مَلائِكَتِهِ فَأَعِينُوا بِوَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ.

۵۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تم خلوت کرتے ہو اور بات چیت کرتے ہو اور جو چاہتے ہو کہتے ہو میں نے کہا بے شک ہم خلوت میں بات چیت کرتے ہیں اور فضائل آل محمد کے متعلق جو چاہتے ہیں بیان کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے مواقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا۔ خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں تمہاری قوت کو اور تمہاری جانوں کو بے شک تم دین خدا پر اور اس کے ملائکہ کے دین پر ہو پس تم اس کی مدد کرو پرہیزگاری اور کوشش سے۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَصَاعِداً إِلَّا حَضَرَ مِنَ الْمَلائِكَةِ مِثْلُهُمْ، فَإِنْ دَعَوْا

بِخَيْرٍ أَمَّنُوا وَإِنِ اسْتَعَاذُوا مِنْ شَرٍّ دَعَوُا اللهَ لِيَصْرِفَهُ عَنْهُمْ وَإِنْ سَأَلُوا حَاجَةً تَشَفَّعُوا إِلَى اللهِ وَسَأَلُوهُ قَضَاهَا وَمَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْجَاحِدِينَ إِلَّا حَضَرَهُمْ عَشَرَةُ أَضْعَافِهِمْ مِنَ الشَّيَاطِينِ ، فَإِنْ تَكَلَّمُوا تَكَلَّمَ الشَّيَاطِينُ بِنَحْوِ كَلَامِهِمْ وَإِذَا ضَحِكُوا ضَحِكُوا مَعَهُمْ وَ إِذَا نَالُوا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ نَالُوا مَعَهُمْ فَمَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِهِمْ فَإِذَا خَاضُوا فِي ذٰلِكَ فَلْيَقُمْ وَلَا يَكُنْ شِرْكَ شَيْطَانٍ وَلَا جَلِيسَهُ، فَإِنَّ غَضَبَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقُومُ لَهُ شَيْءٌ وَلَعْنَتَهُ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ ، ثُمَّ قَالَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُنْكِرْ بِقَلْبِهِ وَلْيَقُمْ وَلَوْ حَلْبَ شَاةٍ أَوْ فُوَاقَ نَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب تین یا اس سے زیادہ مومنین کسی جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان کی تعداد میں ملائکہ وہاں آتے ہیں اگر مومنین نیک دعائیں کرتے ہیں تو ملائکہ آمین کہتے ہیں اگر وہ شر سے پناہ مانگتے ہیں تو وہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس شر کو اس سے دور رکھے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو وہ ملائکہ خدا سے اس کو پورا کرنے کی سفارش کرتے ہیں اور جہاں کہیں تین منکرین امامت جمع ہوتے ہیں تو وہاں دس شیاطین جمع ہو جاتے ہیں اگر وہ آئمہ کی ہجو میں کلام کرتے ہیں تو وہ شیاطین بھی ویسا ہی کہنے لگتے ہیں اگر وہ ہنستے ہیں تو وہ بھی ہنستے ہیں اور اگر اولیاء خدا کو گالیاں دیتے ہیں تو یہ بھی دیتے ہیں پس اگر کوئی مومن ان کے درمیان جا پھنسے تو جب وہ ایسی بات چیت کریں تو کھڑا ہو جائے اور شیطان کا شریک و جلیس نہ بنے۔ کیونکہ غضب خدا کی تاب کوئی چیز نہیں لاتی اور نہ خدا کی لعنت کو کوئی چیز ہٹاتی ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر وہاں سے ہٹ جانا ممکن نہ ہو تو دل سے ان باتوں سے نفرت ظاہر کرے اور کھڑے ہونے کا کوئی بہانہ کرے جیسے بکری کو دوہنا یا اونٹ کو اٹھانا یعنی کوئی اس قسم کا بہانہ کرے۔

۷ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ شَيْءٌ أَنْكَى لِإِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ فِي اللهِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ قَالَ: وَإِنَّ الْمُؤْمِنَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَذْكُرَانِ اللهَ ثُمَّ يَذْكُرَانِ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ إِبْلِيسَ مُضْغَةُ لَحْمٍ إِلَّا تَخَدَّدَ حَتّٰى أَنَّ رُوحَهُ لَتَسْتَغِيثُ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْأَلَمِ فَتُحِسُّ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ خُزَّانُ الْجِنَانِ فَيَلْعَنُونَهُ حَتّٰى لَا يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ إِلَّا لَعَنَهُ ، فَيَقَعُ خَاسِئاً حَسِيراً مَدْحُوراً .

۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان اور اس کی ٹولی کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز برادران ایمان کا فی سبیل اللہ ایک دوسرے سے ملنا ہے۔ فرمایا جب دو مومن ایک جا ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم اہلبیت کے فضائل بیان کرتے ہیں تو ابلیس اپنے چہرہ کو بری طرح نوچ ڈالتا ہے اور پھر درد کی شدت سے اس کی روح چیختی ہے چلاتی اور فریاد کرتی ہے ملائکہ آسمان اور جنت کے خازن فرشتے یہ معلوم کر کے اس پر لعنت کرتے ہیں پھر کوئی فرشتہ بے لعنت نہیں رہتا اور وہ ذلیل و ناکام اور راندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

دوسودسواں باب
مومن کوخوش کرنا

(بَابُ) ۲۱۰
☆(إِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَرَّ مُؤْمِناً فَقَدْ سَرَّنِي وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللَّهَ.

۱۔ ابوحمزہ نے بیان کیا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے بندۂ مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: تَبَسُّمُ الرَّجُلِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ حَسَنَةٌ وَصَرْفُ الْقَذَى عَنْهُ حَسَنَةٌ ، وَمَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کو دیکھ کر تبسم کرنا نیکی ہے اور اس کی آزردگی کو دور کرنا نیکی ہے اور خدا کی محبوب ترین عبادت یہ ہے کہ مومن کو خوش کیا جائے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَبْدَهُ مُوسَى عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِي عِبَاداً أُبِيحُهُمْ جَنَّتِي وَأُحَكِّمُهُمْ فِيهَا قَالَ: يَا رَبِّ وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تُبِيحُهُمْ جَنَّتَكَ وَتُحَكِّمُهُمْ فِيهَا؟ قَالَ: مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ مُؤْمِناً كَانَ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ فَوَلَعَ بِهِ فَهَرَبَ مِنْهُ إِلَى دَارِ الشِّرْكِ ، فَنَزَلَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ فَأَظَلَّهُ وَأَرْفَقَهُ وَأَضَافَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ كَانَ [لَكَ] فِي جَنَّتِي

مَسْكَنٌ لَأَسْكَنْتُكَ فِيهَا وَلَكِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَى مَنْ مَاتَ بِي مُشْرِكاً وَلَكِنْ يَا نَارُ هِيدِيهِ وَلَا تُؤْذِيهِ وَيُؤْتَى بِرِزْقِهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ ، قُلْتُ : مِنَ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : مِنْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے عنداللقا بات کہا کہ میرے کچھ بندے ہیں جن کے لئے میں اپنی جنت مباح کروں گا اور میں اس میں ان کو حاکم بناؤں گا۔ موسیٰ نے کہا یا اللہ وہ کون ہیں جن کے لئے تو اپنی جنت کو مباح قرار دے گا اور اس میں ان کو حاکم بنائے گا۔ فرمایا یہ وہ ہے جو مومن کے دل کو خوش کرتا ہے۔ پھر فرمایا ایک مومن ایک ظالم کی حکومت میں رہتا تھا جب اس کو رسوا کیا گیا تو وہ بھاگ کر مشرک کی حکومت میں چلا گیا اور ایک مشرک کے گھر میں قیام کیا۔ اس نے اسے پناہ دی، مہربانی کی اور مہمانداری کی۔ خدا نے کہا مجھ کو قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ اگر میری جنت میں تیرے لئے کوئی مقام ہوتا تو میں ضرور تجھے اس میں جگہ دیتا لیکن میری جنت اس پر حرام ہے جو مشرک مرے لیکن میں حکم دیتا ہوں کہ اے نار جہنم اسے خوف زدہ دیئے جانا لیکن اسے اذیت نہ دے اور دن کے دونوں حصوں میں اس کے لئے رزق لایا جاتا تھا میں نے کہا کیا یہ رزق جنت کا ہوتا تھا فرمایا اس نے جس حیثیت سے چاہا دیا۔

توضیح:۔ علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے مشرک پر جو دوزخ کا ذکر ہے وہ بمعنی اشباہ ہے بعد موت۔

٤ ـ عِدَّةٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مومن کے دل میں سرور کا داخل کرنا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنَّ الْعَبْدَ مِنْ عِبَادِي لَيَأْتِينِي بِالْحَسَنَةِ فَأُبِيحُهُ جَنَّتِي ، فَقَالَ دَاوُدُ : يَا رَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ : يُدْخِلُ عَلَى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ سُرُوراً وَلَوْ بِتَمْرَةٍ قَالَ دَاوُدُ : يَا رَبِّ حَقٌّ لِمَنْ عَرَفَكَ أَنْ لَا يَقْطَعَ رَجَاءَهُ مِنْكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے داؤد علیہ السلام کو کہ میرا ایک بندہ ایک نیکی کو لے کر آئے گا تو میں اپنی جنت کو اس کے لئے مباح کر دوں گا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے رب وہ نیکی کیا ہے فرمایا

مومن کے دل میں خوشی کا داخل کرنا۔ داؤد نے فرمایا۔ اے میرے رب جو شخص تیری معرفت رکھتا ہے اس کے لئے سزاوار ہے کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے۔

٦ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَرَى أَحَدُكُمْ إِذَا أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً أَنَّهُ عَلَيْهِ أَدْخَلَهُ فَقَطْ بَلْ وَاللَّهِ عَلَيْنَا ، بَلْ وَاللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی قلب مومن میں سرور داخل کرتا ہے وہ نہ صرف اس کے دل میں داخل کرتا ہے بلکہ ہمارے دل میں بلکہ رسول اللہ کے دل میں۔

٧ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، شَبْعَةُ مُسْلِمٍ أَوْ قَضَاءُ دَيْنِهِ .

۷۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل قلب مومن میں سرور کا داخل کرنا ہے اور وہ ہے مسلمان کو سیر کرنا یا اس کے قرضہ کا چکانا ہے۔

٨ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ : إِذَا بَعَثَ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهِ خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ يَقْدُمُهُ أَمَامَهُ ، كُلَّمَا رَأَى الْمُؤْمِنُ هَوْلاً مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : لَا تَفْزَعْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَبْشِرْ بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُحَاسِبُهُ حِسَاباً يَسِيراً وَيَأْمُرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ أَمَامَهُ ، فَيَقُولُ لَهُ الْمُؤْمِنُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِي مِنْ قَبْرِي وَمَا زِلْتَ تُبَشِّرُنِي بِالسُّرُورِ وَالْكَرَامَةِ مِنَ اللَّهِ حَتَّى رَأَيْتُ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي كُنْتَ أَدْخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا خَلَقَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک حدیث طویل میں کہ جب مومن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی شکل یا اس کا ہم صورت بھی اس کے ساتھ نکلے گا جو اس کے آگے آگے چلے گا جب قیامت کے ہولناک مناظر سامنے آئیں گے تو اس کا ہم صورت اس سے کہے گا خوف نہ کر رنجیدہ نہ ہو میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں۔ خوشی اور عزت و بزرگی جو اللہ کی طرف سے ہوگی جب وہ مؤقف

حساب میں آئے گا تو خدا اس سے تھوڑا سا حساب لے گا اور جنت میں داخلہ کا حکم دے گا اور اس کا ہم صورت آگے ہو گا مومن اس سے کہے گا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے کیسا اچھا نکلنے والا ہے تو میری قبر سے۔ تو ہمیشہ مجھے سرور و کرامت خدا کی خوش خبری دیتا رہا ہے۔ یہ تو بتا تو کون ہے وہ کہے گا میں وہ خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے مومن بھائی کے دل میں ڈالا تھا خدا نے اسی سے مجھے خلق کیا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ : كَانَ النَّجَاشِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينِ عَامِلاً عَلَى الْأَهْوَازِ وَفَارِسَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ عَمَلِهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ فِي دِيوَانِ النَّجَاشِيِّ عَلَيَّ خَرَاجاً وَهُوَ مُؤْمِنٌ يَدِينُ بِطَاعَتِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكْتُبَ لِي إِلَيْهِ كِتَاباً ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سُرَّ أَخَاكَ يَسُرَّكَ اللَّهُ» قَالَ : فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ فَلَمَّا خَلَا نَاوَلَهُ الْكِتَابَ وَ قَالَ : هٰذَا كِتَابُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَبَّلَهُ وَ وَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَقَالَ لَهُ : مَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : خَرَاجٌ عَلَيَّ فِي دِيوَانِكَ ، فَقَالَ لَهُ : وَ كَمْ هُوَ ؟ قَالَ : عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ ، فَدَعَا كَاتِبَهُ وَأَمَرَهُ بِأَدَائِهَا عَنْهُ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا وَأَمَرَ أَنْ يُثْبِتَهَا لَهُ لِقَابِلٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ : سَرَرْتُكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِمَرْكَبٍ وَجَارِيَةٍ وَ غُلَامٍ وَأَمَرَ لَهُ بِتَخْتِ ثِيَابٍ فِي كُلِّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَهُ : هَلْ سَرَرْتُكَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَكُلَّمَا قَالَ : نَعَمْ ، زَادَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ لَهُ : احْمِلْ فَرْشَ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتَ جَالِساً فِيهِ حِينَ دَفَعْتَ إِلَيَّ كِتَابَ مَوْلَايَ الَّذِي نَاوَلْتَنِي فِيهِ وَارْفَعْ إِلَيَّ حَوَائِجَكَ قَالَ : فَفَعَلَ وَخَرَجَ الرَّجُلُ فَصَارَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى جِهَتِهِ فَجَعَلَ يُسَرُّ بِمَا فَعَلَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ كَأَنَّهُ قَدْ سَرَّكَ مَا فَعَلَ بِي ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

۹۔ محمد بن جمہور نے بیان کیا کہ نجاشی جو حاکم اہواز و فارس تھا اس کے عملہ کے ایک ماتحت نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ نجاشی کے دفتر نے میرے اوپر خراج عائد کیا ہے وہ آپ کے اوپر ایمان رکھتا ہے اور آپ کا مطیع و فرمانبردار ہے اگر مناسب ہو تو آپ اسے ایک خط لکھ دیں۔ حضرت نے اسے لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اپنے بھائی کو خوش کر، اللہ تجھے خوش کرے گا جب یہ خط لے کر وہاں گیا تو اس کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ چلے گئے اور تنہائی ہو گئی تو وہ خط اس کو دے کر کہا کہ یہ خط حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا ہے۔ اس نے بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا۔ پھر اس سے پوچھا تیری حاجت کیا ہے اس نے کہا مجھ پر دس ہزار درہم کا خراج ہے۔ اس نے منشی کو بلا کر حکم دیا کہ اس کی وصولی لکھ دے اور حکم دیا کہ اس کا نام رجسٹر سے خارج کر دے تاکہ سال آئندہ اس سے نہ مانگا جائے۔ پھر اس سے کہا۔ میں نے تجھے خوش کیا۔ اس نے کہا۔ ہاں میں آپ پر فدا ہو

پھر اس نے حکم دیا سواری دینے کا اور ایک کنیز اور غلام کا اور کہا کہ یہ صندوق کپڑوں کا بھی لے جا۔ میں نے تجھے خوش کیا؟ اس نے کہا بے شک نجاشی برابر عطیات میں زیادتی کرتا رہا۔ جب دے چکا تو اس سے کہا یہ فرش بھی لے جا جس پر میں اس وقت بیٹھا تھا جب تو نے میرے مولا کا خط مجھے دیا تھا اور تیری ضرورتوں کو پورا کرنے کو لکھا تھا۔ وہ شخص سب چیزیں لے کر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور کل حال بیان کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے اس نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ ایسے خوش ہیں، گویا اس نے جو میرے ساتھ کیا ہے وہ آپ کے ساتھ کیا ہے فرمایا خدا کی قسم صرف میں ہی خوش نہیں اللہ اور اس کے رسول خوش ہیں۔

١٠ ـ أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمَّارِبْنِ أَبِي الْيَقْظَانِ ؛ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : فَقَالَ : حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ ، لَوْحَدَّثْتُكُمْ لَكَفَرْتُمْ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَاخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ ، خَرَجَ مَعَهُ مِثَالٌ مِنْ قَبْرِهِ ، يَقُولُ لَهُ : أَبْشِرْ بِالْكَرَامَةِ مِنَ اللهِ وَالسُّرُورِ ، فَيَقُولُ لَهُ : بَشَّرَكَ اللهُ بِخَيْرٍ ، قَالَ : ثُمَّ يَمْضِي مَعَهُ يُبَشِّرُهُ بِمِثْلِ مَاقَالَ ، وَ إِذَامَرَّ بِهَوْلٍ قَالَ : لَيْسَ هٰذَا لَكَ وَإِذَامَرَّ بِخَيْرٍ قَالَ: هٰذَا لَكَ ، فَلَايَزَالُ مَعَهُ يُؤْمِنُهُ مِمَّايَخَافُ وَيُبَشِّرُهُ بِمَا يُحِبُّ حَتَّى يَقِفَ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَمَرَ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ الْمِثَالُ : أَبْشِرْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِكَ إِلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللهُ تُبَشِّرُنِي مِنْ حِينِ خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِي وَ آنَسْتَنِي فِي طَرِيقِي وَخَبَّرْتَنِي عَنْ رَبِّي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَنَاالسُّرُورُالَّذِي كُنْتَ تُدْخِلُهُ عَلَى إِخْوَانِكَ فِي الدُّنْيَا خُلِقْتُ مِنْهُ لِأُبَشِّرَكَ وَأُونِسَ وَحْشَتَكَ .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا مومن کا مومن پر کیا حق ہے فرمایا اتنا عظیم تر ہے کہ اگر میں بیان کر دوں تو تم انکار کر بیٹھو گے مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ اس کا ایک ہم صورت بھی نکلے گا اور کہے گا تجھے اللہ کی بخشش اور سرور کی بشارت ہو۔ خدا نے تجھے نیکی کی بشارت دی ہے پھر وہ بشارت دیتا ہے اس کے ساتھ چلے گا جب وہ ہولناک مقام سے گزرے گا تو وہ کہے گا یہ تیرے لئے نہیں ہے اور جب وہ اچھے مقامات سے گزرے گا تو کہے گا یہ تیرے لئے ہے وہ اسی طرح خوف سے امان دیتا ہوا اور محبوب امر کی خوشخبری دیتا جائے گا جب موقف حساب میں پیش خدا آئے گا تو اس کے لئے جنت کا حکم ہوگا تو ہم صورت کہے گا۔ تجھے جنت کی بشارت ہو مومن پوچھے گا تو کون ہے کہ قبر سے نکلنے کے وقت سے اب تک بشارت دیتا اور راہ میں مجھ سے اظہار محبت کرتا چلا آ رہا ہے وہ کہے گا میں وہ سرور ہوں جسے تو نے

داخل کیا تھا دنیا میں اپنے بھائیوں کے دل میں تاکہ میں تجھے بشارت دوں اور وحشت میں تیرا غمخوار رہوں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ سُرُورٌ [الَّذِي] تُدْخِلُهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ: تَطْرُدُ عَنْهُ جَوْعَتَهُ ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی عمل اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ مومن کو کھانا بھوک میں دے کر اور اس کی تکلیف دور کرکے۔ اس کے دل کو خوش کیا جائے۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُوراً خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ السُّرُورِ خَلْقاً فَيَلْقَاهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ لَهُ : أَبْشِرْ يَا وَلِيَّ اللهِ بِكَرَامَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ قَبْرَهُ [يَلْقَاهُ] فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَإِذَا بُعِثَ يَلْقَاهُ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَا يَزَالُ مَعَهُ عِنْدَ كُلِّ هَوْلٍ يُبَشِّرُهُ وَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَيَقُولُ لَهُ : مَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللهُ ؟ فَيَقُولُ : أَنَا السُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى فُلَانٍ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو اپنے مومن بھائی کو خوش کرتا ہے تو اللہ اس سرور سے ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے وہ عند الموت اس سے مل کر کہتا ہے اے ولی خدا تجھے خدا کی کرامت و رضوان کی بشارت ہو۔ قبر میں داخل ہونے تک یہی کہتا رہتا ہے جب قبر سے اٹھے گا تو ایسا ہی کہے گا پھر ہر پُرہول مقام پر بشارت دے گا اور یہی کہے گا وہ مومن کہے گا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو کون ہے۔ وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں جو تُو نے فلاں مومن کے دل میں داخل کیا تھا۔

١٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: « وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَاناً وَإِثْماً مُبِيناً » قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : فَمَا ثَوَابُ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ السُّرُورَ؟ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَقَالَ : إِي وَاللهِ وَأَلْفُ أَلْفِ حَسَنَةٍ .

۱۳۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ آیہ پڑھی جو مومنین و مومنات کو بے وجہ اذیت دیتے ہیں انھوں نے بہتان اور بہت بڑے گناہ کو اپنے اوپر لے لیا۔ حضرت نے فرمایا جو کسی کو خوش کرے اس کا ثواب کیا ہے۔ میں نے کہا دس نیکیاں۔ فرمایا بلکہ خدا کی قسم ایک لاکھ نیکیاں۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ الْعَلاءِ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ أَدْخَلَ السُّرُورَ عَلى مُؤْمِنٍ فَقَدْ أَدْخَلَهُ عَلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَنْ أَدْخَلَهُ عَلى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ وَصَلَ ذلِكَ إِلَى اللهِ وَكَذلِكَ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيْهِ كَرْباً .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو قلب مومن میں سرور داخل کرے۔ اس نے رسولؐ کو خوش کیا اور جس نے رسولؐ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور یہی صورت ہے اس کے لئے جس نے کسی کو رنج پہنچایا۔

١٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : أَيُّما مُسْلِمٍ لَقِيَ مُسْلِماً فَسَرَّهُ سَرَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے کسی بندۂ مومن کو خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِدْخالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ : إِشْباعُ جَوْعَتِهِ أَوْ تَنْفِيسُ كُرْبَتِهِ أَوْ قَضاءُ دَيْنِهِ .

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک بہترین عمل مومن کو خوش کرنا ہے خواہ وہ بھوکے کو سیر کرکے ہو یا تکلیف دور کرکے یا قرضہ ادا کرکے۔

دوسو گیارہواں باب

مومن کی حاجت بر لانا

(بابُ) ۲۱۱

☆(قَضاءِ حاجَةِ الْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ بَكّارِ بْنِ كَرْدَمٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : قالَ لِي : يا مُفَضَّلُ اسْمَعْ ما أَقُولُ لَكَ وَاعْلَمْ أَنَّهُ الْحَقُّ وَ

افْعَلْهُ وَأَخْبِرْ بِهِ عِلْيَةَ إِخْوانِكَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِداكَ وَما عِلْيَةُ إِخْوانِي؟ قالَ: الرّاغِبُونَ فِي قَضاءِ حَوائِجِ إِخْوانِهِمْ، قالَ: ثُمَّ قالَ: وَمَنْ قَضى لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ حاجَةً قَضَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ مِائَةَ أَلْفِ حاجَةٍ مِنْ ذلِكَ أَوَّلُها الْجَنَّةُ وَمِنْ ذلِكَ أَنْ يُدْخِلَ قَرابَتَهُ وَمَعارِفَهُ وَإِخْوانَهُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْ لا يَكُونُوا نُصّاباً، وَكانَ الْمُفَضَّلُ إِذا سَأَلَ الْحاجَةَ أَخاً مِنْ إِخْوانِهِ قالَ لَهُ: أَما تَشْتَهِي أَنْ تَكُونَ مِنْ عِلْيَةِ الْإِخْوانِ.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے، اے مفضل جو میں کہتا ہوں اسے سنو اور جان لو کہ یہ حق ہے اسے کرو اور خبر دو اس کی اپنے شریف طبیعت بھائیوں کو جو میں نے کہا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جو اپنے برادرانِ ایمانی کی حاجتوں کو پورا کرنے کی طرف راغب ہیں۔ پھر فرمایا۔ جو شخص اپنے برادر مومن کی ایک حاجت برلاتا ہے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی ویسی ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے ان میں اوّل جنت ہے اور ایک ان میں سے یہ ہے کہ اس کے قرابتداروں، شناساؤں اور بھائیوں کو داخل جنت کرتا ہے بشرطیکہ وہ دشمنانِ امام نہ ہوں۔ مفضل کا معمول تھا کہ جب اس کے اخوان میں سے کوئی اس سے کسی ضرورت کے پورا کرنے کا سوال کرتا تو وہ اس سے کہتا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ شریف بھائیوں میں سے ہو۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيادٍ قالَ: حَدَّثَنِي خالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً مِنْ خَلْقِهِ انْتَجَبَهُمْ لِقَضاءِ حَوائِجِ فُقَراءِ شِيعَتِنا لِيُثِيبَهُمْ عَلى ذلِكَ الْجَنَّةَ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَكُنْ. ثُمَّ قالَ: لَنا وَاللهُ رَبٌّ نَعْبُدُهُ لا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا کی ہے جس کو ہمارے شیعہ نے فقرار کی حاجت براری کے لئے منتخب کیا ہے تاکہ وہ اس کے ثواب میں اسے جنت عطا کرے پس اگر تم میں طاقت ہے تو ان میں سے ہو جاؤ پھر ہم سے کہا۔ اللہ ہمارا رب ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہم کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتے۔

۳ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيادٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ صَدَقَةَ الْأَحْدَبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قَضاءُ حاجَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ أَلْفِ رَقَبَةٍ وَخَيْرٌ مِنْ حُمْلانِ أَلْفِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ.

عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيادٍ، مِثْلَ الْحَدِيثَيْنِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی حاجت برلانا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار گھوڑوں پر فی سبیل اللہ خیرات کا سامان بار کرنے سے۔

٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَنْدَلٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَقَضَاءُ حَاجَةِ امْرِءٍ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَى [اللهِ] مِنْ عِشْرِينَ حَجَّةً كُلُّ حَجَّةٍ يُنْفِقُ فِيهَا صَاحِبُهَا مِائَةَ أَلْفٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مرد مومن کی حاجت کا پورا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے بیس ایسے حج سے کہ جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ روپیہ راہ خدا میں خرچ کئے ہوں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ الْمُؤْمِنُ رَحْمَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَاكَ ؟ قَالَ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَتَى أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا ذَلِكَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ ، فَإِنْ قَضَى حَاجَتَهُ ، كَانَ قَدْ قَبِلَ الرَّحْمَةَ بِقَبُولِهَا ، وَإِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَإِنَّمَا رَدَّ عَنْ نَفْسِهِ رَحْمَةً مِنَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ وَسَبَّبَهَا لَهُ ، وَذَخَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الرَّحْمَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَكُونَ الْمَرْدُودُ عَنْ حَاجَتِهِ هُوَ الْحَاكِمَ فِيهَا ، إِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى نَفْسِهِ وَإِنْ شَاءَ صَرَفَهَا إِلَى غَيْرِهِ يَا إِسْمَاعِيلُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الْحَاكِمُ فِي رَحْمَةٍ مِنَ اللهِ قَدْ شُرِعَتْ لَهُ فَإِلَى مَنْ تَرَى يَصْرِفُهَا ؟ قُلْتُ : لَا أَظُنُّ يَصْرِفُهَا عَنْ نَفْسِهِ ، قَالَ : لَا تَظُنَّ وَلَكِنِ اسْتَيْقِنْ فَإِنَّهُ لَنْ يَرُدَّهَا عَنْ نَفْسِهِ ، يَا إِسْمَاعِيلُ مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ فِي حَاجَةٍ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا فَلَمْ يَقْضِهَا لَهُ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً يَنْهَشُ إِبْهَامَهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُوراً لَهُ أَوْ مُعَذَّباً .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مومن، مومن کے لئے رحمت ہے۔ فرمایا ہاں میں نے پوچھا یہ کیسے۔ فرمایا جب کوئی مومن اپنے برادر مومن کے پاس اپنی حاجت لاتا ہے پس یہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے جو اس ضرورت کو اس کی طرف کھینچ لاتی ہے اور اس کے لئے سبب خیر بنتی ہے پس اگر اس نے برادر مومن کی حاجت کو پورا کر دیا تو اس کی یہ نیکی قبول کی جاتی ہے اور حق قبول کرنے کا ہے اور اگر باوجود اس کی ضرورت پورا کرنے کی قدرت رکھنے کے رد کر دیتا ہے تو وہ اپنے سے خدا کی اس رحمت کو رد کرتا ہے جو اس کی طرف کھینچ کر لائی تھی اور سبب خیر بنی تھی اور اللہ ذخیرہ کرتا ہے اس رحمت کا روز قیامت تک کہ اس کی رحمت کو رد کیا گیا تھا۔ وہ قیامت میں حاکم بنے اور اس کو اختیار ہو کہ وہ رحمت کو چاہے اپنے لئے رکھے چاہے اپنے غیر کو دے دے۔

اے اسماعیل روز قیامت وہ حاکم ہوگا اس رحمت اللہ کا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کس پر صرف کرے گا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ اپنے اوپر صرف کرے گا اے اسماعیل گمان نہیں یہ یقین ہے کہ وہ ہرگز اپنے سے رد نہ کرے

گا اگر کسی کے پاس کوئی بندۂ مومن اپنی حاجت لائے اور باوجود قدرت وہ اسے پورا نہ کرے تو خدا اس پر ایک سانپ کو مسلط کرتا ہے جو اس کے ہاتھ کی انگلی میں کاٹتا رہے گا قیامت تک، خواہ مغفور ہونے والا ہو یا معذب۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوعاً كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ . قَالَ : وَزَادَ فِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَمَّارٍ . وَقَضَى لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَاجَةٍ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَقَضَاءُ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى عَدَّ عَشْراً .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ کا طواف سات روز کرے تو اللہ اس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے۔

اسحاق بن عمار نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا مومن کی حاجت کا بر لانا افضل ہے طواف سے دس بار فرمایا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ [بْنِ مُحَمَّدٍ] بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَاقَضَى مُسْلِمٌ لِمُسْلِمٍ حَاجَةً إِلَّا نَادَاهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : عَلَيَّ ثَوَابُكَ وَلَا أَرْضَى لَكَ بِدُونِ الْجَنَّةِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسلمان مسلمان کی حاجت برآری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے کہتا ہے تیرا ثواب میرے اوپر ہے میں بغیر تجھے جنت دیئے راضی نہ ہوں گا۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ طَوَافاً وَاحِداً كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ سِتَّةَ آلَافِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ اللهُ لَهُ سِتَّةَ آلَافِ دَرَجَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُلْتَزَمِ فَتَحَ اللهُ لَهُ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الْفَضْلُ كُلُّهُ فِي الطَّوَافِ؟ قَالَ : نَعَمْ وَاُخْبِرُكَ بِأَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَضَاءُ حَاجَةِ الْمُسْلِمِ أَفْضَلُ مِنْ طَوَافٍ وَطَوَافٍ وَطَوَافٍ حَتَّى بَلَغَ عَشْراً .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خانۂ کعبہ کا ایک طواف کرے اللہ اس کے نام پر چھ ہزار حسنہ لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ جب وہ ملتزم (جسے لانہ کہتے ہیں شکم کا اس سے ملانا مستحب ہے) کے پاس جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے سات دروازے جنت کے دروازوں میں سے کھولتا ہے۔ میں نے کہا طواف کی اتنی بڑی

فضیلت ہے۔ فرمایا میں تجھے اس سے بڑی فضیلت کا عمل بتاؤں مسلمان کی حاجت برلانا افضل ہے طواف سے طواف سے طواف سے، طواف سے دس بار فرمایا۔

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخَارِقِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يَطْلُبُ بِذَٰلِكَ مَا عِنْدَاللهِ حَتَّى تُقْضَى لَهُ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَٰلِكَ مِثْلَ أَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَبْرُورَتَيْنِ وَصَوْمِ شَهْرَيْنِ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَاعْتِكَافِهِمَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَمَنْ مَشَى فِيهَا بِنِيَّةٍ وَلَمْ تُقْضَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِذَٰلِكَ مِثْلَ حَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ ، فَارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے خدا سے طالب اجر ہو کر چلے اور اسے پورا کرے تو اللہ اس کے لئے لکھتا ہے ثواب حج وعمرہ کا جو مقبول ہوں اور ثواب ایسے دو مہینوں کے روزہ کا جو حرمت والے چار ماہ سے ہوں اور اس اعتکاف کا ثواب جو ایسے دو مہینوں میں مسجد حرام میں کیا جائے اور جو حاجت براری کے لئے نکلے مگر پورا نہ کر سکے تو اس کے لئے ثواب ایک حج مقبول کا لکھتا ہے پس تم اس امر خیر کی طرف رغبت کرو۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَنَافَسُوا فِي الْمَعْرُوفِ لِإِخْوَانِكُمْ وَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ ، فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ : الْمَعْرُوفُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مَنِ اصْطَنَعَ الْمَعْرُوفَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِي فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَيُوَكِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكَيْنِ : وَاحِداً عَنْ يَمِينِهِ وَآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، يَسْتَغْفِرَانِ لَهُ رَبَّهُ وَيَدْعُوَانِ بِقَضَاءِ حَاجَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَسَرُّ بِقَضَاءِ حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ صَاحِبِ الْحَاجَةِ .

۱۰۔ ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے نیکی کی طرف راغب ہو اور اس کے اہل سے بن جاؤ بے شک جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں داخل نہ ہو مگر وہ جو زندگانی دنیا میں نیکی کرے جو شخص اپنے برادر مومن کی حاجت براری کے لئے نکلتا ہے خدا اس پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے ایک کو دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اس کی حاجت کے پورا ہونے کے لئے پھر حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا خوش ہوتے ہیں مومن کی حاجت برلانے سے جبکہ صاحب حاجت کی وہ حاجت پوری ہو جائے۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ لَأَنْ أَحُجَّ حَجَّةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً وَ رَقَبَةً [وَرَقَبَةً] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ ، وَلَأَنْ أَعُولَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَسُدُّ جَوْعَتَهُمْ وَأَكْسُو عَوْرَتَهُمْ فَأَكُفُّ وُجُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحُجَّ حَجَّةً وَحَجَّةً [وَحَجَّةً] وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ عَشْراً وَمِثْلَهَا وَمِثْلَهَا حَتَّى بَلَغَ السَّبْعِينَ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حج میرے نزدیک محبوب تر ہے اس سے کہ آزاد کروں ایک غلام ایک غلام اور ایک غلام یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو جائے یعنی تیس اور اس کی مثل یہاں تک کہ یہ تیس کی تعداد ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو تو اس سے زیادہ میرے لئے محبوب بات یہ ہوگی کہ میں مسلمانوں کے کسی خاندان کی اس طرح مدد کروں کہ ان کی بھوک کو روکوں ، یہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک ایک حج سے ایک حج سے ایک حج سے یہاں تک کہ یہ تعداد دس گنی ہو یعنی تیس اور پھر یہ بڑھ کر ستر گنی ہو یعنی دو ہزار ایک سو۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ صَاحِبِ الشَّعِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام أَنَّ مِنْ عِبَادِي مَنْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالْحَسَنَةِ فَأُحَكِّمُهُ فِي الْجَنَّةِ ؛ فَقَالَ مُوسَى : يَارَبِّ وَمَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ ؟ قَالَ يَمْشِي مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي قَضَاءِ حَاجَتِهِ ، قُضِيَتْ أَوْلَمْ تُقْضَ

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ میرا ایک بندہ مقرب بنے گا میرے ایک حسنہ کی وجہ سے میں اسے جنت میں حاکم بناؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا اے میرے پروردگار وہ کون سی نیکی ہے فرمایا اس بندے کی نیکی جو بندۂ مومن کی حاجت برلانے کے لئے نکلتا ہے چاہے وہ حاجت اس سے پوری ہو یا نہ ہو۔

۱۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاقَهَا إِلَيْهِ ، فَإِنْ قَبِلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَهُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللهِ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى قَضَائِهَا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَغْفُوراً لَهُ أَوْمُعَذَّباً فَإِنْ عَذَرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَءَ حَالاً .

۱۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ جس کے پاس برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی اس پر رحمت

ہے جو اسے کھینچ کر اس کے پاس لائی ہے۔ اگر اس نے حاجت پوری کر دی تو وہ ہماری ولایت کو پہنچ گیا اور اس سے ولایت خدا حاصل ہو گئی اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اس کی حاجت پوری نہ کی تو خدا اس پر آگ کا ایک سانپ مسلط کر دے گا جو قبر میں روز قیامت تک اس کو کاٹتا رہے گا چاہے وہ قیامت میں مغفور ہو یا معذب۔ پس اگر طالب حاجت معذور رکھے تب بھی رد کرنے والا خراب حال میں رہے گا۔

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ لِأَخِيهِ فَلَا تَكُونُ عِنْدَهُ فَيَهْتَمُّ بِهَا قَلْبُهُ، فَيُدْخِلُهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهَمِّهِ الْجَنَّةَ.

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کسی مومن کے سامنے اس کا مومن بھائی اپنی حاجت پیش کرے اور اس کو پورا کرنے پر قادر نہ ہو اور اس کا دل اس پر رنجیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

دوسو بارہواں باب

مومن کی حاجت برآری میں سعی کرنا

(بَابُ) ۲۱۲

(السَّعْيِ فِي حَاجَةِ الْمُؤْمِنِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: مَشْيُ الرَّجُلِ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ يُكْتَبُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَيُرْفَعُ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: وَ يَعْدِلُ عَشْرَ رِقَابٍ وَ أَفْضَلُ مِنِ اعْتِكَافِ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے جانا یہ اجر رکھتا ہے کہ خدا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اجر برابر ہے دس غلام آزاد کرنے کے اور افضل ہے مسجد الحرام میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے۔

٢ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ عِبَاداًفِي الْأَرْضِ يَسْعَوْنَ فِي حَوائِجِ النَّاسِ ، هُمُ الْآمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ أَدْخَلَ عَلَىٰ مُؤْمِنٍ سُرُوراً فَرَّحَ اللّٰهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲ - راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر اللہ کے کچھ بندے ہیں جو لوگوں کی حاجت برآری میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت بے خوف ہوں گے اور جو بندہ مومن کو خوش کرے گا اللہ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

٣ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ مَشَىٰ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَظَلَّهُ اللّٰهُ بِخَمْسَةٍ وَ سَبْعِينَ أَلْفِ مَلَكٍ وَلَمْ يَرْفَعْ قَدَماً إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَاسَيِّئَةً وَ يَرْفَعُ لَهُ بِهَادَرَجَةً ، فَإِذَافَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا أَجْرَحَاجٍّ وَمُعْتَمِرٍ .

۳ - فرمایا حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت برآری کے لئے نکلے گا تو اللہ کے حکم سے پچھتر ہزار ملائکہ اس پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور جو قدم اٹھاتا ہے ایک حسنہ اس کے نام لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور جب وہ اس کی حاجت برلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أَمْشِيَ فِي حَاجَةِ أَخٍ لِي مُسْلِمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَلْفَ نَسَمَةٍ وَأَحْمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلَىٰ أَلْفِ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ

۴ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے برادر مسلم کی حاجت روائی کے لیے میرا جانا میرے لئے زیادہ محبوب ہے ہزار غلام آزاد کرنے اور فی سبیل اللہ لوگوں کیلئے ہزار زین کسے اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کرنے سے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَامِنْ مُؤْمِنٍ يَمْشِي لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَاسَيِّئَةً ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَ زِيدَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ شُفِّعَ فِي عَشْرِ حَاجَاتٍ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مومن اپنے برادر مومن کی حاجت برآری کے لئے نکلتا ہے خدا ہر قدم پر اس کے نام ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ اس کا محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور اس کے بعد فرمایا دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس حاجتیں پوری کرتا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ، طَلَبَ وَجْهِ اللهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، يَغْفِرُ فِيهَا لِأَقَارِبِهِ وَجِيرَانِهِ وَإِخْوَانِهِ وَمَعَارِفِهِ ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ : ادْخُلِ النَّارَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ فِيهَا صَنَعَ إِلَيْكَ مَعْرُوفاً فِي الدُّنْيَا فَأَخْرِجْهُ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاصِباً .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سعی کرے اپنے برادر مومن کی حاجت برآری میں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور بخشتا ہے اس کے رشتہ داروں، پڑوسیوں، بھائیوں اور جان پہچان والوں اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ نیکی کریں اور ناصبی کے سوا اس نیکی کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کو جہنم سے نکال لے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَاجْتَهَدَ فِيهَا فَأَجْرَى اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قَضَاءَهَا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَاعْتِكَافَ شَهْرَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَصِيَامَهُمَا وَإِنِ اجْتَهَدَ فِيهَا وَلَمْ يُجْرِ اللهُ قَضَاءَهَا عَلَى يَدَيْهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَجَّةً وَعُمْرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی کسی برادر مسلم کی حاجت براری کے لئے کوشش کرے اور خدا اس کے ہاتھ سے وہ ضرورت پوری کرادے تو خدا اس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ اور دو مہینے کے اعتکاف کا جو مسجد الحرام میں کیا گیا ہو اور وہ دو ماہ روزے رکھے ہوں۔ ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر باوجود کوشش کے وہ حاجت براری نہ کر سکے تب بھی حج و عمرہ کا ثواب اس کو مل جائے گا۔

٨ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ اعْتِمَاداً عَلَى أَخِيهِ أَنْ يُنْزِلَ بِهِ حَاجَتَهُ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کافی ہے آدمی کو اپنے بھائی پر یہ اعتماد کہ وہ اپنی حاجت اس سے

بیان کرے۔

۹ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ : مَيْمُونٌ فَشَكَا إِلَيْهِ تَعَذُّرَ الْكِرَاءِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي : قُمْ فَأَعِنْ أَخَاكَ ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَيَسَّرَ اللهُ كِرَاهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مَجْلِسِي ؛ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَةِ أَخِيكَ ؟ فَقُلْتُ : قَضَاهَا اللهُ ـ بِأَبِي أَنْتَ وَ اُمِّي ـ فَقَالَ : أَمَا إِنَّكَ أَنْ تُعِينَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافِ اُسْبُوعٍ بِالْبَيْتِ مُبْتَدِئاً ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَتَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي أَعِنِّي عَلَى قَضَاءِ حَاجَةٍ ؛ فَانْتَعَلَ وَقَامَ مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ كُنْتَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ تَسْتَعِينُهُ عَلَى حَاجَتِكَ ؟ قَالَ : قَدْ فَعَلْتُ ـ بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي ـ فَذُكِرَ أَنَّهُ مُعْتَكِفٌ ؛ فَقَالَ لَهُ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ أَعَانَكَ كَانَ خَيْراً لَهُ مِنِ اعْتِكَافِهِ شَهْراً.

۹۔ صفوان جمال کہتا ہے کہ میں صادق آل محمدؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل مکہ سے آکر کہنے لگا کہ کرایہ شتراں ادا کرنے کی دشواری پیش آرہی ہے حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اُٹھو اور اپنے بھائی کی مدد کرو، میں اس کے ساتھ گیا اور کرایہ کی مشکل آسان کرکے پھر پلٹ آیا۔ حضرت نے فرمایا تم نے کیا کیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ فرمایا تیرا اپنے بھائی کی یہ مدد کرنا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے سات طوافوں سے خانۂ کعبہ کے، پھر فرمایا۔ ایک شخص امام حسنؑ سے کہنے لگا کہ ایک ضرورت میں میری مدد کیجئے حضرت نے جوتا پہنا اور اس کے ساتھ چلے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے گزرے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس شخص سے کہا۔ تو نے اپنی حاجت امام حسینؑ سے کیوں نہ بیان کی، اس نے کہا میں نے چاہا تو تھا لیکن دربان نے کہا کہ حضرت اعتکاف میں ہیں فرمایا اگر تو کہتا اور حضرت اعانت کرتے تو یہ ان کے ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہوتا۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : الْخَلْقُ عِيَالِي ، فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ أَلْطَفُهُمْ بِهِمْ وَأَسْعَاهُمْ فِي حَوَائِجِهِمْ.

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مخلوق میری عیال ہے پس میرے لئے ان میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اُن پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور ان کی حاجت پوری کرنے میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا ہے۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عِمَارَةَ قَالَ: كَانَ حَمَّادُبْنُ أَبِي حَنِيفَةَ إِذَالَقِيَنِي قَالَ: كَرِّرْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ، فَأُحَدِّثُهُ، قُلْتُ: رُوِّينَا أَنَّ عَابِدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي الْعِبَادَةِ صَارَمَشَّاءً فِي حَوَائِجِ النَّاسِ عَانِياً بِمَا يُصْلِحُهُمْ.

۱۱۔ ابو عمارہ نے بیان کیا کہ حماد بن ابو حنیفہ نے مجھ سے کہا کہ بیان کردہ بات جو آئمہ سے سنی ہے۔ میں نے کہا ہم سے یہ روایت کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک عابد جب عبادت کے آخری درجہ کو پہنچا تو لوگوں کی قضائے حاجت میں سعی کرنے اور ان کے معاملات کی اصلاح میں مشغول رہنے لگا۔

دوسوتیرہواں باب

مردِ مومن کے کرب کو دور کرنا

((بَابُ)) ۲۱۳

(تَفْرِيجِ كَرْبِ الْمُؤْمِنِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ أَغَاثَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اللَّهْفَانَ اللَّهْثَانَ عِنْدَ جُهْدِهِ فَنَفَّسَ كُرْبَتَهُ وَ أَعَانَهُ عَلَى نَجَاحِ حَاجَتِهِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِذَلِكَ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَحْمَةً مِنَ اللهِ، يُعَجِّلُ لَهُ مِنْهَا وَاحِدَةً يُصْلِحُ بِهَا أَمْرَ مَعِيشَتِهِ وَيَدَّخِرُ لَهُ إِحْدَى وَسَبْعِينَ رَحْمَةً لِأَفْزَاعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْوَالِهِ.

۱۔ راوی نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو شخص فریاد رسی کرتا ہے اپنے برادر مومن کی۔ اس کے اضطراب و درماندگی میں اور دور کرتا ہے اس کی تکلیف کو اور مدد کرتا ہے اس کی حاجت کے بر لانے میں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہتر رحمتیں لکھتا ہے ان میں سے ایک اس دنیا میں دیتا ہے تاکہ امر معاش میں سہولت ہو اور اکہتر ذخیرہ کرتا ہے روز قیامت میں خوف دور کرنے کے لیے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَعَانَ مُؤْمِناً نَفَّسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ ثَلَاثاً وَسَبْعِينَ كُرْبَةً، وَاحِدَةً فِي الدُّنْيَا

وَثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ كُرْبَةً عِنْدَ كُرْبَتِهِ الْعُظْمَى ، قَالَ : حَيْثُ يَتَشَاغَلُ النَّاسُ بِأَنْفُسِهِمْ .

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی برادر مومن کی اعانت کرے گا اللہ اس کی ۷۳ مصیبتوں کو دور کرے گا ان میں سے ایک اس دنیا میں اور ۷۲ قیامت کی مصیبت عظمیٰ میں جب کہ لوگ اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرَبَ الْآخِرَةِ وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ وَمَنْ أَطْعَمَهُ مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَقَاهُ شَرْبَةً سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا جو کوئی بندۂ مومن کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کے اضطراب کو روز قیامت دور کرے گا اور وہ اپنی قبر سے مطمئن اور رحمت خدا کا امیدوار ہو کر نکلے گا اور جو بھوک میں کھانا دے گا خدا اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو پیاس میں پانی پلائے گا۔ اللہ عزوجل اس کو بہشت کی شراب خالص سے سیراب کرے گا

٤ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ فَرَّجَ اللهُ عَنْ قَلْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۴- حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا اس کا دل خوش کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا دل خوش کرے گا۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً وَهُوَ مُعْسِرٌ يَسَّرَ اللهُ لَهُ حَوَائِجَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً يَخَافُهَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ عَوْرَةً مِنْ عَوْرَاتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : وَاللهُ فِي عَوْنِ الْمُؤْمِنِ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَارْغَبُوا فِي الْخَيْرِ .

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جو بندۂ مومن کسی بندۂ مومن کی تکلیف دور کرے گا۔ درآنحالیکہ وہ تندرست ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حاجتوں کو پورا کر دے گا، اور فرمایا

اللہ عزوجل اس مومن کا مددگار رہے جو دوسرے مومن کی مدد کرے تم نصیحت سے فائدہ حاصل کرو اور نیکی کی طرف راغب ہو۔

دوسو چودھواں باب

مومن کو کھانا کھلانا

٥(بَابُ إِطْعَامِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۴

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْبَعَ مُؤْمِناً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ أَشْبَعَ كَافِراً كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يَمْلأَ جَوْفَهُ مِنَ الزَّقُّومِ ، مُؤْمِناً كَانَ أَوْكَافِراً .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی مومن کو سیر کرے گا اس پر جنت واجب ہے اور جو کافر کو سیر کرے تو سزاوار ہے خدا کے لئے کہ اس کا پیٹ زقوم سے پُر کرے۔ چاہے کھانا کھلانے والا مومن ہو یا کافر۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ أُفُقاً مِنَ النَّاسِ ، قُلْتُ: وَمَا الأُفُقُ ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفٍ أَوْيَزِيدُونَ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں کھانا دوں ایک شخص کو مسلمانوں میں سے جو صاحب ایمان ہو تو میرے لئے وہ بہتر ہے اہل ناجیہ یعنی اطراف و جوانب کے ان ایک لاکھ یا زیادہ مسلمانوں کے کھانا کھلانے سے جو بظاہر مسلمان ہوں

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله . مَنْ أَطْعَمَ ثَلاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثَلاثِ جِنَانٍ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ: الْفِرْدَوْسِ وَجَنَّةِ عَدْنٍ وَ طُوبَى [وَ] شَجَرَةٍ (۲) تَخْرُجُ مِنْ جَنَّةِ عَدْنٍ ، غَرَسَهَا رَبُّنَا بِيَدِهِ .

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تین مسلمانوں کو کھانا کھلائے تو خدا اس کو تین جنتوں سے کھانا دے گا اول فردوس دوسرے جنت عدن تیسرے طوبیٰ سے جو جنت عدن کا درخت ہے اور جس کو ہمارے رب نے

اپنے دستِ قدرت سے بویا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُدْخِلُ بَيْتَهُ مُؤْمِنَيْنِ فَيُطْعِمُهُمَا شِبَعَهُمَا إِلاَّ كَانَ ذَلِكَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ نَسَمَةٍ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے گھر میں دو مومن داخل ہوں اور وہ انھیں کھانا کھلا کر سیر کرے تو یہ ایک بندہ آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ سَقَى مُؤْمِناً مِنْ ظَمَأٍ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی بھوک میں ایک بندۂ مومن کو کھانا دے خدا اس کو جنت کے پھلوں سے کھانا دے گا اور جو پیاسے مومن کو پانی پلائے گا۔ اللہ اس کو جنت کی سربمہر شراب سے سیراب کرے گا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً حَتَّى يُشْبِعَهُ لَمْ يَدْرِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْآخِرَةِ ، لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلاَّ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَالَ : مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۞ يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِيناً ذَا مَتْرَبَةٍ» بلد ۹۰/۱۴

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ جو مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے تو اس کے ثواب آخرت کو مخلوق میں کوئی نہیں جان سکتا۔ رب العالمین اللہ کے سوا نہ اس کا علم ملک مقرب کو ہے نہ نبی مرسل کو پھر فرمایا اسباب مغفرت سے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے پھر یہ آیت پڑھی یا کھانا کھلانا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار محتاج کو۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَقَى مُؤْمِناً شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ مِنْ حَيْثُ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ أَعْطَاهُ اللهُ بِكُلِّ شَرْبَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ ، وَإِنْ سَقَاهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ عَشْرَ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ.

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جو پانی پلانے کی قدرت رکھتے ہوئے کسی بندۂ مومن کو پانی پلائے تو گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کئے۔

٨ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَتُحِبُّ إِخْوَانَكَ يَا حُسَيْنُ ؟ قُلْتُ ، نَعَمْ ، قَالَ : تَنْفَعُ فُقَرَاءَهُمْ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يَحِقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُحِبَّ مَنْ يُحِبُّ اللهَ ، أَمَا وَاللهِ لَا تَنْفَعُ مِنْهُمْ أَحَداً حَتَّى تُحِبَّهُ ، أَتَدْعُوهُمْ إِلَى مَنْزِلِكَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ مَا آكُلُ إِلَّا وَمَعِي مِنْهُمُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَالْأَقَلُّ وَالْأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ : أَمَا إِنَّ فَضْلَهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَ أُوطِئُهُمْ رَحْلِي وَيَكُونُ فَضْلُهُمْ عَلَيَّ أَعْظَمَ ؟ ! قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا مَنْزِلَكَ دَخَلُوا بِمَغْفِرَتِكَ وَمَغْفِرَةِ عِيَالِكَ وَإِذَا خَرَجُوا مِنْ مَنْزِلِكَ خَرَجُوا بِذُنُوبِكَ وَذُنُوبِ عِيَالِكَ .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اے حسین بن نعیم دوست رکھتا ہے اپنے بھائیوں کو، میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پس نفع پہنچا مومنین نفرار کو، میں نے کہا اچھا، فرمایا سزاوار ہے تیرے لئے کہ دوست رکھنا اس کو جو اللہ کو دوست رکھے ______ خدا کی قسم تو نفع نہ پہنچائے گا کسی کو جب تک اس کو دوست نہ رکھے۔ کیا تو اپنے گھر ان کو نہیں بلاتا۔ میں نے کہا بلاتا ہوں اور جب تک دو تین یا اس سے کم و بیش نہ ہوں کھانا نہیں کھاتا۔ حضرت نے فرمایا ان کی فضیلت تیرے اوپر زیادہ ہے بہ نسبت اس فضیلت کے جو تجھے ان پر ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ میں ہی انھیں کھانا دوں انھیں فرش پر بٹھاؤں اور پھر بھی ان کو میرے اوپر فضیلت ہو۔ فرمایا ہاں جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو تیری اور تیرے عیال کی مغفرت کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور جب تیرے گھر سے نکلتے ہیں تو تیرے اور تیری عیال کے گناہ لے کر نکلتے ہیں۔

٩ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ قَالَ : ذُكِرَ أَصْحَابُنَا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ : مَا أَتَغَدَّى وَلَا أَتَعَشَّى إِلَّا وَمَعِي مِنْهُمُ الْإِثْنَانِ وَالثَّلَاثَةُ وَأَقَلُّ وَأَكْثَرُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَضْلُهُمْ عَلَيْكَ أَعْظَمُ مِنْ فَضْلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ وَأَنَا أُطْعِمُهُمْ طَعَامِي وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِي وَأُخْدِمُهُمْ عِيَالِي ؟ فَقَالَ : إِنَّهُمْ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْكَ دَخَلُوا بِرِزْقٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرٍ وَإِذَا خَرَجُوا خَرَجُوا بِالْمَغْفِرَةِ لَكَ .

٩۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے ہمارے اصحاب کا ذکر آیا۔ میں نے کہا جب تک

ان میں سے دو تین یا کم بیش نہ ہوں، میں نہ دن کا کھانا کھاتا ہوں نہ رات کا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کی فضیلت تجھ پر زیادہ ہے بہ نسبت تیری فضیلت کے ان پر، میں نے کہا یہ کیسے، میں ان کو کھانا دوں، مال ان پر خرچ کروں میرے گھر والے ان کی خدمت کریں پھر بھی فضیلت انہی کی ہو۔ فرمایا جب وہ تیرے گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ کا رزق کثیر آتا ہے اور جب جاتے ہیں تو تیری مغفرت کا سامان ہوتا ہے۔

١٠ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُطْعِمَ رَجُلاً مُسْلِماً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أُفُقاً مِنَ النَّاسِ. قُلْتُ: وَكَمِ الْأُفُقُ؟ فَقَالَ: عَشَرَةُ آلَافٍ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ ایک مرد مسلمان کو کھانا دینا میرے نزدیک ایک افق غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے میں نے پوچھا افق سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دس ہزار۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللهِ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ أَطْعَمَ فِئَاماً مِنَ النَّاسِ(٢)، قُلْتُ: وَمَا الْفِئَامُ [مِنَ النَّاسِ]؟ قَالَ: مِائَةُ أَلْفٍ مِنَ النَّاسِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو خوشنودئ خدا کے لئے اپنے بھائی کو کھانا کھلاتا ہے ایسا ہے جیسے لوگوں کے فئام کو کھلایا ہے میں نے پوچھا فئام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ایک لاکھ آدمی۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْتِقَ كُلَّ يَوْمٍ نَسَمَةً؟ قُلْتُ: لَا يَحْتَمِلُ مَالِي ذَلِكَ، قَالَ: تُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مُسْلِماً، فَقُلْتُ: مُوسِراً أَوْ مُعْسِراً؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْمُوسِرَ قَدْ يَشْتَهِي الطَّعَامَ.

۱۲۔ سَدِیرِ الصَّیْرَفِی نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تجھے کس چیز نے روکا اس سے کہ تو ہر روز ایک غلام آزاد کرے، میں نے کہا میں اس کا متحمل نہیں ہو سکتا یعنی اتنی دولت میرے پاس نہیں، فرمایا ایک مسلمان کو کھانا کھلایا کر، میں نے کہا چاہے مالدار ہو یا غریب، فرمایا مالدار بھی کبھی خواہش طعام رکھتا ہے۔

١٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَكْلَةٌ(٣) يَأْكُلُهَا أَخِي الْمُسْلِمُ عِنْدِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً

۱۳۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ کوئی مسلمان بھائی اگر میرے پاس کھانا کھائے تو وہ میرے نزدیک ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

١٤ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ أُشْبِعَ رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوقَكُمْ هٰذَا فَأَبْتَاعَ مِنْهَا رَأْساً فَأُعْتِقَهُ.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر میں اپنے مسلمان بھائیوں میں سے ایک بھائی کو سیر کر دوں تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جا کر ایک غلام خریدوں اور آزاد کر دوں۔

١٥ ـ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَأَنْ آخُذَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ [وَ] أَدْخُلَ إِلَى سُوقِكُمْ هٰذَا فَأَبْتَاعَ بِهَا الطَّعَامَ وَأَجْمَعَ نَفَراً مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ نَسَمَةً.

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر میں تمہارے بازار سے پانچ درہم کا کھانا خرید کر کے کچھ مسلمانوں کو کھلاؤں تو وہ میرے لئے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

١٦ ـ عَنْهُ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا مَا يَعْدِلُ عِتْقَ رَقَبَةٍ؟ قَالَ: إِطْعَامُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۶۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ غلام آزاد کرنے کے مساوی اور کیا ہے۔ فرمایا ایک مرد مسلمان کو کھانا کھلا دینا۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا أَرَى شَيْئاً يَعْدِلُ زِيَارَةَ الْمُؤْمِنِ إِلَّا إِطْعَامَهُ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ.

۱۷۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے سوائے مومن کو کھانا کھلانے کے کوئی اور چیز ثواب میں زیارت مومن کے برابر نہیں۔ اللہ کے لئے سزاوار ہے کہ وہ جنت کا کھانا اس شخص کو دے جو کسی مومن کو کھانا کھلائے۔

۱۸۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَأَنْ أُطْعِمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزُورَهُ ، وَلَأَنْ أَزُورَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ عَشْرَ رِقَابٍ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے محتاج مومن کو کھانا دینا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس کی زیارت کرنے سے اور اس کی زیارت کرنا زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے سے۔

۱۹۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُوسِراً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهُ مِنَ الذَّبْحِ ، وَمَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِناً مُحْتَاجاً كَانَ لَهُ يَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ يُنْقِذُهَا مِنَ الذَّبْحِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو مالدار مومن کو کھلائے تو یہ ایسا ہے جیسے اولادِ اسماعیل سے دس آدمیوں کو ذبح ہونے سے بچالیا اور ایک مومن محتاج کو کھانا کھلانا ایسا ہے جیسے اولادِ اسماعیل سے سو غلاموں کو ذبح سے بچالیا۔

۲۰۔ صَالِحُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَإِطْعَامُ مُؤْمِنٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِتْقِ عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حِجَجٍ ، قَالَ : قُلْتُ : عَشْرِ رِقَابٍ وَعَشْرِ حِجَجٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَا نَصْرُ إِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ مَاتَ أَوْ تُذِلُّونَهُ فَيَجِيءُ إِلَى نَاصِبٍ فَيَسْأَلُهُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ مَسْأَلَةِ نَاصِبٍ ، يَا نَصْرُ مَنْ أَحْيَا مُؤْمِناً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً فَإِنْ لَمْ تُطْعِمُوهُ فَقَدْ أَمَتُّمُوهُ وَإِنْ أَطْعَمْتُمُوهُ فَقَدْ أَحْيَيْتُمُوهُ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک مومن کو کھانا کھلانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ میں نے تعجب سے کہا۔ دس غلام آزاد کرنے اور دس حج کرنے سے۔ فرمایا۔ اے نصر! اگر تم اسے کو کھانا نہ دو گے تو یا تو وہ بھوک سے مرجائے گا یا کسی ناصبی سے جاکر سوال کرنے پر تم اسے مجبور کرو گے۔ اس سے تو اس کا مرجانا بہتر ہے۔ اے نصر جس نے ایک مومن کو زندہ کیا اس نے گویا سب لوگوں کو زندہ کیا۔ پس اگر تم نے اس کو نہ کھلایا تو گویا اسے مار ڈالا اور اگر کھانا دیا تو اس کو زندہ کرلیا۔

دوسو پندرہواں باب

مومن کو لباس پہنانا

(بَابُ مَنْ كَسَا مُؤْمِناً) ۲۱۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَخَاهُ كِسْوَةَ شِتَاءٍ أَوْ صَيْفٍ كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يَكْسُوَهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ يُهَوِّنَ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَنْ يُوَسِّعَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ وَأَنْ يَلْقَى الْمَلَائِكَةَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ بِالْبُشْرَى وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ» ۲۱/۱۰۳ انبیاء

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اپنے بھائی کو جاڑے یا گرمی کا لباس پہنایا۔ خدا اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور نزع کی سختی کو اس پر آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے گا اور جب قبر سے نکلے گا تو ملائکہ اس سے مل کر جنت کی بشارت دیں گے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ، وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعَةَ آلَافِ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، يَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِي الصُّورِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی برہنہ محتاج مسلمان کو لباس پہنائے اور اس کی روزی کے متعلق کسی امر میں مدد کرے تو خدا ستر ہزار فرشتوں کو معین کرتا ہے کہ جو اس کے لئے نفخ صور کے وقت تک اس کے ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتے رہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ كَسَا أَحَداً مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ أَوْ أَعَانَهُ بِشَيْءٍ مِمَّا يَقُوتُهُ مِنْ مَعِيشَتِهِ، وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَسْتَغْفِرُونَ لِكُلِّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

إلىٰ أَنْ يُنفَخَ فِي الصُّورِ.

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کسی محتاج مسلمان کو بحالتِ برہنگی لباس پہنائے گا یا روزی کے معاملہ میں اس کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا کہ وہ اس سے صادر ہونے والے ہر گناہ کے لئے استغفار کریں۔ یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام [قَالَ:] مَنْ كَسَا مُؤْمِناً كَسَاهُ اللهُ مِنَ الثِّيَابِ الْخُضْرِ.

وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: لَا يَزَالُ فِي ضَمَانِ اللهِ مَادَامَ عَلَيْهِ سِلْكٌ.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کسی مومن کو لباس پہنائے گا اللہ اس کو جنت کا لباس پہنائے گا اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ خدا کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس محتاج کے بدن پر اس لباس کا ایک تار بھی رہیگا

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ كَسَا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ عُرْيٍ كَسَاهُ اللهُ مِنْ إِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَسَا مُؤْمِناً ثَوْباً مِنْ غِنًى لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرٍ مِنَ اللهِ مَا بَقِيَ مِنَ الثَّوْبِ خِرْقَةٌ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی برہنگی میں کسی مومن کو لباس پہنائے گا تو خدا اس کو بہشتی لباس پہنائے گا اور جو بحالت مالداری پہنائے گا وہ اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔

دوسو سولہواں باب
مومن پر مہربانی کرنا اور اس کی عزّت کرنا

(بَابُ) ۲۱۶
(فِي إِلْطَافِ الْمُؤْمِنِ وَإِكْرَامِهِ)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَخَذَ مِنْ وَجْهِ[2] أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ قَذَاةً[3] كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَنْ تَبَسَّمَ فِي وَجْهِ أَخِيهِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جو اپنے مومن بھائی کے چہرہ سے خس وخاشاک دور کرے تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو بندۂ مومن کے چہرے پر تبسم لائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : مَرْحَبًا كَتَبَ اللهُ تَعَالَىٰ لَهُ مَرْحَبًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی سے مرحبا کہے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے خوش آمدید لکھتا ہے۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَأَكْرَمَهُ فَإِنَّمَا أَكْرَمَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس کے پاس کوئی مومن بھائی آئے اور وہ اس کا اکرام کرے تو اللہ اس کا اکرام کرتا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا فِي أُمَّتِي عَبْدٌ أَلْطَفَ أَخَاهُ فِي اللهِ بِشَيْءٍ مِنْ لُطْفٍ إِلَّا أَخْدَمَهُ اللهُ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ .

۴۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو کوئی میری اُمت میں اپنے بھائی پر کسی چیز سے بھی مہربانی کرے گا تو اللہ اس کی خدمت کے لئے جنت کے خادم مقرر کرے گا۔

٥ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَكْرَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِكَلِمَةٍ يُلْطِفُهُ بِهَا وَفَرَّجَ عَنْهُ كُرْبَتَهُ لَمْ يَزَلْ فِي ظِلِّ اللهِ الْمَمْدُودِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے صرف ایک کلمہ سے اپنے بھائی کو نوازا اور اس پر مہربانی کر کے خوش کرے تو اللہ اسے اپنے مہربانی کے سایہ میں رکھے گا جب تک وہ اس کام میں لگا رہے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ:

الحشر ۵۹/۹

سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ مِمَّا خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ أَنْ يُعَرِّفَهُ بِرَّ إِخْوَانِهِ وَإِنْ قَلَّ، وَلَيْسَ الْبِرُّ بِالْكَثْرَةِ وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (ثُمَّ قَالَ:) وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ»، وَمَنْ عَرَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَفَّاهُ أَجْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا جَمِيلُ ارْوِ هَذَا الْحَدِيثَ لِإِخْوَانِكَ، فَإِنَّهُ تَرْغِيبٌ فِي الْبِرِّ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جن باتوں سے اللہ نے مخصوص کیا ہے مومنین کو، ان میں ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کریں اگرچہ نیکی کم ہی کیوں نہ ہو۔ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے وہ تنگدستی کی حالت میں بھی اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں پھر یہ بھی فرمایا ہے جو بخل سے اپنے کو بچانے والے ہیں وہ روز آخرت فلاح پانے والے ہیں اور جس نے خدا کی معرفت حاصل کی خدا اس کو دوست رکھتا ہے۔ اس کا اجر روز قیامت بے حساب ہے۔ پھر فرمایا اے جمیل اس حدیث کو لوگوں سے بیان کرو کہ اس سے نیکی کی طرف لوگوں کو رغبت ہوگی۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَتْحِفُ أَخَاهُ التُّحْفَةَ، قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ التُّحْفَةُ؟ قَالَ: مِنْ مَجْلِسٍ وَمُتَّكَأٍ وَطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ وَسَلَامٍ، فَتَطَاوَلُ الْجَنَّةُ مُكَافَاةً لَهُ(٢) وَيُوحِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا: أَنِّي قَدْ حَرَّمْتُ طَعَامَكِ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَّا عَلَى نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا: أَنْ كَافِئِي أَوْلِيَائِي بِتُحَفِهِمْ فَيَخْرُجُ مِنْهَا وُصَفَاءُ وَوَصَائِفُ مَعَهُمْ أَطْبَاقٌ مُغَطَّاةٌ بِمَنَادِيلَ مِنْ لُؤْلُؤٍ، فَإِذَا نَظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ وَهَوْلِهَا وَإِلَى الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا طَارَتْ عُقُولُهُمْ وَامْتَنَعُوا أَنْ يَأْكُلُوا فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ جَهَنَّمَ عَلَى مَنْ أَكَلَ مِنْ طَعَامِ جَنَّتِهِ فَيَمُدُّ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَيَأْكُلُونَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کو چاہیئے کہ تحفہ دے اپنے بھائی کو، راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ تحفہ کس چیز کا ہو فرمایا فرش ہو اس کے بیٹھنے کے لئے، تکیہ پس پشت لگانے کے لئے، کھانا ہو لباس ہو، سلام کیا جائے۔ اس کے بدلے میں اس کو موقع ہوگا کہ جنت کی طرف گردن اٹھا کر دیکھے اور جنت کو وحی ہوگی کہ میں نے تیرا طعام سوائے نبیؐ یا وصیؑ نبیؐ اہل دنیا پر حرام کیا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا جنت کو وحی کرے گا کہ تلافی کر میرے دوستوں کی چند تحفوں سے۔ پس نکلیں گے اس سے چند غلام، کنیزیں جن کے سروں پر خوان ہوں گے جو موتی ٹکے رومالوں سے ڈھکے ہوں گے جب وہ لوگ جہنم اور اس کے خوفناک مناظر کو دیکھیں گے تو ہوش و حواس

گم ہو جائیں گے اور کھانے سے رک جائیں گے اس وقت تحت عرش سے ایک منادی ندا کرے گا جہنم حرام ہے اس پر جو طعام جنت لے تب وہ لوگ اپنے ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ سَبْعِينَ كَبِيرَةً.

۸- فرمایا حضرت محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن کی محبت یہ ہے کہ اس کے ستر بڑے گناہ چھپائے۔

٩ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَمْلَا عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَحْسِنْ يَا إِسْحَاقُ إِلَى أَوْلِيَائِي مَا اسْتَطَعْتَ، فَمَا أَحْسَنَ مُؤْمِنٌ إِلَى مُؤْمِنٍ وَلَا أَعَانَهُ إِلَّا خَمَشَ وَجْهَ إِبْلِيسَ وَقَرَّحَ قَلْبَهُ.

۹- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق احسان کر میرے دوستوں سے جہاں تک ممکن ہو جب مومن، مومن پر احسان کرتا ہے یا اس کی مدد کرتا ہے تو ابلیس اپنا چہرہ کھرچتا ہے اور اس کا قلب زخمی ہوتا ہے۔

دوسو سترہواں باب

خدمت مومن

(بَابٌ فِي خِدْمَتِهِ) ۲۱۷

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّمَا مُسْلِمٍ خَدَمَ قَوْماً مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ عَدَدِهِمْ خُدَّاماً فِي الْجَنَّةِ.

۱- حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان، مسلمانوں میں سے کسی قوم کی خدمت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بقدر ان کی تعداد کے جنت میں خدمت گار عطا فرمائے گا۔

دوسو اٹھارہواں باب

نصیحت المومن

(بَابُ نَصِيحَةِ الْمُؤْمِنِ) ۲۱۸

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عِيسَى ابْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يُنَاصِحَهُ (٢).

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومنین پر واجب ہے کہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَالْمَغِيبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب (بذریعہ مراسلت)

٣ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن پر مومن کو نصیحت کرنا واجب ہے

٤ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لِيَنْصَحِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ .

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے بھائی کی نصیحت اس طرح کرے جیسے اپنے نفس کو کرتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِخَلْقِهِ .

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ از روئے قدر و منزلت عند اللہ روز قیامت وہ شخص سب سے زیادہ ہوگا۔ تو اس کی زمین اس کی مخلوق کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہوگا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ،عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالنُّصْحِ لِلّٰهِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ

٦۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نصیحت کرنا تم پر لازم ہے قربتہ الی اللہ ہر گز تم کو اس سے بہتر عمل نہ ملے گا۔

دوسو اُنیسواں باب

لوگوں کے درمیان اصلاح

((بَابُ)) ۲۱۹

☆(الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حَبِيبٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا اللهُ إِصْلَاحُ بَيْنِ النَّاسِ إِذَا تَفَاسَدُوا وَتَقَارُبُ بَيْنِهِمْ إِذَا تَبَاعَدُوا

عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ .

١۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وہ نیکی جس کو اللہ دوست رکھتا ہے لوگوں کے درمیان صلح کرانا ہے جبکہ فساد برپا ہو اور ان کو ایک دوسرے سے قریب کرنا ہے جبکہ وہ دور ہو چکے ہوں۔

اور راویوں نے بھی حضرت ابو عبد اللہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَأَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِينَارَيْنِ .

٢۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا میرے نزدیک دو دینار صدقہ دینے

سے بہتر ہے۔

٣ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا رَأَيْتَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْ شِيعَتِنَا مُنَازَعَةً فَافْتَدِهَا مِنْ مَالِي.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے دو شیعوں میں جب جھگڑا دیکھو تو اپنے مال سے فدیہ دے کر اس قضیہ کو ختم کرا دو۔

٤ ـ ابْنُ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَابِقِ الْحَاجِّ قَالَ: مَرَّ بِنَا الْمُفَضَّلُ وَ أَنَا وَخَتَنِي نَتَشَاجَرُ فِي مِيرَاثٍ، فَوَقَفَ عَلَيْنَا سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لَنَا: تَعَالَوْا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَتَيْنَاهُ فَأَصْلَحَ بَيْنَنَا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَوْثَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا مِنْ صَاحِبِهِ، قَالَ: أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ مَالِي وَلَكِنْ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام أَمَرَنِي إِذَا تَنَازَعَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِنَا فِي شَيْءٍ أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَأَفْتَدِيَهَا مِنْ مَالِهِ، فَهَذَا مِنْ مَالِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں اور میرا بہنوئی میراث پر جھگڑا کر رہے تھے کہ مفضل کا اس طرف سے گزر ہوا وہ ہمارے پاس ٹھہر گئے اور کہا کہ تم لوگ گھر چلو، چنانچہ ہم لوگ ان کے ساتھ گھر آئے۔ مفضل نے ہمارے درمیان صلح کرا دی اور چار سو درہم اپنے پاس سے ہم کو دیئے۔ جب ہم مطمئن ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ یہ میرا مال نہیں ہے بلکہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ جب ہمارے اصحاب میں کوئی جھگڑا ہو تو میں ان کے درمیان صلح کرا دوں اور حضرت کے مال سے فدیہ دوں پس یہ مال حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَاذِبٍ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہلاتا۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

٦ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَ تُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ» قَالَ: إِذَا دُعِيتَ لِصُلْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَلَا تَقُلْ عَلَيَّ يَمِينٌ أَلَّا أَفْعَلَ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق تم اپنی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کہو کہ تم نیکی نہ کروگے پرہیزگاری نہ کروگے اور لوگوں کے درمیان صلح نہ کراؤگے امام نے فرمایا جب تم دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے بلائے جاؤ تو قسم کھاکر یہ نہ کہو کہ میں یہ نہ کروں گا۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَبْنِ وَهْبٍ أَوْمُعَاوِيَةَبْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَبْلِغْ عَنِّي كَذَا وَكَذَا ـ فِي أَشْيَاءَ أَمَرَ بِهَا ـ قُلْتُ : فَأُبَلِّغُهُمْ عَنْكَ وَأَقُولُ عَنِّي مَاقُلْتَ لِي وَغَيْرَ الَّذِي قُلْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْمُصْلِحَ لَيْسَ بِكَذَّابٍ [إِنَّمَا هُوَالصُّلْحُ لَيْسَ بِكَذِبٍ]

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میری طرف سے فلاں فلاں امر کے متعلق یہ باتیں پہنچا دو جن کا میں حکم دے رہا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ کہوں گا اور کچھ اپنی طرف سے کہہ دوں، فرمایا ضرور، صلح کرانے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا کیوں کہ صلح جھوٹ نہیں ہے۔

دوسو بیسواں باب

احیاء مومن

(باب) ۲۲۰

(فِي إِحْيَاءِ الْمُؤْمِنِ)

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» ؟ قَالَ : مَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا وَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ هُدًى إِلَى ضَلَالٍ فَقَدْ قَتَلَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایک شخص کو بغیر کسی کے قتل کئے ہوئے قتل کیا تو ایسا ہے گویا سب آدمیوں کو قتل کیا اور جس نے ایک کو زندہ رکھا اس نے گویا سب کو زندہ رکھا۔ سائل نے کہا اس سے کچھ اور بھی مراد ہے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت سے ضلالت کی طرف پہنچایا اس نے گویا اس کو قتل کیا۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ : «وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» ؟ قَالَ : مِنْ حَرَقٍ أَوْغَرَقٍ ، قُلْتُ : فَمَنْ أَخْرَجَهَا مِنْ ضَلَالٍ إِلَى هُدًى ؟ قَالَ : ذَاكَ تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِاللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانٍ مِثْلَهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا تفسیر ہے اس آیت کی، جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا کل آدمیوں کو زندہ کیا۔ فرمایا جس نے کسی کو جلنے یا ڈوبنے سے بچایا۔ میں نے کہا۔ کیا یہ مراد نہیں، جس نے گمراہی سے ہدایت کی طرف پہنچایا فرمایا۔ یہ تاویل سب سے اچھی ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَسْأَلُكَ ؟ أَصْلَحَكَ اللهُ فَقَالَ : نَعَمْ، فَقُلْتُ : كُنْتُ عَلَى حَالٍ وَ أَنَا الْيَوْمَ عَلَى حَالٍ أُخْرَى كُنْتُ أَدْخُلُ الْأَرْضَ فَأَدْعُو الرَّجُلَ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْمَرْأَةَ فَيُنْقِذُ اللهُ مَنْ شَاءَ وَأَنَا الْيَوْمَ لَا أَدْعُو أَحَداً ؟ فَقَالَ : وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَ رَبِّهِمْ فَمَنْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ ظُلْمَةٍ إِلَى نُورٍ أَخْرَجَهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا عَلَيْكَ إِنْ آنَسْتَ مِنْ أَحَدٍ خَيْراً أَنْ تَنْبِذَ إِلَيْهِ الشَّيْءَ نَبْذاً ، قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً» قَالَ : مِنْ حَرَقٍ أَوْغَرَقٍ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ : تَأْوِيلُهَا الْأَعْظَمُ أَنْ دَعَاهَا فَاسْتَجَابَتْ لَهُ .

۳۔ حمران سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا میں آپ سے سوال کروں۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پہلے میری حالت اور تھی اب اور ہے۔ میں پہلے کسی بستی میں جاکر ایک یا دو مرد یا ایک عورت پر تبلیغ مذہب حقہ کرتا تھا خدا جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لاتا ہے لیکن اب میں کسی کو دعوت الی الحق نہیں دیتا۔ فرمایا کوئی حرج نہیں، اگر تو لوگوں کو ان کے رب کی ہدایت پر چھوڑ دے۔ اللہ جس کو چاہے ظلمت سے نور کی طرف نکالے گا اور اگر کوئی حصول نیکی کی طرف سے ہوا اور تجھ سے ہدایت چاہے تو تھوڑی سی ہدایت اسے کر تاکہ درصورت منافق یا مکار دشمن ہونے کے تجھے نقصان نہ پہنچائے، میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جس نے ایک نفس کو زندہ کیا اس نے گویا سب کو زندہ کیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے جلنے یا ڈوبنے سے بچانا۔ پھر فرمایا۔ اس کی سب سے بڑی تاویل یہ ہے کہ اگر مدد کے لئے بلائے تو اس کی مدد کی جائے۔

دوسو اکیسواں باب

اپنے اہل کو دعوت الی الایمان دینا

(بَابٌ) ۲۲۱

☆(فِي الدُّعَاءِ لِلأَهْلِ إِلَى الإِيمَانِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ وَهُمْ يَسْمَعُونَ مِنِّي أَفَأَدْعُوهُمْ إِلَى هَذَا الأَمْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ». ۶/۶۶ تحریم

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے گھر والے میری بات سنتے ہیں تو میں بحالت تقیہ ان کو امر امامت کے متعلق بتاؤں فرمایا ضرور، خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

دوسو بائیسواں باب

تقیہ کی صورت میں مخالفوں کو امرِ حق کی دعوت دینے سے باز رہنا

(بَابٌ) ۲۲۲

☆(فِي تَرْكِ دُعَاءِ النَّاسِ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّيْدَاوِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِيَّاكُمْ وَالنَّاسَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَتَرَكَهُ (۲) وَهُوَ يَجُولُ لِذَلِكَ وَيَطْلُبُهُ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمُ النَّاسَ قُلْتُمْ: ذَهَبْنَا حَيْثُ ذَهَبَ اللهُ وَاخْتَرْنَا مَنِ اخْتَارَ اللهُ، وَاخْتَارَ اللهُ مُحَمَّداً وَاخْتَرْنَا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کو مخالف لوگوں سے (بصورت تقیہ) بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے پھر اسے چھوڑ دیتا ہے کہ اس میں غور و فکر کرکے امرِ حق تلاش کرے پھر فرمایا جب تم مخالفوں سے گفتگو کرو تو کہو ہم اسی طرف جا رہے ہیں جدھر اللہ گیا ہے اور ہم نے ہدایت کے لئے اسی کا انتخاب کیا ہے جس کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اللہ نے محمدؐ کو انتخاب کیا ہے ہم نے ان کے بعد آلِ محمدؐ کو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ وَلِلنَّاسِ، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا أَحَداً إِلَى أَمْرِكُمْ، فَوَاللهِ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يُضِلُّوا عَبْداً يُرِيدُ اللهُ هُدَاهُ مَا اسْتَطَاعُوا، كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: أَخِي وَ ابْنُ عَمِّي وَجَارِي فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً طَيَّبَ رُوحَهُ فَلَا يَسْمَعُ بِمَعْرُوفٍ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا بِمُنْكَرٍ إِلَّا أَنْكَرَهُ ثُمَّ يَقْذِفُ اللهُ فِي قَلْبِهِ كَلِمَةً يَجْمَعُ بِهَا أَمْرَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت تمہارا مخالف لوگوں سے کیا تعلق تم ان سے الگ رہو امرِ امامت کی طرف لوگوں کو دعوت نہ دو خدا کی قسم اگر تمام اہلِ آسمان و زمین ایسے بندے کو گمراہ کرنا چاہیں جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو وہ ایسا نہ کرسکیں گے۔ تم لوگوں سے الگ ہی رہو اور ان اپنے مخالفوں کو یہ نہ سمجھو کہ یہ میرا بھائی ہے میرا ابنِ عم ہے میرا پڑوسی ہے بے شک جب خدا کسی کے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اس کی روح کو پاک کر دیتا ہے پس جب وہ امرِ نیک کو سنتا ہے تو اسے پہچانتا ہے اور بُری بات سے انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسا کلمہ ڈالتا ہے جس سے اس کی خاطر جمع ہو جاتی ہے یعنی آئمہ ضلالت کی پیروی سے رک جاتا ہے۔

٣ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: نَدْعُوا النَّاسَ إِلَى هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ بِعُنُقِهِ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ طَائِعاً أَوْ كَارِهاً.

۳۔ فُضَیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ ہم لوگوں کو امرِ امامت کی طرف دعوت دیں؟ فرمایا اے فضیل جب اللہ کسی بندہ کے لئے نیکی چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی گردن پکڑ کر امرِ امامت کا اقرار کرائے خواہ وہ بخوشی اقرار کرے یا بہ کراہت۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هٰذَا لِلّٰهِ وَلَاتَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ ، فَإِنَّهُ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَلِلّٰهِ وَمَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَايَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَلَاتُخَاصِمُوا بِدِينِكُمُ النَّاسَ فَإِنَّ الْمُخَاصَمَةَ مُمْرِضَةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله : «إِنَّكَ لَاتَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ» وَ قَالَ : «أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ» ذَرُوا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ ، أَخَذُوا عَنِ النَّاسِ وَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٍّ عليه السلام وَلَا سَوَاءَ ؛ وَإِنَّنِي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : إِذَا كَتَبَ اللهُ عَلٰى عَبْدٍ أَنْ يُدْخِلَهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ كَانَ أَسْرَعَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّيْرِ إِلٰى وَكْرِهِ .

قصص ۵۶/۲

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کو رضائے الٰہی کے لئے اختیار کرو نہ کہ لوگوں کی رضا کے لئے جو رضائے الٰہی کے لئے ہوگا وہ تو اللہ کے لئے ہوگا اور جو لوگوں کے لئے ہوگا تو وہ آسمان تک نہ جائیگا اور دین کے معاملہ میں لوگوں سے جھگڑا نہ کرو۔ کیونکہ اس سے بہت سی قلبی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا نے اپنے نبی سے فرمایا ہے۔ جسے تم دوست رکھتے ہو اسے ہدایت (ایصال الی المطلوب) نہیں کر سکتے (صرف راستہ دکھا سکتے ہو) اور خدا جسے چاہتا ہے منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے پھر سورۂ یونس میں فرمایا ہے۔ کیا تم لوگوں کو (جن سے سبب توفیق ہوا) مومن ہونے پر مجبور کر دوگے۔ لوگوں کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے جو علم لیا ہے۔ وہ لوگوں سے لیا ہے اور تم نے جو کچھ لیا ہے وہ رسولؐ اور علیؑ سے لیا ہے نہ کہ غیر سے، اور میں نے اپنے باپ سے سنا ہے خدا جس کے لئے امر دین میں داخلہ کے لئے لکھ دیتا ہے وہ اس کی طرف اس سے زیادہ تیز جاتا ہے جتنا ایک طائر اپنے گھونسلہ کی طرف۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسٰى ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ قَوْمًا لِلْحَقِّ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ قَبِلَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَايَعْرِفُونَهُ وَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَايَعْرِفُونَهُ وَخَلَقَ قَوْمًا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَإِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْحَقِّ أَنْكَرَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنْ كَانُوا لَايَعْرِفُونَهُ وَ إِذَا مَرَّ بِهِمُ الْبَابُ مِنَ الْبَاطِلِ قَبِلَتْهُ قُلُوبُهُمْ وَ إِنْ كَانُوا لَايَعْرِفُونَهُ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے ایک قوم کو حق کے لئے پیدا کیا ہے پس جب وہ امر حق کے کسی دروازہ کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں اگرچہ وہ اس کی علت نہ جانتے ہوں اور ایک قوم ان کے علاوہ پیدا کی ہے جب وہ کسی امر باطل کی طرف سے گزرتے ہیں تو ان کے دل اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ اگرچہ اس کی علت نہ جانتے ہوں۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً مِنْ نُورٍ فَأَضَاءَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ حَتّٰى يَكُونَ أَحْرَصَ عَلٰى مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْكُمْ وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ .

فَأَظْلَمَ لَهَا سَمْعَهُ وَقَلْبَهُ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ»

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا عمل چاہتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نقطہ نورانی پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل روشن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس جو امرِ امامت ہے اس کے حاصل کرنے میں وہ سب سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے خدا جب کسی کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے جس سے اس کے کان اور دل تاریک ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی کو ہدایت کرے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو ایسا تنگ بنا دیتا ہے گویا اسلام اس کے لئے آسمان پر چڑھنے کے برابر دشوار ہو جاتا ہے۔

توضیح:۔ اس حدیث اور آیت سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایمان و کفر پر مجبور ہے خدا جس کو چاہتا ہے مومن بناتا ہے جسے چاہتا ہے کافر، لیکن ایسا نہیں بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنی زندگی میں جو عمل کرنے والا ہوتا ہے وہ سب عمل سے پہلے علم الٰہی میں ہوتا ہے پس جس کا عمل نیک اس کے علم میں ہوتا ہے اور قبولِ حق کی صلاحیت اس میں پاتا ہے اس پر اپنی توفیقات نازل کرتا ہے جس کو ایسا نہیں پاتا اس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور توفیق دینا اللہ کا تفضل ہے کسی کا حق نہیں کیوں کہ توفیق و تفضل کسی کام کا اجر نہیں ہوتا اور علمِ الٰہی کسی کام پر کسی کو مجبور نہیں کرتا۔

۷ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً بَيْضَاءَ ، وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهُ وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَوَكَّلَ بِهِ شَيْطَاناً يُضِلُّهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ کسی سے نیکی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے سننے والے سوراخ کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ معین کرتا ہے تاکہ برائی سے اسے روکتا رہے اور جب کسی بندہ سے کوئی برائی کو روکنا نہیں چاہتا تو اس کے قلب میں ایک سیاہ نکتہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے قلب کے مسامات بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ وہ اسے گمراہ کرتا رہے۔

توضیح:۔ جب کوئی شخص باوجود نیک و بد جاننے کے اور احکامِ الٰہی سے باخبر ہونے کے اپنی بدکرداری سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور رحمت اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اس صورت میں شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

دو سو تیئسواں باب

خدا اپنا دین اُسے عطا کرتا ہے جسے دوست رکھتا ہے

(بَابُ) ۲۲۳

☆(أَنَّ اللهَ إِنَّمَا يُعْطِي الدِّينَ مَنْ يُحِبُّهُ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ حُمْرَانَ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا الصَّخْرِ إِنَّ اللهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَ يُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ ، أَنْتُمْ وَاللهِ عَلَىٰ دِينِي وَ دِينِ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ ، لَا أَعْنِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَلَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَإِنْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِ هٰؤُلَاءِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابوصخر اللہ دنیا کی نعمت دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے لیکن ہمارے امر امامت و امارت کو تو انہی کو عطا کرتا ہے جو اس کے برگزیدہ بندے ہیں۔ تم واللہ میرے اور میرے آبا ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہو میں نے ابار سے مراد حضرت علی بن الحسینؑ اور محمد بن علی کو نہیں لیا۔ حالانکہ وہ بھی انہی کے دین پر ہیں۔

توضیح: حضرت کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام جس میں نفی شریک باری تعالیٰ ہے مشترک ہے تمام انبیاء میں آدم سے لے کر خاتم الانبیاء تک ادیان انبیاء میں اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں، اختلاف ہے تو فروع دین میں۔ اس میں شیعہ امامیہ کا مسلک جداگانہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کی توفیق اللہ اپنے برگزیدہ بندوں کو دیتا ہے۔

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَعْيَنَ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَا مَالِكُ إِنَّ اللهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ ، وَلَا يُعْطِي دِينَهُ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے مالک اللہ دنیا کی نعمتیں تو دوست دشمن سب کو دیتا ہے لیکن اپنا دین صرف اسی کو دیتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۳ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْوَشّاء ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ ، وَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللهُ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا صَفْوَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اس دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر نیک و بد کو دیتا ہے لیکن ایمان اپنے برگزیدہ بندوں ہی کو دیتا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ علیه السلام : إِنَّ الدُّنْيَا يُعْطِيهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ أَبْغَضَ ، وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا مَنْ أَحَبَّهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا کی نعمتیں تو خدا ہر دوست دشمن کو دیتا ہے لیکن ایمان تو اسی کو دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

دوسو چوبیسواں باب

سلامتیٔ دین

(بَابُ سَلَامَةِ الدِّينِ) ۲۲۴

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا» فَقَالَ : أَمَا لَقَدْ بَسَطُوا عَلَيْهِ وَقَتَلُوهُ وَلٰكِنْ أَتَدْرُونَ مَا وَقَاهُ ؟ وَقَاهُ أَنْ يَفْتِنُوهُ فِي دِينِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کہ سوال کیا گیا حضرت سے اس آیت کے بارے میں، اللہ نے بچا لیا، مومن آل فرعون کو فرعونیوں کے مکر سے کہ انھوں نے حملہ کیا اس پر اور قتل کر دیا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ خدا نے کیسے اس کی حفاظت کی خدا نے اسے دین سے گمراہ ہونے سے بچا لیا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ علیه السلام

كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَصْحَابِهِ : اعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ نُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ ، فَإِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَاجْعَلُوا أَمْوَالَكُمْ دُونَ أَنْفُسِكُمْ ، وَ إِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَاجْعَلُوا أَنْفُسَكُمْ دُونَ دِينِكُمْ ؛ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ دِينُهُ وَالْحَرِيبُ مَنْ حُرِبَ دِينُهُ ؛ أَلَا وَإِنَّهُ لَا فَقْرَ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، أَلَا وَإِنَّهُ لَا غِنَى بَعْدَ النَّارِ ، لَا يُفَكُّ أَسِيرُهَا وَلَا يُبْرَأُ ضَرِيرُهَا

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے اصحاب کو وصیت کی تھی کہ آگاہ ہو کہ قرآن ہدایت ہے دن اور رات میں اور نور ہے ضلالت کی تاریکی میں جب کہ تنگدستی اور فاقہ ہو۔ جب تم پر کوئی بلا آئے تو اسے مال کے ذریعہ اپنے نفسوں سے دور کرو نہ کہ دین کھو کر، آگاہ ہو کہ ہلاک ہوا وہ جس کا دین ہلاک ہوا اور تباہی ہے اس کے لئے جس کا دین تباہ ہوا، آگاہ ہو جنت کے بعد تنگدستی نہیں اور دوزخ کے بعد مالداری نہیں، دوزخ کا قیدی آزاد نہیں ہوتا اور اس کو تکلیف سے رہائی نہیں ملتی۔

۳ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ: سَلَامَةُ الدِّينِ وَصِحَّةُ الْبَدَنِ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ، وَالْمَالُ زِينَةٌ مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ.

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، مِثْلَهُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے دین کی سلامتی اور بدن کی صحت مال سے بہتر ہے اور مال دنیا کی زینت ہے بشرطیکہ اس سے نیکی حاصل کی جائے۔

فضیل نے بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَبَرَ زَمَاناً لَا يَحُجُّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ مَعَارِفِهِ ، فَقَالَ لَهُ : فُلَانٌ مَا فَعَلَ ؟ قَالَ: فَجَعَلَ يُضَجِّعُ الْكَلَامَ يَظُنُّ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الْمَيْسَرَةَ وَالدُّنْيَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ دِينُهُ ؟ فَقَالَ : كَمَا تُحِبُّ ، فَقَالَ : هُوَ وَاللهِ الْغَنِيُّ .

۴۔ ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا۔ ایک بار جب اس کا ایک شناسا آیا۔ آپؑ نے اس سے حال پوچھا۔ اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا کہ اس کی مالی حالت کمزور ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے خدا کی قسم وہ غنی ہے۔

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا (قَالَ: بِمَا صَبَرُوا عَلَى التَّقِيَّةِ) وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ» قَالَ: الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ.

۱- آیا ان لوگوں کو دُہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بناء پر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر۔ اور ایک آیت کے متعلق دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے، فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاء راز کرنا۔

٢ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوّے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شئے میں ہے، سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

توضیح: نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِ اللهِ، قُلْتُ: مِنْ دِينِ اللهِ؟ قَالَ: إِي وَاللهِ مِنْ دِينِ اللهِ وَلَقَدْ قَالَ يُوسُفُ عليه السلام: «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» وَاللهِ مَا كَانُوا سَرَقُوا شَيْئاً وَلَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «إِنِّي سَقِيمٌ» وَاللهِ مَا كَانَ سَقِيماً.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ اللہ کا دین ہے۔ میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے۔ فرمایا خدا کی قسم اللہ کا دین ہے یوسف نے کہا تھا قافلہ والو تم چور ہو۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: لَا وَاللهِ مَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّقِيَّةِ، يَا حَبِيبُ إِنَّهُ مَنْ كَانَتْ لَهُ تَقِيَّةٌ رَفَعَهُ اللهُ ، يَا حَبِيبُ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ تَقِيَّةٌ وَضَعَهُ اللهُ ، يَا حَبِيبُ إِنَّ النَّاسَ إِنَّمَا هُمْ فِي هُدْنَةٍ فَلَوْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ هَذَا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا ــــــــــــــ اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کر دے گا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت حجتؑ ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَكَلَتْهُ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ لَنَحَلُوكُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہلِ بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

عليه السلام في قَولِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ» قَالَ: الْحَسَنَةُ: التَّقِيَّةُ، وَالسَّيِّئَةُ: الإِذاعَةُ وَقَولُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ» قَالَ: الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ التَّقِيَّةُ، «فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَداوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ».

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان وجوب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقہ سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْكِنانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا أَبَا عَمْرٍو أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِفُتْيَا ثُمَّ جِئْتَنِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ، أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قُلْتُ: بِأَحْدَثِهِمَا وَأَدَعُ الْآخَرَ، فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو وَأَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ سِرّاً أَمَا وَاللهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ إِنَّهُ [لَ]خَيْرٌ لِي وَلَكُمْ، [وَ]أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي دِينِهِ إِلَّا التَّقِيَّةَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے ابوعمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸ ۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا بَلَغَتْ تَقِيَّةُ أَحَدٍ تَقِيَّةَ أَصْحَابِ الْكَهْفِ إِنْ كَانُوا لَيَشْهَدُونَ الْأَعْيَادَ وَيَشُدُّونَ الزَّنَانِيرَ فَأَعْطَاهُمُ اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تمہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور از روئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹ ۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ وَاقِدٍ اللَّحَّامِ قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِي وَمَضَيْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَلْقَاكَ فَأَصْرِفُ وَجْهِي كَرَاهَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ، فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللهُ وَلٰكِنَّ رَجُلاً

لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا اور جب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا ابا عبداللہ، اس نے اچھا نہ کیا۔

توضیح:۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیئے تھا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي، فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا قَالَ: إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ؛ وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي. فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ: أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ فَقَالَ: وَاللهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ» فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عِنْدَهَا: يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا.

۱۰۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمدؐ پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (سائل دین محمدؐ پر ہونے سے سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیئے لہذا اس نے یہ کہا) پوچھا گیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمۂ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

قبول کرلیا اور تمھیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلاً يُعَيِّرُونَا بِهِ ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوْءِ يُعَيَّرُ وَالِدُهُ بِعَمَلِهِ كُونُوا لِمَنِ انْقَطَعْتُمْ إِلَيْهِ زَيْناً وَلَا تَكُونُوا عَلَيْهِ شَيْناً صَلُّوا فِي عَشَائِرِهِمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَسْبِقُونَكُمْ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهِ مِنْهُمْ وَاللهِ مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبْءِ قُلْتُ : وَمَا الْخَبْءُ ؟ قَالَ : التَّقِيَّةُ .

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بُرا بیٹا اپنے عملِ بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لیے باعثِ زینت ہونہ کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود رہو اور کسی امرِ نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لیے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورتِ تقیہ۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلَاةِ ، فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباد اجداد کا دین ہے جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے دین نہیں۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمالِ جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت کا۔

١٤ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : [كَانَ] أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ ؛ إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لیے سپر ہے۔

۱۵ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا مَنَعَ مِيثَمُ رَحِمَهُ اللهُ مِنَ التَّقِيَّةِ ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ وَأَصْحَابِهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ».

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میثم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا خدا کی قسم وہ اس آیت کو جانتے تھے مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۶ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَتِ التَّقِيَّةُ لِيُحْقَنَ بِهَا الدَّمُ فَإِذَا بَلَغَ الدَّمُ فَلَيْسَ تَقِيَّةٌ.

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسولؐ نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هٰذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

۱۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

۱۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ

ابنِ الْمُخْتارِ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ قالَ : قالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : خالِطُوهُمْ بِالْبَرّانِيَّةِ وَخالِفُوهُمْ بِالْجَوّانِيَّةِ إِذا كانَتِ الْإِمْرَةُ صِبْيانِيَّةً .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

۲۱ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عيسىٰ ، عَنْ زَكَرِيّا الْمُؤْمِنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطاءٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبي جَعْفَرٍ عليه السلام : رَجُلانِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ اُخِذا فَقيلَ لَهُما : ابْرَئا مِنْ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ فَبَرِئَ واحِدٌ مِنْهُما وَأَبَى الْآخَرُ فَخُلِّيَ سَبيلُ الَّذي بَرِئَ وَقُتِلَ الْآخَرُ؟ فَقالَ : أَمَّا الَّذي بَرِئَ فَرَجُلٌ فَقيهٌ في دينِهِ وَأَمَّا الَّذي لَمْ يَبْرَأْ فَرَجُلٌ تَعَجَّلَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیرالمومنین پر تبرا کرو، ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا۔ جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

۲۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَميلِ بْنِ صالِحٍ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : احْذَرُوا عَواقِبَ الْعَثَراتِ .

۲۲۔ لغزشوں کے انجام سے ڈرو۔

۲۳ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْماعيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمانِ عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبي يَعْفُورٍ قالَ : سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَالتَّقِيَّةُ حِرْزُ الْمُؤْمِنِ ، وَلا إِيمانَ لِمَنْ لا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ الْحَديثُ مِنْ حَديثِنا فَيَدينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فيما بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ، فَيَكُونُ لَهُ عِزّاً فِي الدُّنْيا وَنُوراً فِي الْآخِرَةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَقَعُ إِلَيْهِ الْحَديثُ مِنْ حَديثِنا فَيُذيعُهُ فَيَكُونُ لَهُ ذُلّاً فِي الدُّنْيا وَيَنْزِعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ النُّورَ مِنْهُ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے

عزت ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

دوسو چھبیسواں باب

راز کو چھپانا

(بَابُ ٱلْكِتْمَانِ) ۲۲۶

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : وَدِدْتُ وَاللهِ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشِّيعَةِ لَنَا بِبَعْضِ لَحْمِ سَاعِدِي: النَّزَقَ وَقِلَّةَ الْكِتْمَانِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أُمِرَ النَّاسُ بِخَصْلَتَيْنِ فَضَيَّعُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ: الصَّبْرِ وَالْكِتْمَانِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَنْ كَتَمَهُ أَعَزَّهُ اللهُ وَمَنْ أَذَاعَهُ أَذَلَّهُ اللهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلْنَا عَلَيْهِ جَمَاعَةً ، فَقُلْنَا : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّا نُرِيدُ الْعِرَاقَ فَأَوْصِنَا ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لِيَقْوَ شَدِيدُكُمْ ضَعِيفَكُمْ وَلْيَعُدْ غَنِيُّكُمْ عَلَى فَقِيرِكُمْ وَلَا تَبُثُّوا سِرَّنَا وَلَا تُذِيعُوا أَمْرَنَا ، وَإِذَا جَاءَكُمْ عَنَّا حَدِيثٌ فَوَجَدْتُمْ عَلَيْهِ شَاهِداً أَوْ شَاهِدَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَخُذُوا بِهِ وَإِلَّا فَقِفُوا عِنْدَهُ ، ثُمَّ رُدُّوهُ إِلَيْنَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْمُنْتَظِرَ لِهَذَا الْأَمْرِ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَدْرَكَ قَائِمَنَا فَخَرَجَ مَعَهُ فَقَتَلَ عَدُوَّنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ عِشْرِينَ شَهِيداً وَمَنْ قُتِلَ مَعَ قَائِمِنَا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ شَهِيداً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کوفہ جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا جو علمِ دین میں قوی ہیں ان کو چاہیے کہ جو علم میں کمزور ہیں ان کو تقویت پہنچائیں اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پالو تو اسے بیان کرو تاکہ مخالف خاموش رہیں۔ ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہم وہ شواہد مہیا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے پچیس شہیدوں کے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا التَّصْدِيقُ لَهُ وَالْقَبُولُ فَقَطْ ، مِنِ احْتِمَالِ أَمْرِنَا سَتْرُهُ وَصِيَانَتُهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ فَأَقْرِئْهُمُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ : رَحِمَ اللهُ عَبْداً اجْتَرَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ إِلَى نَفْسِهِ ، حَدِّثُوهُمْ بِمَا يَعْرِفُونَ وَاسْتُرُوا عَنْهُمْ مَا يُنْكِرُونَ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ مَا النَّاصِبُ لَنَا حَرْباً بِأَشَدَّ عَلَيْنَا مَؤُونَةً مِنَ النَّاطِقِ عَلَيْنَا بِمَا نَكْرَهُهُ ، فَإِذَا عَرَفْتُمْ مِنْ عَبْدٍ إِذَاعَةً فَامْشُوا إِلَيْهِ وَرُدُّوهُ عَنْهَا ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَتَحَمَّلُوا عَلَيْهِ بِمَنْ يُثْقِلُ عَلَيْهِ وَيَسْمَعُ مِنْهُ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَيَلْطُفُ فِيهَا حَتَّى تُقْضَى لَهُ ، فَالْطُفُوا فِي حَاجَتِي كَمَا تَلْطُفُونَ فِي حَوَائِجِكُمْ فَإِنْ هُوَ قَبِلَ مِنْكُمْ وَإِلَّا فَادْفِنُوا كَلَامَهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَلَا تَقُولُوا إِنَّهُ يَقُولُ وَيَقُولُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْمِلُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، أَمَا وَاللهِ لَوْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ مَا أَقُولُ لَأَقْرَرْتُ أَنَّكُمْ أَصْحَابِي ، هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَهَذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَهُ أَصْحَابٌ ، وَأَنَا امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِمْتُ كِتَابَ اللهِ وَفِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَدْءِ الْخَلْقِ وَأَمْرِ السَّمَاءِ وَأَمْرِ الْأَرْضِ وَأَمْرِ الْأَوَّلِينَ وَأَمْرِ الْآخِرِينَ وَأَمْرِ مَا كَانَ وَأَمْرِ مَا يَكُونُ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَلِكَ نُصْبَ عَيْنِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے امر امامت کو اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہیے یہ کہ نا اہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے۔ ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا سلام کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندے پہ جو بحالتِ تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو۔ خدا کی قسم اس ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے۔ ہمیں زیادہ نقصان اس کی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعتِ امرِ امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو، اگر وہ مان جائے تو بہتر، ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے لئے وزنی ہو اور وہ اس کی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم ان کی ضرورت پوری کرتے رہو تو وہ تم پر مہربان ہوتے ہیں۔ پس میری اس ضرورت کے لئے۔ تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو۔ پس اگر تدبیر سے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو۔ یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے۔ قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابوحنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے غلط فتوؤں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود قریشی اور اولادِ رسولؐ سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتدائے خلقت سے لے کر اور آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کا رجو ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسَلِّي ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَازَالَ سِرُّنَا مَكْتُوماً حَتَّى صَارَ فِي يَدِ [ي] وُلْدِ كَيْسَانَ فَتَحَدَّثُوا بِهِ فِي الطَّرِيقِ وَقُرَى السَّوَادِ

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ہمارا معاملہ ہمیشہ پوشیدگی کے ساتھ رہا ہے لیکن اہل مکر و فریب نے شیعیت کو لیا تو گلی کوچوں میں اور گاؤں گاؤں اعلان کر دیا۔ ولد کسان سے مراد بعض نے اولادِ مختار علیہ الرحمہ لی ہے جنھوں نے شیعیت کا بانگ دہل اعلان کیا۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللهِ إِنَّ أَحَبَّ أَصْحَابِي إِلَيَّ أَوْرَعُهُمْ وَأَفْقَهُهُمْ وَأَكْتَمُهُمْ لِحَدِيثِنَا وَإِنَّ أَسْوَأَهُمْ عِنْدِي حَالاً وَأَمْقَتَهُمْ لَلَّذِي إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ يُنْسَبُ إِلَيْنَا وَيُرْوَى عَنَّا فَلَمْ يَقْبَلْهُ إِشْمَأَزَّ

مِنهُ وَ جَحَدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ دَانَ بِهِ وَهُوَ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الْحَدِيثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ وَإِلَيْنَا أُسْنِدَ، فَيَكُونُ بِذَلِكَ خَارِجاً عَنْ وَلَايَتِنَا.

۷۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ میرے اصحاب میں سب سے زیادہ محبوب میرے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے زیادہ فقیہہ ہے اور ہماری احادیث کا (مخالفوں سے) سب سے زیادہ چھپانے والا ہے (تاکہ وہ ہمارے درپۓ آزار نہ ہوں) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ بدحال اور سب سے زیادہ دشمن وہ ہے جو ہماری حدیث سنے اور ہماری طرف نسبت دے۔ پھر اس کو قبول نہ کرے اور ترش رو ہو اور انکار کرے اور جو اس کے پاس ہو وہ بھی انکار کرے حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہماری ہی ہو اور اس کی سند ہم ہی سے ہو ایسا شخص ہماری ولایت سے خارج ہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا مُعَلَّى اكْتُمْ أَمْرَنَا وَلَا تُذِعْهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَمَ أَمْرَنَا وَلَمْ يُذِعْهُ أَعَزَّهُ اللهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَجَعَلَهُ نُوراً بَيْنَ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ، يَقُودُهُ إِلَى الْجَنَّةِ، يَا مُعَلَّى مَنْ أَذَاعَ أَمْرَنَا وَلَمْ يَكْتُمْهُ أَذَلَّهُ اللهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَنَزَعَ النُّورَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ فِي الْآخِرَةِ وَجَعَلَهُ ظُلْمَةً تَقُودُهُ إِلَى النَّارِ، يَا مُعَلَّى إِنَّ التَّقِيَّةَ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، يَا مُعَلَّى إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ فِي الْعَلَانِيَةِ، يَا مُعَلَّى إِنَّ الْمُذِيعَ لِأَمْرِنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے معلّی ہمارے امر کو چھپاؤ اور ظاہر نہ کرو، جو ہمارے امر کو چھپائے گا اور ظاہر نہ کرے گا تو اللہ اس کو دنیا میں عزت دے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور ہوگا جو اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور اے معلّی جو ہمارے امر کو ظاہر کرے گا چھپائے گا نہیں تو خدا اسے دنیا میں ذلیل کرے گا اور آخرت میں اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ سے نور کو کھینچ لے گا اور تاریکی اسے کھینچ کر دوزخ کی طرف لے جائے گی اے معلّی تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں، اے معلّی اللہ پوشیدہ عبادت کو اسی طرح دوست رکھتا ہے جیسے ظاہر عبادت کو۔ اے معلّی ہمارے امر کا ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسا ہمارے حق کا انکار کرنے والا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَخْبَرْتَ بِمَا أَخْبَرْتُكَ بِهِ أَحَداً؟ قُلْتُ: لَا إِلَّا سُلَيْمَانَ بْنَ خَالِدٍ، قَالَ: أَحْسَنْتَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ:

فَلَا يَعْدُوَنْ سِرِّي وَسِرُّكَ ثَالِثاً ✿ أَلَا كُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ اثْنَيْنِ شَائِعٌ

۹۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تجھ سے بیان کی تھی تو اس لئے کہ کسی سے کہہ دینا۔ میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا کسی سے نہیں کہا۔ فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول تو سنا ہوگا۔

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے ، آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ ساٹھ تک پہنچا

۱۰ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَبَى وَأَمْسَكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْأَعْطَيْنَاكُمْ كُلَّمَا تُرِيدُونَ كَانَ شَرّاً لَكُمْ وَأُخِذَ بِرَقَبَةِ صَاحِبِ هٰذَاالْأَمْرِ ، قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : وَلَايَةُاللّٰهِ أَسَرَّ هَا إِلَىٰ جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَأَسَرَّ هَا جَبْرَئِيلُ إِلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَأَسَرَّ هَامُحَمَّدٌ إِلَىٰ عَلِيٍّ عليه السلام وَأَسَرَّ هَاعَلِيٌّ إِلَىٰ مَنْ شَاءَاللّٰهُ ، ثُمَّ أَنْتُمْ تُذِيعُونَ ذٰلِكَ ، مَنِ الَّذِي أَمْسَكَ حَرْفاً سَمِعَهُ ؟ قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ مَالِكاً لِنَفْسِهِ مُقْبِلاً عَلَىٰ شَأْنِهِ عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ ، فَاتَّقُوااللّٰهَ وَلَاتُذِيعُوا حَدِيثَنَا ، فَلَوْلَاأَنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَيَنْتَقِمُ لِأَوْلِيَائِهِ مِنْ أَعْدَائِهِ ، أَمَارَأَيْتَ مَاصَنَعَ اللّٰهُ بِآلِ بَرْمَكَ وَمَاانْتَقَمَ اللّٰهُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَقَدْ كَانَ بَنُو الْأَشْعَثِ عَلَىٰ خَطَرٍ عَظِيمٍ فَدَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِوِلَايَتِهِمْ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَأَنْتُمْ بِالْعِرَاقِ تَرَوْنَ أَعْمَالَ هٰؤُلَاءِ الْفَرَاعِنَةِ وَمَاأَمْهَلَ اللّٰهُ لَهُمْ ، فَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَىاللّٰهِ ؛ وَلَاتَغُرَّ نَّكُمُ [الْحَيَاةُ] الدُّنْيَا ، وَتَغْتَرُّ وا بِمَنْ قَدْأُمْهِلَ لَهُ ، فَكَأَنَّ الْأَمْرَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْكُمْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو۔ ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا۔ تمہارے لئے اور صاحب امامت کے لئے بھی ، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا (تبیانا لکل شئی) یعنی قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا حضرت علی علیہ السلام کو اور علیؑ نے جس کو چاہا بتایا (یعنی یہ سلسلہ ائمہ اہلبیت تک جاری رہا) اور تم اسے ظاہر کرتے ہو (ظہور قائم آل محمدؐ کو) تم میں کون ہے کہ جو باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے ، جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آلِ داؤد کی حکمتوں میں ایک بات یہ بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خودداری کرے اور اپنے اہلِ زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن آلِ رسولؐ تھے) کیا کیا ، اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسمٰعیل بن جعفر سے کیسا بدلہ لیا۔ اور اولادِ اشعث (جو شیعہ تھی) سے جو امامتِ موسیٰ کاظم کی معتقد تھی ، اللہ نے خطرۂ عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے تم اللہ سے ڈرو ، دنیا کی زندگی تم کو دھوکا نہ دے اور نہ اس کی

زندگی جس کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: طُوبَى لِعَبْدٍ نُوَمَةٍ(۲)، عَرَفَهُ اللهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، اُولٰئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ وَلَا بِالْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس گمنام بندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم دین کے سرچشمے ہیں۔ خدا ان کے ذریعہ سے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے سخن چیں ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْإِصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُوَمَةٍ لَا يُؤْبَهُ لَهُ ، يَعْرِفُ النَّاسَ وَلَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ ، يَعْرِفُهُ اللهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ ، اُولٰئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَنْجَلِي عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَيُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ كُلِّ رَحْمَةٍ ، لَيْسُوا بِالْبُذُرِ الْمَذَايِيعِ وَلَا الْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ. وَقَالَ: قُولُوا الْخَيْرَ تُعْرَفُوا بِهِ وَاعْمَلُوا الْخَيْرَ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ وَلَا تَكُونُوا عُجُلاً مَذَايِيعَ ، فَإِنَّ خِيَارَكُمُ الَّذِينَ إِذَا نُظِرَ إِلَيْهِمْ ذُكِرَ اللهُ وَ شِرَارُكُمُ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَآءِ الْمَعَايِبَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خوشخبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لئے جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے، لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچنواتا ہے (اپنی مرضی کے ساتھ) ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اس کی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اس کے اہل میں سے بنو اور جلد باز چغل خور نہ بنو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آتا ہے اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنیوالے عیبوں میں سے عیب۔

۱۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ

أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : كُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ وَالْزَمُوا بُيُوتَكُمْ ، فَإِنَّهُ لاَيُصِيبُكُمْ أَمْرٌ تَخُصُّونَ بِهِ أَبَداً وَلاَتَزَالُ الزَّيْدِيَّةُ لَكُمْ وِقَاءً أَبَداً .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو، یعنی اپنے مخالفوں پر خروج نہ کرو تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خروج آلِ محمدؐ تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے بن جائیں گے یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑ دو۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي يَدِكَ هَذِهِ شَيْءٌ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لاَتَعْلَمَ هَذِهِ فَافْعَلْ ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ فَتَذَاكَرُوا الْإِذَاعَةَ ، فَقَالَ: احْفَظْ لِسَانَكَ تُعَزَّ ، وَلاَتُمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِ رَقَبَتِكَ فَتَذِلَّ .

۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تیرے ایک ہاتھ میں کوئی شے ہو تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو (یہ دلیل وجوب کمال تقیہ ہے) حضرت کے پاس ایک ایسا شخص بیٹھا تھا جس کے راز فاش کرنے کے متعلق لوگ گفتگو کر رہے تھے حضرت نے اس سے فرمایا تو اپنی زبان کو روک عزت حاصل ہوگی اور اپنے پر ان لوگوں کو قدرت نہ دے جو تیری گردن میں رسی باندھیں اور تو ذلیل ہو۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَمْرَنَا مَسْتُورٌ مُقَنَّعٌ بِالْمِيثَاقِ (۱) فَمَنْ هَتَكَ عَلَيْنَا أَذَلَّهُ اللهُ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارا معاملہ پوشیدہ ہے بعہد الٰہی جو ظہور قائم آلِ محمدؐ تک ظاہر نہ ہوگا۔ پس جس نے ہماری پردہ دری کی خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

١٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : نَفَسُ الْمَهْمُومِ لَنَا الْمُغْتَمِّ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لِأَمْرِنَا عِبَادَةٌ وَكِتْمَانُهُ لِسِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ : اكْتُبْ هَذَا بِالذَّهَبِ ، فَمَا كَتَبْتُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو سانس نکلتا ہے ہمارے متعلق فکر کرنے میں ظہور قائم آلِ محمدؐ کے متعلق اور غمناک ہوتا ہے ہماری مظلومیت پر تو اس کا یہ عمل بمنزلہ تسبیح ہے اور ہمارے

معاملہ میں رنجیدہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے راز کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھ سے فرمایا اے محمد بن سعید اس کو سونے کے پانی سے لکھو میں نے اس سے بہتر کوئی چیز نہ لکھی۔

دوسو ستائیسواں باب

مومن اور اس کی علامات وصفات

(بَابُ) ۲۲۷

☆(اَلْمُؤْمِنِ وَعَلَامَاتِهِ وَصِفَاتِهِ)☆

١ـ مُحَمَّدُبْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ قُثَمَ أَبِي قَتَادَةَ الْحَرَّانِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ ـ كَانَ عَابِداً، نَاسِكاً ، مُجْتَهِداً ـ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لَنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ :

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَيِّسُ الْفَطِنُ ، بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ ، وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْراً وَأَذَلُّ شَيْءٍ نَفْساً ، زَاجِرٌ عَنْ كُلِّ فَانٍ ، حَاضٌّ عَلَى كُلِّ حَسَنٍ ، لَاحَقُودٌ وَلَا حَسُودٌ ، وَلَا وَثَّابٌ ، وَلَا سَبَّابٌ ، وَلَا عَيَّابٌ ، وَلَا مُغْتَابٌ ، يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَشْنَأُ السُّمْعَةَ ، طَوِيلُ الْغَمِّ ، بَعِيدُ الْهَمِّ ، كَثِيرُ الصَّمْتِ وَقُورٌ ، ذَكُورٌ ، صَبُورٌ ، شَكُورٌ ، مَغْمُومٌ بِفِكْرِهِ ، مَسْرُورٌ بِفَقْرِهِ ، سَهْلُ الْخَلِيقَةِ ، لَيِّنُ الْعَرِيكَةِ ، رَصِينُ الْوَفَاءِ ، قَلِيلُ الْأَذَى ، لَا مُتَأَفِّكٌ وَلَا مُتَهَتِّكٌ .

إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَخْرَقْ ، وَإِنْ غَضِبَ لَمْ يَنْزَقْ ، ضَحِكُهُ تَبَسُّمٌ وَاسْتِفْهَامُهُ تَعَلُّمٌ وَمُرَاجَعَتُهُ تَفَهُّمٌ. كَثِيرٌ عِلْمُهُ ، عَظِيمٌ حِلْمُهُ ، كَثِيرُ الرَّحْمَةِ ، لَا يَبْخَلُ ، وَلَا يَعْجَلُ ، وَلَا يَضْجَرُ ، وَلَا يَبْطَرُ ، وَلَا يَحِيفُ فِي حُكْمِهِ ، وَلَا يَجُورُ فِي عِلْمِهِ ، نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ ، وَمُكَادَحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ ، لَا جَشِعٌ وَلَا هَلِعٌ وَلَا عَنِفٌ وَلَا صَلِفٌ وَلَا مُتَكَلِّفٌ وَلَا مُتَعَمِّقٌ. جَمِيلُ الْمُنَازَعَةِ ، كَرِيمُ الْمُرَاجَعَةِ . عَدْلٌ إِنْ غَضِبَ ، رَفِيقٌ إِنْ طَلَبَ ، لَا يَتَهَوَّرُ وَلَا يَتَهَتَّكُ وَلَا يَتَجَبَّرُ ، خَالِصُ الْوُدِّ ، وَثِيقُ الْعَهْدِ ، وَفِيُّ الْعَقْدِ ، شَفِيقٌ ، وَصُولٌ حَلِيمٌ ، خَمُولٌ ، قَلِيلُ الْفُضُولِ ، رَاضٍ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مُخَالِفٌ لِهَوَاهُ ، لَا يَغْلُظُ عَلَى مَنْ دُونَهُ وَلَا يَخُوضُ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ ، نَاصِرٌ لِلدِّينِ ، مُحَامٍ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ كَهْفٌ لِلْمُسْلِمِينَ ، لَا يَخْرِقُ الثَّنَاءُ سَمْعَهُ وَلَا

يُنكِي الطَّمعُ قَلْبَهُ، وَلَا يَعرِفُ اللَّعِبُ حِكْمَتَهُ، وَلَا يَطَّلِعُ الْجَاهِلُ عِلْمَهُ، قَوَّالٌ، عَمَّالٌ، عَالِمٌ حَازِمٌ، لَا بِفَحَّاشٍ وَلَا بِطَيَّاشٍ، وَصُولٌ فِي غَيْرِ عُنْفٍ، بَذُولٌ فِي غَيْرِ سَرَفٍ، لَا بِخَتَّالٍ وَلَا بِغَدَّارٍ، وَلَا يَقْتَفِي أَثَرًا، وَلَا يَحِيفُ بَشَرًا، رَفِيقٌ بِالْخَلْقِ، سَاعٍ فِي الْأَرْضِ، عَوْنٌ لِلضَّعِيفِ غَوْثٌ لِلْمَلْهُوفِ، لَا يَهْتِكُ سِتْرًا وَلَا يَكْشِفُ سِرًّا، كَثِيرُ الْبَلْوَى، قَلِيلُ الشَّكْوَى، إِنْ رَأَى خَيْرًا ذَكَرَهُ، وَإِنْ عَايَنَ شَرًّا سَتَرَهُ، يَسْتُرُ الْعَيْبَ، وَيَحْفَظُ الْغَيْبَ، وَيُقِيلُ الْعَثْرَةَ وَيَغْفِرُ الزَّلَّةَ، لَا يَطَّلِعُ عَلَى نُصْحٍ فَيَذَرَهُ، وَلَا يَدَعُ جِنْحَ حَيْفٍ فَيُصْلِحَهُ، أَمِينٌ، رَصِينٌ، تَقِيٌّ، نَقِيٌّ، زَكِيٌّ، رَضِيٌّ، يَقْبَلُ الْعُذْرَ وَيُجْمِلُ الذِّكْرَ وَيُحْسِنُ بِالنَّاسِ الظَّنَّ، وَيَتَّهِمُ عَلَى الْعَيْبِ نَفْسَهُ، يُحِبُّ فِي اللهِ بِفِقْهٍ وَعِلْمٍ، وَيَقْطَعُ فِي اللهِ بِحَزْمٍ وَعَزْمٍ لَا يَخْرَقُ بِهِ فَرَحٌ، وَلَا يَطِيشُ بِهِ مَرَحٌ، مُذَكِّرٌ لِلْعَالِمِ، مُعَلِّمٌ لِلْجَاهِلِ، لَا يُتَوَقَّعُ لَهُ بَائِقَةٌ، وَلَا يُخَافُ لَهُ غَائِلَةٌ، كُلُّ سَعْيٍ أَخْلَصُ عِنْدَهُ مِنْ سَعْيِهِ، وَكُلُّ نَفْسٍ أَصْلَحُ عِنْدَهُ مِنْ نَفْسِهِ، عَالِمٌ بِعَيْبِهِ شَاغِلٌ بِغَمِّهِ، لَا يَثِقُ بِغَيْرِ رَبِّهِ، غَرِيبٌ وَحِيدٌ جَرِيدٌ [حَزِينٌ]، يُحِبُّ فِي اللهِ وَيُجَاهِدُ فِي اللهِ لِيَتَّبِعَ رِضَاهُ وَلَا يَنْتَقِمُ لِنَفْسِهِ بِنَفْسِهِ وَلَا يُوَالِي فِي سَخَطِ رَبِّهِ، مُجَالِسٌ لِأَهْلِ الْفَقْرِ، مُصَادِقٌ لِأَهْلِ الصِّدْقِ مُؤَازِرٌ لِأَهْلِ الْحَقِّ، عَوْنٌ لِلْقَرِيبِ، أَبٌ لِلْيَتِيمِ، بَعْلٌ لِلْأَرْمَلَةِ، حَفِيٌّ بِأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ، مَرْجُوٌّ لِكُلِّ كَرِيهَةٍ، مَأْمُولٌ لِكُلِّ شِدَّةٍ، هَشَّاشٌ، بَشَّاشٌ، لَا بِعَبَّاسٍ وَلَا بِجَسَّاسٍ، صَلِيبٌ، كَظَّامٌ، بَسَّامٌ، دَقِيقُ النَّظَرِ عَظِيمُ الْحَذَرِ [لَا يَجْهَلُ وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَحْلُمُ] لَا يَبْخَلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ، عَقَلَ فَاسْتَحْيَى وَقَنِعَ فَاسْتَغْنَى، حَيَاؤُهُ يَعْلُو شَهْوَتَهُ، وَوُدُّهُ يَعْلُو حَسَدَهُ، وَعَفْوُهُ يَعْلُو حِقْدَهُ، لَا يَنْطِقُ بِغَيْرِ صَوَابٍ وَلَا يَلْبَسُ إِلَّا الِاقْتِصَادَ، مَشْيُهُ التَّوَاضُعُ، خَاضِعٌ لِرَبِّهِ بِطَاعَتِهِ، رَاضٍ عَنْهُ فِي كُلِّ حَالَاتِهِ، نِيَّتُهُ خَالِصَةٌ، أَعْمَالُهُ لَيْسَ فِيهَا غِشٌّ وَلَا خَدِيعَةٌ، نَظَرُهُ عِبْرَةٌ، سُكُوتُهُ فِكْرَةٌ، وَكَلَامُهُ حِكْمَةٌ، مُنَاصِحًا مُتَبَاذِلًا مُتَوَاخِيًا، نَاصِحٌ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، لَا يَهْجُرُ أَخَاهُ، وَلَا يَغْتَابُهُ، وَلَا يَمْكُرُ بِهِ، وَلَا يَأْسَفُ عَلَى مَا فَاتَهُ، وَلَا يَحْزَنُ عَلَى مَا أَصَابَهُ، وَلَا يَرْجُو مَا لَا يَجُوزُ لَهُ الرَّجَاءُ، وَلَا يَفْشَلُ فِي الشِّدَّةِ، وَلَا يَبْطَرُ فِي الرَّخَاءِ، يَمْزُجُ الْحِلْمَ بِالْعِلْمِ، وَالْعَقْلَ بِالصَّبْرِ، تَرَاهُ بَعِيدًا كَسَلُهُ، دَائِمًا نَشَاطُهُ، قَرِيبًا أَمَلُهُ قَلِيلًا زَلَلُهُ، مُتَوَقِّعًا لِأَجَلِهِ، خَاشِعًا قَلْبُهُ، ذَاكِرًا رَبَّهُ، قَانِعَةً نَفْسُهُ، مَنْفِيًّا جَهْلُهُ، سَهْلًا أَمْرُهُ حَزِينًا لِذَنْبِهِ، مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ، كَظُومًا غَيْظُهُ، صَافِيًا خُلُقُهُ، آمِنًا مِنْهُ جَارُهُ، ضَعِيفًا كِبْرُهُ، قَانِعًا بِالَّذِي قُدِّرَ لَهُ، مَتِينًا صَبْرُهُ، مُحْكَمًا أَمْرُهُ، كَثِيرًا ذِكْرُهُ، يُخَالِطُ النَّاسَ لِيَعْلَمَ، وَيَصْمُتُ لِيَسْلَمَ، وَيَسْأَلُ لِيَفْهَمَ، وَيَتَّجِرُ لِيَغْنَمَ، لَا يُنْصِتُ لِلْخَبَرِ لِيَفْجُرَ بِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَتَجَبَّرَ بِهِ عَلَى مَنْ سِوَاهُ، نَفْسُهُ مِنْهُ

فِي عَنَاءٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ؛ أَتْعَبَ نَفْسَهُ لِآخِرَتِهِ فَأَرَاحَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ؛ إِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَتَّى يَكُونَ اللهُ الَّذِي يَنْتَصِرُ لَهُ؛ بُعْدُهُ مِمَّنْ تَبَاعَدَ مِنْهُ بُغْضٌ وَنَزَاهَةٌ، وَدُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ لَيْسَ تَبَاعُدُهُ تَكَبُّرًا وَلَا عَظَمَةً؛ وَلَا دُنُوُّهُ خَدِيعَةً وَلَا خِلَابَةً؛ بَلْ يَقْتَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ فَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ.

قَالَ: فَصَاحَ هَمَّامٌ صَيْحَةً؛ ثُمَّ وَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ؛ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ وَقَالَ: هٰكَذَا تَصْنَعُ الْمَوْعِظَةُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا؛ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: فَمَا بَالُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ: إِنَّ لِكُلٍّ أَجَلًا لَا يَعْدُوهُ وَسَبَبًا لَا يُجَاوِزُهُ؛ فَمَهْلًا لَا تَعُدْ فَإِنَّمَا نَفَثَ عَلَى لِسَانِكَ شَيْطَانٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب امیرالمومنین خطبہ سنا رہے تھے کہ ایک شخص جو عابد و زاہد و مجتہد تھا کھڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے امیرالمومنین! آپ مومن کا وصف اس طرح بیان کریں گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں فرمایا اے ہمام مومن زیرک و دانا ہوتا ہے۔ چہرہ بشاش، دل حزن آگیں، کشادہ سینہ از روئے نفس ذلیل ہر فانی شے کو حقیر سمجھنے والا۔

حریص ہے ہر قسم کی نیکی پر نہ کینہ ور ہے نہ حاسد نہ جھگڑالو ہے نہ گالیاں نہ عیب جو نہ غیبت گو، سربلندی کو برا جانتا ہے اور ریا کو معیوب جانتا ہے اس کا غم طولانی ہوتا ہے (سکرات موت اور عذاب قبر کے متعلق) اور ارادہ کا پختہ ہوتا ہے خاموش زیادہ رہتا ہے صاحب وقار ہوتا ہے غصہ میں آپے سے باہر نہیں ہوتا، ذکر الٰہی کرنے والا ہوتا ہے صبر و شکر کرنے والا ہوتا ہے۔ فکر آخرت میں مغموم رہتا ہے اپنے فقر میں خوش رہتا ہے اس کی طبیعت میں خشونت نہیں ہوتی نرم طبیعت، وفائے عہد پر قائم رہنے والا ہوتا ہے لوگوں کو اذیت بہت کم دیتا ہے، تہمت تراشی نہیں کرتا کسی کی ہتک نہیں کرتا، اگر ہنستا ہے تو گلا نہیں پھاڑتا۔ اگر غصہ ہوتا ہے تو خفیف الحرکات نہیں بنتا اس کا ہنسنا مسکرانا ہوتا ہے اور اس کا سوال علم حاصل کرنا ہوتا ہے اور کسی کی طرف اس کا رجوع کرنا کچھ سمجھنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا علم زیادہ ہوتا ہے اور حلم عظیم الشان، رحم زیادہ کرتا ہے بخل سے دور رہتا ہے، کام میں جلدی نہیں کرتا نہ کسی بات سے دل تنگ ہوتا ہے اور نہ اتراتا ہے۔ نہ اپنے حکم میں ظلم کرتا ہے اور نہ اپنے علم میں اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے وہ (یعنی اپنے علم کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں کرتا) اور مصائب کی برداشت میں اس کا نفس پتھر سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور امور معاش میں اس کی سعی شہد کی طرح میٹھی ہوتی ہے (یعنی کسی کے لئے باعث تکلیف نہیں بنتا) اور ایسا حریص نہیں بنتا کہ دوسروں کے حق پر ہاتھ مارے اور نہ بیقراری ظاہر کرنے والا ہوتا ہے نہ سخت مزاج اور نہ شیخی باز، اور نہ تکلیف پسند اور نہ معاملات دنیا میں زیادہ غور کرنے والا، اگر کسی سے نزاع کرتا ہے تو حسن د خوبی بزرگ طبیعت ہوتا ہے اگر غصہ آئے تو عدل سے کام لیتا ہے اس سے کچھ مانگا جائے تو نرمی کا برتاؤ کرتا ہے تھوڑے سے کام نہیں لیتا، ہتک نہیں کرتا، جبر نہیں کرتا سچی محبت رکھتا ہے۔

وعدہ کا پکا اور عہد کا پورا ہوتا ہے لوگوں پر مہربان ان تک پہنچنے والا، بردبار، گم نامی میں بسر کرنے والا۔ فضول بات کم کرنے والا، اپنے اللہ سے راضی رہنے والا، اپنی خواہشوں کے خلاف کرنے والا اور اپنے سے کم پر سختی نہ کرنے والا، غیر متعلق چیز پر غور و فکر نہیں کرتا، دین کا ناصر ہوتا ہے، مومنوں سے دفع ضرر کرنے والا، مسلمان کو پناہ دینے والا، مدح اس کے کانوں کو اچھی نہیں لگتی اور طمع اس کے دل کو زخمی نہیں کرتی اور لہو و لعب اس کو حکمت سے باز نہیں رکھتی، جاہل اس کے علم سے واقف نہیں ہوتا۔ دین حق کی تائید میں سب سے زیادہ بولنے والا، دین کے لئے سب سے زیادہ کام کرنے والا عالم دانا ہوتا ہے فحش گوئی نہیں کرتا، تند خو نہیں ہوتا، دوستوں پر بغیر بار ہوئے ان سے تعلق رکھنے والا، خرچ کرنے والا مگر اسراف سے بچ کر، نہ کسی سے حیلہ فریب کرتا ہے۔ نہ غداری اور پیروی نہیں کرتا کسی ایسی چیز کی جس سے کسی کا عیب ظاہر ہو۔ اور نہ کسی بشر پر ظلم کرتا ہے، لوگوں پر مہربان ہوتا ہے اور زمین پر لوگوں کے لئے سعی کرتا ہے کمزوروں کا مددگار ہے مصیبت زدوں کا فریاد رس ہے وہ کسی کی پردہ دری نہیں کرتا اور نہ کسی کا بھید کھولتا ہے اس کو مصائب کا سامنا زیادہ ہوتا ہے مگر وہ حرفِ شکایت زبان پر نہیں لاتا، اگر نیکی دیکھتا ہے تو اس کا ذکر کرتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اس کو چھپاتا ہے لوگوں کے عیب چھپاتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے غائبانہ۔ لوگوں کے عذرِ خطا کو قبول کرتا ہے اور غلطی کو معاف کر دیتا ہے جب اچھی بات پر اطلاع پاتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں اور برائی کی اصلاح کئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ امانت دار ہے پرہیزگار ہے باطن صاف ہے طبع پاک ہے لوگ اس سے راضی ہیں وہ خطا کاروں کے عذر کو قبول کرتا ہے اور احسن عنوان سے ذکر کرتا ہے لوگوں کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے اور پوشیدہ باتوں کے معلوم کرنے کے شوق پر اپنے نفس پر الزام لگاتا ہے۔

اور اپنی دینداری اور علم کی بنا پر کسی کو قربۃً الی اللہ دوست رکھتا ہے اور قطع تعلق کرتا ہے۔ برائے خدا اس سے جدائی کا ارادہ رکھتے ہوئے خوشی اسے بے عقل نہیں بناتی اور نہ راحت رسانی اسے تند مزاجی پر مائل کرتی ہے عالم کو آخرت کی یاد دلانے والا ہے جاہل کو تعلیم دینے والا ہے۔ اس سے کسی مصیبت کے نازل کرنے کی امید نہیں کی جاتی اور نہ کسی حادثہ کا خوف کیا جاتا ہے۔ راہِ خدا میں وہ اپنی ہر کوشش کو وہ اپنی سعی سے زیادہ خالص جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہر نفس اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے وہ اپنے عیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غمِ آخرت میں مشغول رہتا ہے وہ خدا کے سوا کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں مسافرانہ زندگی بسر کرتا ہے وہ تنہائی پسند ہے نجاتِ آخرت کے لئے محزون رہتا ہے۔ وہ خوشنودیٔ خدا کے لئے کسی کو دوست رکھتا ہے اور رضائے الٰہی کے لئے جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے لئے انتقام نہیں لیتا بلکہ اس انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے اور دوستی نہیں کرتا اس سے جو دشمن خدا ہو۔ اہل فقر کی صحبت میں بیٹھتا ہے اور راست گو لوگوں سے ملتا جلتا ہے، مددگار ہے اہل حق کا، قرابتداروں کا معین ہے، یتیموں کا باپ ہے۔ بیواؤں کا مددگار ہے اور مصیبت زدوں پر مہربان ہے ہر مصیبت میں لوگوں کو اس سے مدد کی امید کی جاتی ہے اور ہر سختی میں وہ مرجع امید رہتا ہے، کشادہ رو ہے۔ خوش رہنے والا ہے وہ ترش رو نہیں، عیب جو نہیں۔ امرِ دین میں مستحکم غصہ کا پینے والا

تبسم کرنے والا، دقیق النظر، احتیاط سے کام کرنے والا، بخل پسند نہیں، اگر اس کا حق دینے میں لوگ بخل کریں تو صبر کرتا ہے بُری باتوں کو جان کر ان کے بجا لانے سے حیا کرتا ہے۔ قناعت کی وجہ سے غنی ہے اس کی حیا اس کی خواہش پر غالب آتی اور اس کی محبت حسد کے جذبہ کو پیدا نہیں ہونے دیتی۔

اس کی بخشش اس کے کینہ پر غالب آتی ہے سوائے صحیح بات کے نہیں بولتا اور اس کا لباس میانہ روی ہے اس کی چال تواضع ہے وہ اپنی اطاعت میں اپنے رب کے سامنے اظہار عجز و نیاز کرنے والا ہے اور ہر حالت میں اس سے راضی رہتا ہے اس کی نیت خالص ہوتی ہے اس کے عمل میں کھوٹ نہیں ہوتی اور نہ فریب ہوتا ہے اس کی نگاہ عبرت آگیں ہے اس کے دل کا سکون فکر آخرت میں ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا ہے۔ خرچ کرنے والا ہے برادری کا قائم کرنے والا ہے ظاہر و باطن ہر حالت میں نصیحت کرنے والا ہے برادر مومن سے ترک تعلق نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی غیبت کرتا ہے اور نہ اس سے مکر کرتا ہے اور جو چیز ہاتھ سے جاتی رہی اس پر افسوس نہیں کرتا اور جو مصیبت آتی ہے اس پر رنجیدہ نہیں ہوتا اور اس چیز کی امید نہیں کرتا۔ جس کی امید کرنا جائز نہیں، سختی کے اوقات میں سست نہیں ہوتا اور عیش پر اتراتا نہیں، حلم کے ساتھ علم کو لئے رہتا ہے اور عقل کے ساتھ صبر کو، تم اس کو دیکھو گے کہ وہ کسل سے دور ہوگا، ہمیشہ خوش رہنے والا ہوگا۔ امید اس سے قریب ہوگی، لغزش اس سے کم ہوگی اپنی موت کا امیدوار ہوگا اس کے دل میں خشوع ہوگا، اپنے رب کا ذکر کرنے والا ہوگا اس کے نفس میں قناعت ہوگی ناجہالت کو روکنے والا ہوگا اس کا امر آخرت آسان ہوگا اپنے گناہوں کے تصور سے رنجیدہ رہتا ہوگا اس کی خواہش مردہ ہوگی غصہ کا پینے والا ہوگا اس کے اخلاق پاک ہوں گے اس کا ہمسایہ اس سے پر امن ہوگا۔

اس کا تکبر کمزور ہوتا ہے اور جو خدا نے اس کے لئے مقدر کر دیا ہے اس پر قانع ہوتا ہے، اس کا صبر پختہ ہوتا ہے اس کا امر دین مستحکم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ لوگوں سے علم حاصل کرنے کے لئے ملتا ہے اور سمجھنے کے لئے سوال کرتا ہے اور تجارت کرتا ہے تاکہ فائدہ پائے (ذخیرہ کے لئے نہیں) اور امر حق کو اس لئے نہیں سنتا کہ فخر کرے اور نہیں کلام کرتا اس لئے کہ دوسرے لوگوں پر اپنی بزرگی ظاہر کرے وہ خود رنج اٹھاتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں اپنی آخرت کی بہتری کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اور دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے اگر اس سے بغاوت کی جائے تو صبر کرتا ہے تاکہ اللہ اس سے آخرت میں یا اس دنیا میں بدلہ لے اور اس کا دور رہنا کسی سے محض دین کی مخالفت میں ہوتا ہے اور فساد سے بچنے کے لئے اور اس کی نزدیکی نرمی اور رحمت کے لئے ہوتی ہے اس کا لوگوں سے دور رہنا اظہار تکبر و عظمت کے لئے نہیں ہوتا اور نہ اس کا میل جول مکر و فریب کے لئے ہوتا ہے بلکہ وہ پیروی کرتا ہے ان اصحاب خیر کی جو اس سے پہلے تھے لہذا وہ پیشوا ہوتا ہے اپنے بعد والے نکوکاروں کا۔

یہ سن کر ہمام نے چیخ ماری اور مردہ ہو کر گر پڑا۔ امیر المومنین نے فرمایا خدا کی قسم اس کے متعلق اسی بات کا مجھے خوف تھا اور فرمایا کہ مؤثر موعظہ کا اہل لوگوں پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ کسی کہنے والے نے کہا۔ اے امیر المومنین آپ نے یہ کیا کیا۔

فرمایا ہر شخص کی موت کا ایک وقت ہے جو نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے اور ہر ایک کے لئے مرنے کا ایک سبب ہوتا ہے ٹھہر جا گستاخانہ بات نہ کر۔ بے شک شیطان نے تیرے اندر پھونک ماردی ہے جو تیری زبان پر یہ لفظ آئے۔

٢ ـ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ : عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ : عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ غَالِبٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ : وَقُورٌ عِنْدَ الْهَزَاهِزِ صَبُورٌ عِنْدَ الْبَلاَءِ ؛ شَكُورٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ ؛ قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ ؛ لاَ يَظْلِمُ الأَعْدَاءَ وَلاَ يَتَحَامَلُ لِلأَصْدِقَاءِ . بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ؛ إِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ ؛ وَ الْحِلْمَ وَزِيرُهُ ؛ وَالصَّبْرَ أَمِيرُ جُنُودِهِ وَالرِّفْقَ أَخُوهُ ؛ وَاللِّينَ وَالِدُهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہیئں جب لوگ مضطرب ہوں تو وہ صاحبِ وقار ہو، مصیبتوں میں صبر کرنے والا ہو، نعمتوں میں شکر کرنے والا ہو، جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر قانع ہو، دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے اپنا بار دشمنوں پر نہ ڈالے، بدن اس کا تعب میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں علم مومن کا دوست ہے اور حلم اس کا وزیر ہے اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے اور مہربانی اس کا بھائی ہے اور نرمی اس کا باپ۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ: الْمُؤْمِنُ يَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ؛ وَيَنْطِقُ لِيَغْنَمَ ؛ لاَ يُحَدِّثُ أَمَانَتَهُ الأَصْدِقَاءَ وَلاَ يَكْتُمُ شَهَادَتَهُ مِنَ الْبُعَدَاءِ وَلاَ يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ رِيَاءً وَلاَ يَتْرُكُهُ حَيَاءً ؛ إِنْ زُكِّيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ لِمَا لاَ يَعْلَمُونَ ؛ لاَ يَغُرُّهُ قَوْلُ مَنْ جَهِلَهُ وَيَخَافُ إِحْصَاءَ مَا عَمِلَهُ .

۳۔ اور فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے مومن خاموش رہتا ہے تاکہ لوگوں کے اعتراضات سے بچا رہے اور بولتا ہے تاکہ لوگ اس سے فائدہ پائیں، جو راز دوستوں کے ہیں انھیں بیان نہیں کرتا اور دور رہنے والوں سے اپنی گواہی نہیں اور ریا سے کوئی عملِ خیر نہیں کرتا اور نہ شرم سے اسے چھوڑتا ہے اگر لوگ تعریف کرتے ہیں تو اپنے میں غرور پیدا ہونے سے ڈرتا ہے اور جو عیب اس کے لوگ نہیں جانتے اس کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے اور نہیں مغرور ہوتا ان لوگوں کی تعریف سے جو اس کے حال سے ناواقف ہیں اور خوف کرتا ہے شمار کئے جانے سے اپنے اعمال کے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ؛ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ لَهُ قُوَّةٌ فِي دِينٍ ؛ وَحَزْمٌ فِي لِينٍ ؛ وَإِيمَانٌ فِي يَقِينٍ ، وَحِرْصٌ فِي فِقْهٍ ؛ وَ نَشَاطٌ فِي هُدًى ، وَبِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ ، وَعِلْمٌ فِي حِلْمٍ ؛ وَكَيْسٌ فِي رِفْقٍ ؛ وَسَخَاءٌ فِي حَقٍّ ؛ وَقَصْدٌ فِي غِنًى ، وَتَجَمُّلٌ

فِي فاقَةٍ ،وعَفْوٌ فِي قُدْرَةٍ ؛ وَطاعَةُ اللهِ فِي نَصِيحَةٍ ؛ وَانْتِهاءٌ فِي شَهْوَةٍ ، وَ وَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ ، وَحِرْصٌ فِي جِهادٍ وَصَلاةٌ فِي شُغُلٍ ، وَصَبْرٌ فِي شِدَّةٍ ؛ وَفِي الْهَزاهِزِ وَقُورٌ ؛ وَفِي الْمَكارِهِ صَبُورٌ ؛ وَفِي الرَّخاءِ شَكُورٌ ؛ وَلا يَغْتابُ وَلا يَتَكَبَّرُ ؛ وَلا يَقْطَعُ الرَّحِمَ ،وَلَيْسَ بِواهِنٍ ؛ وَلا فَظٍّ وَلا غَلِيظٍ ؛ وَلا يَسْبِقُهُ بَصَرُهُ ، وَ لا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ ؛ وَلا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ ،وَلا يَحْسُدُ النّاسَ ؛ يُعَيَّرُ وَلا يُعَيِّرُ ، وَلا يُسْرِفُ ؛ يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَيَرْحَمُ الْمِسْكِينَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَناءٍ ؛ وَالنّاسُ مِنْهُ فِي راحَةٍ ؛ لا يَرْغَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيا ؛ وَلا يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّها ؛ لِلنّاسِ هَمٌّ قَدْ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ ؛ لا يُرىٰ فِي حُكْمِهِ نَقْصٌ ؛ وَلا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ ، وَلا فِي دِينِهِ ضِياعٌ ؛ يُرْشِدُ مَنِ اسْتَشارَهُ ، وَيُساعِدُ مَنْ ساعَدَهُ ، وَيَكِيعُ عَنِ الْخَنا وَالْجَهْلِ .

۴ ۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دین کے معاملہ میں مومن کو قوت ہوتی ہے اور احتیاط سے کام لیتا ہے نرمی میں اس کا ایمان یقین کے ساتھ ہے اور وہ حریص ہوتا ہے تحصیل علم دین میں خوش ہوتا ہے ہدایت سے اور نیکی پر قائم رہتا ہے اور علم کا دانا ہے اور ہوشیار ہے نرمی کرنے میں، امر حق میں سخی ہے اور مالداری میں میانہ رو ہے۔ فاقہ میں اپنی شان باقی رکھتا ہے اور باوجود قدرت انتقام معاف کرتا ہے اور نصیحت حاصل کر کے طاعت خدا میں رہتا ہے اور خواہشات سے باز رہتا ہے اور زہد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور جہاد کا حریص ہے اور باوجود مصروفیت نماز ادا کرتا ہے اور سختی میں صبر کرتا ہے اور اضطراب کے عالم میں صاحب وقار ہوتا ہے مصیبتوں میں صبر کرتا ہے عیش میں شکر کرتا ہے۔

نہ غیبت کرتا ہے نہ تکبر اور نہ قطع رحم کرتا ہے اور سست ہے نہ ترش رو ہے اور نہ سخت دل اور نہ ادھر اُدھر نگاہ ڈالتا ہے اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا (بے طلب کھانے پر) اور نہ شرمگاہ اس پر غالب آتی ہے (زنا نہیں کرتا) اور لوگوں پر حسد نہیں کرتا۔ نادان اسے عیب لگاتے ہیں وہ کسی کو عیب نہیں لگاتا، وہ فضول خرچی نہیں کرتا مظلوم کی مدد کرتا ہے مسکین پر رحم کرتا ہے اس کا نفس تکلیف میں رہتا ہے مگر لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں، وہ عزت دنیا کی طرف راغب نہیں ہوتا اور نہ اس کی ذلت سے گھبراتا ہے لوگوں کو اس کی فکر ہے کہ وہ کار ہائے دنیا کی طرف متوجہ ہیں اور اس کو یہ فکر ہے کہ وہ کار ہائے دنیا میں مشغول کیوں ہے اس کے حکم میں کوتاہی نہ پاؤ گے اور اس کی رائے میں سستی نہ دیکھو گے اس کا دین ضایع نہ ہوگا۔ یعنے راہ حق سے ہٹے گا نہیں جو اس سے مشورہ کرے گا ہدایت پائے گا اور جو اس کی مدد کرے گا سعادت حاصل کرے گا اور احتراز کرتا ہے فحش و دشنام سے۔

۵ ۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا رَفَعَهُ ، عَنْ أَحَدِهِما عليهما السلام قالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِمَجْلِسٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَإِذا هُوَ بِقَوْمٍ بِيضٍ ثِيابُهُمْ ، صافِيَةٍ أَلْوانُهُمْ ، كَثِيرٍ ضِحْكُهُمْ ، يُشِيرُونَ بِأَصابِعِهِمْ إِلىٰ مَنْ يَمُرُّ بِهِمْ ، ثُمَّ مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَإِذا قَوْمٌ بَلِيَتْ مِنْهُمُ الْأَبْدانُ ، وَدَقَّتْ مِنْهُمُ الرِّقابُ وَاصْفَرَّتْ مِنْهُمُ الْأَلْوانُ ، وَقَدْ تَواضَعُوا بِالْكَلامِ ، فَتَعَجَّبَ عَلِيٌّ عليه السلام مِنْ ذٰلِكَ وَ دَخَلَ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله

فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِآلِ فُلَانٍ - ثُمَّ وَصَفَهُمْ - وَمَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ لِلْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ - فَوَصَفَهُمْ - ثُمَّ قَالَ: وَجَمِيعٌ مُؤْمِنُونَ، فَأَخْبِرْنِي يَارَسُولَ اللهِ بِصِفَةِ الْمُؤْمِنِ؟ فَنَكَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ خَصْلَةً فِي الْمُؤْمِنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ لَمْ يَكْمُلْ إِيمَانُهُ، إِنَّ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ يَاعَلِيُّ: الْحَاضِرُونَ الصَّلَاةَ، وَالْمُسَارِعُونَ إِلَى الزَّكَاةِ، وَالْمُطْعِمُونَ الْمِسْكِينَ، الْمَاسِحُونَ رَأْسَ الْيَتِيمِ، الْمُطَهِّرُونَ أَطْمَارَهُمْ، الْمُتَّزِرُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، الَّذِينَ إِنْ حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا تَكَلَّمُوا صَدَقُوا، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ، أُسْدٌ بِالنَّهَارِ، صَائِمُونَ النَّهَارَ، قَائِمُونَ اللَّيْلَ، لَا يُؤْذُونَ جَاراً وَلَا يَتَأَذَّى بِهِمْ جَارٌ، الَّذِينَ مَشْيُهُمْ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنٌ وَخُطَاهُمْ إِلَى بُيُوتِ الْأَرَامِلِ وَعَلَى أَثَرِ الْجَنَائِزِ، جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْمُتَّقِينَ.

۵- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام قریش کے جلسہ کی طرف سے گزرے جو صاف ستھرے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بہت زیادہ ہنس رہے تھے اور جو ان کی طرف سے گزرتا تھا انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر حضرت اوس و خزرج کے جلسہ کی طرف سے گزرے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے بدن کمزور تھے اور گردنیں پتلی اور رنگ پیلے تھے نہایت عجز و انکسار سے بولتے تھے۔ حضرت کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور حضرت رسولِ خدا سے دونوں گروہوں کا حال بیان کر کے پوچھا۔ یہ سب مومنین ہی ہیں یارسولؐ اللہ! مومن کی صفت بیان کیجیے۔ حضرتؐ نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا مومن کی بیس خصلتیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس کا ایمان کامل نہیں۔ اے علی! مومنین کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ نماز میں حاضر ہوں اور جلدی کریں زکوٰۃ ادا کرنے میں، مسکینوں کو کھانا دینے والے ہیں یتیموں کے سر پہ ہاتھ پھیرنے والے ہیں ستر پوشی کے لئے ان کو ازار پہنانے والے ہیں، جب بولتے ہیں تو سچ، جب وعدہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے، اگر امین بنائے جائیں تو امانت میں خیانت نہیں کرتے جب کلام کرتے ہیں تو ان میں صداقت ہوتی ہے۔ رات میں تارک الدنیا کی طرح ریاضت کرنے والے، دن میں شیر جیسے یعنی برائیوں پر غالب، دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت خدا کرتے ہیں اپنے ہمسایہ کو ستاتے نہیں، نہ دانستہ اور نہ ہمسایہ کو ان سے اذیت پہنچتی ہے نادانستہ، وہ زمین پر ہلکے سے چلتے ہیں اور ان کے قدم اٹھتے ہیں بیواؤں کی امداد کے لئے اور جنازوں کی مشایعت کے لئے اللہ ہم کو اور تم کو متقیوں میں قرار دے۔

٦- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو نیکی سے خوش ہو اور بدی کو برا جانے وہ مومن ہے۔

٧ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ [زَعْلَانَ] ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : شِيعَتُنَا الشَّاحِبُونَ الذَّابِلُونَ النَّاحِلُونَ ، الَّذِينَ إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اسْتَقْبَلُوهُ بِحُزْنٍ .

٧۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ پریدہ رنگ ، باریک اندام اور خود رائی نہ کرنے والے ہیں جب رات ان کو گھیر لیتی ہے تو وہ اس کا استقبال حزن سے کرتے ہیں۔

٨ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : شِيعَتُنَا أَهْلُ الْهُدَى وَأَهْلُ التُّقَى وَأَهْلُ الْخَيْرِ وَأَهْلُ الْإِيمَانِ وَأَهْلُ الْفَتْحِ وَالظَّفَرِ .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعہ صاحب ہدایت صاحب تقویٰ ، صاحب خیر و ایمان اور صاحب فتح و ظفر ہوتے ہیں۔

٩ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ بُزُرْجَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالسَّفِلَةَ ، فَإِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ مَنْ عَفَّ بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا ثَوَابَهُ ، وَخَافَ عِقَابَهُ ، فَإِذَا رَأَيْتَ أُولَئِكَ فَأُولَئِكَ شِيعَةُ جَعْفَرٍ .

٩۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے بچو پست فطرت انسان سے جو اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے ، شیعہ علی وہ ہے جس کا شکم و شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو اور اس کا جہاد نفس سخت ہو ، وہ جو عمل کرے خوشنودی خدا کے لیے کرے اور اس سے ثواب پانے کی امیدیں کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے ، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو سمجھ لو کہ یہی شیعہ جعفر ہیں

١٠ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ شِيعَةَ عَلِيٍّ كَانُوا خُمْصَ الْبُطُونِ [٢] ، ذُبُلَ الشِّفَاهِ ، أَهْلَ رَأْفَةٍ وَعِلْمٍ وَحِلْمٍ يُعْرَفُونَ بِالرُّهْبَانِيَّةِ فَأَعِينُوا عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْوَرَعِ وَالْاجْتِهَادِ .

١٠۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ شیعہ علی خالی شکم ہوتے ہیں اور مہربانی و علم و حلم ، وہ زہد و ریاضت نفس سے پہچانے جاتے ہیں تم ان کی مدد کرو اپنی پرہیزگاری اور سعی و کوشش سے۔

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ، الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقٍّ، وَإِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِمَّا لَهُ.

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب غضبناک ہو تو اس کا غصہ اس کو حق سے خارج نہ کر دے اور جب راضی ہو تو یہ رضامندی اسے باطل میں داخل نہ کر دے اور جب مال لینے پر قدرت رکھتا ہو تو اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے

١٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سُلَيْمَانُ أَتَدْرِي مَنِ الْمُسْلِمُ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَتَدْرِي مَنِ الْمُؤْمِنُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ؛ قَالَ: [إِنَّ] الْمُؤْمِنَ مَنِ ائْتَمَنَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمُ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً تُعَنِّتُهُ.

۱۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اے سلیمان کیا تو جانتا ہے کہ مسلمان کون ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔ پھر فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ مومن کون ہے، میں نے کہا۔ آپ ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا مومن وہ ہے جو مسلمان کے جان و مال کا امین ہو اور مسلمان پر حرام ہے کہ مسلمان پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا جھڑک کر اسے اپنے پاس سے ہٹائے۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي إِثْمٍ وَلَا بَاطِلٍ؛ وَإِذَا سَخِطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ؛ وَالَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ تُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعَدِّي إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے کہ جب کسی سے راضی ہو تو یہ امر اسے گناہ یا باطل کی طرف نہ لے جائے اور جب غصہ ہو تو قول حق سے روگردانی نہ کرے اور جب قادر ہو تو اس کی یہ قدرت ظلم کی طرف نہ لے جائے اور وہ اپنے حق سے زیادہ نہ لے۔

١٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ إِذَا قِيدَ انْقَادَ؛ وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ.

۱۴۔ابوبختری نے امام سے (نام نہیں بتایا) روایت کی ہے کہ مومن فرمانبردار اور نرم طبیعت ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ کہ جب اس کی ناک میں نکیل ڈال دی جاتی ہے تو مطیع ہو جاتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے۔

۱۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ثَلاثَةٌ مِنْ عَلامَاتِ الْمُؤْمِنِ : اَلْعِلْمُ بِاللهِ ؛ وَمَنْ يُحِبُّ ، وَمَنْ يَكْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کی تین علامتیں ہیں اوّل معرفت باری تعالیٰ دوسرے یہ جاننا کہ خدا کے دوست رکھتا ہے (امام برحق) اور کسے دشمن (امام مضل)

۱٦ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَلْمُؤْمِنُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا فِي شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ ؛ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هِيَ؟ قَالَ : اَلنَّخْلَةُ .

۱٦۔ فرمایا حضرتِ رسولِ خدا نے مومن کی مثال اس درخت کی ہے جس کے پتّے نہ جاڑوں میں گرتے ہیں نہ گرمی میں، لوگوں نے پوچھا وہ کون سا درخت ہے۔ فرمایا کھجور

۱۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ : عَنْ [أَبِي] إِبْرَاهِيمَ الْأَعْجَمِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْمُؤْمِنُ حَلِيمٌ لَا يَجْهَلُ ، وَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ يَحْلُمُ ، وَلَا يَظْلِمُ وَإِنْ ظُلِمَ غَفَرَ ؛ وَلَا يَبْخَلُ وَإِنْ بُخِلَ عَلَيْهِ صَبَرَ .

۱۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن حلیم ہوتا ہے۔ جاہلوں کا سا عمل نہیں کرتا اور اس کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جائے تو حلم سے کام لیتا ہے اور کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اس پر کوئی ظلم کرتا ہے تو معاف کر دیتا ہے وہ بخل نہیں کرتا اور اگر اس سے بخل کا برتاؤ کیا جائے تو صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَيْفَرٍ ، عَنْ آدَمَ أَبِي الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ مَنْ طَابَ مَكْسَبُهُ ، وَحَسُنَتْ خَلِيقَتُهُ ، وَصَحَّتْ سَرِيرَتُهُ ؛ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ كَلَامِهِ ، وَكَفَى النَّاسَ شَرَّهُ ، وَأَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن وہ ہے جس کا پیشہ پاک ہو اس کی عادتیں اچھی ہوں اس کی طبیعت

صحت مند ہو، اپنے مال کا ضرورت سے زیادہ حصہ راہِ خدا میں خرچ کرے اور زیادہ کلام کرنے سے زبان کو روکے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور اپنے نفس اور لوگوں کے درمیان انصاف کرے۔

١٩ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ ؟ مَنِ ائْتَمَنَهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ، أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِالْمُسْلِمِ ؟ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَتَرَكَ مَا حَرَّمَ اللهُ ، وَالْمُؤْمِنُ حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ أَنْ يَظْلِمَهُ أَوْ يَخْذُلَهُ أَوْ يَغْتَابَهُ أَوْ يَدْفَعَهُ دَفْعَةً .

١٩۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ مومن کون ہوتا ہے وہ ہے جس کو مومنین اپنے نفسوں اور مالوں کا امین بنائیں کیا میں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سالم رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے، محرمات کو ترک کرے۔ مومن پر حرام ہے کہ وہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے ذلیل کرے یا اس کی غیبت کرے یا یکایک اپنے سامنے سے اُسے ہٹائے۔

٢٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْعَطَّارِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ الْحُلَمَاءُ ، الْعُلَمَاءُ ، الذُّبُلُ الشِّفَاهِ ، تُعْرَفُ الرُّهْبَانِيَّةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ .

٢٠۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ کے شیعہ علماء ہیں اور وہ علماء جن کے کثرتِ ریاضت سے ہونٹ خشک ہیں وہ پہچانے جاتے ہیں اپنی ریاضت کشی سے جس کا اثر ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔

٢١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : صَلَّى أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّاسِ الصُّبْحَ بِالْعِرَاقِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَعَظَهُمْ فَبَكَى وَأَبْكَاهُمْ مِنْ خَوْفِ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَا وَاللهِ لَقَدْ عَهِدْتُ أَقْوَاماً عَلَى عَهْدِ خَلِيلِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَإِنَّهُمْ لَيُصْبِحُونَ وَيُمْسُونَ شُعْثاً غُبْراً خُمْصاً ، بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ كَرُكَبِ الْمِعْزَى يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِيَاماً يُرَاوِحُونَ بَيْنَ أَقْدَامِهِمْ وَجِبَاهِهِمْ (١) ، يُنَاجُونَ رَبَّهُمْ وَيَسْأَلُونَهُ فَكَاكَ رِقَابِهِمْ مِنَ النَّارِ ، وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ مَعَ هَذَا وَهُمْ خَائِفُونَ مُشْفِقُونَ .

۲۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نماز صبح امیر المومنینؑ نے لوگوں کے ساتھ عراق میں پڑھی جب وہاں سے لوٹے تو لوگوں کو وعظ کیا اور خوفِ خدا سے خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا۔ پھر فرمایا میں نے اپنے حبیب حضرت رسولؐ خدا کے زمانہ میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو صبح سے شام تک اس حال میں رہتے تھے، پریشان حال گرد آلود چہرے، گرسنہ شکم، ان کی پیشانیوں پر زانو کی طرح گھٹے، راتوں کو سجدوں اور قیام میں گزارنے والے اور اپنے قدموں اور پیشانیوں سے عبادت کر کے راحت پاتے تھے اپنے رب سے مناجات کرتے تھے کہ نارِ جہنم سے ان کی گردنوں کو آزاد کرے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ اس حالت میں بھی وہ خدا سے خائف و ترساں تھے۔

۲۲ ـ عَنْهُ ، عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام الْفَجْرَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى صَارَتِ الشَّمْسُ عَلَى قِيدِ رُمْحٍ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ : وَاللهِ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَاماً يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِيَاماً يُخَالِفُونَ بَيْنَ جِبَاهِهِمْ وَرُكَبِهِمْ ، كَأَنَّ زَفِيرَ النَّارِ فِي آذَانِهِمْ ، إِذَا ذُكِرَ اللهُ عِنْدَهُمْ مَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ ، كَأَنَّمَا الْقَوْمُ بَاتُوا غَافِلِينَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ فَمَا رُئِيَ ضَاحِكاً حَتَّى قُبِضَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ .

۲۲- فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے امیر المومنین نے نماز صبح پڑھی اور سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے تک وہیں بیٹھے رہے پھر اپنا رخ لوگوں کی طرف کر کے فرمایا۔ واللہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے تھے اور ان کے سجدے قعود سے زیادہ ہوتے تھے اور دوزخ کی آگ کی بھڑک کا شور گویا ان کے کان میں آتا تھا اور جب اللہ کا ذکر ان کے سامنے ہوتا تو اس طرح ہلتے جیسے تند ہوا میں درخت، وہ اس طرح خائفانہ زندگی بسر کرتے تھے جیسے غافل لوگ بسر کرتے ہیں امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ اس کے بعد تا دم مرگ کسی نے حضرت کو ہنستے نہ دیکھا۔

۲۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْرِفَ أَصْحَابِي فَانْظُرْ إِلَى مَنِ اشْتَدَّ وَرَعُهُ وَخَافَ خَالِقَهُ وَرَجَا ثَوَابَهُ ، وَإِذَا رَأَيْتَ هٰؤُلَاءِ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابِي .

۲۳- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تم میرے اصحاب کو جاننا چاہو تو ایسے شخص کو دیکھو جس کی پرہیزگاری سخت ہو اور اپنے خدا سے ڈرتا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو جب ایسے لوگ مل جائیں تو سمجھ لو یہی میرے اصحاب ہیں۔

۲٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِيعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا ، الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا ، الْمُتَزَاوِرُونَ فِي إِحْيَاءِ أَمْرِنَا ؛ الَّذِينَ إِنْ غَضِبُوا لَمْ يَظْلِمُوا ، وَإِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا ، بَرَكَةٌ عَلَى مَنْ جَاوَرُوا ، سِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوا .

۲۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المومنینؑ نے ہمارے شیعہ ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت کے لئے اور باہم محبت کرتے ہماری محبت کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ہمارے امر کو زندہ رکھنے کے لئے یہ وہ لوگ ہیں کہ جب غصہ آئے تو ظلم نہیں کرتے اگر راضی ہوں تو فضول خرچی نہیں کرتے برکت ہیں اپنے پڑوسیوں کے لئے اور سلامتی ہیں اپنے ملنے والوں کے لئے۔

۲۵۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عِيسَى النَّهْرِيرِيِّ (*) ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَظَّمَهُ مَنَعَ فَاهُ مِنَ الْكَلَامِ وَبَطْنَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَعَفَى نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ ، قَالُوا : بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ ؟ قَالَ : إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ سَكَتُوا فَكَانَ سُكُوتُهُمْ ذِكْراً ، وَنَظَرُوا فَكَانَ نَظَرُهُمْ عِبْرَةً ، وَنَطَقُوا فَكَانَ نُطْقُهُمْ حِكْمَةً ، وَمَشَوْا فَكَانَ مَشْيُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ بَرَكَةً ، لَوْلَا الْآجَالُ الَّتِي قَدْ كُتِبَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ خَوْفاً مِنَ الْعَذَابِ وَشَوْقاً إِلَى الثَّوَابِ .

۲۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو پہچانا اور اس کی تعظیم کی اس زبان کو کلام سے اور اپنے بطن کو طعام سے روکا اور پاک بنایا اپنے نفس کو روزہ اور قیام شب سے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمارے ماں باپ فدا ہوں یا رسول اللہ کیا یہ لوگ اولیائے خدا خاموش رہتے ہیں اور ان کا سکوت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ نظر کرتے ہیں اور ان کا نظر کرنا عبرت ہوتا ہے وہ کلام کرتے ہیں اور ان کا کلام کرنا حکمت ہوتا ہے اور وہ چلتے ہیں اور ان کا چلنا لوگوں کے درمیان برکت ہوتا ہے اگر وہ موت نہ ہوتی جو ان کے لئے لکھی گئی ہیں تو خوف عذاب اور شوق ثواب سے ان کی روحیں ان کے اجسام میں قرار نہ پائیں۔

۲۶ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ ، رَفَعَهُ قَالَ : خَطَبَ النَّاسَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ أَخٍ لِي كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ رَأْسُ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صِغَرَ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ بَطْنِهِ ، فَلَا يَشْتَهِي مَا لَا يَجِدُ وَلَا يُكْثِرُ إِذَا وَجَدَ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ فَرْجِهِ ، فَلَا يَسْتَخِفُّ لَهُ عَقْلَهُ وَلَا رَأْيَهُ ، كَانَ خَارِجاً مِنْ سُلْطَانِ الْجَهَالَةِ فَلَا يَمُدُّ يَدَهُ إِلَّا عَلَى ثِقَةٍ لِمَنْفَعَةٍ ، كَانَ لَا يَتَشَهَّى وَلَا يَتَسَخَّطُ وَلَا يَتَبَرَّمُ ، كَانَ أَكْثَرَ دَهْرِهِ صَمَّاتاً ، فَإِذَا قَالَ

بذَّ الْقَائِلِينَ، كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي مِرَاءٍ، وَلَا يُشَارِكُ فِي دَعْوَى وَلَا يُدْلِي بِحُجَّةٍ حَتَّى يَرَى قَاضِيًا وَكَانَ لَا يَغْفُلُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَلَا يَخُصُّ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَهُمْ، كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا فَإِذَا جَاءَ الْجِدُّ كَانَ لَيْثًا عَادِيًا، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا فِيمَا يَقَعُ الْعُذْرُ فِي مِثْلِهِ حَتَّى يَرَى اعْتِذَارًا. كَانَ يَفْعَلُ مَا يَقُولُ وَيَفْعَلُ مَا لَا يَقُولُ، كَانَ إِذَا ابْتَزَّهُ أَمْرَانِ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ نَظَرَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا إِلَى الْهَوَى فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَشْكُو وَجَعًا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ الْبُرْءَ، وَلَا يَسْتَشِيرُ إِلَّا مَنْ يَرْجُو عِنْدَهُ النَّصِيحَةَ، كَانَ لَا يَتَبَرَّمُ وَلَا يَتَسَخَّطُ وَلَا يَتَشَكَّى وَلَا يَتَشَهَّى وَلَا يَنْتَقِمُ وَلَا يَغْفُلُ عَنِ الْعَدُوِّ، فَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هَذِهِ الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ، إِنْ أَطَقْتُمُوهَا فَإِنْ لَمْ تُطِيقُوهَا كُلَّهَا فَأَخْذُ الْقَلِيلِ خَيْرٌ مِنْ تَرْكِ الْكَثِيرِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۲۶۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں بیان فرمایا۔ لوگو! میں تم کو اپنے ایسے بھائی کی خبر دیتا ہوں جو میری نظر میں سب سے زیادہ صاحبِ عظمت ہے اور وہ، وہ ہے جس کی نظر میں دنیا حقیر ہو اور وہ غلبۂ شکم سے آزاد ہو پس وہ اس چیز کی خواہش نہیں کرتا جسے نہیں پاتا اور جب پاتا ہے تو اس میں زیادتی نہیں چاہتا اور وہ غلبۂ فرج زنا نہیں کرتا سے بھی الگ رہتا ہے یہ غلبہ اس کو خفیف العقل اور ضعیف الرائے نہیں بناتا اور وہ جہالت کے غلبہ سے بھی آزاد رہتا ہے وہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ مگر اعتمادی نفع کی طرف اور وہ ناجائز امر کی خواہش نہیں کرتا اور نہ بیجا بات پر غصہ ہوتا ہے اور نہ ترکِ تعلق کرتا ہے۔

اور اس کی عمر کا زیادہ زمانہ سکوت میں گزرتا ہے اور جب گفتگو کرتا ہے تو قائلین پر غالب آتا ہے وہ کسی جھگڑے میں شامل نہیں ہوتا اور نہ کسی دعوے باطل میں شریک ہوتا ہے اور نہ ہی پیش کرتا اپنی حجت کو مگر دلیل قاطع سے یہاں تک حق بجانب فیصلہ کرتا ہے اور اپنے برادر مومن سے غافل نہیں ہوتا اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر اپنے نفس کے لئے کوئی شے خاص نہیں کرتا۔ وہ ضعیف و کمزور نظر آتا ہے لیکن جب امر نیک میں کوشش کا وقت آتا ہے تو جلد شکار کرنے والا شیر نظر آتا ہے وہ کسی کو ملامت نہیں کرتا ایسے حال میں جبکہ دوسرے کے لئے عذر ہو۔ وہ جو کہتا ہے اسے کرتا بھی ہے اور کرتا ہے وہ جسے زبان سے نہیں کہتا اور جب پیش آتے ہیں ایسے دو امر کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں افضل کون ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ ان میں کونسا امر خواہشِ دل سے زیادہ قریب ہے پس اسی کو ترک کرتا ہے اور وہ اپنے دکھ درد کی شکایت نہیں کرتا۔ مگر صرف اس کے سامنے جس سے یہ امید ہوتی ہے کہ وہ اس کو دور کردے گا اور نہیں مشورہ کرتا ایسے شخص سے جس سے نصیحت کی امید ہوتی ہے قطع تعلق نہیں کرتا۔ اور غضب ناک نہیں ہوتا اور شکایت نہیں کرتا اور خواہش کا اظہار نہیں کرتا اور انتقام نہیں لیتا اور غافل نہیں ہوتا اپنے دشمن سے پس تم کو چاہیئے کہ ایسے اخلاق کریمانہ کو اختیار کرو اگر کل کے اختیار کرنے کی طاقت نہ ہو تو تھوڑے سے سہی نیکی کا کم کرنا زیادہ کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

۲۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِهْزَمٍ ، وَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاهِلِيِّ ؛ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ؛ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ جَمِيعاً ؛ عَنْ مِهْزَمٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا مِهْزَمُ شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَعْدُو صَوْتُهُ سَمْعَهُ : وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا يَمْتَدِحُ بِنَا مُعْلِناً وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِباً وَلَا يُخَاصِمُ لَنَا قَالِياً ؛ إِنْ لَقِيَ مُؤْمِناً أَكْرَمَهُ وَإِنْ لَقِيَ جَاهِلاً هَجَرَهُ ؛ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰؤُلَاءِ الْمُتَشَيِّعَةِ؟ قَالَ: فِيهِمُ التَّمْيِيزُ وَفِيهِمُ التَّبْدِيلُ وَفِيهِمُ التَّمْحِيصُ؛ تَأْتِي عَلَيْهِمْ سِنُونَ تُفْنِيهِمْ وَطَاعُونٌ يَقْتُلُهُمْ وَاخْتِلَافٌ يُبَدِّدُهُمْ؛ شِيعَتُنَا مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيرَ الْكَلْبِ وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ وَلَا يَسْأَلُ عَدُوَّنَا وَإِنْ مَاتَ جُوعاً قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيْنَ أَطْلُبُ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ: فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ؛ أُولٰئِكَ الْخَفِيضُ عَيْشُهُمْ؛ الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ ؛ إِنْ شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا وَإِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا ، وَمِنَ الْمَوْتِ لَا يَجْزَعُونَ، وَفِي الْقُبُورِ يَتَزَاوَرُونَ وَإِنْ لَجَأَ إِلَيْهِمْ ذُو حَاجَةٍ مِنْهُمْ رَحِمُوهُ ، لَنْ تَخْتَلِفَ قُلُوبُهُمْ وَإِنِ اخْتَلَفَ بِهِمُ الدَّارُ ؛ ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَنَا الْمَدِينَةُ وَعَلِيٌّ الْبَابُ وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ لَا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ .

۲۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے مہزم ہمارا شیعہ وہ ہے کہ اس کی آواز تجاوز نہ کرے اس شخص سے جو اس کو سن رہا ہے اور اس کی عداوت تجاوز نہ کرے اس کے نفس سے اور تعریف نہ کرے اس کی جو دشمنوں کے سامنے ہماری تعریف بالاعلان کرتا ہے (اس صورت میں ہمارے مخالف ہمارے لئے باعث ایذا ہوں گے اور کسی جلسہ میں آئمہ ضلالت کو برا نہ کہے (یہ سب تقیہ کی صورتیں ہیں) اور ہمارے معاملے میں دشمنوں سے جھگڑا نہ کرے اگر مومن سے ملے تو اس کا اکرام کرے اور اگر جاہل سے ملے تو اس کی صحبت ترک کرے ۔میں نے کہا۔ ہم کیا برتاؤ کریں ۔ ان لوگوں کے ساتھ جو بظاہر شیعہ ہیں (اور ازراہ طمع مخالفوں کے در پر جاکر سوال کرتے ہیں) فرمایا ان میں تمیز کرنے کی علامتیں ہیں۔ ان کے حالات میں تبدیلیاں ہوتی ہیں اور ان کے لئے امتحان ہے سالوں کی آمد و رفت ان کو فنا کردے گی اور طاعون ان کو قتل کردے گا اور باہمی اختلافات ان میں تفرقہ ڈال دے گا۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتوں کی طرح بھونکتے نہیں اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہوتے اور چاہے بھوک سے مر جائیں مگر دشمن سے سوال نہیں کرتے ۔میں نے کہا میں آپ پر قربان ایسے خالص شیعوں کو ہم کہاں پائیں فرمایا وہ اطراف زمین میں پائے جاتے ہیں ان کی زندگی اطمینان سے گزرتی ہے (کیوں کہ وہ ہرزہ کاری میں مبتلا نہیں) وہ تلاش علم میں شہر بہ شہر منتقل ہوتے رہتے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو وہ مرد غریب ہونے کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے اور غائب ہوں تو تلاش نہیں کئے جاتے کیوں کہ لوگ ان سے واقف نہیں ہوتے ۔ وہ موت سے گھبراتے نہیں۔ وہ ایک دوسرے کی قبور کی زیارت کرتے ہیں اور کوئی صاحب حاجت ان کے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرتے ہیں ان کے قلوب

میں اختلاف نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ مختلف شہروں میں آباد ہوں پھر فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ جو گمان کرتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہوا ہے بغیر دروازہ کے اور جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا دعوے دار ہے اور علی سے بغض رکھتا ہے۔

٢٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ابْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْهُمْ وَ حَدَّثَهُمْ فَلَمْ يَكْذِبْهُمْ وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ يُخْلِفْهُمْ كَانَ مِمَّنْ حُرِّمَتْ غِيبَتُهُ وَ كَمُلَتْ مُرُوَّتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجَبَتْ أُخُوَّتُهُ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی لوگوں پر حاکم ہو چاہیئے کہ ان پر ظلم نہ کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ کرے تو اسے پورا کرے ایسے شخص کی غیبت کرنا حرام ہے اور اس سے مروت کرنا لازم، ایسے شخص سے عدالت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی اخوت واجب ہوتی ہے۔

٢٩ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الإِيمَانِ : إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ وَإِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ .

۲۹۔ فرمایا عبداللہ بن حسن نے کہ روایت کی میری والدہ فاطمہ بنت الحسین بن علی علیہا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہوگا اول جب وہ کسی سے راضی ہو تو رضامندی اسے باطل امر کی طرف نہ لے جائے اور جب غضبناک ہو تو غصہ اس کو اس امر حق سے نہ ہٹا دے، تیسرے جب قدرت رکھتا ہو تو اپنے لئے وہ نہ لے جو اس کا حق نہیں۔

٣٠ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّ لِأَهْلِ الدِّينِ عَلامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا : صِدْقَ الْحَدِيثِ وَ أَدَاءَ الأَمَانَةِ وَ وَفَاءً بِالْعَهْدِ وَصِلَةَ الأَرْحَامِ وَرَحْمَةَ الضُّعَفَاءِ وَقِلَّةَ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ ـ أَوْقَالَ : قِلَّةَ الْمُوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ ـ وَبَذْلَ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَسَعَةَ الْخُلُقِ وَ اتِّبَاعَ الْعِلْمِ وَ مَا يُقَرِّبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ زُلْفَى ، طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ، وَطُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَفِي

دارِهِ غُصْنٌ مِنْهَا، لا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ شَهْوَةُ شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ بِهِ ذَلِكَ وَلَوْ أَنَّ رَاكِباً مُجِدّاً سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ وَلَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَعْلَاهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِماً أَلَا فَفِي هَذَا فَارْغَبُوا إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغُلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا فَهَكَذَا كُونُوا.

۳۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل دین کے لئے کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بات میں سچائی امانت کا ادا کرنا، وعدہ کا وفا کرنا، صلۂ رحم کرنا، کمزوروں پر رحم کرنا، عورتوں کے پاس کم رہنا اور ایک حدیث میں عورتوں کی اطاعت نہ کرنا، لوگوں پر احسان کرنا، حسنِ خلق پیش آنا، اخلاقی وسعت دکھلانا، علم کی پیروی کرنا اور وہ طریقہ اختیار کرنا جس سے خدا سے نزدیکی ہو، ان کے لئے سایۂ طوبیٰ اور اچھی بازگشت ہے۔ طوبیٰ ایک درخت ہے جنت میں جس کی جڑ محمد مصطفٰے کے گھر میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ ہے، جس کے دل میں کسی شئے کی خواہش ہوگی وہ اس کے پاس خود آئے گی اگر ایک سوار سو برس تک اس کے سایہ میں چلے گا تو اس سے باہر نہ آسکے گا اور اگر کوا اس کے نچلے حصہ سے اُڑے گا تو اس کے اوپر کے حصّہ تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ تھک کر مر جائے گا۔

آگاہ ہو یہ وہ ہے جس کی طرف تم رغبت کرو، مومن اپنے کام میں مصروف رہتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں جب رات کی تاریکی چھاتی ہے تو وہ اپنے چہرے کو فرش بناتا ہے زمین پر رخسارہ رکھتا ہے اور اپنے پاک حصۂ بدن (ساتوں اعضائے سجدہ) سجدہ کرتا ہے اور اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے کہ نارِ جہنم اسے بچالے۔ یہ ہے ایمان پس تم ایسے ہی ہو جاؤ۔

۳۱ ۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ قَالَ : وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَيْفٍ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ فَقَالَ : الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا ، وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا وَإِذَا أُعْطُوا شَكَرُوا ؛ وَإِذَا ابْتُلُوا صَبَرُوا وَإِذَا غَضِبُوا غَفَرُوا .

۳۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے بہترین لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا جب وہ نیکی کرتے ہیں ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور جب ان کو کوئی کچھ دیتا ہے تو شکریہ ادا کرتے ہیں اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں جب کسی پر غصّہ ہوتے ہیں تو اپنی بخشش سے اس کا گناہ چھپاتے ہیں۔

۳۲ ۔ وَ بِإِسْنَادِهِ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّ خِيَارَكُمْ أُولُو النُّهَى ؛ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ أُولُو النُّهَى ؟ قَالَ : هُمْ أُولُو الْأَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَالْأَحْلَامِ الرَّزِينَةِ، وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

وَالْبَرَرَةُ بِالْأُمَّهَاتِ وَالْآبَاءِ وَالْمُتَعَاهِدِينَ لِلْفُقَرَاءِ وَالْجِيرَانِ وَالْيَتَامَى وَ يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ وَيُفْشُونَ السَّلَامَ فِي الْعَالَمِ وَ يُصَلُّونَ وَالنَّاسُ نِيَامٌ غَافِلُونَ .

۳۲۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر اولوالنہی کون ہیں لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اولوالنہی کون ہیں فرمایا صاحبان اخلاق حسنہ اور پختہ عقول والے اور صلۂ رحم کرنے والے اور ماؤں اور باپوں سے نیکی کرنے والے اور فقراء کی خیر خبر لینے والے اور ہمسایوں اور یتیموں کی مدد کرنے والے، وہ کھانا کھلاتے ہیں اور دنیا میں سلام پھیلاتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ غافل پڑے سوتے ہیں۔

٣٣ - عَنْهُ ؛ عَنِ الْهَيْثَمِ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْخِصَالِ بِالْمَرْءِ أَجْمَلُ ؟ فَقَالَ:وَقَارٌ بِلَامَهَابَةٍ وَسَمَاحٌ بِلَاطَلَبِ مُكَافَاةٍ ، وَتَشَاغُلٌ بِغَيْرِ مَتَاعِ الدُّنْيَا .

۳۳۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کون سی خصلت آدمی کی زیادہ اچھی ہے فرمایا وہ وقار جو بغیر ہیبت کے ہو وہ سخاوت جو بدلہ کی طلب کے بغیر ہو اور وہ مشغلہ جو متاع دنیا سے متعلق نہ ہو۔

٣٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمَعْرِفَةَ بِكَمَالِ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ ، وَقِلَّةُ مِرَائِهِ ، وَحِلْمُهُ وَصَبْرُهُ وَحُسْنُ خُلُقِهِ .

۳۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے علی بن الحسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کے کمال دین کا پہچاننا یوں ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں کلام ترک کرے اور لوگوں سے بہت کم جھگڑا کرے۔ حلم و صبر و حسن خلق سے کام لے۔

٣٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْبَهِكُمْ بِي ؟ قَالُوا : بَلَى يَارَسُولَ اللهِ قَالَ : أَحْسَنُكُمْ خُلُقاً وَأَلْيَنُكُمْ كَنَفاً ، وَأَبَرُّكُمْ بِقَرَابَتِهِ ، وَأَشَدُّكُمْ حُبّاً لِإِخْوَانِهِ فِي دِينِهِ ، وَ أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْحَقِّ ، وَ أَكْظَمُكُمْ لِلْغَيْظِ ، وَأَحْسَنُكُمْ عَفْواً ، وَأَشَدُّكُمْ مِنْ نَفْسِهِ إِنْصَافاً فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ .

۳۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ تم میں مجھ سے زیادہ مشابہ کون ہے لوگوں نے کہا ضرور، یا رسول اللہ، فرمایا جو تم میں از روئے خُلق اچھا ہو اور پناہ دینے کے لئے سب سے زیادہ نرم ہو اور

اپنے قرابتداروں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو اور اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو دینی معاملہ میں اور امر حق میں تکالیف پر سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور غصہ کا سب سے زیادہ پینے والا اور قصور کا سب سے زیادہ بخشنے والا اور اپنے نفس کے متعلق سب سے زیادہ انصاف کرنے والا خواہ حالت رضا ہو یا غضب۔

٣٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْإِنْفَاقُ عَلَى قَدْرِ الْإِقْتَارِ ، وَالتَّوَسُّعُ عَلَى قَدْرِ التَّوَسُّعِ ، وَإِنْصَافُ النَّاسِ ، وَابْتِدَاؤُهُ إِيَّاهُمْ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ .

۳۶۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے مومن کے اخلاق سے ہے بقدر اپنی تنگدستی کے راہ خدا میں خرچ کرنا اور بلحاظ وسعت مال، دولت مندی میں خرچ کرنا اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا اور سلام میں ابتداء کرنا۔

٣٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَصْلَبُ مِنَ الْجَبَلِ ، الْجَبَلُ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ .

۳۷۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن پہاڑ سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پہاڑ تو اپنے اجزاء کے ٹوٹنے پھوٹنے سے کم ہو جاتا ہے لیکن مومن کے دین سے کوئی شے کم نہیں ہوتی۔

٣٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُونَةِ ، خَفِيفُ الْمَؤُونَةِ ، جَيِّدُ التَّدْبِيرِ لِمَعِيشَتِهِ ، لَا يُلْسَعُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ .

۳۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن لوگوں کی مدد اچھی طرح کرتا ہے اس کا خرچ ہلکا ہوتا ہے معاش کے حصول میں اس کی تدبیر اچھی ہوتی ہے اور وہ ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ یعنی پہلے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

٣٩ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الدِّلْهَاثِ مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ ، فَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكِتْمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَداً ❊ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ

نَبِيِّهِ فَمُدَارَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ ﷺ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ.

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن بغیر تین خصلتوں کے نہ ہوگا۔ ایک سنت رب سے ایک سنت نبی ہے اور سنتِ ولی ہے۔ رب کی سنت یہ ہے کہ اس کے بھید کو چھپایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ عالم الغیب ہے اس کے بھید سے کوئی واقف نہیں سوائے اس کے جس کو وہ رسولوں میں سے اس کام کے لئے چن لے۔ اور سنت نبی یہ ہے کہ لوگوں سے بخلق پیش آئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے عفو سے کام لو اور نیکی کا حکم دو اور سنتِ ولی یہ ہے کہ مصیبت اور سختی میں صبر کرو۔

دوسو اٹھائیسواں باب
قلت عدد مومن

«بَابُ» ۲۲۸
«فِي قِلَّةِ عَدَدِ الْمُؤْمِنِينَ»

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْمُؤْمِنَةُ أَعَزُّ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ، فَمَنْ رَأَى مِنْكُمُ الْكِبْرِيتَ الْأَحْمَرَ؟.

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے مومنہ کمیاب ہے بہ نسبت مومن کے اور مومن کمیاب ہے یاقوتِ سرخ سے پس تم میں کون ہے جس نے یاقوتِ سرخ دیکھا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: النَّاسُ كُلُّهُمْ بَهَائِمُ ـ ثَلَاثاً ـ إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تمام لوگ چوپائے ہیں (تین بار فرمایا) مگر مومنین جو بہت کم ہیں اور مومن کم پایا جاتا ہے (تین بار فرمایا)

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لأَبِي بَصِيرٍ : أَمَا وَاللهِ لَوْ أَنِّي أَجِدُ مِنْكُمْ ثَلاثَةَ مُؤْمِنِينَ يَكْتُمُونَ حَدِيثِي مَا اسْتَحْلَلْتُ أَنْ أَكْتُمَهُمْ حَدِيثاً .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو بصیر خدا کی قسم اگر میں تم میں تین شیعہ امامیہ پالیتا۔ جو از راہِ تقیہ ہماری بات کو بصیغۂ راز رکھتے تو میرے لئے اپنی بات کو ان سے چھپانا جائز نہ ہوتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : وَاللهِ مَا يَسَعُكَ الْقُعُودُ فَقَالَ : وَلِمَ يَا سَدِيرُ ؟ قُلْتُ : لِكَثْرَةِ مَوَالِيكَ وَ شِيعَتِكَ وَأَنْصَارِكَ وَاللهِ لَوْ كَانَ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا لَكَ مِنَ الشِّيعَةِ وَالأَنْصَارِ وَالْمَوَالِي مَا طَمِعَ فِيهِ تَيْمٌ وَلا عَدِيٌّ ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ وَكَمْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا ؟ قُلْتُ : مِائَةَ أَلْفٍ ، قَالَ : مِائَةَ أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ : مِائَتَيْ أَلْفٍ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ وَنِصْفَ الدُّنْيَا قَالَ : فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ : يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ تَبْلُغَ مَعَنَا إِلَى يَنْبُعَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ فَأَمَرَ بِحِمَارٍ وَبَغْلٍ أَنْ يُسْرَجَا ، فَبَادَرْتُ فَرَكِبْتُ الْحِمَارَ ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ أَتَرَى أَنْ تُؤْثِرَنِي بِالْحِمَارِ ؟ قُلْتُ : الْبَغْلُ أَزْيَنُ وَأَنْبَلُ قَالَ : الْحِمَارُ أَرْفَقُ بِي ، فَنَزَلْتُ فَرَكِبَ الْحِمَارَ وَ رَكِبْتُ الْبَغْلَ فَمَضَيْنَا فَحَانَتِ الصَّلاةُ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ انْزِلْ بِنَا نُصَلِّي ، ثُمَّ قَالَ : هَذِهِ أَرْضٌ سَبِخَةٌ لا تَجُوزُ الصَّلاةُ فِيهَا فَسِرْنَا حَتَّى صِرْنَا إِلَى أَرْضٍ حَمْرَاءَ وَنَظَرَ إِلَى غُلامٍ يَرْعَى جِدَاءً فَقَالَ : وَاللهِ يَا سَدِيرُ لَوْ كَانَ لِي شِيعَةٌ بِعَدَدِ هَذِهِ الْجِدَاءِ مَا وَسِعَنِي الْقُعُودُ ، وَنَزَلْنَا وَصَلَّيْنَا فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الصَّلاةِ عَطَفْتُ عَلَى الْجِدَاءِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ سَبْعَةَ عَشَرَ .

۴۔ سدیر صیرفی کہتے ہیں میں صادق آلِ محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدا کی قسم اب آپ کے لئے گھر میں بیٹھ رہنا درست نہیں حضرت نے فرمایا یہ کیوں۔ میں نے کہا آپ کے دوستوں شیعوں اور انصار کی کثرت کی وجہ سے واللہ اگر امیرالمومنین کے پاس اتنے شیعہ، انصار اور دوست ہوتے تو تیم و عدی والے ان سے خلافت نہ لے سکتے۔ فرمایا اے سدیر تم سب بھلا کتنے ہو۔ میں نے کہا ایک لاکھ، فرمایا ایک لاکھ، میں نے کہا جی ہاں بلکہ دو لاکھ، فرمایا دو لاکھ بلکہ نصف دنیا، یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ اور فرمایا کیا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ تو ہمارے ساتھ چشمۂ ینبع تک چلے میں نے کہا ضرور، آپؑ نے حکم دیا کہ گدھے اور خچر پر زین کسیں، میں نے جلد یہ خدمت انجام دی اور میں گدھے پر سوار ہوا۔ فرمایا اے سدیر حمار پر مجھے سوار ہونے دے۔ میں نے کہا خچر زیادہ شاندار اور شریف طبیعت ہے فرمایا گدھا رفتار میں میری

موافقت کرتا ہے یہ سن کر میں اُتر آیا اور خچر پر سوار ہوا اور حضرت حمار پر سوار ہوئے ہم دونوں چلے جب وقت نماز آیا۔ تو فرمایا اترو نماز ادا کریں اس کے بعد فرمایا۔ یہ زمین شور ہے یہاں نماز جائز نہیں ہے۔ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ایک سرسبز و سُرخ رنگ کے خطہ پر پہنچے ایک لڑکے کو بکریاں چراتے دیکھا۔ فرمایا۔ اے سدیر اگر میرے شیعہ بقدر ان بکریوں کے ہوتے تو میں خروج کرتا ہم وہاں اترے اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے ان بکریوں کو شمار کیا تو ان کی تعداد سترہ تھی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : يَا سَمَاعَةُ أَمِنُوا عَلَى فُرُشِهِمْ وَأَخَافُونِي أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَتِ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا إِلَّا وَاحِدٌ يَعْبُدُ اللهَ ، وَلَوْ كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَأَضَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ حَيْثُ يَقُولُ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتاً لِلَّهِ حَنِيفاً وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» فَغَبَرَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ آنَسَهُ بِإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ فَصَارُوا ثَلَاثَةً ، أَمَا وَاللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَقَلِيلٌ وَإِنَّ أَهْلَ الْكُفْرِ لَكَثِيرٌ ۱۴/۱۲۰ نحو
أَتَدْرِي لِمَ ذَاكَ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ : صُيِّرُوا أُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ ، يَبُثُّونَ إِلَيْهِمْ مَا فِي صُدُورِهِمْ فَيَسْتَرِيحُونَ إِلَى ذَلِكَ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ .

٥ ـ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اے سماعہ لوگ اپنے فرشوں پر آرام سے رہے اور مجھے خوف۔ ہر اس میں ڈالا واللہ ایک وقت دنیا میں ایسا تھا کہ اللہ کا عبادت گزار صرف ایک ہی تھا اگر کوئی دوسرا اور ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بھی ذکر کرتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے بے شک ابراہیم ایسی امت تھے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور نرے کھرے بندے تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پس جس طرح اللہ نے چاہا یہ زمانہ گزرا۔ پھر اللہ نے مانوس کیا ان کو اسماعیل و اسحاق سے اور وہ تین ہو گئے واللہ مومن دنیا میں کم ہیں اور اہل کفر زیادہ، تم جانتے ہو ایسا کیوں ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کافر مومنوں سے مانوس ہوئے۔ اور جو ان کے سینوں میں تھا لے لیا اور آرام سے ہو گئے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّنَا لَوِ اجْتَمَعْنَا عَلَى شَاةٍ مَا أَفْنَيْنَاهَا ؟ فَقَالَ : أَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ ، الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلَّا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ـ ثَلَاثَةً قَالَ حُمْرَانُ : فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا حَالُ عَمَّارٍ ؟ قَالَ : رَحِمَ اللهُ عَمَّاراً أَبَا الْيَقْظَانِ بَايَعَ وَقُتِلَ شَهِيداً ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ : لَعَلَّكَ تَرَى أَنَّهُ مِثْلُ الثَّلَاثَةِ ، أَيْهَاتَ أَيْهَاتَ .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا، ہماری جماعت کس قدر قلیل ہے کہ اگر دستر خوان پر ایک بکری کھانے بیٹھیں تو اسے تمام نہ کر سکیں۔ فرمایا میں تم کو اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں۔ آنحضرت کے بعد مہاجرین و انصار ایمان سے پھر گئے اور پھر تین انگلیوں سے اشارہ کیا۔ حمران کہتا ہے میں نے کہا عمار کا کیا حال رہا۔ فرمایا۔ اللہ ان پر رحم کرے ان کی کنیت ابوالیقظان ہے انھوں نے امیرالمومنین کی بیعت کی اور جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا شہادت سے افضل کوئی شے نہیں۔ حضرت امامؑ نے فرمایا۔ کیا تمھارا خیال یہ ہے کہ وہ مثل تین کے تھے۔ بہت دور ہے یہ بات بہت دور ہے یہ بات یعنی وہ افضل تھے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَيْسَ كُلُّ مَنْ قَالَ بِوَلَايَتِنَا مُؤْمِناً وَلَكِنْ جُعِلُوا اُنْساً لِلْمُؤْمِنِينَ .

۷۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہر وہ شخص جو ہماری ولایت کا مدعی ہے مومن نہیں بلکہ وہ مومنین سے انوس ہے

دوسوانتیسواں باب

راضی ہونا بخشش پر ایمان ہے اور ہر شے پر صبر اس کے بعد

(باب) ۲۲۹

☆(الرِّضَا بِمَوْهِبَةِ الْإِيمَانِ وَالصَّبْرِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بَعْدَهُ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَالْوَاحِدِ مَا يَضُرُّ رَجُلاً ـ إِذَا كَانَ عَلَى ذَا الرَّأْيِ ـ مَا قَالَ النَّاسُ لَهُ وَلَوْ قَالُوا : مَجْنُونٌ ؛ وَمَا يَضُرُّهُ وَلَوْ كَانَ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ يَعْبُدُاللهَ حَتَّى يَجِيئَهُ الْمَوْتُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے عبدالواحد اگر انسان صاحب رائے ہے تو لوگوں کا کہنا اگرچہ وہ مجنوں کہیں کوئی نقصان نہیں دیتا اور ایسے ہی نقصان نہیں دیتا۔ لوگوں کا کہنا اگر وہ پہاڑ پر مرتے دم تک عبادت خدا کرے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ لَاسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لَا يَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر روئے زمین پر ایک کے سوا کوئی دوسرا مومن رہے ہی نہیں تو وہ کل تمام خلق سے بے پروا کردے گا اور میں اس کے ایمان سے انس رکھوں گا اور مجھے کسی اور کی احتیاج نہ رہے گی۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا يُبَالِي مَنْ عَرَّفَهُ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ أَنْ يَكُونَ عَلَى قُلَّةِ جَبَلٍ يَأْكُلُ مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہیں پروا کرتا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو کہ وہ چاہے مرتے دم تک پہاڑ کی چوٹی پر رہے اور گھاس پات کھا کر بسر کرے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَسْتَوْحِشَ إِلَى أَخِيهِ فَمَنْ دُونَهُ، الْمُؤْمِنُ عَزِيزٌ فِي دِينِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لیے سزاوار نہیں کہ وہ برادر مومن سے از روئے حقارت دوری اختیار کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پست درجہ والا مومن دین میں اس سے زیادہ عزیز ہو۔

٥ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ وَ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي مَرْضَةٍ مَرِضَهَا لَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلَّا رَأْسُهُ فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ إِنَّنِي كَثِيراً مَا أَقُولُ: مَا عَلَى رَجُلٍ عَرَّفَهُ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ لَوْ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ النَّاسَ أَخَذُوا يَمِيناً وَشِمَالاً وَ إِنَّا وَشِيعَتَنَا هُدِينَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ أَصْبَحَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَانَ ذٰلِكَ خَيْراً لَهُ وَلَوْ أَصْبَحَ مُقَطَّعاً أَعْضَاؤُهُ كَانَ ذٰلِكَ خَيْراً لَهُ، يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ إِنَّ اللهَ لَا يَفْعَلُ بِالْمُؤْمِنِ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ يَا فُضَيْلَ بْنَ يَسَارٍ لَوْ عَدَلَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى عَدُوَّهُ مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ يَا فُضَيْلَ

ابْنَ يَسارٍ إِنَّهُ مَنْ كانَ هَمُّهُ هَمّاً واحِداً كَفاهُ اللهُ هَمَّهُ، وَمَنْ كانَ هَمُّهُ في كُلِّ وادٍ لَمْ يُبالِ اللهُ بِأَيِّ وادٍ هَلَكَ.

۵۔ فضیل بن یسار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ حضرت بیمار تھے اور نہایت ضعیف و ناتواں ہوگئے تھے حضرت نے فرمایا۔ اے فضیل! میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں کہ کیا شے نقصان دے سکتی ہے اس شخص کو جسے خدا نے ہماری امر امامت کی معرفت کرادی ہے اگرچہ وہ تنہا پہاڑ کی چوٹی پر مرتے دم تک رہے اے فضیل لوگوں نے امر حق کو ادھر اُدھر سے لیا اور ہم اور ہمارے شیعہ ہدایت پائے ہوئے ہیں اے فضیل اگر مومن وہ سب پالے جو مشرق و مغرب میں ہے تو حسب مصلحت الٰہی یہی اس کے لئے بہتر ہوگا اور وہ خدا کا شکر ادا کرے گا اور اگر اس کے اعضاء قطع ہو جائیں تو مصلحتِ الٰہی اسی میں ہوگی اور وہ صبر کرے گا تو اس کے لئے اسی میں بہتری ہوگی اے فضیل اگر خدا کے نزدیک دنیا کی وقعت پر مگس کے برابر ہوتی تو خدا کا دشمن اس سے ایک پیالہ پانی کا بھی نہ پی سکتا۔ اے فضیل! جس کا ایک ارادہ (امر حق پانے کا) ہو تو اللہ اس کے ارادہ کو پورا کرتا ہے اور اگر ارادہ ہر چیز سے محبت کا ہو تو اللہ پروا نہیں کرتا اس بات کی کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہوا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ وَالْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قالا: سَمِعْنا أَبا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي مَوْتِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، إِنَّنِي لَأُحِبُّ لِقاءَهُ وَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فَأُجِيبُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيا إِلَّا واحِدٌ مِنْ عَبِيدِي مُؤْمِنٌ لَاسْتَغْنَيْتُ بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَلَجَعَلْتُ لَهُ مِنْ إِيمانِهِ أُنْساً لا يَسْتَوْحِشُ إِلى أَحَدٍ.

۶۔ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ۔ ۔ ۔ ا رسول اللہ نے کہ فرمایا خدائے عزوجل نے فرمایا۔ (حدیث قدسی) میں نے تردد نہیں کیا جس کا میں خالق ہوں۔ سوائے اپنے مومن بندہ کی موت کے، میں اس سے ملنا چاہتا ہوں یعنے عمل کا ثواب دینا اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ پس میں اسے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں اور جب سوال کرتا ہے تو عطا کرتا ہوں اگر دنیا میں میرے مومن بندوں میں سے صرف ایک مومن رہ جائے تو میں بے پروا ہوں گا اپنی تمام مخلوق سے اور اس کے ایمان کی بناء پر اس سے اُنس رکھوں گا اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوگا۔

دوسوتیسواں باب

مومن کا مومن کے ساتھ آرام پانا

(بابُ) ۲۳۰

☆(في سُكُونِ الْمُؤْمِنِ إِلَى الْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْكُنُ إِلَى الْمُؤْمِنِ ، كَمَا يَسْكُنُ الظَّمْآنُ إِلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن، مومن سے اسی طرح تسکین پاتا ہے جیسے پیاسا ٹھنڈے پانی سے۔

دوسواکتیسواں باب

اس کا بیان کہ مومن کی وجہ سے اللہ کیا دفع کرتا ہے

(بابُ) ۲۳۱

☆(فيما يَدْفَعُ اللهُ بِالْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ عَنِ الْقَرْيَةِ الْفَنَاءَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ صرف ایک مومن کی برکت سے اس کے شہر یا قریہ سے وبا کو دور کرتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يُصِيبُ قَرْيَةً عَذَابٌ وَفِيهَا سَبْعَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جس قریہ میں سات مومن ہوں وہ بستی عذاب سے محفوظ رہتی ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لَهُ فِي الْعَذَابِ إِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ يَخْلُصُونَ بَعْدَهُ .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے پوچھا گیا اس عذاب کے متعلق جو کسی قوم پر نازل ہوا اور اس میں مومنین بھی آجاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن وہ بعد میں اس سے خلاصی پا لیتے ہیں۔

دوسو بتیسواں باب

مومن کی دو قسمیں

(باب) ۲۳۲

(في أَنَّ الْمُؤْمِنَ صِنْفَانِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ نَصْرٍ أَبِي الْحَكَمِ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ فَمُؤْمِنٌ صَدَقَ بِعَهْدِ اللهِ وَوَفَى بِشَرْطِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ» فَذَلِكَ الَّذِي لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يَشْفَعُ وَلَا يُشْفَعُ لَهُ وَمُؤْمِنٌ كَخَامَةِ الزَّرْعِ ، تَعْوَجُّ أَحْيَاناً وَتَقُومُ أَحْيَاناً ، فَذَلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَأَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَذَلِكَ مِمَّنْ يُشْفَعُ لَهُ وَلَا يَشْفَعُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عہد خدا میں صادق ہے اور اس کی شرطوں کو پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو نہ دنیا کے خوف ہیں نہ آخرت کے اور یہی وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی شفاعت کریں گے اور ان کو شفاعت کی ضرورت نہ ہوگی اور دوسرا جو نئے درخت کی مانند ہے کبھی جھکتا ہے کبھی کھڑا ہوتا ہے یہ وہ ہے جس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں جیسے طاعون وغیرہ اور آخرت کا خوف بھی ہے اس کی شفاعت کی جائے گی مگر وہ شفاعت نہ کر سکے گا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ خَالِدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ خَضِرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنَانِ : مُؤْمِنٌ وَفَى لِلّهِ بِشُرُوطِهِ الَّتِي شَرَطَهَا عَلَيْهِ ، فَذَلِكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً وَذَلِكَ مَنْ يَشْفَعُ وَلَا يُشْفَعُ لَهُ وَذَلِكَ مِمَّنْ لَا تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَلَا أَهْوَالُ الْآخِرَةِ وَ مُؤْمِنٌ زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ

فَذٰلِكَ كَخَامَةِ الزَّرْعِ كَيْفَمَا كَفَئَتْهُ الرِّيحُ انْكَفَأَ وَذٰلِكَ مِمَّنْ تُصِيبُهُ أَهْوَالُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيُشْفَعُ لَهُ وَهُوَ عَلَى خَيْرٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ سے عہد کی ساری شرطیں پوری کرے اور نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا اور یہ اس کے اچھے رفیق ہوں گے یہ شفاعت کرے گا اس کی شفاعت نہ کی جائے گی اس کے لئے نہ احوال دنیا ہے نہ آخرت، دوسرا مومن وہ ہے جس کے قدم کو لغزش ہے وہ اس بوٹے پودے کی طرح ہے جس کو ہوا کا جھونکا جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے اس کے لئے دنیا کے خوف بھی ہیں اور آخرت کے بھی، اس کی شفاعت کی جائے گی اور وہ نیکی پر ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَامَ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنِ الْإِخْوَانِ، فَقَالَ: الْإِخْوَانُ صِنْفَانِ: إِخْوَانُ الثِّقَةِ وَإِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ. فَأَمَّا إِخْوَانُ الثِّقَةِ فَهُمُ الْكَفُّ وَالْجَنَاحُ وَالْأَهْلُ وَالْمَالُ، فَإِذَا كُنْتَ مِنْ أَخِيكَ عَلَى حَدِّ الثِّقَةِ فَابْذُلْ لَهُ مَالَكَ وَبَدَنَكَ، وَصَافِ مَنْ صَافَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَاكْتُمْ سِرَّهُ وَعَيْبَهُ وَأَظْهِرْ مِنْهُ الْحُسْنَ؛ وَاعْلَمْ أَيُّهَا السَّائِلُ أَنَّهُمْ أَقَلُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ، وَأَمَّا إِخْوَانُ الْمُكَاشَرَةِ فَإِنَّكَ تُصِيبُ لَذَّتَكَ مِنْهُمْ، فَلَا تَقْطَعَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ وَلَا تَطْلُبَنَّ مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنْ ضَمِيرِهِمْ، وَابْذُلْ لَهُمْ مَا بَذَلُوا لَكَ مِنْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحَلَاوَةِ اللِّسَانِ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بصرہ میں ایک شخص امیرالمومنین سے کہنے مجھے اخوان (بھائیوں) کے متعلق بتلایئے۔ فرمایا بھائی دو قسم کے ہیں ایک صاحب اعتماد اور دوسرے شگفتہ رو، طلیق اللسان، جو بھائی ثقہ ہیں یہ لوگ ہاتھ اور بازو، کنبہ اور مال ہیں اور جب تم کو کوئی ثقہ بھائی مل جائے تو اس کے لئے اپنا مال اور اپنے بدن کو اس کی خدمت میں لگاؤ اور جو اس کا دوست ہے تم بھی اس کے دوست ہو اور جو دشمن ہے اس کے دشمن رہو اور اس کے بھید کو چھپاؤ اس کے عیب کو مخفی رکھو اور اچھائی ظاہر کرو۔ اے سوال کرنے والے ایسے لوگ سرخ گندھک (جس سے اکسیر بنتی ہے) زیادہ نایاب ہیں لیکن چرب زبان، ہنسوڑ لوگ، ان سے ملنے میں تم کو لذت محسوس ہوگی ان سے بھی قطع تعلق نہ کرو اور جو ان کے دل میں ہے اس کے علاوہ اور کچھ طلب نہ کرو اور جس طرح خندہ پیشانی اور شیریں گفتار کے ساتھ وہ تم سے ملتے ہیں۔ تم بھی ان سے ملو۔

دوسوتینتیسواں باب

مومن سے خدا کا عہد مصائب پر صبر کرنے میں

٭(بَابُ) ۲۳۳

٭(مَا أَخَذَهُ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنَ الصَّبْرِ عَلَىٰ مَا يَلْحَقُهُ فِيمَا ابْتُلِيَ بِهِ)٭

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ أَنْ لَا تُصَدَّقَ مَقَالَتُهُ وَلَا يَنْتَصِفُ مِنْ عَدُوِّهِ ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَشْفِي نَفْسَهُ إِلَّا بِفَضِيحَتِهَا لِأَنَّ كُلَّ مُؤْمِنٍ مُلْجَمٌ ۔

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے اللہ نے بندۂ مومن سے صبر کا عہد لیا ہے اس پر کہ اہل باطل اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں گے اور اس کے دشمن سے انتقام نہ لیں گے اور جو مومن ہے وہ بیچارہ دشمنوں کے پروپیگنڈے سے رسوا ہو کر مرے گا کیونکہ دنیوی معاملات کے متعلق بندۂ مومن کی زبان بند رہتی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنَّ اللّٰهَ أَخَذَ مِيثَاقَ الْمُؤْمِنِ عَلَىٰ بَلَايَا أَرْبَعٍ أَيْسَرُهَا عَلَيْهِ مُؤْمِنٌ يَقُولُ بِقَوْلِهِ يَحْسُدُهُ ، أَوْ مُنَافِقٌ يَقْفُو أَثَرَهُ ، أَوْ شَيْطَانٌ يُغْوِيهِ ، أَوْ كَافِرٌ يَرَىٰ جِهَادَهُ ، فَمَا بَقَاءُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ هٰذَا ۔

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا نے عہد لیا ہے مومن سے چار بلاؤں پر صبر کرنے کا۔ ایک یہ کہ مومن اس سے حسد کرے۔ دوسرے منافق بظاہر اس کی پیروی کرے اور بباطن اس کی عیب جوئی کرے۔ تیسرے شیطان اس کو بھٹکانے میں لگا رہے۔ چوتھے کافر اس سے جنگ کرے جب یہ چار دشمن پیچھے لگے ہوں تو پھر مومن اس کے بعد کہاں ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا أَفْلَتَ الْمُؤْمِنُ مِنْ وَاحِدَةٍ مِنْ ثَلَاثٍ وَلَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ الثَّلَاثُ عَلَيْهِ ، إِمَّا بُغْضُ مَنْ يَكُونُ مَعَهُ فِي الدَّارِ ، يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهُ يُؤْذِيهِ ، أَوْ جَارٌ يُؤْذِيهِ ، أَوْ مَنْ فِي طَرِيقِهِ إِلَىٰ حَوَائِجِهِ

يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْأَنَّ مُؤْمِناً عَلىٰ قُلَّةِ جَبَلٍ لَبَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ شَيْطَاناً يُؤْذِيهِ وَ يَجْعَلُ اللهُ لَهُ مِنْ إِيمَانِهِ أُنْساً لايَسْتَوْحِشُ مَعَهُ إِلىٰ أَحَدٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خلاصی نہیں ہے مومن کو تین باتوں میں سے ایک سے یا تینوں مصیبتیں اس کے لئے جمع ہو جائیں یا بعض جمع ہوں پہلے یہ کہ جو شخص اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہو وہ اس پر دروازہ بند کرے اور اس کو ستائے دوسرے پڑوسی ستائے تیسرے جب وہ ضروریات پوری کرنے کو نکلے تو راہ میں لوگ ستائیں اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر بھی جا کر بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے امتحان کے لئے وہاں بھی ایک شیطان کو بھیجے گا جو اسے ستائے گا اور اللہ مومن کے ایمان سے انس رکھتا ہے اور اس کی وحشت دور کرنے کے لئے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رکھتا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَرْبَعٌ لايَخْلُومِنْهُنَّ الْمُؤْمِنُ أَوْوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ، مُؤْمِنٌ يَحْسُدُهُ وَهُوَأَشَدُّهُنَّ عَلَيْهِ ، وَمُنَافِقٌ يَقْفُوأَثَرَهُ ، أَوْعَدُوٌّ يُجَاهِدُهُ ، أَوْشَيْطَانٌ يُغْوِيهِ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن چار باتوں سے خالی نہیں یا کم از کم ایک تو ہو ہی گی۔ مومن سے حسد کرے یہ سب سے بڑی مصیبت ہے یا منافق بظاہر اس کی پیروی کرے یا دشمن اس سے لڑے یا شیطان اسے بہکائے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ وَلِيَّهُ فِي الدُّنْيَا غَرَضاً لِعَدُوِّهِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو دنیا میں (مرتبہ زیادہ کرنے کے لئے) اپنے دشمن کا ہدف بنایا ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَشَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ : اصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ سِجْنِ الْكُوفَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ : أَصْلَحَكَ اللهُ ضَيِّقٌ مُنْتِنٌ وَأَهْلُهُ بِأَسْوَءِ حَالٍ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أَنْتَ فِي السِّجْنِ فَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِيهِ فِي سَعَةٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے اپنی ضرورت کو بیان کیا۔ فرمایا صبر کر اللہ روزی میں وسعت دے گا۔ پھر کچھ خاموش رہنے کے بعد اس سے فرمایا کوفہ کے قید خانہ کا کیا حال ہے اس نے کہا بہت

تنگ بدبو دار ہے اور اس میں قیدی بہت پریشان حال ہیں۔ فرمایا پس تو بھی دنیا کے قیدخانہ میں چاہتا ہے کہ اس میں آرام کی صورت ہو۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے۔

٧ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَذَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ فَأَيُّ سِجْنٍ جَاءَ مِنْهُ خَيْرٌ.

٧۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دنیا مومن کے لئے قیدخانہ ہے پس قیدخانہ میں آرام کہاں۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَذَلِكَ أَنَّ مَعْرُوفَهُ يَصْعَدُ إِلَى اللهِ فَلَا يَنْتَشِرُ فِي النَّاسِ وَالْكَافِرُ مَشْكُورٌ.

٨۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مومن کے لئے بہت سی نعمتیں ہیں جن کے لوگ منکر ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مومن کی نیکیاں خدا کی طرف بلند ہوتی ہیں اور لوگوں میں نہیں پھیلتیں البتہ کافر جو لوگوں کو دیتا ہے اس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ اللهُ بِهِ أَرْبَعَةً: شَيْطَاناً يُغْوِيهِ يُرِيدُ أَنْ يُضِلَّهُ، وَكَافِراً يَغْتَالُهُ، وَمُؤْمِناً يَحْسُدُهُ وَهُوَ أَشَدُّهُمْ عَلَيْهِ، وَمُنَافِقاً يَتَتَبَّعُ عَثَرَاتِهِ.

٩۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مومن ایسا نہیں جسے چار چیزوں کا سامنا نہ ہو۔ شیطان بہکا کر گمراہ کرنا چاہتا ہے کافر فریب دیتا ہے اور مومن حسد کرتا ہے اور سب سے زیادہ یہ چیز اس کے لئے سخت ہے اور منافق اس کی لغزشوں کی پیروی کرتا ہے۔

١٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ خَلَّى عَلَى جِيرَانِهِ مِنَ الشَّيَاطِينِ عَدَدَ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ، كَانُوا مُشْتَغِلِينَ بِهِ.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو ربیعہ اور مضر جیسے بڑے قبائل کی تعداد شیاطین وہاں جمع ہوجاتے ہیں اور ان کو باتوں میں لگا لیتے ہیں (تاکہ وہ شرکت جنازہ سے محروم رہیں)۔

۱۱ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَيْسَ بِكَائِنٍ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ ؛ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِناً فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَابْتَعَثَ اللهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نہ ایسا تھا نہ ہے نہ ہوگا کہ مومن کا کوئی ستانے والا نہ ہو۔ اگر سمندر کے جزائر میں سے کسی جزیرے میں بھی مومن ہوگا تو اللہ اس کے پاس کسی ایسے کو پہنچا دے گا جو اس کو ستائے۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا كَانَ فِيمَا مَضَى وَلَا فِيمَا بَقِيَ وَلَا فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی زمانہ بھی ہو ماضی، حال یا مستقبل ضرور مومن کے لئے کوئی ایسا شخص موجود ہوگا جو اسے ستائے۔

۱۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت تک ہر زمانہ میں ایسا ہوگا کہ مومن کے لئے اس کا پڑوسی ستانے والا ہوگا۔

دوسو چونتیسواں باب

شدت ابتلائے مومن

((بَابُ))

☆(شِدَّةِ ابْتِلَاءِ الْمُؤْمِنِ)☆

ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہے اس کے بعد جو ان سے قریب ہوں یعنی اوصیائے انبیاء کا ہے اس کے بعد وہ مومنین جو افضل ہوں یعنی جس کا مرتبہ ایمان میں زیادہ ہوگا اسی قدر اس کی ابتلا سخت ہوگی۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْبَلَاءُ وَمَا يَخُصُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الْمُؤْمِنَ ، فَقَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً فِي الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: النَّبِيُّونَ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ ، وَيُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ بَعْدُ عَلَى قَدْرِ إِيمَانِهِ وَحُسْنِ أَعْمَالِهِ فَمَنْ صَحَّ إِيمَانُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَمَنْ سَخُفَ إِيمَانُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلَاؤُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے بلا کا اور جس چیز سے مومن کو مخصوص کیا گیا ہے اس کا ذکر کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کس کا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا۔ انبیاء پھر اوصیاء پھر مومنین اور علی کے بعد مومنین بقدر اپنے ایمان اور حسن عمل معرض امتحان میں آئیں گے جس کا امتحان اور عمل صحیح ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت سخت ہوگی اور جس کا ایمان ہلکا اور کمزور ہوگا اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوگی۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لَمَعَ عَظِيمِ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْماً إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جتنی مصیبت زیادہ ہوگی اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا خدا جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان کو مصیبت میں ضرور مبتلا کرتا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ ثُمَّ الْأَمَاثِلُ فَالْأَمَاثِلُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت انبیاء پر آتی ہے پھر اوصیاء پر پھر

درجہ بدرجہ مومنین پر۔

۵ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَاداً فِي الْأَرْضِ مِنْ خَالِصِ عِبَادِهِ مَا يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ تُحْفَةً إِلَى الْأَرْضِ إِلَّا صَرَفَهَا عَنْهُمْ إِلَىٰ غَيْرِهِمْ وَلَا بَلِيَّةً إِلَّا صَرَفَهَا إِلَيْهِمْ .

۵۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔خدا کے کچھ خالص بندے روئے زمین پر ہیں جب آسمان سے کوئی تحفہ زمین پر نازل ہوتا ہے تو اس کو مومنین سے ہٹا کر دوسروں کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور جب بلا نازل ہوتی ہے تو اس کا رُخ مومنین کی طرف کر دیا جاتا ہے (یہ اس لئے ہوتا ہے کہ مومنین کے مراتب میں اضافہ ہو اور ان کے مراتب بڑھانے کا سبب پیدا ہو۔)

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ ـ وَعِنْدَهُ سَدِيرٌ ـ : إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلَاءِ غَتّاً وَ إِنَّا وَإِيَّاكُمْ يَا سَدِيرُ لَنُصْبِحُ بِهِ وَ نُمْسِي .

۶۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ ان کے پاس سدیر بیٹھے تھے جب اللہ کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں غمناک بنا دیتا ہے اے سدیر ہم اور تم اسی حالت میں صبح و شام کرتے ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلَاءٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ إِذَا أَحَبَّ عَبْداً غَتَّهُ بِالْبَلَاءِ غَتّاً وَثَجَّهُ بِالْبَلَاءِ ثَجّاً ، فَإِذَا دَعَاهُ قَالَ : لَبَّيْكَ عَبْدِي لَئِنْ عَجَّلْتُ لَكَ مَا سَأَلْتَ إِنِّي عَلَىٰ ذٰلِكَ لَقَادِرٌ وَلَئِنِ ادَّخَرْتُ لَكَ فَمَا ادَّخَرْتُ لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ .

۷۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کرکے غمزدہ بنا دیتا ہے اور مصیبت کی وجہ سے اپنی طرف بلاتا ہے جب وہ مومن دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔میرے بندے میں موجود ہوں جو تو مانگتا ہے میں جلد اس کے دینے پر قادر ہوں۔لیکن میں نے تیرے لئے ذخیرہ کیا ہے اور جو ذخیرہ کیا ہے وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ زَيْدٍ الزَّرَّادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ عَظِيمَ الْبَلَاءِ يُكَافَأُ بِهِ عَظِيمُ الْجَزَاءِ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْداً ابْتَلَاهُ بِعَظِيمِ الْبَلَاءِ

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ عِنْدَاللهِ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ الْبَلاءَ فَلَهُ عِنْدَاللهِ السَّخَط .

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے سب سے بڑی مصیبت کا بدلہ بھی بڑا ہی ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلا میں مبتلا کرتا ہے پس جو اس پر راضی ہوگیا تو خدا بھی اس سے راضی ہوتا ہے اور جو ناخوش ہوا خدا بھی اس سے ناراض رہتا ہے۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ جَابِرِبْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا يُبْتَلَي الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى قَدْرِ دِينِهِ أَوْقَالَ : عَلَى حَسَبِ دِينِهِ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں مومن بقدر اپنے دین کے مبتلا کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے حسب دین۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُثَنَّى الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ بُهْلُولِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ بِمَنْزِلَةِ كَفَّةِ الْمِيزَانِ ، كُلَّمَازِيدَ فِي إِيمَانِهِ زِيدَ فِي بَلَائِهِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن مثل ترازو کے پلّہ کے ہے۔ جتنا ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی مصیبت زیادہ ہوتی ہے۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ لَايَمْضِي عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً إِلَّاعَرَضَ لَهُ أَمْرٌ يَحْزُنُهُ ، يُذَكَّرُ بِهِ .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مومن پر چالیس دن نہیں گزرتے کہ اس کو کوئی ایسا امر عارض ہوتا ہے جو اس کو محزون بنا دیتا ہے۔ اور اس کی یاد میں رہتا ہے۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ نَاجِيَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَايُبْتَلَي بِالْجُذَامِ وَلَابِالْبَرَصِ وَلَابِكَذَا وَلَابِكَذَا ؛ فَقَالَ : إِنْ كَانَ لَغَافِلاً عَنْ صَاحِبِ يَاسِينَ إِنَّهُ كَانَ مُكَنَّعاً ـ ثُمَّ رَدَّ أَصَابِعَهُ ـ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى تَكْنِيعِهِ أَتَاهُمْ فَأَنْذَرَهُمْ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْغَدِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُبْتَلَى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيَمُوتُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَايَقْتُلُ نَفْسَهُ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ مغیرہ کہتا ہے کہ مومن جذام اور برص وغیرہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ فرمایا وہ غافل ہے صاحب یاسین (حبیب النجار) کے حال سے جو مومن تھا (سورۂ یٰسین میں اس کا ذکر ہے) پھر امام نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر بتلایا کہ اس طرح اس کی آدھی انگلیاں رہ گئی تھیں پھر فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اس کی آدھی انگلیوں کو جو جذام سے گر گئی تھیں۔ وہ اہلِ انطاکیہ کے پاس آئے ان کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ دوسرے روز پھر صبح کو انھیں سمجھانے گئے تو انھوں نے قتل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ مومن ہر بلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرح کی موت مرتا ہے مگر یہ کہ ترک تقیہ سے وہ اپنے آپ کو ہلاک نہیں کرتا۔

١٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَبِأَفْضَلِ مَكَانٍ ـ ثَلَاثاً ـ إِنَّهُ لَيَبْتَلِيهِ بِالْبَلَاءِ ثُمَّ يَنْزِعُ نَفْسَهُ عُضْواً عُضْواً مِنْ جَسَدِهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ عَلَىٰ ذٰلِكَ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن اللہ کی طرف سے مراتب میں فضیلت رکھتا ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ خدا اس کو بلا میں مبتلا کرتا ہے اس کی جان جب ایک ایک عضو سے نکلتی ہے تو وہ اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَا يَبْلُغُهَا عَبْدٌ إِلَّا بِالْإِبْتِلَاءِ فِي جَسَدِهِ .

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جنت میں ایک منزلت ہے جسے انسان نہیں پاتا جب تک اس کا جسم مبتلائے مصیبت نہ ہو۔

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَا أَلْقَىٰ مِنَ الْأَوْجَاعِ ـ وَكَانَ مِسْقَاماً ـ فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَاللهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَالَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي الْمَصَائِبِ لَتَمَنَّىٰ أَنَّهُ قُرِضَ بِالْمَقَارِيضِ .

۱۵۔ ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اس درد و غم کی شکایت کی جو مستقل طور پر رہتے ہیں۔ فرمایا اے عبداللہ! اگر مومن یہ جان لے کہ مصائب میں اس کے لئے کیا کیا اجر ہیں تو ضرور وہ اس کی تمنا کرے کہ قینچیوں سے اس کا بدن کاٹ ڈالا جائے۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مُنْذُ كَانُوا فِي شِدَّةٍ ، أَمَا إِنَّ ذَلِكَ إِلَى مُدَّةٍ قَلِيلَةٍ وَ عَافِيَةٍ طَوِيلَةٍ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اہل حق ہمیشہ سختی میں رہتے ہیں یہ سختی کم مدت رہتی ہے لیکن عافیت ان کی طویل ہوتی ہے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَتَعَاهَدُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلاءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ الرَّجُلُ أَهْلَهُ بِالْهَدِيَّةِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَيَحْمِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے بلا کا معاہدہ اسی طرح کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے اہل سے بحالت غیبت ہدیہ بھیجنے کا معاہدہ کرتا ہے اور اللہ مومن کو دنیا سے اسی طرح بچانا چاہتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو پرہیز کی ہدایت کرتا ہے۔

١٨ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُهْلُولٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَمْ يُؤْمِنِ اللهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ هَزَاهِزِ الدُّنْيَا وَ لَكِنَّهُ آمَنَهُ مِنَ الْعَمَى فِيهَا وَالشَّقَاءِ فِي الْآخِرَةِ .

۱۸۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کو دنیوی تکلیف سے امان دیتا نہیں بلکہ اس کو بچاتا ہے دنیا میں کور باطنی اور آخرت کی بدبختی سے۔

١٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنِّي لَأَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعَافَى فِي الدُّنْيَا فَلَا يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ میں کسی کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ دنیا میں عافیت سے رہے اور مصائب سے کوئی شے اس تک نہ پہنچے۔

٢٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : دُعِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَىٰ طَعَامٍ فَلَمَّا دَخَلَ مَنْزِلَ الرَّجُلِ نَظَرَ إِلَىٰ دُجَاجَةٍ فَوْقَ حَائِطٍ قَدْ بَاضَتْ فَتَقَعُ الْبَيْضَةُ عَلَىٰ وَتَدٍ فِي حَائِطٍ فَثَبَتَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَسْقُطْ وَلَمْ تَنْكَسِرْ فَتَعَجَّبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَعَجِبْتَ مِنْ هٰذِهِ الْبَيْضَةِ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رُزِئْتُ شَيْئاً قَطُّ، [قَالَ :] فَنَهَضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ شَيْئاً وَقَالَ: مَنْ لَمْ يُرْزَأْ فَمَا لِلّٰهِ فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا کی ایک شخص نے دعوت کی۔ جب حضرت اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ایک مرغی نے دیوار پر انڈا دیا ہے وہ انڈا دیوار کی ایک میخ پر ٹھہر گیا نہ تو وہاں سے گرا نہ ٹوٹا۔ حضرت کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اس نے کہا کیا آپ کو اس انڈے پر تعجب ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا ہے مجھے آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی یہ سن کر آپ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا۔ اور فرمایا جس پر کوئی مصیبت نہیں آتی اللہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ یعنی وہ کوئی مومن نہیں۔

۲۱ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِيمَنْ لَيْسَ لَهُ فِي مَالِهِ وَبَدَنِهِ نَصِيبٌ.

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے مال اور بدن میں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اللہ کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔

۲۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ النَّوَّاءِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَلِي الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَيُمِيتُهُ بِكُلِّ مِيتَةٍ وَلَا يَبْتَلِيهِ بِذَهَابِ عَقْلِهِ ، أَمَا تَرَىٰ أَيُّوبَ كَيْفَ سُلِّطَ إِبْلِيسُ عَلَىٰ مَالِهِ وَعَلَىٰ وُلْدِهِ وَعَلَىٰ أَهْلِهِ وَعَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَىٰ عَقْلِهِ ، تُرِكَ لَهُ لِيُوَحِّدَ اللهَ بِهِ.

۲۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ مبتلا کرتا ہے ہر مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے ہر طرح کی مصیبت میں لیکن سلبِ عقل میں مبتلا نہیں کرتا کیا تم نہیں جانتے کہ ایوب کے مال اور اولاد و اہل اور ہر شے پر ابلیس کو مسلط کیا لیکن عقل پر مسلط نہ کیا اور یہ اس لئے کہ توحید الٰہی پر قائم رہیں اور لوگوں کو اس کا درس دیتے رہیں۔

۲۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيَكُونُ لِلْعَبْدِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللهِ فَمَا يَنَالُهَا إِلَّا بِإِحْدَىٰ

خَصْلَتَيْنِ إِمَّا بِذَهَابِ مَالِهِ ، أَوْ بِبَلِيَّةٍ فِي جَسَدِهِ .

۲۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے عنداللہ بندہ کی ایک منزلت ہے جس کو وہ نہیں پاتا مگر دو خصلتوں میں سے ایک سے یا تو مالی نقصان سے یا جسمانی تکلیف سے۔

٢٤ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَوْلَا أَنْ يَجِدَ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنُ فِي قَلْبِهِ لَعَصَبْتُ رَأْسَ الْكَافِرِ بِعِصَابَةِ حَدِيدٍ ، لَا يُصَدَّعُ رَأْسُهُ أَبَداً .

۲۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حدیث قدسی میں فرمایا اگر میرے بندۂ مومن کا دل اس سے اندوہگیں نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کا ایسا عصابہ باندھتا جس سے اس کے سر میں کبھی درد نہ ہوتا (یعنی کافر کی یہ راحت آخرت میں اس کے لئے باعث عذاب ہوتی مگر چونکہ بندۂ مومن اس کے اس حال کو دیکھ کر مغموم ہوتا لہٰذا میں ایسا نہیں کرتا)۔

٢٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ تَكْفَؤُهَا الرِّيَاحُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ تَكْفَؤُهُ الْأَوْجَاعُ وَالْأَمْرَاضُ ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْإِرْزَبَّةِ الْمُسْتَقِيمَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ فَيَقْصِفَهُ قَصْفاً .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن کی مثال نئے پودے کی سی ہے جسے ہوائیں کبھی ادھر اور کبھی ادھر جھکاتی ہیں اور اسی طرح مومن کو مضطرب بناتے ہیں۔ درد اور امراض اور منافق کی مثال لوہے کی چھڑی کی سی ہے کہ کوئی شے اسے حرکت نہیں دیتی۔ یعنی ہدایت اس کو منافقت سے باز نہیں رکھتی تا اینکہ موت اس کو پوری طرح توڑ کر رکھ دے

٢٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْماً لِأَصْحَابِهِ : مَلْعُونٌ كُلُّ مَالٍ لَا يُزَكَّى ، مَلْعُونٌ كُلُّ جَسَدٍ لَا يُزَكَّى وَلَوْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ يَوْماً مَرَّةً ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا زَكَاةُ الْمَالِ فَقَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا زَكَاةُ الْأَجْسَادِ ؟ فَقَالَ لَهُمْ : أَنْ تُصَابَ بِآفَةٍ ، قَالَ : فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدْ تَغَيَّرَتْ أَلْوَانُهُمْ قَالَ لَهُمْ : أَتَدْرُونَ مَا عَنَيْتُ بِقَوْلِي ؟ قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : بَلَى الرَّجُلُ يُخْدَشُ الْخَدْشَةَ وَيُنْكَبُ النَّكْبَةَ وَيَعْثُرُ الْعَثْرَةَ وَيُمْرَضُ الْمَرْضَةَ وَيُشَاكُ الشَّوْكَةَ وَمَا أَشْبَهَ هَذَا حَتَّى ذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ اخْتِلَاجَ الْعَيْنِ .

۲۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا۔ ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔ اگرچہ ہر چالیس دن بعد ایک ہی بار ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے۔ لیکن زکوٰۃ جسم کیا چیز ہے۔ فرمایا کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے۔ جب آنحضرتؐ نے ان کے رنگ اڑے ہوئے دیکھے تو فرمایا تم سمجھے کہ اس کے کہنے سے میری کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا نہیں۔ فرمایا اس سے مراد وہ مصیبت ہے جو اسے اچھی طرح جھنجھوڑ دے یا ایسی بلا جو اسے اوندھا کر دے یا کوئی لغزش پریشان کر دے یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا حوادث روزگار کا کوئی جھٹکا پہنچے یا اسی طرح کوئی اور تکلیف ہو یہاں تک کہ آپ نے آنکھ پھڑکنے تک کا ذکر کیا۔

توضیح: مقصد یہ ہے کہ ابتلا سے انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا امتحان ہوتا ہے۔ صبر کی آزمائش ہوتی ہے اس کے قلوب میں رقت اور نرمی پیدا ہوتی ہے اس کے مراتب میں اضافہ ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کا امتحان لیتا رہتا ہے یعنی کم سے کم چالیس دن میں ایک بار۔

٢٧ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَـنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام أَيُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ بِالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَ أَشْبَاهِ هٰذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَهَلْ كُتِبَ الْبَلاءُ إِلَّا عَلَى الْمُؤْمِنِ .

۲۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا مومن جذام و برص میں مبتلا ہوتا ہے فرمایا ابتلا تو ہے ہی مومن کے لئے۔

٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَكْرُمُ عَلَى اللهِ حَتَّى لَوْسَأَلَهُ الْجَنَّةَ بِمَا فِيهَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَهُونُ عَلَى اللهِ حَتَّى لَوْسَأَلَهُ الدُّنْيَا بِمَا فِيهَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ مُلْكِهِ شَيْئاً وَإِنَّ اللهَ لَيَتَعَاهَدُ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْبَلاءِ كَمَا يَتَعَاهَدُ الْغَائِبُ أَهْلَهُ بِالطُّرَفِ وَإِنَّهُ لَيَحْمِيهِ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ .

۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مومن صاحب عزت ہے عند اللہ یہاں تک کہ اگر مومن اس سے جنت و مافیہا کا سوال کرے تو وہ اس کو دے دے گا بغیر اس کے کہ کوئی چیز اس کے ملک سے کم ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندۂ مومن سے ابتلا کا عہد اسی طرح لیا ہے۔ جیسے باہر جانے والا اپنے اہل سے مال کے متعلق وعدہ لیتا ہے اور خدا مومن کو دنیا کے جھگڑوں سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے طبیب مریض کو بد پرہیزی سے۔

۲۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلاءً النَّبِيُّونَ ، ثُمَّ الْوَصِيُّونَ ، ثُمَّ الأَمْثَلُ فَالأَمْثَلُ ، وَإِنَّمَا يُبْتَلَى الْمُؤْمِنُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِ الْحَسَنَةِ ، فَمَنْ صَحَّ دِينُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ اشْتَدَّ بَلاؤُهُ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الدُّنْيَا ثَوَاباً لِمُؤْمِنٍ وَلا عُقُوبَةً لِكَافِرٍ ، وَمَنْ سَخُفَ دِينُهُ وَضَعُفَ عَمَلُهُ قَلَّ بَلاؤُهُ ، وَإِنَّ الْبَلاءَ أَسْرَعُ إِلَى الْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ مِنَ الْمَطَرِ إِلَى قَرَارِ الأَرْضِ .

۲۹ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کتاب امیرالمومنین میں لکھا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل ہوتی ہیں پھر اوصیاء پر اور پھر مومنین افضل پر، ان کے بعد ان سے کم درجہ والوں پر مومن کا ابتلا بلحاظ اس کے اعمال حسنہ کے ہوتا ہے پس جس کا دین صحیح ہے اور عمل اچھا ہے تو اس کی ابتلا سخت ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مومن کے لئے ثواب نہیں رکھا اور نہ کافروں کے لئے یہاں عذاب ہے جس کا دین صحیح نہیں اور عمل کمزور ہے اس کی ابتلا بھی کم ہے اور ابتلا تو مومن ہی کی طرف اس طرح لپکتی ہے جیسے بارش کا پانی تیزی سے زمین کی طرف بہتا ہوا جاتا ہے۔ (چونکہ یہ ابتلا مقام محبت میں ہوتا ہے لہٰذا مومن اس سے خوش ہوتا ہے)۔

۳۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ هَذَا الَّذِي ظَهَرَ بِوَجْهِي يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّ اللهَ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مُكَنَّعَ الأَصَابِعِ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا ـ وَيَمُدُّ يَدَيْهِ ـ وَيَقُولُ : « يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ » ثُمَّ قَالَ لِي : إِذَا كَانَ الثُّلُثُ الأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ فَقُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : « يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي بِهَذَا الْوَجَعِ ـ وَتُسَمِّيهِ ـ فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ أَحْزَنَنِي » وَأَلِحَّ فِي الدُّعَاءِ ، قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللهُ بِهِ عَنِّي كُلَّهُ .

۳۰ ـ یونس بن عمار راوی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس عبد مومن کو جس سے دینی غرض وابستہ ہو، ایسے امراض میں مبتلا نہیں کرتا۔ فرمایا مومن آل فرعون حبیب نجار کی انگلیاں جذام میں گر گئی تھیں وہ ایسی ہی باتیں کرتا تھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہتا تھا۔ لوگو! علیؑ کے بھیجے ہوئے رسولوں

کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا جب دو تہائی رات گزر جائے تو اس کے ابتدائی حصہ میں وضو کرو اور اس نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ
جو پڑھا کرتے ہو جب پہلی دو رکعتوں کے سجدۂ آخر میں جاؤ تو سجدہ میں کہو۔ اے علی و عظیم اور رحمٰن و رحیم ذات، اے دعاؤں کے
سننے والے اور اے نیکیوں کے عطا کرنے والے رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر، اور مجھے دنیا و آخرت کی بہتری عطا کر تو ہی اس کا اہل ہے اور
میری اس تکلیف کو دور کر اور اس تکلیف کا نام لے۔ اور کہو۔ اس نے مجھے پریشان و رنجیدہ کر دیا ہے اور وقت دعا الحاح و زاری
کر۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے یہ عمل کیا۔ جب کوفہ پہنچا تو میری سب تکلیف دور ہو چکی تھی۔

دوسو پینتیسواں باب

فقراء المسلمین

(بَابُ) ۲۳۵

٥(فَضْلِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ)٥

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِينَ يَتَقَلَّبُونَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفاً ثُمَّ قَالَ : سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلَ ذَلِكَ إِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ سَفِينَتَيْنِ مُرَّ بِهِمَا عَلَى عَاشِرٍ فَنَظَرَ فِي إِحْدَاهُمَا فَلَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئاً ، فَقَالَ : أَسْرِبُوهَا، وَنَظَرَ فِي [الأ]خْرَى فَإِذَا هِيَ مَوْقُورَةٌ فَقَالَ : احْبِسُوهَا .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جنت کے باغوں میں فقرائے مسلمین امراء سے چالیس سال پہلے جنت کے باغوں میں عیش کرتے ہوں گے میں اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں دو کشتیاں دسواں حصہ ٹیکس وصول کرنے والے کی طرف سے گزریں اس نے دیکھا ایک تو بالکل خالی ہے حکم دیا اسے چھوڑ دو اور دوسری جو بھری ہوئی تھی اسے روک لیا۔ یعنی اغنیاء کو چونکہ زیادہ حساب دینا ہوگا لہذا جنت میں ان کا داخلہ دیر سے ہوگا۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمَصَائِبُ مِنَحٌ مِنَ اللهِ وَالْفَقْرُ مَخْزُونٌ عِنْدَ اللهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مصائب عطیۂ خدا ہیں اور فقیری عنداللہ خزانہ کی ہوئی ہے جس کا ایک دن

اجر عظیم ملے گا۔

۳۔ وَعَنْهُ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْفَقْرَ أَمَانَةً عِنْدَ خَلْقِهِ، فَمَنْ سَتَرَهُ أَعْطَاهُ اللهُ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَمَنْ أَفْشَاهُ إِلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَى قَضَاءِ حَاجَتِهِ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ؛ أَمَا إِنَّهُ مَا قَتَلَهُ بِسَيْفٍ وَلَا رُمْحٍ وَلَكِنَّهُ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ.

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے اے علی! خدا نے فقر کو اپنے بندوں کے پاس امانت رکھا ہے جو اسے چھپاتا ہے اللہ اس کو قائم اللیل وصائم کا اجر عطا فرمائے گا اور جس نے اس پر جو حاجت بر لانے والا ہے اپنی ضرورت ظاہر کردی اور اس نے پوری نہ کی تو اس نے اس محتاج کو قتل کر دیا مگر تلوار یا نیزہ سے نہیں بلکہ اس چیز سے جس نے اس کے قلب کو توڑ دیا۔

٤۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ الْحَذَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كُلَّمَا ازْدَادَ الْعَبْدُ إِيمَاناً ازْدَادَ ضِيقاً فِي مَعِيشَتِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس قدر کسی بندہ کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی روزی تنگ ہوتی ہے۔

٥۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْلَا إِلْحَاحُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى اللهِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لَنَقَلَهُمْ مِنَ الْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى حَالٍ أَضْيَقَ مِنْهَا.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر طلب رزق میں مومنین خدا سے الحاح وزاری نہ کریں تو وہ ان کو اور زیادہ تنگدستی کی طرف لے جائے (تاکہ ان کے مراتب آخرت میں زیادتی ہو)

٦۔ عَنْهُ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا اعْتِبَاراً وَمَا زُوِيَ عَنْهُ إِلَّا اخْتِبَاراً.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے نہیں دیا گیا بندے کو مال دنیا سے مگر اسے عیب ناک کرنے کے لئے اور نہیں کم کیا گیا مگر اسے عیب سے بچانے کے لئے۔

٧۔ عَنْهُ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَأَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَّافِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ لِمُصَاصِ شِيعَتِنَا فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا الْقُوتُ، شَرِّقُوا إِنْ شِئْتُمْ أَوْ غَرِّبُوا لَنْ تُرْزَقُوا إِلَّا الْقُوتَ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دولت و حکومت باطل میں ہمارے خالص شیعوں کے لئے صرف قوت لایموت ہے چاہے مشرق میں ہوں یا مغرب میں ان کا رزق وہی قوت لایموت ہوگا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ بَعْضِ مَشَائِخِهِ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: يَا عَلِيُّ الْحَاجَةُ أَمَانَةُ اللهِ عِنْدَ خَلْقِهِ فَمَنْ كَتَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ أَعْطَاهُ اللهُ ثَوَابَ مَنْ صَلَّى وَمَنْ كَشَفَهَا إِلَى مَنْ يَقْدِرُ أَنْ يُفَرِّجَ عَنْهُ وَلَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ قَتَلَهُ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهُ بِسَيْفٍ وَلَا سِنَانٍ وَلَا سَهْمٍ وَلَكِنْ قَتَلَهُ بِمَا نَكَى مِنْ قَلْبِهِ.

٨۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی! حاجت خدا کی امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جس نے اسے چھپایا، خدا اسے نماز گزاروں کا ثواب عطا کرے گا اور جس نے ایسے شخص پر اپنی حاجت کو ظاہر کردیا جس سے برآنے کی امید ہو اور اس نے وہ حاجت پوری نہ کی ہو تو اس نے گویا اس کو قتل کیا تلوار و سنان و تیر سے نہیں بلکہ اس حربہ سے جس نے اس کا دل ٹکڑے کردیا۔

٩ ـ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلْتَفِتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، شَبِيهاً بِالْمُعْتَذِرِ إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا أَفْقَرْتُكُمْ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَتَرَوُنَّ مَا أَصْنَعُ بِكُمُ الْيَوْمَ فَمَنْ زَوَّدَ أَحَداً مِنْكُمْ فِي دَارِ الدُّنْيَا مَعْرُوفاً فَخُذُوا بِيَدِهِ فَأَدْخِلُوهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَبِّ إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا تَنَافَسُوا فِي دُنْيَاهُمْ فَنَكَحُوا النِّسَاءَ وَلَبِسُوا الثِّيَابَ اللَّيِّنَةَ وَأَكَلُوا الطَّعَامَ وَسَكَنُوا الدُّورَ وَرَكِبُوا الْمَشْهُورَ مِنَ الدَّوَابِّ فَأَعْطِنِي مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُمْ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَكَ وَلِكُلِّ عَبْدٍ مِنْكُمْ مِثْلُ مَا أَعْطَيْتُ أَهْلَ الدُّنْيَا مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا إِلَى أَنِ انْقَضَتِ الدُّنْيَا سَبْعُونَ ضِعْفاً.

٩۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدائے تعالیٰ فقراء مومنین سے روز قیامت بطور عذر خواہی کے فرمائے گا قسم ہے اپنی عزت و جلال کی، میں نے تمہیں دنیا میں اس لئے محتاج نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے اب تم دیکھو گے کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں جس نے تمہیں دار دنیا میں کھانا دیا تھا اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کردو ایک شخص ان میں سے کہے گا پالنے والے دنیا والوں نے رغبت کی دنیا کی طرف، لہٰذا انھوں نے نکاح کیا عورتوں سے اور نرم لباس پہنا، اچھے کھانے کھائے اچھے گھروں میں رہے پس جو تو نے انھیں دیا تھا ہمیں بھی دے۔ خدا فرمائے گا۔ تم میں سے ہر ایک کو میں وہ دیتا ہوں جو اہل دنیا کو دیا تھا جب سے دنیا قائم ہوئی اور ختم ہوئی ستر گنا زیادہ۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ، جَمِيعاً يَرْفَعَانِهِ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا كَانَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ مُؤْمِنٌ إِلَّا فَقِيراً وَلَا كَافِرٌ إِلَّا غَنِيّاً حَتَّىٰ جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام فَقَالَ: «رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا» فَصَيَّرَ اللهُ فِي هٰؤُلَاءِ أَمْوَالاً وَحَاجَةً وَفِي هٰؤُلَاءِ أَمْوَالاً وَحَاجَةً.

۱۰۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اولاد آدم میں مومن فقیر رہے اور کافر غنی، یہاں تک کہ ابراہیم کا زمانہ آگیا۔ انھوں نے کہا پروردگارا ہم کو کافروں کے مقابل آزمائش میں نہ ڈال، پس اللہ نے ان کو بھی مالدار بنایا اور حاجت مند اور ان کو بھی مالدار اور حاجت مند۔

۱۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مُوسِرٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله نَقِيُّ الثَّوْبِ، فَجَلَسَ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَجَاءَ رَجُلٌ مُعْسِرٌ دَرِنُ الثَّوْبِ فَجَلَسَ إِلَىٰ جَنْبِ الْمُوسِرِ، فَقَبَضَ الْمُوسِرُ ثِيَابَهُ مِنْ تَحْتِ فَخِذَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَخِفْتَ أَنْ يَمَسَّكَ مِنْ فَقْرِهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَخِفْتَ أَنْ يُصِيبَهُ مِنْ غِنَاكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَخِفْتَ أَنْ يُوَسِّخَ ثِيَابَكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَىٰ مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي قَرِيناً يُزَيِّنُ لِي كُلَّ قَبِيحٍ وَيُقَبِّحُ لِي كُلَّ حَسَنٍ وَقَدْ جَعَلْتُ لَهُ نِصْفَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لِلْمُعْسِرِ أَتَقْبَلُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَلِمَ؟ قَالَ: أَخَافُ أَنْ يَدْخُلَنِي مَا دَخَلَكَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مالدار تزک و احتشام کا لباس پہنے ہوئے رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب میلے کچیلے کپڑے پہنے آیا اور امیر کی برابر بیٹھ گیا۔ امیر نے اپنے دامن سمیٹ لئے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہوا کہ اس کی فقیری تجھے آ لپٹے گی۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تجھے یہ ڈر ہوا کہ تیری امیری اسے مل جائے گی۔ کہا نہیں فرمایا پھر کیا اندیشہ ہوا کہ تیرے کپڑے میلے ہو جائیں گے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا شیطان میرا ساتھی ہے جو مجھ پر اچھی چیز کو برا ظاہر کرتا ہے اور بری کو اچھا۔ اب میں نے اپنی نصف دولت اس کو دی۔ حضرت نے اس فقیر سے فرمایا تجھے قبول ہے اس نے کہا نہیں۔ اس امیر نے پوچھا کیوں اس نے کہا تاکہ یہ مال مجھے بھی ایسا ہی مغرور نہ بنا دے جیسا تجھے بنا دیا ہے۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِي مُنَاجَاةِ مُوسَىٰ عليه السلام: يَا مُوسَىٰ إِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلاً فَقُلْ: مَرْحَباً بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ؛ وَإِذَا رَأَيْتَ الْغِنَىٰ مُقْبِلاً فَقُلْ: ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے وقت مناجات کہا اے موسیٰ فقیری تمہاری طرف آئے تو کہو مرحبا یہ طریقہ صالحین کا اور جب مالداری آئے تو کہو یہ گناہ ہے جو جلد عذاب لانے والا ہے۔

١٣ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: طُوبَى لِلْمَسَاكِينِ بِالصَّبْرِ وَهُمُ الَّذِينَ يَرَوْنَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.

۱۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بشارت ہو ان مساکین کے لئے جو صبر سے کام لیتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جو ملکوت سموات و ارض کو دیکھتے ہیں۔

١٤ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: يَا مَعْشَرَ الْمَسَاكِينِ طِيبُوا نَفْساً وَأَعْطُوا اللهَ الرِّضَا مِنْ قُلُوبِكُمْ يُثِبْكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى فَقْرِكُمْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَلَا ثَوَابَ لَكُمْ.

۱۴۔ رسول اللہ نے فرمایا اے گروہ مساکین اپنے نفسوں کو پاک بناؤ اور دل سے مرضی الٰہی کے خواستگار رہو اللہ تمہارے فقر کا ثواب عطا فرمائے گا اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو ثواب نہ ملے گا۔

١٥ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عِيسَى الْفَرَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مُنَادِياً يُنَادِي بَيْنَ يَدَيْهِ: أَيْنَ الْفُقَرَاءُ؟ فَيَقُومُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٌ، فَيَقُولُ: عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: إِنِّي لَمْ أُفْقِرْكُمْ لِهَوَانٍ بِكُمْ عَلَيَّ وَلَكِنِّي إِنَّمَا اخْتَرْتُكُمْ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ، تَصَفَّحُوا وُجُوهَ النَّاسِ، فَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفاً لَمْ يَصْنَعْهُ إِلَّا فِيَّ فَكَافُوهُ عَنِّي بِالْجَنَّةِ.

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا ایک منادی کو حکم دے گا آواز دے کہاں ہیں فقراء، پس کثیر التعداد لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی۔ خدا کہے گا اے میرے بندو وہ جواب دیں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں۔ خدا فرمائے گا میں نے تم کو فقیر نہیں بنایا تھا اس لئے کہ تمہیں ذلیل سمجھتا تھا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب آج کے دن کے لئے کیا تھا۔ اب پہچانو لوگوں کے چہروں کو پس جس نے تم سے نیکی کی اس نے مجھ سے کی۔ اب اس کا بدلہ دو اس طرح کہ انھیں جنت میں پہنچاؤ۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَذَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَغِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُفَضَّلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَوْلَا إِلْحَاحُ هَذِهِ الشِّيعَةِ عَلَى اللهِ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ لَنَقَلَهُمْ مِنَ الْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا إِلَى مَا هُوَ أَضْيَقُ مِنْهَا.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر یہ شیعہ خدا سے رزق طلب کرنے کے بارے میں الحاح وزاری نہ کرتے تو البتہ ہم ان کو موجودہ حالت سے ایسی حالت کی طرف بدل دیتے جو اس سے زیادہ تنگ ہوتی۔

۱۷ ۔ أَبُوعَلِيٍّ ٱلْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : أَمَا تَدْخُلُ السُّوقَ ؟ أَمَا تَرَى الْفَاكِهَةَ تُبَاعُ ؟ وَالشَّيْءَ مِمَّا تَشْتَهِيهِ ؟ فَقُلْتُ : بَلَىٰ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ لَكَ بِكُلِّ مَاتَرَاهُ فَلَاتَقْدِرُ عَلَىٰ شِرَائِهِ حَسَنَةً .

۱۷۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کیا تم بازار نہیں جاتے کیا تم وہاں نہ دیکھو گے کہ طرح طرح کے پھل اور تمہاری خواہش کے مطابق چیزیں بک رہی ہیں میں نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا جو چیزیں تم دیکھو اور خرید نہ سکو تو اس سے محرومی ایک نیکی ہوگی۔

۱۸ ۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَيَعْتَذِرُ إِلَىٰ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ الْمُحْوِجِ فِي الدُّنْيَا كَمَا يَعْتَذِرُ الْأَخُ إِلَى أَخِيهِ ؛ فَيَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَاأَحْوَجْتُكَ فِي الدُّنْيَا مِنْ هَوَانٍ كَانَ بِكَ عَلَيَّ ، فَارْفَعْ هٰذَا السِّجْفَ فَانْظُرْ إِلَىٰ مَاعَوَّضْتُكَ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَرْفَعُ فَيَقُولُ مَاضَرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي مَعَ مَاعَوَّضْتَنِي .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ سے جو دنیا میں محتاج رہا ہو اس طرح معذرت خواہی کرتا ہے جیسے ایک بھائی اپنے بھائی سے معذرت کرتا ہے۔ فرماتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ میں نے تیری عدم قدرت کی وجہ سے تجھے دنیا میں محتاج نہیں بنایا تھا پس اب تو پردہ اٹھا اور دیکھ میں نے دنیا کی محتاجی کے بدلے تجھے کیا عوض دیا ہے پس وہ پردہ اٹھا کر کہے گا جو مجھے وہاں نقصان پہنچا تھا اس سے یہ بدلہ زیادہ ہے۔

۱۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَامَ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّىٰ يَأْتُوا بَابَ الْجَنَّةِ فَيَضْرِبُوا بَابَ الْجَنَّةِ ، فَيُقَالُ لَهُمْ : مَنْ أَنْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ ؛ فَيُقَالُ لَهُمْ : أَقَبْلَ الْحِسَابِ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئاً تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقُوا ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگوں کی گردنیں اٹھیں گی وہ دروازہ

جنت پر آئیں گے اور اس پر دستک دیں گے ان سے پوچھا جائے گا تم کون ہو۔ وہ کہیں گے ہم فقراء ہیں، ان سے کہا جائے گا حساب کے لئے چلو۔ وہ کہیں ہمیں کچھ دیا ہی نہ گیا تھا کہ حساب دیں خدا کہے گا یہ سچے ہیں انھیں جنت میں داخل کرو۔

٢٠- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُبَارَكٍ غُلَامِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : إِنِّي لَمْ أُغْنِ الْغَنِيَّ لِكَرَامَةٍ بِهِ عَلَيَّ وَلَمْ أُفْقِرِ الْفَقِيرَ لِهَوَانٍ بِهِ عَلَيَّ وَهُوَ مِمَّا ابْتَلَيْتُ بِهِ الْأَغْنِيَاءَ بِالْفُقَرَاءِ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَمْ يَسْتَوْجِبِ الْأَغْنِيَاءُ الْجَنَّةَ .

۲۰۔ میں نے موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ میں نے کسی کو غنی اس لئے نہیں بنایا کہ اس کا کوئی احسان مجھ پر تھا اور نہ کسی کو اس لئے فقیر بنایا کہ اسے ذلیل کرنا چاہتا تھا میں نے فقراء کی وجہ سے اغنیاء کی آزمائش کی اگر فقراء نہ ہوتے تو اغنیا جنت کے مستحق نہ ہوتے۔

٢١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ وَالْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَا : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مَيَاسِيرُ شِيعَتِنَا (٢) أُمَنَاؤُنَا عَلَى مَحَاوِيجِهِمْ ، فَاحْفَظُونَا فِيهِمْ يَحْفَظْكُمُ اللهُ .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے مالدار شیعہ ہمارے مال کے امین ہیں اپنے صاحب احتیاج لوگوں کے لئے پس ایسے لوگوں کی اے مالدارو تم حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

٢٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعِذَارِ عَلَى خَدِّ الْفَرَسِ

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے فقیری مومن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جتنی لجام سے گھوڑے کے جبڑے کی ہوتی ہے یعنے جس طرح لجام گھوڑے کو ادھر ادھر غلط حرکت سے روکتا ہے اسی طرح فقیری فقیر کو بری خواہشات سے روکتی ہے۔

٢٣- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِبْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْلَا أَنْ

يَكُونَ النَّاسُ اُمَّةً وَاحِدَةً» قَالَ: عَنَىٰ بِذٰلِكَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ أَنْ يَكُونُوا عَلَىٰ دِينٍ وَاحِدٍ كُفَّاراً كُلُّهُمْ «لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفاً مِنْ فِضَّةٍ» وَلَوْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ بِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ لَحَزِنَ الْمُؤْمِنُونَ وَغَمَّهُمْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُنَاكِحُوهُمْ وَلَمْ يُوَارِثُوهُمْ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی سے ہو جائیں گے (زخرف) فرمایا اس سے مراد ہے امت محمدی۔ جو رسولؐ کے بعد ایک دین پر ہوتے ہوئے امام برحق کا انکار کرنے سے سب کافر ہو گئے۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے منکروں اور کافروں کے گھروں کو (اتمام حجت کے لئے) چاندی کا بنا دیتا۔ لیکن امت محمدی کے لئے اگر ایسا کرتا تو ایمان والے رنجیدہ ہوتے اور ان کو یہ گمان ہوتا کہ یہ کافروں سے رضامندی کی علامت ہے اور یہ کہ کافر دولت مندی کے غرور میں نہ مومنوں کو لڑکی دیتے نہ لیتے اور نہ میراث ان میں قائم رہتی۔

دوسو چھتیسواں باب

تتمہ

(بَابٌ) ۲۳۶

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ الْأَرْقَطُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیہ السلام أَوْ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیہ السلام أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ فَقَالَ: أَصْلَحَكَ اللهُ إِنِّي رَجُلٌ مُنْقَطِعٌ إِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِي وَقَدْ أَصَابَتْنِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَقَدْ تَقَرَّبْتُ بِذٰلِكَ إِلَىٰ أَهْلِ بَيْتِي وَقَوْمِي فَلَمْ يَزِدْنِي بِذٰلِكَ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْداً، قَالَ: فَمَا آتَاكَ اللهُ خَيْرٌ مِمَّا أَخَذَ مِنْكَ قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُغْنِيَنِي عَنْ خَلْقِهِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ قَسَمَ رِزْقَ مَنْ شَاءَ عَلَىٰ يَدَيْ مَنْ شَاءَ وَلٰكِنْ سَلِ اللهَ أَنْ يُغْنِيَكَ عَنِ الْحَاجَةِ الَّتِي تَضْطَرُّكَ إِلَىٰ لِئَامِ خَلْقِهِ.

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنی محبت کو ہر طرف سے قطع کر کے آپ کی طرف توجہ کی ہے مجھے ایک بار سخت ضرورت پیش آئی۔ میں نے اپنے خاندان اور قوم کے سامنے پیش کر کے مدد چاہی مگر وہ لوگ مجھ سے دور ہی رہے۔ فرمایا جو کچھ خدا نے تجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تجھ سے لیا گیا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے لئے خدا سے دعا فرمائیے کہ مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ فرمایا خدا نے رزق کو تقسیم کیا ہے اس طرح کہ جس کے ہاتھ سے جس کو چاہا ہے دلایا ہے بلکہ یہ دعا کر کہ خدا وقت ضرورت کمینوں سے پالا نہ ڈالے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْفَقْرُ الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْفَقْرُ مِنَ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنْ مِنَ الدِّينِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فقیری سخت موت ہے۔ میں نے کہا کیا اس سے آپ کی مراد دینار و درہم کا نہ ہونا ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ محتاجی ہے دین حق سے۔

دوسو سینتیسواں باب

قلب انسانی کے دو کان ہیں جن میں پھونکتا ہے فرشتہ اور شیطان

((بَابُ)) ۲۳۷

☆(أَنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ يَنْفُثُ فِيهِمَا الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَلَهُ أُذُنَانِ ، عَلَى إِحْدَاهُمَا مَلَكٌ مُرْشِدٌ وَعَلَى الْأُخْرَى شَيْطَانٌ مُفْتِنٌ ، هَذَا يَأْمُرُهُ وَهَذَا يَزْجُرُهُ ، اَلشَّيْطَانُ يَأْمُرُهُ بِالْمَعَاصِي وَالْمَلَكُ يَزْجُرُهُ عَنْهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ٭ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ» .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر دل کے دو کان ہوتے ہیں ایک میں ہدایت کرنے والا فرشتہ بات کہتا ہے اور دوسرے میں فتنہ پرداز شیطان یہ حکم دیتا ہے اور وہ منع کرتا ہے۔ شیطان گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اس کو روکتا ہے اور فرمایا ہے سورۂ قٓ میں داہنی طرف اور بائیں طرف ایک شیطان بیٹھا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے ایک سخت نگہبان (خدا) اس کے پاس ہوتا ہے۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلْقَلْبِ أُذُنَيْنِ فَإِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِذَنْبٍ قَالَ لَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ : لَا تَفْعَلْ ؛ وَقَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ : افْعَلْ ، وَإِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا نُزِعَ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ .

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ دل کے دو کان ہوتے ہیں جب بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو روح ایمان

کہتی ہے مت کر اور شیطان کہتا ہے اور جب معاملہ زنا ہوتا ہے تو روح ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَلِقَلْبِهِ أُذُنَانِ فِي جَوْفِهِ : أُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ ، وَ أُذُنٌ يَنْفُثُ فِيهَا الْمَلَكُ ، فَيُؤَيِّدُ اللهُ الْمُؤْمِنَ بِالْمَلَكِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»

٣۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہوتے ہیں ایک میں شیطان اپنے وسوسے کی پھونک مارتا ہے اور دوسرے میں فرشتہ، خدا بندۂ مومن کی مدد فرشتہ سے کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور مدد کی ان کی اپنی روح سے۔

دوسو اڑتیسواں باب

وہ روح جس سے مومن کی تائید کی جاتی ہے

(بَابُ) ٢٣٨

☆(الرُّوحِ الَّذِي أُيِّدَ بِهِ الْمُؤْمِنُ)☆

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ لِي : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَيَّدَ الْمُؤْمِنَ بِرُوحٍ مِنْهُ تَحْضُرُهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحْسِنُ فِيهِ وَيَتَّقِي ، وَتَغِيبُ عَنْهُ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُذْنِبُ فِيهِ وَيَعْتَدِي ، فَهِيَ مَعَهُ تَهْتَزُّ سُرُوراً عِنْدَ إِحْسَانِهِ وَتَسِيخُ فِي الثَّرَى عِنْدَ إِسَاءَتِهِ ، فَتَعَاهَدُوا عِبَادَ اللهِ نِعَمَهُ بِإِصْلاَحِكُمْ أَنْفُسَكُمْ تَزْدَادُوا يَقِيناً وَتَرْبَحُوا نَفِيساً ثَمِيناً ، رَحِمَ اللهُ امْرَءاً هَمَّ بِخَيْرٍ فَعَمِلَهُ أَوْهَمَّ بِشَرٍّ فَارْتَدَعَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : نَحْنُ نُؤَيِّدُ الرُّوحَ بِالطَّاعَةِ لِلَّهِ وَالْعَمَلِ لَهُ .

١۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اپنی ایک روح

سے جو مومن کے پاس اس وقت آتی ہے جبکہ وہ نیکی کرتا اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اگر گناہ کرتا ہے یا حد سے تجاوز کرتا ہے تو غائب ہو جاتی ہے احسان کرتے وقت وہ اس کے پاس خوشی سے جھومتی ہے اور گناہ کے وقت زمین کی تہہ میں چلی جاتی ہے پس اے اللہ کے بندو اپنے نفسوں کی اصلاح کیلئے آمادہ رہو تاکہ تمہارا یقین زیادہ ہو اور تم نفع حاصل کرو اس جنت کا جو نفیس اور قیمتی ہے خدا رحم کرے اس بندہ پر جو نیکی کا ارادہ کرے اور اس سے باز رہے پھر فرمایا ہم اہلبیت تائید حاصل کرتے ہیں روح سے اللہ کی اطاعت کا قصد کرکے اور اس پر عمل کرکے۔

دوسو اُنتالیسواں باب

ذنوب

(بَابُ الذُّنُوبِ) ۲۳۹

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْسَدَ لِلْقَلْبِ مِنْ خَطِيئَةٍ، إِنَّ الْقَلْبَ لَيُوَاقِعُ الْخَطِيئَةَ فَمَا تَزَالُ بِهِ حَتَّى تَغْلِبَ عَلَيْهِ فَيُصَيِّرَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ.

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا گناہ سے زیادہ کوئی چیز قلب انسانی کو فاسد نہیں کرتی جب کوئی دل گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو وہ گناہ اس پر غالب آجاتا ہے اور اسے پلٹ کر رکھ دیتا ہے (پھر وہ گناہ کبیرہ کرنے لگتا ہے)

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ» فَقَالَ: مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى فِعْلِ مَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ يُصَيِّرُهُمْ إِلَى النَّارِ.

۲- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (سورۂ بقرہ) (انھوں نے حق کو چھوڑ کر) کتنا صبر دکھایا دوزخ میں جانے کیلئے، لوگوں نے اس کا مطلب پوچھا تو فرمایا کس قدر صبر کیا اس فعل پر جس کے متعلق وہ نہیں جانتے کہ یہ ان کو دوزخ کی طرف لے جائیگا۔

٣ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَمَا

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عِرْقٍ يُضْرَبُ وَلَا نَكْبَةٍ وَلَا صُدَاعٍ وَلَا مَرَضٍ إِلَّا بِذَنْبٍ؛ وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَمَا يَعْفُو اللهُ أَكْثَرُ مِمَّا يُؤَاخِذُ بِهِ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی رگ بدن پھڑکتی ہے یا سختی پیش آتی ہے یا دردِ سر ہوتا ہے یا بیماری لاحق ہوتی ہے تو وہ کسی گناہ کا کفارہ ہوتا ہے خدا فرماتا ہے جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے آتی ہے اور اللہ تمہارے زیادہ گناہ معاف کر دیتا ہے پھر حضرت نے فرمایا جتنے گناہ خدا معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں جن کے متعلق وہ مواخذہ کرتا ہے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ نَكْبَةٍ تُصِيبُ الْعَبْدَ إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللهُ عَنْهُ أَكْثَرُ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بندہ پر جو مصیبت بھی آتی ہے اس کے گناہ کے باعث آتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

٥ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ، وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ، وَلَا يَأْمَنِ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ السَّيِّئَاتِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہنسی میں اگلے دانت ظاہر نہ کرنے چاہئیں اس شخص کو جو برے اعمال کرتا ہے اور برے اعمال کے مواخذے سے کوئی بے خوف نہیں رہ سکتا۔

٦ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَمَا سَطَوَاتُ اللهِ؟ قَالَ: الْأَخْذُ عَلَى الْمَعَاصِي.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ سے پناہ مانگو اس کی سخت گیری سے رات اور دن۔ راوی نے پوچھا سخت گیری سے کیا مراد ہے فرمایا اللہ کی معاصی پر گرفت۔

٧ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ

رکو اس نے مجھے ناراض کیا اور محرومی کا مستحق ہوا۔

۱۵ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّهُ مَا مِنْ سَنَةٍ أَقَلُّ مَطَراً مِنْ سَنَةٍ، وَلَكِنَّ اللهَ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِي صَرَفَ عَنْهُمْ مَا كَانَ قَدَّرَ لَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ إِلَى غَيْرِهِمْ وَإِلَى الْفَيَافِي وَالْبِحَارِ وَالْجِبَالِ وَإِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِي جُحْرِهَا بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْأَرْضِ الَّتِي هِيَ بِمَحَلَّتِهَا بِخَطَايَا مَنْ بِحَضْرَتِهَا وَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهَا السَّبِيلَ فِي مَسْلَكٍ سِوَى مَحَلَّةِ أَهْلِ الْمَعَاصِي.

قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی سال بلحاظ بارش دوسرے سال سے کم نہیں ہوتا۔ لیکن خدا جہاں چاہتا ہے برساتا ہے جب کوئی قوم گناہوں میں مبتلا ہوتی ہے تو خدا اس سے اس بارش کو ہٹا لیتا ہے جو اس سال اس کے لئے مقدر ہوتی ہے اور اس بارش کو دوسری طرف بھیج دیتا ہے بشرطیکہ وہ اہل معاصی نہ ہوں ورنہ وہ اسے جنگلوں دریاؤں اور پہاڑوں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور خدا جعل کیڑے کو عذاب دیتا ہے بارش روک کر اس سرزمین سے جہاں اس کا سوراخ ہوتا ہے اس قصور پر کہ وہ اپنا سوراخ وہاں سے کیوں نہیں ہٹاتا جہاں اہل معاصی رہتے ہیں خدا نے اس کے لئے وہ راہ کشادہ کر دی ہے جو اہل معاصی کی راہ سے جدا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے بابصیرت لوگو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو۔

توضیح: مطلب یہ ہے کہ خدا جب اہل معاصی کے قریب کیڑوں تک کا رہنا پسند نہیں کرتا تو نیک انسانوں کا وہاں تک پسند کرے گا ان کو چاہیئے کہ فوراً ان کی ہمسائیگی سے علیحدہ ہو جائیں تاکہ خشک سالی کے عذاب میں مبتلا نہ ہوں۔

۱۶ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُحْرَمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَ إِنَّ الْعَمَلَ السَّيِّئَ أَسْرَعُ فِي صَاحِبِهِ مِنَ السِّكِّينِ فِي اللَّحْمِ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرتا ہے تو وہ توفیق الٰہی سلب ہونے کی بنا پر نماز شب سے محروم ہو جاتا ہے اور عمل بد انسان کے دل میں اس سے زیادہ تیز اثر کرتا ہے جتنا ایک چاقو آسانی سے گوشت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۱۷ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَعْمَلْهَا

فَإِنَّهُ رُبَّمَا عَمِلَ الْعَبْدُ السَّيِّئَةَ فَيَرَاهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَغْفِرُ لَكَ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَداً .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص گناہ کرنے کا ارادہ کرے اسے چاہیئے کہ عمل میں نہ لائے بسا اوقات بندہ کسی عملِ بد کو خفیف سمجھ کر بجا لاتا ہے۔ خدا اسے دیکھ کر فرماتا ہے اپنے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا اس کے بعد تجھے ہرگز نہ بخشوں گا۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعْصَى فِي دَارٍ إِلَّا أَضْحَاهَا لِلشَّمْسِ حَتَّى تُطَهِّرَهَا .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں گناہ ہو تو خدا اس کو پیش کرتا ہے سورج پر تاکہ وہ پاک کرے اس کو باطنی طہارت سے یعنی اسے ویران کر دے اور اس کو گزندہ جانوروں سے بھر دے۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْبَسُ عَلَى ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ مِائَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى أَزْوَاجِهِ فِي الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمْنَ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک بندہ منجملہ دیگر گناہوں کے صرف ایک گناہ کی بدولت دخولِ جنت سے سو برس تک روک لیا جائے گا وہ اپنی ازواج کی طرف جو نعمات جنت سے بہرہ یاب ہوں گی بحسرت تکتا رہے گا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: [قَالَ:] مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ ، فَإِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً خَرَجَ فِي النُّكْتَةِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، فَإِنْ تَابَ ذَهَبَ ذَلِكَ السَّوَادُ وَإِنْ تَمَادَى فِي الذُّنُوبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادُ حَتَّى يُغَطِّيَ الْبَيَاضَ فَإِذَا غَطَّى الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَداً وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ »

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ ہر مومن کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کر لیتا ہے تو یہ سیاہی برطرف ہو جاتی ہے اور اگر گناہ پر باقی رہتا ہے۔ تو یہ سیاہی

بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس نقطۂ سفید کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب یہ صورت ہوتی ہے تو وہ شخص نیکی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتا جیسا کہ خدا فرماتا ہے بلکہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل چرک آلود ہو گئے ہیں۔

٢١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ، وَلَا تَأْمَنِ الْبَيَاتَ وَقَدْ عَمِلْتَ السَّيِّئَاتِ.

۲۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ہنسنے میں اپنے دانت ظاہر کرو جبکہ تم بُرے عمل کر چکے ہو اور آرام سے مت رہو اگر تم گناہ کر چکے ہو۔

٢٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ قَضَى قَضَاءً حَتْماً أَلَّا يُنْعِمَ عَلَى الْعَبْدِ بِنِعْمَةٍ فَيَسْلُبَهَا إِيَّاهُ حَتَّى يُحْدِثَ الْعَبْدُ ذَنْباً يَسْتَحِقُّ بِذَلِكَ النَّقِمَةَ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ خدا اپنے عبد کو جو نعمت دیتا ہے وہ سلب کرنے کے لئے نہیں، ہاں جب بندہ سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کے عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے۔

٢٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ...» الْآيَةَ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ قَوْمٌ كَانَتْ لَهُمْ قُرًى مُتَّصِلَةٌ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَنْهَارٌ جَارِيَةٌ وَأَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ فَكَفَرُوا نِعَمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَيَّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ مِنْ عَافِيَةِ اللهِ فَغَيَّرَ اللهُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَإِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ، فَأَرْسَلَ اللهُ عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ فَغَرَّقَ قُرَاهُمْ وَخَرَّبَ دِيَارَهُمْ وَأَذْهَبَ أَمْوَالَهُمْ، وَأَبْدَلَهُمْ مَكَانَ جَنَّاتِهِمْ «جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ» ثُمَّ قَالَ: «ذَلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ».

۲۳۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا (سورۂ سبا) سبا والوں نے

کہا ہمارے رب ہمارے قریوں کے درمیان دوری ڈال دے اور انھوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا۔ خدا نے فرمایا یہ قوم تھی جن کے گاؤں ملے جلے تھے وہ ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور ان کی بستیوں میں نہریں جاری تھیں اور مال و متاع [illegible] خوب تھا انھوں نے خدا کی نعمتوں کا انکار کیا۔ اور خدا نے ان کی نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیا اور خدا کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ خدا نے ان پر عذاب کے لئے سیل عرم کو بھیجا جس نے ان کے گاؤں متفرق کر دیئے۔ اور ان کے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ان کے باغوں کو کم کر دیا ہے اور ان کے باغوں کو تھوڑا اور جھاؤ کے درختوں سے بدل دیا ہے اور کچھ بیری کے درخت بھی اگا دیئے جب مالک باغ صبح کو آیا اور اپنے باغ کا یہ حال دیکھا کہنے لگا یہ ہمارے کفر کی سزا ہے اور یہ سزا تو کفران نعمت ہی کی ہو سکتی ہے۔

٢٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَسَلَبَهَا إِيَّاهُ حَتَّى يُذْنِبَ ذَنْباً يَسْتَحِقُّ بِذَلِكَ السَّلْبَ.

۲۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے جب کسی کو نعمت دی ہے تو اس وقت تک سلب نہیں کرتا جب تک اس نے کوئی ایسا گناہ نہ کیا ہو جو اس سلب کا مستحق ہو۔

٢٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ نَبِيّاً مِنْ أَنْبِيَائِهِ إِلَى قَوْمِهِ وَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ قُلْ لِقَوْمِكَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا أُنَاسٍ كَانُوا عَلَى طَاعَتِي فَأَصَابَهُمْ فِيهَا سَرَّاءُ فَتَحَوَّلُوا عَمَّا أُحِبُّ إِلَى مَا أَكْرَهُ إِلَّا تَحَوَّلْتُ لَهُمْ عَمَّا يُحِبُّونَ إِلَى مَا يَكْرَهُونَ، وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ وَلَا أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَتِي فَأَصَابَهُمْ فِيهَا ضَرَّاءُ فَتَحَوَّلُوا عَمَّا أَكْرَهُ إِلَى مَا أُحِبُّ إِلَّا تَحَوَّلْتُ لَهُمْ عَمَّا يَكْرَهُونَ إِلَى مَا يُحِبُّونَ، وَقُلْ لَهُمْ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَلَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَتِي فَإِنَّهُ لَا يَتَعَاظَمُ عِنْدِي ذَنْبٌ أَغْفِرُهُ وَقُلْ لَهُمْ: لَا يَتَعَرَّضُوا مُعَانِدِينَ لِسَخَطِي وَلَا يَسْتَخِفُّوا بِأَوْلِيَائِي فَإِنَّ لِي سَطَوَاتٍ عِنْدَ غَضَبِي، لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ مِنْ خَلْقِي.

۲۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کو بھیجا اس کی قوم کی طرف اور وحی کی کہ اپنی قوم سے کہہ دو کوئی بستی اور کوئی مجمع آدمیوں کا ایسا نہیں کہ جن کو میری اطاعت کی بناء پر خوشی نصیب ہوئی ہو اور اس کے بعد وہ اس چیز سے جو مجھے محبوب ہے پلٹ کر اس چیز کی طرف آگئے ہوں جو مجھے پسند نہیں تو پھر میں نے ان کی

ان کی وہ حالت جو انھیں پسند تھی اس حالت سے بدل دی جسے وہ پسند نہیں کرتے تھے اور کوئی بستی اور خاندان ایسا نہیں ہے جسے میری معصیت میں نقصان نہ پہنچا ہو۔ لیکن جب وہ اس عمل سے ہٹ کر اس عمل کی طرف آگئے جو مجھے محبوب ہے تو میں نے بھی ان کی بری حالت اچھی حالت سے بدل دی اور اس نبی سے کہا، تم ان سے کہہ دو کہ میرا رحم میرے غصہ پر سبقت کرتا ہے۔ میری رحمت سے مایوس نہ ہو کسی گناہ کا بخش دینا میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں اور میرے غصے کے سزاوار بن کر مجھے اپنا دشمن نہ بناؤ اور میرے اولیاء کی توہین نہ کرو میرا غضب ایسا ہے کہ میری مخلوق اس کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتی۔

٢٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ : إِذَا أُطِعْتُ رَضِيتُ وَإِذَا رَضِيتُ بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِبَرَكَتِي نِهَايَةٌ وَإِذَا عُصِيتُ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَلَعْنَتِي تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَرَى .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ خدا نے اپنے نبیوں میں سے کسی ایک نبی کو وحی کی کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں برکت نازل کرتا ہوں اور میرے برکت نازل کرنے کی کوئی انتہا نہیں اور جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں اپنے بندہ پر لعنت کرتا ہوں اور میرا لعن کرنا اس کو جہنم کے ساتویں طبقہ میں پہنچاتا ہے۔

٢٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام [أَنَّهُ] قَالَ : إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَكْثُرُ بِهِ الْخَوْفُ مِنَ السُّلْطَانِ وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِالذُّنُوبِ فَتَوَقَّوْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا تَمَادَوْا فِيهَا .

۲۷۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے تم میں سے کسی کو بادشاہ کا خوف زیادہ ہوتا ہے بسبب گناہ کے پس جہاں تک ممکن ہو اپنے کو گناہوں سے بچاؤ اور اگر صادر ہو تو اس کو بار بار نہ کرو۔

٢٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا وَجَعَ أَوْجَعُ لِلْقُلُوبِ مِنَ الذُّنُوبِ ، وَلَا خَوْفَ أَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ ، وَكَفَى بِمَا سَلَفَ تَفَكُّراً ، وَكَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظاً .

۲۸۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دلوں کے لئے کوئی درد گناہ سے زیادہ نہیں اور کوئی خوف موت سے بڑھ کر نہیں جو گناہ ہو چکا اس کے متعلق ہی فکر کافی ہے اور موت سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

٢٩ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ الشَّامِيِّ

مَوْلًى لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : كُلَّمَا أَحْدَثَ الْعِبَادُ مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْمَلُونَ ، أَحْدَثَ اللهُ لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْرِفُونَ .

۲۹۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جب سے ایسا گناہ کرتے ہیں جیسے پہلے نہیں کیا (یعنی بدعت) در دین تو اللہ ان پر ایسی بلا نازل کرتا ہے جسے وہ پہلے سے نہیں جانتے (یعنی کسی ظالم کو ان پر مسلط کرتا ہے)

۳۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِذَا عَصَانِي مَنْ عَرَفَنِي سَلَّطْتُ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفُنِي .

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میری معرفت رکھتے ہوئے گناہ کرتا ہے تو میں اس پر ایک ایسے شخص کو مسلط کرتا ہوں جو میری معرفت نہیں رکھتا۔

۳۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مُنَادِياً يُنَادِي : مَهْلاً مَهْلاً عِبَادَ اللهِ عَنْ مَعَاصِي اللهِ ، فَلَوْ لَا بَهَائِمُ رُتَّعٌ ، وَصِبْيَةٌ رُضَّعٌ ، وَشُيُوخٌ رُكَّعٌ ، لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبّاً ، تُرَضُّونَ بِهِ رَضّاً .

۳۱۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے اگر خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی میں) کہ ہر دن اور رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے۔ اے اللہ کے بندو گناہ سے باز رہو اگر نہ ہوتے چرنے والے چوپائے اور دودھ پیتے بچے اور کمر جھکے بوڑھے تو البتہ تم پر ایسا عذاب نازل کرتا جو تمہیں پیس کر رکھ دیتا۔

دوسو چالیسواں باب

گناہان کبیرہ

(بَابُ الْكَبَائِرِ) ۲۴۰

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيماً» قَالَ : الْكَبَائِرُ : الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا النَّارَ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو اللہ تمہارے پچھلے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا اور تم کو جنت کے بہترین مقام میں جگہ دے گا امام نے فرمایا ہے گناہان کبیرہ سے مراد وہ گناہ ہیں جن کے بجا لانے پر نار جہنم کو واجب کیا ہے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: كَتَبَ مَعِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الْكَبَائِرِ، كَمْ هِيَ وَمَا هِيَ؟ فَكَتَبَ: الْكَبَائِرُ: مَنِ اجْتَنَبَ مَا وَعَدَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ كَفَّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ إِذَا كَانَ مُؤْمِناً وَالسَّبْعُ الْمُوجِبَاتُ: قَتْلُ النَّفْسِ الْحَرَامِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے کچھ لوگوں نے لکھ کر پوچھا کہ گناہان کبیرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں آپ نے جواب میں لکھا کہ جن گناہوں پر اللہ نے جہنم میں ڈالنے کا وعدہ کیا ہے اور ان سے بچنے پر پچھلے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے بشرطیکہ وہ مومن ہو اور جہنم میں جانے کا سبب سات امر واجب طور سے ہیں بے خطا کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، سود کھانا اور ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا (کہ بمنزلہ ارتداد ہے) اور زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا اور مال یتیم کھانا اور شکست کھا کر جانا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْكَبَائِرُ سَبْعٌ: قَتْلُ الْمُؤْمِنِ مُتَعَمِّداً وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ وَكُلُّ مَا أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے گناہان کبیرہ سات ہیں عمداً کسی مومن کو قتل کرنا، زن عفیفہ پر تہمت زنا لگانا شکست سے بھاگنا ہجرت کے بعد اپنے مقام پر واپس جانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، حرمت ثابت ہو جانے کے بعد سود کھانا اور ہر وہ گناہ جس پر دوزخ واجب ہو۔

۴۔ يُونُسُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اللهِ، وَالْأَمْنَ لِمَكْرِ اللهِ. وَقَدْ رُوِيَ [أَنَّ] أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللهِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے گناہان کبیرہ میں والدین کی نافرمانی، رحمت خدا سے مایوسی، خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا اور ایک روایت میں ہے کہ شرک باللہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

٥ - يُونُس ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ نُعْمَانَ الرَّازِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ زَنَى خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ ، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے زنا کیا وہ ایمان سے خارج ہوا اور جس نے شراب پی وہ ایمان سے خارج ہوا۔ اور جس نے قصداً کسی دن ماہ صیام میں روزہ نہ رکھا وہ بھی ایمان سے خارج ہوا

٦ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ قَالَ : لَا ، إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سُلِبَ الْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُدَّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَادَ سُلِبَ قُلْتُ : فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَعُودَ فَلَا يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَداً .

۶۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زانی درآنحالیکہ وہ مومن ہو فرمایا۔ نہیں اگر وہ عورت کے بطن پر سوار ہوگا تو ایمان سلب ہو جائے گا اگر ہٹ جائے گا تو ایمان لوٹ آئے گا اگر پھر ایسا کرے گا تو سلب ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ لوٹنے کا ارادہ کرے تو فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اعادہ نہیں کرتا۔

٧ - يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» قَالَ : أَلْفَوَاحِشُ الزِّنَى وَالسَّرِقَةُ ؛ وَاللَّمَمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهُ . قُلْتُ : بَيْنَ الضَّلَالِ وَالْكُفْرِ مَنْزِلَةٌ؟ فَقَالَ : مَا أَكْثَرَ عُرَى الْإِيمَانِ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "جو لوگ بڑے گناہوں، بدکاریوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں" کہ اس میں فواحش سے مراد زنا اور سرقہ ہے اور لمم سے مراد وہ شخص جس کو گناہ پر ملامت کی جائے اور پھر وہ توبہ کرے میں نے کہا کیا گمراہی اور کفر کے درمیان بھی کوئی درجہ ہے۔ فرمایا ایمان کی بہت سی رسیاں ہیں جن سے تمسک کر کے وہ مومن رہتا ہے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْكَبَائِرِ ، فَقَالَ : هُنَّ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام سَبْعٌ : أَلْكُفْرُ بِاللهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَهٰذَا أَكْبَرُ الْمَعَاصِي ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : فَأَكْلُ دِرْهَمٍ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً أَكْبَرُ أَمْ تَرْكُ الصَّلَاةِ ؟ قَالَ : تَرْكُ الصَّلَاةِ ، قُلْتُ : فَمَا عَدَدْتَ تَرْكَ الصَّلَاةِ فِي

الْكَبَائِرِ؟ فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَوَّلُ مَا قُلْتُ لَكَ ؟ قَالَ: قُلْتُ : الْكُفْرُ ، قَالَ: فَإِنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ كَافِرٌ . يَعْنِي مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ .

۸۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ کبائر کے متعلق فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں وہ سات ہیں۔ کفر باللہ، کسی کو قتل کرنا، والدین کی نافرمانی، بعد ثبوت حرمت سود کھانا، ظلم سے مال یتیم کھانا، لشکر سے فرار، بعد ہجرت بادیہ نشینی، میں نے کہا کیا اکبر معاصی یہی ہیں فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا بغیر حق مال یتیم سے ایک درہم کھانا زیادہ بڑا گناہ ہے یا نماز کا ترک، فرمایا ترک نماز، میں نے کہا پھر آپ نے اسے گناہان کبیرہ میں کیوں نہیں ذکر فرمایا۔ فرمایا میں نے سب سے پہلے کس گناہ کا ذکر کیا تھا میں نے کہا کفر کا۔ فرمایا پس بے سبب نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔

۹ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ أَرْبَعُونَ جُنَّةً حَتَّىٰ يَعْمَلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَإِذَا عَمِلَ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً انْكَشَفَتْ عَنْهُ الْجُنَنُ فَيُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنِ اسْتُرُوا عَبْدِي بِأَجْنِحَتِكُمْ فَتَسْتُرُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، قَالَ : فَمَا يَدَعُ شَيْئاً مِنَ الْقَبِيحِ إِلَّا قَارَفَهُ حَتَّىٰ يَمْتَدِحَ إِلَى النَّاسِ بِفِعْلِهِ الْقَبِيحِ ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ هٰذَا عَبْدُكَ مَا يَدَعُ شَيْئاً إِلَّا رَكِبَهُ وَإِنَّا لَنَسْتَحْيِي مِمَّا يَصْنَعُ ، فَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ أَنِ ارْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ فَإِذَا فُعِلَ ذٰلِكَ أَخَذَ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْهَتِكُ سِتْرُهُ فِي السَّمَاءِ وَسِتْرُهُ فِي الْأَرْضِ ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ هٰذَا عَبْدُكَ قَدْ بَقِيَ مَهْتُوكَ السِّتْرِ فَيُوحِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ : لَوْ كَانَتْ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ مَا أَمَرَكُمْ أَنْ تَرْفَعُوا أَجْنِحَتَكُمْ عَنْهُ .

وَرَوَاهُ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے اوپر چالیس فرشتے بطور سپر ہوتے ہیں جب تک کہ وہ چالیس گناہ کبیرہ نہ کرے۔ جب وہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے تو یہ سپریں اس سے ہٹ جاتی ہیں اس وقت خدا ان فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ میرے بندے کو اپنے پروں سے چھپائے رہو پس ملائکہ اس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر فرمایا جب وہ کسی برائی کو ترک ہی نہیں کرتا اور اپنے برے فعل کی مدح کرنے لگتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں اے پروردگار اس تیرے بندے نے کوئی گناہ کرنے سے نہیں چھوڑا اور ہم کو اس کی بد اعمالی سے حیا آتی ہے خدا تب ان کو وحی کرتا ہے کہ اپنے بازو اس پر سے ہٹاؤ، جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اس بندے میں ہم اہلبیت کا بغض پیدا ہو جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو زمین و آسمان میں اس کے گناہوں کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور ملائکہ کہتے ہیں پروردگارا یہ تیرا بندہ اس حالت میں ہے کہ

اس کا کوئی گناہ پوشیدہ نہ رہا۔ خدا ادی کرتا ہے کہ اگر اس بندہ سے میری کوئی حاجت ہوتی تو میں تمہیں یہ حکم نہ دیتا کہ اپنے بازوؤں کو اس سے ہٹا لو۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْكَبَائِرُ : الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللهِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَرَأَيْتَ ، الْمُرْتَكِبَ لِلْكَبِيرَةِ يَمُوتُ عَلَيْهَا ، أَتُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ ؟ وَإِنْ عُذِّبَ بِهَا فَيَكُونُ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ ، أَوْ لَهُ انْقِطَاعٌ ؟ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذَا زَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ وَلِذَلِكَ يُعَذَّبُ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَ إِنْ كَانَ مُعْتَرِفاً بِأَنَّهَا كَبِيرَةٌ وَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَأَنَّهُ يُعَذَّبُ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا غَيْرُ حَلَالٍ ، فَإِنَّهُ مُعَذَّبٌ عَلَيْهَا وَهُوَ أَهْوَنُ عَذَاباً مِنَ الْأَوَّلِ وَيُخْرِجُهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ .

۱۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہانِ کبیرہ ہیں یہ، رحمتِ خدا سے ناامید ہونا، راحت الٰہیہ سے مایوس ہونا عذابِ خدا سے بے خوف ہونا، بے گناہ کا قتل والدین کی نافرمانی، ظلم سے مال یتیم کھانا، سود کھانا اس کے حرمت ظاہر ہونے کے بعد بھی، ہجرت کے بعد پھر بادیہ نشین بن جانا، زنِ عفت مآب پر تہمت زنا لگانا، لشکر سے بھاگ جانا، حضرت سے کسی نے سوال کیا۔ کبائر کا ارتکاب کرنے والا اگر اسی حالت میں مرجائے تو کیا وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا اور اس پر وہی عذاب ہے جو مشرکین کے لئے ہے یا انقطاع عذاب ہوگا فرمایا اگر اس کا خیال ہوگا کہ اس نے یہ فعل حلال کیا ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لئے سخت سے سخت عذاب ہوگا اور اگر اس کا معترف ہوگا کہ اس نے گناہِ کبیرہ کیا ہے اور فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور وہ اس کے لئے حلال نہ تھا تو اس کا عذاب پہلے والے سے کم ہوگا مگر وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اسلام سے خارج نہ ہوگا۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا زَنَى الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : هُوَ قَوْلُهُ : «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» ذَاكَ الَّذِي يُفَارِقُهُ .

۱۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا رسول اللہ کے اس قول کے مطابق، جب کوئی زنا کرتا ہے تو روحِ ایمان اس سے جدا ہو جاتی ہے فرمایا قولِ باری کے متعلق ہے اور اس نے ان کی مدد کی اپنی روح سے یہی روح اس سے جدا ہو جاتی ہے

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يُسْلَبُ مِنْهُ رُوحُ الْإِيمَانِ مَادَامَ عَلَى بَطْنِهَا فَإِذَا نَزَلَ عَادَ الْإِيمَانُ قَالَ : قُلْتُ [لَهُ] : أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ ؟ قَالَ : لَا ، أَرَأَيْتَ إِنْ هَمَّ أَنْ يَسْرِقَ أَتُقْطَعُ يَدُهُ ؟

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تک مرد عورت کے شکم پر رہے گا روحِ ایمان اس سے دور رہے گی۔ ہاں جب وہ علیحدہ ہو جائے گا تو روحِ ایمان عود کر آئے گی۔ میں نے کہا اگر وہ قصد زنا رکھتا ہو تب بھی روحِ ایمان جدا ہو جائے گی۔ فرمایا نہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ سرقہ کا ارادہ رکھنے والے کا ہاتھ قطع نہیں کیا جاتا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِهِ : يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا إِذَا كَانَ عَلَى بَطْنِهَا سُلِبَ الْإِيمَانُ مِنْهُ فَإِذَا قَامَ رُدَّ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا يَهُمُّ أَنْ يَعُودَ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد بن عبدہ نے سوال کیا۔ زنا کرنے والا کیا مومن رہتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ جب وہ عورت کے شکم پر رہے گا ایمان سے دور رہے گا ہاں اگر باز رہے گا (توبہ کے بعد) اس کا ایمان لوٹ آئے گا اس نے پوچھا۔ اگر وہ زنا کی طرف پھر لوٹنے کا ارادہ کرے۔ فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے مگر نہیں لوٹتا (مطلب یہ ہے کہ صرف ارادہ پر سلبِ ایمان نہ ہوگا۔)

۱٤ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكَبَائِرُ سَبْعَةٌ (۲) مِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ مُتَعَمِّداً ، وَالشِّرْكُ بِاللهِ الْعَظِيمِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً ، قَالَ : وَالتَّعَرُّبُ وَالشِّرْكُ وَاحِدٌ .

۱٤۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کبائر سات ہیں۔ عمداً کسی بیگناہ مومن کا قتل کرنا، شرک باللہ، زن عفیفہ پر تہمت لگانا، سود کھانا، لشکر سے فرار ہونا، ہجرت کے بعد دار کفر میں واپس جانا، والدین کی نافرمانی از روئے ظلم مال یتیم کھانا اور فرمایا التعرب اور شرک ایک ہی چیز ہے۔

۱٥۔ أَبَانٌ ، عَنْ زِيَادٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : وَالَّذِي إِذَا دَعَاهُ أَبُوهُ لَعَنَ أَبَاهُ وَالَّذِي إِذَا أَجَابَهُ ابْنُهُ يَضْرِبُهُ .

۱۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ بھی گناہانِ کبیرہ سے ہے کہ باپ بیٹے سے کچھ طلب کرے اور وہ اسے نہ دے اور اپنے باپ کو بُرا کہے اور یہ بھی کہ جب بیٹا باپ کی خواہش پوری کرے تو باپ اسے مارے اور اس کی طاقت سے زیادہ مانگے

١٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ دَاوُدَ الْغَنَوِيِّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ نَاساً زَعَمُوا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَأْكُلُ الرِّبَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْفِكُ الدَّمَ الْحَرَامَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَقَدْ ثَقُلَ عَلَيَّ هٰذَا وَحَرِجَ مِنْهُ صَدْرِي حِينَ أَزْعَمُ أَنَّ هٰذَا الْعَبْدَ يُصَلِّي صَلَاتِي وَيَدْعُو دُعَائِي وَيُنَاكِحُنِي وَأُنَاكِحُهُ وَيُوَارِثُنِي وَأُوَارِثُهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ مِنْ أَجْلِ ذَنْبٍ يَسِيرٍ أَصَابَهُ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ كِتَابُ اللهِ:

خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّاسَ عَلَىٰ ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ وَأَنْزَلَهُمْ ثَلَاثَ مَنَازِلَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ: «أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ» فَأَمَّا مَا ذَكَرَ مِنْ أَمْرِ السَّابِقِينَ فَإِنَّهُمْ أَنْبِيَاءُ مُرْسَلُونَ وَغَيْرُ مُرْسَلِينَ، جَعَلَ اللهُ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ بُعِثُوا أَنْبِيَاءَ مُرْسَلِينَ وَغَيْرَ مُرْسَلِينَ وَبِهَا عَلِمُوا الْأَشْيَاءَ وَ بِرُوحِ الْإِيمَانِ عَبَدُوا اللهَ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَ بِرُوحِ الْقُوَّةِ جَاهَدُوا عَدُوَّهُمْ وَعَالَجُوا مَعَاشَهُمْ وَ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ أَصَابُوا لَذِيذَ الطَّعَامِ وَنَكَحُوا الْحَلَالَ مِنْ شَبَابِ النِّسَاءِ، وَبِرُوحِ الْبَدَنِ دَبُّوا وَدَرَجُوا فَهٰؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ» ثُمَّ قَالَ: فِي جَمَاعَتِهِمْ «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» يَقُولُ: أَكْرَمَهُمْ بِهَا فَفَضَّلَهُمْ عَلَىٰ مَنْ سِوَاهُمْ، فَهٰؤُلَاءِ مَغْفُورٌ لَهُمْ مَصْفُوحٌ عَنْ ذُنُوبِهِمْ.

ثُمَّ ذَكَرَ أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً بِأَعْيَانِهِمْ، جَعَلَ اللهُ فِيهِمْ أَرْبَعَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، فَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْتَكْمِلُ هٰذِهِ الْأَرْوَاحَ الْأَرْبَعَةَ حَتَّىٰ تَأْتِيَ عَلَيْهِ حَالَاتٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذِهِ الْحَالَاتُ؟ فَقَالَ: أَمَّا أُولَاهُنَّ فَهُوَ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئاً» فَهٰذَا يَنْتَقِصُ مِنْهُ جَمِيعُ الْأَرْوَاحِ وَلَيْسَ بِالَّذِي يَخْرُجُ مِنْ دِينِ اللهِ لِأَنَّ الْفَاعِلَ بِهِ رَدَّهُ إِلَىٰ أَرْذَلِ عُمُرِهِ فَهُوَ لَا يَعْرِفُ

لِلصَّلاةِ وَقْتاً وَلَا يَسْتَطِيعُ التَّهَجُّدَ بِاللَّيْلِ وَلَا بِالنَّهَارِ وَلَا الْقِيَامَ فِي الصَّفِّ مَعَ النَّاسِ فَهَذَا نُقْصَانٌ مِنْ رُوحِ الْإِيمَانِ وَلَيْسَ يَضُرُّهُ شَيْئاً، وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الْقُوَّةِ فَلَا يَسْتَطِيعُ جِهَادَ عَدُوِّهِ وَلَا يَسْتَطِيعُ طَلَبَ الْمَعِيشَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَقِصُ مِنْهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ فَلَوْ مَرَّتْ بِهِ أَصْبَحُ بَنَاتِ آدَمَ لَمْ يَحِنَّ إِلَيْهَا وَلَمْ يَقُمْ وَتَبْقَى رُوحُ الْبَدَنِ فِيهِ فَهُوَ يَدِبُّ وَيَدْرُجُ حَتَّى يَأْتِيَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَهَذَا الْحَالُ خَيْرٌ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْفَاعِلُ بِهِ وَقَدْ تَأْتِي عَلَيْهِ حَالَاتٌ فِي قُوَّتِهِ وَشَبَابِهِ فَيَهُمُّ بِالْخَطِيئَةِ فَيُشَجِّعُهُ رُوحُ الْقُوَّةِ وَيُزَيِّنُ لَهُ رُوحُ الشَّهْوَةِ وَيَقُودُهُ رُوحُ الْبَدَنِ حَتَّى تُوقِعَهُ فِي الْخَطِيئَةِ فَإِذَا لَامَسَهَا نَقَصَ مِنَ الْإِيمَانِ وَتَفَصَّى مِنْهُ فَلَيْسَ يَعُودُ فِيهِ حَتَّى يَتُوبَ، فَإِذَا تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ أَدْخَلَهُ اللهُ نَارَ جَهَنَّمَ.

فَأَمَّا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ فَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ» يَعْرِفُونَ مُحَمَّداً وَالْوَلَايَةَ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ «وَإِنَّ فَرِيقاً مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ» «الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ (أَنَّكَ الرَّسُولُ إِلَيْهِمْ) فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ» فَلَمَّا جَحَدُوا مَا عَرَفُوا ابْتَلَاهُمُ [اللهُ] بِذَلِكَ فَسَلَبَهُمْ رُوحَ الْإِيمَانِ وَأَسْكَنَ أَبْدَانَهُمْ ثَلَاثَةَ أَرْوَاحٍ رُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ وَرُوحَ الْبَدَنِ، ثُمَّ أَضَافَهُمْ إِلَى الْأَنْعَامِ، فَقَالَ: «إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ» لِأَنَّ الدَّابَّةَ إِنَّمَا تَحْمِلُ بِرُوحِ الْقُوَّةِ وَتَعْتَلِفُ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ وَتَسِيرُ بِرُوحِ الْبَدَنِ، فَقَالَ [لَهُ] السَّائِلُ: أَحْيَيْتَ قَلْبِي بِإِذْنِ اللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

۱۶۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا بعض لوگوں کا یہ گمان یہ ہے کہ ایک بندہ زنا نہیں کرتا اور وہ مومن ہے چوری نہیں کرتا اور وہ مومن ہے شراب نہیں پیتا اور وہ مومن ہے سود نہیں کھاتا اور وہ مومن ہے ناحق کسی کو قتل نہیں کرتا اور وہ مومن ہے، مجھ سے یہ بیان کیا گیا اور میرے سینے پر تنگی واقع ہوئی جب میں نے یہ گمان کیا کہ یہ شخص میری طرح نماز بھی پڑھتا ہے اور میری طرح دین حق کی دعوت بھی دیتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان مناکحت اور میراث بھی درست ہے لیکن یہی شخص تھوڑا سا گناہ کرنے پر ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے رسول اللہ [illegible] ہے اور اس پر دلیل یہ آیت ہے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے سبقت کرنے والے (روز قیامت ہوں گے) وہ سابقین جن کا ذکر ہے انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین ہیں اللہ نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں:۔ روح قدس، روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روح بدن، روح قدس کے لئے انبیاء مرسلین وغیر مرسلین مبعوث ہوتے اور اس کی وجہ سے ان کو علم اشیاء حاصل ہوئی اور روح ایمان سے انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیا اور روح قو[illegible] نے جہاد کیا اپنے دشمنوں سے اور اپنی معاش حاصل کی اور

روح شہوت سے لذت طعام حاصل کی اور بطریق حلال عورتوں سے نکاح کیا اور روح بدن سے چلے پھرے۔ پس یہ عند اللہ مغفور ہیں اور ان کی فروگذاشتوں سے درگذر کی گئی ہے۔ خدا نے فرمایا ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور جن سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اور ایک گروہ کے لئے کہا ہم نے اس کی تائید اپنی روح سے کی، خدا فرماتا ہے کہ اس نے ان کو مکرم کیا اور دوسروں پر ان کو فضیلت دی، یہ وہ گروہ ہے جو عند اللہ مغفور ہے اور جس کی فروگذاشتوں سے درگذر کی جاتی ہے اس کے بعد خدا نے داہنی طرف والوں کا ذکر کیا ہے بہ لحاظ اپنی ذاتوں کے سچے مومن ہوں گے ان میں خدا نے چار روحیں قرار دی ہیں روح ایمان، روح قوت، روح شہوت اور روحِ بدن، عبدِ خدا ان چاروں کی تکمیل میں رہتا ہے جب تک حالات نہ بدلیں۔ اس شخص نے کہا حالات بدلنے کی کیا صورت ہوتی ہے فرمایا پہلی صورت کے متعلق خدا فرماتا ہے بعض اپنی عمر کے پست ترحصہ تک پہنچتے ہیں تاکہ وہ جاننے کے بعد سب کچھ بھول جائیں اس عمر میں تمام روحوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کمی کے وہ دینِ خدا سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ یہ کمزوری خدا کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہے جو زوالِ عمر کی طرف اس کو لے جاتا ہے زیادہ بوڑھا ہو کر نہ تو وہ نماز کا وقت جانتا ہے اور نہ رات اور دن میں سنت نمازوں کا، نہ جماعت میں لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہے۔ نہ نقصان روح ایمان ہے لیکن اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچتا اور بعض کی ان میں روح قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ دشمن سے جہاد نہیں کر سکتا اور کسب معاش سے قاصر رہتا ہے۔ بعض کی روح شہوت کمزور پڑ جاتی ہے جس سے وہ حسین سے حسین عورت کی طرف توجہ نہیں کرتا نہ کھڑے ہونے پر قدرت رکھتا ہے صرف روح بدن اس میں کام کرتی ہے جس سے وہ چلتا پھرتا ہے یہاں تک کہ موت کا فرشتہ اس تک پہنچ جاتا ہے یہ حالات انسان کے لئے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ کمزوریاں اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہوتی ہیں، لیکن ایسے حالات بھی پیش آتے ہیں کہ انسان کے بدن میں قوت بھی ہوتی ہے اور عالم شباب بھی لیکن ایسی حالت میں بھی وہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب کر گزرتا ہے تو اس کے ایمان میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے اور جب تک توبہ نہیں کرتا۔ ایمان اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اگر وہ عود کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں داخل کرتا ہے رہے بائیں طرف والے لوگ تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب خدا دی وہ رسول کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی ولایت کا ذکر توریت و انجیل میں ہے وہ اسے پڑھ کر حضرت کی معرفت اسی طرح حاصل کئے ہوئے ہیں جیسے اپنے گھروں میں اپنی اولاد کی پھر ان میں سے ایک گروہ نے حق بات کو چھپایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ رب کی طرف سے آنحضرتؐ کو ان کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے پس تم انکار کرنے والے نہ بنو، جب انھوں نے معرفت کے بعد بھی انکار کر دیا تو خدا نے ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دیا اور روح ایمان کو ان سے سلب کر لیا اور ان کے ابدان میں تین روحیں رکھیں روحِ قوت، روح شہوت اور روح بدن اور ان کو نسبت دی چوپاؤں سے اور فرمایا: وہ چوپاؤں کی طرح ہیں۔ کیوں کہ چوپائے روح قوت سے بوجھ اٹھاتے ہیں اور روحِ شہوت سے چرتے ہیں اور روح بدن سے چلتے پھرتے ہیں۔ جب

سائل نے امیرالمومنین علیہ السلام سے یہ جواب سنا تو کہنے لگا اے امیرالمومنینؑ آپ نے باذن خدا میرے مردہ قلب کو زندہ کر دیا

۱۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا زَنَا الرَّجُلُ فَارَقَهُ رُوحُ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هُوَ مِثْلُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ [: «وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: غَيْرُ هَذَا أَبْيَنُ مِنْهُ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ]: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» هُوَ الَّذِي فَارَقَهُ .

۱۷۔ داؤد نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا، قولِ رسول اللہؐ کے متعلق کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو اس سے روحِ ایمان سلب ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا یہ قول آنحضرتؐ کا اس آیت کی مثل ہے، خرمے جمع کرنے کے وقت خراب خرمے جو تمھیں مستحقوں کو دینے ہیں اپنے خرموں میں شامل کرنے کا قصد نہ کرو۔ اور اس سے زیادہ واضح آیت یہ ہے "خدا نے اپنی روح سے ان کی مدد کی۔ پس یہی روح ہے جو اس سے جدا ہو جاتی ہے۔

۱۸ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : «إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ» الْكَبَائِرَ فَمَا سِوَاهَا ، قَالَ: قُلْتُ : دَخَلَتِ الْكَبَائِرُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ ، قَالَ : نَعَمْ .

۱۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا شرک کا گناہ نہیں بخشتا اور اس کے سوا جو گناہ ہوگا اسے جسے چاہے گا بخش دے گا راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کیا اس استثنا میں کبائر داخل ہیں یعنی کبائر کو بخش دے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔

۱۹ ـ يُونُسُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْكَبَائِرُ فِيهَا اسْتِثْنَاءُ أَنْ يَغْفِرَ لِمَنْ يَشَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۹۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا گناہان کبیرہ میں سے کوئی گناہ بھی خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ فرمایا ہاں۔

۲۰ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» ، قَالَ : مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَاجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهَا النَّارَ .

۲۰۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس سے مراد ہے امام کی

معرفت اور ان گناہان کبیرہ سے اجتناب، جن کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔

۲۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: اَلْكَبَائِرُ تُخْرِجُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَادُونَ الْكَبَائِرِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۲۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا گناہان کبیرہ ایمان سے خارج کر دیتے ہیں فرمایا ہاں۔ اور کبائر کے علاوہ رسول اللہ نے فرمایا۔ زنا نہیں کرتا کوئی زنا کرنے والا۔ درآنحالیکہ وہ مومن ہو اور چوری نہیں کرتا چور درآنحالیکہ وہ مومن ہو۔

۲۲ ۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ [بْنِ] الزَّيَّاتِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِ وَعَمْرُو بْنُ ذَرٍّ ۔ وَأَظُنُّ مَعَهُمَا أَبُوحَنِيفَةَ ۔ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَتَكَلَّمَ ابْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِ فَقَالَ: إِنَّا لَا نُخْرِجُ أَهْلَ دَعْوَتِنَا وَأَهْلَ مِلَّتِنَا مِنَ الْإِيمَانِ فِي الْمَعَاصِي وَالذُّنُوبِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَا ابْنَ قَيْسٍ أَمَّا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَيْثُ شِئْتَ.

۲۲۔ قیس بن ناصر اور عمرو بن ذر اور میرا خیال ہے کہ ابوحنیفہ بھی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے۔ ابن قیس نے کہا ہم نہیں خارج ہوتے دین دینے والی جماعت سے اور اہل ایمان کے گروہ سے درصورت گناہ کرنے کے۔
امام علیہ السلام نے فرمایا، اے ابن قیس رسول اللہ تو یہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مومن ہے وہ نہ زنا کرتا ہے اور نہ چوری کرتا ہے پس تو اور تیرے ساتھی جو راہ چاہو اختیار کرو۔

۲۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَرْتَكِبُ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ فَيَمُوتُ، هَلْ يُخْرِجُهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ؟ وَإِنْ عُذِّبَ كَانَ عَذَابُهُ كَعَذَابِ الْمُشْرِكِينَ أَمْ لَهُ مُدَّةٌ وَانْقِطَاعٌ؟ فَقَالَ: مَنِ ارْتَكَبَ كَبِيرَةً مِنَ الْكَبَائِرِ فَزَعَمَ أَنَّهَا حَلَالٌ أَخْرَجَهُ ذَلِكَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَعُذِّبَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِنْ كَانَ مُعْتَرِفاً أَنَّهُ أَذْنَبَ وَمَاتَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَذَابُهُ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْأَوَّلِ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو کسی گناہ کبیرہ کا

مرتکب ہوا ہو اور اسی حالت میں وہ مر گیا ہو، آیا وہ اسلام سے خارج ہو گا یا نہیں اور اس پر وہی عذاب ہو گا جو مشرک کے لئے ہے یا کچھ مدت کے بعد منقطع ہو جائیگا فرمایا اگر وہ مرتکب گناہ اس خیال کے ساتھ ہوا ہے کہ وہ فعل حلال کر رہا ہے تو اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کے لیے سخت عذاب ہو گا اور اگر اس کا اقرار کرے گا کہ اس نے گناہ کیا ہے اور اس حالت میں مر جائے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا مگر اسلام سے خارج نہ ہو گا اور اس پر عذاب پہلے شخص سے کم ہو گا

٢٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليهما السلام يَقُولُ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَجَلَسَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ» ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا أَسْكَتَكَ ؟ قَالَ : أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكَبَائِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَقَالَ : نَعَمْ يَا عَمْرُو أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ ، يَقُولُ اللهُ : «وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» وَبَعْدَهُ الْإِيَاسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ» ثُمَّ الْأَمْنُ لِمَكْرِ اللهِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ» وَمِنْهَا عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ لِأَنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ جَعَلَ الْعَاقَّ جَبَّاراً شَقِيّاً وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا ....» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيراً» وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفاً لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ» وَأَكْلُ الرِّبَا لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ» وَالسِّحْرُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ» وَالزِّنَاءُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً» وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ الْفَاجِرَةُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ» وَالْغُلُولُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» وَمَنْعُ الزَّكَاةِ الْمَفْرُوضَةِ ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ» وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَكِتْمَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ» وَشُرْبُ الْخَمْرِ لِأَنَّ اللهَ

عَزَّ وَجَلَّ نَهَى عَنْهَا كَمَا نَهَى عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَتَرْكُ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّداً أَوْشَيْئاً مِمَّا فَرَضَ اللهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللهِ وَ ذِمَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَ نَقْضُ الْعَهْدِ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» قَالَ: فَخَرَجَ عَمْرٌو وَلَهُ صُرَاخٌ مِنْ بُكَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلَكَ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَنَازَعَكُمْ فِي الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ.

۴۴۔حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ عمرو بن عبید ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا، سلام کیا اور بیٹھا اور یہ آیت پڑھی الذین ..... والفواحش اور چپ ہوگیا۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کتاب خدا سے کبائر بیان فرمائیں۔ فرمایا سن اے عمرو سب سے بڑا گناہ شرک باللہ ہے خدا نے فرمایا ہے جس نے خدا کا شریک قرار دیا۔ جنت اس پر حرام ہے اس کے بعد رحمتِ خدا سے مایوسی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کافروں کے سوا کوئی رحمتِ خدا سے مایوس نہیں ہوتا۔ مگر کافر لوگ۔ اس کے بعد عذابِ خدا سے مایوسی ہے فرماتا ہے خدا کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا مگر خسارہ پانے والے لوگ، اور ان کبائر میں والدین کی نافرمانی ہے کیوں کہ خدا نے نافرمان کو جبار و شقی فرمایا ہے اور ناحق کسی کو قتل کرنا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور زنِ عفیفہ پر تہمت زنا لگانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور مال یتیم کا کھانا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم کی آگ تاپیں گے اور جہاد سے فرار خدا فرماتا ہے جو کوئی اس وقت پشت پھیرے گا سوائے کار جنگ کے لئے جیسے زرہ وغیرہ کی درستی یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے، تو وہ غضب خدا میں آگیا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے اور بری جگہ ہے اور سود کھانا۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے جیسے کسی شیطان نے چھو کر لڑکھڑا دیا ہو اور جادو ہے خدا فرماتا ہے کہ انھوں نے جان لیا کہ انھوں نے ایسا سودا کیا جس سے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور زنا ہے۔ خدا فرماتا ہے اس گناہ کے کرنے والے کے لئے روز قیامت دوگنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا اور نقصان رساں جھوٹی قسم کھانا خدا فرماتا ہے وہ اللہ سے وعدہ خلافی کرکے اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور خیانت سرقہ مال غنیمت میں قبل تقسیم خدا فرماتا ہے وہی مال اس کے ساتھ قیامت میں لایا جائے گا اور مفروضہ زکوٰۃ نہ دینا۔ خدا فرماتا ہے کہ ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں اس مال سے داغی جائیں گی اور جھوٹی گواہی دینا اور سچی گواہی چھپانا۔

خدا فرماتا ہے جو اسے چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار قرار پائے گا اور شراب کا پینا خدا نے اس سے اسی طرح منع کیا ہے جس طرح بت پرستی سے باز رکھا اور ترک نماز سے قصداً یا ہر اس شے کے ترک سے جسے اللہ نے فرض کیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے عمداً نماز کو ترک کیا اللہ اور رسولؐ کی ذمہ داری سے الگ ہوگیا اور وعدہ کا توڑنا قطع رحم کرنا۔ خدا فرماتا ہے ایسے لوگوں کے لئے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

یہ سن کر عمرو بن عبید وہاں چیخوں کے ساتھ روتا ہوا نکلا اور کہتا جاتا تھا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے اپنی رائے سے حکم لگایا اور آپ سے فضل وعلم میں جھگڑا ہو گیا۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ کبائر کا لفظ صرف ایک دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے ہے ورنہ ہر وہ فعل جس سے خدا اور رسولؐ نے روکا ہے اس کا بجالانا گناہ کبیرہ ہے بلحاظ سزا کسی گناہ کو صغیرہ یا کبیرہ کہہ دیا جاتا ہے ورنہ حقیقت میں سب کبیرہ ہیں۔

دوسو اکتالیسواں باب

گناہوں کو حقیر سمجھنا

(بَابُ) ۲۴۱

☆(استصغار الذّنب)☆

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ فَإِنَّهَا لَا تُغْفَرُ، قُلْتُ: وَمَا الْمُحَقَّرَاتُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُولُ: طُوبَى لِي لَوْ لَمْ يَكُنْ لِي غَيْرُ ذَلِكَ.

١ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے گناہوں کے حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ وہ بخشا نہ جائے گا۔ میں نے کہا حقیر سمجھنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک شخص گناہ کرے اور کہے بہتر ہوا۔ میرے لئے کہ اس کے علاوہ دوسرا نہ ہوا۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: لَا تَسْتَكْثِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَكُونَ كَثِيراً وَخَافُوا اللهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النَّصَفَ.

٢ـ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ اپنی نیکیوں کو زیادہ نہ سمجھو اور اپنے گناہوں کو کم نہ جانو تھوڑے تھوڑے گناہ مل کر بہت ہو جاتے ہیں اور اللہ سے ڈرو پوشیدہ گناہ کرنے میں یعنی لوگوں کے خوف سے تو چھپ کر گناہ کرتے ہو اللہ سے نہیں ڈرتے

اس صورت میں انصاف کھو بیٹھو گے۔

٣ أبُوعَلِيّ الأشعَرِيّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالجَبّار، عَنِ ابنِ فَضّال وَالحَجّالِ جَميعاً ، عَن ثَعلَبَة ، عَنْ زِيادٍ قالَ :قالَ أبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَزَلَ بِأرْضٍ قَرْعاءَ فَقالَ لأصحابِهِ : ائتُوا بِحَطَبٍ ، فَقالوا : يارَسُولَ اللهِ نَحنُ بِأرْضٍ قَرْعاءَ مابِهامِنْ حَطَبٍ قالَ : فَلْيَأتِ كُلُّ إنْسانٍ بِما قَدَرَ عَلَيهِ، فَجاؤُوابِهِ حَتّىٰ رَمَوابَيْنَ يَدَيْهِ ، بَعْضَهُ عَلىٰ بَعْضٍ ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : هٰكَذا تَجتَمِعُ الذُّنوبُ ، ثُمَّ قالَ : إيّاكُمْ وَالمُحَقَّراتِ مِنَ الذُّنُوبِ ، فَإنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ طالِباً ، ألا وَإنَّ طالِبَها يَكتُبُ ماقَدَّمُوا وَآثارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أحْصَيْناهُ في إمامٍ مُبينٍ .

٣۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کا گذر ایک ایسی سرزمین پر سے ہوا جو درختوں سے خالی تھی آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لکڑیاں جمع کرو۔ انھوں نے کہا حضور یہاں درخت نہیں ہیں فرمایا جس کو جتنی لکڑیاں ملیں لے آئے وہ لائے اور ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور فرمایا اسی طرح گناہ رفتہ رفتہ جمع ہوتے ہیں پھر فرمایا چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی حقیر نہ سمجھو کیوں کہ ہر گناہ کا بازپرس کرنے والا ہے اور وہ لکھتا ہے ہر وہ عمل جو جس نے کیا ہے اور ہر وہ نشان جو جس نے چھوڑا ہے اور ہم نے ہر شے کا احصا امام مبین میں کر دیا ہے۔

دوسو بیالیسواں باب

گناہوں پر اصرار

((بابٌ)) ۲۴۲

☆(الإصْرارِ عَلَى الذَّنبِ)☆

١ عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهِيكِيّ، عَنْ عَمّارِبْنِ مَرْوانَ القَنْدِيّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لاصَغيرَةَ مَعَ الإصْرارِ، وَلا كَبيرَةَ مَعَ الاِسْتِغْفارِ .

١۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو انسان بار بار کرے جائے تو چھوٹا نہیں رہتا اور

اگر خدا سے توبہ کرے تو اس سے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ» قَالَ: الْإِصْرَارُ هُوَ أَنْ يُذْنِبَ الذَّنْبَ فَلَا يَسْتَغْفِرُ اللهَ وَلَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِتَوْبَةٍ فَذٰلِكَ الْإِصْرَارُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق۔ انھوں نے جو کیا تھا اس پر اصرار نہ کیا درآنحالیکہ وہ جانتے ہیں۔ فرمایا اصرار کے معنے یہ ہیں کہ انسان گناہ کرے اور خدا سے استغفار نہ کرے اور توبہ کا ذکر بھی زبان پر نہ لائے اسی کا نام اصرار ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا وَاللهِ لَا يَقْبَلُ اللهُ شَيْئاً مِنْ طَاعَتِهِ عَلَى الْإِصْرَارِ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيهِ.

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا اپنی اطاعت میں کوئی شے اس شخص سے قبول نہیں کرتا جو کسی گناہ پر اصرار کرے۔ اور اس کا تکرار کرتا رہے۔

دو سو تینتالیسواں باب

کفر کے اصول اور ارکان

(بَابٌ) ۲۴۳

﴿فِي أُصُولِ الْكُفْرِ وَأَرْكَانِهِ﴾

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أُصُولُ الْكُفْرِ ثَلَاثَةٌ: الْحِرْصُ، وَالْإِسْتِكْبَارُ، وَالْحَسَدُ، فَأَمَّا الْحِرْصُ فَإِنَّ آدَمَ عليه السلام حِينَ نُهِيَ عَنِ الشَّجَرَةِ، حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَىٰ أَنْ أَكَلَ مِنْهَا وَأَمَّا الْإِسْتِكْبَارُ فَإِبْلِيسُ حَيْثُ أُمِرَ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ فَأَبَىٰ، وَأَمَّا الْحَسَدُ فَابْنَا آدَمَ حَيْثُ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اصول کفر تین ہیں۔ حرص، تکبر کرنا اور حسد کرنا، حرص ہی تو تھی جس نے شجر ممنوعہ سے

آدم کو کھانے پر آمادہ کر دیا۔ حالانکہ خدا نے اس سے روکا تھا اور تکبر ہی تو تھا جس نے ابلیس کو سجدۂ آدم سے روکا تھا اور حسد ہی تو تھا جس نے قابیل فرزند آدم کو اپنے بھائی ہابیل کے قتل پر آمادہ کیا۔

توضیح: اصولِ کفر سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات وہ سبب کفر بن جاتا ہے کفر کے بہت سے معنی ہیں ایک یہ کہ خدا کی ربوبیت سے انکار کیا جائے یا اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کیا جائے اور بعض اوقات نافرمانی خدا و رسولؐ کو بھی کفر کہا جاتا ہے کبھی اس کا اطلاق کفرانِ نعمت الہٰی پر بھی ہوتا ہے اسی کی ایک کمتر صورت ترکِ اولیٰ ہے پس یہی حرص بعض اوقات ترکِ اولیٰ کی داعی بن جاتی ہے اور جب بڑھ جاتی ہے تو انسان گناہانِ صغیرہ وکبیرہ کا مرتکب ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ وجود خدا سے انکار کر جاتا ہے یا کسی کو اس کا شریک بنا دیتا ہے پس آدمؑ میں حرص کی وہ ہلکی سی صورت تھی جو ترکِ اولیٰ کا باعث ہوئی پھر ان کی اولاد میں اس کا زور بڑھتا ہی گیا یہاں تک کہ وہ مشرک اور ملحد تک ہو گئے اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ اصل کفر ہے۔

٢۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَرْكَانُ الْكُفْرِ أَرْبَعَةٌ : الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالسَّخَطُ وَالْغَضَبُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ ارکان کفر چار ہیں۔ متاع دنیا کی طرف رغبت اور زوال متاع دنیا کا خوف اور امام برحق سے ناراض ہونا اور آئمہ ضلالت کی محبت میں ان پر غصہ کرنا۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ أَوَّلَ مَا عُصِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ سِتٌّ : حُبُّ الدُّنْيَا ، وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ ، وَحُبُّ الطَّعَامِ ، وَحُبُّ النَّوْمِ ، وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ النِّسَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ خدا کی سب سے پہلے نافرمانی کرنے والی چھ چیزیں ہیں دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، کھانے کی محبت، سونے کی محبت، راحت کی محبت، اور عورت کی محبت۔

٤ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً مِنْ خَثْعَمٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ:

الشِّرْكُ بِاللهِ ، قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ .

۴ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی خثعم میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ بُرا ہے فرمایا شرک باللہ۔ اس نے کہا اس کے بعد فرمایا قطع رحم اس نے پوچھا پھر فرمایا امر منکر کا حکم دینا اور نیکی سے منع کرنا۔

۵ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الصَّائِغِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ إِنْ حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِنْ وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِنِ اؤْتُمِنَ خَانَ ، مَا مَنْزِلَتُهُ ؟ قَالَ : هِيَ أَدْنَى الْمَنَازِلِ مِنَ الْكُفْرِ وَلَيْسَ بِكَافِرٍ .

۵ ۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص شیعہ تو ہے لیکن جب کہتا ہے جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا اور امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے اس کا درجہ کیا ہے فرمایا یہ کفر کی ادنیٰ منزلت ہے ایسا شخص کافر نہیں ہے۔

۶ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنْ عَلَامَاتِ الشَّقَاءِ جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ وَشِدَّةُ الْحِرْصِ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَالْإِصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ .

۶ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا شقاوت کی نشانیاں ہیں آنکھ کا خشک ہونا یعنی نہ رونا، دل کا سخت ہونا، طلب دنیا کی انتہائی حرص اور گناہ پر اصرار۔

۷ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ فَقَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي يَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ وَيَتَزَوَّدُ وَحْدَهُ ، فَظَنُّوا أَنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هٰذَا .

ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الَّذِي لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ ، فَظَنُّوا أَنَّ اللهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً هُوَ شَرٌّ مِنْ هٰذَا .

ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْمُتَفَحِّشُ اللَّعَّانُ الَّذِي إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَنَهُمْ وَإِذَا ذَكَرُوهُ لَعَنُوهُ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک روز رسول اللہؐ نے ... فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا جو ... اپنی ... روکے، اپنے غلام کو مارے اور تنہا کھائے، لوگوں نے سمجھا کہ خدا نے اس سے بدترین انسان پیدا ہی نہیں کیا، پھر فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر آدمی کو بتاؤں لوگوں نے کہا ضرور فرمایا وہ فحش گفتار اور لعن کرنے والا کہ جب مومن کا اس کے سامنے ذکر کیا جائے تو ان پر لعن کرے اور جب اس کا ذکر لوگوں کے سامنے ہو تو وہ اس پر لعن کریں۔

۸ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ: مَنْ إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ» وَقَالَ: «أَنَّ لَعْنَتَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ» وَفِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَبِيّاً».

۸۔ فرمایا رسول اللہ نے تین باتیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہے چاہے روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان سمجھے۔ اوّل جو امانت میں خیانت کرے، دوسرے وعدہ خلافی کرے، تیسرے جب بولے جھوٹ، اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اللہ خائنوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اگر کاذبین سے ہے تو اللہ کی اس پر لعنت اور فرماتا ہے اے رسولؐ کتاب میں ذکر و اسمٰعیل کا جو اپنے وعدے کا سچا اور رسول نبی تھا۔

۹ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْعَدِكُمْ مِنِّي شَبَهاً؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْفَاحِشُ الْمُتَفَحِّشُ الْبَذِيءُ الْبَخِيلُ الْمُخْتَالُ الْحَقُودُ الْحَسُودُ الْقَاسِي الْقَلْبِ، الْبَعِيدُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ يُرْجَى، غَيْرُ الْمَأْمُونِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ يُتَّقَى.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مجھ سے از روئے شباہت سب سے زیادہ دور کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا۔ گالیاں ... بے حیا، بد زبان، بخیل، اترا کر چلنے والا (یا حیلہ باز اگر یہ لفظ محتال ہے)، کینہ توز، رشک کرنے والا، قسی القلب، ہر نیکی سے دور ... ہر ... شر ... بچنا چاہئے

اس سے بے خوف ہو کر نیکی کی امید رکھنے والا۔

۱۰ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، رَفَعَهُ إِلَى سَلْمَانَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلَاكَ عَبْدٍ نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ ، فَإِذَا نَزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِناً مَخُوناً فَإِذَا كَانَ خَائِناً مَخُوناً نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا فَظّاً غَلِيظاً ، فَإِذَا كَانَ فَظّاً غَلِيظاً نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِيمَانِ ، فَإِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْإِيمَانِ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا شَيْطَاناً مَلْعُوناً .

۱۰۔ علی بن اسباط نے اس روایت کو سلمان رضی اللہ عنہ تک جو قریب بہ عصمت تھے پہنچا کر بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیا کو دور کر دیتا ہے اور حیا نہیں رہتی تو خائن بن جاتا ہے اور لوگ اس پر بھروسہ نہیں کرتے اور جب ایسا بن جاتا ہے تو پھر امین نہیں رہتا اور صفتِ امانت باقی نہیں رہتی تو وہ ترش رو اور سخت دل بن جاتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو طوقِ ایمان اس کی گردن سے نکل جاتا ہے اور جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ شیطان ملعون بن جاتا ہے۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَلْعُونَاتٌ مَلْعُونٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ : الْمُتَغَوِّطُ فِي ظِلِّ النُّزَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ ، وَالسَّادُّ الطَّرِيقَ الْمُعْرَبَةَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کا ذکر کرنے والا ملعون ہے اول جو اس سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرے جہاں مسافر آرام کرتے ہیں دوسرے پانی کے مشترک گھاٹ سے لوگوں کو پانی پینے سے روکے، تیسرے عام گذرگاہ پر لوگوں کو چلنے سے روکے۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَلْعُونٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ : الْمُتَغَوِّطُ فِي ظِلِّ النُّزَّالِ ، وَالْمَانِعُ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ ، وَالسَّادُّ الطَّرِيقَ الْمَسْلُوكَ .

۱۲۔ ترجمہ وہی ہے جو حدیث سابق میں گزرا ہے۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَا أُخْبِرُكُمْ

بِشِرَارِ رِجَالِكُمْ ؟ قُلْنَا : بَلَىٰ يَارَسُولَ اللهِ . فَقَالَ: إِنَّ مِنْ شِرَارِ رِجَالِكُمُ الْبَهَّاتَ الْجَرِيءَ الْفَحَّاشَ الْآكِلَ وَحْدَهُ ، وَالْمَانِعَ رِفْدَهُ ، وَالضَّارِبَ عَبْدَهُ ، وَالْمُلْجِئَ عِيَالَهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ .

۱۳۔ جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے مردوں میں بدترین کون ہے ہم نے کہا۔ ضرور یارسولؐ اللہ۔ فرمایا بدترین تم میں سے وہ ہے جو لوگوں پر بہتان زیادہ باندھے، گناہوں پر جری ہو، بے حیا بدگو، اکیلا کھانے والا ہو، اپنی بخشش سے لوگوں کو باز رکھے، اپنے غلام کو مارے اور اپنے عیال کا بار غیر پر ڈالے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُيَسِّرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَمْسَةٌ لَعَنْتُهُمْ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ : الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ وَالْمُسْتَأْثِرُ بِالْفَيْءِ [وَ] الْمُسْتَحِلُّ لَهُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پانچ شخصوں پر میری لعنت ہے اور مستجاب الدعوات انبیاء کی بھی، پہلا کتاب خدا میں بڑھانے والا، دوسرے میری سنت کو ترک کرنے والا، تیسرے قضا و قدر الٰہی کو جھٹلانے والا، چوتھے میری عترت کے حق کو اپنے اوپر حلال کرنے والا، پانچواں مالِ غنیمت میں بے خمس نکالے تصرف کرنے والا۔

دوسو چوالیسواں باب

ریاء

(بَابُ الرِّيَاءِ) ۲۴۴

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِعَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ الْبَصْرِيِّ فِي الْمَسْجِدِ : وَيْلَكَ يَا عَبَّادُ إِيَّاكَ وَالرِّيَاءَ فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَىٰ مَنْ عَمِلَ لَهُ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے عباد بن کثیر بصری سے مسجد میں اے عباد وائے ہو تجھ پر اپنے کو ریا سے بچا کیونکہ جو عمل اللہ کی خوشنودی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے کیا جاتا ہے اللہ اس کا اجر اسی کے سپرد کرتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ هٰذَا لِلهِ وَلَا تَجْعَلُوهُ لِلنَّاسِ [illegible]

مَا كَانَ لِلنَّاسِ فَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امر نیک کرو وہ اللہ کے لئے کرو، لوگوں کے خوش کرنے یا دکھانے کے لئے نہیں، جو کام رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے اس کا تعلق اللہ سے ہوتا ہے اور جو بندوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ اللہ کی طرف نہیں جاتا۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كُلُّ رِيَاءٍ شِرْكٌ ، إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِلنَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلّهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللهِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر ریا شرک ہے جو کام بندوں کے لئے کیا جاتا ہے اس کا ثواب دینا بندوں سے متعلق ہوتا ہے اور جو اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اس کا اجر اللہ دیتا ہے۔

٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا» قَالَ : الرَّجُلُ يَعْمَلُ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ لَا يَطْلُبُ بِهِ وَجْهَ اللهِ إِنَّمَا يَطْلُبُ تَزْكِيَةَ النَّاسِ يَشْتَهِي أَنْ يُسْمِعَ بِهِ النَّاسَ ، فَهَذَا الَّذِي أَشْرَكَ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ أَسَرَّ خَيْرًا فَذَهَبَتِ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ خَيْرًا وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرًّا فَذَهَبَتِ الْأَيَّامُ أَبَدًا حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ شَرًّا .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق "جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے کہ جو کوئی ثواب کے لئے کام کرتا ہے اور تقرب خدا کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ لوگوں کی مرضی کا طالب ہو کر چاہتا ہے کہ لوگ اس کے عمل کا چرچا سنیں۔ تو یہ وہ شخص ہے جو اپنے رب کی عبادت میں دوسرے کو شریک بناتا ہے۔ پھر فرمایا جو کوئی پوشیدہ نیکی کرتا ہے کچھ عرصہ نہیں گزرے گا کہ اللہ اس عمل کا نیک بدلہ دے گا اور جو بدی کو چھپا کر کرے گا کچھ عرصہ بعد خدا اس کے لئے بدلہ ظاہر کر دے گا۔

٥ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ : قَالَ لِيَ الرِّضَا عليه السلام وَيْحَكَ يَا ابْنَ عَرَفَةَ : اعْمَلُوا لِغَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى مَا عَمِلَ وَيْحَكَ ! مَا عَمِلَ أَحَدٌ عَمَلًا إِلَّا رَدَّاهُ اللهُ ، إِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرًّا فَشَرٌّ ،

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے محمد بن عرفہ سے فرمایا۔ جو عمل کرو بے ریا و فریب ہو کیوں کہ جو کام غیر خدا کے لئے

ہوگا تو اللہ اس کو اسی کے سپرد کر دے گا جس کے لئے وہ کیا گیا ہے ولسے سو تجھ پر جو شخص کوئی کام کرتا ہے اللہ اس کا ویسا ہی بدلہ دیتا ہے اگر اچھا کام ہے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برا ہے تو برا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنِّي لَأَتَعَشَّى مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذْ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۞ وَلَوْ أَلْقَى مَعَاذِيرَهُ» يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللهُ تَعَالَى، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَسَرَّ سَرِيرَةً رَدَّاهُ اللهُ رِدَاءَهَا إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ.

٦۔ عمر ابن زید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی، انسان اپنے نفس سے خود واقف ہے اگرچہ وہ کیسے ہی عذر کرے۔ اے ابوحفص بخلاف اس چیز کے جو علم الٰہی میں ہے انسان اللہ کا تقرب کیسے حاصل کرے گا رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے جو اپنی کسی حالت کو چھپاتا ہے اللہ اسے اپنی چادر رحمت میں ڈھانپتا ہے پھر وہ لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اگر اچھی ہے تو اچھی صورت میں بری ہے تو بری صورت میں۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْمَلَكَ لَيَصْعَدُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مُبْتَهِجاً بِهِ فَإِذَا صَعِدَ بِحَسَنَاتِهِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اجْعَلُوهَا فِي سِجِّينٍ إِنَّهُ لَيْسَ إِيَّايَ أَرَادَ بِهَا.

٧۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب فرشتہ کسی بندے کا عمل لے کر جس سے وہ خوش ہو اوپر جاتا ہے پس جب وہ اس کی نیکیاں لے کر مقام ردّ و قبول میں جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے اسے سجین (دوزخ کا آخری طبقہ) میں ڈال دو۔ کیوں کہ اس عمل سے اس نے میرے سوا میرے غیر کو خوش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

٨ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ لِلْمُرَائِي: يَنْشَطُ إِذَا رَأَى النَّاسَ وَيَكْسَلُ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ.

٨۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے خودنمائی کے تین موقعے ہیں اوّل یہ کہ اپنے عمل پر خوش ہو جب لوگ دیکھیں اور اپنے عمل میں سست پڑ جائے۔ جب تنہا ہو اور یہ کہ پسند کرے اس بات کو کہ تمام امور میں اس کی تعریف ہو۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ مَنْ أَشْرَكَ مَعِي غَيْرِي فِي عَمَلٍ

عَمِلَهُ لَمْ أَقْبَلْهُ إِلَّا مَا كَانَ لِي خَالِصاً .

۹۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی) میں فرماتا ہے انسان اپنے عمل میں میرے سوا جس کو شریک کرتا ہے میں ان تمام شرکا سے بہتر ہوں میں اس کے عمل کو قبول نہ کروں گا جب تک وہ خالص میرے لئے نہ ہو۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَبَارَزَ اللهَ بِمَا كَرِهَهُ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مَاقِتٌ لَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو شخص لوگوں پر اس عمل کو ظاہر کرتا ہے جسے اللہ دوست رکھتا ہے اور اللہ پر خلوت میں ظاہر کرتا ہے وہ چیز جسے وہ دوست نہیں رکھتا تو روز قیامت وہ اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناخوش ہوگا۔

١١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ فَضْلٍ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُظْهِرَ حَسَناً وَيُسِرَّ سَيِّئاً ، أَلَيْسَ يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَيَعْلَمُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ» إِنَّ السَّرِيرَةَ إِذَا صَحَّتْ قَوِيَتِ الْعَلَانِيَةُ .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم میں سے ایک شخص نیکی کو ظاہر کرتا ہے اور بدی کو چھپاتا ہے کیا وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرکے یہ پتہ نہیں چلاتا کہ ایسا نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہا ہے خدا فرماتا ہے انسان اپنے نفس سے خبردار ہے جب نیت صحیح ہوتی ہے تو ظاہری حالت قوی ہوتی ہے۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَرَادَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَلِيلِ مِنْ عَمَلِهِ أَظْهَرَ اللهُ لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا أَرَادَ ، وَمَنْ أَرَادَ النَّاسَ بِالْكَثِيرِ مِنْ عَمَلِهِ فِي تَعَبٍ مِنْ بَدَنِهِ وَسَهَرٍ مِنْ لَيْلِهِ أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يُقَلِّلَهُ فِي عَيْنِ مَنْ سَمِعَهُ .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے عمل قلیل سے خدا کو راضی کرنا چاہتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظروں میں زیادہ

ظاہر کرتا ہے اور جو اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے زیادہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اپنے بدن کی تکان اور شب بیداری بیان کرتا ہے خدا اس کو لوگوں کی نظر میں کم ظاہر ہونے دیتا ہے۔

١٣- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: مَامِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ خَيْراً إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ خَيْراً وَمَامِنْ عَبْدٍ يُسِرُّ شَرّاً إِلَّا لَمْ تَذْهَبِ الْأَيَّامُ حَتَّى يُظْهِرَ اللهُ لَهُ شَرّاً.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی عمل نیک کرتا ہے۔ کچھ دن نہیں گزرتے کہ اللہ اس عمل خیر کو اس کے لئے ظاہر کر دیتا ہے اور جو عمل بد کرتا ہے۔ خدا چند روز بعد اس کے عمل بد کو ظاہر کر دیتا ہے۔

١٤- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَخْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَتَحْسُنُ فِيهِ عَلَانِيَتُهُمْ طَمَعاً فِي الدُّنْيَا، لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ رَبِّهِمْ، يَكُونُ دِينُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُمْ خَوْفٌ، يَعُمُّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ، فَيَدْعُونَهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَهُمْ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگوں کی بُری نیتیں پوشیدہ ہوں گی اور ان کے ظاہری اعمال جو بہ طمع دنیا ہوں گے لوگوں پر ظاہر ہوں گے جن سے ان کا مقصد تقرب ایزدی نہ ہوگا بلکہ ان کی یہ دینداری دکھاوا ہوگی عذاب الٰہی کا خوف ان کے دلوں میں نہ ہوگا اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جیسے ڈوبنے والا پکارتا ہے لیکن خدا ان کی دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

١٥- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: إِنِّي لَأَتَعَشَّى مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: «بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ» يَا أَبَا حَفْصٍ مَا يَصْنَعُ الْإِنْسَانُ أَنْ يَعْتَذِرَ إِلَى النَّاسِ بِخِلَافِ مَا يَعْلَمُ اللهُ مِنْهُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَسَرَّ سَرِيرَةً أَلْبَسَهُ اللهُ رِدَاءَهَا إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ.

۱۵۔ عمر بن یزید نے بیان کیا۔ میں نے رات کا کھانا حضرت ابوعبداللہ کے ساتھ کھایا۔ حضرت نے یہ آیت تلاوت کی۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے چاہے کتنے ہی عذر کرے پھر فرمایا اے ابوحفص جو کچھ اس کے عمل کے متعلق خدا جانتا ہے انسان اس کے خلاف لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنی نیت کو چھپاتا ہے خدا اس پر پردہ ڈالتا ہے لیکن

اگر وہ نیک ہے تو نیک ظاہر ہو کر رہتی ہے اور اگر بد ہے تو بد۔

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ ، قَالَ : وَمَا الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ ؟ قَالَ : يَصِلُ الرَّجُلُ بِصِلَةٍ وَيُنْفِقُ نَفَقَةً لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ فَكُتِبَ لَهُ سِرّاً ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتُمْحَىٰ فَتُكْتَبُ لَهُ عَلَانِيَةً ، ثُمَّ يَذْكُرُهَا فَتُمْحَىٰ وَتُكْتَبُ لَهُ رِيَاءً .

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ عمل خیر پر باقی رہنا عمل سے زیادہ مشکل ہے کسی نے کہا عمل پر باقی رہنے سے کیا مراد ہے فرمایا ایک صلۂ رحم کرتا ہے یا راہِ خدا میں صرف خوشنودیٔ خدا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے نام نیکی لکھی جاتی ہے پھر وہ لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے پس دفترِ الٰہی سے پوشیدہ نیکی کرنے کو ظاہری نیکی لکھا جاتا ہے جب وہ پھر لوگوں سے اس کا ذکر کرتا ہے تو اس ظاہری نیکی کو بھی محو کر کے ریاکاری لکھ دیا جاتا ہے۔

١٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ : اخْشَوُا اللّٰهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ ، وَ اعْمَلُوا لِلّٰهِ فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَلَا سُمْعَةٍ ، فَإِنَّهُ مَنْ عَمِلَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَىٰ عَمَلِهِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو، بغیر سزا کے خوف کے اور بے ریا اور خود نمائی کے عمل کرو۔ کیونکہ جو کوئی غیر خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو خدا اس کو اس کے عمل کی سپرد کر دیتا ہے۔ یعنے اس کا عمل بے جزا رہتا ہے۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْمَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْخَيْرِ فَيَرَاهُ إِنْسَانٌ فَيَسُرُّهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَظْهَرَ لَهُ فِي النَّاسِ الْخَيْرُ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ صَنَعَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ان سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں جو کوئی عمل خیر کرے اور اس کو کوئی دیکھے تو وہ خوش ہو۔ کہ اس کا کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ نیکی کرتا ہے تو یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں پر اس کا اظہار ہو لیکن شرط یہ ہے کہ یہ خیال مدنظر کہ کر وہ نیکی نہ کی گئی ہو کیوں کہ اس صورت میں ریا ہو گی خالصاً اللہ کے لئے نہ رہے گی۔

دوسوپینتالیسواں باب

طلب ریاست

((بَابُ)) ۲۴۵

☆(طَلَبِ الرِّئَاسَةِ)

١ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلاً فَقَالَ : إِنَّهُ يُحِبُّ الرِّئَاسَةَ ، فَقَالَ : مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ تَفَرَّقَ رِعَاؤُهَا بِأَضَرَّ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ مِنَ الرِّئَاسَةِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کے دین میں ہوس ریاست اس سے زیادہ خوفناک و مضر ہے جتنی دو شکاری بھیڑیوں کی موجودگی اس بکریوں کے گلہ کے لئے جو اپنے چرواہے سے الگ ہو گیا ہو۔

٢ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ سَعِيدِبْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ طَلَبَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے ہوس ریاست و حکومت کی وہ ہلاک ہو گیا۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَ هٰؤُلَاءِ الرُّؤَسَاءَ الَّذِينَ يَتَرَأَّسُونَ فَوَاللهِ مَا خَفَقَتِ النِّعَالُ خَلْفَ رَجُلٍ إِلَّا هَلَكَ وَ أَهْلَكَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنے آپ کو ان رئیسوں سے بچاؤ جو ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ واللہ جو ان کے پیچھے چلا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

٤ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ وَ غَيْرِهِ رَفَعُوهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مَلْعُونٌ مَنْ تَرَأَّسَ ، مَلْعُونٌ مَنْ هَمَّ بِهَا ، مَلْعُونٌ مَنْ حَدَّثَ بِهَا نَفْسَهُ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ملعون ہے وہ جس نے ہوسِ ریاست باطلہ کی، ملعون ہے وہ جس نے اس کا ارادہ کیا، ملعون ہے وہ جس نے اپنے نفس سے اس کی بات چیت کی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي عَقِيلَةَ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا كَرَّامٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِيَّاكَ وَالرِّئَاسَةَ وَإِيَّاكَ أَنْ تَطَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَمَّا الرِّئَاسَةُ فَقَدْ عَرَفْتُهَا وَأَمَّا أَنْ أَطَأَ أَعْقَابَ الرِّجَالِ فَمَا ثُلُثَا مَا فِي يَدِي إِلَّا مِمَّا وَطِئْتُ أَعْقَابَ الرِّجَالِ ؟ فَقَالَ لِي : لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِيَّاكَ أَنْ تَنْصِبَ رَجُلاً دُونَ الْحُجَّةِ فَتُصَدِّقَهُ فِي كُلِّ مَا قَالَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو ریاست سے بچاؤ اور لوگوں کے پیچھے چلنے سے بچاؤ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا ریاست باطلہ کو تو میں نے سمجھ لیا لیکن لوگوں کے پیچھے نہ چلنے سے کیا مراد ہے؟ اس کے سوا ہمارے پاس چارہ کار نہیں کیونکہ کسبِ معاش کے لیے ملازمت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا جو آپ نے خیال کیا ایسا نہیں، مطلب یہ ہے کہ حجت کے سوا دوسرے کو اپنا رئیس معین نہ کرو۔ ورنہ اس کی ہر بات کی تصدیق کرنا پڑے گی اس طرح تمہارے لیے خطروں کا سامنا ہوگا اور اگر نوکری کرو تو حاکم باطل کے قول کی تصدیق سے اپنے کو بچاؤ۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : وَيْحَكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ لَا تَطْلُبَنَّ الرِّئَاسَةَ وَلَا تَكُنْ ذَنَباً وَلَا تَأْكُلْ بِنَا النَّاسَ فَيُفْقِرَكَ اللهُ وَلَا تَقُلْ فِينَا مَا لَا نَقُولُ فِي أَنْفُسِنَا فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ لَا مَحَالَةَ ، فَإِنْ كُنْتَ صَادِقاً صَدَّقْنَاكَ وَإِنْ كُنْتَ كَاذِباً كَذَّبْنَاكَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع، اے بد بخت ریاست کو طلب نہ کر اور ظالم لوگوں کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا مال نہ کھا اور ہمارے بارے میں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم اپنے لیے خود نہیں کہتے (یعنی ہمارے اوصاف میں غلو نہ کر) روزِ قیامت تجھے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہم تیری تکذیب کریں گے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنِ ابْنِ مَيَّاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَرَادَ الرِّئَاسَةَ هَلَكَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ریاست باطل کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَتَرَىٰ لَا أَعْرِفُ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ؟ بَلَىٰ وَاللهِ وَإِنَّ شِرَارَكُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوطَأَ عَقِبُهُ ، إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ كَذَّابٍ أَوْ عَاجِزِ الرَّأْيِ

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے نیک و بد میں تمیز نہیں کرتا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں تمہارے نیک و بد وہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے پیچھے چلیں یعنی خواہانِ ریاست ہیں۔ ضرور ہے کہ ایسا شخص اپنے پیروؤں سے جھوٹ بولے گا یا پھر عاجز الرائے ہے (دوسروں کے کہنے پر چلے گا)۔

دوسو چھیالیسواں باب

اعمال آخرت کے سہارے دنیا کی گھات میں ہونا

(بَابُ) ۲۴۶

(اِخْتِتَالِ الدُّنْيَا بِالدِّينِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ ، وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ؛ وَ وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَسِيرُ الْمُؤْمِنُ فِيهِمْ بِالتَّقِيَّةِ ، أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِؤُونَ ؛ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً تَتْرُكُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ دین کے حیلے سے دنیا کمانا چاہتے ہیں ان کے لئے ہلاکت ہو اور ان کے لئے بھی جو ایسے لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو دوسروں کو انصاف کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جن میں رہ کر مومن تقیہ کرے کیا لوگ مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ مجھ کو اپنی جسارت دکھاتے ہیں، میں نے قسم کھائی ہے کہ ان کو وہ سخت عذاب دوں گا کہ اہلِ عقل حیران ہو جائیں۔

دوسوسینتالیسواں باب

اس کے بارے میں جو عدل کی تعریف کرے اور عمل خلاف ہو

٥(بَابُ)٥ ۲۴۷

٥(مَنْ وَصَفَ عَدْلاً وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ)٥

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ الْبَزَّازِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام [أَنَّهُ] قَالَ : إِنَّ [مِنْ] أَشَدِّ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ عَمِلَ بِغَيْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ حسرت میں وہ شخص ہوگا جو انصاف کی تعریف کرنے کے باوجود اس کے خلاف عمل کرے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ [مِنْ] أَشَدِّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً وَعَمِلَ بِغَيْرِهِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت سب سے زیادہ عذاب میں وہ ہوگا جو انصاف کی تعریف اور عمل اس کے خلاف کرے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خَالَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۳۔ ترجمہ اوپر ہو چکا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ» قَالَ : يَا أَبَا بَصِيرٍ هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلاً بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؑ نے اس آیت کے متعلق۔ ان باطل معبودوں اور ان کے پیروؤں کو اوندھے منہ جہنم

میں ڈال دو۔ فرمایا اے ابوبصیر یہ وہ لوگ ہیں جو عدل کی تعریف کرتے ہیں اور جب دوسرا کرتا ہے تو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّهُ لَنْ يُنَالَ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِعَمَلٍ وَأَبْلِغْ شِيعَتَنَا أَنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ .

٥ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ کوئی اللہ سے اجر نہ پائے گا بغیر عمل کے اور یہ کہ روز قیامت سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جس نے عدل کی تعریف کی اور جب دوسرے نے عمل کیا تو اس کی مخالفت کی۔

دو سو اڑتالیسواں باب

لوگوں سے جھگڑا، خصومت اور لوگوں سے عداوت

(بَابٌ) ۲۴۸

☆(الْمِرَاءِ وَالْخُصُومَةِ وَمُعَادَاةِ الرِّجَالِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّهُمَا يُمْرِضَانِ الْقُلُوبَ عَلَى الْإِخْوَانِ وَيَنْبُتُ عَلَيْهِمَا النِّفَاقُ .

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے کو جھگڑے اور خصومت سے بچاؤ یہ دونوں بھائیوں کے حق میں بیماری قلوب اور نفاق کو پیدا کرنے والے ہیں۔

٢ - وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثٌ مَنْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ : مَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ ، وَخَشِيَ اللهَ فِي الْمَغِيبِ وَالْمَحْضَرِ ، وَتَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقّاً .

۲۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ تین چیزوں کے ساتھ جو کوئی اللہ سے ملے گا وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اوّل جس کا خلق اچھا ہو، دوسرے جو لوگوں کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں خدا سے ڈرے

تیسرے اگرچہ حق پر ہو پھر بھی لوگوں سے جھگڑا نہ کرے۔

۳ ـ وبإسناده قال : مَنْ نَصَبَ اللهَ غَرَضاً لِلْخُصُوماتِ أَوْشَكَ أَنْ يُكْثِرَ الْانْتِقالَ

۳۔ بہ سند سابق رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جھگڑوں میں خدا کی جھوٹی قسم کھاتا ہے بہت جلد اس کا بھرم کھل جاتا ہے اور وہ اپنی قسم کے خلاف اظہار کر دیتا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لاتُمارِيَنَّ حَلِيماً وَلاسَفِيهاً ، فَإِنَّ الْحَلِيمَ يَقْلِيكَ وَالسَّفِيهَ يُؤْذِيكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نہ حلیم سے جھگڑا کرو نہ بیوقوف سے۔ حلیم تم کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور احمق تم کو ستانے پر تیار ہو جائے گا۔

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَا كَادَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِينِي إِلَّا قَالَ : يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ شَحْنَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاوَتَهُمْ

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کبھی جبرئیل میرے پاس آئے مجھ سے کہا اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کے بغض اور دشمنی سے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِيَّاكَ وَمُلاحَاةَ الرِّجَالِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے جبرئیل نے کہا اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُشَارَّةَ فَإِنَّهَا تُورِثُ الْمَعَرَّةَ وَتُظْهِرُ الْمُعْوِرَةَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے کو شر انگیز گفتگو سے بچاؤ کہ وہ باعث گنہگاری اور پوشیدہ عیوب کو ظاہر کرانے کا سبب بنتا ہے۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْخُصُومَةَ، فَإِنَّهَا تَشْغَلُ الْقَلْبَ وَتُورِثُ النِّفَاقَ وَتَكْسِبُ الضَّغَائِنَ.

٨ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو خصومت سے بچاؤ کہ اس سے قلب متفکر ہوتا ہے نفاق اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا كَادَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَأْتِينِي إِلَّا قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ شَحْنَاءَ الرِّجَالِ وَعَدَاوَتَهُمْ.

٩ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل جب میرے پاس آئے تو کہا اے محمد اپنے کو بچاؤ لوگوں کی خصومت اور عداوت سے۔

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام قَطُّ إِلَّا وَعَظَنِي فَآخِرُ قَوْلِهِ لِي: إِيَّاكَ وَمُشَارَّةَ النَّاسِ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْعَوْرَةَ وَتَذْهَبُ بِالْعِزِّ.

١٠ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ نے فرمایا جب جبرئیل میرے پاس آئے تو مجھے نصیحت کی اور آخری بات یہ ہوتی تھی کہ اپنے کو لوگوں کی خصومت سے بچاؤ (شر انگیز بات نہ کیجیے) کیونکہ اس سے پوشیدہ عیب ظاہر ہوتے ہیں اور عزت جاتی رہتی ہے۔

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا عَهِدَ إِلَيَّ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فِي شَيْءٍ مَا عَهِدَ إِلَيَّ فِي مُعَادَاةِ الرِّجَالِ.

١١ - میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے سب سے بڑا عہد مجھ سے لوگوں سے اظہار عداوت کے متعلق لیا یعنی مناقشوں سے بچو، بہ لطف و مدارا برتاؤ کیا جائے۔

١٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَنْ زَرَعَ الْعَدَاوَةَ حَصَدَ مَا بَذَرَ.

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے عداوت کو بویا اس نے عداوت کو کاٹا۔

دوسو انچاسواں باب

غضب

(بَابُ ٱلْغَضَبِ) ۲۴۹

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَلْغَضَبُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

٢ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ : ذُكِرَ الْغَضَبُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَمَا يَرْضَى أَبَداً حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى قَوْمٍ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ مِنْ فَوْرِهِ ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ سَيَذْهَبُ عَنْهُ رِجْزُ الشَّيْطَانِ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ غَضِبَ عَلَى ذِي رَحِمٍ فَلْيَدْنُ مِنْهُ فَلْيَمَسَّهُ ، فَإِنَّ الرَّحِمَ إِذَا مُسَّتْ سَكَنَتْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے غصہ کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا جو شخص غصہ زیادہ کرتا ہے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے پھر بات بات پر غصہ کر کے وہ اپنے کو مستحق جہنم بنا چھوڑتا ہے جس کسی کو لوگوں پر غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ ایسا کرنے سے وسوسہ شیطانی اس سے دور ہو جائے گا اور جس کو اپنے قرابت دار پر غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ اس سے ہاتھ ملائے کیونکہ جب رشتہ دار کا جسم رشتہ دار سے ملتا ہے تو غصہ ساکت ہو جاتا ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ

بَدَوِيٌّ فَقَالَ: إِنِّي أَسْكُنُ الْبَادِيَةَ فَعَلِّمْنِي جَوَامِعَ الْكَلَامِ، فَقَالَ: آمُرُكَ أَنْ لَا تَغْضَبَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْأَعْرَابِيُّ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى رَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: لَا أَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هٰذَا، مَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله إِلَّا بِالْخَيْرِ. قَالَ: وَكَانَ أَبِي يَقُولُ: أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِنَ الْغَضَبِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ فَيَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَيَقْذِفُ الْمُحْصَنَةَ.

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس ایک بدو عرب آیا اور کہنے لگا میں ایک مرد صحرا نشین ہوں۔ مجھے ایسی نصیحت کیجئے جو بہت سی نصیحتوں پر حاوی ہو میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ غصہ نہ کرنا۔ اعرابی نے اپنا یہ سوال تین بار دہرایا حضرت نے وہی جواب دیا۔ اب اعرابی نے اپنے دل میں غور کیا اور کہنے لگا اس کے بعد اب میں رسول اللہ سے کوئی سوال نہ کروں گا کیونکہ حضرت نے مجھے امر نیک کا حکم دیا ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہے غصہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں جو غصہ ور ہوتا ہے وہ ایسے شخص کو قتل کر دیتا ہے جس کا قتل کرنا حرام ہو اور وہ زنِ عفیفہ پر تہمت لگاتا ہے

٥ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ علیه السلام: عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي عِظَةً أَتَّعِظُ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: انْطَلِقْ وَلَا تَغْضَبْ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ نصیحت فرمایئے تاکہ میں اس پر کاربند ہوں فرمایا جا اور غصہ نہ کر، راوی نے پھر وہی سوال کیا۔ حضرت نے تین بار پھر یہی جواب فرمایا جا اور غصہ نہ کر۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ علیه السلام يَقُولُ: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے غصہ کو روکے گا تو اللہ اس کی شرمگاہ کی پردہ پوشی کرے گا

٧ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى علیه السلام: يَا مُوسَى أَمْسِكْ غَضَبَكَ عَمَّنْ مَلَّكْتُكَ عَلَيْهِ أَكُفَّ عَنْكَ غَضَبِي.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ خدا نے وقت مناجات موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ اپنے غصہ کو روکو

اس شخص سے جس پر اللہ نے تم کو قدرت دی ہے تاکہ میں تم سے اپنا غصہ رد کروں۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي غَضَبِكَ أَذْكُرْكَ فِي غَضَبِي لَا أَمْحَقْكَ فِيمَنْ أَمْحَقُ وَارْضَ بِي مُنْتَصِراً فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے کسی نبی پر وحی کی۔ اے ابن آدم تو اپنے غصہ کے وقت مجھے یاد کر میں نے اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور تیری یاد محو نہ کروں گا اور میرے انتقام پر راضی ہو کیونکہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

٩ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا ظُلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

٩۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اور زیادہ ہے جب تیرے اوپر کوئی ظلم ہو تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیونکہ میرا انتقام تیرے انتقام سے بہتر ہوگا۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوباً : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي حِينَ تَغْضَبُ أَذْكُرْكَ عِنْدَ غَضَبِي ، فَلَا أَمْحَقْكَ فِيمَنْ أَمْحَقُ ، وَإِذَا ظُلِمْتَ بِمَظْلَمَةٍ فَارْضَ بِانْتِصَارِي لَكَ ، فَإِنَّ انْتِصَارِي لَكَ خَيْرٌ مِنِ انْتِصَارِكَ لِنَفْسِكَ .

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سنا کہ توریت میں لکھا ہے اے ابن آدم غصہ کے وقت تو مجھے یاد کر میں اپنے غصہ کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور جب غصہ والوں کو نظر انداز کروں گا تو تیرے ساتھ ایسا نہ کروں گا۔ جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو میرے انتقام پر راضی ہو جا کیونکہ میرا انتقام بہ نسبت تیرے انتقام کے زیادہ بہتر ہوگا۔

١١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله : يَارَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي . قَالَ : اذْهَبْ وَلَاتَغْضَبْ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : قَدِ اكْتَفَيْتُ بِذَاكَ ، فَمَضَى إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا بَيْنَ قَوْمِهِ حَرْبٌ قَدْ قَامُوا صُفُوفاً وَلَبِسُوا السِّلَاحَ ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ لَبِسَ سِلَاحَهُ ثُمَّ قَامَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ ذَكَرَ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله : «لَاتَغْضَبْ» فَرَمَى السِّلَاحَ ، ثُمَّ جَاءَ يَمْشِي إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ هُمْ عَدُوُّ قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَاهٰؤُلَاءِ مَا كَانَتْ لَكُمْ مِنْ جِرَاحَةٍ أَوْ قَتْلٍ أَوْ ضَرْبٍ لَيْسَ فِيهِ أَثَرٌ فَعَلَيَّ فِي مَالِي أَنَا أُوفِيكُمُوهُ فَقَالَ الْقَوْمُ : فَمَا كَانَ فَهُوَ لَكُمْ ، نَحْنُ أَوْلَى بِذٰلِكَ مِنْكُمْ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ وَذَهَبَ الْغَضَبُ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا مجھے کچھ تعلیم دیجئے۔ فرمایا جاؤ اور غصہ نہ کرو اس نے کہا میرے لئے آپ کا یہ حکم کافی ہے اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں معلوم ہوا کہ اس کی قوم آمادۂ جنگ ہے صف بندی ہو چکی ہے اور لوگوں نے ہتھیار بدن پر سج لئے ہیں یہ حال دیکھ کر اس نے بھی اپنے بدن پر ہتھیار سجے اور ان کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہوا تب اس کو رسول اللہ کا قول یاد آیا۔ غصہ نہ کرنا۔ فوراً اپنے بدن کے ہتھیار کھول ڈالے اور ان لوگوں کے پاس آیا جن سے دشمنی تھی اور ان سے کہا۔ لوگو اگر تم میں سے کسی کو زخم لگا ہے یا کوئی قتل ہوا ہے یا چوٹ کھائی ہے جس کا اب اثر نہ ہو تو میں اپنے مال سے دیت دینے کے لئے تیار ہوں میری قوم سے اس کا تعلق نہ ہوگا میں خود یہ وعدہ وفا کروں گا انھوں نے کہا جو تم کہہ رہے ہو یہ تمہارے ہی پاس رہے ہم تم سے زیادہ یہ جوانمردی دکھانے کے اہل ہیں۔ پس اس کے بعد ان میں صلح ہوگئی اور غصہ دور ہو گیا۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : إِنَّ هٰذَا الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تُوقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا غَضِبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ وَ دَخَلَ الشَّيْطَانُ فِيهِ ، فَإِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَلْزَمِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رِجْزَ الشَّيْطَانِ لَيَذْهَبُ عَنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ یہ غصہ و غضب ایک شیطانی شرارہ ہے جو آدمی کے قلب میں آگ بھڑکا دیتا جب تم میں سے کوئی غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور شیطانی وسوسے انسان کے اندر داخل ہو جاتے ہیں پس جو تم میں ان شیطانی وسوسوں سے ڈرتا ہے اس کو چاہیئے کہ زمین گیر ہو جائے یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اس صورت میں وسواس شیطانی اس سے دور ہو جائیں گے۔

۱۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ علیه السلام : الْغَضَبُ مَمْحَقَةٌ لِقَلْبِ الْحَكِيمِ ، وَقَالَ : مَنْ لَمْ يَمْلِكْ غَضَبَهُ لَمْ يَمْلِكْ عَقْلَهُ .

۱۳- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے غصہ ایک عقلمند کے قلب سے بہت سی صلاحیتوں کو مٹا دیتا ہے جو اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا وہ اپنی عقل پر قابو نہیں رکھتا۔

١٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَفَّ نَفْسَهُ عَنْ أَعْرَاضِ النَّاسِ أَقَالَ اللهُ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴- فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لوگوں کی ناموس کی حفاظت نہ کرنے سے اپنے نفس کو نہیں روکتا، خدا روز قیامت اس کے عیوب شمار کریگا اور جو لوگوں سے اپنے غصے کو روکے رہتا ہے خدا روز قیامت اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

١٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۵- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے غصہ و غضب کو لوگوں سے روکتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

دوسو پچاسواں باب

حسد

(بَابُ الْحَسَدِ) ۲۵۰

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِي بِأَيِّ بَادِرَةٍ فَيَكْفُرُ وَإِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو گناہ کہ جلدی میں (بیفکرانہ طور پر) ہو جاتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور حسد ایمان کو اس طرح کھا کر خاک کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ؛ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْإِيمَانَ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حسد ایمان کو اسی طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : اتَّقُوا اللهَ وَلَا يَحْسُدْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً ، إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ مِنْ شَرَائِعِهِ السَّيْحُ فِي الْبِلَادِ ، فَخَرَجَ فِي بَعْضِ سَيْحِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ قَصِيرٌ وَكَانَ كَثِيرَ اللُّزُومِ لِعِيسَى عليه السلام ، فَلَمَّا انْتَهَى عِيسَى إِلَى الْبَحْرِ قَالَ : بِسْمِ اللهِ بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى ظَهْرِ الْمَاءِ . فَقَالَ الرَّجُلُ الْقَصِيرُ حِينَ نَظَرَ إِلَى عِيسَى عليه السلام جَازَهُ : بِسْمِ اللهِ ، بِصِحَّةِ يَقِينٍ مِنْهُ فَمَشَى عَلَى الْمَاءِ وَلَحِقَ بِعِيسَى عليه السلام ، فَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِنَفْسِهِ . فَقَالَ : هٰذَا عِيسَى رُوحُ اللهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَمَا فَضْلُهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ : فَرُمِسَ فِي الْمَاءِ فَاسْتَغَاثَ بِعِيسَى فَتَنَاوَلَهُ مِنَ الْمَاءِ فَأَخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا قُلْتَ يَا قَصِيرُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا رُوحُ اللهِ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَأَنَا أَمْشِي عَلَى الْمَاءِ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ عُجْبٌ ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى : لَقَدْ وَضَعْتَ نَفْسَكَ فِي غَيْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ فِيهِ فَمَقَتَكَ اللهُ عَلَى مَا قُلْتَ فَتُبْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا قُلْتَ ، قَالَ : فَتَابَ الرَّجُلُ وَعَادَ إِلَى مَرْتَبَتِهِ الَّتِي وَضَعَهُ اللهُ فِيهَا ، فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا يَحْسُدَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضاً .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سُنا کہ اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں شہروں کی سیر کرتا تھا ایک بار وہ سیر کے لئے چلے تو ان کے اصحاب میں سے ایک کوتاہ قد ان کے ساتھ چلا یہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے پہنچے تو خدا کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چلنے لگے۔ مرد کوتاہ قد نے جب یہ دیکھا تو اس نے بھی پورے یقین کے ساتھ بسم اللہ پڑھی اور پانی پر چل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جا ملا۔ اب اس کے دل میں غرور نے جگہ پائی۔ کہنے لگا جس طرح حضرت عیسیٰ روح اللہ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں۔ لہٰذا ان کو مجھ پر کیا فضیلت، یہ خیال آتے ہی وہ پانی میں بیٹھنے لگا پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی آپؑ نے اس کو پانی سے نکالا اور فرمایا تو نے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے دل میں کہا جس طرح عیسیٰؑ پانی پر چلتے ہیں میں بھی چلتا ہوں اس طرح غرور میرے اندر داخل ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو نے اپنے دل میں وہ سوچا جس کا تو اہل نہیں۔ اس لئے خدا تجھ سے ناخوش ہوا۔ اب تو اللہ سے توبہ کر، چنانچہ اس نے توبہ کی خدا نے اس کی توبہ قبول کر کے پھر وہی مرتبہ دے دیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْراً وَ كَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے (جو احتیاج خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو) اور قریب ہے کہ حسد قضا و قدر کو توڑ کرے یعنی محسود کی نعمت زیادہ ہو۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : آفَةُ الدِّينِ الْحَسَدُ وَالْعُجْبُ وَالْفَخْرُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دین کے لئے آفت حسد ہے غرور ہے اور فخر ہے۔

٦ - يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَحْسُدَنَّ النَّاسَ عَلَى مَا آتَيْتُهُمْ مِنْ فَضْلِي وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى ذَلِكَ وَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ، فَإِنَّ الْحَاسِدَ سَاخِطٌ لِنِعَمِي، صَادٌّ لِقَسْمِي الَّذِي قَسَمْتُ بَيْنَ عِبَادِي وَمَنْ يَكُ كَذَلِكَ فَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے فرزند عمران میں نے اپنے فضل سے جو کچھ لوگوں کو دیا ہے اس پر حسد نہ کرو اس کی طرف اپنی نگاہیں نہ اٹھاؤ اور اپنے نفس کو تکلیف میں نہ ڈالو۔ کیوں کہ حاسد میری نعمت پر غصہ کرنے والا ہے اور روکنے والا ہے اس تقسیم کو جو میں نے اپنے بندوں میں کی ہے ایسا شخص نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغْبِطُ وَلَا يَحْسُدُ وَالْمُنَافِقُ يَحْسُدُ وَلَا يَغْبِطُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہیں کرتا اور منافق حسد کرتا ہے غبطہ نہیں کرتا (غبطہ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت دیکھ کر خدا سے دعا کرے کہ جس طرح اسے دی ہے مجھے بھی دے اور حسد یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے۔)

دوسواکیاونواں باب

عصبیت

(بَابُ الْعَصَبِيَّةِ) ۲۵۱

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تُعُصِّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے تعصب (بے جا طرفداری) یا اس کی وجہ سے تعصب کیا گیا تو ایمان کی رسّی اس کی گردن سے نکل گئی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ تَعَصَّبَ أَوْ تُعُصِّبَ لَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَ الْإِيمَانِ مِنْ عُنُقِهِ.

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ عَصَبِيَّةٍ بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ أَعْرَابِ الْجَاهِلِيَّةِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعصب ہوگا خدا اسے جاہل عربوں کے ساتھ محشور کرے گا۔

٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ خِضْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَعَصَّبَ عَصَبَهُ اللهُ بِعِصَابَةٍ مِنْ نَارٍ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کسی کی بے جا طرفداری کرکے سے بڑھانا چاہتا ہے تو اللہ اس طرفداری کی سزا میں جہنم رسید کرتا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ حَمِيَّةٌ غَيْرَ حَمِيَّةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ـ وَذَلِكَ حِينَ أَسْلَمَ ـ غَضَباً لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فِي حَدِيثِ السَّلَا الَّذِي أُلْقِيَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله.

٥ ـ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ تعصب نے کسی کو داخل جنت نہیں کیا مگر اس طرفداری نے جس کا ظہور حمزہ بن عبدالمطلب سے حمایتِ نبی میں ہوا جبکہ حمزہ نے اسلام قبول کیا اور یہ طرفداری اس وقت عمل میں آئی جب مسجد الحرام میں آنحضرتؐ پر کافروں نے وقتِ نماز آپ پر اوجھڑی پھینکی تھی۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانُوا يَحْسَبُونَ أَنَّ إِبْلِيسَ مِنْهُمْ وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ، فَاسْتَخْرَجَ مَا فِي نَفْسِهِ بِالْحَمِيَّةِ وَالْغَضَبِ فَقَالَ: «خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ».

٦ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ملائکہ گمان کرتے تھے کہ ابلیس ان میں سے ہے اور علم الٰہی میں تھا کہ ان میں سے نہیں ہے پس جو نافرمانی رب اور اپنے نفس کی بیجا طرفداری کا جذبہ اس کے اندر تھا وہ اس نے ظاہر کر دیا یہ کہہ کر کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام عَنِ الْعَصَبِيَّةِ، فَقَالَ: الْعَصَبِيَّةُ الَّتِي يَأْثَمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا أَنْ يَرَى الرَّجُلُ شِرَارَ قَوْمِهِ خَيْراً مِنْ خِيَارِ قَوْمٍ آخَرِينَ وَلَيْسَ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ.

٧ ـ زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے عصبیت کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا عصبیت یہ ہے کہ اس سے صاحبِ عصبیت گنہگار قرار پائے بایں طور کہ اپنی قوم کے شریر ترین آدمی کو دوسری قوم کے نیک لوگوں میں شمار کرے اپنی قوم کے کسی شخص کو دوست رکھنا عصبیت نہیں۔ بلکہ از راہ تعصب اپنی قوم کے کسی ظالم کی مدد کرنا تعصب ہے۔

دوسو باون واں باب

تکبر

(بابُ الكِبْرِ) ۲۵۲

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ حَكِيمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَدْنَى الْإِلْحَادِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْكِبْرَ أَدْنَاهُ .

۱۔ حکیم سے مروی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم الحاد کے متعلق۔ فرمایا اس کا پست درجہ تکبر ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْكِبْرُ قَدْ يَكُونُ فِي شِرَارِ النَّاسِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ ، وَالْكِبْرُ رِدَاءُ اللهِ ، فَمَنْ نَازَعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا سَفَالاً ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَرَّ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَسَوْدَاءُ تَلْقُطُ السِّرْقِينَ فَقِيلَ لَهَا : تَنَحَّيْ عَنْ طَرِيقِ رَسُولِ اللهِ فَقَالَتْ : إِنَّ الطَّرِيقَ لَمُعْرَضٌ فَهَمَّ بِهَا بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ يَتَنَاوَلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : دَعُوهَا فَإِنَّهَا جَبَّارَةٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تکبر بد آدمیوں میں ہر طرح کا ہوتا ہے اور تکبر ردائے الٰہی ہے اس بارے میں جو خدا سے نزاع کرے گا خدا اس کو پستی میں ڈال دے گا رسولؐ اللہ مدینہ کے ایک راستہ سے گزر رہے تھے ایک حبشی عورت راستے میں گوبر اٹھا رہی تھی اس سے کہا کہ رسولؐ اللہ کے راستے سے ہٹ جا۔ اس نے کہا راستہ کشادہ ہے ایک شخص نے چاہا کہ اسے راستہ سے ہٹا دے حضرت نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو یہ کبر پسند ہے (یعنی اگر جبراً ہٹاؤ گے تو یہ ناسزا الفاظ استعمال کرے گی۔)

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : الْعِزُّ رِدَاءُ اللهِ ، وَالْكِبْرُ إِزَارُهُ ، فَمَنْ تَنَاوَلَ شَيْئاً مِنْهُ أَكَبَّهُ اللهُ فِي جَهَنَّمَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے عزت اللہ کی ردا ہے اور کبر اس کی

ازار ہے پس جو کوئی اس کے لئے ان میں سے کسی چیز کا دعویٰ کرے گا خدا اس کو اوندھے منہ جہنم میں داخل کر دے گا۔

٤ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبد الجبّار، عن ابن فضّال، عن ثعلبة، عن معمر بن عمر ابن عطاء، عن أبي جعفر عليه السلام قال: الكبر رداء الله والمتكبّر ينازع الله رداءه.

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے اور متکبر اور خود اپنے اس بارے میں خدا سے نزاع کرتا ہے

٥ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن محمّد بن عليّ، عن أبي جميلة، عن ليث المراديّ، عن أبي عبد الله عليه السلام: قال: الكبر رداء الله فمن نازع الله شيئاً من ذلك أكبّه الله في النار.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کبر اللہ کی ردا ہے پس جس نے اس میں اللہ سے نزاع کیا خدا اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

٦ ـ عنه، عن أبيه، عن القاسم بن عروة، عن عبد الله بن بكير، عن زرارة، عن أبي جعفر و أبي عبد الله عليهما السلام قالا: لا يدخل الجنّة من في قلبه مثقال ذرّة من كبر.

۶۔ فرمایا حضرت ابو جعفر و ابو عبداللہ علیہما السلام نے کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی کبر ہوگا۔

٧ ـ عليّ بن إبراهيم، عن محمّد بن عيسى، عن يونس، عن أبي أيّوب، عن محمّد بن مسلم، عن أحدهما عليهما السلام قال: لا يدخل الجنّة من كان في قلبه مثقال حبّة من خردل من الكبر، قال: فاسترجعت، فقال: ما لك تسترجع؟ قلت: لما سمعت منك، فقال: ليس حيث تذهب، إنّما أعني الجحود، إنّما هو الجحود.

۷۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے کہا جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا راوی کہتا ہے میں نے یہ سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا فرمایا یہ کیوں کہا میں نے کہا آپ سے یہ سن کر فرمایا۔ ایسا نہیں ہے جیسا تیرا خیال ہے ہماری مراد انکار امامت سے کہ وہ گویا انکار ربوبیت ہے۔

٨ ـ أبو عليّ الأشعريّ، عن محمّد بن عبد الجبّار، عن ابن فضّال، عن عليّ بن عقبة، عن أيّوب بن الحرّ، عن عبد الأعلى، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الكبر أن تغمص الناس وتسفه الحقّ.

۸۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سب سے بدتر تکبر یہ ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھے اور حق بات کو بیوقوفی سے نسبت دے

۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلىٰ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْظَمَ الْكِبْرِ غَمْصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا غَمْصُ الْخَلْقِ وَسَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعَنُ عَلىٰ أَهْلِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ نَازَعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ .

۹۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے بڑا تکبر ہے غمص الخلق اور سفہ الحق۔ میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔امام نے فرمایا حق بات کہے، نہ پہچاننا، اہل حق پر طعن کرنا جس نے ایسا کیا اس نے خدا سے جھگڑا کیا اس کی رداکے بارے میں۔

۱۰ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِياً لِلْمُتَكَبِّرِينَ يُقَالُ لَهُ : سَقَرُ ؛ شَكَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ شِدَّةَ حَرِّهِ ، وَسَأَلَهُ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ أَنْ يَتَنَفَّسَ فَتَنَفَّسَ فَأَحْرَقَ جَهَنَّمَ .

۱۰۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جہنم میں ایک وادی ہے متکبرین کے لئے جس کا نام سقر ہے اللہ سے اس نے اپنی حرارت کو بیان کرکے سانس لینے کی اجازت چاہی، اجازت ملنے پر اس نے سانس لی تو جہنم میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَخِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُتَكَبِّرِينَ يُجْعَلُونَ فِي صُوَرِ الذَّرِّ ؛ يَتَوَطَّأُهُمُ النَّاسُ حَتّىٰ يَفْرُغَ اللهُ مِنَ الْحِسَابِ .

۱۱۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا متکبر لوگ روز قیامت چیونٹیوں کی صورت میں بنا دیے جائیں گے لوگ حساب سے فارغ ہونے تک ان کو پیروں سے کچلیں گے۔

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلىٰ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْكِبْرُ ؟ فَقَالَ : أَعْظَمُ الْكِبْرِ أَنْ تُسَفِّهَ الْحَقَّ وَتَغْمِصَ النَّاسَ ، قُلْتُ : وَمَا سَفَهُ الْحَقِّ ؟ قَالَ : يَجْهَلُ الْحَقَّ وَيَطْعَنُ عَلىٰ أَهْلِهِ .

۱۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا اعظم کبر یہ ہے کہ حق کو سفاہت بتایا جائے

اور لوگوں کو احمق سمجھا جائے۔ راوی نے پوچھا سفہ الحق کیا ہے فرمایا حق سے جہالت اختیار کرنا اور اس کے اہل پر طعن کرنا۔

۱۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّنِي آكُلُ الطَّعَامَ الطَّيِّبَ وَأَشَمُّ الرِّيحَ الطَّيِّبَةَ وَأَرْكَبُ الدَّابَّةَ الْفَارِهَةَ وَيَتْبَعُنِي الْغُلَامُ فَتَرَى فِي هٰذَا شَيْئاً مِنَ التَّجَبُّرِ فَلَا أَفْعَلَهُ ؟ فَأَطْرَقَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا الْجَبَّارُ الْمَلْعُونُ مَنْ غَمَصَ النَّاسَ وَجَهِلَ الْحَقَّ ، قَالَ عُمَرُ : فَقُلْتُ : أَمَّا الْحَقَّ فَلَا أَجْهَلُهُ وَالْغَمْصُ لَا أَدْرِي مَا هُوَ ؟ قَالَ : مَنْ حَقَّرَ النَّاسَ وَتَجَبَّرَ عَلَيْهِمْ فَذٰلِكَ الْجَبَّارُ .

۱۳۔ عمر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں اچھا کھانا کھاتا ہوں اچھی خوشبو سونگھتا ہوں اچھے گھوڑے پر سوار ہوتا ہوں غلام میرے پیچھے چلتا ہے کیا اس میں کوئی بات تکبر کی ہے کہ میں اسے ترک کر دوں حضرت نے سر جھکا لیا۔ پھر فرمایا۔ جبار ملعون وہ ہے جو لوگوں کو بیوقوف سمجھے اور حق سے انکار کرے۔ راوی نے کہا میں حق سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ غمص کیا ہے۔ فرمایا جو لوگوں کو حقیر جانے اور ان کے ساتھ تکبر کا برتاؤ کرے یہ ہے جبار۔

۱٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ جَبَّارٌ وَمُقِلٌّ مُخْتَالٌ .

۱۴۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت نہ تو اللہ کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو صالحین میں شمار کرے گا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اوّل بوڑھا زناکار، دوسرے ظالم بادشاہ، تیسرے فقیر متکبر۔

۱٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الشَّيْخُ يَعْقُوبُ عليه السلام دَخَلَهُ عِزُّ الْمُلْكِ : فَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهِ ؛ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ : يَا يُوسُفُ ابْسُطْ رَاحَتَكَ فَخَرَجَ مِنْهَا نُورٌ سَاطِعٌ ؛ فَصَارَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ ؛ فَقَالَ يُوسُفُ : يَا جَبْرَئِيلُ مَا هٰذَا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَاحَتِي ؟ فَقَالَ : نُزِعَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ عَقِبِكَ عُقُوبَةً لِمَا لَمْ تَنْزِلْ إِلَى الشَّيْخِ يَعْقُوبَ فَلَا يَكُونُ مِنْ عَقِبِكَ نَبِيٌّ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ یوسف علیہ السلام کے پاس جب یعقوب علیہ السلام آئے تو عزت ملوکیت

کا لحاظ کرتے ہوئے وہ تخت سے نہ اُترے۔ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا۔ اے یوسفؑ اپنی ہتھیلی کھولو۔ کھولی تو ایک نور اس سے نکلا جس سے اُفق آسمان روشن ہو گیا۔ یوسفؑ نے پوچھا اے جبرئیلؑ یہ نور میری ہتھیلی سے کیسا خارج ہوا۔ فرمایا نبوت تمہاری نسل سے نکل گئی کیونکہ تم یعقوبؑ کی تعظیم کے لئے تخت سے نہیں اُترے اب تمہاری نسل میں کوئی نبی نہ ہوگا۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول شرح اصول کافی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا تخت سے نہ اترنا از راہ تکبّر یا اپنے باپ کو حقیر سمجھنے کی غرض سے نہ تھا کیونکہ انبیاؑ علیہم السلام کی ذواتِ مقدسہ ایسی باتوں سے دور ہے۔ بلکہ مصر کے شاہانہ قواعد کی رو سے چونکہ بادشاہ کا کسی کے لیے تخت سے اترنا عوام الناس کی نظر میں باعثِ ذلت و توہین تھا لہذا یوسف علیہ السلام نے ملکی قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کیا تھا جس سے مقصود اصولِ سیاست کو برقرار رکھنا تھا مگر چونکہ باپ کی تعظیم ایک نبی کے لئے اس سے زیادہ اہم تھی اور ملکی مصلحت اس سے کم درجہ پر تھی لہذا یہ فعل ترک اولیٰ میں تھا اور چونکہ انبیاء سے ترکِ اولیٰ پر بھی مواخذہ ہو جاتا ہے لہذا قدرت نے نبوت کا سلسلہ ان کی اولاد میں ختم کر دیا۔ لیکن اس کو تکبّر نہیں کہا جا سکتا بلکہ تکبّر سے مشابہ ہو سکتا ہے۔ اپنے مصالح کو خدا ہی بہتر جانتا ہے جس طرح آدم علیہ السلام سے ترکِ اولیٰ ہوا تو ان کو جنّت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا حالانکہ ان کو پیدا ہی خلیفۃ الارض ہونے کے لئے کیا گیا تھا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَفِي رَأْسِهِ حَكَمَةٌ وَمَلَكٌ يُمْسِكُهَا ، فَإِذَا تَكَبَّرَ قَالَ لَهُ : اتَّضِعْ وَضَعَكَ اللهُ فَلَا يَزَالُ أَعْظَمَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَصْغَرَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ وَإِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ ثُمَّ قَالَ لَهُ : انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللهُ فَلَا يَزَالُ أَصْغَرَ النَّاسِ فِي نَفْسِهِ وَأَرْفَعَ النَّاسِ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ .

۱۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر بندہ کے سر میں ایک لجام ہوتی ہے جس کو فرشتہ پکڑے رہتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کیا تو نے اللہ کی وضع اختیار کی ہے جو کوئی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں چھوٹا قرار پاتا ہے اور جو متواضع ہوتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے پھر کہتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلند کرے جو کوئی اپنے کو چھوٹا سمجھتا ہے اللہ لوگوں کی نگاہوں میں اسے بلند کرتا ہے۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ عَنِ النَّهْدِيِّ ؛ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُنْذِرِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا مِنْ أَحَدٍ يَتِيهُ إِلَّا

مِنْ ذِلَّةٍ يَجِدُهَا فِي نَفْسِهِ ؛ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْتَجَبَّرَ إِلَّا لِذِلَّةٍ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ .

۱۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کوئی آدمی تکبر نہیں کرتا مگر اس ذلت کی وجہ سے جسے وہ اپنے نفس میں پاتا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کوئی تکبر و جبر کرنے والا اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے لئے وہ اپنے نفس میں ذلت محسوس کرتا ہے۔

دوسو ترپنواں باب

عُجب

(بَابُ الْعُجْبِ) ۲۵۳

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وُلْدِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَيَّارٍ ، يَرْفَعُهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَلِمَ أَنَّ الذَّنْبَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْعُجْبِ وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا ابْتُلِيَ مُؤْمِنٌ بِذَنْبٍ أَبَداً .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ جانتا ہے کہ مومن کا گناہ اس کی خود پسندی سے بہتر ہے اگر ایسا نہ ہوتو مومن گناہ میں کبھی مبتلا نہ ہو۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي عَامِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ دَخَلَهُ الْعُجْبُ هَلَكَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے اندر خود پسندی داخل ہوئی وہ ہلاک ہو گیا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعُجْبِ الَّذِي يُفْسِدُ الْعَمَلَ ، فَقَالَ : الْعُجْبُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يُزَيَّنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَرَاهُ حَسَناً فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسَبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعاً وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنُّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ الْمَنُّ .

۳۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے عُجب کے متعلق پوچھا جس سے عمل فاسد ہو جاتا ہے۔ فرمایا عجب کے درجات ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ بندہ اپنے بُرے عمل کو اچھا سمجھے اور مغرور ہو کر یہ گمان کرے کہ وہ اچھا کام کر رہا ہے دوسرے یہ کہ عباد کا اپنے رب پر احسان رکھے حالانکہ خدا کا احسان اس پر ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَنْدَمُ عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسُرُّهُ ذٰلِكَ فَيَتَرَاخَى عَنْ حَالِهِ تِلْكَ فَلَأَنْ يَكُونَ عَلَى حَالِهِ تِلْكَ خَيْرٌ لَهُ مِمَّا دَخَلَ فِيهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص گناہ کرتا ہے پھر اس پر نادم ہوتا ہے پھر کوئی اور عمل کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور خود پسندی اس سے ظاہر ہوتی ہے پس اگر وہ اپنے سے پہلے ہی ندامت والے حال پر باقی رہتا تو اس موجودہ حال سے بہتر ہوتا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى عَالِمٌ عَابِداً فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ صَلَاتُكَ ؟ فَقَالَ : مِثْلِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَاتِهِ ؟ ! وَأَنَا أَعْبُدُ اللهَ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَكَيْفَ بُكَاؤُكَ ؟ قَالَ : أَبْكِي حَتَّى تَجْرِيَ دُمُوعِي ، فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ : فَإِنَّ ضَحِكَكَ وَأَنْتَ خَائِفٌ أَفْضَلُ مِنْ بُكَائِكَ وَأَنْتَ مُدِلٌّ ، إِنَّ الْمُدِلَّ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهِ شَيْءٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا آپ کی نماز کا کیا حال ہے اس نے کہا مجھ جیسے کی نماز کا کیا پوچھنا میں اللہ کی عبادت اس اس طرح کرتا ہوں۔ پوچھا بکا کا کیا حال ہے اس نے کہا کہ آنسوؤں سے روتا ہوں عالم نے کہا تمہارا ہنسنا ایسی حالت میں کہ تم خدا سے ڈرتے افضل ہوتا تمہاری بکا سے۔ درآنحالیکہ تم مسرور اور خود پسند ہو یہ تمہاری خود پسندی تمہارے کسی عمل کو اوپر نہ جانے دے گی۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : دَخَلَ رَجُلَانِ الْمَسْجِدَ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ فَاسِقٌ فَخَرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَالْفَاسِقُ صِدِّيقٌ وَالْعَابِدُ فَاسِقٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَدْخُلُ الْعَابِدُ الْمَسْجِدَ مُدِلّاً بِعِبَادَتِهِ يُدِلُّ بِهَا فَتَكُونُ فِكْرَتُهُ فِي ذٰلِكَ وَتَكُونُ فِكْرَةُ الْفَاسِقِ فِي التَّنَدُّمِ عَلَى فِسْقِهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّا صَنَعَ مِنَ الذُّنُوبِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ دو شخص مسجد میں داخل ہوئے ایک ان میں عابد تھا اور دوسرا فاسق، وہ عبادت کرکے مسجد سے نکلے۔ فاسق اپنے ایمان میں سچا تھا اور عابد فاسق تھا اس طرح کہ جب عابد مسجد میں داخل ہوا تو وہ اپنی عبادت پر مغرور تھا اور اس کی سوچ بچار اسی بارے میں تھی اور فاسق اپنے فسق پر نادم تھا اور اس نے اپنے گناہوں کے متعلق خدا سے استغفار کیا۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ وَهُوَ خَائِفٌ مُشْفِقٌ ثُمَّ يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْبِرِّ فَيَدْخُلُهُ شِبْهُ الْعُجْبِ بِهِ ؟ فَقَالَ : هُوَ فِي حَالِهِ الْأُولىٰ وَهُوَ خَائِفٌ أَحْسَنُ حَالاً مِنْهُ فِي حَالِ عُجْبِهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص ایک کام کرتا ہے درآنحالیکہ وہ خوف زدہ ہے پھر ایک نیک کام کرتا ہے جس سے اس میں خودپسندی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت نے فرمایا اس کی پہلی خوف کی حالت اس خودپسندی سے بہتر ہے۔

۸ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : بَيْنَمَا مُوسىٰ عليه السلام جَالِساً إِذْ أَقْبَلَ إِبْلِيسُ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ ذُو أَلْوَانٍ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مُوسىٰ عليه السلام خَلَعَ الْبُرْنُسَ وَقَامَ إِلىٰ مُوسىٰ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُوسىٰ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا إِبْلِيسُ ، قَالَ : أَنْتَ فَلَا قَرَّبَ اللهُ دَارَكَ قَالَ : إِنِّي إِنَّمَا جِئْتُ لِأُسَلِّمَ عَلَيْكَ لِمَكَانِكَ مِنَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ مُوسىٰ عليه السلام : فَمَا هٰذَا الْبُرْنُسُ ؟ قَالَ : بِهِ أَخْتَطِفُ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ ، فَقَالَ مُوسىٰ : فَأَخْبِرْنِي بِالذَّنْبِ الَّذِي إِذَا أَذْنَبَهُ ابْنُ آدَمَ اسْتَحْوَذْتَ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : إِذَا أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ وَاسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَصَغُرَ فِي عَيْنِهِ ذَنْبُهُ .

وَقَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِدَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ وَأَنْذِرِ الصِّدِّيقِينَ قَالَ : كَيْفَ أُبَشِّرُ الْمُذْنِبِينَ وَأُنْذِرُ الصِّدِّيقِينَ ؟ قَالَ : يَا دَاوُدُ بَشِّرِ الْمُذْنِبِينَ أَنِّي أَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَأَعْفُو عَنِ الذَّنْبِ وَأَنْذِرِ الصِّدِّيقِينَ أَلَّا يُعْجَبُوا بِأَعْمَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَبْدٌ أَنْصِبُهُ لِلْحِسَابِ إِلَّا هَلَكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک روز بیٹھے تھے کہ ابلیس ایک اونچی رنگ برنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے آیا اور جناب موسیٰ کے قریب آکر ٹوپی اتاری اور ان کو سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا

ابلیس، فرمایا تو ہے ابلیس خدا تجھ سے دور رکھے۔ اس نے کہا میں تو آپ کو سلام کرنے آیا تھا بسبب آپ کی قربت کے جو خدا سے آپ کو حاصل ہے۔ جناب موسیٰؑ نے کہا یہ ٹوپی کیسی ہے اس نے کہا میں اس سے بنی آدم کے قلوب اُچک لیتا ہوں جناب موسیٰ نے کہا وہ گناہ بتا جسے آدمی کرتا ہے اور تو اس پر غالب آجاتا ہے اس نے کہا جب اس کا نفس خود پسند ہو جاتا ہے اور وہ زیادہ عمل کر کے گناہ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ داؤد علیہ السلام سے خدا نے کہا۔ اے داؤد گنہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقوں کو ڈراؤ، انھوں نے کہا یہ دونوں صورتیں کیسے ہوں۔ فرمایا گنہگاروں سے کہو میں توبہ کا قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کا بخشنے والا اور صدیقین کو اس بات سے ڈراؤ کہ وہ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہوں کیوں کہ جس کو میں روز حساب پکڑوں گا وہ ہلاک ہو جائے گا

دوسوچوّنواں باب

محبّت دُنیا اور اس کی حرص

((بابُ)) ۲۵۴

﴿ حُبِّ الدُّنْيا وَالْحِرْصِ عَلَيْها ﴾

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام، وَهِشامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ حُبُّ الدُّنْيا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر گناہ کی اصل بنیاد حُبّ دنیا ہے

٢- عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمّادِ بْنِ بَشِيرٍ قالَ: سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: ما ذِئْبانِ ضارِيانِ في غَنَمٍ قَدْ فارَقَها رِعاؤُها، أَحَدُهُما في أَوَّلِها وَالْآخَرُ في آخِرِها بِأَفْسَدَ فِيها مِنْ حُبِّ الْمالِ وَالشَّرَفِ في دِينِ الْمُسْلِمِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ دو بھوکے بھیڑیوں کا بکریوں کے ایک گلہ کے آگے پیچھے ہونا جس کا چرواہا اس دنیا سے جدا ہو گیا ہو اس سے زیادہ نقصان رساں دنیا کی محبت اور دین اسلام میں ریاست کی خواہش ہے

٣- عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: ما ذِئْبانِ ضارِيانِ في غَنَمٍ لَيْسَ لَها راعٍ، هٰذا في أَوَّلِها وَهٰذا في آخِرِها بِأَسْرَعَ فِيها مِنْ حُبِّ

الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُؤْمِنِ .

۳- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مالِ دنیا کی محبت اور دینِ اسلام میں حکومت کی خواہش اس سے زیادہ خطرناک ہے جو اس گلہ کے لیے ہو جس کا چرواہا اپنی بکریوں سے جدا ہو گیا ہو۔ اور ایک شکاری بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُدِيرُ ابْنَ آدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا أَعْيَاهُ جَثَمَ لَهُ عِنْدَ الْمَالِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اولادِ آدم کا رُخ ہر حرام چیز کی طرف موڑ دیتا ہے اور جب آدمی اسے درماندہ بنا دیتا ہے تو مال کے لئے اس کی کمین گاہوں میں بیٹھتا ہے پھر جب وہ محبتِ مال میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن پکڑ لیتا ہے۔

٥- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ لَمْ يَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللهِ تَقَطَّعَتْ نَفْسُهُ حَسَرَاتٍ عَلَى الدُّنْيَا وَمَنْ أَتْبَعَ بَصَرَهُ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ كَثُرَ هَمُّهُ وَلَمْ يَشْفِ غَيْظَهُ وَمَنْ لَمْ يَرَ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ نِعْمَةً إِلَّا فِي مَطْعَمٍ أَوْ مَشْرَبٍ أَوْ مَلْبَسٍ فَقَدْ قَصُرَ عَمَلُهُ وَدَنَا عَذَابُهُ .

۵- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تقدیرِ الٰہی پر صبر نہیں کرتا تو اس کا نفس مالِ دنیا کی محبت میں پارہ پارہ ہو جاتا ہے اور جو اپنی آنکھ لگائے رہتا ہے ان چیزوں کی طرف جو لوگوں کے پاس ہے تو اس کا غم زیادہ ہوتا ہے اور اس کا غصہ فرو نہیں ہوتا اور جو خدا کی نعمت صرف کھانے پینے اور لباس ہی میں جانتا ہے تو اس کا عمل کوتاہ ہو جاتا ہے اور عذاب اس سے قریب ہو جاتا ہے۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي وَكِيعٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ .

۶- فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ دینار و درہم نے تم سے پہلوں کو بھی ہلاک

کیا اور وہ تمہیں سبھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقْبَةَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَثَلُ الْحَرِيصِ عَلَى الدُّنْيَا مَثَلُ دُودَةِ الْقَزِّ ، كُلَّمَا ازْدَادَتْ مِنَ الْقَزِّ عَلَى نَفْسِهَا لَفّاً كَانَ أَبْعَدَ لَهَا مِنَ الْخُرُوجِ حَتَّى تَمُوتَ غَمّاً. وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَغْنَى الْغِنَى مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحِرْصِ أَسِيراً ، وَ قَالَ : لَا تُشْعِرُوا قُلُوبَكُمُ الْاِشْتِغَالَ بِمَا قَدْ فَاتَ فَتَشْغَلُوا أَذْهَانَكُمْ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ لِمَا لَمْ يَأْتِ .

۷ - فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا میں حرص کی مثال ریشم کے کیڑے کی سی ہے کہ جس قدر اپنے اوپر تنتا جاتا ہے اسی قدر اس سے نکلنا بعید ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غم سے مر جاتا ہے اور حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو اسیر حرص نہ ہوا اور فرمایا اور جو چیز فوت ہو گئی لیتے جاتی رہی اس کی طرف دل نہ لگائے تاکہ جو چیز ابھی نہیں آئی ہے اپنی قوتِ فکر اس کے متعلق کھو بیٹھو یعنی کار آخرت سے بے خبر ہو جاؤ۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ ؟ قَالَ: مَا مِنْ عَمَلٍ بَعْدَ مَعْرِفَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ مِنْ بُغْضِ الدُّنْيَا فَإِنَّ لِذَلِكَ لَشُعَباً كَثِيرَةً وَلِلْمَعَاصِي شُعَبٌ فَأَوَّلُ مَا عُصِيَ اللهُ بِهِ الْكِبْرُ : مَعْصِيَةُ إِبْلِيسَ حِينَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ الْحِرْصُ وَهِيَ مَعْصِيَةُ آدَمَ وَ حَوَّاءَ عليهما السلام حِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمَا : « كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ » فَأَخَذَا مَا لَا حَاجَةَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَدَخَلَ ذَلِكَ عَلَى ذُرِّيَّتِهِمَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَذَلِكَ أَنَّ أَكْثَرَ مَا يَطْلُبُ ابْنُ آدَمَ مَا لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَيْهِ ، ثُمَّ الْحَسَدُ وَ هِيَ مَعْصِيَةُ ابْنِ آدَمَ حَيْثُ حَسَدَ أَخَاهُ فَقَتَلَهُ ، فَتَشَعَّبَ مِنْ ذَلِكَ حُبُّ النِّسَاءِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الرِّئَاسَةِ وَحُبُّ الرَّاحَةِ وَحُبُّ الْكَلَامِ وَحُبُّ الْعُلُوِّ وَالثَّرْوَةِ ، فَصِرْنَ سَبْعَ خِصَالٍ فَاجْتَمَعْنَ كُلُّهُنَّ فِي حُبِّ الدُّنْيَا فَقَالَ الْأَنْبِيَاءُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَ مَعْرِفَةِ ذَلِكَ : حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَالدُّنْيَا دُنْيَاءَانِ دُنْيَا بَلَاغٍ وَدُنْيَا مَلْعُونَةٌ

۸ - حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ پیش خدا کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور رسولؐ کی معرفت کے بعد افضل عمل دنیا سے بغض رکھنا ہے کیونکہ اس کی بہت سی شاخیں ہیں اور گناہوں کی بھی بہت سی صورتیں ہیں

سب سے پہلے معصیت خدا کرنے والی چیز تکبر ہے جس کا اظہار ابلیس سے ہوا جبکہ اس نے سجدۂ آدم سے انکار کیا اور کافروں میں سے ہو گیا اس کے بعد حرص ہے اور وہ آدم و حوا کا ترک اولیٰ ہے۔ خدا نے ان سے کہا تھا کہ جو چاہو کھاؤ۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پس انھوں نے اس چیز کو اختیار کیا جس کی ان کو ضرورت نہیں تھی پس خدا نے قیامت تک کے لئے اس حرص کو ذریت آدم میں داخل کر دیا اس کے بعد حسد ہے اور وہ آدم کے بیٹے (قابیل) کا گناہ تھا۔ جس نے اپنے بھائی سے حسد کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ ان میں شاخیں پھوٹیں عورتوں کی محبت، دنیا کی محبت، ریاست کی محبت، راحت کی محبت، کلام کی محبت، بلندی اور ثروت کی محبت، یہ سب مل کر سات ہو گئیں اور یہ سب جمع ہو گئیں حب دنیا میں انبیاء اور علماء نے ان چیزوں کو پہچانتے ہوئے کہا ہے کہ محبت دنیا تمام خطاؤں کا گھر ہے۔ اور دنیا اوتی اور پست ہے اور دنیا ملعونہ ہے۔

۹۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فِي مُنَاجَاةِ مُوسَىٰ عليه السلام: يَا مُوسَىٰ إِنَّ الدُّنْيَا دَارُ عُقُوبَةٍ، عَاقَبْتُ فِيهَا آدَمَ عِنْدَ خَطِيئَتِهِ وَ جَعَلْتُهَا مَلْعُونَةً، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا مَا كَانَ فِيهَا لِي، يَا مُوسَىٰ إِنَّ عِبَادِيَ الصَّالِحِينَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا بِقَدْرِ عِلْمِهِمْ وَ سَائِرُ الْخَلْقِ رَغِبُوا فِيهَا بِقَدْرِ جَهْلِهِمْ وَمَا مِنْ أَحَدٍ عَظَّمَهَا فَقَرَّتْ عَيْنَاهُ فِيهَا وَلَمْ يُحَقِّرْهَا أَحَدٌ إِلَّا انْتَفَعَ بِهَا.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جناب موسیٰ سے وقتِ مناجات خدا نے کہا۔ اے موسیٰ دنیا عذاب کا گھر ہے آدم نے اپنی خطا کا خمیازہ بھگتا۔ میں نے دنیا کو ملعون قرار دیا ہے اور ملعون ہے ہر وہ چیز جو اس میں ہے صرف وہ نہیں جو میری خوشنودی کے لئے کی جائے اے موسیٰ میرے نیک بندوں نے دنیا سے بقدر اپنے علم کے دنیا کو ترک کیا اور عام لوگوں نے بقدر اپنی جہالت کے اس کی طرف رغبت کی اور جس نے دنیا کو حقیر سمجھا اس نے فائدہ پایا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِي غَنَمٍ قَدْ فَارَقَهَا رِعَاؤُهَا، وَاحِدٌ فِي أَوَّلِهَا وَهٰذَا فِي آخِرِهَا بِأَفْسَدَ فِيهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ فِي دِينِ الْمُسْلِمِ.

۱۰۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مال اور اسلام میں ریاست کی محبت اس سے زیادہ خطرناک ہے جو بکریوں کے اس گلہ کو پیش آئے جس کا چرواہا اس سے جدا ہو گیا ہو اور ایک بھوکا بھیڑیا اس کے آگے ہو اور دوسرا اس کے پیچھے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَنَاحٍ

عَنْ عُثْمانَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُهاجِرٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: مَرَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام عَلى قَرْيَةٍ قَدْ ماتَ أَهْلُها وَطَيْرُها وَدَوابُّها فَقالَ : أَما إِنَّهُمْ لَمْ يَمُوتُوا إِلّا بِسَخْطَةٍ وَلَوْ ماتُوا مُتَفَرِّقِينَ لَتَدافَنُوا ، فَقالَ الْحَوارِيُّونَ: يا رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ ! ادْعُ اللهَ أَنْ يُحْيِيَهُمْ لَنا فَيُخْبِرُونا ما كانَتْ أَعْمالُهُمْ فَنَجْتَنِبَها ، فَدَعا عِيسَى عليه السلام رَبَّهُ فَنُودِيَ مِنَ الْجَوِّ أَنْ : نادِهِمْ ، فَقامَ عِيسَى عليه السلام بِاللَّيْلِ عَلى شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ فَقالَ : يا أَهْلَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ فَأَجابَهُ مِنْهُمْ مُجِيبٌ : لَبَّيْكَ يا رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ ، فَقالَ : وَيْحَكُمْ ما كانَتْ أَعْمالُكُمْ ؟ قالَ : عِبادَةُ الطّاغُوتِ وَحُبُّ الدُّنْيا مَعَ خَوْفٍ قَلِيلٍ وَأَمَلٍ بَعِيدٍ وَغَفْلَةٍ فِي لَهْوٍ وَلَعِبٍ ، فَقالَ : كَيْفَ كانَ حُبُّكُمْ لِلدُّنْيا ؟ قالَ : كَحُبِّ الصَّبِيِّ لِأُمِّهِ ، إِذا أَقْبَلَتْ عَلَيْنا فَرِحْنا وَسُرِرْنا وَإِذا أَدْبَرَتْ عَنّا بَكَيْنا وَحَزِنّا ، قالَ : كَيْفَ كانَتْ عِبادَتُكُمْ لِلطّاغُوتِ؟ قالَ: الطّاعَةُ لِأَهْلِ الْمَعاصِي ، قالَ : كَيْفَ كانَ عاقِبَةُ أَمْرِكُمْ ؟ قالَ : بِتْنا لَيْلَةً فِي عافِيَةٍ وَأَصْبَحْنا فِي الْهاوِيَةِ ، فَقالَ : وَمَا الْهاوِيَةُ ؟ فَقالَ : سِجِّينٌ قالَ : وَما سِجِّينٌ ؟ قالَ : جِبالٌ مِنْ جَمْرٍ تُوقَدُ عَلَيْنا إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ ، قالَ : فَما قُلْتُمْ وَما قِيلَ لَكُمْ ؟ قالَ : قُلْنا رُدَّنا إِلَى الدُّنْيا فَنَزْهَدَ فِيها قِيلَ لَنا كَذَبْتُمْ ، قالَ : وَيْحَكَ كَيْفَ لَمْ يُكَلِّمْنِي غَيْرُكَ مِنْ بَيْنِهِمْ ؟ قالَ : يا رُوحَ اللهِ إِنَّهُمْ مُلْجَمُونَ بِلِجامٍ مِنْ نارٍ بِأَيْدِي مَلائِكَةٍ غِلاظٍ شِدادٍ وَإِنِّي كُنْتُ فِيهِمْ وَلَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ ، فَلَمّا نَزَلَ الْعَذابُ عَمَّنِي مَعَهُمْ فَأَنا مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلى شَفِيرِ جَهَنَّمَ لا أَدْرِي أُكَبْكَبُ فِيها أَمْ أَنْجُو مِنْها ، فَالْتَفَتَ عِيسَى عليه السلام إِلَى الْحَوارِيِّينَ فَقالَ : يا أَوْلِياءَ اللهِ أَكْلُ الْخُبْزِ الْيابِسِ بِالْمِلْحِ الْجَرِيشِ وَالنَّوْمُ عَلَى الْمَزابِلِ خَيْرٌ كَثِيرٌ مَعَ عافِيَةِ الدُّنْيا وَالآخِرَةِ .

۱۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ ایک گاؤں کی طرف سے گزرے جس کے باشندے، پرندے اور چوپائے مرگئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ عذاب الٰہی سے مرے ہیں اگر جدا جدا مرتے تو دفن کئے جاتے۔ حواریوں نے کہا۔ اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، خدا سے دعا کیجئے کہ لوگ ہمیں جواب دیں اور ہم معلوم کریں کہ ان کے اعمال کیا تھے تاکہ ہم ان سے اجتناب کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی۔ اُفق سے آواز آئی کہ ان کو پکارو حضرت عیسیٰؑ رات کے وقت ایک ٹیلہ پر گئے اور فرمایا۔ اے گاؤں کے رہنے والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ لبیک اے روح اللہ، اے کلمۃ اللہ، فرمایا وائے ہو تم پر تمہارے کیا اعمال ایسے تھے کہ تم پر عذاب آیا اس نے کہا ہم نے شیطان کی عبادت کی تھی اور دنیا کی محبت میں خوف خدا بہت کم رہا تھا اور امیدیں طولانی ہوگئی تھیں اور لہو لعب میں دن گزارتے تھے۔ فرمایا حُب دنیا کس حد تک تھی اس نے کہا جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی ہوتی ہے جب دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی تو ہم خوش ہوتے جب روگردانی کرتی تو ہم روتے اور رنجیدہ ہوتے

فرمایا تمہاری شیطانی عبادت کا کیا حال تھا اس نے کہا ہم نے گنہگاروں کی اطاعت کی تھی فرمایا پھر انجام کیا ہوا۔ اس نے کہا رات کو ہم عافیت سے تھے اور صبح کو جہنم رسید ہوئے۔ پوچھا ہادیہ کیا ہے اس نے کہا سجین، پوچھا سجین کیا ہے اس نے کہا وہ چنگاریوں کے پہاڑ ہیں جو قیامت تک بھڑک اور اسکے شعلے بھڑکتے رہیں گے۔ فرمایا پھر تم نے خدا سے کیا کہا۔ اس نے کہا میں نے کہا یا اللہ ہمیں دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اسے ترک کریں۔ ہم سے کہا گیا۔ تم جھوٹے ہو۔ فرمایا وائے ہو تجھ پر، تیرے علاوہ کسی اور نے کلام کیوں نہ کیا اس نے کہا اے روح اللہ ان کے دہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے جو سخت گیر ملائکہ کے ہاتھوں میں رہتی ہے میں ان کے درمیان تھا لیکن شیطان کا پجاری نہ تھا جب عذاب نازل ہوا تو میں بھی اس لئے لپیٹ میں آگیا کہ ان کے درمیان سے نکل کیوں نہ گیا اب ہم سر کے بالوں سے جہنم کے کنارے لٹکے ہوئے ہیں نہیں معلوم اس میں گریں گے یا بچ جائیں گے۔ اب حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اولیائے خدا سوکھی روٹی بدمزہ نمک سے کھانا اور کوڑے گھر پر سونا بہتر ہے دنیا و آخرت کی عافیت کے لئے۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا فَتَحَ اللهُ عَلَى عَبْدٍ بَاباً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحِرْصِ مِثْلَهُ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے جس امر دنیا کا دروازہ کھولا ہے اس پر اسی طرح حرص کا دروازہ کھول دیا ہے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: تَعْمَلُونَ لِلدُّنْيَا وَأَنْتُمْ تُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ عَمَلٍ وَلَا تَعْمَلُونَ لِلْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تُرْزَقُونَ فِيهَا إِلَّا بِالْعَمَلِ، وَيْلَكُمْ عُلَمَاءَ سَوْءٍ، الْأَجْرَ تَأْخُذُونَ، وَالْعَمَلَ تُضَيِّعُونَ، يُوشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَهُ وَيُوشِكُ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ، كَيْفَ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ هُوَ فِي مَسِيرِهِ إِلَى آخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَى دُنْيَاهُ وَمَا يَضُرُّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا يَنْفَعُهُ.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دنیا کے حصول میں سعی کرتے ہو حالانکہ اس میں رزق بے محنت خدا تمہیں دیتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں۔ حالانکہ وہاں بے عمل کو کوئی رزق نہیں دیا جاتا وائے ہو تم پر، اے علمائے سوء تم اجر چاہتے ہو اور عمل کو ضائع کرتے ہو ــــــــ قریب ہے کہ صاحب عمل کا عمل قبول کیا جائے اور قریب ہے تم دنیا کی تنگی سے نکل کر قبر کی تاریکی میں چلے جاؤ

کیا حال ہوگا ان اہل علم کا جنھیں آخرت کی طرف جانا چاہیئے اور وہ دنیا کی طرف متوجہ ہیں جو چیز ان کے لئے محبوب ہے وہ نفع والی چیز میں تغیر پیدا کرنے والی نہ ہوگی۔

١٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ـ فِيمَا أَعْلَمُ ـ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا لَمْ يَهُمَّهُ إِلَّا بَطْنُهُ وَفَرْجُهُ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے دوری ہے اس بندہ کے لئے جو اپنے شکم و شرمگاہ کے سوا فکر آخرت کرتا ہی نہیں۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ وَعَبْدِالْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَالدُّنْيَا أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللهُ تَعَالَى الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ أَمْرَهُ وَلَمْ يَنَلْ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قَسَمَ اللهُ لَهُ وَمَنْ أَصْبَحَ وَأَمْسَى وَالْآخِرَةُ أَكْبَرُ هَمِّهِ جَعَلَ اللهُ الْغِنَى فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص فکر دنیا میں صبح و شام رہتا ہے اللہ فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو پراگندہ کر دیتا ہے اور وہ دنیا سے اتنا ہی پاتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہے اور جو کوئی فکر آخرت میں صبح و شام گزارتا ہے خدا اس کے قلب کو مطمئن بنا دیتا ہے اور اس کے معاملات میں اس کو سکون عطا کرتا ہے۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَثُرَ اشْتِبَاكُهُ بِالدُّنْيَا كَانَ أَشَدَّ لِحَسْرَتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهَا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کا انہماک دنیا کی طرف زیادہ ہوتا ہے دنیا سے جانے کا غم اسے اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِالدُّنْيَا تَعَلَّقَ قَلْبُهُ بِثَلَاثِ خِصَالٍ : هَمٍّ لَا يَفْنَى ، وَأَمَلٍ لَا يُدْرَكُ ، وَرَجَاءٍ لَا يُنَالُ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس کا دل دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کے لئے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں غم اس سے دور نہیں ہوتا اپنی آرزو پا تا نہیں امید اس کی پوری ہوتی نہیں۔

دو سو پچپن واں باب

طمع

(بَابُ الطَّمَعِ) ۲۵۵

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا أَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ أَنْ تَكُونَ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک مومن کے لئے کس قدر قبیح ہے یہ بات کہ وہ ایسے امر کی طرف راغب ہو جو اسے ذلیل کرے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، بَلَغَ بِهِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ طَمَعٌ يَقُودُهُ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ.

۲۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے میں نے پوری نیکی کو جمع دیکھا اس امر میں کہ قطع حرص کی جائے اس چیز سے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: رَأَيْتُ الْخَيْرَ كُلَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ فِي قَطْعِ الطَّمَعِ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے سب سے برا وہ بندہ ہے جس کی قائد طمع ہو اور برا ہے وہ بندہ جس کی رغبت اس چیز کی طرف ہو جو اسے ذلیل کرے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ رُشَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : [مَا] الَّذِي يُثْبِتُ الْإِيمَانَ فِي الْعَبْدِ؟ قَالَ : الْوَرَعُ ، وَالَّذِي يُخْرِجُهُ مِنْهُ ؟ قَالَ : الطَّمَعُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا بندہ میں ایمان کو ثابت رکھنے والی کیا چیز ہے فرمایا گناہوں سے پرہیز، میں نے کہا اور ایمان سے خارج کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا طمع۔

دو سو چھپّن واں باب
خرق

(بَابُ الْخُرْقِ) ۲۵٦

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قُسِمَ لَهُ الْخُرْقُ حُجِبَ عَنْهُ الْإِيمَانُ

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کے افعال میں ناہمواری ہے ایمان (۱) سے پوشیدہ ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَوْ كَانَ الْخُرْقُ خَلْقاً يُرَىٰ مَا كَانَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللهُ أَقْبَحَ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسولِ خدا نے اگر ناہمواری افعال آدمی کی شکل میں پیدا کی جاتی تو اس سے زیادہ بدصورت کوئی دوسری شکل نہ ہوتی۔

دو سو ستاون واں باب
سوءِ خلق

(بَابُ سُوءِ الْخُلُقِ) ۲۵۷

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

ﷺ قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بدخلقی عمل نیک کو اس طرح خراب کرتی جیسے سرکہ شہد کو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِصَاحِبِ الْخُلُقِ السَّيِّءِ بِالتَّوْبَةِ قِيلَ : وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ إِذَا تَابَ مِنْ ذَنْبٍ وَقَعَ فِي ذَنْبٍ أَعْظَمَ مِنْهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا نے انکار کیا ہے صاحب خلق سوء کی توبہ قبول کرنے سے کسی نے کہا۔ یارسول اللہ یہ کیوں۔ فرمایا جب وہ ایک گناہ کرتا ہے تو توبہ کرتا ہے پھر اس سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بدخلقی ایمان کو اس طرح خراب کرتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ عَذَّبَ نَفْسَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کے اخلاق خراب ہیں اس کا نفس عذاب میں ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ : الْخُلُقُ السَّيِّءُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا بدخلقی عمل نیک کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔

دوسو اٹھاون واں باب

سفہ (جلد مشتعل ہو جانا، گالیاں دینا اور تند مزاجی ظاہر کرنا)

(بَابُ السَّفَهِ) ۲۵۸

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ السَّفَهَ خُلْقٌ لَئِيمٌ ، يَسْتَطِيلُ عَلَى مَنْ [هُوَ] دُونَهُ وَيَخْضَعُ لِمَنْ [هُوَ] فَوْقَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ سفہ عادت بد ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے سے پست پر غصہ کرتا ہے اور اپنے مرتبہ سے زیادہ اپنے کو دکھاتا ہے اور اپنے سے بڑے کے سامنے اظہار عاجزی کرتا ہے

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَاتَسْفَهُوا فَإِنَّ أَئِمَّتَكُمْ لَيْسُوا بِسُفَهَاءَ .
وَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كَافَأَ السَّفِيهَ بِالسَّفَهِ فَقَدْ رَضِيَ بِمَا أَتَى إِلَيْهِ حَيْثُ احْتَذَى مِثَالَهُ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے سبکی اور حماقت کی باتیں نہ کرو کیونکہ تمہارے آئمہ سبک سر اور احمق نہ تھے اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو احمق کو حماقت سے بدلہ دے گا تو وہ راضی ہوا اس بات پر کہ احمقانہ فعل کی پیروی کرے

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ فَقَالَ : الْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ ، وَوِزْرُهُ وَوِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ مَالَمْ يَتَعَدَّ الْمَظْلُومُ .

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے کہ ابتدا کرنے والا زیادہ ظلم کرنے والا ہے دوسرے کے گناہ کا بار بھی اسی پر ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے نہ گزرے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبْغَضَ خَلْقِ اللهِ عَبْدٌ اتَّقَى النَّاسُ لِسَانَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن خدا وہ ہے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈریں۔

دوسوانسٹھواں باب

بذاء (زبان درازی)

(بَابُ الْبَذَاءِ) ۲۵۹

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: [إِنَّ] مِنْ عَلَامَاتِ شِرْكِ الشَّيْطَانِ الَّذِي لَا يُشَكُّ فِيهِ أَنْ يَكُونَ فَحَّاشاً، لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بے شک، ایک علامت اس کی کہ شیطان اس شخص کے باپ کے جماع میں شریک تھا یہ ہے کہ وہ بدگو ہے اور گفتگو کے وقت اس پر غور نہیں کرتا کہ کیا کہا اور کس کے بارے میں کہا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا بکا اور اس کے لئے کیا کہا گیا تو سمجھو لو کہ وہ زنا زادہ ہے یا وقت جماع شیطان اس کے باپ کے ساتھ شریک جماع تھا

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيءٍ، قَلِيلِ الْحَيَاءِ، لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ إِنْ فَتَّشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ إِلَّا لِغَيَّةٍ أَوْ شِرْكِ شَيْطَانٍ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَفِي النَّاسِ شِرْكُ شَيْطَانٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ، وَعِدْهُمْ

قَالَ : وَسَأَلَ رَجُلٌ فَقِيهاً: هَلْ فِي النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِي مَا قِيلَ لَهُ ؟ قَالَ : مَنْ تَعَرَّضَ لِلنَّاسِ يَشْتِمُهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ لَا يَتْرُكُونَهُ ، فَذَلِكَ الَّذِي لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے جنت کو حرام کیا ہے ہر اس شخص پر جو بدگو، بدزبان اور کم حیا والا ہے اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا اور نہ اس کی پروا کرتا ہے کہ اس کے لئے کیا کہا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کے حالات کی جستجو کرو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ یا تو زنا زادہ ہے یا اس کے نطفہ میں شیطان شریک ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے فرمایا کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں پڑھا سورۂ بنی اسرائیل خدا نے شیطان سے فرمایا تو آدمیوں کے مال اور اولاد میں ان کا شریک بن تیرے پیروی کرنے والوں کی سزا جہنم ہے اور امام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے لئے کیا کہا گیا ہے فرمایا جو لوگوں کو یہ جانتے ہوئے گالیاں دیتا ہے کہ وہ بھی اس کو گالیاں دیں گے تو یہی ان کا لاابالی پن ہے کہ اپنے کہنے کی پرواہ نہ دوسروں کے کہنے کی۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ .

۴۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اللہ دشمن جانتا ہے اس کو جو نہ بُرا کہنے کی پروا کرے اور نہ بُرا سننے کی۔

٥ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُعْمَانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : كَانَ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام صَدِيقٌ لَا يَكَادُ يُفَارِقُهُ إِذَا ذَهَبَ مَكَاناً فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَهُ فِي الْحَذَّائِينَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ سِنْدِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهُمَا إِذَا الْتَفَتَ الرَّجُلُ يُرِيدُ غُلَامَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرَهُ فَلَمَّا نَظَرَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ : يَا ابْنَ الْفَاعِلَةِ أَيْنَ كُنْتَ ؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا جَبْهَةَ نَفْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ تَقْذِفُ أُمَّهُ ؟ قَدْ كُنْتُ أَرَى أَنَّ لَكَ وَرَعاً فَإِذَا لَيْسَ لَكَ وَرَعٌ ، فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أُمَّهُ سِنْدِيَّةٌ مُشْرِكَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً ، تَنَحَّ عَنِّي ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُهُ يَمْشِي مَعَهُ حَتَّى فَرَّقَ الْمَوْتُ بَيْنَهُمَا .

وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ نِكَاحاً يَحْتَجِزُونَ بِهِ مِنَ الزِّنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جہاں کہیں آپ جاتے وہ آپ کے ساتھ جاتا تھا ایک روز حضرت کے ساتھ کفش دوزوں کی طرف سے گزرا اس کا ایک غلام سندی پیچھے آ رہا تھا اس

شخص نے تین بار مڑ مڑ کر اپنے غلام کو دیکھا تو موجود نہ پایا چوتھی بار دیکھا تو موجود پایا۔ کہنے لگا او زنا زادے تو کہاں تھا حضرت نے یہ سن کر ماتھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا سبحان اللہ تو اس کی ماں کو زنا کی تہمت لگاتا ہے۔ میں تو تجھے پرہیزگار جانتا تھا اب پتہ چلا کہ ایسا نہیں ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کی ماں سندیہ مشرک تھی فرمایا تجھے کیا معلوم نہیں کہ ہر امت کا نکاح اسلام میں جائز سمجھا گیا ہے مجھ سے دور ہو۔ راوی کہتا ہے تادم مرگ پھر حضرت نے ساتھ اس کو نہ دیکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر گروہ کا نکاح زنا سے روکتا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مِثَالاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ.

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بدگوئی کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو وہ بدترین صورت کا ہوتا۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ فَدَعَا اللهَ أَنْ يَرْزُقَهُ غُلاماً ثَلاثَ سِنِينَ فَلَمَّا رَأَى أَنَّ اللهَ لا يُجِيبُهُ قَالَ: يَا رَبِّ أَبَعِيدٌ أَنَا مِنْكَ فَلا تَسْمَعُنِي أَمْ قَرِيبٌ أَنْتَ مِنِّي فَلا تُجِيبُنِي قَالَ: فَأَتَاهُ آتٍ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ: إِنَّكَ تَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنْذُ ثَلاثِ سِنِينَ بِلِسَانٍ بَذِيٍّ وَقَلْبٍ عَاتٍ غَيْرِ تَقِيٍّ وَنِيَّةٍ غَيْرِ صَادِقَةٍ، فَاقْلَعْ عَنْ بَذَائِكَ وَلْيَتَّقِ اللهَ قَلْبُكَ وَلْتَحْسُنْ نِيَّتُكَ، قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذَلِكَ ثُمَّ دَعَا اللهَ فَوُلِدَ لَهُ غُلامٌ.

۷۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے خدا سے دعا کی کہ تین سال کے اندر اس ایک لڑکا دے جب اس نے دیکھا کہ اللہ اس کی دعا قبول نہیں کرتا تو کہنے لگا۔ اے میرے رب کیا تو مجھ سے دور ہے کہ میری بات نہیں سنتا یا قریب ہے اور میری دعا قبول نہیں کرتا خواب میں کسی کہنے والے نے اس سے کہا۔ تو تین سال سے ناشائستہ زبان میں اور سرکش اور ناپرہیزگار دل سے اور جھوٹی نیت سے دعا کر رہا ہے۔ ان باتوں کو چھوڑ اپنے دل کو اللہ سے ڈرا اور اپنی نیت کو درست کر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس نے ایسا ہی کیا پھر خدا سے دعا کی۔ خدا نے اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ.

۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، بدگوئی خدا سے اور ایمان سے دوری ہے اور یہ دوری جہنم کی طرف

لے جانے والی ہے۔

۹ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے بندوں میں بدترین بندہ وہ ہے جس کی بدگوئی کی وجہ سے اس کی مجالست مکروہ قرار پاتی ہے۔

۱۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ وَالسَّلَاطَةَ مِنَ النِّفَاقِ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حد سے بڑھا بدگوئی اور زبان کی تیزی نفاق ہے۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ وَالسَّائِلَ الْمُلْحِفَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ خدا دشمن رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والے بدگو کو اور ایسے ہی سائل کو جو لغیر لئے ہوئے پیچھے ہی پڑ جائیں۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَائِشَةَ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ ،

۱۲۔ فرمایا حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جناب عائشہ سے ، اے عائشہ حد سے تجاوز کرنے والے کا اگر مجسمہ بنایا جاتا تو سب سے برا مجسمہ ہوتا۔

۱۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ مَنْ فَحَشَ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ نَزَعَ اللهُ مِنْهُ بَرَكَةَ رِزْقِهِ وَوَكَلَهُ إِلَى نَفْسِهِ وَأَفْسَدَ عَلَيْهِ مَعِيشَتَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت نے جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بدزبانی کی خدا اس سے رزق کی دولت اٹھا لیتا ہے اور اس کا کام اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور فاسد کر دیتا ہے اس پر اس کی روزی۔

۱۴ - عَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَسَّانٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لِي مُبْتَدِئاً: يَا سَمَاعَةُ مَا هٰذَا الَّذِي كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ جَمَّالِكَ؟ إِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ فَحَّاشاً أَوْ صَخَّاباً أَوْ لَعَّاناً، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ، إِنَّهُ ظَلَمَنِي، فَقَالَ: إِنْ كَانَ ظَلَمَكَ لَقَدْ أَرْبَيْتَ عَلَيْهِ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ فِعَالِي وَلَا آمُرُ بِهِ شِيعَتِي، اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَلَا تَعُدْ، قُلْتُ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ؛ وَلَا أَعُودُ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے کلام کی ابتدا کر کے فرمایا اے سماعہ تیرے اور تیرے شتربان کے درمیان یہ معاملہ ہوا اپنے کو بدگوئی، زیادہ بلند آواز سے بولنے اور زیادہ طعن کرنے سے بچا۔ میں نے کہا اس نے مجھ پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا تیرا ظلم اس سے زیادہ ہوا یہ ہمارا طریقہ کار نہیں اور نہ میں اپنے شیعوں کو اس کا حکم دیتا ہوں۔ خدا سے استغفار کرو اور پھر ایسا نہ کرنا۔ میں نے کہا میں توبہ کرتا ہوں اور پھر ایسا نہ کروں گا۔

دوسو ساٹھواں باب

وہ شخص جس کے شر سے بچا جائے

((بَابُ مَنْ يُتَّقَى شَرُّهُ)) ۲۶۰

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ، فَقَامَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتِ الْبَيْتَ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِلرَّجُلِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَبِشْرِهِ [إِلَيْهِ] يُحَدِّثُهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنْتَ تَذْكُرُ هٰذَا الرَّجُلَ بِمَا ذَكَرْتَهُ بِهِ إِذْ أَقْبَلْتَ عَلَيْهِ بِوَجْهِكَ وَبِشْرِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهِ.

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ایک روز خانہ جناب عائشہ میں تھے کہ ایک شخص نے اذن طلبی کی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ قبیلہ کا بدآدمی ہے جناب عائشہ اٹھ کر اندر چلی گئیں اور حضرت نے اسے بلالیا جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی کے ساتھ بات چیت کی۔ جب وہ چلا گیا تو عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے لئے ایسا ایسا فرمایا تھا لیکن جب وہ آیا تو آپ نے کشادہ روی سے بات چیت کی۔ فرمایا یہ بدترین

آدمی زبان دراز بدگو ہے اور ان میں سے ہے جس کی بدزبانی سے اس کی ہم نشینی بری معلوم ہوتی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : شَرُّ النَّاسِ عِنْدَاللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے روز قیامت خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جن کی تعظیم ان کے شر سے بچنے کے لئے کی جاتی ہے۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ خَافَ النَّاسُ لِسَانَهُ فَهُوَفِي النَّارِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کی بدزبانی سے لوگ ڈرتے ہوں اس کی جگہ جہنم میں ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : شَرُّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ .

۴۔ فرمایا حضرتِ رسولؐ خدا نے روز قیامت بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی تعظیم لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے کریں۔

دوسواکسٹھواں باب

بغی (زیادہ روی)

(بَابُ الْبَغْيِ) ٢٦١

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَعْجَلَ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ

۱۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے۔ بغاوت کا عذاب سب سے جلد آنے والا ہے شر ہے۔

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: يَقُولُ إِبْلِيسُ لِجُنُودِهِ: أَلْقُوا بَيْنَهُمُ الْحَسَدَ وَالْبَغْيَ، فَإِنَّهُمَا يَعْدِلَانِ عِنْدَ اللّٰهِ الشِّرْكَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے بنی آدم کے درمیان حسد اور بغاوت پیدا کردو کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہیں۔

۳ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام كَتَبَ إِلَيْهِ فِي كِتَابٍ: انْظُرْ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَّ بِكَلِمَةِ بَغْيٍ أَبَداً وَإِنْ أَعْجَبَتْكَ نَفْسُكَ وَعَشِيرَتُكَ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے خط میں لکھا کہ کبھی زبان سے سرکشی کی بات نہ کہو۔ اگرچہ تمہارا نفس اور قبیلہ تمھیں تعجب میں ڈالے۔

٤ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ وَيَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الْبَغْيَ يَقُودُ أَصْحَابَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللّٰهِ عَنَاقُ بِنْتُ آدَمَ، فَأَوَّلُ قَتِيلٍ قَتَلَهُ اللّٰهُ عَنَاقُ وَكَانَ مَجْلِسُهَا جَرِيباً فِي جَرِيبٍ وَكَانَ لَهَا عِشْرُونَ إِصْبَعاً فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ظُفْرَانِ مِثْلُ الْمِنْجَلَيْنِ فَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهَا أَسَداً كَالْفِيلِ وَذِئْباً كَالْبَعِيرِ وَنَسْراً مِثْلَ الْبَغْلِ، فَقَتَلْنَهَا وَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ الْجَبَابِرَةَ عَلَى أَفْضَلِ أَحْوَالِهِمْ وَآمَنِ مَا كَانُوا.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا اے لوگو بغاوت اپنے لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچ لے جاتی ہے سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت کی وہ عناق بنت آدم تھی، سب سے پہلے جس کو خدا نے قتل کیا وہ عناق تھی وہ اتنی بھاری بھرکم تھی کہ کوئی جریب زمین بیٹھنے کے لئے درکار تھی اس کی بیس انگلیاں تھیں ہر انگلی میں دو ناخن تھے درانتی جیسے اللہ نے اس پر ہاتھی جیسے شیر کو اونٹ جیسے بھیڑیئے کو خچر جیسے گدھ کو مسلط کیا انھوں نے اس کو قتل کر دیا اور اللہ نے قتل کیا جباروں کو ان کے بہترین حالات اور امن کی صورت میں۔

دوسو باسٹھواں باب
کبر

(بَابُ الْفَخْرِ وَالْكِبْرِ) ۲۶۲

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

سالِم ، عَنْ أَبي حَمزَة الثُّمالِي قالَ : قالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : عَجَباً لِلْمُتَكَبِّرِ الْفَخُورِ ، الَّذي كانَ بِالأَمْسِ نُطْفَةً ثُمَّ هُوَ غَداً جِيفَةٌ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے تعجب ہے اس متکبر اور فخر کرنے والے پر جو گزشتہ کل ایک نطفہ تھا اور آئندہ کل مردار بن جائے گا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : آفَةُ الْحَسَبِ الْإِفْتِخارُ وَ الْعُجْبُ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب کے لئے فخر اور گھمنڈ آفت ہے۔

۳ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ ، عَنْ حَنانٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَسَدِيِّ قالَ : قُلْتُ لِأَبي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَنا عُقْبَةُ بْنُ بَشِيرٍ الْأَسَدِيُّ وَأَنا فِي الْحَسَبِ الضَّخْمِ مِنْ قَوْمي قالَ : فَقالَ : ما تَمُنُّ عَلَيْنا بِحَسَبِكَ ؟ إِنَّ اللهَ رَفَعَ بِالْإِيمانِ مَنْ كانَ النّاسُ يُسَمُّونَهُ وَضِيعاً إِذا كانَ مُؤْمِناً وَ وَضَعَ بِالْكُفْرِ مَنْ كانَ النّاسُ يُسَمُّونَهُ شَرِيفاً إِذا كانَ كافِراً ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ عَلى أَحَدٍ إِلاّ بِالتَّقْوى .

۳۔ عقبہ ابن بشیر اسدی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں عقبہ بن بشیر اسدی ہوں میں بلحاظ نسب اپنے قبیلہ میں صاحب عظمت ہوں۔ حضرت نے فرمایا اس سے ہم پر کیا احسان جتاتا ہے جس مومن کو لوگ ذلیل جانتے تھے اللہ نے اس کے ایمان کے سبب اس کا مرتبہ بلند کیا اور وہ کافر جس کو لوگ شریف سمجھتے تھے خدا نے اس کے کفر کے سبب ذلیل کیا سوائے تقویٰ کے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ، عَنْ عِيسَى بْنِ الضَّحّاكِ قالَ : قالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : عَجَباً لِلْمُخْتالِ الْفَخُورِ ، وَإِنَّما خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يَعُودُ جِيفَةً وَ هُوَ فِيما بَيْنَ ذٰلِكَ لا يَدْري ما يُصْنَعُ بِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گھمنڈی متکبر پر تعجب ہے وہ نطفہ سے تو پیدا کیا گیا ہے اور مرنے پر مردار بن جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان جو اس پر گزرے گی اسے وہ کیا جانے۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمَا إِنَّكَ عَاشِرُهُمْ فِي النَّارِ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا ابن فلاں بن فلاں ہوں یہاں تک کہ نو پشتوں کے نام گنائے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا تو ان کا دسواں فی النار ہے (وہ خود بھی کافر اور اپنے کافر اجداد پر فخر کر رہا تھا)۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: آفَةُ الْحَسَبِ الْإِفْتِخَارُ.

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حسب نسب کی آفت فخر کرنا ہے۔

دو سو ترسٹھواں باب
قساوت قلب

(بَابُ الْقَسْوَةِ) ۲۶۳

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ، قَالَ: فِيمَا نَاجَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى ؑ: يَا مُوسَى لَا تُطَوِّلْ فِي الدُّنْيَا أَمَلَكَ فَيَقْسُوَ قَلْبُكَ وَالْقَاسِي الْقَلْبِ مِنِّي بَعِيدٌ.

۱۔ امام نے فرمایا خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے موسیٰ دنیا میں اپنی امیدوں کو طولانی نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارا دل سخت ہو جائے گا اور سخت دل آدمی مجھ سے دور ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَبِيسٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ قَالَ: إِذَا خَلَقَ اللهُ الْعَبْدَ فِي أَصْلِ الْخِلْقَةِ كَافِراً لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُحَبِّبَ اللهُ إِلَيْهِ الشَّرَّ فَيَقْرُبَ مِنْهُ فَابْتَلَاهُ بِالْكِبْرِ وَالْجَبْرِيَّةِ فَقَسَا قَلْبُهُ وَسَاءَ خُلُقُهُ وَغَلُظَ وَجْهُهُ وَظَهَرَ فُحْشُهُ وَقَلَّ حَيَاؤُهُ

وَ كَشَفَ اللهُ سِتْرَهُ وَ رَكِبَ الْمَحَارِمَ فَلَمْ يَنْزِعْ عَنْهَا ، ثُمَّ رَكِبَ مَعَاصِيَ اللهِ وَ أَبْغَضَ طَاعَتَهُ وَ وَثَبَ عَلَى النَّاسِ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْخُصُومَاتِ ، فَاسْأَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ وَاطْلُبُوهَا مِنْهُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا۔ پس وہ نہیں مرتا ایک کہ اللہ شر کو اس کے لئے محبوب بنا دیتا ہے پس وہ اس سے قریب ہو جاتا ہے پھر خدا اس کو مبتلا کرتا ہے تکبر و جبر پسندی میں لہٰذا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے عادت خراب ہو جاتی ہے اور ترش رو بن جاتا ہے بدگوئی کرنے لگتا ہے۔ اس کی حیا کم ہو جاتی ہے اور خدا اس کے بھید کھول دیتا ہے وہ محرمات بجا لاتا ہے وہ ان سے نکل نہیں پاتا اور معاصی کا ارتکاب کئے چلا جاتا ہے اور اللہ کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہے اور لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور جھگڑوں سے سیر نہیں ہوتا۔ پس تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور اس سے عافیت کے طالب رہو۔

توضیح: اس حدیث کے اس جملہ سے "جب خدا نے اصل خلقت میں کسی کو کافر پیدا کیا" یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے مومن پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے کافر۔ تو اس سے جبر لازم آتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک مجازی صورت ہے بایں طور کہ خدا خلق کے وقت جانتا تھا کہ فلاں شخص کفر اختیار کرے گا پس گویا اس کو کافر پیدا کیا یہ ایک مجازی نسبت ہوئی یا خلق یہاں بمعنی تقدیر (اندازہ) اور بعض معنی میں معاصی کا تعلق اسی تقدیر سے ہے اسی طرح شر کو محبوب کرنا بھی مجازی نسبت ہے بایں طور کہ خدا نے بداعمالی کی وجہ سے اپنی توفیق کو اس سے سلب کر لیا اور اس کے نفس کا تعلق شیطان سے ہو جانے کی بنا پر اس نے شر کو محبوب رکھا۔ یہ نسبت ایسی ہے جیسی اس آیت میں حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، علم و اندازہ الٰہی مقتضی جبر نہیں کیونکہ کوئی کافر با اختیار خود اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے خدا اپنے علم ذاتی سے اس وقوع فعل سے پہلے جان لیتا ہے۔ ۴۹/۷

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَمَّتَانِ : لَمَّةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمَّةٌ مِنَ الْمَلَكِ ، فَلَمَّةُ الْمَلَكِ : الرِّقَّةُ وَالْفَهْمُ وَلَمَّةُ الشَّيْطَانِ السَّهْوُ وَالْقَسْوَةُ.

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ دریافت کرنا دو طرح کا ہے ایک کا تعلق شیطان سے ہے اور دوسرے کا فرشتہ سے، فرشتہ سے معلومات رقت قلب اور فہم کو پیدا کرتا ہے اور شیطان سے لینا فراموشی اور قساوت کو پیدا کرتا ہے۔

دوسو چونسٹھواں باب

ظلم

(بَابُ الظُّلْمِ) ۲۶۴

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَعْدِبْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الظُّلْمُ ثَلاثَةٌ : ظُلْمٌ يَغْفِرُهُ اللهُ وَظُلْمٌ لايَغْفِرُهُ اللهُ وَظُلْمٌ لايَدَعُهُ اللهُ ، فَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لايَغْفِرُهُ فَالشِّرْكُ وَ أَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي يَغْفِرُهُ فَظُلْمُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي لايَدَعُهُ فَالْمُدَايَنَةُ بَيْنَ الْعِبَادِ .

۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ظلم تین طرح کا ہے ایک وہ جسے اللہ بخش دے گا دوسرا وہ جسے نہ بخشے گا تیسرا وہ جسے اللہ نہ چھوڑے گا جو جرم اللہ نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم بخش دے گا وہ انسان کا ظلم ہے اپنے نفس پر ان معاملات میں جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور جس کو بے فیصل کئے نہ چھوڑے گا وہ ظلم ہے بندوں کا بندوں پر اس میں انصاف کرے گا

٢ - عَنْهُ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ» قَالَ : قَنْطَرَةٌ عَلَى الصِّرَاطِ لايَجُوزُهَا عَبْدٌ بِمَظْلَمَةٍ .

۲- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بے شک تمہارا رب کمین گاہ میں ہے" کہ صراط پر ایک پل ہوگا جس کو وہ بندہ عبور نہ کر سکے گا جس پر کوئی مظلمہ ہوگا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَعُبَيْدِاللهِ الطَّوِيلِ عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أَزَلْ وَالِياً مُنْذُ زَمَنِ الْحَجَّاجِ إِلَى يَوْمِي هٰذَا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَدْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : لا ، حَتَّى تُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا میں حجاج کے زمانہ سے آج تک برسر حکومت ہوں پس آیا میری توبہ قبول ہوگی یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا نہیں ہوگی جب تک تو ہر صاحب حق کا حق ادا

نہ کردے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ مَظْلَمَةٍ أَشَدُّ مِنْ مَظْلَمَةٍ لَا يَجِدُ صَاحِبُهَا عَلَيْهَا عَوْناً إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی مظلمہ (حق الناس) اس سے بدتر نہیں کہ ایسے شخص کا حق لیا جائے جس کا کوئی مددگار خدا کے سوا نہ ہو۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عِيسَى بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ أُوصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي عليه السلام حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَبِمَا ذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ بِهِ، قَالَ: يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَظُلْمَ مَنْ لَا يَجِدُ عَلَيْكَ نَاصِراً إِلَّا اللَّهَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے چھاتی سے لگایا اور فرمایا۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں جو میرے باپ نے اپنی موت کے وقت مجھے کی تھی۔ فرمایا تھا بیٹا اپنے کو اس پر ظلم کرنے سے بچاؤ جس کا مددگار اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا ہے امیرالمومنین علیہ السلام نے جو قصاص سے ڈرے گا وہ لوگوں پر ظلم نہیں کرے گا۔

٧ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ أَصْبَحَ لَا يَنْوِي ظُلْمَ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَذْنَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا لَمْ يَسْفِكْ دَماً أَوْ يَأْكُلْ مَالَ يَتِيمٍ حَرَاماً.

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جو اس طرح صبح کرے کہ کسی پر ظلم کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو خدا اس

دن کے کل گناہ بخش دے گا بشرطیکہ کسی کو قتل نہ کیا ہو یا کسی یتیم کا مال حرام طریقہ سے نہ کھایا ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللهُ مَا اجْتَرَمَ .

٨۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے اس صورت سے صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ ظَلَمَ مَظْلَمَةً أُخِذَ بِهَا فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وُلْدِهِ .

٩۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شخص کسی کا حق لے لے گا اس کا بدلہ لیا جائے گا اس کے نفس سے اس کے مال سے یا اس کی اولاد سے ۔

١٠ - اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

١٠۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ وہ روز قیامت کی تاریکی ہے

١١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى] ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّهُ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

١١۔ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَظْلِمُ بِمَظْلَمَةٍ إِلَّا أَخَذَهُ اللهُ بِهَا فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَأَمَّا الظُّلْمُ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ فَإِذَا تَابَ غَفَرَ اللهُ لَهُ .

١٢۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ازراہ ظلم کسی کا حق لیتا ہے اس کا بدلہ اس کے نفس یا مال سے لیا جاتا ہے اور ظلم جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اگر توبہ کرے گا تو خدا بخش دے گا۔

۱۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَمَّارِبْنِ حكيم ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام مُبْتَدِئاً : مَنْ ظَلَمَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ [أَوْعَلَى عَقِبِهِ] أَوْعَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ قُلْتُ: هُوَيَظْلِمُ فَيُسَلِّطُ اللهُ عَلَى عَقِبِهِ أَوْعَلَى عَقِبِ عَقِبِهِ ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْتَرَكُوامِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلاًسَدِيداً»

۱۳ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے کلام کی ابتدا ر اپنی طرف سے کر کے جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا تو خدا اس پر یا اس کی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر کسی کو مسلط کریگا راوی نے کہا یہ کیسے ظلم کرے کوئی اور بدلہ لیا جائے اولاد سے ۔ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے (سورۂ نسار) اور ان لوگوں کو ڈرنا اور خیال کرنا چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (ننھے ننھے) بچے چھوڑ جاتے تو ان پر کس قدر ترس آتا پس ان کو (غریب بچوں پر سختی کرنے میں ڈرنا چاہیئے۔

توضیح :۔ مراۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں ۔ سائل کو بعید معلوم ہوا اس صورت کا وقوع نہ کہ منافیٔ عدل جان کر حضرات نے اسے جواب دیا کہ اس کی صورت وہی ہے جو خدا نے سورۂ نسار میں یتیموں کے بارے میں بیان کی ہے (تاکہ لوگ یتیموں پر ظلم کرنے سے ڈریں) چونکہ سائل میں لم سمجھنے کی قابلیت نہ تھی۔ لہذا صرف وقوع کی صورت بیان کر دی یا یہ کہا جائے کہ حضرت نے سائل کے استبعاد کو بہ دلیل انی بیان کیا اور دلیل لمی کو ترک کیا ۔فرمایا اب رہا ظلم کا اس بارے میں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فعل الم بالخیر لطفِ خدا ہو ۔ دوسروں پر جب کہ الم پہنچنے والے کو دو چند عوض اس الم کا ملے اور جب وہ الم کے بدلے پر غور کرے تو اس الم پر راضی ہو جائے ۔ جیسے بچوں کی بیماری ماں باپ کے لئے ازدیاد اجر کا باعث ہو تو وہ اس پر راضی ہوں ممکن ہے کہ یہ صورت ہو کہ عادت الٰہیہ یہ ہو کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرے گا اور ظلم سے یتیم کا مال کھائے گا تو اللہ اس کی اولاد کو اس قسم کے ظلم میں مبتلا کرے گا ۔ لطف الٰہی ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو اس صورت کو مشاہدہ کرے یا اس کی صداقت کو کسی خبر دینے والے سے سنے تو وہ یتیم وغیرہ پر ظلم کرنے سے رک جائے ۔ اور اللہ تعالیٰ کا اولاد سے بدلہ دنیا میں لینا اور آخرت میں مواخذہ کرنا ممکن ہے اس کا سبب ہو جائے تو لوگ آپس میں صلح کرلیں اور گناہوں سے باز رہیں ہمیں معلوم ہے کہ ظالموں کی اولاد اگر اپنے باپ دادا کی دولت پالیتی ہے تو اسی طرح فتنہ و فساد برپا کرتی ہے جس طرح ان کے باپ دادا نے کیا تھا لہذا اولاد سے بدلہ لینے کی صورت میں جو خوف ہوگا وہ ان کی اصلاح کا باعث ہوگا اس صورت میں کسی پر ظلم نہ ہوگا"

علامہ طباطبائی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ راوی کے لئے اشکال پیدا ہوا ہے کہ اللہ کی طرف

سے اس کا وقوع کیسے ہوگا امام علیہ السلام نے اس کا جواب آیت سے دیا۔ اب رہا یہ اعتراض کہ ایک کے فعل میں دوسرے کو دھر پکڑنا ظلم ہے تو یہ دوسرا اشکال ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ امور تکوینیہ مرتبط ہیں دوسرے اسباب سے جو اسباب حسن و قبح افعال سے علاوہ ہیں جیسے صفاتِ والدین اور جسمانی اور روحانی خصوصیات کا اکثر اوقات اولاد میں بطور وراثت پایا جانا وغیرہ۔ خدا نے فرمایا ہے جو مصیبت تم پر آئی ہے وہ تمہاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور جسمانی تعلق جمع کرے گا تمام آبا و اجداد اولاد کو ایک ہی جسمیہ رایت کے نیچے کیونکہ آخر والے انہی عادات کو رکھنے والے تھے جو اول والے تھے۔

اولاد سے بدلے کا خوف ظالم و مظلوم دونوں کے لئے لطفِ الٰہی ہے ظالم ڈرے گا اس سے کہ اس کے فعل سے اس کی اولاد تک کو صدمہ پہنچے گا اور اولاد سے چونکہ فطری محبت ہوتی ہے لہذا وہ ظلم سے رکے گا اور مظلوم کو انتقام کے متعلق تسلی ہوگی۔

١٤ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَىٰ إِلَىٰ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ فِي مَمْلَكَةِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَّارِينَ أَنِ ائْتِ هٰذَا الْجَبَّارَ فَقُلْ لَهُ: إِنَّنِي لَمْ أَسْتَعْمِلْكَ عَلَىٰ سَفْكِ الدِّمَاءِ وَاتِّخَاذِ الْأَمْوَالِ وَإِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكَ لِتَكُفَّ عَنِّي أَصْوَاتَ الْمَظْلُومِينَ فَإِنِّي لَمْ أَدَعْ ظُلَامَتَهُمْ وَإِنْ كَانُوا كُفَّاراً.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے ایک نبی سے جو ایک جابر بادشاہ کی حکومت میں تھے فرمایا تم اس جابر کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں نے تجھے لوگوں کے خون بہانے اور لوگوں کا مال غصب کرنے کے لئے حکومت نہیں دی بلکہ اس لئے دی ہے کہ مظلومین کی فریاد مجھ تک نہ پہنچے۔ میں ان پر ظلم کو نظر انداز نہ کروں گا چاہے وہ کافر ہی ہوں۔

١٥ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ أَكَلَ مَالَ أَخِيهِ ظُلْماً وَلَمْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ أَكَلَ جَذْوَةً[2] مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا جو اپنے بھائی کا مال ظلم سے کھائے گا اور اسے واپس نہ دے گا وہ روز قیامت آگ کی چنگاریاں کھائے گا۔

١٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ لَهُ وَالرَّاضِي بِهِ شُرَكَاءُ ثَلَاثَتُهُمْ.

۱۶۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ظلم کرنے والا اس کا مددگار اور اس پر راضی ہونے والا تینوں اس ظلم میں شریک ہیں۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ : أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ مَظْلُوماً فَمَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَكُونَ ظَالِمًا .

۱۷۔راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک بندہ مظلوم ہو کر جب ظالم کے لئے ہمیشہ بد دعا ہی کرتا رہتا ہے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے تو خود ظالم بن جاتا ہے۔

۱۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَنْ عَذَرَ ظَالِماً بِظُلْمِهِ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ مَنْ يَظْلِمُهُ فَإِنْ دَعَا لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ وَلَمْ يَأْجُرْهُ اللهُ عَلَى ظُلَامَتِهِ .

۱۸۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو ظالم کو اس کے ظلم کرنے میں معذور رجانتا ہے خدا اس پر ایک ظالم کو مسلط کرتا ہے پس اگر وہ خدا سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور اس کے مظلمہ پر کوئی اجر نہ ملے گا

۱۹ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَا انْتَصَرَ اللهُ مِنْ ظَالِمٍ إِلَّا بِظَالِمٍ ، وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضاً »

۱۹۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا ظلم کے عوض ظالم کو ظالم سے ٹکرا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے ہم ایک ظالم کو دوسرے ظالم پر قابو یا فتہ بنا دیتے ہیں۔

۲۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ظَلَمَ أَحَداً فَفَاتَهُ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللهَ لَهُ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۲۰۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔جو ظلم سے کسی کا مال لے اور پھر رد کرنے کے لئے اسے نہ پائے تو چاہیئے کہ اس کے لئے اللہ سے استغفار کرے کہ یہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔

۲۱ ۔ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خَلَفٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

الْمَرْوَزِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَصْبَحَ وَهُوَ لَا يَهُمُّ بِظُلْمِ أَحَدٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا اجْتَرَمَ.

۲۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو صبح کرے ایسے حال میں کہ کسی پر ظلم کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا

۲۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي مُدَارَاةٍ بَيْنَهُمَا وَمُعَامَلَةٍ، فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ كَلَامَهُمَا قَالَ: أَمَا إِنَّهُ مَا ظَفِرَ أَحَدٌ بِخَيْرٍ مَنْ ظَفِرَ بِالظُّلْمِ أَمَا إِنَّ الْمَظْلُومَ يَأْخُذُ مِنْ دِينِ الظَّالِمِ أَكْثَرَ مِمَّا يَأْخُذُ الظَّالِمُ مِنْ مَالِ الْمَظْلُومِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَفْعَلِ الشَّرَّ بِالنَّاسِ فَلَا يُنْكِرِ الشَّرَّ إِذَا فُعِلَ بِهِ، أَمَا إِنَّهُ إِنَّمَا يَحْصُدُ ابْنُ آدَمَ مَا يَزْرَعُ وَلَيْسَ يَحْصُدُ أَحَدٌ مِنَ الْمُرِّ حُلْواً وَلَا مِنَ الْحُلْوِ مُرّاً فَاصْطَلَحَ الرَّجُلَانِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَا.

۲۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ دو شخص اپنے جھگڑے کو بیان کرنے کے لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے دونوں کا کلام سن کر فرمایا نیکی میں کسی نے اس سے زیادہ فتح نہیں پائی جتنی مظلوم نے ایک ظالم کے مقابل، مظلوم ظالم کے دین سے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے جتنا ظالم مظلوم کے مال سے پاتا ہے۔ پھر فرمایا جو دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو اسے برا نہ سمجھے بے شک آدمی جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے کوئی کڑوے بیج کو بو کر میٹھا پھل نہیں کھائے گا اور نہ میٹھا بو کر کڑوا پھل، یہ سن کر انھوں نے اٹھنے سے پہلے صلح کر لی۔

۲۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ خَافَ الْقِصَاصَ كَفَّ عَنْ ظُلْمِ النَّاسِ.

۲۳۔ جو قصاص سے ڈرتا ہے اسے چاہیئے کہ ظلم سے رک جائے۔

دوسو پینسٹھ واں باب

خواہشوں کی پیروی

(بَابُ اتِّبَاعِ الْهَوَى) ۲۶۵

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَابِشِيِّ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: احْذَرُوا أَهْوَاءَكُمْ كَمَا تَحْذَرُونَ أَعْدَاءَكُمْ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْدَى لِلرِّجَالِ مِنِ اتِّبَاعِ أَهْوَائِهِمْ وَحَصَائِدِ أَلْسِنَتِهِمْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اپنی بدخواہشوں سے اس طرح بچو جیسے اپنے دشمنوں سے بچتے ہو کوئی شے انسان کے لئے خواہشوں کی پیروی اور زبان کا زخم لگانے سے زیادہ دشمن نہیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَ عَظَمَتِي وَ كِبْرِيَائِي وَنُورِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَاهُ عَلَى هَوَايَ إِلَّا شَتَّتُّ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَبَّسْتُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَشَغَلْتُ قَلْبَهُ بِهَا وَلَمْ أُوتِهِ مِنْهَا إِلَّا مَاقَدَّرْتُ لَهُ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَعَظَمَتِي وَنُورِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا يُؤْثِرُ عَبْدٌ هَوَايَ عَلَى هَوَاهُ إِلَّا اسْتَحْفَظْتُهُ مَلَائِكَتِي وَ كَفَّلْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ رِزْقَهُ وَ كُنْتُ لَهُ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، قسم اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت اور کبریائی کی اور اپنے نور اور بلند درجہ اور مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ اپنی خواہش کو میری خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس امر کو پراگندہ کر دیتا ہوں اور دنیاوی معاملات میں پھنسا دیتا ہوں اور اس کا دل دنیا کی طرف لگا دیتا ہوں اور اس کو نہیں دیتا مگر اتنا ہی جتنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور اور علو مرتبت کی اور اپنی مکانی بلندی کی کہ اگر کوئی بندہ میری مرضی پر اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے تو میرے ملائکہ سموات اس کی نگرانی کرتے ہیں اور آسمان و زمین اس کے رزق کے کفیل بھی ہوتے ہیں مگر میرا معاملہ اس کے ساتھ ویسا ہی ہوتا ہے جیسے ہر تاجر کا سوداگری میں کہ جتنا دو اتنا لو۔ دنیا جو ذلیل ہے اس کے پاس آتی ہے۔

۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ اثْنَتَيْنِ اتِّبَاعَ الْهَوَى وَ طُولَ الْأَمَلِ أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَإِنَّهُ يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ.

۳۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے میں دو باتوں سے تم کو ڈراتا ہوں ایک خواہش کی پیروی دوسرے آرزوؤں کا پھیلاؤ، خواہشوں کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہے اور خواہشوں کا زیادہ ہونا آخرت بھلا دیتا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : اتَّقِ الْمُرْتَقَى السَّهْلَ إِذَا كَانَ مُنْحَدَرُهُ وَعْراً .

قَالَ : وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا تَدَعِ النَّفْسَ وَهَوَاهَا فَإِنَّ هَوَاهَا [فِي] رَدَاهَا، وَتَرْكُ النَّفْسِ وَمَا تَهْوَى أَذَاهَا؛ وَكَفُّ النَّفْسِ عَمَّا تَهْوَى دَوَاؤُهَا.

۴۔ نفس اور اس کی خواہشات کو دعوت نہ دو کیونکہ خواہشات نفس (کی پیروی) میں ہلاکت ہے اور نفس اور اس کی خواہشات ترک کرنے سے نفس کو تکلیف پہنچتی ہے نفس کو خواہشات سے روکنا اس کا علاج ہے۔

دوسوچھیاسٹھواں باب

مکروعذروفریب

(بَابُ) ۲۶٦

☆(الْمَكْرِ وَالْغَدْرِ وَالْخَدِيعَةِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَوْلَا أَنَّ الْمَكْرَ وَالْخَدِيعَةَ فِي النَّارِ لَكُنْتُ أَمْكَرَ النَّاسِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اگر مکر و فریب کی سزا جہنم نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ مکر کرنیوالا ہوتا

٢ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِمَامٍ مَائِلٍ شِدْقُهُ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ وَيَجِيءُ كُلُّ نَاكِثٍ بَيْعَةَ إِمَامٍ أَجْذَمَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّارَ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ عذر کرنے والا روز قیامت اپنے امام کے ساتھ

اس طرح آئے گا کہ اس کی باچھ کٹی ہوگی اور اس طرح وہ داخل دوزخ ہوگا اور ہر وہ جس نے امام منصوص من اللہ کی بیعت توڑی ہوگی وہ بصورت مجذوم داخل دوزخ ہوگا۔

٣ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاكَرَ مُسْلِماً .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے وہ مسلمان جو مکر کرے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَرْيَتَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مَلِكٌ عَلَىٰ حِدَةٍ ، اقْتَتَلُوا ثُمَّ اصْطَلَحُوا ، ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الْمَلِكَيْنِ غَدَرَ بِصَاحِبِهِ فَجَاءَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَصَالَحَهُمْ عَلَىٰ أَنْ يَغْزُوَ مَعَهُمْ تِلْكَ الْمَدِينَةَ ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْدِرُوا وَلَا يَأْمُرُوا بِالْغَدْرِ وَلَا يُقَاتِلُوا مَعَ الَّذِينَ غَدَرُوا وَلٰكِنَّهُمْ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدُوهُمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِمْ مَا عَاهَدَ عَلَيْهِ الْكُفَّارُ .

۴۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جب سوال کیا کسی نے ان دو قریوں کے متعلق جو کافران حربی کے تحت حکم تھے ان میں سے ہر ایک کا بادشاہ الگ تھا پہلے ان دونوں نے جنگ کی پھر صلح کر لی۔ پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے بے وفائی کی اور وہ مسلمانوں کے پاس آیا اور ان سے صلح کر کے کہنے لگے کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر دوسرے بادشاہ سے جنگ کریں۔ حضرت نے فرمایا مسلمانوں کو غدر نہ کرنا چاہیئے اور نہ دوسروں کو غدر کا حکم دینا چاہیئے غدر کرنے والوں کے ساتھ ان کو لڑنا نہ چاہیئے ہاں مشرکوں کو جہاں چاہیں قتل کریں اور کفار کے ساتھ مسلمانوں کو صلح کے معاہدہ پر رہنا ضروری نہیں۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَجِيءُ كُلُّ غَادِرٍ بِإِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَائِلاً شِدْقُهُ حَتَّىٰ يَدْخُلَ النَّارَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر غدر کرنے والا اپنے امام کے ساتھ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا باچھا ٹیڑھا ہوگا اور اسی حالت میں وہ داخل جہنم ہوگا۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ؛ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ

یَوْمٍ وَهُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ : یَا أَیُّهَا النَّاسُ لَوْلَا كَرَاهِیَةُ الْغَدْرِ كُنْتُ مِنْ أَدْهَی النَّاسِ ، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ غَدْرَةٍ فَجْرَةً وَلِكُلِّ فَجْرَةٍ كَفْرَةً ؛ أَلَا وَإِنَّ الْغَدْرَ وَالْفُجُورَ وَالْخِیَانَةَ فِي النَّارِ .

۲۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک روز منبر کوفہ پر اپنے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! غدر کرنا ناپسندیدہ نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ دشمنوں پر بلا لانے والا ہوتا آگاہ ہو کہ ہر غدر کرنے والے کے لئے معاصی میں بے پروائی ہے اور یہ بے پروائی کفر ہے اور غدر و بے پروائی اور خیانت کا نتیجہ جہنم رسید ہونا ہے

دو سو سڑسٹھواں باب
کذب

(بَابُ الْكِذْبِ) ۲۶۷

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ : یَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا تَكْذِبْ عَلَیْنَا كِذْبَةً فَتُسْلَبَ الْحَنِیفِیَّةَ ، وَلَا تَطْلُبَنَّ أَنْ تَكُونَ رَأْساً فَتَكُونَ ذَنَباً ، وَلَا تَسْتَأْكِلِ النَّاسَ بِنَا فَتَفْتَقِرَ ؛ فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ لَا مَحَالَةَ وَمَسْؤُولٌ ، فَإِنْ صَدَقْتَ صَدَّقْنَاكَ وَ إِنْ كَذَبْتَ كَذَّبْنَاكَ .

۱۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ابو نعمان سے ۔ ہم پر کوئی جھوٹ نہ بول ورنہ دین سے خارج ہو جائے گا اور سرداری کے خواستگار نہ ہو ورنہ بھیڑیا بن کر لوگوں پر ظلم کرو گے اور ہماری مداحی بہ غلو کر کے لوگوں کا مال نہ کھاؤ ورنہ محتاج ہو جاؤ گے۔ تم روز قیامت پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ پس اگر تم نے ہمارے متعلق سچ کہا ہے تو ہم تصدیق کریں گے اور جھوٹ کہا ہے تو تمہیں جھٹلائیں گے۔ ✱

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَیْفِ بْنِ عَمِیرَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَیْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِمَا یَقُولُ لِوُلْدِهِ اتَّقُوا الْكِذْبَ ، الصَّغِیرَ مِنْهُ وَالْكَبِیرَ فِي كُلِّ جِدٍّ وَهَزْلٍ ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَذَبَ فِي الصَّغِیرِ اجْتَرَی عَلَی الْكَبِیرِ ، أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : مَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَصْدُقُ حَتَّی یَكْتُبَهُ اللهُ صِدِّیقاً وَمَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَكْذِبُ حَتَّی یَكْتُبَهُ اللهُ كَذَّاباً .

۲۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین نے اپنی اولاد سے کہا۔ کذب سے بچو۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، معقول بات چیت ہو یا دل لگی کیونکہ جب آدمی چھوٹے جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے تو بڑے بڑے جھوٹ بولنے لگتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی ہمیشہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو صدیق لکھتا ہے اور جب ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے تو کذاب لکھتا ہے۔

٣ - عَنْهُ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالاً وَ جَعَلَ مَفَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ ؛ وَالْكِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ .

۳۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے شر باتوں پر تالے ڈالے ہیں ان تالوں کی کنجیاں شراب کو قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْكِذْبَ هُوَ خَرَابُ الْإِيمَانِ .

۴۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جھوٹ ایمان کی خرابی کا سبب ہے۔

٥ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْكِذْبُ عَلَى اللهِ وَ عَلَىٰ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْكَبَائِرِ .

۵۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُكَذِّبُ الْكَذَّابَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ مَعَهُ ، ثُمَّ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَاذِبٌ .

۶۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کاذب کو سب سے پہلا جھٹلانے والا اللہ ہے پھر وہ دو فرشتے جو اس کے ساتھ رہتے تھے پھر وہ خود جانتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، [عَنْ أَبَانٍ] ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكَذَّابَ يَهْلِكُ بِالْبَيِّنَاتِ وَيَهْلِكُ أَتْبَاعُهُ بِالشُّبُهَاتِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے سنا کہ بہت زیادہ دروغ گو ظاہر بظاہر دلائل سے ہلاک ہوتا ہے اور اس کے پیرو شبہات میں پڑ کر ہلاک ہوتے ہیں

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ آيَةَ الْكَذَّابِ بِأَنْ يُخْبِرَكَ خَبَرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَأَلْتَهُ عَنْ حَرَامِ اللهِ وَحَلَالِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جھوٹے کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ وہ تجھ سے آسمان و زمین اور مشرق و مغرب کی خبریں بیان کریگا اگر تو حرام و حلال کے متعلق پوچھے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْكِذْبَةَ لَتُفَطِّرُ الصَّائِمَ ؛ قُلْتُ : وَأَيُّنَا لَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْهُ ؟ ؛ قَالَ : لَيْسَ حَيْثُ ذَهَبْتَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْكَذِبُ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ .

۹۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میں نے کہا ہم میں ایسا کون ہے جو کبھی جھوٹ نہ بولے۔ فرمایا اس سے مراد خدا و رسولؐ اور آئمہ پر جھوٹ بولنا ہے۔

١٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ذُكِرَ الْحَائِكُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ مَلْعُونٌ فَقَالَ : إِنَّمَا ذَاكَ الَّذِي يَحُوكُ الْكَذِبَ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله .

۱۰۔ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ایک جولاہے کا ذکر کیا کہ وہ ملعون ہے فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ کا تانا بانا بنتا ہے۔

١١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ ؛ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ هَزْلَهُ وَجِدَّهُ .

۱۱۔ اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ ایمان کا مزہ نہیں چکھے گا جب تک ٹل لگی ہو یا حقیقت، ہر ایک صورت میں جھوٹ کو ترک نہ کرے گا۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اَلْكَذَّابُ هُوَ الَّذِي يَكْذِبُ فِي الشَّيْءِ ؟ قَالَ : لَا ؛ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَكُونُ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلٰكِنَّ الْمَطْبُوعَ عَلَى الْكِذْبِ .

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ سائل نے پوچھا کہ کیا ہر جھوٹے کے لئے ایمان سے بے نصیبی ہے فرمایا نہیں یہ اس کے لئے ہے جس نے جھوٹ کو پسندیدہ خاطر بنالیا ہو۔

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس کا جھوٹ زیادہ ہو گا اس کی آبرو جاتی رہے گی۔

١٤ - عَنْهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ الْكَذَّابِ ، فَإِنَّهُ يَكْذِبُ حَتَّى يَجِيءَ بِالصِّدْقِ فَلَا يُصَدَّقُ

۱۴۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے مرد مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے برادرانہ تعلقات ترک کر دے۔ کیوں کہ جب سچی بات اس کے سامنے آتی ہے تو وہ تصدیق نہیں کرتا۔

١٥ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِمَّا أَعَانَ اللهُ [بِهِ] عَلَى الْكَذَّابِينَ النِّسْيَانَ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ زیادہ جھوٹ بولنے والوں پر اللہ نسیان کو غالب کر دیتا ہے۔

١٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ : صِدْقٌ وَكِذْبٌ وَإِصْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ : قِيلَ لَهُ : جُعِلْتُ

فِدَاكَ مَا الْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : تَسْمَعُ مِنَ الرَّجُلِ كَلَاماً يَبْلُغُهُ فَتَخْبُثُ نَفْسُهُ فَتَلْقَاهُ فَتَقُولُ : سَمِعْتُ مِنْ فُلَانٍ قَالَ فِيكَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَ كَذَا ؛ خِلَافَ مَا سَمِعْتَ مِنْهُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا کہ کلام تین ہیں سچ، جھوٹ اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا پوچھا گیا لوگوں کے درمیان اصلاح کی کیا صورت ہے فرمایا جب تم کسی سے ایسی بات سنو جس سے وہ دل گرفتہ ہو گیا ہو تو تم اس سے کہو کہ میں نے تو تمہارے بارے میں اس اس طرح کلمۂ خیر کہتے سنا ہے جو اس کے بالکل خلاف ہے جو تم نے سنا۔

۱۷ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّا قَدْ رُوِّينَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ يُوسُفَ عليه السلام : «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» ؟ فَقَالَ : وَاللهِ مَا سَرَقُوا وَمَا كَذَبَ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام : «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ» ؟ فَقَالَ : وَاللهِ مَا فَعَلُوا وَ مَا كَذَبَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا عِنْدَكُمْ فِيهَا يَا صَيْقَلُ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : مَا عِنْدَنَا فِيهَا إِلَّا التَّسْلِيمُ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللهَ أَحَبَّ اثْنَيْنِ وَأَبْغَضَ اثْنَيْنِ أَحَبَّ الْخَطَرَ فِيمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَأَحَبَّ الْكَذِبَ فِي الْإِصْلَاحِ وَأَبْغَضَ الْخَطَرَ فِي الطُّرُقَاتِ وَأَبْغَضَ الْكَذِبَ فِي غَيْرِ الْإِصْلَاحِ ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام إِنَّمَا قَالَ : «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا» إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ وَدَلَالَةً عَلَى أَنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ؛ وَقَالَ يُوسُفُ عليه السلام إِرَادَةَ الْإِصْلَاحِ .

۱۷۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اس قول کے متعلق "اے قافلہ والو تم چور ہو" کہ واللہ نہ وہ چور تھے اور نہ یوسف نے جھوٹ بولا"۔ اور حضرت ابراہیم کے اس قول کے متعلق فرمایا بلکہ ان کے بڑے نے ایسا کیا ہے اگر وہ بولیں تو ان سے پوچھ لو" کہ نہ انھوں نے کیا تھا نہ ابراہیم نے جھوٹ بولا۔ راوی سے حضرت نے پوچھا اے صیقل تمہارا کیا خیال ہے اس نے کہا سوائے مان لینے کے اس میں چارۂ کار کیا ہے فرمایا خدا دو باتوں کو دوست رکھتا ہے اور دو کو دشمن رکھتا ہے۔ دو کو وہ متکبرانہ رفتار کو اس وقت دوست رکھتا ہے جبکہ میدان جنگ میں دونوں طرف سے صف آرائی ہو اور دوست رکھتا ہے کذب کو اصلاح بین الناس کے علاوہ اور دشمن رکھتا ہے متکبرانہ رفتار کو شہر کے گلی کوچوں میں اور دشمن رکھتا ہے کذب کو غیر اصلاحی امور میں۔ ابراہیم علیہ السلام نے جو فرمایا کہ ان کے بڑے نے کیا ہے اس سے مقصود ان کافروں کی اصلاح تھی تاکہ وہ اقرار کریں کہ بتوں میں یہ طاقت نہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو فرمایا تو یہ بھی اصلاحِ حال کے ارادہ کی بنا پر تھا۔

۱۸ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ السَّرَّاجِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَسَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ كَذِبٍ مَسْؤُولٌ عَنْهُ صَاحِبُهُ يَوْماً إِلَّا [كَذِباً] فِي ثَلَاثَةٍ : رَجُلٍ كَائِدٍ

فِي حَرْبِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عَنْهُ ، أَوْرَجُلٌ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَلْقَى هٰذَا بِغَيْرِ مَا يَلْقَى بِهِ هٰذَا ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ الْإِصْلَاحَ مَا بَيْنَهُمَا ، أَوْرَجُلٌ وَعَدَ أَهْلَهُ شَيْئاً وَهُوَلَا يُرِيدُ أَنْ يُتِمَّ لَهُمْ .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر جھوٹ کے متعلق ایک دن سوال کیا جائے گا مگر تین شخصوں سے اوّل دشمن سے حرب میں ازراہ فریب جھوٹ بولنا۔ دوسرے لوگوں میں اصلاح کے لئے جھوٹ بولنا ایک سے مل کر کچھ کہنا اور دوسرے سے مل کر کچھ۔ تاکہ ان کے درمیان مصالحت ہو جائے اور تیسرے وہ جو اپنے اہل سے کسی چیز کا وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کر سکے۔ توان کو دل شکنی سے بچانے کے لئے جھوٹ بول دے۔ *

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْمُصْلِحُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اصلاح کے ارادہ سے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام بِحَدِيثٍ ، فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ زَعَمْتَ لِيَ السَّاعَةَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : بَلَى وَاللهِ زَعَمْتَ : فَقَالَ : لَا وَاللهِ مَا زَعَمْتُهُ ، قَالَ: فَعَظُمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ : فِدَاكَ بَلَى وَاللهِ قَدْ قُلْتَهُ ، قَالَ : نَعَمْ قَدْ قُلْتُهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ كُلَّ زَعْمٍ فِي الْقُرْآنِ كَذِبٌ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کچھ بات چیت کی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا آپ نے میرے متعلق ایسا ایسا گمان ابھی نہیں کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ میرے اوپر یہ بات شاق گزری۔ میں نے کہا۔ واللہ میرا گمان تو یہی ہے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا تو نے گمان کیا ہے میرے اوپر یہ فرمانا شاق ہوا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے یہ فرمایا تھا۔ فرمایا میں نے ضرور کہا تھا۔ لیکن تو یہ نہیں جانتا کہ قرآن میں گمان (دعوے باطل کذب ہے (دیکھنے میرے قول سے تو نے غلط نتیجہ نکالا۔)

۲۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ كُلَّ رَاجٍ طَالِبٌ وَكُلَّ خَائِفٍ هَارِبٌ .

۲۱۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امیرالمومنین فرمایا کرتے تھے کہ اپنے کو جھوٹ سے بچاؤ کیونکہ ہر امیدوار ثواب الہی اچھے افعال کا طلب گار ہوتا ہے اور ہر وہ جو عذاب سے ڈرتا ہے افعال بد سے بھاگتا ہے۔

٢٢ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مَعْمَرِبْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَاكِذْبَ عَلَى مُصْلِحٍ، ثُمَّ تَلَا: «أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَاسَرَقُوا وَمَا كَذَبَ، ثُمَّ تَلَا: «بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ» ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَافَعَلُوهُ وَمَا كَذَبَ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اصلاح کرنے والا جھوٹا نہیں کہا جاتا۔ پھر یہ آیت پڑھی "اے قافلہ والو تم چور ہو۔ پھر فرمایا واللہ نہ وہ چور تھے نہ یوسف جھوٹ بولے" پھر یہ آیت تلاوت کی۔ "بلکہ یہ فعل ان کے بڑے نے کیا ہے اگر یہ بولیں تو پوچھ لو۔ پھر فرمایا نہ بڑے بت نے یہ کیا تھا نہ ابراہیم جھوٹ بولا۔

دوسواڑسٹھواں باب

ذولسانین (دوزبان والا)

(بَابُ ذِي اللِّسَانَيْنِ) ۲۶۸

١ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنٍ الْقَلَانِسِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ بِوَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مسلمانوں سے دو رُخ اور دو زبانوں سے ملے گا روز قیامت اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَكُونُ ذَاوَجْهَيْنِ وَذَالِسَانَيْنِ، يُطْرِي[1] أَخَاهُ شَاهِداً وَيَأْكُلُهُ غَائِباً إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنِ ابْتُلِيَ خَذَلَهُ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے برا وہ بندہ ہے جو دو رُو اور دو زبان والا ہو۔ جب دوست کے سامنے آئے تو اس کی تعریف کرے اور غائب ہو تو اسے کھا جائے اگر اسے عطا کیا جائے تو حسد کرے اور اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو اسے بے مدد کے چھوڑ دے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام : يَا عِيسَى لِيَكُنْ لِسَانُكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لِسَاناً وَاحِداً وَكَذٰلِكَ قَلْبُكَ ، إِنِّي أُحَذِّرُكَ نَفْسَكَ وَكَفَىٰ بِي خَبِيراً ، لَا يَصْلَحُ لِسَانَانِ فِي فَمٍ وَاحِدٍ وَلَا سَيْفَانِ فِي غِمْدٍ وَاحِدٍ وَلَا قَلْبَانِ فِي صَدْرٍ وَاحِدٍ ، وَكَذٰلِكَ الْأَذْهَانُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام سے اے عیسیٰ ظاہر و باطن میں ایک زبان ہونی چاہیئے اور ایسے ہی تمہارا دل ہو۔ میں تم کو تمہارے نفس سے ڈراتا ہوں اور میں خبر رکھنے کے لئے کافی ہوں ایک منہ میں دو زبان ایک نیام میں دو تلواریں اور ایک سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اذہان میں دنیا و آخرت دونوں کے ارادے۔ *

دوسو اُنہتّرواں باب

ہجرت

(کسی سے غصّہ سے بات کرنا)

(بَابُ الْهِجْرَةِ) ۲۶۹

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ فِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَفْتَرِقُ رَجُلَانِ عَلَى الْهِجْرَانِ إِلَّا اسْتَوْجَبَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءَةَ وَاللَّعْنَةَ وَرُبَّمَا اسْتَحَقَّ ذٰلِكَ كِلَاهُمَا ، فَقَالَ لَهُ مُعَتِّبٌ: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ هٰذَا الظَّالِمُ فَمَا بَالُ الْمَظْلُومِ ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ لَا يَدْعُو أَخَاهُ إِلَىٰ صِلَتِهِ وَلَا يَتَغَامَسُ لَهُ عَنْ كَلَامِهِ ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِذَا تَنَازَعَ اثْنَانِ فَعَازَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَلْيَرْجِعِ الْمَظْلُومُ إِلَىٰ صَاحِبِهِ

حَتَّىٰ يَقُولَ لِصَاحِبِهِ: أَيْ أَخِي أَنَا الظَّالِمُ، حَتَّىٰ يَقْطَعَ الْهِجْرَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ حَكَمٌ عَدْلٌ يَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر دو شخص آپس کی دوستی کو قطع کرتے ہیں تو ایسے دو آدمی کچھ ترک تعلق کریں غصہ سے بات کرکے، ان میں سے جو ظالم ہوگا خدا و رسولؐ اس سے بری اور ان کی لعنت کا مستحق ہوگا اور بعض اوقات دونوں ہوں گے۔ آپ کے غلام معتب نے کہا۔ اس میں مظلوم کا کیا قصور، فرمایا یہ ہے کہ اس نے اپنے دوست سے صلۂ رحم کیوں نہ کیا۔ اور اس کے کلام سے چشم پوشی کیوں نہ کی۔ میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا۔ جب دو شخص جھگڑا کریں اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرے تو مظلوم کو چاہیئے کہ وہ اپنے بھائی سے کہے میں ظالم ہوں تاکہ دونوں کے درمیان جو قطع تعلق ہو گیا ہے وہ ختم ہو جائے چونکہ اللہ تعالیٰ حاکم و عادل ہے اس لئے وہ مظلوم کا بدلہ ظالم سے لے لیگا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا هِجْرَةَ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غصہ تین روز سے زیادہ نہ رہنا چاہیئے ورنہ وہ عداوت بن جائے گا۔ ★

٣ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَصْرِمُ ذَوِي قَرَابَتِهِ مِمَّنْ لَا يَعْرِفُ الْحَقَّ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَصْرِمَهُ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کہ اپنے قرابتداروں سے اس بنا پر قطع تعلق کرتا ہے کہ وہ حق کو (امر امامت) کو نہیں پہچانتے۔ فرمایا اس کے سزاوار ہے کہ ترک تعلق نہ کرے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ عَمِّهِ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُلَقَّبُ شَلْقَانُ وَكَانَ قَدْ صَيَّرَهُ فِي نَفَقَتِهِ وَ كَانَ سَيِّئَ الْخُلْقِ فَهَجَرَهُ، فَقَالَ لِي يَوْماً: يَا مُرَازِمُ [وَ] تُكَلِّمُ عِيسَى؟[۲] فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: أَصَبْتَ لَا خَيْرَ فِي الْمُهَاجَرَةِ.

۴۔ مرازم بن حکیم سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب سے ایک شخص شلقان نامے تھا جس کا نفقہ امام کے ذمہ تھا اور

وہ مرد بدخو تھا مرازم نے اس سے غصہ میں ترکِ تعلق کیا حضرت نے ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اسے مرازم! علیشے سے بول چال میں نے کہا بہتر، فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ترک تعلق میں بہتری نہیں ہے۔

٥ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ أَبِي عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَيُّمَا مُسْلِمَيْنِ تَهَاجَرَا فَمَكَثَا ثَلَاثاً لَا يَصْطَلِحَانِ إِلَّا كَانَا خَارِجَيْنِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا وَلَايَةٌ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ إِلَىٰ كَلَامِ أَخِيهِ كَانَ السَّابِقَ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْحِسَابِ .

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا ہر دو مسلمان جو غصہ میں ہم کلامی کے بغیر تین دن رہیں اور صلح نہ کریں گے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے درمیان دوستی نہ رہے گی جو کوئی ان میں سے سب سے پہلے اپنے بھائی سے کلام کرے گا وہ روزِ قیامت پہلے جنت میں جائے گا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ؛ عَنْ زُرَارَةَ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يُغْرِي بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ يَرْجِعْ أَحَدُهُمْ عَنْ دِينِهِ ؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ اسْتَلْقَىٰ عَلَىٰ قَفَاهُ وَتَمَدَّدَ ، ثُمَّ قَالَ : فُزْتُ ، فَرَحِمَ اللهُ امْرَءاً أَلَّفَ بَيْنَ وَلِيَّيْنِ لَنَا ، يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأَلَّفُوا وَتَعَاطَفُوا .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شیطان عداوت ڈالتا ہے مومنین کے درمیان جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہوں۔ جب وہ ایسا کر لیتا ہے تو اپنے کام سے فارغ ہو کر آرام سے لیٹ جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے دو دوستوں کے درمیان محبت قائم کرائے۔ اے مومنو! ایک دوسرے سے محبت کرو اور مہربانی کا برتاؤ کرو۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْفُوظٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ إِبْلِيسُ فَرِحاً مَا اهْتَجَرَ الْمُسْلِمَانِ ؛ فَإِذَا الْتَقَيَا اصْطَكَّتْ رُكْبَتَاهُ وَتَخَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ وَنَادَىٰ يَا وَيْلَهُ ، مَا لَقِيَ مِنَ الثُّبُورِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب مسلمان آپس میں بنا بر غصہ کے ہم کلام نہیں ہوتے تو شیطان خوش ہوتا ہے اور جب وہ ملتے ہیں تو اپنے گھٹنے پیٹ لیتا ہے اور اس کے بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور چیخ کر کہتا ہے ہائے

کیسی ہلاکت کا سامنا ہے۔

دوسو سترواں باب
قطع رحم
(نسبی رشتہ سے قطع تعلق)

(بَابُ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ) ۲۷۰

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ؛ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : فِي حَدِيثٍ أَلَا إِنَّ فِي التَّبَاغُضِ الْحَالِقَةَ ، لَا أَعْنِي حَالِقَةَ الشَّعْرِ وَلَكِنْ حَالِقَةَ الدِّينِ .

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا آگاہ ہو کہ آپس میں بغض رکھنا سر منڈوانا ہے لیکن اس سے میری مراد سر منڈوانا نہیں بلکہ دین کا سر مونڈنا ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ؛ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اتَّقُوا الْحَالِقَةَ فَإِنَّهَا تُمِيتُ الرِّجَالَ ؛ قُلْتُ : وَمَا الْحَالِقَةُ ؟ قَالَ : قَطِيعَةُ الرَّحِمِ .

۲۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حالقہ سے بچو۔ وہ لوگوں کو مار ڈالتا ہے لوگوں نے پوچھا حالقہ کیا ہے فرمایا وہ قطع رحم کرنا ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ إِخْوَتِي وَبَنِي عَمِّي قَدْ ضَيَّقُوا عَلَيَّ الدَّارَ وَأَلْجَؤُونِي مِنْهَا إِلَى بَيْتٍ وَلَوْ تَكَلَّمْتُ أَخَذْتُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ؛ قَالَ : فَقَالَ لِي : اصْبِرْ فَإِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ لَكَ فَرَجاً قَالَ : فَانْصَرَفْتُ وَوَقَعَ الْوَبَاءُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ [وَمِائَةٍ] فَمَاتُوا وَاللهِ كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛ قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَا حَالُ أَهْلِ بَيْتِكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَدْ مَاتُوا وَاللهِ كُلُّهُمْ ؛ فَمَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ؛

فَقَالَ : هُوَ بِمَا صَنَعُوا بِكَ وَ بِعُقُوقِهِمْ إِيَّاكَ وَ قَطْعِ رَحِمِهِمْ بَتِرُوا أَتُحِبُّ أَنَّهُمْ بَقُوا وَ أَنَّهُمْ ضَيَّقُوا عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : إِي وَاللهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جبکہ راوی نے کہا کہ میرے بھائی اور چچازاد بھائی میرے دشمن ہوگئے ہیں اور انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور میں دوسرے گھر میں چلا گیا ہوں۔ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو جو انھوں نے کیا ہے اسے واپس کر لیتا۔ حضرت نے فرمایا صبر کر اللہ عنقریب کشادگی عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر چلا آیا۔ ۱۳۱ھ میں وبا پھیلی وہ سب مر گئے اس کے بعد میں حضرت کی خدمت میں آیا حضرت نے فرمایا کہو تمہارے خاندان والوں کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا سب مر گئے کوئی باقی نہیں رہا۔ فرمایا یہ اسی کا نتیجہ ہے جو انھوں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اور قطع رحم کر کے تم پر ظلم کیا تھا۔ کیا تم چاہتے تھے کہ وہ زندہ رہتے اور تم کو تنگ کئے جاتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہیں۔

٤ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ؛ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَداً حَتَّى يَرَى وَبَالَهُنَّ : الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللهَ بِهَا ، وَإِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَاباً لَصِلَةُ الرَّحِمِ ، وَإِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَّاراً فَيَتَوَاصَلُونَ فَتَنْمِي أَمْوَالُهُمْ وَيُثْرُونَ وَ إِنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحِمِ لَتَذَرَانِ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ مِنْ أَهْلِهَا وَتَنْقُلُ الرَّحِمَ وَإِنَّ نَقْلَ الرَّحِمِ انْقِطَاعُ النَّسْلِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کا وبال دیکھے بغیر انسان دنیا سے اٹھتا ہی نہیں۔ ایک بغاوت (اللہ و رسول سے) دوسرے قطع رحم، تیسرے جھوٹی قسم کہ یہ اللہ سے جنگ ہے اور سب سے زیادہ جلد ثواب دلانے والی چیز صلۂ رحم ہے اگر کچھ لوگ فاجر ہوں اور صلۂ رحم کریں تو ان کے اموال میں زیادتی ہوگی اور وہ صاحب ثروت ہو جاتے ہیں اور جھوٹی قسم کھانا اور قطع رحم کرنا۔ گھروں کو اس کے اہل سے خالی کر کے اجاڑ دیتے اور رشتہ داری کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔ نقل رحم انقطاع نسل ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَقَارِبَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ : اكْظِمْ غَيْظَكَ وَافْعَلْ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ ؛ فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُمْ فَلَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْكُمْ .

۵۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور اپنے اعزہ کی شکایت کی۔ فرمایا اپنے غصہ کو پی جاؤ اور نیکی کرو۔ اس نے کہا وہ تو ایسا ایسا عمل کرتے ہیں فرمایا۔ کیا تم بھی ان کی مثل ہونا چاہتے ہو تاکہ خدا تمہاری طرف

نہ دیکھے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا تَقْطَعْ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعَتْكَ.

۶۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا، تم قطع رحم نہ کرو اگر تم قطع رحمی کرو گے تو ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي خُطْبَتِهِ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُاللهِ بْنُ الْكَوَّاءِ الْيَشْكُرِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوَتَكُونُ ذُنُوبٌ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَيْلَكَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ، إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسَوْنَ وَهُمْ فَجَرَةٌ فَيَرْزُقُهُمُ اللهُ وَإِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَتَفَرَّقُونَ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَيَحْرِمُهُمُ اللهُ وَهُمْ أَتْقِيَاءُ.

۷۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں جن سے موت جلد آجاتی ہے۔ عبداللہ بن کوّا نے کہا۔ اے امیرالمومنین کیا ایسے بھی گناہ ہیں جن سے جلد موت آجائے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ قطع رحم ہے جس خاندان کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو اگرچہ وہ بدکار ہوں اللہ ان کے رزق میں برکت دیتا ہے اور جس گھر والے منفرق ہوتے ہیں اور قطع رحم کرتے ہیں تو اللہ ان کو محروم کر دیتا ہے چاہے پرہیزگار ہوں

٨ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب لوگ قطع رحم کرتے ہیں تو ان کی دولت اشرار کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔

دوسو اکہترواں باب

عقوق

(نافرمانی والدین)

((بَابُ الْعُقُوقِ)) ۲۷۱

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : أَدْنَى الْعُقُوقِ اُفٍّ ، وَلَوْ عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئاً أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نافرمانی کم سے کم ماں باپ سے اُف کہنا ہے اگر خدا کے علم میں کوئی اور چیز اس سے بھی کم ہوتی تو اس سے بھی منع کرتا ہے۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله : كُنْ بَارّاً وَاقْتَصِرْ عَلَى الْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ عَاقّاً [فَظّاً] فَاقْتَصِرْ عَلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے بنو اگر جنت درکار ہے اور نافرمان بنو اگر دوزخ میں جانا چاہتے ہو۔

۳ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ صَالِحٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُشِفَ غِطَاءٌ مِنْ أَغْطِيَةِ الْجَنَّةِ فَوَجَدَ رِيحَهَا مَنْ كَانَتْ لَهُ رُوحٌ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ إِلَّا صِنْفٌ وَاحِدٌ ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت جنت کے پردوں میں سے ایک پردہ ہٹایا جائے گا جس کی وجہ سے ایک جان رکھنے والا پانسو برس کی راہ سے اس کی خوشبو سونگھ لے گا سوائے ایک گروہ کے۔ راوی نے پوچھا یہ کون لوگ ہوں گے فرمایا والدین کے نافرمان بردار۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : فَوْقَ كُلِّ ذِي بِرٍّ بِرٌّ، حَتَّىٰ يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَإِذَا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ، وَإِنَّ فَوْقَ كُلِّ عُقُوقٍ عُقُوقاً حَتَّىٰ يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ عُقُوقٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ قتل کیا جائے ایک شخص راہِ خدا میں۔ پس جب راہِ خدا میں قتل ہو تو اس سے بڑھ کر نیکی نہیں اور ہر نافرمانی کے اوپر ایک نافرمانی ہے یہاں تک کہ قتل کرے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو۔ ایسا کرے گا تو اس سے بڑھ کر کوئی نافرمانی نہیں۔

٥ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ نَظَرَ إِلَىٰ أَبَوَيْهِ نَظَرَ مَاقِتٍ وَهُمَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ لَهُ صَلَاةً .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے والدین پر غضبناک نظر ڈالی۔ درآنحالیکہ انھوں نے اس پر ظلم کیا ہو تو بھی اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

٦ ۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كَلَامٍ لَهُ : إِيَّاكُمْ وَعُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَلَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ، إِنَّمَا الْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے کلام کے درمیان بچاؤ اپنے کو والدین کی نافرمانی سے، جنّت کی خوشبو جو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی۔ عاق انسان اس کو نہ سونگھ پائے گا اور نہ قاطع الرحم اور نہ بوڑھا زانی اور نہ وہ جو اپنے زیر جامہ کو تکبّر سے کھینچے۔ بے شک کبر خدا ہی کے لئے ہے۔

٧ ۔ عَنْهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ [السُّلَمِيِّ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَوْ عَلِمَ اللهُ شَيْئاً أَدْنَىٰ مِنْ أُفٍّ لَنَهَىٰ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَدْنَى الْعُقُوقِ وَمِنَ الْعُقُوقِ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَىٰ وَالِدَيْهِ فَيُحِدَّ النَّظَرَ إِلَيْهِمَا .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر خدا کے علم میں اُف سے کم کوئی کلمہ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا اور نافرمانی میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو غصہ میں گھور کر دیکھے۔

٨ ۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ:

إِنَّ أَبِي نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَمَعَهُ ابْنُهُ يَمْشِي وَالِابْنُ مُتَّكِئٌ عَلَى ذِرَاعِ الْأَبِ؛ قَالَ: فَمَا كَلَّمَهُ أَبِي عليه السلام مَقْتًا لَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس کا بیٹا سھا جا رہا تھا یہ شخص اس طرح کہ بیٹا اس کے ہاتھ پر تکیہ کئے ہوئے تھا امام نے فرمایا کہ مرتے دم تک میرے والد نے اس بیٹے سے کلام نہ کیا

۹ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَدْنَى الْعُقُوقِ أُفٍّ، وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ أَيْسَرَ مِنْهُ لَنَهَى عَنْهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نافرمانی کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ ماں باپ کے لئے اُف کہا جائے۔ اگر علم خدا میں اس سے کم کوئی لفظ ہوتا تو وہ اس سے بھی منع کرتا۔

دوسو بہتّرواں باب

الانتفاء

(دوسروں کے مقابل نسب پر فخر)

(بَابُ الْإِنْتِفَاءِ) ۲۷۲

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَفَرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

★ ۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اللہ سے کفر کیا اس شخص نے جس نے کسی کے نسب سے بیزاری ظاہر کی اگرچہ وہ نسب ضعیف ہو۔

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَفَرَ بِاللَّهِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ وَابْنُ فَضَّالٍ، عَنْ رِجَالٍ شَتَّى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام أَنَّهُمَا قَالَا: كُفْرٌ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ الِانْتِفَاءُ مِنْ حَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ.

۳۔ فرمایا ابی عبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر کسی نے بوجہ نسب کسی سے بیزاری کا اظہار کیا تو اس نے کفر باللہ کیا اگرچہ نسب ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔

دوسو تہتّرواں باب
مسلمانوں کو اذیت اور حقیر سمجھنا

(بَابُ) ۲۷۳
☆(مَنْ آذَى الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَقَرَهُمْ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لِيَأْذَنْ بِحَرْبٍ مِنِّي مَنْ آذَى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ وَلْيَأْمَنْ غَضَبِي مَنْ أَكْرَمَ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ ؛ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ خَلْقِي فِي الْأَرْضِ فِيمَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ لَاسْتَغْنَيْتُ بِعِبَادَتِهِمَا عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقْتُ فِي أَرْضِي وَلَقَامَتْ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَأَرَضِينَ بِهِمَا وَلَجَعَلْتُ لَهُمَا مِنْ إِيمَانِهِمَا أُنْساً لَا يَحْتَاجَانِ إِلَى أُنْسِ سِوَاهُمَا .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے (حدیث قدسی) مجھ سے جنگ کے لئے آمادہ ہوا وہ جس نے بندۂ مومن کو اذیت دی اور میرے غضب سے بے خوف ہوا جس نے میرے بندۂ مومن کی عزت کی، اگر روئے زمین پر مشرق و مغرب کے درمیان میری کوئی مخلوق بھی سوائے ایک مومن اور امام عادل کے نہ رہے تو میں ان دونوں کی عبادت کے سبب تمام مخلوقاتِ ارض کی عبادت سے بے پرواہ ہوں گا ان دونوں کی وجہ سے سات آسمان اور زمینیں قائم رہیں گی ان کے ایمان سے انس رکھنے کی وجہ سے وہ اپنے غیر کے انس کے محتاج نہ ہوں گے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ : أَيْنَ الصُّدُودُ لِأَوْلِيَائِي فَيَقُومُ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ لَحْمٌ ؛ فَيُقَالُ : هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آذَوُا الْمُؤْمِنِينَ وَنَصَبُوا لَهُمْ وَعَانَدُوهُمْ وَعَنَّفُوهُمْ فِي دِينِهِمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہاں ہیں رکاوٹ پیدا

کرنے والے میرے دوستوں کے معاملہ میں پس کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا ان کے لئے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مومنوں کو ستایا ان سے تعصب برتا، دشمنی کی، ان پر ظلم کیا۔ حکم ہوگا انھیں جہنم میں ڈالو۔

٣ - أبوعلي الأشعريّ ، عن محمّد بن عبدالجبّار ، عن ابن فضّال ؛ عن ثعلبة بن ميمون عن حمّاد بن بشير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله تبارك وتعالى : من أهان لي وليّاً فقد أرصد لمحاربتي .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ مجھ سے جنگ پر تیار ہوا۔

٤ - عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسين بن عثمان ، عن محمّد بن أبي حمزة عمّن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من حقر مؤمناً مسكيناً أو غير مسكين لم يزل الله عزّ وجلّ حاقراً له ماقتاً حتّى يرجع عن محقرته إيّاه .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن مسکین یا غیر مسکین کو حقیر سمجھا، خدا اس کو ذلیل کرے گا اور اس پر غضب ناک رہے گا جب تک وہ اس مومن کی حقارت سے باز نہ آئے۔

٥ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن النعمان ؛ عن ابن مسكان ؛ عن معلّى بن خنيس قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : إنّ الله تبارك وتعالى يقول : من أهان لي وليّاً فقد أرصد لمحاربتي ، وأنا أسرع شيء إلى نصرة أوليائي .

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے (حدیث قدسی میں) کہا ہے جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوا۔ اور میں ہر شے سے زیادہ اپنے اولیاء کی نصرت کرنے والا ہوں۔

٦ - عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن معلّى بن خنيس ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله عزّ وجلّ : قد نابذني من أذلّ عبدي المؤمن .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے بندہ

مومن کو ذلیل کیا اس نے کھلم کھلا مجھ سے دشمنی مول لی۔

۷. مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، وَ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِي وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَ بَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا کہتا ہے جس نے میرے دوست کی توہین کی وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا اور میرا تقرب بندہ نے اس چیز سے حاصل کیا جو مجھے زیادہ محبوب ہے یعنی جو میں نے اس پر واجب کیا ہے اسے پورا کرکے اور وہ اس تقرب کو زیادہ کرتا ہے نافلہ ادا کرکے تاکہ میں اسے دوست رکھوں اور جب میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہوتا ہوں اس کا حس سامعہ جس وہ سنتا ہے اور حس باصرہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور حس ناطقہ جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ حملہ کرتا ہے یعنی یہ چاروں باتیں میرے حکم کے بموجب سرزد ہوتی ہیں پس جو دعا وہ مجھ سے کرتا ہے۔ قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے دیتا ہوں اور میں اپنا حکم نہیں ہٹاتا۔ مگر موت مومن کے لئے جب بندہ مرنا نہیں چاہتا تو میں اس کو آزردہ کرنا نہیں چاہتا۔

۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ : يَا رَبِّ مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيّاً فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَأَنَا أَسْرَعُ شَيْءٍ إِلَى نُصْرَةِ أَوْلِيَائِي وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي عَنْ وَفَاةِ الْمُؤْمِنِ ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ ؛ وَ إِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْغِنَى وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ ، وَإِنَّ مِنْ عِبَادِيَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ لَا يُصْلِحُهُ إِلَّا الْفَقْرُ وَلَوْ صَرَفْتُهُ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَهَلَكَ وَمَا يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّافِلَةِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ إِذاً سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، إِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَ إِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسولؐ خدا معراج کو تشریف لے گئے تو اللہ سے کہا تیرے نزدیک مومن کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ اے محمدؐ جو کوئی میرے دوست کی اہانت کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ پر آمادہ ہوتا ہے میں اپنے اولیاء کی نصرت کے لئے ہر شے سے زیادہ جلدی کرنے والا ہوتا ہوں میں جس کا ذکر کرنے والا ہوں اس سے نہیں پھرتا مثل اس پھرنے کے جو وفات مومن کے متعلق ہوتا ہے جب وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ تو میں اس کی آزردگی ناپسند کرتا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال مالدار بنانے میں ہوتی ہے اگر میں ان کی اس حالت کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ مومن ایسے ہیں کہ ان کی درستی حال فقر میں ہوتی ہے اگر میں اس صورت حال کو بدل دوں تو وہ ہلاک ہو جائیں، بندہ کے تقرب کے لئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو۔ جب وہ فرض کے بعد نوافل سے تقرب چاہتا ہے تو میں اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو اس کے کان جن سے وہ سنتا ہے میرے کان بن جاتے ہیں اور آنکھیں جن سے وہ دیکھتا ہے میری آنکھیں اور زبان جس سے وہ بولتا ہے میری زبان بن جاتی ہے اور اس کے ہاتھ جن سے وہ حملہ کرتا ہے میرے ہاتھ ہو جاتے ہیں میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جو مانگتا ہے اسے دیتا ہوں۔

توضیح:۔ اعضائے انسانی کا اپنی طرف خدا کا منسوب کرنا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ عارف جب اپنے دل کو شہوات اور ارادوں سے خالی کر لیتا ہے اور اس کی عقل و روح اور مسامع اور مشاعر پر محبت الٰہی جلوہ فگن ہو جاتی ہے۔ اور اپنے تمام امور خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور خدا کے ہر فیصلہ پر راضی ہو جاتا ہے تو خدا تصرف کرتا ہے اس کی عقل اور قلب اور تمام قوتوں میں اور ان تمام امور کو وہ انجام دیتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے، بندہ اپنے مولا کی مشیت کے مطابق ہر کام کرتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ (تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے) اور اس آیت کی تاویل میں وارد ہوا ہے کہ وہ چاہتا ہے داخلہ غوامض اخبار میں معاون حکم و اسرار میں آئمہ اخیار میں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے مومن کا قلب خدائے رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس طرف اسے چاہتا ہے پھرا دیتا ہے اور اسی طرح خدا کا تصرف تمام اعضاء و جوارح میں ہوتا ہے جیسا کہ اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے یہ خاک تم نے مشرکین کی طرف نہیں پھینکی ہے (وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ) اور فرماتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (جن لوگوں نے تم سے بیعت کی بے شک انھوں نے اللہ سے بیعت کی اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم) اس بناء پر ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت، اب مطلب واضح ہو گیا حدیث بالا میں ان الفاظ کا میں اس کے کان، آنکھ، زبان اور ہاتھ بن جاتا ہوں اسی طرح تمام اعضاء و جوارح مرد عارف کے نور ربانی سے ضیا بار ہو جاتے ہیں

اور تمام اعضاء کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے تدبیر الٰہی پر جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ فسنیسرہ للیسریٰ۔

اور محقق طوسی نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے عارف جب معاملات دنیا سے اپنے نفس کو قطع کر لیتا ہے اور حق سے اتصال کر لیتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی ہر قدرت اس قدرت کے بحر محبت میں ڈوبی ہوئی ہے جو متعلق ہے تمام مقدورات سے اور ہر علم غرق ہے اس علم میں جس سے موجودات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں اور اس کا ہر ارادہ مستغرق ہو جاتا ہے اس ارادہ میں جس سے ممکنات کی ہر شے وجود میں آتی ہے اس منزل پر حق اس کی بصر بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی قدرت بنتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور علم بنتا ہے جس سے وہ جانتا ہے پس اس حالت میں عارف کامل فی الحقیقت اخلاق الٰہیہ سے آراستہ ہو جاتا ہے۔

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنِ اسْتَذَلَّ مُؤْمِناً وَاسْتَحْقَرَهُ لِقِلَّةِ ذَاتِ يَدِهِ وَلِفَقْرِهِ شَهَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ .

٩۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ جس نے بندۂ مومن کو ذلیل کیا اور اس کی عسرت و تنگدستی کے سبب اسے ذلیل و حقیر جانا اللہ تعالیٰ روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اسے مشتہر کرے گا یعنے بدی کی علامت اس کے چہرہ پر نمایاں کر کے لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَقَدْ أَسْرَىٰ رَبِّي بِي فَأَوْحَىٰ إِلَيَّ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَوْحَىٰ وَشَافَهَنِي [إِلَىٰ] أَنْ قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذَلَّ لِي وَلِيّاً فَقَدْ أَرْصَدَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَنْ حَارَبَنِي حَارَبْتُهُ، قُلْتُ : يَا رَبِّ وَمَنْ وَلِيُّكَ هٰذَا ؟ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ حَارَبَكَ حَارَبْتَهُ ، قَالَ لِي : ذَاكَ مَنْ أَخَذْتُ مِيثَاقَهُ لَكَ وَلِوَصِيِّكَ وَلِذُرِّيَّتِكُمَا بِالْوِلَايَةِ .

١٠۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ شب معراج پس پردہ خدا نے مجھ پر وحی کی جو چاہا اور پھر مجھ سے بے واسطہ کلام کیا۔ اے محمد جس نے میرے دوست کو ذلیل کیا اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی میں بھی اس سے جنگ کروں گا میں نے کہا اے میرے رب یہ تیرا کون دوست ہے یہ تو میں نے جان لیا کہ جو تجھ سے جنگ کرے گا تو بھی اس سے جنگ کرے گا لیکن وہ دوست کون ہے یہ نہیں جانا۔ فرمایا۔ میں نے روز الست تمہاری اور تمہارے وصی اور تمہاری اولاد کی ولایت کا عہد لیا ہے (جو اس کے خلاف کرے گا وہی دشمن ہے)۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ : مَنِ اسْتَذَلَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ ، إِنِّي أُحِبُّ لِقَاءَهُ فَيَكْرَهُ الْمَوْتَ فَأَصْرِفُهُ عَنْهُ ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُونِي فِي الْأَمْرِ فَأَسْتَجِيبُ لَهُ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے میرے بندۂ مومن کو ذلیل کیا تو وہ میری جنگ پر آمادہ ہوا میرا تردد کسی شے جس کا میں فاعل ہوں ایسا نہیں جیسا اس بندۂ مومن کے متعلق جس کی لقا کو میں دوست رکھتا ہوں اور وہ موت سے کراہت کرتا ہے پس اس کو اس سے ہٹا دیتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں جو امر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اسے قبول کر لیتا ہوں۔

دوسو چوہتّرواں باب

ان لوگوں کے بارے میں جو دوسروں کے عیب ڈھونڈتے ہیں

((بَابُ)) ۲۷۴

☆(مَنْ طَلَبَ عَثَرَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَوْرَاتِهِمْ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَضْلِ ابْنَيْ يَزِيدَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَا : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُوَاخِيَ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ عَثَرَاتِهِ وَ زَلَّاتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِهَا يَوْماً مَا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کفر سے زیادہ قریب یہ ہے کہ کوئی کسی کو دینی بھائی بنائے پھر اس کی غلطیوں اور لغزشوں کو شمار کرے تاکہ کسی روز ان کی وجہ سے ان پر ظلم کرے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُخْلِصِ الْإِيمَانَ إِلَىٰ قَلْبِهِ لَا تَذُمُّوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَبَّعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِهِمْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ ، وَ مَنْ تَتَبَّعَ اللهُ تَعَالَىٰ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي بَيْتِهِ .

عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے وہ لوگو جو صرف زبان سے اسلام لائے ہو اور ایمان خلوص کے ساتھ ان کے دل میں نہیں اترا مسلمانوں کی مذمت نہ کرو ورنہ خدا تمہارے پوشیدہ عیب نکال کھڑا کرے گا اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ أَقْرَبَ مايَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُواخِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ عَثَراتِهِ وَزَلاّتِهِ لِيُعَنِّفَهُ بِها يَوْماً ما .

۳۔ اس کا ترجمہ حدیث اوّل میں گزرا۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنِ الْحَجّالِ ، عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسانِهِ وَلَمْ يُسْلِمْ بِقَلْبِهِ لا تَتَبَّعُوا عَثَراتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَراتِ الْمُسْلِمِينَ تَتَبَّعَ اللهُ عَثْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَثْرَتَهُ يَفْضَحْهُ .

۴۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے دل سے قبول نہ کیا، مسلمانوں کی لغزشیں تلاش نہ کرو جو ایسا کرے گا اللہ اس کے عیب ظاہر کر دے گا اور وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْماعِيلَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ أَوِالْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لا تَطْلُبُوا عَثَراتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ مَنْ تَتَبَّعَ عَثَراتِ أَخِيهِ تَتَبَّعَ اللهُ عَثَراتِهِ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَثَراتِهِ يَفْضَحْهُ وَلَوْ في جَوْفِ بَيْتِهِ .

۵۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی خطاؤں کو تلاش نہ کرو جو اپنے بھائی کی غلطیاں تلاش کرے گا اللہ اس کی غلطیاں اجاگر کر دے گا اور جس کی غلطیاں خدا نے اجاگر کیں تو چاہے اپنے گھر ہی میں کیوں نہ ہو وہ رسوا ہو کر رہے گا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : أَقْرَبُ ما يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى الْكُفْرِ أَنْ يُواخِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى الدِّينِ فَيُحْصِيَ عَلَيْهِ زَلاّتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِها يَوْماً ما .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر سے کس قدر قریب ہے یہ کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر ان کی خطاؤں کو جمع کرے تاکہ اس کو عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

٧ - عَنْهُ ؛ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَبْعَدُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ يُوَاخِي الرَّجُلَ وَهُوَ يَحْفَظُ [عَلَيْهِ] زَلَّاتِهِ لِيُعَيِّرَهُ بِهَا يَوْمًا .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے زیادہ خدا سے دور رہنے والی بات یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو اپنا دینی بھائی بنائے اور پھر اس کی غلطیاں یاد کرے اس لئے کہ ایک دن اسے عیب لگائے اور سرزنش کرے۔

دو سو پچھتّرواں باب

مذمت سرزنش مومن

(بَابُ التَّعْيِيرِ) ۲۷۵

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَنَّبَ مُؤْمِنًا أَنَّبَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کو سرزنش کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں سرزنش کرے گا۔

٢ - عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَذَاعَ فَاحِشَةً كَانَ كَمُبْتَدِئِهَا وَمَنْ عَيَّرَ مُؤْمِنًا بِشَيْءٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرْكَبَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے بدکام کو شہرت دی وہ اس کی مانند ہے جس نے اس کی ابتداء کی اور جس نے کسی کام پر مومن کو سرزنش کی۔ مرنے سے پہلے وہ اس کا مرتکب ہوگا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ عَيَّرَ مُؤْمِناً بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّىٰ يَرْكَبَهُ.

۳۔ جس نے مومن کو کسی فعل پر سرزنش کی۔ وہ مرنے سے پہلے اس کا مرتکب ہوگا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ بِمَا يُؤَنِّبُهُ أَنَّبَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن کو سرزنش کرنے آئے گا اللہ دنیا و آخرت میں اُسے سرزنش کرے گا۔

دوسو چھہتّرواں باب

غیبت و بہتان

(بَابُ) ۲۷۶

☆(الْغِيبَةِ وَالْبَهْتِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلْغِيبَةُ أَسْرَعُ فِي دِينِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْأَكِلَةِ فِي جَوْفِهِ.

قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اَلْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ عِبَادَةٌ مَا لَمْ يُحْدِثْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا يُحْدِثُ؟ قَالَ: الْاِغْتِيَابُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ غیبت مرد مسلمان کے دین کو اس طرح ہلاک کرتی ہے جس طرح سرطان (کینسر) کسی کے پیٹ میں ہو اور اسے ہلاک کردے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کے اندر انتظار نماز میں بیٹھنا عبادت ہے جب تک نیا امر واقع نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیا۔ فرمایا غیبت گوئی نہ ہو۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا رَأَتْهُ عَيْنَاهُ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَاهُ فَهُوَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ

يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کے بارے میں ہر وہ بات کہہ دی جو آنکھ سے دیکھی یا کان سے سنی ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہ اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ مومنو کے متعلق بُری باتیں مشہور کریں ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

٣ـ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن الحسن بن عليّ الوشّاء، عن داود بن سرحان قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الغيبة قال: هو أن تقول لأخيك في دينه ما لم يفعل وتبثّ عليه أمراً قد ستره الله عليه لم يقم عليه فيه حدّ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غیبت کے متعلق پوچھا فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اپنے دینی بھائی کے متعلق وہ بات بیان کرو جو اس نے نہ کی ہو اور ایسا امر اس کے لئے ثابت کرو جس کو اللہ نے چھپایا ہو اور ان پر حد شرعی نہ لگائی گئی ہو۔

٤ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن أبي عبدالله، عن أبيه، عن هارون بن الجهم، عن حفص ابن عمر، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سئل النبيّ صلى الله عليه وآله: ما كفّارة الاغتياب قال: تستغفر الله لمن اغتبته كلّما ذكرته.

۴۔ حضرت رسولِ خدا سے کسی نے پوچھا کہ غیبت کا کفارہ کیا ہے فرمایا جس کی تم نے غیبت کی جب بھی اس کی یاد آئے اس کے لئے خدا سے استغفار کرو۔

٥ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن مالك بن عطيّة عن ابن أبي يعفور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: من بهت مؤمناً أو مؤمنة بما ليس فيه بعثه الله في طينة خبال حتّى يخرج ممّا قال، قلت: وما طينة الخبال؟ قال: صديد يخرج من فروج المومسات.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی مومن یا مومنہ پر تہمت رکھی خدا اسے روز قیامت طینت خبال سے اٹھائے گا پوچھا طینت خبال کیا ہے فرمایا وہ پیپ ہے جو زناکار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گی۔

٦ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن العبّاس بن عامر، عن أبان، عن رجل لا نعلمه إلّا يحيى الأزرق قال: قال لي أبو الحسن صلوات الله عليه: من ذكر رجلاً من خلفه بما هو فيه ممّا

عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَغْتَبْهُ وَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِمَا هُوَ فِيهِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ النَّاسُ اغْتَابَهُ وَ مَنْ ذَكَرَهُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَهُ.

۶۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو کسی کی پس پشت ایسی برائی بیان کرے جو لوگوں میں مشہور ہو گئی ہو اور اس نے کی بھی ہو تو اس نے غیبت نہ کی اور جو ایسی برائی بیان کرے جو اس نے کی ہو مگر مشہور نہ ہوئی ہو تو یہ غیبت ہو گی اور جس نے ایسی بات بیان کی جو اس نے کی نہ ہو تو یہ بہتان ہے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْغِيبَةُ أَنْ تَقُولَ فِي أَخِيكَ مَا سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَ أَمَّا الْأَمْرُ الظَّاهِرُ فِيهِ مِثْلُ الْحِدَّةِ وَالْعَجَلَةِ فَلَا (۱) ؛ وَالْبُهْتَانُ أَنْ تَقُولَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں بری بات کہو جس کو اللہ نے چھپایا ہو۔ لیکن جو عیب کھلم کھلا ہو جیسے تند مزاجی یا جلد بازی تو وہ غیبت نہیں۔

دو سو ستہتر واں باب

نقلِ سخنِ ہر مومن

(بَابُ) ۲۷۷

(الرِّوَايَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِ)

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ رَوَى عَلَى مُؤْمِنٍ رِوَايَةً يُرِيدُ بِهَا شَيْنَهُ وَهَدْمَ مُرُوءَتِهِ لِيَسْقُطَ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْ وَلَايَتِهِ إِلَى وَلَايَةِ الشَّيْطَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ الشَّيْطَانُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کے متعلق ایسی روایت بیان کرتا ہے جس سے اس کے عیب ظاہر ہوں اس کی مروت ختم ہو جائے اور لوگوں کی نگاہوں میں اس کا وقار ختم ہو جائے تو اللہ اس کو اپنی ولایت سے نکال کر ولایت شیطان میں داخل کرتا ہے اور شیطان بھی اس کو قبول نہیں کرتا۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: تَعْنِي سِفْلَيْهِ قَالَ: لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ، إِنَّمَا هِيَ إِذَاعَةُ سِرِّهِ.

۲۔عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سے کہا۔کیا عورت مومن، مومن پر حرام ہے فرمایا۔ہاں میں نے کہا کیا اس سے مراد آپ کی دونوں شرمگاہیں ہیں۔فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی مومن کا راز کھولنا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِيمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ «عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ» قَالَ: مَا هُوَ أَنْ يَنْكَشِفَ فَتَرَىٰ مِنْهُ شَيْئاً إِنَّمَا هُوَ أَنْ تَرْوِيَ عَلَيْهِ أَوْ تَعِيبَهُ.

۳۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عورت مومن، مومن پر حرام ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ شرمگاہ کھول کر اس کا کوئی حصہ دیکھ لے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کا عیب ظاہر ہو۔

دوسو اٹھتّرواں باب

شماتت

(بَابُ الشَّمَاتَةِ) ۲۷۸

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تُبْدِي الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيُصَيِّرَهَا بِكَ، وَقَالَ: مَنْ شَمِتَ بِمُصِيبَةٍ نَزَلَتْ بِأَخِيهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يُفْتَتَنَ.

۱۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اپنے بھائی کی مصیبت پر اظہار خوشی نہ کرو۔ورنہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور وہ مصیبت تم پر نازل ہو جائے گی اور یہ بھی فرمایا۔جو اپنے بھائی کی مصیبت پر شماتت کرے گا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک کسی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔

دوسو اناسی واں باب

سباب (گالی دینا)

(بَابُ السِّبَابِ) ۲۷۹

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سِبَابُ الْمُؤْمِنِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مومن کو گالی دینے والا اپنے کو جہنم کے کنارے پہنچانے والا ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِهِ مَعْصِيَةٌ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا، مومن کو گالی دینے والا سب سے بڑا فاسق ہے اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کا احترام اسی طرح لازم ہے جیسے اس کے خون کا احترام لازم ہے۔

۳ - عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيمَا أَوْصَاهُ أَنْ قَالَ: لاَتَسُبُّوا النَّاسَ فَتَكْتَسِبُوا الْعَدَاوَةَ بَيْنَهُمْ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کچھ ہدایت فرمایئے۔ پس منجملہ باتوں کے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے آپس میں عداوت پیدا ہوتی ہے۔

٤ - اِبْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي رَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ قَالَ: اَلْبَادِي مِنْهُمَا أَظْلَمُ، وَوِزْرُهُ وَوِزْرُ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ، مَالَمْ يَتَعَدَّ إِلَى الْمَظْلُومِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو ابتدا کرنے والا زیادہ ظالم ہوگا اس کا اور اس کے دوسرے کا گناہ اس پر ہوگا جب تک وہ مظلوم سے معافی نہ مانگے۔

٥ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَاشَهِدَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ بِكُفْرٍ قَطُّ إِلَّابَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا ، إِنْ كَانَ شَهِدَ [بِهِ] عَلَى كَافِرٍ صَدَقَ وَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا رَجَعَ الْكُفْرُ عَلَيْهِ ، فَإِيَّاكُمْ وَالطَّعْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک آدمی اگر دوسرے کے کفر کی گواہی دے تو ان میں ایک کافر ہوگا اگر جس کے متعلق کفر کی گواہی دی ہے وہ کافر ہے تب تو یہ سچا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو کفر اس کی طرف رجوع کرے گا۔ پس اپنے کو مومن پر طعن کرنے سے بچاؤ۔

٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّعْنَةَ إِذَاخَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً (٢) وَإِلَّارَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو اگر وہ مستحق لعن ہے تو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اگر نہیں تو لعن کرنے والے کی طرف جاتی ہے۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّعْنَةَ إِذَاخَرَجَتْ مِنْ فِي صَاحِبِهَا تَرَدَّدَتْ بَيْنَهُمَا فَإِنْ وَجَدَتْ مَسَاغاً وَإِلَّارَجَعَتْ عَلَى صَاحِبِهَا .

۷۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ لعنت جب کسی کے منہ سے نکلتی ہے تو گھومتی ہے دونوں کے درمیان اگر وہ صحیح ہے تو خیر ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف عود کرتی ہے۔

٨ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَاقَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ الْمُؤْمِنِ : أُفٍّ خَرَجَ مِنْ وَلَايَتِهِ وَإِذَاقَالَ : أَنْتَ عَدُوِّي كَفَرَ أَحَدُهُمَا ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْ مُؤْمِنٍ عَمَلاً وَهُوَ مُضْمِرٌ عَلَى أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ سُوءاً .

۸۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؐ نے جب کوئی کسی مومن بھائی کے متعلق کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی ولایت سے خارج ہو جاتا ہے اور جب کہتا ہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک کافر ہوگا اور اللہ کسی ایسے مومن کے عمل کو قبول نہ کرے گا جس کے دل میں اپنے مومن بھائی کی طرف سے بدی چھپی ہو۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَطْعَنُ فِي عَيْنِ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَاتَ بِشَرِّ مِيتَةٍ وَكَانَ قَمِناً أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَى خَيْرٍ .

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے کسی مومن کو اس کے سامنے طعنہ دیا وہ بدترین موت مرے گا اور اس کا سزاوار ہوگا کہ امر نیک کی طرف رجوع نہ کرے۔

دوسو اسّی واں باب

تہمت و بدگمانی

(بَابُ) ۲۸۰

٭(التُّهَمَةِ وَسُوءِ الظَّنِّ)٭

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ انْمَاثَ الْإِيمَانُ مِنْ قَلْبِهِ(۲) كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن اپنے مومن بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں اس طرح پگھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنِ اتَّهَمَ أَخَاهُ فِي دِينِهِ فَلَا حُرْمَةَ بَيْنَهُمَا وَمَنْ عَامَلَ أَخَاهُ بِمِثْلِ مَا عَامَلَ بِهِ النَّاسَ فَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا يَنْتَحِلُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے اپنے دینی بھائی پر تہمت لگائی تو ان دونوں کے درمیان حرمت باقی

نہ رہے گی اور جس نے اپنے مومن بھائی سے وہ برتاؤ کیا جو مخالف لوگ کرتے ہیں تو وہ اپنے دعوے ایمانی سے الگ ہو جائیگا۔

۳ ۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي كَلَامٍ لَهُ : ضَعْ أَمْرَ أَخِيكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى يَأْتِيَكَ مَا يَغْلِبُكَ مِنْهُ ، وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ سُوءاً وَأَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمِلاً .

۳ ۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے برادر مومن سے بہتر ین سلوک کرو جب تک اس سے ایسا امر سرزد نہ ہو جو تمہیں عاجز بنا دے اور اپنے بھائی سے بدگمان نہ ہو جب تک تم اسے عمل خیر کرتے پاؤ۔

دوسو اکیاسی واں باب

اس کے بارے میں جو اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرے

(بَابُ) ۲۸۱

☆(مَنْ لَمْ يُنَاصِحْ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعْشَى عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَعَى فِي حَاجَةٍ لِأَخِيهِ فَلَمْ يَنْصَحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ .

۱ ۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی کسی مومن بھائی کی حاجت برآری میں سعی تو کرے لیکن اسے نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ .

۲ ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ جَمِيعاً ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُصَبِّحِ بْنِ هِلْقَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا اسْتَعَانَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُبَالِغْ فِيهَا بِكُلِّ جُهْدِهِ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ أَبُوبَصِيرٍ : قُلْتُ : لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَاتَعْنِي بِقَوْلِكَ : وَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : مِنْ لَدُنْ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ آخِرِهِمْ .

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ہمارے اصحاب میں سے اگر کسی سے کوئی طالب امداد ہو اور وہ اس کی پوری طرح امداد نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ اور مومنین سے خیانت کی۔ ابوبصیر نے کہا۔ آپ کی مومنین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا امیرالمومنینؑ سے امام آخر تک۔

٤ ـ عَنْهُمَا جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ مَشَىٰ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ ثُمَّ لَمْ يُنَاصِحْهُ فِيهَا كَانَ كَمَنْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَكَانَ اللهُ خَصْمَهُ .

۴۔ راوی نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے برادر مومن کی حاجت براری میں سعی کی اور اس کو نصیحت نہ کی وہ اس کی مثل ہے جس نے اللہ و رسولؐ سے خیانت کی۔ اللہ اس کا دشمن ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَرَبْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنِ اسْتَشَارَ أَخَاهُ فَلَمْ يَمْحَضْهُ مَحْضَ الرَّأْيِ سَلَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَأْيَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے برادر مومن سے مشورہ کرے اور وہ سچی رائے اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَشَىٰ مَعَ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ يُنَاصِحْهُ فَقَدْ خَانَ اللهَ وَ رَسُولَهُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندۂ مومن کی حاجت براری کے لیے چلے اور اس کو نصیحت نہ کرے تو اس نے خدا اور رسولؐ سے خیانت کی۔

دوسو بیاسی واں باب

خُلفِ وعد

(بَابُ خُلْفِ الْوَعْدِ) ۲۸۲

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عِدَةُ الْمُؤْمِنِ أَخَاهُ نَذْرٌ لَاكَفَّارَةَ لَهُ ، فَمَنْ أَخْلَفَ فَبِخُلْفِ اللهِ بَدَأَ وَلِمَقْتِهِ تَعَرَّضَ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ : يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَالَاتَفْعَلُونَ ۞ كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَاللهِ أَنْ تَقُولُوا مَالَاتَفْعَلُونَ».

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن سے مومن کا وعدہ کرنا ایک قسم کی نذر ہے جس کا کفارہ نہیں جس نے وعدہ کے خلاف کیا اس نے اللہ سے خلف وعد کی ابتدا ر کی اور خدا کی دشمنی پر آمادہ ہوا۔ خدا سورۃ الصف میں فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں، خدا کے نزدیک سب سے بڑی دشمنی کی بات یہ ہے کہ جو کہو اسے پورا نہ کرو۔

٢ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَفِ إِذَا وَعَدَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ جب وعدہ کرے اسے پورا کرے۔

دوسو تراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے برادرِ مومن ملنے آئے اور وہ نہ ملے

(بَابٌ) ۲۸۳

۞(مَنْ حَجَبَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ)۞

١ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ

جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو مومن برادر مومن کے اذنِ دخول سے مانع ہو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان ستر ہزار دیواریں کھڑی کردے گا ایک دیوار کا فاصلہ دوسری دیوار سے ایکہزار برس کی راہ کا ہوگا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَى وَاحِدٌ مِنْهُمُ الثَّلَاثَةَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي مَنْزِلِ أَحَدِهِمْ فِي مُنَاظَرَةٍ بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْغُلَامُ فَقَالَ: أَيْنَ مَوْلَاكَ؟ فَقَالَ: لَيْسَ هُوَ فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ الرَّجُلُ وَدَخَلَ الْغُلَامُ إِلَى مَوْلَاهُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ كَانَ الَّذِي قَرَعَ الْبَابَ؟ قَالَ: كَانَ فُلَانٌ فَقُلْتُ لَهُ: لَسْتَ فِي الْمَنْزِلِ، فَسَكَتَ وَلَمْ يَكْتَرِثْ وَلَمْ يَلُمْ غُلَامَهُ وَلَا اغْتَمَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِرُجُوعِهِ عَنِ الْبَابِ وَأَقْبَلُوا فِي حَدِيثِهِمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ بَكَّرَ إِلَيْهِمُ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُمْ وَقَدْ خَرَجُوا يُرِيدُونَ ضَيْعَةً لِبَعْضِهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَنَا مَعَكُمْ؟ فَقَالُوا لَهُ: نَعَمْ، وَلَمْ يَعْتَذِرُوا إِلَيْهِ وَكَانَ الرَّجُلُ مُحْتَاجاً ضَعِيفَ الْحَالِ، فَلَمَّا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا غَمَامَةٌ قَدْ أَظَلَّتْهُمْ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَطَرٌ، فَبَادَرُوا فَلَمَّا اسْتَوَتِ الْغَمَامَةُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ أَيَّتُهَا النَّارُ خُذِيهِمْ وَأَنَا جَبْرَئِيلُ رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا نَارٌ مِنْ جَوْفِ الْغَمَامَةِ قَدِ اخْتَطَفَتِ الثَّلَاثَةَ النَّفَرَ وَبَقِيَ الرَّجُلُ مَرْعُوباً يَعْجَبُ مِمَّا نَزَلَ بِالْقَوْمِ وَلَا يَدْرِي مَا السَّبَبُ؟ فَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَقِيَ يُوشَعَ بْنَ نُونٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَمَا رَأَى وَمَا سَمِعَ، فَقَالَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ أَنْ كَانَ عَنْهُمْ رَاضِياً وَذَلِكَ بِفِعْلِهِمْ بِكَ، فَقَالَ: وَمَا فِعْلُهُمْ بِي؟ فَحَدَّثَهُ يُوشَعُ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَأَنَا أَجْعَلُهُمْ فِي حِلٍّ وَأَعْفُو عَنْهُمْ، قَالَ: لَوْ كَانَ هَذَا قَبْلُ لَنَفَعَهُمْ فَأَمَّا السَّاعَةَ فَلَا، وَعَسَى أَنْ يَنْفَعَهُمْ مِنْ بَعْدُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا اے محمد بن سنان زمانہ بنی اسرائیل میں چار شخص مومنین میں سے تھے ان میں سے ایک تین سے ملنے آیا۔ وہ ایک گھر میں باتیں کر رہے تھے اس شخص نے دق الباب کیا ایک غلام نکلا اس نے کہا تیرا آقا کہاں ہے اس نے کہا وہ تو گھر پر نہیں ہیں وہ شخص لوٹ گیا۔ غلام جب آقا کے پاس آیا تو اس نے پوچھا دق الباب کس نے کیا تھا اس نے کہا فلاں نے، میں نے کہہ دیا آپ گھر پر نہیں ہیں یہ سن کر وہ چپ رہا اور نہ پروا کی

اور نہ غلام کو سرزنش کی اور نہ ان میں سے کسی کو اس بات کا رنج ہوا۔ دوسرے علی الصباح وہ شخص پھر آیا اور ان سے ملا وہ کسی کے کھیت پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے اس نے سلام کیا اور کہا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں انھوں نے کہا اچھا۔ اس سے معافی نہ مانگی۔ یہ شخص مرد محتاج تھا راہ میں جا رہے تھے کہ بادل سر پر چھایا۔ وہ سمجھے بارش آرہی ہے چال تیز کی جب بادل ان کے سروں پر چھاگیا تو اس کے اندر سے ایک منادی نے ندا کی اے آگ ان کو پکڑلے میں جبرئیل اللہ کا رسول ہوں ناگاہ آگ بادل سے نکلی اور ان تینوں کو جلادیا۔ وہ شخص اس حادثہ سے خوف زدہ اور متعجب باقی رہا۔ اسے پتہ نہ چلا کہ اس کا سبب کیا ہے شہر کے اندر آیا تو حضرت یوشع بن نون سے ملاقات ہوئی۔ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا ان سے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا تجھے معلوم نہیں یہ ان پر خدا کا غصہ تھا اس عمل پر جو انھوں نے تیرے ساتھ کیا تھا اس نے کہا وہ کیا عمل تھا حضرت یوشع نے بیان کیا۔ اس نے کہا میں نے خدا کے لئے ان کو معاف کر دیا۔ فرمایا یہ معافی پہلے ہوتی تو ان کے لئے فائدہ بخش ہوتی اب تو آخرت ہی میں کام آئے گی۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُؤْمِنٍ حِجَابٌ ضَرَبَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ سَبْعِينَ أَلْفَ سُورٍ ، غِلَظُ كُلِّ سُورٍ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ [مَا بَيْنَ السُّورِ إِلَى السُّورِ مَسِيرَةُ أَلْفِ عَامٍ] .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک مومن دوسرے مومن سے ملنا پسند نہ کرے تو اس کے اور جنت کے درمیان ستر دیواریں حائل ہوں گی اور ہر دیوار ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی اور ایک کا فاصلہ دوسری سے ہزار سالہ راہ کی مسافت پر ہوگا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً [أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ] وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ أَتَى مُسْلِماً زَائِراً أَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِ لَمْ يَزَلْ فِي لَعْنَةِ اللهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي لَعْنَةِ اللهِ حَتَّى يَلْتَقِيَا ؟ قَالَ ، نَعَمْ يَا أَبَا حَمْزَةَ .

۴۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے کہا۔ اگر ایک مسلمان مسلمان کے پاس آتا ہے اس سے ملاقات کر کے کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے اور وہ اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے اور وہ اجازت نہیں دیتا اور گھر میں سے نہیں نکلتا تو آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ اے ابوحمزہ جو ایسا کرے

گا اس پر اللہ کی لعنت ہوتی رہے جب تک وہ ملیں نہیں۔ میں نے کہا اللہ کی لعنت ہو گی۔ فرمایا ہاں۔ اے ابوحمزہ۔

دوسو چوراسی واں باب

اس کے بارے میں جس سے اس کا بھائی مدد چاہے اور وہ نہ کرے

(بَابُ) ۲۸۴

(مَنِ اسْتَعَانَ بِهِ أَخُوهُ فَلَمْ يُعِنْهُ)

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سعدان، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَمِينٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ بَخِلَ بِمَعُونَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ وَالْقِيَامِ لَهُ فِي حَاجَتِهِ [إِلَّا] ابْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ عَلَيْهِ وَلَا يُوجَرُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اپنے مومن بھائی کی اعانت یا اس کی حاجت برلانے میں بخل کرے گا تو وہ مبتلا ہو گا ایسے شخص کی مدد پر جس کی مدد سے وہ گناہگار ہو گا اور اس نیکی کا کوئی اجر نہ پائے گا۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِنَا أَتَى رَجُلاً مِنْ إِخْوَانِهِ فَاسْتَعَانَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ فَلَمْ يُعِنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ إِلَّا ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِأَنْ يَقْضِيَ حَوَائِجَ غَيْرِهِ مِنْ أَعْدَائِنَا يُعَذِّبُهُ اللَّهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں اگر کسی کے پاس کوئی برادر مومن آئے اور اپنی کسی ضرورت میں مدد چاہے اور وہ باوجود مدد کرنے کے قابل ہونے کے مدد نہ کرے تو خدا اس سے سلب توفیق کرکے ہمارے دشمنوں میں سے کسی کی مدد کراتا ہے تاکہ اسے روز قیامت تک عذاب میں مبتلا رکھے۔

۳ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمْ يَدَعْ رَجُلٌ مَعُونَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يَسْعَى فِيهَا وَيُوَاسِيَهُ إِلَّا ابْتُلِيَ بِمَعُونَةِ مَنْ يَأْثَمُ وَلَا يُوجَرُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی برادر مومن کی اعانت اور اس کے بارے میں سعی و ہمدردی چھوڑ دیتا ہے خدا اس کو ایسے شخص کی اعانت میں مبتلا کرتا ہے جس کی اعانت گناہ ہو اور کوئی اجر نہ رکھے۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ [أَخِيهِ] أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيراً بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس اس کا مومن بھائی بعض حالات میں طالب پناہ ہو اور وہ باوجود قدرت اسے پناہ نہ دے تو وہ ولایت خدا سے خارج ہو جاتا ہے۔

دوسو پچاسی واں باب

جو کوئی برادر مومن نہ خود کوئی چیز دے نہ دوسروں کو دینے دے

(بَابُ) ۲۸۵

٭(مَنْ مَنَعَ مُؤْمِناً شَيْئاً مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ)٭

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ، جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ أَحْنَفَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَنَعَ مُؤْمِناً شَيْئاً مِمَّا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِ أَقَامَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدّاً وَجْهُهُ مُزْرَقَّةً عَيْنَاهُ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَيُقَالُ: هٰذَا الْخَائِنُ الَّذِي خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بندۂ مومن کو باوجود قدرت رکھنے نہ خود کوئی شے دے اور نہ دوسروں سے دلائے تو وہ روز قیامت اس طرح محشور ہو گا۔ کالا منہ نیلی آنکھیں دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے کہا جائے گا یہ خائن ہے جس نے خدا و رسولؐ سے خیانت کی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔

۲ - اِبْنُ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا يُونُسُ مَنْ حَبَسَ حَقَّ الْمُؤْمِنِ أَقَامَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ عَلَىٰ رِجْلَيْهِ حَتَّىٰ يَسِيلَ عَرَقُهُ أَوْدَمُهُ وَ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ عِنْدِاللهِ : هٰذَا الظَّالِمُ الَّذِي حَبَسَ عَنِ اللهِ حَقَّهُ قَالَ : فَيُوبَّخُ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ.

۲ - راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے یونس جس نے حق مومن کو روکا۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت پانچ سو سال تک کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ پسینہ یا خون (بلحاظ گناہ) اس کے پیروں سے بہے گا اور ایک منادی ندا کرے گا یہ وہ ہے جس نے اللہ کا حق روکا۔ پھر وہ چالیس روز سرزنش کرنے کے بعد دوزخ میں ڈال دیا جائیگا

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ دَارٌ فَاحْتَاجَ مُؤْمِنٌ إِلَىٰ سُكْنَاهَا فَمَنَعَهُ إِيَّاهَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا مَلَائِكَتِي أَبَخِلَ عَبْدِي عَلَىٰ عَبْدِي بِسُكْنَى الدَّارِ الدُّنْيَا؟ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَسْكُنُ جِنَانِي أَبَداً .

۳ - فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے پاس گھر تھا اور برادر مومن اس گھر کا محتاج ہوا اور وہ اس کو رہائش کے لئے نہ دے تو خدا فرماتا ہے اے میرے ملائکہ! اس میرے بندے نے میرے بندے کو دنیا میں گھر نہ دیا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں ہرگز جگہ نہ دوں گا۔

٤ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ أَتَاهُ أَخُوهُ الْمُؤْمِنُ فِي حَاجَةٍ فَإِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاقَهَا إِلَيْهِ فَإِنْ قَبِلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَصَلَهُ بِوَلَايَتِنَا وَ هُوَ مَوْصُولٌ بِوَلَايَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِنْ رَدَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَىٰ قَضَائِهَا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ شُجَاعاً مِنْ نَارٍ يَنْهَشُهُ فِي قَبْرِهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَغْفُورٌ لَهُ أَوْ مُعَذَّبٌ ، فَإِنْ عَذَرَهُ الطَّالِبُ كَانَ أَسْوَءَ حَالاً قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ مُسْتَجِيراً بِهِ فِي بَعْضِ أَحْوَالِهِ فَلَمْ يُجِرْهُ بَعْدَ أَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ وَلَايَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ.

۴ - فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اللہ کی رحمت ہے اس نے اس محتاج کو اس کے پاس بھیجا اگر اس نے اس کی ضرورت پوری کر دی تو اس کی ہماری اور اللہ کی مدد حاصل ہوئی اور اگر اس کو رد کر دیا درآنحالیکہ اس کو بجا لانے پر قدرت تھی تو خدا اس پر ایک اژدہا مسلط کریگا۔ آگ کا بنا ہوا جو روز قیامت اس کو نوچتا رہے گا مغفور ہو یا معذب اور اگر طالب عذر خواہ تو اور بُرا حال ہوگا اور یہ بھی فرمایا۔ جو کسی کے پاس کسی خاص مصیبت میں طالب پناہ ہو کر آئے تو وہ باوجود قدرت مدد نہ کرے تو اللہ کی مدد اس سے منقطع ہو جائے گی۔

دوسوچھیاسی واں باب

جو مومن کو ڈرائے

((بَابُ) ۲۸۶

☆(مَنْ اَخَافَ مُؤْمِناً)☆

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ نَظَرَ إِلَى مُؤْمِنٍ نَظْرَةً لِيُخِيفَهُ بِهَا أَخَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کسی مومن کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے دیکھے تو اس کو اللہ اس دن خوف زدہ بنائے گا جس روز سوائے اس کی پناہ کے کوئی پناہ نہ ہو گی۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَّافِ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَلَمْ يُصِبْهُ فَهُوَ فِي النَّارِ؛ وَمَنْ رَوَّعَ مُؤْمِناً بِسُلْطَانٍ لِيُصِيبَهُ مِنْهُ مَكْرُوهٌ فَأَصَابَهُ فَهُوَ مَعَ فِرْعَوْنَ وَآلِ فِرْعَوْنَ فِي النَّارِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کسی مومن کو بادشاہ سے ڈرائے تاکہ اس پر کوئی مصیبت آجائے پس اگر وہ محفوظ رہے تب تو ڈرانے والا جہنم میں جائے گا اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچ گئی تو وہ فرعون اور آلِ فرعون کے ہمراہ جہنم میں جائے گا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَعَانَ عَلَى مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : آيِسٌ مِنْ رَحْمَتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو مومن کے خلاف ذرا سی بھی کوشش کریگا روز قیامت اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا میری رحمت سے مایوس۔

دوسو ستاسی واں باب

چغل خوری

(بَابُ النَّمِيمَةِ) ۲۸۷

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى يَارَسُولَ اللهِ ، قَالَ : الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ ، الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُونَ لِلْبُرَآءِ الْمَعَايِبَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بدترین انسان کون ہے لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ۔ فرمایا چغل خور، لوگوں میں جدائی ڈالنے والا، معائب سے بری ہونے سے بغاوت کرنے والا۔

٢ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مُحَرَّمَةٌ الْجَنَّةُ عَلَى الْقَتَّاتِينَ[۲] الْمَشَّائِينَ بِالنَّمِيمَةِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حرام ہے جنت باتوں پر کان لگانے والے چغل خوروں پر۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : شِرَارُكُمُ الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْمُبْتَغُونَ لِلْبُرَآءِ الْمَعَايِبَ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بدترین انسان چغل خور، احباب میں تفرقہ ڈالنے والے اور گناہوں کی برأت سے بغاوت کرنے والے۔

دوسواٹھاسی واں باب

افشائے راز

((بَابُ الْإِذَاعَةِ)) ۲۸۸

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَجْلَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ أَقْوَاماً بِالْإِذَاعَةِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِالْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِيَّاكُمْ وَالْإِذَاعَةَ .

١۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے سرزنش کی ہے منافقوں کو افشائے راز کے متعلق اپنے اس قول میں "جب ان کے لئے کوئی معاملہ امن یا خوف کا ہوتا ہے تو وہ اس کو افشا کر دیتے ہیں" پس اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدٍالْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ جَحَدَنَا حَقَّنَا .

قَالَ : وَقَالَ لِمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ : الْمُذِيعُ حَدِيثَنَا كَالْجَاحِدِ لَهُ .

٢۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام جس نے ہمارا افشائے راز کیا ایسا ہے گویا ہمارے حق سے انکار کیا اور معلی بن خُنَیس سے فرمایا ہماری بات کو دوسروں (مخالفوں) سے بیان کرنے والا اس سے انکار کرنے والے کی مانند ہے۔

٣ ـ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيثَنَا سَلَبَهُ اللهُ الْإِيمَانَ .

٣۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا اللہ نے اس کے ایمان کو سلب کر لیا۔

٤ ـ يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا قَتَلَنَا مَنْ أَذَاعَ حَدِيثَنَا قَتْلَ خَطَأٍ وَلٰكِنْ قَتَلَنَا قَتْلَ عَمْدٍ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے جس نے ہماری حدیث کا افشا کیا۔ اس نے ہم کو خطاً نہیں بلکہ عمداً قتل کیا۔

٥ ـ يُونُسُ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يُحْشَرُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَدِيَ دَماً فَيُدْفَعُ إِلَيْهِ شِبْهُ الْمِحْجَمَةِ أَوْ فَوْقَ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لَهُ : هٰذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِ فُلانٍ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّكَ قَبَضْتَنِي وَمَا سَفَكْتُ دَماً فَيَقُولُ : بَلىٰ سَمِعْتَ مِنْ فُلانٍ رِوَايَةَ كَذَا وَكَذَا ، فَرَوَيْتَهَا عَلَيْهِ فَنُقِلَتْ حَتَّىٰ صَارَتْ إِلَىٰ فُلانٍ الْجَبَّارِ فَقَتَلَهُ عَلَيْهَا وَهٰذَا سَهْمُكَ مِنْ دَمِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ روز قیامت ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے کسی کا خون نہ بہایا ہوگا اس کی طرف ایک حجامت بنانے کا آلہ یا اس سے بڑی کوئی چیز بڑھا کر کہا جائے گا یہ ہے یہ حصہ فلاں کے خون بہانے کے سلسلے میں وہ کہے گا پروردگار تو جانتا ہے کہ مرتے دم تک میں نے کسی کا خون نہ بہایا تھا خدا فرمائے ہاں لیکن تو نے فلاں سے بات سنی تھی تو نے اس کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسروں سے بیان کیا وہ نقل ہوتے ہوتے فلاں ظالم تک پہنچی جس نے اس کو قتل کر دیا لہٰذا یہ تیرا حصہ ہے اس کے خون سے۔

٦ ـ يُونُسُ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَتَلا هٰذِهِ الْآيَةَ : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ» قَالَ : وَاللهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَلا ضَرَبُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ سَمِعُوا أَحَادِيثَهُمْ فَأَذَاعُوهَا فَأُخِذُوا عَلَيْهَا فَقُتِلُوا فَصَارَ قَتْلاً وَاعْتِدَاءً وَمَعْصِيَةً .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کی "یہ سزا ان کو اس لئے دی گئی ہے کہ وہ آیات الٰہی سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے اس لئے کہ وہ نافرمان تھے حد سے تجاوز کرنے والے" پھر فرمایا واللہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا نہ تلواروں سے مارا تھا بلکہ انھوں نے انبیاء سے احادیث سن کر افشا نے راز کیا تھا جس پر وہ پکڑے گئے اور قتل کئے گئے یہ بھی قتل ہی تھا اور حد سے تجاوز کرنا اور معصیت میں مبتلا ہونا۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ» فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ مَا قَتَلُوهُمْ بِأَسْيَافِهِمْ وَلٰكِنْ أَذَاعُوا سِرَّهُمْ وَأَفْشَوْا عَلَيْهِمْ فَقُتِلُوا .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "وہ انبیا کو بے گناہ قتل کرتے تھے" واللہ انھو

نے تلواروں سے قتل نہیں کیا۔ اپنے انبیاء کے بھید لوگوں پر ظاہر کئے اور افشائے راز کئے جس کی بناء پر وہ قتل کئے گئے

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَيَّرَ قَوْماً بِالْإِذَاعَةِ ، فَقَالَ : «وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ» فَإِيَّاكُمْ وَالْإِذَاعَةَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی ہے لوگوں کو افشائے راز پر جیسا کہ فرماتا ہے "جب ان کے سامنے کوئی معاملہ امن یا خوف کا آیا تو انھوں نے افشا کر دیا" اپنے کو افشائے راز سے بچاؤ۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَذَاعَ عَلَيْنَا شَيْئاً مِنْ أَمْرِنَا فَهُوَ كَمَنْ قَتَلَنَا عَمْداً وَلَمْ يَقْتُلْنَا خَطَأً .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہمیں ضرر پہنچانے کے لئے ہمارے معاملات کا کوئی جز بھی افشا کیا تو گویا عمداً اس نے ہم کو قتل کیا نہ کہ خطاً۔

١٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ صَاعِدٍ مَوْلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مُذِيعُ السِّرِّ شَاكٌّ ، وَقَائِلُهُ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَافِرٌ وَمَنْ تَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَهُوَ نَاجٍ ، قُلْتُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : التَّسْلِيمُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ ہمارے رازوں کا افشا کرنے والا ہماری امامت میں شک کرنے والا ہے اور نا اہلوں سے اس کا بیان کرنے والا کافر ہے اور جس نے خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا وہ نجات پانے والا ہے میں نے پوچھا عروۃ الوثقیٰ کیا ہے۔ فرمایا ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنا۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْكُوفِيِّينَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الدِّينَ دَوْلَتَيْنِ دَوْلَةَ آدَمَ ـ وَهِيَ دَوْلَةُ اللهِ ـ وَ دَوْلَةَ إِبْلِيسَ ، فَإِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يُعْبَدَ عَلَانِيَةً كَانَتْ دَوْلَةَ آدَمَ وَإِذَا أَرَادَ اللهُ أَنْ يُعْبَدَ فِي السِّرِّ كَانَتْ دَوْلَةَ إِبْلِيسَ ، وَالْمُذِيعُ لِمَا أَرَادَ اللهُ سَتْرَهُ مَارِقٌ مِنَ الدِّينِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں دو حکومتیں قرار دی ہیں حکومت آدم

اور حکومت ابلیس۔ جب خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت علانیہ ہو (یعنی حاکم عادل کی حکومت میں) تو یہ حکومتِ آدم ہے اور جب چاہتا ہے کہ لوگ چھپ کر حکومت کریں (ظالم حکمراں کے خوف سے) تو یہ ابلیسی حکومت ہے۔ ایسی بات کا ظاہر کرنے والا جسے خدا چھپانا چاہے اپنے دین کا برباد کرنے والا ہے۔

١٢ ـ أبوعَلِيٍّ الأشعريُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجّاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنِ اسْتَفْتَحَ نَهارَهُ بِإِذاعَةِ سِرِّنا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَضِيقَ الْمَحابِسِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ہمارے بھید کا ظاہر کرنے والا ہے۔ تو خدا اس پر مسلط کرتا ہے گرم لوہے کو اور تنگ قیدخانوں کو۔

دوسونواسی واں باب

معصیت خدا کے ساتھ اطاعتِ مخلوق کرنا

(باب) ٢٨٩

☆(مَنْ أطاعَ الْمَخْلُوقَ فِي مَعْصِيَةِ الْخالِقِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ طَلَبَ رِضَا النّاسِ بِسَخَطِ اللهِ جَعَلَ اللهُ حامِدَهُ مِنَ النّاسِ ذامّاً .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی رضا چاہی خدا اس کی تعریف کرنے والے کو اس کی برائی کرنے والا بنا دیتا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ طَلَبَ مَرْضاةَ النّاسِ بِما يُسْخِطُ اللهَ كانَ حامِدُهُ مِنَ النّاسِ[٢] ذامّاً وَمَنْ آثَرَ طاعَةَ اللهِ بِغَضَبِ النّاسِ كَفاهُ اللهُ عَداوَةَ كُلِّ عَدُوٍّ ، وَحَسَدَ كُلِّ حاسِدٍ ، وَبَغْيَ كُلِّ باغٍ وَكانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ناصِراً وَظَهِيراً .

۲۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے جس نے خدا کو ناراض کرکے مخلوق کو راضی کیا۔ اللہ اس کے مداح کو اس کا مذمت کرنے والا بنا دے گا اور جس نے اللہ کی اطاعت میں مخلوق کو ناراض کیا اللہ ہر دشمن کی عداوت سے ہر حاسد کے حسد سے اور ہر باغی کی بغاوت سے اسے بچائے گا اور اس کا مددگار ہو گا۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : عِظْنِي بِحَرْفَيْنِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَنْ حَاوَلَ[5] أَمْراً بِمَعْصِيَةِ اللهِ كَانَ أَفْوَتَ لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَجِيءِ مَا يَحْذَرُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے تحریر فرمایا۔ جو معصیت خدا کا قصد کرے گا وہ سب سے زیادہ کھونے والا ہو گا اپنی امید کا اور جس چیز سے ڈرتا ہے بہت جلد اس کے سامنے آئے گی۔

٤ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِطَاعَةِ مَنْ عَصَى اللهَ ، وَلَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِفِرْيَةِ بَاطِلٍ عَلَى اللهِ ، وَلَا دِينَ لِمَنْ دَانَ بِجُحُودِ شَيْءٍ مِنْ آيَاتِ اللهِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقرؑ نے جو خدا کے نافرمان بندہ کی اطاعت سے قریب ہوا اس کا دین گیا جو باطل سے جا ملا اس کا دین بھی گیا اور جس نے کسی آیت کا بھی آیاتِ الٰہیہ میں سے انکار کیا اس کا دین بھی رخصت ہوا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ [الْأَنْصَارِيِّ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَرْضَى سُلْطَاناً بِسَخَطِ اللهِ خَرَجَ مِنْ دِينِ اللهِ .

۵۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جس نے مرضیِ سلطان حاصل کرنے کے لئے خدا کا غضب مول لیا وہ دین سے خارج ہوا۔

دوسو نوّے واں باب
دنیا میں گناہوں کی سزا

(بَابُ) ۲۹۰

☆(فِي عُقُوبَاتِ الْمَعَاصِي الْعَاجِلَةِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَمْسٌ إِنْ أَدْرَكْتُمُوهُنَّ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوهَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ وَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَلَمْ يَحْكُمُوا بِغَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ [عَزَّ وَجَلَّ] إِلَّا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ سے پناہ مانگو (۱) جب کسی قوم میں بالاعلان زنا ہونے لگے تو طاعون اور ایسی بیماریاں پھیلیں گی جو ان کے اسلاف کے لئے نہ تھیں (۲) کم نہ تولا جائے کم نہ ناپا جائے ورنہ قحط سالی نمودار ہوگی اور خرچ میں سختی ہوگی بادشاہ ظلم کرے گا (۳) زکوٰۃ نہ روکی جائے ورنہ بارش رک جائے گی چوپائے نہ ہوں گے تو ایک قطرہ نہ برسے گا اور عہد خدا کو اور عہد رسولؐ کو نہ توڑیں ورنہ خدا ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دے گا اور ان کا کچھ مال لوٹ لے گا (۵) جو احکام اللہ نے نازل کئے ہیں ان کے خلاف فیصلہ نہ کرو ورنہ اللہ ان کے خوف و ہراس پیدا کر دے گا۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ، وَإِذَا طُفِّفَ الْمِكْيَالُ وَالْمِيزَانُ أَخَذَهُمُ اللهُ بِالسِّنِينَ وَالنَّقْصِ، وَإِذَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ مَنَعَتِ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا مِنَ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ وَالْمَعَادِنِ كُلِّهَا، وَإِذَا جَارُوا فِي الْأَحْكَامِ تَعَاوَنُوا عَلَى الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ، وَإِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ، وَإِذَا قَطَعُوا الْأَرْحَامَ جُعِلَتِ الْأَمْوَالُ فِي أَيْدِي الْأَشْرَارِ، وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَمْ يَتَّبِعُوا الْأَخْيَارَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ شِرَارَهُمْ فَيَدْعُو خِيَارُهُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ کی کتاب میں میں نے دیکھا جب میرے بعد زنا کا زور ہوگا تو مرگ مفاجات زیادہ ہوگی اور جب لوگ کم تولیں اور ناپیں گے تو قحط سالی ہوگی اور جب زکوٰۃ نہ دیں گے تو کھیتی اور پھلوں کی برکت اٹھ جائے گی اور جب احکام میں جور کریں گے تو ظلم و بغاوت میں باہم مددگار ہوں جب نقض عہد کریں گے تو اللہ ان کا دشمن ان پر مسلط کرے گا اور جب قطع رحم کریں گے تو ان کے اموال شریروں کے قبضہ میں آجائیں گے اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیت کی پیروی نہ کریں گے تو خدا ان پر شریروں کو مسلط کرے گا وہ نیکوں کو پکاریں گے مگر وہ جواب نہ دیں گے۔

دوسو اکیانوے واں باب

گنہگاروں سے ہم نشینی

(بابُ) ۲۹۱

٥(مُجالَسَةِ أَهْلِ الْمَعاصي)٥

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبي زِيادٍ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ صالِحٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: لا يَنْبَغي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَجْلِسَ مَجْلِساً يُعْصَى اللهُ فيهِ وَلا يَقْدِرُ عَلى تَغْييرِهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کو نہیں چاہیے کہ وہ ایسے جلسہ میں بیٹھے جس میں لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں اور ان کو باز رکھنے پر قادر نہ ہو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مالي رَأَيْتُكَ عِنْدَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ ؟ فَقالَ : إِنَّهُ خالي ، فَقالَ : إِنَّهُ يَقُولُ فِي اللهِ قَوْلاً عَظيماً ، يَصِفُ اللهَ وَلا يُوصَفُ ، فَإِمّا جَلَسْتَ مَعَهُ وَتَرَكْتَنا وَإِمّا جَلَسْتَ مَعَنا وَتَرَكْتَهُ ؟ فَقُلْتُ : هُوَ يَقُولُ ما شاءَ ، أَيُّ شَيْءٍ عَلَيَّ مِنْهُ إِذا لَمْ أَقُلْ ما يَقُولُ ؟ فَقالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: أَما تَخافُ أَنْ تَنْزِلَ بِهِ نَقِمَةٌ فَتُصيبَكُمْ جَميعاً أَما عَلِمْتَ بِالَّذي كانَ مِنْ أَصْحابِ مُوسى عليه السلام وَكانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحابِ فِرْعَوْنَ فَلَمّا لَحِقَتْ خَيْلُ فِرْعَوْنَ مُوسى تَخَلَّفَ عَنْهُ لِيَعِظَ أَباهُ فَيُلْحِقَهُ بِمُوسى فَمَضى أَبُوهُ وَهُوَ يُراغِمُهُ حَتّى بَلَغا طَرَفاً مِنَ الْبَحْرِ فَغَرِقا جَميعاً فَأَتى مُوسى عليه السلام الْخَبَرُ ، فَقالَ : هُوَ في رَحْمَةِ اللهِ وَلٰكِنَّ النَّقِمَةَ إِذا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ لَها عَمَّنْ قارَبَ الْمُذْنِبَ دِفاعٌ .

۲۔ جعفری راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سنا۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو عبدالرحمٰن بن یعقوب کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا وہ میرا دوست ہے حضرت نے فرمایا وہ خدا کی تعریف اس کے غیر وصف کے ساتھ کرتا ہے۔ پس یا تو تم اس کے ساتھ رہو ہمیں چھوڑ دو یا ہمارے ساتھ رہو اس کو چھوڑ دو۔ میں نے کہا وہ جو چاہے مجھ سے کیا تعلق جو وہ کہتا ہے میں نہیں کہتا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اگر کوئی عذاب اس پہ نازل ہو تو تم بھی اس کی لپیٹ میں آجاؤ کیا تمہیں علم نہیں کہ ایک شخص اصحاب موسیٰ میں ایسا تھا جس کا باپ فرعون کے

ساتھ تھا جب لشکر فرعون موسیٰ سے جا ملا تو لشکر موسیٰ سے نکلا تاکہ اپنے باپ کو نصیحت کرے اور وہ فرعون کو چھوڑ کر موسیٰ سے جا ملے۔ وہ اپنے باپ کے پاس آیا اور مذہب باطل کے ابطال میں مباحثہ کیا یہاں تک کہ وہ دونوں باتیں کرتے دریا کے کنارے پہنچے اور وہ دونوں ڈوب گئے۔ جب جناب موسیٰ کو معلوم ہوا تو فرمایا اس پر رحمتِ خدا ہوگی۔ لیکن عذاب جب نازل ہوتا ہے تو گنہگار کے جو قریب ہوتا ہے وہ بھی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

٣ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَبْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَاتَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدَعِ وَلَاتُجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَالنَّاسِ كَوَاحِدٍ مِنْهُمْ ؛ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَلْمَرْءُ عَلَىٰ دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدعت پسندوں کے مصاحب نہ بنو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سے جانیں گے رسول اللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اور اپنے ہم نشین کے۔

٤ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ دَاوُدَبْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الرَّيْبِ وَالْبِدَعِ مِنْ بَعْدِي فَأَظْهِرُوا الْبَرَاءَةَ مِنْهُمْ وَأَكْثِرُوا مِنْ سَبِّهِمْ وَالْقَوْلَ فِيهِمْ وَالْوَقِيعَةَ وَبَاهِتُوهُمْ كَيْلَا يَطْمَعُوا فِي الْفَسَادِ فِي الْإِسْلَامِ وَيَحْذَرَهُمُ النَّاسُ وَلَايَتَعَلَّمُوا مِنْ بِدَعِهِمْ يَكْتُبِ اللهُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الْحَسَنَاتِ وَيَرْفَعْ لَكُمْ بِهِ الدَّرَجَاتِ فِي الْآخِرَةِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم احکام شرع میں شک کرنے والوں اور بدعت پسندوں کو میرے بعد دیکھو تو ان سے اپنی برأت ظاہر کرو اور اپنے دل میں اکثر ان کو برا کہو اور ان کے مذہب کے ابطال میں گفت گو کرو تاکہ وہ اسلام میں فساد برپا کرنے کی طمع نہ کریں اور لوگوں کو ان سے ڈراؤ اور ان سے بدعات کو نہ سیکھو ایسا عمل کرنے پر اللہ تمہارے لئے حسنات لکھے گا اور آخرت میں تمہارے درجات بلند کرے گا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ يُوسُفَ عَنْ مَيْسِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَايَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَاالْأَحْمَقَ وَلَاالْكَذَّابَ

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ بدکار آدمی سے بھائی چارہ کریں اور نہ احمق اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے سے۔

٦ ـ عَنْهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَجْتَنِبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ؛ فَأَمَّا الْمَاجِنُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَادِكَ، وَمُقَارَنَتُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ، وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَلَيْكَ عَارٌ، وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجَى لِصَرْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ وَ رُبَّمَا أَرَادَ مَنْفَعَتَكَ فَضَرَّكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَسُكُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ، وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْنِئُكَ مَعَهُ عَيْشٌ يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ، كُلَّمَا أَفْنَى أُحْدُوثَةً مَطَّهَا بِأُخْرَى حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يُصَدَّقُ وَيُغْرِي بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ فَيُنْبِتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَانْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے برسرِ منبر فرمایا۔ مسلمان کے لئے سزاوار ہے کہ پرہیز کرے دوستی سے تین شخصوں کی اوّل وہ جسے اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ ہو۔ دوسرے احمق، تیسرے بہت زیادہ جھوٹا۔ پہلا شخص اپنے فعل کو تمھاری نظر میں زینت دے گا اور تم کو اپنے جیسا بنانا پسند کرے گا اور تمہارے امر دین اور امر قیامت تمھاری مدد نہ کرے گا اس کی ہم نشینی ظلم اور سنگدلی ہے اور اس کا تمھارے پاس آنا جانا باعثِ شرم ہے دوسرے احمق یہ تمھیں کوئی اچھا مشورہ نہ دے گا اور تم سے کسی بدی کو دفع نہ کرے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش کرے۔ بسا اوقات تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا۔ لیکن پہنچا دے گا نقصان اس کا مرنا زندگی سے بہتر ہے اس کی خاموشی نطق سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے تیسرے بہت زیادہ جھوٹا اس کا تمھارے ساتھ رہنا درست نہیں، وہ تمہاری بات دوسروں سے بیان کرتا ہے اور دوسروں کی تم سے جب کوئی عجیب بات ختم کرتا ہے اگر سچ بھی بولتا ہے تو اس میں بھی جھوٹ ملا دیتا ہے اور لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ان کے سینوں میں حسد اور کینہ کا بیج بوتا ہے۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کر لو تاکہ تم میں حسد اور کینہ پیدا نہ ہو جائے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَوْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا: يَا بُنَيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَافِقْهُمْ فِي طَرِيقٍ فَقُلْتُ يَا أَبَهْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَاعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَائِعُكَ بِأُكْلَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ، وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ

وَ إِيَّاكَ وَ مُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُوناً فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۞ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَ قَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ» .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ مجھ سے علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ پانچ قسم کے لوگوں پر نظر رکھو نہ تو ان کے پاس بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ راہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ مثل سراب کے ہے وہ بعید کو تمہیں قریب بتائے گا۔ قریب کو دور۔ اپنے کو فاسق سے بچاؤ کہ وہ مال دنیا یا اس سے بھی کم قیمت چیز پر تمہارے دین کو بیچ ڈالے گا اور اپنے کو بخیل کی صحبت سے بچاؤ کہ وہ اپنے مال سے تمہیں محروم رکھے گا۔ جبکہ تم کو اس کی شدید احتیاج ہوگی اور احمق کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے اور عمداً پہنچادے گا نقصان، اور اپنے کو قاطع الرحم سے بچاؤ۔ میں نے کتاب خدا میں اس کو تین جگہ ملعون پایا ہے اوّل عنقریب جب تم کو حکومت مل جائے گی تو روئے زمین پر فساد برپا کروگے اور قطع رحم کروگے ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے خدا نے ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ خدا سے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں اور جن سے ملنے کا حکم دیا ہے ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر خدا کی لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورۂ بقر میں فرمایا ہے وہ عہد الٰہی کو پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور وصل کی جگہ قطع رحم کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہی خسارہ پانے والے ہیں۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ : إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا : [إِذَا سَمِعْتُمْ] الرَّجُلَ [الَّذِي] يَجْحَدُ الْحَقَّ وَيُكَذِّبُ بِهِ وَيَقَعُ فِي الْأَئِمَّةِ فَقُمْ مِنْ عِنْدِهِ وَلَا تُقَاعِدْهُ، كَائِناً مَنْ كَانَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم پر کتاب میں یہ نازل کیا ہے جب تم کتاب خدا کو سنو گے تو اس کا انکار کروگے اور مذاق اڑاؤگے۔ الخ۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم کسی کے متعلق یہ سنو کہ اس نے حق بات سے انکار کر دیا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور آئمہ علیہم السلام کے متعلق بری باتیں کہتا ہے تو تم اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہو اور تقیہ جو کچھ ہو۔ اس کے پاس نہ بیٹھو۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ ابْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ مَجْلِساً يُنْتَقَصُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُعَابُ فِيهِ مُؤْمِنٌ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والا ایسے جلسہ میں نہیں بیٹھتا جہاں امام کے نقائص بیان ہوں یا مومن کے عیب۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقُومُ مَكَانَ رِيبَةٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانے والا ہے وہ تہمت اور شک کی جگہ کبھی کھڑا نہ ہوگا۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقْعُدَنَّ فِي مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيهِ إِمَامٌ أَوْ يُنْتَقَصُ فِيهِ مُؤْمِنٌ .

۱۱۔ ترجمہ ۹ میں دیکھئے۔

۱۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُوسَىٰ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي وَعَمِّي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةُ مَجَالِسَ يَمْقُتُهَا اللهُ وَيُرْسِلُ نِقْمَتَهُ عَلَىٰ أَهْلِهَا فَلَا تُقَاعِدُوهُمْ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ مَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصِفُ لِسَانُهُ كَذِباً فِي فُتْيَاهُ ، وَمَجْلِساً ذِكْرُ أَعْدَائِنَا فِيهِ جَدِيدٌ وَذِكْرُنَا فِيهِ رَثٌّ ، وَمَجْلِساً فِيهِ مَنْ يَصُدُّ عَنَّا وَأَنْتَ تَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ كَأَنَّمَا كُنَّ فِي فِيهِ ـ أَوْ قَالَ [فِي] كَفِّهِ ـ : «وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ» . «وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» . «وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللهِ الْكَذِبَ» .

۱۲۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے تین جلسے ہیں جن کو اللہ دشمن رکھتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر عذاب نازل

کرتا ہے لہٰذا تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اور ان سے مجالست نہ کرو اوّل وہ مجلس جس میں کوئی اپنے جھوٹے فتوے اور رہو ئے ظن وقیاس بیان کرتا ہے اور وہ مجلس جس میں دشمنوں کا ذکر تازہ کیا جاتا ہو اور ان کی مدح ہو رہی ہو اور ہمارا ذکر پرانا سمجھا جاتا ہو اور ہماری مذمت کی جاتی ہو تیسرے وہ مجلس جس میں ہمارے ذکر سے لوگوں کو روکا جاتا ہو درآنحالیکہ تمھارے علم میں یہ بات ہو۔ پھر حضرت نے فی الفور تین آیتیں پڑھیں گویا آپ کی زبان یا ہاتھ ہی میں تھیں "تم لوگوں کے باطل معبودوں کو گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ تمہارے خدا کو از روئے جہالت گالیاں دیں گے۔ جب تم دیکھو گے کہ لوگ ہماری آیات میں قیاس و ظن سے کام لے کر افترا پردازی کر رہے ہیں تو وہاں سے ہٹ جاؤ تاکہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی اور گفتگو کرنے لگیں اور ایسی بات نہ کہو جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ سے موصوف ہوں اپنی رائے سے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔ ورنہ تم اللہ پر افترا پردازی کرو گے

١٣ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ابْتُلِيتَ بِأَهْلِ النَّصْبِ وَمُجَالَسَتِهِمْ فَكُنْ كَأَنَّكَ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى تَقُومَ فَإِنَّ اللهَ يَمْقُتُهُمْ وَيَلْعَنُهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ يَخُوضُونَ فِي ذِكْرِ إِمَامٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ فَقُمْ فَإِنَّ سَخَطَ اللهِ يَنْزِلُ هُنَاكَ عَلَيْهِمْ .

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جب تم ناصبیوں میں پھنس جاؤ اور مجبوراً ان کے پاس بیٹھنا ہو تو اس طرح اپنے وہاں سے اٹھنے تک بے چین رہو گویا تم جلتے پتھروں پر بیٹھے ہو کیوں کہ خدا ایسے لوگوں کا دشمن ہے اور ان پر لعنت کرتا اور جب دیکھو کہ وہ تمہارے کسی امام کی مذمت کر رہے ہیں تو وہاں سے کھڑے ہو جاؤ کیوں کہ اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا

١٤ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ عِنْدَ سَبَّابٍ لِأَوْلِيَاءِ اللهِ فَقَدْ عَصَى اللهَ تَعَالَى .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو اولیائے خدا کو گالیاں دے رہا ہو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ يُسَبُّ فِيهِ إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ ، يَقْدِرُ عَلَى الْاِنْتِصَافِ فَلَمْ يَفْعَلْ أَلْبَسَهُ اللهُ الذُّلَّ فِي الدُّنْيَا وَعَذَّبَهُ فِي الْآخِرَةِ وَسَلَبَهُ صَالِحَ مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْهِ مِنْ مَعْرِفَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی ایسی مجلس میں بیٹھے گا جہاں امام کو گالیاں دی جاتی ہوں اور وہ انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لے تو دنیا و آخرت میں خدا اسے ذلت کا لباس پہنائے گا اور اپنی بہترین نعمت جو ہماری معرفت ہے اسے سلب کرے گا۔

١٦ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي : عَلِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْيَمَانِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ قَالَ : رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ اُمِّ الطَّوِيلِ وَقَفَ بِالْكُنَاسَةِ ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : فَيَقُولُ : مَعَاشِرَ أَوْلِيَاءِ اللهِ إِنَّا بُرَآءُ مِمَّا تَسْمَعُونَ : مَنْ سَبَّ عَلِيّاً عليه السلام فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَنَحْنُ بُرَآءُ مِنْ آلِ مَرْوَانَ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ ، ثُمَّ يَخْفِضُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ : مَنْ سَبَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ فَلَا تُقَاعِدُوهُ ، وَمَنْ شَكَّ فِيمَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَا تُفَاتِحُوهُ ، وَمَنِ احْتَاجَ إِلَى مَسْأَلَتِكُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَقَدْ خُنْتُمُوهُ ، ثُمَّ يَقْرَأُ : «إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَاراً أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقاً».

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے یحییٰ ابن ام الطویل کو کناسہ (محلہ کوفہ) میں کھڑا دیکھا جو بآواز بلند کہہ رہا تھا۔ اے دوستانِ خدا جو تم سنتے ہو ہم اس سے بری ہوں جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اس پر خدا کی لعنت اور ہم بیزار ہیں اولاد مروان سے اور ان سے کہ وہ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر اس نے آواز کو دھیما کر کے کہا جو علیؑ کو گالیاں دے اس کے پاس مت بیٹھو اور جو ہمارے مذہب امامیہ میں شک کرے اس سے بات نہ کرو اور جو مومن بھائی تم سے سوال کرے اور تم نے قبل سوال اسے نہ دیا تو تم نے خیانت کی۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ہم نے ظالموں کے لئے آگ مہیا کی ہے جس کو گھیرے ہوگی اور جب پیاسے ہو کر فریاد کریں گے تو ان پگھلا ہوا تانبہ جیسا پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے بھون دے گا کیسا برا پینا ہے اور کیسی بری رہنے کی جگہ ہے۔

دوسو بانوے واں باب

اصناف مردم

((بَابُ)) ۲۹۲

(اَصْنَافِ النَّاسِ)

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى طِرْبَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامٌ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلنَّاسُ عَلَى سِتَّةِ أَصْنَافٍ

قَالَ : قُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَكْتُبَهَا ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ : مَا أَكْتُبُ ؟ قَالَ: اكْتُبْ أَهْلَ الْوَعِيدِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ النَّارِ وَاكْتُبْ «وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً» قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: وَحْشِيٌّ مِنْهُمْ قَالَ : وَاكْتُبْ «وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ»(۲) قَالَ : وَ اكْتُبْ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً» لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ ، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً إِلَى الْإِيمَانِ « فَأُولٰئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ» قَالَ : وَاكْتُبْ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ قَالَ قُلْتُ : وَمَا أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ ؟ قَالَ: قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ ؛ فَإِنْ أَدْخَلَهُمُ النَّارَ فَبِذُنُوبِهِمْ وَإِنْ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فَبِرَحْمَتِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ چھ قسم کے ہیں میں نے کہا اجازت ہو تو میں لکھ لوں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا لکھوں۔ فرمایا لکھو اہل وعدو وعید جو جنت والے ہیں اور دوزخ والے اور لکھو ایک گروہ وہ ہے جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور نیک و بد اعمال کو ملا دیا میں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا وہ، وہ ہیں جو گناہوں سے وحشت کرتے ہیں اور گناہوں سے ان کی نیکیاں زیادہ ہیں، فرمایا لکھو ایک گروہ بخشش الٰہی کے امیدواروں کا ہے خدا چاہے گا تو ان پر عذاب کرے گا اور چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرے گا اور فرمایا لکھو ایک گروہ ضعیف الاعتقاد مردوں، عورتوں اور بچوں کا ہے جو اپنی عقل کی کمزوری سے نہ گناہ سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں (یعنی نہ تو وہ کفر سے بچنے کی اہلیت رکھتے ہیں نہ راہ راست پر آنے کی) ممکن ہے خدا ان کے گناہ معاف کر دے اور لکھو ایک گروہ اصحاب اعراف کا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو اپنے گناہوں کی بدولت اور اگر جنت میں جائیں گے تو اللہ کی رحمت سے۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : النَّاسُ عَلَى سِتِّ فِرَقٍ ، يَؤُولُونَ كُلُّهُمْ إِلَى ثَلَاثِ فِرَقٍ : الْإِيمَانُ وَالْكُفْرُ وَالضَّلَالُ ، وَهُمْ أَهْلُ الْوَعْدَيْنِ الَّذِينَ وَعَدَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ : الْمُؤْمِنُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْمُسْتَضْعَفُونَ وَالْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْمُعْتَرِفُونَ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً وَأَهْلُ الْأَعْرَافِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں کے چھ گروہ ہیں جن کے تین فرقے بنتے ہیں ایمان والے، کفر والے، ضلالت والے وعدو وعید والے یہی لوگ ہیں جن سے اللہ نے جنت و دوزخ کا وعدہ کیا ہے مومن ہیں کافر ہیں ضعیف الایمان ہیں اور امر خدا کے امیدوار ہیں چاہے ان کو عذاب دے یا توبہ قبول کرے اور ایک گروہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والا ہے جنھوں نے اچھے اور

بُرے اعمال کو ملا رکھا ہے اور ایک گروہ اہل اعراف کا ہے۔

توضیح:- مذکورہ بالا حدیث میں لوگوں کو اولاً تین فرقوں میں تقسیم کیا۔ ایمان، کفر اور ضلال، پھر اہل ضلال کو چار قسموں میں کیا اس طرح چھ فرقے ہوگئے۔

اوّل ۔ جن سے جنت کا وعدہ ہے وہ مومنین ہیں جو اللہ و رسولؐ اور تمام ماجاء بہ الرسولؐ پر زبان و قلب سے ایمان لائے اور اپنے اعضاء جوارح سے اللہ کی اطاعت کی۔

دوم ۔ اہل وعید دار النار اور وہ کافر ہیں جنھوں نے اللہ و رسولؐ اور ماجاء بہ النبیؐ میں سے کسی چیز کا بھی زبان اور قلب سے انکار کیا اور حقیر سمجھ کر فرائض کو ترک کیا۔

سوم ۔ مستضعف وہ ہیں جنھوں نے عدم قابلیت کی وجہ سے ایمان کی طرف ہدایت نہ پائی جیسے لڑکے دیوانے یا احمق اور وہ جس تک دعوت اسلام نہ پہنچی۔

چہارم ۔ امر الٰہی کے امیدوار یہ وہ ہیں جن کے لئے حکم قیامت پر موقوف ہے چاہے ان کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرلے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر سے توبہ کی۔ اور اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام نے ان کے قلوب میں جڑ نہیں پکڑی اور وہ اللہ کی کچھ عبادت نہ کر پائے اور مر گئے نہ ایمان ہی مستحکم ہوا نہ کفر ہی چھوٹا۔ اہل ضلال سب مرجون لامر اللہ میں ہیں۔

پنجم ۔ فساق المومنین جنھوں نے نیک و بدعمل کو خلط ملط کر دیا پھر اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ممکن ہے خدا ان کی توبہ قبول کرلے۔

ششم ۔ اصحاب اعراف یہ وہ لوگ ہیں جن کے حسنات و سیئات برابر ہیں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں اس لئے ان کے لئے نہ صرف جنت ہے نہ دوزخ، وہ اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ دو امروں میں سے ایک کو ترجیح نہ دے یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَحُمْرَانُ ـ أَوْ أَنَا وَبُكَيْرٌ ـ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّا نَمُدُّ الْمِطْمَارَ قَالَ: وَمَا الْمِطْمَارُ؟ قُلْتُ: التُّرُّ[2] فَمَنْ وَافَقَنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ تَوَلَّيْنَاهُ وَمَنْ خَالَفَنَا مِنْ عَلَوِيٍّ أَوْ غَيْرِهِ بَرِئْنَا مِنْهُ، فَقَالَ لِي: يَا زُرَارَةُ قَوْلُ اللهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ، فَأَيْنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا» أَيْنَ الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ؟ أَيْنَ الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً؟ أَيْنَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ أَيْنَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ؟!

وَزَادَ حَمَّادٌ فِي الْحَدِيثِ قَالَ : فَارْتَفَعَ صَوْتُ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَوْتِي حَتَّى كَادَ يَسْمَعُهُ مَنْ عَلَى بَابِ الدَّارِ

وَزَادَ فِيهِ جَمِيلٌ ، عَنْ زُرَارَةَ : فَلَمَّا كَثُرَ الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ [لَا] يُدْخِلَ الضُّلَّالَ الْجَنَّةَ .

۴- زرارہ نے کہا میں اور حمران یا میں اور بکیر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ میں نے کہا ہم مدد لیتے ہیں مطمار سے (وہ ڈوری جس کو لگا کر معمار یہ دیکھتا ہے کہ کون اینٹ آگے ہے کون پیچھے۔) حضرت نے پوچھا مطمار کیا ہے کہا ترپس جو ہم سے موافق ہوتا ہے علوی ہو یا غیر علوی ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ہمارے خلاف ہو علوی ہم اس پر تبرا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کے قول سے زیادہ سچا ہے کہاں جائیں گے وہ لوگ جن کے لئے خدا فرماتا ہے اور ضعیف الاعتقاد مرد عورتیں اور لڑکے جو نہ گمراہی سے بچنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ صحیح راستہ کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور کہاں جائیں گے وہ لوگ جو امر خدا کے امیدوار ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے نیک و بد کو ملا دیا ہے اور اصحاب اعراف اور مؤلفۃ القلوب (مطلب یہ ہے کہ زرارہ نے اقسام ناس کو دو قسموں میں محدود کر دیا تھا حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا نے دو اور قسمیں بھی بیان کی ہیں۔

حماد نے اس حدیث میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی آواز بلند ہوئی اور میری بھی یہاں تک کہ جو دروازہ پر تھے انھوں نے سن لی اور جمیل نے زرارہ سے نقل کیا ہے کہ جب میرے اور حضرت کے درمیان بات بڑھی تو حضرت نے فرمایا اے زرارہ اللہ کو یہ حق ہے کہ وہ اہل ضلال کو داخل جنت کر دے (توبہ کے بعد)

توضیح - اس حدیث سے زرارہ کی قدح ثابت ہوتی ہے اور سوئے ادب کی دلیل ہے لیکن چونکہ وہ صاحب عظمت و جلالت و رفعت تھے اور ان کی فضیلت پر لوگوں کا اجماع اور احادیث آئمہ بھی اس پر دال ہیں لہٰذا حدیث کے آخری ٹکڑے کی طرف توجہ نہ کی جائے گی ممکن ہے اس قسم کی باتیں کمال معرفت حاصل ہونے سے پہلے ہوئی ہوں یا ان کی عادت زور سے بولنے اور بحث کرنے کی ہو اور اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوں اور یہ گفتگو بربنائے شک نہ ہو بلکہ ان کا قصد اس مسئلہ میں مخالفین سے مناظرہ کرنے کے لئے ثبوت حاصل کرنا اور مناظرہ کی کیفیت سے آگاہ ہونا ہو یا امر دین میں وہ حد درجہ ہوں اور حضرات آئمہ سے شدید محبت رکھتے ہوں اور کسی مخالف امام کا جنت میں داخل ہونا جائز نہ جانتے ہوں۔

دوسو ترانوے واں باب
کفر
(بَابُ الْكُفْرِ) ۲۹۳

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ

قَالَ : قُلْتُ : لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : سُنَنُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كَفَرَائِضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ مُوجِبَاتٍ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنَ الْمُوجِبَاتِ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا وَ جَحَدَهَا كَانَ كَافِراً وَأَمَرَ [رَسُولُ اللهِ] بِأُمُورٍ كُلُّهَا حَسَنَةٌ فَلَيْسَ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ مَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عِبَادَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بِكَافِرٍ، وَلٰكِنَّهُ تَارِكٌ لِلْفَضْلِ ، مَنْقُوصٌ مِنَ الْخَيْرِ .

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا سنت رسولؐ اور فرائض خدا برابر ہیں۔ فرمایا خدا نے جو فرائض رکھے ہیں وہ بندوں پر لازم ہیں جو کوئی ان میں سے ایک فریضہ ترک کرے گا اور عمل نہ کرے گا اور اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جن امور کا رسول اللہ نے حکم دیا ہے وہ حسنات ہیں پس جو کوئی بعض اس چیز کا جس میں اطاعت کا حکم اللہ نے دیا ہے تارک ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ فضیلت کا تارک اور نیکی میں کمی کرنے والا ہوگا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ إِنَّ الْكُفْرَ لَأَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ وَأَخْبَثُ وَأَعْظَمُ ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ اللهُ لَهُ : اسْجُدْ لِآدَمَ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، فَالْكُفْرُ أَعْظَمُ مِنَ الشِّرْكِ فَمَنِ اخْتَارَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكَبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ وَمَنْ نَصَبَ دِيناً غَيْرَ دِينِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُوَ مُشْرِكٌ .

۲۔ زرارہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کفر شرک سے آگے ہے اور اس سے زیادہ بُرا ہے۔ حضرت نے کفر ابلیس کا ذکر کیا کہ جب خدا نے سجدۂ آدم کے لئے اس سے کہا تو اس نے انکار کیا۔ پس کفر شرک سے بڑا ہوا یا نہیں جس نے نافرمانی الٰہی کی جرأت اور اس کی اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر آمادہ ہوا وہ کافر ہے اور جس نے مومنین کے دین کے خلاف کوئی دین نکال کھڑا کیا وہ مشرک ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ : إِنَّهُمْ يُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ مَنْ حَارَبَ عَلِيّاً عليه السلام مُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ كُفَّارٌ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ الْكُفْرَ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ثُمَّ ذَكَرَ كُفْرَ إِبْلِيسَ حِينَ قَالَ لَهُ : اسْجُدْ فَأَبَى أَنْ يَسْجُدَ ، وَ قَالَ : الْكُفْرُ أَقْدَمُ مِنَ الشِّرْكِ ، فَمَنِ اجْتَرَىٰ عَلَى اللهِ فَأَبَى الطَّاعَةَ وَأَقَامَ عَلَى الْكَبَائِرِ فَهُوَ كَافِرٌ يَعْنِي مُسْتَخِفٌّ كَافِرٌ .

۳۔ زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے سالم بن ابی حفصہ

اور اس کے اصحاب کا ذکر آیا کہ وہ اس کے منکر ہیں کہ جنھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی وہ مشرک تھے حضرت نے فرمایا تو وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کافر تھے پھر فرمایا کفر تو شرک سے بھی بدتر ہے پھر کفر ابلیس کا بھی ذکر کیا۔ جب اس سے کہا سجدہ کر تو اس نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا کفر شرک سے آگے ہے جس نے نافرمانی خدا کی جرأت کی اور اطاعت سے انکار کیا اور گناہان کبیرہ پر اصرار کیا تو وہ کافر ہے یعنی احکام الٰہی کو حقیر سمجھنے والا کافر ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِراً وَ إِمَّا كَفُوراً »[٢] قَالَ : إِمَّا آخِذٌ فَهُوَ شَاكِرٌ وَإِمَّا تَارِكٌ فَهُوَ كَافِرٌ .

۴۔ حمران بن اعین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے اس کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی اب وہ چاہے شکر گزار ہو چاہے کافر ہو۔ فرمایا اگر اس نے راہ خدا کو اختیار کیا تو شاکر ہے اور ترک کیا تو کافر ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ[٣] : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ » قَالَ : تَرْكُ الْعَمَلِ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ ، مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَتْرُكَ الصَّلَاةَ مِنْ غَيْرِ سُقْمٍ وَلَا شُغُلٍ .

۵۔ ابن زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا۔ فرمایا جس نے ایسا عمل ترک کیا جس کا اقرار کر چکا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کو بغیر بیماری یا خاص مشغولیت کے ترک کیا۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ أَيُّهُمَا أَقْدَمُ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا عَهْدِي بِكَ تُخَاصِمُ النَّاسَ قُلْتُ : أَمَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : الْكُفْرُ أَقْدَمُ وَهُوَ الْجُحُودُ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ » .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کفر و شرک میں کون مقدم ہے۔ حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ میں نے تو تمھیں لوگوں سے مباحثہ کرتے نہیں دیکھا۔ مطلب یہ ہے اس مسئلہ کا تعلق تو مناظرہ سے ہے اور تم مناظرہ نہیں کرتے۔ میں نے کہا ہشام بن سالم نے یہی سوال کرنے کو مجھ سے کہا۔ فرمایا کفر شرک سے آگے ہے کیونکہ وہ انکار ہے آیات الٰہی

سے خدا فرماتا ہے شیطان نے سجدہ سے انکار کیا تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَدْخُلُ النَّارَ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : لَا وَاللهِ ، قُلْتُ فَمَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ: لَا إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ مِرَاراً قَالَ لِي أَيْ زُرَارَةُ إِنِّي أَقُولُ: لَا ، وَأَقُولُ : إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ، وَأَنْتَ تَقُولُ: لَا ، وَلَا تَقُولُ: إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ .

قَالَ فَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ فِي نَفْسِي: شَيْخٌ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْخُصُومَةِ . قَالَ . فَقَالَ لِي : يَا زُرَارَةُ مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَقَرَّ لَكَ بِالْحُكْمِ أَتَقْتُلُهُ ؟ مَا تَقُولُ فِي خَدَمِكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ أَتَقْتُلُهُمْ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : أَنَا ـ وَاللهِ ـ الَّذِي لَا عِلْمَ لِي بِالْخُصُومَةِ .

۷۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا مومن جہنم میں جائے گا فرمایا خدا کی قسم نہیں۔ پوچھا کیا صرف کافر ہی جائے گا۔ فرمایا نہیں مگر جس کو اللہ چاہے جب میں نے بار بار حضرت سے یہی سوال کیا تو فرمایا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں نہیں اور جس کو اللہ چاہے تم کہتے ہو نہیں، مگر یہ نہیں کہتے جس کو اللہ چاہے۔ راوی اقل کہتا ہے زرارہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ امام علیہ السلام بوڑھے ہو گئے ہیں ان کو فریق مخالف سے مناظرہ کا علم نہیں، نہ عقلی دلیل کی بیان کی نہ نقلی۔ حضرت نے پھر مجھ سے کہا۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بارے میں جس نے تم کو آقا مان لیا ہو کیا تم اس کو قتل کر دو گے اور کیا کہتے ہو اپنے نوکروں اور خاندان والوں کے متعلق کیا تم انھیں قتل کر دو گے تب میں نے کہا مناظرہ کا علم مجھ ہی کو نہ تھا۔

توضیح - علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مومن سے مراد وہ شیعہ ہے جو گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ ہو اور کافر سے مراد وہ ہے کہ جس کے عقائد میں خلل ہو مگر توحید و نبوت و امامت و قیامت کے بارے میں پختہ عقیدہ رکھتا ہو اور اتمام حجت اس پر ہو سکے اس کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے۔ ان دونوں کے درمیان اور لوگ بھی ہیں وہ امامیہ لوگ جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں مستضعفین اور وہ لوگ ہیں جن پر حجت تمام نہیں ہوئی ان لوگوں کے جہنم میں داخل ہونے کا احتمال ہے اور نہ ہونے کا بھی۔ یہ گروہ مومن و کافر درمیان واسطہ ہیں زرارہ واسطوں کا منکر تھا وہ یہ نہیں مانتا تھا کہ کافر و مومن کو وسائط میں داخل کرے اور بعض کو مومنین میں اور بعض کو کافرین میں شامل کرے۔ اس کے نزدیک جائز نہ تھا مومن کا دوزخ میں جانا اور اور غیر مومن کا جنت میں جانا۔ اسی لئے اس نے شیعہ ہونے کے بعد شادی نہ کی کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کو کافر جانتا تھا۔ اور اس کا تمسک لیکن آیت سے، ان آیتوں سے تھا۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ

کَافِرٌ وَ مِنْكُمْ مُؤْمِنٌ اور فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ اور اس کا یہ کہنا کہ امام بوڑھے ہیں اور علم نہیں رکھتے چونکہ زبان سے نہ تھا بلکہ صرف دل میں یہ خیال آیا تھا لہذا قابل مواخذہ نہیں خلاصہ یہ ہے کہ امام نے مومن و کافر کے درمیان کچھ اور لوگوں کو بطور وسائط کے بتایا کیونکہ مخالفین میں بعض احکام میں حکم مسلمین میں ہوتے ہیں اور اگرچہ وسائط کا ذکر کیا گیا ان کے غیر ہوں تو مخلد فی النار ہوں گے اور آخر میں جو حضرت نے سمجھایا اس کی توضیح یہ ہے کہ اگر غیر متقی کافر ہو تو اس کے نوکر چاکر بھی کافر ہوں گے پس اگر اس صورت میں ان کا آتا ہونا قبول نہ کرے گا تو خلاف اجماع اسلام اور عمل رسول ہوگا اور اگر ان کا آتا ہونا قبول کرے گا اور قتل نہ کرے گا تو یہ حکم الٰہی کے خلاف ہوگا۔ اِنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ اور فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ، مقصد یہ ہے کہ جب زرارہ کی نظر میں صرف دو ہی صورتیں ہیں مومن و کافر تو اس تیسری صورت میں کیا ہوگا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام ـ وَسُئِلَ عَنِ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ أَيُّهُمَا أَقْدَمُ؟ ـ فَقَالَ: الْكُفْرُ أَقْدَمُ وَذٰلِكَ أَنَّ إِبْلِيسَ أَوَّلُ مَنْ كَفَرَ وَكَانَ كُفْرُهُ غَيْرَ شِرْكٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَدْعُ إِلَى عِبَادَةِ غَيْرِ اللهِ وَإِنَّمَا دَعَا إِلَى ذٰلِكَ بَعْدُ فَأَشْرَكَ.

۸ ۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جب ان سے سوال کیا گیا کفر و شرک میں کون اقدم ہے فرمایا کفر اقدم ہے اس لئے کہ ابلیس نے سب سے پہلے کفر کیا اور اس کا یہ کفر بغیر شرک باللہ کے تھا اس نے اس سے پہلے دعوت شرک نہیں دی تھی۔ ایسا بعد میں کیا جس سے وہ مشرک قرار پایا۔

٩ ـ هَارُونُ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَسُئِلَ مَا بَالُ الزَّانِي لَا تُسَمِّيهِ كَافِراً وَتَارِكُ الصَّلَاةِ قَدْ سَمَّيْتَهُ كَافِراً وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ؟ ـ فَقَالَ: لِأَنَّ الزَّانِيَ وَمَا أَشْبَهَهُ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الشَّهْوَةِ لِأَنَّهَا تَغْلِبُهُ، وَتَارِكُ الصَّلَاةِ لَا يَتْرُكُهَا إِلَّا اسْتِخْفَافاً بِهَا وَذٰلِكَ لِأَنَّكَ لَا تَجِدُ الزَّانِيَ يَأْتِي الْمَرْأَةَ إِلَّا وَهُوَ مُسْتَلِذٌّ لِإِتْيَانِهِ إِيَّاهَا قَاصِداً إِلَيْهَا، وَكُلُّ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ قَاصِداً إِلَيْهَا فَلَيْسَ يَكُونُ قَصْدُهُ لِتَرْكِهَا اللَّذَّةَ، فَإِذَا نُفِيَتِ اللَّذَّةُ وَقَعَ الْاِسْتِخْفَافُ وَإِذَا وَقَعَ الْاِسْتِخْفَافُ وَقَعَ الْكُفْرُ.

قَالَ: وَسُئِلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام وَقِيلَ لَهُ: مَا فَرْقٌ بَيْنَ مَنْ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَزَنَى بِهَا أَوْ خَمْرٍ فَشَرِبَهَا وَبَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ حَتَّى لَا يَكُونَ الزَّانِي وَشَارِبُ الْخَمْرِ مُسْتَخِفّاً كَمَا يَسْتَخِفُّ تَارِكُ الصَّلَاةِ؟ وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ وَمَا الْعِلَّةُ الَّتِي تَفْرُقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: الْحُجَّةُ أَنَّ كُلَّمَا أَدْخَلْتَ أَنْتَ

نَفْسَكَ فِيهِ لَمْ يَدْعُكَ إِلَيْهِ دَاعٍ وَلَمْ يَغْلِبْكَ غَالِبُ شَهْوَةٍ مِثْلَ الزَّانِي وَشَارِبِ الْخَمْرِ وَأَنْتَ دَعَوْتَ نَفْسَكَ إِلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ وَلَيْسَ ثَمَّ شَهْوَةٌ فَهُوَ الْاِسْتِخْفَافُ بِعَيْنِهِ وَهَذَا فَرْقُ مَا بَيْنَهُمَا .

۹۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا، کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو کافر نہیں کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں؟ فرمایا زانی وغیرہ غلبۂ شہوت سے ایسا کرتے ہیں اور تارک الصلوٰۃ نماز کو ترک نہیں کرتا مگر استخفافاً زانی جب کسی عورت کے پاس جاتا ہے تو مقصد حصول لذت ہوتا ہے برخلاف تارک الصلوٰۃ کے کہ اسے ترک میں لذت نہیں ملتی بلکہ وہ استخفافاً ایسا کرتا ہے کیونکہ جب لذت کی نفی ہوتی تو استخفاف واقع ہوا۔ اور استخفاف ہوا تو کفر ہوا اور حضرت سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا اور اس نے زنا کیا یا شراب پی۔ کیا فرق ہے اس اور تارک الصلوٰۃ کے درمیان اور اس پر کیا دلیل ہے کہ ان کا حکم جدا جدا ہے فرمایا جب تو نے نماز کو ترک کیا تو کسی شہوت کا غلبہ نہ تھا مثل زنا اور شراب کے اور تو نے ترک صلوٰۃ میں اپنے نفس کو خود آمادہ کیا کوئی شہوت نہ تھی اور یہ استخفاف ہے یہی فرق ہے دونوں کے درمیان۔

۱۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ شَكَّ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ كَافِرٌ .

۱۰۔فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جس کو اللہ اور اس کے رسول میں شک ہو وہ کافر ہے۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ شَكَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : كَافِرٌ ، قُلْتُ : فَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِ الشَّاكِّ فَهُوَ كَافِرٌ ؟ فَأَمْسَكَ عَنِّي فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاسْتَبَنْتُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ .

۱۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جو شخص شک کرے رسالت رسول میں اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا وہ کافر ہے میں نے کہا جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے میں نے تین بار یہ سوال دہرایا تو حضرت کے چہرہ پر آثار غضب نمودار ہوئے۔ غالباً ترک جواب اس لئے ہو کہ یہ تفصیل واز نہیں اور قاعدہ کلیہ نہیں ہے نہ کفر میں نہ عدم کفر میں۔

۱۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ» فَقَالَ : مَنْ تَرَكَ الْعَمَلَ الَّذِي أَقَرَّ بِهِ ، قُلْتُ : فَمَا مَوْضِعُ تَرْكِ الْعَمَلِ ؟ حَتَّى يَدَعَهُ أَجْمَعَ ؟ قَالَ : مِنْهُ الَّذِي يَدَعُ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً لَا مِنْ سُكْرٍ وَلَا مِنْ عِلَّةٍ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا جس نے ایمان سے انکار کیا اس کا عمل ضائع ہوا، فرمایا جس نے اس عمل کو ترک کیا جس کا وہ اقرار کر چکا ہے میں نے پوچھا کہ ترک عمل کی وہ کیا صورت ہے جسے ہم چھوڑ دیں۔ فرمایا ان تارکوں میں ایک وہ ہے جو قصداً تارک نماز ہے نہ نشہ کی وجہ سے نہ کسی بیماری کی وجہ سے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ وَحَمَّادٍ، عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلَنِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ لِي: مَاهُمْ؟ قُلْتُ: مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللهَ عَلَى شَيْءٍ.

۱۳۔ ابومسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے اہل بصرہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے متعلق پوچھا۔ یہ کس عقیدہ کے لوگ ہیں۔ میں نے کہا مرجیہ و قدریہ و حروریہ ہیں فرمایا۔ خدا لعنت کرے ان کافر و مشرک ملتوں پر جو کسی طرح اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

توضیح: مرجیہ، یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت میں آخری درجہ دیتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایمان کے ہوتے معصیت نقصان نہیں پہنچاتی، قدریہ، وہ ہیں جو تفویض کے قائل ہیں اور یہ کہ ہمارے افعال ہماری مخلوق ہیں خدا کی صنعت، مشیئت و ارادہ کو ان میں دخل نہیں۔ حروریہ، فرقہ خوارج جو قریہ حرورا کی طرف منسوب ہے اور کوفہ کے قریب ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنِ الْخَطَّابِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَعِنْدَهُ رَجُلٌ فَلَمَّا قَعَدْتُ قَامَ الرَّجُلُ فَخَرَجَ، فَقَالَ لِي: يَا فُضَيْلُ مَا هَذَا عِنْدَكَ، قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: حَرُورِيٌّ، قُلْتُ كَافِرٌ؟ قَالَ: إِي وَاللهِ مُشْرِكٌ.

۱۴۔ فضیل راوی ہیں کہ میں ابی جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کے پاس ایک آدمی موجود تھا جب میں آیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا امام علیہ السلام نے فرمایا اے فضیل تمہارے پاس کیا ہے، میں نے کہا، وہ کیا ہے ارشاد فرمایا وہ حروری عقیدہ کا آدمی ہے میں نے عرض کیا وہ کافر ہے ارشاد فرمایا خدا کی قسم وہ مشرک ہے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّهُ الْإِقْرَارُ وَالتَّسْلِيمُ فَهُوَ الْإِيمَانُ وَكُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّهُ الْإِنْكَارُ وَالْجُحُودُ فَهُوَ الْكُفْرُ.

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ہر وہ شے جو اقرار و تسلیم کو کھینچے ایمان ہے اور ہر وہ شے

بے انکار اور جحود کیئے پیچ کرلائے وہ کفر ہے۔

۱۶۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بَابٌ فَتَحَهُ اللهُ ، مَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً .

۱۶۔ ابوحمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں جسے اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ؛ وَابْنِ سِنَانٍ ؛ وَسَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : طَاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذُلٌّ وَمَعْصِيَتُهُ كُفْرٌ بِاللهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَكُونُ طَاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذُلّاً وَمَعْصِيَتُهُ كُفْراً بِاللهِ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ يَحْمِلُكُمْ عَلَى الْحَقِّ فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ ذَلَلْتُمْ وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُ كَفَرْتُمْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا علی کی اطاعت فروتنی ہے خدا کے نزدیک اور ان کی معصیت کفر باللہ ہے کسی نے پوچھا یہ کیسے فرمایا علی تم کو حق کی طرف لے جائیں گے، اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو عند اللہ تم منکسر و فروتنی قرار پاؤ گے اور اگر نافرمانی کی تو اللہ سے کفر کرو گے۔

۱۸۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدَى ، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلِيٍّ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ لِلّٰهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ .

۱۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ علی ہدایت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اس میں داخل ہونے والا مومن ہے اور اس سے خارج ہونے والا کافر اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں ہے جن کا معاملہ مشیت ایزدی سے متعلق ہے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ

أبي عبدالله عليه السلام قَالَ : لَوْأَنَّ الْعِبَادَ إِذَاجَهِلُوا وَقَفُوا وَلَمْ يَجْحَدُوا لَمْ يَكْفُرُوا .

۱۹۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا بندے اگر نہ جانتے ہوں تو اپنی رائے زنی میں توقف کریں اور انکار ربوبیت نہ کریں اور کافر نہ ہوں۔

۲۰ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً عليه السلام عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالّاً وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِعَدَاوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ .

۲۰۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے علیؑ کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علامت بنایا ہے پس جس نے ان کی معرفت حاصل کی وہ مومن ہے اور جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی شے کو قائم کیا وہ مشرک ہے جس نے ان کی ولایت کا اقرار کیا وہ داخل جنت ہوا اور جس نے ان سے عداوت کی وہ داخل جہنم ہوا۔

۲۱ ۔ يُونُسُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَمَنْ دَخَلَ بَابَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْ بَابِهِ كَانَ كَافِراً ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّتِي لِلّهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ .

۲۱۔ابی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے جو خارج ہوا وہ کافر، جو نہ داخل ہوا نہ خارج اس کی نجات کا معاملہ مشیئت الٰہی پر موقوف ہے۔

دو سو چورانوے واں باب

وجوہ کفر

(بَابُ وُجُوهِ الْكُفْرِ) ۲۹۴

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الزُّبَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَخْبِرْنِي عَنْ وُجُوهِ الْكُفْرِ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

قال : الْكُفْرُ في كِتابِ اللهِ عَلىٰ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ :

فَمِنْها كُفْرُ الْجُحُودِ ، وَالْجُحُودُ عَلىٰ وَجْهَيْنِ ، وَالْكُفْرُ بِتَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ ؛ وَ كُفْرُ الْبَراءَةِ ؛ وَ كُفْرُ النِّعَمِ .

فَأَمّا كُفْرُ الْجُحُودِ فَهُوَ الْجُحُودُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَنْ يَقُولُ : لا رَبَّ وَلا جَنَّةَ وَلا نارَ وَهُوَ قَوْلُ صِنْفَيْنِ مِنَ الزَّنادِقَةِ يُقالُ لَهُمُ : الدَّهْرِيَّةُ وَهُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ «وَما يُهْلِكُنا إِلَّا الدَّهْرُ» وَهُوَ دِينٌ وَضَعُوهُ لِأَنْفُسِهِمْ بِالْإِسْتِحْسانِ عَلىٰ غَيْرِ تَثَبُّتٍ مِنْهُمْ وَلا تَحْقِيقٍ لِشَيْءٍ مِمّا يَقُولُونَ ، قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ» أَنَّ ذٰلِكَ كَما يَقُولُونَ. وَقالَ : «إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَواءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لا يُؤْمِنُونَ» يَعْنِي بِتَوْحِيدِ اللهِ تَعالىٰ فَهٰذا أَحَدُ وُجُوهِ الْكُفْرِ . ٢/٦

وَ أَمّا الْوَجْهُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحُودِ عَلىٰ مَعْرِفَةٍ وَ هُوَ أَنْ يَجْحَدَ الْجاحِدُ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ حَقٌّ ، قَدِ اسْتَقَرَّ عِنْدَهُ وَقَدْ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَجَحَدُوا بِها وَاسْتَيْقَنَتْها أَنْفُسُهُمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً» وَقالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ؛ «وَكانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمّا جاءَهُمْ ما عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكافِرِينَ» فَهٰذا تَفْسِيرُ وَجْهَيِ الْجُحُودِ .

وَالْوَجْهُ الثّالِثُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ النِّعَمِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعالىٰ يَحْكِي قَوْلَ سُلَيْمانَ عليه السلام « هٰذا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّما يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ » وَقالَ : «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذابِي لَشَدِيدٌ»[٨] وَقالَ : « فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلا تَكْفُرُونِ» .

وَالْوَجْهُ الرّابِعُ مِنَ الْكُفْرِ تَرْكُ ما أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذْ أَخَذْنا مِيثاقَكُمْ لا تَسْفِكُونَ دِماءَكُمْ وَلا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَ أَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۞ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰؤُلاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقاً مِنْكُمْ مِنْ دِيارِهِمْ تَظاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسارىٰ تُفادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْراجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَما جَزاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ» فَكَفَّرَهُمْ بِتَرْكِ ما أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَنَسَبَهُمْ إِلَى الْإِيمانِ وَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَنْفَعْهُمْ عِنْدَهُ فَقالَ : «فَما جَزاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَيَوْمَ الْقِيامَةِ يُرَدُّونَ إِلىٰ أَشَدِّ الْعَذابِ وَمَا اللهُ بِغافِلٍ عَمّا تَعْمَلُونَ» .

وَالْوَجْهُ الْخامِسُ مِنَ الْكُفْرِ كُفْرُ الْبَراءَةِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ يَحْكِي قَوْلَ إِبْراهِيمَ عليه السلام :

«كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ» يَعْنِي تَبَرَّأْنَا مِنْكُمْ، وَقَالَ يَذْكُرُ إِبْلِيسَ وَتَبْرِئَتَهُ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنَ الْإِنْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: «إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ» وَقَالَ: إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا» يَعْنِي يَتَبَرَّأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ.

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کتاب خدا میں وجوہِ کفر کیا کیا ہیں۔ فرمایا۔ قرآن میں پانچ صورتیں ذکر کی گئی ہیں لیکن ان میں کفر جحود ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں اور تیسرے کفر ہے کہ اللہ نے جو حکم دیا ہے اس سے انکار کرے اور کفر برائت اور کفر لنعم کفر جحود سے مراد ہے انکارِ ربوبیت باری تعالیٰ اور وہ یہ کہتا ہے کہ نہ رب ہے نہ جنت اور دوزخ ہے اور یہ قول ان زندیقوں کا ہے جن کو دہریہ کہا جاتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ یہ دین انھوں نے خود اپنے لئے بنا کر کھڑا کیا ہے جس کا نہ کوئی ثبوت ہے نہ کوئی تحقیقی بات، انہی لوگوں کے لئے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ کفر کر چکے اے رسولؐ چاہے تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ ایمان لانے والے نہیں یعنی توحیدِ الٰہی پر ایک وجہ کفر تو یہ ہوئی دوسری وجہ انکار معرفت ہے اور وہ یہ ہے کہ انکار کرنے والا انکار کرے کسی ایسے امر کا جس کو وہ حق جانتا ہے اور اس کے نزدیک ثابت ہے۔ خدا ان کے متعلق فرماتا ہے۔ انھوں نے اس سے انکار کیا۔ حالانکہ ان کے نفسوں کو یقین تھا ظلم اور اپنے تکبر کا، اور اللہ فرماتا ہے جو رسولؐ کے آنے سے فتح کے طالب تھے ان لوگوں پر جو دینِ موسیٰؑ میں کافر ہو گئے تھے لیکن جب وہ رسول آیا جسے توریت کے ذریعے پہچان چکے تھے تو انکار کر دیا۔ کافروں پر خدا کی لعنت، یہ تفسیر ہے جحود کی دو صورتوں کی تیسری وجہ کفر النعم ہے خدا نے قول سلیمانؑ کی حکایت یوں کی ہے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا کفر جو شکر کرتا ہے وہ اپنے نفس کے لئے اور جو کفر کرتا ہے۔ تو میرا خدا غنی وکریم ہے اور خدا نے یہ بھی فرمایا ہے اگر شکر کرو گے تو تمہاری نعمتوں کو زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے کفر کیا تو میرا عذاب سخت ہے اور یہ بھی فرمایا۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور کافر نہ بنو۔ چوتھی وجہ ترک کرنا ہے احکامِ خدا کا۔ وہ فرماتا ہے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ اور اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے نہ نکالو تو تم نے اقرار کر لیا اور اس پر تم خود گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے شہروں سے ایک گروہ کو جلا وطن کر دیتے ہو اور گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہو اور جب تمہارے پاس قیدی آتے ہیں تو ان کا فدیہ دے کر رہا کراتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس تم کتاب کے بعض احکام پر عمل کرتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس یہ ہے امرِ خدا سے انکار کی صورت اس نے ایسے لوگوں کو ایمان سے نسبت دی ہے اور اس کو قبول نہیں کیا اور نہ ایسا ایمان پیش کیا۔ خدا ان کو فائدہ دینے والا ہے جیسا کہ فرماتا ہے "جو تم میں سے ایسا کرنے والے ہیں ان کی سزا دنیا میں رسوائی اور روزِ قیامت عذاب میں مبتلا ہوں گے اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں، کفر کی پانچویں صورت کفر برارت ہے جیسا کہ قرآن میں حضرت ابراہیمؑ کے قول کی حکایت

کی گئی ہے ہم نے تم سے انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت ظاہر ہوئی ہمیشہ کے لئے جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ یعنی ہم نے تم سے برارت ظاہر کی اور شیطان کے ذکر اور روز قیامت اس کا اپنے دوستوں سے تبرا کرنے کے متعلق فرماتا ہے انسان سے، تم نے جو دنیا میں مجھے خدا کا شریک بنایا میں اس سے بیزار ہوں اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم نے اللہ چھوڑ کر بتوں کو معبود بنایا۔ دنیا میں تمہاری دوستی ان سے رہی۔ اب قیامت میں تم ایک دوسرے سے برأت ظاہر کرتے ہو اور ایک دوسرے پر لعن کرتے ہو۔ یعنی ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

دوسو پچانوے واں باب

کفر کے ستون اور اس کی شاخیں

(بَابُ) ۲۹۵

٭(دَعَائِمِ الْكُفْرِ وَشُعَبِهِ)٭

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلاَلِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : بُنِيَ الْكُفْرُ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ : الْفِسْقِ وَالْغُلُوِّ وَالشَّكِّ وَالشُّبْهَةِ .

وَالْفِسْقُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْجَفَاءِ ، وَالْعَمَى ، وَالْغَفْلَةِ ، وَالْعُتُوِّ ، فَمَنْ جَفَا احْتَقَرَ الْحَقَّ وَمَقَتَ الْفُقَهَاءَ ، وَأَصَرَّ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ، وَمَنْ عَمِيَ نَسِيَ الذِّكْرَ ، وَاتَّبَعَ الظَّنَّ ، وَبَارَزَ خَالِقَهُ ، وَ أَلَحَّ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ ، وَطَلَبَ الْمَغْفِرَةَ بِلاَ تَوْبَةٍ وَلاَ اسْتِكَانَةٍ وَلاَ غَفْلَةٍ ، وَمَنْ غَفَلَ جَنَى عَلَى نَفْسِهِ ، وَ انْقَلَبَ عَلَى ظَهْرِهِ ، وَحَسِبَ غَيَّهُ رُشْداً ، وَغَرَّتْهُ الْأَمَانِيُّ ، وَأَخَذَتْهُ الْحَسْرَةُ وَالنَّدَامَةُ إِذَا قُضِيَ الْأَمْرُ وَانْكَشَفَ عَنْهُ الْغِطَاءُ وَبَدَا لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ ، وَمَنْ عَتَا عَنْ أَمْرِ اللهِ شَكَّ وَمَنْ شَكَّ تَعَالَى اللهُ عَلَيْهِ فَأَذَلَّهُ بِسُلْطَانِهِ وَصَغَّرَهُ بِجَلاَلِهِ كَمَا اغْتَرَّ بِرَبِّهِ الْكَرِيمِ وَفَرَّطَ فِي أَمْرِهِ .

وَالْغُلُوُّ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى التَّعَمُّقِ بِالرَّأْيِ ؛ وَالتَّنَازُعِ فِيهِ ، وَالزَّيْغِ ، وَالشِّقَاقِ ؛ فَمَنْ تَعَمَّقَ لَمْ يُنِبْ إِلَى الْحَقِّ وَلَمْ يَزْدَدْ إِلاَّ غَرَقاً فِي الْغَمَرَاتِ وَلَمْ تَنْحَسِرْ عَنْهُ فِتْنَةٌ إِلاَّ غَشِيَتْهُ أُخْرَى ، وَ انْخَرَقَ دِينُهُ فَهُوَ يَهْوِي فِي أَمْرٍ مَرِيجٍ ، وَمَنْ نَازَعَ فِي الرَّأْيِ وَ خَاصَمَ شُهِرَ بِالْعَثَلِ مِنْ طُولِ اللَّجَاجِ وَمَنْ زَاغَ قَبُحَتْ عِنْدَهُ الْحَسَنَةُ وَحَسُنَتْ عِنْدَهُ السَّيِّئَةُ وَمَنْ شَاقَّ أَعْوَرَتْ عَلَيْهِ طُرُقُهُ وَ اعْتَرَضَ عَلَيْهِ

أَمْرُهُ ، فَضَاقَ عَلَيْهِ مَخْرَجُهُ إِذَا لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ .

وَالشَّكُّ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوَىٰ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْاِسْتِسْلَامِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ» .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ : عَلَى الْمِرْيَةِ ، وَالْهَوْلِ مِنَ الْحَقِّ ، وَالتَّرَدُّدِ ، وَالْاِسْتِسْلَامِ لِلْجَهْلِ وَأَهْلِهِ.

فَمَنْ هَالَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ، وَمَنِ امْتَرَىٰ فِي الدِّينِ تَرَدَّدَ فِي الرَّيْبِ ، وَسَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ ، وَوَطِئَتْهُ سَنَابِكُ الشَّيْطَانِ ، وَمَنِ اسْتَسْلَمَ لِهَلَكَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَلَكَ فِيمَا بَيْنَهُمَا ، وَمَنْ نَجَا مِنْ ذٰلِكَ فَمِنْ فَضْلِ الْيَقِينِ ، وَلَمْ يَخْلُقِ اللهُ خَلْقاً أَقَلَّ مِنَ الْيَقِينِ.

وَالشُّبْهَةُ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ : إِعْجَابٍ بِالزِّينَةِ ، وَتَسْوِيلِ النَّفْسِ ، وَتَأَوُّلِ الْعِوَجِ وَلَبْسِ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ الزِّينَةَ تَصْدِفُ عَنِ الْبَيِّنَةِ وَأَنَّ تَسْوِيلَ النَّفْسِ يُقَحِّمُ عَلَى الشَّهْوَةِ ؛ وَأَنَّ الْعِوَجَ يَمِيلُ بِصَاحِبِهِ مَيْلاً عَظِيماً ، وَأَنَّ اللَّبْسَ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَذٰلِكَ الْكُفْرُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ .

ا۔ راوی کہتاہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر کی بنیاد چار ارکان پر ہے فسق، غلو، شک وشبہ،

فسق کی چار شاخیں ہیں جفا، عمی، غفلت اور عتو، جفا کے یہ معنی ہیں کہ جفا کرنے والا امرِ حق کو حقیر سمجھتاہے اور عالمانِ دین کا دشمن ہوتاہے اور گناہِ عظیم پر اصرار کرتاہے عمی سے مراد یہ ہے کہ ذکر خدا کو بھول جاتاہے اور ظن کی پیروی کرتا ہے اور اپنے خالق کا مقابلہ کرتاہے اور اس پر شیطان کا غلبہ ہوتاہے اور وہ طلب مغفرت کرتاہے بغیر توبہ کے اور بغیر اقرار کے اپنی سستی اور غفلت سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو نقصان پہنچاتاہے اور راہِ حق میں بجائے چلنے کے چت لیٹ جاتاہے اور اپنی گمراہی کو نیکی جانتاہے امیدیں اسے دھوکہ دیتی ہیں اور حسرت وندامت نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے اور جب معاملہ ہو چکتاہے تو آنکھوں سے پردہ ہٹتاہے تو اس پر وہ ظاہر ہوتاہے جس کا اسے گمان نہ تھا عتو سے مراد یہ ہے کہ وہ امرِ خدا کے مقابل سرکشی دکھاتاہے۔ شک کرنے میں اور جس نے شک کیا تو خدا اسے ذلیل کرتاہے اپنی قوت سے اور حقیر بناتاہے اپنے عزت و جلال سے کیونکہ اس نے اپنے ربِ کریم کو دھوکا دیا اور اس کے معاملہ میں تفریط سے کام لیا۔

غلو کی چار صورتیں تعمق بالرائے یعنی اپنی رائے سے مسائل دین میں دخل دینا اور لوگوں سے اپنی غلط رائے کی بنا پر جھگڑنا اور کج رائی اور آئمہ سے مخالفت کا اظہار پس جس نے ایسا کیا وہ حق کی طرف رجوع نہیں کرسکتا اور وہ تاریکیوں میں ڈوبتا ہی چلا جائے گا اور ایک فتنہ کے بعد دوسرا اسے گھیرے گا اور دین اس کا تباہ ہو جائے گا اور ایک پریشان کن معاملہ میں پڑ جائے گا اور جس نے مسائلِ دین میں خود رائی سے نزاع کیا اور خصومت کا اظہار کیا اور مخاصمت کی تو وہ حماقت میں مشہور ہوا اپنے طولانی جھگڑے کی وجہ سے اور جس نے راہِ حق سے کجی کی اس کی نظر میں نیکی بدی بن گئی اور بدی نیکی اور جس نے

رسولؐ اور آئمہؑ کی مخالفت کی تو غیر مفید ہوئے اس کے لئے وہ راستے جو اس نے اختیار کئے۔ اور دشوار ہوگیا اس کا معاملہ، اس پر اور چونکہ اس نے راہِ مومنین کا اتباع نہ کیا۔ لہذا اس کو وہاں سے نکلنا دشوار ہوگیا۔

اور شک کی چار صورتیں ہیں مریہ، ہوا، تردد اور استسلام۔ مریہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے تم خدا کی کون سی نعمت کے بارے میں شک اور جھگڑا کروگے دوسری روایت میں ہے اور حق بات سے خوف اور حق سے وحشت اور جہالت اور اس کے اہل سے تعلق ہو جاتا ہے پس جو وحشت میں مبتلا ہوا ان باتوں سے جو اس کے سامنے ہیں تو وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹ گیا اور جس نے اپنی رائے سے دینی امور میں جھگڑا کیا وہ شک میں جا پڑا۔ مومنین اولین نے چونکہ شک و مخاصمت سے تعلق نہ رکھا۔ لہذا انھوں نے علم میں ترقی کی اور آخر والے لکد کوب میں آگئے اور جس نے اس کی بات مان لی۔ اس کی دنیا و آخرت تباہ اور ہلاک ہوئی اور وہ چیز جو ان کے درمیان ہے جس نے اس سے نجات پائی وہ یقین کی فضیلت سے بہرہ ور ہوا اور خدا نے یقین سے کم کوئی چیز پیدا نہیں کی یعنی اہل یقین بہت کم ہیں۔

اور شبہ کی چار صورتیں ہیں اعجاب بالزینہ، تسویل نفس، تاویل عوج اور لبس الحق بالباطل، شبہ یعنی حق کو باطل کی مثل بنانا ان میں پہلی چیز امر باطل کو قیاسات شعریہ پر آراستہ کرنا جو پلٹ دیتی ہے کھلی دلیل سے دوسرے فریب نفس جو آدمی کو شہوت سے مغلوب کرتا ہے اور کج فہمی آدمی کو بری طرح مائل کرتی ہے اور لبس سے مراد تاریکیوں پر تاریکی ہے یہ ہے کفر اور اس کے ستون اور شاخیں۔

دوسو چھیانوے واں باب

صفت نفاق و منافق

(بَابٌ) ۲۹۶

☆(صِفَةِ النِّفَاقِ وَالْمُنَافِقِ)☆

قَالَ: وَالنِّفَاقُ عَلَىٰ أَرْبَعِ دَعَائِمَ: عَلَى الْهَوَىٰ، وَالْهُوَيْنَا، وَالْحَفِيظَةِ، وَالطَّمَعِ.

فَالْهَوَىٰ عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْبَغْيِ، وَالْعُدْوَانِ، وَالشَّهْوَةِ، وَالطُّغْيَانِ، فَمَنْ بَغَىٰ كَثُرَتْ غَوَائِلُهُ وَتُخُلِّيَ مِنْهُ وَقُصِرَ عَلَيْهِ، وَمَنِ اعْتَدَىٰ لَمْ يُؤْمَنْ بَوَائِقُهُ وَلَمْ يَسْلَمْ قَلْبُهُ وَلَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ لَمْ يَعْذِلْ نَفْسَهُ فِي الشَّهَوَاتِ خَاضَ فِي الْخَبِيثَاتِ، وَمَنْ طَغَىٰ ضَلَّ عَلَىٰ عَمْدٍ بِلَا حُجَّةٍ.

وَالْهُوَيْنَا عَلَىٰ أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْغِرَّةِ، وَالْأَمَلِ، وَالْهَيْبَةِ، وَالْمُمَاطَلَةِ، وَذَٰلِكَ بِأَنَّ الْهَيْبَةَ

تَرُدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَالْمُمَاطَلَةُ تُفَرِّطُ فِي الْعَمَلِ حَتّٰى يُقْدِمَ عَلَيْهِ الْأَجَلُ ؛ وَلَوْلَا الْأَمَلُ عَلِمَ الْإِنْسَانُ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ وَلَوْ عَلِمَ حَسَبَ مَا هُوَ فِيهِ مَاتَ خُفَاتاً مِنَ الْهَوْلِ وَالْوَجَلِ ، وَالْغِرَّةُ تُقَصِّرُ بِالْمَرْءِ عَنِ الْعَمَلِ .

وَالْحَفِيظَةُ عَلٰى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الْكِبْرِ وَالْفَخْرِ وَالْحَمِيَّةِ وَالْعَصَبِيَّةِ ، فَمَنِ اسْتَكْبَرَ أَدْبَرَ عَنِ الْحَقِّ وَمَنْ فَخَرَ فَجَرَ وَمَنْ حَمِيَ أَصَرَّ عَلَى الذُّنُوبِ وَ مَنْ أَخَذَتْهُ الْعَصَبِيَّةُ جَارَ ، فَبِئْسَ الْأَمْرُ بَيْنَ إِدْبَارٍ وَفُجُورٍ وَإِصْرَارٍ وَجَوْرٍ عَلَى الصِّرَاطِ .

وَالطَّمَعُ عَلٰى أَرْبَعِ شُعَبٍ: الْفَرَحِ ، وَالْمَرَحِ ، وَاللَّجَاجَةِ ، وَالتَّكَاثُرِ ، فَالْفَرَحُ مَكْرُوهٌ عِنْدَ اللهِ ، وَالْمَرَحُ خُيَلَاءُ ، وَاللَّجَاجَةُ بَلَاءٌ لِمَنِ اضْطَرَّتْهُ إِلٰى حَمْلِ الْآثَامِ ، وَالتَّكَاثُرُ لَهْوٌ وَ لَعِبٌ وَ شُغُلٌ وَاسْتِبْدَالُ الَّذِي هُوَ أَدْنٰى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ .

فَذٰلِكَ النِّفَاقُ وَدَعَائِمُهُ وَشُعَبُهُ . وَاللهُ قَاهِرٌ فَوْقَ عِبَادِهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ وَجَلَّ وَجْهُهُ وَأَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَانْبَسَطَتْ يَدَاهُ وَوَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ وَظَهَرَ أَمْرُهُ وَ أَشْرَقَ نُورُهُ وَفَاضَتْ بَرَكَتُهُ وَ اسْتَضَاءَتْ حِكْمَتُهُ وَهَيْمَنَ كِتَابُهُ وَفَلَجَتْ حُجَّتُهُ وَخَلَصَ دِينُهُ وَاسْتَظْهَرَ سُلْطَانُهُ وَ حَقَّتْ كَلِمَتُهُ وَ أَقْسَطَتْ مَوَازِينُهُ وَبَلَغَتْ رُسُلُهُ ، فَجَعَلَ السَّيِّئَةَ ذَنْباً وَالذَّنْبَ فِتْنَةً وَالْفِتْنَةَ دَنَساً ، وَ جَعَلَ الْحُسْنٰى عُتْبٰى وَالْعُتْبٰى تَوْبَةً وَالتَّوْبَةَ طَهُوراً ، فَمَنْ تَابَ اهْتَدٰى ، وَمَنِ افْتُتِنَ غَوٰى مَا لَمْ يَتُبْ إِلَى اللهِ وَيَعْتَرِفْ بِذَنْبِهِ ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلَّا هَالِكٌ .

اَللهَ اللهَ فَمَا أَوْسَعَ مَا لَدَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْبُشْرٰى وَالْحِلْمِ الْعَظِيمِ وَمَا أَنْكَلَ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْأَنْكَالِ وَالْجَحِيمِ وَالْبَطْشِ الشَّدِيدِ ، فَمَنْ ظَفِرَ بِطَاعَتِهِ اجْتَلَبَ كَرَامَتَهُ وَ مَنْ دَخَلَ فِي مَعْصِيَتِهِ ذَاقَ وَبَالَ نِقْمَتِهِ وَعَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ .

۱۔ (یہ تتمہ ہے حدیث سابق کا) نفاق کے چار ستون ہیں، پیروی خواہش نفس، سہل انگاری، دوسروں کے سامنے اپنی فروتنی کے اظہار سے بچنا اور طمع، پیروی خواہش نفس کی چار صورتیں ہیں۔ بغاوت، ظلم، شہوت اور سرکشی، جس نے خدا و رسولؐ سے بغاوت کی تو شیطان کی طرف سے اس کے ہلاک کرنے والے بہت ہو گئے اور توفیق الٰہی اس سے منقطع ہوئی اور شیطان سے اس کی یاری ہوئی اور جس نے حد سے تجاوز کیا تو لوگ اس کی بلاؤں سے محفوظ نہ رہے اور اس کا دل مسلمان نہ ہوا اور اس نے خواہشات نفسانی سے اپنے نفس کو نہ بچایا اور بدکرداریوں میں جا پھنسا اور جس نے معصیت پر اصرار کیا وہ دانستہ بلا کسی حجت کے گمراہ ہوا اور رہونیا کی چار صورتیں ہیں۔ غفلت، آرزو، کاہلی اور ٹال مٹول، یہ اس لئے ہے کہ کاہلی حق سے ہٹاتی ہے اور ٹال مٹول عمل کو دور رکھتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اگر آرزوئے زندگانی نہ ہوتی تو آدمی اپنا فرض جانتا اور جب جانتا

اور بے خوف مرنا اور غرہ کوتاہی عمل ہے۔

اور اپنے کو فروتنی سے بچانا اس کی چار صورتیں ہیں۔ اپنی بزرگی کی ادعا اور شیخی کے ساتھ اپنی تعریف اور اپنی طرف داری اپنے سے نسبت رکھنے والوں کی طرف داری، پس جس نے تکبر کیا وہ حق سے پھر گیا اور جس نے گھمنڈ کیا وہ فاجر ہوا جس نے اپنی بات کی پچ کی اس نے گناہوں پر اصرار کیا اور جس نے دوسروں کی طرفداری کی وہ راہ حق سے ہٹ گیا۔ پس بُری ہے وہ بات جو ادبار و فجور اور جور کے درمیان ہو۔

اور طمع کی چار صورتیں ہیں۔ خوش ہونا جائز امور پر تکبر کی چال، مضطر ہونا طلب مال میں، مال دنیا کی زیادتی چاہنا حرام مال یا امور محرمہ پر خوش ہونا عند اللہ ناپسندیدہ ہے اور اکڑ کر چلنا بے وقوفی ہے اور طلب مال میں اضطراب بلا ہے جو بے قابو بناتی ہے گناہ کرنے پر اور تکاثر لہو لعب ہے اور ایسا کام ہے جو نیکی کا بدل ادنیٰ چیز کے ساتھ ہو۔

یہ ہے نفاق اور اس کے ارکان اور شاخیں اور خدا غالب ہے اپنے بندوں پر اس کا ذکر بلند ہے اس کی ذات اجل و ارفع ہے اور اس نے ہر شے کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے اور دست کشادہ (کریم) ہے اس کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کا حکم ظاہر ہے اس کی عظمت کا نور ہر جگہ چمکتا ہے اور اس کی برکت ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اور اس کی حکمت کے دلائل روشن ہیں اور اس کی کتاب میں ہر شے کا بیان ہے اور اس کی حجت ظاہر و باہر ہے اس کا دین اسلام خالص دین ہے اور قوت سب پر غالب ہے اور اس کا کلمہ سچا ہے اور اس کی جانچ پڑتال مبنی بر عدل ہے اس کے رسولؐ ہدایت کے لئے آئے اور انھوں نے تبلیغ احکام الٰہی کی، پس خدا نے بدی کو گناہ قرار دیا اور گناہ کو فتنہ اور فتنہ کو ناپاکی اور نیکی اپنی رضامندی کا فعل قرار دیا اور توبہ کو رضا کا ذریعہ بنایا اور توبہ سے معاصی سے بچنا ظاہر ہوا۔ پس جس نے توبہ کی ہدایت پائی اور جس نے فتنہ پردازی کی وہ گمراہ ہوا جب تک خدا سے توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں کا مقر نہ ہو اور اللہ کے مقابلہ کی جرأت نہیں مگر جو کہ جہنمی ہو۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، توبہ کے بعد اس کی رحمت میں بڑی وسعت ہے اور بشارت ہے نکوکاروں کے لئے اور حلم عظیم ہے اس گناہوں کے لئے اور کیسا سخت ہے اس کے نزدیک عذاب جہنم اور اس کی پکڑ کتنی سخت ہے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے اس کی بخشش حاصل کی اور جو معصیت میں داخل ہوا اس نے اس کے عذاب کا مزہ چکھا اور روز قیامت ندامت حاصل ہوگی۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْأَلُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ : «إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلاً ۞ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً» لَيْسُوا مِنَ الْكَافِرِينَ وَلَيْسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يُظْهِرُونَ الْإِيمَانَ وَ يَصِيرُونَ إِلَى

الْكُفْرِ وَالتَّكْذِيبِ لَعَنَهُمُ اللهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک مسئلہ کا جواب پوچھا حضرت نے تحریر فرمایا۔ منافق اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور ان کے فریب کا رد کرتا ہے اور جب نماز پڑھتے ہیں الکسلکے وہ لوگوں کو دکھادے کے لئے کرتے ہیں۔ ریاکار ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں مذبذب لوگ ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے پھر اسے صحیح راستہ نہیں ملتا۔ یہ منافق نہ تو کافر ہیں اور نہ مومن اور نہ مسلمان ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور عمل کافروں کا سا ہے اور وہ امر حق کو جھٹلاتے ہیں۔ خدا کی ان پر لعنت ہو۔

٣۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقَ يَنْهَىٰ وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي وَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَرَضَ. قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَمَا الْاِعْتِرَاضُ؟ قَالَ: الْاِلْتِفَاتُ. وَإِذَا رَكَعَ رَبَضَ، يُمْسِي وَهَمُّهُ الْعَشَاءُ وَهُوَ مُفْطِرٌ وَيُصْبِحُ وَهَمُّهُ النَّوْمُ وَلَمْ يَسْهَرْ، إِنْ حَدَّثَكَ كَذَبَكَ وَإِنِ ائْتَمَنْتَهُ خَانَكَ وَإِنْ غِبْتَ اغْتَابَكَ وَإِنْ وَعَدَكَ أَخْلَفَكَ.

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے منافق دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں آتا جس کا حکم دوسروں کو دیتا ہے اور خود بجا نہیں لاتا۔ جب نماز پڑھتا ہے تو اعتراض کرتا ہے راوی پوچھا یا ابن رسول اللہ اعتراض کیا۔ فرمایا ادھر ادھر دیکھتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے تو بغیر سر اٹھائے بیٹھ جاتا ہے شام کرتا ہے تو رات کے کھانے کی دھن ہوتی ہے حالانکہ وہ روزے سے نہیں ہوتا اور صبح اس طرح کرتا ہے کہ اس کا ارادہ سونے کا ہوتا ہے حالانکہ رات کو جاگا نہیں، جب تم سے بات کرے گا تو تمہیں جھٹلائے گا تم اسے امین بناؤ گے خیانت کرے گا۔ اگر اس سے الگ ہوگے تو غیبت کرے گا اگر تم سے وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

٤۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ بَحْرٍ، رَفَعَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَزَادَ فِيهِ. إِذَا رَكَعَ رَبَضَ وَإِذَا سَجَدَ نَقَرَ، وَإِذَا جَلَسَ شَغَرَ.

۴۔ اور امام زین العابدین علیہ السلام ہی کی سند سے عبدالملک نے حدیث سابق میں اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ جب رکوع کرتا ہے تو سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اور سجدہ اس طرح کرتا ہے جیسے پرندہ ٹھونگ مارے اور جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تو ناقص نشست یعنی فی الفور دوسرے سجدہ میں چلا جائے۔

٥ - أَبُوعَلِيٍّ الأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ جِذْعِ النَّخْلِ أَرَادَ صَاحِبُهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فِي بَعْضِ بِنَائِهِ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي أَرَادَ ، فَحَوَّلَهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لَهُ فَكَانَ آخِرُ ذٰلِكَ أَنْ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ منافق کی مثال درخت کھجور کے اس تنہ کی ہے جس کا مالک اپنے زیر تعمیر مکان میں ایک جگہ فٹ کرنا چاہے مگر وہ وہاں فٹ نہ ہو۔ پھر دوسری جگہ نصب کرنا چاہے وہ وہاں بھی فٹ نہ ہو آخر مجبور ہو کر جلادے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَازَادَ خُشُوعُ الْجَسَدِ عَلَى مَا فِي الْقَلْبِ فَهُوَ عِنْدَنَا نِفَاقٌ

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی کی ریاضت بدن صفائی قلب سے زیادہ ہو۔ (جیسا کہ مکار صوفی کرتے ہیں) تو یہ ہمارے نزدیک نفاق ہے۔

دوسو ستانوے واں باب

شرک

(بَابُ الشِّرْكِ) ۲۹۷

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَى مَا يَكُونُ الْعَبْدُ بِهِ مُشْرِكاً ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ قَالَ لِلنَّوَاةِ : إِنَّهَا حَصَاةٌ وَلِلْحَصَاةِ : إِنَّهَا نَوَاةٌ ثُمَّ دَانَ بِهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبکہ ان سے کسی نے پوچھا "کم سے کم کس بات سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے" جو شخص خرمہ کی گٹھلی کو سنگریزہ کہہ دے اور سنگریزہ کو گٹھلی اور اپنے اس ظن پر اپنے دین کی بنیاد رکھے۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ أَدْنَى مَا

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكاً ، قَالَ : فَقَالَ : مَنِ ابْتَدَعَ رَأْياً فَأَحَبَّ عَلَيْهِ أَوْأَبْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن وقیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : يُطِيعُ الشَّيْطَانَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَيُشْرِكُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انھوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لاعلمی میں کی کہ انھیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » [1] قَالَ : شِرْكُ طَاعَةٍ وَلَيْسَ شِرْكَ عِبَادَةٍ . وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ » [2] قَالَ : إِنَّ الْآيَةَ تَنْزِلُ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي أَتْبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَنْ نَصَبَ دُونَكُمْ شَيْئاً فَهُوَ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضاً

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مگر یہ کہ وہ مشرک بنے رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پہ کھڑے ہو کر کرتے ہیں، فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنھوں نے اس شخص کی پیروی کی، میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام مانے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں۔ کبھی جزوی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

٥ ـ يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حَسَّانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّدِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ، ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ صَامُوا وَصَلَّوْا وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذٰلِكَ مُشْرِكِينَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے

توضیح:- یہ شرک اس معنی سے ہوگا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہٰذا ان کی اطاعت فرض ہوئی پس اگر ان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے کو خدا کا شریک بنایا۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لَوْأَنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللهَ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَحَجُّوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِشَيْءٍ صَنَعَهُ اللهُ أَوْصَنَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: أَلَّاصَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ؟ أَوْوَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ «فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً» ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: فَعَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر کوئی قوم خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے نماز پڑھے زکوٰۃ دے حج بیت اللہ کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے پھر کسی چیز کے متعلق جس کو اللہ یا رسولؐ نے بنایا ہو یہ کہہ دے کہ اس کے خلاف بنایا جاتا تو اچھا تھا یا ایسا خیال بھی ان کے دل میں گزرے تو وہ مشرک ہو جائیں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان والے نہیں ہوں گے جب تک اپنے نزاعات میں تجھ کو اے رسولؐ حکم نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو نہ کرے اس سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور تیرے فیصلے کو قبول بھی کر لیں" حضرت نے فرمایا۔ اور تمہارے لئے ہماری بات کا قبول کرنا لازم ہے۔

٧۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ» فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَادَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْدَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ لَمَا أَجَابُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَايَشْعُرُونَ.

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا انھوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا کی بجائے اپنا رب بنا لیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واللہ انھوں نے اپنے نفسوں کی عبادت کی طرف ان کو نہیں بلایا تھا اور اگر ایسا کرتے تو وہ لوگ ان کی بات نہ مانتے بلکہ انھوں نے ان کے لئے حرام کو حلال کر دیا تھا اور حلال کو

اور ان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَطَاعَ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَبَدَهُ.

٨- فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے معصیت خدا میں کسی کی اطاعت کی۔ اس نے اس کی عبادت کی۔

دوسو اٹھانوے واں باب

شک

(بَابُ الشَّكِّ) ۲۹۸

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام أُخْبِرُهُ أَنِّي شَاكٌّ وَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام: «رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى» وَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُرِيَنِي شَيْئاً، فَكَتَبَ عليه السلام أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مُؤْمِناً وَ أَحَبَّ أَنْ يَزْدَادَ إِيمَاناً وَ أَنْتَ شَاكٌّ وَالشَّاكُّ لَا خَيْرَ فِيهِ، وَكَتَبَ إِنَّمَا الشَّكُّ مَا لَمْ يَأْتِ الْيَقِينُ فَإِذَا جَاءَ الْيَقِينُ لَمْ يَجُزِ الشَّكُّ، وَكَتَبَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي الشَّاكِّ.

ا- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا کہ میں آپ کی امامت کے بارے میں شک کرنے والا ہوں۔ ابراہیم نے کہا تھا۔ پروردگار! مجھے دکھلا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے پس میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ آپ تصدیق امامت کے لئے کوئی ایسی چیز دکھائیں جس سے میرا شک دور ہو حضرت نے جواب لکھا کہ ابراہیم علیہ السلام مومن تھے انھوں نے چاہا کہ ایمان زیادہ ہو اور تم شک کرنے والے ہو اور شک میں بہتری نہیں اور یہ بھی لکھا۔ شک اسی وقت تک رہتا ہے جب تک یقین نہ ہو اور جب یقین آجاتا ہے تو پھر شک باقی نہیں رہتا اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدائے عز وجل فرماتا ہے ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق پایا اور فرمایا یہ آیت شک کرنے والوں کے بارے میں ہے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: لَا تَرْتَابُوا فَتَشُكُّوا وَلَا تَشُكُّوا فَتَكْفُرُوا.

۲۔ محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں بائیں طرف تھا زرارہ داہنی طرف کہ ابو بصیر بھی آگئے کہنے لگے۔ اے ابو عبداللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ کے متعلق شک کرتا ہو۔ فرمایا وہ کافر ہے۔ انھوں نے کہا جو رسولؐ کے بارے میں شک کرے اس کے لئے۔ فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) وہ بھی کافر ہے پھر زرارہ کی طرف رخ کرکے فرمایا۔ ربوبیت باری تعالیٰ اور رسالت محمد مصطفیٰؐ کو سمجھتے ہوئے جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمّادٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جالِساً عَنْ يَسارِهِ وَ زُرارَةُ عَنْ يَمِينِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ فَقالَ : يا أَبا عَبْدِاللهِ ما تَقُولُ فِيمَنْ شَكَّ فِي اللهِ ؟ فَقالَ : كافِرٌ يا أَبا مُحَمَّدٍ قالَ : فَشَكَّ فِي رَسُولِ اللهِ ؟ فَقالَ : كافِرٌ ، قالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلى زُرارَةَ فَقالَ : إِنَّما يَكْفُرُ إِذا جَحَدَ .

۳۔ ابو اسحاق خراسانی سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا شبہ کو امور دین میں دخل نہ دو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور شک میں نہ پڑو ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ هارُونَ بْنِ خارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمانَهُمْ بِظُلْمٍ» قالَ : بِشَكٍّ . /۸۲۵

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ظلم سے اپنے ایمان کو نہیں ڈھانپا۔ فرمایا ظلم سے مراد یہاں شک ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ الشَّكَّ وَالْمَعْصِيَةَ فِي النّارِ ، لَيْسا مِنّا وَلا إِلَيْنا .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے شک و معصیت کا نتیجہ دوزخ، ایسا شخص جو کہتا ہے نہ وہ ہماری بات ہے اور نہ اس کی رجوع ہماری طرف ہے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ شَكَّ فِي اللهِ بَعْدَ مَوْلِدِهِ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ يَفِئْ إِلى خَيْرٍ أَبَداً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ کی ربوبیت میں شک کرے اس کے بعد بھی کہ اس کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی ہو تو نیکی کو کبھی نہ پائے گا

۷ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَايَنْفَعُ مَعَ الشَّكِّ وَالْجُحُودِ عَمَلٌ .

۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ شک اور انکار کے ہوتے عمل بیکار ہے۔

۸ ـ وَفِي وَصِيَّةِ الْمُفَضَّلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ شَكَّ أَوْظَنَّ فَأَقَامَ عَلَى أَحَدِهِمَا أَحْبَطَ اللهُ عَمَلَهُ ، إِنَّ حُجَّةَ اللهِ هِيَ الْحُجَّةُ الْوَاضِحَةُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا جس نے شک یا گمان کیا اور ان میں سے کسی ایک پر قائم رہا تو اللہ اس کے عمل کو ضبط کر لیتا ہے اللہ ہی کی حجت، حجت واضح ہے یعنی جب عقلی و نقلی دلائل ربوبیت باری تعالیٰ پر موجود ہیں تو پھر شک یا گمان کیسا۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لَنَرَى الرَّجُلَ لَهُ عِبَادَةٌ وَاجْتِهَادٌ وَخُشُوعٌ وَلَايَقُولُ بِالْحَقِّ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذَلِكَ شَيْئاً ؟ فَقَالَ : يَا أَبَامُحَمَّدٍ إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتٍ كَانُوا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَا يَجْتَهِدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً إِلَّادَعَافَأُجِيبَ وَإِنَّ رَجُلاً مِنْهُمُ اجْتَهَدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، ثُمَّ دَعَافَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ فَأَتَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام يَشْكُو إِلَيْهِ مَاهُوَفِيهِ وَيَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ قَالَ : فَتَطَهَّرَ عِيسَى وَصَلَّى ثُمَّ دَعَااللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَاعِيسَى إِنَّ عَبْدِي أَتَانِي مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي أُوتَى مِنْهُ ، إِنَّهُ دَعَانِي وَفِي قَلْبِهِ شَكٌّ مِنْكَ فَلَوْدَعَانِي حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ وَتَنْتَثِرَ أَنَامِلُهُ مَااسْتَجَبْتُ لَهُ . قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ عِيسَى عليه السلام فَقَالَ : تَدْعُو رَبَّكَ وَأَنْتَ فِي شَكٍّ مِنْ نَبِيِّهِ ؟ فَقَالَ : يَارُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ قَدْ كَانَ وَاللهِ مَاقُلْتَ ، فَادْعُ اللهَ [لي] أَنْ يَذْهَبَ بِهِ عَنِّي قَالَ : فَدَعَالَهُ عِيسَى عليه السلام فَتَابَ اللهُ عَلَيْهِ وَقَبِلَ مِنْهُ وَصَارَ فِي حَدِّ أَهْلِ بَيْتِهِ .

۹۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ایک شخص ایسا ہو جو عبادت گزار ہو، ریاضت کرتا ہو، فروتن ہو لیکن آپ کی امامت کا قائل نہ ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا اے محمد اس زمانہ کے خاندان بھی ویسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے زمانہ میں تھے ان میں سے ایک نے چالیس دن کا چلّہ کر کے

دعا مانگی جو قبول ہوئی۔ دوسرے نے بھی ویسا ہی کیا اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس نے حضرت سے شکایت کی اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے وضو کر کے نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی اللہ نے وحی کی۔ اے عیسیٰ یہ میرا بندہ اس دروازہ سے جس سے اسے دیا جاتا۔ اس نے مجھ سے دعا کی لیکن اس کے دل میں تمہاری رسالت کے متعلق شک تھا اگر اس حالت میں وہ دعا کرتا رہتا یہاں تک کہ اس کی گردن قطع ہو جاتی اور انگلی کی پور پور جدا ہو جاتی تب بھی اس کی دعا قبول نہ ہوتی۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے کہا۔ تو نے رب سے دعا ایسی حالت میں کی جب کہ اس کے نبی کی نبوت میں تجھے شک تھا۔ اس نے کہا۔ اے روح اللہ کلمۃ اللہ ایسا ہی تھا جیسا آپ نے کہا۔ اب آپ خدا سے دعا کریں کہ اس شک کو میرے دل سے دور کرے۔ حضرت نے دعا کی اس نے خدا سے دعا کی تو قبول ہوئی اور وہ اپنے اہل خاندان کے مرتبہ میں داخل ہوا۔

دو سو ننانوے واں باب

ضلال

((بَابُ الضَّلَالِ)) ۲۹۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ هَاشِمٍ صَاحِبِ الْبَرِيدِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْخَطَّابِ مُجْتَمِعِينَ فَقَالَ لَنَا أَبُو الْخَطَّابِ: مَا تَقُولُونَ فِيمَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هٰذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ، فَقَالَ أَبُو الْخَطَّابِ: لَيْسَ بِكَافِرٍ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ، فَإِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ فَلَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سُبْحَانَ اللهِ مَا لَهُ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَجْحَدْ يَكْفُرُ؟! لَيْسَ بِكَافِرٍ إِذَا لَمْ يَجْحَدْ، قَالَ: فَلَمَّا حَجَجْتُ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ: إِنَّكَ قَدْ حَضَرْتَ وَغَابَا وَلٰكِنْ مَوْعِدُكُمُ اللَّيْلَةَ، الْجَمْرَةُ الْوُسْطٰى بِمِنًى.

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ اجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ وَأَبُو الْخَطَّابِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ فَتَنَاوَلَ وِسَادَةً فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا: مَا تَقُولُونَ فِي خَدَمِكُمْ وَنِسَائِكُمْ وَأَهْلِيكُمْ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ؟ قُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ [هٰذَا الْأَمْرَ] فَهُوَ كَافِرٌ.

قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَمَا رَأَيْتَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَأَهْلَ الْمِيَاهِ ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: أَلَيْسَ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمَا هُمْ عِنْدَكُمْ ؟ قُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ فَهُوَ كَافِرٌ.

قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَمَا رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَالطَّوَافَ وَأَهْلَ الْيَمَنِ وَتَعَلُّقَهُمْ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: أَلَيْسَ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَيَعْرِفُونَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ ؟ قُلْتُ: لَا ، قَالَ فَمَا تَقُولُونَ فِيهِمْ ؟ قُلْتُ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَهُوَ كَافِرٌ.

قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ هَذَا قَوْلُ الْخَوَارِجِ ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ ، فَقُلْتُ أَنَا : لَا، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ شَرٌّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَقُولُوا بِشَيْءٍ مَا لَمْ تَسْمَعُوهُ مِنَّا ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُدِيرُنَا عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں اور محمد بن مسلم اور ابوالخطاب ایک جگہ جمع ہوئے۔ ہم سے ابوالخطاب نے کہا کیا کہتے ہو اس شخص کے بارے میں جو امر امامت کی معرفت نہیں رکھتا۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ ابوالخطاب نے کہا وہ کافر نہیں جب تک کہ عقلی اور نقلی دلائل سے اس پر حجت قائم نہ ہو۔ ہاں جب حجت قائم ہو جائے پھر بھی امام کو نہ پہچانے تب کافر ہوگا۔ محمد بن مسلم نے کہا اگر نہ پہچانے اور انکار بھی نہ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ کافر نہیں ہوگا جب تک انکار نہ کرے۔ جب میں حج سے فارغ ہوا تو امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور اس گفتگو سے آگاہ کیا۔ فرمایا تم اکیلے آئے۔ وہ دونوں تو غائب ہیں اچھا پیچ کے جمرہ والی رات کو منیٰ میں ملنا۔ جب وہ رات آئی تو ہم سب جمع ہوئے حضرت نے اپنا تکیہ سینہ سے لگا کر فرمایا تم کیا کہتے ہو۔ اپنے نوکروں، عورتوں اور گھر والوں کے متعلق، کیا وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا وہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا وہ کیا نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے میں نے کہا کرتے ہیں کیا وہ اس عقیدہ پر بھی ہیں جس پر تم ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو امامت کی معرفت نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے راہگیروں اور ان لوگوں کو راستوں میں کنوؤں کے مالک ہیں نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج نہیں کرتے وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے۔ میں نے کہا کہتے ہیں اور کرتے ہیں۔ فرمایا پھر وہ تمہارے نزدیک کیسے ہیں۔ میں نے کہا جو معرفتِ امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے کعبہ میں طواف کرنے والوں اور اہلِ یمن کو اس کے پردوں سے لپٹا نہیں دیکھا۔ میں نے کہا دیکھا ہے فرمایا کیا وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے۔ کیا نماز روزہ اور حج نہیں بجا لاتے، میں نے کہا بجا لاتے ہیں۔ فرمایا کیا امت کے متعلق جو تمہارا عقیدہ ہے وہی ان کا ہے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم انھیں کیا سمجھتے ہو۔ میں نے جو معرفتِ امام نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ فرمایا سبحان اللہ یہ عقیدہ خوارج

ہے کہ وہ اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کیا میں تمہیں کچھ اور بتاؤں۔ میں نے کہا اب ضرورت نہیں۔ فرمایا یہ تمہارے لئے بُری بات ہے کہ جو تم نے ہم سے نہیں سنا وہ بیان کرو۔ راوی کہتا ہے میں نے گمان کیا کہ حضرت قول محمد بن مسلم کی طرف مجھے پھیرنا چاہتے ہیں۔

توضیح:۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ سائل صاحب البرید کا عقیدہ یہ تھا کہ امامت کی معرفت نہ رکھنے والا کافر ہے خواہ اس پر حجت قائم ہو یعنے اس نے ربوبیت کو دلائل عقلی ونقلی سے جان لیا ہو خواہ انکار کرے یا نہ کرے یعنی اس کے نزدیک مومن وکافر کے درمیان کوئی درجہ نہیں اور ابوالخطاب کا عقیدہ یہ تھا کہ کافر اس صورت میں ہوگا کہ حجت اس پر قائم ہوجائے انکار کرے یا نہ کرے ان دونوں کے درمیان واسطہ ہے اور غیر عارف قبل قیام حجت ہے اور محمد بن مسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ جب انکار کرے تو کافر ہے اور نہ انکار کرے تو کافر نہیں، پس اس صورت میں بھی مومن و کافر کے درمیان ایک اور گروہ ہوگا جو نہ معرفت رکھنے والا ہو اور نہ انکار کرنے والا، یہ لوگ مستضعف اور ضلال کہلاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اس باب میں ضال سے یہی مراد ہے اگرچہ اطلاق ضال کا لفظ عام معنی میں استعمال ہوتا ہے یعنی جو مسلمان متمسک بالحق نہ ہو اور کافر سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس پر دنیا میں احکام کفر جاری ہوں، مثلاً نجاست اور عدم جواز مباشرت ومناکح وغیرہ جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب کا حکم ہے ورنہ بعض کفار کے مستحق عقوبت ہونے اور داخل جہنم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ تھا۔ کوئی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ، یا صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو تو کافر ہے اور اسلام سے خارج اور مستحق قتل، اسی لئے انھوں نے امیرالمومنین کے قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ آپ تحکیم پر راضی ہوگئے تھے حالانکہ حضرت راضی نہ تھے آپ کو اس پر مجبور کیا گیا تھا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ لفظ کفر مختلف معنی میں بولا جاتا ہے اور ہر ایک کے لئے جداگانہ احکام ہیں ایمان کی مختلف صورتوں کی طرح، کفر بعض صورتوں میں اسلام کے ساتھ جمع ہوجاتا ہے ایسا نہیں ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں لفظ کفر کا اطلاق کیا گیا ہو اور وہ قتل کا مستحق ہو یا اس سے مناکحت ومباشرت حرام ہو اور نہ ایسا ہے کہ آیات واحادیث میں سلب ایمان جس کا ذکر ہو اس کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ضروری ہو کفر کا اطلاق ہوتا ہے اس شخص پر جو دین اسلام کی ضروریات سے انکار کرے ظاہراً وباطناً جیسے شہادتین اور قیامت ایسے پر احکام کفار جاری ہوں گے۔ دنیا میں اور آخرت میں اس کے لئے عذاب جہنم ہوگا اہل کتاب منے ان کی نجاست اور عدم جواز مناکحت میں اختلاف کیا ہے اور لفظ کا اطلاق اس پر بھی ہوتا ہے جس کے عقائد ایمانیہ میں خلل ہو لیکن اسلام کے لئے وہ ضروری نہ ہو۔ جیسے امامت اور مشہور شیعہ علماء میں یہ ہے کہ روز آخرت وہ حکم کفار میں ہوں گے اور مخلد فی النار ہوں گے جیسے مخالفین اور تمام فرقہ شیعہ سوائے امامیہ کے اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مخالفین

کی نجات جہنم سے ممکن ہو گی جیسے مستضعفین اور المرجون لامر اللہ اور علامہ وغیرہ نے ایک قول ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مخالفین کے لئے خلود فی النار نہ ہوگا لیکن یہ قول حد درجہ ضعیف ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک اصول دین میں ہے اور رسولؐ کی یہ حدیث متواتر ہے من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ دجو اس حال میں مرا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا) اور اسکی تائید میں بکثرت احادیث ہیں اب رہے دینوی احکام جیسے طہارت وتناکح وتوارث تو مشہور یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کا سا حکم ان پر ہوگا اور جناب سید مرتضیٰ اور ایک گروہ علمائے شیعہ کا خیال ہے کہ دینوی معاملات میں بھی ان سے کافروں کا سا برتاؤ کیا جائے گا اور اخبار و احادیث سے بھی ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن چونکہ علم الٰہی میں یہ بات تھی کہ مخالفین صاحبان حکومت ہوں گے اور شیعوں پر ان کو غلبہ حاصل ہوگا۔ لہذا ان کے لئے دشمنوں سے مل جل کر رہنا لازم ہوگا لہذا ان کو اجازت دی گئی تمام دینوی امور میں شرکت کی اور مخالفین پر تقیہ کے زمانہ میں اسلامی احکام جاری رہے البتہ قائم آل محمدؐ ظہور کے بعد ان کے کفار کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا اور ان مختلف احادیث کا جمع کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ کبھی اطلاق کفر ہوتا ہے ان گناہان کبیرہ کے ارتکاب کرنے والوں پر جو توبہ نہیں کرتے اور گناہ کا دل پر کوئی اثر نہیں لیتے۔ احتمال ہے کہ ان پر طولانی مدت تک عذاب رہے لیکن جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں اور دنیا میں بجائے کفار کا حکم جاری ہونے کے بعض ایسے حقوق سے انھیں محروم کر دیا جائے جو مومنین سے مخصوص ہیں اور کبھی کافر کا لفظ اطلاق ہوتا معاصی کے مرتکب پر۔ مختصر کہ یہ لفظ کثیر معانی میں بولا جاتا ہے اور اس کے احکام جدا جدا ہیں شہید ثانی نے رسالہ حقائق الایمان میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام علمائے امامیہ نے اہل خلاف کے کفر پر اتفاق فرمایا ہے اور اکثر نے حکم اسلام کا مسلک اختیار کیا ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ کافر ہیں نفس امر میں اور ظاہر میں یہ نزاع لفظی ہے کیونکہ جو اسلام کے قائل ہیں انھوں نے اکثر احکام مسلمین کو ظاہر میں جائز رکھا ہے نہ کہ نفس الامر میں اس لئے ان کا دخول فی النار بیان کیا ہے اور جو باطناً وظاہراً کافر ہونا بیان کرتے ہیں تو ان کے پاس دلیل نہیں۔ کیوں کہ لا الہ الا اللہ کہنے سے ان کا اسلام ظاہر ہوتا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فَمَا تَقُولُ فِي مُنَاكَحَةِ النَّاسِ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَاهُ وَمَا تَزَوَّجْتُ قَطُّ ، فَقَالَ : وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنَّنِي أَخْشَى أَنْ لَا تَحِلَّ لِي مُنَاكَحَتُهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ فَقَالَ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ وَأَنْتَ شَابٌّ ، أَتَصْبِرُ ؟ قُلْتُ : أَتَّخِذُ الْجَوَارِيَ قَالَ : فَهَاتِ الْآنَ فَبِمَا تَسْتَحِلُّ الْجَوَارِيَ ؟ قُلْتُ : إِنَّ الْأَمَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ إِنْ رَابَتْنِي بِشَيْءٍ بِعْتُهَا وَاعْتَزَلْتُهَا ، قَالَ :

فَحَدِّثْني بِمَا اسْتَحْلَلْتَهَا ؟ قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ .

فَقُلْتُ لَهُ : فَمَا تَرىٰ أَتَزَوَّجُ ؟ فَقَالَ : مَا اُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ : مَا اُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ عَلىٰ جِهَتَيْنِ تَقُولُ : لَسْتُ اُبَالِي أَنْ تَأْثَمَ مِنْ غَيْرِ أَنْ آمُرَكَ ، فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذٰلِكَ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ امْرَأَةِ نُوحٍ وَامْرَأَةِ لُوطٍ مَا قَدْ كَانَ ، إِنَّهُمَا قَدْ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِي ذٰلِكَ بِمَنْزِلَتِي إِنَّمَا هِيَ تَحْتَ يَدِهِ وَهِيَ مُقِرَّةٌ بِحُكْمِهِ ، مُقِرَّةٌ بِدِينِهِ قَالَ : فَقَالَ لِي : مَا تَرىٰ مِنَ الْخِيَانَةِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «فَخَانَتَاهُمَا»(٢) مَا يَعْنِي بِذٰلِكَ إِلَّا الْفَاحِشَةَ وَقَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فُلَاناً ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجُ بِأَمْرِكَ ؟ فَقَالَ لِي : إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَعَلَيْكَ بِالْبَلْهَاءِ مِنَ النِّسَاءِ ، قُلْتُ : وَمَا الْبَلْهَاءُ قَالَ : ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعَفَائِفُ .

فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلىٰ دِينِ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ؟ قَالَ : لَا . فَقُلْتُ : مَنْ هِيَ عَلىٰ دِينِ رَبِيعَةِ الرَّأْيِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلٰكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّوَاتِي لَا يَنْصِبْنَ كُفْراً وَلَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَعْدُو أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنَةً أَوْ كَافِرَةً ؟ فَقَالَ تَصُومُ وَتُصَلِّي وَتَتَّقِي اللهَ وَلَا تَدْرِي مَا أَمْرُكُمْ ؟ فَقُلْتُ : قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» لَا وَاللهِ لَا يَكُونُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا كَافِرٍ

قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَوْلُ اللهِ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ يَا زُرَارَةُ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ» فَلَمَّا قَالَ «عَسىٰ» ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ؛ قَالَ : فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً» إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ كَافِرِينَ . إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَ إِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ . وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَ سَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَمْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللهُ قُلْتُ : أَفَتُرْجِئُهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا أَرْجَأَهُمُ اللهُ ، إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ

وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ ، فَقُلْتُ : هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ : لَا، قُلْتُ : [وَ]هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ ؛ قَالَ : فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ . يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلَتْ عَنْكَ عُقَدُكَ .

۲۔ زرارہ کا بیان ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ غیر شیعہ امامیہ میں شادی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں میں کدخدائی کے سن کو پہنچ گیا ہوں، مگر اب تک شادی نہیں کی فرمایا رکاوٹ کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگوں میں شادی کرنا میرے لئے حلال نہ ہو۔ آپ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا تم جوان آدمی بغیر عورت کے کیسے صبر کرو گے۔ میں نے کہا کنیزوں سے، فرمایا اپنی بات کو دہراؤ، بھلا اس صورت میں کنیز کیسے حلال ہو جائے گی۔ میں نے کہا کنیز آزاد عورت کی طرح تو نہیں ہوتی۔ اگر مجھے اس کے عقیدہ میں شک ہوگا تو بیچ ڈالوں گا اس سے علیحدگی اختیار کروں گا تاکہ اس سے اولاد نہ ہو۔ فرمایا یہ بتاؤ وہ حلال کیسے ہوگی یہ سن کر لاجواب ہوا۔ میں نے کہا آپ کی کیا رائے ہے کیا میں شادی کروں۔ فرمایا اگر تو کرے تو مجھے کیا پروا۔ میں نے کہا یہ بات تو سمجھ میں نہ آئی اس کی تو دو صورتیں ہیں ایک تو یہ میری بلا سے اگر بغیر حکم کے گنہگار ہو۔ دوسرے یہ کہ ٹھیک ہے کر لے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے حکم کے مطابق کروں۔ حضرت نے فرمایا تمہیں عذر کیوں ہے جب اللہ کے رسولؐ نے کی، نوحؑ اور لوطؑ کی بیبیوں کے متعلق قرآن میں ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تحت میں تھیں۔ میں نے کہا۔ اللہ کے رسولؐ کو مجھ سے کیا نسبت، وہ ان کے قابو میں تھیں ان کے حکم کو مانتی تھیں ان کے دین کا اقرار کرتی تھیں۔ فرمایا کیا تم ان کی خیانت کو نہیں مانتے حالانکہ خدا فرماتا ہے ان دونوں نے خیانت کی۔

اور خیانت سے مراد زنا یا چوری نہیں بلکہ شوہر کے دین سے برگشتہ ہونا ہے اور رسول اللہؐ نے بھی فلاں عورت سے شادی کی تھی۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے تو آپ کی اجازت ہے کہ میں شادی کر لوں، فرمایا کرنا ہے تو بے وقوف عورت سے کر، فرمایا اس سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا پردہ نشین اور پاک دامن، میں نے کہا کیا وہ سالم بن حفصہ (ایک زیدیہ فرقہ) فرقہ والی ہو جس کی حماقت اس سے ظاہر ہے کہ ایسا لچر و پوچ مذہب اختیار کیا ہے فرمایا نہیں۔

میں نے کہا پھر وہ ربیعہ والے احمقانہ مذہب کی ماننے والی ہو۔ فرمایا نہیں۔ میری مراد ان بالغ اور پردہ نشین لڑکیوں سے ہے جنھوں نے دانستہ کفر اختیار نہ کیا ہو۔ وہ امر امامت کی معرفت تمہاری طرح نہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ کوئی مومن ہو یا کافر، فرمایا وہ روزہ رکھتی ہو نماز پڑھتی ہو۔ اللہ سے ڈرتی ہو لیکن یہ جانتی ہو کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پس کچھ تم میں مومن ہیں اور کچھ کافر، واللہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی نہ مومن ہو نہ کافر، حضرت نے فرمایا۔ تمہارا قول زیادہ سچا ہے یا خدا کا۔ اے زرارہ کیا خدا کے اس قول پر تم نے غور نہیں کیا انھوں نے اچھے اعمال کو برے اعمال سے ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے، میں نے کہا پس وہ یا تو مومن ہوں گے یا کافر، فرمایا اچھا تم اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہو۔ مگر مردوں، عورتوں اور لڑکوں میں جو ضعیف الایمان ہیں وہ نہ کفر سے بچنے کا حیلہ جانتے

نہیں اور نہ ایمان کی طرف آنے کا راستہ پاتے ہیں پھر وہ یا مومن ہوں گے یا کافر، پھر مجھ سے فرمایا تم اصحاب اعراف کے متعلق کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا وہ بھی یا مومن ہوں گے یا کافر، اگر جنت میں داخل ہوئے تو مومن اور دوزخ میں گئے تو کافر۔ حضرت نے فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہیں نہ کافر، اگر وہ مومن ہوتے تو مومنوں کی طرح جنت میں داخل ہوتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ لیکن وہ گروہ ایسا ہے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہیں، پس ان اعمال بد نے بہشت میں جانے سے روکا۔ وہ ایسے ہی ہیں جیسا خدا نے فرمایا۔ میں نے کہا پھر بات وہی رہی کہ یا جنتی ہیں یا دوزخی، فرمایا تم بھی ان کو اسی طرح چھوڑ دو جیسے خدا نے چھوڑ رکھا ہے ان کا بخشنا یا نہ بخشنا اس کی مرضی پر ہے۔ میں نے کہا کیا آپ حکم میں ان کے متعلق تاخیر روا رکھتے ہیں فرمایا ہاں جیسے خدا نے روا رکھا ہے اگر چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا اگر چاہے گا تو ان کے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں داخل کر دے گا۔ میں نے کہا تو کیا خدا کافر کو جنت میں داخل کرے گا۔ فرمایا نہیں، میں نے کہا تو کیا جہنم میں صرف کافر ہی داخل ہوگا فرمایا نہیں۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ اے زرارہ میں بار بار سمجھاتے جاتا ہوں کہ کافروں کے علاوہ بھی جن کو اللہ چاہے۔ مگر تم یہ کہتے ہی نہیں کہ جس کو اللہ چاہے آگاہ ہو کہ جب تم بوڑھے ہو جاؤ گے اور یہ جوانی کا جوش دب جائے گا تو تم اس امر کی طرف پلٹو گے اور تمہارے دل کی گرہ کھل جائے گی یعنے تم مان لو گے کہ کافر اور مومن کے درمیان کئی درجات ہیں پس ان میں سے جس کو خدا چاہے گا بخشے گا جیسے بیوقوف مرد، عورت اور لڑکے جن کو پوری معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

تین سواں باب
مستضعف

((بَابُ الْمُسْتَضْعَفِ)) ۳۰۰

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ فَقَالَ : هُوَ الَّذِي لَا يَهْتَدِي حِيلَةً إِلَى الْكُفْرِ فَيَكْفُرُ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلاً إِلَى الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكْفُرَ ، فَهُمُ الصِّبْيَانُ ، وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصِّبْيَانِ مَرْفُوعٌ عَنْهُمُ الْقَلَمُ .

۱۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا مستضعف کون ہے فرمایا وہ لوگ ہیں جو نہ تو اتنی قوت استطاعت رکھتے ہیں کہ کفر کی طرف مائل ہو کر کافر بن جائیں اور نہ اس قابل ہیں کہ محکمات قرآن سے ہدایت حاصل کریں نہ ان میں ایمان میں کامل ہونے کی قوت اور نہ کفر کی طرف لوٹ جانے کی طاقت، یہ گروہ اطفال کا ہے اور ان مردوں اور عورتوں کا ہے جن کی عقل بچوں کی سی

ہے یہ لوگ مرفوع القلم ہیں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : اَلْمُسْتَضْعَفُونَ « الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلاً » قَالَ: لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً إِلَى الْإِيمَانِ، وَلَا يَكْفُرُونَ ، الصِّبْيَانُ وَأَشْبَاهُ عُقُولِ الصِّبْيَانِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ.

۲۔ زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستضعف کون ہیں فرمایا جن کی معلومات اتنی کم اور عقل اتنی کوتاہ ہے کہ نہ وہ اپنے سے کفر کو دفع کر سکتے ہیں اور نہ راہ حق کی ہدایت پا سکتے ہیں نہ ایمان والوں ہی میں ہیں نہ کافروں میں۔ وہ اطفال ہیں اور وہ مرد اور عورتیں جو کوتاہ عقلی میں لڑکوں کی مانند ہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْمُسْتَضْعَفِ ، فَقَالَ: هُوَ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ حِيلَةً يَدْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْكُفْرَ وَلَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَى سَبِيلِ الْإِيمَانِ ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُؤْمِنَ وَلَا يَكْفُرَ قَالَ: وَالصِّبْيَانُ وَمَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى مِثْلِ عُقُولِ الصِّبْيَانِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مستضعفین وہ ہیں جو نہ کوئی حیلہ قوت رکھتے ہیں نہ راہِ ہدایت پانے کی یعنی نہ وہ ایمان کے لئے کچھ کرتے ہیں نہ کفر کے لئے وہ اطفال ہیں اور اطفال جیسی عقل رکھنے والے مرد اور عورتیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ الْبَجَلِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ لِي شَبِيهاً بِالْفَزِعِ : فَتَرَكْتُمْ أَحَداً يَكُونُ مُسْتَضْعَفاً وَأَيْنَ الْمُسْتَضْعَفُونَ ؟ فَوَاللهِ لَقَدْ مَشَى بِأَمْرِكُمْ هٰذَا الْعَوَاتِقُ إِلَى الْعَوَاتِقِ فِي خُدُورِهِنَّ وَتَحَدَّثُ بِهِ السَّقَّايَاتُ فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپ مستضعفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں وہ خوف و اضطراب کی صورت سے مشابہ ہے کیا تم مستضعفین کو چھوڑ دو گے اور مستضعفین ہیں کہاں۔ واللہ تمہارا امر امامت آیات محکمات سے ہر ایک کو پہنچ چکا ہے یہاں تک کہ نوجوان لڑکیاں گھروں کے اندر اور پانی بھرنے والی عورتیں مدینہ کے گلی کوچوں میں اس کا تذکرہ کرتی ہیں (پس جب حجت ان پر تمام ہو گئی تو پھر مستضعف کہاں رہے۔)

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ:

سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَقَالَ : هُمْ أَهْلُ الْوَلَايَةِ ، فَقُلْتُ أَيُّ وَلَايَةٍ ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْوَلَايَةِ فِي الدِّينِ وَلَكِنَّهَا الْوَلَايَةُ فِي الْمُنَاكَحَةِ وَالْمُوَارَثَةِ وَالْمُخَالَطَةِ وَهُمْ لَيْسُوا بِالْمُؤْمِنِينَ وَلَا بِالْكُفَّارِ وَمِنْهُمُ الْمُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں مستضعف کے متعلق ابا جعفر علیہ السلام نے فرمایا وہ اہل دوستی ہیں۔ میں نے کہا کیسی دوستی فرمایا اس سے مراد دینی دوستی نہیں بلکہ یہ صرف مناکحت میراث اور ہم نشینی کا جواز ہے وہ نہ مومن ہیں نہ کافر، ان میں سے کچھ مرجون لامر اللہ یعنی ان کے متعلق تاخیر کی گئی ہے قیامت تک پھر وہ چاہے بخشے یا نہ بخشے۔

٦۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الدِّينِ الَّذِي لَا يَسَعُ الْعِبَادَ جَهْلُهُ ، فَقَالَ : الدِّينُ وَاسِعٌ وَلَكِنَّ الْخَوَارِجَ ضَيَّقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأُحَدِّثُكَ بِدِينِيَ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بَلَى ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَتَوَلَّاكُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَمَنْ رَكِبَ رِقَابَكُمْ وَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ وَظَلَمَكُمْ حَقَّكُمْ ، فَقَالَ : مَا جَهِلْتَ شَيْئاً ، هُوَ وَاللهِ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ ، قُلْتُ : فَهَلْ سَلِمَ أَحَدٌ لَا يَعْرِفُ هٰذَا الْأَمْرَ ؟ فَقَالَ : لَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قُلْتُ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : نِسَاؤُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتَ أُمَّ أَيْمَنَ ؟ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا كَانَتْ تَعْرِفُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

۶۔ راوی نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے دین کے ان مسائل کے متعلق پوچھا جن سے لوگوں کو جاہل نہ رہنا چاہیئے فرمایا دین کے مسائل میں آسانی رکھی گئی ہے لیکن خارجیوں نے مسائل مشکل وضع کرکے دین کو اپنے اوپر تنگ بنا لیا ہے اپنی جہالت سے میں نے کہا میں آپ کو اپنے دینی عقائد سناؤں۔ فرمایا ضرور، میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور جو کچھ حضرت خدا کی طرف سے لائے ہیں اس کا اقرار اور آپ سے تولّا اور بیزاری آپ کے دشمنوں سے اور آپ کی گردنوں پر سوار ہونے والوں، آپ پر حکومت کرنے والوں اور آپ کا حق غصب کرنے والوں سے فرمایا تم کسی چیز سے جاہل نہ رہے واللہ یہی ہمارا دین ہے۔ میں نے کہا جس کو امر امامت کا عرفان نہ ہو کیا وہ جہنمی ہے فرمایا نہیں بجز مستضعف، میں نے پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا تمہاری عورتیں اور اولاد، کیا تم نے امّ ایمنؑ پر غور نہیں کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں وہ اہل جنت سے ہے حالانکہ اس کی تمہاری سی معرفت نہ تھی۔

٧۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۷۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مذہبی خیالات کو جانتا ہے وہ مستضعف نہیں

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي رُبَّمَا ذَكَرْتُ هَؤُلَاءِ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَأَقُولُ : نَحْنُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لَا يَفْعَلُ اللهُ ذَلِكَ بِكُمْ أَبَداً .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا بسا اوقات میں ان مستضعفوں کا ذکر کرتا ہوں اور کہتا ہوں ہم اور وہ جنت کے یکساں درجات میں ہوں گے۔ فرمایا اللہ تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کریگا (یعنی درجات مختلف ہونگے)

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَخَوَيْهِ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدَ ابْنَيِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ نَحْنُ عِنْدَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ ، إِنَّا نَخَافُ أَنْ نَنْزِلَ بِذُنُوبِنَا مَنَازِلَ الْمُسْتَضْعَفِينَ ، قَالَ فَقَالَ : لَا وَاللهِ لَا يَفْعَلُ اللهُ ذَلِكَ بِكُمْ أَبَداً .

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ .

۹۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام جعفر صادق سے ہماری موجودگی میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم اس سے ڈرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں مستضعفوں کا درجہ جنت میں ملے فرمایا خدا تمہارے ساتھ ایسا کبھی نہ کرے گا۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَرَفَ اخْتِلَافَ النَّاسِ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۱۰۔ صادق [illegible] نے فرمایا جس نے لوگوں کے مذہبی اختلافات کو جان لیا وہ مستضعف نہیں۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الضُّعَفَاءِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : الضَّعِيفُ مَنْ لَمْ تُرْفَعْ إِلَيْهِ حُجَّةٌ وَلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ ، فَإِذَا عَرَفَ الْاِخْتِلَافَ فَلَيْسَ بِمُسْتَضْعَفٍ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ضعفا کون ہے حضرت نے مجھے لکھا جس پر حجت قائم ہو اور وہ مذہبی اختلافات کو نہ جانتا ہو اگر اختلافات کو جان لے تو ضعیف نہیں۔

١٢ [illegible] مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ إِمَامِ مَسْجِدِ [illegible] هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ الْيَوْمَ مُسْتَضْعَفٌ ، أَبْلَغَ الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس زمانہ میں کوئی مستضعف نہیں مرد و عورتیں سب حالت سے باخبر ہیں۔

ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر، کتاب الدعاء، کتاب فضل القرآن، کتاب العشرہ

ترجمہ اصول کافی جلد پنجم

حضرت ثقۃ الاسلام ملاذ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ناظم آباد ۲ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ---------------- قریشی آرٹ پریس

کتابت ---------------- سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ---------------- ۱۸۰ روپے

اشاعت ---------------- جولائی ۲۰۰۳ء

فہرست مضامین

کتاب الایمان والکفر (۱)

کتاب الدعا (۲)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تین سو ایک واں باب

المرجون لامر اللہ

((بابُ)) ۳۰۱

(اَلْمُرْجَوْنَ لِاَمْرِاللّٰہِ)

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ « وَ آخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ » قَالَ : قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ وَأَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللهَ وَتَرَكُوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ بِقُلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ ، وَلَمْ يَكُونُوا عَلَى جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ .

۱- زرارہ سے مروی ہے۔ آیہ" اور دوسرے لوگ امر الٰہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالتِ شرک حمزہؑ وجعفرؑ اور ان جیسے دیگر مومنین کو قتل کیا۔ پھر وہ مسلمان ہو گئے اور توحید کو ماننے لگے شرک چھوڑ دیا لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی، اور نہ وہ انکار ربوبیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام : الْمُرْجَوْنَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ وَأَشْبَاهِهِمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللهَ وَتَرَكُوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَكُونُوا يُؤْمِنُونَ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ يُؤْمِنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَلَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو دوواں باب

اصحابِ اعراف

(بابُ) ۳۰۲

☆(اَصْحٰابِ الْاَعْرٰافِ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعاً ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا تَقُولُ فِي أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ ؟ فَقُلْتُ : مَا هُمْ إِلَّا مُؤْمِنُونَ أَوْ كَافِرُونَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فَهُمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا النَّارَ فَهُمْ كَافِرُونَ . فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ لَدَخَلُوا الْجَنَّةَ كَمَا دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصُرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ . فَقُلْتُ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ أَوْمِنْ أَهْلِ النَّارِ ؟ فَقَالَ : اتْرُكْهُمْ حَيْثُ تَرَكَهُمُ اللهُ . قُلْتُ : أَفَتُرْجِئُهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ أُرْجِئُهُمْ كَمَا أَرْجَأَهُمُ اللهُ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَلَمْ يَظْلِمْهُمْ . فَقُلْتُ : هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا كَافِرٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ ، يَا زُرَارَةُ إِنَّنِي أَقُولُ : مَا شَاءَ اللهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللهُ ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبِرْتَ رَجَعْتَ وَتَحَلَّلَتْ عَنْكَ عُقَدُكَ .

۲۔ زرارہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اصحابِ اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ مومن ہوں گے یا کافر، اگر مومن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ ہیں۔ فرمایا واللہ وہ نہ مومن ہوں گے نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو اور مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جاتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ میں جاتے۔ بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ان کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہوگا

میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہوں گے یا اہل نار سے، فرمایا ان کو چھوڑ دو جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ان کے متعلق بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنایا ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا، کیا کافر جنت میں جائے گا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا۔ اے زرارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ۔ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہو گے تو اس خیال سے پلٹو گے۔ جتنی معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمہارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : «الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَ آخَرَ سَيِّئاً» فَأُولَئِكَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ يُحْدِثُونَ فِي إِيمَانِهِمْ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي يَعِيبُهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ يَكْرَهُونَهَا فَأُولَئِكَ عَسَى اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمالِ صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے وہ ایسے مومن ہیں جنھوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں اور وہ ان کو مکروہ جانتے ہیں ممکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرے۔

تین سو تین واں باب

اصنافِ اہلِ خلاف

(بَابُ) ۳۰۳

٭(فِي صُنُوفِ أَهْلِ الْخِلَافِ وَذِكْرِ الْقَدَرِيَّةِ وَالْخَوَارِجِ وَالْمُرْجِئَةِ وَأَهْلِ الْبُلْدَانِ)٭

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَعَنَ اللهُ الْقَدَرِيَّةَ ، لَعَنَ اللهُ الْخَوَارِجَ ، لَعَنَ اللهُ الْمُرْجِئَةَ ، لَعَنَ اللهُ الْمُرْجِئَةَ قَالَ : قُلْتُ : لَعَنْتَ هَؤُلاءِ مَرَّةً مَرَّةً وَلَعَنْتَ هَؤُلاءِ مَرَّتَيْنِ ؟ ! قَالَ : إِنَّ هَؤُلاءِ يَقُولُونَ : إِنَّ قَتَلَتَنَا مُؤْمِنُونَ فَدِمَاؤُنَا مُتَلَطِّخَةٌ بِثِيَابِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . إِنَّ اللهَ حَكَى عَنْ قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ : «أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّى يَأْتِيَ

بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ» قَالَ: كَانَ بَيْنَ الْقَاتِلِينَ وَالْقَائِلِينَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ فَأَلْزَمَهُمُ اللَّهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے قدریہ فرقہ پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر، خدا لعنت کرے مرجیہ پر۔ میں نے کہا آپ نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجیہ پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے مقتول مومن ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لتھڑے رہیں گے اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا کہ انھوں نے کہا ہم رسولؐ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائیں جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اے رسولؐ! تم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسولؐ معجزات لے کر آچکے ہیں اور جو تم نے کہا وہ معجزہ دکھایا پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو تو جواب دو اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

قدریہ: قدریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ کے تمام افعال کا تعلق خود اسی کی ذات سے ہے ہر کام میں اسی کی تدبیر کو دخل ہے اور اس کو اپنے فعل پر مستقلاً قدرت ہے خدا کے ارادہ مشیت اور قضا و قدر کو دخل نہیں۔

خوارج: کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کبیرہ کرے تو وہ کافر ہے۔

مرجیہ: کہتے ہیں کہ ایمان تام ہے ما جاءبہ النبیؐ کی تصدیق کا، اعمالِ قلب و دیگر اعضاء کو ایمان سے کوئی تعلق نہیں۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ حَكِيمٍ، وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مَا هُمْ؟ فَقُلْتُ: مُرْجِئَةٌ وَقَدَرِيَّةٌ وَحَرُورِيَّةٌ، فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِي لَا تَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ.

۲۔ ابن مسروق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا وہ مرجیہ، قدریہ اور حروریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنھوں نے کسی صورت خدا کی عبادت نہیں کی۔ خدا کی لعنت ہو۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ

ابْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أَهْلُ الشَّامِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الرُّومِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَهْلُ مَكَّةَ يَكْفُرُونَ بِاللهِ جَهْرَةً .

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اہلِ شام بدتر ہیں رومیوں سے اور اہلِ مدینہ بدتر ہیں اہلِ مکہ سے اور اہلِ مکہ کفر کرتے ہیں۔ ظاہر بظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی اُمیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور بباطن دلوں میں کفر چھپائے ہوئے تھے اور منافق کفار سے بدتر ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہہ میں ہے یہ لوگ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے)۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پہ کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدتر ہیں کفار سے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور ان شہروں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ان کے رسوخ کے لحاظ سے ہے مذہب باطل میں یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں نواصب تھے اہلِ بیت سے منحرف، خاص کر کے مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے شقاوت میں اور ناصبی ... میں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافر ہونے سے زیادہ بُرا ہے اور اہلِ مکہ تو اس زمانہ میں عداوتِ اہلِ بیت میں پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان میں کا آج تک ... ان کی سب سے بڑی ...

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لَيَكْفُرُونَ بِاللهِ جَهْرَةً وَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخْبَثُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، أَخْبَثُ مِنْهُمْ سَبْعِينَ ضِعْفاً .

۴۔ ابوبصیر نے اماموں میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ اہلِ مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بظاہر اور اہلِ مدینہ ان سے ستر گنا زیادہ خبیث ہیں۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَهْلُ الشَّامِ شَرٌّ أَمْ [أَهْلُ] الرُّومِ؟ فَقَالَ : إِنَّ الرُّومَ كَفَرُوا وَلَمْ يُعَادُونَا وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَفَرُوا وَعَادَوْنَا .

۵۔ ابوبکر حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی فرمایا رومی کافر ہیں مگر ہمارے دشمن نہیں اور شامیوں نے کفر اختیار کیا اور ہم سے عداوت کی۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُجَالِسُوهُمْ - يَعْنِي الْمُرْجِئَةَ - لَعَنَهُمُ اللهُ وَلَعَنَ [اللهُ] مِلَلَهُمُ الْمُشْرِكَةَ

الَّذِينَ لَا يَعُدُّونَ اللهَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ.

۲۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر اور ان کے شرک والے مذہب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

تین سو چارواں باب

مؤلفۃ القلوب

(بَابُ) ۳۰۴

☆(الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعاً، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ [مَنْ يُعْبَدُ] مِنْ دُونِ اللهِ وَلَمْ تَدْخُلِ الْمَعْرِفَةُ قُلُوبَهُمْ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَتَأَلَّفُهُمْ وَيُعَرِّفُهُمْ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا وَيُعَلِّمُهُمْ.

۱۔ زرارہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مؤلفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی عبادت ترک کی لیکن رسولؐ کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہ ہوئی۔ رسولؐ اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ» قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُمْ فِي ذَلِكَ شُكَّاكٌ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فَأَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَاءِ لِكَيْ يَحْسُنَ إِسْلَامُهُمْ وَيَثْبُتُوا عَلَى دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَأَقَرُّوا بِهِ.

وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْمَ حُنَيْنٍ تَأَلَّفَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ مُضَرَ، مِنْهُمْ أَبُو سُفْيَانَ ابْنِ حَرْبٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْفَزَارِيُّ وَأَشْبَاهُهُمْ مِنَ النَّاسِ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ وَاجْتَمَعَتْ إِلَى سَعْدِ بْنِ

عُبَادَةَ فَانْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْجِعْرَانَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي فِي الْكَلَامِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي قَسَمْتَ بَيْنَ قَوْمِكَ شَيْئاً أَنْزَلَهُ اللهُ رَضِينَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ نَرْضَ، قَالَ زُرَارَةُ: وَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكُلُّكُمْ عَلَى قَوْلِ سَيِّدِكُمْ سَعْدٍ؟ فَقَالُوا: سَيِّدُنَا اللهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ قَالُوا فِي الثَّالِثَةِ: نَحْنُ عَلَى مِثْلِ قَوْلِهِ وَرَأْيِهِ، قَالَ زُرَارَةُ: فَسَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: فَحَطَّ اللهُ نُورَهُمْ وَفَرَضَ اللهُ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ سَهْماً فِي الْقُرْآنِ.

۲۔ زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدا کی دید کا تو اقرار کیا بت پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں لیکن آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انھیں شک ہوا۔ خدا نے رسولؐ کو حکم دیا کہ مال اور عطیات سے ان کی تالیفِ قلب کریں تاکہ ان کا اسلام پختہ ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول اللہ نے یوم حنین رؤسائے عرب، قریش اور قبیلہ مضر کے لوگوں کی تالیفِ قلب جیسے ابوسفیان اور عیینہ بن الحصین فزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو لے کر رسول اللہ کے پاس مقام جعرانہ پہنچے اور کہا یا رسولؐ اللہ کیا کلام کی اجازت ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زرارہ نے کہا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انھوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسولؐ ہے تکرار کے بعد تیسری بار انھوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے (رسولؐ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے) ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مؤلفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

٣ ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ لَمْ يَكُونُوا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمُ الْيَوْمَ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مؤلفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

٤ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا إِسْحَاقُ كَمْ تَرَى أَهْلَ هَذِهِ الْآيَةِ: «إِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ» قَالَ: ثُمَّ قَالَ: هُمْ أَكْثَرُ مِنْ ثُلُثَيِ النَّاسِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق اس آیت کے مصداق کتنے ہیں اگر ان کو دے دو تو راضی ہیں نہ دو تو غصہ میں بھرے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے لوگ دو تہائی لوگوں سے زیادہ ہیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَا كَانَتِ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمُ الْيَوْمَ، وَهُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللَّهَ وَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ تَدْخُلْ مَعْرِفَةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قُلُوبَهُمْ وَمَا جَاءَ بِهِ، فَتَأَلَّفَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَتَأَلَّفَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِكَيْمَا يَعْرِفُوا.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس زمانہ سے زیادہ مؤلفۃ القلوب کبھی نہیں ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو موحد تو ہیں اور شرک سے باہر ہیں لیکن رسول اللہؐ کی معرفت اور ما جاء بہ النبیؐ کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزیں نہیں ہوتی اس لئے رسولِ خدا نے اور مومنین نے ان کی تالیفِ قلب کی تاکہ ان کو معرفت حاصل ہو۔

تین سو پانچواں باب

ذکر منافقین و ضلال اور ابلیس کی دعوت

(بابٌ) ۳۰۵

☆(فِي ذِكْرِ الْمُنَافِقِينَ وَالضُّلَّالِ وَإِبْلِيسَ فِي الدَّعْوَةِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: كَانَ الطَّيَّارُ يَقُولُ لِي: إِبْلِيسُ لَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّمَا أُمِرَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ عليه السلام، فَقَالَ إِبْلِيسُ: لَا أَسْجُدُ، فَمَا لِإِبْلِيسَ يَعْصِي حِينَ لَمْ يَسْجُدْ وَلَيْسَ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: فَدَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فَأَحْسَنَ وَاللَّهِ فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا نَدَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْلِهِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا» أَدَخَلَ فِي ذَلِكَ الْمُنَافِقُونَ مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالضُّلَّالُ وَكُلُّ مَنْ أَقَرَّ بِالدَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ وَكَانَ إِبْلِيسُ مِمَّنْ أَقَرَّ بِالدَّعْوَةِ الظَّاهِرَةِ مَعَهُمْ.

ا۔ جمیل نے کہا مجھ سے طیار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہ تھا اور خدا نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا۔ پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہوا در آنحالیکہ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا ہم

اور وہ اس مسئلہ کے حل کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ طیار نے بڑے اچھے طریقہ سے اس مسئلے کو پیش کیا۔ یعنے چونکہ مسئلہ کی موجودہ صورت میں قرآن پر اعتراض لازم آتا تھا۔ لہذا سوال کی صورت یوں بدلی کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں خدا نے مومنین کو جو یہ کہہ کر نوازا ہے یا ایھا الذین آمنوا۔ تو کیا منافق بھی ان کے ساتھ اس خطاب میں داخل ہیں۔ فرمایا ہاں وہ بھی اور اہلِ ضلال بھی اور ہر وہ شخص جس نے یہ دعوت ظاہری اقرار کیا اور ابلیس بھی ملائکہ کے ساتھ یہ دعوت ظاہری تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بعلمِ امامت طیار کا سوال معلوم ہو گیا تھا۔

تین سو چھواں باب

اس آیت کے معنی کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں

(باب) ۳۰۶

٭(فی قوله تعالى «ومن الناس من يعبد الله على حرف»)٭

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ وَزُرَارَةَ
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ
اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ» قَالَ زُرَارَةُ: سَأَلْتُ عَنْهَا أَبَا جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ عَبَدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ وَشَكُّوا فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ
بِهِ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَأَقَرُّوا بِالْقُرْآنِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ
شَاكُّونَ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ وَلَيْسُوا شُكَّاكاً فِي اللهِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ
عَلَى حَرْفٍ» يَعْنِي عَلَى شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ» يَعْنِي عَافِيَةً فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ
وَوَلَدِهِ «اطْمَأَنَّ بِهِ» وَرَضِيَ بِهِ «وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ» يَعْنِي بَلَاءً فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ تَطَيَّرَ وَكَرِهَ الْمُقَامَ
عَلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَرَجَعَ إِلَى الْوُقُوفِ وَالشَّكِّ، فَنَصَبَ الْعَدَاوَةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ
وَالْجُحُودَ بِالنَّبِيِّ وَمَا جَاءَ بِهِ.

۱۔ اس آیت کے متعلق بعض لوگ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں اگر ان کو خیر پہنچا تو خوش ہو گئے اور اگر

اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے یہی دنیا و آخرت کا گھاٹا ہے زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرت رسول خدا اور ماجاء بہ النبیؐ کے متعلق شک میں پڑے رہے انھوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور قرآن کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جو وہ لائے اس کے بارے میں شک کرتے رہے اللہ کے بارے میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں یعنی شک کرتے ہیں محمد و ماجاء بہ النبیؐ میں، اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنی اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتر دیکھی تو باغ باغ ہو گئے اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی تو رسولؐ پر ایمان لانے کو فالِ بد سمجھے اور نبوت کا اقرار برا معلوم ہوا اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسولؐ کے دشمن بن گئے اور نبی کی نبوت اور ماجاء بہ النبیؐ سے انکار کر بیٹھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ» قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَحَّدُوا اللهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ فَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ يَعْرِفُوا أَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله رَسُولُ اللهِ، فَهُمْ يَعْبُدُونَ اللهَ عَلَى شَكٍّ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَمَا جَاءَ بِهِ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَقَالُوا: نَنْظُرُ فَإِنْ كَثُرَتْ أَمْوَالُنَا وَعُوفِينَا فِي أَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ صَادِقٌ وَأَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ نَظَرْنَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ» يَعْنِي عَافِيَةً فِي الدُّنْيَا «وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ» يَعْنِي بَلَاءً فِي نَفْسِهِ [وَمَالِهِ] «انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ» انْقَلَبَ عَلَى شَكِّهِ إِلَى الشِّرْكِ، «خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۞ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ» قَالَ: يَنْقَلِبُ مُشْرِكاً، يَدْعُو غَيْرَ اللهِ وَيَعْبُدُ غَيْرَهُ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَعْرِفُ وَيَدْخُلُ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ فَيُؤْمِنُ وَيُصَدِّقُ وَيَزُولُ عَنْ مَنْزِلَتِهِ مِنَ الشَّكِّ إِلَى الْإِيمَانِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَثْبُتُ عَلَى شَكِّهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْقَلِبُ إِلَى الشِّرْكِ.

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ.

۲۔ آیہ۔ ومن الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اقرار توحید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی، شرک سے باہر آ گئے لیکن حضرت رسول خدا کی معرفت حاصل نہ کی پس انھوں نے اس طرح عبادت کی کہ حضرت رسول خدا اور ماجاء بہ النبیؐ کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آ کر کہنے لگے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی اور ہم اور ہماری اولاد عافیت میں رہی تو ہم جانیں گے آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسولؐ ہیں اور اگر اس کے خلاف ہوا تو ہم غور کریں گے اسی کے متعلق

خدا فرماتا ہے کہ دینوی عافیت حاصل ہوگئی اور مطمئن ہو گئے اور اگر کوئی بلا آگئی تو شرک کی طرف پلٹ گئے یہی دنیا و آخرت کا خسارہ ہے وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ، حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور وہ مومن بن کر تصدیق کرتے ہیں اور شک کو دور کرکے ایمان کی طرف آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

تین سو ساتواں باب

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہو جاتا ہے

(بَابُ) ۳۰۷

☆(أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً أَوْ كَافِراً أَوْ ضَالاً)☆

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ ـ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالاً ؟ فَقَالَ لَهُ : قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوَابَ ـ : أَمَّا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِناً أَنْ يُعَرِّفَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَيُعَرِّفَهُ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ ، وَيُعَرِّفَهُ إِمَامَهُ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَشَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطَّاعَةِ ، قُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ جَهِلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا وَصَفْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِذَا أُمِرَ أَطَاعَ وَإِذَا نُهِيَ انْتَهَى .

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِراً مَنْ زَعَمَ أَنَّ شَيْئاً نَهَى اللهُ عَنْهُ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِهِ وَنَصَبَهُ دِيناً يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَيَزْعَمُ أَنَّهُ يَعْبُدُ الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ وَإِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ .

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالاً أَنْ لَا يَعْرِفَ حُجَّةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَشَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَتِهِ وَفَرَضَ وِلَايَتَهُ ؛ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْهُمْ لِي فَقَالَ : الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»

قُلْتُ: يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ أَوْضِحْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ : إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا : كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ كَهَاتَيْنِ ـ وَجَمَعَ بَيْنَ مُسَبِّحَتَيْهِ ـ وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ ـ وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى ـ فَتَسْبِقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى ، فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا تَزِلُّوا وَلَا تَضِلُّوا وَلَا تَقَدَّمُوهُمْ فَتَضِلُّوا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا۔ درآنحالیکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کم سے کم وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ کہ کم سے کم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہوتا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی حاصل کر کے ان کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر، اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیرالمومنینؑ اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپؑ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو بھی مومن ہوگا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجا لائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنیٰ وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے، وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے در حقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اور ادنیٰ درجہ گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا۔ اے امیرالمومنین میں آپؑ پر فدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، میں نے کہا یا امیرالمومنینؑ ذرا اور وضاحت فرمائیے۔ فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمسک رکھو گے گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ کی کتاب میری عترت میرے اہل بیت ہیں خدائے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔ پھر دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے بس تم ان دونوں سے تمسک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

تین سو آٹھواں باب

نادر

(بابُ) ۳۰۸

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ : إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ أَطْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَلَمْ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لِكَيْ إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفُوهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کی جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے پیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں یہی مقتضائے ایمان ہے۔

تین سو نواں باب

ایمان، اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ اللہ ایمان ثابت کو خذلان کے ساتھ برطرف کر دے

(بابُ) ۳۰۹

☆(ثُبُوتِ الْإِيمَانِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُلَهُ اللهُ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : لِمَ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَ اللهِ مُؤْمِناً قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَنْقُلُهُ اللهُ بَعْدُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَدْلُ إِنَّمَا دَعَا الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ لاَ إِلَى الْكُفْرِ وَلاَ يَدْعُو أَحَداً إِلَى الْكُفْرِ بِهِ ، فَمَنْ آمَنَ بِاللهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَ اللهِ لَمْ يَنْقُلْهُ اللهُ

عَزَّ وَجَلَّ [بَعْدَ ذٰلِكَ] مِنَ الْاِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؛ قُلْتُ لَهُ: فَيَكُونُ الرَّجُلُ كَافِراً قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْكُفْرُ عِنْدَ اللّٰهِ ثُمَّ يَنْقُلُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْاِيمَانِ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُونَ إِيمَاناً بِشَرِيعَةٍ وَلَا كُفْراً بِجُحُودٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ الرُّسُلَ يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَى الْاِيمَانِ بِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِهِ اللّٰهُ.

ا۔حسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا۔ ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے نہ کہ کفر کی طرف، وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا۔ پس جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا۔ میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر اسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے نہ وہ اذن دئے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو، پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے، انھوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی اور بعض بے ہدایت رہے۔

توضیح:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے کہ جو ایمان کو قبول کرنے والی ہے پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد روز قیامت کسی کو پیش خدا حجت کا موقع نہ ہوگا پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی کی گئی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت خاصہ کے مستحق ہوئے اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سوئے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے انھوں نے کفر اختیار کیا حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو بدلا نہیں اور اس پر غور کیا ہے کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جانا ہے اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انھوں نے کان لگا کر سنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اور ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی، یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا کہ بعض نے ہدایت پائی اور جن لوگوں نے اپنی فطرت اصلیہ کو باطل کیا خراب کیا اور احکام الٰہیہ میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لئے ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔

تین سو دسواں باب

عاریتی ایمان

(بَابُ الْمُعَارِينَ) ۳۱۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَا زَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَا زَوَالَ لَهُ ، وَخَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ وَاسْتَوْدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيمَانَ ، فَإِنْ يَشَأْ أَنْ يُتِمَّهُ لَهُمْ أَتَمَّهُ ؛ وَإِنْ يَشَأْ أَنْ يَسْلُبَهُمْ إِيَّاهُ سَلَبَهُمْ وَكَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَاراً .

۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ایسے کفر کے لیے جس کو زوال نہیں ________ اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان ، اور بعض کے ایمان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا اسے پورا کردے تو اس نے پورا کردیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کردے تو اس نے سلب کرلیا اور فلاں کا ایمان عاریتی ہے۔

توضیح:- بندوں کی استعداد، ان کی قابلیت اور قلبی رجوع اور ان کے مراتب ایمان و کفر ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الٰہی میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے گویا خدا نے ان کو کامل اور راسخ الایمان پیدا کیا ہے یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متردد رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر مہر لگادی اور بعض کے کفر پر، اس حدیث سے فلاں سے مراد ابوالخطاب (محمد بن مقلاس الاسدی الکوفی) ہے اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا کیونکہ یہ بڑے جگر والا اور فتنہ پرداز تھا چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ يُصْبِحُ مُؤْمِناً

وَيُمْسِي كَافِراً وَيُصْبِحُ كَافِراً وَيُمْسِي مُؤْمِناً، وَقَوْمٌ يُعَارُونَ الْإِيمَانَ ثُمَّ يُسْلَبُونَهُ وَيُسَمَّوْنَ الْمُعَارِينَ، ثُمَّ قَالَ: فُلَانٌ مِنْهُمْ.

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص صبح کو مومن ہوتا ہے شام کو کافر، شام کو مومن اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے ان کو معارین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ فلاں شخص ان میں سے ہے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ عِيسَى شَلَقَانَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً فَمَرَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَمَعَهُ بَهْمَةٌ(۲) قَالَ: قُلْتُ: يَا غُلَامُ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ أَبُوكَ؟ يَأْمُرُنَا بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْهَانَا عَنْهُ، أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمَرَنَا أَنْ نَلْعَنَهُ وَنَتَبَرَّأَ مِنْهُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَهُوَ غُلَامٌ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ خَلْقاً لِلْإِيمَانِ لَا زَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً لِلْكُفْرِ لَا زَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقاً بَيْنَ ذَلِكَ أَعَارَهُمُ الْإِيمَانَ يُسَمَّوْنَ الْمُعَارِينَ، إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وَمَا قَالَ لِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّهُ نَبْعَةُ نُبُوَّةٍ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اُدھر سے گزرے۔ آپ کے ساتھ بکری تھی۔ میں نے کہا اے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں، کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں۔ پہلے کہا ابوالخطاب سے دوستی کرلو پھر کہا اس پر لعن کرو اور بیزاری کا اظہار کرو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان والے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ ابوالخطاب انہی عاریتی ایمان والوں میں ہے۔ میں یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تھا بیان کیا۔ فرمایا وہ سرچشمۂ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ النَّبِيِّينَ عَلَى النُّبُوَّةِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا أَنْبِيَاءَ وَخَلَقَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا مُؤْمِنِينَ، وَأَعَارَ قَوْماً إِيمَاناً، فَإِنْ شَاءَ تَمَّمَهُ لَهُمْ وَإِنْ شَاءَ سَلَبَهُمْ إِيَّاهُ، قَالَ: وَفِيهِمْ جَرَتْ: «فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ» وَقَالَ لِي: إِنَّ فُلَاناً كَانَ مُسْتَوْدَعاً إِيمَانُهُ، فَلَمَّا كَذَبَ عَلَيْنَا سُلِبَ إِيمَانُهُ ذَلِكَ.

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاؑ کو نبوت پر خلق کیا۔ پس وہ نبی ہو گئے اور مومن کو ایمان پر خلق فرمایا۔ پس وہ مومن ہی رہیں گے اور ایک قوم کو عارضی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اسے کمال تک پہنچا دے گا اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا اور امام نے فرمایا یہ طریقہ کا جاری ہوا بعض میں ایمان کو مستقل بنایا گیا اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا ہے اور امام نے فرمایا۔ فلاں شخص مستودع ہے یعنی ایمان اس میں امانت تھا جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

توضیح:۔ اس حدیث سے بظاہر جبر معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب انبیاء و مومنیں، انبیاء و مومنین ہی بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ان کی نیکیاں قابلِ اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کرنے سے پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا جو وہ دارِ دنیا میں کرنے والے تھے لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلبِ ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا تو یہ ظلم نہیں ہے کیونکہ ایمان کی بقاء و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے اگر وہ نیک کام کئے جاتے ایمان باقی رہتا نہ کہ سلب کر لیا جاتا۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ جَبَلَ النَّبِيِّينَ عَلَى نُبُوَّتِهِمْ ، فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَداً ؛ وَجَبَلَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَى وَصَايَاهُمْ فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَداً وَجَبَلَ بَعْضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَرْتَدُّونَ أَبَداً وَمِنْهُمْ مَنْ أُعِيرَ الْإِيمَانَ عَارِيَةً ؛ فَإِذَا هُوَ دَعَا وَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیاء کو ان کی وصیتوں پر پس وہ مرتد نہیں ہوتے اور بعض مومنوں کو ایمان پر پیدا کیا اور وہ مرتد نہ ہوئے بعض کو عارضی ایمان دیا گیا۔ پس جب اس نے دعا میں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر مرا۔

توضیح:۔ اس حدیث سے دعا کی طرف رغبت دلائی گئی ہے تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کجی نہ آئے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلبِ ایمان سبب ہیں فعلِ انسان پر کیونکہ ایمان کی وجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کی وجہ سے مستحق خذلان، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں اور کبھی متزلزل۔ ہر ایک اپنی ضد کی پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ قلب میں جب روشنی بڑھ جاتی ہے اور پوری پوری صفائی آجاتی ہے تو ایمان جگہ پکڑ لیتا ہے اور یہ حق بات ہے اس کے اندر آجاتی ہے اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ

ہو جاتا ہے تو کفر جگہ پکڑ جاتا ہے اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان والی صورت ہوتی ہے یعنے ضیاء اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں تو انسان اقبال و ادبار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذبذب، اگر ایمان غالب آگیا تو ایمان غیر مستقل صورت میں داخل ہوتا ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات غالب مغلوب ہو جاتا ہے اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف، پس بندہ کو چاہیئے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے اور اس توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگرداں نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے (ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا) ترجمہ۔ خداوندا ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا) اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہِ حق سے ہٹا ہوا ہے اور الحاح و زاری کے ساتھ خدا سے دعا کرے تاکہ رحمت ربانیہ اسے ظلمت سے نور کی طرف لے آئے۔

تین سو گیارہواں باب

عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

(بَابٌ فِي عَلَامَةِ الْمُعَارِ) ۳۱۱

۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ وَالْوَيْلَ كُلَّهُ لِمَنْ لَمْ يَنْتَفِعْ بِمَا أَبْصَرَهُ وَلَمْ يَدْرِمَا الْأَمْرُ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ مُقِيمٌ، أَنَفْعٌ لَهُ أَمْ ضَرٌّ: قُلْتُ لَهُ: فَبِمَ يُعْرَفُ النَّاجِي مِنْ هٰؤُلَاءِ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَأَثْبِتْ لَهُ الشَّهَادَةَ بِالنَّجَاةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مُسْتَوْدَعٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہوگا اس کے لئے جو باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رساں ہے یا مضر، میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے کہ اس میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

تین سو بارھواں باب

سہو قلب

(بَابُ سَهْوِ الْقَلْبِ) ۳۱۲

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَكُونُ السَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَلَا إِيمَانٌ كَالثَّوْبِ الْخَلَقِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: ثُمَّ تَكُونُ النُّكْتَةُ مِنَ اللهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَإِيمَانٍ.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس میں کفر ہوتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر فرمایا کیا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کی ہے۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يَكُونُ الْقَلْبُ مَا فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ، شِبْهُ الْمُضْغَةِ[3] أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ.

۲۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ایسا دل بھی ہوتا ہے جس میں مضغۂ گوشت کی طرح نہ کفر ہو نہ ایمان۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَّةً مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَارَةَ مَا فِيهَا[4] نَضَحَهَا بِالْحِكْمَةِ، وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ، وَزَارِعُهَا وَالْقَيِّمُ عَلَيْهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ.

۳۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کے دل پیچیدہ اور ایمان میں بستہ پیدا کئے ہیں جب ان میں

روشنی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کثافت دور کرتا ہے اور علم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّجُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتَّى يُعْقَدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا عُقِدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللهِ يَهْدِ قَلْبَهُ»

۴۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ قلب صدر و حلق کے درمیان مضطر رہتا ہے جب تک ایمان سے وابستگی نہیں ہوتی جب ایسا ہو جاتا ہے تو دل قرار پا جاتا ہے خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ اطْمَأَنَّ وَقَرَّ ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذِهِ الْآيَةَ: «فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ - إِلَى قَوْلِهِ - كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ»

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں نہ ایمان ہوتا ہے نہ کفر کیا تمہاری (راوی سے) ایسی حالت نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے۔ اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْقَلْبَ يَكُونُ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَيْسَ فِيهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ، أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ نُكْتَةٌ مِنَ اللهِ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ بِمَا شَاءَ إِنْ شَاءَ بِإِيمَانٍ وَ إِنْ شَاءَ بِكُفْرٍ.

۶۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے قلب سینہ میں تلاش حق کے لئے پھڑکتا ہے جب اس کو پالیتا ہے مطمئن ہو جاتا ہے اور قرار پالیتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے الی قولہ گویا وہ آسمان کی طرف صعود کر رہا ہے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ

قُلوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُبْهَمَةً عَلَى الْإِيمانِ فَإِذا أَرادَ اسْتِنارَةَ مافيها فَتَحَها بِالْحِكْمَةِ وَزَرَعَها بِالْعِلْمِ، وَزارِعُها وَالْقَيِّمُ عَلَيْها رَبُّ الْعالَمِينَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوب مومنین کو ایمان میں لپٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

تین سو تیرہواں باب

ظلمت قلب منافق اگرچہ زبان دراز ہو اور نور قلب مومن اگرچہ خاموش ہو

(بَابُ) ۳۱۳

☆(فِي ظُلْمَةِ قَلْبِ الْمُنافِقِ وَإِنْ أُعْطِيَ اللِّسانَ ، وَنُورِ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ)☆

☆(وَإِنْ قَصُرَ بِهِ لِسانُه)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ لَنا ذاتَ يَوْمٍ: تَجِدُ الرَّجُلَ لا يُخْطِئُ بِلامٍ وَلا واوٍ خَطِيباً مِصْقَعاً وَلَقَلْبُهُ أَشَدُّ ظُلْمَةً مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، وَتَجِدُ الرَّجُلَ لا يَسْتَطِيعُ يُعَبِّرُ عَمّا فِي قَلْبِهِ بِلِسانِهِ ، وَقَلْبُهُ يَزْهَرُ كَما يَزْهَرُ الْمِصْباحُ .

۱۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا، تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا "لام واؤ" درست ہوگا۔ بڑا بلیغ کلام کرتا ہوگا لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برخلاف ایک شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الضمیر کو بھی نہ ادا کر سکتا ہوگا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہوگا جیسے چراغ۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ فِيهِ نِفاقٌ وَإِيمانٌ ، وَقَلْبٌ مَنْكُوسٌ ، وَقَلْبٌ مَطْبُوعٌ ، وَقَلْبٌ أَزْهَرُ أَجْرَدُ ـ فَقُلْتُ : مَا الْأَزْهَرُ؟ قالَ : فِيهِ كَهَيْئَةِ السِّراجِ ـ فَأَمَّا الْمَطْبُوعُ فَقَلْبُ الْمُنافِقِ وَ أَمَّا الْأَزْهَرُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِنْ أَعْطاهُ شَكَرَ وَإِنِ ابْتَلاهُ صَبَرَ وَأَمَّا الْمَنْكُوسُ فَقَلْبُ الْمُشْرِكِ ، ثُمَّ قَرَأَ هذِهِ الْآيَةَ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبّاً عَلى وَجْهِهِ أَهْدى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيّاً عَلى صِراطٍ

مُسْتَقِيمٍ. فَأَمَّا الْقَلْبُ الَّذِي فِيهِ إِيمَانٌ وَنِفَاقٌ فَهُمْ قَوْمٌ كَانُوا بِالطَّائِفِ فَإِنْ أَدْرَكَ أَحَدَهُمْ أَجَلُهُ عَلَى نِفَاقِهِ هَلَكَ وَإِنْ أَدْرَكَهُ عَلَى إِيمَانِهِ نَجَا.

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں دوسرا قلبِ منکوس، تیسرا مطبوع، چوتھا روشن و ازہر، میں نے پوچھا ازہر کیا ہے فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے۔ قلب مطبوع (مہر کردہ) منافق کا دل ہے اور ازہر مومن کا دل ہے جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور منکوس مشرک کا دل ہے پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کے بل گرا ہوا راہ چلتا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر چل رہا ہو اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جو باغوائے شیطانی رخنہ اندازی کرتے ہیں اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے (راہ نجات بند) اور اگر ایمان کو پالیا تو نجات کو پا گئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْقُلُوبُ ثَلاثَةٌ: قَلْبٌ مَنْكُوسٌ لا يَعِي شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ وَهُوَ قَلْبُ الْكَافِرِ، وَقَلْبٌ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِيهِ يَعْتَلِجَانِ فَأَيُّهُمَا كَانَتْ مِنْهُ غَلَبَ عَلَيْهِ، وَقَلْبٌ مَفْتُوحٌ فِيهِ مَصَابِيحُ تَزْهَرُ وَلا يُطْفَأُ نُورُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں ایک قلب منکوس ہے جو ظرف سرنگوں کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا یہ قلب کافر ہے اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے اور خیر و شر اس میں باہم تدو آزمائی کرتے ہیں پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے اور تیسرا دل وہ ہے جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا اور یہ قلب مومن ہے۔

تین سو چودہواں باب

دل کی حالتیں یکساں نہیں رہتیں

(بَابٌ) ۳۱۴

☆ فِي تَنَقُّلِ أَحْوَالِ الْقَلْبِ ☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى،

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَمَّا هَمَّ حُمْرَانُ بِالْقِيَامِ قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أُخْبِرُكَ - أَطَالَ اللهُ بَقَاءَكَ لَنَا وَأَمْتَعَنَا بِكَ - أَنَّا نَأْتِيكَ فَمَا نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى تَرِقَّ قُلُوبُنَا وَتَسْلُوَ أَنْفُسُنَا عَنِ الدُّنْيَا وَيَهُونَ عَلَيْنَا مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ، ثُمَّ نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ فَإِذَا صِرْنَا مَعَ النَّاسِ وَالتُّجَّارِ أَحْبَبْنَا الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا هِيَ الْقُلُوبُ مَرَّةً تَصْعُبُ وَمَرَّةً تَسْهُلُ.

ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَا إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَخَافُ عَلَيْنَا النِّفَاقَ قَالَ: فَقَالَ: وَلِمَ تَخَافُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَذَكَّرْتَنَا وَرَغَّبْتَنَا، وَجِلْنَا وَنَسِينَا الدُّنْيَا وَزَهِدْنَا حَتَّى كَأَنَّا نُعَايِنُ الْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَنَحْنُ عِنْدَكَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَدَخَلْنَا هَذِهِ الْبُيُوتَ وَشَمِمْنَا الْأَوْلَادَ وَرَأَيْنَا الْعِيَالَ وَالْأَهْلَ يَكَادُ أَنْ نُحَوَّلَ عَنِ الْحَالِ الَّتِي كُنَّا عَلَيْهَا عِنْدَكَ وَحَتَّى كَأَنَّا لَمْ نَكُنْ عَلَى شَيْءٍ أَفَتَخَافُ عَلَيْنَا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ نِفَاقاً؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: كَلَّا إِنَّ هَذِهِ خُطُوَاتُ الشَّيْطَانِ فَيُرَغِّبُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاللهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي وَصَفْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِهَا لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَشَيْتُمْ عَلَى الْمَاءِ وَلَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ فَتَسْتَغْفِرُونَ اللهَ لَخَلَقَ اللهُ خَلْقاً حَتَّى يُذْنِبُوا، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُوا اللهَ فَيَغْفِرُ [اللهُ] لَهُمْ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفَتَّنٌ تَوَّابٌ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ» وَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ»

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حمران بن اعین آئے اور چند مسئلے دریافت کئے جب اٹھنے لگے تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے یہ کیا بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس ہے اس سے تسلّی پلتے ہیں اور اموالِ دنیا حقیر ہو جاتے ہیں لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں تو دنیا کی محبت پھر ہمیں گھیر لیتی ہے حضرتؑ نے فرمایا قلوب کبھی نرم ہوتے ہیں کبھی سخت، پھر فرمایا اصحاب رسولؐ نے ایک بار حضرتؐ سے کہا کہ ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے فرمایا کیسے۔ انھوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں اور ثواب آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں ہم خائف ہو کر دنیا کو بھول جاتے ہیں اور گویا آخرت و جنّت و نار کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جاتے ہیں اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے ملتے ہیں تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق

کی ہو جائے گی۔ حضرت نے فرمایا یہ اغوائے شیطانی ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے اور تم پانی پر چل سکتے اور اگر تم گناہ نہ کرو اور اللہ سے استغفار کرتے رہو تو وہ (تمہاری اولاد میں) ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے، مومن آزمائش میں پڑتا ہے اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

تین سو پندرہواں باب

وسوسہ اور حدیثِ نفس

((بَابُ)) ۳۱۵

☆(اَلْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ)☆

١ - اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْوَسْوَسَةِ وَ إِنْ كَثُرَتْ، فَقَالَ: لَاشَيْءَ فِيهَا، تَقُولُ: لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ.

۱۔ محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطانی وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لاالہ الا اللہ پڑھا کرو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ يَقَعُ فِي قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ. فَقَالَ: قُلْ: لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ. قَالَ جَمِيلٌ: فَكُلَّمَا وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ قُلْتُ: لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ فَيَذْهَبُ عَنِّي.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا لاالہ الا اللہ کہا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

٣ - اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ، فَقَالَ لَهُ عليه السلام: أَتَاكَ الْخَبِيثُ فَقَالَ لَكَ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَقُلْتَ: اللهُ، فَقَالَ لَكَ: اللهُ مَنْ خَلَقَهُ؟ فَقَالَ: إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ذَاكَ

وَاللهِ مَحْضُ الْاِيمَانِ .

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ : فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّمَا عَنَى بِقَوْلِهِ «هٰذَا وَاللهِ مَحْضُ الْاِيمَانِ» خَوْفَهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ هَلَكَ حَيْثُ عَرَضَ لَهُ ذٰلِكَ فِي قَلْبِهِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ، اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا (یہ تھے وہ وسوسے جو اس کے دل میں پیدا ہوتے تھے) اس نے کہا خدا کی قسم یہی بات ہے فرمایا یہ خالص ایمان ہے ابن ابی عمیر نے بیان کیا یہ بات میں نے عبدالرحمٰن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی۔ حضرت کی مراد اس قول سے "کہ یہ محض ایمان ہے" یہ تھی کہ آپؐ اس خوف و ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو إِلَيْهِ لَمَماً يَخْطِرُ عَلَى بَالِهِ ، فَأَجَابَهُ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ ثَبَّتَكَ فَلَا يَجْعَلُ لِإِبْلِيسَ عَلَيْكَ طَرِيقاً ، قَدْ شَكَى قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَمَماً يَعْرِضُ لَهُمْ لَأَنْ تَهْوِيَ بِهِمُ الرِّيحُ أَوْ يُقَطَّعُوا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَتَجِدُونَ ذٰلِكَ ؟ قَالُوا نَعَمْ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ ذٰلِكَ لَصَرِيحُ الْاِيمَانِ ، فَإِذَا وَجَدْتُمُوهُ فَقُولُوا : آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطور ہوتا رہتا ہے آپؑ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو (خدا کو یاد کرتے رہو) حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح وساوس شیطانی یا فکر باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے جائے یا ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انھوں نے ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خیالات کو اپنے اندر پاؤ گے تو کہا کرو۔ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد و قوت درکار نہیں۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ جَنَاحٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ دَاوُدَ الْأَبْزَارِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّنِي نَافَقْتُ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا نَافَقْتَ وَلَوْ نَافَقْتَ مَا أَتَيْتَنِي تُعْلِمُنِي ، مَا الَّذِي رَابَكَ ؟ أَظُنُّ الْعَدُوَّ الْحَاضِرَ أَتَاكَ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ، فَقُلْتَ : اللهُ خَلَقَنِي فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَ اللهَ ؟ قَالَ : إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَانَ كَذَا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَاكُمْ مِنْ قِبَلِ الْأَعْمَالِ فَلَمْ يَقْوَ عَلَيْكُمْ فَأَتَاكُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لِكَيْ يَسْتَزِلَّكُمْ ، فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَذْكُرْ أَحَدُكُمُ اللهَ وَحْدَهُ .

۵ ۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا ۔ میں منافق ہو گیا ۔ فرمایا تو منافق نہیں ۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا ۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا حاضر دشمن (شیطان) تیرے پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ ۔ اس نے کہا ۔ اللہ کا خالق کون ہے ۔ یہی وسوسہ ہے نا اس اس نے کہا بے شک یہی ہے فرمایا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے اور جب دسترس نہیں پاتا تو اس طریقہ سے تمہیں بہکاتا ہے اور جب ایسا ہو تو تم خدائے واحد کو یاد کرو ۔

تین سو سولہواں باب

گناہوں کا اعتراف اور ندامت

(بَابُ) ٣١٦

☆(الْإِعْتِرَافِ بِالذُّنُوبِ وَالنَّدَمِ عَلَيْهَا)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللهِ مَا يَنْجُو مِنَ الذَّنْبِ إِلَّا مَنْ أَقَرَّ بِهِ .

قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَفَىٰ بِالنَّدَمِ تَوْبَةً .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات وہی پاتا ہے جو اقرار جرم کرے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے ۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللهِ مَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى مِنَ النَّاسِ إِلَّا خَصْلَتَيْنِ : أَنْ يُقِرُّوا لَهُ بِالنِّعَمِ فَيَزِيدَهُمْ وَبِالذُّنُوبِ فَيَغْفِرَهَا لَهُمْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اوّل نعمتوں کا اقرار تاکہ وہ ان کے لئے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ[و] بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : يُدْخِلُهُ اللهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّهُ لَيُذْنِبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفاً مَاقِتاً لِنَفْسِهِ فَيَرْحَمُهُ اللهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَبْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ وَاللهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِصْرَارٍ وَمَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

٥ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّبِيعِيِّ [عَنْ مُحَمَّدِبْنِ وَلِيدٍ] عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ أَذْنَبَ ذَنْباً فَعَلِمَ أَنَّ اللهَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، غَفَرَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ .

۵۔ راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے باخبر ہے چاہے گا عذاب کرے گا چاہے گا بخش دے گا اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي

العظيم ... [illegible]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ... [illegible]
[illegible]

محمد بن يحيى عن أحمد ... بن سهل عن حماد عن ربعي
عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين ... إن الندم على الشر يدعو إلى تركه

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ... نے فرمایا ہے کہ گناہ پر ندامت اس
کے ترک کی ... [illegible]

محمد بن يحيى ... عن عبد الله بن محمد عن أحمد بن عمر ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

(باب) ۳۱۷

[illegible] ... حسنة ... [illegible]

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نیکی کو چھپانے والا ستر حسنہ کا ثواب پاتا ہے اور برائی کا ظاہر کرنے والا ذلیل ہوتا ہے اور برائی کو چھپانے والا بخشش پاتا ہے۔

۲ ۔ محمد بن يحيى ، عن [illegible] معمّر بن خلاد ، عن ياسر ، عن اليسع بن حمزة ، عن الرضا عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : المستتر بالحسنة يعدل سبعين حسنة ، والمذيع بالسيئة مخذول والمستتر بها مغفور له .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو اٹھارہواں باب

جب کوئی نیکی یا بدی کا قصد کرے

باب ۳۱۸

(من يهمّ بالحسنة أو السيئة)

[illegible] حسنة [illegible] سيئة [illegible]

۱۔ فرمایا امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے [illegible] اولادِ آدم کے لیے [illegible] جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو اس کے نامہ میں نیکی کا ثواب لکھا جائے گا اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل میں لایا تو اس کے لیے دس نیکی کا ثواب ہے اور جس نے گناہ کا ارادہ کیا اور عمل میں نہ لایا تو بدی اس کے نامہ میں نہ لکھی جائے گی اور جس نے بدی کا ارادہ کیا اور عمل بھی کیا تو اس کے لیے ایک ہی بدی ہوگی۔

۲ ۔ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن أبي عبد الله ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : [illegible] الحسنة [illegible]

وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَلَا يَعْمَلُهَا فَلَا تُكْتَبُ عَلَيْهِ.

۱۰۲ ابوبصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کرسکا تو بھی اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کرسکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔

٣ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ الْعَوْسِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّائِحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَكَيْنِ هَلْ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوِ الْحَسَنَةِ؟ فَقَالَ: رِيحُ الْكَنِيفِ وَرِيحُ الطِّيبِ سَوَاءٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَيِّبَ الرِّيحِ فَقَالَ: صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ: قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَأَثْبَتَهَا لَهُ وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ: قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ وَأَثْبَتَهَا عَلَيْهِ.

۳۔ عبداللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے دو فرشتوں (کراماً کاتبین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا پاخانہ کی بو اور مشک کی خوشبو برابر ہے میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے ٹھہر جاؤ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ اسے گزرتا ہے تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ فَضْلِ بْنِ عُثْمَانَ الْمُرَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللهِ بَعْدَهُنَّ إِلَّا هَالِكٌ، (۲) يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً بِحُسْنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْراً، وَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَهُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ:

لا تعجل عسیٰ أن يتبعها بحسنة تمحوها فإن الله عزّ وجلّ يقول: «إنّ الحسنات يذهبن السّيّئات» أو الاستغفار فإن هو قال: «أستغفر الله الّذي لا إله إلّا هو، عالم الغيب والشّهادة، العزيز الحكيم، الغفور الرّحيم، ذا الجلال والإكرام وأتوب إليه» لم يكتب عليه شيء، وإن مضت سبع ساعات ولم يتبعها بحسنة واستغفار قال صاحب الحسنات لصاحب السّيّئات: اكتب على الشّقيّ المحروم.

ا۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد اللہ کو ناراض کرکے ہلاک نہ ہوگا۔ سوائے بدبخت و بدنصیب کے، جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل میں نہ لاسکے تو اس کی نیک نیتی کی بناء پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتاہے اور اگر عمل میں لے آتاہے تو دس لکھتا ہے۔ اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے۔ پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے تو سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی والے سے کہتاہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتاہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے میں طالب مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا، حکمت والا، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت و بزرگی والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے نام پر کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر ساتوں گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتاہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی والے سے کہتاہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

تین سو انیسواں باب

توبہ

((بَابُ التَّوْبَةِ)) ۳۱۹

١۔ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن الحسن بن محبوب، عن معاوية بن وهب قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: إذا تاب العبد توبة نصوحاً أحبّه الله فستر عليه في الدّنيا والآخرة فقلت: وكيف يستر عليه؟ قال: ينسي ملكيه ما كتبا عليه من الذّنوب ويوحي إلى جوارحه: اكتمي عليه ذنوبه ويوحي إلى بقاع الأرض اكتمي ما كان يعمل عليك من الذّنوب، فيلقى الله حين يلقاه وليس شيء يشهد عليه بشيء من الذّنوب.

[illegible] حضرت [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کے لئے [illegible] اور اس کے اعتقاد [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ فرمایا [illegible] امام محمد باقر علیہ السلام [illegible] امام جعفر صادق [illegible]

[illegible] اور گزشتہ گناہ معاف فرمائے [illegible]

[illegible] من اصحابنا [illegible] عن احمد بن محمد بن خالد عن [illegible] عن [illegible]

[illegible] قال سألت [illegible] عن قول الله عز وجل يا أيها الذين آمنوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحاً» قَالَ: هُوَ الذَّنْبُ الَّذِي لَا يَعُودُ فِيهِ أَبَداً، قُلْتُ: وَأَيُّنَا لَمْ يَعُدْ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ.

۴۔ ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ توبۃ نصوح کیا ہے۔ فرمایا گناہ سے ایسی توبہ کرے کہ پھر اس کا اعادہ نہ کرے۔ میں نے کہا ہم میں ایسا کون ہے جو اعادہ نہیں کرتا۔ فرمایا اے ابو محمد خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو بار بار گناہ کر کے توبہ کرے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى التَّائِبِينَ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَى خَصْلَةً مِنْهَا جَمِيعَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنَجَوْا بِهَا: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ» فَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ لَمْ يُعَذِّبْهُ، وَقَوْلُهُ: «الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْماً فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۞ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۞ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ» وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً ۞ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً ۞ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُوراً رَحِيماً».

۵۔ ہمارے بعض اصحاب نے امام سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کے متعلق تین چیزیں ایسی بیان کی ہیں جن کی بدولت تمام آسمانوں اور زمین کے رہنے والے نجات پا جاتے۔ فرمایا اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور جس کو دوست رکھتا ہے اس پر عذاب نہ کرے گا اور دوسری جگہ فرمایا ہے جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت و علم ہر شے پر محیط ہے پس بخش دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کا اتباع کیا اور ان کو عذاب جہنم سے بچا اے ہمارے پروردگار ان کو عدن کی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے آباء و ازواج و اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی داخل جنت کر تو بڑی عزت و حکمت والا ہے اور ان کو برائیوں سے بچا اور جو گناہوں سے

یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور تیسری جگہ فرماتا ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا تو اپنے گناہوں کی سزا پائے گا اور روز قیامت اس کے لئے دوگنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ ذُنُوبُ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ، أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَيْسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ قُلْتُ : فَإِنْ عَادَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوبِ وَعَادَ فِي التَّوْبَةِ ؟ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَتَرَى الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَنْدَمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَيَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ثُمَّ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ ؟ قُلْتُ فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مِرَاراً ، يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ [اللّٰهَ] ، فَقَالَ : كُلَّمَا عَادَ الْمُؤْمِنُ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ عَادَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُقَنِّطَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ .

۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کے بعد بخش دیا جاتا ہے پس مومن کو چاہیئے کہ بعد توبہ و مغفرت عمل نیک کرے۔ خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرکے توبہ کرے تو فرمایا۔ اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندۂ مومن کے متعلق خیال کرتا ہے کہ وہ گناہ پہ نادم ہو کر اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے اور توبہ کرے اور استغفار کرے تو، فرمایا بندۂ مومن جتنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اللہ غفور و رحیم ہے وہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے پس اپنے کو رحمت خدا سے مایوس ہونے سے بچاؤ۔

٧ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ»[1] قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يَهُمُّ بِالذَّنْبِ ثُمَّ يَتَذَكَّرُ فَيُمْسِكُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ : «تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ» .

۷۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جب شیطان کا کوئی گروہ

ان سے ملتاہے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر اسے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کر لیتا ہے)

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ وَ زَادَهُ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ فَوَجَدَهَا فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ حِينَ وَجَدَهَا .

٨- راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اتنی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشۂ سفر گم کر دیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو پالے ۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُفْتَّنَ التَّوَّابَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْهُ كَانَ أَفْضَلَ .

٩- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے تکرار کے بعد توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے صدور گناہ نہ ہو (معصوم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے ۔

١٠ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُوسُفَ [بْنِ] أَبِي يَعْقُوبَ بَيَّاعِ الْأَرُزِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَالْمُقِيمُ عَلَى الذَّنْبِ وَهُوَ مُسْتَغْفِرٌ مِنْهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ .

١٠- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا تمسخر کرنے والے کی طرح ہے ۔

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنِ ائْتِ عَبْدِي دَانْيَالَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ ، فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَأَتَاهُ دَاوُدُ عليه السلام فَقَالَ : يَا دَانْيَالُ إِنَّنِي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ

يَقُولُ لَكَ: إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَغَفَرْتُ لَكَ وَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ. فَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ: قَدْ أَبْلَغْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ. فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ قَامَ دَانِيَالُ فَنَاجَى رَبَّهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ إِنَّ دَاوُدَ نَبِيَّكَ أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي قَدْ عَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَعَصَيْتُكَ فَغَفَرْتَ لِي وَأَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّنِي إِنْ عَصَيْتُكَ الرَّابِعَةَ لَمْ تَغْفِرْ لِي، فَوَعِزَّتِكَ لَئِنْ لَمْ تَعْصِمْنِي لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ ثُمَّ لَأَعْصِيَنَّكَ.

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ تم میرے بندے دانیال کے پاس جاؤ اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا، پھر کیا میں نے معاف کیا، پھر کیا میں نے معاف کیا۔ اگر چوتھی بار ایسا کیا تو معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں فرماتا ہے تو نے گناہ کیا میں نے بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، پھر کیا بخش دیا اب اگر چوتھی بار تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا۔ دانیال نے کہا اے نبیٔ خدا آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی۔ اے میرے رب تیرے نبی داؤد نے مجھے خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا اور یہ بھی بتایا کہ اگر چوتھی بار ایسا کروں گا تو تو مجھے نہ بخشے گا قسم ہے تیری عزت کی اگر تو نے مجھے نہ بچایا تو میں گناہ کروں گا پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

توضیح: دانیال علیہ السلام انبیاء میں سے ہیں جناب داؤد علیہ السلام کے تحت حکم تھے کیونکہ وہ امام زمانہ خود تھے اور وصی موسیٰ تھے انبیاء و اوصیاء معصوم ہیں کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ان سے صادر نہیں ہوتا۔ لیکن سہو و نسیان غیر حکم شرعی میں صادر ہوتا ہے جسے ترکِ اولیٰ کہتے ہیں چونکہ حسنات الابرار سیئات المقربین کے تحت پروردگار عالم کو یہ بھی ناپسند ہے لہذا دنیا میں اس کے متعلق ان سے مواخذہ ہوتا ہے ایسی باتیں انبیاء سے قابلِ مواخذہ نہیں ہوتیں اسی قبیل سے ہے رفیق موسیٰ کا قول سورہ کہف میں ما انسانیہ الا الشیطان (الصافی شرح کافی)

۱۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا تَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً نَصُوحاً أَحَبَّهُ اللهُ فَسَتَرَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَكَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُنْسِي مَلَكَيْهِ مَا كَانَا يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ وَيُوحِي [اللهُ] إِلَى جَوَارِحِهِ وَإِلَى بِقَاعِ الْأَرْضِ أَنِ اكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ فَيَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب بندہ خالص توبہ کرتا ہے تو خدا اس کو دوست

رکھتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں فرشتے جو لکھا ہوتا ہے اور اللہ اس کے اعضاء کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپا لیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورت میں ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندۂ مومن توبہ کرتا ہے تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کسی کو کھوئی چیز مل جائے۔

تین سو بیسواں باب

گناہوں سے استغفار

(بَابُ) ۳۲۰

☆(الْإِسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أُجِّلَ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندۂ مومن گناہ کرتا ہے تو اس کو مہلت دی جاتی ہے صبح سے رات تک۔ پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فَإِنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتاہے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الٰہ ہو الحی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْباً أَجَّلَهُ اللهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتِ السَّاعَاتُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذَكَّرُ ذَنْبَهُ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ لَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ .

۳۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے کہ بندۂ مومن جب کوئی گناہ کرتاہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتاہے اگر اس نے استغفار کرلیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر یہ گھنٹے گذر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتاہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کرکے استغفار کرلیتاہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتاہے اور کافر گناہ کرکے بھول جاتاہے۔

٤ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ[٢] فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : أَكَانَ يَقُولُ : أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنْ كَانَ يَقُولُ : أَتُوبُ إِلَى اللهِ ، قُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ وَنَحْنُ نَتُوبُ وَنَعُودُ ، فَقَالَ : اللهُ الْمُسْتَعَانُ .

۴۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ واتوب الیہ کہتے تھے۔ فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار ہوئی۔ فرمایا یہ خدا کی ذات سے مدد مانگتاہے بے چاہے اور اللہ سے استغفار کرتاہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً أُجِّلَ فِيهَا سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ ، فَإِنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ» ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کرتاہے اور اللہ سے استغفار کرتاہے

تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

٦ ـ عنه، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضّال، عن علي بن عقبة بيّاع الأكسية، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ المؤمن ليذنب الذنب فيذكر بعد عشرين سنة فيستغفر الله منه فيغفر له وإنّما يذكّره ليغفر له وإنّ الكافر ليذنب الذنب فينساه من ساعته.

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کر لیا تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

٧ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن ابن محبوب، عن هشام بن سالم، عمّن ذكره، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ما من مؤمن يقارف في يومه وليلته أربعين كبيرة فيقول وهو نادم: «أستغفر الله الّذي لا إله إلّا هو الحيّ القيّوم بديع السماوات والأرض ذا الجلال والإكرام وأسأله أن يصلّي على محمد وآل محمد وأن يتوب عليّ» إلّا غفرها الله عزّ وجلّ له ولا خير فيمن يقارف في يوم أكثر من أربعين كبيرة.

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کر کے نادم ہو اور اس طرح استغفار کرے جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔

توضیح:- علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک گناہ چالیس بار کرے ورنہ بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں، جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

٨ ـ عنه، عن عدّة من أصحابنا رفعوه قالوا: قال: لكلّ شيء دواء ودواء الذنوب الاستغفار.

۸۔ بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔

٩ ـ أبو علي الأشعري، ومحمد بن يحيى جميعاً، عن الحسين بن إسحاق، وعلي بن إبراهيم عن أبيه، جميعاً، عن علي بن مهزيار، عن النضر بن سويد، عن عبدالله بن سنان، عن حفص قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: ما من مؤمن يذنب ذنباً إلّا أجّله الله عزّ وجلّ سبع ساعات من

النهار، فإن هو تاب لم يكتب عليه شيء وإن هو لم يفعل كتب [الله] عليه سيئة، فأتاه عبّاد البصري فقال له: بلغنا أنّك قلت: ما من عبد يذنب ذنباً إلّا أجّله الله عزّ وجلّ سبع ساعات من النهار فقال: ليس هكذا قلت ولكنّي قلت: ما من مؤمن، وكذلك كان قولي.

۹۔حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے دن میں، پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بصری آپ سے کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے فرمایا میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے۔

۱۰۔ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد بن عيسى، عن محمّد بن سنان، عن عمّار بن مروان قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: من قال «أستغفر الله» مائة مرّة في [كلّ] يوم غفر الله عزّ وجلّ له سبعمائة ذنب ولا خير في عبد يذنب في [كلّ] يوم سبعمائة ذنب.

۱۰۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو مرتبہ استغفر اللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف کر دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لئے جو ہر روز سات سو گناہ کرے اور پھر بھی استغفار نہ کرے۔

تین سو اکیسواں باب

خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو توبہ کا موقع دیا ہے

(باب) ۳۲۱

(فيما أعطى الله عزّ وجلّ آدم عليه السلام وقت التوبة)

۱ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن درّاج، عن ابن بكير، عن أبي عبدالله أو عن أبي جعفر عليهما السلام قال: إنّ آدم عليه السلام قال: يا ربّ سلّطت عليّ الشيطان وأجريته منّي مجرى الدّم فاجعل لي شيئاً، فقال: يا آدم جعلت لك أنّ من همّ من ذرّيتك بسيّئة لم تكتب عليه، فإن عملها كتبت عليه سيّئة ومن همّ منهم بحسنة فإن لم يعملها كتبت له حسنة فإن هو عملها كتبت له عشراً، قال: يا ربّ زدني، قال: جعلت لك أنّ من عمل منهم سيّئة ثمّ

استغفر غفرت له ، قال : یارب زدنی ، قال : جعلت لهم التوبة ـ أوقال : بسطت لهم التوبة ـ حتى تبلغ النفس هذه ، قال : یارب حسبي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب آدم نے خدا سے کہا۔ اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اس کو خون کی طرح رگوں میں دوڑا دیا ہے پس اس سے بچنے کے لئے بھی تو مجھے کچھ دے۔ فرمایا۔ اے آدم میں نے تیرے لئے یہ قرار دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائے گا اور اگر کر گزرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا اور اگر نیکی کا ارادہ کرے تو اگر نہ بھی کرے تو بھی ایک نیکی اس کے نام لکھ دی جائے گی اور اگر کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی آدم نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کر۔ فرمایا۔ میں مرتے دم تک ان کی توبہ قبول کروں گا۔ عرض کی یارب بس یہ میرے لئے کافی ہے۔

۲ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن فضال ، عمن ذكره ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : من تاب قبل موته بسنة قبل الله توبته ، ثم قال : إن السنة لكثيرة من تاب قبل موته بشهر قبل الله توبته ، ثم قال إن الشهر لكثير ، من تاب قبل موته بجمعة قبل الله توبته ، ثم قال : إن الجمعة لكثير من تاب قبل موته بيوم قبل الله توبته ، ثم قال : إن يوماً لكثير من تاب قبل أن يعاين قبل الله توبته .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلی خدا اس کو قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک ماہ بھی بہت ہے اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے اگر مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو قبول ہوگی۔

۳ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن جميل ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إذا بلغت النفس هذه ـ و أهوى بيده إلى حلقه ـ لم يكن للعالم توبة و كانت للجاهل توبة .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف، تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

٤ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن سنان ، عن معاوية بن وهب قال:

خَرَجْنا إلى مَكّةَ ومَعَنا شيخٌ مُتَألّهٌ مُتَعبّدٌ لا يعرِفُ هذا الأمْرَ يُتمُّ الصّلاةَ في الطّريقِ ومَعَهُ ابنُ أخٍ لَهُ مُسْلِمٌ. فمَرِضَ الشّيخُ فقُلْتُ لابنِ أخيهِ: لَوْ عَرَضْتَ هذا الأمرَ على عمّكَ لعلّ اللهَ أنْ يُخلّصَهُ، فقالَ كُلّهُمْ: دَعُوا الشّيخَ حتّى يموتَ على حالِهِ فإنّهُ حَسَنُ الهيئةِ فلمْ يصبِرِ ابنُ أخيهِ حتّى قالَ لَهُ: يا عمّ إنّ النّاسَ ارْتدّوا بعدَ رسولِ اللهِ ﷺ إلّا نفراً يسيراً وكانَ لعليِّ بنِ أبي طالبٍ عليه السلام منَ الطّاعةِ ما كانَ لرسولِ اللهِ ﷺ وكانَ بعدَ رسولِ اللهِ الحقُّ والطّاعةُ لَهُ؛ قالَ: فتنفّسَ الشّيخُ وشَهِقَ وقالَ: أنا على هذا وخَرَجَتْ نفسُهُ. فدخَلْنا على أبي عبدِاللهِ عليه السلام فعرَضَ عليُّ بنُ السّريِّ هذا الكلامَ على أبي عبدِاللهِ عليه السلام فقالَ: هُوَ رجلٌ منْ أهلِ الجنّةِ، قالَ لَهُ عليُّ بنُ السّريِّ إنّهُ لمْ يعرِفْ شيئاً منْ هذا غيرَ ساعتِهِ تلكَ!؟ قالَ: فتُريدونَ منْهُ ماذا؟ قدْ دخَلَ واللهِ الجنّةَ.

ہم معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارے ساتھ ایک بوڑھا خدا پرست عابد تھا جو یہ امر نہیں جانتا تھا (یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی) وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جارہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننا والا تھا شیخ بیمار ہوگیا میں نے اس کے بھتیجے سے کہا تم اپنے چچا پر امر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا چھوڑ دو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی اچھی خاصی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اے چچا رسولؐ کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اور علی کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسولؐ کی اور رسولؐ کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ بن سری نے یہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن سری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے کچھ اور چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

تین سو بائیسواں باب

آلودگی گناہ (صغیرہ)

٭(بابُ اللّمَمِ) ۳۲۲

١ ـ عليُّ بنُ إبراهيمَ، عنْ أبيهِ، عنِ ابنِ أبي عُمَيرٍ، عنْ أبي أيّوبَ، عنْ محمّدِ بنِ مُسْلِمٍ، عنْ أبي عبدِاللهِ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ: أرأيْتَ قولَ اللهِ عزّ وجلّ: «الّذينَ يجتنبونَ كبائِرَ الإثمِ والفواحِشَ إلّا اللّمَمَ» قالَ: هُوَ الذّنبُ يُلِمُّ بهِ الرّجلُ فيمكُثُ ما شاءَ اللهُ ثمّ يُلِمُّ بهِ بعْدُ.

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا۔ وہ لوگ گناہان کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے۔ فرمایا لمم سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ چاہتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر گزرتا ہے۔

۲ ۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» قَالَ: الْهَنَةُ بَعْدَ الْهَنَةِ أَيِ الذَّنْبُ بَعْدَ الذَّنْبِ يُلِمُّ بِهِ الْعَبْدُ.

۲۔ محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ ذَنْبٌ يَهْجُرُهُ زَمَاناً ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «إِلَّا اللَّمَمَ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» قَالَ : الْفَوَاحِشُ الزِّنَى وَالسَّرِقَةُ وَاللَّمَمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجالاتا ہے یہی مراد ہے (الا اللمم) سے میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا وہ لوگ سوائے گناہان صغیرہ کے گناہان کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقہ، اور لمم سے مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۴ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ جَاءَنَا يَلْتَمِسُ الْفِقْهَ وَالْقُرْآنَ وَ تَفْسِيرَهُ فَدَعُوهُ وَمَنْ جَاءَنَا يُبْدِي عَوْرَةً قَدْ سَتَرَهَا اللهُ فَنَحُّوهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللهِ إِنَّنِي لَمُقِيمٌ عَلَى ذَنْبٍ مُنْذُ دَهْرٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَحَوَّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : إِنْ كُنْتَ صَادِقاً فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّكَ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقُلَكَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِلَّا لِكَيْ تَخَافَهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقہ و قرآن و تفسیر حاصل کرنے آئے تو اسے

آنے دو اور جو ایسا عیب کسی کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپایا ہے تو اسے دور رکھو ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کروں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے تو بے شک اللہ تجھے دوست رکھتا ہے اور اس نے اپنی مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہوگا کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آجائے جو بدترین گناہ ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى [عَنْ حَرِيزٍ] عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَدْ طُبِعَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَهْجُرُهُ الزَّمَانَ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ» ، قَالَ : اللَّمَّامُ الْعَبْدُ الَّذِي يُلِمُّ الذَّنْبَ بَعْدَ الذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلِيقَتِهِ ، أَيْ مِنْ طَبِيعَتِهِ .

۵ ۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے لَمَمْ وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت وطبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ سَجِيَّتُهُ الْكَذِبَ وَالْبُخْلَ وَالْفُجُورَ وَرُبَّمَا أَلَمَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يَدُومُ عَلَيْهِ ، قِيلَ : فَيَزْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يُولَدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ .

۶ ۔ ابن رئاب کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ جھوٹ ہوتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر ایسا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کرتا ہے فرمایا ہاں لیکن اس نطفہ سے اولاد نہیں ہوتی۔

تین سو تیئسواں باب

گناہ تین ہیں

(بَابٌ) ۳۲۳

☆(فِي أَنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ :

صَعِدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكُوفَةِ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ حَبَّةُ الْعُرَنِيُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ: الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكْتَ؟ فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُهَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُفَسِّرَهَا وَلَكِنْ عَرَضَ لِي بُهْرٌ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْكَلَامِ نَعَمْ الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ: فَذَنْبٌ مَغْفُورٌ وَذَنْبٌ غَيْرُ مَغْفُورٍ وَذَنْبٌ نَرْجُو لِصَاحِبِهِ وَنَخَافُ عَلَيْهِ؛ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَبَيِّنْهَا لَنَا.

قَالَ نَعَمْ أَمَّا الذَّنْبُ الْمَغْفُورُ فَعَبْدٌ عَاقَبَهُ اللهُ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَاللهُ أَحْلَمُ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ، وَأَمَّا الذَّنْبُ الَّذِي لَا يُغْفَرُ فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَماً عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَجُوزُنِي ظُلْمُ ظَالِمٍ وَلَوْ كَفٌّ بِكَفٍّ وَلَوْ مَسْحَةٌ بِكَفٍّ وَلَوْ نَطْحَةٌ مَا بَيْنَ الْقَرْنَاءِ إِلَى الْجَمَّاءِ فَيَقْتَصُّ لِلْعِبَادِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لَا تَبْقَى لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ مَظْلِمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمْ لِلْحِسَابِ، وَأَمَّا الذَّنْبُ الثَّالِثُ فَذَنْبٌ سَتَرَهُ اللهُ عَلَى خَلْقِهِ وَرَزَقَهُ التَّوْبَةَ مِنْهُ، فَأَصْبَحَ خَائِفاً مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِياً لِرَبِّهِ، فَنَحْنُ لَهُ كَمَا هُوَ لِنَفْسِهِ: نَرْجُو لَهُ الرَّحْمَةَ وَنَخَافُ عَلَيْهِ الْعَذَابَ

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ ایک روز امیرالمومنین نے بعد حمد و ثنا ارشاد فرمایا۔ لوگو گناہ تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے۔ حبہ عرنی نے کہا۔ اے امیرالمومنین آپ یہ فرما کر خاموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں میں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشے جانے کا خوف رہتا ہے اس نے کہا اے امیرالمومنین اس کو بیان فرمایئے ارشاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں گناہگار کو دے دی گئی۔ خدائے علیم و کبیر کے لئے زیبا نہیں کہ وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہوگا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنے عزت و جلال کی کہ کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا اگر ہاتھ مار کر کسی کو گرایا ہو یا ہاتھ سے کسی کو اذیت دی ہو یا سینگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو۔ پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں کہ کسی کا مظلمہ کسی پر باقی نہ رہے گا۔ پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو توفیق توبہ دی ہے وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امیدوار ہیں اس پر نزول عذاب سے ڈرتے ہیں

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَجُلٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الرَّجْمِ أَيُعَاقَبُ [عَلَيْهِ] فِي الْآخِرَةِ؟

قَالَ: إِنَّ اللهَ أَكْرَمُ مِنْ ذٰلِكَ

۲۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے یعنے وہ پھر عذاب نہ کرے گا

تین سو چوبیسواں باب
گناہ کی سزا میں تعجیل

(بَابُ) ۳۲۴
(تَعْجِيلِ عُقُوبَةِ الذَّنْبِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُكْرِمَ عَبْداً وَلَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسُّقْمِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذٰلِكَ شَدَّدَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِذٰلِكَ الذَّنْبِ قَالَ: وَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ يُهِينَ عَبْداً وَلَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ صَحَّحَ بَدَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذٰلِكَ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيُكَافِيَهُ بِتِلْكَ الْحَسَنَةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحب عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو سکے

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُكَفِّرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا.

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل خیر اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

٣- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ عَمِلَهَا . إِمَّا بِسُقْمٍ فِي جَسَدِهِ وَ إِمَّا بِضِيقٍ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِخَوْفٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ ، وَعِزَّتِي وَجَلالِي لَا أُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعَذِّبَهُ حَتَّى أُوَفِّيَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسَعَةٍ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِصِحَّةٍ فِي جِسْمِهِ وَإِمَّا بِأَمْنٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنْتُ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتَ .

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں اپنے بندے کو دنیا سے جانے نہ دوں گا درآنحالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کر دوں گا خواہ اس کے جسم کو بیمار کر کے، خواہ رزق کی تنگی سے، خواہ دنیوی خوف سے، اگر پھر بھی باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ کر دیتا ہوں یا تو وسعتِ رزق سے یا صحتِ بدن سے یا امن دنیا سے، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں۔

٤- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُهَوَّلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنَّهُ لَيُمْتَهَنُ فِي بَدَنِهِ فَيُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ .

۴- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْراً عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءاً أَمْسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باقی رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا تاکہ روز قیامت وہ گناہ سے بھرپور رہو۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» : لَيْسَ مِنَ الْتِوَاءِ عِرْقٍ ، وَلَا نَكْبَةِ حَجَرٍ ، وَلَا عَثْرَةِ قَدَمٍ ، وَلَا خَدْشِ عُودٍ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمَا يَعْفُو اللهُ أَكْثَرُ ، فَمَنْ عَجَّلَ اللهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ .

٦۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے اس آیت کے متعلق۔ جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ کسی رگ کا پھڑکنا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اجل و اکرم کہ پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْوَرَّاقِ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا يَزَالُ الْهَمُّ وَالْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّىٰ مَا يَدَعُ لَهُ ذَنْباً .

٧۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ پیچھا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

٨ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيَهْتَمُّ فِي الدُّنْيَا حَتَّىٰ يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ .

٨۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْهَمُّ وَالْغَمُّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّىٰ مَا يَدَعُ لَهُ مِنْ ذَنْبٍ .

۹۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

١٠ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن معاوية بن وهب ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : قال الله عز وجل : ما من عبد أريد أن أدخله الجنة إلا ابتليته في جسده ، فإن كان ذلك كفارة لذنوبه وإلا شددت عليه عند موته حتى يأتيني ولا ذنب له ، ثم أدخله الجنة . وما من عبد أريد أن أدخله النار إلا صححت له جسمه فإن كان ذلك تماماً لطلبته عندي وإلا آمنت خوفه من سلطانه فإن كان ذلك تماماً لطلبته عندي وإلا وسعت عليه في رزقه فإن كان ذلك تماماً لطلبته عندي وإلا هونت عليه موته حتى يأتيني ولا حسنة له عندي ثم أدخله النار .

۱۰۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔ پھر میں اسے داخل جنت کروں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہو جاتا ہے تو خیر ورنہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے پروا کر دیتا ہوں اگر میرے نزدیک حق پورا ہو گیا تو خیر ورنہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حال میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی۔ پس میں اسے داخل دوزخ کر دیتا ہوں۔

١١ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن محمد بن أورمة ، عن النضر بن سويد ، عن درست بن أبي منصور ، عن ابن مسكان ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : مر نبي من أنبياء بني إسرائيل برجل بعضه تحت حائط وبعضه خارج منه قد شعثته الطير ومزقته الكلاب ثم مضى فرفعت له مدينة فدخلها فإذا هو بعظيم من عظمائها ميت على سرير مسجى بالديباج حوله المجمر فقال : يا رب أشهد أنك حكم ، عدل ، لا تجور ، هذا عبدك لم يشرك بك طرفة عين أمته بتلك الميتة وهذا عبدك لم يؤمن بك طرفة عين أمته بهذه الميتة ؟ فقال : عبدي أنا كما قلت حكم عدل لا أجور ، ذلك عبدي كانت له عندي سيئة أو ذنب أمته بتلك الميتة لكي يلقاني ولم يبق عليه شيء ، وهذا عبدي كانت له [عندي] حسنة فأمته بهذه الميتة لكي يلقاني وليس له عندي حسنة .

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرف سے گزرا جس کا آدھا دھڑ دیوار کے نیچے تھا اور آدھا باہر، جسے پرندے اور کتے نوچ رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت

پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور آس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم وعادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا عبد ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شرک نہیں کیا تو نے اسے بُری طرح مارا اور یہ امیر آن واحد کے لئے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ وہ اس طرح مجھے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ: يَا أَبَاعَبْدِاللهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وُلْدِي وَ عُقُوقَهُمْ وَ إِخْوَانِي وَجَفَاهُمْ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَاهَذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةِ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَإِنَّ أَدْنَى مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ الْعُقُوقُ مِنْ وُلْدِهِ وَالْجَفَاءُ مِنْ إِخْوَانِهِ وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الرَّفَاهِيَةِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا ابْتُلِيَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَّا فِي وُلْدِهِ وَإِمَّا فِي مَالِهِ حَتَّى يُخَلِّصَهُ اللهُ مِمَّا اكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَيُوَفِّرَ لَهُ حَظَّهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ. فَاصْبِرْ وَأَبْشِرْ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بوڑھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کی اور اپنے بھائیوں کی اس بڑھاپے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا۔ اے شخص ایک حکومت حق کی ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم سے کم جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی فائدہ اس سے زیادہ پہنچتا کہ وہ موت سے پہلے مبتلا ہوتا ہے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو کمایا ہوتا ہے اس سے خلاصی مل جاتی ہے اور دولت حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس صبر کرو اور خوش رہو۔

تین سو پچیسواں باب

گناہوں کی توضیح

(فِي تَفْسِيرِ الذُّنُوبِ) (بَابٌ) ۳۲۵

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْعَلاءِ، عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ الْبَغْيُ وَالذُّنُوبُ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ الْقَتْلُ، وَالَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ الظُّلْمُ، وَالَّتِي تَهْتِكُ السِّتْرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَالَّتِي تَحْبِسُ الرِّزْقَ الزِّنَى وَالَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَالَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَتُظْلِمُ الْهَوَاءَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور قتل باعثِ ندامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَتُقَرِّبُ الْآجَالَ وَتُخْلِي الدِّيَارَ وَهِيَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْعُقُوقُ وَتَرْكُ الْبِرِّ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جلد بلانے والے اور گھروں کو برباد کرنے والے ہوں اور وہ قطع رحم اور حقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ـ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ ـ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذَا فَشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ: إِذَا فَشَا الزِّنَى ظَهَرَتِ الزَّلْزَلَةُ وَإِذَا فَشَا الْجَوْرُ فِي الْحُكْمِ احْتُبِسَ الْقَطْرُ وَإِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ اُدِيلَ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِذَا مُنِعَتِ الزَّكَاةُ ظَهَرَتِ الْحَاجَةُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چار چیزیں ظاہر ہوں گی تو چار ان کے ساتھ اور ہوں گی زنا کاری ہوگی تو زلزلہ آئے گا ظلم ہوگا تو بارش رکے گی جب مشرکوں سے مسلمان عہد شکنی کریں گے تو ان پر اہل شرک کا غلبہ ہوگا اور جب زکوٰۃ رکے گی تو برکت اٹھ جائے گی

تین سو چھبیسواں باب

نادر

(بَابُ نَادِرٌ) ۳۲۶

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ

عَبِدِي الْمُؤْمِنَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظُرُ لَهُ فِيمَا فِيهِ صَلَاحُهُ فِي آخِرَتِهِ فَأُعَجِّلُ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأُجَازِيَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ وَأُقَدِّرُ عُقُوبَةَ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَأَقْضِيهِ وَأَتْرُكُهُ عَلَيْهِ مَوْقُوفاً غَيْرَ مُمْضًى وَلِيَ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ وَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدَّدُ فِي ذَلِكَ مِرَاراً عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلَا أُمْضِيهِ كَرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَحِيداً عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ عَنْهُ وَالصَّفْحِ، مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرِفُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ وَقَضَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفاً وَلِيَ فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةُ، ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَجْرِ نُزُولِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَأَدَّخِرُهُ وَأُوَفِّرُ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ.

۱- فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عذاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں، تو میں اس بارہ میں غور کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے میں اس سزا کو معین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور بغیر جاری کئے روکے رہتا ہوں اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ اسے آزردگی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے سے میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں بہ سبب اس کے نوافل کے بجالانے کے جو رات اور دن میں وہ بجالایا ہے میرا تقرب حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مشیت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں، میں نے ہی اس کو مقدر کیا۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا۔ میں نے ہی اپنی مشیت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر عظیم لکھتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدائے کریم و مہربان و رحیم ہوں۔

تین سو ستائیسواں باب

نادر

(بَابُ نَادِرٍ أَيْضاً) ۳۲۷

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ هُوَ: «وَ يَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَأَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ.

ا۔میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیت پر جو مصائب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لائے ہوئے تھے۔ فرمایا رسول اللہ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

توضیح:- چونکہ سائل نے آیت کا جزو آخر چھوڑ دیا تھا لہذا حضرت نے اسے پورا کر دیا نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے لہذا حضرت نے اس آیت کا آخری حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے رہا دوسرا امر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ استغفار نبی صلعم صدور گناہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بلندی درجات کی وجہ سے تھا اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنوب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلندی درجات کے لئے ہے پس اس آیت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصومین سے ہے جن سے صدور گناہ ہوتا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ » أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ بَعْدِهِ هُوَ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَهُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللهِ وَيَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ ، إِنَّ اللهَ يَخُصُّ أَوْلِيَاءَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْجُرَهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ .

٢۔علی بن رئاب کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے ہے اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ حضرت علی اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی کیا یہ ان کے ہاتھوں سے آئی۔ درآنحالیکہ وہ اہلبیت طہارت اور معصوم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ہر دن اور رات میں سو بار بغیر گناہ استغفار کرتے تھے اللہ نے اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کیا ہے تاکہ ان کے اجر کو زیادہ کرے

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا حُمِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللهُ : « وَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ » فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِنَّ فِينَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ »

۳۔ راوی نے بہ سند حضرت جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو یزید کے سامنے لا کھڑا کیا تو اس نے یہ آیت پڑھی کہ، تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے۔ فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ہمارے بارے میں سورۂ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر یا تمہارے نفسوں پر آئی ہے ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب میں (لوحِ محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے یعنی یہ مصیبت ہمارے ازدیادِ مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ کسی گناہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

تین سو اٹھائیسواں باب

خدا عمل کرنیوالوں کے صدقہ میں عمل نہ کرنیوالوں کی بلا رد کرتا ہے

(بَابُ) ۳۲۸

☆(أَنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ بِالْعَامِلِ عَنْ غَيْرِ الْعَامِلِ)☆

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ [لَ]يَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَىٰ تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَىٰ تَرْكِ الزَّكَاةِ لَهَلَكُوا، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَىٰ تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ» فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ إِلَّا فِيكُمْ وَلَا عَنَىٰ بِهَا غَيْرَكُمْ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے صدقے میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلا کو رد کرتا ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو رفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرتا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

تین سو اُنتیسواں باب

گناہ کا ترک، طلب توبہ سے آسان ہے

(بَابُ) ۳۲۹

☆(اَنَّ تَرْكَ الْخَطِيئَةِ أَيْسَرُ مِنْ [طَلَبِ] التَّوْبَةِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِ [قَالَ :] قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : تَرْكُ الْخَطِيئَةِ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ وَكَمْ مِنْ شَهْوَةِ سَاعَةٍ أَوْرَثَتْ حُزْناً طَوِيلاً وَالْمَوْتُ فَضَحَ الدُّنْيَا[1] ، فَلَمْ يَتْرُكْ لِذِي لُبٍّ فَرَحاً .

١- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ خطا توبہ کرنے سے آسان ہے اکثر گھڑی بھر کی خواہش طولانی حزن کا باعث بن جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقلمند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

تین سو تیسواں باب

استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب)

((بَابُ الْإِسْتِدْرَاجِ)) ۳۳۰

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنَقِمَةٍ وَيُذَكِّرُهُ الْإِسْتِغْفَارَ ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرّاً فَأَذْنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ الْإِسْتِغْفَارَ ، وَيَتَمَادَى بِهَا ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ» بِالنِّعَمِ عِنْدَ الْمَعَاصِي .

١- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا

ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کسی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جال میں پھانس لیں گے اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : سُئِلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْاسْتِدْرَاجِ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُمْلِي لَهُ وَتُجَدَّدُ لَهُ عِنْدَهَا النِّعَمُ فَتُلْهِيهِ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوبِ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدراج کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی بھرمار کی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ » قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتُجَدَّدُ لَهُ النِّعْمَةُ مَعَهُ تُلْهِيهِ تِلْكَ النِّعْمَةُ عَنِ الْاسْتِغْفَارِ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ .

۳۔ ترجمہ اوپر گذرا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ [بْنِ دَاوُدَ] الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِمَا قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسَتْرِ اللهِ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِثَنَاءِ النَّاسِ عَلَيْهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور ہیں اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر ہیں جو نعمتوں پر بہکے ہیں اور اللہ ان کو چھپا رہا ہے اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

تین سو اکتیسواں باب

محاسبۃ العمل

((بَابُ)) ۳۳۱

☆(مُحَاسَبَةِ الْعَمَلِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا الدَّهْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَنْتَ فِيمَا بَيْنَهُنَّ : مَضَى أَمْسِ بِمَا فِيهِ فَلَا يَرْجِعُ أَبَداً فَإِنْ كُنْتَ عَمِلْتَ فِيهِ خَيْراً لَمْ تَحْزَنْ لِذَهَابِهِ وَفَرِحْتَ بِمَا اسْتَقْبَلْتَهُ مِنْهُ وَ إِنْ كُنْتَ قَدْ فَرَّطْتَ فِيهِ فَحَسْرَتُكَ شَدِيدَةٌ لِذَهَابِهِ وَتَفْرِيطِكَ فِيهِ وَأَنْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ مِنْ غَدٍ فِي غِرَّةٍ وَلَا تَدْرِي لَعَلَّكَ لَا تَبْلُغُهُ وَإِنْ بَلَغْتَهُ لَعَلَّ حَظَّكَ فِيهِ فِي التَّفْرِيطِ مِثْلُ حَظِّكَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي عَنْكَ .

فَيَوْمٌ مِنَ الثَّلَاثَةِ قَدْ مَضَى أَنْتَ فِيهِ مُفَرِّطٌ ، وَيَوْمٌ تَنْتَظِرُهُ لَسْتَ أَنْتَ مِنْهُ عَلَى يَقِينٍ مِنْ تَرْكِ التَّفْرِيطِ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكَ إِنْ عَقَلْتَ وَ فَكَّرْتَ فِيمَا فَرَّطْتَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي مِمَّا فَاتَكَ فِيهِ مِنْ حَسَنَاتٍ أَلَّا تَكُونَ اكْتَسَبْتَهَا وَمِنْ سَيِّئَاتٍ أَلَّا تَكُونَ أَقْصَرْتَ عَنْهَا وَأَنْتَ مَعَ هَذَا مَعَ اسْتِقْبَالِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ ثِقَةٍ مِنْ أَنْ تَبْلُغَهُ وَعَلَى غَيْرِ يَقِينٍ مِنِ اكْتِسَابِ حَسَنَةٍ أَوْ مُرْتَدِعٍ عَنْ سَيِّئَةٍ مُحْبِطَةٍ ، فَأَنْتَ مِنْ يَوْمِكَ الَّذِي تَسْتَقْبِلُ عَلَى مِثْلِ يَوْمِكَ الَّذِي اسْتَدْبَرْتَ ، فَاعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ لَيْسَ يَأْمُلُ مِنَ الْأَيَّامِ إِلَّا يَوْمَهُ الَّذِي أَصْبَحَ فِيهِ وَلَيْلَتَهُ ، فَاعْمَلْ أَوْ دَعْ وَاللَّهُ الْمُعِينُ عَلَى ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تیری زندگی کے تین دن ہیں ایک وہ دن جو گزر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا اگر تو نے اس میں عمل خیر کیا تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اس دن کے گزرنے پر تیری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی اور تو جس کل کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جانے کہ تو اس تک پہنچے گا یا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو جیسی گزشتہ کل میں ہوئی۔ پس تین دن میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا کہ کوتاہی نہ کرے گا اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی تو اب

تجھے غور و فکر کرنا چاہیئے کہ تو نے روز گزشتہ حسنات سے کیا کھویا۔ کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا۔ اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے حالانکہ اس پر وثوق نہیں کہ تو اس تک پہنچے گا اور نہ اس پر یقین ہے کہ نیکی حاصل ہو ہی جائے گی یا اس کا باطل کرنے والا ہوگا اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے پس آنے والا دن بھی گزرنے والے دن کی طرح بن جائے گا پس اس شخص کا سا عمل کر جو ایام میں صرف اسی دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کر دیا چھوڑ دے اللہ اس میں مددگار ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحَاسِبْ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ عَمِلَ حَسَناً اسْتَزَادَ اللهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئاً اسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیا ہے تو اللہ سے استغفار کرے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا يَغُرَّنَّكَ النَّاسُ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ يَصِلُ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلَا تَقْطَعْ نَهَارَكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ يَحْفَظُ عَلَيْكَ عَمَلَكَ وَأَحْسِنْ فَإِنِّي لَمْ أَرَ شَيْئاً أَحْسَنَ دَرَكاً وَلَا أَسْرَعَ طَلَباً مِنْ حَسَنَةٍ مُحْدَثَةٍ لِذَنْبٍ قَدِيمٍ .
عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو نعمان عجلی لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنا دیں کیونکہ تیرے عمل کا تعلق تجھ سے ہے نہ ان سے، اپنا دن ادھر ادھر کی لغو باتوں میں نہ گزار کیونکہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں اور نیکی کر کیوں کہ بلحاظ درک و طلب کوئی چیز زیادہ عجلت والی اس نیکی سے نہیں جو گناہ کہنہ کو برطرف کرنے والی ہو۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الدُّنْيَا فَإِنَّمَا هِيَ سَاعَةٌ فَمَا مَضَى مِنْهُ فَلَا تَجِدُ لَهُ أَلَماً وَلَا سُرُوراً ، وَمَا لَمْ يَجِئْ فَلَا تَدْرِي مَا هُوَ ؟ وَإِنَّمَا هِيَ سَاعَتُكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا فَاصْبِرْ فِيهَا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَاصْبِرْ فِيهَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صبر کرو دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گزرنے والے پر نہ الم رہے گا نہ سرور اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو پس اس میں صبر کرو طاعت اللہ پر اور صبر کرو معصیت اللہ پر۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِحْمِلْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ يَحْمِلْكَ غَيْرُكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کرو تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا۔

٦ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : إِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَبُيِّنَ لَكَ الدَّاءُ ، وَعُرِّفْتَ آيَةَ الصِّحَّةِ ، وَدُلِلْتَ عَلَى الدَّوَاءِ ، فَانْظُرْ كَيْفَ قِيَامُكَ عَلَى نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ تو اپنے نفس کے طبیب کی طرف پہنچایا گیا اور اس نے تجھ سے درد (معصیت) ظاہر کیا اور صحت کی علامت اور دوا بھی (گناہوں سے اجتناب) بتادی پس اب غور کر تجھے اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔

٧ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَجُلٍ : اِجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيناً بَرّاً أَوْ وَلَداً وَاصِلاً وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِداً تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوّاً تُجَاهِدُهَا وَاجْعَلْ مَالَكَ عَارِيَةً تَرُدُّهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو جس سے جہاد کرو اور اپنے مال کو عاریتی جانو جس کو رد کیا جائے گا۔

٨ ـ [وَ] عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اِقْصُرْ نَفْسَكَ عَمَّا يَضُرُّهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تُفَارِقَكَ وَاسْعَ فِي فَكَاكِهَا كَمَا تَسْعَى فِي طَلَبِ مَعِيشَتِكَ ، فَإِنَّ نَفْسَكَ رَهِينَةٌ بِعَمَلِكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لئے کرتے ہو تمہارا نفس تمہارے عمل کا رہین ہے۔

۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ بعضِ أصْحابِهِ ، رَفعهُ قالَ: قالَ أبو عَبدِاللهِ عليه السلام: كَمْ مِنْ طالِبٍ لِلدُّنيا لَمْ يُدرِكْها وَمُدرِكٍ لَها قَدْ فارَقَها، فَلا يَشْغَلَنَّكَ طَلَبُها عَنْ عَمَلِكَ وَالْتَمِسْها مِنْ مُعْطيها وَمالِكِها فَكَمْ مِنْ حَريصٍ عَلَى الدُّنيا قَدْ صَرَعَتْهُ وَاشْتَغَلَ بِما أدْرَكَ مِنْها عَنْ طَلَبِ آخِرَتِهِ حَتّى فَنِيَ عُمْرُهُ وَأدْرَكَهُ أجَلُهُ.

وَقالَ أبو عَبدِاللهِ عليه السلام: ألْمَسْجُونُ مَنْ سَجَنَتْهُ دُنْياهُ عَنْ آخِرَتِهِ.

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کو پانے کے مقام سے جدا ہو گیا۔ پس اس کی طلب تم کو عمل خیر سے بے پرواہ نہ کر دے ، اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے۔ بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پچھاڑ دیا ہے اور طلب آخرت سے بے پرواہ کر دیا ہے یہاں تک کہ اُن کی عمر ختم ہو گئی اور موت نے اُن کو پا لیا ہے فرمایا حضرت نے قیدی درحقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

۱۰ ـ وعَنْهُ ، رَفعهُ عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : قالَ : إذا أتَتْ عَلَى الرَّجُلِ أرْبَعونَ سَنَةً قيلَ لَهُ : خُذْ حِذْرَكَ فَإنَّكَ غَيْرُ مَعْذورٍ وَلَيْسَ ابْنُ الأرْبَعينَ بِأحَقَّ بِالْحِذْرِ مِنِ ابْنِ الْعِشْرينَ فَإنَّ الَّذي يَطْلُبُهُما واحِدٌ وَلَيْسَ بِراقِدٍ ، فَاعْمَلْ لِما أمامَكَ مِنَ الْهَوْلِ وَدَعْ عَنْكَ فُضولَ الْقَوْلِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کر تو معذور نہیں اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عمل کر یہ خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خوف سامنے ہے اور فضول باتوں کو چھوڑ دو۔

۱۱ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَسّانٍ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحّامِ قالَ : قالَ أبو عَبدِاللهِ عليه السلام : خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِكَ ، خُذْ مِنْها فِي الصِّحَّةِ قَبْلَ السُّقْمِ ، وَفِي الْقُوَّةِ قَبْلَ الضَّعْفِ ، وَفِي الْحَياةِ قَبْلَ الْمَماتِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعیف ہونے سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں۔

۱۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أصْحابِهِ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إنَّ النَّهارَ إذا جاءَ قالَ : يا ابْنَ آدَمَ اعْمَلْ في يَوْمِكَ هذا خَيْراً أشْهَدُ لَكَ بِهِ عِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَ الْقِيامَةِ ، فَإنّي لَمْ آتِكَ فيما مَضى وَلا آتيكَ فيما بَقِيَ وَإذا جاءَ اللَّيْلُ قالَ مِثْلَ ذلِكَ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دن جب آتا ہے تو وہ کہتا ہے اے ابن آدم آج عمل خیر کر اس لئے کہ میں گواہی دوں گا تیرے رب کے سامنے روز قیامت میں جو دن گزر گیا اس کے لئے تیرے پاس نہیں آیا اور نہ جو آنے والا ہے اس کے لئے یعنی جو عمل خیر کرنا ہے وہ آج ہی کر گزشتہ اور آئندہ کا خیال چھوڑ، رات جب آتی ہے تو وہ بھی اسی طرح کہتی ہے۔

١٣ - الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن أحمد بن محمد، عن شعيب بن عبد الله، عن بعض أصحابه، رفعه قال: جاء رجل إلى أمير المؤمنين عليه السلام فقال: يا أمير المؤمنين أوصني بوجه من وجوه البرّ أنج به، قال أمير المؤمنين عليه السلام: أيّها السائل استمع ثمّ استفهم ثمّ استيقن ثمّ استعمل واعلم أنّ الناس ثلاثة: زاهد وصابر وراغب، فأمّا الزاهد فقد خرجت الأحزان والأفراح من قلبه فلا يفرح بشيء من الدنيا ولا يأسى على شيء منها فاته، فهو مستريح، وأمّا الصابر فإنّه يتمنّاها بقلبه فإذا نال منها ألجم نفسه عنها لسوء عاقبتها وشنآنها، لو اطّلعت على قلبه عجبت من عفّته وتواضعه وحزمه، وأمّا الراغب فلا يبالي من أين جاءته الدنيا من حلّها أو [من] حرامها ولا يبالي ما دنّس فيها عرضه وأهلك نفسه وأذهب مروءته، فهم في غمرة يضطربون.

۱۳۔ ایک شخص امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجیے تاکہ وہ میرے لئے باعث نجات ہو۔ حضرت نے فرمایا اے سائل کان لگا کر سن، سمجھ پھر یقین کر پھر عمل کر اور جان لے کہ لوگ تین قسم کے ہیں زاہد، صابر، راغب، زاہد کے دل سے غم و خوشی نکل جاتی ہے وہ نہ دنیا کی کسی چیز سے خوش ہوتا ہے اور نہ اس کے نہ ملنے سے مایوس اور رنجیدہ، آرام سے رہتا ہے اور صابر وہ ہے جو دل سے کسی شے کی تمنا کرتا ہے اور جب اسے پا لیتا ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکتا ہے تاکہ عاقبت برباد نہ ہو اور اسے عیب نہ لگے اگر تم اس کی دلی حالت پر اطلاع پالو تو تم کو اس کی پاک دامنی، تواضع اور دانائی پر تعجب ہوگا اور راغب وہ ہے جو حلال و حرام کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ اس کی آبرو جاتی رہے گی اور نفس ہلاکت میں پڑ جائے گا اور مروّت برباد ہو جائے گی اور وہ ضلالت کی تاریکی میں مضطرب ہوگا۔

١٤ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن محمد بن حكيم، عمّن حدّثه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه: لا يصغر ما ينفع يوم القيامة ولا يصغر ما يضرّ يوم القيامة، فكونوا فيما أخبركم الله عزّ وجلّ كمن عاين.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز روز قیامت نفع دے اسے

حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے بھی حقیر نہ سمجھو، جو خبریں تمھیں اللہ نے دی ہیں تم ان کو ایسا سمجھو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

١٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ: إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُعْرَفَ فَافْعَلْ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يُثْنِيَ عَلَيْكَ النَّاسُ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُوماً عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُوداً عِنْدَاللَّهِ.

ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام:

لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَزْدَادُ كُلَّ يَوْمٍ خَيْراً وَرَجُلٍ يَتَدَارَكُ مَنِيَّتَهُ بِالتَّوْبَةِ وَأَنَّى لَهُ بِالتَّوْبَةِ وَاللَّهِ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقَطِعَ عُنُقُهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَلَا وَمَنْ عَرَفَ حَقَّنَا وَرَجَا الثَّوَابَ فِينَا [وَ] رَضِيَ بِقُوتِهِ نِصْفِ مُدٍّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَمَا سَتَرَ عَوْرَتَهُ وَمَا أَكَنَّ رَأْسَهُ وَهُمْ وَاللَّهِ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ وَجِلُونَ وَدُّوا أَنَّهُ حَظُّهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ» ثُمَّ قَالَ: مَا الَّذِي آتَوْا؟ آتَوْا وَاللَّهِ مَعَ الطَّاعَةِ الْمَحَبَّةَ وَالْوَلَايَةَ وَهُمْ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ، لَيْسَ خَوْفُهُمْ خَوْفَ شَكٍّ وَلَكِنَّهُمْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مُقَصِّرِينَ فِي مَحَبَّتِنَا وَطَاعَتِنَا.

۱۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا بغیر اس کی پرواہ کئے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پروا نہ کر کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو۔ اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں ہے بہتری عیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے۔ ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مر جائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور راضی ہوا بقدر نصف مد غذا پر اور بقدر ستر عورت لباس اور سر پر سایہ کے بقدر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترساں ہیں اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حصہ ہو۔ خدا نے قرآن میں ان کا وصف بیان کیا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو وہ دیتے ہیں جو انھوں نے خدا اور رسولؐ سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوفِ خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا انھوں نے دیا اور تم جانتے ہو انھوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت و ولایت دی اور وہ خوفزدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف، خوفِ شک نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت و ولایت میں کوتاہی نہ ہو۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: دَخَلَ قَوْمٌ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ عَايَنَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا ، وَعَايَنَ النَّارَ وَمَا فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تُصَدِّقُونَ بِالْكِتَابِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ایک قوم امام علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے ہو۔

١٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَسْتَكْثِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَلِيلَ الذُّنُوبِ فَإِنَّ قَلِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيراً وَخَافُوا اللهَ فِي السِّرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ وَسَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللهِ وَاصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَأَدُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا فِيمَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو، کیونکہ تھوڑے تھوڑے گناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعتِ خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچا جانو ، امانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

١٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ السَّيِّئَاتِ وَمَا أَقْبَحَ السَّيِّئَاتِ بَعْدَ الْحَسَنَاتِ .

۱۸۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا بُرائیوں کے بعد نیکیاں کس قدر اچھی ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کس قدر قبیح ہیں۔

١٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّكُمْ فِي آجَالٍ مَقْبُوضَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً ، مَنْ يَزْرَعْ خَيْراً يَحْصِدْ غِبْطَةً وَمَنْ يَزْرَعْ شَرّاً يَحْصِدْ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ وَلَا يَسْبِقُ الْبَطِيءَ مِنْكُمْ حَظُّهُ وَلَا يُدْرِكُ حَرِيصٌ مَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهُ ، مَنْ أُعْطِيَ خَيْراً فَاللهُ أَعْطَاهُ وَمَنْ وُقِيَ شَرّاً فَاللهُ وَقَاهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں قبضہ میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی بوئی ہے وہ غبطہ کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیج بویا وہ ندامت کاٹے گا ہر بونے والا جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے اور جو شر سے بچا تو اللہ نے اسے بچایا ہے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ ؟ فَقَالَ : لِأَنَّكُمْ عَمَرْتُمُ الدُّنْيَا وَ أَخْرَبْتُمُ الْآخِرَةَ فَتَكْرَهُونَ أَنْ تُنْقَلُوا مِنْ عُمْرَانٍ إِلَىٰ خَرَابٍ . فَقَالَ لَهُ : فَكَيْفَ تَرَىٰ قُدُومَنَا عَلَى اللَّهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْمُحْسِنُ مِنْكُمْ فَكَالْغَائِبِ يَقْدَمُ عَلَىٰ أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ مِنْكُمْ فَكَالْآبِقِ يُرَدُّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ ، قَالَ : فَكَيْفَ تَرَىٰ حَالَنَا عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ: اعْرِضُوا أَعْمَالَكُمْ عَلَى الْكِتَابِ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۞ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ» (۲) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ ، فَأَيْنَ رَحْمَةُ اللَّهِ ؟ قَالَ : رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَ كَتَبَ رَجُلٌ إِلَىٰ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَا أَبَا ذَرٍّ أَطْرِفْنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ الْعِلْمَ كَثِيرٌ وَلَكِنْ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُسِيءَ إِلَىٰ مَنْ تُحِبُّهُ فَافْعَلْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَهَلْ رَأَيْتَ أَحَداً يُسِيءُ إِلَىٰ مَنْ يُحِبُّهُ ؟ فَقَالَ لَهُ : نَعَمْ نَفْسُكَ أَحَبُّ الْأَنْفُسِ إِلَيْكَ فَإِذَا أَنْتَ عَصَيْتَ اللَّهَ فَقَدْ أَسَأْتَ إِلَيْهَا .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص ابوذرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا ایسا کیوں ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیا سمجھتے ہو فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف، اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے سامنے آتا ہے اس نے کہا یہ فرمائیے کہ خدا کے سامنے ہمارا حال کیا ہوگا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کرو۔ وہ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں، اس نے کہا رحمتِ خدا کہاں ہے فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے تو ایسا کر، اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ فرمایا ہاں تیرا نفس

تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تُو نے اپنے نفس سے برائی کی۔

٢١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اصْبِرُوا عَلَى طَاعَةِ اللهِ وَتَصَبَّرُوا عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، فَإِنَّمَا الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَمَا مَضَى فَلَيْسَ تَجِدُ لَهُ سُرُوراً وَلَا حُزْناً وَمَا لَمْ يَأْتِ فَلَيْسَ تَعْرِفُهُ فَاصْبِرْ عَلَى تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا، فَكَأَنَّكَ قَدِ اغْتَبَطْتَ.

٢١۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعتِ خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترک معصیت میں اس سے زیادہ تکلیف اٹھاؤ۔ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترک معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو گویا تم قابلِ غبطہ ہو۔

٢٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ الْخِضْرُ لِمُوسَى عليه السلام: يَا مُوسَى إِنَّ أَصْلَحَ يَوْمَيْكَ الَّذِي هُوَ أَمَامَكَ فَانْظُرْ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ وَأَعِدَّ لَهُ الْجَوَابَ، فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ وَخُذْ مَوْعِظَتَكَ مِنَ الدَّهْرِ فَإِنَّ الدَّهْرَ طَوِيلٌ قَصِيرٌ، فَاعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى ثَوَابَ عَمَلِكَ لِيَكُونَ أَطْمَعَ لَكَ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ مَا هُوَ آتٍ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا هُوَ قَدْ وَلَّى مِنْهَا.

٢٢۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا۔ تمہارے دو ایام میں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کون سا دن ہے اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ کیوں کہ ایک دن تم پیشِ خدا کھڑے ہوگے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دنیا سے نصیحت حاصل کرو، زمانہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی، عمل کرو یہ سمجھ کر کہ گویا تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تمہیں طمع ہو دنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

٢٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: عِظْنَا وَأَوْجِزْ، فَقَالَ: الدُّنْيَا حَلَالُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ وَأَنَّى لَكُمْ بِالرَّوْحِ وَلَمَّا تَأَسَّوْا بِسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ تَطْلُبُونَ مَا يُطْغِيكُمْ وَلَا تَرْضَوْنَ مَا يَكْفِيكُمْ.

۲۳۔ کسی نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا ہمیں نصیحت کیجئے مگر مختصر، فرمایا دنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب، اور تمھارے لئے دنیا میں راحت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی۔ تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش بنو اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمھیں کفایت کرے۔

تین سو بتیسواں باب

عیب جوئی

(باب) ۳۳۲

(مَنْ يَعِيبُ النَّاسَ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ؛ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَاباً الْبِرُّ، وَإِنَّ أَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةً الْبَغْيُ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يُعَيِّرَ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو نیکی سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکشی ہے اور انسان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا اور اپنے ہم نشیں کو بغیر کسی فائدہ کے ستاتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يُبْصِرَ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے انسان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدے کے اپنے ساتھی کو ستاتا ہے۔

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن الحسين بن إسحاق ، عن عليّ بن مهزيار ، عن حمّاد بن عيسى ، عن الحسين بن مختار ، عن بعض أصحابه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : كفى بالمرء عيباً أن يتعرّف من عيوب النّاس ما يعمى عليه من أمر نفسه أو يعيب على النّاس أمراً هو فيه لا يستطيع التحوّل عنه إلى غيره ، أو يؤذي جليسه بما لا يعنيه .

۳۔ ترجمہ اوپر گزرا

٤ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن محمّد بن عيسى ، عن يونس ، عن أبي عبد الرّحمن الأعرج وعمر بن أبان ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر وعليّ بن الحسين صلوات الله عليهم قالا : إنّ أسرع الخير ثواباً البرّ ، وأسرع الشرّ عقوبة البغي ، وكفى بالمرء عيباً أن ينظر في عيوب غيره ما يعمى عليه من عيب نفسه أو يؤذي جليسه بما لا يعنيه أو ينهى النّاس عمّا لا يستطيع تركه .

۴۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

تین سو تینتیسواں باب

مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیت کا مواخذہ نہ ہوگا

(باب) ٣٣٣

(أنّه لا يؤاخذ المسلم بما عمل في الجاهليّة)

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبيدة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّ ناساً أتوا رسول الله صلى الله عليه وآله بعد ما أسلموا فقالوا : يا رسول الله أيؤخذ الرّجل منّا بما كان عمل في الجاهليّة بعد إسلامه ؟ فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وآله : من حسن إسلامه وصحّ يقين إيمانه لم يؤاخذه الله تبارك وتعالى بما عمل في الجاهليّة ، ومن سخف إسلامه ولم يصحّ يقين إيمانه أخذه الله تبارك وتعالى بالأوّل والآخر .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور کہا یا رسولؐ اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہوگا۔ فرمایا جس کا اسلام درست ہے اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین کا ایمان صحیح نہیں۔ اس سے اوّل و آخر دونوں کا مواخذہ ہوگا۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ ؛ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يُحْسِنُ فِي الْإِسْلَامِ أَيُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۲۔ فضیل کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکایت میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسلام لاکر نیکی کی اس سے زمانۂ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے بدی کی اس کے اوّل و آخر دونوں تباہ ہوئے۔

تین سو چونتیسواں باب

توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہوتا

(بَابُ) ۳۳۴

۞(أَنَّ الْكُفْرَ مَعَ التَّوْبَةِ لَا يُبْطِلُ الْعَمَلَ)۞

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَ غَيْرِهِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ مُؤْمِناً فَعَمِلَ خَيْراً فِي إِيمَانِهِ ثُمَّ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكَفَرَ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كُتِبَ لَهُ وَحُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ عَمِلَهُ فِي إِيمَانِهِ وَلَا يُبْطِلُهُ الْكُفْرُ إِذَا تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانۂ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کرلے تو اس کا ہر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا۔ درج ہوگا اور حساب میں آئے گا۔ کفر

سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

تین سو پینتیسواں باب
بلا سے معافی دیئے ہوئے

(بَابُ) ۳۳۵
☆(اَلْمُعافَيْنَ مِنَ الْبَلاءِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ [وَغَيْرِهِ] عَنْ أَبِي حَمْزَةَ(٢) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَنائِنَ يَضِنُّ بِهِمْ(٣) عَنِ الْبَلاءِ فَيُحْيِيهِمْ فِي عافِيَةٍ وَيَرْزُقُهُمْ فِي عافِيَةٍ وَيُمِيتُهُمْ فِي عافِيَةٍ وَيَبْعَثُهُمْ فِي عافِيَةٍ وَيُسْكِنُهُمُ الْجَنَّةَ فِي عافِيَةٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقاً ضَنَّ بِهِمْ عَنِ الْبَلاءِ خَلَقَهُمْ فِي عافِيَةٍ ، وَأَحْياهُمْ فِي عافِيَةٍ ، وَأَماتَهُمْ فِي عافِيَةٍ ، وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فِي عافِيَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے جن کو بلا سے محفوظ رکھا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا، عافیت میں مارا اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ الْقَدّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَنائِنَ مِنْ خَلْقِهِ يَغْذُوهُمْ بِنِعْمَتِهِ ، وَيَحْبُوهُمْ بِعافِيَتِهِ ، وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ ، تَمُرُّ بِهِمُ الْبَلايا وَالْفِتَنُ لا تَضُرُّهُمْ شَيْئاً .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کرتا ہے۔ بلائیں اور فتنے ان کو ضرر نہیں پہنچاتے۔

توضیح:۔ ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زاہد لوگ ہیں۔

تین سو چھتیسواں باب

جن چیزوں سے امت رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

(بابُ) ۳۳۶

٭(مَارُفِعَ عَنِ الْاُمَّةِ)٭

۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : رُفِعَ عَنْ اُمَّتِي أَرْبَعُ خِصَالٍ : خَطَاؤُهَا وَنِسْيَانُهَا وَمَا اُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَمَالَمْ يُطِيقُوا ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ» وَقَوْلُهُ : «إِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا چار چیزوں کو میری امت سے اٹھالیا گیا ہے اول خطائے امت، دوسرے نسیان امت، تیسرے جس امر پر مجبور کیا جائے چوتھے جو امر طاقت سے بالاتر ہو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص قابل مواخذہ نہیں، جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

۲ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : وُضِعَ عَنْ اُمَّتِي تِسْعُ خِصَالٍ : اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ وَمَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَالطِّيَرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّفَكُّرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يُظْهَرْ بِلِسَانٍ أَوْ يَدٍ .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اول غلطی سے کام کرنا، دوسرے بھول چوک

تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطر ہو کر کرنا جیسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آٹھویں خلق میں وسوسہ شیطانی کہ خلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں نویں وہ حسد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

تین سو سینتیسواں باب

ایمان کے ہوتے گناہ مضر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

(بَابُ) ۳۳۷

☆(اَنَّ الْإِيمَانَ لَا يَضُرُّ مَعَهُ سَيِّئَةٌ وَالْكُفْرَ لَا يَنْفَعُ مَعَهُ حَسَنَةٌ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : هَلْ لِأَحَدٍ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اللهِ مُوجَبٌ إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : لَا .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبکہ یعقوب نے پوچھا کہ مومنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دینا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ مُوسَى لِلْخَضِرِ عليه السلام : قَدْ تَحَرَّمْتُ بِصُحْبَتِكَ فَأَوْصِنِي ، قَالَ [لَهُ] : اَلْزِمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰؑ نے خضرؑ سے کہا میں آپ کی صحبت میں خوددار ہو گیا (بیجا سوال سے رکنے والا)، لہذا اب آپ مجھے نصیحت کیجیے۔ فرمایا اپنے لئے اس شے کو لازم قرار دو جو تمھیں اسی طرح نقصان نہیں پہنچاتی، جس طرح اس کی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَضُرُّ مَعَ الْإِيمَانِ عَمَلٌ وَلَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ عَمَلٌ ، أَلَا تَرَى أَنَّهُ قَالَ : « وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ .... وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ »

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشا جاتا ہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں مر جائیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام [قَالَ :] قَالَ : الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَ كَذٰلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْفَعُ مَعَهُ عَمَلٌ .

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَارِدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : حَدِيثٌ رُوِيَ لَنَا أَنَّكَ قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ ؟ فَقَالَ : قَدْ قُلْتُ ذٰلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ زَنَوْا أَوْ سَرَقُوا أَوْ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَقَالَ لِي : إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، وَاللهِ مَا أَنْصَفُونَا أَنْ نَكُونَ اُخِذْنَا بِالْعَمَلِ وَوُضِعَ عَنْهُمْ ؛ إِنَّمَا قُلْتُ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ الْخَيْرِ وَ كَثِيرِهِ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْكَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپؑ نے ایسا فرمایا ہے کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو، فرمایا کہا تو ہے میں نے، کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے مواخذہ کیا جائیگا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا میں نے تو یہ کہا ہے کہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو، کم ہو یا زیادہ قبول کیا جائے گا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَثِيراً مَا يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ دِينَكُمْ دِينَكُمْ[1] فَإِنَّ السَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَالسَّيِّئَةُ فِيهِ تُغْفَرُ وَالْحَسَنَةُ فِي غَيْرِهِ لَا تُقْبَلُ .

هٰذَا آخِرُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ وَالطَّاعَاتِ وَالْمَعَاصِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

٦۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے لوگو دین اسلام کے اندر رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا اور غیر مسلم کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الدعاء

باب ایک

فضیلت دعا اور ترغیب دعا

*(بَابُ) ۱

(فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ)

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» قَالَ: هُوَ الدُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ، قُلْتُ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ» قَالَ: الْأَوَّاهُ هُوَ الدَّعَّاءُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ارشاد ربانی ہے کہ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیم آواہ حلیم تھے اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَابْنِ مَحْبُوبٍ، جَمِيعاً، عَنْ حَنَانِ ابْنِ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مِمَّا عِنْدَهُ، وَمَا أَحَدٌ أَبْغَضَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِمَّنْ يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْأَلُ مَا عِنْدَهُ.

۲۔ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اسے نہیں مانگتا۔

۳ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا مُيَسِّرُ ادْعُ وَلَا تَقُلْ: إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، إِنَّ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْزِلَةً لَا تُنَالُ إِلَّا بِمَسْأَلَةٍ، وَلَوْ أَنَّ عَبْداً سَدَّ فَاهُ وَلَمْ يَسْأَلْ لَمْ يُعْطَ شَيْئاً، فَسَلْ تُعْطَ، يَا مُيَسِّرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَابٍ يُقْرَعُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے میسر دعا کر اور مشیئت باری کے متعلق یہ نہ کہو جو امر ایجاد سے متعلق تھا وہ ہو چکا۔ خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کئے نہیں پاتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کر لے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو ضرور دے گا اے میسر جو دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

٤ ـ حُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ [فَقَدِ] افْتَقَرَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ادْعُ وَلَا تَقُلْ : قَدْ فُرِغَ مِنَ الْأَمْرِ ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا، دعا کرو اور قضا و قدر کے بارے میں یہ نہ کہو۔ جو ہونا تھا ہو چکا، دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے اور خدا نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تَقَرَّبُونَ بِمِثْلِهِ وَلَا تَتْرُكُوا صَغِيرَةً لِصِغَرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا ، إِنَّ صَاحِبَ الصِّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ . ۶۔ دعا کرو بغیر دعا تقرب الٰہی ناممکن ہے کسی بات کے معمولی ہونے پر دعا ترک نہ کرو کبھی کبھی چھوٹی لغزش بڑی بن جاتی ہے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي ..» الْآيَةَ ادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقُلْ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ . قَالَ زُرَارَةُ : إِنَّمَا يَعْنِي لَا يَمْنَعُكَ إِيمَانُكَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ أَنْ تُبَالِغَ بِالدُّعَاءِ وَتَجْتَهِدَ فِيهِ . أَوْ كَمَا قَالَ .

۷۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا کرو اور

یہ نہ کہو جو ہونا تھا ہو چکا۔ زرارہ نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے معاملہ میں تکرار، دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکو یا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔

٨ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَرْضِ الدُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ ، قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام رَجُلاً دَعَّاءً .

٨۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامنی ہے اور امیر المومنین سب سے زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

دوواں باب

دعا مومن کا ہتھیار ہے

(بابُ) ۲

☆(أَنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُودُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے

٢ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ مَفَاتِيحُ النَّجَاحِ وَمَقَالِيدُ الْفَلَاحِ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ صَدْرٍ نَقِيٍّ وَقَلْبٍ تَقِيٍّ ، وَفِي الْمُنَاجَاةِ سَبَبُ النَّجَاةِ وَبِالْإِخْلَاصِ يَكُونُ الْخَلَاصُ فَإِذَا اشْتَدَّ الْفَزَعُ فَإِلَى اللهِ الْمَفْزَعُ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کنجی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور مناجات میں فرمایا ہے کہ سبب نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف زیادہ ہو تو پناہ اللہ کی طرف ہے

٣ ـ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سِلَاحٍ يُنْجِيكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَيُدِرُّ أَرْزَاقَكُمْ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : تَدْعُونَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَاءُ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو کیونکہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَ مَتَى تُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ يُفْتَحْ لَكَ .

۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے دعا مومن کی سپر ہے جب بار بار دق الباب کرو گے تو کھلے ہی گا۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : عَلَيْكُمْ بِسِلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقِيلَ : وَمَا سِلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ: الدُّعَاءُ .

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کر لو۔ انبیاء کے ہتھیار کو پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ دعا اور فرمایا دعا سنان سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا دعا وہ ہے کہ بھال سے زیادہ تیز ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّعَاءَ أَنْفَذُ مِنَ السِّنَانِ .

۶۔ دعا سناں سے زیادہ تیز ہے۔

٧ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الدُّعَاءُ أَنْفَذُ مِنَ السِّنَانِ الْحَدِيدِ .

۷۔ دعا سناں سے زیادہ تیز ہے۔

تین واں باب

دعا رد بلا و قضا ہے

((بَابُ)) ۳

(اَنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْبَلاءَ وَالْقَضَاءَ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ يَنْقُضُهُ كَمَا يُنْقَضُ السِّلْكُ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھاگا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

٢ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ مَا قَدْ قُدِّرَ وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ، قُلْتُ: وَمَا قَدْ قُدِّرَ عَرَفْتُهُ فَمَا لَمْ يُقَدَّرْ؟ قَالَ: حَتَّى لَا يَكُونَ.

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی راوی نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

٣ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ بِسْطَامٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا قضا کو رد کرتی ہے اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ استحکام بھی رکھتی ہو

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: إِنَّ الدُّعَاءَ وَالْبَلَاءَ لَيَتَرَافَقَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِنَّ الدُّعَاءَ لَيَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً.

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ہے دعا بلا کو رد کرتی ہے اگرچہ بلا کیسی ہی سخت ہو۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد کرتی ہے خواہ وہ نازل ہونے والی ہو یا نہ نازل ہونے والی ہو

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَسْتَثْنِ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاماً - وَضَمَّ أَصَابِعَهُ - .

۶۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسولؐ بھی مستثنیٰ نہیں میں نے کہا ضرور، فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے، چاہے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أُبْرِمَ إِبْرَاماً ، فَأَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مِفْتَاحُ كُلِّ رَحْمَةٍ وَنَجَاحُ كُلِّ حَاجَةٍ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِالدُّعَاءِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بَابٌ يُكْثَرُ قَرْعُهُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا قضاء و قدر کو رد کرتی ہے چاہے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اکثر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی کنجی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا۔ بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّ الدُّعَاءَ لِلّٰهِ وَالطَّلَبَ إِلَى اللهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قُدِّرَ وَقُضِيَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا إِمْضَاؤُهُ ، فَإِذَا دُعِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ صَرْفَ الْبَلَاءِ صَرَفَهُ .

۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔

۹ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالدُّعَاءِ الْأَمْرَ الَّذِي عَلِمَهُ أَنْ يُدْعَى لَهُ فَيَسْتَجِيبُ وَلَوْلَا مَا وُفِّقَ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّعَاءِ لَأَصَابَهُ مِنْهُ مَا يَجُثُّهُ مِنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی لہذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کا سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت اور سرقہ وغیرہ۔

چوتھا باب

دعا شفائے ہر مرض ہے

(بَابُ) ۴

☆(أَنَّ الدُّعَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ)☆

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالدُّعَاءِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دعا ہے۔

پانچواں باب

جس نے دعا کی قبول ہوئی

(بَابُ) ۵

☆(أَنَّ مَنْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : الدُّعَاءُ كَهْفُ الْإِجَابَةِ كَمَا أَنَّ السَّحَابَ كَهْفُ الْمَطَرِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا جائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ،

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَاأَبْرَزَعَبْدٌ يَدَهُ إِلَى اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ إِلَّااسْتَحْيَااللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهَا صِفْراً حَتَّى يَجْعَلَ فِيهَا مِنْ فَضْلِ رَحْمَتِهِ مَايَشَاءُ ، فَإِذَا دَعَاأَحَدُكُمْ فَلَايَرُدُّ يَدَهُ حَتَّى يَمْسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدائے عزیز و جبار کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ اپنی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے پس جب تم میں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

چھٹا باب

الہام الدعاء

(بَابُ إِلْهَامِ الدُّعَاءِ) ۶

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُونَ طُولَ الْبَلَاءِ مِنْ قِصَرِهِ ؟ قُلْنَا : لَا ، قَالَ : إِذَا أُلْهِمَ أَحَدُكُمُ الدُّعَاءَ عِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ لمبی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا الہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہو گئی۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ : قَالَ أَبُوالْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : مَامِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ فَيُلْهِمُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الدُّعَاءَ إِلَّا كَانَ كَشْفُ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَشِيكاً وَمَامِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ فَيُمْسِكُ عَنِ الدُّعَاءِ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْبَلَاءُ طَوِيلاً فَإِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندۂ مومن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے مگر ایسی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو اور جب بندۂ مومن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو کہ وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور خدا کے سامنے الحاح و زاری کرو۔

ساتواں باب
دعا میں تقدم

(بَابُ) ۷
☆(التَّقَدُّمِ فِي الدُّعَاءِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ فِي الدُّعَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ ، وَلَمْ يُحْجَبْ عَنِ السَّمَاءِ ، وَمَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ إِذَا نَزَلَ بِهِ الْبَلَاءُ ، وَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : إِنَّ ذَا الصَّوْتَ لَا نَعْرِفُهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دعا میں سبقت کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلا کے نازل ہونے پر وہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعا میں تقدم نہیں کرتا تو نزول بلا کے وقت اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَخَوَّفَ [مِنْ] بَلَاءٍ يُصِيبُهُ فَتَقَدَّمَ فِيهِ بِالدُّعَاءِ لَمْ يُرِهِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الْبَلَاءَ أَبَداً .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزولِ بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرنی چاہیے اس صورت میں کبھی اللہ اسے اس بلا کی صورت نہ دکھائے گا

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ يَسْتَخْرِجُ الْحَوَائِجَ فِي الْبَلَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وقت فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

٤ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ؛ عَنْ سَماعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجابَ لَهُ فِي الشِّدَّةِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعاءَ فِي الرَّخاءِ .

۴ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہو سختی کے وقت اسے چاہیئے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ يَحْيى ، عَنْ رَجُلٍ ؛ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ غَوّاصٍ الطّائِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ جَدِّي يَقُولُ : تَقَدَّمُوا فِي الدُّعاءِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذا كانَ دَعّاءً فَنَزَلَ بِهِ الْبَلاءُ فَدَعا ، قِيلَ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ ، وَإِذا لَمْ يَكُنْ دَعّاءً فَنَزَلَ بِهِ بَلاءٌ فَدَعا ، قِيلَ : أَيْنَ كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ .

۵ - فرمایا حضرت صادق آل محمد نے میرے جد نے فرمایا۔ دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو جانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور نزول بلا کے وقت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الدُّعاءُ بَعْدَ ما يَنْزِلُ الْبَلاءُ لا يُنْتَفَعُ [بِهِ] .

۶ - فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا نزول بلا کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی۔

آٹھواں باب
دعا پر یقین

((بابُ)) ۸

☆(الْيَقِينِ فِي الدُّعاءِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرّاءِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قَالَ : إِذا دَعَوْتَ فَظُنَّ أَنَّ حاجَتَكَ بِالْبابِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تک پہنچ گئی۔

نواں باب

دعا میں رجوع قلب

(بَابُ) ۹

☆(الْإِقْبَالِ عَلَى الدُّعَاءِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً بِظَهْرِ قَلْبٍ سَاهٍ فَإِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ ثُمَّ اسْتَيْقِنْ بِالْإِجَابَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اوپری دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ قَلْبٍ لَاهٍ ، وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ لِلْمَيِّتِ فَلَا يَدْعُو لَهُ وَقَلْبُهُ لَاهٍ عَنْهُ ، وَلَكِنْ لِيَجْتَهِدْ لَهُ فِي الدُّعَاءِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہوگی جو دعا کرے بے پرواہ دل سے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے، مردہ کے لئے دعا میں اس کا وجود سامنے ہو۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ وَظُنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کرو اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب

اجابت پر پہنچ گئی۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً بِظَهْرِ قَلْبٍ قَاسٍ .

۴ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسُقِيَ النَّاسُ حَتَّى قَالُوا : إِنَّهُ الْغَرَقُ - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِيَدِهِ وَرَدَّهَا : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ : فَتَفَرَّقَ السَّحَابُ - فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَلَمْ نُسْقَ ثُمَّ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَسُقِينَا ؟ قَالَ : إِنِّي دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ نِيَّةٌ ثُمَّ دَعَوْتُ وَلِي فِي ذَلِكَ نِيَّةٌ .

۵ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتیٔ باراں سے سیلاب آجائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے ادہر ادہر بادل کو ہٹنے کا اشارہ کرکے فرمایا، خدایا ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہیں چنانچہ بادل ہٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ نے دعائے باران کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپؐ نے دوبارہ دعا کی تو ہم سیراب ہوئے۔ فرمایا پہلی بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے نیت نہ تھی پھر دعا کی تو نیت کے ساتھ

دس واں باب

دعا میں الحاح وزاری اور درنگ کرنا

(بَابُ) ١٠

(الْإِلْحَاحِ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّلَبُّثِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الطَّوِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا لَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت برلانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔
عبدالعزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَجَّلَ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ : أَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي أَنَا اللهُ الَّذِي أَقْضِي الْحَوَائِجَ؟ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت برلاری میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : وَاللهِ لَا يُلِحُّ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا قَضَاهَا لَهُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح وزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ إِلْحَاحَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذٰلِكَ لِنَفْسِهِ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ .

۴۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح وزاری کریں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر شے کو اسی سے طلب کیا جائے

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا وَاللهِ لَا يُلِحُّ عَبْدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح وزاری کرتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : رَحِمَ اللهُ عَبْداً طَلَبَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَاجَةً فَأَلَحَّ فِي الدُّعَاءِ اسْتُجِيبَ لَهُ أَوْلَمْ يُسْتَجَبْ [لَهُ] وَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : « وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيّاً »

٦۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور دعا میں الحاح وزاری کرے خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اے میرے رب میری دعا ہے کہ میں سختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

گیارھواں باب

وقتِ دعا اپنی حاجت کا ذکر

(بَابُ) ۱۱

✿(تَسْمِيَةِ الْحَاجَةِ فِي الدُّعَاءِ)✿

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْفَرَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَعْلَمُ مَا يُرِيدُ الْعَبْدُ إِذَا دَعَاهُ وَلٰكِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ تُبَثَّ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَإِذَا دَعَوْتَ فَسَمِّ حَاجَتَكَ . وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَعْلَمُ حَاجَتَكَ وَ مَا تُرِيدُ وَلٰكِنْ يُحِبُّ أَنْ تُبَثَّ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا یہ ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

بارہواں باب

دعاء کا اخفاء

(بابُ إخفاءِ الدُّعاءِ) ۱۲

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : دَعْوَةُ الْعَبْدِ سِرّاً دَعْوَةً وَاحِدَةً تَعْدِلُ سَبْعِينَ دَعْوَةً عَلَانِيَةً .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : دَعْوَةٌ تُخْفِيهَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَبْعِينَ دَعْوَةً تُظْهِرُهَا

۱- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے خدا کے نزدیک ایسی ستر دعاؤں سے جو بآواز کی جائیں۔

تیرہواں باب

وہ اوقات و حالات جن میں قبولیت دعا کی امید کی جاتی ہے

((بابٌ)) ۱۳

☆(الْأَوْقَاتِ وَالْحَالَاتِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا الْإِجَابَةُ)☆

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اطْلُبُوا الدُّعَاءَ فِي أَرْبَعِ سَاعَاتٍ : عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيَاحِ وَزَوَالِ الْأَفْيَاءِ وَنُزُولِ الْقَطْرِ وَأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ الْقَتِيلِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ .

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کرو ہواؤں کے چلتے وقت، سایوں کے ڈھلتے وقت بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ فَضْلِ الْبَقْبَاقِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْوَتْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے نماز وتر کے وقت، بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ أَرْبَعٍ: عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَعِنْدَ الْأَذَانِ، وَعِنْدَ نُزُولِ الْغَيْثِ، وَعِنْدَ الْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ لِلشَّهَادَةِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کرو، وقت قرارت قرآن، وقتِ اذان، وقت نزول باراں اور وقت دو لشکروں کے ملنے کے، کسی مومن کی شہادت پر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ طَلَبَهَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ، يَعْنِي زَوَالَ الشَّمْسِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی تو زوال شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رَقَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَدْعُ، فَإِنَّ الْقَلْبَ لَا يَرِقُّ حَتَّى يَخْلُصَ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو کیونکہ قلب میں جب تک خلوص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْأَسْحَارُ، وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي قَوْلِ يَعْقُوبَ عليه السلام: «سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي» [وَ] قَالَ: أَخَّرَهُمْ إِلَى السَّحَرِ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے اور یہ آیت پڑھی جو قول یعقوب علیہ السلام ہے۔ عنقریب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کی وقتِ سحر آنے تک۔

٧ ـ الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن سعدان بن مسلم، عن معاوية بن عمّار، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: كان أبي إذا طلب الحاجة طلبها عند زوال الشمس فإذا أراد ذلك قدّم شيئاً فتصدّق به وشمّ شيئاً من طيب وراح إلى المسجد ودعا في حاجته بما شاء الله.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوال شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ صدقہ دیتے اور پھر مسجد کی طرف جاتے اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

٨ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن علي بن حديد، رفعه إلى أبي عبدالله عليه السلام قال: إذا اقشعرّ جلدك ودمعت عيناك، فدونك دونك، فقد قصد قصدك.

قال: ورواه محمد بن إسماعيل، عن أبي إسماعيل السرّاج، عن محمد بن أبي حمزة، عن سعيد مثله.

۸۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوفِ خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آ جائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

٩ ـ عنه، عن الخاموزاني، عن الحسن بن علي بن أبي حمزة، عن صندل، عن أبي الصبّاح الكناني، عن أبي جعفر عليه السلام قال: إنّ الله عزّ وجلّ يحبّ من عباده المؤمنين كلّ [عبد] دعّاء فعليكم بالدعاء في السحر إلى طلوع الشمس فإنّها ساعة تفتح فيها أبواب السماء، وتقسم فيها الأرزاق، وتقضى فيها الحوائج العظام.

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا ہو پس دعا کرتے رہو جس کا وقت صبح سے دوپہر تک ہے اس وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

١٠ ـ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عمر بن اُذينة قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: إنّ في الليل لساعة ما يوافقها عبد مسلم ثمّ يصلّي ويدعو الله عزّ وجلّ فيها إلّا استجاب له في كلّ ليلة، قلت: أصلحك الله وأيّ ساعة هي من الليل؟ قال: إذا مضى نصف الليل، هي السدس الأوّل من أوّل النصف.

۱۰۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ موفق نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ

مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو ہر رات میں اس کی دعا قبول ہوگی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اول نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

چودھواں باب

رغبت فعل نافع خواہش ترک مضر، گریہ و زاری توجہ الی اللہ دعا کے خالص پناہ طلبی اور سوال

(بَابُ) ۱۴

الرَّغْبَة وَالرَّهْبَة وَالتَّضَرُّع وَالتَّبَتُّل وَالإبْتِهَال)☆
(وَالإِسْتِعَاذَة وَالْمَسْأَلَة)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الرَّغْبَةُ أَنْ تَسْتَقْبِلَ بِبَطْنِ كَفَّيْكَ إِلَى السَّمَاءِ، وَالرَّهْبَةُ أَنْ تَجْعَلَ ظَهْرَ كَفَّيْكَ إِلَى السَّمَاءِ.

وَقَوْلُهُ: «وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا» قَالَ: الدُّعَاءُ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ تُشِيرُ بِهَا، وَالتَّضَرُّعُ تُشِيرُ بِإِصْبَعَيْكَ وَتُحَرِّكُهُمَا، وَالإِبْتِهَالُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَتَمُدُّهُمَا وَذَلِكَ عِنْدَ الدَّمْعَةِ ثُمَّ ادْعُ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھائے (یعنی جو آسمان سے نازل ہو گویا اسے لینے والے ہو) اور رہبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ (گویا جو مصیبت آسمان سے نازل ہونے والی ہوا سے دونوں سے دفع کر رہا ہے) اور تبتیل یہ ہے ایک انگلی (انگشت شہادت اٹھا کر) اشارہ کرنا (یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی) اور تضرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادہر ادہر حرکت دینا اور ابتہال کے معنی ہیں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آنسو بہاتی ہوئی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ» فَقَالَ: الإِسْتِكَانَةُ هُوَ الْخُضُوعُ وَالتَّضَرُّعُ هُوَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا.

۲۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استکانت اور تضرع نہ کی کہ استکانت سے مراد ہے انکساری اور فروتنی اور تضرع سے مراد ہے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاح و زاری کرنا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعاً ؛ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَرْوَكِ بَيَّاعِ اللُّؤْلُؤِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرَ الرَّغْبَةَ ؛ وَأَبْرَزَ بَاطِنَ رَاحَتَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهٰكَذَا الرَّهْبَةُ: وَجَعَلَ ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهٰكَذَا التَّضَرُّعُ: وَحَرَّكَ أَصَابِعَهُ يَمِيناً وَشِمَالاً وَهٰكَذَا التَّبَتُّلُ : وَيَرْفَعُ أَصَابِعَهُ مَرَّةً وَيَضَعُهَا مَرَّةً ، وَهٰكَذَا الِابْتِهَالُ: وَمَدَّ يَدَهُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَبْتَهِلُ حَتَّى تَجْرِيَ الدَّمْعَةُ .

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہبہ ہے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی پھر فرمایا تضرع کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو داہنی بائیں طرف حرکت دی اور تبتل کی صورت یہ بتائی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابتہال کی یہ صورت بتائی کہ روبہ قبلہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے اور روئے آنسو جاری ہو گئے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ ؛ عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَرَّ بِي رَجُلٌ وَأَنَا أَدْعُو فِي صَلَاتِي بِيَسَارِي فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ بِيَمِينِكَ ، فَقُلْتُ : يَا عَبْدَ اللهِ إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقّاً عَلَى هٰذِهِ كَحَقِّهِ عَلَى هٰذِهِ .

وَقَالَ : الرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ بَاطِنَهُمَا ، وَالرَّهْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ ظَهْرَهُمَا ، وَالتَّضَرُّعُ تُحَرِّكُ السَّبَّابَةَ الْيُمْنَى يَمِيناً وَشِمَالاً ، وَالتَّبَتُّلُ تُحَرِّكُ السَّبَّابَةَ الْيُسْرَى تَرْفَعُهَا فِي السَّمَاءِ رِسْلاً وَتَضَعُهَا ، وَالِابْتِهَالُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى السَّمَاءِ ؛ وَالِابْتِهَالُ حِينَ تَرَى أَسْبَابَ الْبُكَاءِ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نماز میں بایاں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا اے بندۂ خدا داہنے ہاتھ سے دعا کر، میں نے کہا اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے بائیں پر بھی ہے اور حضرت نے فرمایا طریقۂ رغبت یہ ہے کہ تو دونوں ہاتھوں کو پھیلائے اور باطنی حصہ کو ظاہر کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پشت دست کو آسمان کی طرف کرے، اور تضرع کی حالت میں

داہنی انگشت شہادت کو داہنے بائیں حرکت دے اور تبتل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر ہلکے سے نیچے لائے اور ابتہال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلائیوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور ابتہال اسی وقت اچھا ہے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

٥ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ أَوْغَيْرِهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فَقَالَ: عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ: أَمَّا التَّعَوُّذُ فَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ وَأَمَّا الدُّعَاءُ فِي الرِّزْقِ فَتَبْسُطُ كَفَّيْكَ وَتُفْضِي بِبَاطِنِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَأَمَّا التَّبَتُّلُ فَإِيمَاءٌ بِإِصْبَعِكَ السَّبَّابَةِ وَأَمَّا الْإِبْتِهَالُ فَرَفْعُ يَدَيْكَ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَكَ وَدُعَاءُ التَّضَرُّعِ أَنْ تُحَرِّكَ إِصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ مِمَّا يَلِي وَجْهَكَ وَهُوَ دُعَاءُ الْخِيفَةِ.

۵ - راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے دعا اور رفیع الیدین کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے روبقبلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے اور رزق کی دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے اور تبتل کے لئے اشارہ کرے انگشتِ شہادت سے اپنے ہاتھ اپنے سر کے مقابل لائے اور تضرع میں چہرہ کے مقابل لاکر انگشتِ شہادت کو حرکت دے یہ صورت ترس و اضطراب کے وقت ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ» قَالَ: الْإِسْتِكَانَةُ هِيَ الْخُضُوعُ وَالتَّضَرُّعُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّضَرُّعُ بِهِمَا.

۶ - میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے اور تضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و زاری کرنا ہے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالَا: قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَيْفَ الْمَسْأَلَةُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ: تَبْسُطُ كَفَّيْكَ، قُلْنَا كَيْفَ الْإِسْتِعَاذَةُ؟ قَالَ: تُفْضِي بِكَفَّيْكَ وَالتَّبَتُّلُ الْإِيمَاءُ بِالْإِصْبَعِ، وَالتَّضَرُّعُ: تَحْرِيكُ الْإِصْبَعِ؛ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعاً.

۷ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویوں نے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے۔ فرمایا

اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ، ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبلہ کی طرف ہو اور تبتل میں انگلی سے اشارہ کرو اور تضرع میں انگلی کو حرکت دو اور ابتہال میں اپنے دونوں ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

پندرہواں باب

بکاء

(بابُ الْبُكاءِ) ۱۵

۱ ۔ علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن محمد بن مروان عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ما من شيء إلا وله كيل ووزن إلا الدموع فإن القطرة تطفئ بحاراً من نار، فإذا اغرورقت العين بمائها لم يرهق وجهاً قتر ولا ذلة فإذا فاضت حرمه الله على النار ولو أن باكياً بكى في أمة لرحموا.

۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دریاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبا آئے گی روز قیامت اس شخص کے لئے نہ تیرگی حساب ہوگی نہ ذلت، جب آنسو بہہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کوئی رونے والا پوری قوم کے لئے روئے گا تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲ ۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن ابن فضال، عن أبي جميلة ومنصور بن يونس عن محمد بن مروان، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ما من عين إلا وهي باكية يوم القيامة إلا عيناً بكت من خوف الله وما اغرورقت عين بمائها من خشية الله عز وجل إلا حرم الله عز وجل سائر جسده على النار ولا فاضت على خده فرهق ذلك الوجه قتر ولا ذلة وما من شيء إلا وله كيل ووزن إلا الدمعة، فإن الله عز وجل يطفئ باليسير منها البحار من النار، فلو أن عبداً بكى في أمة لرحم الله عز وجل تلك الأمة ببكاء ذلك العبد.

۲ ۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روئی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش دوزخ کو حرام

کردیتا ہے اور جس کے رخسار پر آنسو بہہ کر آجاتے ہیں تو روز قیامت نہ اس پر تیرگی ہوگی اور نہ ذلت، ہر شے کے لئے ناپ اور وزن ہے سوائے آنسوؤں کے، اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کے لئے روئے تو اللہ ان سب پر رحم کرتا ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَطْرَةِ دُمُوعٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ مَخَافَةً مِنَ اللهِ لَا يُرَادُ بِهَا غَيْرُهُ.

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک کوئی قطرہ ان آنسوؤں سے زیادہ پیارا نہیں جو تاریکی شب میں صرف خوفِ خدا میں نکالے جائیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رَزِينٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَةً: عَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ، وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِي طَاعَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ جو امرِ حرام دیکھنے سے بند رہی، دوسرے وہ جو طاعتِ خدا میں رات کو جاگی، تیسرے وہ جو نصف شب میں خوفِ خدا میں روئی۔

٥ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَدُرُسْتَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا الدُّمُوعَ، فَإِنَّ الْقَطْرَةَ مِنْهَا تُطْفِئُ بِحَاراً مِنَ النَّارِ، فَإِذَا اغْرَوْرَقَتِ الْعَيْنُ بِمَائِهَا لَمْ يَرْهَقْ وَجْهَهُ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ، فَإِذَا فَاضَتْ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، وَلَوْ أَنَّ بَاكِياً بَكَى فِي أُمَّةٍ لَرُحِمُوا.

۵۔ ترجمہ حدیث اوّل میں گذرا۔

٦ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام: أَنَّ عِبَادِي لَمْ يَتَقَرَّبُوا إِلَيَّ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ، قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: يَا مُوسَى الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا وَالْوَرَعُ عَنِ الْمَعَاصِي وَالْبُكَاءُ مِنْ خَشْيَتِي، قَالَ مُوسَى:

يَارَبِّ وَمَا لِمَنْ صَنَعَ ذَا؟ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَمَّا الزَّاهِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْبَكَّاؤُونَ مِنْ خَشْيَتِي فَفِي الرَّفِيعِ الْأَعْلَى لَا يُشَارِكُهُمْ أَحَدٌ وَأَمَّا الْوَرِعُونَ عَنْ مَعَاصِيَّ فَإِنِّي أُفَتِّشُ النَّاسَ وَلَا أُفَتِّشُهُمْ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصلتیں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعۂ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا وہ ہیں زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرہیز، میرے خوف سے رونا، موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیا ہے۔ فرمایا زاہدوں کے لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا اور گناہوں سے بچنے والوں کو بے حساب و کتاب داخلِ جنت کروں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَكُونُ أَدْعُو فَأَشْتَهِي الْبُكَاءَ وَلَا يَجِيئُنِي وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ بَعْضَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي فَأَرِقُّ وَأَبْكِي فَهَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَتَذَكَّرْهُمْ فَإِذَا رَقَقْتَ فَابْكِ وَادْعُ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں دعا کے وقت رونے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن رونا آتا نہیں اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں تو دل نرم ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہوں آیا یہ درست ہے فرمایا۔ ہاں یاد کر اور جب قلب نرم ہو جائے تو رو اور اس وقت اپنے رب سے دعا کر۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكَ بُكَاءٌ فَتَبَاكَ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر تجھے رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنِّي أَتَبَاكَى فِي الدُّعَاءِ وَلَيْسَ لِي بُكَاءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں بہ تکلف دعا میں روتا ہوں وہ بکا نہیں ہوتی فرمایا ٹھیک ہے اگر مکھی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آئے۔

١٠ ـ عِدَّةٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِأَبِي بَصِيرٍ: إِنْ خِفْتَ أَمْراً يَكُونُ أَوْ حَاجَةً تُرِيدُهَا فَابْدَأْ بِاللهِ وَمَجِّدْهُ وَأَثْنِ عَلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَسَلْ حَاجَتَكَ وَتَبَاكَ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ، إِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ بَاكٍ.

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب اگرچہ بقدر مگس آنسو نکلے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ لَمْ يَجِئْكَ الْبُكَاءُ فَتَبَاكَ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْكَ مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ فَبَخٍ بَخٍ

۱۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر رونا نہ آئے تو بہ تکلف روؤ اگر بقدر سر مگس آنسو نکل گیا تو مبارک ہو مبارک ہو۔

سولھواں باب
ثنائے الٰہی قبل دعاء
(بَابُ) ١٦
☆(الثَّنَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ)☆

١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِيَّاكُمْ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْأَلَ مِنْ رَبِّهِ شَيْئاً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى يَبْدَأَ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَدْحِ لَهُ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ حَوَائِجَهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد و ثنا کرو اور رسول اللہ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: إِنَّ الْمِدْحَةَ قَبْلَ

الْمَسْأَلَةِ فَإِذَا دَعَوْتَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَمَجِّدْهُ. قُلْتُ: كَيْفَ أُمَجِّدُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، يَا فَعَّالاً لِمَا يُرِيدُ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ».

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المومنین علیہ السلام میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیئے۔ جب دعا کرو تو خدا کی تمجید کرو اور کہو اے وہ پاک ذات جو رگ گردن سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو رہتا ہے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی مثل کوئی شے نہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا هِيَ الْمِدْحَةُ، ثُمَّ الثَّنَاءُ، ثُمَّ الْإِقْرَارُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ الْمَسْأَلَةُ إِنَّهُ وَاللهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اوّل مدح و ثنائے الٰہی کی جائے پھر اپنے گناہ کا اقرار پھر اس سے سوال ہو واللہ اقرار کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

٤ ـ وَعَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ الثَّنَاءُ، ثُمَّ الْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ.

۴۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اوّل ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَدْعُوَ فَمَجِّدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْمَدْهُ وَسَبِّحْهُ وَهَلِّلْهُ وَأَثْنِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ، ثُمَّ سَلْ تُعْطَ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تمجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو اس کی ثنا کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو تم کو مل جائے گا۔

٦ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيُثْنِ عَلَى رَبِّهِ وَلْيَمْدَحْهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَبَ

الْحاجَةَ مِنَ السُّلْطانِ هَيَّأَ لَهُ مِنَ الْكَلامِ أَحْسَنَ ما يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِذا طَلَبْتُمُ الْحاجَةَ فَمَجِّدُوا اللهَ الْعَزِيزَ الْجَبّارَ وَامْدَحُوهُ وَأَثْنُوا عَلَيْهِ تَقُولُ: «يا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطى وَيا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، يا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ، يا أَحَدُ يا صَمَدُ، يا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، يا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً، يا مَنْ يَفْعَلُ ما يَشاءُ وَيَحْكُمُ ما يُرِيدُ وَيَقْضِي ما أَحَبَّ، يا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، يا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلى، يا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، يا سَمِيعُ يا بَصِيرُ» وَأَكْثِرْ مِنْ أَسْماءِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَسْماءَ اللهِ كَثِيرَةٌ وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَقُلْ: «اللّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلالِ ما أَكُفُّ بِهِ وَجْهِي وَأُؤَدِّي بِهِ عَنْ أَمانَتِي وَأَصِلُ بِهِ رَحِمِي وَيَكُونُ عَوْناً لِي فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ» وَقالَ: إِنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ، وَجاءَ آخَرُ فَصَلّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَثْنى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلّى عَلَى النَّبِيِّ [وَآلِهِ] فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: سَلْ تُعْطَ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیے کہ پہلے خدا کی حمد وثنا کرے کیونکہ جو بادشاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے وہ اپنی طاقت بھر پہلے اس کی مدح کرتا ہے۔ لہٰذا جب حاجت طلب کرو تو عزیز جبار خدا کی مدح وثنا کرو اور کہو۔ اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم، اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر، اے احد وصمد، اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ بی بی ہے نہ اولاد، جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے اے وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے اے جس کی مثل کوئی نہیں اے سمیع و بصیر وغیرہ اسمائے الٰہی ذکر کرے، محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور کہے یا اللہ میرے رزق حلال میں زیادتی کر تاکہ میں اس سے اپنی آبرو بچاؤں اور امانت کو ادا کروں اور صلۂ رحم کروں اور میری مدد کر حج و عمرہ میں اور فرمایا ایک آدمی مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے مانگنے میں جلدی کی، دوسرا آیا نماز پڑھی اور خدا کی حمد وثنا کی اور نبی پر درود بھیجا رسول اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قالَ: سَمِعْتُ أَبا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَابْتَدَأَ قَبْلَ الثَّناءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عاجَلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَصَلّى وَأَثْنى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلّى عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: سَلْ تُعْطَهُ، ثُمَّ قالَ: إِنَّ فِي كِتابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ أَنَّ الثَّناءَ عَلَى اللهِ وَالصَّلاةَ عَلى رَسُولِهِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَأْتِي الرَّجُلَ يَطْلُبُ الْحاجَةَ فَيُحِبُّ أَنْ يَقُولَ لَهُ خَيْراً قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ حاجَتَهُ.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے حمد و ثنا اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کر دی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے دعا میں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد و ثنا کی اور رسول اللہ پر درود بھیجا، حضرت نے فرمایا۔ اب سوال کر تجھے ملے گا۔ پھر فرمایا کتاب علی علیہ السلام میں ہے اللہ کی تعریف اور محمد و آل محمد پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیئے جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جاتے ہو تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلماتِ خیر کہتے ہو۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قُلْتُ : آيَتانِ فِي كِتابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلُبُهُما فَلا أَجِدُهُما قالَ : وَما هُما ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» فَنَدْعُوهُ وَلا نَرى إِجابَةً ، قالَ : أَفَتَرَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعْدَهُ ؟ قُلْتُ : لا ، قالَ : فَمِمَّ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : لا أَدْرِي ، قالَ : لٰكِنِّي أُخْبِرُكَ ، مَنْ أَطاعَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيما أَمَرَهُ ثُمَّ دَعاهُ مِنْ جِهَةِ الدُّعاءِ أَجابَهُ ، قُلْتُ : وَما جِهَةُ الدُّعاءِ ؟ قالَ : تَبْدَأُ فَتَحْمَدُ اللهَ وَتَذْكُرُ نِعَمَهُ عِنْدَكَ ثُمَّ تَشْكُرُهُ ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ تَذْكُرُ ذُنُوبَكَ فَتُقِرُّ بِها ثُمَّ تَسْتَعِيذُ مِنْها فَهٰذا جِهَةُ الدُّعاءِ ، ثُمَّ قالَ : وَمَا الْآيَةُ الْأُخْرى ؟ قُلْتُ : قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَما أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرّازِقِينَ» وَإِنِّي أُنْفِقُ وَلا أَرى خَلَفاً ، قالَ : أَفَتَرَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعْدَهُ ؟ قُلْتُ : لا ، قالَ : فَمِمَّ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : لا أَدْرِي ، قالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمُ اكْتَسَبَ الْمالَ مِنْ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حِلِّهِ لَمْ يُنْفِقْ دِرْهَماً إِلّا أُخْلِفَ عَلَيْهِ .

۸۔ مروی ہے ابو عبد اللہ سے راوی نے کہا دو آیتیں کتاب خدا میں ایسی ہیں کہ میں ان کا مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا تمہارا خیال یہ ہے کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی نے کہا نہیں، فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا معلوم نہیں، فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوئی راوی نے پوچھا وہ طریقۂ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا کر حمد خدا سے اور اس کی نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر اور اس کا شکر ادا کر اور درود بھیج نبی پر، پھر اپنے گناہ یاد کر ان کا اقرار کر، پھر خدا سے دعا مانگ، یہ ہے طریقہ دعا مانگنے کا۔ پھر فرمایا دوسری آیت کیا ہے۔ اس نے کہا جو تم راہِ خدا میں خرچ کرتے ہو وہ لوٹ کر آتا ہے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو کوئی تم میں سے حلال طریقہ سے کما کر راہِ خدا میں خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی

تمرین کرے گا تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتُهُ فَلْيُطِبْ مَكْسَبَهُ.

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے اس کی دعا قبول ہو اس کو چاہیئے کہ پاک کمائی کرے۔

ستر ہواں باب

لوگوں کو مل کر دعا کرنا

(بَابُ) ۱۷

﴿ الْإِجْتِمَاعُ فِي الدُّعَاءِ ﴾

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا مِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلاً اجْتَمَعُوا يَدْعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَأَرْبَعَةٌ يَدْعُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةً فَوَاحِدٌ يَدْعُو اللهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَيَسْتَجِيبُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ لَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس بار دعا کرے۔ خدائے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ فَدَعَوُا [اللهَ] إِلَّا تَفَرَّقُوا عَنْ إِجَابَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے متفرق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

٣ - عِدَّةٌ، عَنِ الْحَجّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام إِذَا حَزَنَهُ أَمْرٌ جَمَعَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ ثُمَّ دَعَا وَأَمَّنُوا.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب محزون ہوتے ہیں کسی معاملہ میں۔ تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الدَّاعِي وَالْمُؤَمِّنُ فِي الْأَجْرِ شَرِيكَانِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اٹھارہواں باب

مومنین کو اپنی دعا میں شریک کرنا

(بَابُ) ۱۸

(الْعُمُومِ فِي الدُّعَاءِ)

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعُمَّ، فَإِنَّهُ أَوْجَبُ لِلدُّعَاءِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والا ہے۔

اُنیسواں باب

سبب تاخیر اجابتِ دعا

(بَابُ) ۱۹

(مَنْ أَبْطَأَتْ عَلَيْهِ الْإِجَابَةُ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي

الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللهَ حَاجَةً مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا سَنَةً وَقَدْ دَخَلَ قَلْبِي مِنْ إِبْطَائِهَا شَيْءٌ ، فَقَالَ : يَا أَحْمَدُ إِيَّاكَ وَالشَّيْطَانَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَلَيْكَ سَبِيلٌ حَتَّى يُقَنِّطَكَ ، إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَيُؤَخِّرُ عَنْهُ تَعْجِيلَ إِجَابَتِهِ حُبّاً لِصَوْتِهِ وَاسْتِمَاعِ نَحِيبِهِ ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ مَا أَخَّرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَا يَطْلُبُونَ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ لَهُمْ مِمَّا عَجَّلَ لَهُمْ فِيهَا وَأَيُّ شَيْءٍ الدُّنْيَا ، إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام كَانَ يَقُولُ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ دُعَاؤُهُ فِي الرَّخَاءِ نَحْواً مِنْ دُعَائِهِ فِي الشِّدَّةِ ، لَيْسَ إِذَا أُعْطِيَ فَتَرَ ، فَلَا تَمَلَّ الدُّعَاءَ فَإِنَّهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ ، وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَ إِيَّاكَ وَمُكَاشَفَةَ النَّاسِ فَإِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَصِلُ مَنْ قَطَعَنَا وَنُحْسِنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْنَا ، فَنَرَى وَاللهِ فِي ذَلِكَ الْعَاقِبَةَ الْحَسَنَةَ ، إِنَّ صَاحِبَ النِّعْمَةِ فِي الدُّنْيَا إِذَا سَأَلَ فَأُعْطِيَ طَلَبَ غَيْرَ الَّذِي سَأَلَ وَصَغُرَتِ النِّعْمَةُ فِي عَيْنِهِ فَلَا يَشْبَعُ مِنْ شَيْءٍ ، إِذَا كَثُرَتِ النِّعَمُ كَانَ الْمُسْلِمُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى خَطَرٍ لِلْحُقُوقِ الَّتِي تَجِبُ عَلَيْهِ وَمَا يُخَافُ مِنَ الْفِتْنَةِ فِيهَا ، أَخْبِرْنِي عَنْكَ ، لَوْ أَنِّي قُلْتُ لَكَ قَوْلاً أَكُنْتَ تَثِقُ بِهِ مِنِّي ؟ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا لَمْ أَثِقْ بِقَوْلِكَ فَبِمَنْ أَثِقُ وَأَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قَالَ : فَكُنْ بِاللهِ أَوْثَقَ فَإِنَّكَ عَلَى مَوْعِدٍ مِنَ اللهِ أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ : «وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ» وَ قَالَ : «لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ» وَقَالَ : «وَاللهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلاً» فَكُنْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْثَقَ مِنْكَ بِغَيْرِهِ وَلَا تَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا خَيْراً فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكُمْ .

۱۔ ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی اس تاخیر سے میرے دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اے احمد اپنے کو شیطانی کید (مکاری) سے بچاؤ اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو کہ وہ تمہیں رحمت خدا سے مایوس بنادے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ وہ اس کی آواز اور گریہ وزاری کو دوست رکھتا ہے پھر فرمایا اور اللہ اس امر میں جو مومنین امور دنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت میں ان کے لئے بہتری ہو اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا اور حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیئے جس طرح وہ مصیبت میں اللہ کو پکارتا ہے اسی طرح راحت کے وقت بھی پکارے ۔مومن کو چاہیئے کہ تاخیر اجابت سے ملول نہ ہو نہ خدا سے بدظن ... کام کرتا ہے تم کو صبر کرنا چاہیئے ۔حلال روزی طلب کرو، صلۂ رحم کرو لوگوں کی عداوت سے بچو ہم اہلبیت سا... رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرے اس پر جو ہم سے برائی کرے ہم اس میں اپنے لئے

اچھا انجام دیکھتے ہیں مالدار دنیا جب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا اور نعمتِ خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پیدا ہونے فتنوں سے نہیں ڈرتا، اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں کہ تم اس پر اعتماد کرو گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا تو اور کس کی بات پر کروں گا جبکہ آپ خلق اللہ پر حجتِ خدا ہیں فرمایا سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیئے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کیا وہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسولؐ جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں آیتم ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہی ہوں دعا کرنے والے جب مجھے پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمتِ خدا سے مایوس نہ ہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے پس تم کو چاہیئے کہ سب سے زیادہ بھروسہ کرو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رُبَّمَا دَعَا الرَّجُلُ بِالدُّعَاءِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ ثُمَّ أُخِّرَ ذَلِكَ إِلَى حِينٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَلِمَ ذَاكَ ؟ لِيَزْدَادَ مِنَ الدُّعَاءِ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے فرمایا ہاں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ حَدِيدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَكَيْنِ : قَدِ اسْتَجَبْتُ لَهُ وَلَكِنِ احْبِسُوهُ بِحَاجَتِهِ ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَدْعُو فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : عَجِّلُوا لَهُ حَاجَتَهُ فَإِنِّي أُبْغِضُ صَوْتَهُ .

۳۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا دو فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا لیکن ابھی اس کی حاجت بر لانے میں تاخیر کرو، میں اس کی آواز کو سننا پسند کرتا ہوں ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے جلد اس کی حاجت بر لاؤ کیونکہ مجھے اس کی آواز بری معلوم ہوتی ہے۔

٤ ـ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ صَاحِبِ الطَّبَرِيِّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ : يُسْتَجابُ لِلرَّجُلِ الدُّعاءُ ثُمَّ يُؤَخَّرُ؟ قالَ : نَعَمْ عِشْرينَ سَنَةً .

۴۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے فرمایا ہاں بیس سال تک۔

٥ - ابْنُ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ بَيْنَ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «قَدْ أُجيبَتْ دَعْوَتُكُما» وَبَيْنَ أَخْذِ فِرْعَوْنَ أَرْبَعينَ عاماً .

۵۔ اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہو گئیں اس کے اور فرعون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے۔

٦ - ابْنُ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْراهيمَ بْنِ عَبْدِالْحَميدِ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو فَيُؤَخَّرُ إِجابَتُهُ إِلى يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرنی چاہئے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہو گی۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغيرَةِ ، عَنْ غَيْرِ واحِدٍ مِنْ أَصْحابِنا قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَبْدَ الْوَلِيَّ لِلّٰهِ يَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيَقُولُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : اقْضِ لِعَبْدي حاجَتَهُ وَلا تُعَجِّلْها فَإِنّي أَشْتَهي أَنْ أَسْمَعَ نِداءَهُ وَصَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْعَدُوَّ لِلّٰهِ لَيَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يَنُوبُهُ فَيُقالُ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ : اقْضِ [لِعَبْدي] حاجَتَهُ وَعَجِّلْها فَإِنّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِداءَهُ وَصَوْتَهُ .

قالَ : فَيَقُولُ النّاسُ : ما أُعْطِيَ هٰذا إِلّا لِكَرامَتِهِ وَلا مُنِعَ هٰذا إِلّا لِهَوانِهِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر موکل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کر لیکن جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی آواز اور پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کر دے کیونکہ میں اس کی آواز اور فریاد کو سننا پسند نہیں کرتا۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوئی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہو گئی (حالانکہ بات دوسری ہے)

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ وَرَجَاءٍ، رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، فَيَقْنَطَ وَيَتْرُكَ الدُّعَاءَ. قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ: يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَمَا أَرَى الْإِجَابَةَ.

٨- فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے مایوس ہوکر دعا کرنا ترک کردے راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا یہ کہنا کہ میں اتنے عرصہ سے بار بار دعا کر رہا ہوں۔ مگر قبول نہیں ہوتی (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے)

٩ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَخِّرُوا إِجَابَتَهُ، شَوْقاً إِلَى صَوْتِهِ وَدُعَائِهِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِي دَعَوْتَنِي فَأَخَّرْتُ إِجَابَتَكَ وَثَوَابُكَ كَذَا وَكَذَا وَدَعَوْتَنِي فِي كَذَا وَكَذَا فَأَخَّرْتُ إِجَابَتَكَ وَثَوَابُكَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَيَتَمَنَّى الْمُؤْمِنُ أَنَّهُ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا مِمَّا يَرَى مِنْ حُسْنِ الثَّوَابِ.

٩- فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے اپنی حاجت براری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کردیں اس کی دعا اور آواز کا مشتاق ہوں روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی تیرا ثواب اتنا اتنا ہے اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کہے گا اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی۔

بیسواں باب
محمد و آل محمد پر درود

(بَابُ) ٢٠
(الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَزَالُ الدُّعَاءُ مَحْجُوباً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے رکی رہے گی جب تک محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود نہ ہو۔

٢ ـ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ دَعَا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله رَفْرَفَ الدُّعَاءُ عَلَى رَأْسِهِ فَإِذَا ذَكَرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله رُفِعَ الدُّعَاءُ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈلاتی رہتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

٣ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجْعَلُ لَكَ ثُلُثَ صَلَوَاتِي، لَا، بَلْ أَجْعَلُ لَكَ نِصْفَ صَلَوَاتِي، لَا، بَلْ أَجْعَلُهَا كُلَّهَا لَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذاً تُكْفَى مَؤُونَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا میری دعا میں ایک تہائی آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعا آپؐ پر صلوات ہی ہوتی ہے فرمایا یہ دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے کافی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام مَا مَعْنَى أَجْعَلُ صَلَوَاتِي كُلَّهَا لَكَ؟ فَقَالَ: يُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ كُلِّ حَاجَةٍ فَلَا يَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئاً حَتَّى يَبْدَأَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ حَوَائِجَهُ.

۴۔ ابوبصیر نے صادق آلِ محمدؐ سے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں کہ کل صلوات آپ کے لئے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوٰۃ کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتدا نبی پر درود سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا تَجْعَلُونِي كَقَدَحِ الرَّاكِبِ فَإِنَّ الرَّاكِبَ يَمْلَأُ قَدَحَهُ فَيَشْرَبُهُ إِذَا شَاءَ، اجْعَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ وَفِي آخِرِهِ وَفِي وَسَطِهِ.(1)

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے لئے پیالہ قرار نہ دو جس کو اپنے پیچھے سواری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے، کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اوّل و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي أَلْفِ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَهُ اللهُ إِلَّا صَلَّى عَلَى الْعَبْدِ لِصَلَاةِ اللهِ عَلَيْهِ وَصَلَاةِ مَلَائِكَتِهِ ، فَمَنْ لَمْ يَرْغَبْ فِي هٰذَا فَهُوَ جَاهِلٌ مَغْرُورٌ ، قَدْ بَرِئَ اللهُ مِنْهُ وَرَسُولُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو جس نے آنحضرتؐ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلواۃ کے بعد اس بندۂ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسولؐ کے اہل بیتؑ اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ .

۷۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں پس جس کا جی چاہے کم بھیجے جس کا دل چاہے زیادہ

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اَلصَّلَاةُ عَلَيَّ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِي تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہلبیت پر درود بھیجنا نفاق کو دور کرتا ہے۔

٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ

عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ عمّارٍ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ : يارَبِّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُضِيَتْ لَهُ مِائَةُ حاجَةٍ ثَلاثُونَ لِلدُّنْيا [وَالْباقي لِلآخِرَةِ] .

۹۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کہے یا رب صل علی محمد و آل محمد سو بار خدا اس کی سو حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبي نَجْرانَ ؛ جَميعاً ، عَنْ صَفْوانَ الْجَمّالِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كُلُّ دُعاءٍ يُدْعَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّماءِ حَتّىٰ يُصَلّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۰۔فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر دعا جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو رکی رہتی ہے۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَميرَةَ ، عَنْ أَبي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قالَ : حَدَّثَني مَنْ سَمِعَ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : جاءَ رَجُلٌ إِلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ : أَجْعَلُ نِصْفَ صَلَواتي لَكَ ؟ قالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ قالَ : أَجْعَلُ صَلَواتي كُلَّها لَكَ قالَ : نَعَمْ ، فَلَمّا مَضىٰ قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُفِيَ هَمَّ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ .

۱۱۔فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بالکل کل دعا یہی ہے فرمایا اچھا۔جب وہ چلا تو فرمایا دنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لئے کافی ہے۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرازِمٍ قالَ : قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ رَجُلاً أَتىٰ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ : يارَسُولَ اللهِ إِنّي جَعَلْتُ ثُلُثَ صَلَواتي لَكَ ؟ فَقالَ لَهُ خَيْراً ، فَقالَ : يارَسُولَ اللهِ إِنّي جَعَلْتُ نِصْفَ صَلَواتي لَكَ ؟ فَقالَ لَهُ : ذاكَ أَفْضَلُ ، فَقالَ : إِنّي جَعَلْتُ كُلَّ صَلَواتي لَكَ فَقالَ : إِذاً يَكْفيكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ما أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْياكَ وَآخِرَتِكَ ، فَقالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَجْعَلُ صَلاتَهُ لَهُ ؟ فَقالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لايَسْأَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئاً إِلّا بَدَأَ بِالصَّلاةِ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صلى الله عليه وآله .

۱۲۔فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دعا آپ صلوٰۃ

ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ نصف دعا صلوٰۃ ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوٰۃ ہوتی ہے فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کو دور کر دے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوٰۃ کی کیا صورت تھی فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد و آل محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

١٣ ـ اِبْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : ارْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِالنِّفَاقِ .

۱۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے نفاق دور ہوتا ہے۔

١٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ فَرُّوخَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقَ بْنَ فَرُّوخَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْراً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ [مَرَّةٍ] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ أَلْفاً ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيماً»

۱۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد و آل محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں، کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سنا (سورۃ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : مَا فِي الْمِيزَانِ شَيْءٌ أَثْقَلُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَتُوضَعُ أَعْمَالُهُ فِي الْمِيزَانِ فَيَمِيلُ بِهِ فَيُخْرِجُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَيَضَعُهَا فِي مِيزَانِهِ فَيَرْجَحُ [بِهِ]

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد و آل محمد پر صلوٰۃ سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی ایک شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو پلہ جھک جائے گا لیکن جب درود کو اس کے پلہ میں رکھیں گے تو وہ زیادہ رہے گا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ، ثُمَّ يَسْأَلُ حَاجَتَهُ ، ثُمَّ يَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَقْبَلَ الطَّرَفَيْنِ وَيَدَعَ الْوَسَطَ إِذَا كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَا تُحْجَبُ عَنْهُ.

۱۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی خدا سے حاجت ہو اسے چاہیئے کہ وہ اس کی ابتدا محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرکے آخر میں درود بھیجے اللہ کی شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ وہ اوّل و آخر حصہ کو تو قبول کرلے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد و آل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنِّي دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَلَمْ يَحْضُرْنِي شَيْءٌ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا خَرَجْتَ بِهِ.

۱۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانۂ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد آل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا۔ تم سے بہتر شخص اور کوئی کعبہ سے برآمد نہیں ہوا۔

۱۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الرَّيَّانِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لِي: مَا مَعْنَىٰ قَوْلِهِ: «وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ»(۲) قُلْتُ: كُلَّمَا ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ قَامَ فَصَلَّىٰ، فَقَالَ لِي: لَقَدْ كَلَّفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا شَطَطاً فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَكَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: كُلَّمَا ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ صَلَّىٰ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فصلّی میں نے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالایطاق دی۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں پھر کیا معنی ہیں فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد و آل محمد پر درود بھیجا۔

۱۹ ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا صَلَّىٰ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ [وَآلَهُ] صلى الله عليه وآله فِي صَلَاتِهِ يُسْلَكُ بِصَلَاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، وَقَالَ صلى الله عليه وآله: وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خُطِئَ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اپنی نماز میں محمد و آل محمد پر درود نہ بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

۲۰۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَنَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ خَطَّأَ اللهُ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہ جنت سے الگ کر دیا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعَ أَبِي رَجُلاً مُتَعَلِّقاً بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَبْدَاللهِ لَا تَبْتُرْهَا لَا تَظْلِمْنَا حَقَّنَا قُلْ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ .

۲۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ محمد پر درود بھیج۔ میرے والد نے اس سے فرمایا۔ اے بندۂ خدا قطع صلوات نہ کر اور ہمارے حق پر ظلم نہ کر یوں کہو اللھم صل علی محمد و اہل بیتہ۔

اکیسواں باب

ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے

((بَابُ)) ۲۱

(مَا يَجِبُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهُذَلِيِّ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا مِنْ مَجْلِسٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَبْرَارٌ وَفُجَّارٌ، فَيَقُومُونَ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس جلسہ میں نیک و بد جمع ہوں اور وہ بے ذکر خدا اٹھ کھڑے ہوں تو روز قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

٢ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَذْكُرُونَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: [قَالَ] أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ ذِكْرَنَا مِنْ ذِكْرِ اللهِ وَذِكْرَ عَدُوِّنَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں نہ ہمارا تو روز قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی راوی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

٣ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى فَلْيَقُلْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پیمانہ بھرے اس کو چاہیئے کہ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي لَمْ تُغَيَّرْ أَنَّ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ مِنِّي فَأُنَاجِيكَ أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيكَ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُوسَى أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي، فَقَالَ مُوسَى: فَمَنْ فِي سِتْرِكَ يَوْمَ لَا سِتْرَ إِلَّا سِتْرُكَ؟ فَقَالَ: الَّذِينَ يَذْكُرُونَنِي فَأَذْكُرُهُمْ وَيَتَحَابُّونَ فِيَّ فَأُحِبُّهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُصِيبَ أَهْلَ الْأَرْضِ بِسُوءٍ ذَكَرْتُهُمْ فَدَفَعْتُ عَنْهُمْ بِهِمْ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا۔ آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو پکاروں۔ خدا نے وحی کی۔ میں اس کے پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا کہ وہ

کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین پر ان کے برے ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

٥۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَوَبَالاً عَلَيْهِمْ.

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کے نام کا ذکر کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَابَأْسَ بِذِكْرِ اللهِ وَأَنْتَ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ فَلَا تَسْأَمْ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقت بول (پیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

٧۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى لَا تَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَلَا تَدَعْ ذِكْرِي عَلَى كُلِّ حَالٍ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذُّنُوبَ وَإِنَّ تَرْكَ ذِكْرِي يُقَسِّي الْقُلُوبَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ ہو اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو، مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

٨۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي لَمْ تُغَيَّرْ أَنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ

إِلٰهِي إِنَّهُ يَأْتِي عَلَيَّ مَجَالِسُ أُعِزُّكَ وَأُجِلُّكَ أَنْ أَذْكُرَكَ فِيهَا ، فَقَالَ : يَا مُوسَى إِنَّ ذِكْرِي حَسَنٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ .

٨۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محرف توریت میں ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات پر ہوتا ہوں (جیسے بیت الخلا) کہ عزت وجلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا، اے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

٩۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى : أَكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكُنْ عِنْدَ ذِكْرِي خَاشِعاً وَعِنْدَ بَلَائِي صَابِراً وَاطْمَئِنَّ عِنْدَ ذِكْرِي وَاعْبُدْنِي وَلَا تُشْرِكْ بِي شَيْئاً ، إِلَيَّ الْمَصِيرُ ، يَا مُوسَى اجْعَلْنِي ذُخْرَكَ وَضَعْ عِنْدِي كَنْزَكَ مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ .

٩۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو اور میرا ذکر خشوع وخضوع سے کرو اور میرے امتحان پر صبر کرو اور میرے ذکر پر مطمئن رہو میری عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ اور سب کی بازگشت میری ہی طرف ہے اے موسیٰ اپنا ذخیرہ مجھے جانو اور اپنے باقیات الصالحات کو میرے پاس جمع کرا دو۔

١٠۔ وَبِإِسْنَادِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى : اجْعَلْ لِسَانَكَ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِكَ تَسْلَمْ وَأَكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَا تَتَّبِعِ الْخَطِيئَةَ فِي مَعْدِنِهَا فَتَنْدَمَ فَإِنَّ الْخَطِيئَةَ مَوْعِدُ أَهْلِ النَّارِ .

١٠۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع بناؤ صحیح سلامت رہو گے اور رات اور دن میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ نادم ہو گے کیونکہ گناہ دوزخیوں کی وعدہ گاہ ہے۔

١١۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : فِيمَا نَاجَى اللهُ بِهِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : يَا مُوسَى لَا تَنْسَنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ فَإِنَّ نِسْيَانِي يُمِيتُ الْقَلْبَ .

١١۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کرو کیونکہ مجھے بھلا دینا قلب کو مار دیتا ہے۔

١٢۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام

قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُرْنِي فِي مَلَاءٍ أَذْكُرْكَ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَئِكَ

۱۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسی) اے ابن آدم تو میرا ذکر اپنے گروہ میں کر میں تیرا ذکر ملائکہ کے بہترین گروہ میں کروں گا۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا جس نے میرا ذکر لوگوں کے مجمع میں کیا میں نے اس کا ذکر ملائکہ کے مجمع میں کیا۔

بائیسواں باب

ذکر خدا کثرت سے کرنا

(بَابُ) ۲۲

☆ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيراً ☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ يَنْتَهِي إِلَيْهِ إِلَّا الذِّكْرَ فَلَيْسَ لَهُ حَدٌّ يَنْتَهِي إِلَيْهِ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْفَرَائِضَ فَمَنْ أَدَّاهُنَّ فَهُوَ حَدُّهُنَّ، وَشَهْرُ رَمَضَانَ فَمَنْ صَامَهُ فَهُوَ حَدُّهُ، وَالْحَجُّ فَمَنْ حَجَّ فَهُوَ حَدُّهُ، إِلَّا الذِّكْرَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ حَدّاً يَنْتَهِي إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيراً وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً» فَقَالَ : لَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَدّاً يَنْتَهِي إِلَيْهِ، قَالَ : وَكَانَ أَبِي صلی الله علیه کَثِيرَ الذِّكْرِ، لَقَدْ كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ وَإِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللهَ وَآكُلُ مَعَهُ الطَّعَامَ وَإِنَّهُ لَيَذْكُرُ اللهَ وَلَقَدْ كَانَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ [وَ] مَا يَشْغَلُهُ ذٰلِكَ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَكُنْتُ أَرَى لِسَانَهُ لَازِقاً بِحَنَكِهِ يَقُولُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ يَجْمَعُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالذِّكْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ مَنْ كَانَ يَقْرَأُ مِنَّا وَمَنْ كَانَ لَا يَقْرَأُ مِنَّا أَمَرَهُ بِالذِّكْرِ.

وَالْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَيُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْثُرُ بَرَكَتُهُ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَالْبَيْتُ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ تَقِلُّ بَرَكَتُهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ

وقد قال رسول الله ﷺ : ألا أخبركم بخير أعمالكم لكم أرفعها في درجاتكم وأزكاها عند مليككم وخير لكم من الدينار والدرهم وخير لكم من أن تلقوا عدوكم فتقتلوهم ويقتلوكم ؟ فقالوا : بلى ، فقال : ذكر الله عز وجل كثيراً ، ثم قال : جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال : من خير أهل المسجد ؟ فقال : أكثرهم لله ذكراً . وقال رسول الله ﷺ : من أعطي لساناً ذاكراً فقد أعطي خير الدنيا والآخرة . وقال : في قوله تعالى : « ولا تمنن تستكثر » قال : لا تستكثر ما عملت من خير لله .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے ہر شے کی ایک حد ہوتی ہے جس پر جاکر وہ ختم ہو جاتی ہے سوائے ذکر خدا کے کہ اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ اللہ نے بندوں پر کچھ فرض عائد کئے ہیں پس جس نے ان کو ادا کیا تو یہی ان کی حد ہے ماہ رمضان کے روزے جس نے رکھ لئے تو یہ اس کی حد ہے اور حج جس نے کرلیا تو یہ اس کی حد ہے مگر ذکر خدا کی کوئی حد نہیں، وہ قلیل ذکر پر راضی نہیں ہوتا اور نہ اس کی کوئی حد مقرر کی ہے کہ اس پر جاکر ختم ہو جائے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی! اے ایمان والو اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو امام نے فرمایا۔ خدا نے اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے اور حضرت نے فرمایا میرے والد کثیر الذکر تھے میں ان کے ساتھ چلتا تھا تو ذکر خدا کرتے چلتے تھے اور جب ان کے ساتھ کھانا کھاتا تو ذکر خدا کرتے جاتے تھے جب وہ لوگوں سے باتیں کرتے تھے تب بھی ذکر خدا سے غافل نہ ہوتے تھے میں دیکھتا تھا ان کی زبان تالو سے لگ جاتی تھی اور فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ اور ہم کو جمع کرکے ذکر الٰہی کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ سورج نکل آتا تھا اور قرأت قرآن کا حکم دیتے تھے ان بڑوں کو جو قرآن پڑھ سکتے تھے اور ان بچوں کو بھی جو نہ پڑھ سکتے ذکر خدا کا حکم دیتے تھے جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور ذکر خدا کیا جاتا ہے اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے اور ملائکہ آتے اور شیاطین دور رہتے ہیں اور وہ گھر آسمان والوں کے لئے اس طرح چمکتا ہے جیسے کوکب دری زمین والوں کے لئے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے اور ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیتے ہیں اور شیطان آموجود ہوتے ہیں اور رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل خیر بتاؤں جو تمہارے درجات بلند کرد ے اور جو تمہارے بادشاہ (خدا) کے نزدیک زیادہ پاک صاف ہے اور تمہارے لئے دینار و درہم سے بہتر ہے اور اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کو پاکر قتل کردو، لوگوں نے کہا۔ ضرور بتلایئے۔ فرمایا اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ پھر امام نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اہل مسجد میں سب سے بہتر کون ہے فرمایا جو ذکر خدا زیادہ کرے اور رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا جس کو ذکر کرنے والی زبان دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بہتری دی گئی ہے اور خدا نے فرمایا اور سست مت ہو جاؤ عمل خیر کو زیادہ سمجھ کر امام نے فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ جو عمل نیک تو نے خدا کے لئے کیا ہے اسے زیادہ خیال نہ کر۔

۲۔ حميد بن زياد ، عن ابن سماعة ، عن وهيب بن حفص ، عن أبي بصير ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : شيعتنا الذين إذا خلوا ذكروا الله كثيراً .

تیئسواں باب
بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی
(بَابُ) ۲۳
☆(اَنَّ الصَّاعِقَةَ لَاتُصِيبُ ذَاكِراً)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ إِلَّا الصَّاعِقَةَ ، لَاتَأْخُذُهُ وَهُوَيَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتا ہے سوائے بجلی گرنے کے درآنحالیکہ وہ ذکر خدا کرتا ہو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الصَّوَاعِقَ لَاتُصِيبُ ذَاكِراً ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَاالذَّاكِرُ؟ قَالَ : مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہؑ نے ذاکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذاکر کون ہے فرمایا جو قرآن کی سو آیتیں پڑھے۔

٣ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ مِيتَةِ الْمُؤْمِنِ ، قَالَ: يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِيتَةٍ: يَمُوتُ غَرَقاً وَيَمُوتُ بِالْهَدْمِ وَيُبْتَلَى بِالسَّبُعِ وَيَمُوتُ بِالصَّاعِقَةِ وَلَاتُصِيبُ ذَاكِرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے موت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتا ہے غرق ہونے سے، عمارت گرنے سے درندہ کے پھاڑ کھانے سے اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرتا اللہ کا ذکر کرنے والا۔

چوبیسواں باب
ذکر خدا میں مشغولیت
((بَابُ)) ۲۴
☆(الْاِشْتِغَالِ بِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام

۲- فرمایا صادق آل محمدؐ نے ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ خلوت میں بہت زیادہ ذکرِ خدا کریں۔

٣- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

٣- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ذکرِ خدا زیادہ کرتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اس کے لئے دو چیزوں سے برأت لکھی جاتی ہے نارِ دوزخ سے اور نفاق سے۔

٤- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنَ الذِّكْرِ الْكَثِيرِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْراً كَثِيراً».

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام وہ ذکرِ کثیر ہے جس کے لئے خدا فرماتا ہے اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو۔

٥- عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ وَمَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ وَسَعِيدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ.

۵- ایک دوسری روایت میں بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسی ہی حدیث منقول ہے۔

٦- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي جَنَّتِهِ.

۶- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی خدا کا ذکر زیادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جنت کے سایہ میں رکھے گا۔

قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ شَغَلَ بِذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي مَنْ سَأَلَنِي.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے سوال نہیں کرتا تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ هَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَبْدَأُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَنْسَى حَاجَتَهُ فَيَقْضِيهَا اللهُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَهُ إِيَّاهَا.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور محمد وآل محمد پر درود کے ساتھ ابتدا کرے اور اپنی حاجت بھول جائے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

پچیسواں باب
ذکر خدا خفیہ کرنا
(بَابُ) ۲۵
☆(ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ ذَكَرَنِي سِرّاً ذَكَرْتُهُ عَلَانِيَةً.

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا۔ میں اس کا ذکر علانیہ طور سے کروں گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ الْخَصَّافِ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ فَقَدْ ذَكَرَ اللهَ كَثِيراً، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللهَ عَلَانِيَةً وَلَا يَذْكُرُونَهُ فِي السِّرِّ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «يُرَاؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا قَلِيلاً».

۲۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا۔ منافقین ظاہر میں

تو اللہ کا ذکر کرتے تھے مگر باطن میں نہیں۔ خدا نے فرمایا وہ لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ کا ذکر بہت تھوڑا کرتے ہیں۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عليه السلام : يَا عِيسَى اذْكُرْنِي فِي نَفْسِكَ أَذْكُرْكَ فِي نَفْسِي وَاذْكُرْنِي فِي مَلَائِكَ أَذْكُرْكَ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْ مَلَاءِ الْآدَمِيِّينَ ، يَا عِيسَى أَلِنْ لِي قَلْبَكَ وَأَكْثِرْ ذِكْرِي فِي الْخَلَوَاتِ وَاعْلَمْ أَنَّ سُرُورِي أَنْ تُبَصْبِصَ إِلَيَّ وَكُنْ فِي ذَلِكَ حَيّاً وَلَا تَكُنْ مَيِّتاً .

٣ - اللہ نے حضرت عیسیٰ سے کہا تم مجھے اپنے دل میں یاد کرو، میں تمہیں مخفی طور پر یاد کروں گا اے عیسیٰ تم اپنے دل کو نرم کرو اور تنہائی میں میرا ذکر زیادہ کرو اور یہ جان لو کہ میری خوشی اس میں ہے کہ تم تملق کے ساتھ میری طرف آؤ، اسی حالت میں زندہ رہو اور مردہ نہ ہو۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : لَا يَكْتُبُ الْمَلَكُ إِلَّا مَا سَمِعَ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً»[٢] فَلَا يَعْلَمُ ثَوَابَ ذَلِكَ الذِّكْرِ فِي نَفْسِ الرَّجُلِ غَيْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَظَمَتِهِ .

٤ - امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا، فرشتہ نہیں لکھتا مگر جو سنتا ہے۔ خدا فرماتا ہے اپنے رب کا ذکر دل میں خضوع و خشوع کے ساتھ کرو۔ خدا کے سوا اس خفیہ ذکر کے عظیم ثواب کا ذکر کوئی نہیں جانتا۔

چھبیسواں باب

اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں

((بَابُ)) ٢٦

☆(ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : الذَّاكِرُ لِلّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ فِي الْمُحَارِبِينَ .

١ - فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے دشمنان دین سے لڑنے والا۔

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : ذَاكِرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِّينَ وَالْمُقَاتِلُ عَنِ الْفَارِّينَ لَهُ الْجَنَّةُ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غافلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور فرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے۔

ستائیسواں باب

تحمید و تمجید

(بَابُ) ۲۷

(التَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ)

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِّمْنِي دُعَاءً جَامِعاً ، فَقَالَ لِي : احْمَدِ اللهَ فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى أَحَدٌ يُصَلِّي إِلَّا دَعَا لَكَ ، يَقُولُ : سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

۱۔ مفضل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شرائط اجابت کی جامع ہو۔ اللہ کی حمد کر، کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعا میں نہ کہتا ہو اللہ اپنے حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَحْمَدَهُ .

۲۔ راوی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا یہ کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَنْبَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَحْمَدُ اللهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَمِائَةِ مَرَّةٍ وَسِتِّينَ مَرَّةً ، عَدَدَ عُرُوقِ الْجَسَدِ ، يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً عَلَى كُلِّ حَالٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے، رسول اللہ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار مطابق عروق جسد حمد خدا کرتے تھے اور فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین کثیراً علیٰ کل حال۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَبْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ فِي ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ عِرْقاً ، مِنْهَا مِائَةٌ وَثَمَانُونَ مُتَحَرِّكَةٌ وَمِنْهَا مِائَةٌ وَثَمَانُونَ سَاكِنَةٌ ، فَلَوْسَكَنَ الْمُتَحَرِّكُ لَمْ يَنَمْ وَلَوْ تَحَرَّكَ السَّاكِنُ لَمْ يَنَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيراً عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ ـ ثَلَاثَمِائَةٍ وَسِتِّينَ مَرَّةً ـ وَ إِذَا أَمْسَىٰ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اولاد آدم کے اندر تین سو ساٹھ رگیں ہیں ان میں ایک سو اسّی ساکن ہیں اگر ان میں سے سکون والی متحرک ہو جائیں تو آدمی سو نہیں سکتا اور اگر متحرک رگیں ساکن ہو جائیں تو بھی نہیں سو سکتا اور رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ ہر صبح کو فرماتے۔ الحمد للہ رب العالمین کثیراً علیٰ کل حال، تین سو ساٹھ بار اسی طرح شام کو۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ سَعِيدِبْنِ جَنَاحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُومَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَقَدْ أَدَّىٰ شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَىٰ فَقَدْ أَدَّىٰ شُكْرَ لَيْلَتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جو صبح کو چار بار کہے الحمد للہ رب العالمین تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جو اسی طرح شام کو کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ دُعَاءٍ لَا يَكُونُ قَبْلَهُ تَحْمِيدٌ فَهُوَ أَبْتَرُ ، إِنَّمَا التَّحْمِيدُ ثُمَّ الثَّنَاءُ ، قُلْتُ : مَا أَدْرِي مَا يُجْزِي مِنَ التَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ ، قَالَ : يَقُولُ : «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس کی دعا کے پہلے حمد نہ ہو وہ ابتر ہے اوّل حمد ہو پھر ثنا ہو۔ میں (راوی) نے

کیا تحمید و تمجید کیونکر کی جائے۔ فرمایا کہو تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شے نہیں، تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے

۷ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام مَاأَدْنىٰ مَايُجْزِي مِنَ التَّحْمِيدِ ؟ قَالَ : تَقُولُ: «اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي [يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَ] يُحْيِي الْمَوْتىٰ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیا ہے فرمایا کہو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک و قادر ہے حمد ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اٹھائیسواں باب

استغفار

(بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ) ۲۸

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَيْرُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذَا أَكْثَرَ الْعَبْدُ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ رُفِعَتْ صَحِيفَتُهُ وَهِيَ تَتَلَأْلَأُ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفۂ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ يَاسِرٍ ؛ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : مَثَلُ الْاِسْتِغْفَارِ مَثَلُ وَرَقٍ عَلىٰ شَجَرَةٍ تُحَرَّكُ فَيَتَنَاثَرُ ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِنْ ذَنْبٍ وَيَفْعَلُهُ كَالْمُسْتَهْزِىءِ بِرَبِّهِ .

۳- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے استغفار کی مثال ایسی ہے جیسے موسم خزاں میں درخت کے حرکت کرنے سے پتے گر جاتے ہیں اور استغفار گناہوں سے کرکے پھر گناہ کرنا رب سے مذاق کرنا ہے۔

۴- عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أبيه، عن محمد بن سنان، عن طلحة بن زيد، عن أبي عبد الله عليه السلام أن رسول الله صلى الله عليه وآله كان لا يقوم من مجلس وإن خف حتى يستغفر الله عز وجل خمساً وعشرين مرة.

۴- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ جب کسی مجلس سے اٹھتے تھے چاہے تھوڑی ہی دیر رہی ہو تو خدا سے پندرہ بار استغفار کرتے تھے۔

۵- علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن معاوية بن عمار، عن الحارث بن المغيرة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: كان رسول الله صلى الله عليه وآله يستغفر الله عز وجل في كل يوم سبعين مرة ويتوب إلى الله عز وجل سبعين مرة، قال: قلت: كان يقول: أستغفر الله وأتوب إليه؟ قال: كان يقول: أستغفر الله، أستغفر الله سبعين مرة، ويقول: وأتوب إلى الله، وأتوب إلى الله سبعين مرة.

۵- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار کرتے اور ستر بار [illegible] سے توبہ کرتے تھے۔ میں نے کہا [illegible] یعنی استغفر اللہ واتوب الیہ، فرمایا کہا کرتے تھے استغفر اللہ، استغفر اللہ [illegible] اتوب الی اللہ ستر بار۔

۶- [illegible] الأشعري، عن [illegible] محمد الحناط، عن [illegible] بن يحيى، عن حسين بن زيد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: الاستغفار وقول لا إله إلا الله خير العبادة، قال الله العزيز الجبار: [illegible] لا إله إلا الله واستغفر لذنبك.

۶- فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] استغفار فرماتے تھے اور فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہنا [illegible] فرمایا [illegible] کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ (یعنی استغفار کر)۔

اُنتیسواں باب
تسبیح، تہلیل و تکبیر

(بَابُ) ۲۹
(التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَأَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ لَهُمْ مَا يُعْتِقُونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَحُجُّونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَتَصَدَّقُونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يُجَاهِدُونَ وَلَيْسَ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ كَبَّرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ عِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَمَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ سِيَاقِ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ حُمْلَانِ مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسُرُوجِهَا وَلُجُمِهَا وَرُكُبِهَا وَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ أَفْضَلَ النَّاسِ عَمَلاً ذٰلِكَ الْيَوْمَ، إِلَّا مَنْ زَادَ؛ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْأَغْنِيَاءَ فَصَنَعُوهُ، قَالَ: فَعَادَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَلَغَ الْأَغْنِيَاءَ مَا قُلْتَ فَصَنَعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کچھ فقراء رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ مالدار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں ہم محروم ہیں وہ حج کرتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہمارے لئے ممکن نہیں، وہ جہاد کرتے ہیں ہمارے لئے ممکن نہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا جس نے سو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ بہتر ہوگا سو غلام آزاد کرنے سے اور جس نے سبحان اللہ کہا سو بار تو یہ بہتر ہے سو قربانی کے اونٹ لے جانے سے اور جس نے الحمد للہ سو بار کہا تو یہ بہتر ہے سو گھوڑے ایسے راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے فراہم کرنا جن پر زین کسی ہو لگام ہو رکابیں ہوں اور جس نے لا الٰہ الا اللہ سو بار کہا تو وہ شخص اس دن عملاً افضل الناس ہوگا سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کہے۔ جب اغنیا کو یہ خبر ملی تو انھوں نے ایسا ہی کیا فقراء نے یہ خبر رسول اللہ سے بیان کی حضرت نے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَكْثِرُوا مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ

أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ .

۲۔ امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے فرمایا کہ تہلیل و تکبیر کو زیادہ کرو، خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تہلیل و تکبیر ہے۔

٣ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے تسبیح نصف میزان ہے یعنی روز قیامت میزانِ اعمال کے نصف پلہ کو پر کرنے والی ہے اور اللہ اکبر کی عظمت سے آسمان و زمین کا درمیانی حصہ پُر ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْساً فِي حَائِطٍ لَهُ فَوَقَفَ لَهُ وَقَالَ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ أَثْبَتَ أَصْلاً وَأَسْرَعَ إِينَاعاً وَأَطْيَبَ ثَمَراً وَأَبْقَى ؟ قَالَ : بَلَى ، فَدُلَّنِي يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَإِنَّ لَكَ إِنْ قُلْتَهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ عَشْرَ شَجَرَاتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أَنْوَاعِ الْفَاكِهَةِ وَهُنَّ مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : فَإِنِّي أُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ حَائِطِي هٰذَا صَدَقَةٌ مَقْبُوضَةٌ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَهْلِ الصَّدَقَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ : «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۞ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۞ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى» .

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ایک شخص کی طرف سے گزرے جو اپنے باغ میں درخت لگا رہا تھا حضور وہاں کھڑے ہوگئے اور اس سے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسا درخت بتاؤں جس کی جڑ مضبوط ہو، جلدی سے پھل لے آئے اس کا ثمر خوش ذائقہ اور دیرپا ہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ضرور بتلایئے فرمایا صبح و شام کہا کرو سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اگر تو ایسا کہے گا تو ہر تسبیح کے بدلے تجھے جنت میں ایسے دس درخت ملیں گے جن کے پھل مختلف ذائقوں کے ہوں اور وہ تیرے لیے باقیات الصالحات سے ہوں گے امام نے فرمایا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اقرار کرتا ہوا کہ یہ میرا باغ آج سے صدقہ مقبوضہ ہے فقرائے مسلمین پر جو مستحق صدقہ ہوں خدا نے یہ آیت نازل کی جس نے راہ خدا میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھا صدقہ دیا ہم جلدی اس کو مستطیع بنا دیں گے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

۵۔ فرمایا حضرتِ رسولِ خدا نے بہترین عبادت لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

تیسواں باب

اپنے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعاء

(بابُ) ۳۰

☆(الدُّعَاءِ لِلْإِخْوَانِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)☆

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْشَكُ دَعْوَةٍ وَأَسْرَعُ إِجَابَةً دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو پوشیدہ طور پر برادر مومن کے لئے کی جائے تاکہ اس میں ریا کا شائبہ نہ ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُخْتَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: دُعَاءُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ يُدِرُّ الرِّزْقَ وَيَدْفَعُ الْمَكْرُوهَ.

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خفیہ طور پر برادر مومن کے لئے دعا کرنا رزق کو کھینچتا ہے اور امر مکروہ کو دفع کرتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: هُوَ الْمُؤْمِنُ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ فَيَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ: آمِينَ وَيَقُولُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ: وَلَكَ مِثْلَا مَا سَأَلْتَ وَقَدْ أُعْطِيتَ مَا سَأَلْتَ بِحُبِّكَ إِيَّاهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قول باری تعالیٰ کے متعلق، وہ دعا قبول کرتا ہے ان کی جو ایمان لایا اور عمل صالح کرتا ہے اللہ اپنے فضل سے اس کے رزق میں زیادتی کرتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد وہ بندۂ مومن ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین اور خدا فرماتا ہے جو تو نے برادر مومن

کے لئے مجھ سے مانگا ہے اس کا دونا تیرے لئے ہے، چونکہ تجھے اپنے بھائی سے محبت ہے اس لئے جو سوال تو نے کیا ہے میں نے اسے پورا کیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَسْرَعُ الدُّعَاءِ نُجْحاً لِلْإِجَابَةِ دُعَاءُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، يَبْدَأُ بِالدُّعَاءِ لِأَخِيهِ فَيَقُولُ لَهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ مِثْلَاهُ.

۴ ـ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو اپنے کسی بھائی کے لئے خفیہ طور پر کی جائے جب وہ دعا شروع کرتا ہے تو اس پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ تیرے لئے اس سے دونا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ دَعَا لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الَّذِي دَعَا لَهُمْ بِهِ مِنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ مَضَى مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ أَوْ هُوَ آتٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِنَّ الْعَبْدَ لَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُسْحَبُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ: يَا رَبِّ هَذَا الَّذِي كَانَ يَدْعُو لَنَا فَشَفِّعْنَا فِيهِ، فَيُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَنْجُو.

۵ ـ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی دعا کرتا ہے مومنین و مومنات کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی دیتا ہے جس کی اس نے دعا کی ہے ہر اس مومن کی طرف سے جو دنیا کی ابتدا سے اب تک ہو چکے ہیں یا قیامت ہونے والے ہیں اور روز قیامت ایک بندہ کو کھینچتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ پس مومنین و مومنات کہیں گے اے ہمارے رب یہ وہی ہے جس نے ہمارے لئے دعا کی تھی پس اس کے بارے میں ہماری سفارش قبول کر، خدا قبول کرے گا اور نجات دے گا۔

٦ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُنْدَبٍ فِي الْمَوْقِفِ فَلَمْ أَرَ مَوْقِفاً كَانَ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِهِ، مَا زَالَ مَادّاً يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَرْضَ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ مَوْقِفاً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْ مَوْقِفِكَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا دَعَوْتُ إِلَّا لِإِخْوَانِي، وَذَلِكَ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام أَخْبَرَنِي أَنَّ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ نُودِيَ مِنَ الْعَرْشِ: وَلَكَ مِائَةُ أَلْفِ ضِعْفٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَ مِائَةَ أَلْفٍ مَضْمُونَةً لِوَاحِدَةٍ لَا أَدْرِي تُسْتَجَابُ أَمْ لَا

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے عبداللہ بن جندب کو عرفات میں دیکھا۔ میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے کہ زمین تر ہو گئی جب لوگ ہٹ گئے تو میں نے کہا اے ابو محمد میں نے کسی کا مقام تیرے مقام سے بہتر نہیں پایا۔ اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش سے ندا آتی ہے کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ ایک لاکھ اپنی اس دعا کے لئے چھوڑ دوں جس کے متعلق معلوم نہیں کہ قبول ہو گی یا نہیں۔

۷ ـ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، وعلي بن إبراهيم، عن أبيه جميعاً، عن ابن محبوب، عن ابن رئاب، عن أبي عبيدة، عن ثوير قال: سمعت علي بن الحسين يقول: إن الملائكة إذا سمعوا المؤمن يدعو لأخيه المؤمن بظهر الغيب أو يذكره بخير قالوا: نعم الأخ أنت لأخيك تدعو له بالخير وهو غائب عنك وتذكره بخير، قد أعطاك الله عز وجل مثلي ما سألت له وأثنى عليك مثلي ما أثنيت عليه ولك الفضل عليه، وإذا سمعوه يذكر أخاه بسوء ويدعو عليه قالوا له: بئس الأخ أنت لأخيك كف أيها المستر على ذنوبه وعورته واربع على نفسك واحمد الله الذي ستر عليك واعلم أن الله عز وجل أعلم بعبده منك.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا کہ ملائکہ جب کبھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر خیر کرتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے تو غائبانہ اس کے لئے دعائے خیر کرتا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے ساتھ کرتا ہے اللہ نے تجھے اس سے دونا دیا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا اور تیری تعریف اس سے دونی کرتا ہے جتنی تو نے اس کی کی ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بد دعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا برا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کر اور حمد کر اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تجھ سے زیادہ اپنے بندے کا حال جاننے والا ہے

اکتیسواں باب

کس کی دعا قبول ہوتی ہے

(باب) ۳۱

☆(مَنْ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُ)☆

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ الْقُمِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ دَعْوَتُهُمْ مُسْتَجَابَةٌ: الْحَاجُّ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونَهُ، وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونَهُ، وَالْمَرِيضُ فَلَا تُغِيظُوهُ وَلَا تُضْجِرُوهُ.

۱- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تین شخصوں کی دعا قبول ہوتی ہے پہلے حج کرنے والے کی اس کے پیچھے اس کے اہل وعیال کا خیال رکھو، دوسرے خدا کی راہ میں جہاد کرنیوالے کی، تم ان کے پیچھے اس کے اہل وعیال کے نگراں رہو، تیسرے مریض تم اسے خشم آلود اور دل گرفتہ نہ کرو۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ لَا يُحْجَبْنَ عَنِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: دَعْوَةُ الْإِمَامِ الْمُقْسِطِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَأَنْتَقِمَنَّ لَكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ، وَدَعْوَةُ الْوَلَدِ الصَّالِحِ لِوَالِدَيْهِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ الصَّالِحِ لِوَلَدِهِ، وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، فَيَقُولُ: وَلَكَ مِثْلُهُ.

۲- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے والد ماجد فرماتے تھے پانچ دعائیں بارگاہ الٰہی سے رد نہیں ہوتیں اول امام عادل کی دعا، دوسرے مظلوم کی دعا، خدا کہتا ہے میں تیرا بدلہ لوں گا چاہے دیر سے ہو، تیسرے نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں، چوتھے نیک والدین کی دعا اولاد کے حق میں اور مومن کی دعا خفیہ طور پر اپنے بھائی کے حق میں خدا کہتا ہے تیرے لئے اس کی مثل ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تُرْفَعُ فَوْقَ السَّحَابِ حَتَّى يَنْظُرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهَا فَيَقُولُ: ارْفَعُوهَا حَتَّى أَسْتَجِيبَ لَهُ، وَإِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْوَالِدِ فَإِنَّهَا أَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ.

۳۔ رسول اللہ نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو وہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بددعا سے بچاؤ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ ، عَنْ زُرْعَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ

۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دعا میں چالیس مومنوں کو مقدم رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَدَّمَ أَرْبَعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے والد فرماتے تھے ظلم سے بچو کیونکہ مظلوم کی دعا آسمان تک بلند ہوتی ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ طَلْحَةَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تُفَتَّحَ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ : الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں اور ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اوّل باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بددعا ظالم کے لیے، تیسرے عمرہ کرنے والے کی واپسی تک چوتھے روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ .

۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔

[illegible]

[illegible]

ބިސްމިއްލާހިއްރަޙްމާނިއްރަޙީމް

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بد دعا کرے حالانکہ اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کی ہمسائیگی چھوڑ دے اور اپنا مکان بیچ ڈالے۔

۲ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إبْراهِيمَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إبْراهِيمَ ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : أرْبَعَةٌ لاتُسْتَجابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ : رَجُلٌ جالِسٌ في بَيْتِهِ يَقُولُ : اللّهُمَّ ارْزُقْنِي فَيُقالُ لَهُ : ألَمْ آمُرْكَ بِالطَّلَبِ؟ وَرَجُلٌ كانَتْ لَهُ امْرَأةٌ فَدَعا عَلَيْها فَيُقالُ لَهُ : ألَمْ أجْعَلْ أمْرَها إلَيْكَ؟ وَرَجُلٌ كانَ لَهُ مالٌ فَأفْسَدَهُ فَيَقُولُ : اللّهُمَّ ارْزُقْنِي ، فَيُقالُ لَهُ : ألَمْ آمُرْكَ بِالاقْتِصادِ؟ ألَمْ آمُرْكَ بِالإصْلاحِ؟ ثُمَّ قالَ : «وَالَّذِينَ إذا أنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكانَ بَيْنَ ذلِكَ قَواماً» وَرَجُلٌ كانَ لَهُ مالٌ فَأدانَهُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ فَيُقالُ لَهُ : ألَمْ آمُرْكَ بِالشَّهادَةِ؟.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ ان بْنِ أبِي عاصِمٍ ، عَنْ أبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی ۱۔ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے خداوندا مجھے رزق دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا اور ۲۔ جو اپنی عورت کے لئے بد دعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی اور ۳۔ وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا اور اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا اور ۴۔ وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

عمرو بن عاصم سے ایسی ہی حدیث اور ہے۔

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ثَلاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ دَعْوَتُهُمْ : رَجُلٌ رَزَقَهُ اللهُ مالاً فَأنْفَقَهُ فِي غَيْرِ وَجْهِهِ ثُمَّ قالَ : يارَبِّ ارْزُقْنِي ، فَيُقالُ لَهُ : ألَمْ أرْزُقْكَ؟ وَرَجُلٌ دَعا عَلَى امْرَأتِهِ وَهُوَ لَها ظالِمٌ فَيُقالُ لَهُ : ألَمْ أجْعَلْ أمْرَها بِيَدِكَ ؟ وَرَجُلٌ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَقالَ يارَبِّ ارْزُقْنِي فَيُقالُ لَهُ : ألَمْ أجْعَلْ لَكَ السَّبِيلَ إلَى طَلَبِ الرِّزْقِ؟

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین آدمیوں کی دعائیں رد کی جاتی ہیں ۱۔ جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے خرچ کر کے پھر روزی طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے رزق

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

وَشَهَّرَنِي، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ: هَذَا الرَّافِضِيُّ يَحْمِلُ الْأَمْوَالَ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: فَادْعُ اللهَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَاحْمَدِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَجِّدْهُ وَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ قَدْ شَهَّرَنِي وَنَوَّهَ بِي وَغَاظَنِي وَعَرَّضَنِي لِلْمَكَارِهِ، اللَّهُمَّ اضْرِبْهُ بِسَهْمٍ عَاجِلٍ تَشْغَلُهُ بِهِ عَنِّي اللَّهُمَّ وَقَرِّبْ أَجَلَهُ وَاقْطَعْ أَثَرَهُ وَعَجِّلْ ذَلِكَ يَا رَبِّ السَّاعَةَ السَّاعَةَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْكُوفَةَ قَدِمْنَا لَيْلاً فَسَأَلْتُ أَهْلَنَا عَنْهُ قُلْتُ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَقَالُوا: هُوَ مَرِيضٌ، فَمَا انْقَضَى آخِرُ كَلَامِي حَتَّى سَمِعْتُ الصِّيَاحَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَقَالُوا: قَدْ مَاتَ.

۳۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسم حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش کے آلِ محرز سے ہے مجھے بدنام کرتا اور طنز آمیز باتیں کرتا ہے جب میں اس کی طرف سے گزرتا ہوں کہتا ہے یہ رافضی ہے اپنے احوال کو جعفر بن محمدؑ تک پہنچاتا ہے فرمایا اس کے لئے بد دعا کر وجب تم نماز شب کے سجدۂ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہو۔

یا اللہ فلاں بن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے غیظ میں لایا ہے اور مجھے مصیبتوں میں پھنسانا چاہا ہے خدا وندا جلد اپنے عذاب کا ایسا تیر اسے مار کہ یہ میری طرف سے بے پرواہ ہو جائے خداوندا اسے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو قطع کر اور اے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا حال پوچھا انھوں نے کہا۔ وہ مریض ہے ابھی میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ ... الْكُوفِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ: إِنَّ فُلَاناً يَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هَذَا ضَعْفٌ بِكَ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاكْفِنِي أَمْرَ فُلَانٍ بِمَ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَ [مِنْ] حَيْثُ شِئْتَ وَأَنَّى شِئْتَ.

۴۔ یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا علاء کامل نے آکر حضرت سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ فرمایا یہ تیری کمزوری ہے (معرفت خدا میں کہ خود نہیں کہتا)

کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں، پس فلاں کے معاملہ میں میری مدد کر جیسے تو چاہے جس حیثیت سے چاہے اور جہاں چاہے۔

٥ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن أبي نجران، عن حماد بن عثمان، عن المسمعي قال: لما قتل داود بن علي المعلى بن خنيس قال أبو عبدالله عليه السلام: لأدعون الله على من قتل مولاي وأخذ مالي، فقال له داود بن علي: إنك لتهددني بدعائك، قال حماد: قال المسمعي: فحدثني معتب أن أبا عبدالله عليه السلام لم يزل ليلته راكعاً وساجداً فلما كان في السحر سمعته يقول وهو ساجد: «اللهم إني أسألك بقوتك القوية وبجلالك الشديد الذي كل خلقك له ذليل أن تصلي على محمد وأهل بيته وأن تأخذه الساعة الساعة»، فما رفع رأسه حتى سمعنا الصيحة في دار داود بن علي فرفع أبو عبدالله عليه السلام رأسه وقال: إني دعوت الله بدعوة بعث الله عز وجل عليه ملكاً فضرب رأسه بمرزبة من حديد انشقت منها مثانته فمات.

۵۔ سمعی سے مروی ہے کہ داؤد بن علی نے جب معلی بن خنیس کو قتل کیا تو ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے غلام کو قتل کیا ہے میں خدا سے اس کے لئے بددعا کروں گا داؤد بن علی نے کہا کیا آپ مجھے اپنی بددعا سے ڈراتے ہیں سمعی نے کہا مجھ سے معتب نے بیان کیا کہ حضرت رات بھر رکوع و سجود کرتے رہے جب صبح ہوئی تو آپ نے سجدہ میں فرمایا۔

خداوندا! میں تیری سب سے بالاتر قوت سے سوال کرتا ہوں اور تیرے اس عظیم الشان اجلال سے جس کے سامنے تیری ہر مخلوق ذلیل ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے دشمن کو جلد سے جلد پکڑ لے۔

ابھی حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا تھا کہ داؤد بن علی کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آنے لگی حضرت نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا، میں نے اللہ سے دعا کی خدا نے ایک فرشتہ کو بھیجا اس نے لوہے کی ایک سلاخ اس کے سر پر ماری جس سے اس کا مثانہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

چونتیسواں باب

مباہلہ

(باب المباهلة) ٣٤

١ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن محمد بن حكيم، عن أبي مسروق، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قلت: إنا نكلم الناس فنحتج عليهم بقول الله عز وجل: «أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم» فيقولون: نزلت في أمراء السرايا، فنحتج عليهم بقوله عز وجل:

«إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَيَقُولُونَ: نَزَلَتْ فِي الْمُؤْمِنِينَ، وَ نَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ»[۲] فَيَقُولُونَ: نَزَلَتْ فِي قُرْبَى الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: فَلَمْ أَدَعْ شَيْئاً مِمَّا حَضَرَنِي ذِكْرُهُ مِنْ هٰذِهِ وَشِبْهِهِ إِلَّا ذَكَرْتُهُ، فَقَالَ لِي: إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَادْعُهُمْ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، قُلْتُ: وَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: أَصْلِحْ نَفْسَكَ ثَلَاثاً وَ أَظُنُّهُ قَالَ: وَصُمْ وَ اغْتَسِلْ وَ ابْرُزْ أَنْتَ وَهُوَ إِلَى الْجَبَّانِ فَشَبِّكْ أَصَابِعَكَ مِنْ يَدِكَ الْيُمْنَىٰ فِي أَصَابِعِهِ، ثُمَّ أَنْصِفْهُ وَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ وَقُلْ: «اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيمَ، إِنْ كَانَ أَبُو مَسْرُوقٍ جَحَدَ حَقّاً وَادَّعَىٰ بَاطِلاً فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَاناً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَاباً أَلِيماً» ثُمَّ رُدَّ الدَّعْوَةَ عَلَيْهِ فَقُلْ: «وَإِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَادَّعَىٰ بَاطِلاً فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَاناً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَاباً أَلِيماً» ثُمَّ قَالَ لِي: فَإِنَّكَ لَا تَلْبَثُ أَنْ تَرَىٰ ذٰلِكَ فِيهِ، فَوَاللهِ مَا وَجَدْتُ خَلْقاً يُجِيبُنِي إِلَيْهِ.

ابو مسروق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم اپنے مخالفوں کو باطل پر ثابت کرنے کے لئے لاتے ہیں آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ہے تو وہ کہتے ہیں اولی الامر سے مراد امرائے سرایا ہیں پھر حجت لاتے ہیں انما ولیکم اللہ و رسولہ الخ سے تو وہ کہتے ہیں یہ عام مومنین کے بارے میں ہے ہم دلیل لاتے ہیں آیہ مودت سے تو وہ کہتے ہیں اس سے مراد مومنین کے رشتہ دار ہیں مجھے معلوم تھا اس قسم کی آیات وغیرہ کے متعلق سب بیان کیں مگر وہ نہ مانے حضرت نے فرمایا جب ایسی صورت پیش آئے تو ان کو مباہلہ کی دعوت دینا۔ میں نے کہا مباہلہ کیسے کروں فرمایا تین روز اپنے نفس کی اصلاح عبادت سے کر اور میرا گمان ہے کہ حضرت نے فرمایا روزہ رکھ، غسل کر اور تو اور تیرا مخالف دونوں ایک بلند مقام پر جائیں اس کے بعد اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں اس کی انگلیوں میں ڈال پھر انصاف سے کام لے یعنی اپنی طرف سے کہنا شروع کر اے خدا آسمانوں زمینوں کے پروردگار اے ظاہر و غائب کے جاننے والے، اے رحمٰن و رحیم، اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر پورا پورا عذاب آسمان سے نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پھر یہی الفاظ اپنے مخالف سے کہلوا کہ اگر فلاں شخص نے حق سے انکار کیا ہے اور باطل کا مدعی ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل کر یا دردناک بلا میں مبتلا کر پس تو جلد ہی اس کو بلا میں مبتلا دیکھے گا خدا کی قسم میں نے جب کسی سے مباہلہ کرنا چاہا تو اس نے قبول نہ کیا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي الشُّكْرِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: السَّاعَةُ الَّتِي تُبَاهِلُ فِيهَا مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَىٰ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُخَلَّدٍ أَبِي الشُّكْرِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مباہلہ کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان ہے۔
(ایک دوسری روایت میں بھی امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی روایت ہے۔)

٣ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ : تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ : «اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَأَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ» ـ وَ تُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً .

۳- ہمارے بعض اصحاب نے مباہلہ کی یہ صورت بیان کی ہے کہ مخالف کی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر کہو خداوندا اگر فلاں شخص منکر حق ہے تو آسمان سے پورا پورا عذاب اس پر نازل کر یا اپنی طرف سے کبھی ہوئی کسی بلا میں مبتلا کر پھر ستر بار اس پر لعن کر۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي الْمُبَاهَلَةِ قَالَ : تُشَبِّكُ أَصَابِعَكَ فِي أَصَابِعِهِ ثُمَّ تَقُولُ : «اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ حَقّاً وَأَقَرَّ بِبَاطِلٍ فَأَصِبْهُ بِحُسْبَانٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِكَ» . وَتُلَاعِنُهُ سَبْعِينَ مَرَّةً .

۴- ترجمہ اوپر گزرا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : إِذَا جَحَدَ الرَّجُلُ الْحَقَّ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ تُلَاعِنَهُ قُلْ : «اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنْ كَانَ فُلَانٌ جَحَدَ الْحَقَّ وَكَفَرَ بِهِ فَأَنْزِلْ عَلَيْهِ حُسْبَاناً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَاباً أَلِيماً» .

۵- بعض اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی امر حق سے انکار کرے اور اس کو لعن کرنا چاہے تو کہے اے سات آسمانوں اور سات زمینوں کے رب اے عرش کے رب اگر فلاں منکر حق ہے اور کفر پر ہے تو اس پر بھرپور عذاب آسمان سے نازل کر یا کسی دردناک بلا میں مبتلا کر۔

پینتیسواں باب

تمجید باری تعالےٰ

(باب) ۳۵

☆(مَا يُمَجِّدُ بِهِ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي اللَّيْلِ وَثَلَاثَ سَاعَاتٍ فِي النَّهَارِ يُمَجِّدُ فِيهِنَّ نَفْسَهُ ؛ فَأَوَّلُ سَاعَاتِ النَّهَارِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ هٰذَا الْجَانِبَ يَعْنِي مِنَ الْمَشْرِقِ مِقْدَارَهَا مِنَ الْعَصْرِ يَعْنِي مِنَ الْمَغْرِبِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُولَى وَأَوَّلُ سَاعَاتِ اللَّيْلِ فِي الثُّلُثِ الْبَاقِي مِنَ اللَّيْلِ إِلَى أَنْ يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ يَقُولُ : إِنِّي أَنَا اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللهُ لَمْ أَزَلْ وَلَا أَزَالُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ خَالِقُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ، إِنِّي أَنَا اللهُ خَالِقُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ إِنِّي أَنَا اللهُ بَدْءُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيَّ يَعُودُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّي أَنَا اللهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ، لِيَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ، إِنِّي أَنَا اللهُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ . قَالَ : ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مِنْ عِنْدِهِ : وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ نَازَعَهُ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ أَكَبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَدْعُو بِهِنَّ مُقْبِلاً قَلْبُهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا قَضَى حَاجَتَهُ ، وَلَوْ كَانَ شَقِيّاً رَجَوْتُ أَنْ يُحَوَّلَ سَعِيداً

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رات کی تین ساعتیں اور دن کی تین ساعتیں ایسی ہیں کہ ان میں اللہ اپنی تمجید ثنا کرتا ہے اول ساعات نہار وہ ہے جب سورج مشرق سے طلوع ہو اور اس کی مقدار عصر سے یعنی مغرب سے اول تک ہے اور اول ساعات شب تین تہائی رات باقی رہنے سے صبح کے طلوع ہونے تک ہے۔ فرماتا ہے:

میں اللہ رب العالمین ہوں میں اللہ بزرگ برتر ہوں۔ میں اللہ عزت والا اور حکمت والا ہوں میں غفور و رحیم ہوں میں رحمٰن و رحیم ہوں میں روز قیامت کا مالک ہوں میں ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا میں خالق خیر ہوں میں خالق جنت و نار ہوں میں اللہ ہوں میرے ہاتھ میں ہر شے اور میری طرف ہر شے کو لوٹنا ہے میں واحد صمد ہوں غائب و حاضر کا جاننے والا ہوں ملک قدوس ہوں سلام مومن المہیمن عزیز جبار اور متکبر

[illegible]

اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جنت و دوزخ کا خالق ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا نہ تو کسی سے، تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بادشاہ ہے تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا، عزت و جبروت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو صورت دینے والا ہے تیرے اچھے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں تو عزیز و حکیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بزرگی والا ہے تیری ردا کبر ہے۔

چھتیسواں باب

جو لا الہ الا اللہ کہے

(باب) ۳۶

﴿ مَنْ قالَ لا إلهَ إلاّ الله ﴾

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ [illegible] الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَعْظَمُ ثَوَاباً مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لاَ يَعْدِلُهُ شَيْءٌ وَلاَ يَشْرَكُهُ فِي الْأُمُورِ أَحَدٌ.

۱۔ ابوحمزہ نے کہا میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ از روئے ثواب کوئی چیز لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں۔ خدا کی مثل کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۲ ـ عَنْهُ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَالَ: لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ مَنْبَتُهَا فِي مِسْكٍ أَبْيَضَ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحاً مِنَ الْمِسْكِ، فِيهَا أَمْثَالُ ثُدِيِّ الْأَبْكَارِ، تَعْلُو عَنْ سَبْعِينَ حُلَّةً.

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ: لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ.

وَقَالَ: خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْاِسْتِغْفَارُ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «فَاعْلَمْ أَنَّهُ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ»

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو اس کے لیے یاقوت سرخ کا ایک درخت جنت میں لگایا جاتا ہے جس کے پھل شکل میں ... زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھے اور برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار، باکرہ عورتوں کے پستان کی طرح خوشنما، ان کی حفاظت کے لیے ستر غلاف چڑھے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا [illegible] معبود نہیں اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کرو۔

سینتیسواں باب

جس نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا

(باب ۳۷)

من قال لا إله إلا الله والله أكبر

۱ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، [illegible]، عن حريز، عن يعقوب القمي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ثمن الجنة لا إله إلا الله والله أكبر.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جنت کی قیمت لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ہے۔

اڑتیسواں باب

جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہا

(باب) ۳۸

من قال لا إله إلا الله وحده وحده وحده

۱ ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن النعمان، عمن ذكره، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال جبرئيل عليه السلام لرسول الله صلى الله عليه وآله: طوبى لمن قال من أمتك: لا إله إلا الله وحده وحده وحده.

۱۔ جبرئیل علیہ السلام نے رسول سے کہا خوشخبری ہو آپ کی امت سے اس شخص کے لیے جو لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ وحدہ کہے۔

انتالیسواں باب

جو کوئی دس بار لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ کہے

باب ۳۹

☆(مَنْ قالَ: لا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ: عَشْراً)☆

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمانَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ لَيْثٍ الْمُرادِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قالَ عَشْرَ مَرّاتٍ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَبْلَ غُرُوبِها: «لا إِلٰهَ إِلّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» كانَتْ كَفّارَةً لِذُنُوبِهِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: مَنْ صَلَّى الْغَداةَ فَقالَ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضَّ رُكْبَتَيْهِ عَشْرَ مَرّاتٍ: «لا إِلٰهَ إِلّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي [وَهُوَ حَيٌّ لا يَمُوتُ] بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَها، لَمْ يَلْقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ بِعَمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلّا مَنْ جاءَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۱- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی صبح کی نماز کے بعد زانو بدلنے سے پہلے دس بار کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و یمیت و یحیی و ہو حی لا یموت بیدہ الخیر و ہو علی کل شیٍٔ قدیر اور اسی طرح مغرب کے وقت کہے تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے نہ ملے گا مگر وہی جس نے اس جیسا عمل کیا ہو۔

چالیسواں باب

جو کوئی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کہے

(بابٌ) ٤٠

(مَنْ قالَ : أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ : أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ کہے خدا اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔

اکتالیسواں باب

جو دس بار ہر روز اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ الٰہاً واحداً احداً صمداً لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً کہے

(بابٌ) ٤١

(مَنْ قالَ عَشْرَ مَرّاتٍ في كُلِّ يَوْمٍ : أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهاً واحِداً أَحَداً صَمَداً ، لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً)

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقانِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قالَ في كُلِّ يَوْمٍ عَشْرَ مَرّاتٍ : أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ ، إِلٰهاً واحِداً أَحَداً صَمَداً ، لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً ، كَتَبَ اللهُ لَهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَحا عَنْهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دَرَجَةٍ .

وَفي رِوايَةٍ أُخْرىٰ : وَكُنَّ لَهُ حِرْزاً في يَوْمِهِ مِنَ السُّلْطانِ وَالشَّيْطانِ وَلَمْ تُحِطْ بِهِ كَبِيرَةٌ مِنَ الذُّنُوبِ .

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز دس بار یہ کلمات کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ الٰہاً

واحداً احداً صمداً لم يتخذ صاحبةً ولا ولداً، تو اللہ تعالیٰ اس کے نام لکھتا ہے پینتالیس ہزار نیکیاں اور مٹاتا ہے ۴۵ ہزار برائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے ۴۵ ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات حرز ہوتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اس کا احاطہ نہیں کرتے۔

بیالیسواں باب

جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے

باب ۴۲

☆(مَنْ قالَ : يااللّٰهُ يااللّٰهُ ـ عشرَ مرّات ـ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ أَخِي أُدَيْمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ: يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ قِيلَ لَهُ: لَبَّيْكَ مَا حَاجَتُكَ.

۱ ـ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کہا دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جاتا ہے لبیک تیری حاجت کیا ہے۔

تینتالیسواں باب

جو لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً کہے

باب ۴۳

☆(مَنْ قالَ : لاإلٰهَ إلاّاللّٰهُ حقّاً حقّاً)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَرْمَنِيِّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْعِجْلِيِّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عُبُودِيَّةً وَرِقّاً، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِيمَاناً وَصِدْقاً» أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

۱ ـ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ہر روز یہ کلمات کہے لا الٰہ الا اللہ حقاً حقاً لا الٰہ الا اللہ عبودیۃ ورقاً لا الٰہ الا اللہ ایماناً و صدقاً۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس سے روگردانی نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

چوالیسواں باب

جو یارب یارب کہے

(بَابُ) ۴۴

☆(مَنْ قَالَ : يَارَبِّ يَارَبِّ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ الْحُرِّ أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ : يَارَبِّ يَارَبِّ قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ مَاحَاجَتُكَ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو دس بار یارب کہے تو اس سے کہا جاتا ہے تیری کیا حاجت ہے۔

۲ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : مَرِضَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : قُلْ : يَارَبِّ يَارَبِّ ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ فَإِنَّ مَنْ قَالَ ذَلِكَ نُودِيَ لَبَّيْكَ مَاحَاجَتُكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ اسماعیل بن ابوعبداللہ علیہ السلام بیمار ہوئے تو حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہو یارب یارب دس بار جو کوئی ایسا کہے گا اس سے کہا جائے گا ہاں جو حاجت ہو بیان کر۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَارَبِّ يَااللهُ يَارَبِّ يَااللهُ[۲] ـ حَتَّى يَنْقَطِعَ نَفَسُهُ قِيلَ لَهُ : لَبَّيْكَ مَا حَاجَتُكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو ایک سانس بھر یارب یارب یا اللہ کہے اس سے کہا جائیگا بیان کر تیری کیا حاجت ہے۔

پینتالیسواں باب

جو لاالہ الا اللہ خلوص سے کہے

○((بَابُ)) ۴۵

☆(مَنْ قَالَ : لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ مُخْلِصاً)☆

۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْوَشَّاءِ

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ السَّوَّاقِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَا أَبَانُ إِذَا قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَارْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصاً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ يَأْتِينِي مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنَ الْأَصْنَافِ أَفَأَرْوِي لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَانُ إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُسْلَبُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ

۱۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؐ نے اے ابان جب تم کوفہ جاؤ تو یہ حدیث بیان کرنا جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا جنت اس پر واجب ہے میں نے کہا میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں تو کیا میں سب سے بیان کروں فرمایا ہاں اے ابان روز قیامت جب خدا اوّلین و آخرین کو جمع کرے گا تو ان سے لا الٰہ الا اللہ کو سلب کر لیا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو امامت کو ماننے والے ہیں۔

توضیح: صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہیں جب تک اقرار امامت نہ ہو امام رضا علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا تھا کہ بشرطہا وشروطہا وانا من شروطہا یعنی جنت میں جانا مشروط ہے اور ان شرائط میں ایک شرط ہماری پیروی ہے۔

چھیالیسواں باب

جو ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے

(بَابُ) ۴۶

☆(مَنْ قَالَ: مَاشَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)☆

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ فَقَالَ بَعْدَ مَا دَعَا: مَاشَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اسْتَبْسَلَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ لِأَمْرِي اقْضُوا حَاجَتَهُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی دعا کرے اور بعد دعا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو خدا فرماتا ہے میرے بندے نے اقرار کیا اور میرے امر کو اپنا معاملہ سپرد کر دیا پس اے ملائکہ اس کی حاجت بر لاؤ۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: مَاشَاءَ اللهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ سَبْعِينَ مَرَّةً، صُرِفَ عَنْهُ سَبْعِينَ

[illegible]

(٧٨ ([illegible]

[illegible]

[illegible]

(٧٩ ([illegible]

[illegible]

[illegible]

عَنْ يَزِيدَ بْنِ كُلْثُمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ أَوْعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليهما السلام قَالَ: تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ: أَصْبَحْتُ بِاللهِ مُؤْمِناً عَلَىٰ دِينِ مُحَمَّدٍ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهِ وَدِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ، آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَلِيٌّ عليه السلام وَالْأَوْصِيَاءُ وَأَرْغَبُ إِلَى اللهِ فِيمَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے امن و امان سے صبح کی دین محمد اور ان کی سنت پر اور دین علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر میں ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور اعلانیہ باتوں پر اور انکے حاضر پر اور انکے غائب پر اور پناہ مانگتا ہوں خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راغب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راغب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

۵ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَبْتَدِئُ يَوْمِي هٰذَا بَيْنَ يَدَيْ نِسْيَانِي وَعَجَلَتِي بِسْمِ اللهِ وَمَا شَاءَ اللهُ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ أَجْزَأَهُ مِمَّا نَسِيَ فِي يَوْمِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو فرمایا کرتے تھے میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھولنے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کوئی ایسا کہے گا تو اللہ اس روز یاد دلا دے گا ہر اس بات کو جو بھول گیا ہوگا۔

٦ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شِهَابٍ وَسُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ هٰذَا حِينَ يُمْسِي حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام حَتَّىٰ يُصْبِحَ: أَسْتَوْدِعُ اللهَ الْعَلِيَّ الْأَعْلَى الْجَلِيلَ الْعَظِيمَ نَفْسِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ، أَسْتَوْدِعُ اللهَ نَفْسِيَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا تو جبرئیل صبح تک اس کے اوپر اپنے پروں کا سایہ کئے رہیں گے۔

بلند و برتر جلیل و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف میں ڈالتا ہے اور اللہ کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سپرد کرتا ہوں اپنے خالق نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَغَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَمْسَيْتَ قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِنْدَ إِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَحُضُورِ صَلَوَاتِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَائِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» وَادْعُ بِمَا أَحْبَبْتَ.

۷۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے شام ہو تو کہو خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن کے جانے وقت اور لوگ جب تیری نماز میں حاضر ہوں اور تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اس کے بعد دعا کر جو چاہے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا قَالَ لَهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، فَقُلْ فِيَّ خَيْراً وَاعْمَلْ فِيَّ خَيْراً أَشْهَدْ لَكَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِنَّكَ لَنْ تَرَانِي بَعْدَهَا أَبَداً، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَمْسَى يَقُولُ: مَرْحَباً بِاللَّيْلِ الْجَدِيدِ وَالْكَاتِبِ الشَّهِيدِ اكْتُبَا عَلَى اسْمِ اللهِ، ثُمَّ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے آدمی کے لیے جو دن آتا ہے وہ کہتا ہے اے ابن آدم میں نیا دن ہوں اور تیرے اوپر گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر اچھی بات کہو اور نیک عمل کرو میں روز قیامت تیرا گواہ ہوں گا اور اس کے بعد مجھے کبھی نہ دیکھے گا حضرت علی علیہ السلام ہر شام کو کہتے خوش حال تیرا اے نئی رات اور کاتب (فرشتہ) حاضر ہے وہ اللہ کا نام لے کر لکھتا ہے پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا تَغَيَّرَتِ الشَّمْسُ فَاذْكُرِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتَ مَعَ قَوْمٍ يَشْغَلُونَكَ فَقُمْ وَادْعُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو اللہ کو یاد کرو اور اگر تمہیں روکنا چاہیں تو اٹھ کھڑے ہو اور خلوت میں دعا کرو۔

١٠ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثٌ تَنَاسَخَهَا الْأَنْبِيَاءُ[1] مِنْ آدَمَ عليه السلام حَتَّى وَصَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَاناً تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِيناً حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرَضِّنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي».

وَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَزَادَ فِيهِ: «حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ».

۱۰- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین کلمات ایسے ہیں کہ میراث میں پہنچے ہیں انبیاء کو آدم سے حضرت رسول خدا تک، آنحضرت صبح کو فرماتے تھے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان کا تاکہ تو ملاقات کرے اس کی وجہ سے میرے دل سے اور سوال کرتا ہوں یقین کا تاکہ میں جانوں کہ جو مصیبت آتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے اور تجھ سے طلب توفیق کرتا ہوں راضی ہونے کے لئے اس چیز پر جو تو نے میری قسمت میں لکھ دی ہے

اور ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ اضافہ کیا ہے، یہاں تک کہ میں جلدی نہ کروں اس امر میں جس میں تو نے تاخیر کی ہے اور نہ تاخیر کروں اس میں جس میں تو نے جلدی کی ہے اے حی و قیوم میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں میری حالت کی پوری پوری اصلاح کر اور توفیق دے کہ میں اپنے نفس پر آن واحد کے لئے کبھی اعتماد نہ کروں اور اللہ کی رحمت ہو محمد اور آل محمد پر۔

١١ - وَ[رُوِيَ] عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَصْبَحْنَا وَالْمُلْكُ لَهُ وَأَصْبَحْتُ عَبْدَكَ وَابْنَ عَبْدِكَ وَابْنَ أَمَتِكَ فِي قَبْضَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ رِزْقاً مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ وَاحْفَظْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَفِظُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَفِظُ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْ لِي حَاجَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ، اللَّهُمَّ أَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ وَارْزُقْنِي عَلَيْهَا الشُّكْرَ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا اللهُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، يَا اللهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ وَرَبَّ الْأَرْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ وَيَا اللهُ [يَا] لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ».

۱۱- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے حمد ہے خدا کی اس پر کہ ہم نے صبح کی، ملک اسی کا ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں، تیری کنیز کا فرزند ہوں تیرے قبضہ قدرت میں ہوں خدایا اپنے فضل سے مجھے رزق دے جہاں

سے ملنے کا مجھے گمان ہو اور جہاں سے ملنے کا نہ ہو میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں خدایا مجھے اپنے فضل سے رزق دے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا، خدایا مجھے صحت و عافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے، اے واحد اے احد اے احد اے اللہ رحمٰن ورحیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہر درد کی شفا تو ہی ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي وَهٰذَا النَّهَارَ خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِكَ ؛ اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِهِ بِي ، اللَّهُمَّ وَلَا تُرِهِ مِنِّي جُرْأَةً عَلَى مَعَاصِيكَ وَلَا رُكُوباً لِمَحَارِمِكَ ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ وَاللَّأْوَاءَ[1] وَالْبَلْوَى وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَمَنْظَرَ السُّوءِ فِي نَفْسِي وَمَالِي» .

قَالَ : وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَ يُصْبِحُ : « رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيّاً وَبِالْقُرْآنِ بَلَاغاً وَبِعَلِيٍّ إِمَاماً» - ثَلَاثاً - إِلَّا كَانَ حَقّاً عَلَى اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

قَالَ : وَ كَانَ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَمْسَى : أَصْبَحْنَا لِلّٰهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلّٰهِ حَامِدِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ» قَالَ : وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : «أَمْسَيْنَا لِلّٰهِ شَاكِرِينَ وَأَصْبَحْنَا لِلّٰهِ حَامِدِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا أَصْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ» .

۱۲۔ امیرالمومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوندا نہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندا اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے حبس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شماتتِ اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمدؐ کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار، تو خدائے عزیز و جبار کے لئے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہا اور جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے صبح کی دآنحالیکہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی درآنحالیکہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں۔ اور جب صبح ہوتی تو فرماتے ہم شام کی شکر گزاری میں صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی

مسلمان ہونے کی حالت میں صحیح وسالم۔

١٣ – عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَإِلَى اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، نَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَشَرٍّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ ضِيقِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، اللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ أَبْلِغْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ عَنِّي السَّلَامَ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِدِرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِكَ أَنْ تُمِيتَنِي غَرَقاً أَوْ حَرَقاً أَوْ شَرَقاً أَوْ قَوَداً أَوْ صَبْراً أَوْ مَسَمّاً أَوْ تَرَدِّياً فِي بِئْرٍ أَوْ أَكِيلَ السَّبُعِ أَوْ مَوْتَ الْفُجَاءَةِ أَوْ بِشَيْءٍ مِنْ مِيتَاتِ السُّوءِ وَلٰكِنْ أَمِتْنِي عَلَى فِرَاشِي فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صلى الله عليه وآله مُصِيباً لِلْحَقِّ غَيْرَ مُخْطِئٍ ، أَوْ فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتَّهُمْ فِي كِتَابِكَ «كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ» أُعِيذُ نَفْسِي وَوُلْدِي وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ – حَتَّى يَخْتِمَ السُّورَةَ – وَأُعِيذُ نَفْسِي وَوُلْدِي وَمَا رَزَقَنِي رَبِّي بِقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ – حَتَّى يَخْتِمَ السُّورَةَ – وَيَقُولُ – : الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ مَا خَلَقَ [الله] وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْوَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ » وَيُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ .

١٣۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار صبح کو فرمایا کرتے تھے اللہ کے نام سے شروع اللہ کے ساتھ اللہ کی طرف اللہ کی راہ میں ملت رسولؐ پر ہو کر کہتا ہوں خدایا میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنے معاملہ کو تیری تفویض میں دے دیا ہے اے رب العالمین تیرے اوپر توکل ہے یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے داہنے سے میرے بائیں سے میرے اوپر سے میرے نیچے سے اور میری ہر طرف سے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے سوا کسی سے مدد و قوت درکار نہیں، تجھ سے بخشش اور عافیت کا خواستگار ہوں دنیا و آخرت کی ہر برائی اور شر میں

میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور رات اور دن میں مصیبتوں کے حملوں سے، اے مشعر الحرام کے رب، اے حرمت والے شہر کے رب، اے مقام حل وحرم کے رب میرا اسلام محمد وآل محمدؐ تک پہنچا دے، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیری مستحکم زرہ میں، اور ان اسمائے حسنیٰ میں جو تو نے جمع کیے ہیں اپنے خاص بندوں میں، مجھے غرق ہو کر مرنے سے بچانا اور جل کر مرنے سے یا حلق میں کوئی چیز اٹکنے سے یا قصاص یا محبوس ہو کر مرنے سے یا زہر دیئے جانے یا کنوئیں میں گر کر مرنے یا درندے کے پھاڑ کھانے یا ناگہانی موت یا کوئی اور بری موت سے تو مجھے میرے بستر پر موت دے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں۔

اور بغیر خطا کے حق تک پہنچنے والا ہوں اور مجھے اس صف میں داخل کر جس کی تعریف تو نے اپنی کتاب میں یوں فرمائی گویا سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں۔ میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو اور اس کلام کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جو میرے رب کا ہے قل اعوذ برب الناس تا آخر سورہ اور فرماتے تھے خدا کی حمد ہے بقدر اس کی تمام مخلوق اور مثل اس چیز کے جو اس نے پیدا کیا اور اللہ کی حمد ہے بقدر اس مخلوق کے جس نے روئے زمین کو بھر دیا اور اس کی حمد ہے بقدر اس کے کلمات کی سیاہی کے اور اس کی حمد ہے بقدر وزن عرش اور اس کی حمد ہے اس کی رضا کے لیے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے وہ آسمانوں اور زمینوں والوں کا پالنے والا ہے پاک ہے وہ ذات وہ عرش عظیم کا مالک ہے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شقاوت سے اور دشمنوں کی شماتت سے اور پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور گراں گوشی جو حق بات کو نہ سنے اور پناہ مانگتا ہوں کہ کی بری صورت کے پیش آنے سے، خاندان والوں میں مال میں یا اولاد میں اور پھر حضرت دس بار محمد وآل محمد پر درود بھیجتے تھے۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : مامِنْ عَبْدٍ يَقُولُ إِذا أَصْبَحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ : «اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيراً وَسُبْحانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً وَالْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ كَثِيراً ، لاشَرِيكَ لَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» إِلّا ابْتَدَرَهُنَّ مَلَكٌ وَجَعَلَهُنَّ فِي جَوْفِ[٢] جَناحِهِ وَصَعِدَ بِهِنَّ إِلَى السَّماءِ الدُّنْيا فَتَقُولُ الْمَلائِكَةُ : مامَعَكَ ؟ فَيَقُولُ : مَعِي كَلِماتٌ قالَهُنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذا وَكَذا ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ مَنْ قالَ هٰؤُلاءِ الْكَلِماتِ وَغَفَرَ لَهُ قالَ : وَكُلَّما مَرَّ بِسَماءٍ قالَ لِأَهْلِها مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ مَنْ قالَ هٰؤُلاءِ الْكَلِماتِ وَغَفَرَ لَهُ ، حَتّى يَنْتَهِيَ بِهِنَّ إِلى حَمَلَةِ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ مَعِي كَلِماتٍ تَكَلَّمَ بِهِنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذا وَكَذا فَيَقُولُونَ : رَحِمَ اللهُ هٰذَا الْعَبْدَ وَغَفَرَ لَهُ انْطَلِقْ بِهِنَّ إِلى حَفَظَةِ كُنُوزِ مَقالَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ هٰؤُلاءِ كَلِماتُ الْكُنُوزِ حَتّى تَكْتُبَهُنَّ فِي دِيوانِ الْكُنُوزِ .

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب طلوع سے پہلے کوئی بندہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور صبح و شام کہتا ہے سبحان اللہ اور بہت زیادہ الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ کہتا ہے اور درود بھیجتا ہے محمد و آل محمد پر تو ان کلمات کو ایک فرشتہ اپنے پروں کے درمیان لے لیتا ہے اور انھیں لے کر آسمان کی طرف صعود کرتا ہے ملائکہ کہتے ہیں یہ تیرے ساتھ کیا چیز ہے وہ کہتا ہے یہ وہ کلمات ہیں جن کو ایک مومن نے کہا ہے اور وہ ایسے ایسے ہیں وہ کہتے ہیں اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے اور اس کی خطاؤں کو بخش دے، امام نے فرمایا پس جس آسمان پر جائے گا اسی طرح کہے گا اور وہ کہیں گے اللہ ان کلمات کے کہنے والے پر رحم کرے یہاں تک کہ وہ حاملانِ عرش تک پہنچے گا اور ان سے کہے گا میرے پاس وہ کلمات ہیں جو ایک مرد مومن نے ایسے ایسے کہے ہیں وہ کہیں گے اللہ اس بندہ پر رحم کرے اور اس کے گناہ بخش دے ان کو لے جا مومنین کے اقوال کے خزانچی کے پاس کیونکہ یہ کلمات کنوز سے ہیں تاکہ وہ ان کو خزانوں کے دفتر میں لکھ لے۔

١٥ - حُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ سَمَاعَةَ ؛ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَصْبَحْتَ فَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ فِي بِلَادِكَ وَعِبَادِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَحِلْمِكَ وَكَرَمِكَ كَذَا وَكَذَا» .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب صبح ہو تو کہو خدایا میں پناہ مانگتا ہوں میں ان سب سے جن کو تو نے پیدا کیا ہے اپنے شہروں میں اور اپنے بندوں میں اور یا اللہ میں تیرے جلال و حلم و کرم سے یہ سوال کرتا ہوں۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : «سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - ثَلَاثاً - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي اللَّيْلِ ؛ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّةِ مُلْكِكَ وَشِدَّةِ قُوَّتِكَ وَبِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِكَ» . ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جناب علی علیہ السلام صبح کو فرماتے تھے پاک ہے وہ اللہ جو مالک و قدوس ہے (تین بار) خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور صحت و عافیت کے بدل جانے سے اور اچانک تیرے عذاب سے اور بدبختی کے پانے سے اور گزشتہ رات میں جو برائی ہو چکی ہو اس سے خدایا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری بادشاہت کی عزت کا واسطہ ہے تیری بے انتہا قوت سے تیری عظیم سلطنت و قدرت سے جو تجھے اپنی مخلوق پر

پہ حاصل ہے پھر اپنی حاجت بیان کرے۔

١٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ» عِنْدَ الْمَسَاءِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. قَالَ: قُلْتُ: بِيَدِهِ الْخَيْرُ؟ قَالَ: إِنَّ بِيَدِهِ الْخَيْرَ وَلٰكِنْ قُلْ كَمَا أَقُولُ [لَكَ] عَشْرَ مَرَّاتٍ وَأَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغْرُبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

١٧۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے، مارتا ہے اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا بیدہ الخیر بھی کہوں فرمایا بے شک اس کے ہاتھ میں خیر ہے لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (دس بار) اور کہو اعوذ باللہ السمیع العلیم طلوع و غروب آفتاب کے وقت دس بار۔

١٨ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْيُسْرُ وَالْعَافِيَةُ، اللّٰهُمَّ هَيِّئْ لِي سَبِيلَهُ وَبَصِّرْنِي مَخْرَجَهُ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ قَضَيْتَ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ مَقْدِرَةً بِالشَّرِّ فَخُذْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَاكْفِنِيهِ بِمَا شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ».

١٨۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے حمد ہے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر، حمد ہے صبح کو شگافتہ کرنے والے خدا پر (تین بار) خداوندا اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو خداوندا میرے لئے اس کا راستہ مہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے تاکہ فضول خرچی نہ ہو۔ خدا اگر قضا و قدر یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو تو اس کو پکڑ لے اس کے سامنے سے اس کے پیچھے سے اس کے داہنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور مجھے بچائے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

١٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ

السَّرَّاجِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ فِي ذِمَّتِكَ وَجِوَارِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَوْدِعُكَ دِينِي وَنَفْسِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَأَعُوذُ بِكَ يَا عَظِيمُ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ جَمِيعاً وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يُبْلِسُ بِهِ إِبْلِيسُ وَجُنُودُهُ». إِذَا قَالَ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ شَيْءٌ، وَإِذَا أَمْسَى فَقَالَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ شَيْءٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ.

۱۹- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی صبح کو کہے خدایا میں نے صبح کی ہے تیری حفاظت میں تیری قربت میں خداوندا میں نے اپنے دین اپنے نفس اپنی دنیا اپنی آخرت اپنے اہل و مال کو تیرے سپرد کر دیا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے عظیم الشان ذات تیری مخلوق کے شر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں، ابلیس اور اس کے لشکر کی فریب کاری سے۔ جب یہ کلمات کہے گا تو اس روز کوئی شے نقصان نہ دے گی اور اگر شام کو کہے گا تو انشاء اللہ اس رات کوئی شے اسے نقصان نہ دے گی۔

۲۰- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ وَالْغَدَاةَ فَقُلْ: «بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» سَبْعَ مَرَّاتٍ. فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا جُنُونٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ. قَالَ: وَتَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِفَالِقِ الْإِصْبَاحِ» مَرَّتَيْنِ. «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّيْلَ بِقُدْرَتِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ بِرَحْمَتِهِ وَنَحْنُ فِي عَافِيَةٍ». وَيَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآخِرَ الْحَشْرِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنَ الصَّافَّاتِ «وَسُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيّاً وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي عَمِلْتُ سُوءاً وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ».

۲۰- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم مغرب یا صبح کی نماز پڑھو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سات بار جو ایسا کہے گا تو اس کو نہ جذام ہوگا نہ برص نہ جنون نہ ستر قسم کی بیماریوں میں سے کوئی اور فرمایا کہو صبح و شام کا وقت ہو۔ الحمد للہ رب الصباح الحمد لفالق الاصباح دوبار اور الحمد للہ الذی۔

حمد ہے اس اللہ کی جس نے اپنی قدرت سے رات کو ہٹایا اور اپنی رحمت سے دن کو نکالا اور ہم خیر و عافیت سے ہیں پھر پڑھے آیۃ الکرسی اور سورۂ حشر کی آخری آیات اور سورۂ صافات کی دس آیتیں اور کہیں سبحان ربک رب العزۃ

عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین، پاک ہے وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں رات کو اور دن کو اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مرنے کے بعد زمین کو پھر زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے اس کی رحمت اس کے غضب سے پہلے ہے، اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو قابل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے اور مجھ پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

٢١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: «اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ وَأَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، أَصْبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ وَأُومِنُ بِوَعْدِكَ وَأُوفِي بِعَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَصْبَحْتُ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَمِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ، عَلَى ذٰلِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ إِنْ شَاءَ اللهُ. اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا أَحْيَيْتَنِي بِهِ وَأَمِتْنِي إِذَا أَمَتَّنِي عَلَى ذٰلِكَ وَابْعَثْنِي إِذَا بَعَثْتَنِي عَلَى ذٰلِكَ، أَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضْوَانَكَ وَاتِّبَاعَ سَبِيلِكَ، إِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي، آلُ مُحَمَّدٍ أَئِمَّتِي لَيْسَ لِي أَئِمَّةٌ غَيْرُهُمْ، بِهِمْ أَئْتَمُّ وَإِيَّاهُمْ أَتَوَلَّى وَبِهِمْ أَقْتَدِي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ أَوْلِيَائِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْنِي أُوَالِي أَوْلِيَاءَهُمْ وَأُعَادِي أَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَآبَائِي مَعَهُمْ».

۲۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے یوں دعا کرے خدایا حمد تیرے ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی اور تیرے وعدے پر ہوں اور تیرے وعدہ پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بھر تیرے عہد کو پورا کرنے والا ہوں مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے جو وحدہٗ لا شریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے عبد و رسول ہیں، میں فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، ملت ابراہیم اور دین محمدؐ پر ہوں ان شاء اللہ اسی پر میرا جینا ہے اور اسی پر میرا مرنا ہے خدایا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا میں تیری مرضی کا خواستگار ہوں اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میرا پشت پناہ تو ہی ہے اور تیرے ہی سپرد میرا معاملہ ہے آل محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں انہی کی اقتدا کرتا ہوں خدایا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے اور مجھے صالحین میں داخل کر میرے آباء و اجداد انہی کے ساتھ ہوں۔

٢٢ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَلِّمْنِي شَيْئاً أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَ إِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ : قُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحْمَدَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ ، اللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَأَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ» .

۲۲۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا ایسی بتائیے کہ صبح و شام پڑھا کروں فرمایا کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لائق ہے جس طرح وہ پسند کرے، حمد ہے اس خدا کے لئے جو اس کا اہل ہے۔ خداوندا مجھے داخل کر ہر اس نیکی میں جس میں تو نے محمد و آل محمد کو داخل کیا ہے اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد و آل محمد کو نکالا ہے۔

٢٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ ؛ عَنْ فُرَاتِ بْنِ الْأَحْنَفِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَهْمَا تَرَكْتَ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَتْرُكْ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَسْتَغْفِرُكَ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَ فِي هَذَا الْيَوْمِ لِأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ أَهْلِ لَعْنَتِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ مِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ ، إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هَذَا الصَّبَاحِ وَفِي هَذَا الْيَوْمِ بَرَكَةً عَلَى أَوْلِيَائِكَ وَعِقَاباً عَلَى أَعْدَائِكَ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاكَ وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ ؛ اللَّهُمَّ اخْتِمْ لِي بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيراً اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ مُنْقَلَبَهُمْ وَمَثْوَاهُمْ ، اللَّهُمَّ احْفَظْ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ بِحِفْظِ الْإِيمَانِ وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزِيزاً وَ افْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً وَاجْعَلْ لَهُ وَلَنَا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً ، اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَاناً وَفُلَاناً وَالْفِرَقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى رَسُولِكَ وَوُلَاةَ الْأَمْرِ بَعْدَ رَسُولِكَ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ وَ شِيعَتِهِمْ وَأَسْأَلُكَ الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِكَ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِكَ وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى مَا أَمَرْتَ بِهِ لَا أَبْتَغِي بِهِ بَدَلاً وَلَا أَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً ، اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّي دُعَائِي وَمَا تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ مِنْ خَيْرٍ فَضَاعِفْهُ لِي أَضْعَافاً [مُضَاعَفَةً] كَثِيرَةً وَآتِنَا مِنْ لَدُنْكَ [رَحْمَةً وَ] أَجْراً عَظِيماً ، رَبِّ مَا أَحْسَنَ

مَا ابْتَلَيْتَنِي وَأَعْظَمَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَأَطْوَلَ مَا عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَتَرْتَ عَلَيَّ ، فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلٰهِي كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً عَلَيْهِ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لِوَجْهِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

۲۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امور نافلہ میں سے کوئی بات چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن ہر صبح و شام یہ کہنا نہ چھوڑو۔ یا اللہ اس صبح کو اور اس دن کو تجھ سے طلب مغفرت کرتا ہوں ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برأت ظاہر کرتا ہوں ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہ ہم جن مشرکین کی سلطنت میں ہیں اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بدقوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خداوندا اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر۔

خداوندا دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خداوندا سورج کے طلوع سے غروب آفتاب تک امن و امان کو ہمارے لئے قائم رکھ۔

خداوندا میرے والدین کو بخش دے اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انھوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا ہے اور بخش دے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خداوندا تو جانتا ہے ان کے پلٹ کر جانے کی جگہ اور مقام کو خدایا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلبہ والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسانی سے ان کو فتح دے اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مدد دیا ہوا بادشاہ دے۔

خداوندا فلاں فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنھوں نے تیرے رسولؐ کی اور رسولؐ کے بعد اولیاء امر کی مخالفت کی اور ان کے بعد جو آئمہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور جو تو نے حکم دیا ہے اس کی حفاظت کرتا ہوں میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا اور نہ اپنے ایمان کو تھوڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

خدایا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور بچالے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے فیصلہ کیا ہے اور تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ تیری ذات صاحب برکت و برتری ہے اے پاک ذات تو بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی حاصل کی ہے اسے کئی گنا بڑھا دے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجر عظیم، یا رب تو کتنا اچھا ہے وہ جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا اور کتنا گراں قدر ہے وہ عطیہ جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے

اکثر گناہوں کو چھپایا ہے اے خدا تیرے لئے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جس کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لئے ہے۔

٢٤ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ : «مَا شَاءَ اللهُ كَانَ ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يُصَلِّي الْفَجْرَ لَمْ يَرَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، شَيْئاً يَكْرَهُهُ .

۲۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ ماشاء اللہ کان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

٢٥ ـ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» دَفَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَهْوَنُهَا الرِّيحُ وَالْبَرَصُ وَالْجُنُونُ وَ إِنْ كَانَ شَقِيّاً مُحِيَ مِنَ الشَّقَاءِ وَ كُتِبَ فِي السُّعَدَاءِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، خدا اس سے ستر بلاؤں کو دور رکھتا ہے جن میں کم از کم استسقاء، برص، جنون ہے۔ اگر وہ مرد شقی ہوگا تو خدا فرد اشقیاء سے اس کا نام کاٹ کر فرد سعد میں داخل کر دے گا۔

٢٦ ـ وَفِي رِوَايَةِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَهْوَنُهُ الْجُنُونُ وَالْجُذَامُ وَالْبَرَصُ وَإِنْ كَانَ شَقِيّاً رَجَوْتُ أَنْ يُحَوِّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّعَادَةِ .

۲۶۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم ان بیماریوں میں جنون و جذام برص ہے اگر وہ شقی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکوں میں داخل کرے گا۔

٢٧ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُصْبِحُ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمْسِي لَمْ يَخَفْ شَيْطَاناً وَلَا سُلْطَاناً وَلَا بَرَصاً وَلَا جُذَاماً ، وَلَمْ يَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : وَأَنَا أَقُولُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ .

۲۷۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو اور تین بار شام کو کہو اور نہ شیطان سے ڈرو نہ سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

۲۸ ـ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْغَدَاةَ وَالْمَغْرِبَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» ـ سَبْعَ مَرَّاتٍ ـ فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا لَمْ يُصِبْهُ جُنُونٌ وَلَاجُذَامٌ وَلَابَرَصٌ وَلَاسَبْعُونَ نَوْعاً مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم جو کہے گا اس کو نہ جنون ہوگا نہ جذام و برص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

۲۹ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ سَعْدِبْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَلَاتَبْسُطْ رِجْلَكَ وَلَا تُكَلِّمْ أَحَداً حَتَّى تَقُولَ مِائَةَ مَرَّةٍ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْغَدَاةِ فَمَنْ قَالَهَا دَفَعَ اللهُ عَنْهُ مِائَةَ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَدْنَى نَوْعٍ مِنْهَا الْبَرَصُ وَالْجُذَامُ وَالشَّيْطَانُ وَالسُّلْطَانُ .

۲۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو بغیر پیر پھیلائے اور کسی سے کلام کئے سو مرتبہ کہو، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو ایسا کہے گا اللہ اس سے ایک سو بلاؤں کو دور رکھے گا جن میں کمتر، برص و جذام اور شر شیطان و سلطان ہے۔

۳۰ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَنَظَرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَيَعْلَمُ وَلَايُعْلَمُ ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ؛ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ وَمِنْ شَرِّ مَا كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ أَبِي مُرَّةَ وَمَا وَلَدَ وَمِنْ شَرِّ الرَّسِيسِ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفْتُ وَمَا لَمْ أَصِفْ ؟ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ذَكَرَ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ ، قَالَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : «سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ـ ثَلَاثاً ـ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ

نِعْمَتِکَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عافِيَتِکَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِکَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقاءِ وَمِنْ شَرِّ ماسَبَقَ فِي الْكِتابِ
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِعِزَّةِ مُلْكِکَ وَشِدَّةِ قُوَّتِکَ وَبِعَظِيمِ سُلْطانِکَ وَبِقُدْرَتِکَ عَلىٰ خَلْقِکَ».

۳۰۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام کو جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، حمد ہے اس خدا کی جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور حمد ہے اس خدا کے لیے جو ہر چیز کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو بیان نہیں کرسکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق علم نہیں رکھتا وہ جانتا ہے دزدیدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جو اوپر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے اور دن میں ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور نہیں بیان کیا اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے۔

ان اسمائے الٰہی کا ذکر امان ہے درندہ سے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے، امام نے فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے "سبحان اللہ الملک القدوس" (تین بار) خدایا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آنے سے اور اس شقاوت کے پانے سے جس کا ذکر کتاب میں ہوچکا ہے خدایا میں تیری عزت و سلطنت اور شدید قوت اور عظیم الشان حکومت اور خلق پر تیری قدرت سے سوال کرتا ہوں

۳۱۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هاشِمٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: إِنَّ الدُّعاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِها سُنَّةٌ واجِبَةٌ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ تَقُولُ: «لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَحَيٌّ لا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ـ عَشْرَ مَرّاتٍ ـ وَتَقُولُ: «أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزاتِ الشَّياطِينِ وَأَعُوذُ بِکَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ، إِنَّ اللهَ هُوَالسَّمِيعُ الْعَلِيمُ» ـ عَشْرَمَرّاتٍ ـ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ فَإِنْ نَسِيتَ قَضَيْتَ كَما تَقْضِي الصَّلاةَ إِذا نَسِيتَها.

۳۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے مع طلوع فجر اور وقت مغرب کے کہو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ، اسی کی بادشاہت ہے اسی کی حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے (دس مرتبہ) اور کہو میں سمیع و علیم خدا سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وساوس سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اور اگر بھول جاؤ تو اسی طرح ادا کرو جیسے نماز بھول جانے پر ادا کرتے ہو۔

٣٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «أَسْتَعِيذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ يَحْضُرُونِ ، إِنَّ اللهَ هُوَالسَّمِيعُ الْعَلِيمُ» وَقُلْ: «لاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَعَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَفْرُوضٌ هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ مَفْرُوضٌ مَحْدُودٌ تَقُولُهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ عَشْرَمَرَّاتٍ فَإِنْ فَاتَكَ شَيْءٌ فَاقْضِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

٣٢ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلاتا اور مارتا ہے مارتا اور جلاتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرض محدود ہے یہ کہو قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب دس بار۔ اگر نہ کہا ہو تو کہو رات میں یا دن میں (جب یاد آئے)

٣٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الدُّعَاءِ مَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِ إِذَا نَسِيَهُ أَنْ يَقْضِيَهُ يَقُولُ بَعْدَالْغَدَاةِ: «لاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَحَيٌّ لايَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ [كُلُّهُ] وَهُوَعَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ـ عَشْرَمَرَّاتٍ ـ وَيَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِذَا نَسِيَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً كَانَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُ .

٣٣ ـ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے۔ صبح کو دس بار کہے
لاالٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ الخ
اور دس بار کہے اعوذ باللہ السمیع العلیم اگر بھول جائے تو اس قضا کو ادا کرے۔

٣٤ ـ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ : مَاعَلِمْتُ شَيْئاً مُوَظَّفاً غَيْرَ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَعَشْرَمَرَّاتٍ بَعْدَالْفَجْرِ تَقُولُ : «لاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَحْدَهُ لاشَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ [يُحْيِي وَيُمِيتُ] وَهُوَعَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» وَيُسَبِّحُ مَاشَاءَ تَطَوُّعاً .

٣٤ ـ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح فاطمہؑ سے بہتر وظیفہ میں کوئی تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو لاالٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٍٔ قدیر اس کے علاوہ

خوشنودیٔ خدا کے لئے جو چاہو پڑھو۔

۳۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَالَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ : «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ [وَيُمِيتُ وَيُحْيِي] وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ـ عَشْرَ مَرَّاتٍ ـ «وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَسَبَّحَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَهَلَّلَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمِدَ اللهَ خَمْساً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ فِي ذٰلِكَ الصَّبَاحِ مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِذَا قَالَهَا فِي الْمَسَاءِ لَمْ يُكْتَبْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَافِلِينَ .

۳۵ ـ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے۔
اور دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور ۳۵ بار الحمد للہ ۔ تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

۳۶ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً فَكَتَبَ إِلَيَّ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : «اللهُ اللهُ اللهُ رَبِّيَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً» وَإِنْ زِدْتَ عَلَى ذٰلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَا لَكَ فِي حَاجَتِكَ فَهُوَ لِكُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ .

۳۶ ـ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا ۔ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے انھوں نے کہا صبح و شام کہا کرو
"اللہ اللہ اللہ ربی الرحمٰن الرحیم لا اشریک بہ شیئاً"
اگر اس پر کچھ زیادہ کرو تو بہتر ہے پھر اپنی حاجت بیان کرو ، ہر شے اذنِ خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے

۳۷ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَدَعْ أَنْ تَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَيْتَ : «اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي دِرْعِكَ الْحَصِينَةِ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ» فَإِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ : هٰذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَخْزُونِ .

۳۷ ـ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے مت کرو ترک اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو

اللہم اجعلنی فی درعک الحصینۃ التی تجعل فیہا من ترید
میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے یہ دعا خزانۂ الٰہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

۳۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا عَنَى بِقَوْلِهِ: «وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالَغَ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَرَبِّي مَحْمُودٌ أَصْبَحْتُ لَا أُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئاً وَلَا أَدْعُو مَعَهُ إِلٰهاً وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيّاً ـ ثَلَاثاً ـ وَإِذَا أَمْسَى قَالَهَا ثَلَاثاً، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى» قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي نُوحٍ: «إِنَّهُ كَانَ عَبْداً شَكُوراً»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالَغَ فِيهِنَّ، قُلْتُ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ مَا أَصْبَحَتْ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَإِنَّهَا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ وَلَكَ الشُّكْرُ كَثِيراً. كَانَ يَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثاً وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثاً، قُلْتُ: فَمَا عَنَى بِقَوْلِهِ فِي يَحْيَى: «وَحَنَاناً مِنْ لَدُنَّا وَزَكَاةً» قَالَ: تَحَنُّنَ اللهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَلَغَ مِنْ تَحَنُّنِ اللهِ عَلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا قَالَ: يَا رَبِّ! قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَبَّيْكَ يَا يَحْيَى.

۳۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔ فرمایا وہ چند کلمات تھے توقیف الٰہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تھے فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے میں نے صبح کی درآنحالیکہ میرا رب معبود ہے میں نے صبح کی درآنحالیکہ میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں اور نہ میں اس کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (تین بار) اور جب شام ہوتی تو بھی تین بار کہتے اس پر خدا نے قرآن میں نازل کیا۔ وابراہیم الذی وفیٰ، میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارے میں فرمایا ہے انہ کان عبداً شکورا۔ فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے۔ فرمایا صبح کو کہتے تھے میں نے اس گواہی کے ساتھ صبح کی کہ دین و دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے وحدہٗ لا شریک یہ سب تیری طرف سے ہے اس پر میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ حناناً من لدنا وزکوٰۃ،، فرمایا اللہ کی ان پر مہربانی تھی۔ میں نے کہا وہ کس شان سے تھی۔ فرمایا جب وہ کہتے تھے یارب تو خدا کہتا تھا۔ لبیک اے یحییٰ۔

اُنچاسواں باب

سوتے اور جاگتے وقت کی دعا

(باب) ۴۹

☆(الدُّعاءِ عِنْدَ النَّوْمِ وَ الانْتِباهِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، جَمِيعاً عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَ يُمِيتُ الْأَحْيَاءَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ- خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ .

۱- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بطن مادر سے نکلا ہے۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي احْتَبَسْتُ نَفْسِي عِنْدَكَ فَاحْتَبِسْهَا فِي مَحَلِّ رِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَإِنْ رَدَدْتَهَا [إِلَى بَدَنِي] فَارْدُدْهَا مُؤْمِنَةً عَارِفَةً بِحَقِّ أَوْلِيَائِكَ حَتَّى تَتَوَفَّاهَا عَلَى ذَلِكَ .

۲- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم سے کوئی بستر خواب پر جائے تو کہے۔ خداوندا میں نے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹانا کہ ایمان لانے والی ہو اور تیرے اولیاء کے حق کو پہچاننے والی ہو اور اسی حالت پر اس کو موت دینا۔

۳. حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ : آمَنْتُ بِاللهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقَظَتِي .

۳- امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور شیطان سے بیزار

ہوں یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ كَانَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيَقُولُ: بِسْمِ اللهِ آمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقَظَتِي.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرشِ خواب پر جاتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے راوی نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا اول پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر فرماتے تھے میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی۔ خداوندا میری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِحْتِلَامِ وَمِنْ سُوءِ الْأَحْلَامِ وَأَنْ يَلْعَبَ بِيَ الشَّيْطَانُ فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جنب ہونے سے بدخوابوں سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں فریب دے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَكَبِّرِ اللهَ أَرْبَعاً وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدْهُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحْهُ ثَلَاثاً وَثَلَاثِينَ وَتَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَعَشْراً مِنْ آخِرِهَا.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ پھر آیت الکرسی پڑھو اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھو اور پھر سورۂ والصافات کی دس اول اور دس آخر کی آیات پڑھو۔

٧ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَخِيهِ أَنَّ شِهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَقَالَ: قُلْ لَهُ: إِنَّ امْرَأَةً تُفْزِعُنِي فِي

الْمَنَامِ بِاللَّيْلِ ؛ فَقَالَ : قُولِي لَهُ : احْمِلْ مِسْبَاحاً وَكَبِّرِ اللهَ أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ تَكْبِيرَةً وَسَبِّحِ اللهَ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ تَسْبِيحَةً وَاحْمَدِ اللهَ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ وَقُلْ : لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمِيتُ وَيُحْيِي بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَلَهُ اخْتِلافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - عَشْرَ مَرَّاتٍ -

۷۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک تسبیح لو اور اس پر ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار سبحان اللہ اور پھر کہو لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہٗ الملک ولہٗ الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی بیدہ الخیر ولہٗ اختلاف اللیل والنہار وہو علی کل شئی قدیر دس بار۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ أَتَاهُ ابْنٌ لَهُ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَهْ أُرِيدُ أَنْ أَنَامَ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ قُلْ : «أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللهِ ؛ إِنَّ اللهَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللهِ وَأَعُوذُ بِغُفْرَانِ اللهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللهِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الصَّوَاعِقِ وَالْبَرَدِ ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ» . قَالَ مُعَاوِيَةُ : وَيَقُولُ الصَّبِيُّ : الطَّيِّبِ ، عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ : الْمُبَارَكِ ، قَالَ : نَعَمْ يَا بُنَيَّ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے آپ کے پاس آئے اور کہا بابا جان میں سونا چاہتا ہوں فرمایا بیٹا کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور پناہ مانگتا ہوں خدا کی عظمت و عزت و قدرت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے ہر گزندہ اور ضرر رساں کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا، دن میں ہو یا رات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے اور بجلیوں اور برف کے شر سے یا اللہ درود بھیج محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر راوی کہتا ہے کہ انھوں نے کہا۔ اے بابا جان کیا ذکر رسولؐ کے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں فرمایا ہاں بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لا تَبِيتَ لَيْلَةً حَتَّىٰ تَعَوَّذَ بِأَحَدَ عَشَرَ حَرْفاً ؟ قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا ؟

قَالَ : قُلْ : «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمَالِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِدَفْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمَنْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمُلْكِ اللهِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ» . وَتَعَوَّذْ بِهِ كُلَّمَا شِئْتَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے، ان گیارہ کلمات سے پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے، قدرت خدا سے، جلال خدا سے، قوت خدا سے، جمال خدا سے، جلال خدا سے دفع خدا سے، منع خدا سے، جمع خدا سے، سلطنت خدا سے، وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگ۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي الْأَيْمَنَ [لِلّٰهِ] عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً لِلّٰهِ مُسْلِماً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ» .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لئے لیٹو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں نے اپنا داہنا پہلو اللہ کی خوشنودی کے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھا ہے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقُلْ : «سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلٰهِ الْمُرْسَلِينَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ» وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیئے اے نبیوں کے رب، اے مرسلین کے خدا اے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لئے جو زندہ کرتا ہے مُردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا قُمْتَ بِاللَّيْلِ مِنْ مَنَامِكَ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي لِأَحْمَدَهُ وَ أَعْبُدَهُ» فَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الدِّيكِ فَقُلْ : سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ

غَضَبَكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ. عَمِلْتُ سُوءاً وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي. فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ؛ فَإِذَا قُمْتَ فَانْظُرْ فِي آفَاقِ السَّمَاءِ وَقُلْ: اللَّهُمَّ لَا يُوَارِي مِنْكَ لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ تُدْلِجُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُدْلِجِ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ، غَارَتِ النُّجُومُ وَنَامَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ رَبِّي رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِلَهِ الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ».

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے چونکو تو کہو حمد ہے اس خدا کی جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا، میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس ہی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو تو کہو سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح، اس کی رحمت اس کے غضب سے آگے ہے اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو واحد و یکتا ہے میں نے بداعمالی کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خداوندا نہیں چھپاتی تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ برجوں والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بتہ ہیں اور نہ وہ دریاؤں کی طغیانی جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے۔ اے خدا تو آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں۔ اے حی و قیوم رات کو تجھے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ پاک ہے میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے اور حمد کا سزاوار ہے وہ خدا جو رب العالمین ہے۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذَا قَامَ آخِرَ اللَّيْلِ يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يُسْمِعَ أَهْلَ الدَّارِ وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى هَوْلِ الْمُطَّلَعِ، وَوَسِّعْ عَلَيَّ ضِيقَ الْمَضْجَعِ وَارْزُقْنِي خَيْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْزُقْنِي خَيْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ».

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے تو اتنی بلند آواز سے جسے گھر والے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے خدایا میری مدد کرنا قبر سے نکلتے ہوئے اور میرے لئے تنگی قبر کو کشادہ کرنا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا۔

۱٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: تَقُولُ إِذَا أَرَدْتَ النَّوْمَ: «اللَّهُمَّ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا».

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدایا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کر۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ؛ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذَلِكَ خَمْسِينَ عَاماً، وَ قَالَ يَحْيَى: فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ ذَلِكَ، وَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَرَّبْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيداً.

۱۵۔ ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہیئے تو خدا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے یحییٰ نے کہا سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ نے مجھ سے فرمایا اے ابومحمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو ٹھیک پاؤ گے۔

توضیح: صورت تجربہ کی یہ ہو گی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گزارے ہوں اس عمل سے پہلے تو جب یہ عمل کرے گا تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا جو بخشے ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۂ شوریٰ میں ہے جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے پہنچی ہے۔

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ»، فَإِذَا قَامَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَ إِلَيْهِ النُّشُورُ» وَقَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ عِنْدَ مَنَامِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: «شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ» وَآيَةَ السُّخْرَةِ وَآيَةَ السَّجْدَةِ وُكِّلَ بِهِ شَيْطَانَانِ يَحْفَظَانِهِ مِنْ مَرَدَةِ الشَّيَاطِينِ، شَاؤُوا أَوْ أَبَوْا وَمَعَهُمَا مِنَ اللهِ ثَلَاثُونَ مَلَكاً يَحْمَدُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يُسَبِّحُونَهُ وَيُهَلِّلُونَهُ وَيُكَبِّرُونَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى أَنْ يَنْتَبِهَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مِنْ نَوْمِهِ وَثَوَابُ ذَلِكَ لَهُ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جاتے تو فرماتے خدایا تیرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں اور جب سو کر اٹھتے تو کہتے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے اور حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے

فرمایا جو کوئی تین مرتبہ سوتے وقت آیۃ کرسی پڑھے اور سورہ آل عمران کی یہ آیت شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ و اولوا العلم قائماً بالقسط اور آیہ سخریہ (سورت اعراف) ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی الیل والنہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین اور آیہ سجدہ کی پڑھے تو اس کی حفاظت کے لئے دو شیطان مقرر کئے جاتے ہیں سرکش شیاطین میں سے چاہے وہ سرکش چاہیں یا نہ چاہیں (غرض یہ ہے کہ جب دو شیطانوں کو محافظ دیکھیں گے تو بہت زیادہ غمناک ہوں گے ایسے ہی موقعہ کے لئے کہا گیا ہے۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اور ان دونوں کے ساتھ تیس فرشتے اس کے لئے خدا کی حمد اور تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے ہیں اور جب تک وہ مومن بیدار ہو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۱۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جُذَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ عِنْدَ النَّوْمِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ.

۱۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَرَادَ شَيْئاً مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَأَخَذَ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ: «بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِي ذِكْرَكَ، وَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْغَافِلِينَ، أَقُومُ سَاعَةَ كَذَا وَكَذَا»، إِلَّا وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَلَكاً يُنَبِّهُهُ تِلْكَ السَّاعَةَ.

۱۸۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لئے بستر چھوڑنا چاہتا ہو اس کو کہنا چاہیئے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف نہ کر اپنی تدبیر سے اور مت بھلا مجھے اپنا ذکر کرنے سے اور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے میں فلاں بیدار ہو جاؤں خدا ایک فرشتہ کو معین کرتا ہے تاکہ وہ اسی گھڑی اسے جگا دے۔

پچاسواں باب
گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

(بَابُ) الدُّعَاءِ إِذَا خَرَجَ الْإِنْسَانُ مِنْ مَنْزِلِهِ ۵۰

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ:

رَأَيْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ حِينَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَهُوَقَائِمٌ عَلَى الْبَابِ ، فَقُلْتُ : [إنّي] رَأَيْتُكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ حِينَ خَرَجْتَ فَهَلْ قُلْتَ شَيْئاً ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الإِنْسَانَ إِذَاخَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ : «اللهُ أَكْبَرُ ، اللهُ أَكْبَرُ - ثَلاثاً - بِاللهِ أَخْرُجُ وَبِاللهِ أَدْخُلُ وَعَلَى اللهِ أَتَوَكَّلُ» ثَلاثَ مَرَّاتٍ - «اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي فِي وَجْهِي هٰذَابِخَيْرٍ وَاخْتِمْ لِي بِخَيْرٍ وَقِنِي شَرَّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» لَمْ يَزَلْ فِي ضَمَانِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى يَرُدَّهُ اللهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ فِيهِ .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مِثْلَهُ .

۱- ابوحمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلتے ہوئے دروازہ پر آئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تین بار زبان سے نکالتا ہوں، اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا پر میرا توکل ہے (تین بار) پھر کہے خداوندا میرے اوپر نیکی کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر اور مجھے ہر حیوان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے ۔

ایسی ہی ایک اور روایت ابوایوب سے مروی ہے ۔

۲ - مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَوَافَقْتُهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ آمَنْتُ بِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ . ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَاخَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَاقَالَ : بِسْمِ اللهِ قَالَ الْمَلَكَانِ : كُفِيتَ فَإِذَاقَالَ : آمَنْتُ بِاللهِ ، قَالا : هُدِيتَ ، فَإِذَا قَالَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، قَالا : وُقِيتَ فَيَتَنَحَّى الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : كَيْفَ لَنَا بِمَنْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَوُقِيَ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ إِنَّ عِرْضِي لَكَ الْيَوْمَ(۱) ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنْ تَرَكْتَ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوكَ وَإِنْ رَفَضْتَهُمْ لَمْ يَرْفُضُوكَ ، قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَعْطِهِمْ [مِنْ] عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ وَفَاقَتِكَ .

۲- ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دروازہ سے نکلنے لگے تو میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا۔ اسی پر آگے ہے اے ابو حمزہ جب کوئی گھر سے نکلتا ہے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتا ہے بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب

پورا ہوا اور جب وہ کہتا ہے میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی اور جب وہ کہتا ہے توکلت علی اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پر ہم کیسے قابو پائیں جو ہدایت یافتہ ہو جس کی مہم پوری ہو گئی ہو اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ کہے خداوندا آج میری یہ غرض تجھ سے ہے اے ابوحمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑ دو گے تو لوگ تم کو نہ چھوڑیں گے اگر تم ان کو ترک کرو گے تو وہ نہ کریں گے یعنی تمہارے مخالفین در پئے آزار رہیں گے اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام ہی کئے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا اپنی اس دنیوی آبرو کو ان بدبختوں کی نذر کرو اور نقر و فاقہ میں بسر کرو (اللہ قیامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا)۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ شَفَتَاهُ تَتَحَرَّكَانِ فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: أَفَطَنْتَ لِذٰلِكَ يَا ثُمَالِيُّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ تَكَلَّمْتُ بِكَلَامٍ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أَحَدٌ قَطُّ إِلَّا كَفَاهُ مَا أَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتِهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي بِهِ قَالَ: نَعَمْ مَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ: «بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ» كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتِهِ.

٣- ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذن دخول چاہا۔ حضرت تشریف لائے درآنحالیکہ آپ کے دونوں ہونٹ ہلتے تھے۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اے ثمالی تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے میں نے کہا۔ ہاں، میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ اے ابوحمزہ واللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے مگر یہ کہ اللہ نے اس کی مُراد پوری کی جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایئے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیئے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی میرے لئے کافی ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے یا اللہ میں تجھ سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسوائی اور عذاب آخرت سے تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہو گی بر لائے گا۔

٤ - عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَابِ دَارِهِ: «أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي إِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ وَمِنْ شَرِّ رُكُوبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا، أُجِيرُ

نَفْسِي بِاللهِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ » غَفَرَ اللهُ لَهُ وَتَابَ عَلَيْهِ وَكَفَاهُ الْهَمَّ وَحَجَزَهُ عَنِ السُّوءِ وَعَصَمَهُ مِنَ الشَّرِّ .

۴۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اسے چاہیے کہ کہے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیاطین کے شر سے اور ان لوگوں کے شر سے جو اولیائے خدا کے دشمن ہیں اور جن و انس کے شر سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجا لانے سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو ہر اس شر سے جسے اللہ بخش دے اور توبہ قبول کرے اور وہ یہ کہ وہ میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے اور مجھے شر سے بچائے رکھے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا خَرَجْتُ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَهُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَأَتْمِمْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِي عَلَى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ صلى الله عليه وآله ».

۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ پر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے۔ خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس سے نکلنے میں میرے لئے بہتر ہو اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو، یا اللہ اپنے فضل کو مجھ پر زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی توفیق دے اور مجھے رغبت دے ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے دین پر موت دے اور اپنے رسول کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا خَرَجَ يَقُولُ : « اللَّهُمَّ بِكَ خَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هٰذَا وَارْزُقْنِي فَوْزَهُ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَطَهُورَهُ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ مَا فِيهِ ، بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِي فِي خُرُوجِي وَانْفَعْنِي بِهِ » قَالَ : وَإِذَا دَخَلَ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ ذٰلِكَ .

۶۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے یا اللہ تیری مدد سے میں نکلا ہوں۔ میں نے تیری

فرمانبرداری قبول کی ہے تجھ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے تجھ پر توکل کیا ہے خداوندا آج کے دن مجھے برکت دے اور کامیابی فتح ونصرت، پاکیزگی اور ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ، بسم اللہ، یا اللہ، واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں میں میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے اور فرمایا جب گھر میں داخل ہو تو بھی یہی کہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي عليه السلام إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ لَا بِحَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّتِي بَلْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَارَبِّ مُتَعَرِّضاً لِرِزْقِكَ فَأْتِنِي بِهِ فِي عَافِيَةٍ» .

۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلتے تو فرماتے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں اللہ کی مدد اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اے خدا تیری مدد اور قوت سے رزق کی جستجو میں عافیت کے ساتھ مجھے عطا کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَزَلْ فِي حِفْظِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلَائَتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلتے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا گھر واپس آنے تک۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَّاحٍ الْحَذَّاءِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِذَا أَرَدْتَ السَّفَرَ فَقِفْ عَلَى بَابِ دَارِكَ وَاقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ «قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» و «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ثُمَّ قُلِ «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَا مَعِي وَسَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مَا مَعِي وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِي بَلَاغاً حَسَناً» ثُمَّ قَالَ : أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْفَظُ وَلَا يُحْفَظُ مَا مَعَهُ وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَا مَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَا مَعَهُ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو تو اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہرو اور سورہ الحمد للہ اپنے سامنے اور داہنے اور بائیں پڑھو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور پھر کہو خداوندا مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں اور ہدایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ

ہیں۔ بہترین ہدایت۔ کیا تونے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں محفوظ رہتا ہے اور جو اس کے آس پاس ہو محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو سلامت نہیں رہتا اور پہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

۱۰ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ: «بِسْمِ اللهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ».

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کہے میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اس پر توکل کیا ہے اور سوائے اللہ کے کسی سے مدد اور قوت درکار نہیں۔

۱۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَبَّاحٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: يَا صَبَّاحُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا أَرَادَ سَفَراً قَامَ عَلَى بَابِ دَارِهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ الَّذِي يَتَوَجَّهُ لَهُ فَقَرَأَ الْحَمْدَ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ أَمَامَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَا مَعِي وَسَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مَا مَعِي وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِي بَلَاغَكَ الْحَسَنَ الْجَمِيلَ» لَحَفِظَهُ اللهُ وَحَفِظَ مَا مَعَهُ وَسَلَّمَهُ وَسَلَّمَ مَا مَعَهُ وَبَلَّغَهُ وَبَلَّغَ مَا مَعَهُ، أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْفَظُ وَلَا يُحْفَظُ مَا مَعَهُ وَيَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَا مَعَهُ وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَا مَعَهُ.

۱۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صباح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف، داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھے پھر آیۃ الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے اور پہنچادے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہیں تو اللہ اس کی اور جو اس کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کرے گا اور صحیح سالم پہنچا دے گا۔ پھر فرمایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ خود تو بچ گیا ہو اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا اور وہ اپنی جگہ پر صحیح سالم پہنچا ہو اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہ پہنچا ہو۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ فَقُلْ: «بِسْمِ اللهِ آمَنْتُ بِاللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ

مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ» فَتَلَقَّاهُ الشَّيَاطِينُ فَتَنْصَرِفُ وَتَضْرِبُ الْمَلَائِكَةُ وُجُوهَهَا وَتَقُولُ: مَا سَبِيلُكُمْ عَلَيْهِ وَقَدْسَمَّى اللهَ وَآمَنَ بِهِ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَاشَاءَ اللهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللهِ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو سفر میں ہو یا حضر میں۔ تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے مل کر اسے لوٹانا چاہتے ہیں ملائکہ ان کے منہ پر مار کر کہتے ہیں تم کو اس پر قابو نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور کہا ہے ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اکیاونواں باب

نماز سے پہلے کی دُعا

(بَابُ) ۵۱

☆(الدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هٰذَاالْقَوْلَ كَانَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ إِذَاقَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَفْتِحَ الصَّلَاةَ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ صَلَاتِي وَأَتَقَرَّبُ بِهِمْ إِلَيْكَ[۲] فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ؛ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَاخْتِمْ لِي بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوَلَايَتِهِمْ ، فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ وَاخْتِمْ لِي بِهَا ، فَإِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ثُمَّ تُصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفْتَ قُلْتَ : «اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ عَافِيَةٍ وَبَلَاءٍ وَاجْعَلْنِي مَعَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ مَثْوىً وَمُنْقَلَبٍ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتِي مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلَاتُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ، إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو یہ کہے گا وہ روز قیامت محمد و آل محمد کے ساتھ ہوگا جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں میں ان کو مقدم کرتا ہوں اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا

اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پر قادر ہے پھر نماز پڑھ۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہے یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمد و آل محمدؐ کے ساتھ رکھ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں یا اللہ میری زندگی اور میری موت آل محمد کی سی زندگی اور موت ہو اور قیامت کے دن تمام مقامات پر میرا اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ میں اور وہ جدا نہ ہوں اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: تَقُولُ قَبْلَ دُخُولِكَ فِي الصَّلَاةِ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أُقَدِّمُ مُحَمَّداً نَبِيَّكَ ﷺ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَتِي وَأَتَوَجَّهُ بِهِ [إِلَيْكَ] فِي طَلِبَتِي فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيهاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي بِهِمْ مُتَقَبَّلَةً وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُوراً وَدُعَائِي بِهِمْ مُسْتَجَاباً يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ» .

۲۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمدؐ کو جانتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر، میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے اور ارحم الرحمین، میری دعا قبول کر۔

٣ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَبْلَ التَّكْبِيرِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِي مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُقَنِّطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ فَإِنَّهُ لَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا سَمِعْتُ بِهٰذَا مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكَ فَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ الْيَأْسَ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ وَالْقُنُوطَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْأَمْنَ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رُخ کئے فرما رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گھاٹا پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلہ لینے سے بے خوف نہیں ہوتا یہ سن کر میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، فرمایا سنو سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونا ہے اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

باونواں باب
دعا بعد نماز

(بابُ) ۵۲
☆(الدُّعاءِ فِي أدْبارِ الصَّلَوَاتِ)☆

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِاللهِ الْقُمِّيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الزَّوَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْغَنِيُّ عَنِّي وَبِيَ الْفَاقَةُ إِلَيْكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَيْكَ أَقَلْتَنِي عَثْرَتِي وَسَتَرْتَ عَلَيَّ ذُنُوبِي فَاقْضِ لِيَ الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِقَبِيحِ مَا تَعْلَمُ مِنِّي، بَلْ عَفْوُكَ وَجُودُكَ يَسَعُنِي، قَالَ: ثُمَّ يَخِرُّ سَاجِداً وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَيَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرُّ يَا رَحِيمُ، أَنْتَ أَبَرُّ بِي مِنْ أَبِي وَأُمِّي وَمِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ اقْلِبْنِي بِقَضَاءِ حَاجَتِي مُجَاباً دُعَائِي مَرْحُوماً صَوْتِي قَدْ كَشَفْتَ أَنْوَاعَ الْبَلَايَا عَنِّي.

۱۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؑ نے امیرالمومنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے یا اللہ میں تیرا تقرب چاہتا ہوں تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے اور تیری طرف حاجت مند ہوں تونے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے پس آج میری حاجت برلا اور جو برائی مجھ میں دیکھے اس میں عذاب نہ کر اپنے عفو کرم سے معاف کر۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا۔ اے نگاہداری کرنے پرہیزگاروں کی اے گناہ بخشنے والے، اے نیکی کرنے والے، اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے اور تمام مخلوق سے زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما، میری دعا قبول فرما اور میری آواز پہ رحم فرما اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ

إِذا صَلَّى ٱلْمَغْرِبَ ثَلاثَ مَرّاتٍ : « اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي يَفْعَلُ مايَشاءُ وَلا يَفْعَلُ مايَشاءُ غَيْرُهُ » اُعْطِيَ خَيْراً كَثيراً .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب تین بار کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خالِدٍ ، عَنْ أَبيهِ ، رَفَعَهُ قالَ : يَقُولُ بَعْدَالْعِشائَيْنِ: «اَللّٰهُمَّ بِيَدِكَ مَقاديرُ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَمَقاديرُ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَمَقاديرُ الْمَوْتِ وَالْحَياةِ وَمَقاديرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقاديرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلانِ وَمَقاديرُ الْغِنىٰ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ بارِكْ لي في ديني وَدُنْيايَ وَفي جَسَدي وَأَهْلي وَوُلْدِيَ ، اَللّٰهُمَّ ادْرَأْ عَنّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ ، وَاجْعَلْ مُنْقَلَبي إِلىٰ خَيْرٍ دائِمٍ وَنَعيمٍ لايَزُولُ» .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغربین کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں اور دنیا و آخرت موت و حیات، آفتاب و مہتاب اور نصرت و رسوائی اور فقیری اور مالداری سب کی مقداروں کو جانتا ہے بلحاظ جسم میرے خاندان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے معاملات میں برکت نازل فرما، دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بازگشت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو زائل نہ ہو۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، رَفَعَهُ ، قالَ : مَنْ قالَ بَعْدَ كُلِّ صَلاةٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ بِيَدِهِ الْيُمْنىٰ : «يا ذَاالْجَلالِ وَالْإِكْرامِ ارْحَمْني مِنَ النّارِ» ـ ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ وَيَدُهُ الْيُسْرىٰ مَرْفُوعَةٌ وَبَطْنُها إِلىٰ مايَلِي السَّماءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : «أَجِرْني مِنَ الْعَذابِ الْأَليمِ» [ثَلاثَ مَرّاتٍ] ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيَجْعَلُ بَطْنَهامِمّايَلِي السَّماءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : «ياعَزيزُ يا كَريمُ يارَحْمٰنُ يارَحيمُ» وَيُقَلِّبُ يَدَيْهِ وَيَجْعَلُ بُطُونَهُما مِمّايَلِي السَّماءَ ، ثُمَّ يَقُولُ «أَجِرْني مِنَ الْعَذابِ [الْأَليمِ] » ثَلاثَ مَرّاتٍ ـ « صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ » غُفِرَ لَهُ وَرُضِيَ عَنْهُ وَوُصِلَ بِالْإِسْتِغْفارِ لَهُ حَتّىٰ يَمُوتَ جَميعُ الْخَلائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ ، وَقالَ : إِذافَرَغْتَ مِنْ تَشَهُّدِكَ فَارْفَعْ يَدَيْكَ وَقُلْ : «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلي مَغْفِرَةً عَزْماً جَزْماً لاتُغادِرُ ذَنْباً وَلاأَرْتَكِبُ بَعْدَها مُحَرَّماً أَبَداًوَعافِني مُعافاةً لابَلْوىٰ بَعْدَهُ أَبَداًوَاهْدِني هُدىً لاأَضِلُّ بَعْدَهُ أَبَداً وَانْفَعْني يارَبِّ بِما عَلَّمْتَني وَاجْعَلْهُ لي وَلاتَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَ ارْزُقْني كَفافاً وَرَضِّني بِهِ يا رَبّاهُ وَتُبْ عَلَيَّ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يارَحْمٰنُ يارَحْمٰنُ يارَحيمُ يارَحيمُ

يَارَحِيمُ ، ارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّعِيرِ وَابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَاهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَبْلِغْ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَاماً وَاهْدِنِي بِهُدَاكَ وَأَغْنِنِي بِغِنَاكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُخْلَصِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آمِينَ» قَالَ: مَنْ قَالَ هٰذَا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ حَيّاً مَرْزُوقاً نَاعِماً مَسْرُوراً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے۔ اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچالے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کی ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) پھر اپنا ہاتھ داڑھی پر سے جائے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کے کہے اے عزیز! اے کریم! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحمٰن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے کہے۔ یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) اور درود بھیج محمد و آلِ محمدؐ پر اور ملائکہ اور روح بھی درود بھیجیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہوگا اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی سوائے سنگدل جن و انس کے، پھر فرمایا جب تشہد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی عافیت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب! نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدر ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ، اے رحمٰن اے رحمٰن، اے رحمٰن، اے رحیم، اے رحیم، اے رحیم، دوزخ کی بھڑکتی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھا دے اور امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کر اور شیطان رجیم کے فریب سے بچا، اے اللہ محمدؐ کو میرا درود و سلام پہنچا دے اور صحیح راستہ پر قائم رکھ اور میرا دل غنی کر دے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے اور درود ہو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر آمین، امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے گا خدا اس کے مرنے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹا دے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵ ۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ ۔ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ؛ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَىٰ نَعْمَائِهِ كُلِّهَا حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَىٰ حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَىٰ » . وَتَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ : « الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ » تُعِيدُ ذٰلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ : « [اللّٰهُمَّ] أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ تَقْضِيَ لَنَا حَوَائِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ » .

۵۔ اور بعض اصحاب امامؑ نے روایت کی ہے۔

یا اللہ تیرے لئے دائمی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا کچھ نہیں اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیئت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کے قائل کی جزاء صرف تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے استدعا ہے اور تو ہی مددگار ہے یا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے اور تو ہی اس کا اہل ہے حمد اپنے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کا شکریہ ہیں حمد کی انتہا یہ ہے کہ میرا رب پسند کرے اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کہے بغیر کلام کئے۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (یہاں مراد قرآن) یعنی جس کی حد و حساب نہیں، اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الٰہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن چار بار، خداوندا میں ایک عبد ذلیل کی طرح تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت کے ساتھ پورا کر۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَعَلَّمَنِيهِ وَقَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يَلْتَمِسْ حَاجَةً إِلَّا تَيَسَّرَتْ لَهُ وَكَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ : « بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ اُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ ، حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوبِينَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ حَسْبِيَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي مُنْذُ قَطُّ حَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ » . وَقَالَ : إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَقُلْ : « رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَبِمُحَمَّدٍ

نَبِيّاً وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً وَبِالْقُرْآنِ كِتَاباً وَبِفُلَانٍ وَفُلَانٍ أَئِمَّةً اللّٰهُمَّ وَلِيُّكَ فُلَانٌ فَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَاجْعَلْهُ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ وَالْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَأَرِهِ مَا يُحِبُّ وَمَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَفِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَفِي شِيعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ وَأَرِهِمْ مِنْهُ مَا يَحْذَرُونَ وَأَرِهِ فِيهِمْ مَا يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ وَاشْفِ صُدُورَنَا وَصُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ» قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَإِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْراً لِي فَأَحْيِنِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْراً لِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيماً لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا يَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرَكَةَ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَيْشِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ الْمَنْظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقاً إِلَى رُؤْيَتِكَ وَلِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّينَ اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَادِ وَالثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عَافِيَتِكَ وَأَدَاءَ حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يَا رَبِّ قَلْباً سَلِيماً وَلِسَاناً صَادِقاً وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ».

۶۔ محمد بن الفرج نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا اور زبانی بھی تعلیم دی فرمایا جو کوئی بعد نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور ہر ضرورت بر آئے گی۔

اللہ کے نام سے آغاز اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود، میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بُری تدبیر والے سے اللہ نے اسے بچا لیا۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (نجاست شرک سے) میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی دعا قبول کی اور اسے نجات دی۔ رنج و غم سے اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی بچاتے ہیں اللہ مشکلات میں ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا اچھا وکیل ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے ایسی حالت میں ہو گئے کہ کوئی مصیبت ان تک نہ پہنچی۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہیں ہے مدد اور قوت مگر علی و عظیم خدا سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے بُرا سمجھیں خدا میرے لئے کافی ہے مخلوق سے، میرے لئے خالق کافی ہے نہ کہ اس کے بندے اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ رزق پانے والی مخلوق۔

ہمیشہ کے لئے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اسی کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم

کا مالک ہے۔

فرمایا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمدؐ کے نبی قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا ولی فلاں ہے تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے، داہنے سے، بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر اور اس کو دکھا دے جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے اس کی اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کے لحاظ سے، اور اس کے شیعہ امان میں رہیں اور دشمنوں کی طرف سے اطمینان دے اور ان دشمنوں کو ایسی راہ دکھا کہ وہ نقصان پہنچانے سے پرہیز کریں اور ایسا کریں کہ اس سے ان کو خوشی ہو اور مومنین کے سینے میں خوشی رہے۔

حضرت رسولِ خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے، ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے بھی ہے اور سب سے آخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنے علم غیب اور اپنی قدرت سے تمام خلق کا معبود ہے جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لیے بہتر موت ہو وہ موت مجھے دے یا اللہ میری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور غصہ ہو یا رضامندی ہر حالت میں کلمۂ حق میری زبان پر جاری رہے اور فقیری ہو یا تونگری میانہ روی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک جو منقطع نہ ہو اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو اور موت کے بعد خوشگوار عیش اور تیرے دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق، بغیر کسی ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے، خداوندا زیورِ ایمان سے ہمیں سجا دے اور اپنی بارگاہ سے ہدایت یافتہ ہادی بنا۔

خداوندا ہماری ہدایت کر ان لوگوں کی سی جن کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوالی نیک ارادہ کا ہوں اور تیرے حکم و ہدایت پر ثبات و قرار کی اور تجھ سے دعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کے ادا کرنے کی، اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے اور جو جانتا ہے (میری لغزشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔

۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: جَاءَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يُوسُفَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَقَالَ لَهُ:

يَا يُوسُفُ قُلْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ : «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فَرَجاً وَمَخْرَجاً وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ» .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل امین قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوندا میرے لئے اس زندان سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہر اس مقام سے جو میرے گمان میں ہے اور نہیں ہے۔

۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حُفِظَ فِي نَفْسِهِ وَدَارِهِ وَمَالِهِ وَوُلْدِهِ : أُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَ أَهْلِي وَدَارِي وَ كُلَّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ، وَأُجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوُلْدِي وَ كُلَّمَا هُوَ مِنِّي بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - إِلَى آخِرِهَا - وَ بِرَبِّ النَّاسِ - إِلَى آخِرِهَا - وَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ - إِلَى آخِرِهَا - .

۸۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد حفظ و امان میں رہے گی میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد واحد و صمد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے اور میں اپنے نفس مال و اولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورہ تک پڑھے اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ : «يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ أَحَدٌ غَيْرُهُ» - ثَلَاثاً - ثُمَّ سَأَلَ أُعْطِيَ مَا سَأَلَ .

۹۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جس نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا اے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا۔ تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ پورا ہوگا۔

۱۰ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَأَمِرَّ يَدَكَ عَلَى جَبْهَتِكَ وَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ [وَالْغَمَّ] وَالْحُزْنَ» - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۰۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے رحمٰن رحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر۔ (تین بار)

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كُنْتُ كَثِيراً مَا أَشْتَكِي عَيْنِي فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقالَ : أَلا أُعَلِّمُكَ دُعاءً لِدُنْياكَ وَآخِرَتِكَ وَبَلاغاً لِوَجَعِ عَيْنَيْكَ ؟ قُلْتُ : بَلىٰ ، قالَ : تَقُولُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ وَدُبُرِ الْمَغْرِبِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةَ فِي دِينِي وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالْإِخْلاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّلامَةَ فِي نَفْسِي وَالسَّعَةَ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرَ لَكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي » .

۱۱۔فرمایا صادق آل محمدؐ نے جبکہ راوی نے اپنی آنکھوں کی تکلیف بیان کی۔ کہ میں تجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما۔

١٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الشّامِيُّ قالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِالشّامِ يُقالُ لَهُ : هِلْقامُ بْنُ أَبِي هِلْقامٍ قالَ : أَتَيْتُ أَبا إِبْراهِيمَ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ عَلِّمْنِي دُعاءً جامِعاً لِلدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَأَوْجِزْ ، فَقالَ : قُلْ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ إِلىٰ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ : «سُبْحانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

قالَ هِلْقامُ : لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَسْوَءِ أَهْلِ بَيْتِي حالاً فَما عَلِمْتُ حَتّىٰ أَتانِي مِيراثٌ مِنْ قِبَلِ رَجُلٍ ما ظَنَنْتُ أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَرابَةً وَإِنِّي الْيَوْمَ لَمِنْ أَيْسَرِ أَهْلِ بَيْتِي وَما ذٰلِكَ إِلَّا بِما عَلَّمَنِي مَوْلايَ الْعَبْدُ الصّالِحُ عليه السلام .

۱۲۔ روایت کی ابوجعفر شامی نے کہ ایک مرد شامی ہلقام نامی نے بیان کیا کہ میں امام موسیٰ کاظم کے پاس آیا

اور عرض کی میں آپؑ پر فدا ہوں کہ کوئی ایسی جامع دعا فرمایئے جس سے دنیا میں آخرت میں بھلا اور اجر بھی ملے فرمایا نمازِ صبح کے بعد سورج نکلنے تک کہو۔

سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ و اسالہ من فضلہ، بلقام نے بیان کیا کہ میں بہت ہی زبوں حال اور تنگدست تھا مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا قرابتدار بھی نہ جانتا تھا اب میں اپنے خاندان میں ایک مالدار آدمی ہوں یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھے میرے مولا عبد صالحؑ سے ملی۔

ترپنواں باب

دعائے رزق

(بَابُ الدُّعَاءِ لِلرِّزْقِ) ۵۳

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً لِلرِّزْقِ، فَعَلَّمَنِي دُعَاءً مَا رَأَيْتُ أَجْلَبَ مِنْهُ لِلرِّزْقِ قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالاً طَيِّباً بَلَاغاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صَبّاً صَبّاً، هَنِيئاً مَرِيئاً، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلْقِكَ إِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ: «وَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ» فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ عَطِيَّتِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ يَدِكَ الْمَلْأَىٰ أَسْأَلُ».

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کے لئے مجھے کوئی دعا بتایئے۔ حضرتؑ نے بتائی کہ میں نے حصولِ رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہو یا اللہ اپنے فضل سے حلال و پلاک روزی میں وسعت دے اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوشگواری کے ساتھ عطا فرما۔ بغیر کسی جھگڑے یا کسی کے احسان کے پس جو کچھ کشائش ہو تیرے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مانگتا ہوں تیرے فضل و تیری عطا سے اور تیرے ہی بھرپور ہاتھ سے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَقَدِ اسْتَبْطَأْتُ الرِّزْقَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِي: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكَفَّلْتَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ دَابَّةٍ، يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَىٰ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَفْضَلَ مُرْتَجَىً افْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا».

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں اپنے رزق کو کاہل اور سست رفتار پا رہا ہوں یہ

سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا کہو یا اللہ تو ہر زمین پر چلنے والے کے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ہے اور جن سے امید کی جاتی ہے ان سب سے افضل، میری یہ حاجت برلا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ قَالَ: أَبْطَأَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا أَبْطَأَ بِكَ عَنَّا؟ فَقَالَ: السُّقْمُ وَالْفَقْرُ، فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً يَذْهَبُ اللهُ عَنْكَ بِالسُّقْمِ وَالْفَقْرِ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: قُلْ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ [صَاحِبَةً وَلَا] وَلَداً، لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً» قَالَ: فَمَا لَبِثَ أَنْ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَذْهَبَ اللهُ عَنِّي السُّقْمَ وَالْفَقْرَ.

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ سستی ؟ انھوں نے کہا بیماری و ناداری، فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ دور رہے تنگدستی، اس نے کہا ضرور بتلایئے۔ فرمایا۔ کہو نہیں ہے مدد و قوت مگر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور مرنے والی نہیں، حمد ہے اس اللہ کے لیے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو سب سے بڑا جانو، چند روز نہ گزرے تھے کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: ادْعُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: «يَا خَيْرَ الْمَسْؤُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ».

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے اثنائے نماز فریضہ میں بحالت سجدہ کہو۔ اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام الْحَاجَةَ وَسَأَلْتُهُ

أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءً فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فَعَلَّمَنِي دُعَاءً مَا احْتَجْتُ مُنْذُ دَعَوْتُ بِهِ، قَالَ: قُلْ فِي [دُبُرِ] صَلاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ: «يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَسْؤُولٍ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مُرْتَجًى ارْزُقْنِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَبِّبْ لِي رِزْقاً مِنْ قِبَلِكَ؛ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے صادقِ آلِ محمد سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ حضرت نے تعلیم کی جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا۔ فرمایا کہو بحالتِ سجدہ نمازِ شب میں۔ اے پکارے ہوؤں میں سب سے بہتر، اے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے، امیدوں کی سب سے بہتر جگہ مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے اور اپنی طرف سے میرے لئے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شئے پر قادر ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ذُو عِيَالٍ وَعَلَيَّ دَيْنٌ وَقَدِ اشْتَدَّتْ حَالِي فَعَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ لِيَرْزُقَنِي مَا أَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا عَبْدَ اللهِ تَوَضَّأْ وَأَسْبِغْ وُضُوءَكَ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ قُلْ: «يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ [يَا دَائِمُ] أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صلى الله عليه وآله، يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ. أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَسْأَلُكَ نَفْحَةً كَرِيمَةً مِنْ نَفَحَاتِكَ وَفَتْحاً يَسِيراً وَرِزْقاً وَاسِعاً أَلُمُّ بِهِ شَعْثِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي».

۶۔ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میری حالت بہت تباہ ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندۂ خدا پورا وضو کر (مع مستحبات) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بجا لا کر کہو۔ اے صاحب مجد و بزرگی، اے ذاتِ واحد، اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمدؐ کے جو نبی رحمت ہیں اے محمدؐ! اے رسول اللہ میں آپؐ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپؐ کا بھی رب ہے میرا بھی رب ہے اور ہر شئے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور بآسانی کشادگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کو جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذَا الدُّعَاءَ: يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ، يَا رَاحِمَ

ٱلْمَسَاكِينِ ، يَاوَلِيَّ ٱلْمُؤْمِنِينَ ، يَاذَا ٱلْقُوَّةِ ٱلْمَتِينِ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَ عَافِنِي وَاكْفِنِي مَاأَهَمَّنِي » .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی ۔ اے غریبوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں کے سردار، اے مومنوں کے ولی، اے زبردست قوت والے محمد و آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور عافیت عطا کر اور میری مہم پورا کر۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَىٰ رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : « اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ » فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : سَأَلْتَ قُوتَ النَّبِيِّينَ قُلْ: « اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقاً [حَلَالاً] وَاسِعاً طَيِّباً مِنْ رِزْقِكَ » .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا ۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزقِ حلال کا حضرت نے فرمایا ۔ اے شخص تو نے قوت انبیاء کا سوال کیا پس یوں کہو خداوندا میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ ادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا الْحَلَالُ ؟ قُلْتُ : الَّذِي عِنْدَنَا الْكَسْبُ الطَّيِّبُ ، فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الْحَلَالُ هُوَ قُوتُ الْمُصْطَفَيْنَ ثُمَّ قَالَ : قُلْ : « أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ » .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزق حلال دے فرمایا تو جانتا ہے کہ رزقِ حلال کیا ہے میں نے کہا جو پاک کمائی ہو۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے ۔ روزی حلال برگزیدان خدا کی ہے (یعنی قوت لایموت) پھر امام نے فرمایا تم یوں سوال کرو، کشادہ رزق دے۔

۱۰ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلِ : « اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْ لِي فِي عُمُرِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي » .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے اور میری عمر دراز کر اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن سے تو اپنے دین میں مدد لیتا ہے اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لا یعنی وہ مطیع ہو اور میں نافرمان بردار۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام دُعَاءٌ فِي الرِّزْقِ : «يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ عَلَيْكَ عَظِيمٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِي مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّكَ وَأَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِزْقِكَ»

۱۱۔فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لیے یوں دعا کرو، یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔میں اس کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمد وآلِ محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے اس امر کی جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تو نے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : إِنَّا قَدِ اسْتَبْطَأْنَا الرِّزْقَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ : قُلِ : «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَكَفَّلْتَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ دَابَّةٍ فَيَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَىٰ وَيَا أَفْضَلَ مُرْتَجًى افْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا»

۱۲۔ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رفتار ہے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا ضامن ہے اے وہ ذات جو ہر فریاد رس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

١٣ ـ أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الْمَعِيشَةِ مَعِيشَةً أَتَقَوَّىٰ بِهَا عَلَىٰ جَمِيعِ حَوَائِجِي وَأَتَوَصَّلُ بِهَا فِي الْحَيَاةِ إِلَىٰ آخِرَتِي مِنْ غَيْرِ أَنْ تُتْرِفَنِي فِيهَا فَأَطْغَىٰ أَوْ تَقْتِرَ بِهَا عَلَيَّ فَأَشْقَىٰ ، أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَيْبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَابِغَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ لَا تَشْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ بِإِكْثَارٍ مِنْهَا تُلْهِينِي بَهْجَتُهُ وَتَفْتِنِّي زَهَرَاتُ زَهْوَتِهِ وَلَا بِإِقْلَالٍ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِعَمَلِي كَدُّهُ وَيَمْلَأُ صَدْرِي هَمُّهُ ، أَعْطِنِي مِنْ ذٰلِكَ يَا إِلٰهِي غِنًى عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبَلَاغاً أَنَالُ بِهِ رِضْوَانَكَ وَأَعُوذُ بِكَ يَا إِلٰهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ، لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْناً وَلَا فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْناً ، أَخْرِجْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيّاً عَنِّي مَقْبُولاً فِيهَا عَمَلِي إِلَىٰ دَارِ الْحَيَوَانِ وَمَسَاكِنِ الْأَخْيَارِ وَأَبْدِلْنِي بِالدُّنْيَا الْفَانِيَةِ نَعِيمَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَزْلِهَا وَزِلْزَالِهَا وَسَطَوَاتِ شَيَاطِينِهَا وَسَلَاطِينِهَا وَنَكَالِهَا وَمِنْ بَغْيِ مَنْ بَغَىٰ عَلَيَّ فِيهَا ، اللّٰهُمَّ مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَمَنْ أَرَادَنِي فَأَرِدْهُ وَفُلَّ عَنِّي حَدَّ مَنْ نَصَبَ لِي حَدَّهُ وَأَطْفِ عَنِّي

نارَ مَنْ شَبَّ لِي وَقُودَهُ وَاكْفِنِي مَكْرَ الْمَكَرَةِ وَافْقَأْ عَنِّي عُيُونَ الْكَفَرَةِ وَاكْفِنِي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ الْحَسَدَةِ وَاعْصِمْنِي مِنْ ذَلِكَ بِالسَّكِينَةِ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَاخْبَأْنِي فِي سِتْرِكَ الْوَاقِي وَأَصْلِحْ لِي حَالِي وَصَدِّقْ قَوْلِي بِفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي أَهْلِي وَمَالِي».

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کروں اور اپنی زندگی میں اس سے نجات آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے کہ میں سرکشی کرنے لگوں نہ اتنا کم کہ میں بدبخت قرار پاؤں، میرے لئے رزق حلال میں کشادگی عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے ایسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو اور اتنی زیادتی نہ ہو کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے اور نہ اتنا کم کہ اس کی فکر عمل کو کوتاہ کر دے اور میرا سینہ غم سے بھر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے اور مجھے ایسی ہدایت کر کہ تیری مرضی کا خواستگار بن جاؤں۔ خدایا میں دنیا و مافیہا کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور نہ اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال دے اس طرح کہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور مساکن اخیار میں مجھے جگہ ملے اور دنیائے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختی دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے وبال سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے اور جو مجھ سے جنگ کرے اس کو سزا دے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے اور جو مجھے آتش غضب کا ایندھن بنانا چاہے اس کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے پھیر دے اور جو رنج و غم میں مجھے پھنسانا چاہتا ہو اس سے بچائے، حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور اطمینان کے ساتھ مجھ کو بچائے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوط زرہ مجھے پہنا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں ڈھانپ دے میرے حال کی اصلاح کر قول و فعل میں صداقت دے اور برکت دے اہل و مال میں۔

چوّنواں باب

ادائے قرض کی دعا

(بَابُ) ۵۴

☆(الدُّعَاءِ لِلدَّيْنِ)☆

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ

ابْنِ دَرّاجٍ ، عَنْ وَلِيدِبْنِ صَبيحٍ قالَ : شَكَوْتُ إلى أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام دَيْناً لي عَلى أُناسٍ ، فَقالَ : قُلِ : «اللّهُمَّ لَحْظَةً مِنْ لَحَظاتِكَ تُيَسِّرُ عَلى غُرَمائي بِهَا الْقَضاءَ وَتُيَسِّرُ لي بِهَا الْاِقْتِضاءَ إنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ » .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے۔ فرمایا یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے انعامات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لیے قرض ادا کرنا اور میرے لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشّاءِ ، عَنْ حَمّادِبْنِ عُثْمانَ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله رَجُلٌ فَقالَ : يا نَبِيَّ اللهِ الْغالِبُ عَلَيَّ الدَّيْنُ وَ وَسْوَسَةُ الصَّدْرِ ، فَقالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : قُلْ : «تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذي لايَمُوتُ وَالْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَريكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبيراً» .
قالَ : فَصَبَرَ الرَّجُلُ ماشاءَاللهُ ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَهَتَفَ بِهِ فَقالَ : ما صَنَعْتَ ؟ فَقالَ : أَدْمَنْتُ ما قُلْتَ لي يا رَسُولَ اللهِ فَقَضَى اللهُ دَيْني وَأَذْهَبَ وَسْوَسَةَ صَدْري .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا یا نبی اللہ میرے اوپر قرض ہے اور امر قضا و قدر کے متعلق سینہ میں وسوسہ ہے فرمایا یوں دعا کرو۔

توکلت علی الحی الخ — ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

جب تک اللہ نے چاہا اس نے صبر کیا ایک دن وہ رسولِ خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر فرمایا کہو کیا ہوا۔

اس نے کہا میں نے دعا کا ورد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا وسوسہ بھی مٹا دیا۔

۳ ۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ الثُّمالِيِّ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : جاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقالَ : يا رَسُولَ اللهِ قَدْ لَقيتُ شِدَّةً مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَأَنا رَجُلٌ مَدينٌ مُعيلٌ مُحْوِجٌ فَقالَ لَهُ : كَرِّرْ هٰذِهِ الْكَلِماتِ : «تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذي لايَمُوتُ وَالْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَريكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبيراً» . فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جاءَهُ فَقالَ : أَذْهَبَ اللهُ عَنّي وَسْوَسَةَ صَدْري وَقَضى عَنّي دَيْني وَوَسَّعَ عَلَيَّ رِزْقي .

۳- ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا میرے دل میں وساوس شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں میں مقروض ہوں عیال دار ہوں صاحب احتیاج ہوں۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر
ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔
چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا اللہ نے میرے وسوسے بھی دور کر دیئے اور قرض ادا کرا کر رزق میں وسعت دے دی۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام كَانَ كَتَبَهُ لِي فِي قِرْطَاسٍ : «اللّٰهُمَّ ارْدُدْ إِلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِكَ مَظَالِمَهُمُ الَّتِي قِبَلِي ، صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَمَا لَمْ تَبْلُغْهُ قُوَّتِي وَلَمْ تَسَعْهُ ذَاتُ يَدِي وَلَمْ يَقْوَ عَلَيْهِ بَدَنِي وَيَقِينِي وَنَفْسِي فَأَدِّهِ عَنِّي مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تُخْلِفْ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْئاً تَقْضِيهِ مِنْ حَسَنَاتِي ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الدِّينَ كَمَا شُرِعَ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَمَا وُصِفَ وَأَنَّ الْكِتَابَ كَمَا أُنْزِلَ وَأَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حُدِّثَ وَأَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ذَكَرَ اللهُ مُحَمَّداً وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِخَيْرٍ وَحَيَّا مُحَمَّداً وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِالسَّلَامِ» .

۴- راوی کہتا ہے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر یہ دعا مجھے لکھ کر بھیجی، یا اللہ عافیت اور سہولت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام مظالم مجھ سے ہٹا لے جو امر میری قوت سے باہر ہے اور جہاں میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کمی کو پورا کر اور اے ارحم الراحمین میری حسنات میں کمی نہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عبد و رسول ہیں اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء کا تھا اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی اور اللہ سراسر حق ہے اور خدا نے محمد و آل محمد کا ذکر کیا اور ان کو ہدیہ دیا سلام کا۔

پچپنواں باب

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

(بَابُ) ۵۵

☆(الدُّعَاءِ لِلْكَرْبِ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ)☆

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ

عن ابن مسکان، عن أبي حمزة قال: قال أبو جعفر عليه السلام: يا أبا حمزة ما لك إذا أتى بك أمر تخافه أن لا تتوجه إلى بعض زوايا بيتك - يعني القبلة - فتصلي ركعتين ثم تقول: «يا أبصر الناظرين ويا أسمع السامعين ويا أسرع الحاسبين ويا أرحم الراحمين» سبعين مرة، كلما دعوت بهذه الكلمات [مرة] سألت حاجة.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا امر باعثِ خوف ہو کہ تم گھر کے ایک گوشہ یعنی قبلہ کی طرف بھی توجہ نہ کر سکو تو دو رکعت نماز پڑھ کر کہو۔

اے سب سے زیادہ دیکھنے والے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے جلد حساب کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ستر بار۔ جب ان کلمات کا ورد کرو تو ایک بار جو حاجت ہو بیان کرو۔

۲ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن عبد الرحمن بن أبي نجران، عن عاصم بن حميد، عن ثابت، عن أسماء قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من أصابه هم أو غم أو كرب أو بلاء أو لأواء (۱) فليقل: «الله ربي ولا أشرك به شيئاً، توكلت على الحي الذي لا يموت».

۲۔ اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی غم رنج یا اضطراب لاحق ہو تو یہ کلمات کہو۔
اللہ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ میں نے اس ذات پہ توکل کیا ہے تو حیٔ لایموت ہے

۳ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا نزلت برجل نازلة أو شديدة أو كربه أمر فليكشف عن ركبتيه وذراعيه وليلصقهما بالأرض وليلزق جؤجؤه بالأرض ثم ليدع بحاجته وهو ساجد.

۳۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب کسی پر کوئی بلا نازل ہو یا کوئی سختی آئے یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے دونوں زانو اور کلائیوں پر سے کپڑا ہٹائے اور زمین سے لگائے اور اپنا سینہ زمین سے لگا دے اور پھر سجدہ میں خدا سے دعا کرے۔

٤ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن الحسن بن عمار الدهان، عن مسمع عن أبي عبد الله عليه السلام قال: لما طرح إخوة يوسف يوسف في الجب أتاه جبرئيل عليه السلام فدخل عليه فقال: يا غلام ما تصنع ههنا؟ فقال: إن إخوتي ألقوني في الجب، قال: فتحب أن تخرج منه؟ قال: ذاك إلى الله عز وجل، إن شاء أخرجني قال: فقال له: إن الله تعالى يقول لك: ادعني بهذا

الدُّعاء حَتّی اُخْرِجَكَ مِنَ الْجُبِّ فَقالَ لَهُ: وَمَا الدُّعاء؟ فَقالَ: قُل: «اللّهُمَّ إنّي أسْألُكَ بِأنَّ لَكَ الْحَمْدَ. لا إلٰهَ إلّا أنْتَ الْمَنّانُ بَديعُ السَّماواتِ وَالْأرْضِ ذُو الْجَلالِ وَالْإكْرامِ أنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَأنْ تَجْعَلَ لي مِمّا أنا فيهِ فَرَجاً وَمَخْرَجاً» قالَ: ثُمَّ كانَ مِنْ قِصَّتِهِ ما ذَكَرَ اللهُ في كِتابِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور فرمایا اے لڑکے کیا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا اس سے نکلنا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو، میں تمہیں کنوئیں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا یا اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سزاوار حمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت و جلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کشادگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر، امام نے فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسْماعيلَ، عَنْ أبي إسْماعيلَ السَّرّاجِ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام أنَّ الَّذي دَعا بِهِ أبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام عَلىٰ داوُدَ بْنِ عَليٍّ حينَ قَتَلَ الْمُعَلَّىٰ بْنَ خُنَيْسٍ وَأخَذَ مالَ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام: «اللّهُمَّ إنّي أسْألُكَ بِنُورِكَ الَّذي لا يُطْفىٰ وَ بِعَزائِمِكَ الَّتي لا تُخْفىٰ وَبِعِزِّكَ الَّذي لا يَنْقَضي وَبِنِعْمَتِكَ الَّتي لا تُحْصىٰ وَبِسُلْطانِكَ الَّذي كَفَفْتَ بِهِ فِرْعَوْنَ عَنْ مُوسىٰ عليه السلام».

جب داؤد بن علی نے معلی ابن خُنیس کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بد دعا کی، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نور سے جو بجھنے والا نہیں اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰؑ کو فرعون پر غالب کیا۔

٦ ـ عَليُّ بْنُ إبْراهيمَ، عَنْ أبيهِ، عَنْ بَعْضِ أصْحابِهِ، عَنْ إسْماعيلَ بْنِ جابِرٍ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي الْهَمِّ قالَ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلّي رَكْعَتَيْنِ وَتَقُولُ: «يا فارِجَ الْهَمِّ وَيا كاشِفَ الْغَمِّ يا رَحْمٰنَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَرَحيمَهُما فَرِّجْ هَمّي وَاكْشِفْ غَمّي يا اللهُ الْواحِدُ الْأحَدُ الصَّمَدُ الَّذي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أحَدٌ، اعْصِمْني وَطَهِّرْني وَاذْهَبْ بِبَلِيَّتي» وَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

ي وَعَافِنِي فِي عُمْرِي كُلِّهِ وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاغْفِرْ خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِي وَاعْصِمْنِي
مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَعِيفٌ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئِ مَا عِنْدِي بِحُسْنِ مَا
نِي بِنَفْسِي وَلَا تَفْجَعْ لِي حَمِيماً وَهَبْتَهُ لِي يَا إِلٰهِي لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ ، تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي
لِيَتَنِي وَتَرُدُّ بِهَا عَلَيَّ مَا هُوَ أَحْسَنُ عَادَاتِكَ عِنْدِي ، فَقَدْ ضَعُفَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي
لْقِكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكُّلِي عَلَيْكَ وَقُدْرَتُكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي
تَلِيَتِي ، إِلٰهِي ذِكْرُ عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ لِإِنْعَامِكَ
ي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَفْزَعِي وَمَلْجَئِي وَالْحَافِظُ لِي
رِزْقِي وَفِي قَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي
جِيلُ خَلَاصِي مِمَّا أَنَا فِيهِ جَمِيعِهِ وَالْعَافِيَةُ لِي فَإِنِّي لَا أَجِدُ
عَلَيْكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنِّي
انَتِي وَضَعْفَ رُكْنِي وَامْنُنْ بِذٰلِكَ عَلَيَّ وَعَلَى كُلِّ دَاعٍ
وَآلِهِ .

زرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل
حم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بازگشت کو آسان بنا اور میرے
اہر ایں عطا فرما اور میری حجت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش
اپ دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں ، میرے
لو اند وہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف
لیں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر
لوق کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے
درت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر خدا
ام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا
رب میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا
، پر مہربان ہے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور جس حالت
رد اور میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے
نے دالا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

۶-فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ نہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچا لے گناہوں سے پاک کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَماعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِذا خِفْتَ أَمْراً فَقُلِ : «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لايَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَاكْفِنِي كَذا وَكَذا» .

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قالَ : تَقُولُ : «يا كافِياً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّماواتِ وَالْأَرْضِ ، اكْفِنِي ما أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» وَقالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلىٰ سُلْطانٍ يَهابُهُ فَلْيَقُلْ : «بِاللهِ أَسْتَفْتِحُ وَبِاللهِ أَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَتَوَجَّهُ ، اللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُزُونَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو ما تَشاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتابِ» وَتَقُولُ أَيْضاً «حَسْبِيَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْتَنِعُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْتَنِعُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ ما خَلَقَ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»

۷-فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی مشکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درود ہو محمدؐ و آل محمدؑ پر اور ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطہ سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچا رہوں گا اللہ کی مدد اور قوت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبح کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مددگار اللہ سے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحابِنا ، رَفَعُوهُ ، إِلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ مِنْ دُعاءِ أَبِي عليه السلام فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ : «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُنْقَلَبِي وَاهْدِ [.]

۶- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ نہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچالے گناہوں سے پاک کردے اور میری بلا کو دور کردے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس پڑھے۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسٰى ، عَنْ سَماعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِذا خِفْتَ أَمْراً فَقُلِ : «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لايَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَاكْفِنِي كَذا وَكَذا» .

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قالَ : تَقُولُ : «يا كافِياً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلايَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّماواتِ وَالْأَرْضِ ، اكْفِنِي ما أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ» وَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلىٰ سُلْطانٍ يَهابُهُ فَلْيَقُلْ : «بِاللهِ أَسْتَفْتِحُ وَبِاللهِ أَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَتَوَجَّهُ ، اللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُزُونَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو ما تَشاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتابِ» وَتَقُولُ أَيْضاً «حَسْبِيَ اللهُ لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْتَنِعُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْتَنِعُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ ما خَلَقَ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلّا بِاللهِ»

۷- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کرسکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی شکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت برلا۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درود ہو محمد و آل محمد پر اور ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلعم کے واسطہ سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے میں بچا رہوں گا اللہ کی مدد اور قوت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور صبح کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مددگار اللہ سے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحابِنا ، رَفَعُوهُ ، إِلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : كانَ مِنْ دُعاءِ أَبِي عليه السلام فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ : «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُنْقَلَبِي وَاهْدِ[٠]

قَلْبِي وَآمِنْ خَوْفِي وَعَافِنِي فِي عُمْرِي كُلِّهِ وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاغْفِرْ خَطَايَايَ وَبَيِّضْ وَجْهِي وَاعْصِمْنِي فِي دِينِي وَسَهِّلْ مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَعِيفٌ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئِ مَا عِنْدِي بِحُسْنِ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَفْجَعْنِي بِنَفْسِي وَلَا تَفْجَعْ لِي حَمِيماً وَهَبْ لِي يَا إِلٰهِي لَحْظَةً مِنْ لَحَظَاتِكَ، تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي جَمِيعَ مَا بِهِ ابْتَلَيْتَنِي وَتَرُدُّ بِهَا عَلَيَّ مَا هُوَ أَحْسَنُ عَادَاتِكَ عِنْدِي، فَقَدْ ضَعُفَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي وَانْقَطَعَ مِنْ خَلْقِكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكُّلِي عَلَيْكَ وَقُدْرَتُكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرْحَمَنِي وَتُعَافِيَنِي كَقُدْرَتِكَ عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي وَتَبْتَلِيَنِي، إِلٰهِي ذِكْرُ عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ لِإِنْعَامِكَ يُقَوِّينِي وَلَمْ أَخْلُ مِنْ نِعَمِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمَفْزَعِي وَمَلْجَئِي وَالْحَافِظُ لِي وَالذَّابُّ عَنِّي وَالرَّحِيمُ بِي وَالْمُتَكَفِّلُ بِرِزْقِي وَفِي قَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ فِيمَا قَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ تَعْجِيلُ خَلَاصِي مِمَّا أَنَا فِيهِ جَمِيعِهِ وَالْعَافِيَةُ لِي فَإِنِّي لَا أَجِدُ لِدَفْعِ ذٰلِكَ أَحَداً غَيْرَكَ وَلَا أَعْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ [وَالْإِكْرَامِ] عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنِّي بِكَ وَرَجَائِي لَكَ وَارْحَمْ تَضَرُّعِي وَاسْتِكَانَتِي وَضَعْفَ رُكْنِي وَامْنُنْ بِذٰلِكَ عَلَيَّ وَعَلَى كُلِّ دَاعٍ دَعَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

۸۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بازگشت کو آسان بنا اور میرے قلب کو ہدایت کر اور میرے خوف کو دور کر اور مجھے پوری عمر ایمن عطا فرما اور میری حجت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش دے اور میرے چہرے کو نورانی بنا اور دینی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں، میرے مطلب کو آسان کر میرے گناہوں کو درگزر کر میرے نفس کو اندوہناک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف نہ ہو یا اللہ مجھے اپنے انعامات میں سے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کر میری قوت کمزور ہو گئی ہے میری تدبیر سست پڑ گئی ہے تیری مخلوق کی طرف سے میری امید منقطع ہو گئی ہے اور صرف تجھی سے میری امید وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر عذاب کرے تو یا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مونس ہے اور تیرے انعام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا۔ تو میرا رب ہے میرا سردار ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا محافظ ہے اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر مہربان ہے اور میرے رزق کا ضامن ہے اور جس حالت میں بھی میں ہوں وہ تیری قضا و قدر کے تحت ہے پس اے میرے سردار میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے مجھے خلاصی دے اور مجھے عافیت میں رکھ میری مصیبت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

اعتماد نہیں۔ پس اے ذوالجلال میرے ساتھ وہ کر جو میرا حسن ظن ہے اور میری امید تجھ سے وابستہ ہے اور یا اللہ رحم کر میری گریہ و زاری، ذلت اور کمزوری پر اور میرے اوپر احسان کر اور ہر دعا کرنے والے پر اے ارحم الراحمین اور درود ہو محمد و آل محمد پر۔

۹ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ ؛ عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ قَالَ : قَالَ : إِذَا أَحْزَنَكَ أَمْرٌ فَقُلْ فِي آخِرِ سُجُودِكَ : «يَا جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ، يَا جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ ـ تُكَرِّرُ ذَلِكَ ـ اكْفِيَانِي مَا أَنَا فِيهِ فَإِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَاحْفَظَانِي بِإِذْنِ اللَّهِ فَإِنَّكُمَا حَافِظَانِ» .

۹۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اصحاب امام میں سے کسی نے کہ جب کوئی معاملہ رنجیدہ نہ کرے تو آخر سجدہ میں کہو اے جبرئیل اے محمد (کئی بار) تم دونوں میری موجودہ حالت میں مدد کرو تم دونوں کی مدد میرے لئے کافی ہے تم دونوں میری مدد کرو، تم دونوں میری حفاظت کرو۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں حفاظت کرنے والے ہو۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ : «بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ ؛ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ» .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب میں یہ کلمات کہوں کہ اگر تمام جن و انس میرے خلاف جمع ہوں تو مجھے پروا نہ ہو بسم اللہ و باللہ من اللہ والی اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملت رسول اللہ یا اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرا فرمانبردار بنایا اور تیری ذات کی طرف میں نے توجہ کی اور میری فریاد تجھی سے ہے اور میں نے اپنے معاملہ کو تیرے سپرد کر دیا یا اللہ میرے ایمان کی حفاظت کر میرے سامنے میرے پیچھے میرے داہنے میرے بائیں اور اپنی مدد اور قوت سے میرے دشمنوں کو مجھ سے دور رکھ اور تیرے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں مل سکتی۔

یہی حدیث ابن ابی عمیر نے بھی بیان کی ہے۔

١١ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام :

قَالَ لِي دَخَلْتَ أَيَّ شَيْءٍ قُلْتَ حِينَ دَخَلْتَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ[1] بِالرَّبَذَةِ قَالَ: قُلْتُ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاكْفِنِي بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَأَنَّى شِئْتَ».

۱۱۔ پوچھا ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا جب آپ ربذہ میں ابوجعفر منصور خلیفہ عباسی کے پاس گئے تھے فرمایا دعا یہ تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُيَسِّرٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَقَامَ أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلًى لَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ: إِذَا دَخَلَ عَلَيَّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَأَسَرَّ شَيْئاً فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ، لَا يُدْرَى مَا هُوَ ثُمَّ أَظْهَرَ: «يَا مَنْ يَكْفِي خَلْقَهُ كُلَّهُمْ وَلَا يَكْفِيهِ أَحَدٌ اكْفِنِي شَرَّ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ» قَالَ: فَصَارَ أَبُو جَعْفَرٍ لَا يُبْصِرُ مَوْلَاهُ وَصَارَ مَوْلَاهُ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ لَقَدْ عَنَّيْتُكَ فِي هَذَا الْحَرِّ فَانْصَرِفْ فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِمَوْلَاهُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا أَبْصَرْتُهُ وَلَقَدْ جَاءَ شَيْءٌ فَحَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: وَاللَّهِ لَئِنْ حَدَّثْتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَحَداً لَأَقْتُلَنَّكَ.

۱۲۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے تو اس نے پہلے سے اپنے ایک غلام کو پس پشت کھڑا کر دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا۔ جب حضرت آئے تو دل ہی دل میں کچھ پڑھا جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی۔ بعد میں ظاہر فرمایا۔ وہ دعا یہ تھی اے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ مجھے منصور کے شر سے بچالے۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو۔ منصور نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے اس گرمی میں فضول آپ کو تکلیف دی آپ واپس جائیے۔ حضرت کے چلے جانے کے بعد منصور نے غلام سے کہا تو میرا حکم کیوں نہ بجا لایا اس نے کہا واللہ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے ایسی حائل ہوئی کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا۔

۱۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ، إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ إِذَا كَرَبَنَا أَمْرٌ وَتَخَوَّفْنَا مِنَ السُّلْطَانِ أَمْراً لَا قِبَلَ لَنَا بِهِ نَدْعُو بِهِ، قُلْتُ: بَلَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ

يَا مَنْ كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا بَاقِيَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا .

۱۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میں تجھے ایسی دعا سکھا دوں جس سے تو خدا سے مانگا کرے ہم اہلبیت کو جب کوئی تکلیف وہ امر درپیش ہوتا ہے اور بادشاہ یا غیر سے خوف ہوتا ہے تو ہم انہی کلمات سے دعا کرتے ہیں میں نے کہا ضرور تعلیم فرمایئے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا یوں کہا کرو۔ اے وہ ذات جو ہر شے سے پہلے ہے۔ اے وہ ذات جو ہر شے کو پیدا کرنے والی ہے اور اے وہ ذات جو ہر شے کے بعد باقی رہنے والی ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الْعَلَوِيُّ إِلَيَّ يَسْأَلُنِي أَنْ أَكْتُبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي دُعَاءٍ يُعَلِّمُهُ يَرْجُو بِهِ الْفَرَجَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا مَا سَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ مِنْ تَعْلِيمِهِ دُعَاءً يَرْجُو بِهِ الْفَرَجَ فَقُلْ لَهُ : يَلْزَمُ « يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ » فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكْفِيَ مَا هُوَ فِيهِ مِنَ الْغَمِّ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى ، فَأَعْلَمْتُهُ ذَلِكَ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْحَبْسِ .

۱۴۔ علی بن مہزیار سے روایت ہے کہ محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسی دعا معلوم کروں جو باعث کشودگی کار ہو امام علیہ السلام نے مجھے وہی دعا لکھ کر بھیجی جس کے لئے محمد بن حمزہ نے مجھے لکھا تھا تحریر فرمایا اس سے کہو یہ دعا پڑھا کرے اے وہ ذات جو کفایت کرتی ہے ہر شے کے بدلے اور اس کے بدلے کوئی چیز کفایت نہیں کرتی جو مشکل اس وقت مجھے درپیش ہے اسے دور کر میں امید کرتا ہوں کہ اس غم کو تو ہی دور کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے یہ دعا اس کو بتا دی۔ چند ہی روز بعد وہ قید سے رہا ہو گیا۔

١٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ مَنْ أَصَابَهُ مِنْكُمْ مُصِيبَةٌ أَوْ نَزَلَتْ بِهِ نَازِلَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِهِنَّ : « يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوَى وَيَا سَامِعَ كُلِّ نَجْوَى وَشَاهِدَ كُلِّ مَلَإٍ وَعَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَيَا دَافِعَ مَا يَشَاءُ مِنْ بَلِيَّةٍ ، وَيَا خَلِيلَ إِبْرَاهِيمَ وَيَا نَجِيَّ مُوسَى وَيَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَدْعُوكَ دُعَاءَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهُ ، دُعَاءَ الْغَرِيقِ الْغَرِيبِ الْمُضْطَرِّ الَّذِي لَا يَجِدُ لِكَشْفِ مَا هُوَ فِيهِ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ » فَإِنَّهُ لَا يَدْعُو بِهِ أَحَدٌ إِلَّا كَشَفَ اللهُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ اللهُ .

۱۵۔ ابوحمزہ نے بیان کیا میں نے حضرت علی بن الحسین کو کہتے سنا اپنے فرزند سے بیٹا جب کسی مصیبت کا سامنا ہو اور کوئی بلا نازل ہو تو پورا وضو کرو اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہو۔ اے وہ ذات جس سے ہر شکایت کی جاتی ہے اے وہ ذات جو ہر کسی کی بات سنتا ہے اے وہ ذات جو ہر گروہ کے پاس موجود ہے اور ہر حقیقت کا جاننے والا ہے اور ہر بلا کا دفع کرنے والا ہے اے ابراہیم کے خلیل اے موسیٰ کو نجات دینے والے، اے محمد کو برگزیدہ کرنے والے میں تجھ سے اس شخص کی طرح دعا کرتا ہوں جو فاقہ کی سختی میں مبتلا ہو اور جس کی تدبیر گئی گزری ہو اور جس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو دعا کرتا ہوں اس پردیسی کی طرح جو مصیبتوں میں غرق ہو اور مضطر ہو اور جس بلا میں ہو اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پاتا ہو، اے ارحم الراحمین وہ اللہ کے سوا کسی کو غم دور کرنے والا نہیں پایا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَدْخُلُنِي الْغَمُّ فَقَالَ: أَكْثِرْ مِنْ [أَنْ] تَقُولَ: «اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً» فَإِذَا خِفْتَ وَسْوَسَةً أَوْ حَدِيثَ نَفْسٍ فَقُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، عَدْلٌ فِيَّ حُكْمُكَ، مَاضٍ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ نُورَ بَصَرِي وَرَبِيعَ قَلْبِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي، اللهُ اللهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً».

۱۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ میں غمگین رہتا ہوں۔ فرمایا زیادہ تر یہ دعا پڑھا کرو۔ اللہ اللہ میرا رب ہے اس کا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا جب کوئی وسوسہ دل میں آئے یا خود فکر باطل میں پڑ جاؤ تو یہ کہو۔

یا اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے لئے مبنی بر عدل ہے تیرا حکم میرے بارے میں جاری ہونے والا ہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس کا ذکر تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے یا کسی کو اپنی مخلوق میں تعلیم دی ہے یا تو نے مختص کیا ہے اس کو اپنے علم غیب سے یہ کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور یہ کہ قرآن کو میری آنکھوں کا نور قرار دے اور میرے رنج کا دور کرنے والا اور میرے غم کا دفع کرنے والا ہے اے اللہ اے اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا شریک کسی کو قرار نہیں دیتا۔

١٧ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَ دُعَاءُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ: يَا صَرِيخَ الْمَكْرُوبِينَ

وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَيَا كَاشِفَ غَمِّي اكْشِفْ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ حَالِي وَحَالَ أَصْحَابِي وَاكْفِنِي هَوْلَ عَدُوِّي

۱۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خندق کی جنگ میں حضرت کی یہ دعا تھی اے بےچینوں کی فریاد سننے والے اے رنج و کرب و اضطراب کو دور کرنے والے تو میرا اور میرے اصحاب کا حال خوب جانتا ہے دشمن کی طاقت کو توڑ کر میری مدد کر۔

۱۸ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: خَرَجَ بِجَارِيَةٍ لَنَا خَنَازِيرُ فِي عُنُقِهَا فَأَتَانِي آتٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ قُلْ لَهَا فَلْتَقُلْ: «يَا رَؤُوفُ يَا رَحِيمُ يَا رَبِّ يَا سَيِّدِي» تُكَرِّرُهُ، قَالَ: فَقَالَتْهُ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا، قَالَ: وَقَالَ: هٰذَا الدُّعَاءُ الَّذِي دَعَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

۱۸۔ امام رضا علیہ السلام کے پاس (ایک باندی) کنیز کو لائے جس کی گردن میں خنازیر (ایک بیماری) تھے حضرت نے [illegible] حضرت نے فرمایا یہ وہ دعا ہے جو جعفر بن سلیمان کو تعلیم کی گئی تھی۔

۱۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام دُعَاءً وَأَنَا خَلْفَهُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَاسْمِكَ الْعَظِيمِ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِي لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا» قَالَ: وَكَتَبْتُ إِلَيْهِ رُقْعَةً بِخَطِّهِ: قُلْ «يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ وَبَطَنَ فَخَبَرَ، يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ، وَيَا مَنْ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا» ثُمَّ قُلْ: «يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ارْحَمْنِي بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ارْحَمْنِي». وَكَتَبَ إِلَيَّ فِي رُقْعَةٍ أُخْرَى يَأْمُرُنِي أَنْ أَقُولَ: «اللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي يَوْمِي هٰذَا وَشَهْرِي هٰذَا وَعَامِي هٰذَا بَرَكَاتِكَ فِيهَا وَمَا يَنْزِلُ فِيهَا مِنْ عُقُوبَةٍ أَوْ مَكْرُوهٍ أَوْ بَلَاءٍ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَعَنْ وُلْدِي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجْأَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ شَرِّ كِتَابٍ قَدْ سَبَقَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَداً».

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جبکہ میں حضرت کے پیچھے چل رہا تھا دعا تعلیم کرنے کی خواہش کی

کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں۔ تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لا اور پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک رقعہ میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خبردار، اے وہ ذات جو مالک رقادر ہے جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کر پھر کہو اے وہ معبود نہیں بحق لا الٰہ الا اللہ مجھ پر رحم کر اور ایک دوسرے رقعہ میں لکھا کہ میں کہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس مہینے میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں زوال نعمت اور عافیت کے بدل جانے سے اور یکایک مصیبت کے نزول سے اور اس تحریر کی پریشانی سے جو سابق میں لکھی جا چکی ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو (روز قیامت) پکڑنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمار رکھتا ہے۔

٢٠ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ : «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ ، يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ، فَاكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي ، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي» تَقُولُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَنْتَ سَاجِدٌ .

۲۰۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حی و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑ، سجدہ میں سو بار کہے۔

٢١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُورَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِذَا كَانَ لَكَ يَا سَمَاعَةُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ فَإِنَّ لَهُمَا عِنْدَكَ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ وَقَدْراً مِنَ الْقَدْرِ، فَبِحَقِّ ذٰلِكَ الشَّأْنِ وَبِحَقِّ ذٰلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا» فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ مُمْتَحَنٌ إِلَّا وَهُوَ يَحْتَاجُ إِلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ .

۲۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعہ جب خدا سے کوئی حاجت بر آری چاہے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اور اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ایسا ایسا کر بے شک روز قیامت کوئی

عنقریب فرشتہ اور کوئی رسول اور کوئی ایسا مومن جس کا امتحان قدرت نے کیا ہو ایسا نہ ہوگا جو ان کی طرف محتاج نہ ہو۔

٢٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَالْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ وَظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ أَبُو الدَّوَانِيقِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام رَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ حَفِظْتَ الْغُلَامَيْنِ بِصَلَاحِ أَبَوَيْهِمَا فَاحْفَظْنِي بِصَلَاحِ آبَائِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْرَأُ بِكَ فِي نَحْرِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ» ثُمَّ قَالَ لِلْجَمَّالِ: «سِرْ» فَلَمَّا اسْتَقْبَلَهُ الرَّبِيعُ بِبَابِ أَبِي الدَّوَانِيقِ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا أَشَدَّ بَاطِنَهُ عَلَيْكَ، لَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا تَرَكْتُ لَهُمْ نَخْلًا إِلَّا عَقَرْتُهُ، وَلَا مَالًا إِلَّا نَهَبْتُهُ، وَلَا ذُرِّيَّةً إِلَّا سَبَيْتُهَا. قَالَ: فَهَمَسَ بِشَيْءٍ خَفِيٍّ وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ، فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَ وَقَعَدَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتْرُكَ لَكَ نَخْلًا إِلَّا عَقَرْتُهُ وَلَا مَالًا إِلَّا أَخَذْتُهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَلَى أَيُّوبَ فَصَبَرَ، وَأَعْطَى دَاوُدَ فَشَكَرَ، وَقَدَّرَ يُوسُفَ فَغَفَرَ، وَأَنْتَ مِنْ ذَلِكَ النَّسْلِ، وَلَا يَأْتِي ذَلِكَ النَّسْلُ إِلَّا بِمَا يُشْبِهُهُ» فَقَالَ: صَدَقْتَ، قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ، فَقَالَ لَهُ: «يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ لَمْ يَنَلْ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ دَماً إِلَّا سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ» فَغَضِبَ لِذَلِكَ وَاسْتَشَاطَ، فَقَالَ: «عَلَى رِسْلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ هَذَا الْمُلْكَ كَانَ فِي آلِ أَبِي سُفْيَانَ، فَلَمَّا قَتَلَ يَزِيدُ حُسَيْناً سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ، فَوَرَّثَهُ آلَ مَرْوَانَ، فَلَمَّا قَتَلَ هِشَامٌ زَيْداً سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ، فَوَرَّثَهُ مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَّا قَتَلَ مَرْوَانُ إِبْرَاهِيمَ سَلَبَهُ اللَّهُ مُلْكَهُ، فَأَعْطَاكُمُوهُ» فَقَالَ: صَدَقْتَ، هَاتِ ارْفَعْ حَوَائِجَكَ، فَقَالَ: «الْإِذْنُ» فَقَالَ: هُوَ فِي يَدِكَ، مَتَى شِئْتَ، فَخَرَجَ، فَقَالَ لَهُ الرَّبِيعُ: قَدْ أَمَرَ لَكَ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا» قَالَ: إِذَنْ تُغْضِبُهُ، فَخُذْهَا ثُمَّ تَصَدَّقْ بِهَا.

۲۲۔ راوی کہتا ہے جب منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بغداد بلایا تو آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا خدایا تو نے دونوں یتیم لڑکوں کے خزانوں کی حفاظت کی (خضر علیہ السلام نے گرتی دیوار کے نیچے جو یتیم بچوں کا خزانہ تھا دیوار کو سیدھا کر کے بچا لیا تھا) ان کے ماں باپ کی نیکوکاری کی وجہ سے پس میری بھی حفاظت کر میرے آباء و اجداد محمد و علی و حسن و حسین و علی بن الحسین اور محمد بن علی کی نیکوکاری کی وجہ سے، یا اللہ میں اس کے شر کو دفع کرتا ہوں اس کے سینے پر ضرب لگا کر اور اے اللہ تجھ سے اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر اونٹ کے ساربان سے کہا چل۔ جب بغداد پہنچے تو ربیع نے منصور کے دروازہ پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے کہا اس کے دل میں آپ کی طرف سے کینہ ہے۔ میں نے اسے کہتے ہوئے سنا ہے واللہ میں ان کے کسی جوان کو بے قتل کئے نہ چھوڑوں گا اور نہ ان کے مال کو بے لوٹے اور نہ ان کی

ذریت کو بے قید کیے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قتل کیے مال کو بے لوٹے اور ذریت کو بے قید کیے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو کھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو وہی کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سُن کر منصور کو بہت غصّہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصّہ کو دھیما کر کے سُن۔ یہ ملک اولاد ابوسفیان کے پاس تھا۔ جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجیے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لیے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی۔ حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا لے لیجیے ورنہ وہ برا مانے گا انھیں لے کر تصدیق کر دیجیے۔

۲۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

چھپنواں باب

دعائے امراض

(بَابُ) ۵۶

☆(الدُّعَاءِ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ)☆

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَالْعِلَّةِ «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَاماً فَقُلْتَ: «قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلاً» فَيَامَنْ لَايَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاكْشِفْ ضُرِّي وَحَوِّلْهُ إِلَىٰ مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلٰهاً آخَرَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ».

١۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقت مرض کہو یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ سمجھے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کرسکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر قادر ہے اور بدلنے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کرسکتا درود بھیج محمد وآل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

٢۔ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِبْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَبْنِ زَرْبِي قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَضاً شَدِيداً فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَاعَبْدِاللهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْبَلَغَنِي عِلَّتُكَ فَاشْتَرِصَاعاً مِنْ بُرٍّ ثُمَّ اسْتَلْقِ عَلَىٰ قَفَاكَ[٢] وَانْثُرْهُ عَلَىٰ صَدْرِكَ كَيْفَمَا انْتَثَرَ وَقُلِ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَاسَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَابِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَىٰ خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي» ثُمَّ اسْتَوِ جَالِساً وَاجْمَعِ الْبُرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاقْسِمْهُ مُدّاً مُدّاً لِكُلِّ مِسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ قَالَ دَاوُدُ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ[١] وَقَدْ فَعَلَهُ غَيْرُوَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ.

ذریت کو بے قید کئے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ کسی کو بے قتل کئے مال کو بے لوٹے اور ذریت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ایوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا۔ یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی نسل سے ہو اور اس نسل کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصہ کو دھیما کر کے سن، یہ ملک اولاد ابوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا لے لیجئے ورنہ وہ برا مانے گا انھیں لے کر تصدیق کر دیجئے۔

۲۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أُبَالِي إِذَا قُلْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ وَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي ، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ» .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

وَأَسْمَائِهِ الْحُسْنَى كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ (ص) إِلَيْنَا فَقَالَ: هٰكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ إِبْرَاهِيمُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عليهما السلام.

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بنایا رسول اللہ نے حسنؑ و حسینؑ کے لئے فرمایا: میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسمائے حسنیٰ کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے نظر سے، ہر آزار دہندہ سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیم نے تجویز فرمایا تھا اسمٰعیل و اسحاق کے لئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَنَظَرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ: «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا بَطَنَ وَظَهَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفْتُ وَمَا لَمْ أَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ذَكَرَ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنْ كُلِّ سَبُعٍ وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَذُرِّيَّتِهِ وَكُلِّ مَا عَضَّ أَوْ لَسَعَ وَلَا يَخَافُ صَاحِبُهَا إِذَا تَكَلَّمَ بِهَا لِصّاً وَلَا غُولاً قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنِّي صَاحِبُ صَيْدِ السَّبُعِ وَأَنَا أَبِيتُ فِي اللَّيْلِ فِي الْخَرَابَاتِ وَأَتَوَحَّشُ فَقَالَ لِي: قُلْ إِذَا دَخَلْتَ: «بِسْمِ اللهِ أَدْخُلُ» وَأَدْخِلْ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرِجْ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَسَمِّ اللهَ فَإِنَّكَ لَا تَرَى مَكْرُوهاً.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ و باللہ والحمد للہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا لم یکن لہٗ، حمد ہے اس خدا کے لئے جس کے نہ جورو ہے نہ اولاد اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اور اس کی بزرگی کا اقرار کرو اور حمد ہے اس خدا کی جو ہر ایک کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو نہیں جانتا، وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے اسے کسی چیز کو سکھایا نہیں جاتا، وہ دزدیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور جو سینوں میں چھپا ہوا ہے اس سے واقف ہے میں پناہ مانگتا ہوں اس کی ذات کریم سے اور اس کے عظیم المرتبت نام سے، اور شر سے ہر اس چیز کے جس کو میں نے بیان کیا اور نہیں بیان کیا اور حمد رب العالمین کے لئے ہے حضرت نے فرمایا یہ دعا امان ہے درندے اور شیطان رجیم سے اور اس کی ذریت سے اور ہر اس جانور سے جو کاٹنے والا اور ڈسنے والا ہے اور اس دعا کے کرنے والے کو نہ چور کا خوف رہتا ہے نہ آسیب کا، راوی نے کہا میں درندوں کا شکار کرتا رہتا ہوں اور میں ویرانوں میں رات بسر کرتا ہوں اور خوف طاری رہتا ہے۔ فرمایا جب

تم وہاں جاؤ تو کہو، اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور داہنا پیر اس جگہ رکھو اور جب نکلو تو پہلے بایاں پیر رکھو اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم تک نہ پہنچے گی۔

۵ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى قَالَ : عَلَّمَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ الْجَلِيلِ أُعِيذُ فُلَاناً بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الْهَامَّةِ وَالسَّامَّةِ وَاللَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ نَفْثِهِمْ وَبَغْيِهِمْ وَنَفْخِهِمْ وَبِآيَةِ الْكُرْسِيِّ» ثُمَّ تَقْرَأُهَا ثُمَّ تَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ : «بِسْمِ اللَّهِ أُعِيذُ فُلَاناً بِاللَّهِ الْجَلِيلِ . . » ۔ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ . .

۵ ۔ راوی کہتا ہے حضرت صادق آل محمدؐ نے مجھے حفاظت کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے شروع کرتا ہوں خدائے جلیل کے نام سے اور فلاں شخص کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور نقرسے اور چشم بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے اور جن و انس کے شر سے عرب و عجم کے شر سے اور افسون شعر سے اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو اور دوبارہ کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور فلاں کو خدائے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

٦ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ الْعَقَارِبَ ، فَقَالَ : انْظُرْ إِلَى بَنَاتِ نَعْشٍ الْكَوَاكِبِ الثَّلَاثَةِ الْوُسْطَى مِنْهَا بِجَنْبِهِ كَوْكَبٌ صَغِيرٌ قَرِيبٌ مِنْهُ تُسَمِّيهِ الْعَرَبُ «السُّهَا» وَ نَحْنُ نُسَمِّيهِ «أَسْلَمَ» أَحِدِ النَّظَرَ إِلَيْهِ كُلَّ لَيْلَةٍ وَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «اللَّهُمَّ رَبَّ أَسْلَمَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَسَلِّمْنَا» قَالَ : إِسْحَاقُ فَمَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ دَهْرِي إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فَضَرَبَتْنِي الْعَقْرَبُ .

٦ ۔ اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بچھو کے کاٹنے کا خوف رہتا ہے فرمایا کہ بنات النعش کے تین ستارے جو بیچ میں ہوتے ہیں ان کے پہلو میں ایک چھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ سہیہ کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور تین بار کہو۔ اے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور اس کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صحیح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا سوائے ایک رات کے اسی رات کو بچھو نے کاٹ لیا۔

٧ ۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنَا ضَامِنٌ لَهُ أَلَّا يُصِيبَهُ عَقْرَبٌ وَلَا هَامَّةٌ حَتَّى

يُصْبِحَ : «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ».

۷۔ راوی کہتا ہے کہ صادق آل محمدؑ نے فرمایا جو یہ کلمات کہے میں —— اس کا ضامن ہوں کہ کچھوا سے نہیں کاٹے گا اور نہ صبح تک کوئی شر کا قصد کرے گا کہو میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تجاوز نہیں کرتا کوئی نیک ہو یا بد اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ إِذْ شَكَوْا إِلَيْهِ الْبَرَاغِيثَ أَنَّهَا تُؤْذِيهِمْ فَقَالَ: إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ فَلْيَقُلْ : أَيُّهَا الْأَسْوَدُ الْوَثَّابُ الَّذِي لَا يُبَالِي غَلَقاً وَلَا بَاباً عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِأُمِّ الْكِتَابِ أَلَّا تُؤْذِيَنِي وَأَصْحَابِي إِلَى أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ» - وَالَّذِي نَعْرِفُهُ - إِلَى أَنْ يَؤُوبَ الصُّبْحُ مَتَى مَا آبَ».

۸۔ حضرت رسولِ خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے پسوؤں کی شکایت کی کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں فرمایا جب سونے کو لیٹو تو کہو اے سیاہ اچھل کر حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے رُکے نہ جسے کسی مکان سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام الکتاب (قرآن) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جانے اور صبح کے آنے تک جیسے آئے ہم پہچانتے ہیں جیسے وہ آئے گی۔

۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّبُعَ فَقُلْ: «أَعُوذُ بِرَبِّ دَانْيَالَ وَالْجُبِّ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَأْسِدٍ».

۹۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنویں سے اور ہر صاحب قوت غصہ ور سے۔

توضیح :- بخت نصر نے دانیال کو ایک شیر اور شیرنی کے ساتھ کنویں میں ڈال دیا تھا بقدرت خدا شیرنی نے اپنا دودھ ان کو پلایا۔ پھر ارمیا نبی کھانا اور پانی لے کر کنویں پر پہنچے اور دانیال کو دیا انھوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور چند روز بعد بخیریت باہر آئے۔

١٠- مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ هَارُونَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام يَسْأَلُهُ عُوذَةً لِلرِّيَاحِ الَّتِي تَعْرِضُ لِلصِّبْيَانِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِخَطِّهِ بِهَاتَيْنِ الْعُوذَتَيْنِ وَزَعَمَ صَالِحٌ أَنَّهُ أَنْفَذَ هُمَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بِخَطِّهِ: «اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا رَبَّ لِي إِلَّا اللهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا شَرِيكَ لَهُ سُبْحَانَ اللهِ، مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ؛ اللّٰهُمَّ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، رَبَّ مُوسٰى وَعِيسٰى وَ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفّٰى، إِلٰهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مَعَ مَا عَدَدْتَ مِنْ آيَاتِكَ وَبِعَظَمَتِكَ وَبِمَا سَأَلَكَ بِهِ النَّبِيُّونَ وَبِأَنَّكَ رَبُّ النَّاسِ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْتَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُمْسِكُ بِهِ السَّمَاوَاتِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَ بِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتٰى أَنْ تُجِيرَ عَبْدَكَ فُلَاناً مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ إِلَيْهَا وَمَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَلِجُ فِيهَا وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ».
وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَيْضاً بِخَطِّهِ: «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَ إِلَى اللهِ وَكَمَا شَاءَ اللهُ وَأُعِيذُهُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ جَبَرُوتِ اللهِ وَ قُدْرَةِ اللهِ وَمَلَكُوتِ اللهِ، هٰذَا الْكِتَابُ مِنَ اللهِ شِفَاءٌ لِفُلَانِ [ابْنِ] عَبْدِكَ وَابْنِ أَمَتِكَ عَبْدَيِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ».

١٠- راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بچوں کی مرگی (اُمّ الصّبیان) کے لئے ایک تعویذ مانگا حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہ دو تعویذ لکھے۔ صالح کا گمان یہ ہے کہ حضرت نے ابراہیم (راوی) کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ملازم کے ہاتھ بھیجا تھا
اللہ اکبر اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد، اس کا کوئی شریک نہیں قابل تسبیح ہے وہ وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ یا اللہ تو صاحب جلالت و بزرگی ہے۔ موسیٰ و ہارون اور وفادار ابراہیم کا رب ہے اور معبود ہے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و اسباط کا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو قابلِ تسبیح ہے بلحاظ اپنی ان آیات کے جو تو نے بیان کی ہیں اور بلحاظ اپنی عظمت کے اور اس جلالت کے جس سے انبیاء نے سوال کیا اور تو ہی سب لوگوں کا پالنے والا ہے تو ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شے کے بعد ہے اور واسطہ تیرے اس نام کا جس سے آسمان بغیر تیرے اذن کے زمین پر گرنے سے رُکے ہوئے ہیں اور واسطہ تیرے ان کلمات تامات کا جن سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اپنی پناہ میں رکھ اپنے فلاں بندے کو اور بچالے ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو اور آسمان کی طرف جائے اور جو زمین سے نکلے اور زمین کے اندر داخل ہو اور سلام ہو مرسلین پر اور حمد ہے رب العالمین کے لئے۔

اور دوسرا تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ بھیجا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ کے نام کی برکت سے اور اللہ کی طرف رجوع ہے جو اللہ نے چاہا وہی ہوا۔ میں اس مریض کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کی عزت وجبروت اور قدرت کے واسطے یہ تحریر اللہ کی طرف سے باعث شفا ہے فلاں ابن فلاں کے لئے جو اے اللہ تیرا بندہ ہے اور تیری کنیز کا فرزند ہے دونوں اللہ کے بندے ہیں اور رحمت خدا ہو محمد وآلِ محمدؐ پر۔

١١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّبُعَ فَاقْرَأْ فِي وَجْهِهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَقُلْ لَهُ : «عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيمَةِ اللهِ وَعَزِيمَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَعَزِيمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليهما السلام وَعَزِيمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ مِنْ بَعْدِهِ » فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ عَنْكَ إِنْ شَاءَ اللهُ . قَالَ : فَخَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ قَدِ اعْتَرَضَ فَعَزَمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ : إِلَّا تَنَحَّيْتَ عَنْ طَرِيقِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا ، قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَدْ طَأْطَأَ [بِـ]رَأْسِهِ وَ أَدْخَلَ ذَنَبَهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَانْصَرَفَ .

١١۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے اگر درندہ کا سامنا ہو جائے تو اس کے سامنے آیت الکرسی پڑھو اور کہو قسم دیتا ہوں تجھے اللہ کی عزیمت کی اور محمد وسلیمان بن داؤد اور امیرالمومنین علی بن ابی طالب اور آئمہ طاہرینؑ کی عزیمت کی۔ انشاء اللہ وہ ہٹ جائے گا راوی کہتا ہے میں گھر سے نکلا تو ایک درندہ سامنے آگیا میں نے اسے قسم دی اور کہا کیا تو ہمارے راستے سے ہٹے گا نہیں اور ہماری اذیت سے گریز نہیں کرے گا میں نے دیکھا کہ اس نے سر جھکا لیا اور اپنی دُم اپنے پیروں کے درمیان کرلی اور وہاں سے ہٹ گیا۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ : «أَسْتَوْدِعُ اللهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ وَأَسْتَوْدِعُ اللهَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ كُلُّ شَيْءٍ نَفْسِي وَأَهْلِي وَ مَالِي وَوُلْدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ» حُفَّ بِجَنَاحٍ مِنْ أَجْنِحَةِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَحُفِظَ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ .

١٢۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز فرض کہے اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اس اللہ کی ہر شے میرے نفس، میرے اہل، میرے مال و اولاد اور مددگار سے اس سے ڈرتی اور خوفزدہ ہے اور اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کرنے والی ہے تو وہ جبرئیل کے پیروں میں لپٹا ہوگا اور اس کے نفس و اہل و مال محفوظ ہو جائیں گے۔

١٣ ـ عَنْهُ ، رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ بَاتَ فِي دَارٍ وَبَيْتٍ وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَلْيَقُلْ: «اللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي وَأَعِنِّي عَلَىٰ وَحْدَتِي» .

۱۳۔ اور امام نے فرمایا جو کوئی جگہ یا گھر میں تنہا رات بسر کرے اسے چاہیئے کہ آیت الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو انس سے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد کر۔

١٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ ، عَنْ يَزِيدَبْنِ مُرَّةَ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا عَلِيُّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، إِذَاوَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ أَوْبَلِيَّةٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ بِهَا عَنْكَ مَايَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ.

۱۴۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میں تمھیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ جب تم کسی مہلکہ یا بلا میں مبتلا ہو تو کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

اٹھاونواں باب

قرآن پڑھتے وقت کی دعا

(بَابُ) ۵۸

☆(الدُّعَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)☆

١ ـ قَالَ : كَانَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَدْعُوعِنْدَ قِرَاءَةِ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَوَحِّدُ بِالْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ الْمَتِينِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَعَالِي بِالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ وَفَوْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْعَرْشِ الْعَظِيمِ[٢] رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُكْتَفِي بِعِلْمِكَ وَالْمُحْتَاجُ إِلَيْكَ كُلُّ ذِي عِلْمٍ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَامُنْزِلَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا فَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُبِينِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَلَّمْتَنَاهُ قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِي تَعَلُّمِهِ وَاخْتَصَصْتَنَا بِهِ قَبْلَ رَغْبَتِنَا بِنَفْعِهِ، اللّٰهُمَّ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ مَنّاً مِنْكَ وَفَضْلاً وَجُوداً وَلُطْفاً بِنَا وَرَحْمَةً لَنَا وَامْتِنَاناً عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِحَوْلِنَا وَلَاحِيلَتِنَا وَلَاقُوَّتِنَا اللّٰهُمَّ فَحَبِّبْ إِلَيْنَا حُسْنَ تِلَاوَتِهِ وَحِفْظَ آيَاتِهِ وَإِيمَاناً بِمُتَشَابِهِهِ وَعَمَلاً بِمُحْكَمِهِ وَسَبَباً فِي تَأْوِيلِهِ وَهُدًى فِي تَدْبِيرِهِ وَبَصِيرَةً بِنُورِهِ.

اللّٰهُمَّ وَكَمَا أَنْزَلْتَهُ شِفَاءً لِأَوْلِيَائِكَ وَشَقَاءً عَلَىٰ أَعْدَائِكَ وَعَمًى عَلَىٰ أَهْلِ مَعْصِيَتِكَ وَنُوراً لِأَهْلِ طَاعَتِكَ[1]، اللّٰهُمَّ فَاجْعَلْهُ لَنَا حِصْناً مِنْ عَذَابِكَ وَحِرْزاً مِنْ غَضَبِكَ وَحَاجِزاً عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَعِصْمَةً مِنْ سَخَطِكَ وَدَلِيلاً عَلَىٰ طَاعَتِكَ وَنُوراً يَوْمَ نَلْقَاكَ[2] نَسْتَضِيءُ بِهِ فِي خَلْقِكَ وَنَجُوزُ بِهِ [عَلَىٰ] صِرَاطِكَ وَنَهْتَدِي بِهِ إِلَىٰ جَنَّتِكَ .

اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقْوَةِ فِي حَمْلِهِ وَالْعَمَىٰ عَنْ عَمَلِهِ[3] وَالْجَوْرِ عَنْ حُكْمِهِ وَالْعُلُوِّ[4] عَنْ قَصْدِهِ وَالتَّقْصِيرِ دُونَ حَقِّهِ ، اللّٰهُمَّ احْمِلْ عَنَّا ثِقْلَهُ وَأَوْجِبْ لَنَا أَجْرَهُ وَأَوْزِعْنَا[5] شُكْرَهُ وَاجْعَلْنَا نُرَاعِيهِ وَنَحْفَظُهُ ؛ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا نَتَّبِعُ حَلَالَهُ وَنَجْتَنِبُ حَرَامَهُ وَنُقِيمُ حُدُودَهُ وَنُؤَدِّي فَرَائِضَهُ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَلَاوَةً فِي تِلَاوَتِهِ وَنَشَاطاً فِي قِيَامِهِ[6] وَوَجَلاً فِي تَرْتِيلِهِ وَقُوَّةً فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَ[أَطْرَافِ] النَّهَارِ ، اللّٰهُمَّ وَاشْفِنَا[7] مِنَ النَّوْمِ بِالْيَسِيرِ وَأَيْقِظْنَا فِي سَاعَةِ اللَّيْلِ مِنْ رُقَادِ الرَّاقِدِينَ وَنَبِّهْنَا عِنْدَ الْأَحَايِينِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ سِنَةِ الْوَسْنَانِينَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِقُلُوبِنَا ذَكَاءً عِنْدَ عَجَائِبِهِ الَّتِي لَا تَنْقَضِي وَلَذَاذَةً عِنْدَ تَرْدِيدِهِ وَعِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيعِهِ وَنَفْعاً بَيِّناً عِنْدَ اسْتِفْهَامِهِ ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ تَخَلُّفِهِ فِي قُلُوبِنَا وَتَوَسُّدِهِ عِنْدَ رُقَادِنَا وَنَبْذِهِ وَرَاءَ ظُهُورِنَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ قَسَاوَةِ قُلُوبِنَا لِمَا بِهِ وَعَظْتَنَا ، اللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا صَرَّفْتَ فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَذَكِّرْنَا بِمَا ضَرَبْتَ فِيهِ مِنَ الْمَثُلَاتِ[8] وَكَفِّرْ عَنَّا بِتَأْوِيلِهِ السَّيِّئَاتِ وَضَاعِفْ لَنَا بِهِ جَزَاءً فِي الْحَسَنَاتِ وَارْفَعْنَا بِهِ ثَوَاباً فِي الدَّرَجَاتِ وَلَقِّنَا بِهِ الْبُشْرَىٰ بَعْدَ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زَاداً تُقَوِّينَا بِهِ فِي الْمَوْقِفِ[*] بَيْنَ يَدَيْكَ وَطَرِيقاً وَاضِحاً نَسْلُكُ بِهِ إِلَيْكَ وَعِلْماً نَافِعاً نَشْكُرُ بِهِ نَعْمَاءَكَ وَتَخَشُّعاً صَادِقاً نُسَبِّحُ بِهِ أَسْمَاءَكَ . فَإِنَّكَ اتَّخَذْتَ بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةً قَطَعْتَ بِهِ عُذْرَنَا وَاصْطَنَعْتَ بِهِ عِنْدَنَا نِعْمَةً قَصُرَ عَنْهَا شُكْرُنَا ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَلِيّاً يُثَبِّتُنَا مِنَ الزَّلَلِ وَدَلِيلاً يَهْدِينَا لِصَالِحِ الْعَمَلِ وَعَوْناً هَادِياً يُقَوِّمُنَا مِنَ الْمَيْلِ وَعَوْناً يُقَوِّينَا مِنَ الْمَلَلِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ بِنَا أَفْضَلَ الْأَمَلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً يَوْمَ اللِّقَاءِ وَسِلَاحاً يَوْمَ الْارْتِقَاءِ وَحَجِيجاً يَوْمَ الْقَضَاءِ وَنُوراً يَوْمَ الظَّلْمَاءِ يَوْمَ لَا أَرْضَ وَلَا سَمَاءَ يَوْمَ يُجْزَىٰ كُلُّ سَاعٍ بِمَا سَعَىٰ ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا رِيّاً يَوْمَ الظَّمَاءِ وَفَوْزاً يَوْمَ الْجَزَاءِ مِنْ نَارٍ حَامِيَةٍ ، قَلِيلَةِ الْبُقْيَا عَلَىٰ مَنْ بِهَا اصْطَلَىٰ وَبِحَرِّهَا تَلَظَّىٰ ؛ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا بُرْهَاناً عَلَىٰ رُؤُوسِ الْمَلَإِ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ .

ا۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قرآن پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یا رب تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے

تو واحد ہے اپنی قدرت اور پوری قوت سے ، حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان وعرش کے اوپر تیرا جلال چھایا ہوا ہے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم تیرا محتاج ہے۔ اے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیات ذکر عظیم کے نازل کرنے والے ، اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بنا پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور قرآن عظیم مبین کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف ہماری رغبت نہ تھی یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل وکرم واحسان سے کیا ہماری طاقت وقوت سے یہ امر باہر تھا یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیات متشابہات پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سبب تلاش کرنے میں اس کی تاویل کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے ، بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شفا ہے تیرے اولیاء کے لئے اور بدبختی ہے تیرے دشمنوں کے لئے اور اندھاپن ہے اہل معصیت کے لئے اور نور ہے اہل اطاعت کے لئے خداوندا اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے قلعہ بنا دے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے غصے سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بدبختی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے کے اس کے حکم کے اور جادۂ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینی عمل قرآن کو ہم سے اٹھالے اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالت شان کی پیروی کریں اور اس کے حرام سے بچیں اور اس کے حدود کو قائم کریں اور اس کے فرائض کو ادا کریں یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چسکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے اور اس کی ترتیل کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوندا ہماری نیند کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بیہوشی کی بے ہوشی سے افضل ہے خدایا ہمارے قلوب کو زیرکی دے قرآن کے ان عجیب اسلوب بیان کو سمجھنے کی جو ختم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سوئیں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ ہم کو نفع دے جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں — اور ہم کو معاف کر دے جو آیات کی تاویل میں غلطیاں ہوئی ہوں اور ہمارے حسنات کو کئی گنا کر دے اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات

کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زادِ راہِ آخرت قرار دے تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو نوری دل ہو کر آئیں اور ایسے کھلے راستے سے جو تجھ تک پہنچانے والا ہو اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ایسا سچا خشوع و خضوع دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں یا اللہ تو نے اس قرآن سے ہم پر حجت قائم کی ہے اور ہمارے عذر کو قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔ یا اللہ اس قرآن کو ہمارا دلی قرار دے تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں اور ہمارا رہنما بنا تاکہ ہم اعمال صالحہ بجالائیں اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بنا تاکہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی قوت دے دے اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسب مال کی قوت دے تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روز قیامت ملائکہ کے عذاب سے محفوظ رہیں اور یوم حساب اپنے مقصد کے پانے والے ہوں اور ایسا نور قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہوگی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہوگا کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا پیاس کے دن اور روز قیامت کے لئے نور قرار دے اور بچائے اس بھڑکتی آگ سے جو اشقیا پر جب بھڑکے گی تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوندا اس قرآن کو دلیل نجات قرار دے۔ لوگوں کے مجمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیا کی ہمراہی دے تو دعا کا سننے والا ہے۔

اُنسٹھواں باب

دعائے حفظِ قرآن

(بَابُ) ۵۹

☆(الدُّعَاءِ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: تَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَمْ يُسْأَلِ الْعِبَادُ مِثْلَكَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَ مُوسَى كَلِيمِكَ وَ نَجِيِّكَ وَعِيسَى كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ وَأَسْأَلُكَ بِصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَتَوْرَاةِ مُوسَى وَزَبُورِ دَاوُدَ وَإِنْجِيلِ عِيسَى وَ قُرْآنِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهُ وَقَضَاءٍ أَمْضَيْتَهُ وَحَقٍّ قَضَيْتَهُ وَغَنِيٍّ أَغْنَيْتَهُ وَ ضَالٍّ هَدَيْتَهُ وَسَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَبِاسْمِكَ

چھپّنواں باب

دعائے امراض

(بَابُ) ۵۶

☆(الدُّعَاءِ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ)☆

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ «اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَيَّرْتَ أَقْوَاماً فَقُلْتَ: «قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلاً» فَيَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاكْشِفْ ضُرِّي وَحَوِّلْهُ إِلَىٰ مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلٰهاً آخَرَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ».

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے وقتِ مرض کہو۔ یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کرسکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر قادر ہے اور بدلنے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کرسکتا، درود بھیج محمد وآلِ محمدؐ پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رُخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲ ۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَرْبِيٍّ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَضاً شَدِيداً فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْ بَلَغَنِي عِلَّتُكَ فَاشْتَرِ صَاعاً مِنْ بُرٍّ ثُمَّ اسْتَلْقِ عَلَىٰ قَفَاكَ[۲] وَانْثُرْهُ عَلَىٰ صَدْرِكَ كَيْفَمَا انْتَثَرَ وَقُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَىٰ خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي» ثُمَّ اسْتَوِ جَالِساً وَاجْمَعِ الْبُرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاقْسِمْهُ مُدّاً مُدّاً لِكُلِّ مِسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ؛ قَالَ دَاوُدُ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ[۱] وَقَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں مدینہ میں سخت بیمار ہوا یہ خبر جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی تو مجھے لکھا کہ ایک صاع (سوا تین سیر) گیہوں خریدو اور چت لیٹ کر وہ گندم اپنے سینہ پر تھوڑے تھوڑے ڈلواؤ اور کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جس مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھر اٹھ کر بیٹھ جا اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو اور یہ گندم ایک ایک مُد (تین پاؤ) مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا جیسے میں قید سے رہا ہو گیا۔ چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اشْتَكَى بَعْضُ وُلْدِهِ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ قُلِ: «اللَّهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ» .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بلا سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا فرزند ہوں۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي قَدْ ظَهَرَ بِوَجْهِي يَزْعَمُ النَّاسُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي : لَا ، لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مُكَنَّعَ الْأَصَابِعِ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا - وَيَمُدُّ يَدَهُ - وَيَقُولُ : «يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ» قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِذَا كَانَ الثُّلُثُ الْأَخِيرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقُلْ : وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَاذْهِبْ عَنِّي هَذَا الْوَجَعَ - وَسَمِّهِ - فَإِنَّهُ قَدْ غَاظَنِي وَ [أَ]حْزَنَنِي» وَأَلِحَّ فِي الدُّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللهُ بِهِ عَنِّي كُلَّهُ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا جن سے حاجت ہو یعنی ایمان والے ہوں فرمایا

ایسا نہیں ہے۔ مومن آلِ فرعون کی انگلیاں جذام سے گر گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں اس نے ان لوگوں سے کہا اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر فرمایا رات کے آخری حصہ کے اوّل میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اوّل کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمٰن والے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے۔ اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو (بیماری کا نام لے) اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنا دیا ہے اور دعا کے وقت پوری پوری الحاح و زاری کر۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابھی کوفہ تک نہ پہنچا تھا کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ جَمِيعاً ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ مَرَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ وَعَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ» وَلَا تُسْمِعْهُ.

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں کسی کو مبتلا دیکھو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر، یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ سنے نہیں۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ الْوَجَعُ وَتَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي حَقّاً لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ، اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّي».

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر۔

٧ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام لِلْأَوْجَاعِ تَقُولُ : «بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلَّهِ فِي عِرْقٍ سَاكِنٍ وَغَيْرِ سَاكِنٍ عَلَى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ» وَتَأْخُذُ لِحْيَتَكَ بِيَدِكَ الْيُمْنَى بَعْدَ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَاكْشِفْ ضُرِّي» ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ وَاحْرِصْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَعَ دُمُوعٍ وَبُكَاءٍ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب درد کہیں ہو تو کہو بسم اللہ و باللہ خدا کی بہت سی نعمتیں پوشیدہ ہیں ساکن اور غیر ساکن رگوں میں شکر گزار اور ناشکرے بندوں کی پھر اپنی داڑھی اپنے ہاتھ میں نماز واجب کے بعد پکڑ کر کہو، خدایا میری تکلیف کو دور کر اور جلد صحت عطا فرما اور میری تکلیف کو دور کردے (تین بار) اور کوشش کر کہ یہ دعا بکا اور آنسوؤں کے ساتھ ہو۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَجَعاً بِي فَقَالَ : قُلْ: «بِسْمِ اللهِ ـ ثُمَّ امْسَحْ يَدَكَ عَلَيْهِ وَقُلْ ـ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِجَلَالِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ وَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ وَأَعُوذُ بِأَسْمَاءِ اللهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ عَلَىٰ نَفْسِي» تَقُولُهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ . قَالَ : فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ [بِهَا] الْوَجَعَ عَنِّي .

٨ـ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد کی شکایت کی۔ فرمایا بسم اللہ کہہ کر موضع درد پر اپنا ہاتھ پھیرو پھر کہو، میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے اس کی قدرت سے اس کے جلال و عظمت سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اس کے رسول سے اللہ کے اسماء سے اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف زدہ ہوں اپنے نفس پر (سات بار) میں نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس درد کو مجھ سے دور کر دیا۔

٩ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ : أَمِرَّ يَدَكَ عَلَىٰ مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ قُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ؛ اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَجِدُ» ثُمَّ تُمِرُّ يَدَكَ الْيُمْنَىٰ وَتَمْسَحُ مَوْضِعَ الْوَجَعِ ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ .

٩ـ فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو اللہ کے نام سے اور محمد رسول اللہ کے نام سے اور خدائے عظیم کے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں یا اللہ اس درد کو مجھ سے دور کر پھر اپنا داہنا ہاتھ مقام درد پر تین بار مل۔

١٠ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي غُرَامٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَىٰ مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ تَقُولُ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ [وَ] مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَجِدُ» وَتَمْسَحُ الْوَجَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۱۰- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے خداوندا اس درد کو مجھ سے دور کر پھر مقام درد کو تین بار ملے

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ لِوَجَعٍ أَصَابَنِي ؟ قَالَ : قُلْ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : «يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ [يَا رَحِيمُ] يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ وَإِلٰهَ الْآلِهَةِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوكِ وَيَا سَيِّدَ السَّادَةِ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ» .

۱۱- راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتائیے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ یا رحمن یا رحیم، اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے مالک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

۱۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ : «أُعِيذُكَ بِاللهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَفَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ» ، سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۱۲- زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

۱۳ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ فَلْيَقُلْ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ» .

۱۳- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیئے کہ یوں دعا کرے بسم اللہ و باللہ و محمد رسول اللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں مبتلا ہوں۔

۱٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الْجَوَالِيقِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : «يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ أَنْزِلْ عَلَى مَا بِي مِنْ دَاءٍ شِفَاءً» .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

١٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ صَاحِبِ الشَّعِيرِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْخُرَاسَانِيِّ وَكَانَ خَبَّازاً قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَجَعاً بِي فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَضَعْ يَدَكَ مَوْضِعَ سُجُودِكَ ثُمَّ قُلْ : «بِسْمِ اللهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اشْفِنِي يَا شَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْماً ، شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ» .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو شروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے، اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی، ہر درد و دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرِضَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْراً عَلَى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجاً إِلَى رَحْمَتِكَ» .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ حضرت علی علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا یوں دعا کرو خداوندا میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف جانے کا۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُشِيرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: «أَيُّهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسَكِينَةِ اللهِ وَقِرَّ بِوَقَارِ اللهِ وَانْحَجِزْ بِحَاجِزِ اللهِ وَاهْدَأْ بِهَدْءِ اللهِ أُعِيذُكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ بِمَا أَعَاذَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَرْشَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ» تَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَا أَقَلَّ مِنَ الثَّلَاثِ .

۱۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ یہ دعا دم کرتے تھے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اے درد تھم جا، خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ قرار پکڑ اور اللہ کے روکنے سے رک جا، اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دی اللہ نے اپنے عرش کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور خوف کے دن (قیامت) سات مرتبہ، تین بار سے کم نہیں۔

۱۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ أَنْ تَشْفِيَنِي بِشِفَائِكَ وَتُدَاوِيَنِي بِدَوَائِكَ وَتُعَافِيَنِي مِنْ بَلَائِكَ» ـ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ وَ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۱۸۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے اپنا داہنا ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قرآن عظیم کے واسطہ سے جس کو تونے روح الامین کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ تیرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت سے پر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفادے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

۱۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : عَرَضَ بِي وَجَعٌ فِي رُكْبَتِي . فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام فَقَالَ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ : «يَا أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ ، ارْحَمْ ضَعْفِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَعَافِنِي مِنْ وَجَعِي» قَالَ : فَفَعَلْتُهُ فَعُوفِيتُ .

۱۹۔ ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخی اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میرے ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر، میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی

ستاونواں باب

حرز و تعویذ

(بَابُ) ۵۷

☆(الْحِرْزِ وَالْعُوذَةِ)☆

۱ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : ذُكِرَتْ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام الْوَحْشَةُ ؛ فَقَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتُمُوهُ لَمْ تَسْتَوْحِشُوا بِلَيْلٍ وَلَا

نَهارٍ : «بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَإِنَّهُ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللهَ بالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً. اللَّهُمَّ اجْعَلْني في كَنَفِكَ وَفي جِوارِكَ وَاجْعَلْني في أَمانِكَ وَفي مَنْعِكَ» فَقالَ : بَلَغَنا أَنَّ رَجُلاً قالَها ثَلاثينَ سَنَةً وَتَرَكَها لَيْلَةً فَلَسَعَتْهُ عَقْرَبٌ.

۱۔ ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اپنی وحشتِ دل کو بیان کیا۔ فرمایا میں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ اس کے دردسے نہ رات کو وحشت ہو نہ دن میں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے۔ خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کردی ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ، اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچھو نے کاٹ لیا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبي بَصيرٍ عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قُلْ: «أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَلالِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِعَفْوِ اللهِ وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطانِ اللهِ الَّذي هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ وَأَعُوذُ بِكَرَمِ اللهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبّارٍ عَنيدٍ وَكُلِّ شَيْطانٍ مَريدٍ وَشَرِّ كُلِّ قَريبٍ أَوْ بَعيدٍ أَوْ ضَعيفٍ أَوْ شَديدٍ وَمِنْ شَرِّ السّامَّةِ وَالْهامَّةِ وَالْعامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ صَغيرَةٍ أَوْ كَبيرَةٍ بِلَيْلٍ أَوْ نَهارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ».

۲۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزتِ خدا، قدرتِ خدا، جلالِ خدا اور عظمتِ خدا، عفوِ خدا، مغفرتِ خدا، رحمتِ خدا کی اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر مردود شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر اور آزار دہندہ کے قصد اور قحط سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا، رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر فاسق کے شر سے اور فاسق جن و انس کے شر سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ أَبيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِهِ ، عَنِ الْقَدّاحِ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قالَ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام : رَقَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله حَسَناً وَحُسَيْناً فَقالَ : «أُعيذُكُما بِكَلِماتِ اللهِ التّامّاتِ

ساٹھواں باب

تمام دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے

(بَابُ) ٦٠

☆(دَعَوَاتٍ مُوجَزَاتٍ لِجَمِيعِ الْحَوَائِجِ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِي بِنَشْطِي لِمَعَاصِيكَ وَخِرْ لِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ [لِي] فِي قَدَرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَأَقِرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي».

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے سے اس طرح ڈرنے والا بنا دے گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک بختی دے مجھے اپنے سے ڈرنے کی اور برکت دے معاملات قضا و قدر میں تاکہ جس امر میں تو نے جلدی کی ہے میں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تو نے تاخیر کی ہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شان استغنا پیدا کر اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اے میرے رب اس بارے میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

٢ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجَصَّاصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِماً وَزَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَاكْفِنِي مَؤُونَتِي وَمَؤُونَةَ عِيَالِي وَمَؤُونَةَ النَّاسِ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خوف سے بچالے اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھا لے اور حوروں سے میری تزویج کر اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے اور اپنی رحمت سے اپنے عباد صالحین میں داخل کر۔

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ»

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دعا لکھوائی کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لئے فرمایا کہو۔ حمد و ثنائے اللہ تعالیٰ کے بعد۔ (نوٹ:۔ دعا عربی عبارت سے دیکھ کر پڑھی جائے)

تیرا نور کامل ہے جس سے تو نے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشادہ ہے جس سے تو نے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ مکرم ہے اور تیری جہت بہترین جہات ہے اور تیرا عطیہ بہترین عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا۔ اے رب تیری اطاعت کی جائے تو شکر گزار ہوتا ہے معصیت کی جائے تو جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے تو مضطر لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے توبہ کو قبول کرتا ہے گناہوں کو معاف کرتا ہے تیری نعمتوں کا نہ کوئی مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصا کر سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور انکی کشادگی فرحت و راحت و سرور میں جلدی کر اور مجھے ان کی کشادگی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب نار سے بچالے اور ان لوگوں میں قرار دے جن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو صبر والے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں اور زندگانی دنیا و آخرت میں اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات و موت و موقف و نشر و حساب و میزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچالے اور صراط سے صحیح و سالم گزار دے اور علم نافع، یقین صادق پرہیزگاری، نیکی زہد، خوف کا رزق دے اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے تقرب کا باعث ہو اور اپنے سے دور نہ رکھ، مجھے دوست رکھ، مجھ سے دشمنی نہ رکھ، مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَا تَخُصُّنِي بِدُعَاءٍ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: قُلْ: «يَا وَاحِدُ يَا مَاجِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا أَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطَى يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ» قُلْتُ: «وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ» ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ: «[نَعَمْ] لَنِعْمَ الْمُجِيبُ أَنْتَ وَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ وَنِعْمَ الْمَسْؤُولُ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِمَلَكُوتِكَ وَدِرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَبِجَمْعِكَ وَأَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَبِحَقِّ الْأَوْصِيَاءِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا»

۱۹۔ معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا

کہو اے واحد ذات صاحب مجد اے احد اے صمد اے لم یلد ولم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں اے عزیز و کریم اے مہربان اے دعاؤں کے سننے والے اے وہ جواد جس سے سوال کیا جاتا ہے اے سب سے بہتر عطا کرنے والے یا اللہ یا اللہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے جب ہم کو نوحؑ نے پکارا تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں۔

پھر حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تو اچھا دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اور سب سے اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم حفاظت سے اور حق محمد اور ان کے بعد ہونے والے اوصیاء کے حق سے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

۲۰ ـ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي وَجَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ـ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَ يُعْرَفُ بِكُنْيَتِهِ ـ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فَقَالَ : نَعَمْ قُلْ : «يَامَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَامَنْ آمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ عَثْرَةٍ وَيَامَنْ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ ؛ يَامَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحَنُّناً مِنْهُ وَرَحْمَةً ، يَامَنْ أَعْطَى مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي بِمَسْأَلَتِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعِ خَيْرِ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَيْتَنِي وَزِدْنِي مِنْ سَعَةِ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ» .

۲۰ ـ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا یہ کہا کرو۔ اے وہ ذات جس سے ہر امر نیک کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ ذات جس سے ہر خطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے اس جس کا کم دینا بھی بہت ہے اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے وہ اپنی مہربانی اور رحمت سے اسے دیا دیتا ہے اور اے وہ جو نہ مانگنے والے کو بھی دیتا ہے محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل کر اور مجھ کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا ہے وہ ناقص نہیں ہوتی اور اے کریم اپنے وسیع فضل و کرم سے زیادہ کر۔

۲۱ ـ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ عَلَّمَ أَخَاهُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَلِيٍّ هٰذَا الدُّعَاءَ : «اللّٰهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّي صَاعِداً وَلَا تُطْمِعْ فِيَّ عَدُوّاً وَلَا حَاسِداً وَاحْفَظْنِي قَائِماً وَقَاعِداً وَيَقْظَاناً وَرَاقِداً ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي وَاهْدِنِي سَبِيلَكَ الْأَقْوَمَ وَقِنِي حَرَّ جَهَنَّمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ وَاجْعَلْنِي مِنْ خَيْرِ خِيَارِ الْعَالَمِ» .

۲۱ ـ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبداللہ بن علی کو یہ دعا تعلیم فرمائی یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند

کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طمع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے۔ میری حفاظت کر خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوندا میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور صحیح راستہ پر ثابت قدم رکھ اور آتش دوزخ سے بچالے اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہ کا بوجھ کم کر اور مجھے دُنیا کے نیکوں میں قرار دے۔

٢٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى وَهَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : «ارْحَمْنِي مِمَّا لاطَاقَةَ لِي بِهِ وَلاصَبْرَ لِي عَلَيْهِ» .

۲۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو یہ دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر صبر نہیں کر سکتا۔

٢٣ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ حَفْصٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : عَلِّمْنِي دُعَاءً فَقَالَ : فَأَيْنَ أَنْتَ عَنْ دُعَاءِ الْإِلْحَاحِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَادُعَاءُ الْإِلْحَاحِ ؟ فَقَالَ : «اللّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَابَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالَّذِي تَقُومُ بِهِ السَّمَاءُ وَبِهِ تَقُومُ الْأَرْضُ وَبِهِ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْأَحْيَاءَ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الرِّمَالِ وَوَزْنَ الْجِبَالِ وَكَيْلَ الْبُحُورِ» ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ تَسْأَلُهُ حَاجَتَكَ وَأَلِحَّ فِي الطَّلَبِ .

۲۳۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے دعا تعلیم کیجیے۔ فرمایا دعائے الحاح کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہو یا اللہ اے سات آسمانوں اور جو ان کے درمیان ہے کے پالنے والے۔ اے عرش عظیم کے رب، اے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے قرآن عظیم کے رب اے محمد خاتم النبین کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق ملے اور جس سے ریت کے ذرے گنے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے سمندروں کو ناپا جائے پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کر الحاح و زاری کرو۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ كَرَّامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللّهُمَّ امْلَأْ قَلْبِي حُبّاً لَكَ وَخَشْيَةً مِنْكَ وَتَصْدِيقاً وَ إِيمَاناً بِكَ وَ

فَرَقاً مِنْكَ وَشَوْقاً إِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ لِقَاءَكَ وَاجْعَلْ لِي فِي لِقَائِكَ خَيْرَ الرَّحْمَةِ
وَالْبَرَكَةِ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَلَا تُؤَخِّرْنِي مَعَ الْأَشْرَارِ وَأَلْحِقْنِي بِصَالِحِ مَنْ مَضَىٰ وَاجْعَلْنِي مَعَ
صَالِحِ مَنْ بَقِيَ وَخُذْ بِي سَبِيلَ الصَّالِحِينَ وَأَعِنِّي عَلَىٰ نَفْسِي بِمَا تُعِينُ بِهِ الصَّالِحِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَا تَرُدَّنِي
فِي سُوءٍ اسْتَنْقَذْتَنِي[1] مِنْهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، أَسْأَلُكَ إِيمَاناً لَا أَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ ، تُحْيِينِي وَتُمِيتُنِي عَلَيْهِ
وَتَبْعَثُنِي عَلَيْهِ إِذَا بَعَثْتَنِي وَابْرَأْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَالشَّكِّ فِي دِينِكَ اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نَصْراً فِي
دِينِكَ وَقُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ وَفَهْماً فِي خَلْقِكَ وَكِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَبَيِّضْ وَجْهِي بِنُورِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي
فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِي فِي سَبِيلِكَ عَلَىٰ مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْغَفْلَةِ وَالْقَسْوَةِ وَالْفَتْرَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ وَأُعِيذُ بِكَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَذُرِّيَّتِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلَا أَجِدُ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحَداً فَلَا تَخْذُلْنِي وَلَا تَرُدَّنِي فِي هَلَكَةٍ وَلَا
تَرُدَّنِي بِعَذَابٍ ، أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ عَلَىٰ دِينِكَ وَالتَّصْدِيقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رَسُولِكَ ؛ اللّٰهُمَّ اذْكُرْنِي
بِرَحْمَتِكَ وَلَا تَذْكُرْنِي بِخَطِيئَتِي . وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ ،
اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَنْطِقِي وَثَوَابَ مَجْلِسِي رِضَاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعَائِي خَالِصاً لَكَ وَاجْعَلْ
ثَوَابِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اللّٰهُمَّ غَارَتِ
النُّجُومُ وَنَامَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، لَا يُوَارِي مِنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ
ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ تُدْلِجُ الرَّحْمَةَ عَلَىٰ مَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ
خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلَائِكَتُكَ وَأُولُو الْعِلْمِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلَائِكَتُكَ وَأُولُو الْعِلْمِ
فَاكْتُبْ شَهَادَتِي مَكَانَ شَهَادَتِهِمْ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ، أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
أَنْ تَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ .

۲۴- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے اور اپنے خوف سے بھر دے
اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تیرے خوف سے اور شوق ہو تیری طرف اے ذوالجلال والاکرام یا اللہ اپنی بقا
کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی بقا کو میرے لئے باعثِ رحمت و برکت بنا دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار
دے اور مجھے اپنے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے مر چکے ہیں اور جو باقی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ اور نیکوں کی

راہ اختیار کرنے میں میری مدد کر اور جن برائیوں سے تونے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا اے رب العالمین میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس کے لئے مدت نہ ہو اپنی لقا کے شوق میں زندہ رہوں اور مروں اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور بچائے میرے قلب کو ریب۔ ذریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی قوت مجھے دے اور سمجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اپنی قضا و قدر کی طرف مجھے راغب کر اور اپنی راہ یعنی اپنے رسولؐ کی ملت پر موت دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، نامردی سے، بخل سے، غفلت سے، سخت دلی سے، تعطل سے، تہی دستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد کو شیطان رجیم سے خداوندا تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں، پس مجھے ذلیل نہ کر اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب میں مبتلا کر، میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی اور اپنی کتاب کی تصدیق کی اور تیرے رسولؐ کی اتباع کی یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر، میری خطا کے ساتھ یاد نہ کر اور میرے عمل کو قبول کرے اور اپنے فضل کو زیادہ کر۔ میری توجہ ہی تیری طرف ہے خداوندا مجھے ثواب عطا کر میری گفتگو کا اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے ہو اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے ہی لئے قرار دے اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے اور جو سوال میں نے تجھ سے کئے ہیں ان میں مجھے دل جمعی عطا کر اور اپنے فضل و کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں یا اللہ سیارے جھلملانے لگے سونے والے سو گئے تو حی قیوم ہے نہ تجھے تاریک رات ڈھانپتی ہے اور نہ آسمان جو برجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے نہ گہوارہ والی زمین نہ گہرے سمندر جو متلاطم ہوں اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بتہ ہوں تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی دزدیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں وہ تیرے علم میں ہیں میں وہی گواہی دیتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے یا اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھ ہی سے ہے اے صاحب عظمت و جلالت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَاذَرٍّ أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمَعَهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَقَدِ اسْتَخْلَاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا رَآهُمَا انْصَرَفَ عَنْهُمَا وَلَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُمَا فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ هَذَا أَبُوذَرٍّ قَدْ مَرَّ بِنَا وَلَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْنَا أَمَا لَوْ سَلَّمَ لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ؛ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَهُ دُعَاءً يَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفاً عِنْدَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَسَلْهُ عَنْهُ إِذَا عَرَجْتُ إِلَى السَّمَاءِ ؛ فَلَمَّا ارْتَفَعَ جَبْرَئِيلُ جَاءَ أَبُوذَرٍّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

الَّذي وَضَعْتَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَدَعَمْتَ بِهِ السَّمَاوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَوَضَعْتَهُ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَبِاسْمِكَ الَّذي بَثَثْتَ بِهِ الْأَرْزَاقَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَأَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي حِفْظَ الْقُرْآنِ وَأَصْنَافَ الْعِلْمِ وَأَنْ تُثَبِّتَهَا فِي قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنْ تُخَالِطَ بِهَا لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخِّي وَتَسْتَعْمِلَ بِهَا لَيْلِي وَنَهَارِي بِرَحْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ» قَالَ: وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ زِيَادَةٌ: «وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذي دَعَاكَ بِهِ عِبَادُكَ الَّذِينَ اسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَأَنْبِيَاؤُكَ فَغَفَرْتَ لَهُمْ وَرَحِمْتَهُمْ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كُتُبِكَ وَبِاسْمِكَ الَّذي اسْتَقَرَّ بِهِ عَرْشُكَ وَبِاسْمِكَ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْفَرْدِ الْوِتْرِ الْمُتَعَالِ الَّذي يَمْلَأُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ الْمُقَدَّسِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ نُورِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ وَكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ بِالْحَقِّ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ وَنُورِكَ التَّامِّ وَبِعَظَمَتِكَ وَأَرْكَانِكَ»، وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُوعِيَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ فَلْيَكْتُبْ هٰذَا الدُّعَاءَ فِي إِنَاءٍ نَظِيفٍ بِعَسَلٍ مَاذِيٍّ ثُمَّ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْمَطَرِ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ الْأَرْضَ وَيَشْرَبُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرِّيقِ فَإِنَّهُ يَحْفَظُ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ کہو۔ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کی مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا بحق محمد جو تیرے نبی و رسولؐ ہیں اور بحق ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور بحق موسیٰ جو تیرے کلیم و نجیب ہیں اور بحق عیسیٰ جو تیرے کلمہ اور روح ہیں اور سوال کرتا ہوں بحق صحفِ ابراہیم و توریت، موسیٰ اور زبور داؤد اور انجیل عیسیٰ اور قرآنِ محمدؐ اور ہر وحی کا واسطہ جو تو نے کی ہے اور ہر حکم جو تو نے جاری کیا ہے اور ہر حق جو تو نے ادا کیا ہے ہر کشادگی جو تو نے دی ہے اور ہر گمراہ جسے تو نے ہدایت کی ہے اور ہر سائل جسے تو نے عطا کیا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تاریک بنایا اور تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن بنایا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے زمین قائم ہے اور آسمان کے لئے اس سے ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے پہاڑ ٹھہرے ہوئے ہیں اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے اور اس نام سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی رُو سے منتہائے رحمت ہیں رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور رزق دے حفظ قرآن کا اور قسم قسم کے علم کا اور ان کو میرے دل کان اور آنکھ میں برقرار رکھ اور مخلوط کر دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت سے ان پر عمل کروں اور نہیں ہے مدد و قوت مگر اے حی و قیوم تجھ سے اور ایک روایت میں اتنا اور ہے۔

میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے بندے دعا کرتے ہیں اور تو توبہ قبول کرتا ہے اور اپنے انبیاء

کے ترکِ ادنیٰ معاف کرتا ہے اور ان پر تو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تو نے ہر اس نام سے جس کا تو نے ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد احد و احد و فرد و وتر ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھر دیا ہے تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے تو حی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمٰن و رحیم ہے کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے اور اس میں کلمات تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے اس کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف ظرف پر سفید شہد سے لکھے اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گرا ہو دھوئے اور تین روز نہار منہ پیئے انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أُعَلِّمُكَ دُعَاءً لَاتَنْسَى الْقُرْآنَ : «اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي[1] بِتَرْكِ مَعَاصِيكَ أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي مِنْ تَكَلُّفِ مَالَايَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ الْمَنْظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَ أَلْزِمْ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَفَرِّحْ بِهِ قَلْبِي وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَاسْتَعْمِلْ بِهِ بَدَنِي وَقَوِّنِي عَلَى ذٰلِكَ وَ أَعِنِّي عَلَيْهِ إِنَّهُ لَامُعِينَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْتَ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» .

قَالَ : وَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ وَلِيدِبْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ حَفْصِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام .

۲- امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم قرآن کو بھولو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترکِ معاصی کروں جب تک زندہ رہوں اور رحم کر مجھ پر تاکہ میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اٹھاؤں اور میرے لیے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تعلیم دی ہے اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے اور میرا بدن اور میری قوت اسی میں استعمال ہو اور اس معاملے میں میری مدد کر، تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔

مَا مَنَعَكَ يَا أَبَاذَرٍّ أَنْ تَكُونَ سَلَّمْتَ عَلَيْنَا حِينَ مَرَرْتَ بِنَا ؟ فَقَالَ : ظَنَنْتُ يَارَسُولَ اللهِ أَنَّ الَّذِي [كَانَ] مَعَكَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَدِ اسْتَخْلَيْتَهُ لِبَعْضِ شَأْنِكَ ، فَقَالَ : ذَاكَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَا أَبَاذَرٍّ وَقَدْ قَالَ : أَمَا لَوْسَلَّمَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ أَبُوذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام دَخَلَهُ مِنَ النَّدَامَةِ حَيْثُ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا هٰذَا الدُّعَاءُ الَّذِي تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَدْ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام أَنَّ لَكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفاً فِي السَّمَاءِ ، فَقَالَ : نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ أَقُولُ : « اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ [بِكَ] وَالتَّصْدِيقَ بِنَبِيِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالْغِنىٰ عَنْ شِرَارِ النَّاسِ » .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ ابوذر ایک روز رسولِ خدا کے پاس آئے تو دیکھا کہ دحیہ کلبی کی صورت میں جبرئیل حضرت کے پاس ہیں اور آنحضرت ان سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ لوٹ گئے اور ان دونوں کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیل نے کہا کہ ابوذر ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا اگر یہ سلام کرتے تو ہم ضرور جواب سلام دیتے اے محمدؐ ان کی ایک دعا ہے جو اہلِ آسمان میں مشہور ہے جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں تو تم ان سے پوچھنا۔ جب جبرئیل چلے گئے تو ابوذر آنحضرت کی خدمت میں آئے۔ حضرت نے کہا اے ابوذر تم نے ہم پر سلام کیوں نہ کیا تھا جب تم ادھر سے گزرے تھے انھوں نے کہا میں نے گمان کیا کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ دحیہ کلبی ہیں آپ ان سے کسی معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں فرمایا اے ابوذر وہ جبرئیل تھے انھوں نے کہا اگر ابوذر سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے یہ سن کر ابوذر سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے۔ حضرت نے فرمایا وہ دعا کیا ہے جو تم کیا کرتے ہو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جو دعا تم کرتے ہو وہ اہلِ آسمان میں مشہور ہو گئی ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں یہ دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن و ایمان اور تیرے نبی کی تصدیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کی اور ان بلاؤں پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کی۔

۲۶ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : أَخَذْتُ هٰذَا الدُّعَاءَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ] عليهما السلام قَالَ : وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يُسَمِّيهِ الْجَامِعَ : « بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، آمَنْتُ بِاللهِ وَبِجَمِيعِ رُسُلِهِ وَبِجَمِيعِ مَا أُنْزِلَ بِهِ عَلَى جَمِيعِ الرُّسُلِ وَأَنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلِقَاءَهُ حَقٌّ وَصَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ الْمُرْسَلُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ اللهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُسَبَّحَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُحْمَدَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كُلَّمَا هَلَّلَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُهَلَّلَ وَاللهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللهَ شَيْءٌ وَكَمَا يُحِبُّ اللهُ أَنْ يُكَبَّرَ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَفَاتِيحَ

الْخَيْرِ وَخَوَاتِيمَهُ وَسَوَابِغَهُ وَفَوَائِدَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَمَا بَلَغَ عِلْمَهُ عِلْمِي وَمَا قَصُرَ عَنْ إِحْصَائِهِ حِفْظِي، اللَّهُمَّ انْهَجْ إِلَيَّ أَسْبَابَ مَعْرِفَتِهِ وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَهُ وَغَشِّنِي بِبَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمُنَّ عَلَيَّ بِعِصْمَةٍ عَنِ الْإِزَالَةِ عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْغَلْ قَلْبِي بِدُنْيَايَ وَعَاجِلِ مَعَاشِي عَنْ آجِلِ ثَوَابِ آخِرَتِي وَاشْغَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ مَا لَا تَقْبَلُ مِنِّي جَهْلَهُ وَذَلِّلْ لِكُلِّ خَيْرٍ لِسَانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلَا تُجْرِهِ فِي مَفَاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصاً لَكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَنْوَاعِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا وَغَفَلَاتِهَا وَجَمِيعِ مَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ وَمَا يُرِيدُنِي بِهِ السُّلْطَانُ الْعَنِيدُ، مِمَّا أَحَطْتَ بِعِلْمِهِ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى صَرْفِهِ عَنِّي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ وَبَوَائِقِهِمْ وَمَكَائِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَنْ أُسْتَزَلَّ عَنْ دِينِي فَتَفْسُدَ عَلَيَّ آخِرَتِي وَأَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُمْ ضَرَراً عَلَيَّ فِي مَعَاشِي أَوْ يَعْرِضَ بَلَاءٌ يُصِيبُنِي مِنْهُمْ لَا قُوَّةَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَى احْتِمَالِهِ فَلَا تَبْتَلِنِي يَا إِلَهِي بِمُقَاسَاتِهِ فَيَمْنَعَنِي ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْغَلَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ؛ أَنْتَ الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرَّفَاهِيَةَ فِي مَعِيشَتِي مَا أَبْقَيْتَنِي مَعِيشَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَأَبْلُغُ بِهَا رِضْوَانَكَ وَأَصِيرُ بِهَا إِلَى دَارِ الْحَيَوَانِ غَداً وَلَا تَرْزُقْنِي رِزْقاً يُطْغِينِي وَلَا تَبْتَلِنِي بِفَقْرٍ أَشْقَى بِهِ مُضَيَّقاً عَلَيَّ، أَعْطِنِي حَظّاً وَافِراً فِي آخِرَتِي وَمَعَاشاً وَاسِعاً هَنِيئاً مَرِيئاً فِي دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْناً وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْناً أَجِرْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولاً وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُوراً، اللَّهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ بِمِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا فَكِدْهُ؛ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَافْقَأْ عَنِّي عُيُونَ الْكَفَرَةِ وَالظَّلَمَةِ وَالطُّغَاةِ وَالْحَسَدَةِ، اللَّهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ السَّكِينَةَ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ وَاحْفَظْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي وَجَلِّلْنِي عَافِيَتَكَ النَّافِعَةَ وَصَدِّقْ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي وُلْدِي وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَغْفَلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَانَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ فَاغْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ».

۲۶- ابوحمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حاصل کیا ہے اور حضرت نے اس دعا کا نام جامع رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد و رسولؐ ہیں میں ایمان لایا ہوں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں پر نازل ہوئیں اور یہ کہ اللہ کا وعدہ

سچا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس طرح کرے جسے خدا پسند کرتا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے جب تک کوئی شے اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جب تک کوئی لا الٰہ الا اللہ کہنے والا اس طرح کہے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں نیکی کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد و برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے اور جس کے احصا سے میرا علم قاصر رہا ہے یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے دروازے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر بچا لینے سے اپنے دین کے زائل ہونے سے اور شک کو میرے قلب سے پاک کر دے اور میرے دل کو امور دنیا سے بچا لے اور اس سے کبھی کہ میں دنیا کی معاشی میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابعدار بنا اور ریا سے میرے قلب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر اور میرے عمل کو خالص بنا دے اور یا اللہ میں شر سے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شر سے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں آنے والے جن و انس سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاریوں سے اور شرانگیزیوں سے اور فاسق جن و انس سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کریں اور میری آخرت برباد ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے۔ خدایا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے۔ تو ہی بچانے والا، منع کرنے والا، دفع کرنے والا اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں اور ایسی روزی نہ دے جس سے سرکش ہو جاؤں اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان اجیرن ہو جائے اور آخرت میں مجھے بھرپور حصہ دے اور دنیا میں وسیع و گوارا معاش دے دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنہ سے مجھے محفوظ رکھ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ دے اور جو مجھ کو غمگین بنانا چاہے اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش حاسدوں کی آنکھیں نکال پھینک اور اپنی طرف سے مجھے سکون و اطمینان دے اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپا لے اور نفع دینے والی عافیت کا لباس مجھے پہنا دے اور میرے قول و فعل میں صداقت دے اور میری اولاد، اہل و عیال اور مال پر اپنی برکت نازل کر اور جو گناہ

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ فِي أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ».

٣۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کرو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس برائی سے جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

---

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ بَصِيرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ دُعَاءً يُعَلِّمُهُ إِيَّاهُ يَدْعُو بِهِ فَيُعْصَمُ بِهِ مِنَ الذُّنُوبِ جَامِعاً لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَتَبَ عليه السلام بِخَطِّهِ: «بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ عَنِّي، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى، يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ، يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا مَوْلَاهُ يَا غِيَاثَاهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي النَّارِ» ثُمَّ تَسْأَلُ مَا بَدَا لَكَ.

٤۔ علی بن بصیر نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو، حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے وہ ذات جو نیکیوں کا ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے اور جس نے میری پردہ دری نہیں کی اے بڑے معاف کرنے والے اے کشادہ دست رحمت کے ساتھ، اے سرگوشی کے سننے والے، اے ہر شکایت کی انتہا، اے کریم درگزر کرنے والے، اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے، اے ہر نعمت تک پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے اے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریاد رس، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہے کر۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ وَأَبِي طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: «اللّٰهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي

مجھ سے پہلے ہوئے ہوں یا بعد میں یا قصداً ظاہر ہوں یا مخفی اے الرحم الراحمین ان کو بخش دے۔

۲۷ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلِ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْدُدْلِي فِي عُمْرِي وَاغْفِرْلِي ذَنْبِي وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلاَتَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي» .

۲۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہو خدایا میرا رزق زیادہ کر، میری عمر دراز کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنا دے اور میری جگہ غیر کو نہ لا۔

۲۸ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «يَامَنْ يَشْكُرُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُوعَنِ الْكَثِيرِ وَ هُوَالْغَفُورُالرَّحِيمُ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا» .

۲۸۔ حضرت صادق آل محمدؑ یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے وہ جو اپنے مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے میرا وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہوگئی ہے مگر اس کا وبال باقی ہے۔

۲۹ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِهِ يَقُولُ: «يَانُورُ يَاقُدُّوسُ يَاأَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَالْآخِرِينَ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيمُ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُحِلُّ النِّقَمَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلاَءَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُدِيلُ الْأَعْدَاءَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُظْلِمُ الْهَوَاءَ، وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَكْشِفُ الْغِطَاءَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَاغْفِرْلِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَرُدُّ غَيْثَ السَّمَاءِ» .

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے نور اے پاک ذات اے ہر اوّل سے اول اے ہر آخر سے آخر، اے رحمٰن اے رحیم میرے وہ گناہ بخش دے جنھوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے اور جنھوں نے عذاب کو لا اتارا ہے اور بخش دے وہ گناہ جنھوں نے عصمت کی پردہ دری کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی اور میرے وہ گناہ بخش دے جنھوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا اور جنھوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنھوں نے

پردہ کشائی کی اور دعاؤں کو رد کر دیا اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

۳۰۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: «يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي وَيَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي» قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: «اللّٰهُمَّ كَتَبْتَ الْآثَارَ وَعَلِمْتَ الْأَخْبَارَ وَاطَّلَعْتَ عَلَى الْأَسْرَارِ فَحُلْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقُلُوبِ فَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ وَالْقُلُوبُ إِلَيْكَ مُفْضَاةٌ وَإِنَّمَا أَمْرُكَ لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتَهُ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِطَاعَتِكَ أَنْ تَدْخُلَ فِي كُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي وَلَا تُفَارِقَنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَعْصِيَتِكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عُضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي فَلَا تَقْرَبَنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْيَا وَزَهِّدْنِي فِيهَا وَلَا تَزْوِهَا عَنِّي وَرَغِّبْنِي فِيهَا يَا رَحْمٰنُ».

۳۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے مصیبت میں میری تسلی کا سامان، اے شدت بلا میں میرا ساتھی۔ اے نعمت میں میرا سرپرست، اے رغبت میں میرا فریادرس اور حضرت نے فرمایا۔ امیرالمومنینؑ یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تو نے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے اور خبروں کو بتا دیا ہے اور تجھے پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہے تو ہمارے اور ہمارے قلوب کے درمیان حائل ہے پوشیدہ بھید تیرے لئے ظاہر ہے اور قلوب تیرے لئے باہر نکلے ہوئے ہیں اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ وجود میں آجاتی ہے یا اللہ اپنی رحمت سے معصیت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنی ملاقات کے وقت تک جدا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور اے رحمٰن مجھے اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَيَابَةَ قَالَ: أَعْطَانِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام هٰذَا الدُّعَاءَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلِيِّ الْحَمْدِ وَأَهْلِهِ وَمُنْتَهَاهُ وَمَحَلِّهِ أَخْلَصَ مَنْ وَحَّدَهُ وَاهْتَدَى مَنْ عَبَدَهُ وَفَازَ مَنْ أَطَاعَهُ وَأَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ، اللّٰهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالثَّنَاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدِ؛ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ مَنْ خَضَعَ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَعَفَّرَ لَكَ وَجْهَهُ وَذَلَّلَ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّدَتْ عَبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ خَطِيئَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ وَضَعُفَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ خَدَائِعِهِ وَاضْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ بَاطِلٍ وَأَلْجَأَتْهُ ذُنُوبُهُ إِلَى ذُلِّ مَقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهِ أَرْغَبُ إِلَيْكَ كَرَغْبَتِهِ وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ كَتَضَرُّعِهِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ كَأَشَدِّ ابْتِهَالِهِ، اللّٰهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَذُلَّ مَقَامِي وَمَجْلِسِي وَخُضُوعِي إِلَيْكَ بِرَقَبَتِي

أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ الْهُدىٰ مِنَ الضَّلالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمىٰ وَالرُّشْدَ مِنَ الْغَوايَةِ وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ أَكْثَرَ
الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخاءِ وَأَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهاتِ
وَأَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طاعَتِكَ وَالضَّعْفَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضىٰ
وَالتَّحَرِّيَ لِكُلِّ ما يُرْضِيكَ عَنِّي فِي إِسْخاطِ خَلْقِكَ الْتِماساً لِرِضاكَ ، رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي
أَوْمَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَقْصَيْتَنِي أَوْمَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ إِنْ عاقَبْتَنِي أَوْمَنْ آمُلُ عَطاياهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْمَنْ
يَمْلِكُ كَرامَتِي إِنْ أَهَنْتَنِي أَوْمَنْ يَضُرُّنِي هَوانُهُ إِنْ أَكْرَمْتَنِي ، رَبِّ ما أَسْوَءَ فِعْلِي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَقْسىٰ
قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَجْرَأَنِي عَلىٰ عِصْيانِ مَنْ خَلَقَنِي ، رَبِّ وَما أَحْسَنَ بَلاءَكَ عِنْدِي
وَأَظْهَرَ نَعْماءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ النِّعَمُ فَما أُحْصِيها وَقَلَّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيما أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطِرْتُ
بِالنِّعَمِ وَتَعَرَّضْتُ لِلنِّقَمِ وَسَهَوْتُ عَنِ الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَجُزْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ
وَجاوَزْتُ الْبِرَّ إِلَى الْإِثْمِ وَصِرْتُ إِلَى الْهَرَبِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ فَما أَصْغَرَ حَسَناتِي وَأَقَلَّها فِي كَثْرَةِ
ذُنُوبِي وَما أَكْثَرَ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَها عَلىٰ قَدْرِ صِغَرِ خَلْقِي وَضَعْفِ رُكْنِي ، رَبِّ وَما أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصَرِ
أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي بُعْدِ أَمَلِي وَما أَقْبَحَ سَرِيرَتِي فِي عَلانِيَتِي ، رَبِّ لا حُجَّةَ لِي إِنِ احْتَجَجْتُ وَلا
عُذْرَ لِي إِنِ اعْتَذَرْتُ وَلا شُكْرَ عِنْدِي إِنِ ابْتُلِيتُ وَأُولِيتُ إِنْ لَمْ تُعِنِّي عَلىٰ شُكْرِ ما أُولِيتُ ، رَبِّ ما أَخَفَّ
مِيزانِي غَداً إِنْ لَمْ تُرَجِّحْهُ وَأَزَلَّ لِسانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ وَأَسْوَدَ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ ؛ رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِيَ
الَّتِي سَلَفَتْ مِنِّي قَدْ هُدَّتْ لَها أَرْكانِي ، رَبِّ كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَواتِ الدُّنْيا وَأَبْكِي عَلىٰ خَيْبَتِي فِيها وَلا
أَبْكِي وَتَشْتَدُّ حَسَراتِي عَلىٰ عِصْيانِي وَتَفْرِيطِي ؛ رَبِّ دَعَتْنِي دَواعِي الدُّنْيا فَأَجَبْتُها سَرِيعاً وَرَكَنْتُ
إِلَيْها طائِعاً وَدَعَتْنِي دَواعِي الْآخِرَةِ فَتَثَبَّطْتُ عَنْها وَأَبْطَأْتُ فِي الْإِجابَةِ وَالْمُسارَعَةِ إِلَيْها كَما سارَعْتُ
إِلىٰ دَواعِي الدُّنْيا وَحُطامِهَا الْهامِدِ وَهَشِيمِهَا الْبائِدِ وَسَرابِهَا الذّاهِبِ ، رَبِّ خَوَّفْتَنِي وَشَوَّقْتَنِي
وَاحْتَجَجْتَ عَلَيَّ بِرِقِّي وَكَفَلْتَ لِي بِرِزْقِي فَآمَنْتُ [مِنْ] خَوْفِكَ وَتَثَبَّطْتُ عَنْ تَشْوِيقِكَ وَلَمْ أَتَّكِلْ
عَلىٰ ضَمانِكَ وَتَهاوَنْتُ بِاحْتِجاجِكَ ، اللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيا خَوْفاً وَحَوِّلْ تَثَبُّطِي
شَوْقاً وَتَهاوُنِي بِحُجَّتِكَ فَرَقاً مِنْكَ ثُمَّ رَضِّنِي بِما قَسَمْتَ لِي مِنْ رِزْقِكَ يا كَرِيمُ [يا كَرِيمُ] ، أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ رِضاكَ عِنْدَ السُّخْطَةِ وَالْفُرْجَةَ عِنْدَ الْكُرْبَةِ وَالنُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْبَصِيرَةَ عِنْدَ تَشَبُّهِ
الْفِتْنَةِ ، رَبِّ اجْعَلْ جُنَّتِي مِنْ خَطاياىَ حَصِينَةً وَدَرَجاتِي فِي الْجِنانِ رَفِيعَةً وَأَعْمالِي كُلَّها مُتَقَبَّلَةً
وَحَسَناتِي مُضاعَفَةً زاكِيَةً وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ كُلِّها ما ظَهَرَ مِنْها وَما بَطَنَ وَمِنْ رَفِيعِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ

وَمِنْ شَرِّ مَا أَعْلَمُ وَمِنْ شَرِّ مَالَا أَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْتَرِيَ الْجَهْلَ بِالْعِلْمِ وَالْجَفَاءَ بِالْحِلْمِ وَالْجَوْرَ بِالْعَدْلِ وَالْقَطِيعَةَ بِالْبِرِّ وَالْجَزَعَ بِالصَّبْرِ وَالْهُدٰى بِالضَّلَالَةِ وَالْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ».

ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَيْضاً مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ دُعَاءُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَزَادَ فِي آخِرِهِ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ».

۳۱۔ راوی کہتاہے یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے اس کا اہل ہے اور اسی کا نقطۂ آخر اور اس کا محل خلوص اس کے لئے ہے جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے جس نے اس سے تعلق رکھا اے صاحب جود و کرم و عظمت اے ثنائے جمیل کے مستحق اور حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے سامنے رگڑی ہوئی ہے اور ندامت سے آنسو بہہ رہے ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو اس کے حیلے کم ہو گئے ہوں اس کی فریب کاری کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں اور ہر امر باطل اس سے مضمحل ہو گیا اور اس کے گناہ اس کو مجبور کر کے تیرے سامنے مقام ذلت میں لے آئے ہوں اور وہ تیرے سامنے اظہار اقراری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا میں تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں اور اظہار عجز و نیاز کرتا ہوں اسی کی طرح اور گریہ کرتا ہوں شدید تر گریہ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ضلالت سے بچا کر ہدایت کی اور کور باطنی سے بچا کر روشن دلی اور گمراہی سے بچا کر صحیح راستہ پر لا۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اکثر تیری حمد کرنے کا بحالت عیش اور مصیبت میں پوری طرح صبر کرنے کا اور شکر میں بہترین شکر کرنے کا اور شبہات کے وقت رسولؐ اور اوصیائے رسولؐ کی بات کو ماننا میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور معصیت میں کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف بھاگنے کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور مخلوق کے غصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور اے اللہ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں اگر تو رحم نہ کرے تو پھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو دور رکھے گا تو پھر کس سے مہربانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا تو پھر عفو کون کرے گا اگر تو نے محروم کر دیا تو پھر بخشش کون کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عزت کون دے گا اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہو گیا ہے اور میرا قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی ہیں اور میری عمر کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر کتنی جرأت ہے اے میرے رب تیری نازل کی ہوئی نعمتیں مجھ پر کتنی

اچھی ہیں تیری نعمتیں میرے اوپر کیسی کھلی ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان کا شمار نہیں کرسکتا تونے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور میں نعمتیں پاکر اترا گیا اور اپنے کو تیرے عذاب کے لئے پیش کرنے لگا تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے لگی اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی اور عدل کو چھوڑ کر ظلم اختیار کیا اور گناہوں کی وادی طے کی اور خوف اور حزن کے باعث تجھ سے بھاگا آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں اور میرے گناہ بلحاظ میری چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے ہیں اے میرے رب میری امیدیں کتنی طولانی اور مدت عمر کس قدر کم ہے اور میرے عادات وخصائل کھلم کھلا کس قدر بدنما ہیں اگر میں کوئی حجت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی حجت نہیں اور کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں جو نعمتیں تونے دی ہیں اگر تو میری مدد نہ کرے تو میں ان کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ اے میرے پروردگار روزِ قیامت میری نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا اگر تو اسے بھاری نہ بنائے، میری زبان لغزش سے بچ نہیں سکتی اگر تو اسے نہ روکے اور میرا منہ کالا ہو جائے اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا۔ اے میرے رب میرا کیا حال ہوگا ان گناہوں کی بدولت جو میں کرچکا ہوں اور جنھوں نے میرے اعضا کو لرزا دیا ہے اے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دنیا میں ایسا مبتلا ہوں کہ ان کی ناکامی پہ روتا ہوں اور نہیں روتا اپنے گناہوں کی کثرت وشدت پر اور اپنی کوتاہی پر اے میرے رب دنیا کے ساز وسامان نے مجھے بلایا تو میں جلدی سے ان کی طرف بھاگا اور ان کی طرف بھروسہ کیا اور جب آخرت کے ساز وسامان اپنی طرف بلایا تو سستی کی اور قبولیت میں تاخیر کی۔

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی طرف جو کہنہ اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور رواں دواں سراب کی مانند ہے اے میرے رب تونے عذابِ آخرت سے خوف دلایا اور اجر وثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجت قائم کی اور میرے رزق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں تیری نقل کے شوق میں سستی کی اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا تو میری سستی اور کوتاہی کو شوق میں بدل دے اور اپنی حجت کے بارے میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پہ مجھے راضی کر۔ اے کریم میں تیرے اسم اعظم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے غصہ کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سختی اور مصیبت کو کشادگی عطا کر اور تاریکی میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بصیرت دے۔ اے میرے رب گناہوں سے میری سپر کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمالِ سیہ کو بدل دے اور میرے حسنات کو زیادہ کر میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں اور کھانے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ علم کے بدلے جہالت کو خرید دوں اور جفا کو حلم کے بدلے اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بیقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے۔

اور جہیں بن صالح نے بھی یہی حدیث نقل کی ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحسینؑ بھی اسی طرح دعا

کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین۔

۳۲ ۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا نُوحٌ أَبُو الْيَقْظَانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : ادْعُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي لَاتُنَالُ مِنْكَ إِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوجَ مِنْ جَمِيعِ مَعَاصِيكَ [إِلَّا بِرِضَاكَ] وَالدُّخُولَ فِي كُلِّ مَا يُرْضِيكَ وَالنَّجَاةَ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجَ مِنْ كُلِّ كَبِيرَةٍ أَتَىٰ بِهَا مِنِّي عَمْدٌ أَوْزَلَّ بِهَا مِنِّي خَطَأٌ أَوْخَطَرَ بِهَا عَلَيَّ خَطَرَاتُ الشَّيْطَانِ أَسْأَلُكَ خَوْفاً تُوقِفُنِي بِهِ عَلَىٰ حُدُودِ رِضَاكَ وَتَشْعَبُ بِهِ عَنِّي كُلَّ شَهْوَةٍ خَطَرَ بِهَا هَوَايَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأْيِي لِيُجَاوِزَ حَدَّ حَلَالِكَ ، أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ الْأَخْذَ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْكَ سَيِّيءِ كُلِّ مَا تَعْلَمُ أَوْ أَخْطَأُ مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ أَوْمِنْ حَيْثُ أَعْلَمُ . أَسْأَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالزُّهْدَ فِي الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَإِنْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي فِيمَا عَلَيَّ وَلِيَ وَالتَّذَلُّلَ فِي إِعْطَاءِ النَّصَفِ مِنْ جَمِيعِ مَوَاطِنِ السَّخَطِ وَالرِّضَا وَتَرْكَ قَلِيلِ الْبَغْيِ وَكَثِيرِهِ فِي الْقَوْلِ مِنِّي وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعْمَتِكَ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا لِكَيْ تَرْضَىٰ وَبَعْدَ الرِّضَا وَ أَسْأَلُكَ الْخِيَرَةَ فِي كُلِّ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخِيَرَةُ بِمَيْسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْعَافِيَةُ وَالْفَرَجُ وَافْتَحْ لِي بَابَهُ وَيَسِّرْ لِي مَخْرَجَهُ ، وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَيَّ مَقْدَرَةً مِنْ خَلْقِكَ فَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَخُذْهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ قُدَّامِهِ وَامْنَعْهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيَّ بِسُوءٍ ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَ أَنْتَ ثِقَتِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ وَعُدَّةٌ ، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْحِيلَةُ وَيَشْمَتُ فِيهِ الْعَدُوُّ وَتَعْيِينِي فِي الْأُمُورِ أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ رَاغِباً إِلَيْكَ فِيهِ عَمَّنْ سِوَاكَ قَدْ فَرَّجْتَهُ وَكَفَيْتَهُ ، فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَىٰ كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيراً وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلاً» .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو۔ یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تمام گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں ہر مہلکہ سے اور نکلنا چاہتا ہوں ہر گناہ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے صدور خطا کا باعث ہو جس سے میرے دل میں وساوس شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو توفیق دے مجھے تیری حدود رضا میں رہنے کی اور پراگندہ کردے ہر اس بری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہو اور میری رائے میں لغزش پیدا کرے

تاکہ میں حد حلال سے تجاوز کر جاؤں خدا وندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس اچھی چیز کے لینے کا جس کو تو جانتا ہے
اور ہر اس برائی کے ترک کا جس سے تو واقف ہے اور میں خطا کرتا ہوں نہ جان کر یا جان کر اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
کشادگی رزق کا اور روزی میں زہد کا اور نکلنے کا بیان کے ہر شبہ سے اور راہ صواب کا ہر حجت میں اور صدق کے تمام
مواقع میں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے کا اپنے نفس میں خواہ میرے لئے مفید ہو یا مضر اور تمام غصہ اور رضا کے
کے مواقع پر مجھے انصاف سے کام لینے کی قوت عطا کر اور بغاوت ترک کرنے کی توفیق دے قول و فعل میں خواہ کم ہو یا زیادہ اور تمام
اشیاء میں پورا پورا حصہ مجھے دے اور اس پر شکر کی توفیق دے تاکہ تو راضی ہو اور راضی ہونے کے بعد بھی یہ توفیقات باقی
رکھ اور سوال کرتا ہوں بھلائی کا ہر اس امر میں جو بھلائی کا سبب ہو آسانی کے ساتھ نہ کہ دشواری سے اے کریم اے کریم اور
جس دروازہ میں عافیت اور کشادگی ہو وہ میرے لئے کھول دے اور وہ دروازہ بھی کھول دے اور اس سے نکلنا میرے لئے
آسان کر اور اپنی مخلوق میں جس کو تو نے مجھ پر قدرت دی ہے۔

پس مجھ سے اس کے کان آنکھ زبان اور ہاتھ روک دے اور پکڑ لے اس کو داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے اور
پیچھے سے اور سامنے سے اور روک دے اس کی برائی کو تیرا ہمسایہ عزیز ہے اور تیری ذات لائق ثنا ہے تیرے سوا کوئی معبود
نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ یا اللہ تو ہر مصیبت میں میری امید گاہ ہے اور ہر شدت میں میرا معتمد ہے اور ہر
معاملہ میں میرے لئے تو ہی ثقہ اور میرا مددگار ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں کہ آدمی کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیر
ناکافی ثابت ہوتی ہے اور دشمن شماتت کرتا ہے اور امور ان میں عاجز ہوتے ہیں ان کے لئے تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور تیری
ہی طرف میری توجہ ہے نہ کہ تیرے غیر کی طرف تو نے ہی ان مصیبتوں کو دور کیا اور میری حمایت کی تو ہر نعمت میں میرا ولی ہے اور
ہر ضرورت میں میرا ساتھی پس حمد کثیر اور احسان عظیم تیرے ہی لئے ہے۔

٣٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَوْلَ التَّوَّابِينَ وَعَمَلَهُمْ وَنُورَ الْأَنْبِيَاءِ وَصِدْقَهُمْ وَ
نَجَاةَ الْمُجَاهِدِينَ وَثَوَابَهُمْ وَشُكْرَ الْمُصْطَفَيْنَ وَنَصِيحَتَهُمْ وَعَمَلَ الذَّاكِرِينَ وَيَقِينَهُمْ وَ إِيمَانَ الْعُلَمَاءِ
وَفِقْهَهُمْ وَتَعَبُّدَ الْخَاشِعِينَ وَتَوَاضُعَهُمْ وَحُكْمَ الْفُقَهَاءِ وَسِيرَتَهُمْ وَخَشْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَ رَغْبَتَهُمْ وَ تَصْدِيقَ
الْمُؤْمِنِينَ وَتَوَكُّلَهُمْ وَرَجَاءَ الْمُحْسِنِينَ وَبِرَّهُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِينَ وَمَنْزِلَةَ الْمُقَرَّبِينَ
وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّينَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَوْفَ الْعَالِمِينَ لَكَ وَعَمَلَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَخُشُوعَ الْعَابِدِينَ
لَكَ وَيَقِينَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُؤْمِنِينَ بِكَ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بِحَاجَتِي عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ وَأَنْتَ
لَهَا وَاسِعٌ غَيْرُ مُتَكَلَّفٍ وَأَنْتَ الَّذِي لَا يُحْفِيكَ سَائِلٌ وَلَا يَنْقُصُكَ نَائِلٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ

أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا نَقُولُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فَرَجاً قَرِيباً وَأَجْراً عَظِيماً وَسِتْراً جَمِيلاً اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي عَلَىٰ ظُلْمِي لِنَفْسِي وَإِسْرَافِي عَلَيْهَا لَمْ أَتَّخِذْ لَكَ ضِدّاً وَلَا نِدّاً وَلَا صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً ، يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْمَسَائِلُ ، يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي فِي سَاعَتِي هٰذِهِ مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ إِنَّكَ تُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَإِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي لَهُ فَلَمْ يَحْرِمْنِي وَ عَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَآنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَجْبَهْنِي وَخَلَقَنِي لِلَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَصَنَعْتُ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ أَنْتَ يَا سَيِّدِي وَبِئْسَ الْعَبْدُ أَنَا وَجَدْتَنِي وَنِعْمَ الطَّالِبُ أَنْتَ رَبِّي وَ بِئْسَ الْمَطْلُوبُ [أَنَا] أَلْفَيْتَنِي ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أَمَتِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِي ، اللَّهُمَّ هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَ سَكَنَتِ الْحَرَكَاتُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيبٍ بِحَبِيبِهِ وَخَلَوْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ إِلَيَّ فَاجْعَلْ خَلْوَتِي مِنْكَ اللَّيْلَةَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ ، يَا مَنْ لَيْسَتْ لِعَالِمٍ فَوْقَهُ صِفَةٌ يَا مَنْ لَيْسَ لِمَخْلُوقٍ دُونَهُ مَنَعَةٌ يَا أَوَّلَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا آخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ عُنْصُرٌ وَيَا مَنْ لَيْسَ لِآخِرِهِ فَنَاءٌ وَيَا أَكْمَلَ مَنْعُوتٍ وَ يَا أَسْمَحَ الْمُعْطِينَ وَيَا مَنْ يَفْقَهُ بِكُلِّ لُغَةٍ يُدْعَىٰ بِهَا وَيَا مَنْ عَفْوُهُ قَدِيمٌ وَبَطْشُهُ شَدِيدٌ وَمُلْكُهُ مُسْتَقِيمٌ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَافَهْتَ بِهِ مُوسَىٰ يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ ، يَا لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّمَدُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ» .

۳۳ ۔ ابوبصیر نے کہا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توبہ کرنے والوں کے قول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی برگزیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور ذاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی، علماء کے ایمان اور ان کے علم کی اور خضوع و خشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہا کے حکم اور سیرت کی، متقیوں کے خوف اور رغبت کی اور مومنوں کی تصدیق اور توکل کی، محسنوں کی امید اور نیکی کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقربین کی منزلت، نبیوں کی مدارات یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عملِ نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل، خدایا تو میری حاجت کو جانتا ہے تجھے بتانے کی ضرورت نہیں تو بے زحمت اس کا دور کرنے والا ہے اور تو وہ ہے کہ سائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا اور نہ ملنے والا کمی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچتا ہے تو ایسا ہی جیسا تو کہتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کشادگی دے اور اجر عظیم دے اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ نہ کوئی تیری ضد ہے اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد، سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغالطے میں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی نہ ایک آواز دوسری آواز کے سننے سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے اور بیقراری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے طول نہیں کرتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دور کر دے جہاں سے دور ہونے کا میرا گمان ہے اور جہاں سے نہیں بے شک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا اور میرے گناہ عظیم الشان ہیں مگر رسوا نہیں کرتا اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے دھکیلتا نہیں اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے غرضِ خلقت کو ضائع کیا اے میرے سیّد تو میرا اچھا آقا ہے اور میں تیرا بُرا غلام اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں کیسا بُرا مطلوب ہوں۔ میں نے پایا اپنے کو تیرا بندہ، تیرے بندے کا بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سامنے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کر۔ یا اللہ آوازیں (رات میں) بیٹھ گئیں اور حرکات میں سکون پیدا ہو گیا اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری خلوت میں ہوں تو میرا محبوب ہے تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے۔ یہ رات نارِ جہنم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس سے بالاتر صفات نہیں اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اوّل اے ہر شے سے آخر، اے وہ جس کے لئے کوئی مادہ نہیں، اے وہ جس کے لئے کوئی فنا نہیں۔ اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سخی ہے وہ ہر پکارنے والے کی بولی سمجھتا ہے اس کا عفو قایم ہے۔ غصہ سخت ملک برقرار میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ اے رحمٰن و رحیم تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات بے نیاز ہے۔ میں سوال کرتا ہے کہ رحمت نازل کر محمد و آل پر اور اپنی رحمت سے مجھے داخلِ جنت کر۔

٣٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : عَلِّمْنِي دُعَاءً وَأَوْجِزْ ، فَقَالَ : قُلْ : «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلىٰ نَفْسِهِ وَ ذَلَّلَ قَلْبِي بِتَصْدِيقِهِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ» .

۳۴۔ یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے مختصر و کافی دعا تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہو

۳۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا کہو اے وہ ذات جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اپنی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا اور میں تجھ سے امن و ایمان چاہتا ہوں۔

٣٦ ۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لِي مَالٌ وَرِثْتُهُ وَلَمْ أُنْفِقْ مِنْهُ دِرْهَماً فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اكْتَسَبْتُ مِنْهُ مَالاً فَلَمْ أُنْفِقْ مِنْهُ دِرْهَماً فِي طَاعَةِ اللهِ فَعَلِّمْنِي دُعَاءً يَخْلُفُ عَلَيَّ مَا مَضَى وَيَغْفِرُ لِي مَا عَمِلْتُ أَوْ عَمَلاً أَعْمَلُهُ ، قَالَ : قُلْ : قَالَ ، وَأَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : قُلْ كَمَا أَقُولُ : وَيَا نُورِي فِي كُلِّ ظُلْمَةٍ وَيَا أُنْسِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ وَيَا رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَيَا ثِقَتِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَيَا دَلِيلِي فِي الضَّلاَلَةِ أَنْتَ دَلِيلِي إِذَا انْقَطَعَتْ دَلاَلَةُ الْأَدِلاَّءِ فَإِنَّ دَلاَلَتَكَ لاَ تَنْقَطِعُ وَلاَ يَضِلُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَأَسْبَغْتَ وَرَزَقْتَنِي فَوَفَّرْتَ وَغَذَّيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ غِذَائِي وَأَعْطَيْتَنِي فَأَجْزَلْتَ بِلاَ اسْتِحْقَاقٍ لِذَلِكَ بِفِعْلٍ مِنِّي وَلَكِنِ ابْتِدَاءً مِنْكَ لِكَرَمِكَ وَجُودِكَ فَتَقَوَّيْتُ بِكَرَمِكَ عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَقَوَّيْتُ بِرِزْقِكَ عَلَى سَخَطِكَ وَ أَفْنَيْتُ عُمُرِي فِيمَا لاَ تُحِبُّ فَلَمْ يَمْنَعْكَ جُرْأَتِي عَلَيْكَ وَ رُكُوبِي لِمَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ وَ دُخُولِي فِيمَا حَرَّمْتَ عَلَيَّ أَنْ عُدْتَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ وَلَمْ يَمْنَعْنِي حِلْمُكَ عَنِّي وَعَوْدُكَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ أَنْ عُدْتُ فِي مَعَاصِيكَ فَأَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْفَضْلِ وَأَنَا الْعَوَّادُ بِالْمَعَاصِي فَيَا أَكْرَمَ مَنْ أُقِرَّ لَهُ بِذَنْبٍ وَ أَعَزَّ مَنْ خُضِعَ لَهُ بِذُلٍّ ، لِكَرَمِكَ أَقْرَرْتُ بِذَنْبِي وَلِعِزِّكَ خَضَعْتُ بِذُلِّي فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِي فِي كَرَمِكَ وَإِقْرَارِي بِذَنْبِي وَعِزِّكَ وَخُضُوعِي بِذُلِّي افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلاَ تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ .

تَمَّ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ

۳۶۔ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا اس میں ایک درہم بھی راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پس آپ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے تلافی مافات ہو اور گزشتہ عمل بخشا جائے اور میں صحیح عمل کروں۔ حضرت نے فرمایا کہو جیسے میں کہتا ہوں۔ اے ہر تاریکی میں میرے نور اے وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے، گمراہی میں راستہ دکھانے والے جب ہر طرف سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر لگاتار نعمتیں نازل کیں اور

فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِي ثِقَةٌ وَعِدَّةٌ، كَمْ مِنْ كَرْبٍ يَضْعُفُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْحِيلَةُ[2] وَيَخْذُلُ عَنْهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَتَعْيِينِي فِيهِ الْأُمُورُ أَنْزَلْتُهُ بِكَ وَشَكَوْتُهُ إِلَيْكَ، رَاغِباً فِيهِ[3] عَمَّنْ سِوَاكَ فَفَرَّجْتَهُ وَكَشَفْتَهُ وَكَفَيْتَنِيهِ فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيراً وَلَكَ الْمَنُّ فَاضِلاً».

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تجھ پر ہے اور ہر سختی پر میری امیدگاہ تو ہے اور ہر امر میں میرا ولی تو ہے اور تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل ان سے کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شماتت کرتے ہیں اور معاملات رنج پہنچاتے ہیں میں ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس صورت میں تیرے سوا مدد غیر سے نفرت ہے تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر مہم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لانے والا ہے اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد کثیر ہے اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

۶ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ وقتِ حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔

۷ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: أَكْثِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: «[اللَّهُمَّ] لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ»؟ قَالَ قُلْتُ: أَمَّا الْمُعَارِينَ فَقَدْ عَرَفْتُ فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّراً عِنْدَ نَفْسِكَ، فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُقَصِّرُونَ.

۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کر یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں میں سے نہ بنا۔ (جو چند روز مومن رہ کر پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ راوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لاتخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کرو یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے

اورکافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی غذا دی اور بلا استحقاق تونے مجھے نعمتیں دیں تونے کرم کی ابتدا اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم ہی کی وجہ مجھے گناہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کے سہنے کی قوت ہوئی۔ میری عمر ایسے کاموں میں جو تجھے پسند نہیں تونے چونکہ نہ روکا اس لئے جرأت بڑھ گئی اور میں نے وہ کیا جس کی تونے نہی کی تھی اور تونے حرام کیا تھا اور وہ بجا لایا اور تیرے حلم نے نہ روکا میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا رہا پس اے مقرب سب سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور لے خضوع و خشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے وہ نہ کر جس کا میں اہل ہوں۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب فضل القرآن

بسم الله الرحمن الرحيم

پہلا باب

(كتاب فضل القرآن) ١

١ - عليّ بن محمّد، عن عليّ بن العبّاس، عن الحسين بن عبدالرّحمن، عن صفوان الحريري عن أبيه، عن سعد الخفّاف، عن أبي جعفر عليه السلام قال: يا سعد تعلّموا القرآن فإنّ القرآن يأتي يوم القيامة في أحسن صورة نظر إليها الخلق والنّاس صفوف عشرون ومائة ألف صفّ، ثمانون ألف صفّ امّة محمّد وأربعون ألف صفّ من سائر الامم فيأتي على صفّ المسلمين في صورة رجل فيسلّم فينظرون إليه ثمّ يقولون: لا إله إلّا الله الحليم الكريم إنّ هذا الرّجل من المسلمين نعرفه بنعته وصفته غير أنّه كان أشدّ اجتهاداً منّا في القرآن فمن هناك اعطي من البهاء والجمال والنّور مالم نعطه ثمّ يجاوز حتّى يأتي على صفّ الشهداء فينظرون إليه [الشّهداء] ثمّ يقولون لا إله إلّا الله الرّبّ الرّحيم إنّ هذا الرّجل من الشّهداء نعرفه بسمته وصفته غير أنّه من شهداء البحر فمن هناك اعطي من البهاء والفضل مالم نعطه؛ قال: فيتجاوز حتّى يأتي [على] صفّ شهداء البحر في صورة شهيد فينظر إليه شهداء البحر فيكثر تعجّبهم ويقولون: إنّ هذا من شهداء البحر نعرفه بسمته وصفته غير أنّ الجزيرة الّتي اصيب فيها كانت أعظم هولاً من الجزيرة الّتي اصبنا فيها فمن هناك اعطي من البهاء والجمال والنّور مالم نعطه، ثمّ يجاوز حتّى يأتي صفّ النّبيّين والمرسلين في صورة نبيّ مرسل فينظر النّبيّون والمرسلون إليه فيشتدّ لذلك تعجّبهم ويقولون لا إله إلّا الله الحليم الكريم إنّ هذا النّبيّ مرسل نعرفه بسمته وصفته غير أنّه اعطي فضلاً كثيراً قال: فيجتمعون فيأتون رسول الله صلى الله عليه وآله فيسألونه ويقولون: يا محمّد من هذا؟ فيقول لهم: أوما تعرفونه؟ فيقولون ما نعرفه هذا ممّن لم يغضب الله عليه، فيقول رسول الله صلى الله عليه وآله: هذا حجّة الله على خلقه فيسلّم ثمّ يجاوز حتّى يأتي على صفّ الملائكة في صورة ملك مقرّب فتنظر إليه الملائكة فيشتدّ تعجّبهم ويكبر ذلك عليهم لما رأوا من فضله ويقولون: تعالى ربّنا وتقدّس إنّ هذا العبد من الملائكة نعرفه بسمته وصفته غير أنّه كان أقرب الملائكة إلى الله عزّ وجلّ مقاماً فمن هناك البس من النّور والجمال مالم نلبس، ثمّ يجاوز حتّى ينتهي إلى ربّ العزّة تبارك وتعالى فيخرّ

تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُنادِيهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ يا حُجَّتي فِي الْأَرْضِ وَكَلامِيَ الصّادِقَ النّاطِقَ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ : كَيْفَ رَأَيْتَ عِبادي ؟ فَيَقُولُ : يا رَبِّ مِنْهُمْ مَنْ صانَني وَحافَظَ عَلَيَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ شَيْئاً وَمِنْهُمْ مَنْ ضَيَّعَني وَاسْتَخَفَّ بِحَقّي وَكَذَّبَ بي وَأَنا حُجَّتُكَ عَلىٰ جَميعِ خَلْقِكَ ، فَيَقُولُ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ : وَعِزَّتي وَجَلالي وَارْتِفاعِ مَكاني لَأُثيبَنَّ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَحْسَنَ الثَّوابِ وَلَأُعاقِبَنَّ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَليمَ الْعِقابِ قالَ : فَيَرْجِعُ الْقُرْآنُ رَأْسَهُ في صُورَةٍ أُخْرىٰ ، قالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يا أَبا جَعْفَرٍ في أَيِّ صُورَةٍ يَرْجِعُ ؟ قالَ : في صُورَةِ رَجُلٍ شاحِبٍ مُتَغَيِّرٍ يُبْصِرُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ فَيَأْتِي الرَّجُلَ مِنْ شيعَتِنَا الَّذي كانَ يَعْرِفُهُ وَيُجادِلُ بِهِ أَهْلَ الْخِلافِ فَيَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ : ما تَعْرِفُني ؟ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : ما أَعْرِفُكَ يا عَبْدَ اللهِ ، قالَ : فَيَرْجِعُ في صُورَتِهِ الَّتي كانَتْ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ وَيَقُولُ : ما تَعْرِفُني ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَنْصَبْتُ عَيْشَكَ سَمِعْتَ الْأَذىٰ وَرُجِمْتَ بِالْقَوْلِ فِيَّ ، أَلا وَإِنَّ كُلَّ تاجِرٍ قَدِ اسْتَوْفىٰ تِجارَتَهُ وَأَنَا وَراءَكَ الْيَوْمَ ، قالَ : فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلىٰ رَبِّ الْعِزَّةِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ فَيَقُولُ : يا رَبِّ يا رَبِّ عَبْدُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ قَدْ كانَ نَصِباً فِيَّ ، مُواظِباً عَلَيَّ ، يُعادي بِسَبَبي وَيُحِبُّ فِيَّ وَيُبْغِضُ ؛ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَدْخِلُوا عَبْدي جَنَّتي وَاكْسُوهُ حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَتَوِّجُوهُ بِتاجٍ ، فَإِذا فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ عُرِضَ عَلَى الْقُرْآنِ فَيُقالُ لَهُ : هَلْ رَضيتَ بِما صُنِعَ بِوَلِيِّكَ ؟ فَيَقُولُ : يا رَبِّ إِنّي أَسْتَقِلُّ هٰذا لَهُ فَزِدْهُ مَزيدَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، فَيَقُولُ : وَعِزَّتي وَجَلالي وَعُلُوّي وَارْتِفاعِ مَكاني لَأَنْحَلَنَّ لَهُ الْيَوْمَ خَمْسَةَ أَشْياءَ مَعَ الْمَزيدِ لَهُ وَلِمَنْ كانَ بِمَنْزِلَتِهِ أَلا إِنَّهُمْ شَبابٌ لا يَهْرَمُونَ وَأَصِحّاءُ لا يَسْقَمُونَ وَأَغْنِياءُ لا يَفْتَقِرُونَ وَفَرِحُونَ لا يَحْزَنُونَ وَأَحْياءٌ لا يَمُوتُونَ . ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ «لا يَذُوقُونَ فيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولىٰ» قالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ يا أَبا جَعْفَرٍ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْقُرْآنُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قالَ : رَحِمَ اللهُ الضُّعَفاءَ مِنْ شيعَتِنا إِنَّهُمْ أَهْلُ تَسْليمٍ ثُمَّ قالَ : نَعَمْ يا سَعْدُ وَالصَّلاةُ تَتَكَلَّمُ وَلَها صُورَةٌ وَخَلْقٌ تَأْمُرُ وَتَنْهىٰ ، قالَ سَعْدٌ : فَتَغَيَّرَ لِذٰلِكَ لَوْني وَقُلْتُ : هٰذا شَيْءٌ لا أَسْتَطيعُ [أَنا] أَتَكَلَّمُ بِهِ فِي النّاسِ فَقالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَهَلِ النّاسُ إِلَّا شيعَتُنا فَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الصَّلاةَ فَقَدْ أَنْكَرَ حَقَّنا ثُمَّ قالَ : يا سَعْدُ أُسْمِعُكَ كَلامَ الْقُرْآنِ ؟ قالَ سَعْدٌ : فَقُلْتُ : بَلىٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ فَقالَ : «إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهىٰ عَنِ الْفَحْشاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ» فَالنَّهْيُ كَلامٌ وَالْفَحْشاءُ وَالْمُنْكَرُ رِجالٌ وَنَحْنُ ذِكْرُ اللهِ وَنَحْنُ أَكْبَرُ .

توضیح: قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے بطور استعارہ تمثیلہ ہے نہ کہ حقیقت یعنی اگر قرآن وجود ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سعد سے فرمایا۔ قرآن کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا لوگ اُسے دیکھیں گے لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی جن میں اسّی ہزار صفیں تو اُمتِ محمدؐ کی ہوں گی اور چالیس ہزار تمام امتوں کی۔ قرآن مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا اور سلام کرے گا لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم ضرور یہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جد و جہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور دیا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا پھر وہاں سے بڑھ کر صف شہداء کی طرف آئے گا شہداء اس کو دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الرب الرحیم یہ شخص شہداء میں سے ہے ہم شہید کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہدائے بحر سے ہے جس کو یہ حسن و فضیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہدائے بحر کے پاس آئے گا بصورت شہید، شہداء بحر اسے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے یہ ہے تو شہدائے بحر سے کیونکہ ہم اس کی علامت و خصوصیت جانتے۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہوگا جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہوگا جہاں ہم شہید ہوئے اسی وجہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاءؑ و مرسلین کی صف کی طرف آئے گا وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے اور کہیں گے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم یہ ضرور نبیِ مرسل ہے کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فضیلت دی گئی ہے پھر امام نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسولؐ اللہ کے پاس آ کر کہیں گے یا محمدؐ یہ کون ہے حضرت فرمائیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں۔ رسولؐ فرمائیں گے یہ مخلوقِ خدا کی حجت ہے پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا اور ایک ملک مقرب کی صورت میں صفِ ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے اور کہیں گے ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفتوں سے پہچان گئے لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہِ رب العزت تک پہنچے گا پس عرش کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اے روئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سر اٹھا اور سوال کر تیرا سوال پورا ہوگا سفارش کر قبول ہوگی وہ اپنا سر اٹھائے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایا وہ کہے گا پروردگارا کچھ تو ان میں ایسے تھے جنھوں نے میری حفاظت کی اور مجھے حفظ یاد رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی اور کچھ ایسے ہیں جنھوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہلکا سمجھا اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا خدائے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلندی مکان کی قسم کھا کر کہتا ہوں

ہوں میں آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دوں گا اور نہ ماننے والوں اور ناقدری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی۔ فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکانِ سفر سے متغیر ہوگیا۔ اہلِ محشر اسے دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شیعوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا اور وہ محافظ قرآن سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑے ہوکر کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا اے بندۂ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قرآن اپنی اصل صورت میں آکر کہے گا تو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کہے گا ہاں پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راتوں جاگا تھا اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا اور میرے بارے میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنی تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا نفع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے پاس آئے گا اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے اور تو اس کا حال بہتر جاننے والا ہے اس نے میری وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنایا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کی۔ خدا فرمائے گا میرے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے سر پہ تاج رکھو۔

جب یہ ہو چکے گا تو قرآن پر پیش کر کے کہا جائے گا جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا اس پر تو راضی ہے وہ کہے گا پروردگارا یہ تو کم ہے اور زیادہ کر۔ خدا فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لئے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے اضافہ کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے زندہ رہیں گے مریں گے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

میں نے کہا اے ابوجعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے۔ فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں (اور خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد نماز بھی بولتی ہے اس کی صورت و خلقت ہے وہ روکتی ہے سعد نے کہا یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہوگیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا۔ حضرت نے فرمایا سمجھدار لوگ تو ہمارے شیعہ ہی ہیں جس نے نماز کو نہ پہچانا اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا نماز بدکاری اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے پس نہی کلام ہی تو ہے اور فحشا و منکر کے مصداق عام لوگ ہیں اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں اور ہم اکبر ہیں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ فِي دَارِ هُدْنَةٍ وَأَنْتُمْ عَلَى ظَهْرِ سَفَرٍ وَالسَّيْرُ بِكُمْ سَرِيعٌ

وَقَدْ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَيُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ فَأَعِدُّوا الْجِهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ، قَالَ: فَقَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا دَارُ الْهُدْنَةِ؟ قَالَ: دَارُ بَلَاغٍ وَانْقِطَاعٍ فَإِذَا الْتَبَسَتْ عَلَيْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ وَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ الدَّلِيلُ يَدُلُّ عَلَى خَيْرِ سَبِيلٍ وَهُوَ كِتَابٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبَيَانٌ وَتَحْصِيلٌ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ وَلَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ فَظَاهِرُهُ حُكْمٌ وَبَاطِنُهُ عِلْمٌ. ظَاهِرُهُ أَنِيقٌ وَبَاطِنُهُ عَمِيقٌ، لَهُ نُجُومٌ وَعَلَى نُجُومِهِ نُجُومٌ لَا تُحْصَى عَجَائِبُهُ وَلَا تُبْلَى غَرَائِبُهُ فِيهِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَمَنَارُ الْحِكْمَةِ وَدَلِيلٌ عَلَى الْمَعْرِفَةِ لِمَنْ عَرَفَ الصِّفَةَ فَلْيَجْلُ جَالٍ بَصَرَهُ وَلْيُبْلِغِ الصِّفَةَ نَظَرَهُ، يَنْجُ مِنْ عَطَبٍ وَيَتَخَلَّصْ مِنْ نَشَبٍ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ، فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَقِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہدنہ کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو کہنہ بنا رہے ہیں اور ہر بعید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وعدہ کئے ہوئے کو لا رہے ہیں پس راستہ دور ہے اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

مقداد بن اسود نے پوچھا یا رسول اللہ ہدنہ کیا ہے فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب فتنے تمہارے اوپر مشتبہ ہو جائیں اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم قرآن کی طرف رجوع کرو وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعتہ بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

جس نے اس کو آگے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے گیا اور جس نے اسے پیچھے ڈالا تو وہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا وہ ایسا رہنما ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں محکم و متشابہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحب فضل ہے بکواس نہیں ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر میں حکم قطع و فصل ہے اور باطن میں علم ہے ظاہر اس کا نہایت خوش نما اور باطن بہت گہرا ہے قرآن کے لئے کچھ ستارے ہیں (معانی قرآن پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں اس کے عجائب شمار میں نہیں آتے اور اس کے غرائب کہنہ نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے منارے ہیں اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا وہ اس کے لئے دلیل مغفرت بن گیا۔ پس لازم ہے کہ آنکھیں روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دامِ فریب سے آزاد رہا احکام قرآنی میں غور و فکر کرنا قلب بصیر کی زندگی ہے اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا، پس تم کو چاہیئے کہ شبہات سے الگ رہو اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظار کم کرو۔

۳ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابَهُ وَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ ، فِيهِ خَبَرُكُمْ وَخَبَرُ مَنْ قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَنْ بَعْدَكُمْ وَخَبَرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَتَاكُمْ مَنْ يُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ لَتَعَجَّبْتُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عزیز و جبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی اور وہ سچا اور خیر پسند ہے اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر یہ خبریں بیان کرتا تو کیا تم تعجب نہ کرتے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : أَنَا أَوَّلُ وَافِدٍ عَلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكِتَابُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ أُمَّتِي ، ثُمَّ أَسْأَلُهُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَبِأَهْلِ بَيْتِي .

۴۔ ابوجارود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت سب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کے سامنے میں حاضر ہونگا اور خدا کی کتاب آئے گی اور میرے اہلبیتؑ پھر میری امت، میں ان سے پوچھوں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ فِيهِ مَنَارُ الْهُدَىٰ وَ مَصَابِيحُ الدُّجَىٰ فَلْيَجْلُ جَالٍ بَصَرَهُ وَ يَفْتَحْ لِلضِّيَاءِ نَظَرَهُ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس قرآن میں ہدایت کے منارے ہیں تاریکی کے لئے چراغ ہیں چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لئے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلنا ہے جیسے تاریکی میں روشنی لے کر چلنے والا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَصْحَابَهُ : اعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدَى النَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَىٰ مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریک راتوں میں اور بے پروا کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

٧ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ : شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَجَعاً فِي صَدْرِهِ فَقَالَ صلى الله عليه وآله : اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ» .

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سینہ کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

٨ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : لَا وَاللهِ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَالْخِلَافَةُ إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَبَداً وَلَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَداً وَلَا فِي وُلْدِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ أَبَداً وَذَلِكَ أَنَّهُمْ نَبَذُوا الْقُرْآنَ وَأَبْطَلُوا السُّنَنَ وَعَطَّلُوا الْأَحْكَامَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الضَّلَالَةِ وَتِبْيَانٌ مِنَ الْعَمَى وَاسْتِقَالَةٌ مِنَ الْعَثْرَةِ وَنُورٌ مِنَ الظُّلْمَةِ وَضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَعِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْفِتَنِ وَبَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَمَا عَدَلَ أَحَدٌ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى النَّارِ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے واللہ امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابوبکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ قرآن ضلالت سے بچانے والا ہے۔ اندھاپن امور شرع میں بیان کرنے والا ہے غلط کاریوں سے نجات ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے حدود خدا سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے۔

٩ ـ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْقُرْآنَ زَاجِرٌ وَآمِرٌ : يَأْمُرُ بِالْجَنَّةِ وَيَزْجُرُ عَنِ النَّارِ .

۹۔ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ قرآن نہی کرتا ہے برے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أُعْطِيتُ السُّوَرَ الطُّوَلَ مَكَانَ التَّوْرَاةِ وَأُعْطِيتُ الْمِئِينَ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ

وَأُعْطِيتُ الْمَثَانِيَ مَكَانَ الزَّبُورِ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ ثَمَانٌ وَسِتُّونَ سُورَةً وَهُوَ مُهَيْمِنٌ عَلَى سَائِرِ الْكُتُبِ وَالتَّوْرَاةُ لِمُوسَى وَالْإِنْجِيلُ لِعِيسَى وَالزَّبُورُ لِدَاوُدَ

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ نے مجھے توریت کی بجائے لمبے لمبے سورے دیئے گئے ہیں اور انجیل کی جگہ دو سو آیتوں والے اور دو بار نازل ہونے والے زبور کی جگہ اور مجھے فضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سورے دے کر اور وہ تمام آسمانی کتابوں پر حاوی ہیں یعنی موسیٰ کی توریت، عیسیٰ کی انجیل اور داؤد کی زبور۔

۱۱ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَنْظُورٍ إِلَيْهِ صُورَةً فَيَمُرُّ بِالْمُسْلِمِينَ فَيَقُولُونَ: هَذَا الرَّجُلُ مِنَّا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى النَّبِيِّينَ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِنَّا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ فَيَقُولُونَ: هُوَ مِنَّا؛ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَظْمَأْتُ هَوَاجِرَهُ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لَمْ أُظْمِئْ هَوَاجِرَهُ وَلَمْ أُسْهِرْ لَيْلَهُ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَيَقُومُ فَيَتَّبِعُونَهُ، فَيَقُولُ لِلْمُؤْمِنِ: اقْرَأْ وَارْقَهْ قَالَ: فَيَقْرَأُ وَيَرْقَى، حَتَّى يَبْلُغَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِي هِيَ لَهُ فَيَنْزِلُهَا.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روز قیامت بہت اچھی صورت میں آئے گا جب مسلمانوں کی طرف سے گزرے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ مقربین کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر وہ خدا کے سامنے آئے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے دنیا میں دوپہر کی گرمی میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نہ تو گرمی میں میرے احکام بجا لانے کے لئے نہ تو پیاسا رہا اور نہ جاگا۔ خدا فرمائے گا میں ان کو موافق ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا وہ کھڑے ہوں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے وہ مومن سے کہے گا کہ قرآن کی آیت پڑھ اور اوپر چل، امام نے فرمایا وہ پڑھے گا اور بلند ہوگا یہاں تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا اور وہاں قیام پذیر ہوگا۔

۱۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام إِنَّ الدَّوَاوِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: دِيوَانٌ فِيهِ النِّعَمُ وَدِيوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَدِيوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ فَيُقَابَلُ بَيْنَ دِيوَانِ النِّعَمِ وَدِيوَانِ الْحَسَنَاتِ فَتَسْتَغْرِقُ النِّعَمُ عَامَّةَ الْحَسَنَاتِ وَيَبْقَى دِيوَانُ السَّيِّئَاتِ

کوتاہی ہوئی ہے کیونکہ سب لوگ جو اعمالِ نیک کرتے ہیں ان میں یقیناً کوتاہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَقَدْ غَفَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِكَلِمَتَيْنِ دَعَا بِهِمَا ، قَالَ : «اللّٰهُمَّ إِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَهْلٌ لِذٰلِكَ أَنَا ، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي فَأَهْلٌ لِذٰلِكَ أَنْتَ» فَغَفَرَ اللهُ لَهُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب دے تو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

٩ ـ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَىٰ نَفْسِهِ وَذَلَّلَ قَلْبِي بِتَصْدِيقِهِ ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و امان کا سوال کرتا ہوں۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّىٰ جَعَلَ مَرَّةً يَتَوَكَّأُ عَلَىٰ رِجْلِهِ الْيُمْنَىٰ وَمَرَّةً عَلَىٰ رِجْلِهِ الْيُسْرَىٰ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ بَاكٍ : «يَا سَيِّدِي تُعَذِّبُنِي وَحُبُّكَ فِي قَلْبِي ؟ أَمَا وَعِزَّتِكَ لَئِنْ فَعَلْتَ لَتَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَمَا عَادَيْتُهُمْ فِيكَ» .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت دیکھا کہ وہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی داہنے پیر پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے عذاب دے گا جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میں تیری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَكْثَرَ مَا يُلِحُّ بِهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِي رَسُولَ اللهِ وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ .

فَيُدْعَى يَا بْنَ آدَمَ الْمُؤْمِنِ لِلْحِسَابِ فَيَتَقَدَّمُ الْقُرْآنُ أَمَامَهُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَنَا الْقُرْآنُ وَهَذَا عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ قَدْ كَانَ يُتْعِبُ نَفْسَهُ بِتِلَاوَتِي وَيُطِيلُ لَيْلَهُ بِتَرْتِيلِي وَتَفِيضُ عَيْنَاهُ إِذَا تَهَجَّدَ فَأَرْضِهِ كَمَا أَرْضَانِي قَالَ: فَيَقُولُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ: عَبْدِيَ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَيَمْلَأُهَا مِنْ رِضْوَانِ اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ وَيَمْلَأُ شِمَالَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ، ثُمَّ يُقَالُ : هَذِهِ الْجَنَّةُ مُبَاحَةٌ لَكَ فَاقْرَأْ وَاصْعَدْ فَإِذَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے روز قیامت تین دفتر ہوں گے ایک نعمتوں کا دیوان ہوگا دوسرا حسنات کا اور تیسرا گناہوں کا، نعمتوں اور حسنات کے دفتر میں مقابلہ ہوگا۔ نعمتوں کی تعداد حسنات سے بڑھ جائے گی اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا پس پکارا جائے گا اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کہے گا اے پروردگار میں قرآن ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلاوت کر کے اور طولانی رات گزاری۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے، تو اس سے راضی ہو جیسے میں اس سے راضی ہوا خدا فرمائے گا میرے بندے اپنا داہنا ہاتھ پھیلا، پس اس کو رضوان خدا سے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کہے گا بایاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اسے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچ پس جب وہ آیت پڑھے گا تو وہ درجہ بلند حاصل ہوگا۔

١٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَا اسْتَوْحَشْتُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِي . وَكَانَ عليه السلام إِذَا قَرَأَ «مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ» يُكَرِّرُهَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَمُوتَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مر جائیں تو میں تنہائی سے ذرا متوحش نہ ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے اور مرنے کے قریب نظر آتے تھے۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِذَا جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِذَا هُمْ بِشَخْصٍ قَدْ أَقْبَلَ لَمْ يُرَ قَطُّ أَحْسَنُ صُورَةً مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ الْقُرْآنُ قَالُوا : هَذَا مِنَّا ، هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَأَيْنَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْهِمْ جَازَهُمْ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى آخِرِهِمْ جَازَهُمْ

فَيَقُولُونَ : هٰذَاالْقُرْآنُ ، فَيَجُوزُهُمْ كُلَّهُمْ حَتّىٰ إِذَا انْتَهىٰ إِلَى الْمُرْسَلِينَ فَيَقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ حَتّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَلائِكَةِ فَيَقُولُونَ : هٰذَا الْقُرْآنُ فَيَجُوزُهُمْ [ثُمَّ يَنْتَهِي] حَتّىٰ يَقِفَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ : وَعِزَّتِي وَجَلالِي وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُكْرِمَنَّ الْيَوْمَ مَنْ أَكْرَمَكَ وَلَأُهِينَنَّ مَنْ أَهَانَكَ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب اوّلین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک نہایت خوبصورت شخص نظر آئے گا ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا جب مومن اس شخص کو جو درحقیقت قرآن ہو گا دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب ان سے آگے بڑھے گا تو شہداء اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخر میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے یہ قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا مرسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہو گا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اور ارتفاع مکان کی میں آج اس کی عزت کروں گا جس نے تیری عزت کی اور اس کی توہین کروں گا جس نے تیری توہین کی۔

دوسرا باب

فضیلت حامل قرآن

(بَابُ) ۲

☆(فَضْلِ حَامِلِ الْقُرْآنِ)☆

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ فِي أَعْلَىٰ دَرَجَةٍ مِنَ الْآدَمِيِّينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَا تَسْتَضْعِفُوا أَهْلَ الْقُرْآنِ حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ لَمَكَاناً عَلِيّاً .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو ان کے لئے خدائے عزیز و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلُ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ .

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نیکوکار پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

٣ ـ وَبِإِسْنَادِهِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَاحِبَهُ فِي صُورَةِ شَابٍّ جَمِيلٍ شَاحِبِ اللَّوْنِ فَيَقُولُ لَهُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتُ هَوَاجِرَكَ وَأَجْفَفْتُ رِيقَكَ وَ أَسَلْتُ دَمْعَتَكَ أَؤُولُ مَعَكَ حَيْثُمَا أُلْتَ وَ كُلُّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَأَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةِ كُلِّ تَاجِرٍ وَسَيَأْتِيكَ كَرَامَةٌ [مِنَ] اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَبْشِرْ ، فَيُؤْتَى بِتَاجٍ فَيُوضَعُ عَلَىٰ رَأْسِهِ وَ يُعْطَى الْأَمَانُ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدُ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِهِ وَيُكْسَى حُلَّتَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقَهْ فَكُلَّمَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً وَيُكْسَى أَبَوَاهُ حُلَّتَيْنِ إِنْ كَانَا مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمَا : هٰذَا لِمَا عَلَّمْتُمَاهُ الْقُرْآنَ .

۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن حاصل کرو وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے پاس ایک نہایت خوبصورت جوان کی صورت میں آئے گا اور اس سے کہے گا میں وہی قرآن ہوں جس نے راتوں رات تجھے جگایا تھا اور گرم دن کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا تھا اور تیرا لعاب دہن خشک ہو گیا تھا تیرے آنسو بہہ رہے تھے جہاں تو جائے میں تیرے ساتھ جاؤں گا ہر تاجر تجارت میں اپنے نفع میں لگا ہوا ہے اور میں ہر تاجر سے زیادہ تیرے نفع کے خیال میں ہوں اللہ کی رحمت تیرے شامل حال ہوگی پس تجھے خوشخبری ہو پھر ایک تاج تیرے سر پر لاکر رکھا جائے گا اور پروانۂ امان داہنے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہنے کا حکم بائیں ہاتھ میں ہوگا اور دو جنت کے حلے بر میں ہوں گے اور اس میں سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور اوپر کے درجہ میں جا۔ جب آیت پڑھے گا تو اس کی روح بلند ہوگی اور اس کے والدین بھی دو حلے پہنے ہوں گے اگر مومن ہوں گے تو یہ کہا جائے گا یہ نتیجہ ہے اس کا کہ تم نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا۔

٤ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مِنْهَالٍ الْقَصَّابِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ هُوَ شَابٌّ مُؤْمِنٌ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَدَمِهِ وَ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ كَانَ الْقُرْآنُ حَجِيزاً عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ : يَا رَبِّ إِنَّ كُلَّ عَامِلٍ قَدْ أَصَابَ أَجْرَ عَمَلِهِ غَيْرَ عَامِلِي فَبَلِّغْ بِهِ أَكْرَمَ عَطَايَاكَ ، قَالَ : فَيَكْسُوهُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَىٰ رَأْسِهِ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ أَرْضَيْنَاكَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ لَهُ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا فَيُعْطَى الْأَمْنَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِيَسَارِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ :

۱۱۔ داؤد رقی نے بیان کیا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا یا اللہ واسطہ ان پانچ ذاتوں کا یعنی رسول اللہ، امیرالمومنین، فاطمہ اور حسن و حسین صلوات اللہ علیہم کا۔

١٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ : عَلَّمَنَا أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام دُعَاءً وَ أَمَرَنَا أَنْ نَدْعُوَبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي تَعَمَّدْتُ إِلَيْكَ بِحَاجَتِي وَأَنْزَلْتُ بِكَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَمَسْكَنَتِي، فَأَنَا [الْيَوْمَ] لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجىٰ مِنِّي لِعَمَلِي وَلَمَغْفِرَتُكَ وَرَحْمَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي فَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ هِيَ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَيْسِيرِ ذٰلِكَ عَلَيْكَ وَلِفَقْرِي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ خَيْراً قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ شَرّاً قَطُّ غَيْرُكَ وَلَيْسَ أَرْجُو لِآخِرَتِي وَدُنْيَايَ سِوَاكَ وَلَا لِيَوْمِ فَقْرِي [وَ] يَوْمَ يُفْرِدُنِي النَّاسُ فِي حُفْرَتِي، وَأُفْضِي إِلَيْكَ يَارَبِّ بِفَقْرِي.

۱۲۔ ابراہیم کرخی نے کہا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم دی اور حکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیا ہے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیا ہے مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو برلا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج تو تیرے ہی طرف ہے تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا۔ کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا۔ میں تیرے سوا دنیا و آخرت میں کسی سے امید نہیں رکھتا اور نہ محتاجی کے دن، اور جب لوگ تنہا مجھے قبر کے سپرد کر دیں گے تیرے سوا میرا کون ہے میری احتیاج تو اے میرے خدا تیری ہی طرف ہے۔

١٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ؛ عَنْ زَيْدٍ الشَّائِغِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : ادْعُ اللهَ لَنَا ، فَقَالَ : «اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمْ صِدْقَ الْحَدِيثِ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ ، اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَهُ بِهِمُ اللّٰهُمَّ وَافْعَلْهُ بِهِمْ» .

۱۳۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خداوندا ان کو سچی بات کی توفیق دے ادائے امانت کی اور نمازوں کی حفاظت کی یا اللہ تیری مخلوق میں یہ کہنے کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان کے ساتھ ایسا کر یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کر دے۔

١٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : «اللّٰهُمَّ مُنَّ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَالتَّفْوِيضِ إِلَيْكَ وَالرِّضَا بِقَدَرِكَ وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِكَ ، حَتّٰى لَا

أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ».

۱۴۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اوپر توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کے حوالے کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہونیوالا ہو میں جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں میں تاخیر کو روا نہ رکھوں اے تمام عالموں کو پالنے والے۔

۱۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سجيم، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ: «رَبِّ لَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً، لَا أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ» قَالَ: فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ تَحَدَّرَ الدُّمُوعُ مِنْ جَوَانِبِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى وَكَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ فَأَحْدَثَ ذَلِكَ الذَّنْبَ قُلْتُ فَبَلَغَ بِهِ كُفْراً ـ أَصْلَحَكَ اللهُ ـ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ هَلَاكٌ.

۱۵۔ ابن ابی یعفور نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کر وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے اے میرے رب میرے نفس کو آنِ واحد کے لئے بھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسو ریش مبارک کے چاروں طرف بہنے لگے پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے ابن یعفور یونس بن متی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا ایک آن واحد کے لئے لہذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی۔ فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مرجاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

۱٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ قَالَ: أَتَى جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْبُدَنِي يَوْماً وَلَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِي فَارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَيَّ وَقُلْ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً خَالِداً مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا أَجْرَ لِقَائِلِهِ إِلَّا رِضَاكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمَنُّ كُلُّهُ وَلَكَ الْفَخْرُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبَهَاءُ كُلُّهُ وَلَكَ النُّورُ كُلُّهُ وَلَكَ الْعِزَّةُ كُلُّهَا وَلَكَ الْجَبَرُوتُ كُلُّهَا وَلَكَ الْعَظَمَةُ كُلُّهَا وَلَكَ الدُّنْيَا كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً أَبَداً، أَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ، جَلِيلُ الثَّنَاءِ، سَابِغُ النَّعْمَاءِ، عَدْلُ الْقَضَاءِ

جَزِيلُ الْعَطَاءِ ، حَسَنُ الْآلَاءِ إِلٰهُ [مَنْ] فِي الْأَرْضِ وَإِلٰهُ [مَن] فِي السَّمَاءِ ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ الشِّدَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَرْضِ الْمِهَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَاقَةَ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةَ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْجِبَالِ الْأَوْتَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسْتَ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِكَ وَ قَهَرْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِعِزَّتِكَ وَعَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِارْتِفَاعِكَ وَ غَلَبْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَبَعَثْتَ الرُّسُلَ بِكُتُبِكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِينَ بِإِذْنِكَ وَأَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِينَ بِنَصْرِكَ وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَا نَعْبُدُ غَيْرَكَ وَلَا نَسْأَلُ إِلَّا إِيَّاكَ وَلَا نَرْغَبُ إِلَّا إِلَيْكَ ، أَنْتَ مَوْضِعُ شَكْوَانَا وَمُنْتَهَىٰ رَغْبَتِنَا وَإِلٰهُنَا وَمَلِيكُنَا .

۱۶۔ فرمایا صادق آلِ محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ کے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم رات دن میری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اٹھاؤ اور کہو یا اللہ تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ ہمیشہ تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے حد نہیں بدوں تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری پوری حمد تیرے ہی لئے ہے اور مکمل احسان تیرے ہی لئے ہے فخر تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دنیا و آخرت کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن اور رات بنانے والا تو ہی ہے مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہر امر کا ظاہر یا باطن بازگشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے تو جلیل ثنا رد الا ہے اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو ہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور شہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور مضبوط پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورۂ فاتحہ اور قرآن عظیم میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضے میں ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے ید قدرت میں ہوں گے تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہو اے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے اے رب تو قابلِ تسبیح ہے بلند و برتر ہے مبارک ذات ہے پاکیزگی والا ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پر غالب آیا اور قوت سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے

ہر شئے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنے اذن سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نصرت سے اہلِ ایمان کی مدد کی اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو وحدہٗ لاشریک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھ ہی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود و مالک ہے۔

۱۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ [لِي] أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ابْتِدَاءً مِنْهُ : يَا مُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَشَكَى الْإِبْطَاءَ عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدُّعَاءِ السَّرِيعِ الْإِجَابَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مَا هُوَ؟ قَالَ : قُلِ : «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ النُّورِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِينِ الَّذِي هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ مِنْ نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ فَوْقَ كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ يُضِيءُ بِهِ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَيُكْسَرُ بِهِ كُلُّ شِدَّةٍ وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، لَا تَقَرُّ بِهِ أَرْضٌ وَلَا تَقُومُ بِهِ سَمَاءٌ وَيَأْمَنُ بِهِ كُلُّ خَائِفٍ وَيَبْطُلُ بِهِ سِحْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْيُ كُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ كُلِّ حَاسِدٍ وَيَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِلُّ بِهِ الْفُلْكُ حِينَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا يَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ الْأَجَلُّ الْأَجَلُّ النُّورُ الْأَكْبَرُ الَّذِي سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَاسْتَوَيْتَ بِهِ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا » .

۱۷ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو کہاں ہے آ میں تجھے سریع الاجابت دعا بتاؤں۔ کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے خزانہ مکنوں ہے نور حق ہے روشن دلیل ہے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہو گئی اور ہر سختی ٹوٹ کر رہ گئی ہے ہر شیطان راندۂ درگاہ ہے اور ظالم و جابر کا زور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرار نہیں پا سکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا ہر خوف زدہ اسی سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے اور ہر سرکش کی سرکشی اور حاسد کا حسد دور ہوتا ہے اور بر و بحر شگافتہ ہوتے اور دریا کشتی کو نہیں ڈبو سکتا جب موکل فرشتہ اس کا نام لے دے اس کا نام سب سے عظمت والا ہے اور صاحب جلالت ہے نور اکبر ہے جو تو نے اپنا نام رکھا ہے اور اس سے اپنے عرش پر قابض ہے اور تجھے دلاتا ہوں واسطہ محمد و آلِ محمدؐ کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے

کہ رحمت نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور میری فلاں حاجت بر لا۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ: أَمْلَىٰ عَلَيَّ هٰذَا الدُّعَاءَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام وَهُوَ جَامِعٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. تَقُولُ بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ:

«اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ شَدِيدُ الْمِحَالِ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنِيعُ الْقَدِيرُ(۴) وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الدَّيَّانُ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ
وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ

وَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ، رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوهِ وَجِهَتُكَ خَيْرُ الْجِهَاتِ وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطَايَا وَأَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَ تُعْصَىٰ رَبَّنَا فَتَغْفِرُ لِمَنْ شِئْتَ، تُجِيبُ الْمُضْطَرِّ [ينَ] وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَ تَعْفُو عَنِ الذُّنُوبِ(۱) لَا تُجَازَىٰ أَيَادِيكَ وَلَا تُحْصَىٰ نِعَمُكَ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُورَهُمْ وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَأَهْلِكْ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَثَبِّتْنِي بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَ بَارِكْ لِي فِي الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَالْمَوْقِفِ وَالنُّشُورِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَلِّمْنِي عَلَى الصِّرَاطِ وَأَجِزْنِي عَلَيْهِ وَ ارْزُقْنِي عِلْماً نَافِعاً وَيَقِيناً صَادِقاً وَتُقًى وَبِرّاً وَوَرَعاً وَخَوْفاً مِنْكَ وَفَرَقاً(۲) يُبَلِّغُنِي مِنْكَ زُلْفَىٰ وَلَا يُبَاعِدُنِي عَنْكَ وَأَحِبَّنِي وَلَا تُبْغِضْنِي وَتَوَلَّنِي وَلَا تَخْذُلْنِي وَ أَعْطِنِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَجِرْنِي مِنَ السُّوءِ كُلِّهِ بِحَذَافِيرِهِ(۳)

اقْرَأْ وَاصْعَدْ دَرَجَةً ؛ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَغْنَا بِهِ وَأَرْضَيْنَاكَ فَيَقُولُ : نَعَمْ . قَالَ : وَ مَنْ قَرَأَهُ كَثِيراً وَ تَعَاهَدَهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْ شِدَّةِ حِفْظِهِ أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ هٰذَا مَرَّتَيْنِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن بحالت جوانی قرآن پڑھے گا۔ قرآن اس کے گوشت و خون میں داخل ہو جائے گا اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا اور کہے گا اے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سوائے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دو حلّے پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں پس خدا اس کو اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور خلد کو بائیں ہاتھ میں پھر وہ داخل جنت ہو گا اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر۔ قرآن سے کہا جائے گا۔ ہم نے حق پورا کر دیا اور تجھے راضی کر دیا وہ کہے گا ہاں، خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا اور اس کو یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا تو خدا اس کو دوہرا اجر کرامت عطا فرمائے گا۔

۵ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، وَحُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالتَّخَشُّعِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَوَاضَعْ بِهِ يَرْفَعْكَ اللهُ وَلَا تَعَزَّزْ بِهِ فَيُذِلَّكَ اللهُ ، يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَزَيَّنْ بِهِ لِلّٰهِ يُزَيِّنْكَ اللهُ [بِهِ] وَلَا تَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيَشِينَكَ اللهُ بِهِ، مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا أُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَلٰكِنَّهُ لَا يُوحَىٰ إِلَيْهِ وَمَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ فَنَوْلُهُ : لَا يَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ وَلَا يَغْضَبُ فِيمَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَحِدُّ فِيمَنْ يَحِدُّ وَلٰكِنَّهُ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَيَغْفِرُ وَيَحْلُمُ لِتَعْظِيمِ الْقُرْآنِ وَمَنْ اُوتِيَ الْقُرْآنَ فَظَنَّ أَنَّ أَحَداً مِنَ النَّاسِ اُوتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا اُوتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللهُ وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللهُ .

۵ ۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں خشوع کے لئے زیادہ حق دار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ مستحق ظاہر و باطن میں نماز و روزہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا اے حامل قرآن قرآن کے ذریعہ سے تواضع کر اللہ تیرا مرتبہ بلند کرے گا اور قرآن کے ذریعہ سے دنیوی عزت نہ چاہو ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اے حامل قرآن رضائے الٰہی کے لئے اپنی آرائش قرآن سے کر اللہ اس سے تیری زینت کرے گا لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستگار نہ ہو ورنہ اللہ تمہیں عیب دار بنا دے گا۔ جس نے قرآن ختم کیا گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں

يَمْنَعُ التَّاجِرَ مِنْكُمُ الْمَشْغُولَ فِي سُوقِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَتُكْتَبُ لَهُ مَكَانَ كُلِّ آيَةٍ يَقْرَؤُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازاری مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھ لے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسَافِرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ: مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِماً يُكْتَبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَإِنِ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً، وَإِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلاً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ، وَإِنْ خَتَمَهُ نَهَاراً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ وَكَانَ خَيْراً لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ: هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ؟ قَالَ: يَا أَخَا بَنِي أَسَدٍ إِنَّ اللهَ جَوَادٌ مَاجِدٌ كَرِيمٌ، إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللهُ ذَلِكَ

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھے جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سنے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی دعا قبول ہو گی اور زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیکی ہو گی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جواد ہے، بزرگ ہے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد ہو اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ، وَخَتَمَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوَّلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُونُ فِيهَا وَإِنْ خَتَمَهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ فَكَذَلِكَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے جو کوئی مکہ میں جمعہ سے جمعہ تک قرآن ختم کر دے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جمعہ تک برابر حسنات لکھے جاتے رہیں گے اور اگر اور ایام میں تمام کرے تب بھی اسی طرح ثواب ملے گا (اگرچہ کم ہو)

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ؛ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ وَمَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ وَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنْ تِبْرٍ - الْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ مِثْقَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ قِيرَاطاً - أَصْغَرُهَا مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ وَأَكْبَرُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو ایک رات میں دس آیتیں پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو پڑھے گا اسے وہ قانتین میں محسوب ہوگا دو سو پڑھنے والا خاشعین میں تین سو پڑھنے والا فائزین میں ہوگا پانچ سو پڑھنے والا مجتہدین میں ہوگا ایک ہزار پڑھنے والے کے لئے نیکیوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۲۴ قیراط کا ہوگا اور وہ چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کی برابر ہوگا اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پر ہو مطلب یہ ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

٦ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: وَ قَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام - قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ نَظَراً مِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً وَمَنْ تَعَلَّمَ مِنْهُ حَرْفاً ظَاهِراً كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ قَالَ: لَا أَقُولُ بِكُلِّ آيَةٍ وَلَكِنْ بِكُلِّ حَرْفٍ: بَاءٍ أَوْ تَاءٍ أَوْ شِبْهِهِمَا قَالَ: وَمَنْ قَرَأَ حَرْفاً [ظَاهِراً] وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ خَمْسِينَ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً وَمَنْ قَرَأَ حَرْفاً وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ

مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمَحَاعَنْهُ مِائَةَ سَيِّئَةٍ وَ رَفَعَ لَهُ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ خَتَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةٌ أَوْمُعَجَّلَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَتَمَهُ كُلَّهُ ؟ قَالَ : خَتَمَهُ كُلَّهُ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سُنے۔ بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنہ لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے صرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام پر دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے بلکہ ہر حرف بایات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لیے پچاس حسنہ لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنہ لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔ فرمایا ہاں پورا۔

۷ ـ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : خَتْمُ الْقُرْآنِ إِلَىٰ حَيْثُ تَعْلَمُ .

۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

آٹھواں باب

قرآن کا پڑھنا مصحف میں

(بَابُ) ۸

☆(قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ)☆

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُصْحَفِ مُتِّعَ بِبَصَرِهِ وَخُفِّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ وَإِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمدؐ نے جو قرآن کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر

تخفیف عذاب ہوگی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الضَّرِيرِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ مُصْحَفٌ يَطْرُدُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ الشَّيَاطِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہوتا کہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ ، وَ عَالِمٌ بَيْنَ جُهَّالٍ وَمُصْحَفٌ مُعَلَّقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْغُبَارُ لَا يُقْرَأُ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی اور وہ غیر آباد مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

٥ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَحْفَظُ الْقُرْآنَ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي فَأَقْرَأُهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي أَفْضَلُ أَوْ أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : بَلِ اقْرَأْهُ وَانْظُرْ فِي الْمُصْحَفِ فَهُوَ أَفْضَلُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ ؟

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں پس

آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

نواں باب
خوش الحانی سے قرآن پڑھنا

☆((بَابُ)) ۹
☆(تَرْتِيلِ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً » قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ : بَيِّنْهُ تِبْيَاناً وَلَاتَهُذَّهُ هَذَّ الشِّعْرِ وَلَاتَنْثُرْهُ نَثْرَ الرَّمْلِ وَلٰكِنِ افْزَعُوا قُلُوبَكُمُ الْقَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّورَةِ .

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو اور نہ رمل (جوہر) پراگندہ کی طرح (جو زینت تخت میں کام آئیں) الفاظ کو پراگندہ نہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَاقْرَؤُوهُ بِالْحُزْنِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتی ہے۔ پس قرآن کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِأَلْحَانِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ

وَلُحُونَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرَجِّعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ وَالرَّهْبَانِيَّةِ ، لَا يَجُوزُ تَرَاقِيَهُمْ قُلُوبُهُمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبُ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

۳۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو اور بچو اپنے کو بدکاروں اور گنہگاروں کے لہجہ سے یعنی گویوں ،غزل سراؤں وغیرہ کے لہجوں سے میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پھیر (گٹکری) کے ساتھ پڑھیں گے یا نوحہ خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے غمگین لہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں، ان کے دل اُلٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوع قرارت پسند ہے۔

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرْتُ الصَّوْتَ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام كَانَ يَقْرَأُ فَرُبَّمَا مَرَّ بِهِ الْمَارُّ فَصَعِقَ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ وَ إِنَّ الْإِمَامَ لَوْ أَظْهَرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَمَا احْتَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهِ قُلْتُ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يُحَمِّلُ النَّاسَ مِنْ خَلْفِهِ مَا يُطِيقُونَ .

۴۔راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علی نقیؑ کے سامنے حسن صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپؑ کی خوش الحانی سے بے ہوش ہو جاتا تھا اور اگر امام اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کی تاب نہ لاتے۔راوی نے کہا۔جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

٥۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَعْرِبِ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ .

۵۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربوں کی طرح حروف کو مخارج نکال کر پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : إِذَا وَقَفْتَ

بَيْنَ يَدَيَّ فَقِفْ مَوْقِفَ الذَّلِيلِ الْفَقِيرِ وَإِذَا قَرَأْتَ التَّوْرَاةَ فَأَسْمِعْنِيهَا بِصَوْتٍ حَزِينٍ.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو تو اس طرح جیسے ایک ذلیل فقیر کھڑا ہوتا ہے اور جب توریت پڑھو تو مجھے دردناک آواز سے سناؤ۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَمْ يُعْطَ أُمَّتِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ: الْجَمَالِ وَالصَّوْتِ الْحَسَنِ وَالْحِفْظِ.

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری امت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں ایک جمال دوسری اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّ مِنْ أَجْمَلِ الْجَمَالِ الشَّعْرَ الْحَسَنَ وَنَغْمَةَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ.

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کا ایک زیور ہے قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الصَّيْقَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيّاً إِلَّا حَسَنَ الصَّوْتِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ سَهْلُ [بْنُ زِيَادٍ] عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتاً بِالْقُرْآنِ وَكَانَ السَّقَّاؤُونَ يَمُرُّونَ

فَيَقِفُونَ بِبَابِهِ يَسْمَعُونَ قِرَاءَتَهُ ، وَكَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتاً .

۱۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرارت سننے کے لئے سقے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنتے تھے (اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے۔

١٢. حُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يُكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ «قُلْ هُوَاللهُ أَحَدٌ» بِنَفَسٍ وَاحِدٍ.

۱۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مکروہ ہے یہ کہ آپ سورۂ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھ جائیں۔

١٣. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَرَفَعْتُ بِهِ صَوْتِي جَاءَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ : إِنَّمَا تُرَائِي بِهٰذَا أَهْلَكَ وَالنَّاسَ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اقْرَأْ قِرَاءَةً مَا بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ تُسْمِعُ أَهْلَكَ وَرَجِّعْ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يُرَجَّعُ فِيهِ تَرْجِيعاً .

۱۳۔ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا جب میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کر۔ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) قرآن پڑھتے وقت میانہ روی کا لحاظ رکھو نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ اور اپنی آواز میں لوچ پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

دسواں باب

اس کے بارے میں جو قرآن کی قرأت سن کر بیہوش ہو جاتا ہے

(بَابٌ) ۱۰

☆(فِيمَنْ يُظْهِرُ الْغَشْيَةَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)☆

١. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الضَّبِّيِّ ؛ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ

الْأَرْمَنِيِّ ؛ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ قَوْماً إِذَا ذُكِّرُوا شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ حُدِّثُوا بِهِ صَعِقَ أَحَدُهُمْ حَتَّىٰ يُرَىٰ أَنَّ أَحَدَهُمْ لَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْ رِجْلَاهُ لَمْ يَشْعُرْ بِذَٰلِكَ ؛ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا بِهَٰذَا نُعِتُوا إِنَّمَا هُوَ اللِّينُ وَالرِّقَّةُ وَالدَّمْعَةُ وَالْوَجَلُ.

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَرْمَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

ا۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کا یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو غش آجاتا ہے اگر ایسی حالت میں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں تو ان کو خبر نہ ہو، حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے ان کا وصف نرمی طبیعت، رقت قلب، اشک باری اور خوفِ خدا سے ہونا چاہیئے۔

عبداللہ بن الحکم نے جابر سے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

گیارہواں باب

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے

(بَابٌ) ۱۱

☆(فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَيُخْتَمُ)☆

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؛ قَالَ : لَا يُعْجِبُنِي أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ شَهْرٍ .

ا۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: فَفِي لَيْلَتَيْنِ ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : فَفِي ثَلَاثٍ ؟ قَالَ: هَا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ـ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِرَمَضَانَ حَقّاً وَحُرْمَةً لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ أَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذْرَمَةً وَلَٰكِنْ يُرَتَّلُ تَرْتِيلاً فَإِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ

فَقِفْ عِنْدَهَا وَسَلِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَإِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ فَقِفْ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ النَّارِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابوبصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات ایک قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انھوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں فرمایا نہیں انھوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابومحمد ماہ رمضان کا ہم پر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی مہینوں کے لئے حضرت رسولؐ خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک مہینہ یا کچھ کم میں، قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیئے بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جاؤ اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: اقْرَأْهُ أَخْمَاساً، اقْرَأْهُ أَسْبَاعاً، أَمَا إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفاً مُجَزَّىً أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءاً.

۳۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزا پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو (صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیتؑ کے قرآن میں، ۱۷ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزا میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتْمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: بِكُلِّ لَيْلَةٍ. فَقَالَ لَهُ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي: نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ. فَكَانَ أَبِي يَخْتِمُهُ أَرْبَعِينَ خَتْمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَتَمْتُهُ بَعْدَ أَبِي فَرُبَّمَا زِدْتُ وَرُبَّمَا نَقَصْتُ عَلَى قَدْرِ فَرَاغِي وَشُغُلِي وَنَشَاطِي وَكَسَلِي فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله خَتْمَةً وَلِعَلِيٍّ عليه السلام أُخْرَى وَلِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أُخْرَى، ثُمَّ لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَيَّرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَيُّ شَيْءٍ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: لَكَ بِذَلِكَ أَنْ

کے درمیان پایا۔ لیکن وہ صاحب وحی نہ ہوگا اور جس نے قرآن جمع کیا اس لئے سزاوار ہوگا کہ جو اس سے جاہلانہ بات کرے تو وہ جہالت سے کام نہ لے اور جو اس پر غصہ کرے جواب میں یہ اس پر غصہ نہ کرے بلکہ عفو کرے، درگزر کرے اور تعظیم قرآن کو مدنظر رکھ کر حلم سے کام لے اور جسے علم قرآن دیا گیا اس نے اللہ کی دی ہوئی حقیر چیز کو بھی بڑا سمجھا اور جس چیز کو (عبادت کو) اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

٦۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ الْقَمَّاطُ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : النَّاسُ أَرْبَعَةٌ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَاهُمْ ؟ فَقَالَ : رَجُلٌ اُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَ رَجُلٌ اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَاُوتِيَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسِّرْ لِي حَالَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي اُوتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَأَمَّا الَّذِي اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْآسِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَأَمَّا مَنْ اُوتِيَ الْقُرْآنَ وَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ أَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا .

٦۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا اور ایمان نہ دیا گیا ہے ایک وہ ہے جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا نہ قرآن ملا۔ میں نے کہا ذرا اس کی توضیح فرمایئے فرمایا جسے ایمان ملا اور قرآن نہ ملا اس کی مثال اس پھل کی سی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور قرآن ملا ایمان نہ ملا اس کی مثال چنبیلی کے پھول کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی مزہ کڑوا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں ملے اس کی مثال ترنج کی سی ہے خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی اور جسے نہ قرآن ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی سی ہے مزہ کڑوا اور خوشبو ندارد۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ؛ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قُلْتُ : وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ : فَتْحُ الْقُرْآنِ وَخَتْمُهُ ، كُلَّمَا جَاءَ بِأَوَّلِهِ ارْتَحَلَ فِي آخِرِهِ وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَرَأَى أَنَّ رَجُلاً اُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا اُعْطِيَ فَقَدْ صَغَّرَ عَظِيماً وَعَظَّمَ صَغِيراً .

تَكُونَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قُلْتُ : اللهُ أَكْبَرُ [فَ]لِي بِذٰلِكَ ؟! قَالَ : نَعَمْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۴۔ راوی کہتاہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپؑ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپؑ کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو۔ میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عیدالفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسولؐ کو ہدیہ کرتا تھا، دوسرے کا حضرت علیؑ کو تیسرے کا حضرت فاطمہؑ کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہوگا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہوگے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں (تین بار)

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا حَتَّىٰ بَلَغَ سِتَّ لَيَالٍ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : هَا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ وَأَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذْرَمَةً وَلَكِنْ يُرَتَّلُ تَرْتِيلاً إِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ النَّارِ وَقَفْتَ عِنْدَهَا وَتَعَوَّذْتَ بِاللهِ مِنَ النَّارِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ : هَا ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ ـ نَعَمْ شَهْرُ رَمَضَانَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ ، لَهُ حَقٌّ وَحُرْمَةٌ ، أَكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ مَا اسْتَطَعْتَ .

٥ ـ راوی کہتاہے میری موجودگی میں ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں۔ فرمایا نہیں (یہ بہت زیادہ ہے) میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نوبت چھ راتوں تک پہنچی تو آپؑ نے اشارہ کرکے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ پھر فرمایا اے ابومحمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمدؐ تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا۔ قرآن کو جلدی نہ پڑھو بلکہ پوری پوری ترتیل سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو تو ٹھہر جاؤ اور آتشِ جہنم سے پناہ مانگو، ابوبصیر نے کہا۔ کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں، فرمایا نہیں انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں، انھوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے وہ ماہ رمضان کی برابر کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حق اور حرمتِ نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چاہئے سعدیؒ نے خوب کہا ہے ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

اوّل تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو اور تنزیل قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو مخارج سے ادا نہ کیا جائے گا تو معنی بدل جائیں گے مثلاً اگر کوئی صَلِّ (درود بھیج) کی صاد کو اس کے مخرج سے ادا نہ کرے گا اور سَلِّ زبان سے نکالے گا تو اس کے معنی ہو جائیں گے تلوار کھینچ۔ لہٰذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو اور ترتیل سے پڑھو۔

بارہواں باب

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

(بابُ) ۱۲

٭(أنَّ القرآنَ يُرْفَعُ كَمَا اُنْزِلَ)٭

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : إِنَّ الرَّجُلَ الْأَعْجَمِيَّ مِنْ اُمَّتِي لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِعَجَمِيَّتِهِ فَتَرْفَعُهُ الْمَلائِكَةُ عَلَى عَرَبِيَّتِهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الٰہی میں پہنچائیں گے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ الْآيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نُحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَغَنَا عَنْكُمْ ، فَهَلْ نَأْثَمُ ؟ فَقَالَ : لَا ، اِقْرَؤُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِيئُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیاتِ قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حضرت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

تیرہواں باب

فضیلتِ قرآن

(بَابُ) ۱۳

☆(فَضْلِ الْقُرْآنِ)☆

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَدْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مَرَّةً بُورِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ بُورِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُورِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى جِيرَانِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا اثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً بَنَى اللهُ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ قَصْراً فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الْحَفَظَةُ : اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ أَخِينَا فُلَانٍ فَنَنْظُرَ إِلَيْهَا وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً مَا خَلَا الدِّمَاءَ وَالْأَمْوَالَ وَمَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعَمِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِمِائَةِ شَهِيدٍ كُلُّهُمْ قَدْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُرِيقَ دَمُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يُرَى لَهُ .

١۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورۂ قل ہو اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہو گی اور جو دو مرتبہ پڑھے گا تو اس پر اور اسکے اہل وعیال پر برکت کا نزول ہو گا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشے جائیں گے سوائے قتل اور غصب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہید جن کے گھوڑوں کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو اور ان کا خون بہایا گیا ہو اور جو رات اور دن میں ایکہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

٢ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ أَنْ يَهْبِطْنَ إِلَى الْأَرْضِ تَعَلَّقْنَ بِالْعَرْشِ وَقُلْنَ أَيْ رَبِّ إِلَى أَيْنَ تُهْبِطُنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِنَّ : أَنِ اهْبِطْنَ فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يَتْلُوكُنَّ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشِيعَتِهِمْ فِي دُبُرِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فِي كُلِّ يَوْمٍ إِلَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ بِعَيْنِيَ الْمَكْنُونَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْضِي لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَقَبِلْتُهُ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَشَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ ، وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَةُ الْمُلْكِ .

۲۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اُترنے کا حکم دیا تو وہ پایۂ عرش سے لپٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کیسا اُتریں اہل خطا و ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عزت وجلال کی قسم آل محمؐ اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریضہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات کے ساتھ، ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہِ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا اور اس کے گناہ معاف کردوں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:۔

(۱) هو الذی انزل علیك الکتاب منه ایات محکمات هن ام الکتاب

(۲) اشهد الله انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم قائماً بالقسط

(۳) آیة الکرسی

(۴) اللهم مالك الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر انك علی کل شئ قدیر۔

۳ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُكَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُدْرِكَ الْقَائِمَ وَإِنْ مَاتَ كَانَ فِي جِوَارِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ .

۳۔فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام مسبحات کو سونے سے پہلے پڑھے تو حضرت حجت کی زیارت کئے نہ مرے گا اور اگر مر جائے گا تو جوار پیغمبر میں جگہ پائے گا۔

توضیح:۔ سے مراد وہ آیتیں ہیں جن میں ذکر تسبیح ہے سبحان، سبح، یسبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع سبح للہ ہے جیسے سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورہ جمعہ جس کا یسبح سے ہے اسی طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسم ربك الاعلیٰ اور سبحان الذی اسریٰ بعبدہ کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ غَفَرَ اللهُ

لَهُ ذُنُوبَ خَمْسِينَ سَنَةً.

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۂ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

٥ - حُمَيْدُبْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله : مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئاً يَكْرَهُهُ وَلَا يَقْرَبُهُ شَيْطَانٌ وَلَا يَنْسَى الْقُرْآنَ.

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ بقر کی ابتدائی چار آیتیں۔ آیۃ الکرسی اور جو آیتیں اس کے بعد کی اور تین آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يَجْهَرُ بِهَا صَوْتَهُ كَانَ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرّاً كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفِ ذَنْبٍ مِنْ ذُنُوبِهِ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ بآواز بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تلوار کھینچے۔ اور جو دل ہی دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

٧ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُبْعُ الْقُرْآنِ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اور قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن ہے۔

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ ، عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ مَنامِهِ لَمْ يَخَفِ الْفالِجَ إِنْ شاءَ اللهُ وَمَنْ قَرَأَها في دُبُرِ كُلِّ فَرِيضَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذُو حُمَةٍ وَقالَ : مَنْ قَدَّمَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَبّارٍ مَنَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، يَقْرَأُها مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ ، فَإِذا فَعَلَ ذٰلِكَ رَزَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَهُ وَمَنَعَهُ مِنْ شَرِّهِ ، وَقالَ : إِذا خِفْتَ أَمْراً فَاقْرَأْ مِائَةَ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلِ : اللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلاءَ - ثَلاثَ مَرّاتٍ - .

۸-فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے اُسے انشاء اللہ فالج نہ ہوگا اور جو ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو کوئی زہریلا جانور اسے ستا نہ سکے گا اور جو قل ہو اللہ کو کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور شر کاموں سے بچالے گا اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چاہیئے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے اور پھر کہے خداوندا میری بلا کو دور کردے تین بار یہ کہے۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ يُصَلِّي بِها في لَيْلَةٍ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِها قُنُوتَ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتَيْ آيَةٍ في غَيْرِ صَلاةٍ لَمْ يُحاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِائَةِ آيَةٍ في يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ في صَلاةِ النَّهارِ وَاللَّيْلِ كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ قِنْطاراً مِنَ الْحَسَناتِ وَالْقِنْطارُ أَلْفٌ وَمِائَتا أُوقِيَةٍ ، وَالْأُوقِيَةُ أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ أُحُدٍ .

۹-فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو خضوع و خشوع ادا کی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دو سو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے لئے لوحِ محفوظ میں ایک قنطار لکھے گا اور قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ کا ہوگا اور ایک اوقیہ کوہِ احد سے بڑا ہوگا۔

١٠ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسّانٍ ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حازِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَنْ مَضىٰ بِهِ يَوْمٌ واحِدٌ فَصَلّىٰ فِيهِ بِخَمْسِ صَلَواتٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِيها بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ : يا عَبْدَاللهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گزرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کہا جائے گا اے بندۂ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔

۱۱ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدَعُ أَنْ يَقْرَأَ [۲] فِي دُبُرِ الْفَرِيضَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَغَفَرَ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَا وَلَدَا .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لیے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کر دے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ سُورَةَ الْأَنْعَامِ نَزَلَتْ جُمْلَةً شَيَّعَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّىٰ أُنْزِلَتْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَعَظِّمُوهَا وَبَجِّلُوهَا فَإِنَّ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا فِي سَبْعِينَ مَوْضِعاً وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي قِرَاءَتِهَا مَا تَرَكُوهَا .

۱۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ سورۂ انعام جب کل کی کل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشایعت کی۔ پس اس کی تعظیم کرو اور اس کی عظمت میں مبالغہ کرو اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک نہ کرتے۔

توضیح:- ستر جگہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد بکثرت ذکر ہے جیسے اس آیت میں ان تستغفر لھم سبعین مرۃ بکثرت استغفار مراد ہے۔

۱۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله صَلَّىٰ عَلَىٰ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ : لَقَدْ وَافَىٰ مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ أَلْفاً وَفِيهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا جَبْرَئِيلُ بِمَا يَسْتَحِقُّ صَلَاتَكُمْ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : بِقِرَاءَتِهِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قَائِماً وَقَاعِداً وَرَاكِباً وَمَاشِياً وَذَاهِباً وَجَائِياً .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے سعد بن معاذؓ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبرئیل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے

مستحق ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، سواری میں، پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

١٤۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ قَرَأَ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ عِنْدَ النَّوْمِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ الہٰکم التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔

١٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ النَّوْفَلِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: مَا قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى وَجَعٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا سَكَنَ.

۱۵۔ عبداللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورۂ حمد کسی درد کی جگہ پڑھی جائے گی تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

١٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ قُرِأَتِ الْحَمْدُ عَلَى مَيِّتٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ رُدَّتْ فِيهِ الرُّوحُ مَا كَانَ ذَلِكَ عَجَباً.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

١٧۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ أَحَدٍ فِي حَدِّ الصِّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قِرَاءَةَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلَّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَخَمْسِينَ إِلَّا صَرَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلَّ لَمَمٍ أَوْ عَرَضٍ مِنْ أَعْرَاضِ الصِّبْيَانِ وَالْعُطَاشِ وَفَسَادِ الْمَعِدَةِ وَبُدُورِ الدَّمِ أَبَداً مَا تُعُوهِدَ بِهَذَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الشَّيْبُ فَإِنْ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ أَوْ تُعُوهِدَ كَانَ مَحْفُوظاً إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهُ.

۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد جوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پیاس فرو ہی نہ ہو) اور معدہ کا فساد اس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبض روح کے دن سختی سے محفوظ رہے گا۔

١٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنِ اسْتَكْفَى بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّرْقِ إِلَى الْغَرْبِ كُفِيَ [إِذَا كَانَ بِيَقِينٍ] .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی قرآن کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے شرور سے محفوظ رہے گا۔

١٩ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْعُوذَةِ قَالَ : تَأْخُذُ قُلَّةً جَدِيدَةً فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تُعَلَّقُ وَتَشْرَبُ مِنْهَا وَتَتَوَضَّأُ وَيُزْ[دَ]ادُ فِيهَا مَاءٌ إِنْ شَاءَ اللهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مٹکا لو اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر دم کرے پھر اس سے چاہے چھوٹا کرے، چاہے پیئے یا وضو کرے انشاء اللہ پانی کم نہ ہو گا۔

٢٠ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُفَضَّلُ احْتَجِزْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، اقْرَأْهَا عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِكَ وَمِنْ فَوْقِكَ وَمِنْ تَحْتِكَ ، فَإِذَا دَخَلْتَ عَلَى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَاقْرَأْهَا حِينَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاعْقِدْ بِيَدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ لَا تُفَارِقْهَا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفضل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم

کرے جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بائیں ہاتھ کی بند رکھے اور جب اس کے پاس سے ہٹے ان کو بند رکھے۔

۲۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالْحَقِّ وَأَكْرَمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ حِرْزٍ مِنْ حَرْقٍ أَوْ غَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ إِفْلاتِ دَابَّةٍ مِنْ صَاحِبِهَا أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آبِقٍ إِلَّا وَهُوَ فِي الْقُرْآنِ ، فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرْقِ وَالْغَرَقِ؟ فَقَالَ: اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ «اللهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ» «وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ» فَمَنْ قَرَأَهَا فَقَدْ أَمِنَ الْحَرْقَ وَالْغَرَقَ ـ قَالَ: فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَاضْطَرَمَتِ النَّارُ فِي بُيُوتِ جِيرَانِهِ وَبَيْتُهُ وَسَطَهَا فَلَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ دَابَّتِي اسْتَصْعَبَتْ عَلَيَّ وَأَنَا مِنْهَا عَلَىٰ وَجَلٍ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي أُذُنِهَا الْيُمْنَىٰ «وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ» . فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ دَابَّتُهُ ـ وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي أَرْضٌ مَسْبَعَةٌ وَإِنَّ السِّبَاعَ تَغْشَىٰ مَنْزِلِي وَلَا تَجُوزُ حَتَّىٰ تَأْخُذَ فَرِيسَتَهَا فَقَالَ : اقْرَأْ « لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» ـ فَقَرَأَهُمَا الرَّجُلُ فَاجْتَنَبَتْهُ السِّبَاعُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءً أَصْفَرَ فَهَلْ مِنْ شِفَاءٍ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ بِلَا دِرْهَمٍ وَلَا دِينَارٍ وَلَكِنِ اكْتُبْ عَلَىٰ بَطْنِكَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَتَغْسِلُهَا وَتَشْرَبُهَا وَتَجْعَلُهَا ذَخِيرَةً فِي بَطْنِكَ فَتَبْرَأُ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ـ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الضَّالَّةِ ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ يٰس فِي رَكْعَتَيْنِ وَقُلْ : يَا هَادِيَ الضَّالَّةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي ـ فَفَعَلَ فَرَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآبِقِ فَقَالَ : اقْرَأْ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» ـ فَقَالَهَا الرَّجُلُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْآبِقُ ـ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ السَّرَقِ فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ قَدْ يُسْرَقُ لِيَ الشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلاً ؟ فَقَالَ لَهُ: اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَىٰ فِرَاشِكَ «قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيّاً مَا تَدْعُوا ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ : وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً» ثُمَّ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ «إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

۷۔ زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کون سا عمل افضل ہے فرمایا حال و مرتحل میں نے کہا اس سے مراد کیا ہے فرمایا۔ قرآن شروع کرو اور اسے ختم کرو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا اور رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل چیز مل گئی اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم جانا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَشِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَلَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَإِلَّا مَا بِهِ غِنًى

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقیری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقیری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

٩ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : يَا مَعَاشِرَ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ اتَّقُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا حَمَّلَكُمْ مِنْ كِتَابِهِ فَإِنِّي مَسْؤُولٌ وَإِنَّكُمْ مَسْؤُولُونَ إِنِّي مَسْؤُولٌ عَنْ تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتُسْأَلُونَ عَمَّا حُمِّلْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي .

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اسے پورا کرو۔ تبلیغ رسالتؐ کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا اور جو فرائض تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا وہ اعمال متعلق ہوں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ لِرَجُلٍ : أَتُحِبُّ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ : يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَائِنَا وَ شِيعَتِنَا وَلَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عُلِّمَ فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى قَدْرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقَ ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقَى . قَالَ حَفْصٌ : فَمَا رَأَيْتُ أَحَداً أَشَدَّ خَوْفاً عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَلَا أَرْجَا النَّاسِ مِنْهُ وَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْناً ، فَإِذَا قَرَأَ فَكَأَنَّهُ يُخَاطِبُ إِنْسَاناً .

۱۰۔ حفص راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کیا یہ شخص سوائے سورہ

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جائے اس کے واپس آنے کے لئے بتلائیے فرمایا۔ سورۂ نور کی یہ آیت پڑھو: «أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ - إِلَىٰ قَوْلِهِ - : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» - اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے پڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ کے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا بنی اسرائیل کی یہ آیات پڑھو۔ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابہ میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے «إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ - إِلَىٰ قَوْلِهِ: - تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ» (سورۂ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت پڑھ لی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت صبح تک کریں گے صبح کو وہ شخص امیرالمومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سچائی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خرابہ میں گیا۔ وہاں اس کو شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پکڑ کر نوچے تھے)

توضیح: - اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آجانا بسبب کرامت امیرالمومنین علیہ السلام تھا۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ لَمْ يُبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يُبْرِئْهُ شَيْءٌ .

۲۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

۲۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ - : قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خواب پر لیٹتے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے گا اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَاتَمَلُّوا مِنْ قِرَاءَةِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَداً وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا بِصَاعِقَةٍ وَلَا بِآفَةٍ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ارْفُقْ بِوَلِيِّ اللَّهِ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيراً مَا يَذْكُرُنِي وَيَذْكُرُ تِلَاوَةَ هٰذِهِ السُّورَةِ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَقُولُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَدْ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأُطِيعَ وَلَا أُخْرِجَ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذٰلِكَ فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَلَا يَزَالُ مَلَكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ بِقَبْضِ رُوحِهِ وَإِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ فَيَرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنْ أَلْيَنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلَاجِ، ثُمَّ يُشَيِّعُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَبْتَدِرُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ.

۲۴۔ فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے سورہ اذا زلزلت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آفت میں مبتلا ہوگا۔ مرتے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک طبع فرشتہ خدا کی طرف سے آئیگا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ نرمی کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

چودہواں باب

النوادر

(بَابُ النَّوَادِرِ) ۱۴

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُرَّاءُ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ

بِضَاعَةً وَاسْتَدَرَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَيَّعَ حُدُودَهُ وَأَقَامَهُ إِقَامَةَ الْقِدْحِ فَلَا كَثَّرَ اللهُ هٰؤُلَاءِ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ عَلَى دَاءِ قَلْبِهِ فَأَسْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَظْمَأَ بِهِ نَهَارَهُ وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَتَجَافَى بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ فَبِأُولٰئِكَ يَدْفَعُ اللهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ وَبِأُولٰئِكَ يُدِيلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَبِأُولٰئِكَ يُنَزِّلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْغَيْثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللهِ لَهٰؤُلَاءِ فِي قُرَّاءِ الْقُرْآنِ أَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ ہے قرآن کو دولت کمانے کا ذریعہ بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہا ہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار رہا ہے دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ کیا ہے اس کے حدود و احترام کو ضائع کیا ہے اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان حاملان قرآن کو زیادہ نہ بنائیگا تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگا ہے اور دن کو بھوکا پیاسا رہا ہے مسجدوں میں نماز ادا کی ہے اور اپنے فرش پر یادِ خدا میں پہلو بدلتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقے میں اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے اور دشمنان دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ قاریان قرآن سرخ گندھک سے زیادہ کمیاب ہیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَثْلَاثاً: ثُلُثٌ فِينَا وَفِي عَدُوِّنَا، وَثُلُثٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ، وَثُلُثٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ.

۲۔ اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین سے نقل کیا ہے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ فرائض و احکام میں ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ حَلَالٌ وَرُبْعٌ حَرَامٌ وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَأَحْكَامٌ وَرُبْعٌ خَبَرُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصّے ہیں ایک چوتھائی میں حلال ہے ایک میں حرام ایک چوتھائی میں سنن و احکام ہیں اور ایک چوتھائی میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں اور خبریں ان کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں اور فیصلے ہیں تمہارے درمیان۔

٤ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ : رُبْعٌ فِينَا وَرُبْعٌ فِي عَدُوِّنَا وَ رُبْعٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ وَرُبْعٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک چوتھائی ہمارے بارے میں ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک چوتھائی سنن امثال کے بارے میں اور ایک چوتھائی فرائض و احکام کے بارے میں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ السَّرِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ عَلِيِّ بْنِ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَوَّلُ مَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ» وَآخِرُهُ «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ»

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورۂ اقرا باسم ربک نازل ہوا ہے اور سب سے آخر میں اذا جاء نصر اللہ۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، وَمُحَمَّدُبْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ» وَإِنَّمَا أُنْزِلَ فِي عِشْرِينَ سَنَةً بَيْنَ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ ؟ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ نَزَلَ فِي طُولِ عِشْرِينَ سَنَةً ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الزَّبُورُ لِثَمَانِ عَشَرَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسولؐ خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور توریت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو زبور ۱۸ ماہ رمضان کو اور قرآن ۲۳ ماہ رمضان کو۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَاتَتَفَأَّلْ بِالْقُرْآنِ .

۷۔فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے قرآن سے تفاؤل نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَرَّاقِ قَالَ : عَرَضْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام كِتَاباً فِيهِ قُرْآنٌ مُخَتَّمٌ مُعَشَّرٌ بِالذَّهَبِ وَكُتِبَ فِي آخِرِهِ سُورَةٌ بِالذَّهَبِ وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمْ يَعِبْ فِيهِ شَيْئاً إِلَّا كِتَابَةَ الْقُرْآنِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ: لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ إِلَّا بِالسَّوَادِ كَمَا كُتِبَ أَوَّلَ مَرَّةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا آیت کے آخر کی علامت اور دسویں آیت کے آخر کی علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھلائی حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہاں کتابت قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلی مرتبہ ہوئی تھی۔

٩ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ يَاسِينَ الضَّرِيرِ ، عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ : تَأْخُذُ الْمُصْحَفَ فِي الثُّلُثِ الثَّانِي مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَنْشُرُهُ وَتَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَكْبَرُ وَأَسْمَاؤُكَ الْحُسْنَىٰ وَمَا يُخَافُ وَيُرْجَىٰ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ» وَتَدْعُو بِمَا بَدَا لَكَ مِنْ حَاجَةٍ.

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ دے کر تیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنیٰ ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

١٠ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ رَبِيعٌ وَرَبِيعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے فصل بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْقُرْآنِ وَالْفُرْقَانِ أَهُمَا شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ ؟ فَقَالَ عليه السلام : الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ

وَالْفُرْقانُ الْمُحْكَمُ الْواجِبُ الْعَمَلِ بِهِ .

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا: قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیات محکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

۱۲ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ واحِدٌ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ واحِدٍ وَلكِنَّ الْاِخْتِلافَ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الرُّواةِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے ذاتِ واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے۔

۱۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ النّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَقالَ: كَذَبُوا أَعْداءُ اللهِ وَلكِنَّهُ [illegible] عَلى حَرْفٍ واحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْواحِدِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر، فرمایا دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

۱٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيّاكَ أَعْنِي وَاسْمَعِي يا جارَةُ(۱)

وَفِي رِوايَةٍ اُخْرى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : مَعْناهُ ماعاتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ عَلى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَهُوَ يَعْنِي بِهِ ما قَدْ مَضى فِي الْقُرْآنِ مِثْلُ قَوْلِهِ : «وَلَوْلا أَنْ ثَبَّتْناكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئاً قَلِيلاً» عَنى بِذلِكَ غَيْرَهُ .

۱٤۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے کہ میری مراد تجھ سے ہے اور سنانا مقصود ہے پڑوسی کو۔ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عورت سے پہلو دار کلام کرتی تھی یعنی کہتی تھی کسی اور سے اور سنانا مقصود تھا پڑوسن کو یعنی مخاطبہ نبی سے اور مقصود ہیں دوسرے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے اس سے مراد دوسرے

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اے رسولؐ تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیلِ قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا اسی طرح پڑھے جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُصْحَفاً وَقَالَ : لَا تَنْظُرْ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : فَبَعَثَ إِلَيَّ : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا۔ میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورۂ بینہ (پ ۳۰) لم یکن الذین کفروا۔ میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے نہ کہ اصل قرآن، آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی کہ مبادا لوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

١٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي عليه السلام : مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمات کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

١٨ - عَنْهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَقَعَ مُصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ «أَلَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ»

١٨۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی۔ آگاہ ہو کہ اللہ کی طرف امور کی بازگشت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے گویا اسے ضائع کر دیا اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمدؐ ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہوگا جب کہ تمام اختلافات مٹ جائیں گے

١٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: اقْرَءْ، قُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَقْرَأُ؟ قَالَ: مِنَ السُّورَةِ التَّاسِعَةِ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَلْتَمِسُهَا فَقَالَ: اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُونُسَ قَالَ: فَقَرَأْتُ «لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ» قَالَ حَسْبُكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنِّي لَأَعْجَبُ كَيْفَ لَا أَشِيبُ إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ.

١٩۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں۔ فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورۂ یونس پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں بھلائی ہے ان کے لئے آخرت میں بھی بھلائی ہے بلکہ کچھ بڑھ کر (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر کالک لگی ہوئی ہوگی اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

توضیح:۔ قرآن میں سورۂ یونس دسواں سورہ ہے بشمول سورہ الحمد، اور نواں سورہ ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورۂ انفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

٢٠ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ: يُبِينُ الْأَلْسُنَ وَلَا تُبِينُهُ الْأَلْسُنُ.

٢٠۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں (قرآن) ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام باتوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

٢١ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُذَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقْرَأُ آخِرَ الْكَهْفِ إِلَّا تَيَقَّظَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُرِيدُ.

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورۂ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہیے گا ہو جائے گا۔

۲۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: سُلَيْمٌ مَوْلَاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يس، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْفَدُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيُعِيدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

۲۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سوائے سورۂ یٰسٓ کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَىٰ مَا يَقْرَؤُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: كُفَّ عَنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّىٰ يَقُومَ الْقَائِمُ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ حَدِّهِ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هٰذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ [اللهُ] عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرارت عام لوگوں کی قرارت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آلِ محمدؐ نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپؑ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تا کہ تم اس کو پڑھو۔

٢٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ ؟ فَقَالَ: لَا.

۲۴۔ راوی نے صادقِ آلِ محمدؑ سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا، پھر پڑھا پھر بھول گیا آیا اس میں اس کے لئے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

٢٥ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبِي عليه السلام : مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ.

۲۵۔ ترجمہ حدیث ۱۷ میں دیکھیے۔

٢٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةَ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يُكْتَبْ بِهَا مِنَ الْغَافِلِينَ وَإِنِّي لَأَرْكَعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنَّ وَالِدِي عليه السلام كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَاكِرٌ وَنَكِيرٌ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ قَالَتْ رِجْلَاهُ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَىٰ مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ جَوْفِهِ قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَىٰ مَا قِبَلِي سَبِيلٌ ، قَدْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمُلْكِ وَإِذَا أَتَيَاهُ مِنْ قِبَلِ لِسَانِهِ قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَىٰ مَا قِبَلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ بِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سُورَةَ الْمُلْكِ.

۲۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورۂ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورہ توریت میں بھی ہے۔ یعنی جس زبان میں اس دین یہ سورہ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے) جس نے یہ سورہ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورہ عشاء آخر (نماز وتر) کے بعد بیٹھ کر پڑھتا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورہ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نکیر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو ان کے دونوں) پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔ کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے تو وہ کہے گا ادھر سے تمہارا راستہ نہیں

قل ہو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لیے لقا چاہتا ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں؟ تاکہ سورۂ قل ہو اللہ کی تلاوت کروں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا اے حفص ہمارے محبوں اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے بقدر آیاتِ قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کرو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا پھر حفص نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امیدگاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دردناک لہجے میں پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

١١ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَالْمُجْتَهِدُونَ قُوَّادُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَالرُّسُلُ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہل جنت کے عارفین ہوں گے اور مجتہد لوگ اہل جنت کے پیش رو اور مرسلین اہل جنت کے سردار ہیں۔

تیسرا باب

بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا

(بَابُ) ۳

☆(مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ بِمَشَقَّةٍ)☆

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الَّذِي يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَيَحْفَظُهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْهُ وَقِلَّةِ حِفْظٍ لَهُ أَجْرَانِ .

۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے جو کوئی پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کر کے تھوڑا سا حفظ بھی کر لیتا ہے تو پیش خدا اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ

کیوں کہ اس نے سورۂ ملک کو دل میں جگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کہے گی کہ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شب و روز میں سورۃ الملک کو پڑھا کرتا تھا۔

۲۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ فَرْقَدٍ وَالْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَا : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَمَعَنَا رَبِيعَةُ الرَّأْيِ فَذَكَرَ فَضْلَ الْقُرْآنِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ ، فَقَالَ رَبِيعَةُ : ضَالٌّ ؟ ، فَقَالَ : نَعَمْ ضَالٌّ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَمَّا نَحْنُ فَنَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ أُبَيٍّ .

۲۷۔ عبداللہ بن فرقد اور معلی بن خنیس نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ بن رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی فضیلت کا ذکر ہوا حضرت جعفر صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود کی قرأت ہماری سی قرأت نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا ہم اسی طرح قرارت کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرارت کیا کرتے تھے۔

۲۸ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ .

۲۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح:- اس حدیث میں آیات کی تعداد سترہ ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے اور طبرسی علیہ الرحمہ نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو تریسٹھ ہے یہ اختلاف آیات کی حد معیّن کرنے کی بنا پر غالباً پیدا ہوا ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے اس کا امکان ہے کہ سترہ ہزار میں احادیث کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب العشرہ

۷۸۶

پہلا باب

معاشرت میں واجب ہے

(بَابُ) ۱

☆(مَا يَجِبُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ لِلنَّاسِ وَإِقَامَةِ الشَّهَادَةِ وَحُضُورِ الْجَنَائِزِ إِنَّهُ لَابُدَّ لَكُمْ مِنَ النَّاسِ إِنَّ أَحَداً لَا يَسْتَغْنِي عَنِ النَّاسِ حَيَاتَهُ وَالنَّاسُ لَابُدَّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھنا، پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا، سچی گواہی دینا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم قرار دو تم کو لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان سے مستغنی نہیں ہو سکتا اپنی زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَفِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: فَقَالَ: تُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ وَتُقِيمُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَتَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَتَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ.

۲۔ معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ فرمایا ان کی امانتیں ادا کرو، ان کی سچی گواہیاں دو، خواہ موافق ہوں یا مخالف، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں حاضر رہو۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَاشْهَدُوا الْجَنَائِزَ وَعُودُوا الْمَرْضَى وَاحْضُرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَأَحِبُّوا لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّونَ لِأَنْفُسِكُمْ أَمَا يَسْتَحْيِي الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَنْ يَعْرِفَ جَارُهُ حَقَّهُ وَلَا يَعْرِفُ حَقَّ جَارِهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور امر نیک بجا لانے کی کوشش کرو اور جنازوں میں حاضر رہو اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے نفسوں سے کرتے ہیں کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ پڑوسی تو تمہارا حق پہچانے اور تم پڑوسی کا حق نہ پہچانو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ لَيْسُوا عَلَى أَمْرِنَا ؟ قَالَ : تَنْظُرُونَ إِلَى أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تَقْتَدُونَ بِهِمْ فَتَصْنَعُونَ مَا يَصْنَعُونَ فَوَاللهِ إِنَّهُمْ لَيَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَيَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ وَيُقِيمُونَ الشَّهَادَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَيُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیئے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں فرمایا اپنے ان آئمہ پر نظر کرو جن کی تم اقتدا کرتے ہو جیسا عمل وہ کرتے تھے تم بھی کرو واللہ وہ ان کے مریضوں کی عیادت کرتے تھے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے اور سچی گواہیاں دیتے تھے چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

٥ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اقْرَأْ عَلَى مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطِيعُنِي مِنْهُمْ وَيَأْخُذُ بِقَوْلِيَ السَّلَامَ وَأُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوَرَعِ فِي دِينِكُمْ وَالِاجْتِهَادِ لِلَّهِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَطُولِ السُّجُودِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ فَبِهَذَا جَاءَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله أَدُّوا الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلَيْهَا بَرّاً أَوْ فَاجِراً ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ الْخَيْطِ وَالْمِخْيَطِ صِلُوا عَشَائِرَكُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَعُودُوا مَرْضَاهُمْ وَأَدُّوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرِعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَحَسُنَ خُلُقُهُ مَعَ النَّاسِ قِيلَ : هَذَا جَعْفَرِيٌّ ، فَيَسُرُّنِي ذَلِكَ وَيَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ وَإِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بَلَاؤُهُ وَعَارُهُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ ؛ فَوَاللهِ لَحَدَّثَنِي أَبِي عليه السلام أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ عليه السلام فَيَكُونُ زَيْنَهَا : آدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَأَقْضَاهُمْ لِلْحُقُوقِ وَأَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ ، إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَوَدَائِعُهُمْ تُسْأَلُ الْعَشِيرَةُ عَنْهُ فَتَقُولُ : مَنْ مِثْلُ فُلَانٍ ؟ إِنَّهُ لَآدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے صادق آلِ محمدؐ نے فرمایا جس کو تم میری اطاعت کرنے والا میری بات ماننے والا دیکھو اس سے کہو میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور قربتہً الی اللہ جد وجہد کرنے، سچ بولنے امانت ادا کرنے، سجدے کو طول دینے اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محمد مصطفےٰ یہی لے کر آئے۔ جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسولِ خدا نے ایک دھاگے اور ایک سوئی تک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اپنے خاندان والوں سے صلۂ رحم کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور سچی بات کہتا ہے اور امانت ادا کرتا ہے اور حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ جعفری ہے میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں اور مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے درآنحالیکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے تو میرے اوپر غم و عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علی ایسا ہو گا جو قیامت کے لئے باعث زینت ہو گا یہ وہ ہو گا جو سب سے زیادہ حقوق ادا کرنے والا ہو گا سب سے زیادہ راست گو ہو گا جب لوگوں کی وصیتوں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا تو کہا جائے گا کون ہے اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

دوسرا باب

حسن المعاشرت

(بَابُ) ۲

☆(حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ خَالَطْتَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِمْ فَافْعَلْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو تو ایسا ضرور کرو۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَالْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فِيهِ الْخُرَاسَانِيُّ

وَالشَّامِيُّ وَمِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ فَلَمْ أَجِدْ مَوْضِعاً أَقْعُدُ فِيهِ فَجَلَسَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَكَانَ مُتَّكِئاً ثُمَّ قَالَ: يَا شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَمْلِكْ نَفْسَهُ عِنْدَ غَضَبِهِ وَمَنْ لَمْ يُحْسِنْ صُحْبَةَ مَنْ صَحِبَهُ وَمُخَالَقَةَ مَنْ خَالَقَهُ وَمُرَافَقَةَ مَنْ رَافَقَهُ وَمُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ وَمُمَالَحَةَ مَنْ مَالَحَهُ، يَا شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ اتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس میں خراسانی، شامی اور ادھر ادھر کے لوگ تھے میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی۔ حضرت بیماری کی وجہ سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعان آلِ محمد یہ جان لو کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے اور حسنِ معاشرت روا نہ رکھے اس سے جو اس سے اچھا برتاؤ نہ کرے اور برفق و مدارا پیش نہ آئے اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے جو اس سے ہمکلام ہو اور اور مواکلت روا نہ رکھے جو اس کے ساتھ کھانا چاہیے اے شیعان آلِ محمد اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے ڈرو اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ»[۲] قَالَ: كَانَ يُوَسِّعُ الْمَجْلِسَ وَيَسْتَقْرِضُ لِلْمُحْتَاجِ وَيُعِينُ الضَّعِيفَ.

۳۔ راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام زندان میں اس طرح رہے کہ جگہ تنگ ہوئی تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنجائش پیدا کر دی اور امیر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو قرضہ دلا دیا اور کمزوروں کی مدد کی۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: عَظِّمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُوهُمْ وَلَا يَتَهَجَّمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَضَارُّوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ كُونُوا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِينَ [الصَّالِحِينَ].

۴۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو اور ان کے وقار کو قائم رکھو اور ایک دوسرے پر چڑھائی نہ کرو اور نقصان نہ پہنچاؤ اور حسد نہ کرو اور اپنے آپ کو بخل سے بچاؤ اور خدا کے مخلص بندے بنو۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ وَثَعْلَبَةَ وَعَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ : الْانْقِبَاضُ مِنَ النَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ .

۵ ـ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں سے کھچا رہنا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

تیسرا باب

دوستی و مصاحبت

(بَابُ) ۳

٭(مَنْ تَجِبُ مُصَادَقَتُهُ وَمُصَاحَبَتُهُ)٭

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا عَلَيْكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَلَكِنِ انْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَاحْتَرِسْ مِنْ سَيِّيءِ أَخْلَاقِهِ وَلَا تَدَعَنَّ صُحْبَةَ الْكَرِيمِ وَإِنْ لَمْ تَنْتَفِعْ بِعَقْلِهِ وَلَكِنِ انْتَفِعْ بِكَرَمِهِ بِعَقْلِكَ وَافْرِرْ كُلَّ الْفِرَارِ مِنَ اللَّئِيمِ الْأَحْمَقِ .

۱۔ فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ کوئی حرج نہیں اس میں کہ تم صاحب عقل کی مصاحبت کرو اگرچہ اس کا کرم قابل تعریف نہ ہو، تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو اور اس کی بداخلاقی سے بچو اور کریم کی صحبت ترک نہ کرو اگرچہ اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو اور کنجوس احمق کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي الْعُدَيْسِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا صَالِحُ اتَّبِعْ مَنْ يُبْكِيكَ وَهُوَ لَكَ نَاصِحٌ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَهُوَ لَكَ غَاشٌّ وَسَتَرِدُونَ عَلَى اللهِ جَمِيعاً فَتَعْلَمُونَ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو اس کا جو تمہیں رلائے درآنحالیکہ وہ تمہیں نصیحت کرنے والا ہو اور پیروی نہ کرو اس کی جو تمہیں ہنسائے۔ درآنحالیکہ وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو اور تم سب کے سب اللہ کی طرف جانے والے ہو تب اپنے متعلق جانو گے۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ الْقَطَّانِ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ

ثابتِ بْنِ أبي صَخْرَةَ ، عَنْ أبي الرَّعْلى قالَ : قالَ أميرُ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام : قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : انْظُرُوا مَنْ تُحادِثُونَ ؟ فَإنَّهُ لَيْسَ مِنْ أحَدٍ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ إلّا مُثِّلَ لَهُ أصْحابُهُ إلَى اللهِ[۲] إنْ كانُوا خِياراً فَخِياراً وَإنْ كانُوا شِراراً فَشِراراً ، وَلَيْسَ أحَدٌ يَمُوتُ إلّا تَمَثَّلْتُ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیرالمومنینؑ نے جن سے تم مصاحبت کرتے ہو ان کو اچھی طرح دیکھ بھال لو۔ جو کوئی مرتا ہے بصورت مثالی اس کے اصحاب روزِ قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے اور اگر بد ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتا۔ مگر یہ کہ میں بجسم مثالی اس کے پاس آتا ہوں اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پاتا ہے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إبْراهيمَ ، عَنْ أبيهِ ، عَنِ ابْنِ أبي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ الْحَلَبِيّينَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يُسَمِّهِ قالَ : قالَ أبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالتِّلادِ وَإيّاكَ وَكُلَّ مُحْدَثٍ لا عَهْدَ لَهُ وَلا أمانَ وَلا ذِمَّةَ وَلا ميثاقَ وَكُنْ عَلى حَذَرٍ مِنْ أوْثَقِ النّاسِ عِنْدَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو مصاحبت کو مصاحب قدیم آزمودہ کی اور بچو بدکلام اور فحش گو سے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان، نہ ذمہ داری، نہ میثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إلى أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : أحَبُّ إخْواني إلَيَّ مَنْ أهْدى إلَيَّ عُيُوبي .

۵۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کردے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أصْحابِنا ، عَنْ أحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ الدِّهْقانِ ؛ عَنْ أحْمَدَ بْنِ عائِذٍ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لا تَكُونُ الصَّداقَةُ إلّا بِحُدُودِها فَمَنْ كانَتْ فيهِ هٰذِهِ الْحُدُودُ أوْ شَيْءٌ مِنْها فَانْسِبْهُ إلَى الصَّداقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فيهِ شَيْءٌ مِنْها فَلا تَنْسِبْهُ إلى شَيْءٍ مِنَ الصَّداقَةِ فَأَوَّلُها أنْ تَكُونَ سَريرَتُهُ وَعَلانِيَتُهُ لَكَ واحِدَةً ، وَالثّاني أنْ يَرى زَيْنَكَ زَيْنَهُ وَشَيْنَكَ شَيْنَهُ وَالثّالِثَةُ أنْ لا تُغَيِّرَهُ عَلَيْكَ وِلايَةٌ وَلا مالٌ ، وَالرّابِعَةُ أنْ لا يَمْنَعَكَ شَيْئاً تَنالُهُ مَقْدُرَتُهُ وَالْخامِسَةُ وَهِيَ تَجْمَعُ هٰذِهِ الْخِصالَ أنْ لا يُسْلِمَكَ عِنْدَ النَّكَباتِ .

۶۔حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں حدود نہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت سے منسوب ہوگا ورنہ نہیں اوّل یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جانے تیسرے تم سے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور نہ بحالتِ دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو وہ تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

چوتھا باب

جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ ہے

(بابٌ)۴

☆(مَنْ تُكْرَهُ مُجَالَسَتُهُ وَ مُرَافَقَتُهُ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَجَنَّبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ : الْمَاجِنِ الْفَاجِرِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ ، فَأَمَّا الْمَاجِنُ الْفَاجِرُ فَيُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنَّكَ مِثْلُهُ وَلَا يُعِينُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ وَمَعَادِكَ وَمُقَارَبَتُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ وَمَدْخَلُهُ وَمَخْرَجُهُ عَارٌ عَلَيْكَ وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ وَلَا يُرْجَى لِصَرْفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَوْ أَجْهَدَ نَفْسَهُ . وَرُبَّمَا أَرَادَ مَنْفَعَتَكَ فَضَرَّكَ فَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سُكُوتُهُ خَيْرٌ مِنْ نُطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يَهْنِئُكَ مَعَهُ عَيْشٌ ، يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ كُلَّمَا أَفْنَى أُحْدُوثَةً مَطَرَهَا بِأُخْرَى مِثْلِهَا حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا يُصَدَّقُ ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْعَدَاوَةِ فَيُنْبِتُ السَّخَائِمَ فِي الصُّدُورِ فَاتَّقُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَانْظُرُوا لِأَنْفُسِكُمْ .

۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے، امیرالمومنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اوّل لغو علوم کے بدکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفر) دوسرے احمق تیسرے دروغ گو، پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے گا تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ وہ امر دین و معاد میں تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی قرابت جفا اور ظلم ہوگی اور اس کا آنا جانا تمہارے پاس تمہارے لئے عار ہوگا اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ

نہ دے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش سے بسا اوقات فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر اپنی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا اس کا مرنا اس کی زندگی سے بہتر ہوگا اور اس کا چپ رہنا اس کے بولنے سے اچھا ہوگا اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہوگی اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے مکدر ہوگا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہوگی وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کرکے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

٢ - وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَهُ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ دُنْيَاهُ وَلَا أَمْرِ مَعَادِهِ وَمَدْخَلُهُ إِلَيْهِ وَمَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدِهِ شَيْنٌ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے کیوں کہ وہ اپنے عمل کو بنا سجا کر دکھائے گا اور چاہے گا کہ وہ بھی ایسا ہی ہو جائے۔ وہ نہ امر دنیا میں مددگار ثابت ہوگا نہ امر دین میں اس کی آمد و رفت اس کے لئے باعثِ شرم ہوگی۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَحْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیئے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام : إِنَّ صَاحِبَ الشَّرِّ يُعْدِي ، وَ قَرِينَ السَّوْءِ يُرْدِي فَانْظُرْ مَنْ تُقَارِنُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظمؑ یا امام رضا علیہ السلام نے کہ صاحب شر (بدعت پسند آدمی) چاہتا ہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے اور بدہمنشین ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ پس اس پر غور کرو کہ تم اپنا ہم نشین کسے بنا رہے ہو۔

٥ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى

سَيَابَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ شُدِّدَ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ[1] كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَمَنْ يُسِّرَ عَلَيْهِ كَانَ مَعَ الْأَوَّلِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جس پر قرآن کا حفظ کرنا دشوار ہو اس کو دہرا اجر ملے گا اور جس پر آسان ہو وہ مرسلین اولین کے ساتھ محشور ہوگا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَايَمُوتَ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْيَكُونَ فِي تَعْلِيمِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لیے سزاوار ہے کہ مرنے سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

چوتھا باب

جو قرآن کو حفظ کرے اور بھول جائے

(بَابُ) ۴

﴿مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ﴾

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ؛ وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَبْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَتَفَلَّتَ مِنِّي فَادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَنِيهِ ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ فَزِعَ لِذَلِكَ فَقَالَ : عَلَّمَكَ اللهُ هُوَ وَإِيَّانَا جَمِيعاً ـ قَالَ : وَنَحْنُ نَحْوٌ مِنْ عَشَرَةٍ ـ ثُمَّ قَالَ : السُّورَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَدْ قَرَأَهَا ، ثُمَّ تَرَكَهَا فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ : أَنَاسُورَةُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْأَنَّكَ تَمَسَّكْتَ بِي وَأَخَذْتَ بِي لَأَنْزَلْتُكَ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : فُلَانٌ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَطْلُبَ بِهِ الدُّنْيَا وَلَاخَيْرَ فِي ذٰلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيَنْتَفِعَ بِهِ فِي صَلَاتِهِ وَلَيْلِهِ وَنَهَارِهِ .

۱۔ یعقوب احمر کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں قرآن پڑھا کرتا تھا پس اس کی منزا ولت کم

قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَتِبَّ لَكَ النِّعْمَةُ وَتَكْمُلَ لَكَ الْمُرُوءَةُ وَتَصْلُحَ لَكَ الْمَعِيشَةُ ؛ فَلَا تُشَارِكِ الْعَبِيدَ وَالسَّفَلَةَ فِي أَمْرِكَ، فَإِنَّكَ إِنِ ائْتَمَنْتَهُمْ خَانُوكَ وَإِنْ حَدَّثُوكَ كَذَبُوكَ وَإِنْ نُكِبْتَ خَذَلُوكَ وَإِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ .

۵ - فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے عمار اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت دیرپا رہے اور مروت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درستی ہو تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کریں اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو یہ خیانت کریں گے اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے اور اگر تو سختی میں مبتلا ہوگا تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے تو اس کے خلاف کریں گے۔

٦ - قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلْأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْأَبْرَارِ وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ فَضِيلَةٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ زَيْنٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجَّارِ .

٦ - فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے ثواب ہے اور فاجروں کی محبت نیکوں سے، نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجروں کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجروں سے رسوائی بدکاروں کی۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُذَافِرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِمَا ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : يَا بُنَيَّ انْظُرْ خَمْسَةً فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِثْهُمْ وَلَا تُرَافِقْهُمْ فِي طَرِيقٍ ؛ فَقُلْتُ : يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ ؟ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ : إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبَعِّدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَائِعُكَ بِأُكْلَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْقَاطِعِ لِرَحِمِهِ فَإِنِّي وَجَدْتُهُ مَلْعُوناً فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ» وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : «الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ

يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ.

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے نہ تو مصاحبت کرو اور نہ ان سے بات کرو اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے کہا باباجان وہ کون ہیں مجھے بتائیے۔ فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو تجھ سے قریب کرے گا اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو، وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور بخیل کی صحبت سے بچو وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر ذلیل کرے گا اور احمق کی مصاحبت سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پہنچادے گا نقصان، اور قاطع رحم کی مصاحبت سے بچو کہ میں نے تین جگہ کتاب خدا میں اس پر لعنت کو پایا ہے اول قریب ہے کہ تم حکومت پاتے ہی روئے زمین پر فساد برپا کرو گے اور قطع رحم کرو گے یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرہ اور اندھا بنا دیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد خدائی عہد کو توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جس کے وصل کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُحَارِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُمِيتُ الْقَلْبَ: الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْذَالِ وَالْحَدِيثُ مَعَ النِّسَاءِ وَالْجُلُوسُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کر کے رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مردہ بنا دیتی ہے ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے ہو دوسرے عورتوں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ لَا تَقْتَرِبْ فَتَكُونَ أَبْعَدَ لَكَ وَلَا تَبْعُدْ فَتُهَانَ، كُلُّ دَابَّةٍ تُحِبُّ مِثْلَهَا وَإِنَّ ابْنَ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَلَا تَنْشُرْ بَزَّكَ إِلَّا عِنْدَ بَاغِيهِ كَمَا لَيْسَ بَيْنَ الذِّئْبِ وَالْكَبْشِ خُلَّةٌ كَذَلِكَ لَيْسَ بَيْنَ الْبَارِّ وَالْفَاجِرِ خُلَّةٌ، مَنْ يَقْتَرِبْ مِنَ الزِّفْتِ يَعْلَقْ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكِ الْفَاجِرَ يَتَعَلَّمْ مِنْ طُرُقِهِ، مَنْ يُحِبَّ الْمِرَاءَ يُشْتَمْ وَمَنْ يَدْخُلْ مَدَاخِلَ السُّوءِ يُتَّهَمْ وَمَنْ يُقَارِنْ قَرِينَ السُّوءِ لَا يَسْلَمْ وَمَنْ لَا يَمْلِكْ لِسَانَهُ يَنْدَمْ.

۹۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو ورنہ دور ہو جاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ رہو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے ہر حیوان اپنے جنس کو محبوب رکھتا ہے ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھتا ہے اور باغی سے نیکی نہ کر بھیڑیئے اور مینڈھے میں دوستی کیسی، اسی طرح نیک اور بدکار میں دوستی کیسی، جو تار کول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اسے لگ جائے گا اسی طرح فاجر کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا اور جو جھگڑالو ہوگا تو ضرور گالیاں کھائے گا اور جو بُرے مقامات پر داخل ہوگا وہ ضرور متہم ہوگا اور جو بُرے شخص کے پاس بیٹھے وہ ضرور نقصان اٹھائے گا اور جس کو زبان پر قابو نہ ہوگا وہ ضرور نادم ہوگا۔

۱۰ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ؛ عَنْ عُمَرَبْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَاتَصْحَبُوا أَهْلَ الْبِدَعِ وَلَاتُجَالِسُوهُمْ فَتَصِيرُوا عِنْدَالنَّاسِ كَوَاحِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ.

۱۰۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اہل بدعت سے مصاحبت و مجالست نہ کرو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

۱۱ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ؛ عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: إِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسَرُّ مَاتَكُونُ مِنْ نَاحِيَتِهِ أَقْرَبُ مَايَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ.

۱۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو احمق کی صحبت سے بچاؤ کیونکہ تمہاری انتہائی خوشی بھی اس کی وجہ سے غم میں تبدیل ہو جائے گی۔

پانچواں باب

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

(بَابُ) ۵

☆(التَّحَبُّبِ إِلَى النَّاسِ وَالتَّوَدُّدِ إِلَيْهِمْ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَعْرَابِيّاً مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ: أَوْصِنِي، فَكَانَ مِمَّا أَوْصَاهُ: تَحَبَّبْ إِلَى النَّاسِ يُحِبُّوكَ.

۱۔فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسولِ خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مُجَامَلَةُ النَّاسِ ثُلُثُ الْعَقْلِ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمدؐ نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہائی عقل ہے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: ثَلَاثٌ يُصْفِينَ وُدَّ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَلْقَاهُ بِالْبِشْرِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُوَسِّعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ، وَيَدْعُوهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں اوّل جب اس سے ملے کشادہ روی سے ملے، دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

٤ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ.

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ.

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْهُمْ يَداً وَاحِدَةً وَيَكُفُّونَ عَنْهُ أَيْدِياً كَثِيرَةً.

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ التَّمِيمِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام : الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ وَالْبَعِيدُ مَنْ بَعَّدَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ قَرُبَ نَسَبُهُ ، لَاشَيْءَ أَقْرَبُ إِلَىٰ شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَىٰ جَسَدٍ وَإِنَّ الْيَدَ تَغُلُّ فَتُقْطَعُ وَتُقْطَعُ فَتُحْسَمُ

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعثِ قربت ہے اگرچہ نسباً بُعد ہو اور بُعد باعثِ دوری ہے اگرچہ نسباً قربت ہو، کوئی چیز بہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں، لیکن اگر ہاتھ میں مادہ، فساد پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے

چھٹا باب

اپنے بھائی کو اپنی محبّت سے آگاہ کرنا

(بَابُ) ٦

☆(إِخْبَارِ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِحُبِّهِ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ [بْنِ اُذَيْنَةَ] عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَداً مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذٰلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : «رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؟ قَالَ : بَلَىٰ ، وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي»

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں کسی سے محبت کرو تو اسے جتا دو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، پروردگارا مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا ضرور لایا ہوں لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں (یعنے اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)۔

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ

خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

٦ - عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : [إِنَّ] الْبَخِيلَ مَنْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ .

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِسَلَامِهِ وَلَا يَقُولُ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ ، وَ لَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَلَمْ يُسْمِعْهُمْ فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِرَدِّهِ وَلَا يَقُولُ الْمُسْلِمُ : سَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَغْضَبُوا وَلَا تُغْضِبُوا أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيبُوا الْكَلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ، ثُمَّ تَلَا عليه السلام عَلَيْهِمْ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ».

۷۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب سلام کرو تو آواز بلند کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا اور انھوں نے جواب سلام نہ دیا۔ ممکن ہے کہ انھوں نے سلام کیا ہو اور اس نے نہ سنا ہو اور جب کوئی رد سلام کرے تو آواز بلند کرے اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب نہ دیا۔ امیرالمومنین فرمایا کرتے تھے غصہ نہ کرو غصہ نہ کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور لوگوں سے اچھی طرح کلام کرو اور جب رات کو لوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو۔ جنت میں سلامتی سے داخل ہوگے پھر یہ آیت پڑھی السلام المومن المہیمن۔

٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔

٩ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَهِيَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: [ال]سَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَهِيَ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ: [ال]سَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَهِيَ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

٩۔ فرمایا صادق آلِ محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ رَدَّ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِداً: عِنْدَ الْعِطَاسِ يُقَالُ: يَرْحَمُكُمُ اللهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَالرَّجُلُ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَالرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ فَيَقُولُ: عَافَاكُمُ اللهُ وَإِنْ كَانَ وَاحِداً فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ.

١٠۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اوّل کسی کو چھینک آئے تو دوسرا کہے یرحمکم اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو، دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام علیکم تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافکم اللہ اگرچہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ: الْمَاشِي مَعَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي بَيْتِ الْحَمَّامِ.

١١۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرتِ غم واندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جارہا ہو تیسرے جو حمام میں ہو اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب نہ دے سکے۔

١٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ.

١٢۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر سلام کرو۔

۱۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عليه السلام بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ. فَقَالَ لَهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا تُجَاوِزُوا بِنَا مِثْلَ مَا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام إِنَّمَا قَالُوا: رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انھوں نے جواب میں کہا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ، حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ جتنا ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تھا رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت۔

۱٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ. إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ لِلْمُقِيمِ الْمُصَافَحَةَ وَتَمَامِ التَّسْلِيمِ عَلَى الْمُسَافِرِ الْمُعَانَقَةُ.

۱۴۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ معانقہ ہے اور مسافر کے لئے معانقہ۔

۱۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: حَيَّاكَ اللهُ ثُمَّ يَسْكُتَ حَتَّى يُتْبِعَهَا بِالسَّلَامِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا آدمی کے لئے ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیاک اللہ (اللہ تجھے زندہ) کہہ کر خاموش ہو جائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے۔

آٹھواں باب

جس کے لئے ابتدا بالسلام محبوب ہے

(باب) ۸

☆(مَنْ يَجِبُ أَنْ يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اَلْقَلِيلُ يَبْدَؤُونَ الْكَثِيرَ بِالسَّلَامِ وَالرَّاكِبُ يَبْدَأُ الْمَاشِيَ وَأَصْحَابُ الْبِغَالِ يَبْدَؤُونَ أَصْحَابَ الْحَمِيرِ وَأَصْحَابُ الْخَيْلِ يَبْدَؤُونَ أَصْحَابَ الْبِغَالِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں، زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر، خچر پر سوار ابتدا کریں گدھے والوں پر اور گھوڑے والے خچر والوں پر۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَإِذَا لَقِيَتْ جَمَاعَةٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ الْأَقَلُّ عَلَى الْأَكْثَرِ وَإِذَا لَقِيَ وَاحِدٌ جَمَاعَةً سَلَّمَ الْوَاحِدُ عَلَى الْجَمَاعَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے سلام کرے راکب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دوسرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

٤ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عليه السلام قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ .

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلَى الدَّاخِلِ أَخِيراً إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی جلسہ میں ہو پھر دوسرا گروہ داخل ہو ان کو چاہیئے کہ پہلے والوں پر سلام کریں۔

نواں باب

کسی جماعت کے لئے ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دیدے تو کافی ہے

(بَابُ) ۹

☆(اِذَا سَلَّمَ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجْزَأَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ)☆
☆(أَجْزَأَ عَنْهُمْ)☆

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا مَرَّتِ الْجَمَاعَةُ بِقَوْمٍ أَجْزَأَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جَمَاعَةٌ أَجْزَأَهُمْ أَنْ يَرُدَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کرلینا کافی ہے اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجْزَأَ عَنْهُمْ .

۲۔ جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجْزَأَ عَنْهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ أَجْزَأَ عَنْهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب۔

ہوگئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے۔ فرمایا تجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو، اس وقت گھر کے اندر ہم سب تقریباً دس آدمی تھے (امام نے تالیف قلب کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی اور سلام کرے گی وہ کہے گا تو کون ہے تو وہ کہے گی میں فلاں سورت ہوں وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا امام نے فرمایا قرآن کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں وہ قاری کہلاتے ہیں ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں بعض اس لئے پڑھتے ہیں کہ فائدہ پائیں نماز میں رات دن۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَنْ نَسِيَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ مُثِّلَتْ لَهُ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ وَ دَرَجَةٍ رَفِيعَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا رَآهَا قَالَ : مَا أَنْتِ مَا أَحْسَنَكِ لَيْتَكِ لِي؟ فَيَقُولُ : أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا سُورَةُ كَذَا وَ كَذَا وَلَوْلَمْ تَنْسَنِي رَفَعْتُكَ إِلَىٰ هٰذَا .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کر دی تو وہ ایک حسین صورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا جب وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا تو کون ہے تو کتنا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں فلاں سورہ ہوں اگر تو مجھے ترک نہ کرتا تو میں تجھے بلند مرتبہ پر فائز کرتا

٣ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ عَلَيَّ دَيْناً كَثِيراً وَقَدْ دَخَلَنِي مَا كَانَ الْقُرْآنُ يَتَفَلَّتُ مِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقُرْآنَ الْقُرْآنَ ؛ إِنَّ الْآيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةَ لَتَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ تَصْعَدَ أَلْفَ دَرَجَةٍ - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - فَتَقُولُ : لَوْ حَفِظْتَنِي لَبَلَغْتُ بِكَ هٰهُنَا .

۳۔ یعقوب بن احمر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندوہ و غم ہے کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے حضرت نے فرمایا قرآن کو ترک نہ کرو۔ اس کی ہر آیت اور ہر سورہ روز قیامت آئے گا اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا اور کہے گا اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

٤ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ

دسواں باب
عورتوں پر سلام

(بَابُ) ١٠
(التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيَرْدُدْنَ عَلَيْهِ السَّلامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْأَجْرِ.

۱۔ فرمایا ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المومنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی اچھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کروں۔

گیارہواں باب
سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(بَابُ) ١١
(التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْمِلَلِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ(١)، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: عَلَيْكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبَيْهِ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالْغَضَبُ وَاللَّعْنَةُ

الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ السُّورَةَ ثُمَّ نَسِيَهَا أَوْ تَرَكَهَا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ أَشْرَفَتْ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقٍ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتَقُولُ: تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: لَا، فَتَقُولُ: أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لَمْ تَعْمَلْ بِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا وَاللهِ لَوْ عَمِلْتَ بِي لَبَلَغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ وَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى فَوْقِهَا.

۴۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کرکے پھر اُسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے تو جب وہ داخل جنت ہوگا تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر یہ کہتا ہوا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا نہیں وہ کہے گا نہیں، وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے مجھے جاری نہ رکھا اور پڑھنا ترک کر دیا۔ خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا تو میرے ساتھ آج اس مقام پر ہوتا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے اوپر کی منزل کو بتلائے گا

٥ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْخَشَّابِ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ الْهَيْثَمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثاً - أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ؟ قَالَ: لَا.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر عدم مزاولت کی وجہ سے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّهُ أَصَابَتْنِي هُمُومٌ وَأَشْيَاءُ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا وَقَدْ تَفَلَّتَ مِنِّي مِنْهُ طَائِفَةٌ حَتَّى الْقُرْآنِ لَقَدْ تَفَلَّتَ مِنِّي طَائِفَةٌ مِنْهُ، قَالَ: فَفَزِعَ عِنْدَ ذَلِكَ حِينَ ذَكَرْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْسَى السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُشْرِفَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ بَعْضِ الدَّرَجَاتِ فَتَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَيَقُولُ: وَعَلَيْكِ السَّلَامُ مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ: أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا ضَيَّعْتَنِي وَتَرَكْتَنِي أَمَا لَوْ تَمَسَّكْتَ بِي بَلَغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ، ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَطْلُبُ بِهِ الصَّوْتَ فَيُقَالُ فُلَانٌ حَسَنُ الصَّوْتِ، وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَقُومُ بِهِ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ لَا يُبَالِي مَنْ عَلِمَ ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں رنج و غم سے دوچار اور

قرض وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا حصہ ترک ہو گیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا یہ سن کر امام پر اضطراب لاحق ہوا۔ پھر فرمایا ایک شخص جس نے قرآن یاد کر کے بھلا دیا ہے روز قیامت اس کے پاس آئے گا سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر بھی سلام ہو تو کون ہے وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا اور ترک نہ کرتا تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا بلند درجہ کی طرف، پھر فرمایا لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں بعض اس لئے کہ قاری صاحب کہلائے جائیں بعض اس لئے کہ خوش آوازی بنیں اور محفلوں میں پڑھ کر روپیہ حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ رات دن اس کی تلاوت کریں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

پانچواں باب

قراءت قرآن

(بَابٌ فِي قِرَاءَتِهِ) ۵

١ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْقُرْآنُ عَهْدُاللهِ إِلَىٰ خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي عَهْدِهِ وَأَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِينَ آيَةً .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیئے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : آيَاتُ الْقُرْآنِ خَزَائِنُ فَكُلَّمَا فُتِحَتْ خِزَانَةٌ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيهَا .

۲۔ میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا کہ آیاتِ قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھولو تو یہ بھی دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

الْقُرْآنُ وَيُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْثُرُ بَرَكَتُهُ وَتَحْضُرُهُ الْمَلائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذْكَرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَقِلُّ بَرَكَتُهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلائِكَةُ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

۳۔ بروایتے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام، امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر اہل آسمان کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

ساتواں باب

ثواب قرأت قرآن

(بَابُ) ۷

☆(ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)☆

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِماً فِي صَلاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي صَلاتِهِ جَالِساً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسِينَ حَسَنَةً وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلاتِهِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

قَالَ ابْنُ مَحْبُوبٍ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ عَلَى نَحْوِ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ سِنَانٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے گا اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنات ملیں گے اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنہ ملیں گے اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے دس حسنہ ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاذ سے وہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲ ـ ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا

دسواں باب

عورتوں پر سلام

(بَابُ) ۱۰

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيَرْدُدْنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْأَجْرِ.

۱- فرمایا ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المومنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جوان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی اچھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کروں۔

گیارہواں باب

سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(بَابُ) ۱۱

☆(التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْمِلَلِ)☆

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ،(۱) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: عَلَيْكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبَيْهِ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالْغَضَبُ وَاللَّعْنَةُ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت کو چھینک آئی۔ میں نے کہا کا درود ہو آپ پر، دوبارہ پھر چھینک آئی پھر میں نے یہی کہا اور عرض کیا۔ جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یرحمک اللہ کہنا چاہیے۔ جیسا ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یرحمک اللہ یا جیسے میں نے کہا۔ فرمایا کیا یہ بات نہیں کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد و آل محمد۔ میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا یہ نہیں کہتا رحم علی محمد و آل محمد (غالباً سائل ساکت ہوا کیونکہ عبارت میں جواب ذکر نہیں) فرمایا کہو صلی اللہ علیہ و رحمہ۔ بے شک اس پر ہمارا درود اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعث قربت۔

٥ ـ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جماہی شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْعَالِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْعَطْسَةِ وَمَا الْعِلَّةُ فِي الْحَمْدِ لِلَّهِ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ لِلَّهِ نِعَماً عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةِ بَدَنِهِ وَسَلَامَةِ جَوَارِحِهِ وَإِنَّ الْعَبْدَ يَنْسَى ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَإِذَا نَسِيَ أَمَرَ اللهُ الرِّيحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ يُخْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ فَيَحْمَدُ اللهَ عَلَى ذَلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذَلِكَ شُكْرَ الْمَا نَسِيَ.

۶۔ راوی نے عالم اہل بیت (تقیہ سے نام امام ذکر نہیں کرسکا ہے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یادِ خدا بھول جاتا ہے تو خدا ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَحْصَيْتُ فِي الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَعَطَسَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا تَكَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَا تُسَمِّتُونَ أَلَا تُسَمِّتُونَ؟ مِنْ حَقِّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ إِذَا مَرِضَ أَنْ يَعُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يُسَمِّتَهُ ـ أَوْ قَالَ: يُشَمِّتَهُ ـ وَإِذَا دَعَاهُ أَنْ يُجِيبَهُ.

۷۔ داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ ہم ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود

تھے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ جب مریض ہو تو عیادت کرے اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک اور جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے اور جب بلایا جائے تو دعوت قبول کرے۔

٨ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نِعْمَ الشَّيْءُ الْعَطْسَةُ تَنْفَعُ فِي الْجَسَدِ وَتُذَكِّرُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً يَقُولُونَ: لَيْسَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْعَطْسَةِ نَصِيبٌ، فَقَالَ: إِنْ كَانُوا كَاذِبِينَ فَلَا نَالَهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

٨۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کرو۔ میں نے (راوی) کہا کچھ لوگ کہتے ہیں رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی (لہذا صرف حمد پر اکتفا کی جائے درود نہ بھیجا جائے) فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں تو انھیں شفاعتِ محمد نصیب نہ ہو۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَلَمْ يُسَمِّتْهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: نَقَصْتَنَا حَقَّنَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: فَسَمَّتَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

٩۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا۔ حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد واہل بیتہ، اس شخص نے ایسا ہی کہا تب حضرت یرحمک اللہ کہا۔

١٠ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ الْعَطْسَةِ وَعِنْدَ الذَّبِيحَةِ وَعِنْدَ الْجِمَاعِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لَهُمْ وَيْلَهُمْ نَافَقُوا لَعَنَهُمُ اللهُ.

١٠۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا، لوگ تین موقعوں پر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنے پر کراہت محسوس کرتے ہیں اول چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت، تیسرے جماع کے وقت، حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت

ہوا اوران پر خدا کی لعن ہو۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ : كَانَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللهُ ، قَالَ : يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَ يَرْحَمُكُمْ ، وَ إِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۱۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب چھینک آتی اور کوئی کہتا یرحمک اللہ تو فرماتے یغفر اللہ لکم ویرحمکم اللہ اور جب کوئی دوسرا چھینکتا تو فرماتے یرحمک اللہ عز وجل۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ أَوْغَيْرِهِ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : عَطَسَ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : بَارَكَ اللهُ فِيكَ .

۱۲۔فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس چھینکا اور کہا الحمد للہ ، آنحضرت نے فرمایا بارک اللہ فیک۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلِ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ [رَبِّ الْعَالَمِينَ] لَاشَرِيكَ لَهُ وَإِذَا سَمَّتَ الرَّجُلَ فَلْيَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللهُ وَإِذَا رَدَّ [دْتَ] فَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللهُ لَكَ وَلَنَا . فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله سُئِلَ عَنْ آيَةٍ أَوْشَيْءٍ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ فَقَالَ : كُلُّ مَاذُكِرَ اللهُ فِيهِ فَهُوَحَسَنٌ .

۱۳۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی چھینکے تو اسے کہنا چاہیے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ اور جب دوسرا سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلا یہ کہے تو پھر کہے یغفر اللہ لک ولنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے متعلق پوچھا گیا جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں اللہ کا ذکر ہو وہی ٹھیک ہے۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ أَبِي عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ : عَطَسَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ جَعَلَ إِصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ : رَغِمَ أَنْفِي لِلّٰهِ رَغْماً دَاخِراً .

۱۴۔حضرت صادق آل محمد کو چھینک آئی تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ پھر اپنی ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا

خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

۱۵ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَىٰ كُلِّ حَالٍ. لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الْأُذُنَيْنِ وَالْأَضْرَاسِ .

۱۵۔حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھینک آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علیٰ کل حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا

۱٦ - مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ : عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : فِي وَجَعِ الْأَضْرَاسِ وَوَجَعِ الْآذَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَابْدَؤُوهُ بِالْحَمْدِ .

۱٦۔فرمایا صادق آلِ محمدؑ علیہ السلام نے کہ ڈاڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتدا کرو۔ الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

۱۷- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : مَنْ سَمِعَ عَطْسَةً فَحَمِدَاللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَصَلَّىٰ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ أَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَشْتَكِ عَيْنَيْهِ وَلَاضِرْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ سَمِعْتَهَا فَقُلْهَا وَإِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الْبَحْرُ

۱۷۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنو تو ایسا ضرور کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان دریا حائل ہو۔

۱۸ - أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : عَطَسَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هَدَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : [فَقُولُوا] : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ ؟! فَقَالَ : لَا يَهْدِيهِ اللّٰهُ حَتّٰى يَرْحَمَهُ .

۱۸۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی نے لوگوں سے جو موجود تھے ہداک اللہ

کہا: اللہ تجھے ہدایت کرے حضرت نے فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ، انھوں نے کہا یہ تو نصرانی ہے فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا اس کو ہدایت نہ کرے گا۔

۱۹ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِذَا عَطَسَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِعِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَنْهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَإِنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَغْفِرُ اللهُ لَكَ ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : الْعِطَاسُ لِلْمَرِيضِ دَلِيلُ الْعَافِيَةِ وَرَاحَةٌ لِلْبَدَنِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہہ سکے تو ملائکہ اس کی طرف سے کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین اور اگر وہ خود کہے تو ملائکہ کہتے ہیں یغفر اللہ لک۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحت بدن ہے۔

۲۰ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ [عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ] قَالَ : قَالَ : الْعِطَاسُ يَنْفَعُ فِي الْبَدَنِ كُلِّهِ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ دَاءٌ وَسُقْمٌ .

۲۰۔ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو تو کل بدن کے لئے نافع ہے اگر تین سے زائد ہو تو بیماری کی علامت ہے۔

۲۱ ۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ» قَالَ : الْعَطْسَةُ الْقَبِيحَةُ .

۲۱۔ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے فرمایا وہ بھونڈی چھینک ہے کہ وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بری معلوم ہوتی ہے۔

۲۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبَةِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] حَمْداً كَثِيراً كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ» خَرَجَ مِنْ مَنْخَرِهِ الْأَيْسَرِ

طَائِرٌ أَصْغَرُ مِنَ الْجَرَادِ وَأَكْبَرُ مِنَ الذُّبَابِ حَتَّى يَسِيرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اللهَ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو چھینکے اور اپنا ہاتھ ناک کے بانسہ پر رکھ کر کہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمداً کثیراً کما ہو اہلہ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکلے گا ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔

(علامہ مجلسیؒ نے اس حدیث کو ضعیف اور مجہول تحریر فرمایا ہے۔)

۲۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَّةِ قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِساً أَنْبَلَ مِنْ مَجَالِسِهِ قَالَ: فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ: مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ الْعَطْسَةُ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الْأَنْفِ، فَقَالَ لِي: أَصَبْتَ الْخَطَاءَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ؟ فَقَالَ: مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ وَمَخْرَجُهَا مِنَ الْإِحْلِيلِ ثُمَّ قَالَ: أَمَا رَأَيْتَ الْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نَفَضَ أَعْضَاؤُهُ وَصَاحِبُ الْعَطْسَةِ يَأْمَنُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی۔ ایک دن مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا پھر آپ بتائیں۔ فرمایا تمام بدن سے اسی طرح جیسے نطفہ تمام بدن سے نکلتا ہے مگر خارج ہوتا ہے سوراخ ذکر سے۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضا جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے

۲۴ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ.

۲۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے (یعنی جتنی بار وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی۔

(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

۲۵ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ عَاطِسٌ فَهُوَ شَاهِدُ حَقٍّ.

۲۵۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔
(ضعیف ہے)

٢٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْعُطَاسِ .

(ترجمہ ۲۴ میں گزرا)

٢٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلَاثاً فَسَمِّتْهُ ثُمَّ اتْرُكْهُ .

۲۷۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یرحمک اللہ کہو زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

سولہواں باب
سفید بالوں والے مسلمانوں کی عزت کرنا

(بابُ) ۱۶
(وُجُوبِ إِجْلَالِ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالتِ شان کی اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَفَ فَضْلَ كَبِيرٍ لِسِنِّهِ فَوَقَّرَهُ آمَنَهُ اللهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے بوڑھے کی عزت کی خدا اس کو روز

قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

٣ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ وَقَّرَ ذَا شَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ آمَنَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۔فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچالے گا۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَجْهَلُ حَقَّهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْرُوفٌ [بِ]النِّفَاقِ : ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ .

۴۔فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ تین کے حق سے نہ جاہل ہوگا۔مگر مشہور منافق ، ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل

٥ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ وَمَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِناً فَبِكَرَامَةِ اللّٰهِ بَدَأَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَخِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ .

۵۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اجلال الٰہی سے ہے اجلال دعوت کرنا بوڑھے مومن کی جس نے مومن کا اکرام کیا اس نے کرامت الٰہی کو ظاہر کیا اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کیا خدا قبل موت کسی سے اُسے ذلیل کرائے گا۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۶۔ ترجمہ حدیث اوّل میں گزرا۔

سترہواں باب

مردِ کریم کی عزت

(بَابُ إِكْرَامِ الْكَرِيمِ) ١٧

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَلْقَى لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وِسَادَةً فَقَعَدَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا وَأَبَى الْآخَرُ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اقْعُدْ عَلَيْهَا فَإِنَّهُ لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا الْحِمَارُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ دو شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آئے ان کے لئے فرش بچھایا گیا ایک تو ان میں سے بیٹھ گیا دوسرے نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا، تم بھی اس پر بیٹھو، عزت پانے سے انکار نہیں کرتا مگر احمق۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس مردِ کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آلِ محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَدْخَلَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ خَصَفَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ.

۳۔ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا تو آپؐ نے اسے اپنے گھر بلا لیا اور آپؐ کے گھر میں سوائے چمڑے کے ایک میلے فرش کے اور کچھ نہ تھا آپؐ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا۔

اٹھارہواں باب

آنے والے کا حق

(بَابُ حَقِّ الدَّاخِلِ) ۱۸

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ مِنْ حَقِّ الدَّاخِلِ عَلَىٰ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هُنَيْئَةً إِذَا دَخَلَ وَإِذَا خَرَجَ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَخْرُجَ.

۱۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے تو گھر والوں کا یہ فرض ہے کہ جب داخل ہو تو اس کو خوش آمدید کہتے آگے بڑھیں اور اسی طرح جب وہ چلے تو کچھ دور اس کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر ضیافت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے اس پر حاکم ۔ یعنی اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیے ۔

اُنیسواں باب

مجالس میں رازداری

(بَابُ) ۱۹

☆(الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ)☆

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی باہمی نشستوں میں کسی کا بھید ظاہر نہ کرو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۲۔ (ترجمہ اوپر ہے)

يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ يَا إِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلاً لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ ، إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يُوضَعْ عَلَىٰ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَمْ يُرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ

قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا سَمِعْتَ إِلَىٰ قَوْلِهِمْ : السَّامُ عَلَيْكُمْ ؟ فَقَالَ : بَلَىٰ أَمَا سَمِعْتِ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ ؟ قُلْتُ : عَلَيْكُمْ ، فَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا : عَلَيْكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ عائشہؓ بھی حضرت کے قریب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سام ہو۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسر اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسولؐ اللہ نے اسی طرح جواب دیا۔ عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر ہلاکت ہو لعنت ہو۔ اے یہودیو! اے مسخ شدہ بندروں اور سوروں کے بھائیو۔ رسولؐ اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہ، فحش بات اگر مجسم ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعثِ زینت ہوگی۔ جہاں ہوا اور باعث عیب ہوگی جہاں نہ ہو۔ عائشہ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول السام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا، جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْدَؤُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتدا بہ سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہہ دو۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمُشْرِكِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ جَالِسٌ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ؟ فَقَالَ: يَقُولُ : عَلَيْكُمْ.

۳۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو ردِ سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہو علیکم۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمُشْرِكُ فَقُلْ : عَلَيْكَ

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ يَكْتُمُهُ صَاحِبُهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ثِقَةً أَوْ ذِكْراً لَهُ بِخَيْرٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کہے یا اس کا ذکر خیر کرے۔

بیسواں باب
سرگوشی
(بَابُ فِي الْمُنَاجَاةِ) ۲۰

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى مِنْهُمُ اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ [فِي] ذَلِكَ [ه] مَا يُحْزِنُهُ وَيُؤْذِيهِ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا اور اذیت دے گا۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ مِمَّا يَغُمُّهُ .

۲۔ ترجمہ اوپر گزرا

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ عَرَضَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ [الْمُتَكَلِّمِ] فِي حَدِيثِهِ فَكَأَنَّمَا خَدَشَ وَجْهَهُ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد مسلمان کوئی تقریر کر رہا ہو تو اس وقت کوا

سرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ نوچ لیا۔

اکیسواں باب

طریق نشست

(بَابُ الْجُلُوسِ) ۲۱

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَجْلِسُ ثَلاثاً: الْقُرْفُصَاءَ وَهُوَ أَنْ يُقِيمَ سَاقَيْهِ وَيَسْتَقْبِلَهُمَا بِيَدَيْهِ وَيَشُدُّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ، وَكَانَ يَجْثُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَثْنِي رِجْلاً وَاحِدَةً وَيَبْسُطُ عَلَيْهَا الأُخْرَى وَلَمْ يُرَ صلى الله عليه وآله مُتَرَبِّعاً قَطُّ.

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نشست کے تین طریقے تھے اوّل یہ کہ دو پنڈلیوں کو کھڑا کرتے اور ان کے آگے ہاتھ کر کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے اور ایک پیر کو پھیلا کر رکھ لیتے چہار زانو نشست میں کبھی آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَاعِداً وَاضِعاً إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَخِذِهِ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَ هٰذِهِ الْجِلْسَةَ وَيَقُولُونَ: إِنَّهَا جِلْسَةُ الرَّبِّ، فَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا جَلَسْتُ هٰذِهِ الْجِلْسَةَ لِلْمَلالَةِ وَالرَّبُّ لا يَمَلُّ وَلا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلا نَوْمٌ.

۲۔ میں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھے دیکھا کہ ایک پیر اٹھا کر داہنی ران پر رکھے ہوئے تھے میں نے کہا لوگ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں یہ خدائی نشست ہے یعنی متکبرانہ نشست ہے حضرت نے فرمایا میں بحالت رنج اس طرح بیٹھا ہوں اور اللہ کے لئے رنج نہیں اور نہ اس کو اونگھ اور نیند ہے۔

۳ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الزَّاهِدِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ رَضِيَ بِدُونِ الشَّرَفِ مِنَ الْمَجْلِسِ لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يَقُومَ.

۳- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نیچی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَكْثَرَ مَا يَجْلِسُ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ .

۴- حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

٥ - أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : جَلَسَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام مُتَوَرِّكاً رِجْلَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذِهِ جِلْسَةٌ مَكْرُوهَةٌ ؟ فَقَالَ : لَا ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قَالَتْهُ الْيَهُودُ : لَمَّا أَنْ فَرَغَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ الْجِلْسَةَ لِيَسْتَرِيحَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ»[2] وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام مُتَوَرِّكاً كَمَا هُوَ .

۵- راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے کہ آپ کا داہنا پاؤں بائیں ران پر تھا راوی نے کہا یہ طریقۂ نشست تو ناپسندیدہ ہے فرمایا ایسا تو یہودی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب آسمان و زمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حیّ و قیوم ہے نہ اس کو پینک ہے نہ نیند اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھے تھے بیٹھے رہے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِذَا دَخَلَ مَنْزِلاً قَعَدَ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ إِلَيْهِ حِينَ يَدْخُلُ .

۶- فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولؐ خدا کسی جلسہ میں آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (صدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سُوقُ الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ فَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ إِلَى اللَّيْلِ ، قَالَ : وَكَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بُيُوتِ السُّوقِ كِرَاءً .

۷۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے جو آگے ہے وہ رات تک آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا کرایہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقت ضرورت ان کی درستی میں کام آئے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَنْبَغِي لِلْجُلَسَاءِ فِي الصَّيْفِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ الذِّرَاعِ لِئَلَّا يَشُقَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ .

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسم گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

٩ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهِ قُبَالَةَ الْكَعْبَةِ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قبلہ رخ ہو کر بیٹھتے تھے۔

بائیسواں باب

تکیہ لگانا اور پشت و پنڈلیوں کے متعلق

(بَابُ الْإِتِّكَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ) ٢٢

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِتِّكَاءُ فِي الْمَسْجِدِ رَهْبَانِيَّةُ الْعَرَبِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَجْلِسُهُ مَسْجِدُهُ وَصَوْمَعَتُهُ بَيْتُهُ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریاضت کشوں کی بدعت ہے مومن کے لئے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

٢ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الْإِحْتِبَاءُ فِي الْمَسْجِدِ حِيطَانُ الْعَرَبِ .

۲۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسجد کی دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلانا عربوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : الِاحْتِبَاءُ حِيطَانُ الْعَرَبِ .

۳۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَبِي بِثَوْبٍ وَاحِدٍ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ يُغَطِّي عَوْرَتَهُ فَلَا بَأْسَ .

۴۔ حضرت ابوعبداللہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس سے پشت اور پنڈلیاں چھپاتا ہے فرمایا اگر شرمگاہ ڈھکی رہے تو کیا مضائقہ ہے۔

٥ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَجُوزُ لِلْمُحْتَبِي أَنْ يَحْتَبِيَ مُقَابِلَ الْكَعْبَةِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بیت اللہ کے سامنے جائز نہیں کہ پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

تیئسواں باب

مزاح و ہنسی

((بَابُ الدُّعَابَةِ وَالضَّحِكِ)) ٢٣

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَيَجْرِي بَيْنَهُمْ كَلَامٌ يَمْزَحُونَ وَيَضْحَكُونَ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَنَى الْفُحْشَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَأْتِيهِ

الأعرابي فيهدي له الهدية ثم يقول مكانه: أعطنا ثمن هديتنا فيضحك رسول الله صلى الله عليه وآله وكان إذا اغتم يقول: ما فعل الأعرابي ليته أتانا.

امیر نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جو مزاح کرتے ہیں اور ہنستے ہیں آیا وہاں رہے یا نہ رہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جب تک دیوانہ پن نہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دشنام طرازی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا اور تحفے لاتا تھا پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیجئے رسول اللہ اس بات پر ہنستے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

٢ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن عمرو بن عثمان، عن الفضل بن أبي قرة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما من مؤمن إلا وفيه دعابة، قلت: وما الدعابة؟ قال: المزاح.

۲- فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعابہ ضروری ہے میں نے کہا دعابہ کیا ہے فرمایا مزاح۔

٣ - عنه، عن محمد بن علي، عن يحيى بن سلام، عن يونس بن يعقوب، عن صالح بن عقبة، عن يونس الشيباني قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: كيف مداعبة بعضكم بعضاً؟ قلت: قليل، قال: فلا تفعلوا فإن المداعبة من حسن الخلق وإنك لتدخل بها السرور على أخيك ولقد كان رسول الله صلى الله عليه وآله يداعب الرجل يريد أن يسره.

۳- راوی ہے صادق آل محمد علیہ السلام نے کہا تم لوگوں میں مداعبہ کی کیا صورت ہے میں نے کہا بہت کم ہے فرمایا کم نہ کرو مزاح علامت حسن خلق ہے تم مزاح سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ صلعم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے تو اس سے مزاح کرتے تھے۔

٤ - صالح بن عقبة، عن عبد الله بن محمد الجعفي قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: إن الله عز وجل يحب المداعب في الجماعة بلا رفث.

۴- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی مزاح کو دوست رکھتا ہے جبکہ فحش باتیں نہ ہوں۔

٥ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط، عن الحسن بن كليب، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ضحك المؤمن تبسم.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ وَقَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيثُ الدِّينَ كَمَا يَمِيثُ الْمَاءُ الْمِلْحَ .

٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحِكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : لَا تُبْدِيَنَّ عَنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْمَنِ الْبَيَاتَ مَنْ عَمِلَ السَّيِّئَاتِ .

٧۔ فرمایا صادق آل محمد نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ جبکہ تم نے بد اعمالی کی ہو اور گناہوں کے شب خون مارنے سے بے خوف نہ ہو۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

٨۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

٩ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلاً فَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تُمَارِهِ .

٩۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

١٠ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : الْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ .

١٠۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے قہقہہ عمل شیطان ہے۔

١١ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كَثْرَةُ الضَّحِكِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا آبرو کو کھو دیتا ہے۔

١٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَجُرُّ السَّخِيمَةَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ وَهُوَ السَّبُّ الْأَصْغَرُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا قَهْقَهْتَ فَقُلْ حِينَ تَفْرُغُ: اللَّهُمَّ لَا تَمْقُتْنِي.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب قہقہہ مارو تو بطور کفارہ خدا سے کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ رکھنا۔

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ وَثَعْلَبَةَ، رَفَعُوهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ وَأَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: كَثْرَةُ الْمِزَاحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَكَثْرَةُ الضَّحِكِ تَمُجُّ الْإِيمَانَ مَجّاً.

۱۴۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آبروریزی کا باعث ہے زیادہ ہنسنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے

١٥ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْعَابِدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْمِزَاحُ السِّبَابُ الْأَصْغَرُ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَمَهَابَةِ الرِّجَالِ.

۱۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتی ہے اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

١٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا تُمَارِ فَيَذْهَبَ بَهَاؤُكَ وَلَا تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ.

۱۷۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جھگڑا نہ کرو اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گی اور زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہوگی۔

١٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تُمَازِحْ فَيُجْتَرَأَ عَلَيْكَ.

۱۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ تم پر لوگوں کو جرأت ہوگی۔

١٩ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ - أَوْ قَالَ: قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وُلْدِهِ -: إِيَّاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيمَانِكَ وَيَسْتَخِفُّ بِمُرُوءَتِكَ.

۱۹۔ فرمایا حضرت ابوالحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ ورنہ نور ایمان سے تمہیں دور کردے گا اور تمہاری مروت کو ہلکا بنا دے گا۔

٢٠ - عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عليهما السلام يَبْكِي وَلَا يَضْحَكُ وَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام يَضْحَكُ وَيَبْكِي وَكَانَ الَّذِي يَصْنَعُ عِيسَى عليه السلام أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ يَحْيَى عليه السلام.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ یحییٰ بن زکریا روتے تھے اور ہنستے نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہنستے بھی تھے اور روتے بھی تھے اور ان کا یہ طریقہ یحییٰ کے طریقہ سے افضل تھا۔

چوبیسواں باب

ہمسایہ کا حق

(بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ) ۲۴

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، جَمِيعاً عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : لِي جَارٌ يُؤْذِينِي ؟ فَقَالَ : ارْحَمْهُ فَقُلْتُ : لَا رَحِمَهُ اللهُ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي ؛ قَالَ : فَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُ . فَقُلْتُ : يَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا وَيَفْعَلُ بِي وَيُؤْذِينِي ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتَهُ انْتَصَفْتَ مِنْهُ ؟ فَقُلْتُ : بَلَى أُرْبِي عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنَّ ذَا مِمَّنْ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بَلَاءَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَادِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ أَسْهَرَ لَيْلَهُ وَأَغَاظَ نَهَارَهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ دَاراً فِي بَنِي فُلَانٍ وَإِنَّ أَقْرَبَ جِيرَانِي مِنِّي جِوَاراً مَنْ لَا أَرْجُو خَيْرَهُ وَلَا آمَنُ شَرَّهُ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَلْمَانَ وَأَبَاذَرٍّ - وَنَسِيتُ آخَرَ وَأَظُنُّهُ الْمِقْدَادَ - أَنْ يُنَادُوا فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى أَصْوَاتِهِمْ بِأَنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ فَنَادَوْا بِهَا ثَلَاثاً ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ دَاراً مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں تو رحم نہ کروں گا یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ ایسا ایسا کرتا ہے اور ستاتا ہے فرمایا اگر تم نے اس سے انتقام لیا تو کیا برابری کو قائم رکھو گے میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا فرمایا تو ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے "وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے۔ جب حاسد لوگ کسی پر نزولِ رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت نازل کرتے ہیں اور اگر گھر والے نہیں ہوتے تو نوکروں کو مبتلائے بلا کرتے ہیں اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بےچینی سے رات کو جاگتے ہیں اور دن کو غیظ و غضب سے پیچ و تاب کھاتے ہیں۔ حضرت رسولِ خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے فلاں قبیلہ میں ایک گھر خریدا ہے میرا قریب ترین پڑوسی ایسا ہے جس سے نہ تو نیکی کی امید ہے اور نہ میں اس

۴۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نصرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک۔

٥ ـ أبُوعَلِيٍّ الأشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَقْبَلَ أَبُوجَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَهُ قَوْمٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا عَلَىٰ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَا وَآذَىٰ آلِهَتَنَا فَادْعُهُ وَمُرْهُ فَلْيَكُفَّ عَنْ آلِهَتِنَا وَنَكُفُّ عَنْ إِلٰهِهِ قَالَ: فَبَعَثَ أَبُوطَالِبٍ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لَمْ يَرَ فِي الْبَيْتِ إِلَّا مُشْرِكاً(٢) فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ثُمَّ جَلَسَ فَخَبَّرَهُ أَبُوطَالِبٍ بِمَا جَاؤُوا لَهُ فَقَالَ: أَوَهَلْ لَهُمْ فِي كَلِمَةٍ خَيْرٍ لَهُمْ مِنْ هٰذَا يَسُودُونَ بِهَا الْعَرَبَ وَيَطَأُونَ أَعْنَاقَهُمْ؟ فَقَالَ أَبُوجَهْلٍ: نَعَمْ وَمَا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ؟ فَقَالَ: تَقُولُونَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: فَوَضَعُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَخَرَجُوا هُرَّاباً وَهُمْ يَقُولُونَ: «مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَىٰ فِي قَوْلِهِمْ: «ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ إِلَّا اخْتِلَاقٌ»

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہا ابوجہل قوم قریش کے ساتھ ابوطالب کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ آپ کے برادر زادہ نے ہم کو بھی اذیت دی ہے اور ہمارے معبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ ہمارے معبودوں برا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو برا کہنے سے باز رہیں گے ابوطالب نے آنحضرت کو بلایا جب آئے تو مشرکوں سے گھر کو بھرا پایا۔ آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے، پھر آپ بیٹھ گئے اور ابوطالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لئے موجودہ صورت سے بہتر ہو وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے اور ان کی گردنوں پر سوار ہوں گے ابوجہل نے کہا وہ کلمہ کیا ہے؟ فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انھوں نے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں یہ افترائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیا ہے، ص والقرآن ذی الذکر الی قولہ الا اختلاق۔

٦ ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ قَالَ: تَقُولُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ سَلَامٌ.

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہودی اور نصرانی کے رد سلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہئے یعنی سلام علینا (ہمارے اوپر سلام ہو۔)

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قُلْتُ

کے شر سے محفوظ ہوں یہ سن کر حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابوذر اور غالباً مقداد کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں کہ جس سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے چنانچہ ان حضرات نے تین بار ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتایا کہ پڑوس چالیس گھر ہے آگے پیچھے اور دائیں بائیں۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرَ مُضَارٍّ وَلَا آثِمٍ وَحُرْمَةُ الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ.

۲- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ نے مہاجرین و انصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کرو جیسے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : حُسْنُ الْجِوَارِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ .

۳- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھاتا ہے۔

٤ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ يَعْقُوبَ عليه السلام لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنْيَامِينُ نَادَى يَا رَبِّ أَمَا تَرْحَمُنِي ؟ أَذْهَبْتَ عَيْنِي وَأَذْهَبْتَ ابْنِي ؟ فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ أَمَتُّهُمَا لَأَحْيَيْتُهُمَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا وَلَكِنْ تَذْكُرُ الشَّاةَ الَّتِي ذَبَحْتَهَا وَشَوَيْتَهَا وَأَكَلْتَ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تُنِلْهُ مِنْهَا شَيْئاً ؟ .

۴- فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز مصر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بصارت لے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا

وہ عمل تو یاد کرو کہ تم نے بکری کو ذبح کیا اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

٥ ـ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرىٰ قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَعْقُوبُ عليه السلام يُنَادِي كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلىٰ فَرْسَخٍ : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْغَدَاءَ فَلْيَأْتِ إِلىٰ يَعْقُوبَ ، وَإِذَا أَمْسىٰ نَادىٰ : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْعَشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلىٰ يَعْقُوبَ .

٥ ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْكُو إِلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بَعْضَ أَمْرِهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله كُرَيْسَةً وَقَالَ : تَعَلَّمِي مَا فِيهَا ، فَإِذَا فِيهَا : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ .

٦ ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ صلعم نے لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیا ہے اس میں تحریر تھا کہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے ۔ اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ یا تو کلمۂ خیر کہے ورنہ چپ رہے ۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : حُسْنُ الْجِوَارِ زِيَادَةٌ فِي الْأَعْمَارِ وَعِمَارَةُ الدِّيَارِ .

٧ ۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے ۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنِ النَّهِيكِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَكَمِ الْخَيَّاطِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ وَيَزِيدُ فِي الْأَعْمَارِ .

٨ ۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے ۔

۹ ۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَبْدٍ صَالِحٍ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ حُسْنُ الْجِوَارِ كَفَّ الْأَذَى وَلٰكِنَّ حُسْنَ الْجِوَارِ صَبْرُكَ عَلَى الْأَذَى .

۹۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے ۔

۱۰ ۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ وَ يُنْسِي فِي الْأَعْمَارِ .

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کی تاخیر کا سبب ہے ۔

۱۱ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ ـ وَالْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ ـ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا ۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا ۔

۱۲ ۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ ، قُلْتُ : وَمَا بَوَائِقُهُ ؟ قَالَ : ظُلْمُهُ وَغَشْمُهُ .

۱۲۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے بوائق سے ہمسایہ محفوظ رہے ۔ میں نے پوچھا بوائق کیا ہے ؟ فرمایا ظلم و جور ۔

۱۳ ۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَشَكَا إِلَيْهِ أَذًى مِنْ جَارِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله : اصْبِرْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَالِثَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِلرَّجُلِ الَّذِي شَكَا : إِذَا كَانَ عِنْدَ رَوَاحِ النَّاسِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى

الطَّرِيقِ حَتَّى يَرَاهُ مَنْ يَرُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ : فَفَعَلَ ، فَأَتَاهُ جَارُهُ الْمُؤْذِي لَهُ فَقَالَ لَهُ : رُدَّ مَتَاعَكَ فَلَكَ اللهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ .

۱۳۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، فرمایا صبر کر، وہ دوسری بار آیا اور پھر شکایت کی فرمایا صبر کر، تیسری بار وہ پھر آیا اور شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کو جا رہے ہوں تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر اس نے ایسا ہی کیا اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ سامان لے کر اپنے گھر جا اب تو میرا برتاؤ ایسا نہ پائے گا۔

١٤ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْوَصَّافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ ، قَالَ : وَمَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ يَبِيتُ [وَ] فِيهِمْ جَائِعٌ يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو شکم سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے جو اس طرح سوئیں کہ ان کے درمیان بھوکا ہو روز قیامت اللہ کی نظر رحمت ان پر نہ ہوگی۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مِنَ الْقَوَاصِمِ الْفَوَاقِرِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السَّوْءِ : إِنْ رَأَى حَسَنَةً أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ برا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا توڑنے والا ہے اگر نیکی دیکھتا ہے تو اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے

١٦ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ جَارِ السَّوْءِ فِي دَارِ إِقَامَةٍ ، تَرَاكَ عَيْنَاهُ وَيَرْعَاكَ قَلْبُهُ : إِنْ رَآكَ بِخَيْرٍ سَاءَهُ وَإِنْ رَآكَ بِشَرٍّ سَرَّهُ .

۱۶۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بد ذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے اور دل میں تجھے رکھے اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزردہ ہو اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

پچیسواں باب

حد الجوار

(بَابُ حَدِّ الْجِوَارِ) ۲۵

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ أَرْبَعِينَ دَاراً جِيرَانٌ : مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلعم نے فرمایا چالیس گھر چاروں طرف ہمسایہ میں داخل ہیں۔

۲ ـ وَعَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: حَدُّ الْجِوَارِ أَرْبَعُونَ دَاراً مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسائیگی چالیس گھر ہیں ہر طرف سے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

چھبیسواں باب

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

(بَابُ) ۲۶

☆(حُسْنِ الصَّحَابَةِ وَحَقِّ الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ)☆

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادائے امانت کی، صدق گوئی کی۔ اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو اور قوت صرف اللہ ہی سے چاہو۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ حَمَّادٍ ؛ عَنْ حَرِيزٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ خَالَطْتَ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِ فَافْعَلْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط ضبط رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کرو۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ؛ عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا اصْطَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَعْظَمُهُمَا أَجْراً وَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو شخص مصاحب ہوں تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

٤ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ؛ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ إِذَا مَرِضَ ثَلَاثاً

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسافر کا یہ حق یہ ہے کہ اگر بیمار ہو تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ؛ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَاحَبَ رَجُلاً ذِمِّيّاً فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَيْنَ تُرِيدُ يَا عَبْدَ اللهِ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ الْكُوفَةَ ؛ فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقُ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ الْكُوفَةَ ؟ فَقَالَ لَهُ : بَلَى ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ ، فَقَالَ لَهُ : قَدْ عَلِمْتُ قَالَ فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِي وَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هَذَا مِنْ تَمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ وَ كَذَلِكَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : هَكَذَا قَالَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ الذِّمِّيُّ : لَا جَرَمَ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَ رَجَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ .

۵۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہمسفر تھا اس نے آپ سے پوچھا آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے آپ نے کہا کوفہ، جب ذمی نے اپنی منزل کے لئے راستہ چھوڑا تو امیر المومنین اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ

جانتے تھے۔ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا پھر آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتا دیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہو تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذمی نے کہا ایسا ہی ہے فرمایا ہاں۔ ذمی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہوگا وہ جوان کے افعال کریمہ کی پیروی کرے۔ آپ گواہ رہیئے کہ میں اس بارے میں آپ کے دین پر ہوں پس وہ حضرت کے ساتھ کوفہ آیا اور مسلمان ہو گیا

ستائیسواں باب

باہم خط وکتابت

(بَابُ التَّكَاتُبِ) ۲۷

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : التَّوَاصُلُ بَيْنَ الْإِخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّزَاوُرُ وَفِي السَّفَرِ التَّكَاتُبُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بھائیوں سے ملنا چاہیئے اور سفر میں خط وکتابت کرنی چاہیئے

٢ - ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ السَّلَامِ وَالْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللهِ وَرَسُولِهِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسولؐ کے نزدیک بہتر ہے۔

اٹھائیسواں باب

النوادر

((بَابُ النَّوَادِرِ)) ۲۸

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقْسِمُ لَحَظَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى ذَا وَيَنْظُرُ إِلَى ذَا بِالسَّوِيَّةِ ، قَالَ : وَلَمْ يَبْسُطْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رِجْلَيْهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَإِنْ كَانَ لَيُصَافِحُهُ الرَّجُلُ فَمَا يَتْرُكُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ التَّارِكَ فَلَمَّا فَعَلُوا لِذَلِكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَافَحَهُ قَالَ بِيَدِهِ فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلعم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے اور صحابہ کے سامنے پیر نہیں پھیلاتے تھے اور جب مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب صحابہ کو یہ علم ہوا تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِراً فَكَنِّهِ وَإِذَا كَانَ غَائِباً فَسَمِّهِ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو تو اس کو کنیت سے یاد کرو جب غائب ہو جائے تو اس کا نام خط میں لکھو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ الْوَاجِبِ وَصِدْقِ الْإِخَاءِ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَإِنَّهَا مَعْرِفَةُ حُمْقٍ .

۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کرو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ دوستی حماقت ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَوْماً لِجُلَسَائِهِ : تَدْرُونَ مَا الْعَجْزُ ؟ قَالُوا : اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَقَالَ : الْعَجْزُ ثَلَاثَةٌ أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ بِطَعَامٍ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُخْلِفُهُ وَلَا يَأْتِيهِ ، وَالثَّانِيَةُ أَنْ يَصْحَبَ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الرَّجُلَ أَوْ يُجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ ؟ فَيُفَارِقُهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ ؛ وَالثَّالِثَةُ أَمْرُ النِّسَاءِ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ وَهِيَ لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : يَتَحَوَّشُ (١) وَيَمْكُثُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعاً .

قَالَ : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِنَّ مِنْ أَعْجَزِ الْعَجْزِ رَجُلاً لَقِيَ رَجُلاً فَأَعْجَبَهُ

نَحْوَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَ مَوْضِعِهِ.

۴۔ رسول اللہ صلعم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جانتے ہو بیوقوفی کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اوّل یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلایا ہے اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ مہمان خلف وعدہ کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی بی بی اس میں حصہ نہ لے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا پھر کیا کرنا چاہیئے فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر کام کرنے لگیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیا ہے اور مقام کہاں ہے۔

٥ ـ وَعَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا تُذْهِبِ الْحِشْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ أَبْقِ مِنْهَا فَإِنَّ ذَهَابَهَا ذَهَابُ الْحَيَاءِ.

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خودداری قائم رکھو اس کا ترک حیا کا ترک ہے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تَثِقْ بِأَخِيكَ كُلَّ الثِّقَةِ فَإِنَّ صِرْعَةَ الْاِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ.

۶۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو ورنہ جو غلطی تم سے ہوگی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ وَعُثْمَانَ ابْنِ سُلَيْمَانَ النَّخَّاسِ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اخْتَبِرُوا إِخْوَانَكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتَا فِيهِمْ وَإِلَّا فَاعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ: مُحَافَظَةٍ عَلَى الصَّلَوَاتِ فِي مَوَاقِيتِهَا وَالْبِرِّ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ.

۷۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماؤ اگر وہ ان میں ہوں تو خیر ورنہ ان سے الگ رہو اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوشحالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

انتیسواں باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کی تاکید

(بَابُ) ۲۹

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَا تَدَعْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَ إِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ .

۱۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کسی حال میں ترک نہ کرو اگرچہ اس کے بعد شعر ہی کیوں نہ لکھنا ہو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : اُكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابِكَ وَلَا تَمُدَّ الْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ السِّينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو اور ب کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ س پڑھی جائے۔

۳ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لِفُلَانٍ وَلَا بَأْسَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى ظَهْرِ الْكِتَابِ لِفُلَانٍ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر خط کی پشت پر لکھا ہے یہ خط فلاں کے لئے یعنی بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

٤ ـ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكْتُبْ دَاخِلَ الْكِتَابِ : «لِأَبِي فُلَانٍ» وَاكْتُبْ « إِلَى أَبِي فُلَانٍ » وَاكْتُبْ عَلَى الْعُنْوَانِ «لِأَبِي فُلَانٍ» .

لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْتُ إِلَى مُتَطَبِّبٍ وَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ أَنْ أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أَدْعُوَ لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دُعَاؤُكَ .

۷۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے بضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں فرمایا کرو لیکن تمہاری دعا اسے فائدہ نہ دے گی۔

۸ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْتُ إِلَى الطَّبِيبِ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ [أَنْ] أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَأَدْعُوَ لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْفَعُهُ دُعَاؤُكَ .

۸۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۹ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ ؟ قَالَ : تَقُولُ لَهُ : بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي الدُّنْيَا .

۹۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی کے لئے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہو اللہ مال دنیا میں تجھے برکت دے۔

۱۰ ۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ قَالَ : مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ فَإِنْ صَافَحَكَ بِيَدِهِ فَاغْسِلْ يَدَكَ .

۱۰۔ ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے کیا جائے فرمایا ہاتھ پر کپڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱ ۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَلْقَى الذِّمِّيَّ فَيُصَافِحُنِي قَالَ : امْسَحْهَا بِالتُّرَابِ وَبِالْحَائِطِ قُلْتُ : فَالنَّاصِبَ ؟ قَالَ : اغْسِلْهَا

۴۔ سماعہ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے تو کوئی بات تو نہیں، فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی سے اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لئے لکھا جائے۔

٥ ـ عَنْهُ ؛ عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَماعَةَ قالَ : سَأَلْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي الْكِتابِ قالَ : لابَأْسَ بِهِ ، ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ ، يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ دیا جائے۔

٦ ـ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبانِ بْنِ الْأَحْمَرِ ، عَنْ حَدِيدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : لابَأْسَ بِأَنْ يَبْدَأَ الرَّجُلُ بِاسْمِ صاحِبِهِ فِي الصَّحِيفَةِ قَبْلَ اسْمِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لئے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قالَ : أَمَرَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام بِكِتابٍ فِي حاجَةٍ فَكُتِبَ ثُمَّ عُرِضَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اسْتِثْناءٌ فَقالَ : كَيْفَ رَجَوْتُمْ أَنْ يَتِمَّ هٰذا وَلَيْسَ فِيهِ اسْتِثْناءٌ؟ انْظُرُوا كُلَّ مَوْضِعٍ لايَكُونُ فِيهِ اسْتِثْناءٌ فَاسْتَثْنُوا فِيهِ

۷۔ ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاء اللہ نہ تھا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاء اللہ کے تمہیں حاجت براری کی کیسے امید ہے ہر موقع پر انشاء اللہ لکھنا چاہیے۔

٨ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام أَنَّهُ كانَ يُتَرِّبُ الْكِتابَ وَقالَ : لابَأْسَ بِهِ .

۸۔ علی بن عطیہ نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹی چھڑکی ہوئی دیکھی۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّهُ رَأى كُتُباً لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مُتَرَّبَةً

۹۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک

۱۱۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذمی کافر مجھ سے مصافحہ کرتا ہے فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑ و میں نے پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ طاہر کرو۔

١٢ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِبْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي رَجُلٍ صَافَحَ رَجُلاً مَجُوسِيّاً قَالَ يَغْسِلُ يَدَهُ وَلَا يَتَوَضَّأُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجوسی سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوئے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

بارہواں باب

مکاتبت اہلِ ذمہ

٥((بَابُ))٥ ۱۲

٥(مُكَاتَبَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ)٥

١ ـ أَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سُئِلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى الْمَجُوسِيِّ أَوْإِلَى الْيَهُودِيِّ أَوْإِلَى النَّصْرَانِيِّ أَوْ أَنْ يَكُونَ عَامِلاً أَوْدِهْقَاناً مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَيَكْتُبُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ الْعَظِيمَةِ أَيَبْدَأُ بِالْعِلْجِ[1] وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ وَ إِنَّمَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ لِكَيْ تُقْضَى حَاجَتُهُ ؟ قَالَ : أَمَّا أَنْ تَبْدَأَ بِهِ فَلَا وَلٰكِنْ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَدْكَانَ يَكْتُبُ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ .

۱۔ ابوبصیر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مجھے یہودی نصرانی یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کوئی حاکم وقت ہو اور اس زمین کے سرداروں میں سے ہو تو کسی خاص ضرورت میں اس کو خط لکھا جائے تو اس کافر کے نام سے شروع کرکے اس کو سلام لکھا جائے اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو تو کیا یہ درست ہوگا۔ حضرت نے فرمایا کہ ابتدا تو اس کے نام سے نہ کی جائے ہاں خط میں سلام لکھ دیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم قیصر و کسریٰ کو لکھا کرتے تھے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ عُمَّالِ الْمَجُوسِ فَيَبْدَأُ بِاسْمِهِ قَبْلَ اسْمِهِ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لِاخْتِيَارِ الْمَنْفَعَةِ .

۲۔ عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیا وہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے (فلاں بن فلاں بجائے بن فلاں کے)۔ کیا مضائقہ ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہو۔

تیرہواں باب

چشم پوشی

(بَابُ الْإِغْضَاءِ) ۱۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ قَالَ : كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُحَدِّثُهُمْ إِذْ ذَكَرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلاً فَوَقَعَ فِيهِ وَشَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ ؑ : وَأَنَّى لَكَ بِأَخِيكَ كُلِّهِ وَأَيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ !

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کرکے اس کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا دنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل قابل اعتراض نہ ہو۔ کون ہے جس کے تمام اخلاق حمیدہ ہی ہوں (لہذا برادر مومن کے عیبوں سے چشم پوشی کی جائے)۔

۲ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ؛ وَمُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تُفَتِّشِ النَّاسَ فَتَبْقَى بِلَا صَدِيقٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابوبصیر نے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔

چودھواں باب

نادر

٥(بَابُ نَادِرٍ) ۱۴

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ .

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو ضرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ: الرَّجُلُ يَقُولُ : أَوَدُّكَ ، فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَوَدُّنِي ؟ فَقَالَ : امْتَحِنْ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تَوَدُّهُ فَإِنَّهُ يَوَدُّكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اس کو دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا

٣ ـ أَبُو بَكْرٍ الْحَبَّالُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَطَّانِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليهما السلام : إِنِّي وَاللهِ لَأُحِبُّكَ فَأَطْرَقَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا أَبَا بِشْرٍ ، سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ ، فَقَدْ أَعْلَمَنِي قَلْبِي عَمَّا لِي فِي قَلْبِكَ .

۳۔ سعدہ نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر کہا۔ اے ابوالبشر تم نے سچ کہا۔ اپنے دل سے پوچھو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بتلائے گا کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَنْسَنِي مِنَ الدُّعَاءِ ، قَالَ : [أَ]وَتَعْلَمُ أَنِّي أَنْسَاكَ ؟ قَالَ : فَتَفَكَّرْتُ فِي نَفْسِي وَقُلْتُ : هُوَ يَدْعُو لِشِيعَتِهِ وَأَنَا مِنْ شِيعَتِهِ ، قُلْتُ : لَا ، لَا تَنْسَانِي قَالَ : وَكَيْفَ عَلِمْتَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنِّي مِنْ شِيعَتِكَ وَإِنَّكَ لَتَدْعُو لَهُمْ ، فَقَالَ : هَلْ عَلِمْتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هَذَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَا لَكَ عِنْدِي فَانْظُرْ [إِلَى] مَا لِي عِنْدَكَ .

۴ - راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ دعا میں مجھے فراموش نہ کریں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں بھول جاتا ہوں میں نے دل میں غور کیا اور کہا وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور میں ان کے شیعوں میں سے ہوں تو میں نے کہا۔ آپ مجھے بھولتے نہیں، فرمایا۔ تم نے یہ کیسے جانا۔ میں نے کہا میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں اور آپ ان کے لئے دعا کرتے ہیں فرمایا اس کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو اس پر غور کرو کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِنْ أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَاعْلَمْ أَنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحْدَثَ .

۵ - فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اپنے ساتھی کو برا جانتے ہو تو سمجھ لو کہ تم دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی امر ایسا ہوا ہے جو اس کا باعث ہے۔

پندرہواں باب
چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا

(بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّسْمِيتِ) ١٥

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ مِنَ الْحَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ وَيَنْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَيُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ يَقُولُ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ» وَيَقُولُ لَهُ : «يَرْحَمُكَ اللهُ» فَيُجِيبُهُ فَيَقُولُ لَهُ : «يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ» وَيُجِ إِذَا دَعَاهُ وَيَتْبَعُهُ إِذَا مَاتَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے اور جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ، دوسرا کہے یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم اور یہ بھی فرض ہے کہ جب بندۂ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کی مشایعت کرے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَسَمِّتُوهُ وَلَوْ كَانَ مِنْ وَرَاءِ جَزِيرَةٍ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ : وَلَوْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ .

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہو اگرچہ جزیرہ کے اس پار ہو (اگر تم ایک کشتی میں ہو اور دوسرا دوسری کشتی میں ہو اور بیچ میں ٹاپو ہو) اور دوسری روایت میں ہے اگرچہ وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، وَمَعْمَرِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَابْنِ رِئَابٍ قَالُوا : كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَمَا رَدَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ شَيْئاً حَتَّى ابْتَدَأَ هُوَ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ أَلَا سَمَّتُّمْ إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا اشْتَكَىٰ وَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ .

۳۔ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ، تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا، مسلمانوں کا مسلمانوں پر حق ہے کہ جب مریض ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَطَسَ ، فَقُلْتُ لَهُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ . ثُمَّ عَطَسَ ، فَقُلْتُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا عَطَسَ مِثْلُكَ نَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : يَرْحَمُكَ اللهُ ؟ أَوْ كَمَا نَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ : صَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ قَالَ : ارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ بَلَىٰ وَقَدْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَرَحِمَهُ وَإِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِ رَحْمَةٌ لَنَا وَقُرْبَةٌ .

ڈالتے تھے اور فرماتے تھے اس میں مضائقہ نہیں۔

تیسواں باب

مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

(بَابُ) ۳۰

(النَّهْيِ عَنْ إِحْرَاقِ الْقَرَاطِيسِ الْمَكْتُوبَةِ)

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَرَاطِيسِ تُجْتَمَعُ هَلْ تُحْرَقُ بِالنَّارِ وَفِيهَا شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، تُغْسَلُ بِالْمَاءِ أَوَّلاً قَبْلُ.

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جبکہ کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کے لئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔ جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الہیہ ہوں انھیں دھو ڈالو۔

٢ - عَنْهُ: عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا تُحْرِقُوا الْقَرَاطِيسَ وَلَكِنِ امْحُوهَا وَخَرِّقُوهَا.

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر خدا ہو اسے مٹا دو اور پھر انھیں پھاڑ ڈالو۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الِاسْمِ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ يَمْحُوهُ الرَّجُلُ بِالتُّفْلِ قَالَ: امْحُوهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ.

۳۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جن کاغذ پر اسمائے الہیہ ہوں انھیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک سے پاک نظر آئے اس سے مٹاؤ جیسے پانی، عرق گلاب وغیرہ)

٤ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: امْحُوا كِتَابَ اللَّهِ [تَعَالَى] وَذِكْرَهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ. وَنَهَى أَنْ يُحْرَقَ كِتَابُ اللَّهِ وَنَهَى أَنْ يُمْحَى بِالْأَقْلَامِ

۴۔ فرمایا: ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے جلانے کی نہی فرمائی اور قلم سے کاٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

٥ ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فِي الظُّهُورِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اغْسِلْهَا .

۵۔ کسی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اسے دھو ڈالو۔

تَمَّ كِتَابُ الْعِشْرَةِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ وَصَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ .

تمام شد

مورخہ ۱۵ر جون ۱۹۹۰ء